UNIVERSAL
LIBRARY

OU_226626

UNIVERSAL
LIBRARY

BROWN BOOK

ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ

الحمد للہ حسب فرمائش حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ خلاصی نو زیر تفسیر مبسوط علماء طبیہ اردو خواں اعنی

تفسیر موضح القرآن

مصنفہ حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب دہلوی قدس اللہ سرہ باہتمام عاجز احمد علی غفرلہ اللہ الولی

مطبع محمدی واقع کانپور میں زیور طبع سے آراستہ ہوا

ہر قسم کی کتابیں بزخ تاجرانہ جلد و بکفایت ویلیو پے اپیل روانہ ہوتی ہیں | المشتہر محمد سعید تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر ۸۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہ شکر تیرے انعامون کا اور احسانون کا کس زبان سے کرین جو زبان ہی کو تو نے بولنے والی بنایا اپنا نام لینے کو اور دل کو روشنی دی اپنا کلام پڑھنے کو اور اُمت مین پیدا کیا ہم کو
ے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی جو سب نبیون سے بزرگ اور بہتر ہے اور بہت مہربانی کرنے والا ہو اپنی امت پر اور بخشنیوالا اور چھڑانیوالا ہو عذاب سے اپنی اُمت کو قیامت کے دن
اُمت امیدوار ہو جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل دونون جہان کی نعمت پاوے آہی اپنے نبی امت کے پالنے والے کو اپنے فضل وکرم سے درجے بہت بلند دے ایسے جو
ن اپنے بندے کو ندیے ہون اور اپنی مہربانی اُسپر ہمیشہ زیادہ کرے دونون جہان مین اور اُسکی آل پاک پر اور اُسکے یارون خاصون پر اور اُسکی امت کے عالمون پر جو آگے چلنے والے ہین

دین کی راہ مین اور اپنے دوستون پر اور غریبون عاجزون پر اُن سب پر مہر کرے پروردگار تمام خلقت کے **آمین یا الٰہ العالمین**

ہ سنو اس کام کی بات کو جو سب مسلمانون کو مقرر چاہیے کہ اپنے رب کو پہچانین اور اُسکی صفتین جانین اور اُسکے حکم معلوم کرین اور تحقیق کرین کہ خدائے تعالیٰ کونسی باتون سے خوش
تا ہو اور کون سے کامون سے غصہ ہوتا ہو جو ان باتون کا جاننا ضرور ہو اور اُسکی خوشی کے کام کرنے بندگی ہو اور جو بندگی نہ کرے سو بندہ نہین ہو اور بندگی اُسے کہتے ہین کہ صاحب
س کام کو بے تکرار کرے اور اُس کام کی بھلائی برائی مین عقل نہ دوڑائے کسواسطے کہ کہا ماننا ہی بھلائی ہو اور حجت لانا حکم مین گستاخی ہو آدمی نرا انجان پیدا ہوتا ہو پھر جو کچھ سیکھتا ہے
ے سیکھتا ہے اور بتلائے سے جانتا ہے اسی طرح خدائے تعالیٰ کا پہچاننا بھی بتلائے سے اور سکھائے سے آتا ہے لیکن بتانے والے بھی بتا نہین سکتے جب تک خدائے تعالیٰ نے آپ نہ بتایا ہو
ن آپ بتایا ہے ویسا کوئی نہین بتا سکتا اور جیسا اثر اور راہ پانا خدائے تعالیٰ کے کلام مین ہو کسی کے کلام مین نہین پر کلام پاک خدائے تعالیٰ کا عربی زبان مین ہے ہندوستانیو
اُسکا سمجھنا بہت مشکل ہے اسواسطے اس بندے عاجز **عبد القادر** کے خیال مین آیا کہ جس طرح ہمارے باباصاحب بہت بڑے حضرت شیخ ولی اللہ **عبد الرحیم**
صاحب کے بیٹے سب حدیثین جاننے والے ہندوستان کے رہنے والے نے فارسی زبان مین قرآن کے معنی آسان کرکے لکھے ہین اُسی طرح عاجز نے ہندی زبان مین
قرآن شریف کے معنی لکھے الحمد للہ کہ یکزوبار ۱۲۱۸ھ بارہ سو اٹھارہ ہجری مین حاصل ہوئی آپ کئی باتین معلوم کیا چاہیے۔ پہلی یہ کہ اس جگہ معنی ہر لفظ کے جدا جدا ضرور نہین کسواسطے کہ اور
ہندی زبان کا اور عربی زبان کا ہرگز موافق نہین اگر جسطرح قرآن شریف مین ہو اسی طرح جدا جدا لفظون کے معنی لکھے تو ہرگز کسی کی سمجھ مین نہ آوین اسواسطے آیت لکھکر معنی
لکھے ہین اور دوسری یہ کہ جو ہندی معنی آسان ہین ہر ایک سے پڑھے جاتے ہین پر اسے بھی اُستادی سند چاہیے کہ معنی قرآن شریف کے بغیر سند کے اعتبار نہین لاتے
و ترسیری ملانا اگلی اور پچھلی آیتون کے معنون کو اور بات کا کٹ جانا بغیر اُستاد کے معلوم نہین ہوتا کہ قرآن شریف عرب کی زبان مین ہو وہان کے لوگون کو اپنی اپنی زبان کا
محاورہ معلوم ہو اُستاد کے محتاج نہین اور بہت بڑے معانی اور خوبیان قرآن شریف کی جو بڑے عالم اور اللہ صاحب کے لوگ سمجھتے ہین اسمین نہین لکھین یہ ہی
زبان مین کم سمجھنے والون کے واسطے آسان کرکے بیان کیے ہین تب بھی بغیر استاد نہ سمجھا جاویگا اور کتنی چیزین ہندی زبان مین لکھتے ہین جو فارسی مین نہین ہین اس سبب سے
فارسی خوان دل اُلٹتا ہی جب ایک جز سمجھ کر پڑھے تو واقف ہو جاوے اور اس کتاب کا نام **موضح قرآن** ہے یہی اسکی صفت ہے اور یہی اسکی تاریخ ہے آلہی تو صاحب
اور مالک ہی میرا اور سب کا تیرا ہی فضل ہے مجھپر اور سب پر اور تو ہی قبول کر اپنے کرم سے اے بخشنے والے مہربان اے بڑے بادشاہون کے بادشاہ یا ذا الجلال والاکرام

۲۹۷۶۱۳

تفسیر موضح القرآن منزل اول

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ

ہون اور حمایت چاہتا ہون خدائے تعالے کی بہکانے اور پھسلانے شیطان کے سے جو شیطان رحمت سے خدائے تعالی کی نکالا ہوا ہے اور دور کیا ہوا ہے خدائے تعالے کے نزدیک سے

سورۃ الفاتحۃ مکیۃ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | ومدنیۃ وھی سبع ایٰۃ

اس کتاب کا اللہ صاحب کے نام سے ہو جو اللہ صاحب بہت مہربان مہربانی کرنے والا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ سب تعریفین اور ثنائیان خاصی سے خاصی
ہری سے ستھری باوا سے آخر تلک جو ہوئی ہین اور ہونگی تمام خدائے تعالے ہی کو لائق ہین جو پیدا کرنے والا اور پالنے والا سب طرح کی ساری خلقت کا ہے جو
ن الرَّحِيْمِ بہت مہین اور نہایت مہربانی کرنے والا ہے مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ؕ بادشاہ ہے مختار انصاف کے دن کا اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ؕ تیری ہی بندگی کرتے
ہم دل اور جان سے سب کو چھوڑ کر اور تجھی سے مدد چاہتے ہین ہم سب سے منہ موڑ کر اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ چلا ہمکو اور بتا اور سمجھا ہمکو سیدھی راہ ہر بات
ہر کام مین جس راہ سے تو خوش ہو صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ راہ اُن لوگون کی سمجھا ہمکو جن پر فضل اور رحم کیا ہے تونے غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ
وَلَا الضَّآلِّيْنَ منہ اُن لوگون کی راہ بتا جن پر غصے ہوا تو اور نہ بہکے ہوے گمراہون کی راہ دکھا ہمکو آمین الٰہی ایسا ہی ہو جو اچھے لوگون کی راہ چلنے کی توفیق ملے ہمکو
اور بُرے لوگون کی راہ چلین ہم فائدہ جن پر تونے فضل کیا اُن سے چار فرقے مراد ہین نبیین وصدیقین وشہدا وصالحین۔ اور جن پر غصہ ہوا اُن سے یہود
اور گمراہون سے نصارے مراد ہین۔ یہ سورہ خدائے تعالے نے بندون کی زبان سے بھیجا اور سکھایا اپنے بندون کو جو اس طرح کہا کرین۔

سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | مِائَتَانِ وَسِتٌّ وَثَمَانُوْنَ اٰيَةً

الٓمّٓ ۱ یہ حرف جدا جدا بھید ہے قرآن شریف کا اللہ صاحب اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان ہر کوئی اس بھید سے واقف نہیں ہی پر بعضے عالموں نے کہا ہے کہ خدائے تعالے فرماتا ہے یعنی مین خدائے تعالیٰ خوب جانتا ہون کہ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ یہ کتاب یعنی قرآن جسکا توریت اور انجیل مین بھیجنے کا وعدہ کیا تھا یہ وہی ہی کچھ شک اور شبہہ اسمین نہین ہی اور یہ کتاب هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ راہ بتاوے اور سمجھاوے ہی پرہیزگارون کو جو برے کام کرنے سے ڈرتے ہین سو پرہیزگار وہ لوگ ہین جو ایمان لاتے ہین یعنی یقین لاتے ہین بغیر دیکھے ان باتون پر کہ خدائے تعالیٰ کا کوئی شریک نہین کسی کام مین اور قیامت کا دن مقرر آویگا اور پیغمبر سچا اُسکے بھیجے ہوے ہین اور قائم رکھتے ہین نماز کو ہمیشہ وقت پر ادا کرتے ہین اور جو ہمنے روزی دی ہی اُنکو اُسمین سے کچھ بانٹ دیتے ہین محتاجون کو وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۭ اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہین اُسپر جو تیری طرف بھیجا ہے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی قرآن پر یقین لائے ہین اور اُس پر جو تجھ سے پہلے بھیجا ہی یعنی توریت اور انجیل پر بھی یقین لائے ہین اور قیامت کے دن کو بھی سچ جانتے ہین یہی لوگ یقین لانے والے ہین اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۡ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وہ لوگ جنکا بیان کیا وہی سیدھی راہ پر ہین اپنے پروردگار کے فضل سے اور اُسکی توفیق سے اور وہی لوگ چھٹکارا پانے والے ہین عذاب سے اور مطلب کو پہونچنے والے ہین یہ آیت مومنون کے حق مین تھی اب آگے کی آیت کافرون کے حق مین فرماتا ہے کہ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ بیشک وہ لوگ جو کافر ہوے یعنی جنھون نے خدا اور رسول کو نمانا اور قیامت کے دن کو سچ نجانا انکو برابر ہے جو تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ڈرائے اُنکو یا نہ ڈرائے اُن کو وہ یقین نہین لانے کے سواسطے کہ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ۭ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۠ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ مہر کردی ہے خدائے تعالے نے اُن کے دلون پر جو حق بات نہین سمجھتے اور اُن کے کانون پر مہر ہے جو سچی بات نہین سُنتے انکی آنکھون پر پردہ ہی جو راہ حق نہین دیکھتے اور واسطے اُن لوگون کے بڑا عذاب ہے اب کافرون کے ذکر کے پیچھے منافقون کے حق مین تیرہ آیتین اُتری ہین وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۘ اور بعضے لوگون سے وہ ہین جو کہتے ہین زبان سے کہ ہم ایمان لائے ہین خدائے تعالیٰ پر یعنی خدائے تعالیٰ کو ایک اور بغیر شریک جانتے ہین اور قیامت کے دن کو سچ جانتے ہین اور وہ درصل دل سے ایمان نہین لائے يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۭ دغابازی اور فریب کرتے ہین خدائے تعالیٰ سے اور اُن لوگون سے فریب کرتے ہین جو ایمان لائے ہین اور درصل وہ اُسکو دغا نہین دیتے مگر اپنے آپ کو اور نہین سمجھتے کہ ہم آپ دغا اپنے تئین دیتے ہین فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۝ اُن کے دلون مین بیماری ہے پھر زیادہ کی خدائے تعالے نے بیماری اُن کے دلون مین یعنی جون جون قرآن شریف اُترتا ہے تون تون حسد اُنکے دل مین زیادہ ہوا اور ان کیواسطے عذاب دکھ دینے والا تیار ہے یہ عذاب اُس سبب سے ہوگا جو مسلمانون کو جھوٹا کہتے ہین آپس مین اور مسلمانون کے روبرو کہتے تھے کہ ہم تم جیسے مسلمان ہین وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ ۙ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۝ اور جب کہتے تھے مسلمان منافقون کو کہ خرابی اور ہنگامہ مت اُٹھاؤ ملک مین تو ہمارون سے تو کہتے کہ ہم تو اچھے کام کرتے ہین کہ تمھارے ساتھہ نماز پڑھتے ہین اور خیرات کرتے ہین اب خدائے تعالیٰ فرماتا ہی کہ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝ جانو وے مسلمانو کہ مقرر منافق ہی خرابی کرنے والے ہین اور نہین سمجھتے اپنے تئین خرابی کرنے والے وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ۭ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝ جب کہتے ہین منافقون کو کہ ایمان لاؤ صدق دل سے جیسے کہ ایمان لائے ہین اور مسلمان تو کہین آپس مین کیا ہم ایمان لاوین اُس طرح جیسے کہ ایمان لائے ہین احمق بے وقوف اب خدائے تعالے فرماتا ہے کہ جانو لے مسلمانو کہ وہی بیوقوف احمق ہین اور نہین جانتے اپنے تئین احمق اور منافق وہ لوگ ہین وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ۝

اور جب ملین وہ مسلمانون سے تو کہین کہ ہم ایمان لائے ہین جیسے کہ تم لائے ہو اور جب اکیلے جاوین اپنے شیطانون شریرون کے پاس یعنی جب اپنے یارون سے ملین تو کہین ہم تمھارے ساتھ ہین دین مین ہم تو مقرر ہنسی اور مزاح کرتے ہین اُنسے جو کہتے ہین کہ ایمان لائے ہین سو خدا ے تعالیٰ فرماتا ہی کہ وہ غلط سمجھے ہین بلکہ اَللّٰہُ یَسْتَہْزِئُ بِہِمْ وَیَمُدُّہُمْ فِیْ طُغْیَانِہِمْ یَعْمَہُوْنَ ۝ خدا ے تعالیٰ ہنسی کا بدلہ اور سزا دینے والا ہے اُنکو اور ڈھیل چھوڑتا ہے اُنکو تکبری اور گمراہی مین حیران بھٹکے ہوے یعنی جب تک اُنکے عذاب کا وقت آوے تب تک ڈھیل ہے جو اپنے غرور مین خراب رہین اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَۃَ بِالْہُدٰی ۪ فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُہُمْ وَمَا کَانُوْا مُہْتَدِیْنَ ۝ وہ لوگ جنکا بیان کیا وہی ہین جنھون نے گمراہی مول لی راہ حق کے بدلے یعنی ایمان دیکر کفر مول لیا سو فائدہ نہ کیا اُنکی سوداگری نے اُنکو اور نہ وہ لوگ راہ پانے والے ہین عذاب سے چھوٹنے کی مَثَلُہُمْ کَمَثَلِ الَّذِی اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَہٗ ذَہَبَ اللّٰہُ بِنُوْرِہِمْ وَتَرَکَہُمْ فِیْ ظُلُمٰتٍ لَّا یُبْصِرُوْنَ ۝ مثل منافقون کی اُس شخص کی سی ہی جو بدلی کی اندھیری رات کو جنگل مین آگ سلگاوے راستہ دیکھنے کو پھر جب کہ وہ آگ اُجالا کرے آس پاس اُسکا تو لیجاوے خدا ے تعالیٰ اُنکی روشنی کو اور چھوڑ دے اُنکو اندھیرے مین بدلی کی رات مین جو نہ دیکھین آس پاس اپنا یعنی کچھ نظر نہ آوے اُنکو وہ منافق صُمٌّۢ بُکْمٌ عُمْیٌ فَہُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ۝ بہرے ہین جو سچ بات نہین سُنتے گونگے ہین جو سچ بات نہین کہتے اندھے ہین جو سچ نہین سوجھتا اُنھین پھر یہ ان باتون سے نہین پھرنے کے یعنی اپنی خونفاق کی نہین چھوڑنے کے منافقون کی مثل ہی جو اندھیری رات مین گمراہی کی مسلمانون کے ڈرسے کہ قتل نہ ڈالین کلمہ شہادت کی آگ سے روشنی کی جو قتل سے بچے پر مرنے کے بعد اُنکے کلمے کی روشنی جاتی رہتی ہی اندھیرے مین خراب رہینگے اور پچھتاوینگے اور عذاب مین پڑینگے اب دوسری مثل منافقون کی فرماتا ہی اَوْ کَصَیِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِیْہِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ ۚ یَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَہُمْ فِیْٓ اٰذَانِہِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ۭ وَاللّٰہُ مُحِیْطٌۢ بِالْکٰفِرِیْنَ ۝ یا مثل اُنکی ایسی ہی کہ جیسے زور کا مینھ پڑتا ہو آسمان سے اُسمین اندھیری ہو اور گرجتا ہو اور بجلی ہو سُننے والے اُنگلیان اپنے کانون مین ڈالین بجلی کی کڑک کے وقت موت کے ڈرسے اور خدا ے تعالیٰ گھیرنے والا ہی کافرون کو یعنی اُنکے کام سب جانتا ہے اُس سے کچھ چھپا ہوا نہین ہے سب کا بدلہ دیوینگا یَکَادُ الْبَرْقُ یَخْطَفُ اَبْصَارَہُمْ ۭ کُلَّمَآ اَضَآءَ لَہُمْ مَّشَوْا فِیْہِ ۙ وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَیْہِمْ قَامُوْا ۭ وَلَوْ شَآءَ اللّٰہُ لَذَہَبَ بِسَمْعِہِمْ وَاَبْصَارِہِمْ ۭ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ نزدیک ہو کہ بجلی کی چمک لیجاوے اُنکی آنکھون کی روشنی جسوقت کہ چمکتی ہی بجلی اُنکے واسطے تو چلتے ہین کچھ قدم اُسکی روشنی مین اور جب اندھیرا ہوتا ہی اُن پر بجلی کے جاتے رہنے سے تو کھڑے ہو رہتے ہین حیران اور اگر چاہے خدا ے تعالیٰ البتہ لیجاوے اُنکے کان گرج کی آواز سے اور آنکھین اُن کی لیجاوے بجلی کی چمک سے تو بہرے اور اندھے ہو جاتے بے شک خدا ے تعالیٰ سب چیز پر قدرت رکھتا ہی آن آیتون مین منافقون کی مثل اُن لوگون کی سی مثال بیان کی ہے جو اندھیری رات کو جنگل مین مینھ اور بجلی اور گرج گھیرے اور وہ لوگ گرج کی آواز سے اُنگلیان کانون مین دیوین اور اندھیرے مین راہ نظر نہ آوے بجلی چمکے تو کئی قدم راہ چلین پھر جب جاتی رہے بجلی تو حیران ہو کر کھڑے رہین یہ مثال مینھ سے دین اسلام کو دی ہی جیسے کہ مینھ سے کھیت ہرے اور تازے ہوتے ہین ایسے دین اسلام سے جان تازہ اور خوش ہوتی ہے اور ہمیشہ کی زندگی پاتی ہے جان ایمان سے اور اندھیری رات اور بدلی کی مثال محنت اور دُکھ دین مین کی ہے جیسے اے عزیز و کافرون سے لڑنا خدا ے تعالیٰ کی راہ مین اور گرج کی مثال مارا جانا لڑائی مین اور زر خرچ کرنا اور بجلی سے مثال لوٹ کا مال ہاتھ آنا اور فتح ہونی مسلمانون کی منافق جو ظاہر مین مسلمان ہوے تھے تو جب حکم ہوتا کہ کافرون کو قتل اور جلاوطن کرو تو ڈر کر کانون مین اُنگلیان دیتے جو قرآن شریف کو نہ سُنین اور جب فتح ہوتی اور لوٹ کا مال ہاتھ آتا تو دین کی تعریف کرتے کہ اسلام خوب ہی اور جب کافرون سے لڑنے جاتے تو ٹھہر رہتے اور نچاہتے کہ لڑنے جائین تب دین کو عیب اور طعن کرتے **حاصل** یعنی منافق کبھی دین سے خوش اور کبھی ناخوش ہوتے تھے **فائدہ** سورہ کے اول سے یہان تک تین طرح کے لوگون کا احوال فرمایا اول مومنون کا پھر کافرون کا جنکے دلون پر مُہر ہی کہ ہرگز ایمان نہ لاوینگے تیسرے منافقون کا احوال جو ظاہر مین مسلمان ہین اور دل اُنکا ایک طرف نہین یٰٓاَیُّہَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ اے لوگو بندگی کرو اُس پروردگار کی جسنے پیدا کیا تمکو اور جو تم سے پہلے ہوے اُن کو بھی اُسی نے پیدا کیا اُس کا حکم بجالاؤ تو شاید کہ پرہیزگاری کرو تم الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً ۠ وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِہٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ

رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اُس خدائے تعالیٰ کی بندگی کرو جسنے اپنی حکمت سے بنائی تمھارے واسطے چھت اونچی اور اُتارا
تمھارے واسطے آسمان سے پانی مینھ کا جس سے بے نہایت فائدے ہین پھر باہر نکالے اُس پانی سے سب طرح کے میوے تمھارے کھانے کو پھر مت بناؤ
اور مقرر کرو خدائے تعالیٰ کے واسطے شریک اور برابر کے اور تم جانتے ہو کہ اُس جیسا کوئی نہین ہے وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا
بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۪ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اور اگر تم شک مین ہو اُس چیز مین جو نیچے بھیجا ہمنے اپنے بندے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر یعنی اگر تھین یقین نہین کہ قرآن شریف کلام خدائے تعالیٰ کا ہے اور کہتے ہو کہ آدمی کا بنایا ہوا ہے تو تم بھی بنا لاؤ ایک سورۃ ایسی جیسا کہ قرآن
ہے اور بُلاؤ اپنے لوگون کو جو موجود ہین قابل اور شاعر اس وقت مین سوائے خدائے تعالیٰ کے سب سے مدد چاہو اسکے مانند بنانے مین اگر تم سچے ہو
اپنی بات مین جو کہتے ہو کہ قرآن شریف خدائے تعالیٰ نے نہین بھیجا فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚ
اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۝ پھر اگر نہ بنا سکو قرآن کے مانند اور ہرگز نہ بنا سکوگے اُس جیسا تو پھر ڈرو اور اپنے تئین بچاؤ دوزخ کی اُس آگ سے جسکے ایندھن
ہونگے آدمی اور پتھر ہین اُس آگ سے بچاؤ اور قرآن شریف پر ایمان لاؤ اور وہ آگ تیار کی گئی ہے کافرون کے واسطے جو قرآن شریف
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جھوٹا کہتے ہین وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ كُلَّمَا رُزِقُوْا
مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ۭ وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙ وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ اور
خوشخبری دے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن لوگون کو جو ایمان لائے ہین اور اچھے کام کیے ہین اُنھون نے کہ اُنکے واسطے باغ ہین آخرت مین
سب طرح کے میوون سے بھرے ہوے کہ نیچے اُنکے نہرین جاری ہین جب کھانے کو دیوین اُن باغون کے میوون سے تو کہین کہ یہ وہ میوے ہین
جو کھلایا تھا ہمکو اس سے پہلے دنیا مین اور دیا جاویگا میوہ اُس صورت کا جیسے دنیا مین کھاتے تھے پر مزہ ایک میوے مین سب طرح کا ہوگا اور بہشتیون
کے واسطے بہشت مین عورتین ہونگی حورین ستھری پاکیزہ اور وہ لوگ بہشت مین ہمیشہ رہینگے ان نعمتون کی خوشخبری دے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ
اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ۭ بے شک خدائے تعالیٰ نہین شرماتا اور کسی کا ملاحظہ نہین اُسکو کہ بیان کرے مثل کوئی مچھر کی جو ذرا سا
ہے یا اُس سے بڑے کی جو مکھی یا مکڑی ہو جسکی مثل چاہے کہے مختار ہے **فائدہ** کہتے ہین کہ یہودی جو قرآن مین مکھی اور مکڑی کا ذکر اور مثل سنتے تو ہنسی کرتے
آپس مین کہ ایسی باتین خدا کے کلام مین نہین ہوتین اسواسطے یہ دو آیتین اُتریں فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ پھر وہ لوگ
جو ایمان لائے ہین وہ جانتے ہین کہ وہ مثل سچ اُنکے پروردگار کے پاس سے اُتری ہے وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ
اور وہ لوگ جو کافر ہین سو کہتے ہین کہ کیا مطلب چاہا خدائے تعالیٰ نے اس مثل کہنے سے اور یہ نہین جانتے کافر يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا ۙ وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ۭ
وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ۝ کہ گمراہ کرتا ہے خدائے تعالیٰ اُس مثل سے بہتیرے کافرون اور منافقون کو جو حیران شک مین ہین اور راہ پر لاتا ہے
اپنے فضل سے بہتون کو جو سچ جانتے ہین کہ یہ مثل خدائے تعالیٰ نے بھیجی ہے اور گمراہ نہین کرتا خدائے تعالیٰ اُس مثل سے مگر بدکارون کو جو حکم
نہین مانتے اُن ہی کو گمراہ کرتا ہے اَلَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۠ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۭ
اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ جو لوگ کہ توڑتے ہین قول خدائے تعالیٰ کا مضبوط کیے کے پیچھے اور یہ قول توریت مین بنی اسرائیل سے کیا تھا کہ آخری زمانے
کے پیغمبر پر ایمان لانا سو وہ قول اُنھون نے توڑا اور کاٹتے ہین اُس چیز کو جسے فرمایا خدائے تعالیٰ نے جوڑنے کو اور خرابی کرتے ہین شہر مین وہی لوگ ہین
نقصان پائے ہوے یعنی اپنا ہی کچھ کھوتے ہین ان باتون سے خدا اور رسول کو کیا پرواہ ہے كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ
يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ کیون کافر ہوے جاتے ہو تم خدائے تعالیٰ سے اس پر کہ مردہ تھے تم پہلے پھر جلایا تمکو پیدا کیا دنیا مین
پھر مارے گا خدائے تعالیٰ تمکو جب وقت مرنے کا آویگا پھر بعد مرنے کے قیامت کو پھر جلاویگا تمکو حساب لینے کے واسطے پھر تم خدائے تعالیٰ کی طرف جاؤگے
سب بے اختیار اپنے کامون کا بدلہ پانے کو هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۚ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَاۗءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ۭ وَهُوَ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ وہ ہی خدائے تعالیٰ جسنے اپنی قدرت سے پیدا کین تمھارے واسطے وہ چیزین جو زمین مین ہین حیوان اور درخت اور دریا اور پہاڑ
اور اُن مین سے جو فائدے پیدا ہوتے ہین سب تمھارے واسطے ہین پھر سب پیدا کرکے قصد کیا آسمان کی طرف پھر درست کیے

وقف لازم

ع ۳ ۳

سات آسمان اور خدائے تعالیٰ سب چیز سے خبردار ہے اور جانتا ہی ہر ایک کو کہ کیون اور کس واسطے پیدا کیا ہی وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ۝ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی لوگون کے آگے بیان کر کہ جب کہا پروردگار تیرے نے فرشتون کو کہ مقرر مین بنانے والا ہون اور پیدا کرنے والا ہون زمین مین ایک نائب تب قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۭ اور کہا فرشتون نے کہ ای پروردگار پیدا کریگا تو زمین مین اُس شخص کو جو خرابی کرے اور گناہ کریگا زمین مین اور لہو ڈالیگا یعنی اولاد اُسکی ناحق خون کرینگے آپس مین ایک کو ایک مار ڈالینگے ناحق اور ہم ستھرائی اور پاکیزگی سے تیری تعریف کرتے ہین اور یاد کرتے ہین ہم تیری پاک ذات کو ہمیشہ تیرے حکم مانتے ہین تب قَالَ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ کہا خدائے تعالیٰ نے فرشتون کو کہ مین خوب جانتا ہون اُس کے پیدا کرنے مین جو حکمتین ہین سو تم نہین جانتے حضرت آدمؑ کے پیدا ہونے کا احوال کئی جگہ آویگا پھر جب خدائے تعالیٰ نے آدمؑ کو پیدا کیا تو پھر وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِيْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اور سکھایا اور بتلا دیے خدائے تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو نام سب کے جو کچھ کہ پیدا کیا تھا پھر سامنے کیا اُن سب کو فرشتون کے پھر خدائے تعالیٰ نے فرمایا فرشتون کو کہ بتاؤ اُنکے نام اگر تم سچے ہو تب قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝ کہا فرشتون نے کہ اے پروردگار پاک ہے تو سب نقصانون سے نہین ہی سمجھ بوجھ ہمکو مگر اتنی ہے جتنی تو نے سکھائی ہمکو بے شک تو ہی ہے جاننے والا مضبوط کام کرنے والا تب قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۚ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۝ کہا خدائے تعالیٰ نے کہ اے آدم خبر دے تو فرشتون کو ان کے نامون کی یعنی سب کے نام بتا دے پھر جب حضرت آدمؑ نے خبر دی تو فرشتون کو اُنکے نام بتا دیے تو کہا خدائے تعالیٰ نے فرشتون کو کہ مین نہ کہتا تھا تمکو کہ مین مقرر خوب جانتا ہون چھپی ہوئین آسمان کی اور زمین کی سب اور جانتا ہون مین وہ بھی جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو چھپاتے ہو اپنے دل مین خیال سب مجھے معلوم ہے وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ ۡ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جب کہا ہمنے فرشتون کو کہ سجدہ کرو آدم علیہ السلام کو پھر سجدہ کیا فرشتون نے پر ابلیس نے نہ کیا اور حکم نہ مانا اور تکبری کی حضرت آدم علیہ السلام سے اور تھا کافرون کی قوم سے یعنی جن کی اولاد سے تھا یہ قصہ سورہ اعراف مین مفصل آویگا وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ۠ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اور کہا ہمنے کہ اے آدم رہا کر تو اور تیری جورو یعنی بی بی حوا بہشت مین اور کھاؤ تم دونون میوے بہشت کے بہان سے چاہو اور جو شے میوہ چاہو یعنی ساری بہشت مین مختار ہو اور پاس مت جاؤ اس ایک درخت کے وہ درخت گیہون کا مشہور ہے یعنی یہ ایک میوہ نہ کھاؤ اور سوائے اسکے جو چاہو سو کھاؤ اور اگر اُس منع کیے ہوے کو کھاؤگے تو پھر ہوگے بے انصاف قصہ کہتے ہین کہ حضرت آدمؑ اور حوا بہشت مین رہنے لگے اور شیطان کو اُسکی عزت کی جگہ سے نکال دیا مور اور سانپ دونون بہشت کے شیطان ان دونون سے ملکر بہشت مین گیا اور بی بی حوا کو ایسا پھسلایا اور بہکایا کہ اُنھون نے گیہون آپ بھی کھایا اور حضرت آدم علیہ السلام کو بھی کھلایا فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۠ پھر پھسلا دیا اور کہلا دیا ابلیس نے اُن دونون کو بہشت سے پھر نکالا اُن دونون کو وہان سے جہان نعمت اور عیش مین تھے وہ دونون وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۝ اور کہا ہمنے آدم اور حوا کو اور شیطان اور مور اور سانپ کو کہ نیچے جاؤ یہان سے یعنی بہشت سے تکلو ایک دوسرے کے دشمن ہوگے آپس مین تم اور واسطے تمھارے زمین مین ہے جگہ ٹھہرنے کی اور فائدہ اور مدعا حاصل کرنا تمھین دنیا مین ہے ایک وقت تک جو وہ وقت موت کا ہے فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ پھر سیکھ لین آدم علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے کئی باتین یعنی خدائے تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کے جی مین ڈال دیا کہ اس طرح توبہ کرین کہ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا تمام آیت پھر توبہ قبول کی خدائے تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی بے شک خدائے تعالیٰ ہی ہے توبہ کی توفیق دینے والا اور توبہ قبول کرنے والا مہربان قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ کہا ہمنے نیچے جاؤ یہان سے تم سب زمین پر

پھر جو کوئی تم پاس میری طرف سے آوے راہ پانا یعنی پیغمبر راہ نجات کی بتلانے والا پھر جو کوئی تابعداری کریگا میری راہ کی پھر اُن تابعداری کرنے والوں کو نہ کچھ ڈر ہے اُنکو اور نہ وہ غمگین ہونگے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ اور وہ کافر ہوئے اور جھوٹ جانا ہماری قدرت کی نشانیوں کو سو وہی لوگ ہیں دوزخ میں جانیوالے کہ وہ لوگ دوزخ میں ہمیشہ رہینگے يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ۝ اے بنی اسرائیل یاد کرو میری اُن نعمتوں کو جو انعام کیں اور بخشیں میں نے تم پر یعنی تمھارے اگلے باپ دادا پر جنکی تم اولاد ہو اور قول پورا کرو تم میرا جو مجھ سے کیا تھا تو پورا کروں میں قول تمھارا جو تم سے کیا ہے اور مجھ سے ڈرو **قصّہ** حضرت یعقوبؑ کا نام اسرائیل تھا اُنکے بارہ بیٹے تھے اُنکو بنی اسرائیل کہتے ہیں سو یہ بارہ فرقے تھے اور احسان اور انعام یہ کیا تھا کہ یہ ساری قوم بنی اسرائیل کی فرعون کی اور اُس کی قوم کی خدمتگار اور محتاج تابعدار تھی خدائے تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی قوم سے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو پیدا کیا پھر اُن کے سبب فرعون کو لشکر سمیت دریا میں ڈبویا اور بنی اسرائیل کو وہاں کا مالک اور حاکم کیا پھر توریت حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو بھیجی اُس میں یہ اقرار کیا تھا کہ تم توریت کے حکم پر قائم رہوگے اور جس پیغمبر کو بھیجوں میں اُس پر ایمان لاکر اُسکے رفیق رہوگے تو ملک شام کا بھی تمھارے قبضے میں رہیگا تب اس قول کو بنی اسرائیل نے قبول کیا تھا پر بعد اُس اقرار پر نہ رہے پھر وہ گمراہ ہوئے یعنی بدنیت ہوئے رشوت لیتے اور مسئلہ غلط بتاتے اور خوشامد کے واسطے حق بات چھپاتے اور اپنی ریاست چاہتے پیغمبر کی اطاعت نہ کرتے اور کئی پیغمبروں کو مار ڈالا اور توریت کی آیتوں میں جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت تھی اُن آیتوں کو اُلٹا کیا سو خدائے تعالیٰ بنی اسرائیل کو فرماتا ہے کہ اُن احسانوں کو یاد کرو اور قول و قرار پر قائم رہو وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ ۠ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۠ وَّاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ ۝ اور ایمان لاؤ اُس پر جو اُتارا ہے میں نے یعنی قرآن کو سچ جانو کہ یہ قرآن سچا رکھتا ہے اُسکو جو تمھارے ساتھ ہے یعنی توریت کے موافق ہیں بہت حکم اُس کے اور مت ہو تم پہلے نہ ماننے والے قرآن کے اور نہ بیچو میری آیتوں کو تھوڑے مول کے بدلے یعنی دنیا کی دولت اور عزت جو کئی دن کی ہے اُس کے واسطے توریت کی آیتیں بگاڑ کر دیں مت کھاؤ مجھی سے ڈرو وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اور مت ملاؤ سچی بات کو جو توریت میں صفت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لکھی ہے ساتھ جھوٹ کے جو تم نے آپ بنائی ہے اور تم جانتے ہو کہ محمد رسول اللہ برحق ہے وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝ اور قائم رکھو نماز کو اور دو مال زکوٰۃ کا اور جھکو نماز میں جھکنے والوں کے ساتھ یعنی جماعت سے نماز پڑھا کرو اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ اے کیا تم فرماتے ہو لوگوں کو کہ اچھے کام کرو اور بھولتے ہو اپنے آپ کو مدینے کے یہودی کہتے تھے کہ یہ دین اسلام اچھا ہے اور آپ مسلمان نہ ہوتے تھے اُن کو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ اور اُسپر کہ تم پڑھتے ہو توریت میں کہ اس دین کو قبول کرنے کا حکم ہے ای پھر کیوں نہیں سوچ کرتے اور کیوں نہیں سمجھتے وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَي الْخٰشِعِيْنَ ۝ اور مدد چاہو خدائے تعالیٰ سے صبر اور تحمل کرنے میں مصیبتوں پر اور نماز روزے میں مضبوط رہکر خدائے تعالیٰ سے التجا کرو تو سب کام آسان ہوں اور البتہ صبر اور نماز حضور دل سے بڑی اور بھاری ہے مگر اُن پر آسان ہے جو عاجزی کرتے ہیں اور ڈرتے ہیں سو عاجزی کرنیوالے الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ وہ لوگ ہیں جنکو خیال اور دھیان ہے اس بات کا کہ اُنھیں ملنا ہے اور روبرو ہونا ہے اپنے پروردگار سے اور یقین ہے اُنھیں وہ کہ خدائے تعالیٰ کی طرف اُنھیں پھر جانا ہے حساب دینے کو اور اپنے کامون کا بدلہ پانے کو يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ۝ یاد کرو اے بنی اسرائیل وہ احسان میرے جو کیے تم پر اور وہ یاد کرو جو بزرگی اور بڑائی دی تمکو یعنی تمھارے اگلے بڑوں کو عزت دی اوپر خلقت کے جو اُسوقت تھی وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ اور ڈرو اُس دن کے عذاب سے جس دن کچھ کام نہ آویگا کوئی کسی کے ذرا بھی اور قبول کیا نہ جاویگا بخشوانا کسی کافر کے حق میں یعنی اگر کوئی کافر کسی کافر کو بخشوا دے تو قبول نہ ہوگا اور نہ لیا جاویگا کسی کافر کے عذاب کے بدلے کچھ یعنی اگر کافر چاہے کہ کچھ دیکر عذاب سے چھوٹے تو یہ بھی نہ ہوگا اور نہ کافر اُس دن مدد دیے جاوینگے یعنی اُس دن کوئی اُنکی ہمراہی اور حمایت نہ کرے گا اور نہ کر سکے گا

بنی اسرائیل کہتے تھے کہ ہم کیسے ہی گناہ کرین ہم پر عذاب نہوگا ہمارے باپ دادا جو پیغمبر ہین ہمین بخشوائین گے سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہی کہ یہ گمان تمھارا غلط ہے **قصّہ** کہتے ہین کہ فرعون نے خواب دیکھا تھا نجومیون نے اُس خواب کی یہ تعبیر دی کہ اس برس بنی اسرائیل کی قوم مین سے ایک شخص ایسا پیدا ہوگا کہ اُسکے سبب تیرا دین اور تیری بادشاہت خراب ہوگی فرعون نے حکم کیا کہ بنی اسرائیل کی قوم سے اس برس جو بیٹا پیدا ہو اُسے مار ڈالو اور جو بیٹی پیدا ہو اُسے کام خدمت کو رہنے دو اس سبب سے ہزارون بیٹے قتل کیے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خدائے تعالیٰ نے اُسی برس پیدا کیا اور سلامت رکھا جیسا کہ فرماتا ہی وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝ اور یاد کرو ای بنی اسرائیل اُسوقت کو جو چھڑایا ہمنے تمکو یعنی تمھارے اگلے باپ دادا کو فرعون کے لوگون سے جو کرتے تھے تمپر بڑا عذاب جو وہ لوگ مار ڈالتے تھے تمھارے بیٹون کو اور جیتا چھوڑتے تھے تمھاری بیٹیون کو یعنی مردون کو مار ڈالتے تھے اور عورتون کو نہ مارتے تھے اور اس کام مین آزمایش تھی تمھارے پروردگار کی بڑی آزمایش جو فرعون نے ایسی تدبیر کی پر تقدیر سے کچھ پیش نہ گئی وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ اور یاد کرو ای بنی اسرائیل اُس احسان کو جو پھاڑا دریا کو تمھارے بچانے کے واسطے جبکہ تمھارے اگلے باپ دادا فرعون کے ڈر سے بھاگے تھے آگے دریا اور پیچھے فرعون کا لشکر تھا پھر بچایا تمکو فرعون کے لشکر سے جو بنی اسرائیل سب دریا سے سلامت نکلے اور ڈبویا ہمنے فرعون کے لوگون کو فرعون سمیت اور تم دیکھتے تھے دریا کے کنارے پر کھڑے ہوے کہ دریا مل گیا اور فرعون سارے لشکر سمیت ڈوبا یہ قصہ مفصل اور سورۃ مین آویگا وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ اور یاد کرو ای بنی اسرائیل اُس بات کو جو وعدہ دیا ہمنے موسیٰ کو چالیس رات دن کا توریت دینے کو پھر تمنے یعنی اگلے باپ دادا نے بکڑا بچھڑے کو خدا یعنی بچھڑے کو جو سامری نے بنایا تھا اُسے سجدہ کیا خدا جانکر پیچھے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کہ وہ توریت لینے کو کوہ طور پر گئے تھے اور تم بے انصاف ہو جو بچھڑی کو خدا جان کر اُسکی بندگی کرنے لگے یہ قصہ سورۂ اعراف مین مفصل آویگا ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ پھر بخشا ہمنے اور معاف کیا تمسے وہ گناہ بعد اُسکے جسکا اب آگے بیان آتا ہی کہ شاید تم شکر بجالاؤ خدائے تعالیٰ کے احسانون کا وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ اور یاد کرو کہ جب دی ہمنے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب توریت اور جدا کرنے والی حق کو ناحق سے حکم اسواسطے کہ شاید تم سیدھی راہ پاؤ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ اور یاد کرو تم ای بنی اسرائیل اُسوقت کو کہ جب کہا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو یعنی اُن لوگون کو جنھون نے بچھڑے کو سجدہ کیا تھا کہ ای قوم میری مقرر تمنے ستم کیا اپنے اوپر اب بسبب بچھڑا پوجنے کے پھر اب تم توبہ کرو اور اُس کام سے پھو عجز کرو خدائے تعالیٰ کے آگے جو پروردگار تمھارا ہے پھر مار ڈالو اپنے تئین کہ یہی مارا جانا توبہ ہی بچھڑے کو پوجنے والون کی سو یہی مارا جانا بہتر ہے تمھارے واسطے خدائے تعالیٰ کے نزدیک جو تمھارا رب ہی جب یہ حکم اُنھون نے سُنا اور قبول کیا پھر سب بچھڑے کے پوجنے والے جنگل مین سر جھکا کر دوزانو بیٹھے اور حضرت ہارون بھائی حضرت موسیٰ علیہا السلام کے کئی ہزار آدمیون سے تلوارین کھینچ کر گئے اور قتل کرنا اُنکو شروع کیا دو پہر دن تک ستر ہزار آدمی کو قتل کیا پھر خدائے تعالیٰ نے فرمایا کہ اب جو تمنے حکم مانا اور اپنے تئین قتل کیا تو فَتَابَ عَلَيْكُمْ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ پھر توبہ قبول کی تمھاری اور مہربان ہوا تمپر پروردگار تمھارا بے شک کہ وہی توبہ قبول کرنے والا ہے مہربان توبہ کرنے والون پر وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝ اور یاد کرو اُس وقت کو جو کہا تمنے یعنی ستر آدمی چنے ہوے بنی اسرائیل مین سے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کوہ طور کی طرف گئے تھے تو خدائے تعالیٰ کی باتین سُنین پھر جب سُنین تو کہا اُن ہی ستر آدمی نے کہ اے موسیٰ ہم سچ نہ مانین گے اس بات کو کہ یہ جو پردے مین سُنی سو آواز خدائے تعالیٰ ہی کی تھی جب تک کہ دیکھین ہم خدائے تعالیٰ کو اپنی آنکھون سے صریحًا سامنے بے حجاب اُس بے ادبی کے سبب پکڑا تمکو یعنی اور اُن ہی ستر آدمیون کو جو تمھاری قوم سے چنے ہوے گئے تھے آگ نے پکڑا جو آسمان سے آئی سخت آواز سے اور تم یعنی تمھارے وہی ستر آدمی دیکھتے تھے اُس آگ کو پھر سب مر گئے حضرت موسیٰ نے حیران ہوکر جناب الٰہی مین عرض کی کہ یا الٰہی اب مین بنی اسرائیل مین جاکر کیا کہون گا وہ ستر آدمی کیا ہوے خدائے تعالیٰ نے اُن موے ہوؤنکو اپنی قدرت سے پھر جلایا جیسا کہ فرماتا ہی ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ پھر اُٹھایا اور جلایا ہم نے تمھارے اُن ہی ستر آدمیون کو جو تمھارے بزرگ تھے بعد اسکے کہ وہ مر گئے تھے صاعقہ سے اسواسطے جلایا کہ شاید تم شکر کرو اور احسان مانو ایسی نعمتون کا

یہ سب احوال مفصل سورۂ اعراف مین آویگا اب آگے اشارہ ہے تیہ کے قصے کا تیہ نام ایک جنگل کا ہے جو چالیس برس بنی اسرائیل اُس جنگل سے نہ نکل سکے خدائے تعالیٰ کی مرضی سے وہان گرفتار ہوے اپنی تقصیر کے سبب یہ قصہ سورۂ مائدہ مین مفصل آویگا وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوَىٰ ۖ كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ ۖ وَمَا ظَلَمُونَا وَلَٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝ اور یاد کرو اُس نعمت کو جبکہ سایہ کیا ہمنے تمپر بدلی کا کہ دھوپ کی گرمی سے دُکھ پاتے تھے تم اور اُتارا تمپر یعنی تمھارے اگلے بزرگون پر مَنّ یعنی ترنجبین اور سلوٰی ایک جانور کا نام ہے کہ وہ تیتر کے برابر ہوتا ہے اور فرمایا ہمنے کہ کھاؤ مَنّ اور سلوے کہ پاکیزہ اور سُتھری چیز ہے روزی کی ہمنے تمھاری ہو غیب سے اُتارا اُسے کھاؤ اور دوسرے دن کے واسطے مت رکھو پھر اُنھون نے نہ مانا دوسرے دن کے واسطے رکھنے لگے خدائے تعالیٰ پر بھروسا نہ کیا اور نافرمانی کی جب اُسے رکھا تو وہ بدبو ہوا اس نافرمانی سے کچھ ہمارا نقصان نہ کیا بلکہ اپنے اوپر ستم کیا جو مَنّ وسلوٰی رکھا تو دوسرا اور بدبو ہوا اور خدائے تعالیٰ ناخوش ہوا کہتے ہین کہ جب اُس جنگل مین بنی اسرائیل کے خیمے پھٹ گئے تو ابر کا سایہ ہوا اور جب اناج ہو چکا تو رات کو گرد لشکر کے ترنجبین کے ڈھیر ہو رہتے اُس سے اور سلوے جانور بے شمار لشکر کے گرد شام کو آ بیٹھتے لشکر کے لوگ اُنھین پکڑ کے کھاتے کہ گوشت اُنکا بہت مزے کا تھا برسون اسی طرح گذرے وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هَٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ نَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ ۚ وَسَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ ۝ اور یاد کرو اُس وقت کو کہ کہا ہمنے کہ داخل ہو اس شہر مین پھر کھاؤ میوے اور نعمتین اور داخل ہو اس شہر کے دروازے مین سے سجدہ کرتے ہوے شکر کا اور کہتے جاؤ حِطّہ یعنی گناہ بخشدے جب تم یہ سب حکم بجا لاؤگے تو پھر ہم بخشدینگے تقصیرین تمھاری اور ثواب زیادہ دینگے ہم تمھارے نیک کامون کا اچھے کام کرنے والون کو فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فَأَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا رِجْزًا مِنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ۝ پھر بدل ڈالا بے انصاف لوگون نے بات کو سوائے اُس بات کے جو اُنھون کو کہی تھی یعنی اُنھین حکم ہوا تھا کہ حِطّہ کہو اُنھون نے اُس بات کو ٹھٹھے مین ڈال کر کہنے لگے حنطہ یعنی گیہون پھر جب اُنھون نے یہ نافرمانی کی تو بھیجا ہمنے اُن لوگون پر جنھون نے بے انصافی کی حِطّہ کے بدلے جو حِنْطَہ کہا عذاب اُتارا آسمان سے بسبب اُس گناہ کے کہ حکم کی حد سے باہر نکل گئے تھے اُن پر وبا پڑی کہ ایک پہر مین ستر ہزار آدمی مرگئے وَإِذِ اسْتَسْقَىٰ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ ۖ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۖ قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَشْرَبَهُمْ ۖ كُلُوا وَاشْرَبُوا مِنْ رِزْقِ اللَّهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ۝ اور یاد کرو اُس نعمت کو کہ جب مانگا موسیٰ علیہ السلام نے پانی اپنی قوم بنی اسرائیل کے واسطے جو وہ مَنّ وسلوٰی کھاکر پیاسی ہوئی تھی پھر کہا ہمنے موسیٰ علیہ السلام کو کہ مار اپنے عصا کو پتھر پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب پتھر پر مارا عصا کو خدائے تعالیٰ کی قدرت سے بہنے لگے اُس پتھر سے بارہ چشمے جو بنی اسرائیل کے بارہ قبیلے تھے سو پہچان لی ہر قبیلے نے اپنے پانی پینے کی جگہ پھر فرمایا خدائے تعالیٰ نے کہ کھاؤ مَنّ وسلوٰی اور پیو یہ پانی جو روزی دی خدائے تعالیٰ نے درست حد سے نکلو شہرون مین خرابی کرتے ہوے اور دھوم مچاتے ہوے وَإِذْ قُلْتُمْ يَا مُوسَىٰ لَنْ نَصْبِرَ عَلَىٰ طَعَامٍ وَاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْبِتُ الْأَرْضُ مِنْ بَقْلِهَا وَقِثَّائِهَا وَفُومِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ۖ اور یاد کرو اے بنی اسرائیل اُسوقت کو کہ کہا تمنے یعنی تمھارے اگلے بزرگون نے کہ اے موسیٰ علیہ السلام ہم صبر نہین کرتے ایک طرح کے کھانے پر جو مَنّ وسلوٰی ہے پھر دعا مانگ ہمارے واسطے اپنے پروردگار سے جو اپنی قدرت سے نکالی ہمارے واسطے اُن چیزون سے جو اُگتی ہین زمین سے جیسے ترکاری اور کھیرا ککڑی اور لہسن اور پیاز اور مسور جو زمین مین سے پیدا ہوتی ہین ایسی چیزین ہمارا جی چاہتا ہے اور آسمان کے کھانے سے جو اُترتا ہے مَنّ وسلوٰی اُس سے اُگنائے ہم تب قَالَ أَتَسْتَبْدِلُونَ الَّذِي هُوَ أَدْنَىٰ بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ ۚ اهْبِطُوا مِصْرًا فَإِنَّ لَكُمْ مَا سَأَلْتُمْ ۚ کہا کہ اے کیا بدلتے ہو تم جو نالائق چیز ہے ساتھ اُسکے جو وہ چیز بہتر ہے یعنی مَنّ وسلوٰی جو بہتر ہے اور سُتھرا اور پاکیزہ ہے لہسن اور پیازے بدلتے ہو پھر اگر یہی جی چاہتا ہے تمھارا تو اُترو کسی شہر مین کہ وہان تمھارے واسطے ہے وہ جو تم مانگتے ہو آرزو سے پھر دین وہ چیزین خدائے تعالیٰ نے اُن کو وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِنَ اللَّهِ ۗ اور ڈالی اُنپر

خواری اور محتاجی اُن کی ناشکری سے اور پھر پھرے ساتھ غصے خدائے تعالیٰ کے یعنی غصے کے لائق ہوے ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ
اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝ یہ خواری اور محتاجی اُس سبب سے ہوئی تھی کہ نہ مانتے تھے حکم خدائے
تعالیٰ کا یعنی توریت کی آیتوں کو نہ مانتے تھے اور مار ڈالتے تھے پیغمبروں کو ناحق یہ اُس سبب سے تھا کہ نافرمانی کرتے تھے خدائے تعالیٰ کی اور
تھے وہ حکم کی حد سے باہر نکلے ہوے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِـُٔوْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا
فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۠ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے ہین یعنی مسلمان اور یہودی اور
نصاریٰ اور صابئین جو کوئی ایمان لایا اُن مین سے خدائے تعالیٰ پر جو اُسے لاشریک جانے اور پچھلے قیامت کے دن کو اور اچھے کام
کرے پھر واسطے اُن لوگون کے ہی بدلہ اُن کے کامون کا خدائے تعالیٰ کے پاس اور نہ خوف ہے اُن لوگون کو اور نہ وہ غمگین ہونگے صابئین
ایک فرقہ ہے جو ہر ایک دین سے اُنھون نے اچھا سمجھکر اختیار کر لیا ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مانتے ہین اور فرشتون کو بھی
پوجتے ہین اور زبور پڑھتے ہین اور کعبہ کی طرف نماز پڑھتے ہین اُن کو صابئین کہتے ہین بنی اسرائیل کہتے تھے کہ ہم پیغمبرزادے ہین سب
لوگون سے بہتر ہین سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کوئی ایمان لاوے وہی بہتر ہے کسی فرقے پر موقوف نہین وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ
وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ۭ اور یاد کرو اے بنی اسرائیل اُس وقت کو جو لیا ہمنے تم سے یعنی تمھارے اگلے بزرگون سے قول کہ حضرت
موسیٰ علیہ السلام اور توریت کا حکم مانین گے اور اُٹھایا تمھارے سر پر پہاڑ کہتے ہین کہ جب توریت اُتری تو بنی اسرائیل شرارت سے
کہنے لگے کہ توریت کے حکم مشکل اور بھاری ہین ہمسے نہین ہو سکتے تب خدائے تعالیٰ نے ایک پہاڑ کو حکم کیا کہ اُن سب کے سر پر
آنکر اُترنے لگا اور سامنے اُن کے آگ پیدا ہوئی جب اُنھون نے بھاگنے کا ٹھکانا نہ دیکھا اور ناچار ہوے تب خدائے عزوجل نے فرمایا
كُلُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ پکڑو جو دیا ہمنے تمکو اُسے مضبوط کرکے قبول کرو یعنی توریت کا حکم کو سنکر
کرکے اختیار کرو اور یاد کرو اُسکو جو توریت مین لکھا ہے اور اُس پر عمل کرو تو شاید کہ تم ڈرو خدائے تعالیٰ سے اور بچو بُرے کامون سے
ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ پھر تم پھر گئے خدائے تعالیٰ کے حکم
سے بعد قول کیے کے پھر اگر نہوتا فضل خدائے تعالیٰ کا تمپر اور مہربانی خدائے تعالیٰ کی تو البتہ ہوتے تم نقصان پائے ہوؤن سے اور
خراب ہوتے وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ۝ اور البتہ تم نے خوب
جانا ہے اے بنی اسرائیل اُن لوگون کو جو حضرت داؤد نبی کے وقت حکم کی حد سے نکل گئے تھے تمھاری قوم مین سے ہفتے کے دن مین یعنی
حکم یون تھا کہ ہفتہ کے دن شکار مچھلی کا نہ کرو پھر وہ لوگ فریب اور فند کرکے ہفتے کے دن شکار مچھلیون کا کرنے لگے اور حکم کی مخالفت کی
پھر اُس نافرمانی کے سبب فرمایا ہمنے کہ ہو جاؤ تم بندر خراب اور رسوا یہ قصہ سورۂ اعراف مین آویگا فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا
وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ پھر کیا ہمنے اُس عذاب کو جو وہ لوگ بندر ہو کر مر گئے خوف اور ڈر بنا یا اگلے اور پچھلے لوگون کے واسطے یعنی جب لوگ
جو ہفتے کے روز فریب سے مچھلی کا شکار کرتے تھے بندر کی صورت بنکر مر گئے جنھون نے یہ عذاب اُنپر دیکھا تو ڈرے خدائے تعالیٰ سے اور لوگ
جو پیچھے پیدا ہونگے یہ احوال سنکر خوف کھاوینگے اور یہ احوال عذاب کا نصیحت سے ہے ڈرنے والون کے واسطے اب آگے قصہ حاصل
کا ہے وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ۭ اور یاد کرو اُسوقت کو کہ جب بنی اسرائیل مین ایک شخص خاصیل
نام مارا گیا تھا اور قاتل اُسکا معلوم نہ ہوتا تھا بنی اسرائیل چاہتے تھے کہ قاتل معلوم ہو تب کہا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو کہ مقرر خدائے تعالیٰ
فرماتا ہے تمکو وہ کہ ذبح کرو گاے کو اور ایک ٹکڑا اُس گاے کا اُس مردے پر مارو تو وہ جی اُٹھے اور آپ اپنا قاتل بتا دے قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا
هُزُوًا ۭ کہا بنی اسرائیل نے کہ اے موسیٰ علیہ السلام کیا تو ہمین ٹھٹھے مین پکڑتا ہے کہ کہین مردہ بھی جیتا ہے گاے کا ٹکڑا مارنے سے یہ تو کبھی
ہمنے سُنا بھی نہین پھر قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝ پھر کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہ پناہ مانگتا ہون خدائے تعالیٰ سے وہ کہ ہون
مین احمقون سے یعنی ٹھٹھا کرنا احمقون کا کام ہے اور مین خدائے تعالیٰ کے حکم سے کہتا ہون تب قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۭ کہا قوم نے کہ اگر تو ہمارے خدائے تعالیٰ

کے حکم سے کہتا ہے تو پکار اپنے پروردگار کو ہمارے واسطے تو بیان کرے خدائے تعالیٰ ہمارے واسطے کہ وہ گائے کیسی ہی عمر اُسکی پھر قَالَ اِنَّهٗ یَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ عَوَانٌۢ بَیْنَ ذٰلِكَ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ۝ کہا حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہی کہ وہ گائے نہ بوڑھی نکمّی ہے اور نہ بہت نوجوان ہے بوڑھاپے اور جوانی کے درمیان ہے پھر کرو تم کام جو تمھین فرمایا ہے یعنی اُس گائے کو ذبح کرو تب قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ یُبَیِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا کہا بنی اسرائیل نے کہ اے موسیٰ علیہ السّلام پھر پکار ہمارے واسطے اپنے پروردگار کو تو بیان کرے ہمارے واسطے کہ کیا ہے رنگ اُس گائے کا تب پھر قَالَ اِنَّهٗ یَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِیْنَ ۝ کہا حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے کہ تحقیق فرماتا ہی خدائے تعالیٰ کہ مقرر وہ گائے زرد ہی خوب گہری ہے زردی اُسکے رنگ کی خوش کرتی ہی اپنے دیکھنے والون کو رنگ کی خوبی سے قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ یُبَیِّنْ لَّنَا مَا هِیَ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَیْنَا وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ۝ کہا بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو کہ پھر پکار ہمارے واسطے پروردگار اپنے کو تو بیان کرے اور کھول کر کہے ہمارے واسطے کہ وہ گائے کس طرح کے کام مین ہی کہ مقرر اُس گائے مین شبہہ پڑا ہی ہم کو جو ایسی گائین کہ نہ بہت بوڑھی اور نہ بہت جوان ہون اور رنگ زرد ہو بہت ہین اور مقرر اگر خدائے تعالیٰ نے چاہا تو ہم راہ پانے والے ہونگے اُس گائے کی طرف تب پھر قَالَ اِنَّهٗ یَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِیْرُ الْاَرْضَ وَلَا تَسْقِی الْحَرْثَ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِیَةَ فِیْهَا کہا حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے کہ مقرر فرماتا ہے خدائے تعالیٰ کہ تحقیق وہ گائے نہ محنت کرنے والی نہ سدھائی ہی جو ہل چلاتی ہو زمین مین اور نہ پانی دیتی کھیت کو سلامت اور درست ہی سارا بدن اُسکا کچھ نقصان نہین اُسمین نہ داغ ہے کسی اور رنگ کا اُس کے بدن مین سوائے زردی کے کہ وہ ایک رنگ زرد ہے تب قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا یَفْعَلُوْنَ ۝ کہا بنی اسرائیل نے کہ ای موسیٰ علیہ السّلام یہ صفت جو اُس گائے کی بیان کی تو نے تو اب لایا تو ٹھیک بات جو صاف کھلی **قصّہ** سو وہ گائے ایک شخص کی تھی کہ وہ اپنی مان کی خدمت اور تابعداری بہت کرتا تھا اور نیک بخت تھا اُس شخص سے وہ گائے مول لی اُتنے مال کو جتنا اُس گائے کی کھال مین سونا بھر کر آوے پھر اُس گائے کو لیکر ذبح کیا اور ایسی نہ لگتی تھی جو یہ کام کرین یعنی بنی اسرائیل نہ چاہتے تھے یعنی اُس کے وارث کہ اس گائے کو اتنے مال کے بدلے مول لیکر ذبح کرین اب یہ آگے اس سے قصّے کا سرا ہے جو فرماتا ہے خدائے تعالےٰ وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِیْهَا وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۝ اور یاد کرو اے بنی اسرائیل کہ جب مار ڈالا تھا تم نے ایک شخص کو یعنی تمھارے اگلے بزرگون نے عامیل کو مار ڈالا تھا پھر ایک دوسرے پر تہمت کرنے لگے اور خدائے تعالیٰ ظاہر کرنے والا ہے اُس چیز کو جو تم چھپاتے ہو پھر جب وہ گائے ذبح کی تب فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا كَذٰلِكَ یُحْیِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى وَیُرِیْكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ پھر کہا ہمنے کہ مارو اُس موے ہوے کو ایک پارچہ اُس گائے کے بدن کا جب کوئی ٹکڑا اُس گائے کے بدن کا اُسے مارا تو وہ جی اُٹھا اور لہو زخم سے بہنے لگا اور اُس نے اپنے قاتل کا نام بتا دیا جو قتل کرنے والے اسی کے دو بھتیجے تھے اُنھون نے مال کے واسطے جنگل مین لیجا کر چچا کو مار ڈالا تھا پھر وہ اُنکا نام بتا کر گر پڑا اور مر گیا سو پھر اسی طرح جلاویگا خدائے تعالیٰ قیامت کے دن مردون کو اور دکھاتا ہے خدائے تعالیٰ تمکو اپنی قدرت کی نشانیان شاید کہ تم غور کرو اور سمجھو کہ خدائے تعالیٰ مُردون کو جلا سکتا ہے ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِیَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً پھر سخت ہو گئے دل تمھارے اے یہودیو بعد جی اُٹھنے عامیل کے یعنی ایسی نشانی قدرت کی دیکھکر دل تمھارے نرم نہوے پھر وہ دل تمھارے جیسے پتھر ہین بلکہ پتھر سے بھی زیادہ سخت ہین کس واسطے کہ وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا یَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا یَشَّقَّقُ فَیَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا یَهْبِطُ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ اور مقرر بعضے پتھرون مین سے نہرین بہہ نکلتی ہین اور بعضے پتھر جو پھٹ جاتے ہین اور اُنسے نکلتا ہی پانی اور بعضے پتھر ہین کہ وہ گر پڑتے ہین خدا کے ڈر سے اور نہین خدائے تعالیٰ بیخبر ان چیزون سے جو تم کرتے ہو ای یہودیو اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ یُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ یَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ یُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ ۝ اے کیا مسلمانو تم توقع رکھتے ہو وہ کہ یہ بیمان ہین یہودی تمھارے اسلام کی بات کو اور تھی ایک قوم یہودیون سے حضرت موسیٰ کے وقت جو سنتے تھے اپنی کانون باتین خدائے تعالیٰ کی کوہ طور کے پاس پھر سنکر اُس بات کو بدل ڈالتے تھے سمجھکر اور جان بوجھکر اپنی حکم خدائے تعالیٰ کا سنکر جب قوم مین آئے تو کہا کہ یہ حکم تو ہمنے سنا ہی اور سمجھے

یہ کہکر کہتے کہ اب تمھارا جی چاہے نہ کرو اور مت ڈرو اور وہ جانتے تھے کہ یہ بات جھوٹ اپنے جی سے بنا کر ہم کہتے ہین **فائدہ** بعضے یہودی غریب مسلمانون سے کہتے کہ ہم بھی تم جیسے مسلمان ہین اور خوشامد کی راہ سے آخری زمانے کے پیغمبر کی تعریف جو توریت مین لکھی تھی بیان کرتے پھر جب اپنے لوگون مین جاتے تو وہ اُن کو طعن کرتے جیسے کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہی وَاِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ اور جب بعضے یہودی مسلمانون سے ملتے ہین تو کہتے ہین کہ ہم بھی ایمان لائے ہین جیسے تم ایمان لائے ہو اور جب خلوت کرتے ہین یعنی اُنکی مجلسون مین مسلمان کوئی نہین ہوتا تو بعضا دولتمند بعضے غریب کو کہتا ہی کہ ای کیا تم باتین کرتے ہو اور خبر دیتے ہو مسلمانون کو وہ جو کھولا ہی احوال خدائے تعالیٰ نے تمپر آخری زمانے کے پیغمبر کا اسواسطے کہ مسلمان جھگڑین اور دلیل پکڑین تمپر اُس تمھاری خبر دی ہوئی سے تمھارے پروردگار کے آگے جو کہین کہ سچ جان کر بھی ایمان نہ لائے کیا تم نہین جانتے اس بات کو کہ خبر سنکر تمپر غالب ہوجاوینگے جو تم بھید اپنا دشمن کو دیتے ہو سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہی کہ وہ احمق اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝ کیا اتنا بھی نہین جانتے یہودی وہ کہ خدائے تعالیٰ جانتا ہی وہ جو چھپائے رکھتے ہو دشمنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اُنکے یارون کی اپنے دلونمین اور وہ جو ظاہر کرتے ہین زبانون سے وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ۝ اور ایک قوم ہین یہودیون مین جو لکھنا پڑھنا نہین جانتے وہ اور نہین خبر اُنھین کہ توریت مین کیا لکھا ہی مگر اپنی آرزوئین سمجھ رکھی ہین یعنی جو اپنے عالمون سے جھوٹی باتین اُنھون کی بنائی ہوئی سُن رکھی ہین جیسے بہشت مین سوائے یہودیون کے اور کوئی نہین جانے کا اور باپ دادا اُنکے جو پیغمبر ہین وہ سب گناہ بخشوا لیوینگے اور نہین ہین وہ لوگ اس بات کے کہنے مین مگر گمان رکھنے والے یعنی یہ باتین اپنے گمان سے کہتے ہین کچھ دلیل نہین اُن پاس فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ۤ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ پھر غم اور خرابی اور عذاب ہے اُن لوگون کو جو لکھتے ہین کتاب اپنے ہاتھون سے پھر کہتے ہین کہ یہ خدائے تعالیٰ کی طرف سے ہی یعنی عالم یہودیون کے آپ لکھکر جاہل لوگون سے کہتے تھے کہ توریت مین لکھا ہوا ہے یون خدائے تعالیٰ کے پاس سے آیا ہے یہ اسواسطے کرتے تھے کہ لیوین اُس لکھے ہوے کے سبب مول تھوڑا سا یعنی توریت مین صفت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یون لکھی تھی کہ آخری زمانے کا پیغمبر خوبصورت گندم رنگ سیاہ آنکھین میانہ قد پیچوان بال پیدا ہوگا اُنھون نے اس صفت کو پھیر کر یون لکھا اپنے ہاتھ سے کہ آخری زمانے کا پیغمبر لمبا قد نیلی ایک آنکھ والا لمبے بال ہوگا سو یہ صفت دجال کی ہی یہ بات دنیا کی عیش کے واسطے کی سو عیش دنیا کی بہت تھوڑی ہی آخرت کی عیش کے مقابلے مین فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ۝ پھر بڑا عذاب اور خواری ہی اُنکو جھوٹ لکھا ہی اپنے ہاتھ سے صفت پھیر کر اور بڑا عذاب اور خواری ہی اُنکو اپنے کامون کے سبب جو آپ کرتے ہین وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ۭ قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ اور کہتے ہین یہودی کہ ہمکو ہرگز آگ نہ لگیگی مگر کئی دن گنتی کے کہ وہ سات دن ہین ہر دن ہزار برس کا یا چالیس دن ویسے ہی جو اتنی مدت اُنھون نے بچھڑے کو پوجا تھا سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہی کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو کہہ اُن کے جواب مین کہ تمنے قول لیا ہے خدائے تعالیٰ کے پاس سے اتنی مدت کے عذاب کا جو اس سے زیادہ نہوگا کہ اگر یہ سچ ہی تو قول سے پھرنے کا نہین خدائے تعالیٰ اپنے یا تم کہتے ہو آپ ہی اپنی خوشی سے خدائے تعالیٰ پر وہ جو نہین جانتے تم یون نہین ہی جو یہودی کہتے ہین کہ کئی دن سے زیادہ دوزخ مین نہ رہینگے ہم یہ جھوٹ ہے بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓـَٔتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ بلکہ جس نے بُرا کام کیا یعنی شریک کیا پھر گھیر لیا اُس کو اُس کے گناہ نے یعنی اُسی گناہ مین موا اور توبہ نہ کی پھر وہی لوگ دوزخ کے رہنے والے ہین سو وہ لوگ دوزخ مین ہمیشہ رہینگے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ اور وہ لوگ جو ایمان لائے خدائے تعالیٰ پر جو اُسے بے شریک جانا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسول اللہ برحق جانا اور اچھے کام کیے یعنی فرمانبرداری پیغمبر کی بجا لائے وہ لوگ بہشت کے رہنے والے ہین سو وہ لوگ بہشت مین ہمیشہ رہینگے وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ڰ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۭ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ اور یاد کرو اے یہودیو کہ جب قول لیا ہمنے توریت مین یعقوب نبی کی

اولاد سے ان باتون کا کہ نہ پوجو اور بندگی نہ کرو سوائے خدائے تعالیٰ کے کسی کی اور ماں باپ سے بھلائی کرو اور اپنے کنبے سے نیکی کرو اور یتیمون سے
اور محتاجون سے بھلائی کرو اور کہو سب لوگون سے اچھی بات اور قائم رکھو نماز کو اور دو مال زکوٰۃ کا محتاجون کو یہ قول لیے تھے بنی اسرائیل سے پھر
تم پھر گئے اُن قولون سے جو تمھارے اگلے بزرگون کے تھے مگر تھوڑے سے رہے تم مین سے قول پر جو حکم پر توریت کے رہے اور تم ای یہودیو منھ پھیرتے
ہو توریت کے حکم سے جو توریت مین حکم ہی کہ آخری زمانے کے پیغمبر کی تابعداری کرو سو تم نہین کرتے وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَکُمْ لَا تَسْفِکُوْنَ دِمَآءَکُمْ
وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَکُمْ مِّنْ دِیَارِکُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۝ اور یاد کرو اُس بات کو کہ جب قول لیا ہمنے تو میت مین تمھارے اگلے
بزرگون سے کہ نہ ڈالو لہو خون اپنی قوم کا یعنی آپس مین نہ لڑو اور نہ نکالو اپنے لوگون کو اپنے گھرون سے یعنی اپنی قوم کو جلاوطن نہ کرو پھر تم ای
یہودیو اقرار کرتے ہو اور گواہی دیتے ہو یہ کہ قول کیا ہے اور گواہ اور شاہد ہو کہ تمھارے اگلے بزرگون نے یہ قول کیا ہی ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ
اَنْفُسَکُمْ وَتُخْرِجُوْنَ فَرِیْقًا مِّنْکُمْ مِّنْ دِیَارِهِمْ تَظٰهَرُوْنَ عَلَیْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ط پھر تم وہ قوم ہو جو قول توڑ کر لڑتے ہو اور قتل
کرتے ہو اپنی قوم کو ایک کا ایک خون کرتے ہو اور نکال دیتے ہو ایک قوم کو اُنکے شہر سے پشتی اور حمایت کرکے اُن کے زورون پر گناہگاری
اور ظلم سے مدینے مین دو فرقے یہودیون کے تھے ایک **بنی قریظہ** اور دوسرے **بنی نضیر** یہ دونون آپس مین لڑا کرتے تھے اور
مشرکون کے بھی دو فرقے تھے ایک **اوس** اور دوسرے **خزرج** یہ بھی دونون آپس مین دشمن تھے بنی قریظہ اوس سے موافق ہوے اور
بنی نضیر نے خزرج سے دوستی کی تھی پھر یہ ایک ایک کی حمایت کرکے لڑا کرتے تھے جو کوئی غالب ہوتا تو کمزورون کو جلاوطن کرکے اُنکے
گھر ڈھا کر ویران کر دیتے اور اگر کوئی قید مین پکڑا آتا تو سب ملکر زر خرچ کرتے اور چھڑانے کو تیار ہوتے جیسے کہ فرماتا ہی پروردگار وَاِنْ
یَّاْتُوْکُمْ اُسٰرٰی تُفٰدُوْهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَیْکُمْ اِخْرَاجُهُمْ ط اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْکِتٰبِ وَتَکْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ج اور اگر قید مین
پڑے تم مین سے تو مال دیکر چھڑاتے ہو اور حرام ہے تم پر نکال دینا اُنکا وطن سے اپنے پھر کیا تم مانتے ہو بعضا حکم توریت کا جو قیدی کا چھڑانا ہی
بندی سے اور نہین مانتے تم بعض حکم توریت کا جو قتل اور جلاوطن کرتے ہو اپنی قوم کو فَمَا جَزَآءُ مَنْ یَّفْعَلُ ذٰلِکَ مِنْکُمْ اِلَّا خِزْیٌ فِی الْحَیٰوةِ
الدُّنْیَا ج وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ یُرَدُّوْنَ اِلٰٓی اَشَدِّ الْعَذَابِ ط وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ پھر کچھ جزا نہین ہی اُسکی جو کوئی کرے ایسا کام
تم مین سے مگر رسوائی اور خواری دنیا کی زندگی مین اور قیامت کے دن پھیر پھیرا جاویگا بانکا ہوا طرف بڑے سخت عذاب کے دوزخ مین اور
نہین ہی خدائے تعالیٰ بے خبر ذرا بھی اُن کاموں سے جو تم کرتے ہو اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا بِالْاٰخِرَةِ ز فَلَا یُخَفَّفُ عَنْهُمُ ع ۱۰
الْعَذَابُ وَلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ۝ وہ لوگ وہی ہین جو خریدتے ہین دنیا مین زندگانی کو یعنی دنیا کی عیش کو خریدتے ہین آخرت کے بدلے پھر ہلکا اور
کم نہوگا اُن پر سے عذاب دوزخ کا اور نہ یہ لوگ مدد دیے جاوین گے یعنی کوئی اُنکی سفارش یا حمایت نہ کرسکیگا وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ وَقَفَّیْنَا
مِنْ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ز وَاٰتَیْنَا عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ الْبَیِّنٰتِ وَاَیَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ط اور بے شک دی ہمنے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب
توریت اور بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بہت پیغمبر بھیجے ہمنے آگے پیچھے جیسے حضرت یوشع ع اور داؤد اور سلیمان ع اور زکریا ع اور یحییٰ اور
دیے ہمنے عیسیٰ علیہ السلام مریم کے بیٹے کو معجزے کھلے ہوے صریحًا جیسے مُردے کا جلانا اور غیب کی خبر بتانا اور قوت دی ہم نے عیسے
علیہ السلام کو ساتھ روح پاک کے جو حضرت جبرئیل ہر وقت اُن کے ساتھ رہتے تھے یا اسم اعظم روح پاک تھا جس سے مُردونکو جلاتے تھے اَفَکُلَّمَا
جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ بِمَا لَا تَهْوٰٓی اَنْفُسُکُمُ اسْتَکْبَرْتُمْ ج فَفَرِیْقًا کَذَّبْتُمْ وَفَرِیْقًا تَقْتُلُوْنَ ۝ اے پھر جب آیا تم پاس کوئی پیغمبر ہماری
طرف سے اور لایا وہ چیز جسکو تمھارا جی نہ چاہتا تھا تکبری کی تمنے اور اُس پیغمبر کا کہنا نا پھر جھوٹا کہا ایک گروہ کو پیغمبرون کے جیسے حضرت عیسیٰ ع
اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جھوٹا کہا اور ایک قوم کو پیغمبرون کی قتل کیا جیسے حضرت زکریا اور یحییٰ علیہما السلام کو مار ڈالا ناحق وَقَالُوْا
قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ط بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِکُفْرِهِمْ فَقَلِیْلًا مَّا یُؤْمِنُوْنَ ۝ اور کہتے ہین یہودی کہ ہمارے دل غلاف مین ہین کچھ بات سمجھتے نہین سوائے
اپنے دین کے سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہی کہ وہ جھوٹے ہین بلکہ لعنت کی ہی خدائے تعالیٰ نے اُنکے کفر کے سبب پھر تھوڑے سے ایمان لائے ہین وَلَمَّا
جَآءَهُمْ کِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَکَانُوْا مِنْ قَبْلُ یَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَی الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ج فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا کَفَرُوْا بِهٖ ج فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی

الْكٰفِرِيْنَ ۝ جسوقت کہ آئی یہودیون کے پاس کتاب یعنی قرآن خدائے تعالیٰ کے پاس سے سچا کرنیوالی اور موافق اس کے جو اُن پاس ہے یعنی توریت کو سچا ماننے والی اور تھے یہودی پہلے قرآن کے اُترنے سے جو فتح مانگتے تھے دین کے دشمنون پر طفیل قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یعنی جب یہودی کافرون سے عاجز ہوتے تو دعا مانگتے کہ ای پروردگار آخری زمانے کے پیغمبر کے طفیل ہمین فتح دے ان پر پھر جب آیا یہودیون کے پاس جسکو پہچانتے تھے نشانیون سے یعنی توریت مین جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت اور نشانیان لکھی تھین سب درست پائین تو کافر ہوے اور نہ مانا پھر لعنت خدائے تعالیٰ کی ہے کافرون پر جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان نہ لاوین یہودیون کو گمان تھا کہ آخری زمانے کا پیغمبر بنی اسرائیل مین سے پیدا ہوگا جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی اسمٰعیل مین سے پیدا ہوے تو یہودیون کو بُرا لگا اس واسطے جان بوجھکر کافر ہوے اور نہ مانا بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ بُری چیز ہے وہ جس کے بدلے بیچا اُنھون نے اپنے آپ کو ساتھ اُس چیز کے سو وہ چیز یہ ہے کہ کافر ہوے ساتھ اُس چیز کے جو بھیجا ہے قرآن خدائے تعالیٰ نے یعنی قرآن سے منکر ہوے بسبب اُس حسد اور ضد کے جو بھیجا خدائے تعالیٰ نے قرآن اپنے فضل سے جس پر چاہا اپنے بندون سے جسکو لائق اُسکے بنایا تھا سو پھر پھرے یہودی ساتھ غصے خدائے تعالیٰ کے اوپر غصے کے یعنی یہودی غصہ پر غصے کے لائق ہوے اور دوسرے یہ غصہ جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہین مانتے اور کافرون کے واسطے عذاب ہے دُکھ دینے والا سخت خراب اور رسوا کرنے والا وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ۭ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ۭ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ اور جب کہین یہودیون کو کہ ایمان لاؤ اُسپر جو بھیجا ہے خدائے تعالیٰ نے انجیل اور قرآن تو کہتے ہین کہ ہم ایمان لائے ہین اُس پر جو اُترا ہے ہم پر یعنی توریت کو مانتے ہین اور نہین مانتے جو سوا ے توریت کے ہے اور اُس پر کہ وہ یعنی انجیل اور قرآن سچ اور درست ہے خدائے تعالیٰ کے پاس سے اور سچا رکھنے والے ہین توریت کے جو اُن کے پاس کتاب ہے اُس کے موافق ہے کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تم جو کہتے ہو کہ ہم توریت پر ایمان رکھتے ہین تو پھر کیون تم نے مارڈالا خدائے تعالیٰ کے بھیجے ہوے نبیون کو پہلے اس سے اگر تم ایمان رکھتے ہو توریت پر وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ اور البتہ آیا تم پاس موسیٰ علیہ السّلام ساتھ نشانیون روشن کے یعنی معجزے اور پیغام خدائے تعالیٰ کے لیکر آیا پھر تمنے اے یہودیو پکڑا بچھڑے کو خدا کی جگہ تجھے موسیٰ علیہ السّلام کے کہ وہ کوہ طور پر گئے تھے اور تم ظالم ہو کہ تمنے بچھڑے کو خدا بنایا تھا وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ۭ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا ۭ اور یاد کرو ای یہودیو کہ جب لیا ہمنے تم سے قول تمھارا اور اُٹھایا سر پر ایک پہاڑ کو اور کہا ہمنے کہ پکڑو تم جو ہمنے دیا ہے تمکو یعنی توریت کو مضبوط زور سے پکڑو اور سُنو حکم توریت کے یعنی مانو اور وہی کام کرو جو توریت مین لکھا ہے تب قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ۠ وَاُشْرِبُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ۭ کہا یہودیون نے زبان سے کہ سُنا ہمنے اور دل مین کہا کہ ہمنے نہ مانا اور پلایا یہودیون نے یعنی داخل کیا اپنے دلون مین محبت کو بچھڑے کی بسبب کفر کے اور نہ ماننے کے قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودیون کو کہ بُری باتین سکھاتا ہے تمکو ایمان تمھارا اگر تم ہو مسلمان یعنی اگر یہی تمھارا ایمان ہے جو سکھاتا ہے کہ قرآن کو اور پیغمبر کو نہ مانو تو یہ بات بُری ہے قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودیون کو کہ اگر ہے تمھارے ہی واسطے آخرت کا گھر یعنی بہشت نری تمھارے ہی واسطے ہے خدائے تعالیٰ کے ہان سوا ے اور آدمیون کے جو کہتے ہو کہ سوا ے ہمارے کوئی بہشت مین نہین جائیگا ہم ہی جاوینگے تو بھلا پھر آرزو کرو مرجانے کی اگر سچے ہو تم تو جلد بہشت مین جاؤ سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝ اور ہرگز آرزو نکرینگے یہودی موت کی کبھی بسبب اُسکے جو آگے بھیجا ہے اُنکے ہاتھون نے یعنی اُنھون نے ایسے بُرے کام کیے ہین اس سبب سے موت سے ڈرتے ہین اور خدائے تعالیٰ جانتا ہے ظالمون کو کہ یہ جھوٹ بولتے ہین وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰي حَيٰوةٍ ۚ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝ اور مقرر پاویگا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودیون کو سب لوگون سے زیادہ

ع ۱۲ = ۱۲ عشر الثانی

حرص کرنے والا زندگی پر اور اُن لوگون سے بھی جو شریک کرتے ہین خدائے تعالیٰ کے ساتھ اُن کو بھی حریص پاویگا کہ چاہتا ہی ہر ایک اُنھون مین سے کہ ہووے عمر ہزار برس کی یعنی یہودی اور مشرک چاہتے ہین کہ ہماری ہزار ہزار برس کی عمر ہووے اور نہ چھوٹنا پاوینگے عذاب سے اگر عمر بادین بڑی جو ہزار برس بھی جیوین تب بھی عذاب مین گرفتار ہونگے اور خدائے تعالیٰ دیکھتا ہی اُن کامون کو جو یہ لوگ کرتے ہین **شان نزول** بعضے کہتے ہین کہ جبرئیل فرشتہ قرآن کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس لاتا ہی اور جبرئیل ہمارا دشمن ہے اور ہمارے اگلے بڑون کو اُس سے بہت دُکھ اور مصیبت پونہچی ہے اگر جبرئیل کے بدلے اور کوئی فرشتہ خدائے تعالیٰ کا پیغام لاوے تو ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاوین سو خدائے تعالیٰ نے فرمایا کہ فرشتے بغیر حکم خدائے تعالیٰ کے کچھ کام نہین کرتے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودیون کو قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَىٰ قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ۝ کہہ کہ جو کوئی کہ ہووے دشمن جبرئیل کا پھر وہ جبرئیل لاتا ہی آسمان سے قرآن کو تیرے دل پر ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدائے تعالیٰ کے حکم سے اُسپر کہ سچا بتانے والا ہی قرآن اُس چیز کو جو اُنکے آگے ہے یعنی توریت اور انجیل اور قرآن راہ دکھانے والا ہی سب بھی اور خوشخبری دینے والا ہی ایمان لانے والون کو نعمتون کی مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَالَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِّلْكَافِرِينَ ۝ جو کوئی کہ ہووے دشمن خدائے تعالیٰ کا اور اُسکے فرشتون کا اور اُسکے پیغمبرون کا اور جبرئیل اور میکائیل کا کہ یہ فرشتے اور فرشتون سے مقرب ہین خدائے تعالیٰ کے جو اُن کا دشمن ہووہ کافر ہے پھر بے شک خدائے تعالیٰ دشمن ہے کافرون کا وَلَقَدْ أَنزَلْنَا إِلَيْكَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ ۖ وَمَا يَكْفُرُ بِهَا إِلَّا الْفَاسِقُونَ ۝ اور مقرر اُتارین ہمنے تیری طرف اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیتین روشن یعنی قرآن اور معجزے اور منکر نہوگا کوئی اُن آدمیون سے مگر بدکار جو حکم سے باہر ہوے یعنی ان آیتون کو سب مانین گے اور بدکار نہین ماننے کے أَوَكُلَّمَا عَاهَدُوا عَهْدًا نَّبَذَهُ فَرِيقٌ مِّنْهُم ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ اور کیا جسوقت کہ یہودی قرار کرین ایک قول کا یعنی بات مقرر کرین تو اُنمین سے ایک قوم توڑ ڈالین اُس قول کو بلکہ بہت یہودی ایمان نہین لاتے توریت پر اور خلاف اُسکے کام کرتے ہین وَلَمَّا جَاءَهُمْ رَسُولٌ مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيقٌ مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ كِتَابَ اللَّهِ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ كَأَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ اور جسوقت کہ آیا یہودیون کے پاس بھیجا ہوا خدائے تعالیٰ کے پاس سے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچ ماننے والا اُس چیز کو جو اُن پاس ہی توریت تو ڈال دیا ایک قوم نے کتاب والون سے یعنی یہودیون کے عالمون نے ڈال دیا خدائے تعالیٰ کی کتاب کو اپنی پیٹھ کے پیچھے جان بوجھ کر اس طرح گویا کہ وہ نہین جانتے کہ یہ کلام خدائے تعالیٰ کا ہی وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُو الشَّيَاطِينُ عَلَىٰ مُلْكِ سُلَيْمَانَ ۖ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَٰكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَا أُنزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ ۚ وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّىٰ يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۖ فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ ۚ وَمَا هُم بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ ۚ وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۚ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهِ أَنفُسَهُمْ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۝ اور پیچھے لگے ہین یہ لوگ اُس علم کے جو پڑھتے تھے دیو جادو کو سلیمان نبی کی بادشاہت کے وقت اور سلیمان نبی کفر کی بات نہ کرتے تھے یعنی جادو نکرتے تھے پر لیکن دیو اُسوقت کافر ہوے تھے جو سکھاتے تھے لوگون کو جادو **قصہ** یہ احوال یون ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی سلطنت مین دیوون نے بہت طرح کے جادو کے عمل اور تماشے جمع کرکے ایک کتاب بنائی تھی اور جاہل احمق لوگون مین اُسے مشہور کیا تھا جب حضرت سلیمان کو یہ خبر پونہچی تو اُنھون نے وہ کتاب منگا کر صندوق مین بند کرکے زمین مین دفن کر دی جب حضرت سلیمان کا وصال ہوا پیچھے اُن کے دیوون نے اُس صندوق کو نکالکر لوگون سے کہا کہ حضرت سلیمان اسی کتاب کے عمل سے بادشاہت کرتے تھے اس سبب سے یہودی حضرت سلیمان کو کہتے تھے کہ یہ جادو اُنسے ہی سو خدائے تعالیٰ نے فرمایا کہ سلیمان نبی جادو نکرتے تھے وَمَا أُنزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ اور اُس علم کے پیچھے لگے ہین یہودی جو اُترا ہی دو فرشتون پر بابل کے شہر مین اُن فرشتون کا نام ہاروت اور ماروت ہی **قصہ** ان کا یون ہے کہ ہاروت اور ماروت گنہگار آدمیون کو طعن کرتے تھے خدائے تعالیٰ نے فرمایا کہ آدمی گرفتار ہین نفس اور شہوت مین اگر وہ نفس تمکو لگ جائے تو تم اُنسے بھی بدتر کام کرو اُنھون نے کہا کہ ہمسے ہرگز گناہ نہوگا خدائے تعالیٰ نے نفس اور شہوت جیسا کہ آدمیون کو ہی ویسا ہی اُنکو لگا دیا اور حاکم کرکے زمین پر بھیجا کہ لوگون کو راہ خدائے تعالیٰ کی بتاوین پھر وہ دو فرشتے دن کو خلقت سے معاملہ رکھتے اور عبادت کرتے اور رات کو آسمان پر جا رہتے خدائے تعالیٰ نے اُن دونون فرشتون پر جادو اُتارا تھا اسواسطے کہ اُسوقت جادو گر پیغمبری کا دعوی کرتے تھے تو یہ فرشتے اُس رُلانے کے عقلمندون کو سکھاوین پھر وہ عقلمند جادو کے بھید جان کر اُن دعوی کرنے والون کو جھوٹا کرین مباحثہ کرکے سو ہاروت ماروت بعد کتنی مدت کے ایک عورت پر کہ اُسکا نام زہرہ تھا عاشق ہوے اور شراب پیکر ایک خون ناحق کیا اور بُت کو سجدہ کیا ان گناہون کے سبب آسمان پر

جانے سے موقوف ہوے بابل کے کنوئین مین لٹکتے ہین وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۔ اور نہین سکھاتے وہ دو فرشتے بعد قید ہونے کے جادو کسی کو جب تک کہ پہلے سکھلانے سے نہین کہدیتے سیکھنے والون کو کہ ہم مقرر آزمایش خلقت کی ہین پھر تم کافر مت ہو جادو سیکھ کر یعنی جو کوئی جادو سیکھیگا اُسے اُس جہان مین سواے عذاب کے کچھ بھلائی نہین فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ۔ وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۔ پھر سیکھتے ہین یہ لوگ اُن دو فرشتون سے وہ جادو جو جدائی ڈالتے ہین مرد مین اور اُسکی عورت مین اور نہین ہین جادوگر نقصان کرنے والے جادو سے کسی کا مگر حکم خداے تعالیٰ کے سے یعنی تقدیر مین ہوتا ہی تو جادو بھی اثر کرتا ہی وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ۔ اور سیکھتے ہین وہ چیز جو نقصان کرے اُنکا اور فائدہ نہ کرے اُنھین یعنی جادو سیکھنے مین ہر طرح نقصان ہی ہے فائدہ کچھ نہین اور مقرر خوب جانتے ہین وہ جنھون نے خریدا جادو کو کہ کچھ نہین اُس کو حصہ نیکی کا اُس جہان مین یعنی جنھے جادو سیکھا اُسنے اپنی عاقبت خراب کی اور بُری چیز ہے جادو جس کے بدلے بیچا اُنھون نے اپنے آپ کو اگر ہوتے وہ جاننے والے اُس بات کو تو جانتے کہ بہت بُرا ہے جادو وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ۔ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۔ اور اگر یہودی ایمان لاتے قرآن پر اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر اور پرہیز کرتے گناہون سے تو البتہ بدلہ پاتے خداے تعالیٰ کے پاس اچھا بدلہ رشوت سے جو لیتے ہین تعریف چھپا کر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اگر جانتے وہ اس بات کو ۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ۔ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو مت کہو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بات کرنے کے وقت کہ رَاعِنَا یعنی متوجہ ہو ہماری طرف اور رعایت کر ہم پر مسلمان کوئی جو بات حضرت کی نہ سمجھتا تو کہتا کہ رَاعِنَا یعنی مہربانی کر اور پھر سمجھا ہمین اُس بات کو اور یہ لفظ یہودیون کی زبان مین بُری بات تھی یا گالی تھی مسلمانون کو دیکھکر یہودی بھی معنی جدا اپنے دل مین رکھکر حضرت کو کہتے کہ رَاعِنَا سو اسطے مسلمان کو حکم ہوا کہ لفظ رَاعِنَا نہ کہو اور کہو کہ اُنْظُرْنَا یعنی دیکھ ہماری طرف اور مہربانی کر معنی ان دونون لفظون کے ایک ہین اور سنو بات کو دل لگا کر پھر دوبارہ پوچھنا نہ پڑے اور کافرون کے واسطے جو لفظ بُرا سمجھکر عداوت سے کہتے ہین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُنکے واسطے عذاب ہی دُکھ دینے والا کہ پھر کبھی کم نہوگا مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۔ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۔ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۔ نہین چاہتے وہ لوگ جو کافر ہین کتاب والون سے یعنی یہودی اور نہ مشرک مکے کے رہنے والے چاہتے ہین وہ کہ اُترے تمپر اے مسلمانو کچھ بھلائی تمھارے پروردگار کی طرف سے یعنی قرآن نہ اُترے یہودی چاہتے تھے کہ پیغمبر آخری زمانے کا بنی اسرائیل مین سے پیدا ہووے اور مشرک مکے کے آرزو رکھتے تھے کہ کوئی دولتمند ہماری قوم سے پیغمبر ہو اس سبب سے یہ دونون دشمن تھے اور خداے تعالیٰ خاص اپنا کرتا ہے اپنی مہربانی سے جسے چاہتا ہی اور خداے تعالیٰ صاحب بڑے فضل اور بزرگی کا ہی **شان نزول** یہودی طعن کرکے مسلمانون سے کہتے تھے کہ تمھارے قرآن مین بعضی آیت موقوف ہوتی ہے اگر خداے تعالیٰ کی طرف سے ہی تو اسمین کیا عیب ہوتا ہے جو موقوف کرتے ہین سو خداے تعالیٰ نے اُنکے جواب مین یہ آیت بھیجی مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ۔ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ جو موقوف کرتے ہین ہم کوئی آیت قرآن کی موافق مصلحت وقت کے یا بھلا دیتے ہین اُس آیت کو دلون سے تو لاتے ہین ہم اُس سے اچھی یعنی بھیج دیتے ہین ہم اُس سے اچھی جیسے کہ لڑائی مین اول حکم تھا کہ دس کافرون سے ایک مسلمان لڑے پھر حکم ہوا کہ دو کافرون سے ایک مسلمان لڑے یہ آسانی ہوئی مسلمانون پر برابر اُسکے آیت بھیجتے ہین جیسے کہ پہلے حکم تھا کہ بیت المقدس کی طرف سجدہ کرو پھر مکے کی طرف نماز کا حکم ہوا اے کیا نہین جانتا تو اس بات کو کہ خداے تعالیٰ سب چیز پر قدرت رکھتا ہی جو چاہتا ہی سو حکم کرتا ہی اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۔ اے کیا تجھے معلوم نہین کہ وہ خدا اکیلا ہی کے واسطے ہی بادشاہت آسمانون کی اور زمین کی اور نہین ہے واسطے تمھارے سواے خداے تعالیٰ کے کوئی دوست جو تمھین فائدہ پہنچاوے اور نہ کوئی تمھارا مدد کرنے والا ہی جو تمھارے نقصان کو ہٹاوے کر اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ۔ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۔ کیا تم چاہتے ہو اے مسلمانو کہ سوال کرو اپنے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جیسے کہ سوال کیے تھے

ع ۱۲ ۱۲

موسیٰ نبی علیہ السلام سے اسکی شریر اُمت نے پہلے اس سے اور جو کوئی بدل ڈالے کفر کو مسلمان ہوے پر پھر البتہ وہ گم ہوا سیدھی راہ سے یعنی جو کوئی یہودیون کے بہکانے سے اپنے نبی پر شبہہ لاویگا پھر شبے کا لانا ہی داخل ہونا ہی کفر مین وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُم مِّن بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِندِ أَنفُسِهِم مِّن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ چاہتے ہین بہت لوگ کتاب والون سے یعنی بہت سے یہودیون کو آرزو ہی کہ کسیطرح تمکو دین سے پھیر کر مسلمان ہوے کے پیچھے تمکو کافر کردین اپنے جی کے حسد سے بعد اُسکے جو کھل چکا ہی اُن پر حق یعنی یہودیون کو یقین ہو چکا ہی کہ تمھارا دین اور قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب حق اور درست ہی پر حسد سے چاہتے ہین کہ تمھین دین اسلام سے پھیر دین فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ پھر درگذر واے مسلمانو اور خیال نکرو اُنکی باتون پر جب تک بھیجے خدا ے تعالیٰ اپنا حکم بے شک خدا ے تعالیٰ سب چیز پر قدرت رکھتا ہی سو آخر کو حکم آیا کہ یہودیون کو مدینے کے گرد سے نکال دو وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ ۚ وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ اور قائم رکھو نماز کو کہ وقت پر ہمیشہ پڑھا کرو اور دو مال زکوٰۃ کا اور وہ جو آگے بھیجو گے اپنے واسطے نیکی اور مال خیرات کر کے پاؤ گے تم وہ اُس جہان مین خدا ے تعالیٰ کے پاس سے بیشک خدا ے تعالیٰ جو کچھ تم کرتے ہو سب دیکھتا ہی وَقَالُوا لَن يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَن كَانَ هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ ۗ تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ ۗ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ اور کہتے ہین یہودی اور نصاریٰ کہ ہرگز کوئی اندر نجاویگا بہشت کے مگر وہ جو ہوگا یہودی یا نصرانی یعنی یہودی کہتے تھے کہ ہمارے سوا کوئی بہشت مین نجاویگا اور نصرانی کہتے تھے کہ ہمارے بغیر بہشت مین کوئی نجاویگا سو خدا ے تعالیٰ فرماتا ہی یہ باتین اُنکی آرزو ہی اپنی خوشی سے کہتے ہین تو کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودیون اور نصرانیون کو کہ لاؤ کوئی دلیل اس بات پر اگر تم سچے ہو تو کیونکر تمنے جانا کہ تمھارے سوا کوئی بہشت مین نجاویگا کس سند سے کہتے ہو یہودی اور نصرانی جھوٹے ہین بَلَىٰ مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ أَجْرُهُ عِندَ رَبِّهِ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ ہان بلکہ جسنے تابعداری کی اور منھ رکھا اپنا خدا ے تعالیٰ کے حکم بجا لانے پر اور وہ نیک کام کرنیوالا ہی پھر اُسکو بدلہ ہی اُسکے نیک کامون کا اُسکے پروردگار کے پاس سے اور نہ کچھ ڈر ہے اُن لوگون پر اور نہ وہ غمگین ہونگے کسی چیز کے سبب وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصَارَىٰ عَلَىٰ شَيْءٍ وَقَالَتِ النَّصَارَىٰ لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلَىٰ شَيْءٍ وَهُمْ يَتْلُونَ الْكِتَابَ ۗ اور کہتے ہین یہودی کہ نہین ہین نصرانی کچھ راہ پر دین کی اور کہتے ہین نصرانی کہ نہین ہین یہودی کچھ دین کی راہ پر اُسپر کہ یہ سب پڑھتے ہین کتاب توریت اور انجیل یہودیون نے توریت پڑھکر جانا کہ نصرانی حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا سمجھکر کافر ہوے اور نصرانیون نے انجیل مین پڑھا کہ یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پیغمبر نجان کر کافر ہوے كَذَٰلِكَ قَالَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝ اسی طرح کہا اُن لوگون نے جو نہ جانتے تھے اور کوئی کتاب خدا ے تعالیٰ کی نہ پڑھے ہوے تھے جیسے مشرک عرب کے جسطرح کہ یہود اور نصاریٰ کہتے ہین یعنی ہر ایک فرقہ دوسرے فرقے کو بے راہ جانتا ہی دین مین پھر خدا ے تعالیٰ حکم کریگا اُن لوگون مین قیامت کے دن اُس چیز مین جو یہ ہر ایک اُس مین جھگڑتے ہین وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللَّهِ أَن يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَىٰ فِي خَرَابِهَا ۚ أُولَٰئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَن يَدْخُلُوهَا إِلَّا خَائِفِينَ ۚ اور کون ہی بڑا ظالم اُس شخص سے جو منع کرے خدا ے تعالیٰ کی مسجدون سے کہ وہان نہ جاوین اسواسطے کہ یاد کرین مسجدون مین نام خدا ے تعالیٰ کا اور بندگی کرین مسجدون مین اور تلاش کرے وہ شخص مسجدون کے ویران کرنے کی وہی لوگ ہین کہ نہین ہی اُنکو مقدور کہ مسجد کے اندر آوین مگر ڈرتے ہوے لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ اُن ہی لوگون کے واسطے ہی دنیا مین خواری اور رسوائی اور اُن ہی کے واسطے ہی اُس جہان مین عذاب بڑا **شان نزول** کہتے ہین کہ کئی شخص سیاہ رات کو اندھیرے مین جاتے تھے بدلی کے سبب قبلہ معلوم نہوا تو ہر ایک نے اپنی اٹکل سے جنگل مین لکیہ محراب کی زمین پر بنا کر نماز پڑھی صبح جو دیکھا تو کسی کی محراب قبلے کی طرف نہ تھی پھر جب یہ مدینے پہنچے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رخصت مانگی کہ اس نماز کو پھر کر قضا پڑھین تب یہ آیت اُتری وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝ اور خدا ے تعالیٰ ہی کی ہی جگہ پچھم کی اور جگہ پورب کی سو جدھر کو منھ لاؤ بندگی کرنے کو پھر اُس جگہ خدا ے تعالیٰ متوجہ ہی اور دیکھتا ہی اپنے بندے کو بیشک خدا ے تعالیٰ بے نہایت بخشش کرنے والا ہی سب کچھ جاننے والا ہی تمھارے دل کی نیتون کا وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ ۖ بَل لَّهُ مَا فِي

السمٰوٰت والارض کل لہ قنتون ۝ اور کہتے ہین یہودی اور نصرانی کہ اختیار کیا خدا نے فرزند یہود حضرت عزیر کو اور نصاریٰ حضرت عیسےٰ کو
خدا کا بیٹا کہتے تھے پاک ہے خدا سے تعالیٰ ایسی باتون سے اور سب عیبون سے بلکہ اُسی کا مال ہی جو کچھ کہ ہے آسمانون مین اور زمین مین وہ
سب کا مالک اور خاوند ہی اور سب اُسی کے تابعدار اور فرمانبردار ہین اور خدا سے تعالیٰ ہی بدیع السمٰوٰت والارض واذا قضیٰ امرا فانما یقول
لہ کن فیکون ۝ نیا پیدا کرنے والا ہی آسمانون کا اور زمین کا اور جب حکم کرتا ہی کسی کام کو تو پھر اتنا ہی ہی جو کہتا ہی اُس کام کو کہ ہو وہ ہو جاتا ہی اُسیوقت
وقال الذین لا یعلمون لولا یکلمنا اللہ او تاتینا اٰیۃ کذٰلک قال الذین من قبلہم مثل قولہم تشابہت قلوبہم قد بینا الاٰیٰت
لقوم یوقنون ۝ اور کہا اُن لوگون نے جو نہین جانتے پرُ ہنا یعنی جاہل کہتے ہین کہ کیون نہین بات کرتا ہمسے خدا سے تعالیٰ یا آوے ہم مین سے کسی پاس
کوئی آیت جیسے قرآن کی آیتین اُترتی ہین سو خدا سے تعالیٰ فرماتا ہی کہ یہ لوگ بھی ویسی بات کہتے ہین جیسا کہ کہا تھا اُن لوگون نے جو اُنسے پہلے تھے
حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے وقت اُن لوگون کے دل بھی اُن ہی لوگون کے سے ہین کفر مین اور دشمنی مین ہم مقرر بیان کر دین ہم نے
نشانیان کہ یہ پیغمبر برحق ہی واسطے اُن لوگون کے جو یقین لاتے ہین اور سچ جانتے ہین قرآن اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو انا ارسلناک بالحق بشیرا
ونذیرا ولا تسئل عن اصحٰب الجحیم ۝ بیشک ہمنے تجکو بھیجا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچی بات لیکر یعنی قرآن سمیت بھیجا تجھے خوشخبری
دینے والا مومنون کو اور ڈرانیوالا کافرون کو اور نہ پوچھا جاویگا تو دوزخ کے رہنے والون کے احوال سے یعنی تجھے نہ پوچھینگے کہ انکو مسلمان کیون
نہ کیا ولن ترضیٰ عنک الیہود ولا النصٰری حتیٰ تتبع ملتہم قل ان ہدی اللہ ہو الہدیٰ ۔ اور ہرگز راضی نہونگے تجھسے اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودی اور نہ نصرانی جبتک کہ تابعداری کرے تو اُن کے دین کی یعنی جب دین انکا قبول کریگا تو تجھسے خوش ہونگے
کہدے انکو کہ جب تم اپنے دین کی تعریف کرتے ہو جانو کہ مقرر جو راہ خدا سے تعالیٰ دکھائے وہی براہ اصل سیدھی ہی ولئن اتبعت اہوآءہم
بعد الذی جآءک من العلم مالک من اللہ من ولی ولا نصیر ۝ اور اگر تابعداری کرے تو اُنکے جی کی خوشی کی یعنی جو وہ کہین سو کرے
تو بعد اُسکے جو آیا ہی تیرے پاس علم اور سمجھ یعنی قرآن تو پھر کوئی نہین تجکو خدا سے تعالیٰ کے عذاب سے چھڑانے والا دوست اور نہ کوئی مدد کرنے والا یہ
اشارہ ہے اُمت کو یعنی جو کوئی مسلمان ہو کر قرآن سمجھکر دین سے پھریگا تو اُسے کوئی عذاب سے چھڑا نہ سکیگا الذین اٰتینٰہم الکتٰب یتلونہ
حق تلاوتہ اولئک یؤمنون بہ ومن یکفر بہ فاولئک ہم الخسرون ۝ وہ لوگ جنکو دی ہمنے کتاب توریت سو وہ لوگ پڑھتے ہین
اُس کتاب کو جیسے کہ حق پڑھنے کا ہی یعنی اُس کتاب کا حکمان کر ویسے ہی کام کرتے ہین وہ لوگ ایمان لاتے ہین اُس کتاب پر اور جو کوئی کافر ہوا
اور نمانا اُس کتاب کو تو پھر وہی لوگ نقصان پائے ہوئے ہین کئی شخص یہودیون مین سے ایمان لائے تھے جیسے کہ عبداللہ بن سلام اور اُسکے دوست
یبنی اسرآءیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم وانی فضلتکم علی العلمین ۝ اے بنی اسرائیل یاد کرو اُن نعمتون کو اور احسانون کو جو انعام
کیے مین نے تمپر یعنی تمہارے اگلے بزرگون پر اور وہ یاد کرو کہ بڑائی دی تمہارے اُن ہی بزرگون کو اُسوقت کے سب آدمیون پر واتقوا یوما
لا تجزی نفس عن نفس شیئا ولا یقبل منہا عدل ولا تنفعہا شفاعۃ ولا ہم ینصرون ۝ اور ڈرو اُس دن سے جس دن کوئی شخص کسی کے کام نہ آویگا ذرا بھی اور نہ قبول ہوگا بدلہ گناہون کا کسی سے یعنی کسی کے گناہ کے بدلے کچھ لیکر معاف نہونگے
عذاب اور نہ فائدہ کریگا کسی کو بخشوانا بخشوانے والے کا اور نہ کافر اُس دن مدد دیے جائینگے یعنی کوئی اُنکی مدد نہ کر سکیگا واذ ابتلیٰ ابرٰہیم
ربہ بکلمٰت فاتمہن ۔ اور یاد کر یعنی مذکور کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جب آزمایا ابراہیم نبی علیہ السلام کو اُسکے پروردگار نے کئی باتون
سے جیسے حج کے مناسک اور ختنہ جو اب تک مشہور ہین جیسے حجامت مین کئی چیزین ہین اور ختنہ اور مسواک یعنی خدا سے تعالیٰ نے حکم کیا
حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کہ یہ کام کر پھر اُنھون نے سب پورے کیے اور بجا لائے تب قال انی جاعلک للناس اماما ۔ فرمایا خدا سے تعالیٰ
نے کہ تو جو حکم بجا لایا تو ہمنے کیا تجکو واسطے سب لوگون کے پیشوا دین مین جو سب نبی تیری متابعت مین چلینگے یہ انعام خدا سے تعالیٰ کا سنکر حضرت
ابراہیم نے قال ومن ذریتی ۔ قال لا ینال عہدی الظلمین ۝ کہا اور میری اولاد مین سے بھی امام کر جیسا مجھے کیا تب کہا پروردگار نے یہ نہین
پونہچتا میرا قول ظالمون کو یعنی جو ظالم ہوگا تیری اولاد سے اُسے میری نعمت یا امامت نہ پونہچیگی فائدہ بنی اسرائیل مغرور تھے اور کہتے تھے کہ

وقد مر
ع ۱۴

ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد ہین اور خدائے تعالیٰ نے وعدہ دیا ہے کہ نبوت اور بزرگی تیری اولاد مین دی سو حضرت ابراہیم کا دین سب مانتے ہین اب خدائے تعالیٰ فرماتا ہی اور سمجھاتا ہی اُنھین کہ وعدہ خدائے تعالیٰ کا ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کو ہی جو نیک راہ چلتے ہین اور حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے دو بیٹے تھے ایک مدت تک حضرت اسحاق کی اولاد مین پیغمبری اور بزرگی رہی اب حضرت اسمٰعیل کی اولاد کو پہنچی اور اُنکی دعا دونون بیٹون کے حق مین ہے وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى اور یاد کرا ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جب مقرر کیا ہمنے کعبے کے گھر کو جمع ہونے کی جگہ ثواب کی لوگون کے واسطے جو ہر سال حج کرنے آتے ہین اور کیا اُس گھر کو جگہ امن کی کہ کوئی کسی پر وہان ہرگز ظلم زیادتی نہ کرے اور پکڑو ای مسلمانو ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو جاے نماز مقام ابراہیم کا ایک جگہ ہی مکے مین اُن جگہہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے پاؤن کا نشان ہی وہان جاکر نماز پڑھتے ہین وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ اور قول کیا یعنی حکم کیا ہمنے طرف ابراہیم کے اور اُسکے بیٹے اسمٰعیل کو وہ کہ پاک کرین میرے گھر کو یعنی کعبے مین کوئی بُرا کام نہ کرے اور ناپاک سے طواف نکرے تو ستھرا رہے واسطے طواف کرنے والون کے اور اعتکاف کرنے والون کے اور رکوع سجود کرنے والون کے یعنی نماز پڑھنے والون کے واسطے پاک کرین کعبے کے گھر کو کہ اُسے خدائے تعالیٰ نے اپنا گھر کہا ہی وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور یاد کرا ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جب کہا یعنی جب دعا مانگی ابراہیم علیہ السّلام نے کہ ای پروردگار میرے بنا اُس گھر کو شہر امن کا بے ڈر اور روزی دے اس شہر کے رہنے والون کو میوون کی کہ یہان کے رہنے والے یقین لاوین خدائے تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر یعنی مومنون کو میوون سے روزی دے پھر قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗٓ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ کہا خدائے تعالیٰ نے اور جو کوئی کافر ہووے اُسکو بھی نفع ہے تھوڑا سا یعنی دنیا ہی مین پھر اُس کافر کو عاجز اور ناچار کر رکھینگے دوزخ کی آگ مین عذاب ہوگا اُسے اور بہت بُری جگہ ہی دوزخ اُنکی جا رہنے کی وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهِيْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اور یاد کرا ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جب اُٹھانے لگے بنیاد مکے کی دیوارون کی ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام تب دعا مانگی اور کہا کہ ای پروردگار ہمارے قبول کر ہمسے اس کام کو بے شک تو ہی ہی سُننے والا سب کی دعا تو ہی ہی جاننے والا سب کے احوال کا اور دل کی نیتون کا اور دعا مانگی اُنھون نے کہ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۠ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ای پروردگار ہمارے کر تو ہمکو حکم بردار اپنا اور ہماری اولاد کو کر ایک قوم فرمان بردار اپنے حکم کا یعنی حضرت ابراہیم اور اُنکے بیٹے حضرت اسماعیل علیہما السّلام نے یہ دعا مانگی کہ ای پروردگار ہمکو اور ہماری اولاد کو توفیق دے کہ ہمیشہ تیرے حکم بردار رہین اور دکھا یعنی سکھا ہمکو دستور حج کے جس جس مکان مین جو جو کچھ کام کرتے ہین وہ بتا ہمکو اور معاف کر ہمکو ہماری خطائین بے شک تو ہی ہی توبہ قبول کرنے والا مہربانی کرنے والا اور دعا مانگی یہ کہ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ای پروردگار ہمارے اُٹھا یعنی پیدا کر ہماری اولاد مین سے ایک پیغمبر اُن ہی مین کا جو پڑھے اُن پر تیرے کلام کی آیتین اور سکھا دے اُن کو کتاب کا پڑھنا اور عقل اور دانائی کی باتین بتاوے اور پاک کرے اُن لوگون کو گناہون سے بے شک تو ہی ہی بہت زبردست مضبوط کام کرنے والا خدائے تعالیٰ نے اُنکی دعا قبول کی وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ۭ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ اور کون ہے جو پھرے ابراہیم علیہ السلام کے مذہب سے مگر وہ کوئی جو احمق ہووے جی اُس کا اور بے شک ہمنے ابراہیم کو چُن لیا ہے اور خاص کیا اپنی درگاہ کا دینا مین اور مقرر ابراہیم علیہ السّلام آخرت مین نیکبختون سے ہی اور اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ یاد کر جب کہا ابراہیم علیہ السلام کو اُسکے پروردگار نے کہ حکم بردار ہو کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ مین حکم بردار ہون تمام عالم کے پروردگار کا وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ۭ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ اور وہی وصیت کی ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹون کو اور اُسکے پوتے یعقوب علیہ السّلام نے بھی وصیت کی کہ اے بیٹو مقرر خدائے تعالیٰ نے چُن کر دیا تمکو دین سب دینون سے اچھا پھرنہ مرو تم مگر مسلمانی پر یعنی ایک دم دین کو نہ چھوڑو مرتے وقت تک اسی دین مین مرجاؤ ام كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ

مِنْ بَعْدِیْ ؕ کیا تم موجود تھے اُسوقت جبکہ پونہچی یعقوب علیہ السلام کو موت یعنی تمکو خبر ہی کہ یعقوب علیہ السلام نے مرنے کے وقت جب کہا اپنے بیٹون کو کہ تم کیا پوجوگے اور کسکی بندگی کروگے میرے پیچھے قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ کہا بیٹون نے کہ ہم پوجین گے اور بندگی کرینگے تیرے خدائے تعالیٰ کی اور تیرے باپ دادا کے پروردگار کی جو دادا تیرے ابراہیم اور تایا تیرے اسمٰعیل اور باپ تیرے اسحٰق علیہم السلام ہین وہی ایک خدائے تعالیٰ ہی اور ہم اُسی پروردگار کے حکم بردار تابعدار ہین اور بندگی کرنے والے ہین تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ یہ ایک جماعت تھی یعنی حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل اور حضرت اسحٰق اور حضرت یعقوب علیہم السلام اور اُنکی اولاد سو وہ گذر گئے اُنکے واسطے ہے بدلہ اُن کامون کا جو اُنھون نے کیے اور تمھارے واسطے ہی بدلہ اُن کامون کا جو تمنے کیے اور کرتے ہو اور نہ پوچھے جاؤگے تم یعنی تمسے نہ پوچھینگے اُنکے کامون سے **فائدہ** یہودیون کو یقین ہون تھا کہ مان باپ کے گناہون مین اولاد گرفتار ہوگی اور اُنکے ثواب مین بھی اولاد شریک ہوگی سو یہ غلط ہی اپنا ہی کیا اپنے آگے آویگا بھلا یا بُرا وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی تَهْتَدُوْا ؕ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِیْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝ اور کہتے ہین یہودی مسلمانون کو کہ یہودی ہوجاؤ اور نصرانی کہتے ہین کہ نصرانی ہو تو راہ پاؤ تم سیدھی دین کی تو کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ نہین مانتے تمھارا کہنا بلکہ تابعداری کرتے ہین ہم ابراہیم علیہ السلام کی مذہب کی کہ وہ سب بُرے دین اور مذہبون سے علیحدہ ہی اور نہ تھا ابراہیم علیہ السلام شرک لانے والون سے اور قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓی اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَمَآ اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝ کہو تم ای مسلمانو کہ ہم ایمان لائی خدای تعالیٰ پر اور اُسپر ایمان لائی جو اُترا ہمپر قرآن اور اُسپر ایمان لائے ہم جو اُترا ابراہیم پر اور اُسکی بیٹون اسمٰعیل اور اسحٰق پر اور اُسکے پوتے یعقوب علیہ السلام پر اور جو اُنکی اولاد پر اُترا اور ایمان لائے ہم اُسپر جو اُترا موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام پر اور جو ملا ہی اور پیغمبرون کو اُنکے پروردگار کی طرف سے سب پر ایمان لائے ہم کہ تفاوت اور جدائی نہین کرتے ہم اُن سب پیغمبرون سے ایک مین بھی اور ہم اُسی پروردگار کے حکم بردار ہین فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِیْ شِقَاقٍ ۚ فَسَیَكْفِیْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ پھر اگر ایمان لاوین یہودی اور نصرانی جس طرح تم ایمان لائے ہو اُن سب پیغمبرون پر اور اُنکی کتابون پر پھر البتہ سیدھی راہ پائی اُنھون نے بھی اور اگر پھر جاوین دین اسلام سے اور نہ مانین تو پھر مقرر ہین وہ عداوت اور دشمنی مین پھر کفایت کریگا تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اُنکی بدی سے خدائے تعالیٰ یعنی وہ کچھ بُرا نہ کرسکینگے دشمنی سے اور خدائے تعالیٰ سننے والا ہی سب کی باتون کا اور جاننے والا ہی سب کے احوال کا اور نیتون کا فائدہ ان آیتون سے یہودی پھر گئے اور دین اسلام قبول نہ کیا اور نصرانیون کو بھی یہ بُرا لگا اور اپنی بڑائی اور شیخی کرکے کہا کہ ہمارے مان ایک رنگ ہی جو مسلمانون پاس نہین ہی نصرانیون نے ایک رنگ زرد بنا کر دستور مقرر کر رکھا تھا کہ جب اُنکے بچہ پیدا ہوتا یا کوئی اُنکے دین مین آتا تو اُس رنگ مین اُسے غوطہ دیکر کہتے کہ خاصہ پاکیزہ نصرانی ہوا سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے مسلمانو کہو تم کہ صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۚ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ۝ رنگ خدائے تعالیٰ کا قبول کیا ہمنے جو دین حق اور درست ہی اور کونسا رنگ بہتر ہی خدائے تعالیٰ کے رنگ سے جو سب سے بہتر دین ہے اور پاک ہوتا ہے اُس دین مین آکر سب طرح کی ناپاکی سے اور ہم خدائے تعالیٰ ہی کی بندگی کرتے ہین اور قُلْ اَتُحَآجُّوْٓنَنَا فِی اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنکو کہ کیا تم جھگڑتے ہو ہمسے خدائے تعالیٰ کے دین مین اور وہ ہی پروردگار ہمارا اور پروردگار تمھارا اور ہمکو ہے بدلہ ہمارے کامون کا جیسا کہ ہم کرین اور تمھارے واسطے ہی بدلہ تمھارے کامون کا جیسا کہ تم کرو اور ہم تو نرے خدائے تعالیٰ ہی کو مانتے ہین اور اُسی پر یقین لائے ہین اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی ؕ اے کیا تم کہتے ہو اپنے گمان سے کہ حضرت ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب علیہم السلام اور اُنکی اولاد یہودی تھے یا نصرانی کہتے ہین کہ وہ سب نصرانی تھے قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کیا تم خوب جانتے ہو اُن پیغمبرون کا دین یا خدائے تعالیٰ خوب جانتا ہی جس نے اُن کو پیدا کیا کہ اُنکا دین کیا تھا اور اُس سے بڑا ظالم کون ہی جو چھپاوے وہ گواہی جو اُسکے پاس تحقیق ہو چکی ہو خدائے تعالیٰ کی طرف سے

اور خدائے تعالیٰ نہین ہی بیخبر اُن کامون سے جو تم کرتے ہو۔ یہود اور نصاریٰ کو توریت اور انجیل سے تحقیق معلوم تھا جو نشانیان اُن کتابون مین لکھی تھین سب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین پہچانین یہ سب جانکر گواہی نہ دی کہ یہی آخری زمانے کا پیغمبر ہی بلکہ اس بات کو پھیر دیا تو یہی بڑے ظالم ہین تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ وہ پیغمبر جنکا ذکر ہوا وہ ایک قوم تھی جو گذر گئی اُن کے واسطے ہی بدلہ اُن کامون کا جو اُنھون نے کیے اور تمھارے واسطے ہی بدلہ اُن کامون کا جو تمنے کیے اور کرتے ہو اور نہ پوچھے جاؤگے تم یعنی تم سے نہ پوچھینگے اُنکے کامون سے جبتک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے مین تھے تو کعبے کی طرف مُنھ کرکے نماز پڑھتے تھے پھر حضرت جب مدینے مین تشریف لائے تب حکم الٰہی سے بیت المقدس کی طرف نماز پڑھنے لگے تو یہودی اس بات سے خوش ہوکر کہنے لگے کہ اگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے دین کو نہین مانتا لیکن ہمارے قبلے کی طرف نماز تو پڑھتا ہی اور بعضے یہودی کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبلے سے واقف نہ تھے ہمین دیکھکر بیت المقدس کی طرف نماز پڑھنے لگے ایسی باتون سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملول تھے اور چاہتے تھے کہ حکم آوے کہ کعبے کی طرف نماز پڑھو جب تک کہ حکم آیا تب یہودی اور منافق طعن کرنے لگے خدائے تعالیٰ اُنکے حال سے خبر دیتا ہے

الجزء ۲ سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلَّاهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا ط

اب کہینگے احمق بیوقوف لوگ کہ کس چیز نے پھیر دیا مسلمانون کو اُنکے قبلے سے جسکی طرف نماز پڑھا کرتے تھے یعنی یہ جو بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے تھے اب اُنھین کیا ہوا کہ اُدھر سے مُنھ پھیر کر کعبے کی طرف کیا سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو قُلْ لِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ کہہ کہ خدائے تعالیٰ ہی کی ہین طرفین مشرق اور مغرب کی راہ دکھاتا ہے جسکو چاہتا ہے سیدھی راہ کی طرف یعنی جسے چاہتا ہے اُسے فرماتا ہے کہ اس طرف چلو سب طرف اُسی کی ہے سب طرف کا مالک ہے وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا اور جیسا کہ تمھارا قبلہ بہتر مقرر کیا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بنایا ہوا تھا ایسا ہی تمکو کیا ایک قوم معتدل یعنی راست اور درست تو ہو تم گواہ منکرون پر قیامت کے دن اور ہووے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمپر گواہی دینے والا وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ اور نہ کیا ہمنے مقررہ قبلہ جسکی طرف تو نماز پڑھتا ہی مگر اسواسطے کہ تو جانین کہ کون تابعداری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کرتا ہی نماز پڑھنے مین اور کون پھر جاتا ہی اُلٹے پانون یعنی آزمائین کہ کون تابعداری مین قائم رہتا ہی اور کون دین سے پھر جاتا ہی وَإِنْ كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ ط اور یہ قبلے کا پھرنا البتہ بھاری ہے مگر اُنپر جنکو راہ دکھائی خدائے تعالیٰ نے یعنی بیت المقدس کی طرف سے پھر کر کعبے کی طرف نماز پڑھنا بڑی اور بھاری بات ہی پر مسلمانون کو جو خدائے تعالیٰ نے ہدایت دی ہی آسان ہی **فائدہ** یہودی اسمین شبہہ اُٹھاتے تھے کہ اگر یہ قبلہ اصل ہے تو اتنی مدت کی نماز جو بیت المقدس کی طرف پڑھی تھی ضائع ہوئی اور جو لوگ پہلے اس سے مرگئے وہ بیراہ ہوئے سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہی کہ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ ط إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ اور نہین ہے خدائے تعالیٰ کہ ضائع کرے یقین لانا تمھارا اے مسلمانو جو تم بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے تھے بیشک خدائے تعالیٰ لوگون پر البتہ مہربان ہے مہر کرنے والا **فائدہ** یہودی جو کہتے ہین کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے قبلے کی طرف نماز پڑھتا ہی اس سبب سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملول تھے اور چاہتے تھے کہ کعبے کی طرف نماز پڑھنے کا حکم آوے سو آسمان کی طرف مُنھ کرکے راہ دیکھتے تھے کہ شاید فرشتہ حکم لاوے کہ کعبے کی طرف نماز پڑھو اسمنے مین یہ آیت اُتری قَدْ نَرَىٰ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ ۖ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا ۚ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ط بیشک ہم دیکھتے ہین پھرنا تیرے مُنھ کا جو پھیرتا ہی آسمان کی طرف پھر البتہ پھیرا ہمنے اُس طرف قبلہ تیرا جدھر کو تیری خواہش اور تمنا تھی اب پھیر مُنھ اپنا نماز کے وقت مسجد حرام کی طرف جو کعبہ ہے وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ ط اور جس جگہ ہو تم مسافری مین دریا کی یا خشکی کی اے مسلمانو تو مُنھ پھیرو اپنا نماز کے وقت اُسکی طرف تمکے مین جو کعبہ ہی اُسے مسجد حرام کہتے ہین اس واسطے کہ بڑی حرمت کا ہی اور وہان کئی باتین منع ہین جیسے آدمی کو مارنا اور جانور کا ستانا اور گری چیز کا اُٹھانا زمین سے منع ہی حضرت پیغمبر صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے نماز ظہر کی دو رکعت پڑھی تھی کہ یہ آیت اُتری اور حکم ہوا کہ کعبے کی طرف مُنہ کرکے نماز پڑھو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسوقت نماز کے اندر کعبے کی طرف پھر گئے اور دو رکعتیں باقی کی کعبے کی طرف پڑھیں یا دو رکعتیں نماز عصر کی جو پہلے ساتھ جماعت کے پڑھتے تھے اُس مسجد کو ذُوقِبلتین کہتے ہیں یعنی دو قبلے والی وَاِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ لَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا یَعْمَلُوْنَ ۝ اور بیشک وہ لوگ جنکو کتاب دی ہے البتہ جانتے ہیں اس بات کو کہ پھرنا کعبے کی طرف درست ہے اُن کے پروردگار کی طرف سے یعنی یہودی جانتے تھے جو توریت میں پڑھا تھا کہ آخری زمانے کا پیغمبر اول بیت المقدس کی طرف نماز ادا کریگا اور آخر کو کعبے کی طرف نماز پڑھا کریگا یہ جان کر حسد سے انکار کرتے ہیں اور نہیں ہے بے خبر خدا سے تعالیٰ اُن کاموں سے جو یہودی کرتے ہیں انکار پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وَلَئِنْ اَتَیْتَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ بِکُلِّ اٰیَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَاۤ اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ؕ اور اگر لاوے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہود اور نصاریٰ کے واسطے سب نشانیان اور معجزے اور دلیلیں اس بات پر کہ کعبے کی طرف نماز پڑھنا درست اور واجبی ہے نہ تابعداری کرینگے وہ تیرے قبلے کی اور نہ تو مانے گا اُن کے قبلے کو اور نہیں مانتے بعضے اُن میں سے بعضے کے قبلے کو یعنی نہ یہودی نصرانیوں کے قبلے کو مانتے ہیں اور نہ نصرانی یہودیوں کے قبلے کو مانتے ہیں وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ اور اگر تو تابعداری کرے اُنکے جی کی خوشی کی یعنی اُن کے قبلے کی طرف نماز پڑھے تو بعد اُس کے جو آیا تیرے پاس علم اور خبر کہ قبلہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا برحق ہے پھر مقرر تو بے انصافوں سے ہووے اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْکِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ؕ وَاِنَّ فَرِیْقًا مِّنْهُمْ لَیَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ ۝ اور وہ لوگ کہ جنکو کتاب دی ہمنے یعنی یہود اور نصاریٰ پہچانتے ہیں اس بات کو جیسا کہ پہچانتے ہیں اپنے بیٹوں کو اور ایک قوم اُنمیں سے چھپاتے ہیں حق بات کو اور وہ آپ جانتے ہیں کہ ہم چھپاتے ہیں اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ ۝ حق ہے اور درست ہے یہ بات تیرے پروردگار کی طرف سے پھر مت ہو تم اے مسلمانو شک لانے والوں میں سے کہ بیت المقدس سے کعبے کی طرف نماز کیوں پڑھنے لگے وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّیْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ ؕ اَیْنَ مَا تَكُوْنُوْا یَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِیْعًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ اور ہر ایک قوم کا قبلہ ہے ایک طرف سو اُس قوم نے اُس طرف مُنہ کیا ہے پھر تم اے مسلمانو آگے بڑھ جاؤ سب سے نیک کاموں میں جس جگہ اور جس قبلے کی طرف ہوگے اور رہوگے اے لوگو لاویگا تم سب کو خدا سے تعالیٰ اکٹھا کرکے جہاں ہوگے بیشک خدا سے تعالیٰ سب چیز پر قدرت رکھتا ہے اور سب کچھ کر سکتا ہے وَمِنْ حَیْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ اور جس مکان سے باہر نکلے سفر کے واسطے سو پھیر مُنہ اپنے کو نماز کے وقت مسجد حرام کی طرف جو کعبہ ہے اور کعبے کی طرف نماز پڑھنا تحقیق اور درست ہے تیرے پروردگار کی طرف سے اور نہیں بے خبر خدا سے تعالیٰ اُن کاموں سے جو تم کرتے ہو وَمِنْ حَیْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَیْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۙ لِئَلَّا یَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَیْكُمْ حُجَّةٌ ۙ اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِیْ ۙ وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِیْ عَلَیْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ اور جس جگہ سے باہر نکلے سفر کے واسطے پھیر مُنہ اپنے کو نماز کے وقت طرف مسجد حرام کے جو کعبہ ہے اور جس مکان میں ہو تم رہنے والے اے مسلمانو تو پھیرو اپنے مُنہ کو کعبے کی طرف تو نہ رہے لوگوں کو تم پر جھگڑنے کی بات مگر وہ لوگ جو بے انصاف ہیں اُن میں سے اُنکو کہنے دو اور اُن کے کہنے سے مت ڈرو اور ڈرو مجھ سے میرا حکم بجا لاؤ تو تمام کروں میں اپنی نعمت اور جہر تم پر شاید کہ تم راہ پاؤ دین کی سیدھی کَمَاۤ اَرْسَلْنَا فِیْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ یَتْلُوْا عَلَیْكُمْ اٰیٰتِنَا وَیُزَكِّیْكُمْ وَیُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَیُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۝ جیسا کہ بھیجا ہمنے تم میں اے مسلمانو قریش کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری قوم کا تو پڑھے تمہارے آگے آیتیں ہمارے قرآن کی اور پاک کرتا ہے تمکو شرک سے اور گناہوں سے بچاتا ہے اور سکھاتا ہے تمکو قرآن کا پڑھنا اور عقل کے کام جس سے حلال اور حرام کو پہچانو اور سکھاتا ہے تمکو وہ چیز جو نہ جانتے تھے بغیر بتائے اور سکھائے یعنی نماز اور روزہ اور حلال اور حرام کا پہچاننا فَاذْكُرُوْنِیْۤ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِیْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ۝ پھر تم یاد کرو میری جو بندگی کرنا نہ بھولو تو یاد کروں میں تمکو بخشنے کے وقت اور احسان مانو میری نعمتوں کا اور ناشکری نہ کرو

وقف لازم

وقف منزل

ع ۱۶

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

معانقہ عند المتاخرین

ع ۱۷

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو مدد ڈھونڈھو ساتھ صبر کے بندگی
مین کوشش اور محنت کرنے سے اور نماز پڑھنے سے یعنی خدائے تعالیٰ کی بندگی کرنے مین جو محنت ہوتی ہے اُسپر صبر کرنے سے مدد چاہو بیشک
خدائے تعالیٰ ساتھ صبر کرنے والون کے ہے جو اُنھین اپنی امان اور پناہ مین رکھتا ہے سب بلیات سے وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ
اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝ اور مت کہو اسکو جو مارا گیا ہی خدائے تعالیٰ کی راہ مین کافرون سے لڑکر جو اُس لڑائی مین دنیا
کی یا اپنی کچھ غرض نہ تھی اُنکو نہ کہو کہ مردے ہین یعنی اُنکو مردہ نہ کہو کہ موے نہین بلکہ جیتے ہین اس جہان مین پر تمکو خبر نہین اور نہین جانتے
تم کہ اُنکی زندگی کس طرح کی ہی وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَ
الثَّمَرٰتِ ؕ اور البتہ ہم آزماتے ہین تمکو ساتھ تھوڑی سی چیز کے سو وہ ڈر ہے دین کے دشمنون سے لڑنے کا اور بھوک ہے کال مین اور مفلسی
کے وقت اور نقصان مال کا خدائے تعالیٰ کی راہ مین خرچ کرنے سے یا لوٹ مین جانے کے وقت اور نقصان جانون کا ہے جیسے لڑائی
مین مارے جانا اور بڑھاپے مین سستی اور بیماری اور نقصان میوون کا آفت ارضی سماوی سے یا بچون کا مرجانا ہے جو وہ میوے ہین
دل کے باغ مین ایسی باتون مین آزماتا ہے تو معلوم ہو کہ کون شخص ایسی مصیبتون مین خدائے تعالیٰ کی رضا پر راضی ہی اور صبر کرتا ہی
وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ ۙ قَالُوْۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ اور خوشخبری دے اے محمد صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم تو اُن صبر کرنے والون کو کہ اُنکو جب مصیبت پونہچتی ہے تو کہتے ہین کہ ہم خدائے تعالیٰ کے ہین یعنی اُس کے بندے تابعدار ہین
اور ہم اُسی کی طرف پھر جانے والے ہین اُولٰٓئِكَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۟ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝ وہی لوگ ہین
ایسے جو اُن پر مہر ہے اُن کے پروردگار کی طرف سے اور نعمت ہے اور وہی لوگ راہ پائے ہوے ہین کہ خدائے تعالیٰ اُن سے خوش ہی

فائدہ صفا اور مروہ دو پہاڑ ہین مکے کے شہر مین ہمیشہ سے دستور تھا کہ حج کرتے تو اُن پہاڑون کا بھی طواف مقرر کرتے اور پھرتے
اُن دونون کے بیچ لیکن کفر کے وقت بہت غلط باتین نئی مقرر کی تھین اور جاہل لوگون نے اُن پہاڑون پر بت رکھے تھے جب مسلمان ہوے
لوگ تو سمجھے کہ شاید ان پہاڑون کا طواف بھی رسم کفر کی ہے اسواسطے یہ آیت اُتری کہ بت وہان سے دور کرو اور اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ
مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِهِمَا ؕ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِیْمٌ ۝
بے شک جو صفا اور مروہ دو پہاڑ ہین مکے مین سو طواف اُن دونون پہاڑون کا یہ بھی نشانیون سے خدائے تعالیٰ کی ہی پھر جو کوئی حج کرے
اللہ کے گھر کا یا زیارت کرے تو پھر کچھ گناہ نہین وہ کہ طواف کرے اُن دو پہاڑون کا اور اُنکے بیچ مین پھرے بلکہ ثواب ہی اور جو کوئی اپنی خوشی سے
نیک کام کرے تو خدائے تعالیٰ قدردان ہے سب کچھ جاننے والا بدلہ دیوینگا نیک کامون کا اِنَّ الَّذِیْنَ یَكْتُمُوْنَ مَاۤ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالْهُدٰى
مِنْ بَعْدِ مَا بَیَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِی الْكِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِكَ یَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَیَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ۝ بیشک وہ لوگ یعنی عالم یہودیون کے حسد اور دشمنی سے
چھپاتے ہین اُس چیز کو جو ہمنے نیچے بھیجا ہی نشانیون روشن سے اور راہ دکھانا توریت مین یعنی نشانیان نبی آخری زمانے کے پیغمبر کی سو وہ
چھپاتے ہین بعد اُسکے جو ہمنے بیان کین وہ نشانیان لوگون کے واسطے کتاب توریت مین وہی لوگ جو چھپاتے ہین صفت آخری زمانے
کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُنکو اپنی رحمت سے نکالتا ہے خدائے تعالیٰ اور لعنت کرتے ہین اُنپر لعنت کرنے والے یعنی فرشتے
اور سب لوگ آور نہین لعنت کرتے ہین اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَیَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَیْهِمْ ۚ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۝ مگر وہ
لوگ جنھون نے توبہ کی اور پھرے شرک سے اور ایمان لائے اور سنوارے کام اپنے اور بیان کی صفت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جیسے کہ
توریت مین لکھی ہے پھر وہ لوگ جنھون نے توبہ کی اُن پر پھر امین رحمت کرنے کو یعنی اُن پر رحمت کی اور ہم ہین توبہ قبول کرنے والے
مہربان کہ جلد عذاب نہین کرتے بندون پر اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ عَلَیْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ
اَجْمَعِیْنَ ۝ بے شک وہ لوگ جو کافر ہوے اور کفر ہی کے حال مین مرگئے وہی لوگ ہین جو اُنپر لعنت ہی خدائے تعالیٰ کی اور فرشتون
کی اور سب لوگون کی لعنت ہی اُنپر خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ۚ لَا یُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ یُنْظَرُوْنَ ۝ ہمیشہ رہین گے وہ اُسی لعنت مین

یعنی خدائے تعالیٰ کے غصے مین رہینگے ہمیشہ جو وہ دوزخ ہی ہلکا ہوگا اُنپر سے عذاب دوزخ کا اور نہ اُنکو ڈھیل دیجاویگی عذاب مین وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ اور خدائے تعالیٰ تم سب کا ایک معبود ہی جو نہین ہی کوئی لائق بندگی اور پوجنے کے مگر وہی ایک ہے بخشندہ بے نہایت مہربان **فائدہ** مکّے کے کافر کہتے تھے کہ ہم تین سو ساٹھ خدا رکھتے ہین اُنسے ایک شہر کا بندوبست خوب نہین ہوسکتا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتا ہے کہ میرا ایک خدائے تعالیٰ ہے جو سارے عالم کا کام بناتا ہے سو کوئی دلیل لاوے اپنی بات پر تب ہم سچ جانین سو خدائے تعالیٰ نے اس آیت مین نشانیان اپنی قدرت کی بیان کین کہ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ بیشک پیدا کرنے مین آسمانون کے جو کیسا بچھاونچا اور بڑا بے نہایت اور بے سہارے تھام رکھا ہے اور زمین کے پیدا کرنے مین جو کیسی کشادہ اور مضبوط پانی پر پھیلائی ہے اور بدلنے مین رات اور دن کے جو آگے پیچھے اور گھٹتے بڑھتے اپنے اپنے موسم مین آتے ہین اور اُس کشتی کے چلنے مین جو دریا مین بہتی جاتی ہے ساتھ اُس چیز کے جو فائدہ پہنچاوے لوگون کو سوداگری سے یہ سب نشانیان ہین خدائے تعالیٰ کی قدرت کی وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۖ وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ اور اُس مین نشانی ہے جو اتارا ہی خدائے تعالیٰ نے آسمان سے پانی مینھ کا پھر جلایا اُس پانی سے زمین کو جو سب طرح کی سبزی پیدا ہوئی بعد مرنے اُسکے جو خشک اور بے رونق ہو رہی تھی اور پھیلایا زمین مین ہر طرح کے جانورون سے اور پھیرا اور بدلا باؤن کو جو کوئی باؤ مینھ لاتی ہے اور کوئی لیجاتی ہے اور کبھی گرم اور کبھی سرد چلتی ہے اور پیدا کرنے مین بدلی کے جو تابعدار خدائے تعالیٰ کے حکم کی ہے آسمان اور زمین کے بیچ مین البتہ یہ سب چیزین نشانیان ہین خدائے تعالیٰ کی قدرت کی عقلمندون کے واسطے جو سمجھتے ہین وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ۭ اور آدمیون سے بعضا شخص ہے جو پکڑتا ہی سوائے خدائے تعالیٰ کے شریک برابر کے یعنی وہ کہتا ہی کہ خدائے تعالیٰ کے برابر یہ بھی ہین اور محبت رکھتا ہی اُنکی جیسے محبت خدائے تعالیٰ کی یعنی برابر کا درجہ سمجھتا ہی وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ۭ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ۝ اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہین سو بہت بڑی محبت رکھتے ہین خدائے تعالیٰ کی اور اگر دیکھین ظالم یعنی مشرک جسوقت کہ عذاب دیکھینگے وہ کہ تمام قدرت اور قوت اور زبردستی خدائے تعالیٰ ہی کو ہے اور جانینگے اُسوقت کہ خدائے تعالیٰ بہت بڑا عذاب کرنے والا ہی اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ۝ اُسوقت کہ جب بیزاری کرینگے وہ لوگ جو تابعداری کرتے تھے یعنی بُت پرست بُتون سے بیزار ہونگے۔ اور بیزار ہونگے بُت بُت پرستون سے قیامت کے دن اور وہ سب دیکھینگے عذاب کو اور کٹ جاویگا اُن مین سے آپس کا علاقہ دوستی کا یعنی بتون کے پوجنے والے اور بت آپس مین دشمن ہو جاوینگے عذاب دیکھکر وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ۭ اور کہینگے وہ لوگ جو تابعداری کرتے تھے یعنی مشرک کہینگے کہ کیا اچھا ہوتا جو ہمین پھر جانا ہوتا دنیا مین تو پھر بیزاری کرتے ہم بتون سے جیسے کہ بیزاری کی اُنھون نے اب ہمسے كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ ۭ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ۝ اسی طرح دکھاوے گا خدائے تعالےٰ مشرکون کو کام اُن کے افسوس دلانے اور پڑنگے یعنی مشرک اپنی سمجھ مین جو اچھے کام کرتے ہین جیسے حج اور عمرہ اور ضیافت مسافر کی اور خیرات یہ سب نیک کام قیامت کو مقبول نہ ہونگے تو افسوس کرینگے اور جو کچھ گناہ کیے ہونگے اُن سب کا بدلہ عذاب ملے گا اور نہ وہ سب باہر نکلینگے آگ سے دوزخ کی یعنی ہمیشہ آگ مین رہینگے **فائدہ** مکّے کے مشرکون نے کئی باتین شیطان کے بہکانے سے اور اپنے جی کی خوشی سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین مین مقرر کر رکھی تھین اوّل تو یہ کہ خدا کے شریک ٹھیرا کر اُنھین بھی پوجنے لگے اور اُنکی نیاز جانور ذبح کرتے تھے اور کئی چیزین حلال جانورون مین حرام جانتے تھے اور بعضے جانور جو بتون کی نیاز چڑھاتے اُنھین حرام جانتے تھے اور سود کو حلال سمجھتے تھے تب یہ آیت اُتری کہ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ اے آدمیو کھاؤ وہ چیزین جو زمین مین پیدا ہوتی ہین حلال پاکیزہ اور ستھری اور تابعداری مت کرو شیطان کے بہکانے

اور پھسلانے کی جو وہ حلال کو حرام اور حرام کو حلال بتاتا ہے سو مقرر شیطان تمھارا دشمن ہے صریحا جو تم سب کے باپ کو یعنی حضرت آدم کو بہشت سے نکلا جھکا کرا اور پھسلا کر اِنَّمَا يَأْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ سوائے اسکے نہین کہ شیطان حکم کرتا ہے تمکو یعنی سکھاتا ہے تمکو بُرے کام اور بیحیائی اور یہ سکھاتا ہے کہ کہو تم خدائے تعالیٰ پر بات جسکی تمھین خبر نہین یعنی جھوٹ اپنے جی سے جوڑ کر کہو کہ خدا نے یون کہا ہے وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ۭ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْـــًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ۝ اور جب کہین مشرکون کو کہ تابعداری کرو تم اُس چیز کی جو حکم اُتارا ہے خدائے تعالیٰ نے حرام اور حلال چیزون مین تو کہین کہ ہم نہین مانتے بلکہ تابعداری کرینگے ہم اُسکی جو پایا اس کام پر اپنے باپ دادا کو اور یہ نہین سمجھتے کہ بھلا اگر اُنکے باپ دادا بیوقوف ہون نہ سمجھتے ہون کچھ اور نہ راہ سیدھی جانتے ہون تب بھی اپنے باپ دادا کی راہ نہ چھوڑین وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَاۗءً وَّنِدَاۗءً ۭ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ اور مثال کافرون کی ایسی ہے جیسے مثال اُس شخص کی جو چلاوے اور پکارے ایک جوان کو جو نہ سنے وہ مگر پکارنا اور آواز نری جو کچھ بات اور مدعا نہ سمجھے کا فر بھی اسی طرح یعنی اصل نہین سمجھتے گویا کہ بہرے ہین جو حق بات نہین سنتے گونگے ہین جو حق بات نہین کہتے اندھے ہین جو راہ سیدھی اسلام کی نہین دیکھتے پھر کچھ وہ سمجھتے نہین يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو کھاؤ ستھری پاکیزہ چیزون سے جو روزی دی ہم نے تمکو اور احسان مانو خدائے تعالیٰ ہی کا اگر ہو تم ساتھ اعتقاد دل کے اُسی کی بندگی کرنے والے اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ سوائے اسکے نہین یعنی مقرر حرام کیا تم پر اے مسلمانو مُردار جانور جو آپ مرجائین بغیر ذبح کیے اور لہو جو ذبح کرنے کے وقت بہتا ہے وہ بھی حرام ہے اور گوشت سوّر کا اور وہ جانور حرام ہی ہے جسپر آواز اُٹھاوین یعنی کہین اُسکو ذبح کرنے کے وقت نام سوائے خدائے تعالیٰ کے اور کسی کا پھر جو کوئی عاجز اور ناچار ہووے اور بے قرار اور بے اختیار ہو بھوک سے ایسا کہ مرنے لگے نہ حکم سے باہر گیا ہوا اور نہ زیادتی کرنے والا ہو پھر ایسے پر نہین گناہ اگر کھاوے ناچاری سے اُن حرام چیزون سے بیشک خدائے تعالیٰ بخشنے والا ہے جو بے اختیاری کے حال مین پروانگی دی حرام کھانے کی مہربان ہے جو ویسے کو معاف کیا یعنی اتنی چیزین حرام ہین پر وہ بھی جب بھوک سے مرنے لگے تو معاف ہین لیکن تب کہ بے حکمی نہ کرے یعنی بیقراری کی حالت نہ پونہچی ہو اور کھانے لگے یا بہت پیٹ بھر کے کھاوے تو گناہ ہو اتنا ہی کھاوے جس سے مرے نہین اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ اُولٰۗىِٕكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۠ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ بے شک وہ لوگ جو چھپاتے ہین اُس چیز کو جو اُتاری خدائے تعالیٰ نے کتاب جو اُسمین حکم حلال اور حرام کا ہے یا صفت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُس مین لکھی ہے اور یہود چھپاتے ہین اور خریدتے ہین اُس چھپانے پر مول تھوڑا سا تو وہ قوم نری آگ کھاتے ہین اپنے پیٹون مین اور بات نہ کریگا خدائے تعالیٰ اُن سے قیامت کے دن اور نہ اُن کو خدائے تعالیٰ پاک کریگا یعنی اُنکے گناہ دوزخ مین جانے سے نہ جاوینگے اور اُنپر عذاب ہوگا دُکھ دینے والا جو ہمیشہ دوزخ مین رہینگے اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِي الْكِتٰبِ لَفِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ۝ سو وہی لوگ ہین جنھون نے مول لی گمراہی یعنی کفر خرید ایمان کے بدلے اور ہمیشہ کا عذاب خرید بخشش اور مہر کے بدلے پھر کیا صبر کرتے ہین وہ لوگ آگ پر یعنی اپنی خوشی سے آگ اختیار کرتے ہین یہ اُس سبب سے ہی جو خدائے تعالیٰ نے اُتاری کتاب سچی اور درست اور جنھون نے اختلاف کیا یعنی اُسکے حکم بگاڑے وہ البتہ خلاف اور دشمنی مین پڑے ہین دور دراز کی یعنی بڑی دشمنی مین پڑے ہین جب یہ آیت یہود اور نصاریٰ نے سُنی تو کہنے لگے کہ ہم دور دراز کے خلاف مین نہین ہین بلکہ ہم نماز پڑھتے ہین جو یہ بہت بھلائی ہے تب یہ آیت اُتری کہ لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ یہی بڑی نیکی نہین ہے وہ کہ پھیرو اپنے مُنھ کو طرف مشرق کے جو سورج نکلتا ہے یا مغرب کی طرف

ربع

منھ پھیرو اپنے جہان سورج ڈوبتا ہی اور لیکن بھلائی اور نیکی یہ ہے کہ جو کوئی ایمان لاوے خدائے تعالیٰ پر وحدہٗ لاشریک جان کر اور قیامت کے دن کو سچ جانے اور فرشتون سے دشمنی نہ رکھے اور سب کتابون کو اور پیغمبرون کو برحق جانے تب مومن خالص ہووے وَاٰتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّہٖ ذَوِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ وَالسَّآئِلِیْنَ وَفِی الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ ۚ اور دیوے مال خدائے تعالیٰ کی محبت پر سوائے زکوٰۃ کے کنبے کے غریبون کو اور یتیمون کو اور محتاجون کو اور راہ کے مسافرون کو جن پاس خرچ راہ کا نہووے اور مانگنے والون کو دیوے جو محتاج ہون اور قیدیون کو چھڑانے کو بندی سے مال دیوے اور قائم رکھے نماز کو یعنی ہمیشہ وقت پر پڑھا کرے اور دیا کرے مال زکوٰۃ کا مقرر کیا ہوا وَالْمُوْفُوْنَ بِعَہْدِہِمْ اِذَا عٰھَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِیْنَ فِی الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِیْنَ الْبَاْسِ ؕ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا ؕ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ اور پورا کرنے والے اپنے قرار کو جب قول کرین کسی سے اور صبر کرنے والے یعنی ٹھہرنے والے بیچ وقت سختی فقر فاقہ کے اور دکھ بیماری کے وقت اور وقت لڑائی کے کافرون سے جو ایسے لوگ ہین وہی سچے ہین دین مین یا قول قرار مین وہی لوگ ہین پرہیزگار بچنے والے سب برائیون سے **فائدہ** حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیدا ہونے سے پہلے یہ دستور تھا کہ اشراف عمدہ قبیلہ کا غلام یا عورت ماری جائے تو رذالی قوم سے غلام کے بدلے صاحب کو اور عورت کے بدلے مرد کو مار ڈالتے تھے جب اسلام ظاہر ہوا تب یہ حکم آیا یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِصَاصُ فِی الْقَتْلَی ؕ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰی بِالْاُنْثٰی ؕ اے وہ لوگ جو ایمان لائے ہو لکھا گیا تمپر یعنی حکم ہوا اور فرض ہوا تمپر بدلہ برابر کا مارے گیون مین کہ صاحب کے بدلے صاحب کو قتل کرو اور غلام کے بدلے غلام کو اور عورت کے بدلے عورت کو مار ڈالو فَمَنْ عُفِیَ لَہٗ مِنْ اَخِیْہِ شَیْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ اِلَیْہِ بِاِحْسَانٍ ؕ ذٰلِکَ تَخْفِیْفٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَرَحْمَۃٌ ۚ پھر جو کوئی بخشا جائے اور معاف ہو کسی قتل کرنے والے کو اس کے بھائی کی طرف سے کچھ تھوڑا سا تو پھر چاہیے قتل کرنے والے کو تابعداری کرنی اچھی طرح سے اور خوشی سے اور ادا کرنا اور پونچانا چاہیے خون بہا طرف وارث مارے گئے کے ساتھ نیکی کے اور جلدی بغیر ڈھیل اور حجت کے یہ معاف کرنا آسانی ہی تمھارے پروردگار کی طرف سے اور مہربانی ہے اور بخشش ہے فَمَنِ اعْتَدٰی بَعْدَ ذٰلِکَ فَلَہٗ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ پھر جو کوئی زیادتی کرے حکم سے گذر جائے بعد فیصل ہونے کے یعنی وارث مقتول کا بخش کر اور خون بہا لیکر پھر قاتل کے مار ڈالنے کا ارادہ کرے یا قاتل خون بہا دیکر اور کسی وارث مقتول کے مار ڈالنے کا قصد کرے تو پھر واسطے اُسکے ہے عذاب دکھ دینے والا وَلَکُمْ فِی الْقِصَاصِ حَیٰوۃٌ یّٰٓاُولِی الْاَلْبَابِ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ اور واسطے تمھارے اے مسلمانو بیچ قصاص کرنے کے زندگانی ہے اے عقلمندو یعنی جب مارے گئے کے بدلے مارنے والے کو مار ڈالوگے تو سب لوگ اپنے مارے جانے کے ڈر سے کسی کو ناحق نہ مار ڈالین گے یہ قصاص اسواسطے مقرر کیا ہے کہ شاید تم پرہیز کرو اور ڈر و ناحق مار ڈالنے سے کُتِبَ عَلَیْکُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَکَ خَیْرَا ۟ الْوَصِیَّۃُ لِلْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَی الْمُتَّقِیْنَ ۝ لکھا گیا تمپر یعنی حکم ہوا اور فرض ہوا تمپر کہ جب حاضر ہو تم مین سے کسی کو موت یعنی جب کوئی مرنے لگے اگر وہ چھوڑے مال تو وصیت کرنا چاہیے اُسے واسطے ماں باپ کے اور کنبے والون کے واسطے ساتھ انصاف کے یعنی سب کا حصہ مرنے کے وقت آپ کہدے مرے انصاف سے یہ حکم ماننا ضرور ہے پرہیزگارون پر جو حق دارون کو اپنے مال سے ناامید نکرین اس آیت کا حکم موقوف ہوا اُس آیت سے جو سورۂ نساء مین آئی ہے اُس مین سب کا حصہ خدائے تعالیٰ نے آپ فرمایا انصاف سے وصیت کرنا اچھا ہے پر فرض نہین اور وہ سوائے کنبے کے غیر کو تہائی مال سے زیادہ دینے کی وصیت نہ کرے فَمَنْ بَدَّلَہٗ بَعْدَ مَا سَمِعَہٗ فَاِنَّمَآ اِثْمُہٗ عَلَی الَّذِیْنَ یُبَدِّلُوْنَہٗ ؕ اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝ پھر جو کوئی بدلے یعنی بدل ڈالے وصیت کے حکم کو بعد اُسکے جو سُن چکا ہے وصیت کرنے والے سے پھر اس بدلنے کا گناہ اُن ہی پر ہے جنھون نے بدلا اور اُسپر نہین گناہ جو وصیت کرموا بے شک خدائے تعالیٰ سُنتا ہے باتین سب کی جانتا ہے نیتین سب کی یعنی مرنے والا کہہ موا پرنے والون پر ہے گناہ فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَیْنَھُمْ فَلَآ اِثْمَ عَلَیْہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ پھر جنے جانا اور ڈرا یعنی معلوم کیا وصیت کرنے والے سے طرفداری یا گناہ یعنی ایک شخص ناتے دار کو چھوڑ کر اور غیر شخص کو مال دلوانے لگا مرتے وقت

۲۳ ع ۶

یا زیادہ تہائی مال سے دلوا وے غیر شخص کو جو حقدار نہو جو صلح کروائے حقداروں مین اور وصیت کرنے مین تو پھر کچھ گناہ نہین اُس صلح کروانیوالے پر یعنی اس طرح کی وصیت کے بدلنے مین گناہ نہین بے شک خدائے تعالیٰ بخشنے والا ہے وصیت کرنے والے کو جو پھر سمجھ کر اپنے پہلے کیے سے پھرے مہربان ہے خدائے تعالےٰ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ط ای وہ لوگو جو ایمان لائے ہو لکھا گیا تمپر یعنی حکم ہوا اور فرض ہوا تمپر روزے رکھنا جیسے کہ فرض ہوا تھا اُن لوگون پر جو تم سے پہلے تھے اسواسطے کہ شاید تم پرہیز کرنے والے ہو گنتی ہون سے سو تم روزے رکھو کئی دن گنتی کے سو وہ مہینہ رمضان کا ہی فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ط وَعَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَہٗ فِدْیَۃٌ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ ط فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَھُوَ خَیْرٌ لَّہٗ ط وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ پھر جو کوئی تم مین سے بیمار ہوا یا جو روزہ رکھنے کی طاقت نہو یا مسافری مین ہو پھر گنتی دنون کی چاہیے جتنے دن روزے کھاوے اُتنے دن روزے رکھے سوائے رمضان کے اور مہینے مین اور حکم ہی اوپر اُنکے جو طاقت رکھتے ہین چاہین تو روزہ رکھین اور چاہین تو روزے کا بدلہ دیوین ہر ایک روزے کھانے کے بدلے ایک فقیر کا کھلانا پھر جو کوئی اپنی خوشی سے کرے نیکی جو زیادہ دیوی روزے کے بدلے سے یعنی ایک روزے کے بدلے دو چار فقیرون کو کھلاوے پھر وہ بہت اچھا ہی اُسی کے واسطے اور اگر روزے رکھو تو تمھین اچھا ہی بدلہ دینے سے اگر ہو تم جانتے روزے کے ثواب اور بزرگی کو **فائدہ** پہلے یہ حکم تھا کہ بیمار اور مسافر روزے قضا کرکے پھر رکھین اور جنکو طاقت ہی یعنی صاحب جمعیت ہون وہ بھی چاہین تو قضا کرکے پھر روزے رکھ لین تو بالفعل ایک روزے کے بدلے ایک فقیر کو کھلا دیوے پر تو بھی روزہ ہی رکھنا بہتر ہے پھر اس حکم کے بعد اور ایک آیت اُتری جو اُسمین حکم آیا کہ بیمار اور مسافر کے سوا کوئی روزہ قضا نہ کرے۔ سو وہ روزے رکھنے کو شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْھُدٰی وَالْفُرْقَانِ ط مہینہ رمضان کا ہے جو اُس مہینے مین اُترا ہے قرآن جو راہ دکھانے والا اسلام کا ہے لوگون کے واسطے اور کھلی نشانیان ہین راہ پانے کی اور جدا کرنا ہے سچ اور جھوٹ کا یعنی کفر اور اسلام کو جدا جدا کرتا ہے قرآن شریف رمضان مین اُترا ہے تو چاہیے کہ اس مہینے مین مقرر قرآن کو پڑھے یا سُنے اسی واسطے تراویح کا پڑھنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقرر کیا اور آپ کئی روز جماعت سے پڑھکر چھوڑی اسواسطے کہ فرض نہ ہو جاوے فَمَنْ شَھِدَ مِنْکُمُ الشَّھْرَ فَلْیَصُمْہُ ط وَمَنْ کَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ط پھر جو کوئی حاضر ہووے اور پاوے تم مین سے اے مسلمانو رمضان کے مہینے کو تو مقرر روزے رکھے وہ سارا مہینہ اور کوئی بیمار ہو یا مسافر ہو تو وہ نہ رکھے روزہ پھر روزے رکھے وہ گن کر سوا رمضان کے اور مہینے مین اتنے دنون جتنے کھائے روزے اُسنے اس آیت سے معلوم ہوا کہ سوائے مسافر اور بیمار کے کسی کو رمضان کا روزہ کھانا اور پھر قضا رکھنا درست نہین یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ وَلِتُکْمِلُوا الْعِدَّۃَ وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰکُمْ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ۝ چاہتا ہے خدائے تعالیٰ تمپر اے مسلمانو آسانی اور نہین چاہتا تمپر سختی اور مشکل اور چاہتا ہے خدتعالیٰ کہ پوری کرو تم گنتی روزے رمضان کی اور بہت بزرگی اور بڑائی سے یاد کرو خدائے تعالیٰ کو یعنی تکبیر کہو عید کی صبح کو اُس پر کہ راہ دکھائی تمکو خدائے تعالیٰ نے اور تو شاید کہ تم شکر کرو اور احسان مانو خدائے تعالیٰ کی نعمتون کا **فائدہ** یعنی اصحابون نے پوچھا کہ یا رسول اللہ خدائے تعالیٰ سے کیونکر دعا مانگین نزدیک ہے جو آہستہ مانگین اُس سے یا دور ہے جو پکار کر اُسے یاد کرین تب یہ آیت اُتری وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ط اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ ۝ پوچھتے ہین تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے بندے تجکو یعنی میرا مکان پوچھتے ہین تو پاس ہون ہر بندے کے علم سے یعنی ہر ایک بندے کے احوال کی مجھے خبر ہے سب قبول کرتا ہون مین یعنی سُنتا ہون مین پکارنا پکارنے والے کا جسوقت کہ وہ پکارے تجکو پھر چاہیے کہ بندے میرے قبول کرنا مجھی سے چاہین اور یقین لاوین مجھی پر شاید کہ راہ پر آوین **فائدہ** جب روزے فرض ہوے تو مسلمان سارے مہینے رمضان کے شام کو ایک بار کھاکر پھر دوبارہ نہ کھاتے اور عورتون سے نہ ملتے جیسے اگلی اُمت کا دستور تھا پر بعضے لوگون سے یہ نہو سکا تب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آن کر عرض کی تب یہ آیت اُتری اُحِلَّ لَکُمْ لَیْلَۃَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَآئِکُمْ ط ھُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّھُنَّ ط حلال کیے

مین نے تمکو رات کے روزے جو بے حجاب ہوکر اپنی عورتون سے صحبت کرو جو عورتین تمھاری پوشاک ہین اور تم اُنکی پوشاک ہو یعنی جس طرح بدن سے کپڑے لگے اور ملے ہوے ہوتے ہین اسی طرح عورتون سے مرد آپس مین ملتے ہین عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۚ فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ جانا خدا ے تعالیٰ نے وہ کہ تم چوری کروگے اپنے جیون مین سو پھیرا مہر سے خدا ے تعالیٰ نے متبرا کو اور بخشا تمسے اے مسلمانو چوری تمھاری کو پھر ملو آپ اپنی عورتون سے رمضان مین راتون کو اور ڈھونڈو وہ جو لکھدیا ہے خدا ے تعالیٰ نے تمھارے واسطے یعنی حاصل عورتون کے ملنے سے اولاد چاہو وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۡ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۚ اور کھاؤ اور پیو ساری رات رمضان مین جب تک کہ ظاہر ہووے اور نظر آوے تمکو دھاری سفیدی کی آسمان مین سیاہ دھاری صبح کی روشنی کے نکلنے تک کھاؤ پیو یعنی جبتک صبح صادق کی اول روشنی نظر نہ آوے تب تک کھاؤ پیو پھر اُس وقت سے تمام کرو تم روزہ رات تک وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِى الْمَسٰجِدِ ۗ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ۗ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝ اور نہ صحبت کرو عورتون سے جبکہ تم اعتکاف کرنے والے ہو مسجدون مین یعنی اعتکاف کے حال مین عورتون سے صحبت منع ہے یہ حکم جو ہوے سب حدین ہین خدا ے تعالیٰ کی پھر نزدیک نہ جاؤ تم اُن چیزون کے جو منع ہوئی ہین اسی طرح کی بیان کرتا ہے خدا ے تعالیٰ آیتین اپنی شاید مسلمان پرہیز کرین اور بچتے رہین منع کی ہوئی چیزون سے وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اور مت کھاؤ تم مال ایک دوسرے کا ناحق جیسے کہ چوری یا خیانت یا دغابازی یا رشوت یا زبردستی یا جوا یا فریب سے مت کھاؤ مال لوگون کا اور نہ پونہچاؤ ساتھ اُس مال کے یعنی حاکمون تک نہ پونہچاؤ قضایا مال کا جو اُنکے پردے مین کھاؤ تھوڑا سا لوگون کے مال سے یا حاکمون کو رشوت کا مال نہ پونہچانا جورفیق کرکے کسی کا مال نہ کھاؤ ناحق ساتھ ظلم کے یا جھوٹی قسم یا جھوٹی گواہی دیکر مال کھاؤ اور تم جانتے ہو کہ ناحق پر ہو تم **فائدہ** لوگون نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ یہ احوال اول جو چاند باریک ہوتا ہے پھر ہر روز زیادہ ہوتے ہوتے گردہ ہوتا ہے پھر گھٹتا جاتا ہے اسکا کیا سبب ہے حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ۭ قُلْ هِىَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ۭ پوچھتے ہین لوگ تجھسے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احوال نئے چاند کا جو پہلی تاریخ نکلا کرتا ہے تو کہہ کہ یہ چاند کا نکلنا وقت ٹھیرے ہوے ہین واسطے لوگون کے جو معاملے کرتے ہین وعدون پر اور شمار ہے مہینون کا عورت پیٹ والیون کے واسطے اور دودھ پلانے کا بچون کو وقت برس اور مہینون پر مقرر ہے اور روزے اور حج مہینے پر اور سال پر ٹھیرا ہوا ہے جو چاند سے معلوم ہوتا ہے جو بارہ مہینے کا ایک برس مقرر کیا ہے **فائدہ** اکثر عرب کے لوگون مین دستور تھا کہ جب حج کی نیت کرکے گھر سے نکلتے پھر جو کچھ کام گھر مین ضرور ہوتا تو دروازے سے نہ آتے چھت پرسے یا دیوار پرسے آتے اور اس بات کو نیکی جانتے سو خدا ے تعالیٰ نے یہ رسم موقوف کی اس آیت کو بھیجکر وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اور نیکی نہین ہے وہ کہ آؤ تم گھرون مین اُن کی چھتون پرسے اور لیکن نیکی یہ ہے کہ جو کوئی ڈرے خدا ے تعالیٰ سے اور اُسکا حکم بجالائے اور آؤ گھرون مین دروازون سے گھرون کے اور ڈرو خدا ے تعالیٰ سے شاید کہ تم چھٹکارا پانے والے ہو اور اپنی مراد کو پونہچو وَقَاتِلُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ اور لڑو خدا ے تعالیٰ کی راہ مین اُن لوگون سے جو تمسے لڑتے ہین اور زیادتی مت کرو یعنی لڑائی تم اپنے سے شروع مکرو جب وہ لڑنے لگین تب تم بھی لڑو اور جو کوئی تمکو مارے اُسی کو تم بھی مارو زیادتی نہ کرو جو اُسکے بچون کو اور عورتون کو بھی مارو بے شک خدا ے تعالیٰ دوست نہین رکھتا ہے زیادتی کرنے والون کو اس آیت کا حکم موقوف ہوا اگلی آیت سے **فائدہ** حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت سے مکے کا شہر امن کا تھا کوئی اپنے دشمن کو بھی پاتا تو کچھ نہ کہتا اور حج کے اول اور آخر کے مہینے یعنی ذی القعدہ اور ذی الحجہ اور محرم یہ تین مہینے اور چوتھا رجب کا بھی مہینہ وقت زیارت کا تھا یہ چارون مہینے امان کے تھے جو سارے ملک مین عرب کی راہین جاری تھین اور لڑائی موقوف تھی سو ذی القعدہ کے مہینے مین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتنے یارون سمیت مدینے سے مکے کی زیارت کو

تشریف لائے تھے جب مکے کے نزدیک پہنچے اور مشرکون کو خبر ہوئی سب نے جمع ہو کر آنے نہ دیا تھا اور لڑنے کو تیار ہوے تھے پھر آخر کو صلح ہوئی کہ اس برس بغیر زیارت کے پھر جاوین اور دوسرے برس آنکر زیارت کرین خاطر جمع سے جو سب مکے کے رہنے والے تین روز مکے کو خالی کر دین اور آپ مکے سے باہر جاوین یہ قصہ مفصل اِنَّا فَتَحْنَا مین لکھا ہے پھر دوسرے برس جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے موافق وعدے کے ذیقعدہ کے مہینے مین قصد مکے کی زیارت کا کیا تو بعضے اصحابون کے خیال مین گذرا کہ شاید مکے کے قریش وعدہ خلافی کر کے لڑنے کو تیار ہون تو پھر کیا کیجیے تب حکم الٰہی آیا کہ اگر وہ اس مہینے حرام مین لڑین تو تم بھی لڑو وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ اور قتل کرو اُن کو جو تمسے لڑتے تھے جہان پاؤ اُن کو اور نکال دو اُنکو جس جگہ سے تمھین نکالا ہے اُنھون نے اور دین سے پھرنا اور پھرانا دین سے لوگون کو بہت برا ہے اور بڑا گناہ ہے مار ڈالنے سے حرام مہینے مین وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ۭ كَذٰلِكَ جَزَاۗءُ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اور نہ لڑو کافرون سے نزدیک مسجد حرام کے یعنی مکے مین نہ لڑو جب تک کہ کافر آپ سے لڑین تم سے اُسمین پھر اگر وہ لڑین اول تو پھر تم شوق سے اُنھین قتل کرو اور نہ ڈرو جو اُنھون نے حرمت مکے کی آپ نرکھی ایسا ہی ہے بدلہ کافرون کا فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ پھر اگر وہ باز آوین شرک سے تو بیشک خدا تعالیٰ بخشنے والا ہے مہربان وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ۭ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَي الظّٰلِمِيْنَ ۝ اور لڑو مشرکون سے جب تک کہ باقی نہ رہے ہنگامہ شرک کا اور ہے بندگی کرنا اور حکم خدا تعالیٰ ہی کا پھر اگر باز آوین مشرک لڑائی سے تو پھر نہین ہے زیادتی مگر ظالمون پر ہے حکم قتل کا جو فتنہ سے ازنہ رہین اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ۭ فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ مہینہ حرام کا یعنی ذیقعدہ اِس برس کا جو عمرہ قضا کے واسطے جاتے ہو بدلہ ہے ساتھ اِس مہینے حرام کے کہ اسی مہینے اگلے برس مکے مین تمکو جانے نہ دیا تھا یعنی اگر مکے کے قریش ایکبار لڑین تو تم لڑو اور ملاحظہ مہینے حرام کا نکرو اسواسطے کہ اُنھون نے اس مہینے کی حرمت نہ کی تھی یہ اُسکا بدلہ ہے پھر جو کوئی زیادتی کرے تمپر پھر تم زیادتی کرو اُسپر جیسے کہ زیادتی کی اُسنے تمپر اور ڈرو خدا تعالیٰ سے اور جانو وہ کہ خدا تعالیٰ ساتھ ہے پرہیزگارون کے وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۚ وَاَحْسِنُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اور خرچ کرو اور بانٹ دو اے دولتمند دو مال اپنے سے خدا تعالیٰ کی راہ مین اور مت ڈالو ہاتھون اپنے کو طرف ہلاکت کے اور نیکی کرو بیشک خدا تعالیٰ دوست رکھتا ہے نیکی کرنے والون کو وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ۭ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ۭ اور پورا کرو حج اور عمرے کو یعنی مناسک حج کے اور حدین اُسکی اور فرض اور سنت جو اُنمین ہین سب بجا لاؤ واسطے خدا تعالیٰ کے پھر اگر روکے جاؤ بسبب بیماری کے یا دشمن کے ڈر سے یا بسبب نہونے خرچ راہ اور سواری کے تو پھر تمپر ہی جو کچھ کہ میسر ہو قربانی سے بھیجا دو منا کے بیچ تو وہان قربانی کرین اور حجامت نہ کرو تم اپنے سرون کی جبتک پونہچ نہ چکے قربانی تمھاری اپنے مکان مین جو قربانی کی جگہ مقرر ہے جب قربانی وہان ہو چکے تب سر کی حجامت کرو فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ ۠ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ پھر جو کوئی کہ ہووے تم مین سے بیمار وقت احرام کے یا ہو اُسے دکھ سر کا جیسے درد سر یا سر مین زخم ہو یا جوون بہت ہون اُس کے سر کے بالون مین تو پھر ناچار حجامت کرے اپنے سر کی پھر بدلہ دیوے جرین روزے رکھے یا چھ محتاجون کو کھلاوے یا قربانی کرے ایک دنبہ پھر جب خاطر جمع ہو تمھاری سب طرح سے پھر جو کوئی فائدہ لیوے عمرے اور حج کا یعنی عمرے اور حج کا احرام ساتھ باندھے اور دونون ایک ہی بار ادا کرے پھر اُسپر ہی جو کچھ میسر ہو اُسے قربانی سے یعنی بکرا دنبہ یا شراکت مین اونٹ یا گائے قربانی کرے فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ۭ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ پھر جو کوئی نہ پائے قربانی یعنی قربانی کا مقدور نہو تو پھر روزے رکھے تین حج کے دنون مین اور سات روزے اور رکھے جب پھرے اپنے وطن کو یہ دس روزے پورے ہوے

ع ۱۲

یہ حکم اُس کو ہے جو نہو کنبا اور گھر والے اُسکے نزدیک مکّے کے رہنے والے یعنی جسکا گھر مکّے مین ہو اُسپر یہ حکم نہین اور ڈرو خدائے تعالیٰ سے اُسکا حکم مانو اور جانو وہ کہ خدائے تعالیٰ کا سخت عذاب ہی اُسپر جو اُسکا حکم نہ مانے **طریق** حج کا یون ہی کہ اول احرام باندھے پھر عرفہ کے دن عرفات مین جاکر حاضر ہو پھر وہان سے چلے تو رات مشعر الحرام مین رہے پھر عید کی صبح کو منا مین پونہچکر کنکر پھینکے اور حجامت سر کی کرکے احرام سے نکلے پھر مکّے مین جاکر طواف کعبے کا کرے پھر صفا مروہ کے بیچ مین جاکر طواف رخصت کا کرے اور وطن کو جاوے اور **طریق** عمرے کا یون ہی کہ اول احرام باندھے جس مہینے اور جس دن چاہے مختار ہی اور طواف کعبے کا کرے اور صفا مروہ کے بیچ مین دوڑے پھر حجامت کرکے احرام سے نکلے اور حج اور عمرے مین قربانی ضرور نہین مگر کسی سبب سے یہان خدائے تعالیٰ تین سبب فرماتا ہی ایک یہ کہ احرام باندھکر روکا گیا مرض سے یا دشمن کے ڈر سے تو کسی شخص کے ہاتھ قربانی بھجوادے جب مکّے مین قربانی ذبح ہو چکے تب احرام سے نکلے پھر حجامت کرے دوسرا سبب یہ کہ درد یا بیماری سر کے بالون سے لاچار ہوکر احرام کے بیچ مین حجامت کرے تو اُسکا بدلہ قربانی بھجوادے یا تین روزے رکھے یا چھ محتاجون کو کھلاوے تیسرا سبب یہ کہ حج اور عمرہ جدا جدا کرے ایک ہی سفر مین دونون ادا کرے تو قربانی ضرور ہے یا قربانی پیدا نہو تو دس روزے رکھے تین روزے رکھے حج کے دنون مین اور سات دن پیچھے رکھے اور قربانی کم سے کم ایک بکری ایک آدمی کو یا ایک گائے یا اونٹ سات آدمی کی شراکت مین درست ہی اور قربانی حج اور عمرہ اکٹھا کرنے مین مکّے کے رہنے والون پر نہین ہے اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُومَاتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۗ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللَّهُ ۗ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ ۚ وَاتَّقُونِ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ ۝ وقف النبی صلعم مہینے حج کے معلوم اور مشہور ہین جو شوال اور ذیقعدہ کے مہینے سے شروع ہے احرام باندھنا پھر جسنے مقرر کرلیا اپنے اوپر اُن مہینون مین حج کو تو پھر نہ چاہیے اُسے بے حجاب ہونا اپنی عورتون سے اور نہ کسی طرح کا کوئی گناہ کرے اور نہ جھگڑا کرے آپس مین حج کے دنون مین اور جو کچھ کرتے ہو نیک کامون سے سب جانتا ہی خدائے تعالیٰ اُس سے کچھ چھپا ہوا نہین ہی اور راہ خرچ اپنا لے لیا کرو اپنے ساتھ کہ یہ بہت اچھا ہی راہ خرچ پرہیزگاری کرنا کہ کسی سے خرچ مانگنا اور اُسے فکر مین ڈالنا بعضے لوگ اپنے گھر سے جان بوجھکر خرچ راہ اپنے ساتھ نہ لیتے تھے اور وہان جاکر ہر ایک سے مانگتے سو خدائے تعالیٰ نے منع فرمایا کہ لوگونکو حیران کرنے سے خرچ راہ اپنے ساتھ لانا بہتر ہی اور فرماتا ہی خدائے تعالیٰ کہ ڈرو مجھسے اے عقلمندو **طریق** احرام کا یون ہے احرام باندھنے کا وقت غرہ شوال سے ذی الحجہ کی چاند رات تک ہے اس سے پہلے نہ چاہیے جو احرام باندھے اور احرام نیت ہے حج کی یا عمرہ کرنے کی یا دونون کی اکٹھی پھر زبان سے لبیک ساری کہے پھر احرام مین داخل ہو تو پرہیز کرے مرد عورت کی صحبت سے اور سب گناہ سے اور بدزبانی سے فحش بولنے سے آپس مین جھگڑنے سے پرہیز کرے بدن کے بال نہ مونڈوے ناخن نہ کاٹے خوشبو نہ ملے شکار نہ مارے سر اور بدن اپنا ننگا رکھے سوا ایک کپڑے بغیر سیے کے دوسرا نہ رکھے اور عورت سر اور بدن اپنا ڈھانپے پر منہ کھلا رکھے لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ ۚ فَإِذَا أَفَضْتُم مِّنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللَّهَ عِندَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۖ وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدَاكُمْ ۚ وَإِن كُنتُم مِّن قَبْلِهِ لَمِنَ الضَّالِّينَ ۝ کچھ گناہ نہین تمپر اس بات مین کہ تلاش کرو حج کے سفر مین روزی کی اپنی فضل پروردگار کے سے یعنی حج کے سفر مین اگر سوداگری بھی کرو تو گناہ نہین مباح ہے پھر جب پھرو طواف کرنے کو عرفات سے تو پھر یاد کرو خدائے تعالیٰ کو نزدیک مشعر الحرام کے مشعر الحرام ایک مکان کا نام ہی وہ مکان عرفات اور منا کے بیچ ہے اور یاد کرو خدائے تعالیٰ کو اُن مکانون مین جیسا کہ دکھائے تمکو اور سکھالے حج کے مناسک اور تھے تم اُس سکھانے سے پہلے ہر طرح سے بھولے ہوے راہ اسلام کی ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ پھر طواف کرنے چلو جس جگہ سے سب لوگ چلتے ہین اور بخشوا و اپنے تئین خدائے تعالیٰ سے بیشک خدائے تعالیٰ بخشنے والا ہی مہربان **فائدہ** یہ بھی کفر کی غلطی تھی کہ مکّے کے رہنے والے عرفات تک نہ جاتے کہ عرفات حرم سے باہر ہے حرم کی حد پر کھڑے رہتے سو فرمایا کہ جہان سے سب لوگ چلین طواف کو تم بھی چلو اور اگلی تقصیر پر نادم ہو فَإِذَا قَضَيْتُم مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا ۗ پھر جب کرچکو تم مناسک اپنی حج کے یعنی حج کے کام جو مقرر ہین اُسمین سب کرچکو تو پھر یاد کرو خدائے تعالیٰ کو جیسے کہ یاد کرتے ہو تم اپنے باپ دادا کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیدا ہونے سے پہلے دستور تھا کہ حج کرکے تین دن تک خوشی کرتے اور اپنے باپ دادا کی بڑائیان کرتے سو خدائے تعالیٰ نے اس بات کو منع کیا

اور فرمایا کہ خدا سے تعالیٰ کو یاد کرو جو بہت زیادہ بہتر ہے باپ دادا کی بڑائی سے خدا سے تعالیٰ کو بزرگی سے یاد کرنا فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۝ پھر کوئی شخص ہی آدمیوں سے جو وہ کہتا ہی کہ ای پروردگار ہمارے دے ہمکو دنیا مین مال اور عزت دنیا کی اور نہین ہے اُسکو واسطے جہان مین کچھ حصہ نعمت سے وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ اور لوگون سے کوئی شخص ہی جو کہتا ہی کہ اے پروردگار ہمارے دے ہمکو اس جہان مین نیکوئی یعنی توفیق بندگی کی دے دنیا مین اور اُس جہان مین دے نیکی یعنی گناہ بخش دے آخرت مین اور پناہ دے ہمکو عذاب آگ سے اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ۭ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ وہ لوگ جو دین اور دنیا کی نیکیان مانگتے ہین اُن لوگون کے واسطے ہے حصہ پورا اُن چیزون سے جو کام کیے ہین اُنھون نے دنیا مین اور خدا سے تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہی جو ایک دم مین حساب سب سے لیوگا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ۭ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ اور یاد کرو خدا سے تعالیٰ کو بیچ دنون گنتی کے جو دو تین دن ہین عید قربانی کے بعد یعنی تکبیر کہو پھر جو کوئی جلدی کرے جانے کی دو دن مین یعنی تین دن نہ رہے تو پھر کچھ نہین گناہ اُسپر اور جو کوئی ڈھیل کرے جانے مین یعنی تین دن تک منا مین رہے پھر تو بھی کچھ گناہ نہین اُس پر جو کوئی پرہیز کرے حج کرکے عمرے کے تمام کرنے تک پرہیزگاری مین رہے اور ڈرو خدا سے تعالیٰ سے ہر کام مین ہر وقت اور جانو وہ کہ مقرر تم سب کو خدا ہی تعالیٰ کی طرف اُٹھ کر قبرون سے جمع ہونا ہے حساب دینے کو آپ۔ ذکور حج کا تمام ہوا وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰي مَا فِيْ قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ۝ اور لوگون سے وہ ایک شخص ہی جو خوش آوے ہی تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسکی بات دنیا کی زندگانی کے کامون مین اور وہ گواہ کرتا ہی خدا سے تعالیٰ کو اپنی بات پر یعنی ظاہر کرتا ہی قسم کھاکر کہ مین سچا ہون اور وہ دراصل بڑا ہی لڑا کا دشمن ہی سو وہ شخص ایک منافق تھا اُسکا نام اَخنس تھا حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور قسم خدا سے تعالیٰ کی کھا کر اپنی محبت اور ایمان ظاہر کیا اور جب پھرا مدینے سے تو ایک کھیت کو جاتے ہوے راہ مین جلا دیا اور مسلمانون کے کتنے جانورون کی کونچین کاٹ گیا جیسے کہ خدا سے تعالیٰ فرماتا ہی وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ۝ اور جب پھرا تیرے پاس سے تو پھرا ملک مین خرابی کرتا ہوا شہرون مین اور ویران کرے کھیتی کو اور مارے جانورون کو اور خدا سے تعالیٰ دوست نہین رکھتا خرابی کرنے والون کو وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ۭ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ اور جب کہین اُس منافق کو کہ ڈر خدا سے تعالیٰ سے تو پکڑ لاوے اُسکو غرور کفر کا گناہ پر یعنی کہا نہ مانے اور ضد چڑھے اُسپر پھر کفایت کرے اُسے آگ دوزخ کی اور بہت بُری ہے آگ دوزخ کی بچھونا وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَاۗءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ اور لوگون سے ایک شخص وہ ہی جو بیچتا ہی اپنی جان کو جو ڈھونڈھتا ہی خوشی خدا سے تعالیٰ کی اور اپنی جان کو عزیز نہین رکھتا اور خدا سے تعالیٰ بہت مہربان ہی اپنے بندون پر جو اُسکی خوشی مین اپنی جان حاضر کرتے ہین يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَاۗفَّةً ۠ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ ای وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تو داخل ہوا اسلام مین پورے ایک بار کچھ دل مین خلل باقی نہ رکھو کسیطرح کا اور تم تابعداری نکرو شیطان کے قدمون کی یعنی اُسکے بہکائے پر نہ چلو جو بیشک شیطان واسطے تمھارے دشمن ہی صریحا فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ پھر اگر تم کانپ جاؤ بعد اُسکے جو آئے تم پاس حکم شریعت کے کھلے ہوے صاف ہین تو پھر جان رکھو اور یقین سمجھو وہ کہ خدا سے تعالیٰ بڑا زبردست ہی مضبوط کام کرنے والا هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ ای کیا راہ دیکھتے ہین یعنی انتظار نہین کرتے یہ لوگ مگر ایسے کی راہ دیکھتے ہین جو آوے خدا سے تعالیٰ یعنی عذاب خدا سے تعالیٰ کا بیچ سائبان بدلی کے اور فرشتے عذاب لیکر آوین جیسے اگلی امت پر آیا تھا عذاب اور فیصل کیا جاوے کام یعنی ہر ایک کو جزا ملے اُسکے کامون کے لائق اور خدا سے تعالیٰ ہی طرف پھیرنا ہی سب کامون کا یعنی نیک اور بد کامون کا سب کے اور حکم اُنکے سزا اور بدلے کا خدا سے تعالیٰ ہی کی حضور سے ہوگا آخر کو سَلْ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍۢ بَيِّنَةٍ ۭ وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُ

نصف

ع ۱۴ ۲۵ ۹

فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وہ پوچھ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی اسرائیل سے کہ کتنی دین ہمنے بنی اسرائیل کی کتاب مین آیتین کھلی ہوئین روشن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف مین پھر جو کوئی بدلے خدائے تعالیٰ کی نعمت کو بعد اُسکے جو آچکی ہو وہ نعمت اُسے پھر بیشک خدائے تعالیٰ بہت بڑا عذاب کرنے والا ہے آیتون کے بدلنے والون پر جو دنیا مین مارا جاوے اور لُوٹا جاوے مسلمانون کے ہاتھ سے یا جزیہ دیوے اور رُسوا ہو وے اور قیامت کو دوزخ مین رہیگا ہمیشہ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور خوب بنایا ہی کافرون کے واسطے جینا دنیا کا اور کافر اشراف دولتمند ہنستے ہین مسلمان غریب محتاجون کو جب دیکھتے محتاج اصحابون کو جیسے حضرت بلالؓ اور عمارؓ ایسے لوگون کو دیکھکر ہنستے اور کہتے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھو جو کہتا ہی اُن گداؤن محتاجون سے کام جہان کا بنتا ہون اور عرب کے سردارون کی تیخی اور بڑائی موقوف کرتا ہون اگر کام اسکا سچ ہوتا تو سردار اور اشراف عرب کے اُسکے رفیق ہوتے نہ کہ یہ آپ گدا محتاج سو حق تعالیٰ فرماتا ہی وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ اور وہ لوگ جو پرہیزگاری کرتے ہین شرک سے اور گناہون سے بچے رہتے ہین وہ بلند اور اونچے ہونگے قیامت کے دن کافر دولتمندون سے بھی اور خدائے تعالیٰ روزی دیتا ہی جسکو چاہتا ہی بے شمار بخشتا ہی كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ تھے لوگ سب قوم ایک دین مذہب پر یعنی حضرت آدمؑ اور اولاد اُنکی اول سب ایک دین پر تھے بعد اُسکے دین مین اختلاف کیا تب پھر اُٹھائے یعنی پیدا کیے اور بھیجا خدائے تعالیٰ نے خوشخبری دینے والے بندگی کرنیوالے کو ثواب کے اور ڈرانیوالے گناہ کرنے والون کو عذاب سے اور بھیجا ساتھ اُن پیغمبرون کے کتاب کو جو حکم شریعت کا بیان کرے کہ اس طور سے بندگی کرو سو وہ کتابین سچ اور درست ہین بھیجی ہوئین تو حکم کرین لوگون مین وہ پیغمبر سچ اُس خبر کے جو وہ جھگڑتے ہین وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اور جھگڑا نہین ڈالا دین مین مگر کتاب والون نے یعنی یہود اور نصاریٰ ہی نے جھگڑا ڈالا ہی بعد اُسکے جو آئے اُن پاس معجزے اور آیتین کھلی ہوئین سو جھگڑا اُنکا بے سمجھی سے نہین ہی بلکہ خوب سمجھتے ہین پر ضد ہی اُنمین جو اُس ضد سے جھگڑتے ہین پھر راہ دکھائی خدائے تعالیٰ نے دین کی اُن لوگون کو جو ایمان لائے اُس چیز مین جسمین وہ جھگڑتے تھے سو وہ سیدھی اور درست راہ دکھائی مومنون کو خدائے تعالیٰ نے اپنے حکم سے اور خدائے تعالیٰ دکھاتا ہی جسے چاہتا ہی طرف سیدھی راہ دین اسلام کی **فائدہ** خدائے تعالیٰ نے کتنے نبی اور کتابین بھیجین پر اسواسطے نہین کہ ہر امت کو جدی راہ بتادی بلکہ سب پیغمبرون کی امت کو ایک ہی راہ فرمائی جب وہ اُمت اُس راہ سے بہکی تو اور پیغمبر آیا اور جب اُس کتاب سے بہکی تو اور کتاب بھیجی خدائے تعالیٰ نے اُسے ایک راہ کے قائم کرنے کو اُسکی مثال یہ ہی جیسے کہ تندرستی ایک ہی اور بیماریان بیشمار جب ایک مرض پیدا ہوا ایک دوا اور پرہیز اُسکے موافق فرمایا جب دوسرا مرض پیدا ہوا دوسری دوا اور پرہیز اُسکے موافق فرمایا اب آخر کی کتاب مین ایسی راہ فرمائی ہی جو سب مرض سے بچاوے اور سب کے بدلے یہی کفایت ہوئی سو وہ آخر کی کتاب یہ قرآن شریف ہی اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ اے کیا تم سمجھتے ہو اے مسلمانو وہ کہ داخل ہوگے بہشت مین اور نہین آیا تم پاس احوال اُن لوگون کا جو گذرگئے پہلے تم سے اگلے پیغمبر اور اُنکی اُمت مومن جو پہنچیان اُنپر سختیان اور نامرادیان اور مصیبتین جو کانپ گئی نہایت محنت اُٹھانے سے یہانتک کہ کہا اُنکو پیغمبر نے اور مسلمان جو ایمان لائے تھے اُن پیغمبرون کے ساتھ یہ کہا عاجز ہوکر کہ کب آویگی مدد خدائے تعالیٰ کی پھر خدائے تعالیٰ نے اُس پیغمبر کو اپنی رحمت سے خبر دی کہ جانو وہ کہ مدد خدائے تعالیٰ کی نزدیک ہی خاطر جمع رکھو يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ پوچھتے ہین تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کیا چیز مال سے باٹین لوگون کو اور خرچ کرین سو تو کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسکے جواب مین کہ وہ جو بانٹتے ہو اور خرچ کرتے ہو تم مال سے قائدے کے پھر واسطے ماں باپ کے ضرور ہی خرچ کرنا اور نزدیکی کنبے داروں کے واسطے بانٹنا چاہیے مال اور اُنکے واسطے خرچ کیا چاہیے جنکی چھوٹی عمر مین باپ گیا اور محتاجون کو دو اور راہ کے مسافرونکو دو جنکی راہ کا خرچ نہو اور جو کچھ کرتے ہو تم نیک کامون سے پھر خدائے تعالیٰ بیشک جانتا ہی اُن کامون کو سب کامون سے خبردار ہی سب کا بدلہ دیویگا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ

وتفسیر لازم

ع ۲۶ ۳

وَاللّٰہُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ لکھا گیا تم پر یعنی فرض ہوا اور حکم ہوا تم پر لڑائی دین کے دشمنون سے اور وہ لڑائی بری لگتی ہی تمکو اور تمھارا جی نہین چاہتا اسواسطے کہ اسمین خرچ مال کا اور ڈر جان کا ہی اور شاید وہ کہ جسکو تمھارا جی نہ چاہے اور وہ دراصل بہتر ہی تمھارے حق مین جو دنیا مین لوٹ اور عوت غلبے کی ہی اور آخرت مین درجہ شہادت کا اور شاید وہ کہ جس چیز کو تمھارا دل چاہتا ہی اور وہ بری ہی تمھارے واسطے اور خدا ے تعالیٰ جانتا ہی جسمین بھلائی ہی تمھارے حق مین اور تم اُسے نہین جانتے یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الشَّھْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِیْہِ پوچھتے ہین مسلمان تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مہینے حرام کے سے کہ اسمین لڑائی لڑنی کیونکر ہی **نقل** حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک فوج بھیجی تھی کافرون پر اُنھون نے کافرون کو مارا اور لوٹ لائے پر مسلمانون نے جانا کہ وہ دن جمادی الاخری کا ہی اور وہ غرہ رجب کا تھا کافرون نے اس بات پر طعنہ دیکر کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حرام مہینے کو بھی حلال کیا اور اپنے لوگون کو رخصت دی تو حرام مہینون مین بھی لڑائی لڑین اور لوٹین اور مسلمانون نے آنکر پوچھا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمسے شبہے مین یہ کام ہوے اسکا کیا حکم ہی تب یہ آیت اُتری کہ قُلْ قِتَالٌ فِیْہِ کَبِیْرٌ وَصَدٌّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَکُفْرٌ بِہٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاِخْرَاجُ اَھْلِہٖ مِنْہُ اَکْبَرُ عِنْدَ اللّٰہِ وَالْفِتْنَۃُ اَکْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ لڑنا حرام مہینون مین بڑا گناہ ہی اور پھیر رکھنا لوگون کو خدا ے تعالیٰ کی راہ سے یعنی اسلام لانے کو منع کرنا اور آپ نہ ماننا دین اسلام کو اور روکنا مسجد حرام سے یعنی مکے کی زیارت سے منع کرنا اور نکال دینا مکے کے رہنے والون کے بہت بڑا گناہ ہے نزدیک خدا ے تعالیٰ کے حرام مہینے مین لڑنے کے گناہ سے اور شریک بتانا ساتھ خدا ے تعالیٰ کے اور لوگون کو مسلمان نہونے دینا بہت بڑا گناہ ہے حرام مہینے کی لڑائی سے وَلَا یَزَالُوْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ حَتّٰی یَرُدُّوْکُمْ عَنْ دِیْنِکُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا اور ہمیشہ ایسے مین لگ رہے یہ مشرک جو لڑین تم سے اے مسلمانو یہانتک لڑین جو پھیرین تمکو تمھارے دین اسلام سے اگر مقدور پائین تو ہرگز کمی نکرین وَمَنْ یَّرْتَدِدْ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِہٖ فَیَمُتْ وَھُوَ کَافِرٌ فَاُولٰٓئِکَ حَبِطَتْ اَعْمَالُھُمْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ ۝ اور جو کوئی پھرے تم مین سے اپنے دین اسلام سے اور پھر مرجاوے اور کافر ہی ہو جاوے مرنے کے وقت تک پھر ایسے لوگ جو کافر ہی مرین تو ضائع اور اکارت جاوین نیک کام اُنکے دنیا مین اور آخرت مین اور وہ لوگ رہنے والے ہین دوزخ کی آگ مین سو وہ اُس آگ مین ہمیشہ رہینگے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ ھَاجَرُوْا وَجٰھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰہِ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے خدا اور رسول اللہ پر اور سب حکم مانین اور لوگ جو نکلے اپنے وطن سے اور لڑے کافرون سے خدا ے تعالیٰ کی راہ مین جو اُس لڑائی مین کچھ غرض اپنی نہ تھی وہ لوگ امیدوار ہین خدا ے تعالیٰ کی رحمت سے اور خدا ے تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے اپنے بندون پر یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ قُلْ فِیْھِمَآ اِثْمٌ کَبِیْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثْمُھُمَآ اَکْبَرُ مِنْ نَّفْعِھِمَا پوچھتے ہین مسلمان تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم شراب اور جوے کا کہ شراب اُسوقت حلال تھی خدا ے تعالیٰ نے فرمایا کہ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو شراب کے حق مین اور جوے کے کھیلنے مین گناہ ہے بہت اور نفع بھی ہی لوگون کو اور گناہ اُن دونون کا مون کا بہت بڑا ہے شراب کے پینے مین اور جوا کھیلنے مین یہ دونون کام مت کرو وَیَسْئَلُوْنَکَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ ۝ قُلِ الْعَفْوَ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّکُمْ تَتَفَکَّرُوْنَ ۝ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اور پوچھتے ہین مسلمان تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کیا خرچ کرین اور باٹین لوگون کو اپنے مال سے تو کہہ کہ جو کچھ کہ زیادہ ہو تمھین اپنے گھر کے خرچ سے اور بچ رہے ایسی طرح بیان کرتا ہی خدا ے تعالیٰ تمھارے واسطے حکم تو شاید کہ تم دھیان اور فکر کرو دنیا اور آخرت کے کامون مین جو دنیا کے کامون کا آخر فنا ہے اور آخرت کے کامون کا بدلہ ہمیشہ کی نعمت رہنے والی ہے وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْیَتٰمٰی قُلْ اِصْلَاحٌ لَّھُمْ خَیْرٌ وَاِنْ تُخَالِطُوْھُمْ فَاِخْوَانُکُمْ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ وَلَوْ شَآءَ اللّٰہُ لَاَعْنَتَکُمْ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ۝ اور پوچھتے ہین مسلمان تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یتیمون کے احوال سے تو کہہ بنانا اُنکے کام کا بہتر ہی یعنی اُنکے مال کی امانت داری اور اُنکی پرورش اچھی طرح ضرور کیا چاہیے اور اُنکا خرچ ملا لو تم اپنے ساتھ تو وہ بھائی ہین تمھارے دین مین اور خدا ے تعالیٰ جانتا ہی خرابی کرنے والون کو جو یتیمون کا مال خراب کرتے ہین کام بنانے والون سے پہچانتا ہی خدا ے تعالیٰ یعنی جو کوئی اُنکا مال خراب کرتے ہین اور جو کوئی احتیاط سے رکھتا ہی اور جتنا اُنھین ضرور ہی یتیمون کے خرچ مین لگاتا ہی سب خدا ے تعالیٰ بڑا زبردست ہی مضبوط کام بنانے والا **نقل** کہتے ہین کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرثد صحابی کو جو بڑا بہادر تھا مکے مین بھیجا اسواسطے کہ جو غریب مسلمانون کو کافرون سے چھپا کر مدینے مین لے آوے اور مرثد کو پہلے

مسلمان ہونے سے مکے مین ایک عورت سے دوستی تھی جب یہ مکے مین پونہچے تو اُس عورت نے چاہا کہ صحبت کرے مرثد نے کہا کہ اب مسلمان ہوا مین زنا نہین کرتا اُس عورت نے کہا اگر یون نہین تو نکاح کرلے مرثد نے کہا کہ یہ بھی بغیر رخصت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہین ہوسکتا مرثد نے مدینے مین آن کر یہ احوال ظاہر کیا حضرت نے فرمایا کہ جب تک ایمان نہ لاوے تو مشرک سے نکاح درست نہین ویکر اُن ہی دنون عبداللہ رضی اللہ عنہ واحد کے بیٹے اصحابی نے اپنی لونڈی کو سبب نا فرمانی کے طمانچہ مارا وہ فریادی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ کو دلاسے سے پوچھا اُسنے کہا کہ وہ لونڈی نماز پڑھتی ہی اور روزے رکھتی ہی اور خدائے تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک جانتی ہی اور رسول اللہ کو سچا سمجھتی ہی پر بیضے وقت بات نہین مانتی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پھر وہ مسلمان ہی اُس سے نیکی کر عبداللہ نے اُسے آزاد کرکے اُسی سے نکاح کیا لوگ لگے طعنہ دینے کہ دیکھو عبداللہ نے لونڈی سے نکاح کیا اور وہ فلانی عورت مشرک دولتمند اور خوبصورت اشراف اُسے ہاتھ لگتی تھی تب آیت اُتری وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ۭ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ اور نکاح مت کرو مشرک عورتون سے جبتک ایمان نہ لاوین اور لونڈیان مسلمان بہتر ہین مشرک بی بی سے اگرچہ وہ شرک کرنیوالیان بیبیان پسند آوین تمکو سبب مال ورُسن اور شرافت کے وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ۭ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ۭ اور نکاح مین نہ دو مسلمان عورتون کو مشرک مردون کے جبتک ایمان نہ لاوین وہ مرد مشرک اور غلام مسلمان بہتر ہین شرک کرنیوالے صاحبون سے اگرچہ وہ شرک کرنے والے پسند آوین تمکو سبب دولت اور صورت کے اُولٰۗىِٕكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ وہ لوگ مشرک مرد اور عورت بلاتے ہین دوزخ کی آگ کی طرف اور خدائے تعالیٰ بلاتا ہی بہشت اور بخشش کی طرف اپنے حکم سے اور بیان کرتا ہی اپنے حکم لوگون کو شاید کہ نصیحت مانین لوگ اور خبردار ہوین **فائدہ** پہلے مسلمان اور کافرین نسبت ناتا جاری تھا اس آیت سے ٹھیرا اگر مرد نے یا عورت نے شرک کیا اُنکا نکاح ٹوٹ گیا شرک یہ کہ اللہ کی صفت کسی اور مین جانے مثلاً کسی کو سمجھے کہ اسکو یہ بات معلوم ہے یا وہ جو چاہے سو کرسکتا ہے یا ہمارا بھلا یا بُرا کرنا اُسکے اختیار مین ہے اور یہ کہ اللہ کی تعظیم کسی اور پر خرچ کرے مثلاً کسی چیز کو سجدہ کرے اور اُس سے حاجت مانگے اُس کو مختار جان کر باقی یہود اور نصاریٰ کی عورت سے نکاح درست ہی اُنکو مشرک نہین فرمایا وَيَسْـَٔـلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ۭ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَاۗءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۝ اور پوچھتے ہین مسلمان تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم حیض کا تو کہہ کہ وہ گندگی اور ناپاکی ہی پھر چھوڑدو اور دور رکھو عورتون کو حیض کے دنون مین اپنی صحبت سے یعنی اُن سے حیض کے وقت صحبت نہ کرو جب تک وہ پاک ہوین اور ستھرائی کرلین تب پھر جاؤ اُن پاس اور صحبت کرو جہان سے حکم دیا خدائے تعالیٰ نے یعنی جس راہ بچہ پیدا ہوتا ہی اُس راہ صحبت کرو بیشک خدائے تعالیٰ دوست رکھتا ہی اور پسند کرتا ہی توبہ کرنے والون کو اور دوست رکھتا ہی پاک لوگون کو اوتمھارون کو نِسَاۗؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۠ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۡ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ عورتین تمھاری کھیتی ہین پھر آؤ اپنی کھیتی کرنے مین یعنی وہ کام کرو جس سے اولاد پیدا ہوتی ہی جدھر سے اور جسطرح سے چاہو تم یعنی روبرو سے یا کروٹ سے یا پیٹھ کی طرف سے مختار ہو اور آگے کا دھیان رکھو یعنی اولاد کی نیت رکھو اور ڈرو خدائے تعالیٰ سے اور یقین جانو وہ کہ تمکو اُسکے پاس جانا ہے ایک دن روبرو ہونا ہی اور خوشخبری دے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایمان لانے والونکو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے عورتو تمکو کھیتی اور کھیتی اُسے کہتے ہین جس جگہ بیج کو بوئے تو اُگے یعنی اُس راہ سے صحبت کرو جہان سے اولاد پیدا ہووے وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اور مت کرو خدائے تعالیٰ کے نام کو تختہ اپنی قسمون کھانے کا یعنی نیکی کرو خدائے تعالیٰ کے نام کو منع کرنے والا اس بات کا کہ نیکی کرو لوگون سے اور پرہیزگاری کرو اور صلح کرو درمیان لوگون کے اور خدائے تعالیٰ سب کچھ سُنتا ہی اور سب کا احوال جانتا ہی یعنی خدائے تعالیٰ کی قسم اچھے کام چھوڑنے پر کھائی جیسے کہ ماں باپ سے نہ بولون یا اس فقیر کو خیرات نہ دون اور اگر ایسی قسم کھا جاوے تو توڑے اور کفارہ دے لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝ نہین پکڑتا تمکو خدائے تعالیٰ بیہودہ اور نکمی قسمون تمھاری کے ولیکن پکڑتا ہی تمکو خدائے تعالیٰ ساتھ اُس کام کے جو کرتے ہین تمھارے دل اور خدائے تعالیٰ بخشنے والا تحمل کرنے والا ہے بیہودہ قسم وہ ہے جو مُنھ سے نکل جاوے اور دل کو خبر نہو دی اُس قسم کا کفارہ نہین ہے

ع ۱۱ ۲۷

ع ۱۲ نہین ترک کرتے طرح سے

اور اگر جان کر قسم کھاوے پھر توڑے تو اسکا کفارہ لازم ہے اور کفارے کا بیان آگے آویگا لِلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِن نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ ۖ فَإِن فَآءُو فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ واسطے اُن لوگون کے جو قسم کھاتے ہین اپنی جورون سے تو اُنکو ٹھیرا چاہیے چار مہینے پھر اگر ملجاوین تو پھر بیشک خدا ی تعالے بخشنے والا مہربان ہی کہ قسم کھا کر توڑے اور کفارہ قسم کا دیوے تو معاف کرے خدا ے تعالی یعنی کوئی اگر اپنی عورت سے قسم کھاوے کہ مین تجھسے نہ ملونگا پھر اگر چار مہینے کے اندر عورت سے ملے تو قسم کا کفارہ دیوے اور جو چار مہینے گذر جاوین تو طلاق ہوجاوی وَإِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَإِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ اور اگر قصد کرین طلاق دینے کا پھر خدا ے تعالی سُننے والا ہی قسم کھانے والے کی بات کو جاننے والا ہی قسم کھانیوالے کے قصد کو فائدہ یعنی جس نے قسم کھائی کہ اپنی عورت پاس نہ جاوی تو چار مہینے مین جاوے اور قسم کی کفارت دے نہین تو طلاق ٹھیرا وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ ۚ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَن يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ إِن كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اور طلاق پائی ہوئی عورتین راہ دیکھین آپ تین حیض تلک اور اُن عورتون پر حلال اور روا نہین جو چھپا رکھین اُسکو جیسے پیدا کیا ہی خدا ے تعالی نے اُنکے پیٹون مین بچے اگر ہین وہ عورتین جو یقین سے ایمان لائی ہین خدا ے تعالی پر اور قیامت کے دن پر یعنی وقت طلاق کے اگر پیٹ سے ہوئی عورت تو کہدے کہ میرے پیٹ مین بچہ ہی چھپا وے نہین وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي ذَٰلِكَ إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا ۚ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۖ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ اور خاوند اُن عورتون طلاق پائی ہوؤن کے بہتر اور لائق زیادہ ہین واسطے پھیر لینے اپنی جورؤن کے ان دنون مین یعنی اگر طلاق دے تو پھر چاہیے کہ مل جاوین چار مہینے کے اندر اگر چاہین صلح کرلیوین اور عورتون کا بھی حق ہی جیسا کہ حق ہی مردون کا اُنپر ساتھ اچھی گذران کے اور موافقت کے اور مردون کو عورتون پر زیادتی ہے جو مہر اور ہر روز کا سب خرچ عورتون کا اُنکے ذمہ ہے اور طلاق دینا اور پھر ملا لینا عورتون کو مردون کے اختیار ہی اور خدا ے تعالے زبردست اور مضبوط کام کرنے والا ہے الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ ۖ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ ۗ طلاق دو بار تک ہی جسمین رجعت ہو اسلام سے پہلے اگر دس بار طلاق دیتے تو پھر تب بھی رجعت تھی یعنی پھر مل جاتے تھے خاوند جورؤن سے اور بعضے شخص عورتون کے ستانے کو طلاق دیتے اور جب عدت پوری ہونے کو آتی تو رجعت کرلیتے پھر کئی دن پیچھے پھر طلاق دیتے اسواسطے حکم آیا کہ طلاق جسمین رجعت ہی دو ہی بار تک ہی پھر دو طلاق کے بعد رواہی پھر لے لینا جورو کو اپنے پاس موافق دستور کے یا چھوڑ دینا ہی بھلی طرح سے پھر بعد عدت کے رجعت باقی نہین رہتی اگر دونون راضی ہون تو دوبارہ نکاح کرلین اور اگر تیسری بار طلاق دیوے تو پھر نکاح بھی درست نہین ہی جبتک اور خاوند اُس سے نکاح کرکے صحبت نہ کرلیوے وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَن تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا إِلَّا أَن يَخَافَا أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ ۖ اور حلال نہین ہی تمکو اے مردو وہ کہ پھیر لو جو کچھ کہ تمنے دیا ہو اپنی عورتون کو مگر خاوند کچھ دیوی تو اُس سے پھیر لینا منع ہی مگر تب کہ ڈرین دونون خاوند اور عورت کہ قائم اور مضبوط نہ رکھ سکینگے حکم خدا ی تعالی کا فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ ۗ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَعْتَدُوهَا ۚ وَمَن يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ پھر اگر ڈرو تم اے مسلمانو کہ وہ مرد اور عورت قائم اور درست نہ رکھ سکینگے حکم خدا ی تعالی کے یعنی اُنکی گذران موافقت سے آپس مین نہوگی اور مرد عورت ایک دوسرے سے بیزار ہین تو پھر گناہ نہین اُن دونون پر یہ کہ عورت پھر کچھ اپنی بچے دیکر چھٹین اُس مرد کے نکاح مین سے چھٹا لیوے اسی خلع کہتے ہین یہ حکم طلاق کا اور رجعت اور خلع کا سب حدین باندھین خدا ی تعالی کی ہین پھر اے مسلمانو ان حدون سے آگے نہ بڑھو اور جو کوئی بڑھ جاویگا ان حدون سے پھر وہی لوگ ظالم ہین گنہگار فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ ۗ فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَن يَتَرَاجَعَا إِن ظَنَّا أَن يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ ۗ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ پھر اگر طلاق دیوے تیسری بار اپنی عورت کو پھر وہ عورت حلال نہین اُس مرد کو بعد تین طلاق کے جبتک کہ وہ عورت نکاح مین آوے اور خاوند دوسرے کی اور وہ خاوند دوسرا صحبت کرکے اپنی خوشی سے طلاق دیوے پھر کچھ گناہ نہین اول کے خاوند پر نہ اُس عورت پر جو پھر ملین نیا نکاح کرکے بعد عدت دوسرے خاوند کی اگر جانین کہ دونون یہ مرد و عورت قائم رکھینگے حکم خدا ے تعالی کے یعنی آپس مین حق ایک دوسرے کا ادا کرینگے اور یہ حدین باندھی ہوئی ہین خدا ے تعالی کی جو بیان کرتا ہی اُن حدون کو واسطے اُس قوم کے جو جانتے ہین کہ یہ حکم خدا ے تعالی کی طرف سے ہین فائدہ یعنی تیسری طلاق کے بعد پھر مل نہین سکتی اگرچہ دونون راضی بھی ہون تب بھی نکاح درست نہین جب تک کہ عدت کے بعد اور کسی غیر مرد سے نکاح کرکے صحبت کے بعد وہ مرد اپنی خوشی سے طلاق دیوی پھر عدت بیٹھکر عورت پہلے خاوند سے نکاح کرے تب درست ہی وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ سَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ ۖ ع ۲۰ ۱۲

وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوا ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ ۚ اور جب طلاق دی تمنے عورتون کو اور پونہچین اپنی عدت کی مدت کو تو پھر ملا لو اپنے ساتھ اُنکو موافق دستور کے موافقت سے یا چھوڑ دو اُنکو بھلی طرح رضامندی سے اور بندست کرو عورتون کو دکھ پونہچانے کے واسطے تو زیادتی کرو اُن پر یعنی یہ نکرو کہ عورت کو طلاق دو پھر جب نزدیک عدت کے پونہچین تو پھر ملا لو اپنے ساتھ پھر کئی دن پیچھے پھر طلاق دو پھر اسی طرح ملو پھر طلاق دو ستانے کو اور دکھ پونہچانے کو ملو تو اچھے سلوک سے رہو یا چھوڑ دو تو خوشی سے اچھی طرح چھوڑ دو جو وہ عورت مختار رہے اپنے نفس کی اور جو کوئی کریگا اسطرح عورت کے ستانے کو پھر اُسنے ضرر ظلم کیا اپنے اوپر آپ وَلَا تَتَّخِذُوٓا ءَايَٰتِ اللَّهِ هُزُوًا ۚ وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ أَنزَلَ عَلَيْكُم مِّنَ الْكِتَٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُم بِهِ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوٓا أَنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ ۝ اور مت ٹھیراؤ خدا ے تعالیٰ کی آیتون کو جو حکم آئے ہین ہنسی اور مزاح نہ سمجھو اُنکو یعنی حکم بجا لانے مین سستی اور ڈھیل نکرو اے مسلمانو اور یاد کرو تم نعمتین خدا ے تعالیٰ کی جو انعام کین تمپر اور اُسے یاد کرو جو اُتارا ہی قرآن شریف تمپر اور حکم شریعت کی نصیحت کرتا ہی تمکو خدا ے تعالیٰ حکم قرآن کے اور ڈرو خدا ے تعالیٰ سے حکم نہ ماننے مین اور جانو وہ کہ خدا ے تعالیٰ سب چیز کی خبر رکھتا ہی کچھ بات اُس سے چھپی ہوئی نہین ہی وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَن يَنكِحْنَ أَزْوَٰجَهُنَّ إِذَا تَرَٰضَوْا بَيْنَهُم بِالْمَعْرُوفِ ۗ اور جب طلاق دی تمنے اپنی عورتون کو پھر منع نہ کرو اُن طلاق دی ہوئی عورتون کو جو نکاح کر لین پھر اپنے اُن ہی خاوندون سے جبکہ راضی ہوون وہ دونون آپس مین موافق دستور کے یہ حکم ہی عورت کے وارثون کو کہ اگر خاوند نے ایک بار یا دو بار طلاق دیکر عدت کے اندر رجوع یعنی چاہے کہ اپنی عورت سے ملے تو عورت کو منع نکرو یا عدت تمام ہو جاوی اور دونون عورت مرد راضی ہون نکاح کرنے کو تو چاہیے کہ وارث منع نکرین اور نیا نکاح کر دو اُس اگلے خاوند سے ذَٰلِكَ يُوعَظُ بِهِ مَن كَانَ مِنكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْءَاخِرِ ۗ ذَٰلِكُمْ أَزْكَىٰ لَكُمْ وَأَطْهَرُ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝ یہ حکم نصیحت دیے جاتے ہین اُس شخص کو جو ہی تم مین کہ ایمان لایا ہے خدا ے تعالےٰ پر اور قیامت کے دن پر اس نصیحت مین تمکو ستھرائی ہی اور بہت پاکیزگی ہی تمھارے حق مین جو رجعت کرنے مین دوسرا خاوند نہ دیکھے اور نکاح کرنے مین اندیشہ حرام کا عورت نہ کرے اور خدا ے تعالیٰ جانتا ہی کہ جیسی مرد کو عورت کی خواہش ہی اُس سے زیادہ عورت کو مرد کی خواہش ہے اور تم نہین جانتے اُن کے دلون کی بات کو اور خیال کو وَالْوَالِدَٰتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَٰدَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ ۖ لِمَنْ أَرَادَ أَن يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ ۚ وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُۥ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ اور بچے والی عورتین دودھ پلاوین اپنے بچون کو دو برس پوری جو کوئی کہ چاہے پورا کرے دودھ پلانا بچے کو اور بچے کے باپ پر ہی باپ کے کنبے پر ہے روٹی اور کپڑا اُن عورتون کو دودھ پلانے والیون کا ساتھ خوشی اور انصاف کے موافق دستور کے اگر مرد نے عورت کو طلاق دی اور بچہ دودھ پیتا ہی یا طلاق کے بعد کئی دن پیچھے پیدا ہوا تو دودھ پلاوے دو برس تک وہی مان جنے والی اپنے بچے کو اور اُس عورت کا خرچ کھانے پینے کا اُس بچے کا باپ دیوے اور اگر باپ مر گیا ہو تو اُسکے وارث اور کنبا بچے کے باپ کا دیوے اچھی طرح موافق دستور کے لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُودٌ لَّهُۥ بِوَلَدِهِۦ ۚ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَٰلِكَ ۗ تکلیف نہین دیا جاتا ہی کوئی شخص مگر اُتنی ہی جتنی اُسے طاقت ہی اور گنجایش رکھتا ہی نہ دکھ پونہچاوے مان اپنے بچے کو دودھ پینے کو اور نہ باپ دکھ پونہچاوے اُس بچے کو اور وارثون پر بھی یہی لازم ہے کہ دکھ نہ پونہچاوین کسی پر **فائدہ** یعنی بچے کی مان نہ کہے کہ مین دودھ نہین پلاتی اور بچے کو اُسکے باپ کے سپرد کرے تو دونون کو دکھ ہو یا باپ بچے کا اُس کی مان سے زور سے بچہ لیوے تو مان کو اور بچے کو دکھ پونہچے یا بچے کی مان دودھ پلاوے تو اُسکے روٹی کپڑے کی خبر اچھی طرح نہ لیوے اور اگر باپ بچے کا مر گیا ہو تو اُسکے وارثون پر بھی یہی لازم ہی کہ دکھ نہ پونہچاوین فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَن تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ۗ پھر اگر چاہین مان باپ اُس بچے کے کہ دودھ چھُٹا لیوین دو برس کے اندر ہی آپس مین راضی ہو کر دونون اور مشورت کر کے پھر نہین گناہ اُن دونون پر سبب رضامندی دونون کے وَإِنْ أَرَدتُّمْ أَن تَسْتَرْضِعُوٓا أَوْلَٰدَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِذَا سَلَّمْتُم مَّآ ءَاتَيْتُم بِالْمَعْرُوفِ ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوٓا أَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ اور اگر چاہو تم اے مردو کہ دودھ پلوا لو اپنے بچون کو اور کسی دودھ پلانے والی سے سو اے اُسکی مان کے تو بھی پھر کچھ گناہ نہین تمپر کہ دے چکو تم اُس بچے کی مان کو وہ جو دینے کا ارادہ کر رکھا ہی تمنے خوشی سے موافق دستور کے اور ڈرو خدا ے تعالیٰ سے اور یقین جانو تم سب دیکھتا ہی خدا ے تعالیٰ جو کچھ کہ تم کرتے ہو یعنی اگر چاہے باپ کہ دائی سے بچہ پلوا لے اور اُسکی مان کو دو برس تک بند نہ رکھے تو یہ بھی وا ہی پھر اُسکے بدلے کچھ بچے کی مان کا حق نہ کاٹ رکھے وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَٰجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ۖ فَإِذَا بَلَغْنَ

اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝ اور وہ لوگ جو مر جاوین تم مین سے اور چھوڑ جاوین جورون کو
تو چاہیے کہ وہ رانڈین راہ دیکھین اپنے آپ چار مہینے اور دس دن تک جو شاید کہ پیٹ مین رانڈون کے بچہ ہو پھر جب پونہچ چکین وہ رانڈین اپنی عدت کو تب
پھر کچھ گناہ نہین تمپر ای دار تو اُس بات مین جو کرین وہ رانڈین اپنے وہ خاوند کر لین اُنکا جی چاہے تو اچھی طرح موافق دستور کے اور خدای تعالیٰ وہ جو کچھ
تم کرتے ہو سب کامون سے تمھارے خبردار ہی کچھ اُس سے چھپا ہوا نہین ہی وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنْتُمْ فِي
أَنْفُسِكُمْ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَٰكِنْ لَا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَنْ تَقُولُوا قَوْلًا مَعْرُوفًا وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي أَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوهُ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ۝ اور کچھ گناہ نہین تمپر اُسمین کہ جو اشارے
سے خبر کر دو پیغام نکاح کا اُن عورتون کو جنکو طلاق دی ہی اُنکے خاوندون نے یا چھپا رکھو اپنے جی مین اُس نیت کو خدای تعالیٰ جانتا ہی وہ کہ تم البتہ مذکور
کروگے اُن عورتون کا لیکن وعدہ مت کر رکھو اُنسے چھپا ہوا مگر یہ کہ کہدو اُنسے اچھی طرح موافق دستور کے یعنی اگر کوئی شخص اپنی عورت کو طلاق دے اور ابھی
عدت اُسکی تمام نہوئی ہووے اور کوئی اور شخص چاہے کہ اُس سے نکاح کرے تو اشارے سے سُنا دی اُس عورت کو تجھے ہر کوئی عزیز رکھیگا یا یون کہے کہ میرا
بھی جی چاہتا ہی کہ نکاح کرون یا اپنے جی مین رکھے کہ جب یہ عدت سے نکلے تو مین اُس سے نکاح کرون تو کچھ گناہ نہین پر صاف نہ کہے وَلَا تَعْزِمُوا ۳۰ ع ۱۴
عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي أَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوهُ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ۝ اور نہ ارادہ کرو نکاح کا
طلاق پائی ہوئی عورتون سے جبتک عدت سے نہ نکل چکین تب تک نکاح کا ارادہ نہ کرو اور جانو وہ کہ خدای تعالیٰ جانتا ہی جو کچھ کہ تمھارے دلون مین
ہے پھر ڈرو خدای تعالیٰ سے اور جانو وہ کہ خدای تعالیٰ بخشنے والا ہی ڈرنے والون کو تحمل کرنے والا ہی جو جلد عذاب نہین کرتا گناہگارون کو لَا جُنَاحَ
عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ أَوْ تَفْرِضُوا لَهُنَّ فَرِيضَةً وَمَتِّعُوهُنَّ عَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهُ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوفِ
حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِينَ ۝ نہین گناہ تمپر اگر طلاق دو تم عورتون کو اُسوقت جو ابھی ہاتھ بھی نہ لگایا ہو اُنکو یا اُس سے پہلے طلاق دو جو مقرر کیا ہو کچھ مہر اُنکا اور
کچھ خرچ دو اُنکو جو مقدور والے پر اُسکے موافق ہی اور غریب تنگی والے پر لازم ہی اُسکے لائق یعنی ہر ایک اپنے موافق مقدور کے دیوے خوشی سے
اچھی طرح یہ لازم اور ضرور ہی نیک کام کرنے والون پر **فائدہ** اگر نکاح کے وقت مہر کا مذکور نہ آیا ہو تب بھی نکاح درست ہی پھر اگر نکاح کر کے عورت
کو ہاتھ نہ لگایا ہو اور طلاق دیوے تو مہر کچھ دینا لازم نہین لیکن کچھ دیا چاہیے البتہ اتنا کہ ایک جوڑا ہی پہننے کو دیوے اپنے مقدور کے موافق یا
ایک ہی کپڑا جیسے دوپٹہ ہی دیوے وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ
أَوْ يَعْفُوَ الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ وَأَنْ تَعْفُوا أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ اور اگر طلاق دو
اپنی نکاحیون کو پہلے ہاتھ لگانے سے اور مقرر ٹھہر چکا ہو اُنکا مہر پھر لازم ہوا تمپر اے طلاق دینے والو آدھا مہر اُس مقرر کیے ہوے کا مگر وہ آدھا مہر بھی
بخشدین عورتین اپنا مہر مرد کو یا مرد بخشدے سارا ہی مہر عورت کو جسکے اختیار مین ہی نکاح اور طلاق اور اگر تم اے مردو چھوڑ دو سارا مہر یعنی سب مہر جو مقرر
کیا ہی دو عورتون کو نزدیک ہی پرہیزگاری سے اور نہ بھلا دو بزرگی کو آپس مین کی بیشک خدای تعالیٰ جو کام کہ تم کرتے ہو دیکھتا ہی سب **فائدہ**
اگر نکاح کے وقت مہر مقرر ہو چکا تھا اور ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے تو آدھا مہر دینا لازم ہے پر اگر عورت وہ آدھا مہر بھی بخشدے اور نہ لیوے
یا مرد سارا ہی مہر دیوے تو بہتر ہے جو خدای تعالیٰ بڑائی دے مرد کو اور مختار کیا نکاح اور طلاق کا اپنی بڑائی رکھے تو پورا ہی مہر دیوے اس مسئلے کی
چار قسم ہو سکتی ہین یہان دو طرح کا بیان ہی ایک یہ کہ مہر نہ ٹھیرایا تھا اور ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دی اور دوسرے یہ کہ مہر ٹھہر چکا تھا اور ہاتھ لگانے سے پہلے
طلاق دی اور دو باقی مین یہ کہ مہر ٹھہر چکا تھا اور ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دی اسمین پورا مہر دیا چاہیے یہ سورہ نسا مین مذکور ہی اور دوسرے یہ کہ مہر نہ ٹھیرا تھا
اور ہاتھ لگا کر طلاق دی اسمین مہر مثل پورا دیوے مہر مثل وہ کہ جو اُسکی قوم مین رواج ہو مہر کا اور ہاتھ لگانے سے اشارہ ہی خلوت مین صحبت سے حَافِظُوا
عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ ۝ خبردار رہو نمازون پر یعنی وقت پر حضور دل سے پڑھا کرو اور بیچ کی نماز پر خبردار رہو اور کھڑی
رہو خدای تعالیٰ کے آگے ادب سے حکم بردار ہو کر **فائدہ** بیچ کی نماز مشہور عصر کی ہی جو دن اور رات کی نمازون کے بیچ مین ہی اسکا تقید زیادہ فرمایا ہی
اور طلاق کے حکمون مین نماز کا حکم فرمایا جو دنیا کے معاملے مین غرق ہو کر بندگی کرنا نہ بھولو اسواسطے عصر کی نماز کا تقید ہی جو اسوقت دنیا کا شغل زیادہ
ہوتا ہی اور وہ فرمایا کہ کھڑے رہو نماز مین ادب سے یعنی ایسی حرکت نماز مین نہ کرو کہ جس مین معلوم ہو کہ نماز نہین پڑھتے ان باتون سے نماز

ٹوٹتی ہی جیسے کھانا پینا کسی سے بات کرنا ہنسنا کسی کی طرف مُنہ پھیر کر دیکھنا فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۝ پھر اگر ڈرو تم لڑائی کے وقت دشمن سے یا جنگل مین کسی حیوان موذی سے تو پیادے پڑھ لو نماز چلتے ہی چلتے اگر کھڑے نہ رہ سکو تو یا سوار ہی پڑھو نماز لڑائی مین اشارت سے جسطرح پڑھ سکو مُنہ قبلے کی طرف ہو اور اگر ناچاری کو مُنہ قبلے کی طرف نہو تب بھی نماز درست ہی پھر جب بے ڈر ہو تم اور امن کا وقت ہووے تب یاد کرو خدائے تعالیٰ کو یعنی شکر بجا لاؤ خدائے تعالیٰ کا جسطرح کہ سکھایا تمکو آداب اور شرطین شکر کی وہ جو تم نہ جانتے تھے اَسکو وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۖ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ اور وہ لوگ جو مرجاوین تم مین سے اور چھوڑ جاوین اپنی عورتین تو وصیت کر دین اپنی عورتون کے واسطے خرچ دینا روٹی کپڑے کا ایک برس تلک کا بغیر نکالے گھر سے پھر اگر وہ عورت آپ سے نکل جاوے گھر مین سے تو پھر کچھ گناہ نہین تمپر اے وارثو اُس کے خاوند موے ہوے کی اُس کام مین جو کچھ کرین وہ راندین اپنے حق مین موافق دستور شرع کے یعنی چاہین خاوند کر لین یا اچھی پوشاک اور زیور نہین تو مختار ہین اور خدائے تعالیٰ بڑا زبردست ہی مضبوط کام کرنیوالا **فائدہ** یہ حکم اول تھا جب سے حصہ عورتون کا مقرر ہوا اور عدت چار مہینے دس دن کی ٹھیری تب سے حکم اس آیت کا موقوف ہوا وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ۝ اور واسطے طلاق دی ہوئی عورتون کے یعنی جن عورتون کو طلاق دی اور اُنکا مہر مقرر نہ تھا اُنکے واسطے جوڑا ہے مقرر دینا یعنی کچھ خرچ دیا چاہیے اچھی طرح خوشی سے موافق دستور کے لازم ہے پرہیزگارون پر جوڑا دینا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ اسی طرح بیان کرتا ہی خدائے تعالیٰ تمھارے واسطے آیتین اپنی قرآن کی شاید کہ عقل اور فکر کرو اُن آیتون کے معانی مین **فائدہ** یہان حکم نکاح اور طلاق کا تمام ہو چکا اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝ اے کیا نہ دیکھا تو نے اے دیکھنے والے اور تعجب سے نگاہ نہ کی طرف اُن لوگون کے جو نکلے تھے اپنے گھرون سے اور اپنے شہر سے اور وہ ہزارون تھے موت کے ڈر سے نکل بھاگے تھے پھر کہا اُنکو خدائے تعالیٰ نے کہ مرجاؤ جب وہ مرگئے پھر بعد مدت کے دوبارہ جلایا اُنکو خدائے تعالیٰ نے کہ بیشک خدائے تعالیٰ صاحب ہی بزرگی کا اور مہربانی کا لوگون پر لیکن بہت لوگ شکر اُسکی نعمتون اور مہربانیون کا نہین کرتے **فائدہ** ایک وقت ایک شہر مین وبا پڑی تھی اُس شہر کے سارے رہنے والے کئی ہزار آدمی وہان سے بھاگے موت کے ڈر سے ایک جنگل مین اُترے خدائے تعالیٰ نے فرشتے کو حکم کیا اُسنے آن کر کہا کہ تم سب مرجاؤ وہ چالیس ہزار یا ستر ہزار آدمی سب مرگئے اُس جنگل کے پاس جو گانوں تھے وہان کے لوگ آئے جو اُنھین زمین مین دفن کرین نہ کر سکے بہتایت سے آخر کو گرد اُنکے دیوار کھینچ دی پھر بہت برسون کے بعد وہ دیوار بھی گرگئی اور اُنکے سوائے ہڈیون کے کچھ باقی نہ رہا جب حضرت حزقیل نبی جو تیسرے خلیفہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تھے اور اُنکا گذر اُس جنگل مین پڑا اور اُنکی ہڈیان دیکھین حضرت حزقیل نے دعا مانگی کہ اے پروردگار انکو جو غضب سے تو نے مارا اب اپنی رحمت سے اِنکو جلا دے خدائے تعالیٰ نے حضرت حزقیل نبی کی دعا قبول کی اُنھین پھر جلایا جو توبہ کرین یہ احوال یہان اسواسطے مذکور فرمایا کہ ٹوکا فرون سے لڑنے مین جی نہ چھپاوین اور جانین لوگ کہ موت سے کسی طرح چھٹکارا نہین ہی وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اور لڑو کافرون سے خدائے تعالیٰ کی راہ مین واسطے دین کے اور جانو وہ کہ خدائے تعالیٰ سُنتا ہی بہانہ کرنے والون کی باتین جو لڑائی سے جی چھپاتے ہین جانتا ہی اُنکے دلون کے منصوبون کو مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ۗ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ ۠ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ کون شخص ہی ایسا جو قرض دیوے خدائے تعالیٰ کو قرض اچھا جو اُسمین جلدی نہ کرے اور احسان نہ رکھے پھر خدائے تعالیٰ دُگنا کر دے اُسکے واسطے درجے یعنی اُسکے برابر کئی دیوے بہت اور خدائے تعالیٰ ہی تنگی کر دیتا ہے اور کشایش کر دیتا ہی سب اُسی کے اختیار مین ہی اور خدائے تعالیٰ ہی کیطرف اُلٹے پھر جاؤ گے ۔ قرض حسنہ اُسے کہتے ہین جو قرض دیکر پھر مانگے نہین جبتک وہ آپ سے نہ دیوے اور احسان نہ رکھے قرض دیکر اور خدمت نہ چاہے اور اُسے حقیر نہ سمجھے **فائدہ** خدائے تعالیٰ فرماتا ہی کہ مجھے قرض دو یعنی میری راہ مین خرچ کرو جہاد مین یا محتاجون کو دو اور تنگی کا اندیشہ نہ کرو جو کشایش اور تنگی خدائے تعالیٰ کے اختیار مین ہی اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى ۘ اِذْ قَالُوْا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۝ اے کیا نہ دیکھا تو نے طرف اُس جماعت کے جو وہ سردار تھے بنی اسرائیل مین یعنی اُنکا احوال معلوم نہ کیا جو وہ سردار پیچھے وفات حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تھے جسوقت کہا اُس قوم کے سردارون نے اُسوقت کے پیغمبر کو جو حضرت اشموئیل تھے

یہ کہا کہ اٹھا کھڑا کر ہمارے واسطے ایک بادشاہ تو لڑیں ہم خدا ے تعالیٰ کی راہ مین دین کے واسطے بعد وفات حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مدت تک بنی اسرائیل کا کام بنا رہا جب انکی نیت بگڑی تب ایک غنیم کافر بادشاہ جالوت نام غالب آیا ایسا کہ انکو شہر سے نکالا اور لوٹا اور انمین بہت سی بندی پکڑ لیگیا بنی اسرائیل وہان سے بھاگ کر بیت المقدس مین جمع ہوے اسوقت حضرت اشموئیل پیغمبر تھے سرداروں نے بنی اسرائیل کے حضرت اشموئیل سے کہا کہ ہم مین سے ایک عقلمند کو بادشاہ حاکم مقرر کر جو ہم اسکی سرداری اور تدبیر سے ان کافرون کے ساتھ لڑین قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ؕ قَالُوْا وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَاَبْنَآئِنَا ؕ کہا حضرت اشموئیل نے بنی اسرائیل کے سرداروں سے کہ ہوسکتا ہی یہ بھی تمسے کہ اگر ہو حکم تمکو لڑائی کا تو تم اسوقت نہ لڑو دین کے دشمنون سے بنی اسرائیل کے سرداروں نے کہا کہ کیا ہوا ہمکو جو نہ لڑین ہم خدا ے تعالیٰ کی راہ مین اور ان ہی نے تو نکالدیا ہمکو شہر اور گھرون سے ہمارے اور بچون کے پاس سے جدا کیا یعنی بندی پکڑ لیگیا ہی ہماری قوم سے آب خدا ے تعالیٰ فرماتا ہی فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝ پھر جسوقت حکم ہوا اُنپر لڑنے کا کافرون سے تو پھر گئے حکم برداری سے مگر تھوڑے سے اُنھون مین سے حکم کے تابع رہے اور خدا ے تعالیٰ جانتا ہی ظالمون کو جو حکم نہین مانتے **فائدہ** حضرت اشموئیل نبیؑ نے اُنسے تکرار کی وہ جواب دیتے رہے اور اقرار حکم برداری کا کرتے رہے آخر کو خدا ے تعالیٰ کی جناب مین دعا مانگی کہ فرشتے اُنپر مقرر کرے حق سبحانہ تعالیٰ نے ایک عصا اور ایک باسن مین تیل حضرت اشموئیلؑ کو بھیجا اور فرمایا کہ جو کوئی تیرے گھر مین آوے اور اُسکے آنے سے اس تیل کو جوش آوے اور یہ عصا اُسکے قد کے برابر ہووے وہی شخص اس قوم کی بادشاہی کے لائق ہی حضرت اشموئیلؑ نے یہ خبر سبکو سُنادی سرداران بنی اسرائیل کے انکے گھر مین آنے لگے کسی کے آنے سے وہ تیل جوش مین نہ آیا تو ایک دن ایک سقہ یا کچھا اور کسب کرتا تھا اُسکا نام شاؤل تھا اور قد اُسکا لمبا تھا اس سبب سے اُسکو طالوت کہتے تھے وہ آیا اُسکے آنے سے تیل نے جوش کھایا اور عصا اُسکے قد کے برابر ہوا وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا ؕ قَالُوْٓا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ؕ اور کہا اُنکے نبی اشموئیلؑ نے کہ بیشک خدا ے تعالیٰ نے اُٹھا کھڑا کیا تمھارے واسطے طالوت کو بادشاہ حاکم تب کہا بنی اسرائیل کے سرداروں نے کیونکر ہو سکے اُسے بادشاہت ہمپر اور ہم بہت لائق ہین بادشاہت کے اُسکی نسبت کر اُس سے ہم اشراف ہین اور مالدار ہین اور اُسے دیا نہین بہت مال اور کشایش دولت دنیا کی جو بادشاہت کا اسباب اور سامان کرسکا تب قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ؕ وَاللّٰهُ يُؤْتِيْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ کہا حضرت اشموئیلؑ نے کہ بیشک خدا ے تعالیٰ نے پسند کیا اُسکو تمپر اور زیادہ دی اُسے کشایش عقل مین اور سمجھ مین لڑائی کی اور سرداری کی اور بدن مین بڑی دی جو خوبصورت اور ڈیل مین بھاری اور لمبا قد ہو اور خدا ے تعالیٰ ہی مالک ملک کا دیتا ہی ملک اپنا جسے چاہتا ہی اور جس کو لائق جانتا ہی اور خدا ے تعالیٰ کا بڑا فضل ہی سب کچھ جاننے والا ہی ہر ایک کا قدر اور حوصلہ اور ہمت اور بہادری **فائدہ** جب بنی اسرائیل نے یہ سُنا اور پھر کہا حضرت اشموئیلؑ سے کہ ہمین کوئی اور بھی دلیل اُسکی بادشاہت پر دکھاؤ تو ہمین یقین آوے اور ہمارا دل رجوع ہووے اسکی تابعداری کو حضرت اشموئیلؑ نے جناب الٰہی مین رجوع کی خدا ے تعالیٰ نے اور نشانی طالوت کی بادشاہت پر فرمائی کہ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ اور کہا بنی اسرائیل کو اُنکے پیغمبر اشموئیلؑ نے کہ نشانی طالوت کی بادشاہت پر اور ہے کہ جو آوے تمھارے پاس صندوق جو اُسمین تسلی خاطر ہی تمھارے پروردگار کی طرف سے اور بچی ہوئی چیزین ہین اُنمین سے جو چھوڑ گئے تھے حضرت موسیٰؑ اور ہارونؑ کی اولاد اُٹھالاوینگے اُس صندوق کو فرشتے اُسمین نشانی ہی البتہ تمھاری واسطے اگر ہو تم یقین لانے والے اشموئیلؑ نبی کی بات پر اور طالوت کی بادشاہت پر **فائدہ** بنی اسرائیل مین ایک صندوق ہمیشہ سے چلا آتا تھا اُسمین تبرکات تھے بعضے کہتے ہین کہ اُسمین تصویرین تھین سب پیغمبرون کی جو ہو چکے تھے اور عصا اور نعلین حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اور کوئی پارچہ لوح زمرد کا جسپر توریت لکھی ہوئی اُتری تھی اُس صندوق کو لڑائی مین آگے لیچلتے تھے اُسکی برکت سے خدا ے تعالیٰ بنی اسرائیل کی فتح کر دیتا تھا جب بنی اسرائیل بدنیت ہوی وہ صندوق اُنسے چھن گیا اسی سبب اُنپر مصیبت پڑی اور وہ کافر جو اُس صندوق کو لیگئے تو جہان رکھا دہین آفت پڑی وہ وہ مکان ویران ہوا اسیطرح پانچ شہر ویران ہوے جب یہان طالوت بادشاہ ہونے لگا اُن فنون کافرون نے لاچار ہو کر دو بیلون پر لاد کر ہانک دیا بعضے کہتے ہین کہ اُس صندوق کو گندگی مین دفن کر دیا تھا ہر طرح آخر کو فرشتون نے اُس صندوق کو اُٹھا لاکر طالوت کے دروازے پر رکھا بنی اسرائیل یہ نشانی دیکھکر طالوت کی بادشاہت پر یقین لائے اور سب

ع ۲ ۶ ۱۲

اُسکے حکم کے تابعدار ہوے پھر طالوت نے فوج لیکر جالوت سے لڑنے کا ارادہ کرکے کوچ کیا اور وہ موسم نہایت گرمی کا تھا فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ لا قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّيْٓ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً ۢ بِيَدِهٖ ۚ پھر جسوقت باہر نکلا طالوت شہر ایلیا سے موافق کہنے حضرت اشموئیل ؑ کے اُس لشکر کو لیکر اور کہا طالوت نے اپنے لشکر کو کہ بیشک آزماتا ہی خدای تعالی تمھین اس گرم موسم پیاس کی شدت مین ایک نہر کے پانی سے جو اب آگے آتی ہی پھر جو کوئی اُس نہر کا پانی پیویگا پس نہین ہی وہ مجھسے یعنی اوپر دین ہمارے کے اور جسنے اُسکا پانی نہ چکھا پس وہ مجھ سے ہی مگر ایک چلّو اپنے ہاتھ سے پیوے **فائدہ** کہتے ہین کہ طالوت کے ساتھ چلنے کو سب ہی ہوس سے تیار ہوے طالوت نے کہا کہ جو کوئی جوان زور آور ہو سو چلے ایسے ایسے بھی اسّی ہزار آدمی نکلے پھر طالوت نے چاہا کہ انھین آزماوے ایک منزل مین پانی نہ ملا دوسری منزل مین ایک نہر آگے آئی تو طالوت نے تقید کیا کہ جو کوئی ایک چلّو سے زیادہ پانی پیوے وہ میرے ساتھ نہ چلے اور گرمی کی شدت سے نہایت پیاس لگی جب اُس ندی پر پہونچے تو فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ۭ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ ۭ پھر سب پانی اُس نہر کا بہتون نے ایک چلّو سے زیادہ مگر تھوڑون نے اُنمین سے ایک ہی چلّو پیا وہ تین سو تیرہ ۳۱۳ آدمی تھے پھر جبکہ پار ہوا اُس ندی سے طالوت اور وہ لوگ جو طالوت کے کہنے سے ایک چلّو سے زیادہ پانی نہ پیا تھا طالوت کے ساتھ پار گئے اور کہا اُن لوگون نے جنھون نے پانی بہت پیا تھا کہ ہمین طاقت نہین آج جالوت اور اُسکے لشکر سے لڑنے کی **فائدہ** جنھون نے ایک چلّو سے زیادہ نہ پیا تھا اُنکی پیاس بجھی اور جنھون نے زیادہ پیا اُنھین زیادہ پیاس لگی اور اُسی ندی کے کنارے پر رہے اور بعضے کہتے ہین کہ چار ہزار آدمی طالوت کے ساتھ ندی کے پار گئے جب اُنھون نے جالوت کے لشکر کو دیکھا جو وہ لاکھ سوار تیار لڑنے والے تھے اُنکو دیکھکر ڈرے اور کہا ہمین تو اُسنے لڑنے کی طاقت نہین مگر وہی تین سو تیرہ ۳۱۳ آدمی اُنمین سے جدا ہوے اور قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ کہا اُن لوگون نے جنکو یقین تھا کہ مقرر وہ ملینگے یعنی روبرو ہونگے خدای تعالی کے آخر کو یہ کہا کہ بہت بار ہوا ہی کہ تھوڑی سی قوم مومن غالب ہوے ہین بہت سی قوم پر کافرون کے حکم خدای تعالی کے سے اور خدای تعالی ساتھ ہے مدد کرنے کو صبر کرنے والون کے جو لڑائی کے وقت ٹھیرے دشمن کے سامنے **فائدہ** طالوت نے اُن ہی تھوڑے سے آدمیون کو لیکر جالوت کے لشکر کے سامنے صف باندھی وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَي الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اور جب ظاہر اور سامنے ہوے یہ تین سو تیرہ ۳۱۳ مومن صف باندھکر واسطے لڑنے جالوت کے اور اُسکے لشکر کے تب کہا ان مومنون نے کہ اے پروردگار ہمارے ڈال ہمپر صبر اور استقامت اور ثابت اور استوار رکھ ہمارے پاؤن کو لڑائی مین اور مدد کر ہماری کافرون کی قوم پر فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۙ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَاۗءُ ۭ پھر شکست دی مومنون نے جالوت کے لشکر کو خدای تعالی کے حکم سے اور مارا داؤد نبی علیہ السلام نے جالوت کو اور دیا داؤد نبی کو خدای تعالی نے بادشاہت اور حکمت عقلمندی تدبیر سلطنت کی اور سکھایا حضرت داؤد کو خدای تعالی نے جو کچھ چاہا وہ علم جو پیغمبرون کے کام آوے وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ۝ اور اگر دفع نہ کرواے خدای تعالی لوگون کو ایک کو ایک سے تو البتہ خراب ہوجاتا ملک لیکن خدای تعالی صاحب ہی فضل اور رحمت کا خلقت پر **فائدہ** اُن تین سو تیرہ ۳۱۳ آدمیون مین حضرت داؤد کا باپ اور اُنکے چھ بھائی اور ساتوین آپ بھی تھے اور حضرت داؤد کو راہ مین تین پتھر ملے اور بولے کہ ہمین اپنے پاس اُٹھا رکھ جالوت کو ہم مارینگے اُنھون نے اُٹھا لیے جب طالوت نے جالوت کے سامنے صف کھینچی تو کہا کہ جو کوئی جالوت کو مارے اُسے مین اپنی بیٹی اور آدھی بادشاہت دونگا اور جالوت بڑا زور آور تھا وہ آپ اپنے لشکر سے باہر نکلا اور کہا مین اکیلا تم سب کو کافی ہون میرے سامنے آتے جاؤ حضرت اشموئیل نے حضرت داؤد کے باپ کو بلایا الہام الٰہی سے اور پوچھا کہ تیرے بیٹے کہان ہین بلاکر مجھے دکھلا اُنھون نے چھ بیٹے جو قد آور تھے دکھلائے اور حضرت داؤد کو جو انکا قد چھوٹا تھا اور بکریان چراتے تھے اُنکو نہ دکھایا حضرت اشموئیل نے حضرت داؤد کو بلوا کر پوچھا کہ تو جالوت کو ماریگا اُنھون نے کہا کہ ہان ماروںگا پھر جالوت کے سامنے گئے اور اُن ہی تین پتھرون کو پھن مین رکھکر مارے جالوت کا ماتھا ہی کھلا تھا اور سارا بدن لوہے مین غرق تھا وہ تینون پتھر اُسکے ماتھے مین لگے اور پار نکل گئے گھوڑے سے گرا اور مرا اور لشکر اُسکا بھاگا مسلمانون کی فتح ہوئی پھر طالوت نے حضرت داؤد سے اپنی بیٹی کا نکاح کردیا اور آدھی بادشاہت دی پھر آخر کو ساری بادشاہت حضرت داؤد کو پہنچی تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۭ وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ یہ قصہ خبرین گذری ہوئین اور معجزے پیغمبرون کی نشانیان ہین خدای تعالی کی جو پڑہتے ہین

ہم تجھ کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحقیق اور سچی خبر ہیں اور بیشک تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقرر پیغمبر بھیجے ہوؤں سے ہے یعنی جیسے اگے پیغمبر آئے تھے ویسا ہی تو بھی ہے

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ

البینٰت وایّدنٰہ بروح القدس ۱ یہ پیغمبر جنکا مذکور ہوا انمین بڑائی دی ہمنے بعضے کو بعضے پر کوئی انمین سے ہے جو اُس سے بات کی خدای تعالیٰ نے جیسے حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام اور بلند کیا انمین سے بعضون کا درجہ جیسا بعضا نبی بایک قوم کا بعضا ایک گانون کا بعضا ایک شہر کا بعض کو تمام خلقت کے واسطے بھیجا خدای تعالیٰ نے جیسے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قوت دی ہمنے عیسیٰ بیٹے مریم کو ساتھ روح پاک کے یعنی حضرت جبرئیل کو بھیجا اُنکی مدد کو وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ۭ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۠ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۲۵۳ اور اگر چاہتا خدای تعالیٰ تو نہ لڑتے وہ لوگ جو پیدا ہوے تھے پیچھے اُن پیغمبرون کے بعد اُسکے جو آئین انکو نشانیان روشن اور حکم صاف پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبی ہوئے پر لیکن اُنھون نے اختلاف کیا پھر اُن امتون سے کوئی ایمان لایا جو ثابت رہا اور اُنھون مین سے کوئی منکر ہوا اپنے دین سے اور اگر چاہتا خدای تعالیٰ تو نہ لڑتے یہ لوگ لیکن خدای تعالیٰ کرتا ہی جو چاہتا ہی مختار ہی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ۭ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۲۵۴ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو بانٹو اور خرچ کرو اُس چیز سے جو روزی دی ہی ہمنے تمکو پہلے آنے سے اُسدن کے جو نہ بکے اُسدن کے ڈر سے نیکی جو کوئی مول لیوے اور عذاب سے چھوٹے اور نہ کوئی دوست کام آوے اُسدن جو کسی طرح عذاب سے چھڑاوے نہ سفارش ہوگی اُسدن کسی کی اور جو کافر ہین وہی ظالم گنہگار ہین بڑے یعنی نیک کام کرنے کا وقت ابھی ہی آخرت مین نہین بکے گی نیکی نہ کوئی آشنا کام آویگا نہ کوئی بخشوا کر چھڑا سکیگا جبتک پکڑنے والا ہی نہ چھوڑیگا اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ خدا ہے تعالیٰ ہی اس لائق ہی جو اُسی کی بندگی کیجیے نہین ہی کوئی بندگی کیا گیا مگر وہی جو اُسی کی بندگی کیا کیجیے وہ جیتا ہی ہمیشہ سے اور سدا جیتا رہیگا سب کا تھامنے والا نہین پکڑتی اُسے اونگھ اور نہ نیند اُسی کا ہی جو کچھ کہ ہی آسمانون مین اور زمین مین کون ہی ایسا جو بخشوا دے کسی کو قیامت کے دن اُسکے پاس جا کر مگر اُسی کی رخصت اور اجازت سے يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۲۵۵ جانتا ہی جو کچھ کہ آگے ہی خلقت کے اور جو کچھ کہ پیچھے ہی اُنکے یعنی جو کچھ کہ گذر چکا ہی اس خلقت سے پہلے اور جو کچھ کہ پیچھے آویگا اُنکے سب اُسے معلوم ہی اور یہ آسمان زمین کے رہنے والے نہین گھیر سکتے اور نہین پہونچ سکتے کسی چیز مین اُسکے علم کو مگر وہ جو وہی چاہے کہ کچھ علم دیوے کسی بندے کو اور کشادہ اور گنجایش ہی اُسکی کرسی مین آسمان اور زمین کو وہ تھکتا نہین ہی اور کچھ دوبھر نہین اُسے تھامنا آسمان اور

فضائل آیۃ الکرسی ع

اسمین ایک مضمون سے دوسرے مضمون پر ربط ہی اور ایک بات سے دوسری بات نکلتی ہی اسکو نظم کہتے ہین اور اسکے جاننے والے کو نظام کہتے ہین اور جو کلام نظم سے خالی ہو اُسکو نثر کہتے ہین اور اسکے جاننے والے کو ناثر کہتے ہین اور جو کلام نظم سے خالی ہو اُسکو نثر کہتے ہین اور اسکے جاننے والے کو ناثر کہتے ہین

ایسی حالت مین اگر کوئی کہے کہ ہم تو نظم اور نثر دونون سے خالی ہین ہمکو کیا کہا جاوے تو ہم اُسکو جواب دینگے کہ تو بھی ایک بات ہی ہے اور ایک بات ہی ہے اور ایک بات ہی ہے اور

زمین کا اور وہی ہر زیادہ سمجھون سے اور بڑا ہی فہمون سے سب کے لا اکراہ فی الدین ۚ قد تبین الرشد من الغی ۚ فمن یکفر بالطاغوت ویؤمن
باللہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقی ۗ لا انفصام لہا ۗ واللہ سمیع علیم ۝ زور نہین ہر دین کی بات مین یعنی کسی کو زور سے مسلمان کرنا ضرور
نہین جو جزیہ قبول کرے تو مقرر آنکا رہو چکی تھی راہ سیدھی گمراہی سے پھر جو کوئی نہ مانے گمراہ کرنے والون کو جو ہین وہ سوائے خدائے تعالیٰ کے یعنی انسے منکر
اور بیزار ہو اور ایمان لاوے خدائے تعالیٰ پر اُسنے مقرر خیگل مارا اور پکڑا دست آویز مضبوط کو جو ٹوٹنے والی نہین وہ دست آویز اور خدائے تعالیٰ سنتا ہی سبکی
باتین جانتا ہی سب کے دلون کے خیال **فائدہ** جہاد یہ نہین کہ زور سے اپنی بات قبول کروانی ہی بلکہ جس کام کو سب نیک کہتے ہین اور کرتے نہین وہی
کام زور سے اللہ ولی الذین اٰمنوا یخرجہم من الظلمٰت الی النور ۭ والذین کفروا اولیٰہم الطاغوت یخرجونہم من النور
الی الظلمٰت ۭ اولٰئک اصحٰب النار ۚ ہم فیہا خٰلدون ۝ خدائے تعالیٰ ہی دوست اُن لوگون کا جو ایمان لائے اُسپر باہر لاتا ہی خدائے تعالیٰ
ایمان لانے والون کو اندھیری سے کفر اور گمراہی کی طرف روشنائی ایمان کے اور سیدھی راہ پانے کے اور وہ لوگ جو نہین مانتے حکم خدائے تعالیٰ کا اور چھپاتے
ہین حق کو اُنکے دوست شیطان ہین طاغوت وہ ہی جسے پوجین سوائے خدائے تعالیٰ کے سو وہ طاغوت نکالتے ہین کافرون کو اُجالے مین سے ایمان کی طرف
اندھیری کفر اور گمراہی کے وہ قوم کا فر اور طاغوت جو کافرون کے دوست ہین یہی سب دوزخ کے رہنے والے ہین وہ لوگ دوزخ ہی مین رہینگے ہمیشہ
الم تر الی الذی حاجّ ابرٰہیم فی ربہ ان اٰتٰہ اللہ الملک ۘ اذ قال ابرٰہیم ربی الذی یحیٖ ویمیت ۙ قال انا احیٖ واُمیت ۭ اے کیا نہ دیکھا
تو نے ہمسے اُس شخص کی طرف جو جھگڑنے لگا تھا ابراہیم پیغمبر علیہ السلام سے اُسکے رب کی صفتون مین اُس سبب سے جو دیا اُس جھگڑنے والے کو خدائے تعالیٰ نے
ملک دنیا کا اور بادشاہت یاد کر کہ جب کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اُس جھگڑنے والے سے کہ میرا پروردگار وہ ہی کہ جلاتا ہی اور مارتا ہی خلقت کو اُسنے کہا
کہ ہم بھی مارتے ہین اور جلاتے ہین **فائدہ** نمرود بادشاہ اپنے تئین سجدہ کرواتا تھا اور کہتا تھا کہ مین خدا ہون جب حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوے
اور نمرود کے سامنے آئے تو سجدہ نہ کیا نمرود نے کہا کہ تو نے سجدہ کیون نہ کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ مین اپنے رب کے سوا اور کسی کو سجدہ نہین
کرتا اُسنے کہا کہ تیرا رب کون ہی اُنھون نے کہا کہ میرا رب وہ ہی جو جلاتا ہی اور مارتا ہی نمرود نے دو قیدی بُلا کر جو لائق مار ڈالنے کے تھا اُسے
چھوڑ دیا اور جو بیگناہ تھا اُسے مار ڈالا اور کہا کہ دیکھا مین ہون رب جسے چاہتا ہون مارتا ہون جسے چاہتا ہون نہین مارتا ہون تب قال
ابرٰہیم فان اللہ یاتی بالشمس من المشرق فات بہا من المغرب فبہت الذی کفر ۭ واللہ لا یہدی القوم الظلمین ۝ کہا ابراہیم نے کہ بیشک
خدائے تعالیٰ میرا لاتا ہی سورج کو ہر فجر کو مشرق سے پھر اگر تو دعویٰ خدائی کا کرتا ہی لا سورج کو فجر کے وقت مغرب سے تب جانین کہ تو سچا ہی پھر یہ
بات سنکر حیران رہگیا وہ کافر نمرود اور عقل جاتی رہی اُسکی اور خدائے تعالیٰ سیدھی راہ نہین دکھاتا بے انصاف لوگون کو او کالذی مر علی قریۃ ۖ
وہی خاویۃ علی عروشہا ۚ قال انّٰی یحیٖ ہذہ اللہ بعد موتہا ۚ فاماتہ اللہ مائۃ عام ثم بعثہ ۭ قال کم لبثت ۭ قال لبثت یوما او بعض یوم ۭ
گانون کے اور وہ گانون گرا ہوا پڑا تھا اپنی چھتون پر یعنی پہلے چھتین گرین چھتون پر دیوارین گرین اُس شخص نے گانون ڈھی ہوی ویران کو دیکھکر تعجب سے کہا کہ کیونکر
اور کس طرح جلا دے خدائے تعالیٰ اس گانون کے لوگون کو بعد مرگئے ہوے انکے پھر مار ڈالا خدائے تعالیٰ نے اُس شخص کو پھر جلایا اُسی کو سو برس
پیچھے سو برس تک موا ہوا رہا **فائدہ** وہ شخص حضرت عزیر علیہ السلام تھے اور توریت اُنکو ساری یاد تھی بخت نصر بادشاہ نے بیت المقدس کو ویران
اور ڈھا کر بہت لوگون کو بنی اسرائیل مین سے قید کر کے لیگیا تھا اُن قیدیون مین حضرت عزیر بھی تھے جب یہ قید سے چھٹ آئے اکیلے بیت المقدس کی راہ مین
ایک شہر دیکھا ویران لیکن وہان کچھ درخت تھے میوے دار اُنھون نے انجیر اور انگور توڑ کر کھائے اور کچھ انجیر باندھ رکھے اور کچھ انگور کا شیرہ نکالکر ڈبی مین رکھ لیا
اور سواری کے گدھے کو ایک درخت سے باندھا اور آپ ایک دیوار سے لگ کر چھانون مین بیٹھے اور اُسکی عمارت گری ہوئی دیکھکر اپنے جی مین کہا کہ یہان کے
رہنے والے سب مرگئے کیونکر خدائے تعالیٰ انھین جلاوے اور پھر یہ شہر آباد ہووے اسی خیال مین انھین نیند سی آئی ایسی جو روح اُنکی قبض ہوئی اور
مر گئے اور وہ گدھا بھی مرگیا سو برس تک اسی حال مین رہے اور کسی آدمی کا اُنکی طرف گذر نہوا اور کسی نے اُنکو نہ دیکھا اس سو برس مین بخت نصر بھی اور
کوئی بادشاہ اور پیدا ہوا اُسنے بیت المقدس کو پھر آباد کیا اور اُس شہر کو بھی خوب آباد کیا اور سب عمارت درست ہوئی پھر سو برس کے بعد خدائے تعالیٰ
نے حضرت عزیر کو جلایا ویسا ہی جیسے موے تھے اور حکم خدائے تعالیٰ کے سے ایک فرشتہ اُن پاس آیا اور جو زندہ ہوے تو گویا سوتے سے جاگے آنکھین

کہنے لگے تو قال کم لبثت قال لبثت یوما او بعض یوم کہا فرشتے نے حضرت عزیر کو کہ کتنی دیر یہان رہا تو حضرت عزیر نے کہا کہ رہا مین یہان ایک دن یا کچھ کم دن سے جب یہ موے تھے تو اُسوقت دن چڑھتا ہوا تھا اور جب یہ زندہ ہوے تو ابھی شام نہوئی تھی یہ سمجھے کہ اگر کل مین یہان آیا تو ایک دن ہوا اور اگر آج ہی آیا تھا تو دن سے بھی کم رہا جو ابھی شام نہین ہوئی پھر قال بل لبثت مائۃ عام فانظر الی طعامک وشرابک لم یتسنہ کہا فرشتے نے کہ جو تو سمجھا ہی سو نہین ہے بلکہ رہا تو یہان سو برس اور اتنی مدت موا ہوا حضرت عزیر نے اپنے بدن کو دیکھا تو کچھ فرق نہ پایا جیسا تھا ویسا ہی دیکھا تعجب ہوا اُنکو تب فرشتے نے کہا کہ پھر دیکھ اپنے کھانے کی چیز کو جو وہ انجیر رکھی ہی اور اپنے پینے کی چیز کو دیکھ جو شیرہ انگور کا رکھا ہی وہ دیکھا تو نہین ہوا اور بے مزہ بدبو نہین ہوا وانظر الی حمارک ولنجعلک ایۃ للناس وانظر الی العظام کیف ننشزھا ثم نکسوھا لحما اور دیکھ طرف اپنے گدھے کے جو سواے ہڈیون کے اسکا گوشت پوست کچھ نہ رہا سب گل کر خاک ہوا اور آواز آئی غیب سے کہ بنایا تجکو ہمنے نشانی اپنی قدرت کی لوگون کے واسطے جو تو برس پیچھے تجھے زندہ کیا اور دیکھ طرف ہڈیون کے اُسی گدھے کی جو کس طرح اُنکو جھڑ جھڑا کر اُٹھاتے ہین ہم پھر پہناتے ہین ہم اُن ہڈیون کو گوشت حضرت عزیر علیہ السلام اُس گدھے کی ہڈیون کو دیکھتے تھے جو اُنکے رو برو وہ سب ہڈیان سمٹین موافق ترکیب بدن کے اور اُنپر گوشت بنا اور چمڑا اسپ درست ہوا خداے تعالی کی قدرت سے پھر اُسمین جان آئی ایکبارگی وہ گدھا جھڑ جھڑا کر اُٹھ کھڑا ہوا اور اپنی بولی بولا فلما تبین لہ قال اعلم ان اللہ علی کل شیء قدیر پھر جب یہ ظاہر ہوا حضرت عزیر پر تو کہا کہ مین جانتا ہون مین وہ کہ خداے تعالی سب چیز پر قدرت رکھتا ہی یعنی مین جو جانتا تھا کہ مردے کو جلانا خداے تعالی کو آسان ہی سو اب اپنی آنکھ سے دیکھا پھر حضرت عزیر یہان سے اُٹھکر بیت المقدس مین گئے کسی نے انکو نہ پہچانا اس سبب کہ یہ تو جوان رہے اور امکے آگے کے بچے بوڑھے ہو گئے تھے جب توریت حفظ انھون نے سنائی تب لوگون کو یقین آیا جو بخت نصر ساری کتابین بنی اسرائیل کی جمع کر کے چلا گیا تھا واذ قال ابرھیم رب ارنی کیف تحیی الموتی قال اولم تؤمن قال بلی ولکن لیطمئن قلبی اور یاد کر کہ جب کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ اے پروردگار میرے دکھا مجھے کہ اپنی قدرت سے کیونکر جلاتا ہی تو مردے کو فرمایا خداے تعالی نے کہ اے کیا تجھے یقین نہین ہی کہ مین مردے کو جلاتا ہون کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہ ہان مجھے تو یقین ہی پر اسواسطے یہ چاہا مین نے کہ تسکین ہو میرے دل کو صریحا دیکھکر قال فخذ اربعۃ من الطیر فصرھن الیک ثم اجعل علی کل جبل منھن جزءا ثم ادعھن یاتینک سعیا واعلم ان اللہ عزیز حکیم ع ۳۵ فرمایا خداے تعالی نے کہ اگر صریحا دیکھا چاہتا ہی تو پکڑ چار جانور اُڑنے والون سے پھر اُن چارون کو اپنے پاس رکھکر ہلا جو خوب پہچان رہے پھر رکھدے ہر ایک پہاڑ پر اُن جانورون کے بدنون سے ایک ایک ٹکڑا پھر بلا اُن جانورون کو نام لیکر تو دوڑتے آوین وہ جانور تیرے پاس اور جان تو وہ کہ خداے تعالی بڑا زبردست مضبوط کام کرنیوالا ہے **فائدہ** حضرت ابراہیم علیہ السلام چار جانور لائے ایک تندور ایک مرغ ایک کبوتر ایک کوا ان چارون کو اپنے ساتھ ہلایا کہ تو پہچان رہے پھر چارون کو ذبح کر کے چارون کا سر جدا کیا اور سب کے بدن ٹکڑے ٹکڑے کیے بعضے کہتے ہین کہ سب کو ملا کر کوٹا پتھر سے جو چارون کا گوشت اور ہڈیان اور پر سب خوب ملے تب چار غلولے بنا کر چار پہاڑ پر بہت غلولے بنا کر بہت پہاڑون پر رکھا اور سر چارون کے اپنے ہاتھ مین لیکر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پکارا کہ ای مور ای مرغ ای کبوتر ای کوے آؤ اپنے بدن کے پاس حکم خداے تعالی کے سے پھر ہر ایک کا گوشت اور ہڈی اور پر سب غلولون سے جدا ہو کر علیحدہ علیحدہ ہر ایک جانور کا بدن جیسے کہ تھا ویسا ہی بنکر اپنے پاؤن سے زمین پر دوڑتے ہوئے حضرت ابراہیم کی طرف آئے اور اپنے اپنے سر سے لگ گئے اور انکے سامنے ہو کر اُڑ گئے پہلے پاؤن چلنے مین یہ حکمت تھی کہ تو معلوم کرین جو کسی طرح کا نقصان نہین ہے اُنکے بدنون مین **فائدہ** یہ تین قصے فرمائے اسواسطے کہ خداے تعالی آپ ہدایت کرتا ہے جسے چاہتا ہی اگر شبہہ پڑے تو ساتھ ہی جواب بھیجے اب آگے پھر جہاد کا مذکور ہے اور اللہ کی راہ مین مال خرچ کرنے کا ہی مثل الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ کمثل حبۃ انبتت سبع سنابل فی کل سنبلۃ مائۃ حبۃ واللہ یضعف لمن یشاء واللہ واسع علیم مثل اُن لوگون کی جو خرچ کرتے ہین اور بانٹتے ہین مال اپنا خداے تعالی کی راہ مین ایسی مثال ہی کہ جیسے ایک دانہ اچھی زمین مین اُگاوے سو سو دانے ہووین گویا کہ ایک دانے کے ساتھ سو دانے ہووین اور خداے تعالی بڑھاتا ہی جسکے واسطے چاہے ان سات سو سے سات ہزار کر دے چاہے تو اس سے بھی زیادہ بڑھاوے اور خداے تعالی بہت بے نہایت بخشش کرنے والا ہی سب کچھ جاننے والا ہی الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ ثم لا یتبعون ما انفقوا منا ولا اذی لھم اجرھم عند ربھم ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون ○ وہ لوگ جو بانٹتے ہین اور خرچ کرتے ہین اپنے مال کو خداے تعالی کی راہ مین پھر بعد خرچ کرنے کے

نہ احسان رکھتے ہین زبان سے اور نہ ستاتے ہین طعن سے یا خدمت لینے سے اُن ہی کو ہی بدلہ اُنکے خرچ کرنیکا ثواب اُنکے پروردگار کے پاس ہے اور نہ ڈر ہی اُنکو ثواب کم ہونیکا اور نہ وہ غمگین ہونگے نقصان ثواب کے سے قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ۗ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ بات اچھی ملائمت سے کہنی اور درگذر کرنا سخت بات مانگنے والے کے سے بہتر ہی اُس دینے سے جو اُسکے پیچھے دکھ دینا ہو اور خدائے تعالیٰ بے پرواہ ہی اُنکی خیرات کرنے سے جو خیرات کرکے دکھ دیوین تحمل کرنیوالا ہی خدائے تعالیٰ جو دکھ دینے والون کو جلدی عذاب نہین کرتا **فائدہ** یعنی مانگنے والیکو نرمی سے جواب دینا اور اُسکی بدخوئی پر درگذر کرنا بہتر ہی اُس خیرات سے جو بار بار اُسے شرماوے یا احسان رکھے یا طعنہ دیوے بلکہ چاہیے یہ کہ سمجھے کہ مین نے تو اللہ کو دیا ہی اُسے کیا پرواہ ہی مین اپنا بھلا کرتا ہون یٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو خراب مت کرو اور مت کھو اپنی خیرات کو جو کرتے ہو تم احسان رکھنے سے اور ستانے سے مانند اُس شخص کے جو خرچ کرتا ہی اپنا مال لوگون کے دکھانے کو اور در اصل نہین یقین لاتا خدائے تعالیٰ پر اور قیامت کے دن کو سچ نہین جاننا **فائدہ** یعنی خیرات دیکر محتاج کو پھر ستانے سے اور اُسپر احسان رکھنے سے خیرات کا ثواب جاتا رہتا ہی یا اِس نیت سے لوگون کے سامنے خیرات کرے جو لوگ سمجھ جانین اس طرح کی بھی خیرات کا ثواب کچھ نہین اسکی مثال ایسی ہے کہ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ۭ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰي شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ جیسے صاف پتھر پر مٹی پڑی ہو اُس پتھر پر برسا مینھ زور کے پھر دھو ڈالا مینھ نے اُس مٹی کو اور چھوڑا پتھر صاف خالی کچھ ہاتھ نہین لگتا ایسے لوگون کو ثواب اُس چیز سے جو وہ نیک کام ظاہر مین کرتے ہین اور خدائے تعالیٰ راہ سیدھی نہین دکھاتا کافرون کی قوم کو **فائدہ** مثال اُس خیرات کی جو خدائے تعالیٰ کی راہ مین محتاجون کو دیوے ویسی ہی جو اوپر کہا کہ جیسے ایک دانہ بووے تو اُسمین سات بال پیدا ہوا اور ہر بال مین سو سو دانے یعنی اتنا ثواب ملے اور اب یہ فرمایا کہ نیت شرط ہے اور اگر نیت لوگون کے دکھانے کی ہو تو اُسکی مثال ایسی ہی کہ جیسے پتھر پر ذری سی مٹی نظر آتی ہو اُسمین دانہ بووے جب اُسپر مینھ پڑا تو وہ مٹی بہہ جاوے خالی پتھر صاف رہے اور کچھ نہ اُگا اُس سے سب محنت بیفائدہ ہوئی اور بیج بھی خراب ہوا وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاۗءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۢ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ اور مثال اُن لوگون کی جو خرچ کرتے ہین اپنا مال اور دیتے ہین محتاجون کو اور اُس خیرات کرنے سے چاہتے ہین خوشی خدائے تعالیٰ کی اور ثابت کرتے ہین اپنے دل کو ثواب پانے مین یعنی لاتھین یقین ہے کہ خیرات کا ثواب مقرر ملیگا اُنکی مثال ایسی ہی جیسے کہ ایک باغ بلندی پر ہو اُسپر پڑا مینھ بڑی بوند کا پھر لایا وہ باغ میوہ اپنا دونا اُس مینھ سے پس اگر بڑی بوند کا مینھ نہ پونہچا اُس باغ کو تو پھر پونہچا باریک بوند کا مینھ اور خدائے تعالیٰ جو کچھ کہ تم کرتے ہو سب دیکھتا ہی **فائدہ** بڑی بوند کے مینھ سے اشارہ ہے بہت خیرات سے اور ننھی بوند کے مینھ سے مراد ہے تھوڑی خیرات کرنے سے اگر نیت درست ہی تو بہت خیرات کا بہت ثواب ہی اور تھوڑی خیرات کا تھوڑا ثواب کسی طرح نقصان نہین پر نیت درست چاہیے کہ اُس خیرات مین سوا خوشی خدائے تعالیٰ کے اپنی غرض کسی طرح کی نہو اور اگر نیت مین خلل ہو تو کچھ فائدہ نہین بلکہ نقصان ہی اب آگے دوسری مثال فرماتا ہی خدائے تعالیٰ اُنکی جو لوگون کے دکھانی کے واسطے خیرات کرتے ہین اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَاۗءُ ۠ فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ اے کیا چاہتا ہی کوئی تم مین سے یا بھاتا ہے اور پسند آتا ہی کسی کو تم مین سے وہ کہ ہووے اُسے ایک باغ جسمین درخت ہون کھجورون کے اور انگورون کے اور درختون کے نیچے بہتی ہوئین نہرین سو مالک کے واسطے اُس باغ مین سب طرح کا میوہ ہووے اور پونہچے اُس باغ کے مالک کو بڑھاپا اور اُسکی اولاد ہووے ضعیف پھر اُس باغ پر آوے آندھی ایسی کہ جسمین آگ ہو جیسے نہایت گرمی مین لون چلتی ہے اور درختون کو جلا دیتی ہی پھر جلا وہ باغ اِس گرم باؤ سے اور مالک باغ کا حیران رہے بڑھاپے کے وقت ایسی طرح بیان کرکے سمجھاتا ہے خدائے تعالیٰ آیتین بھیجکر اسواسطے کہ شاید تم غور کرو اور سمجھو **فائدہ** یہ مثال اُن کی ہی جو لوگون کو دکھانے کو خیرات کرتے ہین یا خیرات کرکے احسان رکھتے ہین محتاج پر تو یہ مثال ہی اُسکی ایسی جیسے ایک شخص نے جوانی کے وقت باغ تیار کیا جو بڑھاپے مین اُس سے میوہ کھاوے پھر جب بوڑھا ہوا اور وقت میوہ کھانے کا آیا تب وہ باغ جل گیا یعنی خیرات مثل باغ کے ہی جو خیرات کے باغ کا میوہ آخرت مین کام آوے جب نیت بُری تھی اُس بدنیتی سے جلا پھر میوہ اُس کا جو ثواب ہی کیونکر پاوے

ع ۳۶

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو باٹھو جو اپنے ہاتھوں سے کسب کرکے یا سوداگری سے پیدا کرتے ہو اور اُس چیز سے بھی خیرات کرو جو باہر نکالتے ہیں ہم زمین سے یعنی باغ کے میووں سے اور کھیتی کے غلے سے محتاجوں کو دو اور قصد درست کرو گندی اور خراب چیزوں سے خیرات کرنے کا یعنی یہ ارادہ نہ کرو کہ بُری نکمی چیز کو خیرات میں دو اور آپ تم اُسے نہ لوگے اگر کوئی دیوے تمھیں ویسی مگر آنکھ جھکا کر لیتا چاری سے لوکہ جی چاہے تمھارا اُسکے لینے کو ویسی خیرات نہ کرو اور جانو وہ کہ خدائے تعالیٰ بے پرواہ ہے تمھاری خیرات کرنے سے اور تعریف کیا گیا ہے سب خوبیوں سے **فائدہ** خیرات قبول ہونے کی یہ شرط ہے جو مال حلال کمائی کا ہووے حرام کا مال اور شبہہ کا نہو اور اچھی سے اچھی تمھری چیز خدائے تعالیٰ کی راہ میں دیوے نہ کہ بُری چیز خیرات میں لگاوے ایسی کہ اگر کوئی اُسے ویسی دیوے تو جی نہ چاہے لینے کو مگر یا چاری سے خدائے تعالیٰ بے پرواہ ہے اگر بہتر سے بہتر چیز محبت سے دل کی دیوے تو پسند کرتا ہے اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاۗءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ شیطان یا نفس جو مانند شیطان کے ہے وعدہ دیتا ہے تمکو یعنی دل میں خلل ڈالتا ہے مفلس ہو جانے سے کہ اگر مال خیرات کر دیوے تو آپ محتاج ہو جاوے اور کہتا ہے وہی شیطان تمکو کہ بیحیائی کے کام کرو جیسے کہ بخیلی کرو اور کچھ خیرات نہ کرو اور خدائے تعالیٰ وعدہ دیتا ہے تمکو اپنی بخشش اور فضل کا یعنی تمھارا گناہ بخشے گا اپنے فضل سے اور خدائے تعالیٰ بڑی کشایش کرنے والا ہے اُنکی جو اُسکی راہ میں محبت سے خیرات کرتے ہیں جاننے والا ہے خدائے تعالیٰ سب کام تمھارے اور تمھارا اُس سے کچھ چھپا ہوا نہیں ہے کسی کے ظاہر باطن کا احوال **فائدہ** اگر دل میں خیال آوے جو مال خیرات کر دوں تو آپ مفلس ہو جاؤں تو یہ خیال شیطان کا ہے اور جو خیال آوے کہ خیرات کرنے سے گناہ بخشے جاوینگے تو ایسا جانیں کہ خدائے تعالیٰ کی طرف سے ہے يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ۭ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ دیتا ہے خدائے تعالیٰ دانائی اور سمجھ خیرات کرنے کی جسے چاہتا ہے جو کس نیت سے اور کس مال سے اور کسطرح محتاج کو دیا چاہیے اور جس شخص کو دی یہ سمجھ پھر تحقیق دی اُسے نیکی بے نہایت اور یہ نصیحت نہ مانے گا مگر عقلمند یعنی عقلمند کے سوائے نصیحت کوئی نہ مانے گا وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ اور جو کچھ بانٹتے ہو تم خیرات کرنے میں تھوڑا یا بہت بھلی نیت سے یا بُری نیت سے چھپا کر یا دکھا کر لوگوں کو یا مانتے ہو تم کوئی منت کسی طرح کی پھر بیشک خدائے تعالیٰ جانتا ہے اُنکو اور نہیں ہے واسطے ظالموں کے کوئی مددگار **فائدہ** جب کوئی منت مانے تو اُسکا پورا کرنا واجب ہوا پھر اگر منت مان کر ادا نہ کرے تو گنہگار رہے چاہیے کہ نذر سوائے خدائے تعالیٰ کے کسی کی نہ کرے مگر یہ کہے کہ خدائے تعالیٰ کے واسطے فلانے شخص کو دونگا تو مضائقہ نہیں اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَاۗءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۭ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ اگر ظاہر دو خیرات لوگوں کے روبرو تو کیا اچھی بات ہے اور اگر چھپاؤ خیرات کا دینا اور دو محتاجوں کو تو یہ بہتر ہے تمکو اُتارتا ہے اور دور کرتا ہے تمھارے گناہ اور خدائے تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ کہ تم کرتے ہو اُس سے کچھ چھپا ہوا نہیں **فائدہ** اگر نیت لوگوں کے دکھانے کو نہو تو خیرات لوگوں کے روبرو بھی اچھی ہے اسواسطے کہ اوروں کو بھی خیرات کرنے کو جی چاہے اور چھپا کر خیرات کرنا بھی خوب ہے جو لینے والا نہ شرماوے لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَاۗءَ وَجْهِ اللّٰهِ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝ نہیں ہے تجھ پر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راہ پر لانا اُن لوگوں کا یعنی تیرا ذمہ نہیں ہے اے پر خدائے تعالیٰ راہ پر لاتا ہے جسے چاہتا ہے اور وہ جو خرچ کرتے ہیں مال محتاجوں کے دینے میں پھر واسطے اپنے کرتے ہو جو اُسکا ثواب تم ہی کو ہوگا اور نہیں خیرات کرتے مگر واسطے خوشی خدائے تعالیٰ کے اور جو خرچ کروگے اپنے مال میں سے سو پورا ملیگا تمکو اُسکا ثواب اور تم پر ظلم نہوگا کچھ ثواب کم نہ ملیگا لِلْفُقَرَاۗءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ يَحْسَبُهُمُ

الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ خیرات دینا اور مال دینا واسطے اُن فقیرون کے ہی جو پھنس رہے ہین راہ مین خدا ے تعالیٰ کی جو چل پھر نہین سکتے ملک مین روزی کی تلاش کو یا سوداگری کو سمجھتے ہین اُنکو انجان لوگ محفوظ اُنکے نہ مانگنے کے سبب ایسے کتنے اصحاب تھے حضرت کے جو اُنھین اصحاب صُفّہ کہتے تھے وہ لوگ اپنا گھر اور وطن چھوڑ کر علم دین کا سیکھتے تھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور اُن ہی کے نزدیک رہتے تھے اور کبھی کسی سے نہ مانگتے تھے اس سبب لوگ اُنھین صاحب جمعیت سمجھتے تھے سو خدا ے تعالیٰ فرماتا ہی کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تَعْرِفُهُمْ بِسِيمٰهُمْ لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝ پہچانتا ہی تو اُنکے چہرے سے جو رنگ زرد ہی اور دُبلے ہو رہے ہین مانگتے نہین ہین لوگون سے منت کر کے اور وہ جو خرچ کرتے ہو اور دیتے ہو ایسے لوگون کو پھر بیشک خدا ے تعالیٰ اُس خرچ کو جانتا ہی ایسون کا دینا بڑا ثواب ہی جو کسی سے نہ مانگین اور رات دن بندگی مین مشغول رہین یا قرآن شریف یاد کرین یا علم دین کا پڑھین اور اسی واسطے اپنا وطن چھوڑ کر مسافری اختیار کرین اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ وہ لوگ جو خرچ کرتے ہین اور خیرات دیتے ہین مال اپنا خدا ے تعالیٰ کی راہ مین رات کو اور دن کو چھپا کر اور ظاہر مین پھر اُنکے واسطے ہی بدلہ اُنکے کامون کا اُنکے پروردگار کے پاس اور ڈر ہی اُن لوگون کو کسی طرح کا اور نہ وہ لوگ غمگین ہونگے **فائدہ** خیرات کا بیان تمام ہوا اب آگے بیاج کو حرام فرمایا جبکہ خیرات کی تقید ہی تو قرض دینا سہج ہی پھر اسمین بیاج کیون لیجیے اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ وہ لوگ جو کھاتے ہین سود نہ اُٹھین گے قیامت کو مگر جیسے اُٹھتا ہے وہ شخص کہ بیہوش کر دے اُسے دیو لگ کر یعنی جیسے دیوانہ اُٹھتا ہی ویسے اُٹھین گے بیاج کھانے والے قبرون سے یہ حال اُنکا اُس سبب سے ہو کہ اُن لوگون نے کہا کہ سوداگری بھی تو ایسی ہی ہی جیسے بیاج اور خدا ے تعالیٰ نے تو حلال کیا ہی سوداگری کو اور حرام کیا ہے سود کو فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ پھر جس شخص کے پاس آوے نصیحت اُسکے پروردگار کے پاس سے کہ بیاج نہ کھا جو بُرا ہی تمھارے حق مین پھر اُسنے مانا اور باز آیا بیاج کھانے سے پھر اُسکے واسطے ہی جو ہو چکا اور لے چکا سود اُسکا کام خدا ے تعالیٰ کے اختیار مین ہی اور جو کوئی پھر لیوے سود نصیحت کیے کے بعد پھر وہی لوگ دوزخ کے رہنے والے ہین وہ لوگ دوزخ مین ہمیشہ رہینگے **فائدہ** جنے منع سے پہلے بیاج لیا تھا وہ پھیر نہ دے خدا ے تعالیٰ چاہیگا تو بخشے گا اُسے اور بعد منع کیے کے جو کوئی لیویگا سو وہ دوزخی ہی اور خدا ے تعالیٰ کے حکم کے سامنے عقل کی دلیل لانے والون کی سزا دوزخ ہی يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ۝ گھٹاتا ہے خدا ے تعالیٰ بیاج کو اور بڑھاتا ہی خیرات کو یعنی کتنا ہی مال ہو بیاج کے لیے سے اُسمین برکت نہین ہوتی اور خیرات اگر تھوڑی دیوے تو بھی ثواب زیادہ ملتا ہے اور خدا ے تعالیٰ دوست نہین رکھتا سب ناشکر گنہگارون کو **فائدہ** چاہیے کہ مالدار محتاجون کو دیوین نذر خدا ے تعالیٰ کی یہ نہو سکے تو قرض دیوے پر بیاج تو نہ لیوے اور اگر بیاج اُسسے چاہے تو ناشکر ہی پھر خدا ے تعالیٰ اُس سے بیزار ہی اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے ہین اور اچھے کام کرتے ہین اور نماز کو قائم رکھا ہی اور مال زکوٰۃ کا دیتے ہین واسطے اُن لوگون کے ہی بدلہ اُنکا اُنکے پروردگار کے پاس سے اور نہ ڈر ہے اُن لوگون کو کسی طرح کا اور نہ وہ لوگ غمگین ہونگے کم ملنے سے ثواب کے یعنی ثواب اُنھین کم نہ ملیگا جو غمگین ہوون يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰٓوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ ای وہ لوگو جو ایمان لائے ڈرو خدا ے تعالیٰ کے عذاب سے اور چھوڑ دو جو رہگیا ہی باقی سود لوگون پر اگر ہو تم جو یقین لائے ہو خدا ے تعالیٰ کے حکم پر **فائدہ** یعنی منع کیے سے پہلے بیاج لیچکے سو لیچکے بعد منع کیے کے جو چڑھا اُسے مت مانگو اگر ایمان لائے ہو تو فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ۝ پھر اگر نہین کرتے تم کام موافق حکم کے یعنی جب بیاج لینا منع ہوا تب سے جو بیاج چڑھا ہی اُسے اگر نہ چھوڑو گے تو خبردار رہو جاؤ اور تیار رہو واسطے خدا ے تعالیٰ کی لڑائی کے اور اُسکے رسول کے پھر اگر توبہ کرو سود لینے سے جو پھر آگے کو سود نہ لو تو پھر واسطے تمھارے ہی اصل مال تمھارا نہ تم کسی پر ظلم کرو نہ کوئی تم پر ظلم کرے **فائدہ** یعنی پہلے سود جو تم لے چکے ہو اُسکو اگر تمھاری اصل مال مین سے کاٹ لیوین تو تم پر ظلم ہے اور منع کیے کے بعد کا چڑھا ہوا جو تم مانگو تو تمھارا ظلم ہے یہ وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ؕ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اور اگر ہے ایک شخص تنگی والا مفلس تو پھر اُسے فرصت دیا چاہے جبتک اُسے آسانی

اور کشایش ہو تب تک اُس سے نہ مانگو سختی سے اور اُسے اگر وہ قرض جو اُسپر ہی خیرات کردو یعنی بخش دو مفلس کو تو بہتر ہے تمھارے واسطے اگر ہو تم سمجھنے والے کہ
ع ۳۸ حکم خدائے تعالیٰ کا بہتر ہے ماننا سب چیز سے وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ اور ڈرو
اُسدن کے عذاب سے کہ جس دن پھر کر جاؤ گے طرف خدائے تعالیٰ کے اپنے کامون کا حساب دینے کو پھر پورا دیا جاویگا ہر ایک شخص کو بدلہ اُسکے
کامون کا جو اُسنے کیے ہین دنیا مین بھلے یا بُرے اُن لوگون پر ظلم نہو گا یعنی بد کام کرنیوالون پر جو عذاب ہوگا بسبب اُنکے کامون کے ہوگا ظلم نہو گا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ۭ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۠ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ
وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـــًٔا ۭ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو جبکہ معاملہ کرو تم آپس مین قرض کا وعدے پر
ایک وقت مقرر تلک کے جو برسون کا یا مہینون کا ہو پھر لکھو اُسکو کاغذ پر جو اُسمین نام ہووے دونون معاملہ والون کا اور معاملہ اور وعدہ کھولکر صاف
لکھو پھر چاہیے کہ لکھدیوے تم مین سے کوئی لکھنے والا انصاف سے جو اُسمین سے کچھ کم زیادہ نہ کرے اصل مال مین اور چاہیے کہ کنارہ نہ کرے اور الگ
نہووے لکھنے والا اُس بات سے جو لکھدیوے وہ کاغذ جیسا کہ سکھایا اُسکو خدائے تعالیٰ نے یعنی اُس طرح لکھے جس طرح حکم شرع کا ہے اور چاہیے کہ
لکھے اپنے ہاتھ سے یا بتاوے اپنی زبان سے وہ شخص جسپر دنیا ہے قرض اور ڈرے خدائے تعالیٰ کے عذاب سے جو اُسکا پروردگار ہے اور کچھ ذرا
کم نہ کرے لکھنے مین اور نہ لکھانے مین ہرگز جو پھر قضیہ نہو فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ
بِالْعَدْلِ ۭ پھر اگر ہووے وہ جسکو دینا ہی بیعقل بھولا یا سست ضعیف ہو یعنی بچہ ہو یا بہت بوڑھا ہو جو بات کی سمجھ نہین رہی یا آپ بتا نہین سکتا معاملے
کو بے سمجھے سے تو بتاوے یا لکھے اُسکا مالک اور وارث جسکے اختیار مین ہو وہ بتاوے معاملہ انصاف سے جو کم زیادہ نہ کرے اصل مال مین وَاسْتَشْهِدُوْا
شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاۗءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ
اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ۭ اور گواہ کرو تم اُس معاملے پر دو شاہد اپنے مردون مین سے جو مسلمان اور عقلمند اور ہوشیار ہوون پھر اگر نہ پاؤ دو مرد تو ایک مرد اور
دو عورتون کو شاہد مقرر کرو اُن لوگون سے جو اچھے ہون اور پسند کرین لوگ یہ اسواسطے کہ اگر بھول جاوے ایک عورت تو یاد دلا دیوے اُسکو دوسری
وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَاۗءُ اِذَا مَا دُعُوْا ۭ وَلَا تَسْـَٔـــُٔوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ ۭ اور چاہیے کہ کنارہ نہ کرے اور الگ نہووے گواہی دینے
والا جسوقت کہ بلاوین اُسکو گواہی دینے کو اور کاہلی اور سستی نہ کرو اور ملول نہو اُسکے لکھنے مین خواہ معاملہ چھوٹا ہو یا بڑا اُسکے وعدے تک دینے والے کی زبانی واجبی
لکھو ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰٓى اَلَّا تَرْتَابُوْٓا یہ لکھنا تمھارا کاغذ معاملے کا خوب اور بہتر ہے نزدیک خدائے تعالیٰ کے اور درست
ہے واسطے گواہی دینے کے اور نزدیک ہے اُس بات کے جو شبہہ نہ پڑے تمکو اور دھوکا نہ کھاؤ تم معاملے مین اور نہ بھولو جو کسی کا حق ضائع نہووے اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ
تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ۭ وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ۠ وَلَا يُضَاۗرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ ۭ مگر وہ کہ ہووے
مقابلہ سوداگری کا روبرو پھیر بدل کا جنس کی عوض جنس کا نقد سودا کرو آپس مین تم معاملے کو اور شاہد کرو اُسوقت جبکہ سودا کرو اور چاہیے کہ نقصان نہ کرے لکھنے
والا اور نہ گواہی دینے والا وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ اور اگر کرو تم ایسا کام جو منع کیا تمکو تو یہ
کام منع کیا ہوا کرنا گناہ ہے تمھارا اور ڈرو خدائے تعالیٰ کے عذاب سے اور خدائے تعالیٰ تمکو سکھاتا ہے اور خدائے تعالیٰ سب چیز سے واقف ہے اُس سے
کچھ چھپا ہوا نہین ہے وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰي سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ۭ فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ
ع ۳۹ اللّٰهَ رَبَّهٗ ۭ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ۭ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗٓ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝ اور اگر ہو تم مسافری مین اور نہ پاؤ تم اُس جگہ کوئی لکھنے والا
جو لکھدیوے کاغذ تو گرو ہاتھ مین رکھنی چاہیے کچھ عوض قرض کے پھر اگر اعتبار کرے ایک دوسرے کا تم مین سے پھر چاہیے کہ پورا کرے یعنی قرض ادا کرے جسپر اعتبار
کیا اور چاہیے کہ ڈرے خدائے تعالیٰ سے جو پروردگار اُسکا ہے کہ اُس امانت مین چوری نہ کرے اور نہ چھپاؤ گواہی کو کہ چھپانا گواہی کا بڑا گناہ ہے اور جو
کوئی چھپاوے گواہی کو پھر وہ مقرر گنہگار ہے دل اُسکا اور خدائے تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ کہ تم کرتے ہو لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاِنْ تُبْدُوْا
مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ۭ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ خدائے تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ
کہ آسمانون اور زمین مین ہے اور اگر ظاہر کرو گے اپنے جی کی بات یا چھپا رکھو اپنے دل مین اُسکو حساب لیویگا تمسے اُن باتون کا خدائے تعالیٰ پھر بخشے گا

خدائے تعالیٰ جسکو چاہیگا اور عذاب کریگا جسے چاہے گا اور خدائے تعالیٰ سب چیز پر قدرت رکھتا ہی سب کے دلون کے احوال سے واقف ہی فائدہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو خیال دل مین گذرتے ہین اُنکا بھی حساب ہوگا یہ سُنکر اصحابون نے کہا کہ یارسول اللہ یہ بڑی مشکل ہوئی جو اپنے دل پر ہمارا اختیار نہین ہے اُسمین جو بُرے خیال آتے ہین تو ناچار ہین ہم جبکہ اُنکا حساب لیا جاویگا تو بڑی خرابی ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم بنی اسرائیل کی طرح مت کہو کہ ہم نہین مانتے یہ حکم ملکہ یون کہو کہ قبول کیا ہمنے اور مدد چاہو خدائے تعالیٰ سے پھر اصحابون نے کہا کہ مانا ہمنے اور یقین لائے اُسپر یہ بات پسند آئی خدائے تعالیٰ کو اور یہ آیت بھیجی خدائے تعالیٰ نے اپنے فضل سے اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۭ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۣ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۣ ترجمہ ایمان لایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس چیز پر جو اُترا ہو اُسپر اُسکے پروردگار کے پاس سے اور مسلمان بھی ایمان لائے اُسپر سب ایمان لائے خدائے تعالیٰ پر اور اُسکے فرشتون پر اور خدائے تعالیٰ کی بھیجی ہوئی کتابون پر اور سب گذرے ہوئے پیغمبرون پر یعنی فرشتے پیدا کیے ہوئے فرمانبردار ہین خدائے تعالیٰ کے اور سب پیغمبر اور جتنی کتابین اُتری ہین پیغمبرون پر سب برحق ہین اور سچ ہین اور جدا نہین کرتے ہم کسی کو اُسکے پیغمبرون مین سے یعنی یہود اور نصاریٰ کی طرح نہین کہ کسی پیغمبر کو مانا اور کسی پیغمبر کو نہ مانا وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۭ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۔ اور کہتے ہین یہ مسلمان کہ سُنا ہمنے حکم خدائے تعالیٰ کا اور فرمانبرداری کی ہمنے اُسکے حکم کی تیری بخشش چاہتے ہین ہم اے پروردگار ہمارے اور تیری ہی طرف رجوع ہی سب کی لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۭ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۭ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَي الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ نہین دالتا محنت مین اور تکلیف نہین دیتا خدائے تعالیٰ کسی شخص کو مگر اُتنا ہی جو اُس سے ہوسکے اُس شخص کے واسطے ہی جو کچھ کہ اُسنے کیا ہی نیک کامون سے اور اُسپر ہی جو کچھ کہ اُسنے کام کیے ہین بُرے یعنی جو ہر کسی نے بُرے یا بھلے کام کیے ہین اپنے واسطے کیے ہین ویسا ہی بدلہ اُسے ملیگا اے پروردگار ہمارے ست پکڑ ہمکو عذاب مین اگر بھولین ہم یا چوکین ہم یعنی اگر انجانی سے کچھ گناہ ہوجاوے ہمسے تو معاف کردے اے پروردگار ہمارے نہ رکھ ہمپر بوجھ بھاری جیسا کہ رکھا تھا وہ بوجھ بھاری اُن لوگون پر جو ہمسے پہلے تھے رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۠ وَاغْفِرْ لَنَا ۠ وَارْحَمْنَا ۠ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَي الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۔ اے پروردگار ہمارے اور نہ اُٹھوا ہمسے اُسکو جسکے اُٹھانے کی ہمکو طاقت نہین اور بخش دے اور درگذر ہمسے اور مہر کر ہمپر تو ہی ہی صاحب ہمارا پھر مدد کر ہماری کافرون کی قوم پر جو ہم اُنپر فتح پاوین فائدہ یہ دعا خدائے تعالیٰ کو پسند آئی اور قبول کی آرزو مومنون کی جو حکم ہمپر بھاری نہین ہی اور دل مین جو گناہ کا خیال آوے جبتک ہاتھ یا زبان سے ظاہر نہو تب تک اُسکے واسطے پکڑا نہ جاویگا اور بھول اور چوک بھی خدائے تعالیٰ معاف کریگا اپنے فضل سے

سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ مَدَنِيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ مِائَتَا اٰيَةٍ

الٓمّٓ ۔ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۔ خدائے تعالیٰ ہی ایسا ہی کہ اُسی کی بندگی کیجیے نہین ہی کوئی خدائے تعالیٰ مگر وہی خدائے تعالیٰ جو سزاوار ہی کہ اُسی کی عبادت کیجیے سو وہ ہمیشہ سے جیتا ہی تھامنے والا ہی سب کا نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۔ مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۭ اُتارا تجھپر کتاب یعنی قرآن تجھے بھیجا ہی درست اور سچ یہ قرآن موافق اور سچ ماننے والا ہی اُن کتابون کو جو آگے اس سے آئی تھین اور اُتارا توریت اور انجیل کو پہلے اس قرآن سے جو وہ کتابین راہ دکھاتی تھین بنی اسرائیل کو اور اُتارا الفرقان جو جدا کرے سچ کو جھوٹھ سے اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۔ بیشک وہ لوگ جو نہین مانتے خدائے تعالیٰ کی آیتون کو اُنکے واسطے سخت عذاب مقرر کیا ہوا ہی اور خدائے تعالیٰ

بڑا زبردست صاحب ہی بدلہ لینے والا ان اللہ لا یخفٰی علیہ شیء فی الارض ولا فی السماء ہو الذی یصورکم فی الارحام کیف یشاء لا الٰہ الا ہو العزیز الحکیم ۝ بیشک خدا ے تعالیٰ ہی نہین چھپی ہوئی اسپر کوئی چیز زمین مین کی اور نہ آسمانون کی وہی خدا ے تعالیٰ ہی جو تصویر بناتا ہی تمھاری ای لوگو تمھاری مان کے پیٹون مین جسے چاہتا ہی بدصورت خواہ خوبصورت گورا کالا رنگ اندھا بوجا گنا یا ہو ایک بخت بدبخت بناتا ہی جیسا چاہتا ہی نہین ہی کوئی خدا جسکی بندگی کیجیے مگر وہی خدا ے تعالیٰ ہی بڑا زبردست درست کام کرنیوالا ہو الذی انزل علیک الکتب منہ ایت محکمت ہن ام الکتب واخر متشبہت ۝ وہ خدا ے تعالیٰ ہی جسنے اُتارا تجھپر ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کو جو قرآن کی بعضی آیتین مضبوط ہین جو مفصل ہے بیان اور معنی اُنکے سو وہ آیتین اصل قرآن کی ہین اور سوا ے اُنکے اور آیتین کئی طرح ملتی ہین معنون مین جو ان آیتونکے معنے سمجھنے مشکل ہین ہر ایک کے سمجھنے مین نہین آتے محکمات وہ آیتین ہین جنکے معنے صاف کھلے ہوے ہین کچھ خلش نہین اُنکے معنون مین اور آیتین متشابہات کے معنی صاف نہین اور سمجھنے مین ہر ایک کے نہین آتے کسی طرح ملتے ہین اس سبب فاما الذین فی قلوبہم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ وابتغاء تاویلہ وما یعلم تاویلہ الا اللہ ۔ پھر وہ لوگ جنکے دلون مین کجی ہے سیدھی راہ سے پھرے ہوے ہین پیروی کرتے ہین اور لگ چلتے ہین اُن چیز ین جو لفظ شبہ کا ہوتا ہی قرآن شریف سے تلاش کرتے ہین اور ڈھونڈھتے ہین ہنگامہ اور خرابی اور تلاش کرتے ہین وہ لوگ اُسکے بند بٹھانے کو اُن آیتون کا بند بٹھانا کوئی نہین جانتا مگر خدا ے تعالیٰ ہی جانتا ہی جسنے وہ آیتین بھیجی ہین والراسخون فی العلم یقولون امنا بہ کل من عند ربنا وما یذکر الا اولوا الالباب ۝ اور جو مضبوط ہین علم مین دین کے سو کہتے ہین کہ ہم ایمان لاے اُن آیتون پر جو یہ آیتین محکمات اور متشابہات سب ہمارے پروردگار کی طرف سے اُتری ہین اور نصیحت نہین مانتے مگر عقلمند لوگ فائدہ اس سورۃ مین نصاریٰ کو سمجھانا منظور ہی جو وہ بی بی مریم کو خدا کی عورت اور حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا کہتے تھے اس سبب کہ خدا ے تعالیٰ کی مہربانی کی باتین اُنکے حق مین ایسی سنتے تھے جو مرتبہ بندگی سے مرتبہ زیادہ چاہیے کہ ہوا سواسطے خدا ے تعالیٰ نے فرمایا کہ ہر کتاب مین خدا ے تعالیٰ نے باتین رکھی ہین کہ جنکے معنے صاف معلوم نہین ہوتے جو گمراہ لوگ ہین اُن آیتون کے معنی اپنی عقل سے بناتے ہین اور جو مضبوط ہین علم مین دین کے وہ لوگ اُن آیتون کے معنی موافق اصل کتاب کے آیتون کے ملاکر سمجھتے ہین پھر اگر موافق اُنکے سمجھ پاوین تو سمجھین اور نہ سمجھ پاوین تو اُسکے معنی خدا ے تعالیٰ ہی پر چھوڑین اور کہین کہ خدا ے تعالیٰ ہی اُنکے معنی خوب اور بہتر جانتا ہی جنسے بھیجی ہین اور کچھ اپنی عقل سے غیر موافق محکمات کے معنی متشابہات کے نہ کہے جو بڑا گناہ ہی اور وہی لوگ جو مضبوط ہین علم مین دین کے وہ کہتے ہین کہ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا وہب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوہاب ۝ اے پروردگار ہمارے مت پھیر ہمارے دلون کو دین کے چلن سے بعد اُسکے جو راہ سیدھی اسلام کی ہمکو دکھائی تو نے ہمکو اور بخش دیا ہمکو اپنی پاس سے مہربانی جو وہ توفیق ہی دین پر مضبوط رہنے کی بیشک تو ہی ہی بخشش کرنے والا سب طرح کی نعمت کا اور یہ کہتے ہین ربنا انک جامع الناس ع ۹ ۱۰ ۱۱ لیوم لا ریب فیہ ان اللہ لا یخلف المیعاد ۝ ای پروردگار ہمارے بیشک تو ہی جمع کرنے والا ہی سب لوگون کا بعد مرنے کے حساب لینے کو ایک دن جسمین کے آنے مین کچھ شبہہ نہین بیشک خدا ے تعالیٰ بدلتا ہی نہین اپنے وعدے کیے ہوے کو یعنی قیامت کے دن سب سے حساب لینے کا وعدہ کیا ہی اور قیامت کا ہونا مقرر ہے اُسمین خلاف نہین ان الذین کفروا لن تغنی عنہم اموالہم ولا اولادہم من اللہ شیئا واولئک ہم وقود النار ۝ بیشک وہ لوگ جو ایمان نہین لاے اور مانتے نہین حکم خدا ے تعالیٰ کا نہ بچا ویگا اور نہ دور کریگا اُنسے مال اُنکا اور نہ اولاد اُنکی خدا ے تعالیٰ کے عذاب سے کچھ ذرا بھی یعنی اگر جا ہین کافر کہ مال دیکر کچھ ذرا بھی عذاب کم ہو قیامت کے دن یا بیٹے حمایت کرکے عذاب کم کروا دین سو ہرگز نہو گا اور وہ کافر ایندھن ہین دوزخ کی آگ کے جس سے آگ زیادہ بھڑکے کدأب ال فرعون والذین من قبلہم کذبوا بایتنا فاخذہم اللہ بذنوبہم واللہ شدید العقاب ۝ جیسی خو اور عادت فرعون کی قوم کی اور اُن لوگون کی جو پہلے فرعون سے تھے جھوٹا جانا ہماری آیتون کو جو بغیر معجزے دکھاتے تھے مگر پکڑا خدا ے تعالیٰ نے سبب اُنکے گناہون کے جو وہ نہ مانتے تھے اور جھوٹا کہتے تھے اور خدا ے تعالیٰ سخت عذاب کرنیوالا ہی کافرون پر اُحد کی لڑائی مین مسلمانون کی شکست ہوئی تھی تو کافر خوش ہوے تھے سو خدا ے تعالیٰ فرماتا ہی کہ قل للذین کفروا ستغلبون وتحشرون الی جہنم وبئس المہاد ۝ کہدے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن لوگون کو جو کافر ہوے اور خوشی کرتے ہین کہ مسلمانون کی شکست ہوئی

جنگ اُحد مین اُحد نام پہاڑ کا ہی اُنکو کہہ اب تم مغلوب ہوگے دنیا مین اور ہاروگے مسلمانون سے اور جمع ہوکر ہانکے جاؤگے قیامت کو دوزخ کی طرف
اور بُری جگہہ ہی دوزخ کافرون کے رہنے کو قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ۭ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ
الْعَيْنِ ۭ وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ۝ تحقیق جو تھی تمھارے واسطے نشانی ٹھیک پیغمبر ہونے پر محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیچ دونون فوجون کے روبرو ہونے مین بدر نام کنوین کا ہی لڑائی کے وقت جو ایک فوج تو لڑتی تھی صرف خدای تعالیٰ
کی راہ مین سو یہ اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تین سو تیرہ مؤمن تھے اور دوسری فوج کافرون کی جو لشکر ابوجہل کا جسمین نو سو اور پچاس مرد لڑنے والے
تھے دیکھتے تھے مسلمان کافرون کو دوچند اپنی آنکھون سے صریحًا اگرچہ دراصل تین حصے زیادہ تھے کافر مسلمانون سے اور خدا سے تعالیٰ قوت اور زور
دیتا ہی اپنی مدد کا جسے چاہتا ہی بیشک اس بات مین کہ تین حصے فوج دو حصے نظر آوے صریحًا مقرر اعتبار ہی اور خبردار ہونا ہی واسطے دیکھنے والون کے
جو عقل کی آنکھ سے غور کرکے دھیان سے دیکھتے ہین فائدہ بدر کی لڑائی مین جسکا احوال سورۂ انفال مین ہی کافر نو سو اور پچاس تھے اور مؤمن
تین سو تیرہ تھے یعنی کافر بہت تھے پر مسلمانون کو سانسے سے دوگنے نظر آتے تھے اسمین حکمت الٰہی یہ تھی جو بہت دیکھکر ڈرین نہین پھر خدا سے تعالیٰ
نے مسلمانون کو فتح دی اس بات سے چاہیے کہ کافر ڈرین زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَاۗءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ
وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ۭ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ۝ سنوارا اور بنایا ہی جاہل
لوگون کے واسطے دوستی اور محبت جی کی چاہون کی کو جیسے عورتین اور بیٹے اور خزانے جمع کیے ہوے سونے اور روپے کے اور گھوڑے بنے ہوے
تیار سازسے اور اونٹ خچر اور کھیتی اور یہ سب چیزین جاہلون کی آنکھون مین پیاری لگتی ہین جو عیش سے گذرانتے ہین دنیا کی زندگی مین اور خدا سے تعالیٰ
جو وحدہٗ لاشریک ہی اُسی پاس ہی اچھی جا رہنا پھر مرنے کے بعد قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ۭ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے لوگو مین بتاؤن
تمھین اچھا کچھ اُن چیزون سے جنکا اوپر بیان کیا واسطے پرہیزگارون کے یعنے سونے روپے سے اور گھوڑون موشی اور کھیتی سے اور جورو بچون سے
بہتر چیز جو خدا سے تعالیٰ کے نزدیک ہے اُسے بتاؤن مین اُنکے واسطے جو شرک سے بچتے رہین سو وہ اچھی چیز باغ ہین کہ بہتی ہین نہرین نیچے اُنکے
ہمیشہ رہینگے سو اُن باغون مین پرہیزگارون کے واسطے عورتین ہین پاکیزہ ستھری اور رضامندی ہی خدا سے تعالیٰ کی وہان اُن پرہیزگارون
کے واسطے اور خدا سے تعالیٰ دیکھنے والا ہی اپنے بندون کے احوال کا اور نیتون کا سو وہ پرہیزگار جنکے واسطے یہ باغ ہین اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ
رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ وہ لوگ ہین جو کہتے ہین کہ اے پروردگار ہمارے بیشک ایمان لاے ہم اور مانا
ہمنے جو کچھ فرمایا تو نے پھر بخشدے ہمکو ہمارے گناہ اور امان دے اور بچا ہمکو عذاب سے آگ کے جو دوزخ مین ہے اور وہی پرہیزگار اَلصّٰبِرِيْنَ وَ
الصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ۝ صبر کرنے والے ہین خدا سے تعالیٰ کی بندگی کرنے مین اور مصیبت مین
اور سچ بولنے والے ہین اور حکم بجا لاتے ہین خدا سے تعالیٰ کا اور خیرات کرنے والے اور بانٹنے والے ہین خدا سے تعالیٰ کی راہ مین اور بخشواتے ہین
اپنے گناہ پچھلی رات کو جو سحر کا وقت دعا قبول ہونے کا ہی شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَاۗىِٕمًۢا بِالْقِسْطِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ
الْحَكِيْمُ ۝ گواہی دی خدا سے تعالیٰ نے وہ کہ کوئی نہین ہے خدا ایسا جو اُسکی بندگی کیجیے مگر اُسی خدا سے تعالیٰ کی بندگی کیجیے اور سب فرشتون نے بھی
یہی گواہی دی اور سب علم والون نے بھی یہی گواہی دی کہ وہی حاکم انصاف کا ہی نہین کوئی خدا سوا اُسی خدا سے تعالیٰ وحدہٗ لاشریک کے جو وہ
بڑا زبردست ہی مضبوط کام کرنے والا اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۣ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا
بَيْنَهُمْ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ بیشک دین بہت اچھا ہی مسلمان ہونا ہی خدا سے تعالیٰ کے پاس جس طرح کہ
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسلام کی راہ بتاتے ہین اور مخالفت نہ کرتے تھے یہود اور نصاریٰ جو کتاب والے ہین دین اسلام مین اور نہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے پیغمبر ہونے مین مگر مخالفت کی پیچھے اُسکے کہ جب اُن پاس آئی خبر یعنی قرآن جب اُترا تب اُنھون نے مخالفت کی ضد اور حسد سے آپس مین
اور جو کوئی نہ مانے خدا سے تعالیٰ کی آیتون کو جو قرآن شریف ہی پھر خدا سے تعالیٰ جلدی حساب لینے والا ہی نہ ماننے والون سے فائدہ اول

یہود اور نصاریٰ توریت اور انجیل سے معلوم کرکے کہتے تھے کہ آخری زمانے کا پیغمبر پیدا ہوگا اُسکی کتاب اور دین اسلام اُسکا برحق اور سچ ہوگا جو کوئی ہماری اولاد سے اُسوقت ہووے وہ قبول کرے اور اُنکا گمان یہ تھا کہ ہماری قوم بنی اسرائیل مین سے آخری زمانے کا پیغمبر پیدا ہوگا پھر جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی اسماعیل مین سے پیدا ہوے تو اُنھین حسد آیا کہ اگر ہم انکی متابعت کرین تو ہماری یہ عزت اور حرمت جاتی رہیگی اس سبب اُنھون نے وہ آیتین توریت اور انجیل کی جنمین صفت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تھی چھپائین اور بدل ڈالین اور مخالفت کی آپس مین حسد سے فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ۭ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ۭ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ پھر اگر یہ کافر جھگڑین تجھسے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو پھر کہہ تو کہ مین نے تابع کیا اور سونپ دیا اپنے آپ کو خدائے تعالیٰ کے حکم پر اور جو کوئی میرے ساتھ ہے اُسنے بھی سونپ دیا اپنے تئین اور کہہ یہود اور نصاریٰ کو جو کتاب والے ہین اور عرب کے کافرون کو کہہ جو یہ بغیر پڑھے ہوے ہین جو اب تک کوئی کتاب اور پیغمبر نہین اُترا ان سب کو کہہ کہ تم بھی تابع ہوتے ہو اور اسلام لاتے ہو اور حکم خدائے تعالیٰ کا مانتے ہو پھر اگر مانا اور اسلام لائے اور حکم برداری کی تو پھر مقرر راہ پائی سیدھی خدائے تعالیٰ کی خوشی کی اور اپنی نجات کی راہ پائی اور اگر مُنھ پھیرا اسلام لانے سے تو سوائے اسکے نہین کہ تجھپر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پونہچانا ہی پیغام کا اور کچھ تیرا ذمہ نہین اور خدائے تعالیٰ دیکھتا ہی اپنے بندون کو جو کون قبول کرتا ہی اسلام اور کون انکار کرتا ہے اُس سے اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ بیشک وہ لوگ جو کافر ہوے خدائے تعالیٰ کی آیتون سے اور قتل کرتے ہین پیغمبرون کو ناحق اور قتل کرتے ہین اُن لوگون کو جو کہتے ہین انصاف کی سچ بات لوگون مین سے سوائے پیغمبرون کے پھر خبر دے اُن کافرون کو جنھون نے پیغمبرون کو اور مومنون کو قتل کیا ساتھ عذاب دُکھ دینے والے کے **فائدہ** کہتے ہین بنی اسرائیل نے ایک دن اتوار کے چڑھتے وقت تین اوپر چالیس پیغمبر کو قتل کیا پھر ایک سو بارہ عابد اور زاہد کو جو اُنھین بدکامون سے منع کرتے رہتے تھے اُسی دن اُترتے وقت مار ڈالا اور اُسپر کہ ایسے قتل ناحق کرکے جانتے تھے کہ ہمنے اُنکو واجبی قتل کیا اس سبب اُنھین عذاب دُکھ دینے والے کی خبر ملی یہ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۡ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝ وہی لوگ ہین جو اُنکی محنت خراب اور ضائع ہوئی دنیا مین اور دین مین اور نہین ہی کوئی اُن لوگون کا یار مدد کرنے والا قیامت کے دن اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ ای نہین دیکھتا تو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن لوگون کی طرف جنکو ملا ہی کچھ ایک حصہ کتاب توریت سے یعنی کچھ توریت سے خبر رکھتے ہین جو بلاتے ہین اُنکو توریت کی طرف تو حکم کرے توریت اُنمین پھر وہ پھرے جاتے ہین بعضے اُنمین سے اور وہ ہٹے جاتے ہین مُنھ پھیر کر تغافل کرکے **فائدہ** کہتے ہین کہ ایک دن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہودیون کو کہا کہ تم ایمان لاؤ اُنھون نے جواب دیا کہ ہم اپنے عالمون کو لاکر تجھسے دین کی بحث کرینگے حضرت نے فرمایا کہ اچھا پردہ آیتین توریت مین کی لائیو جسمین میری تعریف لکھی ہی اُنھون نے نہ مانا اور وہ آیتین حاضر نہ کین ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۠ وَغَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ یہ دعوا مانا یہودیون کا اس سبب سے ہی کہ وہ کہتے ہین کہ ہمکو آگ دوزخ کی نہ پونہچیگی مگر کئی دن گنتی کے اور ہمکے یہ اپنے دین مین اُس چیز پر جو بہتان بنایا ہی اُنھون نے آپ **فائدہ** یہودی قضیہ مین اپنی کتاب توریت پر عمل نہین کرتے اور گناہون پر دلیر ہین اس سبب جو اُنکے گلے اپنے جی سے جھوٹھ بنا کر توریت مین لکھ گئے ہین یہ کہ اگر کوئی یہودی بہت گنہگار رہوگا تو اُسے سات دن سے زیادہ عذاب نہوگا جو پیغمبر حضرت یعقوبؑ اور اُنکے باپ اور دادا اجداد ہمارے عذاب سے چھٹا لیوین گے سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہی فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۠ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ پھر کیا ہوگا حال اُنکا جب ہم اکٹھا کرینگے اُنکو ایک دن حساب لینے کو جو اُسدن کے آنے مین کچھ شک نہین اور پاویگا پورا بدلہ ہر ایک شخص اُس کام کا جو اُسنے کیے ہین دنیا مین اور وہ لوگ ظلم نہ دیکھین گے یعنی نیک کام کرنے والون کو ثواب کچھ کم نہ ملیگا اور بدکام کرنے والون کو عذاب زیادہ نہوویگا اُنکے کامون سے جو کچھ ہوگا قیامت کے دن سب واجبی ہوگا قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۚ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ۭ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۭ اِنَّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ای خدائے تعالیٰ

پروردگار ساری خلق کے مالک بادشاہت کے تو ہی دیوے اور بخشے بادشاہت جسکو چاہے اور چھین لیوے بادشاہت جس سے چاہے اور عزت دیوے جسے چاہے تو اور خوار کرے جسے چاہے تو تیرے ہاتھ ہے سب خوبی بیشک تو ہی سب پر قدرت رکھتا ہے جو چاہے سو کر سکتا ہے تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۚ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۚ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ تو ہی لے آوے رات کو دن میں گرمیوں کے وقت اور تو ہی لے آتا ہے دن کو بیچ رات کے جاڑوں میں یعنی رات کو دن میں گرمی کے داخل کرتا ہے جو رات چھوٹی ہوتی ہے اور دن بڑا ہو جاتا ہے پھر جاڑوں میں دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے جو دن چھوٹا ہوتا ہے اور راتیں بڑی اور باہر نکالتا ہے تو زندے کو مُردے میں سے جیسے کہ نطفہ مردہ میں سے حیوان اور انسان زندہ پیدا کرتا ہے یا بیج مردہ سے گھاس اور سبزہ زندہ پیدا کرتا ہے یا جاہل اور کافر جو مثال مردے کے ہیں انسے باہر نکالتا ہے اولیا اور پیغمبر اور مؤمن اور باہر نکالتا ہے مردے جیتوں میں سے جیسے حیوان اور آدمیوں سے نطفہ اور پرندوں سے انڈا یا نیکبختوں سے بدبخت پیدا کرتا ہے جیسے حضرت نوح علیہ السلام سے اُنکے بیٹے کنعان کو کافر پیدا کیا اور تو ہی روزی دیوے جسے چاہے تو بیحساب ان گنت **فائدہ** یہودی سمجھتے تھے کہ ہم جیسے اول بزرگ تھے ویسے ہی ہمیشہ رہیں گے خدائے تعالیٰ کی بے نیازی سے بیخبر تھے کہ جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے جسے چاہے ذلت دے بھلوں سے بُرے اور بُروں سے نیک پیدا کرے کافروں سے پیغمبر اور اولیا پیدا کرے اور پیغمبروں اور اولیاؤں کی اولاد کافر کرے مالک مختار ہے جسکو چاہے دولت اور بادشاہی بخشے جس سے چاہے چھین لیوے اور ذلیل کرے لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۗ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۝ کہ نہ پکڑیں مسلمان کافروں کو دوست اور رفیق اپنا مسلمانوں کو چھوڑ کر یعنی مسلمان مسلمانوں سے ہی دوستی کریں کافروں سے ہرگز اخلاص نہ کریں اور جو مسلمان کافر سے دوستی کرے پھر نہیں ہے خدائے تعالیٰ کے دین سے وہ شخص کچھ بھی یعنی اُسمیں دینداری کچھ نہیں مگر یہ کہ ڈرتے رہو تم اے مسلمانو کافروں کے دُکھ دینے سے بے نہایت ڈرنا اور خدائے تعالیٰ ڈراتا ہے تمکو اپنے عذاب سے جو نافرمانی کرو تو اور خدائے تعالیٰ ہی کی طرف پھر جانا ہے تم سب کو قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ۗ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کو کہ اگر چھپا رکھو گے تم اُس چیز کو جو تمھارے دلوں میں ہے دوستی کافروں کی یا اُسے ظاہر کرو تم جانتا ہے اُسے خدائے تعالیٰ اور جانتا ہے خدائے تعالیٰ وہ جو کچھ کہ ہے آسمانوں میں اور زمین میں اُسے سب چیزوں کی خبر ہے اور خدائے تعالیٰ سب چیز پر قدرت رکھتا ہے يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۚ وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۚ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًا بَعِيْدًا ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۗ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ ۝ جس دن کہ پاویگا ہر شخص جو کچھ کہ کی ہے اُسنے نیکی روبرو آوے گی اُسکے اور جو کچھ کیا ہے بُرا کام سو چاہے گا وہ بُرا کام کرنے والا کہ ہووے درمیان اُسکے اور اُسکے بُرے کام کے جدائی بہت بڑی دور کی اور ڈراتا ہے خدائے تعالیٰ تمکو اپنے عذاب سے اے بُرے کام کرنے والو اور خدائے تعالیٰ بہت مہربان ہے بندوں پر یہود اور نصاریٰ کہتے تھے کہ ہم بہت بڑے دوست ہیں خدائے تعالیٰ کے خدائے تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہود اور نصاریٰ کو کہ اگر ہو تم جو دوست رکھتے ہو خدائے تعالیٰ کو تو پھر تابعداری کرو تم میری تو چاہے تمکو خدائے تعالیٰ اور بخشے تمکو تمھارے گناہ اور خدا بخشنے والا مہربان ہے **فائدہ** اگر کوئی کسی کو چاہے تو اسطرح چاہے کہ جسطرح اُسکی خوشی ہو تو وہ بھی اُسے جانے نہ یہ کہ جسطرح اپنا جی چاہے اور خدائے تعالیٰ اگر بندوں کو چاہے تو اُنکے گناہ بخشے اور مہربان ہو اور اس سے زیادہ خیال عبث ہے قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہکر بالا خدائے تعالیٰ کا اور اُسکے بھیجے ہوئے کا پھر اگر نہ مانیں اور تیرے کہنے سے پھر جاویں تو پھر بیشک خدائے تعالیٰ دوست نہیں رکھتا کافروں کو **فائدہ** یعنی بندے کی محبت یہی کہ شوق سے اللہ کے کام پر اور حکم پر دوڑے اب خدائے تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ اور حضرت مریمؑ کے حق میں محبت کے اور پسند کے لفظ فرمائے ہیں سو محبت کے لفظ وہی ہیں جو سن چکے اور پسند کے لفظ اپنے نزدیکوں لوگوں کے حق میں فرمائے ہیں خدائے تعالیٰ نے سوا ایسے لفظوں پر شبہ نہ رکھا چاہیے اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ بیشک خدائے تعالیٰ

ع ۱۰ منہ

نے پسند کیا حضرت آدمؑ کو اور حضرت نوحؑ کو اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اُنکی اولاد کو اور عمران کی اولاد کو ان سب پر سلام خدائے تعالیٰ کا جو انھین پسند کیا سارے جہان کی خلقت سے **فائدہ** عمران نام ہے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے باپ کا اور حضرت مریم علیہا السلام کے بھی باپ کا نام عمران ہے لیکن یہان حضرت مریمؑ ہی کے باپ کا مذکور ہے ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اور اسی طرح پسند کی اولاد بعضے بعضون کے سے اور خدائے تعالیٰ سنتا ہے سب کی باتین سچی اور جھوٹی سب جانتا ہے سب کی نیتین اور دلون کے خیال اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّيْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ یاد کر یعنے بیان کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصاریٰ کے سامنے کہ جب کہا عورت عمران کی نے کہ وہ ماں تھی حضرت مریم کی کہ اے پروردگار میرے مقرر مین نے نذر کیا تیرے جو کچھ کہ ہی میرے پیٹ مین بچہ آزاد کیا اُسکو تیرے نام پر جو وہ ساری عمر تیری بندگی اور تیرے گھر بیت المقدس کی خدمت کیا کرے اور دنیا کا کام کچھ نہ کرے پھر تو اے پروردگار قبول کر یہ نذر مجھسے بیشک تو ہی ہے سننے والا سب کی باتون کا ظاہر اور باطن جاننے والا ہی سب کے احوال کا اور نیتون کا **فائدہ** اُس اُمت مین یہ بھی دستور تھا کہ بعضے لوگ اپنے بیٹون کو اپنی خوشی سے دنیا کے کاروبار سے آزاد کر کے خدائے تعالیٰ کی نیاز کرتے تھے عمران کی عورت نے جو اُنکا نام بی حنہ تھا وہ حمل سے تھین سو بچے کے ہونے سے پہلے ہی یہ نذر کی فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰى ۭ پھر جب بی حنہ عمران کی عورت جنی حضرت مریم کو تو کہا بی حنہ نے کہ اے پروردگار میرے مین تو جنی بیٹی اب خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ۭ اور خدائے تعالیٰ خوب جانتا ہے اُس چیز کو جو کچھ کہ جنی پھر اب یہ بی حنہ کہتی ہین کہ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى ۚ وَاِنِّيْ سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَاِنِّيْٓ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ اور نہو دے بیٹا جیسے کہ بیٹی ہوتی ہے یعنی بیٹا مسجد کی خدمت کو بہتر ہے بیٹی سی بیٹی سو کیا خدمت ہوئی مسجد کی اور مین نے اُسکا نام رکھا مریم اور تیری پناہ مین دیتی ہون اُسکو اور اُسکی اولاد کو شیطان مردود کے فریب سے **فائدہ** جب حضرت مریمؑ پیدا ہوئین تب اُنکی والدہ غمگین ہوئین اور جانا کہ میری نذر یہ پوری نہوئی کسواسطے کہ بیٹی کو نذر کرنا دستور نہ تھا اور معنی مریمؑ کے اُنکی بولی مین لونڈی خدائے تعالیٰ کے ہین فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا پھر قبول کیا حضرت مریمؑ کی ماں کی نذر کو اُسکے پروردگار نے اچھی طرح کا قبول کرنا اور اُگایا یعنی بڑھایا حضرت مریمؑ کو اچھی طرح کا بڑھانا **فائدہ** حضرت مریمؑ کی والدہ بی حنہ نے خواب دیکھا کہ کوئی بزرگ کہتا ہے کہ اگر یہ لڑکی ہے پر خدائے تعالیٰ نے اسی کو قبول کیا نذر مین اسے مسجد مین بیجا پھر فجر کو بی حنہ اُٹھین تو حضرت مریمؑ کو بیت المقدس مین لیگئین مسجد کے بزرگون نے اول تو کہا کہ بیٹی کا رکھنا دستور نہین پھر جب اُنکا خواب سُنا تب قبول کیا اور حضرت زکریاؑ جو حضرت مریمؑ کے خالو لگتے تھے وہی پالنے لگے اور حضرت مریمؑ کی خالہ نے جو حضرت زکریاؑ کی بی بی تھین اپنے پاس رکھا جب حضرت مریمؑ کو کچھ ہوش آیا اُنکے واسطے مسجد مین ایک الگ حجرہ حضرت زکریاؑ نے بنا یا دن کو اُس حجرے مین عبادت کرتین اور رات کو حضرت زکریاؑ اپنے ساتھ گھر لیجاتے حضرت مریمؑ سے نو برس کی عمر مین یہ کرامات ظاہر ہونے لگے کہ بغیر موسم کے میوے خدائے تعالیٰ کی طرف سے آیا کرتے وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۭ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ اور سپرد کیا حضرت مریمؑ کو حضرت زکریاؑ کے ہر وقت جو آتے حضرت مریمؑ کے پاس حضرت زکریاؑ اُنکے حجرے مین تو پاتے حضرت مریم کے پاس کھانے کی چیزین میوون کے بغیر بہار کے تب قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ۭ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ کہا حضرت زکریاؑ نے کہ اے مریم کہان سے آیا یہ میوہ بے بہار کا تیرے پاس کہا حضرت مریمؑ نے کہ یہ میوہ خدائے تعالیٰ کے پاس سے آتا ہی بیشک خدائے تعالیٰ ہی روزی دیتا ہے جسے چاہتا ہی اُن گنت بیحساب **فائدہ** حضرت زکریاؑ کو ساری عمر اولاد نہین ہوئی تھی اور نا امید تھے فرزند کے پیدا ہونے سے جب بغیر بہار کا میوہ دیکھا تو امیدوار ہوئے کہ شاید مجھے بھی زندگانی کا پھل ملے تب خدائے تعالیٰ سے اولاد مانگی هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَاۗءِ ۝ اُسوقت اُسی محراب مین دعا مانگی زکریا پیغمبر علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے جو کہا کہ ای پروردگار میری بخش مجکو اپنے پاس سے اولاد ستھری پاکیزہ گناہون سے بیشک تو اپنے کرم سے سُننے والا ہی دعا کا فَنَادَتْهُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ وَهُوَ قَاۗىِٕمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًۢا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ پھر آواز دی حضرت زکریاؑ کو فرشتون نے خدائے تعالیٰ کی حکم سے اور حضرت زکریاؑ ابھی کھڑے نماز پڑھتے تھے محراب کے اندر یہ آواز دی فرشتے نے کہ بیشک خدائے تعالیٰ خوشخبری دیتا ہی تجھے ای زکریاؑ بیٹا ہونے کی جو اُسکا نام یحییٰ

رکھا ہے اور وہ یحییٰ سچا کہے گا حضرت عیسیٰ کو جو حکم خدائے تعالیٰ کا ہے اور وہ سردار ہوگا اور عورت سے اور سب گناہوں سے بچا رہیگا اور وہ نبی ہوگا نیکبختوں سے **فائدہ** یعنی حضرت یحییٰ پیدا ہو کر کہیگا کہ حضرت عیسیٰ سچے پیغمبر ہیں اور خدائے تعالیٰ نے انھیں خطاب دیا ہے اپنا حکم یعنی صرف حکم سے پیدا ہوئے بغیر باپ کے جب حضرت زکریا پیغمبر کو یہ خوشخبری دی تو قَالَ رَبِّ اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِیَ الْکِبَرُ وَامْرَاَتِیْ عَاقِرٌ ؕ قَالَ کَذٰلِکَ اللّٰہُ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ ۝ کہا حضرت زکریا پیغمبر نے کہ ای پروردگار میرے کہاں سے ہوگا مجکو بیٹا اور میں تک کہ مجھپر آ پہنچا ہے بڑھاپا اور عورت میری بانجھ ہے کہا فرشتوں نے کہ اسی طرح خدائے تعالیٰ کرتا ہے جو چاہتا ہے **فائدہ** حضرت زکریا نے پوچھا کہ اے پروردگار مجھے جوان پھر کریگا یا ایسے بڑھاپے میں فرزند مجھے دیوگا حکم ہوا کہ اسی بڑھاپے میں اور خدائے تعالیٰ ایسے ہی کام کرتا ہے جو عقل میں نہ آوے قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّیْٓ اٰیَۃً ؕ قَالَ اٰیَتُکَ اَلَّا تُکَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ؕ وَاذْکُرْ رَّبَّکَ کَثِیْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِیِّ وَالْاِبْکَارِ ۝ کہا حضرت زکریا پیغمبر نے کہ ای پروردگار میرے ظاہر کر میرے واسطے کوئی نشانی جو معلوم ہووے کہ میری عورت حمل سے ہے کہا فرشتے نے کہ نشانی تیرے واسطے وہ ہے کہ تو بات نہ کر سکے گا تین دن تک مگر اشارے سے ہاتھ کے یا آنکھ کے یا اپنا مطلب لکھکر دکھاویگا اور یاد کر اپنے پروردگار کو بہت اور تسبیح کہہ شام اور صبح کو احوال حضرت زکریا کا سورۂ مریم میں آویگا **فائدہ** جب حضرت یحییٰ اپنی ماں کے پیٹ میں اترے تو حضرت زکریا کی زبان منھ میں پھول گئی ایسی جو تین دن تک بات نہ کر سکے اسوقت عمر حضرت زکریا کی ایک سو بیس کی تھی اور انکی بی بی کی دو کم سو برس کی عمر تھی اور ان ہی دنوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت مریم کے پیٹ میں پیدا ہوئے تھے اسی طرح وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰکِ وَطَهَّرَکِ وَاصْطَفٰکِ عَلٰی نِسَآءِ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اور جب کہا فرشتوں نے کہ ای مریم بیشک خدائے تعالیٰ نے قبول کیا اور چن لیا تجکو اور پاکیزہ بنایا تجکو سب طرح کی آلودگی اور شرک سے اور پسند کیا تجکو سارے عالم کی عورتوں پر جو کسی عورت کے بغیر خاوند لڑکا پیدا نہیں ہوتا سو تجھے ہوگا اور کہا فرشتے نے کہ یٰمَرْیَمُ اقْنُتِیْ لِرَبِّکِ وَاسْجُدِیْ وَارْکَعِیْ مَعَ الرّٰکِعِیْنَ ۝ ای مریم فرمانبرداری کر اپنے پروردگار کی اور سجدہ کر اسکو اور رکوع کر ساتھ رکوع کرنے والوں کے یعنی نماز جماعت سے پڑھ بیت المقدس کے عالموں کے ساتھ ذٰلِکَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهِ اِلَیْکَ ؕ وَمَا کُنْتَ لَدَیْهِمْ اِذْ یُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَیُّهُمْ یَکْفُلُ مَرْیَمَ ۪ وَمَا کُنْتَ لَدَیْهِمْ اِذْ یَخْتَصِمُوْنَ ۝ یہ باتیں حضرت زکریا اور یحییٰ اور حضرت مریم علیہم السلام کی جو بیان کیں ہم نے خبریں غیب کی ہیں سو یہ خبریں ہم نے بھیجی ہیں تیرے پاس ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نہ تھا تو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکے پاس جسوقت کہ ڈالیں انھوں نے اپنی قلمیں پانی میں جو کون انمیں سے ذمہ پالنے کا بی بی مریم کے لیوے اور تو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ تھا انکے پاس کہ جب وہ بیت المقدس کے سردار آپس میں جھگڑتے تھے جو ہر ایک کہتا تھا کہ میں پالوں بی بی مریم کو **فائدہ** بیت المقدس کے بزرگوں نے جب حضرت مریم کی والدہ کا خواب سنا تو سب لگے چاہنے کہ ہم پالیں بی بی مریم کو آخر کو یہ بات ٹھہری جو ہر ایک نے اپنا قلم جس سے توریت لکھتے تھے بہتے پانی میں ڈالیں تو سب کے قلم پانی کے بہاؤ پر بہنے لگیں اور حضرت زکریا کی قلم الٹی بہی تب ان ہی پر حضرت مریم کا پالنا مقرر ٹھہرا اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰہَ یُبَشِّرُکِ بِکَلِمَۃٍ مِّنْهُ ۖ اسْمُهُ الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ وَجِیْهًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ ۝ جب کہا فرشتوں نے کہ ای مریم بیشک خدائے تعالیٰ خوشخبری دیتا ہے تجھے ایک اپنے حکم کی یعنی تجھے ایک بیٹا ہونے کی خوشخبری دیتا ہے جو نام اسکا مسیح عیسیٰ مریم کا بیٹا مرتبہ والا خوبصورت دنیا میں اور آخرت میں ہے اور نزدیکوں میں ہوگا خدائے تعالیٰ کے **فائدہ** حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے کی خبر اگلے نبیوں نے دی تھی کہ مسیح پیغمبر پیدا ہوگا جس سے بنی اسرائیل کا عروج ہوگا مسیح کے معنی جسکے ہاتھ لگانے سے سب بیماریاں جاتی رہیں یا کہ ہمیشہ ملکوں میں سیر کرتا رہے کہیں ایک جگہ مقرر ہو کر نہ رہے سو حضرت عیسیٰ مسیح پیدا ہوئے اور یہودی انھیں نہیں مانتے جب یہودیوں میں دجال پیدا ہوگا وہ اپنے تئیں کہیگا کہ میں مسیح ہوں اسکو یہودی مسیح سمجھینگے اور فرشتے نے کہا حضرت مریم کو کہ وَیُکَلِّمُ النَّاسَ فِی الْمَهْدِ وَکَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ اور وہ باتیں کریگا لوگوں سے جب کہ تیری گود میں ہوگا یا پالنے میں جھولنے کے لائق یعنی چھوٹا ہوگا اور باتیں کریگا اسوقت کہ جب ہوگا ادھیڑ یعنی جبکہ سفیدی آنی شروع ہوگی اور نیکبختوں سے ہوگا **فائدہ** یعنی یہ معجزہ اسکا ہوگا کہ کئی دن کا پیدا ہوا باتیں کریگا اور جب بڑا ہوگا تو لوگوں کو خدائے تعالیٰ کی راہ بتاویگا پھر حضرت مریم نے فرشتے سے یہ باتیں سنکر قَالَتْ رَبِّ اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ وَلَدٌ وَّلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ ؕ قَالَ کَذٰلِکِ اللّٰہُ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ؕ اِذَا قَضٰٓی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ۝ کہا بی بی مریم نے کہ اے پروردگار میرے کہاں سے ہوگا مجکو بیٹا اور مجھے تو ہاتھ نہیں لگایا کسی آدمی نے اور بغیر خاوند کے کبھی کسی عورت کو بچہ نہیں ہوا کہا فرشتے نے

اسی طرح پیدا ہوگا جیسے کہ تم ہو خدائے تعالیٰ پیدا کرتا ہی جو کچھ چاہتا ہے جسوقت کہ چاہتا ہی اور حکم کرتا ہی ایک کام کو تو یہی کہتا ہے اُس کام کو کہ ہو جا تیار وہ بنکر تیار ہو جاتا ہے یعنی ایک آن مین اُسکے حکم سے سب کچھ ہوتا ہی کچھ اسباب کا محتاج نہین ہی خدائے تعالیٰ وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۝ وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝ اَنِّيْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ اور سکھاویگا اُسی کو خدائے تعالیٰ کتاب جو اُتری ہی حضرت شیث اور حضرت ابراہیم علیہما السلام پر اور حلال حرام کا علم سکھاویگا اور توریت اور انجیل سکھاویگا اور کریگا خدائے تعالیٰ اُسے پیغمبر برحق اپنی طرف سے بھیجا ہوا بنی اسرائیل کی طرف سو آن کر کہیگا وہ کہ بیشک آیا مین تم پاس نشانی لیکر تمھارے پروردگار سے یعنی معجزے لیکر آیا ہون مین تو مجھے پیغمبر برحق جانو اور معجزے یہ ہین کہ اَنِّيْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ مقرر بنا دیتا ہون مین تمکو مٹی سے جانور کی شکل پھر اُس مین پھونک ماروں تو پھر ہو جاوے وہ مٹی کا بنا ہوا اُڑتا جانور خدائے تعالیٰ کے حکم سے **فائدہ** سو کر دکھایا کہتے ہین کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام چمگادڑ کی شکل مٹی کا جانور بنا کر جو پھونکتے اُسکے مُنھ مین تو وہ اُڑ جاتا وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ اور تندرست خاصہ کرتا ہون مین اُسے جو مان کے پیٹ کا اندھا پیدا ہوا اور کوڑھی کو بھی اچھا تندرست کرتا ہون اور جلاتا ہون مین مُردے کو خدائے تعالیٰ کے حکم سے **فائدہ** کہتے ہین کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جو مردے جلائے تھے اُنمین سے ایک حضرت سام بیٹے حضرت نوح علیہ السّلام کے بھی تھے جو انکی وفات کو چار ہزار برس گذرے تھے وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ اور بتا دیتا ہون تمھین وہ چیز جو تم اپنے گھر کھا کر آؤ اور وہ بھی بتاؤن مین جو کچھ کہ گھر مین چھوڑ کر آؤ اِن معجزون مین البتہ نشانی پوری ہے تمھارے واسطے اوپر سچ بولنے میرے کے اگر ہو تم یقین لانے والے اور مجھے سچا پیغمبر جاننے والے **فائدہ** حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو توریت اور سب کتابین اگلے پیغمبرون کی بغیر پڑھے آتی تھین اور یہ سب معجزے دکھاتے تھے وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ اور سچا بتاتا ہون مین اُسکو جو مجھسے پہلے تھی توریت یعنی توریت پر اقرار کرتا ہون کہ سچ اُتری ہی خدائے تعالیٰ کے پاس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اور تو حلال کرون مین تمھارے واسطے بعضی وہ چیز جو حرام تھی تمپر اور آیا ہون مین تم پاس نشانی لیکر تمھارے پروردگار سے پھر ڈرو تم خدائے تعالیٰ سے میری مخالفت کرنے مین اور تابعداری کرو تم میری **فائدہ** یہودیون پر چربی گائے اور بکری کی حرام تھی اور بعضے جانور بھی اور شکار مچھلی کا دن ہفتے کے تھا اور کئی چیزین شکل تھین سو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حلال اور آسان کیا اور باقی سب حکم توریت کا رہا اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝ بیشک خدائے تعالیٰ پروردگار میرا اور پروردگار تمھارا ہے پھر اُسی کی بندگی کرو یہی راہ سیدھی ہی خدائے تعالیٰ کی خوشی کی اور تمھارے چھٹکارے کی فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝ پھر جب معلوم کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہودیون سے بات کفر کی یعنی یہودیون نے ملکر قصد کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو شہید کرین تب حضرت عیسیٰ علیہ السلام شام سے بھاگ کر مصر مین آئے اور دریا کے کنارے پر دیکھا کہ دھوبی دھوتے ہین اُنھین کہا کہ تم کیا دھوتے ہو ہین تھین جان کا دھونا اور پاک کرنا بتاؤن وہ ایمان لائے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اُنھین کہا کہ کون ہی ایسا جو میری مدد کریگا خدائے تعالیٰ کی راہ مین کہا حواریون نے یعنی اُن ہی دھوبیون نے کہا کہ ہم مدد کرنے والے ہین خدائے تعالیٰ کے دین کی اور تو عیسیٰ علیہ السلام گواہ رہ کہ ہمنے حکم مانا خدائے تعالیٰ کا **فائدہ** حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ یار کا خطاب حواری تھا حواری دراصل دھوبی کو کہتے ہین اُنسے پہلے دو شخص جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے اور تابعداری کی وہ دھوبی تھے اس سبب اُنکا خطاب حواری ٹھہرا **فائدہ** اس آیت کے معنی یہ ہین کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دراصل رسول تھے بنی اسرائیل کے واسطے جب اُنھون نے معلوم کیا کہ بنی اسرائیل میرا دین قبول نہین کرتے تب چاہا کہ اور کوئی دین کو رواج دیوین خدائے تعالیٰ نے اُنکے دین کو حواریون کے سبب غیرون کو پونچایا اب تک بنی اسرائیل اُنکے دین مین کم ہین حواریون نے اپنے ایمان پر حضرت عیسیٰ کو گواہ کر کے یہ دعا مانگی رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ اے پروردگار ہمارے ہم ایمان لائے اُس چیز پر جو تو نے اوتاری یعنی انجیل کو برحق جانا ہمنے اور تابعداری کی ہمنے تیرے بھیجے ہوئے کی جو عیسیٰ علیہ السلام کو برحق پیغمبر جانا پھر لکھ تو ای پروردگار ہمکو گواہی دینے والون مین یعنی جنھون نے تیری وحدانیت پر گواہی دی ہمکو اُنکے شامل کر ہمکو وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝ اور مکر کیا

یہودیون نے اور خدائے تعالیٰ نے سزا دی اُنکے مکر کی اور خدائے تعالیٰ بہت اچھا مکر کی سزا دینے والا ہے **فائدہ** یہودیون نے جمع ہو کر بڑی تلاش سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ڈھونڈھ لا کر ایک مکان مین بند کیا یا حضرت عیسیٰؑ کے سب بھاگ گئے اور یہودیون نے ساری رات اُس مکان کی چوکی دی صبح ایک شخص کو اُس حجرے مین بھیجا تو پکڑ لاوے خدائے تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو اُس رات آسمان پر اُٹھا لیا تھا وہ شخص جو اندر گیا تھا دیکھا تو کوئی نہین جب ڈھونڈھکر نکلا تو خبر دیوے کہ یہان حضرت عیسیٰؑ نہین خدائے تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کی شکل اُسپر ڈالدی جب ہی وہ نکلا باہر لوگ جو راہ دیکھتے تھے اُسکی صورت دیکھتے ہی جھٹ گئے وہ بہتیرا اکتا رہا کہ مین وہ ہون جو پکڑنے گیا تھا کسی نے نہ سُنا اور اُسے سولی پر چڑھا دیا اور مارے تجھرون کے ہلاک کیا یہ دی اللہ تعالیٰ نے اُنکو مکر کی سزا اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝ جب کہا خدائے تعالیٰ نے کہ اے عیسیٰ مین مقرر لونگا تجھکو دنیا مین سے اور اُٹھا لونگا تجکو اپنی طرف اور پاک کرونگا تجکو یعنی بے دُور کرونگا تجکو اُن لوگون سے جو کافر ہین تیرے دین سے اور تجھپر یقین نہین لاتے اور کرونگا اُن لوگون کو جو تیری تابعداری کرتے ہین اوپر اور غالب اُن لوگون سے جو کافر ہین قیامت کے دن تک پھر میری طرف پھر آنا ہی تم سبکو پھر حکم کرونگا مین تم مین جس بات مین تم جھگڑتے تھے **فائدہ** عیسیٰ علیہ السلام کے تابعدار اول جو نصاریٰ تھے اب مسلمان ہین یہودیون پر غالب ہوے اور ہمیشہ یہودی اُنکے ہاتھ سے ذلیل و خوار رہینگے فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝ پھر وہ لوگ جو کافر ہوے پھر اُنکو عذاب کرونگا مین سخت دنیا مین قتل و رسوائی کا اور آخرت مین بھی عذاب سخت دوزخ کا جو ہمیشہ اُسی عذاب مین رہینگے اور نہوگا اُنکے واسطے کوئی یارون سے اور نہ مدد کرنے والون سے وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اُنھون نے پھر اُنکو پورا دیوینگا خدائے تعالیٰ جن اُنکا اور خدائے تعالیٰ دوست نہین رکھتا ظالمون کو اور نا انصافون کو ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ۝ یہ احوال پیغمبر گذرے ہوون کا ہم پڑھ سناتے ہین تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیتون سے اور مذکور سیا محکم مضبوط یعنی قرآن شریف جو دلالت کرے اور معجزہ ہے تیرے رسول ہونے پر **فائدہ** کہتے ہین کہ جب نصاریٰ نے یہ بیان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سُنا تو بُرا مانا اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عیسیٰؑ کو کیون گالی دیتا ہی اور اُنھین بندہ کہتا ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا معاذ اللہ کہ عبد اللہ کہنا حضرت عیسیٰ کو گالی ہووے وہ بندہ خدائے تعالیٰ کا بھیجا ہوا ہے اور خاص ہے اور پسند کیا ہوا ہی اور نیک بخت پاکیزہ بی بی سے پیدا ہوا ہی نصاریٰ کو نہایت غصہ آیا اور کہا کہ اگر وہ خدا کا بیٹا نہین تو بتاؤ کہ اُسکا باپ کون ہی اور کوئی بھی دنیا مین بغیر باپ کے پیدا ہوتا ہی خدائے تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ۭ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ بیشک مثال حضرت عیسیٰؑ کے پیدا ہونے کی خدائے تعالیٰ کے نزدیک جیسی مثال حضرت آدمؑ کی ہی جو پیدا کیا خدائے تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو بغیر ماں باپ کے مٹی سے پھر کہا اُسکو کہ ہو جا وہ ہو گیا **فائدہ** یعنی حضرت آدمؑ کو جو بغیر ماں باپ کے مٹی سے پیدا کیا اُسے خدا کا بیٹا نہین کہتے پھر جو شخص کہ پیدا ہوا ماں سے بغیر باپ کے اُسے کیونکر بیٹا خدا کا کہتے ہین اور خدائے تعالیٰ قدرت رکھتا ہی جو بغیر ماں باپ کے پیدا کیا اگر ایک کو بغیر باپ کے فقط ماں سے ہی پیدا کیا تو کیا تعجب ہے اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝ پھر خبر حضرت عیسیٰؑ کے پیدا ہونے کی اسی طرح جو بیان کی سچ ہے تیرے پروردگار کی طرف سے پھر مت رہ تو شک لانے والون سے یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے مین جو بغیر باپ پیدا ہوے کچھ شبہہ نہین فَمَنْ حَاۗجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَكَ مِنَ الْعِلْمِ پھر جو کوئی جھگڑے تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیسیٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے کے مقدمے مین بعد اُسکے جو آچکی تجھ پاس خبر اُنکی سچی پیدا ہونے کی تو کہدے تعالَوْا نَدْعُ اَبْنَاۗءَنَا وَاَبْنَاۗءَكُمْ وَنِسَاۗءَنَا وَنِسَاۗءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ۟ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَي الْكٰذِبِيْنَ ۝ پھر کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن جھگڑنے والون کو کہ آؤ تم تو بلاوین ہم اپنے بیٹون کو اور تمھارے بیٹون کو اور اپنی عورتون کو اور تمھاری عورتون کو اور اپنی جانون کو اور تمھاری جانون کو پھر اُن سبکو بلا کر پھر عاجزی کرین ہم پھر کرین ہم سب ملکر لعنت خدائے تعالیٰ کی جھوٹون پر **فائدہ** جب یہ آیت خدائے تعالیٰ نے بھیجی تب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن ہی نصاریٰ کے عالمون کو بُلا کر فرمایا کہ جتنا مین تمھین سمجھاتا ہون اور دلیلین مضبوط سُناتا ہون تم زیادہ جھگڑتے ہو اور دشمن ہوتے ہو اب آؤ جو ہم تم اس طرح قسم کرین اور جھوٹون پر لعنت کرین خدائے تعالیٰ کی تو سچا اور جھوٹا سب پر معلوم ہو نصاریٰ کے عالمون نے یہ بات قبول کی

اور راضی ہوے اور ایک دن ایک مکان مقرر کیا اور دوسرے دن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امام حسینؓ کو گود مین لیا اور حضرت امام حسنؓ کا ہاتھ پکڑ لیا اور حضرت فاطمہؓ زہرا کو اپنے پیچھے اور حضرت مرتضیٰ علیؓ کو اُنکے پیچھے لیکر چلے اور فرمایا ان سب کو کہ جب مین دعا مانگون ہم چارون آمین کہیو اُنھون نے قبول کیا اور اُدھر سے جو نصاریٰ کے بڑے بڑے عالم آئے اور انکو دیکھا اور پکارا اپنی قوم کو کہ اے یارو انکے مقابلے سے ڈرو جو ہم یہ کئی صورتین دیکھتے ہین کہ اگر یہ خدائے تعالیٰ سے دعا کرین تو پہاڑ زمین سے اُکھڑ کر اُڑ جاوے اگر تم اُنسے مقابلہ کروگے تو ایک نصرانی زمین پر نہ رہے گا آخر کو صلح اس بات پر ٹھہری جو ہر برس مین دو بار دو ہزار دینار اور تیس زرہ دیا کرینگے جزیہ یہ بات ٹھہراکر صلح ٹھہری اور نصاریٰ نے جزیہ دینا قبول کیا اور مقابلہ نہ کیا اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ بیشک یہ احوال جو بیان کیا البتہ خبر سچی ہے اور نہین ہے کوئی خدا جسکی بندگی کیجیے مگر خدائے تعالیٰ اور بیشک خدائے تعالیٰ وہی ہے زبردست مضبوط کام کرنے والا فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِالْمُفْسِدِيْنَ ۝ پھر اگر پھر جاوین نصرانی ستم کھانے سے پھر خدائے تعالیٰ جانتا ہے بدکارون کو خرابی کرنے والون کو قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاۗءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـــًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم یہود یون اور نصرانیون کو کہ آؤ ایک بھی اور سیدھی بات کی طرف جو برابر ہے ہم مین اور تم مین سو وہ یہ کہ نہ بندگی کرین ہم سب ملکر سوا خدائے تعالیٰ کے کسی کی اور شریک نہ کرین ہم خدائے تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو اور نہ پکڑین بعضے ہم مین سے بعضے کو خدا کر کے سوا اُسی خدائے تعالیٰ کے جو وحدہ لاشریک ہے پھر اگر پھر جاوین یہود و نصاریٰ اس بات سے تو پھر کہہ کہ گواہ رہو تم اے یہود اور نصاریٰ کہ ہم حکم کے تابعدار ہین اور فرمانبردار ہین يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَاۗجُّوْنَ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمَآ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ اے یہود یو اور نصرانیو کیون جھگڑتے ہو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین مین اور توریت و انجیل تو اُتری ہے اُنکے بعد اے پھر کیا تمکو عقل نہین جو سمجھو اس بات کو **فائدہ** یہودی کہتے تھے کہ ابراہیم علیہ السلام ہمارے دین پر یہودی تھے اور نصرانی کہتے تھے کہ ہمارے دین پر تھے اس بات پر جھگڑتے تھے سو خدائے تعالیٰ نے فرمایا کہ اول یہ تو سمجھو کہ ابراہیم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام سے ہزار برس اور عیسیٰ علیہ السلام سے دو ہزار برس پہلے تھے پھر پچھلون کے دین پر کیونکر ہوتے اتنی بھی عقل نہین تمکو هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ حٰجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَاۗجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ سُن لو جو تم وہ لوگ ہو کہ جھگڑنے لگے اُس بات مین جس بات کی تمھین خبر تھی یعنی توریت اور انجیل مین تعریف آخری زمانے کے پیغمبر کی تمنے پڑھکر بدل ڈالی اور جان بوجھکر جھگڑنے لگے پھر کیون جھگڑتے ہو اُس بات مین جسکی تمھین خبر نہین یعنی احوال حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ بیان نہین کیا کہ یہودی تھے یا نصرانی تھے اور تم نہین جانتے کہ وہ کون سے دین پر تھے مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ نہ تھا ابراہیم علیہ السلام یہودی اور نہ نصرانی تھا لیکن تھا ابراہیم علیہ السلام پاک خدائے تعالیٰ کو ایک جاننے والا سب جھوٹے دین مذہبون سے پھرا ہوا حکم بردار خدائے تعالیٰ کا اور نہ تھا ابراہیم علیہ السلام شرک کرنے والا اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ بیشک لوگون مین زیادہ مناسبت حضرت ابراہیم علیہ السلام سے دین مین اس پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور اُن لوگون کو ہے جو ایمان لائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین پر اور خدائے تعالیٰ والی اور دوست ہے مسلمانون کا **فائدہ** خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کو یہودی یا نصرانی اگر اس معنی سے کہتے ہو کہ وہ توریت پر یا انجیل پر عمل کرتا تھا تو یہ صریحاً بے عقلی ہے تمھاری جو توریت اور انجیل بعد اُنکے اُتری ہے اور اگر اس معنون سے کہتے ہو کہ اُسوقت یہی اچھے دینداروں کا نام یہودی یا نصرانی تھا تو یہ بات بھی غلط ہے کسواسطے کہ ابراہیم علیہ السلام نے اپنے تئین حنیف اور مسلم کہا ہے حنیف اُسے کہتے ہین کہ جو کوئی سب باطل راہون کو چھوڑ کر ایک راہ حق کی پکڑے اور مسلم حکم بردار کو کہتے ہین اور اگر اس معنون سے کہتے ہو کہ سب تینون مین یہود کے دین کو یا نصاریٰ کے دین کو زیادہ نسبت ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین سے سو خدائے تعالیٰ نے بتایا کہ زیادہ نسبت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین سے اُسیوقت کی امت کو تھی یا پچھلی امتون مین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو زیادہ نسبت ہے پھر اور فرمایا کہ اپنی راہ سے حق ہونے پر کسی کے دین سے موافقت کی دلیل جب پکڑی جو اپنے اوپر وحی نہ آئی ہو سو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اب وحی اور پیغام خدائے تعالیٰ کا آتا ہے اور خدائے تعالیٰ والی ہے مسلمانون کا جو یہ اُسکے حکم پر چلتے ہین ۝ وَدَّتْ طَّاۗىِٕفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ۭ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝ آرزو کرتے ہین بعضے یہودی جو کسی طرح راہ دین کی بھلا دیون تمکو اور

ع ۹ ۱۲

مسلمانو اور نہین گمراہ کرتے مگر اپنے آپ کو اور نہین سمجھتے کہ اس راہ بھلانے کا وبال ہم ہی پر پڑیگا یَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَأَنتُمْ تَشْهَدُونَ ۝ اے یہودیو اور نصرانیو کیون نہین مانتے اور منکر ہوتے ہو خدائے تعالیٰ کی آیتون سے اور تم گواہی دیتے ہو کہ توریت اور انجیل برحق ہی اور تعریف آخری زمانے کے پیغمبر کی اُن دونون مین ہی اُس سے کیون پھرتے ہو **فائدہ** یعنی تم اقرار کرتے ہو کہ توریت اور انجیل کلام خدائے تعالیٰ کا ہی پھر اُس مین جو آیتین تعریف مین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہین اُنسے کیون منکر ہوتے ہو يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَلْبِسُونَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ اے کتاب والو کس واسطے ملاتے ہو تم سچ کو جھوٹھ سے یعنی آپ بناکر توریت مین لکھتے ہو اور کہتے ہو کہ یہ حکم خدا کا ہی اور کیون چھپاتے ہو سچی بات کو جو تعریف لکھی ہی آخری زمانے کے پیغمبر کی اُسے ظاہر نہین کرتے اور تم جانتے ہو کہ وہ سچ ہے **فائدہ** یہودیون نے بعضے حکم توریت کے موقوف ہی کر ڈالے تھے اور بعضی آیتون کے معنی پھیر بدل ڈالے تھے غرض کے واسطے اور بعضی آیتین چھپا رکھی تھین ہر کسیکو خبر نہ کرتے تھے جیسے کہ تعریف آخری زمانے کے پیغمبر کی وَقَالَت طَّائِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمِنُوا بِالَّذِي أُنزِلَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوا آخِرَهُ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ اور کہا ایک قوم نے یہودیون سے مصلحت کرکے اپنے لوگون کو کہ ایمان لاؤ اُس چیز پر جو اُترا ہی مسلمانون پر یعنی قرآن شریف پر ایمان لاؤ چڑھتے دن اور منکر ہو جاؤ اُترتے دن شاید کہ مسلمان اس تدبیر سے پھر جاوین اپنے دین اسلام سے **فائدہ** بارہ شخص خیبر کے یہودیون نے آپس مین مصلحت کی کہ صبح کو تو ظاہر ایمان لاؤ قرآن پر اور شام کو پھر جاؤ دین اسلام سے اور کہو مسلمانون سے کہ ہمنے توریت مین غور کرکے جو دیکھا تو نشانیان آخری زمانے کے پیغمبر کی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین نہین ہین اس سبب سے ہم دین اسلام سے پھر گئے شاید اس فریب سے مسلمان بھی اندیشے مین پڑین اور کہین کہ توریت خدائے تعالیٰ کے پاس سے اُتری ہی یہ لوگ انصاف سے سچ کہتے ہین جو اپنا دین چھوڑکر ہمارے دین مین آئے تھے کچھ ایسی ہی غلطی دیکھی جو پھر گئے یہ بات سمجھکر مسلمان اسلام سے پھر کر ہمارے دین مین آکر یہودی ہووین سو خدائے تعالیٰ نے اُنکے مکر کی خبر دی اور اُنکا فند بن نہ آیا پھر جب دیکھا اُنھون نے کہ یہ فریب نہ چلا تب مدینہ کے یہودیون کو نصیحت کی کہ وَلَا تُؤْمِنُوا إِلَّا لِمَن تَبِعَ دِينَكُمْ قُلْ إِنَّ الْهُدَىٰ هُدَى اللَّهِ اور نہ مانیو اور سچ نہ جانیو مگر اُسی کو جو چلے تمھارے دین پر یعنی سوائے دین یہود کے اور کسی دین کو نہ مانیو اب خدائے تعالیٰ فرماتا ہی اپنے حبیب کو کہ تو کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودیون کو کہ مقرر ہدایت اور دین اچھا وہی جو ہی دین خدائے تعالیٰ کا اور ہدایت ہی اُسکی طرف سے پھر یہ بات اب یہودی اپنی قوم کو کہتے ہین کہ سوائے یہودی دین کے کسی دین والے پر یقین نہ لاؤ اور نہ مانو أَن يُؤْتَىٰ أَحَدٌ مِّثْلَ مَا أُوتِيتُمْ أَوْ يُحَاجُّوكُمْ عِندَ رَبِّكُمْ قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝ یہ کہ دیا ہی کسی شخص کو جیسا کچھ تمکو ملا ہی علم اور بزرگی یعنی جیسا تمکو دین اور علم اور بزرگی خدائے تعالیٰ سے ملی ہے ایسی کسی کو نہین ملی اور یہ بھی نہ مانو کہ یا مقابلہ کرین اور جھگڑین تمسے مسلمان تمھارے پروردگار کے آگے اب خدائے تعالیٰ فرماتا ہی کہ تو کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنکو کہ بیشک بزرگی اور سرداری خدائے تعالیٰ کے ہاتھ ہے دیتا ہی جسے چاہتا ہی اور خدائے تعالیٰ بے نہایت بخشش کرنیوالا ہی يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝ خاص کرتا ہی خدائے تعالیٰ اپنی مہربانی سے جسے چاہتا ہی اور خدائے تعالیٰ صاحب ہی بہت بڑی بزرگی کا **فائدہ** یہودی بہتیری تدبیرین فریب کرتے تھے جو کسی طرح کوئی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین مین نہ آوے اور جو کوئی اس دین مین آیا ہے سو پھر جاوے سو خدائے تعالیٰ نے اُنکے مکر اور تدبیر کی خبر دی اپنے حبیب کو اور فرمایا کہ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودیون کو کہ تم جو حسد کرتے ہو اس بات کا کہ آگے جو نبوت اور بزرگی بنی اسرائیل مین تھی اب اور فرقے مین کیون گئی یا دین کی مددگاری مین ہمارے مقابل اور کوئی کیونکر ہووے سو یہ خدائے تعالیٰ کا فضل ہے جسکو چاہا دیا کسیکا حق نہین وَمِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ إِن تَأْمَنْهُ بِقِنطَارٍ يُؤَدِّهِ إِلَيْكَ وَمِنْهُم مَّنْ إِن تَأْمَنْهُ بِدِينَارٍ لَّا يُؤَدِّهِ إِلَيْكَ إِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَائِمًا اور کتاب والون سے کوئی شخص ایسا ہی کہ اگر تو اُس پاس امانت رکھے ڈھیر اشرفیون کا تو ادا کرے تجکو اور بعض اُنمین سے وہ ہی کہ اگر اُس پاس رکھے تو امانت ایک اشرفی تو بھر وہ ادا نہ کرے تجکو مگر جبتک کہ تو رہے اُسکے سر پر کھڑا تقاضا کرنے کو یعنی جب بہت سخت تقاضا کرے تب دیوے ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْأُمِّيِّينَ سَبِيلٌ وَيَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ یہ بدمنتی یہودیون کی اس سبب ہی جو کہا اُنھون نے اپنی قوم مین کہ نہین ہی ہمپر جاہلون کے حق لینے مین کچھ گناہ اور یہ بات جھوٹ کہتے ہین خدائے تعالیٰ پر اور آپ جانتے ہین کہ کسی کا مال ناحق لینا اور امانت کسی کی دھری ہوئی نہ دینی حرام ہی **فائدہ** یہودی کہتے ہین کہ یہ توریت مین لکھا ہی

کہ احمقون کا اور بغیر پڑھے ہوؤن کا اور اپنے دین سے غیر دین والون کا مال جس طرح ہاتھ لگے لے لینے حلال ہے اور آپ جانتے ہین کہ یہ بات غلط ہے اب خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ بات جو تمنے سمجھی ہے اور کہتے ہو کہ جاہلون کا مال بھی واجبی حلال ہے سو یہ نہین بَلٰی مَنْ اَوْفٰی بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰی فَاِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ ۝ بلکہ پوچھتا ہے تمسے بغیر پڑھے ہوؤن کا مال لینے کا سبب اور حکم یہ ہو کہ جو کوئی پورا کرے اپنا اقرار جو خدائے تعالیٰ نے لیا ہی اُس سے جو توریت مین امانت کے ادا کرنے مین اور پرہیزگاری حرام کا مال لینے مین پھر بیشک خدائے تعالیٰ دوست رکھتا ہی پرہیزگارون کو **فائدہ** یہ خدائے تعالیٰ نے مسلمانون کو سُنا دیا کہ جن لوگون کی نیت یہ ہے کہ پرایا مال ناحق کھانے کو یہ مسئلہ بنا لیا کہ ہمکو غیر دین والون کا مال کھانا اور خیانت کرنی امانت مین روا ہے ایسون کی بات دین کے مقدمے مین کیا سند ہے ہمارے یہان بھی کافر حربی کا مال زور سے لینا روا ہی پر امانت مین خیانت روا نہین اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ وَلَا یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یُزَكِّیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ بیشک وہ لوگ جو بیچتے ہین اور بدل کرتے ہین خدائے تعالیٰ کے قول کو جو لیا تھا خدائے تعالیٰ نے توریت مین کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کیجیو اور ایمان لائیو اور اپنی قسمون کو بیچتے ہین جو کھاتے تھے جھوٹی کہ جس پیغمبر کی صفت توریت مین ہی سو وہ یہ نہین یہ قسم اور وہ قول بدل کرتے ہین تھوڑے سے مول کو اُن لوگون کو نہین حصہ آخرت مین نیکی کا اور نہ بات کریگا اُنسے خدائے تعالیٰ اور نہ دیکھیگا اُنکی طرف خدائے تعالیٰ قیامت کے دن مہر کی نظر سے اور نہ پاک کریگا اُنکو گناہون سے اور واسطے اُن لوگون کے ہی عذاب دُکھ دینے والا وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِیْقًا یَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَیَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَیَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ ۝ اور تحقیق یہود یون سے ایک قسم ہی جو پھیرتی ہین اور ملاتی ہین اپنی زبان کو کتاب کے پڑھنے مین اپنی بنائی ہوئی اسواسطے کہ تم سمجھو کہ یہ توریت پڑھتے ہین اور دراصل توریت مین سے نہین ہی اُنکے اگلے بزرگون کا بنایا ہوا ہی اور وہ کہتے ہین جھوٹھ اور بہتان خدائے تعالیٰ پر اور جانتے ہین آپ کہ یہ ہم جھوٹ کہتے ہین **فائدہ** یہود یون نے اپنے مطلب کی باتین آپ بنا کر توریت مین لگا دی تھین بغیر پڑھون کے دغا دینے کو اور کہتے تھے کہ یہ خدائے تعالیٰ کی طرف سے توریت مین یون لکھا ہے **فائدہ** اور بہتان یہود یون کا دوسرا یہ ہے جو کہتے تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ مین خدا ہون میری بندگی کرو سو اسکے جواب مین خدائے تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّؤْتِیَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ یَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّیْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِیّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ۝ ہرگز کسی آدمی سے نہو یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے نہو اُسپر کہ دیوے اُسے خدائے تعالیٰ کتاب انجیل اور احکام اُسکے سکھاوے اور سمجھ دے اُسکو اور پیغمبری دیوے پھر وہ کہے لوگون کو کہ تم میرے بندے ہو سوا سے خدائے تعالیٰ کے اور لیکن یون کہے کہ سچے اور مضبوط اور پکے ہو دینداری مین سبب اسکے جو تھے تم کہ سکھاتی تھے کتاب اُتری ہوئی خدائے تعالیٰ کے پاس کی اور ساتھ اُسکے جو تھے تم کہ آپ پڑھتے تھے اُسے وَلَا یَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِیّٖنَ اَرْبَابًا ؕ اَیَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ اور نہ یہ کہے تمکو کہ ٹھہراؤ فرشتون کو اور پیغمبرون کو خدا یعنی کوئی پیغمبر نہ کہیگا کہ فرشتون کو اور پیغمبرون کو خدا جانو یا مجھے خدا سمجھو ای کیا پیغمبر تمکو کہیگا کفر کی بات کہ تم کافر ہو جاؤ بعد اُسکے کہ تم مسلمان ہو چکے ہو وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ اور جب لیا خدائے تعالیٰ نے اقرار نبیون کا کہ جو کچھ دیا تمکو کتاب اور علم تو البتہ ایمان لاؤ تم اُس پیغمبر پر اور اُسکی مدد کرو تم **فائدہ** یعنی خدائے تعالیٰ نے سب پیغمبرون سے اور اُنکی اُمتون سے اقرار لیا کہ تم سب ایمان لاؤ اور مدد کرو اُسکی اگر تمھارے وقت مین آوے اور نہین تو اپنی قوم کو تعریف سُنا کر کے نصیحت کرو کہ جب وہ آخری زمانے کا پیغمبر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہو اور سچا اگلی کتابونکو مانے اُسپر ایمان لاؤ اور اُسکی مدد کرو قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ ؕ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ ۝ فرمایا خدائے تعالیٰ نے اُن سب پیغمبرون کو اور اُنکی امتون کو کہ اے اقرار کیا تمنے اور مضبوط پکڑا اُس قول پر ذمہ جو پورا کرو کہا اُن سب نے کہ اقرار کیا ہمنے اور قبول کیا ہمنے پھر فرمایا خدائے تعالیٰ نے کہ گواہ رہو تم اس اقرار پر ایک دوسرے کے اور ہم بھی تمھارے ساتھ گواہ ہین فَمَنْ تَوَلّٰی بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ پھر جو کوئی پھر جاوے اس اقرار کیے کے بعد پھر وہی لوگ ہین خدائے تعالیٰ کا حکم نہ ماننے والے اَفَغَیْرَ دِیْنِ اللّٰهِ یَبْغُوْنَ وَلَهٗۤ اَسْلَمَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَیْهِ یُرْجَعُوْنَ ۝ ای کیا قول توڑنے والے سوا سے دین خدائے تعالیٰ کے اور کوئی دین ڈھونڈھتے ہین

اور اُسی کے حکم مین ہے جو کوئی کہ آسمانون مین اور زمین مین ہی خوشی سے یا جاری سے تابعداری مین اور اُسی کی طرف سب پھر جاوینگے قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝ کہدے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ہمنے تو مانا اور ایمان لائے ہم خدائے تعالیٰ پر اور اُس چیز پر ایمان لائے ہم کہ جو کچھ اُترا ہم پر اور جو کچھ کہ اترا حضرت ابراہیم پیغمبر پر اور حضرت اسمٰعیل پر اور حضرت اسحٰق پر اور حضرت یعقوب پر اور اُسکی اولاد پر جو اُترا اور جو کچھ دیا حضرت موسیٰ پیغمبر کو اور حضرت عیسیٰ پیغمبر کو اور جو کچھ ملا اور پیغمبرون کو اُنکے پروردگار کی طرف سے سب پر ایمان لائے ہم جو نہین تفاوت کرتے ہم اُن پیغمبرون مین سے ایک کو بھی اور ہم خدائے تعالیٰ کے حکم بردار ہین وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ اور جو کوئی چاہے سوائے دین اسلام کے جو یہ حکم بردارہی خدا تعالیٰ کی ہی اسکی سوائے اور کوئی دین چاہے تو پھر ہرگز قبول نہوگا اور وہ آخرت مین خراب ہی كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۚ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ کیونکر راہ دکھاوے اُس قوم کو جو کافر ہوگئے ایمان لاکر اور گواہی دیکر کہ بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول ہے خدائے تعالیٰ کا اور آئیان اُن پاس نشانیان روشن یعنی قرآن شریف اور خدائے تعالیٰ راہ نہین دکھاتا ظالمون کی قوم کو **فائدہ** کئی لوگ مسلمان ہوکر مرتد ہوگئے تھے اُنکے حق مین یہ آیت اُتری تھی اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝ وہ لوگ جو ایمان لاکر پھر کافر ہوگئے اُن کی سزا یہ ہی جو اُنپر لعنت خدای تعالیٰ کی اور فرشتون اور سب آدمیون کی ہمیشہ وہ پڑے ہی رہینگے اُسی لعنت کے عذاب مین جو نہ ہلکا ہوگا اُن سے عذاب کبھی اور نہ وہ ڈھیل دیے جاوینگے عذاب مین اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ مگر وہ لوگ جنھون نے توبہ کی بعد کافر ہونے کے اور نیک کام کیے پھر بیشک خدائے تعالیٰ بخشنے والا ہی گناہ توبہ کرنے والون کا مہربان ہی نیک کام کرنے والون پر اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ ۝ بیشک وہ لوگ جو کافر ہوے ایمان لانے کے بعد پھر زیادہ ہوا کفر اُنکا یعنی کفر پر مضبوط رہے اور پھر جلد توبہ نہ کی تو ہرگز پھر توبہ قبول نہوگی اُنکی اور وہی لوگ گمراہ ہین یعنی اُنکو توفیق توبہ کی نہ ملیگی ہرگز جو قبول ہووے اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ ۚ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝ بیشک وہ لوگ جو کافر ہوے اور مرگئے اور مرتے وقت تک کافر رہے اور کافر ہی موے تو پھر ہرگز قبول نہوگا ایک سے بھی اُنمین سے بھری ہوئی ساری زمین سونے کی اگر یہ بدلہ دیوین نہ کچھ مال یعنے جو شخص کہ کافر ہوے وہ قیامت کے دن اگر ساری زمین اخرفیون سے بھر دیوین اپنے گناہون کے بدلے جو عذاب سے چھوٹین ہرگز قبول نہ ہوگا اور اس قوم پر عذاب بے نہایت ہوگا اُن ہی لوگون کے واسطے ہی عذاب دُکھ دینے والا قیامت کو اور نہوگا کوئی اُنکا مدد کرنے والا

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۚ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝

ہرگز نہ پاؤگے نیکی کو یعنی کمال خوشی خدائے تعالیٰ کی نہ پاؤگے جب تک کہ خرچ نہ کروگے خدائے تعالیٰ کی راہ مین اُس چیز سے جسے بہت چاہتے ہو اور جو چیز کہ تم خرچ کرتے ہو اور دیتے ہو تھوڑا یا بہت پھر بیشک وہ خدائے تعالیٰ کو معلوم ہی **فائدہ** یعنی جو چیز کہ بہت پیاری ہو اُسکا خرچ کرنا خدائے تعالیٰ کے واسطے بڑا درجہ رکھتا ہی اور ثواب ہر چیز کے خیرات کرنے مین ہے كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِيْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ۚ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ سب طرح کی کھانے کی چیزین حلال تھین حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد پر مگر وہ جو حرام کیا تھا حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے اوپر آپ پہلے توریت کے اُترنے سے پھر اگر نہ مانین اس بات کو یہود تو کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو کہ پھر لاؤ توریت کو اور پڑھو اُسے اگر تم سچے ہو تو **فائدہ** یہودی کہتے ہین مسلمانون کو کہ تم جو کہتے ہو کہ ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین پر ہین اور جو چیزین کہ اُنکے گھرانے مین حرام تھین سو تم کھاتے ہو جیسے اونٹ کا گوشت اور دودھ سو خدای تعالیٰ نے فرمایا کہ جتنی چیزین اب مسلمان کھاتے ہین یہ سب چیزین حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت حلال تھین جب توریت اُتری تو بنی اسرائیل پر سبب اُنکے گناہ کے کئی چیزین اُن ہی پر توریت مین حرام ہوئین مگر ایک اونٹ کا گوشت توریت سے پہلے جو حضرت یعقوب علیہ السلام نے قسم کھائی تھی کہ اونٹ کا

گوشت نہ کھاؤنگا انکی تابعداری کرنے کے طفیل اُنکی اولاد نے بھی اونٹ کا گوشت چھوڑا تھا اور سبب قسم کا یہ تھا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کو مرض ہوا تھا اُنھوں نے نذر کی کہ اگر میں اس مرض سے تندرست ہوں تو جو کھانے پینے کی چیزیں بہت بھاتی ہیں اُنھیں چھوڑ دونگا جب تندرست ہوے تو اُنھیں گوشت اونٹ کا اور شیر یعنی دودھ بہت بھاتا تھا سو اُسکے کھانے سے قسم کھائی تھی سو خدائے تعالیٰ نے فرمایا کہ اب جو مسلمانوں پر حلال ہی یہ سب حضرت ابراہیمؑ کے وقت بھی حلال تھا فَمَنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ پھر جو کوئی جوڑے اپنے دل سے خدائے تعالیٰ پر جھوٹ بعد اُسکے جو ظاہر ہوا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنی خوشی سے اپنے اوپر آپ حرام کی تھیں کسی چیز میں نہ خدائے تعالیٰ نے حرام کی تھیں پھر وہ لوگ دل سے جھوٹ جوڑنیوالے ہیں بے انصاف ظالم قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۫ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ کہدے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ سچ فرمایا خدائے تعالیٰ نے اب تابع ہو جاؤ تم سب ابراہیم علیہ السلام کے دین کے جو حضرت ابراہیمؑ مضبوط تھے دین اسلام پر سب دینوں کو چھوڑ کر اور نہ تھا ابراہیم علیہ السلام شرک کرنے والوں سے اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ بیشک پہلے گھر جو بنا زمین پر لوگوں کی زیارت کے واسطے تو یہی ہے مکے میں جو بہت برکت والا اور راہ نیک جہان کے لوگوں کے واسطے فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ۭ اُس گھر میں نشانیاں ہیں ظاہر اور معلی ہوئی ایک اُن نشانیوں میں سے جگہ کھڑے رہنے ابراہیم علیہ السلام کی ہے سو وہ ایک پتھر ہے جو نشان حضرت ابراہیمؑ کے پانوں کا اُسمیں ہے اور جو کوئی اس گھر کے اندر آوے بے ڈر ہے قتل سے اور لوٹ لینے سے اگرچہ گنہگار بھی ہو تب بھی اُسے ڈر نہیں جب تک وہاں رہے **فائدہ** یہودی کہتے تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا کعبہ ہمیشہ سے شام میں رہا اور بیت المقدس اُنکا قبلہ تھا اور تمھارا وطن مکہ ہے اور کعبے کو قبلہ کیا تمنے تم کیونکر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وارث ہوے اور خدائے تعالیٰ نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھ سے اول عبادت کرنیکی جگہ اور زیارت کرنے کا مکان خدائے تعالیٰ کے نام کا یہی کعبہ بنا ہے اور بزرگوں کی نشانیاں اور کرامتیں اُسکی ہمیشہ دیکھتے رہے ہیں اور دراصل مکان حضرت ابراہیمؑ کا یہی ہے وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ۭ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اور خدائے تعالیٰ کے واسطے لوگوں پر لازم ہے حج کرنا اس گھر کا جو کوئی کہ قدرت رکھتا ہو اُس گھر کی طرف راہ چلنے کی یعنی راہ خرچ اور سواری کا مقدور ہو یا طاقت پانوں چلنے کی ہو جسے اُسپر فرض ہے وہاں کا جانا اور جو کوئی نہ مانے اس بات کو تو پھر خدائے تعالیٰ بے پرواہ ہے سارے عالم کی خلقت سے بلکہ مکے کی زیارت کرنے میں اُن ہی لوگوں کو فائدہ ہے جو خدائے تعالیٰ رحم کرے اُنپر قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۙ وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰي مَا تَعْمَلُوْنَ ۝ کہدے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے یہودیو کیوں منکر ہوتے ہو اور کیوں نہیں مانتے خدائے تعالیٰ کی آیتوں کو اور خدائے تعالیٰ گواہ ہے اور واقف ہے تمھارے کاموں پر جو کچھ کہ تم کرتے ہو اور قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّاَنْتُمْ شُهَدَاۗءُ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ کہدے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے یہودیو کس واسطے روکتے ہو لوگوں کو خدائے تعالیٰ کی راہ سے جو دین اسلام ہے وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں جو ڈھونڈتے ہو تم اُسمیں عیب اور کجی یعنی ایمان لانے والے کو کہتے ہو کہ یہ شخص جسے تم پیغمبر سمجھتے ہو سو یہ وہ نہیں ہی جسکی خبر توریت میں ہی اسپر کہ تم جانتے ہو کہ یہ رسول اللہ برحق ہے اور نہیں ہے خدائے تعالیٰ بے خبر اُن کاموں سے جو تم کرتے ہو اب خدائے تعالیٰ فرماتا ہی مسلمانوں کو کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اگر تم کہا مانوگے ایک قوم کا یہودیوں میں سے تو تمھیں پھیر کر دینگے ایمان لائے پیچھے کافر یعنی اگر تم یہودی کی باتیں مانوگے تو تم کافر ہو جاؤگے چاہیے کہ کافروں کی بات ہی نہ سنے نہ اُنکی صحبت میں بیٹھے **فائدہ** شاس نام ایک یہودی کا تھا وہ نہایت مسلمانوں سے اور دین اسلام سے حسد اور دشمنی رکھتا تھا اور چاہتا تھا کہ کسی طرح مسلمانوں میں فساد پیدا ہو مدینے میں دو قومیں تھیں پہلے اسلام کے آنے سے اُن دونوں قوم میں دشمنی تھی اور ہمیشہ لڑائیاں ہوتیں اور مارے جاتے تھے جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے میں تشریف لائے اور اسلام نے رواج پایا اُن دونوں قوم میں اخلاص پیدا ہوا اور دشمنی قدیم جاتی رہی ایک روز مجلس میں دونوں قوم کے لوگ موجود تھے شاس یہودی نے ایک شخص کو سکھا دیا ایک بڑی لڑائی کا احوال جو اُن دونوں قوم میں ہوئی تھی بیان کرے جب یہ بیان سنا تو دونوں قوم کے لوگوں کو غصہ آیا اور جھگڑنے لگے آپس میں ہوتے ہوتے تلوار پر نوبت پونہچی یہ خبر حضرت محمدؐ کو پونہچی حضرت آپ تشریف لائے اور دونوں قوم کے درمیان کھڑے ہو کر یہی آیتیں خدائے تعالیٰ کی بھیجی ہوئی پڑھیں کہ وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ۭ وَمَنْ

یَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِیَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ اور کس طرح کافر ہوتے ہو اُسپر کہ تم پر پڑھی جاتی ہیں آیتیں قرآن شریف کی جو خدائے تعالیٰ کے پاس سے آئی ہیں اور تم میں بھیجا ہوا خدائے تعالیٰ کا موجود ہے اور جسنے مضبوط پکڑا دین خدائے تعالیٰ کا پھر بیشک وہ پہنچا طرف سیدھی راہ کے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم ڈرو خدائے تعالیٰ سے ایسا جیسا اُس سے ڈرنا چاہیے اور نہ مرو تم مگر اُسوقت کہ مسلمان ہو تم یعنی مسلمان ہی مرو ایسا نہو جو پھر کفر کی بات کرو اور اُسی حال میں مرجاؤ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۪ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ۚ اور مضبوط پکڑو دین اسلام کو جو یہ رسی ہے خدائے تعالیٰ سے نزدیک ہونے کی رسی پکڑو تم سب ملکر اور جدا جدا مت ہو آپس میں اور یاد کرو خدائے تعالیٰ کی نعمت کو جو تم پر ہے اور یاد کرو اُسوقت کو جو تم تھے آپس میں دشمن پھر اُلفت دی خدائے تعالیٰ نے پیغمبر کے سبب تمھارے دلوں میں پھر ہو گئے تم خدائے تعالیٰ کی مہربانی اور فضل سے بھائی تم آپس میں وَكُنْتُمْ عَلٰی شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ اور تھے تم اوپر کنارے ایک گڑھے آگ کے بھرے ہوئے کے یعنی اگر اُسی حال میں مرتے تو دوزخ میں جا پڑتے پھر چھڑا لیا تمکو خدائے تعالیٰ نے اُس آگ سے اسی طرح جو بیان کرتا ہے خدائے تعالیٰ تمھارے واسطے آیتیں اپنے قرآن کی شاید کہ تم راہ پاؤ سیدھی اپنی نجات کی **فائدہ** جب یہ آیتیں اُن دونوں قوم نے سُنیں توبہ کی اور ہتھیار ڈالدیے اور آنسو بھر لائے اور آپس میں بغلگیر ہوئے اور جانا کہ اگر یہودی کا کہا مانتے تو پھر کافر ہو جاتے وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ یَّدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ اور البتہ چاہیے کہ رہے تم میں سے اے مسلمانو ایک جماعت جو بلاویں لوگوں کو نیک کاموں کی طرف اور حکم کریں جو لوگ اچھے کام کریں اور منع کریں بُرے کاموں سے اور وہی جو کہیں اچھے کاموں کو اور منع بُرائی سے کریں وہی چھٹکارا پائے ہوئے ہیں **فائدہ** مسلمانوں پر فرض ہے کہ دینداری کا تقید کریں لوگوں پر تو خلاف دین کے کوئی کچھ کام نہ کرے یہی کام مقصود پاتا ہے اور یہ بات کہ کوئی کسیکا احوال نہ پوچھے ہر کوئی چاہے سو کرے کہ سو سی بدین خود یعنی بدین خود یہ راہ اسلام کی نہیں وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَیِّنٰتُ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝ اور مت ہو تم اے مسلمانو مانند اُن لوگوں کے جو آپس میں سے پھوٹ گئے دین میں اور اختلاف کیا اپنے مذہب میں بعد اُسکے جو آچکا تھا اُن پاس حکم صاف اُنکی کتاب اور وہی لوگ جنھوں نے دین میں پھوٹ کی اُن ہی کے واسطے بڑا عذاب ہے دوزخ کا قیامت کو **فائدہ** یہودیوں نے حضرت موسیٰؑ کی وفات کے پانچ سو برس بعد اختلاف کیا دین میں جو کئی فرقہ ہو گئے اور نصرانیوں نے حضرت عیسیٰؑ کے آسمان پر جانے کے تین سو برس کے بعد اختلاف کیا تھا جو کئی مذہب ہو گئے یَّوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ ۫ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝ جسدن سفید ہونگے بعضے مُنھ اور سیاہ ہونگے بعضے مُنھ پھر وہ لوگ جنکے مُنھ سیاہ ہو گئے اُنکو کہینگے کیا تم کافر ہو گئے ایمان لاکر یعنی مسلمان ہو کر پھر کافر ہو گئے تو پھر چکھو عذاب دوزخ کا سبب اُسکے جو تم ایمان لاکر کافر ہو گئے وَاَمَّا الَّذِیْنَ ابْیَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِیْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ؕ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ اور وہ جو سفید ہوئی مُنھ اُنکے سو وہ لوگ خدائے تعالیٰ کی رحمت میں ہیں یعنی بہشت میں ہونگے یہ لوگ اُسی بہشت میں ہمیشہ رہینگے تِلْكَ اٰیٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَیْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَمَا اللّٰهُ یُرِیْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ یہ حکم ہیں خدائے تعالیٰ کے جو ہم سُناتے ہیں تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچے حکم اور تحقیق خدائے تعالیٰ ظلم کرنا نہیں چاہتا خلقت پر وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَاِلَی اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ اور خدائے تعالیٰ ہی کا مال ہے جو کچھ کہ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ کہ ہے زمین میں اور خدائے تعالیٰ ہی کی طرف پھیرے جاتے ہیں سب کام كُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ وہ تم ہو اے مسلمانو بہتر سب اُمتوں سے جو پیدا ہوئی ہیں اِن سب لوگوں میں حکم کرتے ہو تم اچھے کاموں کا جو کریں لوگ اور منع کرتے ہو بُرے کام کرنے سے اور ایمان لاتے ہو صدق دل سے خدائے تعالیٰ پر وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ اور اگر ایمان لاویں کتاب والے یعنی یہود اور نصاریٰ اگر اسلام قبول کریں تو البتہ بہتر تھا اُنکے حق میں اُنمیں سے بعضے ایمان لائے ہوئے ہیں اور بہت لوگ کتاب والوں سے بے حکم ہیں یعنی حکم نہیں مانتے خدائے تعالیٰ کا لَنْ یَّضُرُّوْكُمْ اِلَّاۤ اَذًی ؕ وَاِنْ یُّقَاتِلُوْكُمْ یُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا یُنْصَرُوْنَ ۝ کچھ نہ بگاڑ سکینگے کتاب والے تمھارا اے مسلمانو مگر ستانا زبان سے اگر تم سے لڑیں تو پیٹھ دیویں تمھارے سامنے سے

یعنی بھاگ جاوینگے پھر بعد بھاگ جانے کے مدد نہ ملیگی اُنکو یعنی کوئی رفیق اُنکی مدد نہ کریگا ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ماری گئی ہے یعنی مقرر ہوئی ہے یہودیون پر ذلت جس جگہ پاؤ اُنکو ذلیل مگر ساتھ دست آویز خدائے تعالیٰ کے سے جو جزیہ دیتا ہے اور دست آویز مسلمانون کے سے جو بعد جزیہ کے عہد ہے اور پھر پھرے یہودی ساتھ غضب خدائے تعالیٰ کے یعنی لائق غصہ اور عذاب کے ہوے اور مارے گئے یعنی مقرر ہوئی اُنپر محتاجی اور مفلسی ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ یہ محتاجی اور خواری اور غصہ خدائے تعالیٰ کا اُنپر ہونا اس سبب سے ہے جو نہین مانتے وہ خدا ہی تعالیٰ کی آیتون کو جو قرآن شریف ہے اور قتل کرتے ہے پیغمبرون کو ناحق یہ اس سبب ہے جو نافرمانی کی اُنھون نے خدائے تعالیٰ کی اور حد سے باہر نکل گئے حکم سے لَيْسُوْا سَوَآءً مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ نہین ہین سب برابر یہودیون مین ایک قوم اُنمین سے قائم ہین سیدھی راہ پر اسلام کی جو پڑھتے ہین آیتین خدائے تعالیٰ کے کلام کی راتون کے وقت اور وہ سجدہ کرتے ہین یعنی نماز اور قرآن پڑھتے ہین اور وہی لوگ یہودیون مین سے يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ایمان لاتے ہین خدائے تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر اور فرماتے ہین لوگون کو اچھی بات اور منع کرتے ہین بُرے کامون سے اور دوڑتے ہین نیک کامون کے کرنے کو اور وہی لوگ نیکبخت ہین **فائدہ** یہودیون مین سے کئی شخص توریت کے عالم اپنے دین پر درست اور ثابت تھے سو وہ اسلام مین آئے تھے اُنمین سردار عبداللہ بن سلام تھے حق تعالیٰ ہر جگہ کتاب والون کی مذمت مین اُنکو جدا نکال لیتا ہے اوپر کی آیتون مین اُنھون کا مذکور تھا اور حق تعالیٰ فرماتا ہے اُن ہی کے حق مین وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ تُكْفَرُوْهُ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ اور جو کچھ کرینگے وہ لوگ نیک کامون سے پھر ہرگز نامقبول نہوگا اُنکا نیک کام اور خدائے تعالیٰ جانتا ہے پرہیزگارون کے احوال کو اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ بیشک وہ لوگ یہودیون مین جو کافر ہوے اور برجی نمانا قرآن کو اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہرگز نہ بچاویگا اُنسے مال اُنکا اور نہ اولاد اُنکی خدائے تعالیٰ کے عذاب سے کچھ ذرا بھی یعنی کچھ کام نہ آویگا مال اور نہ اولاد اُنکی جبوقت خدائے تعالیٰ اُنپر عذاب کریگا اور وہی لوگ رہنے والے ہین آگ مین دوزخ کی سو وہ اُس آگ مین ہمیشہ رہینگے مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ مثال اُنکی جو خرچ کرتے ہین بیچاز ندگانی مین دنیا کی مانند اُس باؤ سرد کے ہے جو اُسمین نہایت سردی ہے جو ایسی ہے جو پونہچے کھیت مین اُس قوم کی جنھون نے ظلم کیا اپنے اوپر آپ پھر ہلاک اور نابود کیا اُس باؤ سرد نے کھیت کو اور ستم نہ کیا خدائے تعالیٰ نے اُنپر اور لیکن وہ اپنے اوپر ظلم کرتے ہین آپ **فائدہ** جو مال سوائے مرضی خدائے تعالیٰ کے خرچ کرتے ہین اُسکا ثواب کچھ نہین بلکہ گناہ ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم مت پکڑو دوستی دلی سوائے اپنون کے یعنی اے مسلمانو تم سوائے مسلمانون کے غیر دین والون سے دلی دوستی مت کرو جو وہ لوگ کمی نہین کرتے تمھاری حق مین خرابی کرنے مین اور چاہتے ہین وہ کہ تم محنت اور مصیبت مین رہو ظاہر ہوتی ہے دشمنی اُنکے مُنھون سے یعنی اُنکی باتون سے صریحًا دشمنی نکلتی ہے اور وہ جو چھپائی ہوئی رکھتے ہین اپنے دلون مین دشمنی اور حسد تم سے سو وہ بہت زیادہ ہے اُنکی باتون سے مقرر بیان کین ہمنے تمھارے واسطے اے مسلمانو نشانیان اُنکی دشمنی کی اگر سمجھنے والے ہو تم اے عقلمندو **فائدہ** مسلمانون کو چاہیے کہ کافرون سے اور منافقون سے دوستی نہ کرین وہ ہر طرح دشمن ہین هٰٓاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ سن لو اور سمجھ لو تم کہ تم لوگ اُنکو چاہتے ہو اور محبت رکھتے ہو اُنسے اور وہ تمکو نہین چاہتے اور تمسے محبت نہین رکھتے اور تم مانتے ہو سب کتابون کو اور وہ جب ملتے ہین تمسے تو کہتے ہین تمسے کہ ایمان لائے ہین اور جب اُنمین خلوت کرتے ہین تو کاٹ کاٹ کھاتے ہین تمپر اپنی انگلیان غصے سے اور دشمنی سے تو کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنکو کہ مرو تم اپنی دشمنی اور غصے مین بیشک خدائے تعالیٰ جانتا ہے دلونکی باتون کو اور بھیدون کو اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ

اور اگر پونہچے تمکو نیکی یعنی فتح اور لوٹ کا مال کافرون کا تو ملول ہوون اور برا لگے اُنکو اور اگر پونہچے تمکو برائی یعنی شکست تو خوش ہوون وہ اُس سے یہ کمال دشمنی کی نشانی ہی اور اگر تم ای مسلمانو صبر کرو اور ڈھرے رہو اُنکے دکھ دینے پر اور بچتے رہو اُنکے فریب سے تو کچھ نہ بگڑیگا تمھارا اُنکی دشمنی سے بیشک خدائے تعالیٰ کے گھیرے مین ہین سب اُنکے کام **فائدہ** اکثر منافق یہودیون مین ملتے تھے اسواسطے اُنکے ساتھ اُنکا بھی ذکر کیا اب آگے جنگ احد کا بیان ہی سو فرماتا ہی خدائے تعالیٰ کہ یاد کرو کہ وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۙ اور جب فجر کے وقت نکلا تو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر سے درست اور مقرر کرتا تھا مسلمانون کے واسطے ٹھڑے رہنے کی جگہ لڑنے کے واسطے اور خدای تعالیٰ سُنتا ہے باتین تمھاری اور جانتا ہی خدائے تعالیٰ نیتین تمھاری اور یاد کرو کہ اِذْ هَمَّتْ طَّاۗىِٕفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ۭ وَعَلَي اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ جب قصد کیا دو فرقون نے تم مین سے ای مسلمانو کہ نامردی کرکے پھر جاوین لڑائی مین سے اور خدائے تعالیٰ مددگار تھا اُن دونون فرقون کا اور خدائے تعالیٰ ہی پر چاہیے کہ بھروسا کرین مسلمان **فائدہ** جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے سے مدینے مین آئے تو اُسکے دوسرے برس بدر کی لڑائی ہوئی مکے کے کافرون سے خدائے تعالیٰ نے مسلمانون کو فتح دی جو ستر کافر مارے گئے اور ستر کافر قیدی آئے پھر اس لڑائی کی دوسرے برس کافر مکے کے تین ہزار سوار اور پیادے جمع ہوکر مدینے پر چڑھ آئے جس مین سات سو زرہ پوش اور دو سو گھوڑون کے سوار اور باقی اونٹون کے سوار اور پیادے تھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خبر سنکر مشورہ لڑائی کا کیا اکثر لوگون نے کہا کہ ہم شہر کے اندر لڑینگے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھی مرضی یہی تھی پر بعضے لوگ کہنے لگے کہ یہ ہماری غیرت قبول نہین کرتی ہم میدان مین نکل کر لڑینگے آخر کو یہی صلاح ٹھیری جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ہزار آدمی مہاجر اور انصار ساتھ لیکر شہر سے باہر نکلے عبداللہ بن اُبی منافق مدینے کا رہنے والا بھی ساتھ لڑنے کو نکلا تھا راہ مین سے ناخوش ہوکر تین سو آدمی سے پھر گیا اور کہا کہ تم نے ہمارا کہا نہ مانا ہم تمھارا ساتھ نہین کرتے اور اُسکے بہکانے سے دو فرقے انصاریون سے پھر چلے تھے آخر کو اُنکے سردارون نے عام لوگون کو سمجھایا اور لشکر مین پھیر لائے تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سات سو مرد لیکر کوہ اُحد کو پشت پر دیکر دشمنون کے مقابل ہوے ایک درہ اُسی پہاڑ مین تھا عبداللہ بن جبیر کو پچاس مرد تیر انداز ساتھ دیکر اُس درہ پر مقرر کیا اور فرمایا کہ اگر مسلمانون کی فتح یا شکست ہو تم اُس درہ سے ہرگز کسی حال مین اور طرف کو نہ جائیو پھر آپ نے دشمن کے سامنے صف درست کی اب خدائے تعالیٰ فرماتا ہی کہ اُحد کی لڑائی سے پہلے وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ اور مقرر تمھاری مدد کرچکا ہی خدای تعالیٰ بدر کی لڑائی مین اور اسپر کہ تم بے مقدور تھے اور کمزور تھین کافر خاطر مین نہ لاتے تھے پھر ڈرو خدائے تعالیٰ سے جسنے تمھین فتح دی بدر کی لڑائی مین شاید کہ تم شکر بجا لاؤ خدائے تعالیٰ کے احسان کا اور یاد کرای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسوقت کو کہ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰۗىِٕكَةِ مُنْزَلِيْنَ ۝ جب کہنے لگا تو مسلمانون کو کہ کیا تمکو کفایت نہین ہی وہ کہ تمھاری مدد کرے پروردگار تمھارا تین ہزار فرشتے آسمان سے اُترنے والون سے بلیٰ اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰۗىِٕكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ۝ ہان البتہ اگر تم ٹھرے رہو لڑائی مین دشمن کے سامنے اور پرہیزگاری کرو یعنی خلاف حکم پیغمبر کچھ نہ کرو اور آدین پیر دشمن جلدی سے بغیر ڈھیل بھی مدد کرے تمھاری پروردگار تمھارا ساتھ پانچ ہزار فرشتون نشان دار گھوڑے والون کے یعنی پانچ ہزار فرشتے گھوڑون پر سوار تمھاری مدد کو آوینگے جن گھوڑون مین نشان ہوگا وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَىِٕنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ۭ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝ اور وہ تو خدای تعالیٰ نے تمھارے دل کی خوشی کی اور اسواسطے کہ آرام پاوین دل تمھارے اُس سے اور تیری مدد خدائے تعالیٰ ہی کے پاس سے ہی جو زبردست مضبوط کام کرنے والا ہی اور تمھاری مدد اسواسطے کی خدائے تعالیٰ نے لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَاۗىِٕبِيْنَ ۝ تو کاٹ ڈالے تھوڑے اُن لوگون سے جو کافر ہین یا اُنکو خوار اور ذلیل کرے تو پھر جاوین لڑائی سے ناامید و نامراد **فائدہ** ان کئی آیتون مین بدر کی لڑائی کا احوال تھا اور اول جو اُحد کی لڑائی کا مذکور تھا کہ جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درے کی محافظت کے واسطے عبداللہ بن جبیر کو پچاس تیر انداز ساتھ دیکر مقرر کرکے تقید کیا کہ ہرگز اُس جگہ سے نہ سرکین اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صف درست کرکے مقابل ہوے اور لڑائی شروع ہوئی اول تو شکست ہوئی مکے کے کافرون کی اور بھاگے اور مدینے کے لوگ اُنکا خیمہ اور لشکر لوٹنے لگے اور وہ لوگ جو درے پر تھے اُنھون نے دیکھا کہ سب لوگ مال لوٹتے ہین اور ہم رہے جاتے ہین اور مسلمانون کی فتح ہو چکی اُس درے کو چھوڑکر لوٹنے کو دوڑے حضرت عبداللہ بہتیرا منع کرتے رہے کسی نے نہ مانا کئی آدمی رہے اور باقی سب چلے گئے مکے کے کافرون نے جو دیکھا کہ درہ خالی ہی

الربع

اُدھر آپڑے حضرت جبیر کو کئی آدمیوں سمیت شہید کیا اور مسلمانوں کو پیچھے سے آن کر مارا فتح کے بعد شکست ہوگئی اور امیر المؤمنین سید الشہدا حضرت حمزہ جو
چچا تھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہید ہوئے اور کتنے اصحاب بھی شہید ہوئے اور باقی بھاگے اور کافروں نے گھیر لیا یہانتک کہ دندان
مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شہید ہوا اور زخم سے بہت لہو گیا اور ضعف سے ایک گڑھے میں گرے اُسوقت کئی اصحابوں نے بڑی بہادری
کی اور کافروں کو ہٹایا خصوصاً حضرت مرتضیٰ علی اور صدیق اکبر اور طلحہ اور زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے جانبازی کی اُسدن پھر بعد ایک ساعت کے جب
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہشیاری ہوئی لوگ جو حاضر تھے اُنکو جمع کرکے لڑائی قائم کی تب کافر پھر کر چلے گئے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
شہیدوں کو اور حضرت حمزہؓ اپنے عمو کا احوال دیکھا اور بہت غمگین ہوے اور چاہا کہ کافروں کے حق میں بددعا کریں یا یہ خیال آیا کہ جنھوں نے ایسا
ظلم کیا ہے اُنکا کیا حال ہوگا تب یہ آیت اُتری کہ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ ۝ نہیں ہے تجھے اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کام سے کچھ یعنی تیرا اختیار نہیں آیا اُنکو توبہ دیوے خدائے تعالیٰ اپنے فضل سے یا عذاب کرے اُنپر جو وہ ناحق
پر ہیں **فائدہ** حق تعالیٰ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تعلیم فرماتا ہے کہ بندے کا کچھ اختیار نہیں خدائے تعالیٰ جو چاہے سو کرے اگرچہ قریش تمھارے
دشمن ہیں اور ظلم کرتے ہیں خدائے تعالیٰ چاہے تو اُنکو ہدایت کرے جو ایمان نصیب ہو اور چاہے تو عذاب کرے اپنی طرف سے اُنھیں بددعا نہ کرو وَلِلَّهِ
مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ اور خدائے تعالیٰ ہی کا مال ہے جو کچھ کہ آسمانوں میں اور ع ۱۳
زمین میں ہے بخش دیوے گناہ جسکے چاہے اور عذاب کرے جسکو چاہے اور خدائے تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے اپنے بندوں پر يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو مت کھاؤ بیاج دونے پر دونا اور ڈرو خدائے تعالیٰ
سے شاید کہ تم چھٹکارا پانے والے ہو عذاب سے وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ۝ اور ڈرو اُس آگ سے جو تیار کر رکھی ہے کافروں کے واسطے
وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝ اور حکم بجالاؤ خدائے تعالیٰ کا اور فرمانبرداری کرو رسول اللہ کی شاید کہ پاؤ رحمت ہو خدائے تعالیٰ
کی وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ ۝ اور دوڑو اُس کام کرنے میں جسکے سبب بخشش ہو تمھارے
پروردگار کی اور بہشت ملے جسکی چکلان آسمانوں کے اور زمین کے برابر ہے سو تیار کر رکھی ہے واسطے پرہیزگاروں کے الَّذِينَ يُنْفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ
وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۝ وہ پرہیزگار جو خرچ کرتے ہیں خدائے تعالیٰ کی راہ میں خوشی اور تنگی کے
حال میں یعنی سب حال میں خیرات کرتے ہیں اور کھانے والے ہیں غصے کے اور بخشنے والے ہیں گناہ آدمیوں سے اور خدائے تعالیٰ دوست رکھتا
ہے نیک کام کرنے والوں کو وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرُ
الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ اور وہ لوگ کہ جب کریں کچھ گناہ بھلا ہو یا بُرا کام کریں اپنے حق میں تو یاد کریں
خدائے تعالیٰ کو اور گناہ بخشواویں اپنے اور کون ہے بخشنے والا سوائے خدائے تعالیٰ کے اور اڑ نہ رہیں برے کاموں پر جو آپ کرتے تھے اور وہ جانتے
ہیں کہ گناہ کے نہ چھوڑنے میں بڑا عذاب ہوگا أُولَٰئِكَ جَزَاؤُهُمْ مَغْفِرَةٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَجَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَ
نِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ۝ اُن ہی لوگوں کے واسطے ہے بدلہ بخشش اُنکے گناہوں کا اُنکے پروردگار سے اور باغ جنمیں گے اُنکو جنکی بیٹھکوں کے تلے نہریں بہتی
ہیں ہمیشہ رہیں گے وہ لوگ اُن باغوں میں اور واہ وا کیا خوب ہے مزدوری اچھے کام کرنے والوں کی قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ
فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ۝ مقرر ہو چکے ہیں تمسے پہلے چلن طرح طرح کی خلقت میں یعنی بہت اُمتیں گذری ہیں جو اُنھوں نے اپنی اپنی خوشی
کا دین اختیار کیا اور پیغمبروں کو دُکھ دیا اِس سبب وہ ہلاک ہوے عذاب الٰہی سے پھر سیر کرو ملکوں میں تو دیکھو جو کیسا ہوا جھٹلانے والوں کا حال جیسی
قوم عاد اور ثمود اور قوم لوط کی جو اُنکے شہروں کا کیا حال ہے **فائدہ** ہمیشہ سے کافر نبیوں کا مقابلہ کرتے رہے ہیں ہر ملک کی خبر تحقیق کرو تو جانو کہ اُسوقت
کے نبیوں پر تکلیفیں گذریں پھر آخر کو جھٹلانے والے ہی خراب ہوے ہیں اُحد کی لڑائی میں بھی نشر مسلمان سمیت حضرت حمزہؓ کے جو چچا حضرت صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کے تھے شہید ہوے جو اوپر ذکر ہو چکا اسواسطے خدا ے تعالیٰ مسلمانون کی تسلی اور تقویت فرماتا ہی هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ یہ مذکور واسطے لوگون کے بیان کیا ہے اور ہدایت ہے اور نصیحت ہے واسطے پرہیزگارون کے وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ اور سست ہوتم سُست اور غمگین ہاے مسلمانو کامل ایمان رکھتے ہو تم ہی غالب رہوگے آخر کو اگر ہو تم جو ایمان لائے ہو خدا ے تعالیٰ کے وعدے پر جو فرمایا ہی کہ آخر کو پیغمبر اور اُنکے رفیق غالب ہوے ہین اور اب بھی ہونگے اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ اگر پہنچا تمکو زخم یعنی اُحد کی لڑائی مین تمھاری شکست ہوئی اور شہید ہوے تمھارے یار تو مقرر پہنچا ہی کافرون کی قوم کو یہی زخم تمھارا بدر کی لڑائی مین جو تمھاری فتح ہوئی تھی اور یہ دن بدلتے لاتے ہین ہم لوگون مین کبھی غم کبھی شادی اور یہ بدلنا دنون کا اسواسطے ہی وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ ۗ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اور تو جانے خدا ے تعالیٰ اُن لوگون کا صبر اور یقین جو ایمان لائے ہین اور اسواسطے کہ تو پکڑے تم مین سے گواہ ایک کو دوسرے پر جو کون کافرون سے لڑکر شہید ہوا اور کون بھاگا اور خدا ے تعالیٰ دوست نہین رکھتا ظلم کرنے والون کو وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اور اسواسطے کہ خاص کرے اور جانچے اور پاک کرے خدا ے تعالیٰ اُن لوگون کو جو ایمان لائے ہین اور گھٹاوے اور مٹاوے کافرون کو **فائدہ** فتح اور شکست بدلتی ہوئی ہی اور مسلمانون کو شہادت کا درجہ دینا تھا اور مومن اور منافق کو پرکھنا منظور تھا اور مسلمانون کو تربیت کرنا تھا کہ پیغمبر کی نافرمانی مین یہ خرابی ہے اسواسطے شکست ہوئی نہین تو دراصل خدا ے تعالیٰ کافرون سے بیزار ہے اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ اے کیا تم اے مسلمانو سمجھتے تھے اپنے دلون مین کہ داخل ہوجاوینگے بہشت مین اور ابھی جانا نہین خدا ے تعالیٰ نے یعنی آزمایا نہین ان لوگون کو جو لڑنے والے ہین خدا ے تعالیٰ کی راہ مین تم مین سے اور معلوم کرے ثابت رہنے والون کو ع ۱۴ ۵ وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝ اور مقرر تم آرزو کرتے تھے موت کی پہلے اُسکے ملنے سے جو اسباب اُسکا لڑائی ہے یعنی شہادت چاہتے تھے تم پہلے لڑائی سے پھر سو رد یکھا تمنے لڑائی کو اُسپر کہ تم سامنے سے دیکھتے تھے یارون کو جو مارے جاتے تھے دیکھکر بھاگ گئے **فائدہ** جب اُحد کی لڑائی مین شکست ہوئی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زخمی ہوکر ایک گڑھے مین گرے اور لوگون مین جھوٹ مشہور ہوا کہ شہید ہوے تب لوگ اکثر بھاگے تھے جو اوپر یہ ذکر ہو چکا ہی پھر بھاگنے والون پر طعن آیا اُنھون نے عذر کیا کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہید ہونے کی خبر سنکر بھاگے تھے تب خدا ے تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۭ اَفَا۟ىِٕنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ۭ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰي عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـــًٔا ۭ وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ۝ اور نہین ہی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر بھیجا ہوا خدا ے تعالیٰ کا مقرر گذر چکے ہین پہلے اسنے بہت پیغمبر اب کیا پھر اگر مرے یا مارا جاوے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو تم پھر جاؤگے دین اسلام سے اُلٹے اپنے پانون پر یا بھاگ جاؤگے لڑائی سے دین کے دشمنون کی اور جو کوئی پھر جاویگا اُلٹے پانون تو پھر ہرگز نہ بگاڑیگا خدا ے تعالیٰ کا کچھ ذرا بھی اور جلد بدلہ دیویگا خدا ے تعالیٰ شکر کرنے والون کو **فائدہ** حکم ہے خدا ے تعالےٰ کا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ رہے یا نہ رہے یہ دین خدا ے تعالیٰ کا ہے اسپر قائم رہو اور اشارت نکلتی ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد بھی لوگ دین سے پھر جاوینگے اور جو قائم رہینگے اُنکو بڑا ثواب ہی پھر ایسا ہی ہوا کہ بعد وفات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہت لوگ دین سے پھر گئے اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُنکو پھر مسلمان کیا اور بعضون کو قتل کیا وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ۭ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۭ وَسَنَجْزِي الشّٰكِرِيْنَ ۝ اور کوئی جی مر نہین سکتا بغیر حکم خدا ے تعالیٰ کے جو لکھا ہوا ہے وعدہ وقت کا اور جو کوئی چاہے بدلہ دنیا کا دیوینگے ہم اُسکو دنیا ہی مین اور جو کوئی چاہے بدلہ آخرت کا دیوینگے ہم اُسکو اُسی مین سے اور جلد بدلہ دیوینگے ہم شکر کرنے والون کو جو احسان مانینگے وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ۝ اور بہت نبی جو خدا ے تعالیٰ کی راہ مین لڑے کافرون سے جو ساتھ اُنکے ہوکر لڑے بہت طالب خدا ے تعالیٰ کے پھر سستی اور کاہلی نہ کی اُنھون نے جو کچھ اُنکو پہنچی محنت اور دکھ خدا ے تعالیٰ کی راہ مین اور سُست نہین ہوئے اور عاجزی نہ کی دشمنون کے سامنے اور خدا ے تعالیٰ چاہتا ہے اور دوست رکھتا ہی صبر کرنیوالون کو جو مصیبت اور محنت کے

وقت جو دشمنوں سے لڑنے کے وقت ٹھہرے رہتے ہیں ثابت وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝ اور نہیں ہے کچھ بات اُنکی جو خدائے تعالیٰ کے طالب ہیں مگر وہ کہ کہتے ہیں کہ ای پروردگار ہمارے بخشدے ہمکو گناہ ہمارے اور معاف کر جو ہمسے زیادتی ہوئی ہو اور مضبوط رکھ قدم ہمارے دشمنوں کے سامنے لڑائی کے وقت اور مدد کر ہماری کافروں کی تو ہم فَآتَاهُمُ اللَّهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْآخِرَةِ ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۝ پھر دیا اُنکو خدائے تعالیٰ نے بدلہ دنیا میں جو فتح پاوین کافروں پر اور کیا خوب ہے بدلہ آخرت کا اُنکے واسطے جو بہشت اور اسکی نعمتیں ہیں اور خدائے تعالیٰ چاہتا ہے اور دوست رکھتا ہے نیک کام کرنے والوں کو يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تُطِيعُوا الَّذِينَ كَفَرُوا يَرُدُّوكُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوا خَاسِرِينَ ۝ ای وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اگر تم کہا مانوگے کافروں کا تو تمکو پھیر دینگے اُلٹے پاؤں تمھارے پھر اُسوقت ہو جاؤگے نقصان میں خراب **فائدہ** جب اُحد کی لڑائی شکست ہوئی اور مشہور ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہید ہوئے تب مسلمان بھاگے اور منافقوں نے کہا مسلمانوں کو کہ اب تو سکے کے لوگ غالب ہوئے اور فتح ہوئی اُنکی پتہ نا چار تم اپنے دین قدیم میں آؤ سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ دشمنوں کا فریب مت کھاؤ اور اُنکی بات نہ سنو بَلِ اللَّهُ مَوْلَاكُمْ ۖ وَهُوَ خَيْرُ النَّاصِرِينَ ۝ بلکہ خدائے تعالیٰ ہی تمھارا رام گھبراؤ اور ڈرو نہیں اور خدائے تعالیٰ بہت اچھا مدد کرنے والا ہی سَنُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَا أَشْرَكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا ۖ وَمَأْوَاهُمُ النَّارُ ۖ وَبِئْسَ مَثْوَى الظَّالِمِينَ ۝ جلد ڈالینگے ہم دلوں میں اُن لوگوں کے جو کافر ہیں ڈر کو سبب اُسکے جو شریک کرتے تھے خدائے تعالیٰ کے ساتھ اُس چیز کو جسکی نہیں اُتاری خدائے تعالیٰ نے سند اور دلیل شریک ہونے کی اور جگہ اُنکے رہنے کی آگ ہی دوزخ کی اور بری جگہ ہے ظالموں کے واسطے مقرر کی ہوئی وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللَّهُ وَعْدَهُ إِذْ تَحُسُّونَهُمْ بِإِذْنِهِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِنْ بَعْدِ مَا أَرَاكُمْ مَا تُحِبُّونَ ۝ اور مقرر سچا کر چکا تمسے خدائے تعالیٰ وعدہ اپنا جبکہ تم کاٹتے تھے انکو یعنی قتل کرتے تھے کافروں کو خدائے تعالیٰ کے حکم سے جبتک کہ نامردی کی تمنے اور جھگڑا ڈالا کام میں اور بیحکمی کی اپنے سردار عبداللہ بن جبیر کی جو اُس درے پر سے مال لوٹنے کو دوڑتے تھے بعد اُسکے جو دیکھا تمنے فتح اور لوٹنا مال کا جو آرزو تھی تمھاری یعنی فتح اور لوٹ کا مال جو تم چاہتے تھے اُسے دیکھا تھا مِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الْآخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۖ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ۗ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ۝ تم میں سے کوئی چاہتا تھا مال لوٹ کا اور کوئی فتح پانے کی اور تم میں سے کوئی چاہتا تھا ثواب آخرت کا شہید ہونے سے پھر تمکو پھیر دیا خدائے تعالیٰ نے کافروں کے قتل کرنے سے جو بعد فتح کے شکست ہوئی اسواسطے کہ تو آزماوے خدائے تعالیٰ تمکو اور مقرر تمکو تو بخشا اور معاف کیا اور خدائے تعالیٰ فضل رکھتا ہی ایمان لانے والوں پر **فائدہ** پہلے غلبہ مسلمانوں کا ہوا کافر بھاگے اور مسلمان اُنھیں قتل کرتے تھے اور فتح کی نشانیاں نظر آتی تھیں کسی کو خوشی تھی مال لوٹنے کی اور کسی کو اسلام کے غلبے کی پھر جب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کی تب مقدمہ اُلٹ گیا ایک نافرمانی یہ کہ اسکو چھوڑ کر لوٹ پر دوڑے دوسرے وہ کہ جب کافر بھاگنے لگے مسلمان اُنکو مارتے ہوئے جاتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پکار کر فرمایا کہ انکے پیچھے بڑھے نہ جاؤ میرے پاس آؤ اُنکو جو اُدھر لوٹ کا مال نظر آیا پیچھے نہ پھرے اس سے شکست ہوئی جیسا کہ فرماتا ہے خدائے تعالیٰ إِذْ تُصْعِدُونَ وَلَا تَلْوُونَ عَلَىٰ أَحَدٍ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أُخْرَاكُمْ فَأَثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ لِكَيْلَا تَحْزَنُوا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَا أَصَابَكُمْ ۗ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ جب تم چڑھے جاتے تھے بھاگنے والوں کے پیچھے سونہ پھرتے تھے اور پیچھے پھر کر دیکھتے تھے کسی کو اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پکارتا تھا تمکو تمھاری پیچھے سے پھر پہنچا تمکو غم عوض غم کے سو تم غم نہ کھایا کرو جو کچھ چیز جاتی رہے یعنی مال لوٹ کا اور اُس سے غم نہ کھاؤ جو کچھ سامنے سے آوے مصیبت اور خدائے تعالیٰ خبر رکھتا ہی اُن کاموں کی جو تم کرتے ہو **فائدہ** یعنی تمسے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دل تنگ ہوا تھا اُسکے بدلے تمپر تنگی آئی تو آگے کو خبردار ہو کہ حکم پر چلیے کچھ ہاتھ سے مال جاوے یا کچھ بلا سامنے سے آوے نافرمانی نہ کیجیے ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُعَاسًا يَغْشَىٰ طَائِفَةً مِنْكُمْ وَطَائِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنْفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِاللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ۖ يَقُولُونَ هَلْ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ۗ پھر اُتارا خدائے تعالیٰ نے تمپر پیچھے غم کے امن کو جو وہ اونگھ تھی جو ڈھانک لیا اُس اونگھ نے بعضوں کو تم میں سے اور بعضوں کو ڈالا فکر میں اُنکے نفس نے جو گمان کرتے تھے خدائے تعالیٰ پر گمان ناحق کا احمقوں کا سا یہ کہتے تھے کہ کچھ بھی ہمارے ہاتھ کام ہی یعنی کچھ ہمارا اختیار نہ رہا سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہی قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلَّهِ ۗ

یُخْفُوْنَ فِیْ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا یُبْدُوْنَ لَكَ یَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ط کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنکو کہ سب کام فتح اور شکست خدائے تعالیٰ کے اختیار مین ہو یہ گمان کرنے والے چھپاتے ہین اپنے دلون مین جو نہین ظاہر کرتے تیرے آگے سو کہتے ہین آپس مین خلوت کے وقت کہ اگر ہوتا کچھ کام ہمارے ہاتھ تو مارے نہ جاتے ہم یہان اس لڑائی مین یعنی اگر یہ دین حق ہوتا تو قتل نہوتا اس جگہ گویا کہ ناحق مارے گئے

قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِیْ بُیُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِیْنَ كُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰی مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَلِیَبْتَلِیَ اللّٰهُ مَا فِیْ صُدُوْرِكُمْ وَلِیُمَحِّصَ مَا فِیْ قُلُوْبِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنکو اگر ہوتے تم اپنے گھرون مین تب بھی البتہ باہر آتے تم مین سے وہ لوگ جنپر لکھا تھا مارا جانا اپنے　نصف
مارے جانے کی جگہ آتے گھرون سے نکلکر اور البتہ آزماتا ہی خدائے تعالیٰ اُسکو جو تمھارے دلون مین ہی اندیشہ اور اسواسطے کہ خالص کرے اور جانچے اور پاک کرے اُسے جو تمھارے دلون مین ہی اور خدائے تعالیٰ جانتا ہی دلون کا احوال اور بھید سب کا **فائدہ** اُحد کی لڑائی مین کتنے شہید ہوے اور کتنے بھاگے اور باقی میدان مین رہے اُنپر اونگھ آئی پھر جب اونگھ سے جاگے تو خوف اور دہشت سب جاتی رہی اتنے مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہوشیار ہوے تو جو لوگ میدان مین حاضر تھے سب حضرتؐ کے پاس جمع ہوے اور پھر لڑائی قائم کی اور سست ایمان والے اور منافق کہنے لگے کہ کچھ بھی ہمارے ہاتھ رہا یعنی ہماری مشورت نہ مانی تو اتنے لوگ مارے گئے سو خدائے تعالیٰ نے فرمایا کہ اس شکست مین یہ حکمت تھی کہ مومن اور منافق معلوم ہو جاوین

اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ ۙ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّیْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا ۚ وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ ۗ　ع ۱۶
اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ ۝ بیشک وہ لوگ جو پھر گئے تم مین سے لڑائی کے وقت یعنی بھاگ گئے اُسدن جو مقابل رو برو ہوئی تھین دو فوجین ایک کافرون کی اور دوسری مسلمانون کی اُحد کی لڑائی مین سو اُنکو کنپا دیا یعنی بہکا دیا شیطان نے اُنکے گناہ کی شامت کے سبب جو نافرمانی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُنھون نے کی تھی اور تحقیق بخشا خدائے تعالیٰ نے اُنکے گناہ اُنکا بیشک خدائے تعالیٰ بخشنے والا ہی تحمل کرنے والا ہی **فائدہ** اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو لوگ اُحد کی لڑائی مین سے بھاگے تھے اُنپر گناہ نہ رہا تقصیر اُنکی معاف کی خدائے تعالیٰ نے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا فِی الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّی لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا ۚ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو مت ہو مانند اُن لوگون کے جو کافر ہو گئے یعنی منافق ہین اور کہا اُنھون نے جو مسلمان تھے اُسوقت کہ جب سفر کو نکلے ملک مین یا وہ کافرون سے لڑتے تھے اور شہید ہوے یہ کہا اپنے بھائیون کو جو مسلمان تھے کہ اگر ہوتے وہ ہمارے پاس تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے مسلمانو تم برخلاف کرو اُنکے کہنے کا اس بات مین لِیَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِیْ قُلُوْبِهِمْ ۗ وَاللّٰهُ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝ توڑے خدائے تعالیٰ اُس گمان کو افسوس اُنکے دلون مین اور غم اور خدائے تعالیٰ ہی جلاتا ہی اور مارتا ہے اور خدائے تعالیٰ تمھارے کام دیکھتا ہے سب جو تم کرتے ہو یعنی اے مسلمانو تم اُنکے برخلاف کرو تو اُنھین اپنے گمان کا افسوس ہووے جو خدائے تعالیٰ فتح دیوے گا وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ ۝ اور اگر تم مارے گئے خدائے تعالیٰ کی راہ مین کافرون سے لڑکر یا موے نیک کام مین تو البتہ بخشش ہے خدائے تعالیٰ کی اور مہربانی خدائے تعالیٰ کی بہتر ہی اُس چیز سے جو کافر جمع کرتے ہین دنیا کا مال اور غرور وَلَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِلَی اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ اور اگر تم مر گئے نیک کام مین یا مارے گئے کافرون سے لڑکر تو البتہ خدائے تعالیٰ ہی کے آگے جاکر اکٹھے ہوگے تم سب **فائدہ** نیک کام پر نکلے اور مر گئے یا مارے گئے تو نکلنے پر افسوس نہ کرے اس طرح کا کہ اگر جاتا تو نہ مرتا اسمین تقدیر پر انکار آتا ہے اور آخرت کا فائدہ نہ دیکھنا اور دنیا مین جینے کو عزیز رکھنا کافرون کی عادت ہے فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۪ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَی اللّٰهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِیْنَ ۝ پھر خدائے تعالیٰ کی بخشش سے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نرم دل ہوا اُنکو جو بھاگے اُحد کی لڑائی مین اور اگر تو ہوتا سخت گو غصہ کرنے والا سخت دل جو اُنکو دلاسا اور مہربانی نکرتا تو بکھر جاتے تیرے گرد سے یعنی تیرے پاس سے ملول ہو کر چلے جاتے پھر تو اب بخش اُنکو اور معاف کر اور گناہ بخشوا اُنکے اور مشورت کر اُنسے لڑائی کے کام مین پھر جب بعد مشورت کے قصد کرے تو اُس کام کرنے کا تو پھر بھروسا کر خدائے تعالیٰ ہی پر بیشک خدائے تعالیٰ دوست رکھتا ہی توکل کرنے والون کو جو لوگ کہ خدائے تعالیٰ ہی پر بھروسا کرتے ہین اِنْ یَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ یَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِیْ یَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ

بَعْدِہٖ وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ اگر خدائے تعالیٰ تمھاری مدد کرے اور فتح دیوے تمکو کافرون پر تو پھر کوئی تم پر غالب نہوگا اور اگر خدائے تعالیٰ چھوڑ دیوے تمکو اور مدد نہ کرے تمھاری تو پھر کون ہے وہ جو مدد کرے تمھاری بعد چھوڑ دینے خدائے تعالیٰ کے پھر چاہیے کہ خدائے تعالیٰ ہی پر بھروسا کرین ایمان لانے والے وَمَا کَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّغُلَّ ۭ وَمَنْ یَّغْلُلْ یَاْتِ بِمَا غَلَّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰی کُلُّ نَفْسٍ مَّا کَسَبَتْ وَھُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ۝ اور نہین ہے لائق نبی کے وہ کہ کچھ چیز چھپا رکھے غنیمت مین سے اور جو کوئی کچھ چھپا رکھے لوٹ کے مال سے تو لاویگا اپنے ساتھ اُس چھپائی ہوئی چیز کو قیامت کے دن سب کے روبرو جو سبب رسوائی کا ہووے پھر تمام پاوے اُسدن ہر ایک شخص بدلہ اُس کام کا جو اُسنے کیا ہے دنیا مین بھلا یا بُرا اور اُن لوگون پر ظلم نہ ہوگا جیسا اُنھون نے کیا ہی ویسا ہی بدلہ ملیگا **فائدہ** کہتے ہین جب بدر کی لڑائی فتح ہوئی تھی اور غنیمت اُس لڑائی کی آئی تھی تو اُس مال سے ایک کملی سُرخ گم ہوئی تھی بعضے کمبختون نے کہا حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے واسطے رکھی ہی تب یہ آیت اُتری کہ پیغمبرون کا یہ کام نہین بلکہ جو کوئی ایسا کام کرے کہ پہلے بانٹنے اور حصّہ کرنے سے کچھ غنیمت کے مال سے لیوے چھپا کر تو قیامت کے دن سب مین رسوا ہوگا کہتے ہین کہ ایک شخص نے ایک رسّی پُرانی حصّہ کرنے سے پہلے لی تھی بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لایا حضرت نے فرمایا کہ رکھ اسے تو قیامت کے دن اپنے ساتھ لے آویگا تُو اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰہِ کَمَنْ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰہِ وَمَاْوٰىہُ جَھَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ۝ اے کیا جو شخص کہ تابعداری کرے خدائے تعالیٰ کی خوشی کی مانند اُسکے ہی جو آوے ساتھ غصے خدائے تعالیٰ کے اپنے گناہ کے سبب اور جگہ اُس گنہگار کی دوزخ ہے اور بُری جگہ ہی وہ دوزخ اُنکے جا رہنے کی اور پیغمبر اور مومن جو اسنے خیانت ہرگز نہووے ھُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰہِ ۭ وَاللّٰہُ بَصِیْرٌۢ بِمَا یَعْمَلُوْنَ ۝ اُن لوگون کے یعنی پیغمبرون کے درجے بلند ہین خدائے تعالیٰ کے پاس اور خدائے تعالیٰ دیکھتا ہی جو کچھ کہ تم کرتے ہو **فائدہ** یعنی نبی اور لوگ برابر نہین ہین کسی پیغمبر سے طمع کا کام نہین ہوتا لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِھِمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ ۚ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ بیشک خدائے تعالیٰ نے احسان کیا ایمان لانے والون پر جبکہ پیدا کیا پیغمبر اُنہین اُن ہی کی قوم مین سے سو پڑھتا ہی اُنکے آگے آیتین قرآن شریف کی اور پاک کرتا ہی اُنکو شرک کی ناپاکی سے اور سکھاتا ہی اُنکو قرآن اور سمجھ کی اور کام کی باتین اور یہ لوگ تو پہلے پیغمبر صلعم کے پیدا ہونے سے البتہ گمراہی مین تھے صریحًا جو بتون کو پوجتے تھے اور حق اور ناحق مین تفاوت نہ جانتے تھے اَوَلَمَّآ اَصَابَتْکُمْ مُّصِیْبَۃٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَیْھَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰی ھٰذَا ۭ قُلْ ھُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِکُمْ ۭ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ کیا جب پونہچی تمکو ایک مصیبت شکست یا مارے جانے کی اُسپر کہ مقرر پونہچا چکے ہو تم اُسکے دو برابر سو کہتے ہو کہ یہ مصیبت کہان سے آئی جو ہم مسلمان ہین اور پیغمبر ہم مین موجود ہی کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ یہ مصیبت تمھاری ہی طرف سے تمکو پونہچی ہی بیشک خدائے تعالیٰ سب چیز پر قدرت رکھتا ہی **فائدہ** یعنی تم بدر کی لڑائی مین ستر کافرون کو قتل کر چکے اور ستر کو قید کر لائے تھے اور اُحد کی لڑائی مین تمھارے ستر آدمی شہید ہوے تو بد دل کیون ہوتے ہو سو یہ بھی تمھارا ہی قصور ہی جو یہ بھی کی تھی کہ اُس دری پر سے لوٹنے کو دوڑے تھے یا بدر کے قیدیون کو قتل نہ کیا مال لیکر چھوڑا وَمَآ اَصَابَکُمْ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰہِ وَلِیَعْلَمَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ وَلِیَعْلَمَ الَّذِیْنَ نَافَقُوْا ۚ اور جو کچھ کہ پونہچی تمکو مصیبت اُسدن جو دو لشکر مقابل ہوے کافرون اور مومنون کے حکم خدائے تعالیٰ کے سے اور اسواسطے کہ تو معلوم کرے مومنون کا ثابت رہنا اور تو معلوم کرے منافقون کی دشمنی کو وَقِیْلَ لَھُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوِ ادْفَعُوْا ۭ اور کہا منافقون کو آؤ لڑو خدائے تعالیٰ کی راہ مین مشرکون سے ہمارے رفیق ہو کر یا دفع کرو اُنکی شرارت کو جو وہ مدینے کے لوگون کو لوٹنے آئے ہین تب دیا یہ جواب منافقون نے کہ اور قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّا اتَّبَعْنٰکُمْ ۭ ھُمْ لِلْکُفْرِ یَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْھُمْ لِلْاِیْمَانِ ۚ کہا کہ اگر ہم لڑائی جانین اور واقف ہون لڑائی سے تو البتہ تمھارے ساتھ رہین اس بات مین تین معنی نکلتے ہین ایک یہ کہ جب لڑائی کا وقت ہوگا تو تمھارے رفیق ہونگے ابھی لڑائی کہان ہی دوسرے معنے یہ کہ ہمین معلوم نہین کہ لڑائی ہوگی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قوم قریش سے لجاویگا تیسرے معنی یہ کہ ہم لڑائی نہین جانتے یہ طعن ہی یعنی ہماری مصلحت اول نہ مانی تمنے تمھین وقوف نہین اور ہم خوب لڑائی کی باتین جانتے ہین تمھارے ساتھ نہین رہتے سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہی کہ یہ منافق کفر کے اُسدن بہت پاس ہین جو طرف ایمان کے یعنی کافرون سے نزدیک ہین جو اُنکے رفیق ہووین مسلمانون کی رفاقت سے اور یہ منافق یَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاھِھِمْ مَّا لَیْسَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ ۭ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَا یَکْتُمُوْنَ ۝ کہتے ہین اپنے مُنھون سے جو نہین ہی اُنکے دلون مین یعنی ظاہر مین کہتے تھے کہ لڑائی ہوگی اور دل مین سمجھ رہے تھے کہ لڑائی ہوگی اور خدائے تعالیٰ خوب جانتا ہی جو کچھ کہ یہ چھپاتے ہین دشمنی اور فریب جو اُنکے دلون مین ہی اَلَّذِیْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِھِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا ۭ قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِکُمُ الْمَوْتَ

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ وہ لوگ ہین منافق جو کہتے ہین اپنے بھائیون کو یعنی منافقون کو کہتے ہین اور آپ بیٹھ رہے ہین اپنے گھرون مین یہ کہتے ہین کہ اگر ہماری بات مانتے جو مارے گئے ہین اُحد کی لڑائی مین تو مارے نہ جاتے کہا ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن منافقون کو کہ اب دور کر یو تم اور ہٹا دیجیو اپنے اوپر سے موت کو اگر تم سچے ہو اس بات مین یعنی تم جو کہتے ہو کہ ہماری بات نہ ماننے سے مارے گئے تو تم اپنے تئین موت سے بچا رکھیو جو بغیر اجل کوئی مرتا نہین اور جب اجل آتی ہے تو کسی جگہ نہین بچ سکتا وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا اور نہ بوجھو اور نہ سمجھو اُن لوگون کو جو مارے گئے ہین خدائے تعالیٰ کی راہ مین مردے یعنی موے نہین ہین بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۝ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ بلکہ جیتے ہین وہ خدائے تعالیٰ کے پاس روزی پاتے ہین خوشی کرتے ہین اُس چیز سے جو دیا ہے اُنکو خدائے تعالیٰ نے اپنے فضل سے وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اور خوشوقت ہوتے ہین اُنکی طرف سے جو لوگ ابھی نہین ملے ساتھ اُنکے پونہچنے اُن کے سے جو امیدوار ہین کہ جا پونہچین گے اُنمین اسواسطے کہ نہ ڈر ہے اُنپر اور نہ وہ غمگین ہونگے يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ خوشوقت ہوتے ہین خدائے تعالیٰ کی نعمت سے اور بخشش سے اور اُس بات سے خوش ہوتے ہین کہ خدائے تعالیٰ ضایع نہین کرتا مزدوری ایمان لانے والون کی **فائدہ** شہیدون کو مرنے کے بعد ایک طرح کی زندگی ہوتی ہے جو اُس زندگی مین کھاتے پیتے ہین خوش رہتے ہین جو اور مُردون کو نہین میسر ہوتی مگر قیامت کے بعد خوشی کا کھانا پینا ملیگا **فائدہ** جب جنگ اُحد تمام ہوئی اور قریش مکے کی طرف پھرے ابوسفیان جو سردار مکے کے کافرون کا تھا پچتایا پھر کر کہ ہمنے اتنے مسلمان ہلاک کیے پر اُنکا کام پورا نہ کیا جو پھر قصہ باقی نہ رہتا اب پھر چلیے اور اُن سب کو قتل کیجیے ایک کو نہ چھوڑیے اُنمین سے ایک نے کہا کہ اب پھر چلنا صلاح نہین کہ اسواسطے کہ مسلمان بہت قتل ہوے ہین اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سب مسلمان جھجھلا رہے ہین ایسا نہ ہو کہ باقی جو رہے ہین ہم جمع ہو کر آوین اور تم پر غالب ہون تمھاری اب فتح ہوئی ہے پھر شکست ہو جاوے تو خوب نہین ابوسفیان نے اُسکی بات مانی اور مکے کو گیا پر ابوسفیان نے پھرنے کی مصلحت کی خبر دینے مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجی اور یہ ہفتہ کے دن ساتوین تاریخ شوال کی مدینے مین آئے تھے اُسی دن سنہ پہر کو حکم ہوا کہ فجر ہی سب وہی لوگ جو لڑائی مین حاضر تھے شہر سے باہر نکلے اصحاب اسپر کہ سست اور زخمی تھے حکم بجا لائے اور اپنے زخمون کو باندھکر بغیر مرہم لگائے کمال دلیری اور بہادری سے باہر نکلکر حمراے اسد مین خیمہ کیا حق تعالیٰ نے اُنکے حق مین یہ آیت بھیجی کہ اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ وہ لوگ جنھون نے حکم مانا خدائے تعالیٰ کا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بعد اُسکے جو پورے پہنچ چکے تھے زخم اُنکو لڑائی مین جو نیک اُنسے اور پرہیزگار ہین اُنکے واسطے ثواب بڑا ہے **فائدہ** جب مسلمانون کے پھر نکلنے کی خبر ابوسفیان کو پونہچی تو خوف آیا اور لڑائی سے ڈر کر مکے کی طرف کوچ کیا پھر وہان جاکر یہ چاہا کہ اپنے دبدبہ اور بڑائی کی خبر دینے مین بھیجکر مسلمانون کو ڈراوے ایک شخص مکے سے مدینے کی طرف جاتا تھا اُسے کچھ دے کر کہا کہ یہ خبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پونہچا کہ لشکر قریش کا بے نہایت جمع ہوا ہے اور تمسے لڑنے کی تیاری کی ہے ایسی کہ تمھین اُنکے مقابلے کی طاقت نہین مسلمانون نے یہ خبر سنکر کہا کہ حَسْبُنَا اللّٰهُ جیسے کہ خدای تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖ وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۝ وہ حکم ماننے والے جنکو کہا لوگون نے مکے سے آن کر کہ بیشک مکے کے لوگون نے جمع کیا ہے سامان اور متفق ہوے ہین تمھارے لڑنے کو پھر تم ڈرو اُن کے آنے سے جو تھین اُنسے لڑنے کی طاقت نہین یہ خبر سنکر پھر زیادہ ہوا ایمان اُن لوگون کا اور کہا کہ بس ہے ہمین خدائے تعالیٰ اور کیا خوب کارساز ہے خدائے تعالیٰ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ۝ پھر چلے آئے مسلمان مقام حمرۃ الاسد سے کافرون کی راہ دیکھکر خدائے تعالیٰ کے احسان اور فضل سے سوداگری کا نفع لیکر جو کچھ بُرائی نہ پونہچی اُنکو سلامت پھرے بغیر لڑائی کے اور پیروی کی خدائے تعالیٰ کی خوشی کی اور حکم مانا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور خدائے تعالیٰ صاحب ہے بڑے فضل کا اور احسان کرنے والا اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ ۠ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ یعنی مقرر یہ خبر شیطان ہی سے ہے جو ڈراتا ہے اپنے دوستون سے یعنی وہ خبر جو آتی ہے کہ قریش جمع ہو کر تمسے لڑنے آتے ہین وہ خبر شیطان کی تھی سو تم اے مسلمانو مت ڈرو اُنسے اور ڈرو مجھ سے اگر ہو تم ایمان لانے والے وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ ۚ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ۭ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ اور اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تجھے

لا یحزنک وقف لازم　ع ۱۶ ۸　منہ الشیطان مع

فکرمند نہ کریں وہ لوگ یعنی تو غمگین مت ہو اُن لوگون سے جو تلاش کرتے ہین مدد گاری مین کافرون کی بیشک وہ لوگ کچھ بھی بگاڑ نہ سکین گے خدائے تعالیٰ کا یعنی مومنون کا جو خدائے تعالیٰ کے کام مین مصروف ہین چاہتا ہی خدائے تعالیٰ جو اُنکو فائدہ نہ پونہچے آخرت مین نیکی سے اور اُنکے واسطے بڑا عذاب ہی ہمیشہ دوزخ مین رہینگے سو وہ لوگ منافق ہین جو اُنکی صفت یہ ہے اِنَّ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الْکُفْرَ بِالْاِیْمَانِ لَنْ یَّضُرُّوا اللّٰہَ شَیْئًا ۚ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ وہ لوگ جنھون نے خرید اکفر ایمان کے بدلے سو ہرگز کچھ نہ بگاڑ سکین گے خدائے تعالیٰ کا اور واسطے اُن لوگون کے عذاب ہی دُکھ دینے والا آگ کا دوزخ مین وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِیْ لَھُمْ خَیْرٌ لِّاَنْفُسِھِمْ ۭ اِنَّمَا نُمْلِیْ لَھُمْ لِیَزْدَادُوْٓا اِثْمًا ۚ وَلَھُمْ عَذَابٌ مُّھِیْنٌ اور نہ سمجھین کافر وہ کہ جو ہمنے ڈھیل دی اُنکو کچھ اسمین بھلائی ہی اُنکے واسطے ہمنے فرصت دی ہی اُنکو کہ تو زیادہ کرین گناہ اور اُنکے واسطے عذاب ہی خوار کرنے والا مَا کَانَ اللّٰہُ لِیَذَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی مَآ اَنْتُمْ عَلَیْہِ حَتّٰی یَمِیْزَ الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِ ۭ نہین وہ کہ خدائے تعالیٰ جو چھوڑ دے مسلمانون کو اُس چیز پر جسپر تم ہوے منافق جبتک کہ جدا کرے خدائے تعالیٰ ناپاک سے یعنی منافقون کو خالص مسلمانون سے جدا اور ظاہر کرے وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُطْلِعَکُمْ عَلَی الْغَیْبِ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِہٖ مَنْ یَّشَآءُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ ۚ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَکُمْ اَجْرٌ عَظِیْمٌ اور نہین ہی ایسا خدائے تعالیٰ کہ تمکو خبردار کرے غیب کی بات پر اور لیکن خدائے تعالیٰ چُن لیتا ہی اپنے پیغمبرون مین سے جسکو چاہتا ہی پھر تم یقین لاؤ خدائے تعالیٰ پر اور اُسکے پیغمبرون پر اور اگر یقین درست لاؤ اور شرک اور نفاق سے بچتے رہو اور ڈرتے رہو تو پھر تمھارے واسطے ثواب بہت بڑا ہی وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ ھُوَ خَیْرًا لَّھُمْ ۭ بَلْ ھُوَ شَرٌّ لَّھُمْ ۭ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ۭ اور نہ سمجھین وہ لوگ جو بخیلی کرتے ہین ساتھ اُس چیز کے جو دیا ہی اُنکو خدائے تعالیٰ نے اپنے فضل سے مال دنیا کا یعنی جود و تمندی کہ مال جمع کر رکھتے ہین تو یہ نہ سمجھین کہ مال کا خرچ نہ کرنا بہتر ہی اُنکے واسطے بلکہ بُرا ہی اُنکے واسطے جو طوق ہو کر پڑیگا اُنکے گلے مین قیامت کے دن وہ مال جو بخیلی کرتے تھے اُس سے وَلِلّٰہِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ اور خدائے تعالیٰ ہی وارث ہی آسمانون کا اور زمین کا اور خدائے تعالیٰ واقف ہی اُن کامون سے جو کچھ کہ تم کرتے ہو **فائدہ** جو کوئی مالدار زکوٰۃ اور خیرات نہ دیوے تو اُسکا وہ مال سب قیامت کے دن اژدہا بنکر اُسی کے گلے مین طوق ہوگا اور اُسکے مُنھ کو پکڑیگا اور خدائے تعالیٰ ہی وارث ہی آخر کو سب کے مال کا یعنی تم سب چھوڑ کر مرجاؤگے اور جو خیرات کروگے تو تمھارے ساتھ رہیگا ثواب اُسکا **فائدہ** جب آیت اُتری مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا نازل ہوئی تو یہودیون نے کہا کہ خدا محتاج ہے جو ہمسے قرض مانگتا ہی تب یہ آیت اُتری لَقَدْ سَمِعَ اللّٰہُ قَوْلَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰہَ فَقِیْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِیَآءُ ۘ سَنَکْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَھُمُ الْاَنْۢبِیَآءَ بِغَیْرِ حَقٍّ ۙ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ بیشک سُنی بات خدائے تعالیٰ نے اُن لوگون کی جنھون نے کہا کہ خدائے تعالیٰ فقیر ہے اور ہم دولتمند ہین سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہی کہ ہم لکھین گے اُنکی وہ بات جو کہی اُنھون نے اور مار ڈالا اُنھون نے پیغمبرون کو ناحق اور ہم کہین گے اُنکو قیامت کے دن کہ چکھو اب تم عذاب جلنی آگ کا ذٰلِکَ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْکُمْ وَاَنَّ اللّٰہَ لَیْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ یہ عذاب اُسکا بدلہ ہی جو آگے بھیجا ہی تمنے ہاتھون اپنے اور خدائے تعالیٰ نہین عذاب کرتا بندون پر لیکن گنہگار اپنے کیے کا بدلہ پاوینگے اور سُنا خدائے تعالیٰ نے اَلَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰہَ عَھِدَ اِلَیْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰی یَاْتِیَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْکُلُہُ النَّارُ ۭ اُن لوگون کی بات کو جو کہا اُنھون نے کہ بیشک خدائے تعالیٰ نے قول کر بھیجا ہماری طرف یعنی حکم کیا ہمکو وہ کہ یقین نہ لاوین ہم کسی رسول پر جبتک لاوے ہمارے پاس ایک نیاز جسے کھا جاوے آگ **فائدہ** بنی اسرائیل پر قربانی کا کھانا حرام تھا اور یہ دستور تھا کہ جب کوئی قربانی کرتا تو اُس قربانی کو میدان مین رکھ دیتا اور اُسوقت کے نبی اور علما اور سردار سب جمع ہو کر قربانی سے دور کھڑے ہو کر عاجزی اور مناجات جناب الٰہی مین کرتے جبتک کہ وہ قربانی قبول ہوتی اور قبول ہونے کی نشانی یہ تھی کہ یکایک آسمان سے آگ آتی اور اُس قربانی سے لپٹ کر سب جلا دیتی سو یہودی کہتے تھے کہ توریت مین لکھا ہی کہ جس نبی کا یہ معجزہ ہو اُسپر ایمان لاینگے خدائے تعالیٰ اُنکو الزام دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قُلْ قَدْ جَآءَکُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِیْ بِالْبَیِّنٰتِ وَبِالَّذِیْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْھُمْ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ کہہ یہودیون کو کہ مقرر آئے پیغمبر کئی مجھ سے پہلے نشانیان اور معجزے لیکر اور ساتھ اُس معجزے کے بھی آئے جو تم کہتے ہو پھر کیون اُنکو تمنے مار ڈالا اگر تم سچے ہو تو یعنی حضرت زکریا اور یحیی علیہما السلام کا تو یہ بھی معجزہ تھا کہ قربانی کو آگ کھا جاتی تھی پھر اُنکو کیون قتل کیا تمنے اگر سچ کہتے ہو تو یہ بہانے تمھارے سب جھوٹے ہین اور سب پیغمبرون کو ایک ہی معجزہ کیا ضرور ہے ہر ایک نبی کو جدے جدے معجزے ہین فَاِنْ کَذَّبُوْکَ فَقَدْ کُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِکَ

۱۸ ع ۹ ۹

وقف لازم

جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ پھر اگر ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جھٹلاویں تجکو تو ملول نہو پھر مقرر چھٹلا چکے ہیں پیغمبروں کو پہلے تجھ سے جو وہ آئے تھے ساتھ معجزوں کے اور ورقوں نصیحت کے اور کتابوں روشن کے جسمیں حلال اور حرام مفصل بیان کیا ہی كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ہر ایک شخص چکھنے والا ہی موت کے مزے کا اور البتہ بدلہ دیا جاویگا کامون کا تم سب کو قیامت کے دن پھر جسکو ہٹا دیا آگ سے اور داخل کیا بہشت مین وہ مقرا اپنے مقصود سے ملا اور نہین زندگانی دنیا کی مگر جنس دغا بازی کی اور دھوکے کی لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ اور البتہ آزمائے جاؤگے مال سے اور جان سے اور البتہ سنوگے تم اُن لوگون سے جنکو کتاب ملی تمسے پہلے اور مشرکون سے سنوگے باتین بُری اور طعنے بہت اور اگر صبر کروگے اُس آزمایش اور اُنکی باتون پر اور پرہیزگاری کروگے تو پھر یہ کام مضبوطی ہے دین کی **فائدہ** جب مسلمان مکے مین اپنے گھر اور کنبا چھوڑ کر مدینے مین آئے تھے تو مکے کے کافر اُنکے مال اور زمین اور باغ کو ظلم سے چھین لیتے تھے اور جو کوئی مسلمان ہاتھ لگتا تو عذاب سے مار ڈالتے تھے سو خدا تعالیٰ فرماتا ہی کہ اگر اس مصیبتون پر صبر کروگے تو تمھارے حق مین اچھا ہے وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ اور جب کہ لیا خدا تعالیٰ نے قول اُن لوگون سے جنکو کتاب دی یعنی یہود اور نصاریٰ کو توریت اور انجیل مین حکم کیا کہ البتہ ظاہر اور بیان کرو یہ صفت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو آخری زمانے کا پیغمبر ہی اور مت چھپاؤ تعریف اُنکی سو اُنھون نے پھینک دیا اپنی پیٹھ کے پیچھے اپنے اقرار کو اور خرید کیا اُسکے بدلے تھوڑا سا مول پھر کیا بُرا ہی وہ جو خرید کرتے ہین لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ مت سمجھ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن لوگون کو جو خوش ہوتے ہین اپنے کامون پر اور تعریف لوگون سے چاہتے ہین اپنے کیے پر مت سمجھو اُنکو کہ چھٹکارا پائے ہوے ہین عذاب سے اور اُنکے واسطے عذاب دُکھ دینے والا ہے **فائدہ** علما یہود کے مسئلے غلط بتا کر رشوتین لیکر کھاتے تھے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف چھپاتے تھے اور خوش ہوتے تھے کہ ہمکو پکڑ نہین سکتا کوئی اور چاہتے تھے کہ لوگ ہماری تعریف کرین کہ یہ خوب دیندار اور عالم ہین بڑے وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور خدا ہی تعالیٰ ہی کو ہے بادشاہت آسمانون کی اور زمین کی اور خدا ہی تعالیٰ سب چیز پر قدرت رکھتا ہے اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ لاشک مقرر آسمانون اور زمین کے بنانے مین اور بدلنے مین رات دن کے البتہ نشانیان ہین قدرت کی واسطے عقلمندون کے سو عقلمند وہ لوگ ہین الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ جو لوگ یاد کرتے ہین خدا تعالیٰ کو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہوے کروٹ سے اور فکر کرتے ہین آسمانون اور زمین کے پیدا ہونے مین اور عجز سے کہتے ہین کہ اے پروردگار ہمارے نہین پیدا کیا تونے یہ سب کچھ عبث اور ناحق تو پاک ہی سب عیبون سے اور نقصانون سے پھر بچا ہمکو آگ کے عذاب سے اور کہتے ہین رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ اے پروردگار ہمارے بیشک تو جسکو داخل کرے آگ مین پھر مقرا اُسکو رسوا کیا تونے اور نہین کوئی گنہگارون کا مددگار اور کہتے ہین رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ اے پروردگار ہمارے مقرر ہمنے سنا کہ ایک پکارنے والا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پکارتا ہی طرف ایمان لانے کے وہ کہ ایمان لاؤ اپنے پروردگار پر پھر ایمان لائے ہم اے پروردگار ہمارے پھر بخش دے ہمکو گناہ ہمارے اور اُتار دے ہمسے برائیان ہماری اور موت دے ہمکو ساتھ نیکبخت لوگون کے اور کہتے ہین رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ اے پروردگار ہمارے دے ہمکو وہ جو وعدہ کیا تونے ہمارے واسطے اپنے پیغمبرون کے ساتھ اور مت رسوا کر ہمکو قیامت کے دن بیشک تو نہین خلاف کرتا وعدے کو فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ پھر قبول کی اُنکی دعا اُنکے پروردگار نے وہ کہ میں ضائع نہ کرونگا محنت کسی محنت کرنے والے کی تم مین سے مرد یا عورت کوئی کرے کچھ نیک کام تم آپس مین ایک ہو یعنی ثواب مین تفاوت نہین مرد اور عورت

فائدہ ۳۳ قرآن مین جہان کہین مومنون سے خطاب ہی وہان مراد ہی مسلمان ہین جو دعوے سے مسلمان ہین اور جہان کافرون سے خطاب ہی وہان مراد ہی جو دعوے سے مسلمان نہین

کے عمل میں فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ پھر وہ لوگ جو ایمان لائے وطن سے نکلے اور نکالے گئے اپنے گھروں سے اور ستائے گئے میری راہ میں اور
لڑے کافروں سے صرف دین کے واسطے اور مارے گئے البتہ اتاروں گا میں اُنسے برائیاں اُنکی اور داخل کرونگا میں اُنکو باغوں میں جنکے نیچے بہتی ہیں ندیاں بدلہ ہے یہ
خدائے تعالیٰ کے پاس سے اور خدائے تعالیٰ کے پاس بہت اچھا بدلہ ہے لَا یَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِی الْبِلَادِ ۝ مَتَاعٌ قَلِیْلٌ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمِهَادُ
نہ بہکاوے تجکو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آنا جانا اور پھرنا اُن لوگوں کا جو کافر ہیں شہروں میں سوداگری کو یہ فائدہ ہے تھوڑا سا دنیا کا ہو جاتا رہیگا پھر ٹھکانا اُنکا دوزخ
ہے اور بُری جگہ ہے دوزخ رہنے کو اُنکے لٰكِنِ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ۝
لیکن وہ لوگ جو ڈرتے رہے اپنے پروردگار کے عذاب سے اُنکے واسطے باغ ہیں جو بہتی ہیں اُنکے نیچے نہریں ہمیشہ رہینگے اُن باغوں میں مہمانی ہے خدائے تعالیٰ
کے پاس سے سو بہت اچھا ہے نیکبختوں کے واسطے وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِمْ خٰشِعِیْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا یَشْتَرُوْنَ
بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِیْلًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ۝ اور البتہ کتاب والوں سے کوئی شخص ہے جو ایمان لاتا ہے خدائے تعالیٰ پر
اُسپر جو تمپر اترا ہے اور اُسپر جو اُترا ہے یعنی قرآن اور اُنپر اُترا ہے یعنی توریت اور انجیل وہ شخص جیسے عبداللہ بن سلام اور یارا اُسکے یا نجاشی اور تابعدار اُسکے
اُسپر ایمان لائے ہیں اور ڈرتے ہوئے رہتے ہیں خدائے تعالیٰ کے آگے خرید نہیں کرتے خدائے تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ تھوڑا سا مول وہ جو اُنکے واسطے ہے بدلہ
اُنکے کاموں کا اُنکے پروردگار کے پاس بیشک خدائے تعالیٰ جلد حساب لینیوالا ہے یَاۤ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُوْنَ ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو صبر کرو کافروں کے دکھ دینے پر اور ثابت رہو میدان میں کافروں کے سامنے لڑنے کے وقت اور تیار اور درست رہو
کافروں سے لڑائی کے واسطے خدائے تعالیٰ کی راہ میں اور ڈرتے رہو خدائے تعالیٰ سے شاید کہ تم چھٹکارا پانے والے ہو عذاب سے اور پوہنچنے والے ہو اپنی مراد کو

سُوْرَةُ النِّسَآءِ مَدَنِیَّةٌ وَّهِیَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مِائَةٌ وَّسَبْعٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰیَةً

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِیْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ
بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا ۝ اے لوگو ڈرتے رہو اپنے پروردگار سے جسنے پیدا کیا تمکو ایک شخص سے یعنی حضرت آدم سے اور پیدا کیا پہلے اسی ایک
شخص سے اُسکا جوڑا یعنی بی بی حوا کو اُنکی بائیں پسلی سے پیدا کیا اور پھیلا اُن دونوں سے بہت مرد اور عورت کو یعنی بے نہایت خلقت پیدا کی اور ڈرتے رہو
اُس خدائے تعالیٰ سے جسکی آپس میں قسمیں دیتے ہو اور واسطہ دیتے ہو اور اپنے ناتے داروں کا حق ادا کرو مہربانی سے بیشک خدائے تعالیٰ تمپر نگہبان ہے
یعنی تمھارے کاموں سے اور باتوں سے واقف ہے وَاٰتُوا الْیَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِیْثَ بِالطَّیِّبِ ۪ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ ۭ
اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِیْرًا ۝ اور دو تم یتیموں کو مال اُنکا اور بدل نہ لو ناپاک مال پاک کی جگہ اور درست کھاؤ مال یتیموں کا اپنے مال میں ملا کر بیشک یتیموں کا مال کھانا بہت بڑا
گناہ ہے **فائدہ** جس لڑکے کا باپ مرجاوے اُسکے وارثوں کو تقید ہے کہ اُسکے مال کو احتیاط سے جدا اپنے مال سے رکھیں اور جب وہ لڑکا ہوش سنبھالے سب
مال اُنکے ورثہ کا اُسے حوالہ کردیں وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ اور اگر ڈرو کہ انصاف
نہ کرسکوگے یتیم لڑکوں کے مال میں تو پھر نکاح کرو جو خوش آویں تمکو عورتوں میں دو دو تین تین چار چار جورو میں کرو فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ ۭ
ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا ۝ پھر اگر ڈرو کہ برابر نہ ادا کرسکو حق جوروؤں کا تو ایک ہی نکاح کرو یا لونڈی جو اپنا مال ہے یہ بات یعنی ایک نکاح یا لونڈی کو ہم کہتے ہیں نزدیک
ہے اُسکے جو نہ بھروگے انصاف سے اور ظلم کروگے حق تلفی سے وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ۭ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِیْٓـــًٔا مَّرِیْٓـــًٔا ۝
اور دو تم عورتوں کو مہر اُنکا جیسے نکاح کیا ہے خوشی سے مہر دو پھر اگر عورتیں اپنی خوشی سے تمکو اپنے مہر میں سے کچھ چھوڑ دیویں تو پھر کھاؤ تم اُسے مزے مزے سے
وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِیٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِیْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝ اور مت دو بیعقلوں کو اپنا وہ مال

جو بنا یا خدائے تعالیٰ نے اُس مال کر سبب تمھاری گذران کا اور کھلاؤ پہناؤ یتیمون کو اُس مال سے اور کہو اُنسے باتین اچھی اور ملائم **فائدہ** یعنی لڑکون سے سمجھون کو اُنکا مال نہ دو جبتک کہ اُنھین بھلے بُرے کا ہوش نہ آوے تب تک اُنھین کھلاؤ پہناؤ اور تسلی دو دلاسے سے کہ یہ مال سب تمھارا ہی ہے تم ہی کو دینگے ہم خیر خواہی کرتے ہین تمسے وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَاْكُلُوْهَآ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا ۭ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝ اور آزماؤ یتیمون کو جبتک کہ پونہچین وہ نکاح کی عمر کو یعنی جوانی تک پھر اگر دیکھو اُنمین ہشیاری اور سمجھ پھر اُنکے حوالے کرو مال اُنکا اور مت کھاؤ مال یتیمون کا زیادہ خرچ اور فضولی کرکے اور گھبرا کے کہ جو یتیم بڑے ہو جاوینگے اور اپنا مال لے لیوینگے یعنی مال یتیمون کا بے نہایت نہ خرچ کرو اس ڈر سے کہ بڑے ہو جاوینگے تو اپنا مال ہمسے لے لیوینگے اور جو کوئی یتیم کے پالنے والون سے اپنی جمعیت رکھتا ہو تو چاہیے کہ بچا رہے یتیم کے مال سے اور جو کوئی محتاج ہو تو پھر کھاوے یتیم کے مال مین سے موافق دستور کے جتنا ضرور ہو پھر جب حوالے کرو یتیمون کو مال اُنکا تب گواہ کرو اُس مال دینے کے وقت اور خدا ئے تعالیٰ بس ہے حساب سمجھنے والا **فائدہ** یعنی یتیم کا مال اپنے خرچ مین نہ لاؤ اور اگر یتیم کا رکھنے والا محتاج ہو اُسکی خدمت کے موافق درمایہ لیوے جب کوئی مرے اور اُسکا بیٹا یا بیٹی اور مال رہے تو بیچون کے روبرو یتیم کا مال لکھکر امانت دار کو سونپ دیوین جب یتیم جوان ہشیار ہو اُس لکھے کے موافق اُسکا مال اُسکو حوالے کردین اور جو کچھ خرچ ہوا ہو وہ اُسکو سمجھا دیوین اور دیتے وقت شاہدون کو دکھا کر دیوے امانت دار لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۠ وَلِلنِّسَاۗءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ۭ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۝ مردون کو بھی حصہ ہے یعنی بیٹون کو اگر بچے ہون یا جوان اُس مال سے جو مان باپ چھوڑ مرین اور ناتے دارون کو بھی حصہ ہے اور عورتونکو بھی یعنی بیٹیونکو بھی حصہ ہے اگر بے سمجھ ہون یا ہشیار ہون اُس مال سے جو مان باپ چھوڑ مرین اور ناتے دارون کو بھی حصہ ہے اُس مال سے تھوڑا ہو یا بہت جو حصہ مقرر کیا ہوا ہے **فائدہ** حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیدا ہونے سے پہلے رسم تھی جو بیٹون کو مال ورثہ نہ ملتا تھا اب بیٹون کو بھی میراث مقرر ہوئی وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝ اور جب حاضر ہون اور موجود ہون ناتے دار ورثہ کا مال بانٹنے کے وقت جنکو میراث نہین پہنچتی اور یتیم اور محتاج اُسوقت پاس اور بر و ہون تو پھر دو اُنکو کچھ اُس مال سے اور کہو اُنسے بات ملائم اچھی طرح **فائدہ** جسوقت میراث بانٹین اور برادری کے لوگ جمع ہون تو جسکو حصہ نہین پونہچتا اور ناتے دار ہے یا یتیم ہے یا محتاج ہے تو اُنھین کچھ کھلا کر رخصت کرو اور بات کرو نرم زبان سے سخت نہ بولو اُنسے وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ ۠ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝ اور چاہیے کہ ڈرین وہ لوگ اس بات سے کہ اگر چھوڑ جاوین پیچھے اپنی اولاد عاجز کو تو خطرہ کھاوین اُنپر یعنی اپنی اولاد پر دھیان کرین کہ ہمارے پیچھے ایسا ہی حال اُنکا ہوگا پھر چاہیے کہ ڈرین خدائے تعالیٰ سے اور کہین بات محتاج اور یتیمون سے سیدھی اور اچھی تو اُنکا دل نہ ٹوٹے اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ۭ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ۝ بیشک وہ لوگ جو کھاتے ہین مال یتیمون کا ناحق سوائے اسکے نہین جو وہ کھاتے ہین اپنے پیٹون مین آگ بھرتے ہین اور جلدی سے وہ لوگ گھسین گے آگ مین دوزخ کی يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ ۤ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ فَاِنْ كُنَّ نِسَاۗءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۭ حکم کرتا ہے خدائے تعالیٰ تمکو تمھاری اولاد کے کامین جو میراث بانٹنے کا اندازہ فرماتا ہے کہ مرد کو حصہ ہے برابر دو عورت کے پھر اگر سب عورتین ہی ہوین دو سے اوپر یعنی زیادہ دو سے ہوین پھر اُنکو حصہ دو تہائی ہین اُس مال سے جو چھوڑ مرا اور اگر ایک ہی بیٹی ہی تو پھر اُسے آدھا حصہ ہے مُردے کے سارے مال سے وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۭ اور ماں باپ ہر ایک کو اُن دو سے چھٹا حصہ ہو اُس مال سے جو چھوڑ مرا اگر میت کی اولاد ہو دے تو اور اگر میت کی اولاد نہین اور وارث ماں اور باپ ہی ہین اُسکے تو پھر اُسکی ماں کو ہے تہائی حصہ اُس مال سے جو چھوڑ مرا پھر اگر میت کے کئی بھائی ہین تو اُسکی ماں کو چھٹا حصہ ہے مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ بعد وصیت کے جو دلوا موا کسی کو یا قرض دینے کے بعد جو بچے اُسکا چھٹا حصہ ماں کو پونہچے اٰبَاۗؤُكُمْ وَاَبْنَاۗؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ۭ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ تمھارے باپ اور تمھارے بیٹے تمکو معلوم نہین جو کون اُنمین سے جلد پونہچے تمھارے کام مین اور کون فائدہ پونہچاوے تم کو تو باتین یہ دین مین

ع ۱۲

حصہ مقرر ہوا خدائے تعالیٰ کی طرف سے بیشک خدائے تعالیٰ خبردار ہے اور واقف ہے مضبوط کام کرنے والا ہے **فائدہ** اس آیت میں دو میراث فرمائیں اولاد کی اور ماں باپ کی اور اگر اولاد میں کئی بیٹے اور بیٹیاں ہیں تو مرد کو دوہرا حصہ اور عورت کو اکہرا اور اگر ایک بیٹی ہو تو آدھا مال اور اگر زیادہ ہوں تو دو تہائی برابر بانٹ لیویں اور اگر جو میت کی اولاد اور بھائی بہن ایک سے زیادہ ہوویں تو ماں کو چھٹا حصہ اور اگر بھائی بہن اور اولاد نہیں تو تہائی ماں کا حصہ اور میت کا مال اول اُسکے کفن اور دفن پر خرچ کیجیے پھر اُسکا قرض ادا کیجیے پھر جو وصیت کر مرا ہو ایک تہائی تک وہ دیجیے بعد اُسکے جو بچے اُس میں وارثوں کو حصے ہیں اور اُن حصوں میں عقل کو دخل نہیں حکم خدائے تعالیٰ کا ہے جو وہ سب سے بہت دانا ہے وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَإِن كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ اور تمکو اے مردو حصہ آدھا ہے اُس مال سے جو چھوڑ مریں تمھاری عورتیں اگر اُنکو اولاد نہ ہو تو پھر اگر اُن کو اولاد ہو تمسے یا اور خاوند سے پھر تمھارا چوتھائی حصہ ہے اُس مال سے جو چھوڑ مریں بعد وصیت کے جو دلوا مریں یا قرض ادا کیے کے بعد وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَإِن كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُم مِّن بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ اور عورتوں کا حصہ چوتھائی ہے جو تم چھوڑ مرد اسے مرد و اگر تمھاری اولاد نہ ہے پیچھے پھر اگر تمھاری اولاد رہے پیچھے اُس عورت سے یا کسی اور عورت سے تو جو رُون کا حصہ آٹھوان ہے اُس مال سے جو چھوڑ مرد تم پر بعد وصیت کے جو دلوا مرو تم یا قرض ادا کیے کے بعد **فائدہ** عورت کے مال سے مرد کو میراث آدھا مال پہنچتا ہے اگر اولاد نہو عورت کی اسی طرح مرد کے مال سے عورت کو چوتھائی حصہ پہنچتا ہے اگر مرد کو اولاد نہو اور اگر مرد اولاد چھوڑ مرے کسی عورت سے تب عورت کو آٹھوان حصہ پہنچتا ہے خاوند کے مال سے پر بعد وصیت کے جو دلوا مرا ہے یا قرض ادا کیے کے بعد جو بچے نقد جنس حویلی باغ گھوڑا کسی طرح کا مال ہو اور مہر عورت کا میراث نہیں قرض میں داخل ہے وَإِن كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَالَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ اور اگر ہووے وہ مرد جسکی میراث کا مال لیتے ہیں بن ماں باپ اور بن بیٹا بیٹی کا یا عورت ہو ایسی یعنی مرد یا عورت مرے ایسا جو اُسکے ان باپ اور بیٹا بیٹی کوئی نہو اور ہو اُسکا ایک بھائی یا ایک بہن ہو پھر ہر ایک کو اُسکے بھائی بہن سے چھٹا حصہ پہنچے اُسکے مال سے فَإِن كَانُوا أَكْثَرَ مِن ذَٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَىٰ بِهَا أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ پھر اگر زیادہ ہوویں اُسکو ایک بھائی سے یا ایک بہن سے پھر وہ سب شریک ہیں ایک تہائی میں بعد وصیت کے جو دلوا مرے یا قرض ادا کیے کے بعد جبکہ مرنے والے نے نقصان نہ کیا ہو اور وارثوں کا یہ بیان کر دیا خدائے تعالیٰ نے اور خدائے تعالیٰ سب کچھ جاننے والا ہے تحمل کرنیوالا **فائدہ** یہاں میراث بھائی بہن کی فرمائی سو باپ اور بیٹے کے ہوتے کچھ میراث بھائی بہن کو نہیں پہنچتی اگر باپ اور بیٹا نہو تب بھائی بہن کو میراث پہنچے اگر سگے ایک ماں باپ سے ہوں تو اگر سوتیلے بھائی بہن ہوں تو تیسرے حصے میں سب شریک ہیں اتنیں مرد عورت برابر ہیں حصے میں تفاوت نہیں یہ بعد وصیت کے اور قرض دینے کے بعد ہے اور فرمایا کہ وصیت اور دَین اول ہے جب اور دَین کا نقصان نکیا ہو نقصان کی دو طرح ہیں ایک یہ کہ مرنے والا اپنے مال کی تہائی سے زیادہ کسیکو دلوا موا تہائی تک جاری ہے زیادہ روا نہیں دوسرے یہ کہ جسکو میراث کا حصہ ملیگا اسکو اپنی طرف سے رعایت کر کے کچھ زیادہ میراث سے دلوا موا وہ بھی درست نہیں اگر سب وارث راضی ہوں تو یہ دونوں وصیتیں قبول رکھیں نہیں تو نہ رکھیں یہ پانچ میراثیں جو فرمائیں یہ حصہ دار دن کی ہیں اور سوائے انکے اور طرح کے وارث ہیں جنکو عصبہ کہتے ہیں اُنکو حصہ مقرر نہیں پر اگر عصبہ ہو اور حصہ دار نہ ہو تو سب مال عصبہ لیوے اور جو دونوں ہوں تو حصہ داروں سے جو بچے وہ عصبہ لیوے اور جو کچھ نہ بچے تو نہ لیوے اصل عصبہ تو وہ ہے جو مرد ہو اور عورت نہ ہو اور عورت واسطہ دار نہو اسکے چار درجے ہیں اول درجے میں بیٹا اور پوتا اور دوسرے درجے میں باپ اور دادا اور تیسرے درجے میں بھائی اور بھتیجا اور چوتھے درجے میں چچا اور چچا کا بیٹا یا پوتا اگر کئی شخص ہوں تو جو مرنے والے سے نزدیک کا ناتا رکھتا ہو وہ مقدم ہے جیسے پوتے سے بیٹا بھتیجے سے بھائی نزدیک ہے پھر سوتیلے سے سگا نزدیک ہے باقی اولاد میں اور بھائیوں کے مرد کے ساتھ عورت بھی عصبہ داروں میں ہیں **فائدہ** اگر دونوں قسم کے وارث نہوں تو تیسری قسم ذوی الارحام ہیں یعنی ایسے ناتے دار جنکو واسطہ عورت کا ہے اور حصہ دار نہیں جیسے نواسا اور نانا اور بھانجا اور ماموں خالہ اور پھوپھی اور اُن کی اولاد اگلا حساب بھی عصبہ کا سا ہے تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ ۚ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ یہ حدیں باندھی ہوئی ہیں خدائے تعالیٰ کی اور جو کوئی حکم مانے خدائے تعالیٰ اور اُسکے بھیجے ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا داخل کریگا اُسی خدائے تعالیٰ بہشتوں میں

جنکے تلے بہتی ہین ندیان ہمیشہ رہین گے اُن باغون مین اور یہ بہشت مین ہمیشہ رہنا وہی ہے بڑی آرزو سے ملنا اور مقصود پانا وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ اور جو کوئی نافرمانی کرے خدائے تعالیٰ کی اور پیغمبر کی اور بڑھ جاوے خدائے تعالیٰ کی حدون سے داخل کریگا اُسے خدائے تعالیٰ دوزخ کی آگ مین ہمیشہ رہیگا اُسی آگ مین اور اُسکے واسطے ہے عذاب خوار کرنے والا وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا ۝ اور وہ عورتین جو بدکاری کرین تمھاری کا حیون سے تو پھر تم شاہد لاؤ اُنکی بدکاری پر چار مرد گواہ اپنی قوم سے یعنی مسلمان دیندار عاقل بالغ ہووین چارون پھر جب چارون مرد گواہی دیوین تو پھر اُن عورتون کو بند کر رکھو گھرون مین جبتک کہ مارے اُنکو موت یعنی ملک الموت یا پیدا کرے اور بتاوے اور مقرر کرے خدائے تعالیٰ اُنکے واسطے راہ جو قید سے خلاصی پاوین **فائدہ** یہ حکم زنا کا ہے جو فرمایا کہ چار مرد مسلمان نیکبخت شاہد چاہئین اور یہان حد زنا کی نہین فرمائی وعدہ رکھا سو وہ حد زنا کی سورۂ نور مین فرمائی ہے وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝ اور وہ دو شخص جو آوین تم مین سے یعنی مسلمان مرد اور عورت بُرا کام کرین تو ستاؤ تم اُن دونون کو پھر اگر وہ دونون توبہ کرین بدکاری سے اور سنوار دین اپنا کام تو پھر ستانا موقوف کرو اُنکا بیشک خدائے تعالیٰ مہربانی کرنے والا ہے توبہ کرنے والون پر اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ سوائے اسکے نہین کوئی مقرر توبہ قبول کرنا خدائے تعالیٰ پر ہے لیکن واسطے اُن لوگون کے جو بُرا کام کرتے ہین انجانی سے پھر جلد توبہ کرتے ہین پھر اُن لوگون سے خطاب کرنے والون کی توبہ قبول کرتا ہے خدائے تعالیٰ اور ہے خدائے تعالیٰ سب کچھ جاننے والا مضبوط کام کرنے والا وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّىْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ۭ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ اور توبہ قبول نہین اُن لوگون کی جو کیے جاتے ہین بُرے کام جبتک سامنے آوے ایسی کسی کو موت یعنی مرتے وقت تک بُرے کام نہ چھوڑے اور کہے مرنے کے وقت کہ مین توبہ کرتا ہون اب یہ توبہ قبول نہین اور اُنکی توبہ قبول نہین جو مرتے ہین کافر وہ لوگ ایسے جو تیار کیا ہے ہمنے اُنکے واسطے عذاب دُکھ دینے والا دوزخ کا **فائدہ** یعنی جب موت کا یقین ہو جاوے اور اُمید زندگی کی نہ رہے اُسوقت کا توبہ کرنا اور ایمان قبول نہین اور اس سے پہلے قبول ہے **فائدہ** کہتے ہین کہ پہلے اسلام سے یون دستور تھا کہ جب کوئی مرتا تو اُسکی عورت کو سوتیلا بیٹا وارثے مین داخل کر لیتا یا بھائی مرنے والے کا یا اور کوئی وارث اُسکی عورت کے سر پر چادر ڈالکر اپنے قبضے مین لیتا پھر چاہتا تو نکاح کرکے رکھتا یا بغیر نکاح اپنے گھر مین رکھتا یا اور کسی مرد سے نکاح کرا کر آدھا مہر اُسکا لیتا یا اُسے قید کر رکھتا ساری عمر اور اُسکے مال کا وارث ہوتا مگر وہ رانڈ عورت اگر جو پہلے چادر ڈالنے سے اپنے گھنبے مین جا بیٹھتی تو مرنے والے کے وارثون کا اُسپر دعوی نہوتا پھر جب اسلام شروع ہوا تو اول وہی رسم تھی جبتک کہ ایک نصاریٰ مرا اور اُسکی عورت کو اُسکے سوتیلے بیٹے نے اپنے حصے مین لیکر سنا شروع کیا اسواسطے کہ اُسے مال جو خاوند کے ورثہ سے ہونیوالا ہے وہ اُسے دیوی اُس رانڈ عورت نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین اپنا حال ظاہر کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جا گھر مین صبر کرکے بیٹھ جبتک کہ حکم آہی آوے اور کئی عورتین مدینے مین جو ایسی ہی مصیبت مین گرفتار تھین اُنھون نے بھی فریاد کی تب خدائے تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ۭ وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـــًٔا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تمکو حلال اور روا نہین وہ کہ میراث مین لیلو عورتون کو زور سے اور نہ اُنکو بند کرو اسواسطے کہ لیلو اُنسے اُس چیز سے جو دیا ہے تمنے اُنکا مہر مگر وہ کہ کرین بیحیائی صریحًا اور گذران کرو عورتون سے اچھی طرح سلوک سے پھر اگر وہ بُری لگین تمکو پھر شاید کوئی خو اور عادت اُنکی تمکو خوش نہ آوے اور کرے خدائے تعالیٰ اُسمین بہت خوبی یعنی اگر کوئی بات بُری ہوگی تو البتہ کوئی بات بھلی بھی ہوگی **فائدہ** اگر کوئی شخص مرے اُسکی عورت اپنے نکاح کی مختار ہے مرنے والے کے بھائیون کو روا نہین کو زور اور زبردستی سے اپنے نکاح مین لیوین یا اُسے قید کر رکھین اسواسطے کہ لاچار ہو کر کچھ خاوند کے ورثے سے جو اُسے ہاتھ آیا پھیر دیوے مگر جو بدچلن چلے تو روکنا چاہیے وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْـــًٔا ۭ اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝ اور اگر بدلہ چاہو تم ایک عورت کے عوض دوسری عورت کو یعنی چاہو کہ ایک جورو کو چھوڑ کر دوسری کرو اور پہلی عورت کو دے چکے ہو بہت سا مال اُسکے

مہر مین تو اُس سے پھر نہ لو اُس دیے ہوے مال سے کچھ بھی کیا لیا چاہتے ہو اُس مال کو ناحق اور گناہ سے صریحًا وَكَيْفَ تَأْخُذُونَهُ وَقَدْ أَفْضَىٰ بَعْضُكُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ وَأَخَذْنَ مِنكُم مِّيثَاقًا غَلِيظًا اور کس حجت سے اور کیونکر لے سکتے ہو اُس مال کو اور پونہچ چکا تم مین سے کوئی کسی عورت کی طرف یعنی جورو خاوند مل چکے اور صحبت کر چکے سارا مہر دینا واجب ہو چکا اور بیچکے منے اے مرد نکاح کے وقت قول مضبوط فائدہ جبتک مرد نے نکاح کر کے صحبت نہین کی تو آدھا مہر دینا آتا ہی اگر طلاق دیوے اور اگر صحبت کر چکا تو سارا مہر مرد پر دینا لازم ہوا بغیر عورت کے بخشے نہین چھٹتا اور قول مضبوط یہ کہ حکم شرع کے سی عورت مرد کی قبضے مین آ چکی اور نہین تو مرد اُسکا مالک نہ تھا اسلام سے پہلے احمق لوگ باپ کی نکاحی سے نکاح کر لیتے تھے سو خدا ے تعالیٰ نے اس کام سے منع فرمایا وَلَا تَنكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُم مِّنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۚ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتًا ۖ وَسَاءَ سَبِيلًا ۝ اور اپنے نکاح مین نہ لاؤ تم اُن عورتون کو جن عورتون کو اپنے نکاح مین لائے تھے تمھارے باپ مگر وہ جو آگے ہو چکا پہلے اسلام سے وہ معاف کیا سو یہ کام بیحیائی بڑی ہی اور غضب کا کام ہے اور بہت بُرا چلن ہے

ع ۱۴

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ حرام ہوئین تمھاری اسمین نانی اور دادی داخل ماؤن کی ہین وَبَنَاتُكُمْ اور حرام ہوئین بیٹیان تمھاری تم پر اسمین داخل ہین نواسی اور پوتی وَأَخَوَاتُكُمْ اور حرام ہوئین تم پر بہنین تمھاری خواہ باپ کی طرف سے سگی ہون یا سوتیلی وَعَمَّاتُكُمْ اور حرام ہوئین تم پر پھوپھیان تمھاری یعنی باپ اور دادا کی بہن سگی اور سوتیلی وَخَالَاتُكُمْ اور حرام ہوئین تم پر خالائین تمھاری یعنی ماں اور نانی کی بہن وَبَنَاتُ الْأَخِ اور حرام ہوئین تم پر بیٹیان بھائی کی یعنی بھائی کی بیٹی اور نواسی اور پوتی حرام ہوئین وَبَنَاتُ الْأُخْتِ اور حرام ہوئین تم پر بیٹیان تمھاری بہن کی یعنی بہن کی بیٹی اور نواسی اور پوتی حرام ہوئین وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ اور حرام ہوئین تم پر وہ مائین تمھاری جنھون نے تمکو دودھ پلایا یعنی جس عورت کا دودھ پیا بچپن مین اُسکا حکم بھی ماں ہی کا سا ہے جتنے ان کے ناتے حرام ہین اُتنے ہی اُسکے بھی ناتے حرام ہین وَأَخَوَاتُكُم مِّنَ الرَّضَاعَةِ اور حرام ہین تم پر دودھ کی بہنین تمھاریان یعنی جس سے دودھ شراکت ہے اسکا حکم بہن کا ہے وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ اور حرام ہوئین تم پر مائین تمھاری نکاحیون کی یعنی جورو کی ماں اور نانی دادی خالہ پھوپھی سگی حرام ہین سب وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُم مِّن نِّسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُم بِهِنَّ فَإِن لَّمْ تَكُونُوا دَخَلْتُم بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اور حرام ہین تم پر وہ بیٹیان جن کو گودین پالا تمنے اور وہ جنی ہوئی ہین تمھاری جورو ؤن کی جنسے تمنے صحبت کی ہے اور اگر تمنے اُن نکاحیون سے صحبت نہین کی تو اُنکی جنی ہوئی بیٹی سے نکاح درست ہی گناہ نہین تم پر وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ اور حرام ہین تم پر جورو ئین اُن بیٹون کی جو تمھاری پشت سے ہین یعنی سگے بیٹے کی جورو حرام ہی اور لے پالک اور مُنھ بولے کی جورو سے بعد طلاق یا رانڈ ہونے کے نکاح مباح ہی وہ کسی طرح بیٹا نہین ہی اور حرام ہین تم پر وہ کہ اکٹھے کرو دو بہنون سے نکاح مگر وہ جو آگے ہو چکا اسلام سے پہلے وہ معاف ہوا بیشک خدا ی تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہی حکم ماننے والون پر

الجزء ۵

وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ كِتَابَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ

اور حرام ہین تم پر عورتین خاوند والیان مگر وہ جنکو مالک ہو جاوین ہاتھ تمھارے یعنی دار الحرب کی بندی کی عورتین اگر خاوند والی ہون تو بھی حرام نہین پر جب کہ دار الحرب سے باہر نکلین اور اُنکے خاوند ساتھ نہ آوین تب مباح ہین اور اگر اُنکے خاوند بھی مسلمان ہو جاوین تو اپنی جورو لیلیوین حکم ہوا ہی خدا ے تعالیٰ کا تم پر اسی مسلمانو اس طرح سے نکاح کے کام مین جو بیان ہوا وَأُحِلَّ لَكُم مَّا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ أَن تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُم مُّحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ ۚ اور حلال ہین تمکو سب عورتین سوا ے ان عورتون کے جو بیان ہو چکین اوپر حلال اس طرح ہوئین کہ چاہو اور طلب کرو یعنی نکاح مین اور مہر مقرر کرو تم اپنے مال سے قید مین لانے کو نہ مستی نکالنے کو فائدہ جو عورتین اوپر حرام فرمائین اُنکے سوا ے سب حلال ہین لیکن کئی شرطون سے اول یہ کہ طلب کرو یعنی زبان سے ایجاب قبولی درمیان ہین آوے دوسرے یہ کہ مال دینا قبول کرو یعنی مہر تیسرے یہ کہ قید مین لانے کی طرح ہو مستی نکالنے کی غرض نہو یعنی ہمیشہ کو وہ عورت اُس مرد کی ہو جاوے مدت کی قید نہو بغیر مرد کے چھوڑے نہ چھوٹے اس آیت سے متعہ حرام ہوا جو کتے تھے یہ کہ گواہ کر لو کم سے کم دو مرد یا ایک مرد دو عورت شاہد ایجاب قبول کے وقت حاضر ہون فَمَا اسْتَمْتَعْتُم بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَاضَيْتُم بِهِ مِن بَعْدِ الْفَرِيضَةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ پھر جب کام مین لائے تم اور فائدہ مزہ پایا تمنے اُن عورتون نکاحیون سے تو پھر دو تم جن مہر اُنکا جو مقرر کیا ہی اور گناہ نہین پر اُس کام مین جو ٹھہرا لو تم آپس مین دونون خوشی سے یعنی عورت اپنی خوشی سے کچھ مہر مین بخش دے یا مرد اپنی رضا سے مہر کے بدلے کچھ زیادہ دیوے مختار ہین بیشک خدا ے تعالیٰ

سب کچھ جاننے والا ہے مضبوط کام کرنے والا **فائدہ** اگر عورت سے نکاح کر کے صحبت کی تو مہر سب پورا دینا آتا ہے کسی طرح عورت کے بخشے بغیر نہیں چھٹتا اور اگر صحبت نہیں کی اور چھوڑ دے تو آدھا مہر دینا آتا ہے وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ۭ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ ۚ اور جو کوئی مقدور نہ پاوے تم میں سے بے جھجھتی سے جو نکاح میں لاوے بیبیاں مسلمان بھر کر لیوے اُنمیں سے جو ہاتھ کا مال ہے تمھاری لونڈیوں سے مسلمان کو اور خدا ے تعالیٰ خوب جانتا ہے تمھارے ایمان کو آپس میں ایک دوسرے کے جو تم سب ایک ہوا اسلام میں **فائدہ** اگر کوئی مفلس کسی بی بی سے نکاح کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو اور بغیر عورت کے نہ رہ سکے اور حرام سے ڈرے تو کسی کی مسلمان لونڈی کی تلاش کر کے فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ پھر نکاح کر لو لونڈیوں سے اُنکے مالکوں کی رخصت اور رضامندی سے اور دو تم لونڈیوں کا مہر نکاح کر کے موافق دستور کے خوشی سے قید میں آنے والیاں ہوویں نہ مستی نکالنے والیاں اور نہ چھپے یاری کرنے والیاں ہوویں **فائدہ** چھپی یاری سے منع فرمایا اور جس شخص کے نکاح میں ایک بی بی ہو تو اُسکو کسی کی لونڈی سے نکاح حلال نہیں فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَي الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ۭ پھر جبکہ وہ لونڈیاں نکاح کر کے قید میں آچکیں تو پھر اگر آدین بڑا کام کرنے کو یعنی بدکاری کریں تو پھر اُن لونڈیوں پر آدھا عذاب ہے بیبیوں کے **فائدہ** اگر آزاد مرد یا عورت نکاح کر کے مزہ لیچکے پھر زنا کرے تو سنگسار ہووے اور بغیر نکاح کیے زنا کرے تو سو کوڑے اسی واسطے لونڈی غلام کو نکاح کیے پر بھی پچاس کوڑے ہیں زیادہ نہیں ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ۭ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ یہ حکم لونڈی سے نکاح کرنا اُسکے واسطے ہے جو ڈرے محنت اور مشقت میں پڑنے سے اور اگر صبر کرو یعنی نکاح لونڈیوں سے نہ کرو تو بہت اچھا ہے تمھارے واسطے اور خدا ے تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے صبر کرنے والوں پر يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ چاہتا ہے خدا ے تعالیٰ جو بیان کرے تمھارے واسطے حکم حلال اور حرام کا اور راہ دکھائے تمکو اُن لوگوں کی جو تمسے پہلے تھے جیسے حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام اور خاص امت اُنکی اور معاف کرے تمکو اور ہلکا کرے احکام تیرا اور بخشے اور خدا ے تعالیٰ جاننے والا ہے مضبوط کام کرنے والا وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۡ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ۝ اور خدا ے تعالیٰ چاہتا ہے وہ کہ توبہ بخشے تیرا اور چاہتے ہیں وہ لوگ جو تابعداری کرتے ہیں اپنے جی کی خوشی کی کہ تم مڑ جاؤ سیدھی راہ اسلام کی سے مڑ جانا بہت دور کا یعنی بری صحبت میں بدکار لوگ شرع کی بات سے دل کو پھیر کر بُرے کام پر دوڑاتے ہیں يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ۝ چاہتا ہے خدا ے تعالےٰ وہ کہ ہلکا کرے تم سے حکم نکاح کا اور حلال حرام کو بیان کرے اور پیدا ہوا ہے آدمی کمزور بے قوت یعنی شریعت میں کسی چیز کی تنگی نہیں جو کوئی حلال چھوڑ کر حرام پر دوڑے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۣ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو نہ کھاؤ مال ایک دوسرے کا آپس میں ناحق جھوٹ بول کے یا دغابازی سے یا چوری سے مگر وہ کہ سوداگری کرو تم رضامندی سے آپس کی اور مت خون کرو آپس میں یعنی ایک کو مارنہ ڈالو اپنے جی کی خوشی کے واسطے بیشک خدا ے تعالیٰ تم پر مہربانی کرنے والا ہے وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝ اور جو کوئی کرے ایسا کام یعنی کسی کا مال ناحق کھا دے یا قتل کرے کسی کو بے حجت ستم سے اور ظلم سے تو ہم اُسکو ڈالدینگے آگ میں دوزخ کی اور یہ آگ میں ڈالنا خدا ے تعالیٰ پر آسان ہے **فائدہ** یعنی مغرور نہو اِس بات پر کہ ہم مسلمان ہیں دوزخ میں نہیں جانے کے خدا ے تعالیٰ مالک مختار ہے یہ آسان ہے اُسکے آگے جسے چاہے بخشے جسے چاہے عذاب کرے اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَاۗىِٕرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ۝ اگر کناره رہو اے مسلمانو اور پرہیز کرو اُن بڑے گناہوں سے جو منع ہوے ہیں تمکو تو چھوڑ دینگے ہم اور معاف کرینگے تمسے چھوٹے گناہ تمھارے اور داخل کرینگے ہم تمکو بڑی عزت کے مکان میں جو وہ بہشت ہے **فائدہ** کبیرہ گناہ یعنی بڑا گناہ وہ ہے جسپر صاف وعدہ دوزخ کا ہے قرآن میں یا غصہ خدا ے تعالیٰ کا ہے اُسپر یا حد مقرر فرمائی ہے اُس پر دو چھوٹا گناہ وہ ہے جس سے منع فرمایا اور کچھ زیادہ نہ کہا **فائدہ** عورتوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ کیا سبب ہے کہ ہر جگہ خدا ے تعالیٰ مردوں ہی کو حکم فرماتا ہے عورتوں کا ذکر نہیں کرتا اور میراث میں مرد کو دوہرا حصہ ٹھہرایا ہے خدا ے تعالیٰ نے اُنکے جواب میں یہ آیت بھیجی وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ

اللّٰہُ بِہٖ بَعْضَکُمْ عَلٰی بَعْضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِیْبٌ مِّمَّا اکْتَسَبُوْا ؕ وَ لِلنِّسَآءِ نَصِیْبٌ مِّمَّا اکْتَسَبْنَ ؕ وَ اسْئَلُوا اللّٰہَ مِنْ فَضْلِہٖ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ۝ اور آرزو احمد ہوس مت کرو جس چیز مین بڑائی دی ہے خدائے تعالیٰ نے ایک کو دوسرے پر یعنی مردون کو عورتون پر مردون کا حصہ مقرر ہی ثواب کا جیسے کچھ وہ کام کرتے ہین اور عورتون کا حصہ مقرر ہی ثواب کا جیسے کچھ یہ کام کرتی ہین اور مانگو خدائے تعالیٰ سے فضل اور مہر اُسکی بیشک خدائے تعالیٰ سب چیز سے خبردار ہے اور واقف ہے کچھ اُس سے چھپا ہوا نہین وَ لِکُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِیَ مِمَّا تَرَکَ الْوَالِدٰنِ وَ الْاَقْرَبُوْنَ ۬ؕ وَ الَّذِیْنَ عَقَدَتْ اَیْمَانُکُمْ فَاٰتُوْھُمْ نَصِیْبَھُمْ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَھِیْدًا ۝ اور ہر ایک کے واسطے ای مسلمانو ہم نے مقرر کر دیے ہین وارث اُس مال کے جو چھوڑ مرین ماں باپ اور کنبے والے اور وہ لوگ جنسے قول قسم باندھا ہی تمنے دو تم اُنکو حصہ اُنکا بیشک خدائے تعالیٰ سب چیز پر گواہ ہی اور تمھارے سب قول اور قسم سے واقف ہے **فائدہ** بہت لوگ ایسے مسلمان تھے جو آپ مسلمان ہوے تھے اور سب کنبا اُنکا کافر تھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو دو مسلمانون کو آپس مین بھائی کر دیا تھا وہی ایک دوسرے کے وارث ہوتے تھے پھر جب اُنکے کنبے کے لوگ بھی مسلمان ہوے تب یہ آیت اُتری کہ میراث کنبے اور ناتے دارون ہی کو ملتی ہے اور مُنھ بولے قول کے بھائیون سے زندگی ہی مین سلوک ہے یا مرتے ہی وقت کچھ وصیت کر مرے اور بعد مرنے کے وارثین کچھ حصہ نہین **فائدہ** ایک صحابیہ عورت نے اپنے خاوند کی نافرمانی بہت کی آخر کو مرد نے ایک طمانچہ مارا عورت نے اپنے باپ سے فریاد کی عورت کے باپ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین آکر احوال ظاہر کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خاوند سے بدلہ لیوے اتنے مین یہ آیت اُتری اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰہُ بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَّ بِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِھِمْ ؕ مرد حاکم ہین عورتون پر اسواسطے کہ بڑائی دی خدائے تعالیٰ نے ایک کو ایک پر یعنی مرد کو عورت پر اور اسواسطے کہ خرچ کرتے ہین مرد عورتون پر اپنا مال مہر کے دینے مین اور ہمیشہ کی خوراک اور پوشاک مین فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰہُ ؕ وَ الّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَھُنَّ فَعِظُوْھُنَّ وَ اھْجُرُوْھُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَ اضْرِبُوْھُنَّ ۚ پھر نیکبخت عورتین حکم ماننے والیان نگہبانی کرنے والیان خاوند کے مال کی پیٹھ پیچھے ساتھ اُسکے جو نگہبانی کی خدائے تعالیٰ نے اور وہ عورتین جنکی بدخوئی کا اندیشہ ہو تمکو پھر سمجھاؤ اُنکو جو بدخوئی چھوڑین چونہ مانین تو پھر جدا ہو اُنکے ساتھ سونے سے لیکن اُسی گھر مین جو اسپر بھی نہ مانین تو مارو اُنکو پر نہ ایسا جو نشان رہے یا ہڈی ٹوٹے فَاِنْ اَطَعْنَکُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَیْھِنَّ سَبِیْلًا ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیًّا کَبِیْرًا ۝ پھر اگر عورتین تمھاری فرمانبرداری کرین اور کہا مانین تو مت تلاش کرو اُن پر بُری راہ ستانے کی بیشک خدائے تعالیٰ ہی سب سے بلند بزرگوار تم سب اُس سے ڈرتے رہو وَ اِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَیْنِھِمَا فَابْعَثُوْا حَکَمًا مِّنْ اَھْلِہٖ وَ حَکَمًا مِّنْ اَھْلِھَا ۚ اِنْ یُّرِیْدَآ اِصْلَاحًا یُّوَفِّقِ اللّٰہُ بَیْنَھُمَا ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیْمًا خَبِیْرًا ۝ اور اگر ڈرو تم ای مسلمانو اور معلوم کرو کہ عورت خاوند آپس مین برخلاف اور ضد رکھتے ہین تو پھر کھڑا کرو ایک منصف مرد کے لوگون سے اور ایک منصف عورت کی طرف والون سے جو چاہین یہ دونون منصف کہ صلح کروا دین عورت خاوند مین تو موافقت کر دیگا خدائے تعالیٰ اُن دونون عورت خاوند مین بیشک خدائے تعالیٰ سب کچھ جاننے والا خبردار ہی سب چیز سے وَ اعْبُدُوا اللّٰہَ وَ لَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَّ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّ بِذِی الْقُرْبٰی وَ الْیَتٰمٰی وَ الْمَسٰکِیْنِ وَ الْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَ الْجَارِ الْجُنُبِ وَ الصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَ ابْنِ السَّبِیْلِ ۙ وَ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۝ اور بندگی کرو خدائے تعالیٰ کی اور شریک نہ کرو اُسکے ساتھ کسی چیز کو اور مان باپ سے نیکی کرو اور اپنے نزدیک کنبے والون سے نیکی کرو اور یتیمون اور فقیرون سے نیکی کرو اور ہمسایون نزدیکون سے اور ہمسایہ غیر سے اور پاس کے بیٹھنے والے دوست سے نیکی کرو اور راہ مسافر سے نیکی کرو اور لونڈی غلام سے جو تمھارے تابعدار ہین اُنسے نیکی کرو بیشک خدائے تعالیٰ بیزار ہی اور دوست نہین رکھتا اُسکو جو ہووے خود پسند اترانے والا اپنی بڑائی اور شیخی کرنے والا الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ وَ یَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ ؕ وَ اَعْتَدْنَا لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّھِیْنًا ۝ وہ لوگ خدائے تعالیٰ کی راہ مین نہین دیتے محتاجون کو اور منع کرتے ہین لوگون کو کہ خیرات نہ دو اور چھپاتے ہین لوگون سے اپنا مال جو خدائے تعالیٰ نے دیا ہے اُنکو اپنے فضل سے اور تیار کر رکھا ہے ہمنے کافرون کے واسطے عذاب خوار کرنے والا رسوا کرنے والا وَ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَ لَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَ مَنْ یَّکُنِ الشَّیْطٰنُ لَہٗ قَرِیْنًا فَسَآءَ قَرِیْنًا ۝ اور وہ لوگ جو خرچ کرتے ہین مال اپنا لوگون کے دکھانے کو اور ایمان نہین لاتے خدائے تعالیٰ پر اور نہ قیامت کے دن پر یعنی خدائے تعالیٰ کو وحدہ لاشریک نہین جانتے اور قیامت کے آنے کو یقین نہین جانتے اور جس شخص کا شیطان ہووے رفیق یار پاس بیٹھنے والا پھر بہت بُرا ہی وہ رفیق **فائدہ** یعنی

جیسے بخیلی کرنے اور خدائے تعالیٰ کی راہ مین نہ دینا برا ہے ویسا ہی لوگون کے دکھانے کو دینا برا ہے اور خیرات کرنا اُن لوگون کا اچھا ہے جنکا ذکر اوپر ہوا اور نیت بھی کرے خیرات کرنے مین کہ آخرت مین اسکا بدلہ ملیگا اور دنیا مین کسی طرح کا عوض نہ چاہے وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا ۝ اور کس چیز کا نقصان ہوتا اُن کافرون پر اگر ایمان لاتے خدائے تعالیٰ پر جو وحدہٗ لاشریک جانتے اور یقین مانتے قیامت کے آنے کو اور دیتے محتاجون کو اُس مال مین سے جو دیا ہے اُنکو خدائے تعالیٰ نے اور ہے خدائے تعالیٰ اُنکے کامون اور باتون سے واقف کچھ چھپا ہوا نہین اُس سے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ بیشک خدائے تعالیٰ نہین کھوتا اور ضائع نہین کرتا کسی کا حق ذرہ بھر بھی جو حق تلف کرنا ظلم ہے اور اگر ہووے نیکی کسی کی تو دونا کر دیتا ہے ثواب اُسکا اور دیتا ہے اپنے پاس سے زیادہ اُسکو ثواب اپنے فضل سے بڑی بخشش اور ثواب فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۢ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰي هٰٓؤُلَاۗءِ شَهِيْدًا ۝ پھر کیا حال ہوگا کافرون کا اور ظالمون کا جبکہ لاوینگے ہم اور بلاوینگے ہر قوم اور ہر امت سے ایک شاہد اُن کا احوال کہنے والا اور لاوینگے ہم تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس قوم پر جو تیری امت ہے گواہی دینے والا اور اُنکا احوال کہنے والا **فائدہ** قیامت کے دن ہر وقت کی امت کے پیغمبر کو بلوا کر اُس امت کا احوال پوچھینگے جو کون ایمان لایا اور کون ایمان نہ لایا يَوْمَىِٕذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ۭ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا ۝ اُس دن آرزو کرینگے کافر اور حکم نہ ماننے والے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ برابر ہو جاوین زمین کے اور نہ چھپا سکین گے خدائے تعالیٰ کے آگے کچھ بات سب ذرہ ذرہ کا حساب ہوگا **فائدہ** یعنی منکر قیامت کے دن چاہین گے کہ ہم خاک ہو جاوین تو کیا اچھا ہو یعنی کہ ہم اب پیدا نہ ہوتے مٹی مین ملکر نیست و نابود ہو جاتے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ۭ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو نزدیک نہو تم نماز کے اُس وقت کہ جو تم نشے مین ہو مست جبتک کہ جانو تم جو کچھ کہ کہو تم یعنی ہوش آوے تمکو اپنی بات سمجھنے کا یعنی نشہ مین جو مُنہ سے نکلے اور خبر نہو جو کیا کہا تو کیا جانے جو نماز مین کیا پڑھا جب ہوش آوے تب نماز پڑھو اور نماز کے نزدیک نہو جبکہ تمکو غسل کی حاجت ہو مگر راہ چلنے کے وقت مسافری مین جبتک کہ تم غسل کرو **فائدہ** یہ حکم جبتک تھا کہ شراب کا پینا حرام نہوا تھا کہ نشے مین نماز نہ پڑھو اور اب یہ حکم ہے کہ اگر بہت نیند سے یا بیماری سے ایسا حال ہو جو اپنے مُنہ سے بات نکلنے کی خبر نہو جو کیا کہا اُسوقت کی نماز درست نہین جب ہوش آوے تو پھر قضا پڑھے غسل کی حاجت ہو تو بغیر نہائے نماز درست نہین لیکن وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰي سَفَرٍ اَوْ جَاۗءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَاۗىِٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَاۗءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاۗءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ۝ اور اگر ہو تم بیمار یا مسافری مین راہ چلتے یا آیا کوئی تم مین سے جا ضرور پھر کر یا پیشاب کر کے یا عورت کے بدن سے بدن لگا ہو پھر ایسی حالتون مین نہ پاؤ پانی کو تو پھر قصد کرو پاک زمین کا یا ستھری خاک کا پھر وہ خاک ملو مُنہ اپنون کو اور اپنے ہاتھون کو بیشک خدائے تعالیٰ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے **فائدہ** اس آیت مین تیمم کا ذکر ہے فرمایا کہ تیمم اُسوقت روا ہے کہ جب پانی کا عذر ہو اور طہارت ضرور ہو سو طہارت دو قسم کی فرمائی ہے ایک یہ کہ جا ضرور یا پیشاب کر کے آیا وضو کی حاجت ہے دوسرے یہ کہ عورت سے ملا اور غسل کی حاجت ہے اور عذر پانی کا تین طرح سے فرمایا ایک تو یہ کہ مسافر ہو اور پانی موجود نہین دوسرے یہ کہ پانی تھوڑا ہے پینے کو رکھا ہے اور دور تک پانی نہین وضو کرے تو پیاس سے ہلاک ہو تیسرے یہ کہ پانی ہے لیکن بیماری کے سبب خطرہ ہے کہ اگر پانی لگے تو مرض زیادہ ہو ان تین حال مین تیمم کرے اس طرح کہ زمین پاک پر دونون ہاتھ مار کر اپنے مُنہ پر پھیرے اچھی طرح پھر دونون ہاتھ زمین پر مار کر اپنے ہاتھون کو ملے کہنیون تک اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ ۝ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَاۗىِٕكُمْ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ۙ وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ۝ اے کیا نہ دیکھا تو نے اُنکی طرف جنکو ملا ہے کچھ حصہ کتاب کا تو ریت یا انجیل وہ خرید کرتے ہین گمراہی کو اور چاہتے ہین کہ تم بھی اے مسلمانو بہکو راہ سیدھی اسلام کی سے اور خدائے تعالیٰ خوب جانتا ہے تمھارے دشمنون کو اور بس ہے خدائے تعالیٰ دوست حمایتی اور بس ہے خدائے تعالیٰ مددگار تمھارے دشمنون پر **فائدہ** یہود اور نصاریٰ کو کتاب سے یہ حصہ ملا کہ صفت حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معلوم کی سو وہ یہ گمراہی خریدتے ہین کہ دنیا کی عزت اور رشوت کے واسطے چھپاتے ہین اور منکر ہوتے ہین جان کر حسد سے اور چاہتے ہین کہ مسلمان بھی دین سے پھر کر گمراہ ہو جاوین مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّۢا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِي الدِّيْنِ ۭ بعضے لوگ یہودیون مین سے پھیرتے ہین باتون کو اُسکے

ع ۳ ف ۳

جھکانے سے اور کہتے ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ سُنی ہمنے بات تمھاری اور نہ مانی ہمنے اور سُن جو نہ سُنایا جائیو اور راعنا کہتے موڑکر اپنی زبان کو اور عیب کرتے ہین دین اسلام مین **فائدہ** پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو یہود یون سے بات کرتے تو جواب مین کہتے کہ سنا ہمنے یعنی قبول کیا ہمنے لیکن آہستہ کہتے کہ نہ مانا ہمنے یعنی کان سے سُنا دل سے نہ سُنا اور یہودی کہتے کہ سُن نہ سُنایا جائیو ظاہر مین یہ لفظ دعا ہے یعنی کہ تو ہمیشہ غالب رہیو کوئی تجھکو بری بات نہ سُنا سکے اور دل مین نیت یہ رکھتے کہ تو بہرا ہو جائیو اور راعنا کہتے یعنی مہر سے ہمکو دیکھ اور زبان کو پھیر کر راعینا کہتے یعنی تو چرواہا ہے ہمارا اور عیب کرتے دین مین کہ جس دین کا پیغمبر چرواہا ہووے وہ کیا دین ہوا اور جانتے تھے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اور کتنے ہی پیغمبرون نے چرواہی کی اور دوسرا یہ عیب کرتے تھے کہ اگر یہ شخص پیغمبر ہوتا تو ہمارا فریب معلوم کرتا سو خدائے تعالیٰ نے اُنھین جواب دیا وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ اور اگر وہ کہ یہود کہتے کہ سُنا ہمنے اور حکم مانا ہمنے اور قبول کیا اور سُن ہماری بات اور دیکھ ہمسے ہماری طرف البتہ یہ بات بہتر تھی اُنکے حق مین اور درست اور سیدھی تھی لیکن لعنت کی اُنکو خدائے تعالیٰ نے اُنکے کفر کے سبب سو یہودی ایمان نہین لائے مگر تھوڑے سے یعنی کوئی شخص ایمان لائے ہین اب خدائے تعالیٰ فرماتا ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى اَدْبَارِهَآ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝ اے وہ لوگو جو دی ہے تمھین کتاب یعنی توریت ایمان لاؤ اور سچ جانو اُسے جو اُتارا ہے ہمنے یعنی قرآن پر ایمان لاؤ جو سچا بتاتا ہے اُسکو جو تمھارے پاس ہے یعنی توریت کے موافق ہین حکم اس قرآن کے اصل دین مین ایمان لاؤ پہلے اس سے جو مٹا ڈالین ہم اُن صورتون کو پھر اُلٹ دین ہم اُن صورتون کو پیٹھ کی طرف یا لعنت کرین ہم یعنی نکال دین اپنی رحمت سے اُن صورتون کو جیسے کہ نکال دیا اور لعنت کیا رحمت سے ہفتے کے دن والون کو اور حکم خدائے تعالیٰ کا مقرر ہونے والا ہے **فائدہ** یعنی ایمان لاؤ پہلے عذاب کے آنے سے جو صورت انسان کی بدل کر حیوان کی شکل بن جاوے جیسے یہودیون مین اصحاب سبت کی صورتین بندر اور سور کی بنگئی تھین قصہ اصحاب سبت کا سورۂ اعراف مین آویگا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا ۝ بیشک خدائے تعالیٰ نہین بخشتا وہ کہ اُسکا شریک پکڑے کسی چیز کو اور بخشیگا اُسکے سوائے جو گناہ ہو پر جسکو چاہے بخشے اور جسنے ٹھیرایا شریک کسی چیز کو خدا ہی تعالیٰ کے ساتھ پھر مقرر باندھا بڑا جھوٹ **فائدہ** یہودی جو بھڑکے کو پوجتے تھے اور حضرت عزیر کو ابن اللہ کہتے تھے اُنھون نے جب اس آیت کو سُنا کہ شرک بڑا گناہ ہے ایسا کہ ہرگز نہ بخشا جائیگا کہنے لگے کہ ہم شرک نہین کرتے بلکہ ہم خاص بندے ہین خدائے تعالیٰ کے اور پیغمبر زادے ہین اور پیغمبری ہماری ارث ہے خدائے تعالیٰ کو یہ شیخی پسند نہ آئی یہ آیت بھیجی کہ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۭ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝ اے کیا نہ دیکھا تو نے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن لوگون کو جو پاکیزہ کہتے ہین اپنے آپ کو بلکہ خدائے تعالیٰ پاکیزہ اور ستھرا کرتا ہی جسے چاہتا ہی اور ظلم نہوگا اُن شیخی کرنے والون پر ایک تاگے برابر بھی یعنے وہ اپنی شیخی کرنے کے عذاب مین آپ گرفتار بے نہایت ہونگے اُنپر عذاب ناحق نہوگا اُنظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ وَكَفٰى بِهٖٓ اِثْمًا مُّبِيْنًا ۝ دیکھ جو کیسا باندھتے ہین خدائے تعالیٰ پر جھوٹ اور بس ہے جھوٹ باندھنے کا گناہ صریحًا اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ۝ اے کیا نہ دیکھا تو نے اُن لوگون کی طرف جنکو ملا ہے کچھ حصہ کتاب توریت سے یعنی یہودیون کو دیکھا جو وہ یقین لاتے ہین اور مانتے ہین بتون کو اور شیطان کو اور کہتے ہین یہودی مکے کے کافرون کو کہ یہ مکے کے کافر زیادہ راہ پائے ہوے ہین مسلمانون سے اور یہ بات اس حسد سے کہی جو پیغمبری اور سرداری دین کی ہمارے سوا اور کسی قوم مین کیون ہووے سو خدائے تعالیٰ نے اُنپر لعنت کی کہ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۭ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ۝ وہی لوگ ہین جنکو دور کیا خدائے تعالیٰ نے اپنی رحمت سے یعنی لعنت کی اُنپر اور جسکو لعنت کرے خدائے تعالیٰ پھر نہ پاوے تو اُسکا کوئی مددگار جو عذاب سے چھڑاوے **فائدہ** یہودی اپنے خیال مین جانتے تھے کہ سرداری دین کی اور پیغمبری ہماری ارث ہی اور ہمین کو لائق ہے اس سبب عرب کے رہنے والے پیغمبر کی متابعت سے غیرت کرتے تھے اور کہتے تھے کہ آخر کو حکومت ہمہی کو پہنچ رہیگی سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِيْرًا ۝ اے کیا کچھ اُنکو حصہ ہی سلطنت مین یعنی اُنکو کچھ حصہ نہین اور کبھی حاکم ہووین تو نہ دیوین لوگونکو ایک تل بھر بھی یعنی ایسے بخیل ہین جو بادشاہت مین حقیر کو تل برابر بھی نہ دیوین اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰي مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

ع ۴

وَ اٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ۝ یا حسد کرتے ہین لوگون کا اسواسطے کہ دیا ہے اُنکو خدا ے تعالیٰ نے اپنے فضل سے پھر مقرر دین ہمنے ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کو کتابین نبی حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کو توریت اور انجیل دی اور علم شریعتون کا دیا اُنکو اور دی ہمنے اُنکو بڑی بادشاہت فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَ مِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ؕ وَ كَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا ۝ پھر اُنمین سے کوئی ایمان لایا اُسپر اور کوئی اُنمین سے ہٹ رہا اُس سے اور بس ہے دوزخ کی بھڑکتی آگ کافرون کے عذاب کو **فائدہ** یعنی ہمیشہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھرانے مین بزرگی دی ہے خدا ے تعالیٰ نے اور اب بھی اُسی کے گھرانے مین ہے جو کوئی قبول نہ کرے اُسے اُسکے واسطے دوزخ کی بھڑکتی آگ تیار ہے اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ؕ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ بیشک اُن لوگون کو جو منکر ہوے اور نہ مانا ہماری آیتون کو جلد ڈالین گے ہم اُن کو آگ مین دوزخ　الربع
کی پھر جبتک پک جاوے یا جل جاوے کھال اُنکے بدن کی تو ہم اُنکو بدل کر نیگے اور کھال پہلی جلی ہوئی کے سوا ے اسواسطے کہ تو چکھین عذاب کو مقرر خدا ے تعالیٰ زبردست ہے مضبوط کام کرنے والا وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۫ وَّ نُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ۝ اور وہ لوگ جو ایمان لاتے ہین اور اچھے کام کرتے ہین البتہ داخل کرینگے ہم اُنکو باغون مین جنکے نیچے بہتی ہین نہرین ہمیشہ رہین گے اُن باغون مین کبھی نہ نکلین گے وہان سے اُن مومنون کے واسطے اُن باغون مین عورتین ہین پاکیزہ ستھری اور داخل کرین گے ہم اُنکو گہری چھاؤن مین جو سورج کی گرمی ہرگز وہان نہ پونہچے گی اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ وَ اِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ۝ بیشک خدا ے تعالیٰ فرماتا ہے تمکو ای مسلمانو کہ پونہچا دو امانتین امانت والون کو یعنی جسکی جو چیز امانت ہے اُسی کو دو اُسمین خیانت نہ کرو اور جب تم حکم کرو کسی جھگڑے قضیے مین تو حکم کرو انصاف سے کسیکی طرفداری نہ کرو خدا ے تعالیٰ اچھی بات کی نصیحت کرتا ہے تمکو اسے مانو تم بیشک خدا ے تعالیٰ سننے والا ہے سب کھلی اور چھپی بات کا اور دیکھنے والا ہے سب ظاہر اور پوشیدہ چیز کا اور کام کا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝ ای وہ لوگو جو ایمان لائے ہو حکم مانو اور تابعداری کرو خدا ے تعالیٰ کی اور تابعداری کرو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور تابعداری کرو اپنے　ع ۹
وقت کے حاکم کی جو تم مین سے ہو اگر جھگڑو کسی بات مین دین کی تو اُس جھگڑے کو رجوع کرو خدا ے تعالیٰ کی طرف اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف یعنی کلام اللہ اور حکم رسول کی طرف اگر ہو تم ایمان لانے والے خدا ے تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر یہ بات بہت اچھی اور بہت بہتر ہے آخر کو **فائدہ** حاکم وقت بادشاہ یا صوبہ دار بادشاہ کی طرف سے یا قاضی جو کسی کام پر مقرر ہو بادشاہ یا حاکم کی طرف سے اُنکے حکم کا ماننا بھی ضرور ہے جبتک کہ وہ خلاف حکم خدا ے تعالیٰ کے اور رسول اللہ کے حکم نہ کرے اور اگر صریحًا خلاف خدا ے تعالیٰ اور رسول کے حکم کرے تو نہ مانے اگر دو مسلمان آپس مین جھگڑتے ہون ایک نے کہا کہ چلو شرع مین رجوع کرین دوسرا کہنے لگا مین شرع نہین سمجھتا یا کہے کہ شرع سے مجھے کام نہین تو مقرر کافر ہوا اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَ قَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ؕ وَ يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝ ای کیا نہ دیکھا تو نے اُن لوگون کی طرف جو دعوی کرتے تھے کہ ایمان لائے ہین وہ اُس چیز پر جو اُترا ہے تیری طرف ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی قرآن اور جو اُترا ہے پہلے تجھ سے اور پیغمبرون پر جیسے توریت اور انجیل یعنی جو لوگ کہ زبان سے کہتے ہین کہ ہم قرآن پر اور سب کتابون پر اور پیغمبرون پر ایمان لائے اس کہے پر چاہتے ہین کہ قضیہ لیجاوین شیطان کی طرف اور مقرر ہو چکا ہے حکم قرآن مین اُنکو کہ اُس شیطان کو نہ مانین اور چاہتا ہے وہ شیطان کہ گمراہ کرے اُنکو کہ اور بہکا کر دور ڈال دے سیدھی راہ اسلام کی سے **فائدہ** ایک یہودی اور ایک منافق جو ظاہر مین مسلمان تھا ایک معاملہ مین جھگڑنے لگے یہودی نے کہا چل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور منافق نے کہا کہ چل کعب بن اشرف

کے پاس جو یہودیون کا سردار تھا آخر کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہودی کا حق ثابت کیا منافق جو جھوٹا تھا باہر نکل کر کہنے لگا کہ چلو حضرت عمرؓ کے پاس جو یہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہنے سے مدینے مین جھگڑا فیصل کرتے تھے منافق یہ سمجھکر حضرت عمرؓ پاس قضیہ لائے کہ مجھے مسلمان جان کر میری طرفداری کرینگے جب حضرت عمرؓ نے یہ جھگڑا سنا اور یہودی نے کہہ دیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس جا چکے ہین اور وہ مجھے سچا کر چکے ہین حضرت عمرؓ نے یہ بات تحقیق کر کے اُس منافق کی گردن ماری اور کہا کہ جو کوئی ایسے قاضی کے فیصلے کو نہ مانے اُسکی سزا یہی ہے اُسکے وارث حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئے اور جاکر خون کا دعوی کیا اور قسمین کھانے لگے کہ ہم اسواسطے گئے تھے کہ صلح کروا دینگے اُنھون نے قتل کیا تب یہ آیتین اُتریں اور حضرت عمرؓ کا لقب فاروق فرمایا وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا اور جب اُن منافقون کو کہے جھگڑے کے وقت کہ آؤ خدائے تعالیٰ کے حکم کی طرف جو اُسنے اُتارا ہے اور اُسکے بھیجے ہوے کی طرف یعنی جو قرآن مین حکم ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو فرماتے ہین اُسے مانو تو دیکھے تو اُسوقت منافقون کو جو اڑ رہتے ہین اور بند ہو رہتے ہین تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنکے کرتوت کہ اُنکا جی نہین چاہتا جو مانین یہ بات فَكَيْفَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا پھر کیا ہوا اور کیا کرین جب اُنکو پونہچی مصیبت اُس اتک رہنے کی جو کرتے ہین اپنے ہاتھون پھر آوین مصیبت کے وقت تیرے پاس قسمین کھاتے اللہ کی کہ ہم نہ چاہتے تھے سواے بھلائی کے اور موافقت کے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيْغًا وہ لوگ منافق وہ ہین کہ خدائے تعالیٰ جانتا ہی جو اُنکے دلون مین ہے بدی نفاق کی پھر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنکی بات سے تغافل کر اور نصیحت کر اُنکو اور کہہ اُنسے اُنکے حق مین بات بڑی اور اُنکے فائدے کی وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا اور نہ بھیجا ہمنے کوئی رسول اپنے بندون کی طرف مگر اسی واسطے کہ اُس کا حکم مانین خدائے تعالیٰ کے فرمانے سے اور اگر وہ لوگ جسوقت کہ بُرا کیا تھا اپنا آپ اُنھون نے اُس وقت آتے تیرے پاس اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر بخشواتے خدائے تعالیٰ سے اور بخشواتا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنکو تو البتہ خدائے تعالیٰ کو پاتے توبہ قبول کرنے والا مہربان گناہ معاف کرنے والا فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا پھر نہین ہی دراصل اُنکا ایمان قسم ہے تیرے پروردگار کی جو ایمان اُنکا نہوگا مضبوط جبتک کہ بھجے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منصف جانین گے اُس قضیے مین جو قضیہ اُٹھے اُنکو آپس مین اور تو حکم کرے تو پھر نہ پاوین اپنے جی مین تنگ اور خفگی تیرے انصاف کرنے مین اور قبول رکھین اور مانین تیرے حکم کو جی کی خوشی سے تب دراصل مومن ہووین وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ اور اگر ہم حکم کرتے اُن لوگون پر وہ کہ قتل کرو اپنے تئین آپ یا نکل جاؤ اپنا وطن اور گھر چھوڑ کر تو نہ کرتے یہ فرمانبرداری مگر تھوڑے اُنمین سے حکم بجالاتے وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا اور اگر یہ لوگ جو ظاہر مین ایمان لائے ہین کرتے جو کچھ کہ اُنکو نصیحت ہوتی ہی تو اُنکے حق مین البتہ اچھا ہوتا اور زیادہ ثابت ہوتے دین ایمان مین **فائدہ** یعنی جانون کا مالک خدائے تعالیٰ ہی اُسکے حکم سے جان تک دریغ نہ کیا چاہیے اگر خدائے تعالیٰ ویسا حکم کرتا تو یہ منافق کب بجا لا سکتے اور یہ حکم نصیحت کی ہے اگر بجا لاوین تو اُنکے حق مین بہت اچھا ہے جو نفاق ہے تکلین خالص مسلمان ہو جاوین پر سمجھتے نہین وَّاِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّآ اَجْرًا عَظِيْمًا وَّلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا اور جبکہ یہ منافق نصیحت مانتے تو البتہ دیتے ہم اُنکو اپنے پاس سے بڑا ثواب اور مقرر راہ دکھاتے ہم اُنکو سیدھی بہشت مین پونہچنے کی وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا اور جو کوئی حکم مانے خدائے تعالیٰ کا اور اُسکے بھیجے ہوے کا پھر وہ لوگ ساتھ اُنکے ہین جنپر نعمت دی ہی خدائے تعالیٰ نے پیغمبرون سے اور صدیقون سے اور شہیدون سے اور نیکبختون سے اور کیا اچھے لوگ ہین یہ رفیق بہت اچھی ہی اُنکی صحبت **فائدہ** پیغمبر وہ ہین جنپر فرشتہ پیغام لاتا ہی خدائے تعالیٰ کے پاس سے اور صدیق وہ ہین کہ جو پیغام خدائے تعالیٰ کی طرف سے پیغمبرون کو آوے اُنکے جی مین آپ ہی وہ بات اچھی لگے اور شہید وہ ہین جنکو پیغمبرون کے حکم پر ایسا صدق آیا کہ اُس حکم پر جان نثار کرتے ہین اور نیکبخت وہ ہین جنکا مزاج نیکی ہی پر پیدا ہوا ہے اور سواے انکے اور لوگ جو اُنسے محبت رکھتے ہین اور اُنکی تابعداری فرمانبرداری کرتے

ہین وہ بھی اُن ہی کے شمار مین آوینگے ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ۝ یہ بزرگی اور فضل خدائے تعالیٰ کی طرف سے ہے اور کفایت کرتا ہے خدائے تعالیٰ سب کچھ جاننے والا **فائدہ** اب یہان سے آگے مذکور لڑائی کا ہوکا فرون سے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ۝
اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو پکڑو اپنے ہتھیار اور خبردار ہو پھر باہر نکلو دشمنون سے لڑنے کو جدے جدے جتھے ہر طرف یا جاؤ سب ملکر اکٹھے کافرون سے لڑنیکو
وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا ۝ اور البتہ تم مین سے ایسا ہے کوئی جو دیر لگاتا ہے
اور ڈھیل کرتا ہی باہر نکلنے مین لڑنے کو پھر اگر پونہچے تمکو ای مسلمانو مصیبت شکست کی تو کہے وہ ڈھیل کرنے والا کہ مقرر خدائے تعالیٰ نے فضل کیا مجھپر جو مین
نہ تھا اُنکے ساتھ لڑائی مین حاضر وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝
اور اگر پونہچے تمکو ای مسلمانو نیکی اور فضل خدائے تعالیٰ کی طرف سے جیسے فتح اور مال لوٹ کا ہاتھ لگے تمھارے تو البتہ کہنے لگے وہ ڈھیل کرنے والا گویا کہ
نہ تھی تم مین اور اُسمین کچھ دوستی جو اپنے تئین انجان کرکے کہے کہ کیا اچھا ہوتا جو مین بھی ہوتا اُنکے ساتھ تو پاتا بڑی مراد جو لوٹ کا مال ہاتھ آتا میرے **فائدہ**
ایسا شخص منافق ہے جو خدائے تعالیٰ کا حکم نہین سمجھتا بلکہ نفع دنیا کا ڈھونڈھتا ہے اگر لوگون کو اُس کام مین کچھ دُکھ پونہچے تو الگ رہنے پر خوش
ہوتا ہی اور اگر مسلمانون کو نفع پونہچے تو افسوس کھاتا ہی اور دشمنون کی طرح حسد کرتا ہی فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا
بِالْاٰخِرَةِ ۭ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ پھر چاہیے کہ لڑین خدائے تعالیٰ کی راہ مین وہ لوگ جو بیچتے ہین
دنیا کی زندگانی کو واسطے آخرت کے اور جو کوئی خدائے تعالیٰ کی راہ مین پھر مارا جاوی یا فتح کری دونون طرح البتہ ہم دینگے اُسکو بڑا ثواب آخرت مین جو بیان
مین آ سکے وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاۗءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ
اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۙ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ۝ اور کیا ہی تمکو کہ نہ لڑو خدائے تعالیٰ کی راہ مین اور واسطے اُن بیچارون کے جو کمزور رہین مکے
مین کافرون کے ہاتھ مین مرد اور عورتین اور لڑکے جو کہتے ہین یعنی دعا مانگتے ہین کہ اے پروردگار ہمارے نکال ہمکو اس شہر مکے سے جو ظالم ہین یہان کے
رہنے والے اور بنا ہمارے واسطے پاس اپنے سے کوئی حمایتی اور بنا ہمارے واسطے اپنے پاس سے کوئی مددگار جو حمایت کرے ہماری **فائدہ** بہت
لوگ مسلمان غریب مکے مین ایسے تھے جو مدینے مین نہ آ سکتے تھے اور ناتے دار نزدیک اُنکے کافر ستاتے تھے جو پھر کافر ہو جاوین سو خدائے تعالیٰ نے
فرمایا کہ ڈو سبب سے تمکو کافرون سے لڑنا ضرور ہے ایک تو یہ کہ دین برحق خدائے تعالیٰ کا بلند ہووے اور دوسرے وہ کہ مظلوم مسلمان جو مکے مین
کافرون کے بس مین گرفتار ہین وہ اُس بلا سے چھوٹین اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا
اَوْلِيَاۗءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ۝ جو لوگ ایمان لائے ہین سو لڑتے ہین کافرون سے خدائے تعالیٰ کی راہ مین اور جو لوگ کہ کافر ہین سو لڑتے
ہین مسلمانون سے شریرون اور مفسدون کی راہ مین سو لڑو تم اے مسلمانو شیطان کے دوستون اور حمایتیون سے مقرر مگر فریب شیطان کا سست ہی
اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ ای کیا نہ دیکھا تو نے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن لوگون کی طرف جنکو حکم
ہوا تھا کہ اپنے ہاتھ تھام رکھو لڑائی سے اور قائم رکھو نماز کو یعنی وقت پر پڑھا کرو اور دیتے رہو مال زکوٰۃ کا محتاجون کو **فائدہ** مکے مین کافر مسلمانون کو بہت
ستاتے تھے اور ظلم کرتے تھے مسلمان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین آن کر حال ظاہر کرتے اور رخصت مانگتے کہ اگر فرماؤ تو ہم بھی اُنسے بدلہ
ظلم کا لیوین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے کہ صبر کرو ابھی مجھے حکم لڑائی کا نہین ہے فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ
كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۭ پھر جب دیئے مین آن کر حکم ہوا مسلمانون پر کافرون سے
لڑنے کو تب ایک جماعت مسلمانون سے ایسی ڈرنے لگی کافرون کی لڑائی سے جیسے کہ ڈرا چاہیے خدائے تعالیٰ سے بلکہ زیادہ اس سے بھی ڈرنے لگی اور
کہنے لگی کہ اے پروردگار ہمارے کس واسطے حکم کیا ہمپر لڑائی کا کیون نہ چھوڑا ہمین امن سے موت تک جو نزدیک ہی قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ
لِّمَنِ اتَّقٰى ۣ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ فائدہ اور مزہ دنیا کا تھوڑا سا ہی اور آخرت بہت اچھی ہی اُسکے واسطے جو پرہیز
کرے شرک سے اور بڑے گناہون سے اور یقین جانے کہ ہماری محنت اور کوشش کا ثواب ضائع نہوگا ایک تاگے برابر بھی اور کہو اُنکو یعنی سمجھاؤ کہ
اَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ۭ جس جگہ تم ہو کسی شہر مین آپکڑیگی تمکو موت اگرچہ ہوگے تم مضبوط قلعون مین یا

برجون مین یعنی کیسے ہی مضبوط مکان مین اور امن کی جگہ مین رہو موت تمھین کسی طرح نہ چھوڑیگی وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ اور اگر پونہچے اُن لوگون کو کچھ بھلائی جیسے فتح یا لوٹ کا مال تو کہین یہ خدائے تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اگر پونہچے اُن لوگون کو بُرائی جیسے شکست یا زخم یا نقصان تو کہین یہ بات تیری طرف سے ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی تیری تدبیر اگر بہت ہوتی تو یہ بدی نہ پونہچتی بے تدبیری سے تیری یہ بدی پونہچی ہمکو قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ۝ تو کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ سب نیکی اور بدی اور فتح اور شکست خدائے تعالیٰ کی طرف سے ہے پھر کیا حال ہے اُن لوگون کا جو عقل کے پاس نہین تو سمجھین بات **فائدہ** یہ ذکر منافقون کا ہے کہ اگر تدبیر لڑائی کی درست آئی اور فتح ہوئی اور لوٹ کا مال ہاتھ آیا تو کہتے ہین کہ خدائے تعالیٰ کی طرف سے ہے یعنی اتفاقاً بات بن آئی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تدبیر کے قائل نہوتے اور اگر بگڑ جاتی تو الزام رکھتے تدبیر پر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ سب خدائے تعالیٰ کی طرف سے ہے یعنی وہ تدبیر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدائے تعالیٰ کا الہام ہے غلط نہین اور بگڑی کو بگڑا نہ سمجھو یہ خدائے تعالیٰ تمکو سدھاتا ہے اور آزماتا ہے تمھاری تقصیر پر اس طرح کہ مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۘ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ۚ وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ۚ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝ جو پونہچے تجکو ای بندے کسی طرح کی بھلائی تو سمجھ کہ یہ خدائے تعالیٰ کے فضل سے ہے اور جو کچھ پونہچے تجکو کسی طرح کی بُرائی سے تو جان اپنے نفس کی طرف سے ہے اور بھیجا ہمنے تجکو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگون کے واسطے پیغام پونہچانے کو اور خدائے تعالیٰ کفایت کرتا ہے گواہ تیری پیغمبری پر **فائدہ** بندے کو چاہیے کہ نیکی خدائے تعالیٰ کے فضل سے سمجھے اور سختی تکلیف کی اپنی تقصیر سے جانے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر الزام نہ رکھے اور سب طرح کی تقصیرون سے خدائے تعالیٰ واقف ہے اور وہی اُسکا بدلہ دیتا ہے مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۝ جسنے حکم مانا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم مانا خدائے تعالیٰ کا اور جو کوئی پھر احکم ماننے سے پھر نہین بھیجا ہمنے تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن لوگون پر نگہبان جو اُنکو گناہ نہ کرنے دیوے تو تیرا کام پیغام پونہچانا ہی ہے جو کوئی حکم مانے گا اُسکا بھلا ہے اور جو نہ مانے اُسے عذاب ہوگا اور بعضے لوگ یعنی منافق ایسے ہین جو وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ۖ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ۚ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ اور کہتے ہین روبرو تیرے کہ قبول کیا حکم تیرا پھر جب باہر گئے تیرے پاس سے تو آپس مین رات کو کہتے ہین بعضے انمین سے سوائے اُس بات کے جو تیرے پاس کہی تھی اور خدائے تعالیٰ لکھتا ہے جو وہ تدبیر کرتے ہین رات کو فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۚ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝ پھر تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تغافل کر اُنسے اور بھروسا کر خدائے تعالیٰ پر سب اپنے کام اُسے سونپ دے اور بس ہے خدائے تعالیٰ کام بنانے والا اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۭ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ۝ اے کیا فکر نہین کرتے غور سے قرآن کے معنون مین اور اگر یہ ہوتا اور کا بنایا ہوا سوائے خدائے تعالیٰ کے تو البتہ پاتے اسمین تفاوت بہت سا خواہ معنون خواہ لفظون مین وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ۭ اور جب آتا ہے کوئی کام یا کوئی خبر امن کی جیسے قصد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا صلح کے واسطے یا خبر فتح لشکر اسلام کی یا خبر ڈر کی جیسے کمین جمع ہونا دشمنون کا یا کام بگڑ جانا کسی فوج مسلمان کا تو ایسی خبرین مشہور کر دیتے ہین بغیر تحقیق کے وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ۭ اور اگر پونہچا دیتے اُس خبر کو طرف پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور طرف اپنے حاکم سردار کے تو البتہ تحقیق کرتے اُس خبر کو وہ لوگ جو تحقیق کرنے والے ہین اُنمین سے وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ اور اگر نہوتا فضل اور رحمت خدائے تعالیٰ کی تم پر اے مسلمانو اور بخشش اُسکی نہوتی جو پیغمبر اُسکا بھیجا ہوا تمھارے بیچ مین ہے تو البتہ تم تابعداری کرتے شیطان کی مگر تھوڑے بچ رہتے شیطان کی تابعداری سے **فائدہ** یعنی اگر کہین سے کچھ خبر آوے تو چاہیے کہ اول پونہچاوین سردار حاکم کو اور اُسکے تابعون کو جب وہ اُس خبر کو تحقیق کر لیوین اور اُسپر تدبیر کام کی مقرر کر چکین تب آپ اُسپر عمل کرے **فائدہ** بعضی بات جو اپنی عقل سے کچھ دریافت ہو تو اُسے مشہور نہ کیجیے جب تک

تحقیق نوبہت باتین مشہور ہوتی ہین جو وہ دراصل نرا جھوٹ ہوتا ہی فَقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ إِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ ۖ عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَكُفَّ بَأْسَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۗ وَاللّٰهُ أَشَدُّ بَأْسًا وَأَشَدُّ تَنْكِيلًا ۝ پھر تو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لڑائی کر خدا ے تعالیٰ کی راہ مین کافرون سے تو ذمہ دار نہین مگر اپنی جان سے اور تاکید کر مسلمانون کو جو لڑین مشرکون سے تو شاید جو خدا ے تعالیٰ بچا رکھے مسلمانون کو لڑائی سے کافرون کی اور خدا ے تعالےٰ سخت زیادہ لڑائی کرنے والا ہے اور بہت سخت عذاب اور سزا دینے والا ہے **فائدہ** یعنی اگر کافرون کی لڑائی سے یہ سست مسلمان ڈرتے ہین تو خدا ے تعالیٰ سے لڑ سکین گے یعنی اگر حکم خدا ے تعالیٰ کا نہ مانین گے تو اُنپر غصہ خدا ے تعالیٰ کا ہوگا تو پھر خدا ے تعالےٰ کے غصے سے کافرون سے لڑنا اور مارنا اور مارا جانا آسان ہے مَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِنْهَا ۖ وَمَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَكُنْ لَهُ كِفْلٌ مِنْهَا ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ مُقِيتًا ۝ جو کوئی سفارش کرے سفارش کرنی نیک کسی کے حق مین تو ہو ویگا شفاعت کرنیوالے کو حصہ اُس نیکی مین سے اور جو کوئی سفارش کرے سفارش کرنی بُری کسی کے حق مین تو ہو ویگا اُسے بھی حصہ اُس بدی مین سے اور ہے خدا ے تعالیٰ سب چیز پر قدرت رکھنے والا اور سب چیز کا حصہ بانٹنے والا **فائدہ** اگر کوئی محتاج کو دو تمند سے کچھ دلوا دے تو اُس خیرات کے ثواب مین دلوانے والا بھی شریک ہے اور کوئی کافر بدکار حرام زادے شریر کو چھڑا دے پھر وہ بدی کرے تو یہ چھڑانے والا بھی اُس فساد مین شریک ہے وَإِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا ۗ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا ۝ اور جب تمکو کوئی دعا دیوے تو تم بھی اُسے دعا دو اُس سے بہتر یا وہی اُلٹ کر کہو بیشک خدا ے تعالےٰ سب چیز کا حساب کرنے والا ہے **فائدہ** یعنی اگر کوئی کہے السلام علیکم تو واجب ہی اُسکا جواب دینا اگر برابر چاہے تو وعلیکم السلام کہے اور جو ثواب زیادہ چاہے تو ورحمۃ اللہ بھی کہے اور اگر اُسنے یون کہا تو آپ کہے وبرکاتہ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۗ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيثًا ۝ خدا ے تعالیٰ ہے بیشک جو نہین اُسکے سوا ے کوئی خدا ے تعالیٰ ہو نے کے لائق کہ اُسکی بندگی کیجیے مگر وہی ایک خدا ے تعالیٰ وحدہ لاشریک ہی البتہ مقرر اکٹھا کریگا تم سب کو قیامت کے دن کو اُمین سے اُٹھا کر کچھ شک اور شبہ نہین اُسمین ہرگز اور کون شخص زیادہ سچا ہے بات کہنے مین اور وعدہ کرنے مین یعنی یہ وعدہ قیامت کے آنے کا اور سب باتین جو خدا ے تعالیٰ نے فرمائین ہین سب سچ ہین **فائدہ** کہتے ہین کہ ایک قوم مکے سے نکلکر مدینے کو آ رہی تھی راستے مین پتا کر پھر گئی اور مدینے مین اپنے اسلام لانے کی خبر بھجوا دی پھر مدینے مین مسلمانون کو اس خبر سے تردد پیدا ہوا بعضون نے کہا کہ وہ مسلمان ہوے اور بعضون نے اُنکا اسلام لانا جھوٹ جانا اور کہا کہ اگر وہ اسلام لا کر آتے تھے تو پھر راہ مین سے کیون پھر گئے اُس مقدمے مین خدا ے تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ أَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوا ۗ أَتُرِيدُونَ أَنْ تَهْدُوا مَنْ أَضَلَّ اللّٰهُ ۗ وَمَنْ يُضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا ۝ پھر کیا ہوا تمھین اے مسلمانو جو منافقون کے واسطے دو فرقے ہوے تم اور خدا ے تعالیٰ نے اُنکو اُلٹ دیا اُنکے کامون پر جو کیے اُنھون نے اے کیا چاہتے ہو تم اے مسلمانو جو دین اسلام کی راہ پر لاؤ اُنکو جنکو گمراہ کرے خدا ے تعالیٰ اور جسکو گمراہ کرے خدا ے تعالیٰ پھر نہ پاوے تو اُسکے واسطے کوئی راہ سیدھی **فائدہ** یہان منافق اُن لوگون کو فرمایا خدا ے تعالیٰ نے جو ظاہر مین بھی ایمان نہ لائے تھے لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ محبت ظاہر کی اور ملاپ رکھتے تھے اس سے غرض وہ تھی کہ اگر اُنکی فوج ہماری قوم پر جاوے تو لوٹ سے اور مارے جانے سے بچ رہین جب مسلمانون نے یہ معلوم کیا کہ اُنکا اخلاص اس غرض کا ہے دل کی محبت سے نہین تو بعضے مسلمان کہنے لگے کہ ان سے ملنا ترک کیجیے جب ایک طرف ہو جاوین اور بعضون نے کہا ان سے ملے جایئے شاید ایمان لاوین سو خدا ے تعالیٰ نے فرمایا کہ ہدایت اور گمراہی خدا ے تعالیٰ کے اختیار مین ہے تمھین اسکی فکر کیا ہے بلکہ وَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ كَمَا كَفَرُوا فَتَكُونُونَ سَوَاءً فَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ أَوْلِيَاءَ حَتَّىٰ يُهَاجِرُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ۚ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ ۖ وَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۝ پھر اگر نہ مانین یعنی ایمان نہ لاوین اور وطن نہ چھوڑین تو پکڑو اُنھین قید کرو اور قتل کرو اُن کو جہان پاؤ اُن کو اور نہ ٹھہراؤ اُنمین سے کسی کو دوست اور رفیق اور مددگار اپنا إِلَّا الَّذِينَ يَصِلُونَ إِلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ أَوْ جَاءُوكُمْ حَصِرَتْ صُدُورُهُمْ أَنْ يُقَاتِلُوكُمْ أَوْ يُقَاتِلُوا قَوْمَهُمْ ۚ مگر وہ لوگ جو مل رہے ہین ایک قوم مین جو اُس قوم مین اور تمھارے عہد ہے یا آئے ہین تمھارے پاس جو دل ہو گئے ہین دل اُنکے تمھارے لڑنے سے

سے یا اپنی قوم کی لڑائی سے ولو شاء اللہ لسلطھم علیکم فلقتلوکم فان اعتزلوکم فلم یقاتلوکم والقوا الیکم السلم فما جعل اللہ لکم علیھم سبیلا اور اگر چاہتا خدائے تعالیٰ تو البتہ زور دیتا انکو تمپر اے مسلمانو پھر تمسے لڑتے وہ پھر کنارہ پکڑین تمسے جو پھر نہ لڑین تمسے اور ڈالین تمھاری طرف صلح اور امان مانگین تم سے پھر نہین دی خدائے تعالیٰ نے تمکو اُن پر راہ قتل کرنے کی اور لوٹ لینے کی **فائدہ** یعنی اس ظاہر کے ملنے سے اُنکو لڑائی مین نہ بچاؤ مگر دو طرح سے ایک تو یہ کہ جن لوگون سے تمھاری صلح ہے اُنسے اُنکو عہد ہے اور قسم ہے تو وہ بھی صلح مین داخل ہین اور دوسری طرح یہ کہ جو لوگ لڑائی سے تھک کر تم سے آپ صلح کرین اس بات پر کہ نہ اپنی قوم کی طرف ہو کر تمسے لڑین اور نہ تمھارے ساتھ ہو کر اپنی قوم سے لڑین پھر اس عہد پر قائم رہین تو یہ خدائے تعالیٰ کا احسان جانو کہ ہماری لڑائی سے بند ہوے ستجدون اٰخرین یریدون ان یامنوکم ویامنوا قومھم کلما ردوا الی الفتنۃ ارکسوا فیھا اب تم دیکھو گے کہ ایک قوم آویگی مدینے مین مسلمان ہونے کو جو چاہتے ہین کہ امن مین رہین تمسے پھر جب قوم مین جاوین تو کافر ہون اسواسطے کہ امن مین رہین اپنی قوم سے **فائدہ** جو وقت بلاوین اُنکو طرف فساد کے تو پھر جاوین اُس بھنگا مین فان لم یعتزلوکم ویلقوا الیکم السلم ویکفوا ایدیھم فخذوھم واقتلوھم حیث ثقفتموھم واولئکم جعلنا لکم علیھم سلطٰنا مبینا پھر اگر تمھاری لڑائی سے گناہ نہ کرین اور صلح اختیار نہ کرین اور اپنے ہاتھ نہ تھامین تمھاری لڑائی سے تو پھر اُنکو پکڑو اور مار ڈالو جہان پاؤ اور وہ لوگ جو دی ہمنے تمکو اُنپر سند اور دلیل صریحًا **فائدہ** یعنی جو لوگ تمسے قول کر جاوین یہ کہ تمسے نہ لڑین اپنی قوم کے ہمراہ ہو کر اور نہ اپنی قوم سے لڑین تمھارے رفیق ہو کر پھر جب اپنی قوم کا غلبہ دیکھتے ہین اُنکے رفیق ہو جاتے ہین تو تم بھی اُنکے قتل کرنے مین قصور نہ کرو تمھارے ہاتھ سند لگی ہے یہ کہ وہ اپنے قول پر قائم نہ رہے وما کان لمؤمن ان یقتل مؤمنا الا خطأ ومن قتل مؤمنا خطأ فتحریر رقبۃ مؤمنۃ ودیۃ مسلمۃ الی اھلہ الا ان یصدقوا اور نہ چاہیے مسلمان کو کہ مار ڈالے مسلمان کو مگر چوک کر انجانی سے اور جو کوئی مسلمان کو مار ڈالے انجانی سے پھر لازم ہوا اُسپر آزاد کرنا ایک بردہ مسلمان اور خون بہا پونچانا اُسکے وارثون کو مگر وہ کہ وارث اُسکے خون بہا خیرات کر دین یعنی بخشدین تو خیر فان کان من قوم عدو لکم وھو مؤمن فتحریر رقبۃ مؤمنۃ پھر اگر وہ مارا گیا ہوا تھا ایک قوم سے جو وہ قوم تمھاری دشمن ہے یعنی کافر ہین اور آپ وہ مقتول مسلمان تھا تو لازم ہے مارنے والے پر آزاد کرنا ایک بردہ مسلمان اور خون بہا اُسکے وارثون کو نہ دے جو مسلمان اور کافر مین وراثت نہین وان کان من قوم بینکم وبینھم میثاق فدیۃ مسلمۃ الی اھلہ وتحریر رقبۃ مؤمنۃ اور اگر مارا گیا ہوا تھا ایک قوم سے جو اُس قوم مین اور تم مین عہد اور قول ہے تو لازم ہے مار ڈالنے والے پر خون بہا پونچانا اُسکے وارثون کی طرف اور آزاد کرنا ایک بردہ مسلمان فمن لم یجد فصیام شھرین متتابعین توبۃ من اللہ وکان اللہ علیما حکیما پھر جو کوئی نہ پاوے یعنی اُسے پیدا نہو وے جو بردہ مسلمان خریدے اور آزاد کرے تو وہ دو مہینے لگے ہوے روزے رکھے یعنی دو مہینے مین ایک روزہ بھی نہ توڑے یہ حکم خدائے تعالیٰ کا ہے یا بخشوانا ہے خدائے تعالیٰ سے اپنی خطا کا اور خدائے تعالیٰ ہے سب کچھ جاننے والا مضبوط کام کرنے والا **فائدہ** انجانی اور چوک کئی طرح سے ہے یہان وہ مذکور ہے جو مسلمان کافرون مین ہو اور اُسنے نہ سمجھا کہ وہ مسلمان ہے اور قابو مین آیا تو اُسے مار ڈالا ہر طرح خطا کی پھر مار ڈالنے والے پر دو چیز لازم ہین ایک تو آزاد کرنا مسلمان بردہ اور اگر مقدور نہو تو دو مہینے کے ملے ہوے روزے رکھنے اُس خطا کا کفارہ ہے خدائے تعالےٰ کی جناب مین دوسرے خون بہا دینا اُسکے وارثون کو جو اُنکا حق ہے اور اگر مارے گئے ہوے کے وارث خیرات کر کر چھوڑ دیوین تو مختار ہین سو اگر اُسکے وارث مسلمان ہین یا کافر ہین لیکن صلح رکھتے ہین تو ادا کرنی واجب ہے اور اگر کافر ہین اور دشمن ہین واجب نہین خون بہا مذہب حنفی مین مسلمان کے دو ہزار سات سو چالیس روپے تخمینًا دینے لازم ہین قاتل کی برادری کو تین برس مین کئی بار کر کے ادا کرین ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جھنم خالدا فیھا وغضب اللہ علیہ ولعنہ واعد لہ عذابا عظیما اور جو کوئی مار ڈالے مسلمان کو قصد کر کے اور جان بوجھ کے تو پھر سزا اُسکی دوزخ ہے ہمیشہ پڑا رہے گا وہ اُسی مین اور غضب خدائے تعالیٰ کا ہوا اُسپر اور دور ہوا وہ رحمت سے خدائے تعالیٰ کی اور تیار ہوا اُسکے واسطے عذاب بڑا **فائدہ** حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ مسلمان اگر مسلمان کو جان بوجھکر مار ڈالے وہ مقرر دوزخی ہوا اُسکی توبہ قبول نہین لیکن اور علما کہتے ہین کہ سزا تو اُسکی یہی ہے جو ابن عباسؓ سے روایت ہے آگے خدائے تعالیٰ مالک ہے پر اگر وہ اُسکے بدلے مارا جاوے تو سب کے قول مین وہ پاک ہوا یا ایھا الذین اٰمنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ فتبینوا ولا تقولوا لمن القی الیکم السلم لست مؤمنا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو

جب کہ مسافری کرو تم خدائے تعالیٰ کی راہ مین یعنی کافرون سے لڑنے کو پھر خوب تحقیق کرو اور مت کہو اُس شخص کو جو بھیجے تمھاری طرف سلام علیک کہ تو مسلمان نہین یعنے جو کوئی سلام علیک کہے اُسے مسلمان جانو کہ یہ لفظ اول نشانی ہے اسلام کی تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا زفعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ان لوگون کا یعنی لوٹنے کی تلاش ہے تمھین پھر خدائے تعالیٰ کے پاس ہین بہت غنیمتین ایسے ہی تھے تم پہلے اس سے پھر خدائے تعالیٰ نے تم پر فضل کیا جو تم مضبوط ہوے دین مین پھر تحقیق اور دریافت کرو بیشک خدائے تعالیٰ تمھارے کامون سے جو کرتے ہو خبردار ہے کچھ اُس سے تمھارے دلون کا بھید چھپا نہین ہے **فائدہ** حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک فوج کو ایک قوم پر بھیجا اُس قوم مین ایک مسلمان تھا اُسنے اپنا مال واسباب اور مواشی اُنمین سے نکالکر علحدہ کھڑا کر رہا اور مسلمانون کو دیکھکر سلام علیک کہا ان مسلمانون نے سمجھا کہ اسوقت غرض کے سبب اپنے تئین مسلمان جتاتا ہے اُسکو مار ڈالا اور سب مال اور مواشی اُسکے لوٹ لیے تب یہ آیت اُتری اور حکم ہوا کہ تم بھی پہلے اسلام سے ایسے ہی تھے جو دنیا کی غرض سے ناحق خون کرتے تھے پر اب مسلمان ہوکر ایسا کام نہ کیا چاہیے یا پہلے ایسے ہی تھے یعنی تم بھی کافرون کے شہر مین رہتے تھے کچھ حکومت نہ رکھتے تھے لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۭ برابر نہین بیٹھ رہنے والے مسلمان تندرست اور خدائے تعالیٰ کی راہ مین لڑنے والے کافرون سے اپنی جان اور مال سے یعنی لنگڑے لُنجے اندھے اور بیمارنھون اور لڑنے کو نہ نکلین اپنے گھرون سے اور وہ لوگ جو کافرون سے خدا کی راہ مین لڑین اور اپنا مال بھی خرچین اور مارے بھی جاوین وہ دونون برابر نہین فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ۭ بڑائی دی ہے خدائے تعالیٰ نے کافرون سے لڑنے والون کو جو ساتھ مال اپنے اور جان اپنی کے دریغ نہین کرتے اُنپر جو بیٹھ رہے ہین گھرون مین اپنے درجے مین یعنی کافرون سے لڑنے مین خدا کے واسطے اپنی جان اور مال نثار کرتے ہین اُنکے بڑے درجے ہین اُنسے جو بیٹھ رہتے ہین اپنے گھرون مین وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ۭ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ۙ اور سب کو جو لڑنے جاتے ہین اور جو بیٹھ رہتے ہین ان سب مومنون کو وعدہ دیا خدائے تعالیٰ نے نیک اور اچھا جو بہشت ہے اور بڑائی دی خدائے تعالیٰ نے لڑنے والون کو اوپر بیٹھنے والون کے بڑا ثواب جو سمجھ مین نہ آوے دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ درجے ہین بلند خدائے تعالیٰ کے فضل سے اور بخشش ہے اور مہربانی ہے اور ہے خدائے تعالیٰ بخشنے والا مہربان **فائدہ** بدن کے نقصان والے یعنی اپاہج لوگون پر جہاد کا حکم معاف ہے اور سوائے انکے سب مسلمانون سے لڑنے والون کا بڑا درجہ ہے بیٹھ رہنے والون پر اگرچہ لڑائی مین نہ جانے والے بھی بہشت مین جاوین گے اُس سے معلوم ہوا کہ جہاد فرض کفایہ ہے فرض عین نہین یعنی بعضے مسلمان جہاد کرتے رہین تو جہاد نہ کرنے والے معاف ہین اور جو سب موقوف کرین تو سب گنہگار رہین **شان نزول** کہتے ہین کہ کئی شخص چھپے ہوے مسلمان مکے مین تھے اور ظاہر مین کافرون کے ساتھ ہوکر لڑنے آتے اور مارے بھی جاتے تھے اُنکے حق مین یہ آیت اُتری کہ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ۭ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۭ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ۭ فَاُولٰۗىِٕكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ۙ بیشک وہ لوگ جنکی جان نکال لیتے ہین فرشتے اُس حال مین جو اپنا بُرا کر رہے ہین کہتے ہین اُنسے فرشتے کہ تم کس بات مین تھے دین کے کام سے جو کہون سے فرقے مین تھے مومنون یا مشرکون سے کہا اُنھون نے فرشتون کو کہ ہم ناچار تھے اس ملک مین کافرون کے کہا پھر فرشتون نے اُنکو کہ کیا نہ تھی زمین خدائے تعالیٰ کی کشادہ جو نکل جاتے تم وطن چھوڑکر اُسمین سے جیسے اور لوگ نکل کر حبش اور مدینے مین گئے پھر وہ لوگ جنھون نے وطن نہ چھوڑا خدا کی راہ مین اُنکا ٹھکانا دوزخ ہے اور بہت بُری جگہ ہے دوزخ پھر جا رہنے کو اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاۗءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ۙ مگر وہ لوگ جو درحقیقت ناچار ہین مرد اور عورتین اور لڑکے جو کر نہین سکتے تلاش وطن سے نکلنے کی اور نہین پہچانتے راہ کسی شہر کی فَاُولٰۗىِٕكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ۝ پھر وہ لوگ ناچار امیدوار ہین جو شاید کہ خدائے تعالیٰ معاف کرے اور بخشے اُنسے اور ہے خدائے تعالیٰ معاف کرنیوالا بخشنے والا **فائدہ** یہ آیت اُنکے حق مین ہے جو کافرون کے شہر مین دل سے مسلمان ہین اور اُن کے ظلم سے ظاہر نہین ہو سکتے پھر اگر اپنی روزی آپ پیدا کر سکتے ہین اور سفر کی تدبیر سے واقف ہین تو اُنکا عذر قبول نہین چاہیے اور شہر مین چار ہین مُلک خدائے تعالیٰ کا کشادہ ہے اگر وہان سے نہ نکلین اور اُسی طرح مرین تو اُنپر عذاب ہوگا اور اگر نا چار ہین اور پرائے بس مین ہین تو اُنھین امید ہے جو خدائے تعالیٰ بخش دے اس سے معلوم ہوا کہ جس مُلک مین مسلمان کھلا نہ رہ سکے وہان سے نکلنا فرض ہے

وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ۭ اور جو کوئی نکلے وطن چھوڑ کر خدا سے تعالیٰ کی راہ مین پاوے ملک مین وہ مکان بہت آرام کا اور ملے روزی کشادہ اُسے وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا اور جو کوئی نکلے اپنے گھر سے وطن چھوڑ کر طرف خدا سے تعالیٰ کے اور رسول اُسکے کے پھر آپکڑے اُسے موت راہ مین پھر مقرر ثابت ہو چکا اُسکا ثواب خدا سے تعالےٰ پر اور ہے خدا سے تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہجرت کرنے والون پر **فائدہ** یعنی کافرون کا ملک چھوڑنے مین روزی کا ڈر نہ کرین جو بہت جگہ روزی مل رہتی ہے کشایش سے اور یہ بھی خطرہ نہ کرے کہ شاید راہ مین مارا جاوے سو اسمین بھی ثواب پورا ہے اور موت وقت مقرر سے پہلے نہین آتی وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ۡ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا اور جب سفر کرو تم ملک مین تو تمپر گناہ نہین جو کچھ کم کرو نماز مین سے اگر تم ڈرتے ہو اس سے کہ ستاوین تمکو یا مار ڈالین وہ لوگ جو کافر ہین سو مقرر کافر ہی تمھارے دشمن ہین صریحًا **فائدہ** سفر جو تین منزل کا ہو اُسمین سے چار رکعت فرض مین سے دو ہی رکعت پڑھنی چاہیے اور کافرون کے ستانے کا ڈر اُسوقت تھا جب یہ حکم ہوا اور دو رکعت چار مین سے معاف ہوئین پھر اب ہمیشہ سفر مین چار رکعت فرض نہ پڑھے جو خدا سے تعالیٰ کی بخشش سے بے پرواہی ہوتی ہے اور سنت کا تقید سفر مین نہین وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَاۗىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ ۡ اور جب کہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہووے ان مسلمانون مین وقت خوف دشمنون کے تو پھر کھڑا کرے تو اُنکو نماز مین تو چاہیے اُن مسلمانون کی دو جماعتین کر جو ایک جماعت اُنکی کھڑی ہو تیری ساتھ نماز پڑھنے کو اور چاہیے لے لیوین اپنے ساتھ اپنے ہتھیارون کو نماز مین اور دوسری جماعت دشمن کے مقابل رہین فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَاۗىِٕكُمْ ۠ وَلْتَاْتِ طَاۗىِٕفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ ۚ پھر جب سجدہ کر چکین نماز پڑھنے والے تیرے ساتھ کے پھر چاہیے کہ ہٹ جاوین تیرے پاس سے مقابل دشمن کے ہووین پھر آوین جماعت دوسری جنھے نماز نہ پڑھی تھی پھر پڑھین نماز تیرے ساتھ اور اپنے ساتھ لیوین اپنا بچاؤ جیسے سپر زرہ خود اور ہتھیار جیسے تلوار تیر کمان نیزہ اپنے پاس رکھین نماز مین کس واسطے کہ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ۭ چاہتے ہین وہ لوگ جو کافر ہین کہ کسی طرح تم اے مسلمانو بیخبر ہو اپنے ہتھیارون سے اور اپنے اسباب سے تو حملہ کرین تمپر یکبارگی سب جمع ہو کر اور لوٹ لیجاوین وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ ۚ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا اور گناہ نہین تمپر اے مسلمانو اگر تمکو تکلیف ہو مینھ سے یا تمکو بیماری سے طاقت نہو ہتھیار اُٹھانے کی وہ کہ اُتار رکھو ہتھیار اپنے جیسے تلوار تیر کمان نیزہ اور ساتھ لے لو اپنا بچاؤ جیسے سپر زرہ خود بیشک خدا سے تعالیٰ نے تیار کر رکھا ہے کافرون کے واسطے عذاب خوار اور رسوا کرنے والا **فائدہ** اس طرح سے خوف کے وقت نماز فرمائی ہے جو مقابلہ ہو دشمن کی فوج کا تو اپنی فوج کے دو حصے ہو جاوین ہر جماعت آدھی نماز مین امام کے ساتھ ہون اور آدھی جُدی پڑھین ایسے وقت نماز مین آمد و رفت معاف ہے اور تلوار تیر کمان زرہ سپر ساتھ رکھنا بھی معاف ہے اور اسقدر بھی فرصت نہو تو جماعت موقوف کر کے ایک ایک پڑھ لیوین پیادے خواہ سوار اشارت سے اگر یہ بھی میسر نہو تو قضا کرین فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰي جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۭ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا پھر جب تم نماز پڑھ چکو تو پھر یاد کرو خدا سے تعالیٰ کو کھڑے ہوے اور بیٹھے ہوے اور لیٹے ہوے کروٹ سے پھر جب خاطر جمع ہو اور ڈر جاوے تو پھر نماز پڑھو درست موافق قاعدے شرطون کے بیشک جو نماز ہے اوپر مومنون کے فرض کی ہوئی وقتون پر **فائدہ** یعنی خوف کے وقت اگر نماز مین کوتاہی ہوئی ہو بعد نماز کے ہر طرح سے خدا سے تعالےٰ کو یاد کرے ہر حال مین ہر وقت یہ نماز ہی مین قید ہے جو وقت ہی پر پڑھا چاہیے اور یاد خدا سے تعالیٰ کی ہر صورت مین درست ہے وَلَا تَهِنُوْا فِي ابْتِغَاۗءِ الْقَوْمِ ۭ اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا اور سستی اور کاہلی نہ کرو پیچھا کرنے مین کافرون کا اگر تم ہو دکھ پائے ہوے اُنکی لڑائی سے اور زخمی پھر وہ بھی مقرر زخمی اور دکھ پائے ہوے ہین جیسے کہ تم تھکے اور دکھ پائے ہوے ہو اور تم امید رکھتے ہو خدا سے تعالیٰ سے جو وہ امید نہین رکھتے کافر اور خدا سے تعالیٰ ہے سب کچھ جاننے والا مضبوط کام کرنیوالا **فائدہ** کہتے ہین کہ ایک سست مسلمان نے رات کو دوسرے مسلمان کے گھر کو نقب دے کر چوری کی ایک چمڑے کے تھیلے مین آٹا تھا اُسمین زرہ تھی وہ سب چرا لیگیا اتفاقًا اُس تھیلے مین سوراخ تھا راہ مین آٹا گرتا گیا اُسکے گھر تک اُسکا ایک یہودی آشنا تھا اُسکے گھر لیجا کر زرہ اور تھیلا امانت رکھا وہان بھی راہ مین آٹا گرتا گیا صبح کو مالک نے زرہ کے آٹے کی کھوج پر اُس چور کے گھر جا کر زرہ مانگی

اور جھاڑ لیا اُسنے قسم کھائی کہ مین واقف نہین مالک زرہ نے آٹے کی کھوج پر یہودی کے گھر جا کر اُسے پکڑا یہودی نے کہا کہ فلانا شخص کل رات زرہ اور تھیلا امانت رکھ گیا ہے اور ہمسایون نے گواہی دی مالک زرہ کا یہ قصہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور لایا چور کی قوم نے آپس مین غیرت سے مقرر کیا کہ اسپر چوری ثابت نہو یہودی سے جھگڑنے لگے اور اُسی کو چور ٹھہرایا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھی خاطر مبارک مین گذرا کہ مسلمان جھوٹی قسم نہ کھاتا ہوگا یہودی ہی سے خطا ہوئی ہوگی اور چاہا کہ یہودی پر غصہ فرماوین اسی مقدمہ مین یہ کئی آیتین اُتریں اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر پہنچی کہ یہ جو مسلمان قسم کھاتا ہے یہی چور ہے یہودی ان باتون مین بیخبر ﴿ اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْکُمَ بَیْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىکَ اللّٰهُ ؕ وَلَا تَکُنْ لِّلْخَآئِنِیْنَ خَصِیْمًا ۙ﴾ بے شک ہم نے اُتاری تیری طرف اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتاب یعنی قرآن سچ سواسطے کہ تو حکم کرے لوگون مین جو سمجھاوے تجکو خدائے تعالیٰ اور مت ہو دغابازون کے واسطے جھگڑنے والا ﴿ وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۚ﴾ اور بخشوا خدائے تعالیٰ سے اُن بدنیتون کو جو یہودی پر تہمت رکھتے تھے بیشک خدائے تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے توبہ کرنے والون پر ﴿ وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِیْنَ یَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ خَوَّانًا اَثِیْمًا ۙ﴾ اور مت جھگڑ اُس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنکی طرف ہو کر جو اپنے جی مین دغا رکھتے ہین بیشک خدائے تعالیٰ دوست نہین رکھتا اُسکو جو کوئی ہووے دغاباز خیانت کرنے والا بدکار ﴿ یَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا یَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ یُبَیِّتُوْنَ مَا لَا یَرْضٰی مِنَ الْقَوْلِ ؕ وَکَانَ اللّٰهُ بِمَا یَعْمَلُوْنَ مُحِیْطًا ﴾ چھپاتے ہین لوگون سے اپنا عیب شرم سے اور نہین چھپاتے ہین یعنی نہین شرماتے خدائے تعالیٰ سے اور خدائے تعالیٰ ہر دم اُنکے ساتھ ہے اُس سے چھپا نہین رہتا جب رات کو مشورت مقرر کرتے ہین اُس بات کی جس سے راضی نہین خدائے تعالیٰ جو جھوٹی قسم کھا کر یہودی کو چوری لگاوین اور ہے خدائے تعالیٰ اُس چیز کو جو یہ لوگ کرتے ہین گھیرنے والا ﴿ هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۫ فَمَنْ یُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَمْ مَّنْ یَّکُوْنُ عَلَیْهِمْ وَکِیْلًا ﴾ تم ای چور کی قوم جو جاہلیت کی غیرت سے جھگڑتے ہو چور کی طرف سے تو چوری اُسے نہ لگے زندگانی مین دنیا کی پھر کون ہے جو جھگڑیگا خدائے تعالیٰ سے قیامت کے دن جو چوری کے عیب سے پاک ہو یا کون ہے اُنپر نگہبان کہ اُنپر عذاب نہو آخرت مین ﴿ وَمَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ یَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ یَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ یَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴾ اور جو کوئی کرے برائی جو اُس سے کسیکو دُکھ پہنچے یا کرے ستم اپنے اوپر پھر بخشواوے خدائے تعالیٰ سے اُن گناہون کو تو پاوے خدائے تعالیٰ کو بخشنے والا مہربان ﴿ وَمَنْ یَّکْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا یَکْسِبُهٗ عَلٰی نَفْسِهٖ ؕ وَکَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا ﴾ اور جو کوئی کرے گناہ اور چاہے کہ کسی پر تہمت دھرے پھر مقرر وہ کام کرتا ہے اپنے حق مین یعنی وہ برائی اُسی پر پھر آتی ہے اور ہے خدائے تعالیٰ سب کچھ جاننے والا مضبوط کام کرنے والا **فائدہ** یعنی لوگ ایسے کی حمایت نکرین اور بیگناہ پر تہمت نہ دھرین سو اسطے کہ خدائے تعالیٰ جانتا ہے اور یہی فرماتا ہے کہ ایک کا گناہ دوسرے پر نہین روا ﴿ وَمَنْ یَّکْسِبْ خَطِیْٓـَٔةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ یَرْمِ بِهٖ بَرِیْٓـًٔا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا ﴾ اور جو کوئی کرے تقصیر انجانی سے یا کرے گناہ جان کر پھر لگاوے وہ گناہ بے تقصیر کو پھر ایسے کام کرنے والون نے مقرر اُٹھایا گناہ اور بہتان صریح یعنی دوگنا گناہ اُسکے ذمہ ہوے ﴿ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْکَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ یُّضِلُّوْکَ ؕ وَمَا یُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا یَضُرُّوْنَکَ مِنْ شَیْءٍ ؕ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ وَعَلَّمَکَ مَا لَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ ؕ وَکَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا ﴾ اور اگر نہوتا فضل خدائے تعالیٰ کا اور بخشش اُسکی تو البتہ قصد کیا ہی تھا ایک قوم نے اُنمین سے جو بہکا دیوین تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انصاف کے حکم سے اور نہ بہکاوین مگر وہ اپنے تئین آپ اور تیرا کچھ نہ بگاڑ سکتے جو تو خدائے تعالیٰ کی پناہ مین ہے ﴿ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ وَعَلَّمَکَ مَا لَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ ؕ وَکَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا ﴾ اور اُتاری ہے خدائے تعالیٰ نے تجھپر کتاب یعنی قرآن اور سمجھ کی بات اور سکھائی ہو تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ بات جو تو نہ جانتا تھا آپ سے اور ہے فضل خدائے تعالیٰ کا تجھپر بہت بڑا ﴿ لَا خَیْرَ فِیْ کَثِیْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۢ بَیْنَ النَّاسِ ؕ ﴾ نہین ہین اچھے اُن کے مشورے جو کرتے ہین مگر جو کوئی کہ خیرات کرنے کو یا نیک بات جیسے کسی کا حق ادا کرنا یا صلح کردینی لوگون مین اور جھگڑا مٹانا ﴿ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا ﴾ اور جو کوئی کرے ایسے کام خدائے تعالیٰ کی خوشی کے واسطے تو پھر جلد دینگے ہم اُسکو بڑا ثواب **فائدہ** منافق لوگ حضرت سے کان مین باتین کرتے تاکہ لوگون مین اپنا اعتبار ٹھہراوین اور مجلس مین بیٹھکر آپس مین کان مین باتین کرتے کسی کا عیب کسی کا گلہ اُسکو اللہ صاحب نے فرمایا کہ اُنکی مشورت اکثر بے خیر ہے صاف بات کو حاجت نہین چھپانے کی مگر کچھ اُسمین دغا ملی ہے اور چھپاوے تو خیرات کو تاکہ لینے والا شرمندہ نہو یا مسئلہ دین کی غلطی بتانے کو نادان محل نہو یا لڑائیون مین صلح کرانے کو کہ غصہ والا جو رش مین صلح نہین مانتا اول آپس مین بھڑائے پھر اُسکو سُنائے ﴿ وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُ الْهُدٰی وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا ﴾ اور جو کوئی مخالفت کرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

پیچھے اسکے جو کھل چکی اُسپر سیدھی راہ یعنی جب اُسے تحقیق ہو چکی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راہ درست ہی اور حکم سچ ہے بعد اس تحقیق کے مخالفت کرے اور چلے سوائے مسلمانون کے راہ اور چلن مسلمانون کا چھوڑ دے تو چھوڑین ہم اُسکو اُسی طرف جو راہ پکڑی اُسنے اور ڈالین ہم اُسے دوزخ مین اور بُری جگہ ہے دوزخ جا رہنے کو اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝ تحقیق ہے کہ خدائے تعالیٰ نہین بخشتا وہ کہ شریک ٹھیرائے خدائے تعالیٰ کا اور بخشتا ہی جو سوائے شرک کے ہی جسے چاہتا ہے اور جو کوئی شریک ٹھیراوے خدائے تعالیٰ کا پھر مقرر بھولا راہ بھولنا دور دراز کا اور وہ شریک کرنے والا اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ۝ نہین پکارتے سوائے خدائے تعالیٰ کے مگر عورتون کو اور نہین پکارتے مگر شیطان تبہ کرنے والے حکم نہ ماننے والے کو یعنی سو اے خدائے تعالیٰ کے مشرک شیطانون کو اور کئی عورتون کو پوجتے ہین نام بتون کا عورتون کا سا جیسے لات اور عزّیٰ اور اسی طرح لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۝ لعنت کی شیطان پر خدائے تعالیٰ نے یعنی نکال دیا شیطان کو اپنی رحمت سے اور کہا شیطان نے البتہ لونگا مال تیرے بندون سے حصہ ٹھیرایا ہوا **فائدہ** یعنی تیرے بندے اپنے مال مین میرا حصہ ٹھیرا رکھین گے جیسے دستور ہی نکالتے ہین بتون کی نیاز کرتے تھے یا حصہ مقرر یہ کہ ہزارون کو بہکا کر ایمان اُنکا کھو کر اپنے ساتھ دوزخ مین لیجا دیگا جیسے کہ شیطان کہتا ہی وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ اور البتہ گمراہ کرونگا مین تیرے بندون کو اور آرزو مین ڈالونگا اور امید مین دونگا اُنکو اور سکھاؤنگا مین اُنکو جو چیرین کان حیوانون کے اور سکھاؤنگا مین پھر وہ بدلین گے صورتین بنائی ہوئین خدائے تعالیٰ کی وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ۝ اور جو کوئی پکڑے شیطان کو دوست خدائے تعالیٰ کو چھوڑ کر پھر مقرر اُسنے نقصان کیا نقصان کرنا صریح بیجا **فائدہ** کافرون کا دستور تھا جو گاے یا بکری کا بچہ بت کے نام کا کرکے اُسکے کان چیر دیتے یا نشانی اُسکے کان مین ڈالدیتے اور صورت بدلنا یہ کہ جیسے خوجہ کرنا اور بدن کو گود کر مُنھ پر تل بنانا اور نیلا داغ دینا یا بچون کے سرون پر چوٹیان رکھنی بُت کے نام کی مسلمانون کو ان کامون سے بچنا ضرور ہے اپنے بزرگون سے یہ معاملہ نہ کرے کافر بھی جنسے کرتے تھے بزرگ ہی جان کر کرتے تھے يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ۭ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝ وعدہ دیتا ہی اُنکو شیطان جھوٹا اور آرزو مین ڈالتا ہی اُنکو اور جو وعدہ دیتا ہی شیطان اُنکو سو نرا فریب ہی اُولٰۗىِٕكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۡ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ۝ وہ لوگ جو تابع شیطان کے ہین اُنکا ٹھکانا دوزخ ہے اور نہ پاوین گے وہان سے بھاگ جانے کی جگہ جو نکل جاوین دوزخ سے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ۝ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور کام اچھے کیے اُنکو داخل کرینگے ہم باغون مین جنکے نیچے بہتی ہین نہرین ہمیشہ رہینگے وہ اُن باغون مین کبھی نہ نکلینگے وہان سے وعدہ ہی خدائے تعالیٰ کا سچا اور کون ہے بہت سچا خدائے تعالیٰ سے بات مین اور وعدے مین **فائدہ** یہودی اور نصرانی اور مسلمان بیٹھے آپس مین بحث کرتے تھے اور ہر ایک کہتا تھا کہ ہم ہی بہشت مین جاوینگے تب یہ آیت اُتری کہ لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ۭ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْۗءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝ نہ تمھاری آرزو پر اے مسلمانو نہ کتاب والون کی آرزو پر وعدہ ثواب کا ہی جو کوئی برا کام کریگا اُس کا بدلہ سزا پاویگا اور نہ پاویگا خدائے تعالیٰ کے سوا کوئی حمایتی اور کوئی مددگار جو چھڑا دے عذاب سے **فائدہ** کتاب والون کو یعنی یہودیون اور نصرانیون کو یہ گمان تھا کہ ہم ہی خاص بندے ہین کہ گناہون مین پکڑے نہین جانے کے ہمارے پیغمبر حمایت کرکے ہمین عذاب سے چھڑا لیوین گے اور احمق مسلمان بھی اپنے دل مین یہی سمجھتے تھے سو خدائے تعالیٰ نے فرمایا کہ جو کوئی برا کام کریگا ویسی سزا پاویگا کسی کی حمایت کام نہ آویگی خدائے تعالیٰ کے عذاب کے وقت خدائے تعالیٰ اپنے فضل سے چھوڑے تو ہی چھوٹے دنیا کی مصیبت اور بیماری مین آدمی دھیان کرلیوے وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰۗىِٕكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ۝ اور جو کوئی کام کرے اچھے مرد ہو یا عورت ہو پر چاہیے کہ ایمان رکھتا ہو پھر وہ لوگ داخل ہونگے بہشت مین اور اُنکا حق ضائع نہوگا تل بھر بھی وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۭ اور کون ہی بہت اچھا دین مین اُس شخص سے جسنے سُپرد رکھا اپنا خدائے تعالیٰ کے حکم پر اور وہ نیک کام کرتا ہی دل لگا کر اور پیروی کرتا ہے حضرت ابراہیم کے دین پر سو ابراہیم علیہ السلام سب دینون کو چھوڑ کر خدائے تعالیٰ کی رضا مین چلا وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ۝ اور پکڑا خدائے تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو دوست اپنا وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ۝ اور خدائے تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ کہ ہے آسمانون مین اور زمین مین اور ہی خدائے تعالیٰ سب چیز کا گھیرنے والا یعنی سب چیز پر

قدرت رکھتا ہے وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَن تَنكِحُوهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْوِلْدَانِ وَأَن تَقُومُوا لِلْيَتَامَىٰ بِالْقِسْطِ ۚ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِهِ عَلِيمًا اور رخصت مانگتے ہین مسلمان تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیچ حق نکاح کرنے عورتون کے تو کہہ اُن کے جواب مین کہ خدا ے تعالیٰ رخصت دیتا ہے تمکو عورتون کے نکاح کے حق مین اور وہ جو پڑھ سُناتے ہین تمکو قرآن شریف مین سے بیچ حق یتیم عورتون کے وہ یتیم عورتین جونہین دیتے تم اُنکو حق اُنکا جو مقرر کیا ہوا ہے اور چاہتے ہو جو اُنکو نکاح مین لاؤ اپنے اور بے بس غریب لڑکون کے حق مین جو اُنکا ورثہ نہین دیتے تم اور وہ کہ قائم رہو واسطے یتیمون کے کام پر انصاف سے اور وہ جو کرتے ہو اور کروگے یتیمون اور بچون کے حق مین سو خدا ے تعالیٰ کو سب ذرہ ذرہ معلوم ہے **فائدہ** اس سورۃ کے اول مین تفصیل فرماتا ہے یتیمون کے حق مین کہ جس لڑکی کا والی نہو مگر چچا کا بیٹا اگر جانے کہ مین اُسکا حق ادا نہ کرسکونگا تو آپ اُس سے نکاح نہ کرے کسی اور سے اُسکا نکاح کردیوے جو اُسکا آپ حامی رہے تو مسلمانون نے ایسی عورتون سے نکاح کرنا موقوف کیا تھا پھر دیکھا کہ بعضی جگہ لڑکی کے حق مین بہتر ہی کہ اپنا والی ہی اُسے نکاح مین لاوے جو وہ اُسکی جی سے خاطر داری کرے گا غیر نہ کرے گا تب مسلمانون نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رخصت مانگی تب یہ آیت اتری اور رخصت ملی اور فرمایا کہ وہ جو قرآن شریف مین اول منع سُناتے سو اسواسطے ہی جو اُنکا حق پورا ادا نہ کرسکو اور یتیم کے حق ادا کرنے کی تاکید ہی پھر اگر بھلائی کیا چاہو اُسنے تو رخصت ہی نکاح کرو اُسنے وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِن بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَن يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ۚ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ۗ وَأُحْضِرَتِ الْأَنفُسُ الشُّحَّ ۚ اور اگر کوئی عورت ڈرے اپنے خاوند کی لڑائی اور غصے سے یا روٹھ جانے و بیزار ہونے سے پھر کچھ گناہ نہین اُن دونون پر وہ کہ آپس مین صلح کرلیوین کسی طرح اور صلح بہت اچھی ہے اور سامنے دلون کے حاضر اور موجود ہے بخیلی اور حرص **فائدہ** اگر عورت مرد کا دل اپنے سے پھرا دیکھے تو اُسے خوشی کرنے کو کچھ اپنے حق مین سے چھوڑ دیوے تو روا ہے اور حرص آدمی کی ہر وقت پاس ہے مال کی کفایت سے البتہ خوش ہوتا ہی کچھ مہر سے بخش کر خوش کرے وَإِن تُحْسِنُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ۝ اور اگر نیکی کرو اور پرہیز کرو لڑنے سے اور بدسلوکی کرنے سے آپس مین تو پھر خدا ے تعالیٰ جانتا ہی مقرر اُن چیزون کو جو تم کرتے ہو کوئی کام اُس سے چھپا ہوا نہین وَلَن تَسْتَطِيعُوا أَن تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ ۖ فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ۚ وَإِن تُصْلِحُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝ اور ہرگز نہ کرسکو گے تم وہ کہ برابر حق ادا کرو عورتون کا روزمرہ کے خرچ مین اور صحبت کرنے مین اور اگرچہ اسکا شوق کرو پھر نہ کرسکو گے پھر تم تمام پھرے نہ جاؤ جو پھر ڈال رکھو ایک عورت کو درمیان مین لٹکتے گرفتار جو نہ نکاح مین ہو نہ طلاق دی ہوئی ہو اور اگر سنوارتے رہو اور پرہیزگاری کرتے رہو ستانے سے یا عورت کو آزردہ رکھنے سے تو خدا ے تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے **فائدہ** یعنے اگر کئی نکاحون مین ایک کو زیادہ جی چاہے تو لازم ہے کہ تا مقدور حق ادا کرنے مین تصور نہ کرے بعد اُسکے خدا ے تعالیٰ بخشنے والا ہے اور درمیان لٹکتی گرفتار یہ کہ نہ آپ اُسکو آرام سے رکھے نہ چھوڑ دیوے جو اور کہین سے نکاح کرلیوے وَإِن يَتَفَرَّقَا يُغْنِ اللَّهُ كُلًّا مِّن سَعَتِهِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ وَاسِعًا حَكِيمًا ۝ اور اگر دونون جدا ہو جاوین تو خدا ے تعالیٰ ہر ایک کو محفوظ کرے گا اپنی کشایش سے اور بخشایش سے اور ہو خدا ے تعالیٰ کشایش اور فراخی بخشنے والا مضبوط کام کرنے والا وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ أَنِ اتَّقُوا اللَّهَ ۚ اور خدا ے تعالیٰ ہی کا ہی جو کچھ کہ ہے آسمانون مین اور جو کچھ کہ ہی زمین مین اور مقرر فرمایا ہی ہمنے اُن لوگون کو جنکو کتاب دی ہی تمسے پہلے اور تمکو بھی فرمایا ہی وہ کہ ڈرتے رہو خدا ے تعالیٰ سے اور نافرمانی نہ کرو اُسکی وَإِن تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ غَنِيًّا حَمِيدًا ۝ اور اگر نہ مانوگے حکم خدا ے تعالیٰ کا تو پھر مقرر خدا ے تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ کہ ہو آسمانون مین اور جو کچھ کہ ہے زمین مین اور ہے خدا ے تعالیٰ بے پرواہ سب خوبیون سے تعریف کیا ہوا وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا ۝ اور خدا ے تعالیٰ ہی کا ہی جو کچھ کہ ہے آسمانون مین اور جو کچھ کہ ہے زمین مین اور بس ہے خدا ے تعالیٰ کام بنانے والا إِن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ وَيَأْتِ بِآخَرِينَ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ قَدِيرًا ۝ اگر چاہے خدا ے تعالیٰ لیجاوے تمکو دنیا سے یعنی فنا کرے اور ونکو لے آوے یعنی پیدا کرے اور خلقت تمھاری عوض جو فرمانبرداری کرین اور ہی خدا ے تعالیٰ اس کام پر قدرت رکھنے والا مَّن كَانَ يُرِيدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِندَ اللَّهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا بَصِيرًا ۝ جو کوئی چاہے ثواب دنیا کا پھر خدا ے تعالیٰ کے پاس ہی ثواب دنیا کا اور آخرت کا اور ہے خدا ے تعالیٰ جو دیکھتا ہی سب کے کام اور سُنتا ہے سب کی باتین یعنی اگر سب مسلمان مگر شرع پر قائم رہو تو خدا ے تعالیٰ دنیا بھی دیوے

ع ۱۶

اور آخرت بھی دیوے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ ۚ اِنْ یَّكُنْ غَنِیًّا اَوْ فَقِیْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۫ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰۤى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗۤا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو قائم رہو مضبوط درست انصاف پر گواہی دینے مین خدائے تعالیٰ کے واسطے اور اگرچہ ہو تمھارے ہی اوپر حرج کسی کا یا تمھارے ماں باپ پر یا کسی نزدیکی کنبے والے پر اگر ہووے صاحب جمعیت یا محتاج ہو پھر خدائے تعالیٰ اُنکا خیرخواہ ہے تمکو زیادہ پھرتا تابعداری نہ کرو تم دل کی آرزو اور خواہش کی اس بات مین چاہیے کہ سب کے برابر سمجھو گواہی کے وقت اور اگر تم زبان پھیروگے یعنی گواہی دینے سے یا مُنھ پھیر جاؤگے گواہی کے وقت تو پھر بیشک خدائے تعالیٰ واقف ہے اُن سب کامون سے جو تم کرتے ہو کچھ اُس سے چھپا ہوا نہین ہے **فائدہ** یعنی گواہی دینے مین دولتمندون کی خاطر نہ کرو اور محتاج پر ترس نہ کھاؤ اور ناتے نزدیک پر دھیان نہ کرو حق بات ہو سو کہو اور اگر سچ کہو پر زبان داب کر جو سُننے والا شبہے مین پڑے یا تمام قصہ نہ کہو کچھ رکھ جاؤ تب بھی گناہ مین داخل ہو یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِیْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ یَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو ایمان لاؤ یقین دل سے خدائے تعالیٰ پر اور اُسکے بھیجے ہوے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور اُس کتاب پر ایمان لاؤ جو اُتاری ہے خدائے تعالیٰ نے اپنے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور اُس کتاب پر جو اُتری ہے قرآن شریف سے پہلے اور جو کوئی نہ مانیگا اور یقین نہ لاویگا خدائے تعالیٰ پر اور اُسکے فرشتون پر اور اُسکی اُتاری ہوئی کتابون پر اور اُسکے بھیجے ہوے پیغمبرون پر اور آخر کے دن پر جو قیامت ہے پھر تحقیق وہ شخص یقین نہ لانے والا بھولا سیدھی راہ بھولنا دور دراز کا **فائدہ** ایمان لانے والے فرمایا ہے اُنکو جو ظاہر مین مسلمان ہوے اُنکو تقید ہے کہ جبتک دل سے یقین نہ لاوین ان سب چیزون کا تو خدائے تعالیٰ کے نزدیک وہ مسلمان ہی نہین اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ یَكُنِ اللّٰهُ لِیَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِیَهْدِیَهُمْ سَبِیْلًا ۙ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے پھر کافر ہوگئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہوے تیسری بار پھر زیادہ کیا کفر کو اُن لوگون کو خدائے تعالیٰ بخشنے والا نہین اور نہ اُنکو دیویگا راہ نجات کی جو عذاب سے چھوٹین **فائدہ** یعنی اگر ظاہر مین مسلمان ہوے اور دل سے بھٹکتے رہے اور آخر کو بے یقین مرے کافر کے برابر ہین اُنکو بخشش نہین اور ظاہر کی مسلمانی وہان کچھ کام نہ آویگی بَشِّرِ الْمُنٰفِقِیْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمَا ۙ خوشی سُنا دے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منافقون کو وہ کہ اُنکے واسطے ہے عذاب دُکھ دینے والا جو کبھی اُس سے خلاصی نہ پاوینگے الَّذِیْنَ یَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ؕ اَیَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا وہ لوگ جو پکڑتے ہین کافرون کو دوست مسلمانون کو چھوڑ کر اے کیا ڈھونڈھتے ہین اُنکے پاس بیٹھنے سے عزت سو عزت خدائے تعالیٰ کے واسطے ہے ساری جو کوئی خدائے تعالیٰ کا حکم بجا لاوے گا اُسکو عزت ملیگی وَقَدْ نَزَّلَ عَلَیْكُمْ فِی الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰیٰتِ اللّٰهِ یُكْفَرُ بِهَا وَیُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِهٖۤ ۚ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِیْنَ وَالْكٰفِرِیْنَ فِیْ جَهَنَّمَ جَمِیْعَا ۙ اور تحقیق خدائے تعالیٰ نے بھیجا تم پر حکم قرآن شریف مین اے مسلمانو وہ کہ جب سنو تم آیت خدائے تعالیٰ کی اور حکم قرآن شریف مین جو مشرک انکار لاوے اُس آیت پر اور ہنسی مزاح کرے اُسپر تو پھر مت بیٹھو اُنسے ملکر جبتک کہ دریافت کرین اور شروع کرین اور کوئی بات سوائے ہنسی اور مزاح اور انکار کے نہین تو تم بھی اُسوقت اُنکے برابر ہو بیشک خدائے تعالیٰ اکٹھا کریگا منافقون کو اور کافرون کو دوزخ مین سب کو باہم قیامت کو **فائدہ** جو شخص کہ ایک مجلس مین اپنے دین پر طعنہ اور عیب سُنے اور پھر اُن ہی مین بیٹھا سُنا کرے اگرچہ آپ نہ کہے وہی منافق ہے اَلَّذِیْنَ یَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۫ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْۤا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۖ وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِیْنَ نَصِیْبٌ ۙ قَالُوْۤا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَیْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ؕ وہ لوگ جو لگ رہے ہین تاک مین تمھاری اور راہ دیکھتے ہین کہ پھر اگر فتح ہو تمھاری خدائے تعالیٰ کے فضل سے تو کہین کیا ہم نہ تھے ساتھ تمھین بھی حصہ لوٹ کا دو اور اگر ہووے کافرون کا حصہ لڑائی مین یعنی وہ غالب آوین تو کہین وہ کافرون کو کیا نہ ہمنے تھام رکھا تھا تم سے مسلمانون کو اور غالب ہونے دیا مسلمانون کو تم پر اور رہنے بچا دیا تمکو مسلمانون سے ہمارا حصہ لاؤ لوٹ مین سے فَاللّٰهُ یَحْكُمُ بَیْنَكُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ وَلَنْ یَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِیْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ سَبِیْلًا ۧ پھر خدائے تعالیٰ حکم کریگا تم مین قیامت کے دن اور ہرگز نہ دیویگا خدائے تعالیٰ کافرون کو اوپر مسلمانون کے راہ غلبے کی کسی طرح سے **فائدہ** ہر شخص جو ایسا ہو کہ کافرون اور مسلمانون دونون سے اپنی غرض کی دوستی رکھے وہی منافق ہے اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْۤا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ یُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِیْلًا ۫ البتہ مقرر منافق فریب کرتے ہین خدائے تعالیٰ سے یعنی خدائے تعالیٰ کے دوستون سے

ع ۲۰ ۱۴

دغابازی کرتے ہین اور خدا ے تعالیٰ اُنکو اُس فریب کی سزا دیوگا جسوقت کہ کھڑے ہوتے ہین نماز پڑھنے کو تو اُٹھتے ہین سستی اور کاہلی سے لوگون کے دکھانے کو اور نہین یاد کرتے خدا ے تعالیٰ کو مگر تھوڑا سا سو بھی لوگون کے سامنے مُذَبْذَبِیْنَ بَیْنَ ذٰلِكَ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ۝ حیران اور فکرمند ہین بیچ کفر اور اسلام کے نہ کافرون کی طرف ہین اور نہ مسلمانون کی طرف ہین اور جسکو گمراہ کرے خدا ے تعالیٰ پھر تو نہ پاوے اُسکے واسطے کہین کوئی راہ نجات کی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو مت پکڑو کافرون کو دوست سوا ے مسلمانون کے اے کیا چاہتے ہو کافرون کے دوست ہوکر وہ کہ بناؤ تم واسطے خدا ے تعالیٰ کے اوپر اپنے عذاب ہونے کے الزام اور دلیل صریح یعنی خدا ے تعالیٰ اُس دلیل سے تم پر عذاب کرے جو دوست ہو تم کافرون کے اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ۝ بیشک منافق سب سے نیچے کی تہ مین رہین گے آگ کی اور نہ پاویگا تو اُنکے واسطے کوئی مددگار جو نکالے وہان سے یا عذاب کم کرواوے اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰۗىِٕكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ مگر وہ لوگ جنھون نے توبہ کی نفاق سے اور بنایا اپنے آپ کو خالص مسلمان اور چنگل مضبوط مارا ساتھ دین خدا ے تعالیٰ کے اور ستھرا اور پاکیزہ کیا اپنے دین کو خدا ے تعالیٰ کے واسطے پھر وہ لوگ نرے مسلمان ہین ساتھ ایمان لانے والون کے دین دنیا مین اور جلد دیوگا خدا ے تعالیٰ مومنون کو بڑا ثواب آخرت مین سو اُن توبہ کرنے والون کو بھی اور مومنون کے ساتھ بڑا ثواب ملیگا مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ۝ کیا کریگا خدا ے تعالیٰ تمکو عذاب کرکے اگر تم شکر کرو اور ایمان لاؤ اور ہے خدا ے تعالیٰ شکر کا ثواب دینے والا سب کچھ جاننے والا

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْۗءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ۝ الجزء ۶

خدا ے تعالیٰ کو خوش نہین آتا کسی کی بُری بات کو پکار کر کہنا اور کسی کا عیب ظاہر کرنا مگر وہ شخص جسپر کسی نے ظلم کیا ہو سو اپنا حال ظاہر کرے اور ہے خدا ے تعالیٰ سب کی بات سننے والا سب کا حال جاننے والا **فائدہ** اگر کسی مین عیب دین کا یا دنیا کا معلوم کرے تو مشہور نہ کرے سوا اسطے کہ خدا ے تعالیٰ واقف ہے سب چیز سے ہر کسی کو موافق اُسکے جزا دیوگا اسی کو غیبت کہتے ہین پر مظلوم کو رخصت ہے جو ظالم کا ظلم بیان کرے ایسے ہی کئی طرح کی غیبت روا ہے یہ حکم یہان شاید اسپر فرمایا کہ منافق کا نام مشہور نہ کرے جیسے حضرت نے مشہور نہین کیا اسمین اُسکا دل زیادہ بگڑتا ہے بہم نصیحت کرے منافق آپ سمجھ لیگا اسمین شاید ہدایت پاوے اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْۗءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ۝ اگر تم کھلی بھلائی کرو کسی طرح کی یا چھپا کر کرو اُسے یا معاف کرو اور بخشدو برائی کسی کی پھر بیشک خدا ے تعالیٰ بخشنے والا بڑا زبردست ہے **فائدہ** اس آیت مین مظلوم کو رغبت دیتی ہے صبر کرنے مین اور بخش دینے مین کہ خدا ے تعالیٰ جو زبردست مقدور والا ہے عذاب کرنے پر سو تو گناہ بخشتا ہے تم بھی لوگون کی تقصیرین بخشدو اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝ وہ لوگ جو کافر ہین اور منکر ہوتے ہین خدا ے تعالیٰ سے اور اُسکے پیغمبرون سے اور چاہتے ہین کہ جدائی ڈالین اور تفاوت کرین بیچ خدا ے تعالیٰ کے اور اُسکے پیغمبرون کے اور کہتے ہین کہ ایمان لائے ہم اور مانا ہمنے بعضے پیغمبر کو اور نہ مانا ہمنے بعضے کو اور چاہتے ہین کہ ایک اور نئی پکڑ بین اُسکے بیچ مین راہ یعنی ایک نیا مذہب نکالین کفر اور اسلام کے بیچ مین سو بغیر شریعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خدا ے تعالیٰ کی راہ پانی مشکل ہے اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝ وہ لوگ جو کفر اور اسلام کے بیچ مین راہ نکالا چاہتے ہین وہی اصل کافر ہین اور تیار کیا ہے ہمنے کافرون کے واسطے عذاب خوار کرنے والا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰۗىِٕكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ اور وہ لوگ جو ایمان لائے خدا ے تعالیٰ پر اور اُسکے پیغمبرون پر اور تفاوت نہین کرتے کسی ایک پیغمبر مین بھی اُنمین سے سب پیغمبرون پر ایمان لائے وہ تو صل مومن ہین جلد دیوگا خدا ے تعالیٰ اُنکو ثواب اُنکا اور ہے خدا ے تعالیٰ بخشنے والا مہربان اپنے بندون پر **فائدہ** یہان سے آگے ذکر یہودیون کا ہے جو کئی سردار یہودیون کے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ اگر تم سچے پیغمبر ہو تو ایک کتاب آسمان سے لاؤ جیسے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام توریت لائے تھے تب یہ آیت اُتری يَسْـَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَاۗءِ ۚ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ مانگتے ہین تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودی وہ کہ اُتار لاوے تو اُنپر ایک کتاب آسمان سے ایک بارگی مانند

توریت کے سو تحقیق مانگ چکے ہین موسیٰ علیہ السّلام سے بڑی چیز اس سوال سے جو پھر کہا یہودیون نے موسیٰ علیہ السلام سے کہ دکھلا ہمکو خدائے تعالیٰ کو آشکارا پھر پکڑا اُن کہنے والون کو بجلی نے سبب اُنکے ظلم کے جو اُنھون نے ایسا سوال کیا **فائدہ** اُس بجلی سے سب مرگئے پھر خدائے تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی دعا سے اُنھین زندہ کیا ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذَٰلِكَ وَآتَيْنَا مُوسَىٰ سُلْطَانًا مُّبِينًا ۝ پھر پکڑا بچھڑے کو خدا کر کے پیچھے اُسکے جو آچکین تھین اُن پاس نشانیان خدائے تعالیٰ کی طرف سے یعنی معجزے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دیکھ چکے تھے پھر بخشا ہمنے اور معاف کیا سبب توبہ کے اور دیا ہمنے موسیٰ علیہ السلام کو غلبہ صریحًا جو اُس بچھڑے کو مار ڈالا اور خاک کیا وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّورَ بِمِيثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوا فِي السَّبْتِ وَأَخَذْنَا مِنْهُم مِّيثَاقًا غَلِيظًا ۝ اور اُٹھایا ہمنے اُنپر پہاڑ واسطے قول لینے کے اُنسے اور کہا ہمنے اُنکو کہ داخل ہو دروازے مین شہر کے سجدہ کرتے ہوئے اور کہا ہمنے اُنکو کہ زیادتی نہ کرو اور حکم سے باہر نہ جاؤ ہفتے کے دن مین اور لیا ہمنے اُنسے قول مضبوط **فائدہ** حکم تھا یہودیون کو جو ہفتے کے دن شکار مچھلی کا نہ کرین سو اتفاق ایسا ہوتا جو سب دنون سے زیادہ ہفتے ہی کے دن مچھلیان دریا مین بہت نظر آتین یہودیون نے دریا کے پاس حوض بنائے جو ہفتے کو دن دریا سے مچھلیان حوضون مین آتین تو بند کر رکھتے پھر دوسرے دن شکار کرتے یہ کام فریب کا ہے اور حکم سے باہر جانا ہفتے کے دن کا فَبِمَا نَقْضِهِم مِّيثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِم بِآيَاتِ اللَّهِ وَقَتْلِهِمُ الْأَنبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَقَوْلِهِمْ قُلُوبُنَا غُلْفٌ ۚ بَل طَبَعَ اللَّهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ پھر اُنکے قول توڑنے کے اور کافر ہونے کے سبب جو خدائے تعالیٰ کی آیتون سے منکر ہوے تھے اور نبیون کے ناحق قتل کرنے کے سبب اور اُنکی باتون کے سبب جو کہا اُنھون نے کہ ہمارا دل غلاف مین ہی تیری بات نہین سمجھتے بلکہ مُہر ہے خدائے تعالیٰ کی اُنکے دلون پر اُنکے کافر ہونے کے سبب سو ایمان نہین لائے مگر تھوڑے سے لوگ یعنی کسی شخص یہودیون سے ایمان لائے وَبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلَىٰ مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيمًا ۝ اور اُن کے کافر ہونے کے سبب اور اُنکی بات کے سبب جو حضرت مریمؑ پر بڑا طوفان بولے وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ ۖ اور اُنکے کہنے کے سبب جو کہا کہ ہمنے مار ڈالا عیسیٰ مریم کے بیٹے کو وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِن شُبِّهَ لَهُمْ ۚ اور نہین مار ڈالا عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیون نے اور نہ سولی پر چڑھایا اُنھون نے اُنکو لیکن وہی صورت بن گئی تھی اُنکے سردار کے آگے وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ ۚ مَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ اور بیشک وہ لوگ جو کئی باتین نکالی ہین اس احوال مین شک مین پڑے ہین کچھ اُنھین اسکی اصل کی خبر نہین مگر اٹکل پر چلتے ہین وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا ۝ اور نہین مار ڈالا یہودیون نے عیسیٰ علیہ السلام کو بیشک بَل رَّفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ۝ بلکہ اُٹھا لیا عیسیٰ علیہ السلام کو خدائے تعالیٰ نے اپنی طرف اور ہے خدائے تعالیٰ زبردست مضبوط کام کرنے والا **فائدہ** یہودی کہتے تھے کہ ہمنے عیسیٰ علیہ السلام کو مار ڈالا سو وہ جھوٹے ہین ہرگز نہین اُنھین مار ڈالا خدائے تعالیٰ نے ایک صورت یہودیون کو بنا دی اُس صورت کو اُنھون نے سُولی پر چڑھا دیا اور نصاریٰ بھی اول سے یہی کہتے ہین کہ حضرت مسیح کو نہین مار ڈالا وہ زندہ ہین اور بعضے کہتے ہین کہ مارا تھا پر تین روز مین زندہ ہو کر بدن سے آسمان پر گئے اور بعضے کہتے ہین کہ بدن کو مارا اور روح اُنکی خدائے تعالیٰ کے پاس گئی ہر طرح یہ بات ٹھیک اور ثابت نہین ہوتی سو خدائے تعالیٰ نے یہ خبر دی کہ اُسکی صورت کو مارا اور اُنکے پکڑنے کے وقت نصاریٰ سب سرک گئے تھے اور یہودی بھی نہ پہونچے تھے اُس آن کی خبر نہ یہودیون کو اور نہ نصاریٰ کو وَإِن مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ ۖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا ۝ اور جتنے فرقے ہین کتاب والون کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لاوینگے اُنکی موت سے پہلے اور قیامت کے دن ہوگا اُنکا بتانے والا **فائدہ** یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابھی زندہ ہین چوتھے آسمان پر جب یہودیون مین دجال پیدا ہوگا تب اس جہان مین آن کر اُسے ماریںگے اور یہود و نصاریٰ سب اُنپر ایمان لاوینگے کہ موے نہ تھے زندہ تھے فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبَاتٍ أُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَن سَبِيلِ اللَّهِ كَثِيرًا ۝ پھر بسبب گناہون یہودیون کے حرام کین ہمنے اُنپر کتنی پاکیزہ چیزین جو حلال تھین اُنپر اور سبب اسکے جو اٹکتے تھے خدائے تعالیٰ کی راہ سے بہت **فائدہ** یعنی اوپر اول اُنکے گناہ اور شرارتون کی تفصیل کر کے یہان فرمایا کہ نہایت گناہ پر دلیر تھے اسواسطے اُنپر شریعت سخت کی تو سرکشی لوٹی وَأَخْذِهِمُ الرِّبَا وَقَدْ نُهُوا عَنْهُ وَأَكْلِهِمْ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ۚ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝ اور اُنکے بیان لینے کے سبب اُسپر کہ اُنکو بیاج لینے سے منع ہو چکا تھا اور سبب کھانے لوگون کے جو ناحق کھاتے تھے لوگون کا مال اور تیار کر رکھا ہے کافرونکے واسطے عذاب دکھ دینے والا لٰكِنِ الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُونَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ وَالْمُقِيمِينَ الصَّلَاةَ وَالْمُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالْمُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ أُولَٰئِكَ سَنُؤْتِيهِمْ أَجْرًا عَظِيمًا ۝ لیکن جو ثابت ع ۲۲ ۱۰

اور مضبوط ہین علم مین بنی اسرائیل کی قوم سے اور صاحب ایمان ہین سو یقین لاتے ہین قرآن پر جو تجھپر اُترا ہے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور توریت و انجیل پر یقین لاتے ہین جو تجھ سے پہلے اُتری ہین اور ایمان لائے نمازون کے قائم رکھنے والے اور دینے والے زکوٰۃ کے اور ایمان لانے والے خدا تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر سو اُن لوگون کو جلد دیونگے ہم بڑا ثواب اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۝ بے شک ہمنے وحی بھیجی تیری طرف اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے کہ وحی بھیجی ہمنے نوح نبی کی طرف اور طرف اور نبیون کے جیسے حضرت ہود اور صالح اور شعیب علیہم السلام کی طرف حضرت نوح کے بعد اور وحی بھیجی ہمنے طرف ابراہیم کے اور اسمٰعیل کے اور اسحاق کے اور یعقوب کے اور یعقوب کی اولاد کے اور طرف عیسیٰ کے اور ایوب کے اور یونس کے اور ہارون کے اور سلیمان کے اور دی ہمنے داؤد کو کتاب زبور وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ۭ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ۝ اور کتنے پیغمبر جو احوال سُنا یا ہمنے تجکو اس قرآن مین پہلے اس سے جو مذکور ہوا اور کتنے پیغمبر جو اُنکا احوال نہین سُنایا تجکو اور باتین کین خدا تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے باتین کہنی بغیر پیغام کے رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ اور کئی پیغمبر خوشی سُنانے والے ایمان لانے والے کو اور ڈرانے والے کافرون کو اور منافقون کو بھیجے ہمنے تو نہ رہے لوگون کو خدا تعالیٰ پر جگہ الزام کی بعد پیغمبرون کے بھیجنے کے اور خدا تعالیٰ زبردست ہی مضبوط کام کرنے والا **فائدہ** یعنی لوگون کو قیامت کے دن اس بات کے کہنے کی جگہ نہ رہے کہ ہمکو تیری مرضی اور غیر مرضی معلوم نہ تھی اگر جانتے ہم کہ اس راہ اور اس دین مین تیری خوشی ہے تو ہم وہی کرتے سو اسواسطے پیغمبر ونکو معجزے دیکر بھیجا تو راہ سیدھی جسمین خدا تعالیٰ کی خوشی ہو اور بندون کی نجات ہی وہ راہ بتاوین **فائدہ** قریش کے سردارون نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ ہمنے علماے یہود سے پوچھا کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو دعوی پیغمبری کا کرتا ہے کچھ تمھاری کتاب مین بھی لکھا ہی تو اُنھون نے جواب دیا کہ ہم اُسے نہین پہچانتے اور ذکر اُسکا توریت مین نہین اتنے مین وہ علماے یہود بھی آئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنھین قسم دیکر پوچھا کہ سچ کہو وہ منکر ہوے اور کہا کہ ہم کچھ نشانی نہین پاتے تیرے پیغمبر ہونے پر تب یہ آیت اُتری کہ یہ گواہی نہین دیتے لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ يَشْهَدُوْنَ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝ لیکن خدا تعالیٰ گواہی دیتا ہی اسپر کہ بھیجا تجھے قرآن جو دلیل ہی بڑی تیری پیغمبری پر سو نیچے بھیجا قرآن کو ساتھ علم اپنے کے اور فرشتے گواہ ہین تیری پیغمبری پر اور بس ہے خدا تعالیٰ گواہ **فائدہ** یعنی ہر پیغمبر کو وحی آتی رہی ہی کچھ نئی بات نہین پر اس قرآن مین خدا تعالیٰ نے اپنا خاص علم اُتارا اور خدا تعالیٰ اس حق کو ظاہر کر دیوے گا جیسے کہ یہ ظاہر ہوا کہ جسقدر ہدایت لوگون کو اس پیغمبر سے ہوئی اور کسی سے اتنی نہین ہوئی اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝ بیشک وہ لوگ جنھون نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچ نہ جانا اور پھر رہے خدا تعالیٰ کی راہ سے تحقیق وہ دور رہے سیدھی راہ سے گمراہی مین اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا ۝ بیشک وہ جو کافر ہوے اور ستم کیا جنے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسول اللہ نہ جانا نہین خدا تعالیٰ کہ بخشے اُنکو اور نہ اُنکو راہ دکھاوینگا نجات کی جو عذاب سے بچین اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝ مگر راہ دوزخ کی اُنکو دکھاویگا ہمیشہ پڑے رہینگے دوزخ مین اور ہمیہ بات خدا تعالیٰ پر بہت آسان يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاۗءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ۭ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ اے لوگو بیشک آیا تمھارے پاس بھیجا ہوا خدا تعالیٰ کا ٹھیک اور سچی بات لیکر تمھارے پروردگار کے پاس سے پھر یقین لاؤ اُسپر جو بہت اچھا ہی تمکو یہ اور اگر نہ مانوگے تو پھر بیشک خدا تعالیٰ کا ہے جو کچھ کہ ہے آسمانون مین اور زمین مین اور ہے خدا تعالیٰ جاننے والا تمھارے سب احوال کا اور مضبوط کام کرنے والا ہے يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَي اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ۭ اے یہود و اور نصرانیو زیادتی نہ کرو اور حد سے نہ نکلو اپنے دین کی بات مین اور سچ کہو خدا تعالیٰ پر سوا سچی بات کے اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰىهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ ۡ بیشک مسیح جو ہی عیسیٰ بیٹا مریم کا ہی علیہما السلام بھیجا ہوا خدا تعالیٰ کا ہی اور اُسکا کلام ہی جو ڈالدیا مریم کی طرف اور عیسیٰ علیہ السلام ہے روح خدا تعالیٰ کے یہان کی خاص فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۡ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ۭ پھر جانو خدا تعالیٰ کو بے شریک اور بغیر زن اور فرزند اور یقین لاؤ اُسکے سب پیغمبرون پر اور مت کہو کہ تین خدا ہین چوبیہ بہت برا ہی اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ۭ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۭ سُبْحٰنَهٗٓ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ

باز آؤ اور چھوڑ دو اس بات کو جو یہ بھلائی ہو تمھارے واسطے مقرر خدائے تعالیٰ ایک ہی معبود ہو سب کا پاک ہو سب عیبوں سے اور نہیں ہو لائق اُسکے جو اُسے اولاد ہو یا عورت ہو اُسے لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝ اُسی کا مال ہو جو کچھ کہ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ کہ ہے زمین میں اور بس ہو خدائے تعالیٰ کام بنانے والا **فائدہ** یہ خطاب نصرانیوں کی طرف ہے جو وہ کہتے ہیں کہ خدا تین ہیں ایک خدا دوسرے عیسیٰ تیسرے مریم یہ ان تینوں کو وہ خدا کہتے ہیں سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس بات سے باز آؤ اور توبہ کرو اور لازم ہو کہ دین کی بات میں مبالغہ نہ کرے اگر کسی شخص سے اعتقاد ہو اُسکی تعریف میں حد سے نہ بڑھے جتنی بات تحقیق ہو اُس سے زیادہ نہ کہے اور لائق نہیں خدائے تعالیٰ کے جو اُس سے بیٹا صلبی پیدا ہو تم اپنا سا قیاس خدائے تعالیٰ پر نہ کرو لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۭ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ۝ ہرگز عیب اور عار نہیں رکھتا مسیح علیہ السلام وہ کہ ہووے بندہ خدائے تعالیٰ کا اور نہ فرشتے نزدیکی عیب رکھتے ہیں اُسکی بندگی سے اور جو کوئی عیب اور غیرت رکھے اُسکی بندگی سے اور تکبری کرے سو خدائے تعالیٰ جمع کریگا اُن سب کو اپنے پاس قیامت کے دن اور بدلہ دیگا ہر ایک سے تکبری اور غرور کا فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وہ لوگ جو ایمان لائے اور کیے اُنھوں نے نیک کام پھر پورا دیگا خدائے تعالیٰ اُنکو بدلہ اُنکے کاموں کا اور زیادہ دیوے گا ثواب اُنکو اپنے فضل سے وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ اور اے پروہ لوگ جو غیرت اور ننگ رکھتے ہیں اور تکبری کرتے ہیں خدائے تعالیٰ کی فرمانبرداری سے پھر عذاب کریگا خدائے تعالیٰ اُنپر عذاب بڑا دُکھ دینے والا وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝ اور نہ پاوینگے اپنے واسطے سوائے خدائے تعالیٰ کے کوئی حمایتی اور نہ کوئی مدد کرنے والا يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاۗءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ۝ اے لوگو سفر آئی تمھارے پاس حجت اور دلیل اور سند تمھارے پروردگار کے پاس سے اور اُتاری ہمنے روشنی یعنی قرآن شریف تمکو بھیجا فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ ۙ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝ پھر وہ لوگ جو ایمان لائے خدائے تعالیٰ پر اور مضبوط مار اساتھ قرآن کے یعنی اُسپر عمل کیا پھر اُنکو داخل کریگا خدائے تعالیٰ اپنی رحمت اور فضل میں اور راہ دکھاویگا اُنکو اپنی طرف سیدھی راہ يَسْتَفْتُوْنَكَ ۭ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ۭ حکم چاہتے ہیں اور پوچھتے ہیں مومن تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کلالہ کی میراث کا کلالہ اُسے کہتے ہیں کہ جسکے بیٹا اور باپ نہو جو اصل وارث یہی ہیں سو تو کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنکو کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے اور حکم کرتا ہے تمکو بیچ میراث کلالہ کے اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗٓ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ اگر ایک مرد مر گیا اور اُسے بیٹا نہیں اور اُسے ایک بہن ہے تو اُس بہن کو پونچے آدھا مال جو چھوڑ موا وَهُوَ يَرِثُهَآ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ اور وہ بھائی وارث ہو اُس بہن کا اگر نہ رہے اس بہن کو بیٹا فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ۭ پھر اگر اُس مرد کو دو بہنیں ہوں تو اُن دونوں کو پونچے دو تہائی جو کچھ کہ وہ چھوڑ موا وَاِنْ كَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَاۗءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۭ اور اگر ہوویں ورثہ لینے والے اُسکے کئی مرد اور عورتیں پھر ورثہ کا مال دینا چاہیے مرد کو حصہ مانند دو عورت کے يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ بیان کرتا ہے خدائے تعالیٰ حکم میراث کا تمھارے واسطے تو گمراہ نہو تم اور خدائے تعالیٰ سب چیزوں سے واقف ہے اور سب کچھ جانتا ہی **فائدہ** کلالہ کے معنی ہارا اور ضعیف یہاں فرمایا اُسکو جسکے وارثوں میں باپ اور بیٹا نہیں ہے کہ اصل وارث وہی تھے تو اُسوقت سگے بھائی بہن کو بیٹا بیٹی کا حکم ہے اور اگر سگے نہوں تو یہی حکم سوتیلوں کا ہی ایک بہن ہو تو آدھا اور دو بہن ہوں تو دو تہائی اُس مال سے جو چھوڑ موا اور اگر بھائی بھی ہوں اور بہنیں بھی ہوں تو مرد کو حصہ دو ہرا اور عورت کو اکہرا اور جو نرے بھائی ہوں تو اُن کو فرمایا کہ وہ بہن کے مال کے وارث ہیں یعنی حصہ معین نہیں وہ عصبہ ہیں اگر بیٹی ہو اور بہن ہو تو حصہ بیٹی کو اور بہن عصبہ ہے یعنی حصہ داروں سے بچے سو عصبہ ہوئے

منزل ۲ سُوْرَةُ الْمَآئِدَةِ مَدَنِيَّةٌ　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　وَهِيَ مِائَةٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ۭ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم وفا کرو تم ساتھ عہدوں کے کہ آپس میں کرتے ہو مانند عہد نکاح کے اور شرکت کے اور سوائے اسکے اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ حلال کیے گئے ہیں واسطے تمھارے چوپائے کہ بستہ زبان ہیں جیسے اونٹ اور گاے اور بکری اور دنبہ یا حلال کیے گئے ہیں بچے پٹھوں چارپایوں کے مگر جو چیز کہ پڑھی جاویگی اوپر تمھارے وہ حرام ہوگی غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ۭ سوائے حلال جاننے والے شکار کے جس حال میں کہ احرام باندھتے ہو تم حج کا یا عمرے کا یعنی تمام جانور اوپر تمھارے حلال ہیں مگر جو جانور وحشی کہ شکار کرو تم حالت احرام میں وہ حرام ہی اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ ۝ تحقیق

خدا حکم کرتا ہی حلال اور حرام مین جو چیز کہ چاہتا ہی یَآاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ ای وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم نہ حلال جانو تم نشانہون اللہ کی کو وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْیَ وَلَا الْقَلَآئِدَ اور نہ حلال کرو تم مہینے حرام کے کو اور نہ حلال جانو تم بٹا گلے مین پہنائے جانور ونکو کہ قربانی کے جانور ونکو پہناتے ہین **فائدہ** روایت ہی کہ حطم کندی جہالت اور بیباکی ورنادانی مین مشہور عرب کا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس چیز کی بلاتا ہی تو آدمیون کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ ساتھ اسکے کہ خدا کو ایک جانین اور مجکو پیغمبر سچا جانین اور نماز ادا کرین اور زکوۃ مال کی دیوین حطم کندی نے کہا کہ خوب فرمایا تمنے لیکن میرے امرا اور سردار ہین کہ بغیر مشورت اُنکے کچھ کام نہین کرتا مین اُن سے پوچھون جو وہ پسند کرین دین تیرا تو قبول کرون مین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آگے اُسکے آنے سے خبر دی تھی کہ آج ایک شخص آویگا کہ شیطان کی زبان سے باتین کریگا کافر آویگا اور جھوٹا اور دغاباز ہو کر جاویگا پھر حطم کندی باہر آیا اونٹ صدقے کے اور جو کچھ پایا مواشی سے سب ہانک لیگیا جسوقت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متوجہ عمرہ کو ہوے حطم کندی کو مسلمانون نے دیکھا کہ گلے مین ان ہی اونٹون کے پٹے ڈالکر قربانی کیلئے کو لیچلا تھا اصحابون نے چاہا کہ اونٹون کو چھین لیوین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اُسنے پٹے گلون مین ڈالے ہین چھین لینا لائق نہین ہی یہ آیت نازل ہوئی وَلَآ آٰمِّیْنَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا اور نہ حلال جانو تم لوٹنا قصد کرنے والون گھر باحرمت کا کہ کعبہ ہی ڈھونڈھتے ہین وہ قصد کرنیوالے گھر باحرمت کے فضل اور زیادتی کو پروردگار اپنے سے اور رضامندی ڈھونڈھتے ہین اُسکی مراد حج ہی وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا اور جسوقت احرام سے باہر آؤ تم پھر شکار کرو تم وَلَا یَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا اور نہ اُٹھاوے تمکو دشمنی ایک گروہ کی کفار قریش سے اوپر اُسکے کہ بند کیا اُنھون نے تمکو طواف کرنے کعبے کے سو بیچ صلح حدیبیہ کے یہ کہ زیادتی اور ظلم کرو تم وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ع اور مدد کرو تم اوپر نیکی کے اور پرہیزگاری کے اور نہ مدد کرو تم اوپر گناہ کے اور ظلم کے اور ڈرو تم اللہ سے بیشک اللہ سخت عذاب کرنے والا ہی یے فرمانون کو **فائدہ** حلال نہ سمجھو یعنی ہاتھ نہ ڈالو اللہ کے نام کی چیزون پر یعنی کافر بھی اگر نیاز کعبہ لاوین تو لوٹ مت لو اور ماہ حرام مین اُنکو نہ مارو اور لشکر والیان بھی وہی قربانی کے جانور ہین کہ مکے کو لیجاتے ہین نشان کر کر اور فرمایا کہ کافرون نے تمکو روکا تھا مسجد سے تم زیادتی نہ کرو یعنی آنے کو نہ روکو باقی آگے سے منع کرو کہ کافر آوین تو یہ روا ہی اس سے معلوم ہوا کہ کافر جس کام مین اللہ کی تعظیم کرے اُس کام کو فضیلت نہ کہے مگر جو بات کی تعظیم کرے تو البتہ اجابت کرے حُرِّمَتْ عَلَیْكُمُ الْمَیْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِیْرِ حرام کیا گیا ہی اوپر تمھارے مردہ جانور کہ ذبح نہ کیا ہوا اور حرام ہے لہو جاری اور حرام ہے گوشت سور کا وَمَآ اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ اور حرام ہی جو جانور کہ آواز کی گئی ہی وقت ذبح کرنے اُسکے کے واسطے سواے خدا کے کہ اوپر بتون کے ذبح کرتے ہین وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّیَةُ وَالنَّطِیْحَةُ اور حرام کی گئی ہے بکری گلا گھونٹی گئی اور لکڑیون سے ماری گئی اور اوپر سے گری ہوئی یا کنوئین مین گری ہوئی کہ مرجاوے اور سینگ ماری گئی وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّیْتُمْ اور حرام ہی جو جانور کہ کھایا ہے پھاڑنے والے جانور نے مگر جو چیز کہ ذبح کی تمنے وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ اور حرام ہے جو چیز کہ ذبح کی گئی اوپر بتون کے اور حرام ہی یہ کہ قسمت لو تم ساتھ تیرون کے **فائدہ** عرب کا دستور تھا کہ تین تیر بناتے تھے اوپر ایک تیر کے لکھا تھا کہ حکم کیا مجکو رب میرے نے اور اوپر دوسرے کے لکھا تھا کہ منع کیا مجکو رب میرے نے اور تیسرا خالی تھا ایک تھیلے مین مجاور کے پاس رہتے تھے جو کسی کو مطلب ہوتا ایک تیر لکالتا مجاور ذٰلِكُمْ فِسْقٌ اَلْیَوْمَ یَئِسَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِیْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا آج کے دن پورا کیا مین نے واسطے تمھارے دین تمھارے کو کہ منسوخ نہ ہوگا اور تمام کیا مین نے اوپر تمھارے نعمت اپنی کو اور پسند کیا مین نے واسطے تمھارے اسلام کو از روے دین کے کہ پاکیزہ تر تمام دینون کا ہے فَمَنِ اضْطُرَّ فِیْ مَخْمَصَةٍ غَیْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ پس جو کوئی کہ بیقرار ہووے بھوکھ سے اور حرام چیزون سے کھاوے جس حال مین کہ خواہش کرنے والا نہووے واسطے گناہ کے پھر تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے **فائدہ** روایت ہی کہ عدی بیٹا حاتم طائی کا اور زید بن خیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ ہم ایسے مکان مین ہین کہ وہان کتے شکار کرتے ہین بعضون کو ہم اُنمنے پاتے ہین اور بعضون کو ذبح کرتے ہین اور بعضون کو کتے ضایع کرتے ہین حلال ہے یا مردار ہے یہ آیت نازل ہوئی کہ یَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّیِّبٰتُ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِیْنَ پوچھتے ہین تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کیا چیز حلال کی گئی ہی واسطے اُنکے کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ حلال کی گئی ہین واسطے تمھارے پاک چیزین کہ نام خدا کے سے ذبح کیا ہو اور حلال

ولا تنقض الربع

ہے واسطے تمہارے وہ چیز کہ سکھایا ہی تمنے شکاری جانورون سے جس حال مین کہ کتے سدھانے والے ہو تم تعلیمونھن مما علمکم اللہ فکلوا مما امسکن علیکم واذکروا اسم اللہ علیہ سکھلاتے ہو تم انکو اس چیز سے کہ سکھایا ہے تمکو اللہ تعالی نے پس کھاؤ تم اس چیز سے کہ بند کیا شکاری جانورون نے اوپر تمہارے اور یاد کرو نام اللہ کا اوپر اسکے واتقوا اللہ ان اللہ سریع الحساب ۝ اور ڈرو تم اللہ سے حرام کھانے مین تحقیق اللہ شتاب حساب کرنے والا ہے حلال اور حرام سے پوچھیگا **فائدہ** مواشی کا حکم فرمادیا پھر لوگون نے اور چیزون کو پوچھا تو فرمایا کہ ستھری چیزین تمکو حلال ہین سو حضرت نے جو چیزین منع فرمائین معلوم ہوا کہ وہ ستھری نہین جیسے پھاڑنے والا جانور چوپائے یا پرندے مثلاً شیر یا چیتا یا باز یا چیل وغیرہ اسی مین داخل ہوے مردار خوار سارے کوا وغیرہ اور جیسے گدھا اور خچر اور جیسے کیڑے زمین کے مثلاً چوہا وغیرہ **ف** اور پہلے حرام فرمایا جسکو پھاڑنے والے نے کھایا اب اسمین سے شکاری سدھے جانور کا مارا ہوا حلال کیا جب اسنے آدمی کی خو سیکھی تو گویا آدمی نے ذبح کیا لیکن سدھنا شرط ہے سدھا وہ کہ پکڑ کر رکھ چھوڑے آپ نہ کھاوے اور اللہ کا نام لینا شرط ہے دوڑانے کے وقت کہ اس بغیر ذبح درست نہین مگر بھولے تو معاف ہے الیوم احل لکم الطیبت وطعام الذین اوتوا الکتب حل لکم وطعامکم حل لھم آج کے دن سے حلال کیے گئے واسطے تمہارے پاک جانور کہ ساتھ نام اللہ کے ذبح کیا ہو اون کو اور ذبح کیا گیا اون لوگون کا کہ دیے گئے ہین کتاب حلال ہی واسطے تمہارے اور ذبح کیا گیا تمہارا حلال ہی واسطے انکے والمحصنت من المؤمنت والمحصنت من الذین اوتوا الکتب من قبلکم اور حلال ہین اوپر تمہارے عورتین پاکدامن ایمان لانے والیون سے اور حلال ہین عورتین پاکدامن اون لوگون سے کہ دیے گئے ہین کتاب آگے تمسے اذا اتیتموھن اجورھن محصنین غیر مسافحین ولا متخذی اخدان جسوقت دو تم انکو مہر انکے جس حال مین کہ بچنے والے ہو تم زنا سے نہ ظاہر زنا کرنے والے اور نہ پکڑنے والے دوستون کو پوشیدہ کہ یارانہ پکڑو تم ومن یکفر بالایمان فقد حبط عملہ وھو فی الاخرۃ من الخسرین ع اور جو کوئی کفر کرتا ہی ساتھ ایمان لانے کے پس تحقیق ناچیز اور باطل ہوے عمل اسکے اور وہ ہیچ آخرت کے زیان کارون سے ہوگا **فائدہ** فرمایا کہ آج تمکو ستھری چیزین حلال ہوئین یعنی حضرت ابراہیم کے وقت یہ سب حلال تھین جب توریت نازل ہوئی تو یہود کی سزا مین اکثر چیزین منع ہوئین اور انجیل مین حلال و حرام بیان نہوا اب قرآن مین وہی دین ابراہیم کے موافق سب حلال ہوئین اور فرمایا کہ کتاب والون کا کھانا حلال ہے یعنی انکا ذبح اوپر جو ذبح کی شرط فرمائی کہ اللہ کا نام ذکر ہوا اور غیر کی تعظیم نہو سو یہان شرط فرمادی کہ ذبح کرنے والا مسلمان ہو یا اہل کتاب یعنی یہود یا نصاری اور کسی دین اور مذہب والے کا ذبح نہین حلال اگرچہ نام اللہ کا لے اسکا لینا معتبر نہین اور فرمادیا کہ اسی طرح مسلمان کو عورت نکاح کرنی انکی حلال ہے اورون کی نہین سو جن شرطون سے آپس مین نکاح درست ہی اسی طرح انکا درست ہے پھر فرمایا کہ اہل کتاب کو اور کفار سے ذوحکم مین مخصوص کیا یہ فقط دنیا مین ہے اور آخرت مین ہر کافر خراب ہے اگر عمل نیک بھی کرے تو قبول نہین یا ایھا الذین امنوا اذا قمتم الی الصلوۃ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم جسوقت کہ ارادہ کرو تم طرف کھڑے ہونے نماز کے فاغسلوا وجوھکم وایدیکم الی المرافق وامسحوا برؤسکم وارجلکم الی الکعبین پس دھوؤ تم منھون اپنے کو اور ہاتھون اپنے کو کہنیون تک اور مسح کرو تم سرون اپنے کو اور دھوؤ تم پانون اپنے کو ٹخنون تک وان کنتم جنبا فاطھروا اور اگر ہو تم ناپاک یعنی غسل کی حاجت رکھتے ہو پس غسل کرو تم وان کنتم مرضی او علی سفر او جاء احد منکم من الغایط او لمستم النسآء فلم تجدوا ماء اور اگر ہو تم بیمار یا اوپر سفر کے یا آوے کوئی تم مین سے پاخانے سے یا چھیڑا ہو تمنے عورتون کو یعنی مجامعت کی ہو پس نہ پاؤ تم پانی کو فتیمموا صعیدا طیبا فامسحوا بوجوھکم وایدیکم منہ پس قصد کرو تم خاک پاک کو کہ جنس زمین کی سی ہووے کہ جلانے سے خاک نہو جاوے پس ملو تم ساتھ منھون اپنے کے اس خاک سے ما یرید اللہ لیجعل علیکم من حرج ولکن یرید لیطھرکم نہین چاہتا ہی اللہ کہ گردانے اوپر تمہارے تنگی سے ولیکن چاہتا ہے تو پاک کرے تمکو ولیتم نعمتہ علیکم لعلکم تشکرون ۝ اور چاہتا ہے تو تمام کرے نعمت اپنی کو اوپر تمہارے شاید کہ شکر کرو تم نعمتون کا واذکروا نعمۃ اللہ علیکم وبیثاقہ الذی واثقکم بہ اور یاد کرو تم نعمت اللہ کی کو اوپر اپنے یعنی اسلام اور شریعت اور یاد کرو تم قول اللہ کے کو کہ محکم کیا ہی تمکو شما اس قول کے اور وہ قول الست کا ہے اذ قلتم سمعنا واطعنا واتقوا اللہ ان اللہ علیم بذات الصدور جسوقت کہا تمنے کہ سنا ہمنے اور فرمانبرداری کی ہمنے اور ڈرو تم اللہ سے تحقیق اللہ جاننے والا ہے ساتھ صاحب سینون کے یعنی خطرے اور وسواس دل کے **فائدہ** اللہ تعالی اہل کتاب کو یاد دلاتا ہے کہ میرے عہد پر قائم رہو اسی طرح ہمکو تقید فرمایا کہ عہد یاد رکھو وہ عہد یہ ہے کہ جب لوگ مسلمان ہوتے تو حضرت سے بیعت کرتے

یعنی ہاتھ پکڑ کر قول دیتے بہت چیزین کرنے کا جیسے پانچ نمازین اور روزہ رمضان اور زکوٰۃ اور حج اور خیرخواہی ہر مسلمان کی اور بہت چیزین چھوڑنے پر جیسے خون اور زنا اور چوری اور تہمت لگانی بیگناہ کو اور سردار سے مخالفت کرنی اسی عہد پر فرمایا کہ قائم رہو یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم ہو جاؤ تم دین قائم کرنے والے حق کے واسطے اللہ کی شاہدی دینے والے ساتھ عدل کے وَلَا یَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى اور نہ اُٹھاوے تمکو دشمنی ایک گروہ کی اوپر اسکے کہ عدل نہ کرو تم اور عہد شکنی کرو عدل کرو تم عدل نزدیک زیادہ ہے واسطے پرہیزگاری کے وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ اور ڈرو تم اللہ سے تحقیق اللہ خبردار ہے ساتھ اُس چیز کے کہ عمل کرتے ہو تم **فائدہ** اکثر کافرون نے مسلمانون سے بڑی دشمنی کی تھی پیچھے مسلمان ہوے تو فرمایا کہ اُنسے وہ دشمنی نہ نکالو اور ہر جگہ یہی حکم ہے حق بات مین دوست اور دشمن برابر ہے وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝ وعدہ کیا ہے اللہ نے اُن لوگون کو کہ ایمان لائے ہین اور عمل کیے ہین نیکیون کے واسطے اُنکے بخشش ہے اور ثواب ہے بڑا وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ۝ اور جن لوگون نے کفر کیا اور جھٹلایا آیتون ہماری کو وہ گروہ صاحب دوزخ کے ہین یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ یَّبْسُطُوْۤا اِلَیْكُمْ اَیْدِیَهُمْ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم یاد کرو نعمت اللہ کی کو اوپر اپنے جسوقت کہ قصد کیا ایک گروہ نے یہ کہ کھولین طرف تمھارے ہاتھون اپنے کو واسطے قتل اور ہلاک کے فَكَفَّ اَیْدِیَهُمْ عَنْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ پس بند کیا اللہ نے ہاتھون اُنکے کو تمسے اور ڈرو تم اللہ سے اور اوپر اللہ ہی کے پس چاہیے بھروسا کرین ایمان لانے والے وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَیْ عَشَرَ نَقِیْبًا ؕ اور البتہ تحقیق لیا اللہ نے قول پختہ بیٹون یعقوب کے سے کہ موافقت موسیٰ کی کرین اور اُٹھایا ہمنے اُنمین سے بارہ سردارون کو وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ مَعَكُمْ ؕ لَىِٕنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَیْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِیْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ اور کہا اللہ نے کہ تحقیق مین ساتھ تمھارے ہون البتہ اگر قائم کروگے تم نماز کو اور دوگے تم زکوٰۃ کو اور ایمان لاؤگے تم ساتھ پیغمبرون میرے کے اور قوت دوگے تم پیغمبرون کو اور تعظیم اُنکی کروگے وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اور قرض دوگے تم اللہ کو قرض نیک کہ مال خرچ کروگے تم اُسکی راہ مین البتہ دور کرونگا مین تمسے گناہ تمھارے اور البتہ داخل کرونگا مین تمکو بہشتون مین کہ جاری ہین نیچے اُنکے سے نہرین فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ ۝ پس جو کوئی کفر کریگا پیچھے اسکے تم مین سے پس تحقیق گم کیا اُسنے سیدھی راہ کو **فائدہ** یہ بیان فرمایا بنی اسرائیل سے عہد لینے کا حضرت موسیٰ کی آخر عمر مین یہ اقرار لیے ہین یہ سورۃ حضرت کی آخر عمر مین نازل ہوئی شاید ہمکو سُنایا اسی واسطے کہ ہمکو بھی یہی تعہد ہے ایک عہد اس امت سے تھا کہ رسول جو بعد پیدا ہون اُنکی مدد کرو اسکے بدل ہمسے یہ ہے کہ خلفا کی اطاعت کرو یہ مذکور بارہ سردارون کا یہان فرمایا اسی اشارے کو حضرت نے بتایا ہے کہ میری اُمت مین بارہ خلیفہ ہونگے قوم قریش سے اور فرمایا ہے جو خرابی ہوئی پہلی امت مین سو ہوگی تم مین سے جیسے وہ خراب ہوے پیغمبرون کی مخالفت سے یہ امت خراب ہوئی خلیفہ پر خروج کرکے فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّیْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِیَةً ۚ پس بسبب توڑنے بنی اسرائیل کے قول اپنے کو لعنت کی ہمنے اُنکو اور گردانا ہمنے دلون اُنکے کو سخت یُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ پھیرتے تھے باتون توریت کی کو مکانون اُنکے سے جیسے تعریف محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھیر دی اور بھول گئے فائدہ کو جس چیز سے کہ نصیحت دی گئی تھی ساتھ اُسکے وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْهُمْ اور ہمیشہ ہوگا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ خبردار ہوگا اوپر خیانت کے یہودیون سے مگر تھوڑے اُنمین سے کہ خیانت نہین کرتے جیسے عبداللہ بن سلام فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ پس معاف کر اُنسے اگر توبہ کرین اور ایمان لاوین اور درگذر کر تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے احسان کرنے والون کو وَمِنَ الَّذِیْنَ قَالُوْۤا اِنَّا نَصٰرٰۤى اَخَذْنَا مِیْثَاقَهُمْ اور اُن لوگون سے کہ کہا تحقیق ہم نصاریٰ ہین لیا ہمنے عہد اُنکا جیسے یہودیون سے لیا تھا فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ فَاَغْرَیْنَا بَیْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ؕ پس بھول گئے حصے اور فائدے کو اُس چیز سے کہ نصیحت دیگئی تھی انجیل مین کر تا بعداری احمد کی پس جو پس اُٹھائی ہمنے درمیان اُنکے دشمنی اور بغض دن قیامت تک کہ نصاریٰ تین فرقے ہوگئے ہر ایک دشمن بغضے کا یا دشمنی اُٹھائی درمیان یہود اور نصاریٰ کے وَسَوْفَ یُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا یَصْنَعُوْنَ ۝ اور قریب ہو کہ خبر دیوے گا اُنکو اللہ ساتھ بدلے اُس چیز کے کہ کارگیریان کرتے تھے **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ جب اللہ کے کام سے اثر پکڑنا اور حکم شرع پر محبت سے قائم رہنا چھوٹ جاوے اور فقط مذہب کا جھگڑا اور جمعیت رہجاوے تو راہ سے بہکے یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ

ع ۲ ۱۶

قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۭ اے موسائیو اور عیسائیو تحقیق آیا تمھارے پاس پیغمبر ہمارا کہ بیان کرتا ہے بہت اُس چیز سے کہ چھپاتے تھے تم کتاب سے جیسے تعریف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور معاف کرتا ہے بہت چیزوں سے کہ چھپاتے ہو تم قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۙ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ تحقیق آئی تمکو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک روشنی کہ اندھیری کفر کی کو دور کرتی ہے اور اپنی کتاب ظاہر کرنے والی احکام شریعت کو روشنی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور کتاب قرآن ہے راہ دکھاتا ہے اللہ تعالیٰ ساتھ اُس روشنی کے یا کتاب کے اُس کسی کو کہ پیروی کی رضامندی اللہ تعالیٰ کی راہین سلامتی کے عذاب سے یا راہین بہشت کی دکھاتا ہے وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اور باہر نکالتا ہے اُنکو تاریکیون کفر اور جہل کی طرف روشنی ایمان اور یقین کے ساتھ حکم اپنے کے اور راہ دکھاتا ہے اُنکو طرف راہ سیدھی کے لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ البتہ تحقیق کفر کیا جن لوگون نے کہ کہا تحقیق اللہ وہی مسیح بیٹا مریم کا ہے قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پس کون مالک ہے اللہ کسی چیز کو اور کون منع کرے اس سے کہ اگر چاہے ہلاک کرے مسیح بیٹے مریم کو اور ہلاک کرے ماں اُسکی کو اور ہلاک کرے جو کوئی کہ بیچ زمین کے ہے سب کو وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور واسطے اللہ ہی کے ہے بادشاہت آسمانون کی اور زمین کی اور جو چیز کہ درمیان اُن دونون کے ہے پیدا کرتا ہے جو چیز کہ چاہتا ہے اور اللہ اوپر سب چیز کے قادر ہے **فائدہ** اللہ صاحب کسی جگہ نبیون کے حق مین ایسی بات فرماتے ہین تا اُنکی اُمت اُنکو بندگی کی حد سے زیادہ نہ چڑھاوین والا نبی اس لائق کا ہے کو ہی وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّاۗؤُهٗ اور کہا یہود نے اور نصاریٰ نے کہ ہم بیٹے اللہ تعالیٰ کے ہین اور دوست اُسکے ہین ہم قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پس عذاب کیون کرتا ہی تمکو ساتھ گناہون تمھارے کے دنیا مین قتل اور بندی سے اور آخرت مین دوزخ سے پس تم نہ بیٹے ہو نہ دوست ہو اُسکے بلکہ تم آدمی ہو اُس کسی کے کہ پیدا کیا ہے اللہ نے اور بدلہ نیکی بدی کا پاؤگے تم يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۡ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ بخشتا ہی جس کسی کو چاہتا ہی یعنی مومنون کو اور عذاب کرتا ہے جس کسی کو کہ چاہتا ہے یعنی کافرون کو اور واسطے اللہ ہی کے ہے بادشاہت آسمانون اور زمین کی اور جو چیز کہ درمیان اِن دونون کے ہے اور طرف اُسی کے رجوع اور بازگشت ہے يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰي فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اے صاحب کتاب کے تحقیق آیا تمکو پیغمبر ہمارا کہ بیان کرتا ہے واسطے تمھارے راہ سیدھی اوپر سستی کے پیغمبرون سے اور منقطع ہونے وحی کے سے اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَاۗءَنَا مِنْۢ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ ۡ فَقَدْ جَاۗءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ تا یہ کہ نہ کہو تم کہ نہین آیا ہمکو کوئی بشارت دینے والے سے اور نہ ڈرانے والے سے پس تحقیق آیا تمکو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بشارت دینے والا اور ڈرانے والا وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اور اللہ اوپر تمام چیزون کے قادر ہے **فائدہ** حضرت عیسیٰ کے بعد کوئی رسول نہ آیا تھا سو فرمایا کہ تم افسوس کرتے کہ ہم رسولون کے وقت مین نہ ہوے کہ تربیت اُنکی پاتے اب بعد مدت تمکو رسول کی صحبت میسر ہوئی غنیمت جانو اور اللہ قادر ہی اگر تم نہ قبول کروگے اور خلق کھڑی کردیگا تمسے بہتر جیسے حضرت موسیٰ کے ساتھ جہاد کرنا قبول نہ کیا اُنکی قوم نے اللہ نے اُنکو محروم کردیا اورون کے ہاتھ ملک شام کو فتح کروادیا وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَاۗءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا اور یاد کر جب کہا موسیٰ علیہ السلام نے واسطے قوم اپنی کے کہ نبی اسرائیل تھے کہ اے قوم میری یاد کرو تم نعمت اللہ کی کو کہ اوپر تمھارے ہی جب پیدا کیا بیچ تمھارے پیغمبرون کو اور کردانا تمکو بادشاہ وَاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اور دیا تمکو وہ معجزہ کہ نہ دیا تھا کسی کو عالم کے لوگون سے اور وہ من وسلویٰ تھا اور سایہ ابر کا اور دریا کا پھٹ جانا يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ اے قوم میری اندر آؤ تم زمین پاک مین کہ اریحا اور ایلیا ہے وہ زمین کہ لکھی ہی اللہ نے لوح محفوظ مین واسطے تمھارے وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ۝ اور نہ پھر جاؤ تم اوپر پیٹھون اپنی کے پس پھروگے تم نقصان کرنے والے دنیا اور آخرت کے **فائدہ** حضرت ابراہیم اپنے باپ کا وطن چھوڑ نکلے اللہ کی راہ مین اور ملک شام مین آکر ٹھہرے اور مدت تک انکو اولاد نہوئی تب اللہ تعالیٰ نے انکو بشارت فرمائی کہ تیری اولاد بہت پھیلاؤنگا اور زمین شام انکو دونگا اور نبوت اور دین اور کتاب اور سلطنت اُنمین رکھونگا پھر حضرت موسیٰ کے وقت

وعدہ پورا کیا بنی اسرائیل کو فرعون کی بیگاری سے خلاص کیا اور اُسکو غرق کیا اور اُنکو فرمایا کہ تم جہاد کرو عمالقہ سے ملک شام چھین لو پھر ہمیشہ وہ ملک شام تمھارا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارہ شخص بارہ قبیلے بنی اسرائیل پر سردار کیے تھے اُنکو بھیجا کہ اُس ملک کی خبر لاویں وہ خبر لائے تو ملک شام کی خوبیاں بہت بیان کین اور وہاں مسلط تھے عمالقہ اُنکی قوت وزور بھی بیان کیا حضرت موسیٰ نے اُنکو کہا کہ تم قوم کے پاس خوبی ملک بیان کرو اور قوت دشمن مت کہو اُنمین دو شخص اس حکم پر رہے اور دس نہ رہے قوم نے سُنا نام تو نامردی کرنے لگے اور چاہا کہ پھر آئے مصر مین جاوین اس تقصیر سے چالیس برس فتح شام کو دیر لگی اسقدر مدت تک جنگلون مین پھرتے رہے جب اس قرن کے لوگ مرچکے مگر وہ دو شخص کہ وہی حضرت موسیٰ کے بعد خلیفہ ہوے اُنکے ہاتھ سے فتح ہوئی قَالُوْا یٰمُوْسٰٓی اِنَّ فِیْهَا قَوْمًا جَبَّارِیْنَ ۖ کہا قوم نے کہ اے موسیٰ تحقیق بیچ اُس زمین کے گروہ زبردست ہین وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰی یَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ۝ اور تحقیق ہم ہرگز نہ داخل ہونگے اُس زمین مین جبتک نہ نکلین وہ اُس سے پس تحقیق ہم داخل ہونے والے ہین قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَیْهِمُ الْبَابَ ۚ کہا دو مردون نے اُن مین سے کہ ڈرتے تھے نعمت دی تھی اللہ نے اوپر اُن دونون کے کہ داخل ہو تم اوپر اُنکے دروازے سے ناگاہ اور وہ دو مرد یوشع اور کالب تھے فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۚ وَعَلَی اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ پس جس وقت کہ داخل ہوگے تم اُس دروازے سے پس تحقیق تم غالب ہونیوالے ہو اور اوپر اللہ ہی کے پس بھروسا کرو تم اگر ہو تم ایمان لانے والے قَالُوْا یٰمُوْسٰٓی اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِیْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ۝ کہا قوم نے کہ اے موسیٰ علیہ السلام تحقیق ہم ہرگز نہ داخل ہونگے اُس شہر کو ہمیشہ جبتک کہ وہ ہونگے بیچ اُسکے پس جاتو اور پروردگار تیرا جاوے پس لڑائی کرو تم دونون ہم اسی جگہ بیٹھنے والے ہین قَالَ رَبِّ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِیْ وَاَخِیْ فَافْرُقْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ ۝ کہا موسیٰ علیہ السلام نے اے پروردگار میرے تحقیق مین نہین مالک ہون مگر ذات اپنی کا اور بھائی اپنے کا پس جدائی کر تو درمیان ہمارے اور درمیان قوم باہر نکلنے والی کے حکم سے قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَیْهِمْ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً ۚ یَتِیْهُوْنَ فِی الْاَرْضِ ۗ فَلَا تَاْسَ عَلَی الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ ۝ کہا اللہ نے کہ تحقیق وہ زمین حرام کی گئی ہے اوپر اُنکے کہ نہ داخل ہونگے اور نہ مالک ہونگے چالیس برس تک حیران پھرینگے بیچ زمین کے پس نہ غمگین ہو تم اوپر قوم بدکارون کے **فائدہ** اہل کتاب کو یہ قصہ سُنا یا اِسپر کہ اگر تم رفاقت نہ کروگے پیغمبر کی تو یہ نعمت اور ونکو نصیب ہوگی آگے اسی پر قصہ سنایا ہابیل وقابیل کا کہ حسد مت کرو حسد والا مردود ہے وَاتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ ابْنَیْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا اور پڑھ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوپر آدمیون کے خبر دو بیٹون آدم کی ساتھ سچ کے کہ قابیل اور ہابیل تھے جسوقت قربانی کی دونون نے قربانی کرنا **فائدہ** حضرت آدمؑ کو حکم ہوا کہ قابیل کی بہن ہابیل سے نکاح کرین اور ہابیل کی بہن قابیل سے قابیل کی بہن اقلیما تھی خوبصورت تھی اور ہابیل کی بہن لبوذا تھی بدصورت تھی قابیل نے قبول نہ کی حضرت آدمؑ نے کہا کہ قربانی کرو تم دونون جسکی قربانی قبول ہوجاوے وہی قابیل کی بہن کو بیوے ہابیل نے ایک دنبہ موٹا قربانی کیا اور پہاڑ پر رکھا اور قابیل نے بالین گیہون کی ناکارہ اُسی مکان مین رکھین فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ یُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ۭ پس قبول کی گئی قربانی ایک کی دونون مین سے اور نہ قبول کی گئی دوسرے سے آگ سفید آسمان سے آئی اور قربانی ہابیل کی کھاگئی اور قابیل کی قبول نہ ہوئی غصہ ہوا اور قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ۭ قَالَ اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ۝ کہا قابیل نے ہابیل کو قسم ہے خدا کی البتہ قتل کرونگا مین تجکو کہا ہابیل نے نہین قبول کرتا ہی اللہ مگر پرہیزگارون سے لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اِلَیَّ یَدَكَ لِتَقْتُلَنِیْ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ یَّدِیَ اِلَیْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ اِنِّیْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ قسم ہے اللہ کی البتہ اگر کھولیگا تو طرف میرے ہاتھ اپنے کو تا قتل کرے تو مجکو نہین ہون مین کھولنے والا ہاتھ اپنے کو طرف تیرے تا قتل کرون مین تجکو تحقیق مین ڈرتا ہون اللہ سے کہ پروردگار عالم کا ہے اِنِّیْٓ اُرِیْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِیْ وَاِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیْنَ ۝ تحقیق مین چاہتا ہون کہ پھرے تو ساتھ گناہ قتل میرے کے اور ساتھ گناہ اپنے کے دونون کا گناہ تجھی کو ہو پس ہو جاوے تو صاحبون دوزخ کے سے اور یہی ہے بدلہ ظلم کرنے والون کا فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِیْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝ پس خواہش دلائی قابیل کو نفس اُسکے نے قتل کرنے بھائی اپنے کے حیران تھا کہ کیونکر قتل کرے شیطان نے ایک جانور کو لیا اور سر اُسکا اوپر ایک پتھر کے رکھا اور ایک پتھر اوپر سے مارا قابیل نے اندیشہ کیا اور ہابیل کو سوتے پایا اور سر اُسکا پتھر سے کچلا پس قتل کیا اُسکو پس ہوگیا زیانکارون سے **فائدہ** روایت مین ہی کہ آدھا عذاب دوزخ کا قابیل کو ہوگا اور آدھا تمام کافرون کو فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا یَّبْحَثُ فِی الْاَرْضِ لِیُرِیَهٗ كَیْفَ یُوَارِیْ

سَوْاٰۃَ اَخِیْہِ پس بھیجا اللہ نے ایک کوّے کو کہ کھودتا تھا چونچ سے اور پنجوں سے زمین کو تا یہ کہ دکھاوے قابیل کو کہ کیونکر پوشیدہ کرے لاش بھائی اپنے کی **فائدہ** روایت مین ہے کہ ایک کوّے نے گڑھا کھودا اور دوسرے کوّے مُردے کو بیچ اُسکے رکھا اور اوپر سے خاک ڈالی تو پوشیدہ ہو قَالَ یٰوَیْلَتٰٓی اَعَجَزْتُ اَنْ اَکُوْنَ مِثْلَ ھٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِیَ سَوْاٰۃَ اَخِیْ ۚ کہا قابیل نے کہ اے افسوس اوپر میرے آیا عاجز ہوگیا مین اس سے کہ ہوون مین مانند اس کوّے کے پس چھپاؤن مین لاش بھائی اپنے کی فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِیْنَ ۚ پس ہوگیا قابیل پچھتانے والون سے **فائدہ** کہتے ہین کہ ایک برس لیے پھرا اسواسطے کہ مان باپ بیزار ہوگئے اور تمام بدن سیاہ ہوگیا اور اوپر سے آواز آئی کہ ہمیشہ ڈرتا رہ پھر ہر کسی سے ڈرتا تھا کہ ناگاہ قتل نہ کرے اور آخر اندھے بیٹے کے ہاتھ سے مارا گیا مِنْ اَجْلِ ذٰلِکَ ۚ کَتَبْنَا عَلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اَنَّہٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَیْرِ نَفْسٍ بسبب اس قتل کے لکھا اور فرض کیا ہمنے اوپر بیٹون یعقوب کے جو کوئی مارے کسی کو بغیر اسکے کہ اُسنے کسی کو مارا ہو اور اوپر اُسکے فساد لازم ہوا ہو اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَکَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًا ؕ یا قتل کرے کوئی کسی کو بغیر فساد کے بیچ زمین کے یعنی راہزنی کرے یا مرتد ہوجاوے یا زنا کرے بعد نکاح کے پس گویا کہ قتل کیا اُسنے تمام آدمیون کو وَمَنْ اَحْیَاھَا فَکَاَنَّمَآ اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًا ؕ اور جو کوئی زندہ کرے کسی کو پس گویا کہ زندہ کیا تمام آدمیون کو یعنی قصاص معاف کرے وَلَقَدْ جَآءَتْھُمْ رُسُلُنَا بِالْبَیِّنٰتِ ۫ ثُمَّ اِنَّ کَثِیْرًا مِّنْھُمْ بَعْدَ ذٰلِکَ فِی الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ۝ اور البتہ تحقیق آئے اُنکے پاس رسول ہمارے ساتھ معجزون روشن کے پس تحقیق بہت اُنمین سے پیچھے پونہچے رسولون کے بیچ زمین کے البتہ فساد کرنے والے ہین **فائدہ** روایت ہے کہ سال ششم ہجرت سے ایک جماعت عرینیہ سے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور مسلمان ہوے اور مدینے مین رہے آب وہوا مدینے کی موافق نہ آئی بیمار ہوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکو درمیان اونٹون کے پندرہ اونٹ آن حضرت ؐ کے خاص تھے بھیجا تا دودھ اور پیشاب اونٹون کا پیوین جب تندرست ہوے تو اونٹون کو ہانک لیگئے یسار غلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیچھے گیا اور لڑائی کی یسار ؓ کو اُنھون نے پکڑا اور ہاتھ اور پانون اُسکے کاٹ کر کانٹے آنکھون مین اور زبان مین اُسکی چبھوئے یہانتک کہ شہید ہوا آنحضرت ؐ نے سُنکر کرز بن ؓ جابر کو بیس سوارون سے بھیجا تا سب کو پکڑ کر ہاتھ اور پر گردن کے باندھکر نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائے یہ آیت نازل ہوئی اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا سواے اسکے نہین کہ بدلہ ان لوگون کا کہ لڑائی کرتے ہین اللہ سے اور پیغمبر اُسکے سے اور دوڑتے ہین بیچ زمین کے واسطے فساد کرنے کے یعنی واسطے قتل اور راہزنی کے اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا اَوْ یُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْھِمْ وَاَرْجُلُھُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ یہ کہ قتل کیے جاوین اگر مارا ہے اور مال لیگئے ہین یا سولی چڑھائے جاوین یا کاٹے جاوین ہاتھ اُنکے اور پانون اُنکے خلاف سے یعنی داہنا ہاتھ اور بایان پانون اگر مال لیگئے ہین اور مارا نہین کسی کو یا شہر بدر کیے جاوین زمین سے اگر مارا نہین اور مال بھی نہین لیگئے امام اعظم کے نزدیک شہر بدر کرنے کے بدلے قید کرنا ہے تو کسی اور شہر کو ضرر نہ پونہچے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہاتھ اور پانون اُنکے کاٹین اور سلائیان آنکھون مین کرین اور سولی چڑھاوین ذٰلِکَ لَھُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا وَلَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝ یہ حد ہین کہ فرمائین واسطے اُنکے رسوائی اور خواری ہی دنیا مین اور واسطے اُنکے آخرت مین عذاب ہی بڑا **فائدہ** اول فرمایا کہ خون کرنا گناہ ہے مگر بدلے مین یا فساد کی سزا مین اب اُسکا بیان کیا کہ جو کوئی لڑائی کرے اللہ اور رسول سے یعنی حاکم مخالف ہو کر ملک کو غارت کرے وہ ہاتھ لگے تو سولی پر چڑھا کر مارے یا قتل کرے یا داہنا ہاتھ اور بایان پانون کاٹے یا قید مین ڈال رکھے جیسی خطا ویسی سزا اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَیْھِمْ ۚ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ مگر جن لوگون نے کہ توبہ کی آگے اس سے کہ قادر ہو تم اوپر اُنکے پس جانو تم کہ تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے **فائدہ** اگر ایک شخص سرراہ لوٹتا تھا اب اُسنے موقوف کیا اور اسباب اُس کام کا دور کیا تو اُسپر حد نہین آتی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم ڈرو تم اللہ سے اور ڈھونڈھو تم طرف اُسکے وسیلے کو یعنی امر اور نہی اُسکی بجالاؤ یا عمل کو دکھلانے اور سنوانے سے پاک کرو یا حقیقت محمدی کو معلوم کرو وَجَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اور جہاد کرو تم بیچ راہ اللہ کی کے دشمنون ظاہر اور باطن کے سے شاید کہ تم عذاب سے چھوٹو **فائدہ** یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت مین جو نیکی کرو وہ قبول ہے اور بغیر اُسکی عقل سے کرو سو قبول نہین اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَھُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا وَّمِثْلَہٗ مَعَہٗ لِیَفْتَدُوْا بِہٖ مِنْ عَذَابِ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ مَا تُقُبِّلَ مِنْھُمْ ۚ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ تحقیق جن لوگون نے کفر کیا اگر تحقیق واسطے اُنکے ہووے جو چیز کہ ہے بیچ زمین کے تمام مال اور متاع اُسکی اور مانند اُسکے ساتھ اُسکے ہو فقط اور جنس سے تا یہ کہ بدلہ دیوین ساتھ اُسکے

متع عند التاخیر ع
ع ۵

عذاب دن قیامت کے سے قبول نہ کیا جاویگا اُنسے اور واسطے اُنکے عذاب ہے دُکھ دینے والا یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِیْنَ مِنْهَا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ چاہین گے کافر یہ کہ باہر نکلین آگ دوزخ کی سے اور حالانکہ نہین ہین وہ باہر نکلنے والے آگ سے اور واسطے اُنکے ہے عذاب ہمیشہ ہونے والا کہ ہرگز تمام نہوگا وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَیْدِیَهُمَا اور چوری کرنے والا مرد اور چوری کرنے والی عورت پس کاٹو تم ہاتھون اُنکے کو **فائدہ** علماء کو اختلاف ہی کہ کتنے مال پر ہاتھ کاٹا ہے امام شافعیؒ کے نزدیک چوتھائی دینار کی اور امام اعظمؒ کے نزدیک دس درم اور امام مالکؒ کے نزدیک تین درم محافظت کو توڑ کر لیجاوے جیسے صندوق یا گھر جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ جزا دیتا ہی اُنکو اللہ جزا دینا ساتھ اُس چیز کے کہ کسب کیا ہی دونون نے عذاب کرنا ہی اللہ کی طرف سے اور اللہ غالب باحکمت ہے فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ یَتُوْبُ عَلَیْهِ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ پس جو کوئی کہ توبہ کرے پیچھے ظلم کرنے اپنے کے اور اصلاح کرے یعنی دشمن کو راضی کرے پس تحقیق اللہ توبہ قبول کرتا ہے اوپر اُسکے تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ وَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ آیا نہ جانا تو نے اے محمد مصطفیٰؐ کہ تحقیق اللہ تعالیٰ واسطے اُسی کے ہے بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی عذاب کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اور بخشتا ہے خاص جس کسی کو کہ چاہتا ہے اور اللہ اوپر سب چیز کے قادر ہے یٰٓاَیُّهَا الرَّسُوْلُ لَا یَحْزُنْكَ الَّذِیْنَ یُسَارِعُوْنَ فِی الْكُفْرِ مِنَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ اے پیغمبر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غمگین نہ کرے تجکو عمل اُن لوگون کا کہ دوڑتے ہین بیچ کفر کے اُن لوگون سے کہ کہا ایمان لائے ہم ساتھ مُنھون اپنے کے اور نہین ایمان لائے دل اُنکے وَمِنَ الَّذِیْنَ هَادُوْا سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِیْنَ لَمْ یَاْتُوْكَ اور بعضے اُن لوگون سے کہ یہودی ہوگئے سُنوانے والے ہین بات تیری کو واسطے جھوٹ جوڑنے کے اوپر تیرے یہودمدینے کے آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس مین سے باہر آکر جھوٹ کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کہا ہی سُنوانے والے ہین واسطے گروہ دوسرے کے کہ نہین آئے وہ تیری مجلس مین مراد یہود خیبر کے ہین اور یہود مدینے کے جاسوس اُنکے تھے دمبدم خبرین بھیجتے تھے خیبر کو **شان نزول** سبب اِس آیت کا یہ ہے کہ ایک مرد اور عورت نے اشرافون خیبر کے سے زنا کیا تھا اور حالانکہ دونون نکاح کرنے والے تھے اور حد اُنکی توریت مین سنگسار کرنا ہی دینے مین آئے اور آنحضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ تمھارے نزدیک کیا حد ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سنگسار کرنا ہی اُنھون نے انکار کیا کہ توریت مین یون نہین ہے بلکہ چالیس کوڑے مارنا اور مُنھ کالا کرکے گدھے پر پھرانا ہے جبرئیل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی کہ جھوٹ کہتے ہین اور ابن صوریا کہ عالم توریت کا ہے جانتا ہے کہ توریت مین سنگسار کرنا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابن صوریا کو بلایا اور قسم دی کہ توریت مین حد زانی نکاح کرنے والے کی سنگسار ہے یا نہین ابن صوریا نے کہا کہ مین ڈرتا ہون اگر جھوٹ کہون مین تو توریت مجکو جلا دیوے توریت مین سنگسار کرنا ہے لیکن ہمارے عالمون نے واسطے ملاحظہ اشرافت کے چھپایا ہے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ دونون کو مسجد کے دروازے کے پاس سنگسار کرین یُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ یَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِیْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا پھیرتے ہین کلمون توریت کے کو بعد مقرر کرنے اُنکے کے یعنی آیت سنگسار کرنے کی کہتے ہین یہود خیبر کے اگر دیے جاؤ تم اِس حکم کو کہ کوڑے مارنا اور گدھے پر پھیرنا ہے پس لو تم اِس حکم کو اور قبول کرو تم اگر نہ دئے جاؤ تم اس حکم کو اور سنگسار ہی کرنا فرمائے جاؤ تم پس ڈرو تم قبول کرنے اُسکے سے وَمَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَیْـًٔا اور جس کسی کو کہ چاہتا ہے اللہ گمراہی اور رسوائی اور ملا کی اُسکی پس ہرگز مالک نہوگا تو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واسطے دور کرنے عذاب اُسکے کے اللہ سے کسی چیز کو اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ لَمْ یُرِدِ اللّٰهُ اَنْ یُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ لَهُمْ فِی الدُّنْیَا خِزْیٌ وَّلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ وہ گروہ وہ لوگ ہین کہ نہین چاہا اللہ تعالیٰ نے روز ازل مین یہ کہ پاک کرے پلیدی کفر کی سے دل اُنکے واسطے اُنکے دنیا مین رسوائی ہے کہ جزیہ دیوین اور مسلمانون سے ذرین اور واسطے آخرت مین عذاب بڑا ہے کہ دوزخ مین ہمیشہ رہین گے **فائدہ** یہود مین کئی قصے ہوے کہ اپنے قضایا حضرت کے پاس لاتے فیصلے کو وہ سردار یہود آپ نہ آتے بیچ والون کے ہاتھ بھیجتے اور کہہ دیتے کہ ہمارے معمول کے موافق حکم کرین تو قبول رکھو نہین تو نہ رکھو غرض یہ تھی کہ حکم توریت کے خلاف معمول باندھے تھے کہ ایک نبی اگر اُسکے موافق حکم کردے تو ہمکو اللہ کے یہان سند ہو جاوے اور جانتے تھے کہ اُنکو توریت کی خبر نہین جو ہمارا معمول سُنین گے سو حکم کرینگے اللہ تعالیٰ نے حضرت کو خبردار کیا موافق توریت ہی کے

حکم فرمایا اور توریت مین سے ثابت کرکے اُنکو قائل کیا اور ایک قصہ رجم کا تھا کہ وہ منکر ہوے تھے پھر توریت سے قائل کیا اور ایک قصاص کا تھا کہ وہ اشراف اور کم ذات کا فرق کرتے تھے اور توریت مین فرق نہین رکھا سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ۔ سُنوانے والے ہین واسطے جھوٹ باندھنے کے کھانے والے ہین حرام کے یعنی رشوت کے حکم کرنے مین فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـًٔا ۭ پس اگر آوین تیرے پاس تھنیہ چکوانے کو پس تھنیہ چکا تو درمیان اُنکے پار وگردانی کر تو اُن سے اور تھنیہ اُنکا نہ چکا اور اگر روگردانی کرے تو اُسنے پس ہرگز زیان نہ کریگے تجکو کسی چیز سے وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۔ اور حکم کرے تو پس حکم کر تو درمیان اُنکے ساتھ عدل کے تحقیق اللہ دوست رکھتا ہی عدل کرنے والے کو حکم مین **فائدہ** حضرتؐ کے دل مین تردد تھا کہ اُنکے مقدمہ مین نہ بولون تو ناخوش ہون اور اگر اپنے دین پر فیصل کرون تو نا قبول رکھین اور اگر اُنکا معمول جاری رکھون تو عند اللہ غلط ہے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اختیار ہی یا تغافل کرو تو اُنکی ناخوشی کا خطرہ نہین یا حکم کرو تو اپنے دین کے موافق کرو پھر حضرتؐ نے وہی حکم فرمایا اُنکو قائل کرکر وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ اور کیونکر حکم کرینگے تجکو اور حالانکہ نزدیک اُنکے توریت ہے اُسمین حکم اللہ کا ہے سنگسار کرنے کا ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۭ وَمَآ اُولٰۗىِٕكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ۔ پس روگردانی کرتے ہین پیچھے حکم کرنے تیرے کے سے اور نہین ہین یہ گروہ ایمان لانے والے اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ ع وَالْاَحْبَارُ ۔ تحقیق ہم نے اُتارا ہے آسمان سے توریت کو کہ اُسمین راہ دکھانا ہے اور روشنی ہی حکم کرتے تھے ساتھ توریت کے پیغمبر بنی اسرائیل کے کہ فرمانبردار ہوگئے تھے حکم خدا کے واسطے اُن لوگون کے کہ یہودی ہوگئے تھے وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ ۔ اور عالم ربانی اور زاہد اُنکے ساتھ اُس چیز کی کہ طلب نگہبانی کی گئی تھی کتاب اللہ کی سے کہ تغییر اور تبدیل نہ کرین اور تھے اوپر توریت کے شاہد یعنی والی بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَاۗءَ ۚ اور حکم کرتے تھے علماے ربانی اور زاہد اُنکے ساتھ اُس چیز کی کہ طلب نگہبانی کی گئی تھی کتاب اللہ کی سے کہ تغییر اور تبدیل نہ کرین اور تھے اوپر توریت کے شاہد یعنی والی فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ پس نہ ڈرو تم آدمیون سے جاری کرنے احکام حق مین اور ڈرو تم مجھ سے سستی کرنے مین اور نہ خریدو تم ساتھ آیتون میری کے مول تھوڑے کو کہ مال دنیا ہی کا ہی یعنی حکم پر رشوت نہ لو وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۔ اور جو کوئی کہ حکم نہین کرتے ہین ساتھ اُس چیز کے کہ نیچے اُتاری ہی اللہ نے پس وہ گروہ وہی اصل کافرین وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ اور لکھا ہمنے اوپر بنی اسرائیل کی توریت مین کہ تحقیق مارنا ایک آدمی کا بدلے ایک آدمی کے اور آنکھ بدلے آنکھ کے اور ناک بدلے ناک کے اور کان بدلے کان کے اور دانت بدلے دانت کے وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ۭ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ۭ اور زخمون کا بدلہ برابر پس جو کوئی کہ تصدق کرے ساتھ بدلے کے اور معاف کرے پس وہ معاف کرنا دور کرنے والا ہے واسطے گناہون اُسکے کے کہ خدا بخشنے والے کے گناہ معاف کرتا ہے وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۔ اور جو کوئی نہین حکم کرتا ہے ساتھ اُس چیز کے کہ نیچے اُتاری ہی اللہ نے پس وہ گروہ وہی اصل ظالم ہین وَقَفَّيْنَا عَلٰٓي اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۠ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ اور لائے ہم اوپر پیچھے پیغمبرون کے عیسیٰ بیٹے مریم کو درحالیکہ سچ کرنے والا تھا اُس چیز کو کہ آگے اُس سے تھی توریت سے وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۔ اور دی ہمنے عیسیٰ کو کتاب انجیل اُسمین راہ دکھانا تھا اور روشنی تھی اور انجیل موافق تھی واسطے اُس چیز کے کہ آگے اُسکے ہے توریت سے اور راہ دکھانے والی تھی اور نصیحت تھی واسطے پرہیزگارون کے وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ۭ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۔ اور چاہیے کہ حکم کرین علما انجیل کے ساتھ اُس چیز کے کہ اُسمین ہے اور جو کوئی کہ حکم نہین کرتا ہے ساتھ اُس چیز کے کہ نیچے اُتاری ہی اللہ نے پس وہ گروہ وہی دین سے باہر نکلنے والے ہین وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ اور نیچے اُتارا ہمنے طرف تیرے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کو ساتھ سچ کے موافق ہونے والا واسطے اُس چیز کے کہ آگے اُس سے ہے جنس کتاب کی سے اور نگہبان ہے قرآن شریف اوپر اگلی کتابون کے فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاۗءَهُمْ عَمَّا جَاۗءَكَ مِنَ الْحَقِّ ۭ پس حکم کر تو درمیان یہود اور نصارٰی کے سنگسار کرنے سے اور قصاص لینے سے ساتھ اُس چیز کے کہ نیچے اُتاری اللہ نے اور تابعداری نہ کر تو خواہشون اُنکی کی اُس چیز سے کہ آئی تیرے پاس سچ سے لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً واسطے ہر گروہ کے تم مین سے

مقرر کی ہمنے شریعت اور راہ روشن اور اگر چاہتا اللہ البتہ کرتا تم سب کو ایک گروہ اور ایک دین کے وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا
الْخَيْرٰتِ ؕ ولیکن تا یہ کہ آزماوے تمکو اللہ بیچ اُس چیز کے کہ دی ہے تمکو شریعتون نے پس شتابی کرو تم نیکیون کو اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ
بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝ طرف اللہ ہی کے ہوجاے رجوع تمھاری سب کی پس خبر دیوگا تمکو وقت جزا کے ساتھ اُس چیز کے کہ تم اُسمین اختلاف کرتے
تھے دین اور شریعت سے وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ
اِلَيْكَ ؕ اور یہ کہ حکم کر تو درمیان اُنکے ساتھ اُس چیز کے کہ نیچے اُتاری ہے اللہ نے اور نہ تابعداری کر تو خواہشون اُنکی کی اور ڈر اُنسے اس بات سے کہ فتنے
مین ڈالین تجکو بعضے اُس چیز سے کہ نازل کی ہے اللہ نے طرف تیرے اے محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعضے علما یہود کے نے آپس مین تدبیر کی اور مکر
کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاوین اور اُسکو بے راہ کرین اور فریب دیوین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ ای محمدؐ تو جانتا ہے کہ
ہم اشراف اور دانا قوم کے ہین جو ہم تیری متابعت کرینگے تمام چھوٹے اور بڑے یہودیون کے متابعت تیری کرینگے درمیان ہمارے اور قوم ہماری کے مال اور
خون مین جھگڑے ہین اگر موافق مرضی ہماری کے حکم کرے تو پیغمبری تیری کو مانین گے ہم حق تعالیٰ نے اس آیت مین پیغمبر کو منع کیا کہ اُنکی مرضی کے
موافق حکم نہ کر تو فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ؕ پس اگر روگردانی کرین حکم تیرے سے پس جان لے تو کہ
تحقیق چاہتا ہے اللہ یہ کہ پونہچاوے اُنکو عذاب ساتھ بعضے گناہون کے اُنکے دنیا مین اور باقی آخرت مین ہوگا وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ۝
اور تحقیق بہت آدمیون مین سے البتہ باہر نکلنے والے ہین دین سے اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ؕ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝ آیا پس
حکم جاہلیت کے کو ڈھونڈھتے ہین اور حکم توریت کے سے راضی ہوئے اور کون ہے نیک زیادہ اللہ سے از روے حکم کے واسطے گروہ یقین کرنے
والون کے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ ۘ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم نہ پکڑو تم یہود اور نصاریٰ کو دوست اپنے

ع ۱۰ تا ۱۶ فائدہ روایت مین آیا ہے کہ عبادہ بن صامت کو کہ صحابی ہے ساتھ عبداللہ بن ابی کے کہ منافق ہے حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس
وقفہ کافی مین جھگڑا پڑا عبادہؓ نے کہا کہ مجکو یہودیون سے دوستی تھی کہ سختی اور حادثون مین مدد اُنسے لیتا تھا مین آج کے دن ساتھ دوستی خدا اور رسول کے اُنسے
وقف لازم بیزاری کی ہین نے کہ خدا اور رسول صلعم مجکو کفایت ہین عبداللہ نے کہا کہ مین حادثون زمانے کے سے ڈرتا ہون دوستی یہودیون کی سے مجکو چارہ نہین ہے
یہ آیت نازل ہوئی کہ دوستی یہود اور نصاریٰ کی نہ کرو تم بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝
بعضے اُنکے دوست ہین بعضون کے واسطے موافقت اُنکی کے مخالفت ہماری مین اور جو کوئی کہ دوستی کریگا اُنکی تم مین سے پس تحقیق وہ اُنسے ہے مسلمانون
سے نہین ہے تحقیق اللہ سیدھی راہ نہین دکھاتا ہے گروہ ظلم کرنے والون کو کہ دوستی دشمنون اُسکے سے کرتے ہین فَتَرَى الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ
يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ ؕ پس دیکھے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن لوگون کو کہ دلون اُنکے مین بیماری نفاق کی ہے
یعنی عبداللہ بن سلول اور یارون اُسکے کو کہ دوڑتے ہین اور کوشش کرتے ہین دوستی یہودیون کی مین کہتے ہین کہ ڈرتے ہین ہم اس سے کہ پونہچ جاوے
ہمکو گردش زمانے کی اور اسلام عاجز ہوجاوے اور کافر غالب ہوجاوین خدا نے اندیشے اُنکے کو باطل کیا اور فرمایا کہ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ
مِّنْ عِنْدِهٖ ؕ پس قریب ہے اللہ تعالیٰ کہ لاوے فتح پیغمبر کی اور یا لاوے اللہ تعالیٰ کوئی حکم نزدیک اپنے سے کہ قتل یہودیون کا حکم کرے فَيُصْبِحُوْا
عَلٰى مَآ اَسَرُّوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ ۝ پس ہوجاوین منافق اوپر اُس چیز کے کہ چھپایا تھا بیچ ذاتون اپنی کے دوستی یہودیون کی سے اور شک حضرت
محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیغمبری سے پچانے والے فائدہ یعنی منافق کافرون سے دوستی لگائے جاتے ہین کہ ہمپر گردش نہ آجاوی یعنی مسلمان
مغلوب ہوجاوین تو اُنکی دوستی ہمارے کام آوے سو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اب قریب ہے کہ کافر ہلاک ہون یعنی مسلمانون کو اُنپر فتح ہو یا کچھ اور حکم آوے
یعنی کافر ملک سے ویران ہون آخر یہود کو حکم فرمایا جلاوطن کرنے کا وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ
لَمَعَكُمْ ؕ اور کہین مسلمان آپس مین کہ آیا یہ گروہ وہ کوئی ہین کہ قسمین کھاتے تھے ساتھ اللہ کے کوشش قسمون اپنی کے تحقیق وہ البتہ ساتھ تمھارے ہین
آج پردہ اُنکا پھٹ گیا اور معلوم ہوا کہ جھوٹے تھے حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ۝ ناچیز اور باطل ہوگئے عمل اُنکے پس ہوگئے زیان کرنے والے
ثلثہ اربع کہ دنیا مین رسوا ہوے اور آخرت کا ثواب گیا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ اے

وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم جو کوئی کافر ہو جاویگا تم مین سے دین اپنے سے اور مرتد ہو جاویگا پس قریب ہے کہ لاویگا اللہ ایک گروہ کو کہ دوست رکھیگا اُنکو اور وہ دوست رکھین گے اُسکو بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام عرب کافر اور مرتد ہو گئے مگر مکے اور مدینے والے نہوئے حق تعالیٰ نے خبر دی کہ جو کوئی کافر ہو جاویگا دین حق تعالے کا بے مدد گار نہ رہے گا اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۟ تواضع کرنے والے اور مہربان اوپر مسلمانون کے سخت دل اور بے مہر اوپر کافرون کے مراد حضرت ابوبکر صدیق ہین رضی اللہ تعالیٰ عنہ يُجَاهِدُوْنَ اور یار اُن کے مہاجرین اور انصار سے کہ جہاد کیا تھا اوپر مرتدون کے فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ۔ کہ جہاد کرین گے اور کافرون سے لڑین گے اللہ کی راہ مین اور نہ ڈرینگے ملامت کسی ملامت کرنے والے کی سے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ یہ صفتین کہ مذکور ہوئین فضل خدا کا ہے دیتا ہے اُس فضل کو جس کسی کو کہ چاہتا ہے اور اللہ کشادہ کرنے والا دانا ہے اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ۝ نہین ہے دوست تمھارا مگر اللہ تعالیٰ اور پیغمبر اُسکا اور جو کوئی کہ ایمان لائے ہین وہ ایمان لانے والے کہ قائم کرتے ہین نماز کو اور دیتے ہین زکوٰۃ کو جس حال مین کہ رکوع کرنے والے ہین اور یہ آیت حضرت مرتضیٰ علی کی شان مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک بار حجرۂ مبارک سے مسجد مین آئے بعضون کو دیکھا کہ رکوع مین ہین اور بعضون کو سجدے مین دیکھا اور بعضون کو کھڑے دیکھا آنحضرت نے ایک سائل کو دیکھا اور فرمایا کہ کسی نے کچھ دیا تجکو سائل نے انگوٹھی سونے کی یا روپے کی آن حضرت کو دکھائی اور اشارہ کیا حضرت مرتضیٰ علی کی طرف کہ اس رکوع کرنے والے نے رکوع مین دی ہے وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ اور جو کوئی کہ دوست رکھتا ہے اللہ کو اور پیغمبر اُسکے کو اور ایمان لانے والون کو کہ مہاجرین اور انصار ہین پس تحقیق لشکر اللہ کا وہی غالب ہونے والے ہین يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم نہ پکڑو تم اُن لوگون کو کہ پکڑا ہے دین تمھارے کو ٹھٹھا اور کھیل اُن لوگون سے کہ دیے گئے ہین کتاب کو آگے تم سے اور کافرون کو دوست اپنا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ اور ڈرو تم اللہ سے اگر ہو تم ایمان لانے والے ورخدا کے دشمنونسے وہی کہ وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ۔ اور جسوقت پکارتے ہو تم آدمیون کو طرف نماز کے یعنی اذان کہتے ہو پکڑتے ہین کافر اُسکو ٹھٹھا اور کھیل **فائدہ** مدینے مین ایک نصاریٰ تھا کہ جب اذان ہوتی کہتا کہ جل جاوے جھوٹ کہنے والا ایک دن غلام اُسکا آگ گھر مین لایا نصاریٰ ساتھ اہل وعیال اپنے کے سوتا تھا آگ لگی تمام جماعت جو گھر مین تھی جل گئی ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ۝ یہ ٹھٹھا کرنا اُنکا بسبب اسی کے ہے کہ تحقیق وہ گروہ بے عقل ہین قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۔ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ اے یہود اور نصاریٰ نہین بدلہ لیتے ہو تم ہمسے مگر اسواسطے کہ ایمان لائے ہین ہم ساتھ اللہ کے اور جو چیز کہ نازل کی گئی ہے آگے اس سے کہ توریت اور انجیل اور اگلی کتابین ہین وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ اور تحقیق بہت تمھارے مددگار ہین دین سے باہر نکلنے والے قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ۔ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ آیا خبر دون مین تمکو ساتھ بدتر کے اس سے از روے جزا کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے وہ کوئی کہ ہے کہ لعنت کی ہے اللہ نے اُسکو اور غضب کیا ہے اوپر اُسکے وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ۔ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ۝ اور کر دیا اللہ نے بعضون کو اُنمین سے لنگور اور سؤر اور بندگی کی جنھون نے گائے کے بچے کی یا بندگی کی بتون کی یا شیطان کی بندگی وہ گروہ بدتر ہین از روے مکان کے کہ دوزخ ہے اور گمراہ زیادہ ہین سیدھی راہ سے وَاِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ۔ اور جسوقت آتے ہین منافق یہودیون کی تمھارے پاس کہتے ہین ایمان لائے ہم اور حالانکہ اندر آتے ہین ساتھ کفر کے اور وہ تحقیق باہر نکلتے ہین ساتھ کفر کے وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ۝ اور اللہ جل شانہ دانا تر ہے ساتھ اُس چیز کے کہ چھپاتے ہین کفر اور نفاق اور دشمنی مسلمانون کے سے وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۔ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ اور دیکھے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہتون کو انمین سے کہ جلدی کرتے ہین گناہ مین اور ظلم مین اور کھانے اُنکے حرام مین کہ رشوت ہی یا سود البتہ بری چیز ہے کہ عمل کرتے ہین لَوْلَا يَنْهٰهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۔ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝ کیون نہ منع کیا اُنکو علمائے ربانیون نے اور زاہدون نے کہنے اُنکے گناہ کے لفظ سے اور کھانے

اُنکے حرام سے البتہ بُری چیز ہی کہ کرتے ہین وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ط اور کہا یہودیون نے کہ ہاتھ اللہ جل شانہ کا بند کیا گیا ہے مراد بخیلی ہے
فائدہ روایت مین ہے کہ آگے ہجرت آن حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سے یہودیون مدینے کے کو مال اور کشادگی رزق کی بہت تھی جب آنحضرتؐ مدینے مین آئے یہودیون نے انکار اور دشمنی شروع کی حق تعالیٰ نے برکت مال کی اور رزق کی اُنسے دور کی محتاج اور تنگ رزق ہوکر یہ بات بیہودہ کہی کہ ہمکو روزی نہین دیتا ہے ہاتھ اُسکا بند ہے اور مفلس ہے اور حق تعالیٰ نے فرمایا غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ ط بند کیے گئے ہاتھ اُن ہی کے اور لعنت کی گئی اور رحمت الٰہی سے دور ہوے ساتھ اُس چیز کے کہ کہی اُنھون نے بلکہ دونون ہاتھ اللہ جل شانہ کے کھلے ہین خرچ کرتا ہے جس طرح چاہتا ہے اور روزی دیتا ہے جسکو چاہتا ہے وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ط اور البتہ زیادہ کرتی ہے بہتون کو یہودیون مین سے جو چیز کہ نازل کی جاتی ہی طرف تیرے ای محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پروردگار تیرے سے کہ قرآن ہی سرکشی اور کفر کو وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ط اور ڈالا ہمنے درمیان یہودیون کے دشمنی اور بغض کو دن قیامت تک كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ہر بار کہ روشن کیا یہودیون نے آگ دشمنی پیغمبر کی کو واسطے لڑائی کے بجھا دیا اُس آگ کو اللہ تعالیٰ نے کہ آپس مین دشمن ہوگئے وَيَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ فَسَادًا ط وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ اور دوڑتے ہین زمین مین واسطے خرابی اور فتنہ انگیزی کے اور اللہ جل شانہ تعالیٰ دوست نہین رکھتا ہے فتنہ انگیزون کو **فائدہ** یہ یہودین بولنا رواج تھا کہ اللہ کا ہاتھ بند ہوا یعنی ہمپر روزی تنگ ہوئی یہ کفر کا لفظ ہے فرمایا کہ اللہ کا ہاتھ کبھی بند نہین دونون ہاتھ کھلے ہین تہرکا اور مہرکا بیتراب تہرکا ہاتھ کھلا مہرکا اُنپر اور فرمایا کہ اللہ نے اُنمین اتفاق نہین رکھا جب آگ سلگاتے ہین لڑائی کو یعنی فتنہ انگیزی کرتے ہین کہ آپس مین سب کو ملاکر مسلمانون سے لڑین وہ اللہ بجھا دیتا ہے آپس مین پھوٹ جاتے ہین وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ اور اگر تحقیق یہودی اور نصاریٰ ایمان لاتے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور پرہیزگاری کرتے گناہون سے البتہ دور کرتے ہم اُنسے گناہ اُنکے اور البتہ داخل کرتے ہم اُنکو بہشتون نعمتون کی مین وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ط اور اگر تحقیق یہودی اور نصاریٰ قائم رکھتے احکام توریت اور انجیل کے کو اور جو چیز کہ نازل کی گئی ہے طرف اُنکے پروردگار اُنکے سے البتہ روزی کھاتے اوپر سر اپنے کے سے اور نیچے پانون اپنے کے سے یعنی اوپر سے مینہہ برستا اور نیچے سے زمین اُگاتی روزی کشادہ ہوجاتی مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ط وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ۝ بعضے اُنمین سے گروہ ہے میانہ روی کرنے والے اور راستی کرنے والے کہ اوپر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایمان لائے ہین اور بہت اُنمین سے بُری ہے جو چیز کہ کرتے ہین يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ط وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ط اے پیغمبر پونہچا دے تو جو حکم کہ نیچے اُتارا گیا ہے طرف تیرے پروردگار تیرے سے جیسے حکم سنگساری کا اور بدلے کا خون کے اور حکم جہاد کا اور سوائے اسکے اور اگر نہ کیا تو نے تمام پونہچانا پس نہ پونہچایا تو نے احکام اللہ کے کو اسواسطے کہ بعضے حکمون کو نہ پونہچانا ضائع کرتا ہے تمام پونہچانے کو وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اور اللہ بچا دیگا تجکو آدمیون سے کہ کوئی قتل نہ کرسکے گا تجکو تحقیق اللہ عزوجل نہین راہ دکھاتا ہے گروہ کافرون کے کو کہ تیرے اوپر غالب ہوسکین **فائدہ** النسؓ سے روایت ہے کہ راتون کو آن حضرتؐ کی نگہبانی اصحاب کرتے تھے جب یہ آیت نازل ہوئی آنحضرتؐ نے سر مبارک بودار چمڑے کے خیمے سے باہر نکالا اور فرمایا کہ اے آدمیو اُٹھ جاؤ تم اللہ تعالیٰ نے میری نگہبانی کرلی قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَىْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ط کہہ اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے صاحبو کتاب کے نہین ہوتم اوپر کسی چیز کے دین اور ایمان سے جبتک کہ قائم کرو تم احکام توریت اور انجیل کے اور جو چیز کہ نازل کی گئی ہی پروردگار تمہارے کی طرف سے اور وہ ایمان لانا ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ہے اور قرآن کے وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ج اور البتہ زیادہ کرتی ہے بہتون کو یہودیون سے اور نصاریٰ سے جو چیز کہ نازل کی گئی ہے طرف تیرے پروردگار تیرے سے سرکشی اور کفر کو فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ پس غمگین نہو تو اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اوپر سرکشی گروہ کافرون کے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـُٔوْنَ وَالنَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا تحقیق جو کوئی کہ ایمان لائے ہین زبان سے اور جو کوئی کہ یہودی ہین

لازم وقف
ع ۱۰ ۱۳

اور ستارہ پرست ہین اور نصاریٰ ہین جو کوئی اِن سب سے ایمان لایا ساتھ اللہ کے دل سے اور ایمان لایا ساتھ دن قیامت کے اور عمل کیا نیک فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ پس ڈر نہین ہے اوپر اُنکے عذاب سے اور نہ وہ غمگین ہونگے فوت ہونے ثواب سے لَقَدْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَأَرْسَلْنَا إِلَيْهِمْ رُسُلًا ط ہر آئینہ تحقیق لیا تھا ہمنے قول محکم بیٹون یعقوب کے سے کہ توحید کرین اور ایمان اوپر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لاوین اور بھیجا ہمنے طرف اُنکے بہت پیغمبرون کو کہ اول اُنکے موسیٰ علیہ السلام تھے اور آخر اُن کے عیسیٰ علیہ السلام تھے كُلَّمَا جَاءَهُمْ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوَىٰ أَنْفُسُهُمْ فَرِيقًا كَذَّبُوا وَفَرِيقًا يَقْتُلُونَ ۝ ہر بار کہ آیا اُنکو پیغمبر صلعم ساتھ اُس چیز کے کہ نہ چاہتی تھین ذاتین اُنکی تکلیفون شریعت کی سے ایک گروہ پیغمبرون کے کو جھٹلایا اُنھون نے جیسے حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ اور حضرت محمد علیہم السلام اور ایک گروہ کو قتل کرتے تھے وَحَسِبُوا أَلَّا تَكُونَ فِتْنَةٌ فَعَمُوا وَصَمُّوا ثُمَّ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوا وَصَمُّوا كَثِيرٌ مِنْهُمْ ط اور جانا بنی اسرائیل نے کہ نہوگا فتنہ اور بلا ساتھ قتل کرنے پیغمبرون کے پس اندھے ہوگئے دیکھنے حق کے سے اور بہرے ہوگئے سُننے حق کے سے بعد موسیٰ علیہ السلام کے پھر توبہ ظاہر کی اللہ نے اوپر اُنکے عیسیٰ کے بھیجنے سے پس دوسری بار اندھے ہوگئے اور بہرے ہوگئے بہت اُنمین سے وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ۝ اور اللہ دیکھنے والا ہے ساتھ اُس چیز کے کہ عمل کرتے تھے لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَقَالَ الْمَسِيحُ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ط اور البتہ تحقیق کفر کیا جن لوگون نے کہ کہا تحقیق اللہ وہی مسیح بیٹا مریم کا ہے اور کہا عیسیٰ نے کہ اے بنی اسرائیل بندگی کرو تم اللہ کی کہ پروردگار میرا اور تمھارا ہے مین بھی بندہ ہون اور تم بھی بندے ہو إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ ط وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ ۝ تحقیق شان یہ ہے کہ جو کوئی شرک کرتا ہے ساتھ اللہ تعالیٰ کے پس تحقیق حرام کیا ہے اللہ نے اوپر اُسکے بہشت کو اور مکان اُسکا دوزخ ہے اور نہین ہے واسطے ظالمون کے کوئی یاری کرنے والون سے لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ ج البتہ تحقیق کفر کیا جن لوگون نے کہ کہا تحقیق اللہ تیسرا ہے تینون کا **مرقوشیہ** ایک فرقہ ہے نصاریٰ سے کہ اعتقاد کرتے ہین کہ خدائی مشترک ہے درمیان اللہ کے اور عیسیٰ کے اور مریم کے اور اللہ اُن تینون مین سے ایک ہے وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ط وَإِنْ لَمْ يَنْتَهُوا عَمَّا يَقُولُونَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ اور حالانکہ نہین ہے کوئی خدا مگر اللہ تعالیٰ ایک اور اگر باز نہ آوینگے جس چیز سے کہ کہتے ہین البتہ پہنچے گا کافرون کو اُنمین سے عذاب دکھ دینے والا **فائدہ** نصاریٰ مین دو قول ہین بعضے کہتے ہین اللہ یہی تھا جو صورت مسیح مین آیا اور بعضے کہتے ہین تین حصے ہوگیا ایک اللہ رہا ایک روح القدس ایک مسیح یہ دونون صریح کفر ہین کافرون کے حق مین یہی کہیے جو آگے فرمایا أَفَلَا يَتُوبُونَ إِلَى اللَّهِ وَيَسْتَغْفِرُونَهُ ط وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ آیا پس رجوع نہین کرتے ہین تین خدا کہنے سے طرف اللہ کے اور استغفار نہین کرتے ہین اللہ سے اور حالانکہ اللہ بخشنے والا ہے توبہ کرنے والون کو اور مہربان ہے اوپر استغفار کرنے والون کے مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ ج قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ط نہین ہے مسیح بیٹا مریم کا خدا مگر پیغمبر ہے تحقیق گذر گئے آگے اُس سے بہت پیغمبر وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ ط كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ ط اور ماں عیسیٰ علیہ السلام کی بہت سچ بولنے والی اور سچ ماننے والی تھی دونون ماں بیٹے کھانے کو انظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْآيَاتِ ثُمَّ انْظُرْ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ۝ نگاہ کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کیونکر بیان کرتے ہین ہم واسطے اُنکے نشانیان یعنی دلیلین توحید کی پس نظر کر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کہان پھیرے جاتے ہین توحید سے **فائدہ** یعنی اس سے زیادہ کیا نشانی کہ جو شخص کھانا کھاوے اُسے سب حاجت بشری لگے اللہ کی ذات پاک اس لائق کب ہے قُلْ أَتَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ط وَاللَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ کہہ اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نصاریٰ کو کہ آیا بندگی کرتے ہو تم سوائے اللہ کے سے اُس چیز کی کہ مالک نہین ہے واسطے تمھارے نقصان کو اور نہ فائدے کو مراد عیسیٰ علیہ السلام ہین اور اللہ وہی سننے والا جاننے والا ہے قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوا مِنْ قَبْلُ وَأَضَلُّوا كَثِيرًا وَضَلُّوا عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے اہل کتاب نہ زیادتی کرو تم بیچ دین اپنے کے سوائے حق کے یہودی عیسیٰ علیہ السلام کی مذمت کرتے تھے اور نصاریٰ نہایت بزرگی کرتے تھے اور نہ پیروی کرو تم خواہشون ایسی قوم کی کہ تحقیق گمراہ ہوگئے آگے اس سے یعنی باپ دادا اون اپنے کی پیروی نہ کرو وَأَضَلُّوا كَثِيرًا وَضَلُّوا عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ ۝ اور گمراہ کیا بہتون کو اور گمراہ ہوگئے سیدھی راہ سے لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ لِسَانِ دَاوُودَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ط لعنت کیے گئے جو کہ کافر ہوے تھے بنی اسرائیل مین سے اوپر زبان داؤد کے اور

وتقدم　ع ۱۱ ۱۲

عیسیٰ بیٹے مریم کے انجیلیہ والون کو داؤد علیہ السلام نے لعنت کی تھی اور مائدہ والون کو عیسیٰ نے ذٰلِكَ بِمَا عَصَوا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ ۝ یہ لعنت اُنکو سبب بے فرمانی کرنے اُنکے کی تھی اور تھے کہ حد سے گذرتے تھے كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنكَرٍ فَعَلُوهُ ۚ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝ تھے کہ منع نہ کرتے تھے بعضے اُنکے بعضون کو بُرے عمل سے کہ کرتے تھے اُسکو البتہ بُری چیز تھی جو کرتے تھے تَرَىٰ كَثِيرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنفُسُهُمْ أَن سَخِطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خَالِدُونَ ۝ دیکھے تو اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہتون کو اُنمین سے کہ دوستی کرتے ہین کافرون سے البتہ بُری ہے جو چیز کہ آگے بھیجی ہے واسطے اپنے ذاتون اُنکی نے یہ کہ غصہ ہوا اللہ اوپر اُنکے اور بیچ عذاب کے وہ ہمیشہ رہنے والے ہین وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوهُمْ أَوْلِيَاءَ وَلَٰكِنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ ۝ اور اگر ہوتے یہودی کہ ایمان لاتے ساتھ اللہ کے اور پیغمبر اپنے کے کہ موسیٰ ہے اور ایمان لاتے ساتھ اُس چیز کے کہ نازل کی گئی ہے طرف اُسکے نہ پکڑتے کافرون کو دوست اپنے ولیکن بہت اُنمین سے باہر نکلنے والے ہین دین سے لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِينَ آمَنُوا الْيَهُودَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا ۖ اور البتہ پاویگا تو اے محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سخت ترین آدمیون کا ازروے دشمنی کے واسطے مسلمانون کے یہودیون کو اور مشرکون کو وَلَتَجِدَنَّ أَقْرَبَهُم مَّوَدَّةً لِّلَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَىٰ ۚ اور البتہ پاویگا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نزدیک تر آدمیون کا ازروے دوستی کے واسطے مسلمانون کے اُن لوگون کو کہ کہا تحقیق ہم نصاریٰ ہین اسواسطے کہ نصاریٰ نرم دل ہین اور یہودی سخت دل ہین ذٰلِكَ بِأَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيسِينَ وَرُهْبَانًا وَأَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ۝ وہ دوستی نصاریٰ کے ساتھ اس سبب کی ہے کہ بعضے اُنمین سے عالم اور زاہد بندگی کرنے والے ہین اور تحقیق وہ سرکشی نہین کرتے قبول کرنے حق کے سے **فائدہ** علما نے کہا ہے کہ مراد نصاریٰ سے نجاشی بادشاہ حبش کا اور یارُ اُسکے ہین کہ قرآن جعفر طیار سے سُنا اور نرم دل ہوکر مسلمان ہوگئے اور بعضے علما نے کہا ہے کہ جعفر طیار جبوقت حبش سے پھرے نجاشی نے ستر علما بادشاہت اپنی کے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھیجے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے سورۂ یٰسٓ اُنکے آگے پڑھی بہت روئے اور اسلام قبول کیا اور آپس مین کہا کہ قرآن مشابہت تمام رکھتا ہے انجیل سے

الجزء ۷

وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَىٰ أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ

اور جبوقت سُنتے ہین یہ علما نجاشی کے جعفر طیار سے یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُس چیز کو کہ نیچے اُتاری گئی ہے طرف پیغمبر کے دیکھے تو آنکھون اُنکی کو کہ بہتی ہین آنسوون سے اُس چیز سے کہ پہچانا ہے اُنھون نے حق سے يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ ۝ کہتے ہین کہ اے پروردگار ہمارے ایمان لائے ہم پس لکھ تو ہمکو شاہدی دینے والون کے اوپر قرآن کے اور اوپر پیغمبری صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے **فائدہ** روایت مین آیا ہے کہ حبشہ کے لوگون نے نجاشی کو اور ایمان لانے والون کو طعن کیا کہ بغیر دیکھے ایمان لائے تم اُنھون نے کہا جواب مین کہ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَمَا جَاءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۖ وَنَطْمَعُ أَن يُدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصَّالِحِينَ ۝ اور کیا ہی ہمکو کہ ایمان نہ لاوین ہم ساتھ اللہ تعالیٰ اور ساتھ اُس چیز کے کہ آئی ہمکو حق سے یعنی قرآن اور پیغمبر اور لالچ رکھتے ہین ہم یہ کہ داخل کرے ہمکو پروردگار ہمارا بہشت مین ساتھ نیکون کے کہ امت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے فَأَثَابَهُمُ اللَّهُ بِمَا قَالُوا جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِينَ ۝ پس جزا دی اُنکو اللہ تعالیٰ نے ساتھ کہنے اُنکے کے بہشتین کہ جاری ہین نیچے درختون اُنکے سے نہرین ہمیشہ رہنے والے ہین بہشتون مین اور یہی ہے بدلہ نیکی کرنے والون کا وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ۝ ع ۱۱ اور جو کوئی کہ کافر ہوے اور جھوٹ جانا آیتون ہماری کو وہ گروہ صاحب دوزخ کے ہین **شان نزول** تفسیرون مین آیا ہے کہ ایک دن آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر قیامت کی اور ہول اُس دن کا بیان فرمایا دس آدمی اصحابون سے جیسے ابوبکر صدیقؓ اور مرتضیٰ علیؓ اور ابن مسعود و غیرہم عثمانؓ بن مظعون کے گھر مین جمع ہوے اور اتفاق کیا کہ باقی عمرون کو اور رات کو نماز ادا کرینگے اور فرش پر نہ سوئینگے اور گھی اور گوشت نہ کھاوینگے اور عورتون کے پاس نہ جاوینگے اور ترک دنیا کرکے کملی پہن کر جہان گردی کرینگے اور اوپر اُن باتون کے قسمین کھائین یہ خبر آن حضرت کو پہنچی فرمایا کہ مین حکم نہین کیا گیا ساتھ اُن چیزون کے کہ تمنے فکر کیا ہے تحقیق نفس تمھارے کا حق ہے اوپر تمھارے پس روزہ بھی رکھو تم اور افطار بھی کرو تم اور رات کو نماز بھی ادا کرو تم اور خواب بھی کرو تم کہ مین خواب بھی کرتا ہون اور نماز بھی ادا کرتا ہون اور روزہ بھی رکھتا ہون اور افطار بھی کرتا ہون اور گوشت اور گھی بھی کھاتا ہون اور عورتون کے

پاس بھی جاتا ہون جو کوئی روگردانی کر گیا سنت میری سے پس وہ اُمت میری سے نہین ہے یہ آیت نازل ہوئی یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ۝ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم حرام نہ کرو تم اوپر اپنے پاکیزہ اور لذیذ چیزون کو کہ حلال کی ہین واسطے تمھارے اور زیادتی نہ کرو تم حلال کے حرام کرنے مین بتحقیق اللہ دوست نہین رکھتا ہے زیادتی کرنے والون کو وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَیِّبًا ۪ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝ اور کھاؤ تم اُس چیز سے کہ روزی دی ہے تمکو اللہ عزوجل نے حلال پاکیزہ اور ڈرو تم اُس اللہ تعالیٰ سے کہ تم ساتھ اُسکے ایمان لانے والے ہو بعد نازل ہونے اس آیت کے قسم کھانے والون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے پوچھا کہ اب کیا کرین ہم یہ آیت نازل ہوئی کہ لَا یُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِیْٓ اَیْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ یُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَیْمَانَ ۚ نہین پکڑتا ہے تمکو اللہ تعالیٰ ساتھ لغو کے بیچ قسمون تمھاری کے ولیکن پکڑتا ہے اللہ تعالیٰ تمکو ساتھ اُس چیز کے کہ باندھا تمنے قسمون کو کہ زبان سے کہا اور دل مین قصد کیا قسم لغو امام شافعیؒ کے نزدیک وہ ہے کہ بغیر قصد دل کے زبان سے کہے کہ واللہ اور امام اعظم کے نزدیک وہ ہے کہ گمان کر کے قسم کھاوے کہ یون ہے اور اُس طرح نہو وہی قسمون کا مواخذہ نہین ہے اور جو قسم قصد دل سے کھاوے بدلہ اُسکا آگے فرمایا ہے فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِیْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِیْكُمْ پس بدلہ توڑنے قسم کا کھانا دینا دس غریبون کا ہے میانہ اُس کھانے سے کہ کھلاتے ہو تم گھر کے لوگون اپنے کو یعنی نہ اعلیٰ ہو اور نہ ادنیٰ ہو اور وہ دو سیر گیہون یا چار سیر جو ہر غریب کو ہین اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ ؕ یا کپڑا پہنا دینا دس غریبون کو نزدیک امام اعظم کے ایسا کپڑا ہو کہ اُسمین نماز ادا کر سکے جیسے کرتا اور ازار یا چادر اور ازار اگر عورت کو دیوے اور مرضی بھی زیادہ کرے یا بدلہ قسم کا آزاد کرنا ایک غلام کا ہے امام شافعیؒ کے نزدیک غلام مسلمان ہووے اور امام اعظم کے نزدیک سلامت بے عیب ہووے مسلمان ہو یا کافر ہو فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ ؕ پس جو کوئی نہ پاوے ان تین چیزون سے پس اوپر اُسکے روزے رکھنے ہین تین دن کے پے در پے امام شافعیؒ کے نزدیک پے در پے کی شرط نہین ہے ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَیْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ؕ وَاحْفَظُوْٓا اَیْمَانَكُمْ ؕ یہ جوڈ کور ہوا بدلہ قسمون تمھاری کا ہی جبوقت قسم کھا کر توڑو تم اور نگاہ رکھو تم قسمون اپنی کو توڑنے سے یا زبانون کو نگاہ رکھو کہ قسم کھا وَكَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ واسطے تمھارے آیتون اپنی کو شاید کہ شکر کرو تم اوپر نعمت سکھانے قرآن کے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم سوائے اسکے نہین ہے کہ شراب اور تمام نشے کی چیزین اور جوا یعنی گوٹین اور پانسے اور بُت قائم کیے گئے دیوارین اور تیر فال دیکھنے کے یہ تمام چیزین پلیدی ہین آرائش اور وسواس شیطان کے سے فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ پس پرہیز اور کنارہ کرو تم اُن پلیدیون سے کہ شاید تم چھوٹو اُن پلیدیون سے اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ سوائے اسکے نہین ہے کہ چاہتا ہے شیطان یہ کہ ڈالے درمیان تمھارے دشمنی اور بغض کو بیچ شراب کے اور کھیلنے جوے کے وَیَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۝ اور چاہتا ہے شیطان کہ بند کرے تمکو ذکر اللہ جل شانہ تعالےٰ کے سے اور نماز سے پس آیا ہو تم باز آنے والے **فائدہ** شراب جس چیز کا پانی سڑائے کہ نشہ لانے لگے وہ تھوڑا اور بہت حرام ہے اور نجس ہے باقی جو چیز نشہ لاوے اور سڑی نہو وہ نجس نہین لیکن حرام ہے اور جوا شرط بدنا کسی چیز پر جسمین جیت اور ہار ہو وہ محض حرام ہے اور ایک طرف کی شرط حرام نہین باقی جو کھیل کہ اُنمین شرط بدنی رواج ہے اگر بغیر شرط کھیلے تو جوا نہو الیکن یہ کہ شیطان اِس بہانے سے روکتا ہے اللہ کی یاد سے اور نماز سے سو ہو وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ اور حکم رکھو اللہ تعالیٰ کی اور فرمانبرداری کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چھوڑنے شراب کے مین اور ڈرو تم مخالفت اللہ اور پیغمبر کی سے فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ۝ پس اگر روگردانی کی تمنے امر اور نہی خدا کی سے پس جان لو تم کہ تحقیق نہین ہے اوپر پیغمبر ہمارے کے مگر پہونچا دینا حکم کا ظاہر **فائدہ** روایت مین آیا ہے کہ جبوقت حرام ہونے شراب کے آیت آئی بعضے اصحاب نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلعم بھائی ہمارے کہ شراب پیتے تھے زندہ ہین اور بعضے مر گئے ہین حال اُنکا کیا ہے یہ آیت نازل ہوئی کہ لَیْسَ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِیْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ نہین ہے اوپر اُن لوگون کے کہ ایمان لائے اور عمل کیے نیکیون کے گناہ بیچ جس چیز کے کہ کھائے آگے حرام ہونے شراب کے سے جبوقت کہ پرہیز کیا شرک سے اور ایمان لائے اور عمل کیا نیکیون کا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ پس پرہیز کیا حرام سے اور ایمان لائے پھر پرہیز کیا بری چیزون سے اور نیکی کی اور اللہ دوست رکھتا ہے

ع ۱۲

نیکی کرنے والون کو **فائدہ** روایت ہے کہ سال حدیبیہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے قصد عمرے کا کیا تھا جانور شکاری غلبہ کر کر درمیان لشکر مسلمانون کے اور اسباب اُنکے کے آتے تھے اور مسلمانون نے احرام عمرے کا باندھا تھا شکار نہ کر سکتے تھے یہ آیت نازل ہوئی یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَیَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَیْءٍ مِّنَ الصَّیْدِ تَنَالُهٗۤ اَیْدِیْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم البتہ آزماتا ہے تمکو اللہ عزوجل ساتھ کسی چیز کے شکار سے کہ پونہچے ہین اُس شکار کو ہاتھ تمھارے جیسے چھوٹا شکار اور پونہچے ہین اُسکو نیزے تمھارے مانند بڑے شکار کے یہ آزمانا اس واسطے ہے کہ لِیَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ یَّخَافُهٗ بِالْغَیْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ تا جانے اللہ عزوجل اُس کسی کو کہ ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ سے بغیر دیکھے پس جو کوئی کہ زیادتی کریگا پیچھے اس آزمانے کے پس واسطے اُسکے عذاب ہی دُکھ دینے والا **فائدہ** نیزے کا نام لیا اسمین سب ہتھیار داخل ہوے پھر یہ جو دو طرح ذکر کیا ہاتھ سے اور ہتھیار سے اسواسطے کہ احرام مین سے دونون طرح شکار کو مارنا یکسان ہے دور سے ہتھیار مارا یا ہاتھ سے صحیح وسلامت پکڑ لیا پھر ذبح کیا اور طریق ذبح مین ان دونون کا فرق ہے دور سے مارا تو جہان زخم لگ کر مرگیا حلال ہوا اور سلامت پکڑ لیا تو مواشی کی طرح ذبح کرنا چاہیے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّیْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ۭ اے ایمان لانے والو نہ قتل کرو تم شکار کو جس حال مین کہ احرام حج کا یا عمرہ کا باندھنے والے ہو تم امام اعظم کے نزدیک جانور بھاگنے والا ہو خلق سے اور امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک جانور جنگلی ہو کہ گوشت اُسکا حلال ہو اور تمام مذہبون مین کتا کٹنا اور بھیڑیا اور مردار خوار اور کوا اور سانپ اور بچھو شکار مین داخل نہین ہین اُنکا مارنا محرم کو جایز ہے وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ اور جو کوئی قتل کرے شکار کو تم مین سے حالت احرام کی مین جان کر کہ مین محرم ہون اور شکار میرے اوپر حرام ہے پس اوپر اُسکے واجب ہے بدلہ مانند اُس چیز کے کہ قتل کیا ہے چارپایون سے مانند اونٹ اور گائے اور بکری کے یَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْیًۢا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ کہ حکم کرین ساتھ اُس جانور کے دو مرد عدل کرنے والے دانا تم مین سے کہ کونسا جانور مانند اُسکے ہوتا ہے درحالیکہ وہ جانور بدلے کا قربانی ہو پونہچنے والے کعبے کے کہ کعبے مین لیجا کر ذبح کرین اور تصدق مسکینون کی کرین اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِیْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِیَامًا یا اوپر اُسکے واجب ہے بدلہ اُس قتل شکار کا کھانا دینا فقیرون کا یا برابر اُس کھانے کے روزے رکھنے ہین لِیَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ تا بہ چکھے احرام مین شکار کرنے والا عذاب کام اپنے کا لازم ہونے بدلے کے سے معاف کیا اللہ نے اُس چیز سے کہ گذری جاہلیت مین **فائدہ** محرم نے جو قتل شکار کا کیا مانند اُسکے ایک جانور قربانی کرے امام شافعیؒ کے نزدیک مانند ہونا پیدایش مین اور صورت مین ہی جیسے اگر شتر مرغ شکار کیا ہے اونٹ کی قربانی کرے اور گورخر کے بدلے گائے اور ہرن کے بدلے بکری اور امام اعظمؒ کے نزدیک قیمت شکار کا جانور قربانی کرے وَمَنْ عَادَ فَیَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝ اور جو کوئی پھر کریگا ایسا کام پس بدلہ لیگا اُس سے اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ غالب صاحب بدلے کا ہے **فائدہ** مسئلہ یون ہے کہ اگر احرام مین شکار پکڑے تو فرض ہے کہ چھوڑ دے اور اگر مارے تو اسقدر قیمت کا ایک جانور لیکر مواشی مین سے بکری یا گائے یا اونٹ وہ کعبے تک پونہچا کر ذبح کرے اور آپ نہ کھاوے یا اُس میت کا اناج لیکر محتاجون کو کھلاوے ہر محتاج کو دو سیر گیہون یا جتنے محتاجون کو پونہچتا اسقدر روزے رکھے اور قیمت ٹھہراوین دو مسلمان معتبر اُحِلَّ لَكُمْ صَیْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّیَّارَةِ ۚ حلال کیا گیا ہے واسطے تمھارے شکار دریا کا اور طعام دریا کا کہ مچھلیان ہین واسطے فائدہ مندی تمھاری کے اور فائدہ مندی مسافر کے کہ مچھلیان خشک توشہ کرتا ہی وَحُرِّمَ عَلَیْكُمْ صَیْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ؕ اور حرام کیا گیا ہے اوپر تمھارے شکار جنگل کا جبتک کہ احرام باندھے ہو تم وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ اور ڈرو تم اللہ عزوجل سے کہ طرف اُسی کے جمع کیے جاؤ تم **فائدہ** احرام مین دریا کا شکار یعنی مچھلی حلال ہے اور دریا کا کھانا یعنی جو مچھلی پانی سے جدا ہو کر مرگئی اُسنے نہین پکڑی وہ بھی حلال ہے فرمایا کہ یہ تمھارے فائدے کو رخصت دی پھر کوئی نہ سمجھے کہ حج کے طفیل سے حلال ہے فرمایا کہ اور سب مسافرون کے فائدے کو مچھلی اگرچہ تالاب مین ہو وہ بھی شکار دریا ہے یہ حکم شکار کا معلوم ہوا احرام کے اندر اور احرام مین قصد ہے کعبے کا اُس شہر کے اور گرد و پیش مین ہمیشہ شکار مارنا حرام ہے بلکہ شکار کو ڈرانا اور بھگانا بھی جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ قِیٰمًا لِّلنَّاسِ مقرر کیا ہے اور بنایا ہے اللہ نے کعبے کو گھر باحرمت واسطے قائم کرنے کام آدمیون کے دین مین وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْیَ وَالْقَلَآئِدَ ؕ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ اور مقرر کیا ہے مہینون حرام کے کو قوام واسطے آدمیون کے اور قربانی کو اور پٹہ گلے مین جانورون کے تا یہ کہ جانو تم کہ تحقیق اللہ جانتا ہے جو چیز کہ ہیچ

آسمانون کے ہے اور جو چیز کہ بیچ زمینون کے ہے اور اللہ ساتھ تمام چیزون کے جاننے والا ہے **فائدہ** عرب کا ملک بے حاکم تھا ہمیشہ اُس مین جنگ اور فتنہ رہتا مگر بزرگی کعبہ اُنپر ثابت تھی ماہ حرام مین امن ہوتا اسمین ہر کوئی سفر کرتا اپنا مطلب حاصل کرلاتا اور قربانی کے ساتھ قافلہ گذر جاتا اس طرح گذران چلتی تھی اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ جان لو تم کہ تحقیق اللہ سخت عذاب ڈالنے والا ہی بے فرمانون کو اور تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہی پرہیزگارون کا مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ نہین ہی اوپر پیغمبر محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مگر پونہچا دینا اور اللہ جانتا ہی جو چیز کہ ظاہر کرتے ہو تم اور جو چیز کہ چھپاتے ہو تم ایمان اور کفر سے قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ برابر نہین ہے پلید اور پاک اور اگر چہ تعجب مین لاوے تجکو بہت ہونا پلیدی کا فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ع پس ڈرو تم اللہ سے اے صاحبو عقلون کے شاید کہ عذاب سے چھوٹو تم **فائدہ** ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل ہے کہ ایک قوم جاہلون کی آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے سوال کرتے تھے ٹھٹھا کرنے کو ایک نے پوچھا کہ باپ میرا کون ہے دوسرے نے پوچھا کہ اونٹ میرا گم ہوا ہے کہان ہی یہ آیت آگے کی نازل ہوئی کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ اے ایمان لانے والو نہ پوچھو تم پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُن چیزون سے کہ اگر ظاہر کی جاوین واسطے تمھارے غمگین کرے تمکو وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ اور اگر پوچھوگے تم اُن چیزون سے جسوقت کہ نازل کیا جاتا ہی قرآن ظاہر کی جاوینگی واسطے تمھارے عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ معاف کیا اللہ تعالی نے اُن چیزون سے یعنی چھوڑ دیا اُن چیزون کو اور مذکور نہ کیا اور تکلیف اُن چیزون کی بندون کو نہ دی تم بھی چھوڑ دو مذکور نہ کرو اور اللہ تعالی بخشنے والا برداشت کرنے والا ہے قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ تحقیق پوچھا تھا اُن چیزون سے ایک گروہ نے آگے تمسے مانند ثمود کے کہ اونٹنی طلب کی تھی اور مانند قوم عیسیٰ کے کہ خوانچہ آسمان سے طلب کیا تھا پس ہوگئے ساتھ اُسکے اور شامت اُسکی کے کافر یعنی معجزہ دیکھا اور ایمان نہ لائے وہی سبب عذاب اُنکے کا ہوا **فائدہ** یعنی آپ سے نہ پوچھو کہ یہ چیز روا ہی یا نہین یہ کام کرین یا نہ کرین بلکہ جو فرمایا اُسپر عمل کرو جو نہ فرمایا اُسکو معاف جانو اسمین دین آسان رہے اور جو ہر بات کا جواب آوے تو دین تنگ ہو جاوے پھر عمل نہ کرسکو جیسے اگلے نہ کرسکے پھر کفر کی رسمین بتائین کہ پوچھنے کی حاجت نہین جو اللہ تعالی نے نہ فرمایا وہ بے اصل ہے اور اسی طرح بے فائدہ باتین پوچھنی کسی نے پوچھا میرا باپ کون تھا یا میری عورت گھر مین کس طرح ہے اگر پیغمبر جواب دے تو شاید برا جواب آوے اور پشیمان ہو مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ مقرر نہین کیا اللہ تعالی نے کسی اونٹ کان پھاڑے ہوئے سے حرام اور نہ کسی اونٹنی چرنے والی آزاد سے اور نہ کسی بکری سے کہ بھائی اپنے سو ملی ہوا اور نہ اونٹ حمایت کرنے والا پیٹھ اپنی کا **فائدہ** روایت مین آیا ہے کہ عمرو بن یحیی نے سات قبیلون عرب کے کو کہ ایک اُن قبیلون کا قریش تھا دین جاہلیت کی طرف بلایا یا اور اسماعیل کے دین سے پھیر کر ساتھ بت پرستی کے خواہش دلائی کہ جسوقت اونٹنی پانچ پیٹ جنتی پانچوان اگر نر ہوتا کان اُسکا چیرتے اور رسوائی اور بوجھ لادنا اور بال کترنا منع کرتے اور کوئی گھانس کھا جاوے یا پانی پی جاوے منع نہ کرتے تھے اور اُسکو **بحیرہ** کہتے تھے اور اگر کوئی بیمار ہوتا یا مسافر ہوتا واسطے شفا اُسکی کے اور آنے مسافر کے کہتے کہ یہ اونٹنی آزاد چرنے والی ہے جیسے بحیرہ تھا اور اُسکو **سائبہ** کہتے تھے اور جو بکری کہ سات پیٹ جنتی سا تویں اگر مادہ ہوتی کہتے کہ یہ ہماری ہی اور اگر نر ہوتا کہتے کہ یہ بتون ہمارے کا ہے اُسکو ذبح کرتے اور اگر نر اور مادہ دونون ہوتے نر کو ذبح کرتے اور مادہ کو نہ کرتے اور کہتے کہ یہ مل گئی طرف بھائی اپنے کے اور اُسکو **وصیلہ** کہتے اور جو اونٹ کہ دس اونٹنیون کو حمل دار کرتا کہتے کہ حمایت کی اُسنے پیٹھ اپنی کو اور سواری اوپر اُسکے نہ کرتے اور کسی پانی اور گھانس سے منع نہ کرتے اُسکو **حام** کہتے تھے اور زمانہ عمرو بن یحیی کے سے تا زمانہ آن حضرت صلعم یہ ساتون قبائل اوپر اپنی روش کے تھے اور کہتے تھے کہ ہمکو خدائے تعالی نے اس دین کا حکم کیا ہے حق تعالی نے اوپر رد اُنکے یہ آیت نازل کی وَلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ولیکن جو لوگ کہ کافر تھے جوڑتے تھے اوپر اللہ عزوجل کے جھوٹ کو مانند عمرو بن یحیی کے اور بہت اُنکے نہ جانتے تھے حلال اور حرام کو وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا اور جسوقت کہا جاتا ہی اُنکو کہ آؤ تم طرف اُس چیز کے کہ نازل کی ہی اللہ تعالی نے حکم حلال اور حرام کے سے اور آؤ تم طرف پیغمبر کے کہتے ہین کفایت ہے ہمکو جو چیز کہ پایا ہے

ہمنے اوپر اُسکے باپ دادون اپنے کو اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ۝ آیا تابعداری باپ داداؤن کی کرینگے کا فر اور اگرچہ تھے باپ دادا اُنکے کہ نہ جانتے تھے کسی چیز کو اور جاہل تھے اور راہ سیدھی نہ پاتے تھے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ۭ اے ایمان لانے والو لازم پکڑو تم اصلاح کرنی ذاتون اپنی کو نقصان نہ کریگا تمکو جو کوئی کہ گمراہ ہوا جبوقت ہدایت پائی تمنے **فائدہ** مسلمان کافرون کا غم کھاتے تھے کہ ایمان کیون نہین لاتے ہین یہ آیت نازل ہوئی کہ تم اپنی ذاتون کو نگاہ رکھو گمراہی کافرون کی تمکو ضرر نہ کریگی اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ طرف اللہ ہی کے ہے بازگشت تمھاری سب کی پس خبر دیگا تمکو ساتھ اُس چیز کے کہ عمل کرتے ہو تم يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم بعضے احکامون سے شاہدی ہے درمیان تمھارے جبوقت حاضر ہووے تمکو ایک سے موت شاہد ہووین وقت وصیت کے دو آدمی صاحب عدل کے تم مین سے یعنی ناتے دارون سے **فائدہ** روایت مین ہے کہ تمیم داری اور عدی کہ انصاری تھے دونون نے قصد سوداگری کا طرف شام کے کیا اور ایک غلام عمرو بن عاص کا بدیل نام ساتھ اُسکے تھا جبوقت ولایت شام کی مین پونہچے بدیل بیمار ہوا اور جو اسباب کہ نقد اور جنس سے تھا سب کو ایک کاغذ پر لکھا اور درمیان اسباب کے رکھ دیا بیماری اُسکی سخت ہوئی تمیم داری کو اور عدی کو وصیت کی کہ اسباب میرا اقربا میرے کو پونہچاؤ اِن دونون نے پیچھے مرنے اُسکے کے اسباب اُسکا کھولا اور ایک باسن چاندی کا کہ اوپر اُسکے سونے کے نقش تھے باہر نکال لیا اور باقی اسباب مدینے مین گھر اُسکے پونہچایا وارثون اُسکے نے جو کھولا اور کاغذ کو پڑھا دیکھا کہ باسن چاندی کا نہین ہے تمیم اور عدی سے پوچھا اِن دونون نے انکار کیا پس قضیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا یہ آیت نازل ہوئی اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ ۭ یا دو آدمی شاہد ہون سوائے تمھارے سے کہ ہستد و مطیع الاسلام ہین اگر تم چلو بیچ زمین کے پس پونہچے تمکو مصیبت موت کی تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى بند کرو تم اُن دونون شاہدون کو پیچھے نماز عصر کی کے پس قسم کھاوین دونون خدا کی اگر شک کرو تم بیچ اُن کے کہ نہین خریدتے ہین ہم ساتھ اس قسم کے مول تھوڑے کو کہ مال دنیا کا ہے یعنی واسطے طمع مال مردے کے جھوٹی قسم نہین کھاتے ہم اگرچہ شاہدی دیا گیا ناتے دار ہمارا ہووے وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللّٰهِ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ۝ نہین چھپاتے ہین شاہدی اللہ کی کو تحقیق ہم اگر چھپاوین شاہدی کو اسوقت البتہ ہووین ہم گنہگارون سے **فائدہ** حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمیم اور عدی کو بعد نماز عصر کے منبر کے پاس قسم دلائی اُن دونون نے قسم کھائی کہ ہمنے بدیل کا مال نہین لیا اور یہ قسم بیچ کھاتے ہین ہم آنحضرت نے فرمایا کہ اسنے ہاتھ اُٹھاوین پیچھے اُس باسن کو ان دونون کے ہاتھ مین پایا وارثون بدیل کے نے بہت قضیہ کیا اِن دونون نے کہا کہ ہمنے یہ باسن بدیل سے خریدا ہے پھر قضیہ آنحضرت کے پاس آیا اور آیت نازل ہوئی کہ فَاِنْ عُثِرَ عَلٰٓى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّآ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا پس اگر خبر پائی جاوے اوپر اُسکے کہ تحقیق وہ دونون گواہ لائق ہوے ہین گناہ کو بسبب خیانت کے پس دو شاہد دوسرے کھڑے ہووین مقام اُن دونون کے مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَآ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَآ ۚ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اُن لوگون سے کہ لائق ہے اوپر اُنکے دو شاہد لائق تر اور بہتر یعنی وارثون میت کے سے پس قسم کھاوین ساتھ اللہ کے کہ البتہ شاہدی ہم دونون کی لائق زیادہ اور سچ ہے شاہدی دو سہلون کی سے اور ظلم نہین کیا ہمنے تحقیق ہم اگر ظلم کرین ہووین ہم اُس وقت البتہ ظلم کرنے والون سے **فائدہ** پس آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عمرو عاص اور مطلب بن ابی وداعہ کھڑے ہووین اور قسم کھاوین بعد نماز عصر کے کہ یہ باسن حق بدیل کا ہے اور اُن دونون نے چوری کی ہے پس آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ باسن بدیل کے وارثون کو دیا ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰي وَجْهِهَآ اَوْ يَخَافُوْٓا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ ۭ یہ حکم نزدیک زیادہ ہے ساتھ اسکے کہ لاوین شاہدی کو اوپر صورت اُس شاہدی کے کہ وہ بیچ ہے اَوْ یخافوا آن ترد ایمان بعد ایمانہم اور نزدیک ہے ساتھ اُسکے کہ ڈرین اس سے کہ رد کی جاوین قسمین اوپر مدعیون کے بعد قسمون انکی کے کہ کھائین ہین اُنھون نے اور مدعی قسم کھاوے اور یہ ساتھ ظہور چوری کے اور جھوٹی قسم کے رسوا ہووین وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ اور ڈرو تم اللہ تعالیٰ سے جھوٹی قسمون مین اور سنو حکم خدا کا اور اللہ سیدھی راہ نہین دکھاتا ہے گروہ بدکارون کو کہ چور اور جھوٹی شاہدی دینے والے ہین ع ۱۴ ۴ يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ۭ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝ یاد کرو اُسدن کو کہ جمع کریگا اللہ عزوجل تمام پیغمبرون کو پس کہیگا

اللہ تمکو کیا چیز قبول کیے گئے تم یعنی امت نے تمکو کیا قبول کیا کہین گے پیغمبر کہ کچھ علم نہین ہے ہمکو مقابلہ علم تیرے کے تحقیق تو توہی ہے بہت جاننے والا ہی چھپی ہوئی چیزون کا تو جانتا ہے کہ ہم کو کیا قبول کیا امت نے **فائدہ** یہ اللہ صاحب پوچھے گا کافرون کے سُنانے کو کہ مین نے تمکو جنکی طرف بھیجا تھا اُنھون نے قبول کیا یا نہ کیا اور پیغمبر حوالہ رکھین گے اللہ کے علم پر کہ ہمکو دل کی خبر نہین ظاہر کی ہے یہ اُنکو سُنا یا جو مغرور ہین پیغمبرون کی شفاعت پر تا معلوم کرین کہ اللہ کے آگے کوئی کسی کے دل پر گواہی نہین دیتا اور کوئی کسی کی شفاعت نہین کرتا اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ وقف لازم یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبوقت کہا اللہ نے کہ اے عیسیٰ بیٹے مریم کے یاد کر تو نعمت میری کو کہ اوپر تیرے ہے اور اوپر مان تیری کے ہے اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ جبوقت قوت دی مین نے تجکو ساتھ جبرئیل کے یا ساتھ انجیل کے باتین کہین تو نے آدمیون سے بیچ گود کے کہ وہ معجزہ اور بیچ عمر بال سیاہ و سفید ہونے کے یعنی کلام تیرے لڑکا پن مین اور کہولت مین برابر ہے اس آیت سے دلیل پکڑتے ہین علما اوپر نیچے اُترنے عیسیٰ علیہ السلام کے آگے قیامت سے وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ اور یاد کر اے عیسیٰ علیہ السلام جبوقت سکھایا مین نے تجکو خط لکھنا اور سمجھنا چیزون کا اور معنی اور حقیقتین توریت اور انجیل کی وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِيْ اور یاد کر اے عیسیٰ علیہ السلام جبوقت کہ بناتا تھا تو کیچڑ سے مانند صورت جانورون کے یعنی چمگادڑ کے ساتھ حکم میرے کے پس پھونک مارتا تھا تو بیچ اُسکے پس ہو جاتا تھا اُڑنے والا ساتھ حکم میرے کے یعنی جانور زندہ ہو جاتا تھا وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ اور چنگا کرتا تھا تو اندھے مادر زاد کو اور کوڑھی کو ساتھ حکم میرے کے وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ ۚ اور یاد کر جبوقت باہر نکالتا تھا تو مردون کو قبرون سے ساتھ حکم میرے کے وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ اور یاد کر جبوقت بند کیا مین نے بنی اسرائیل کو تجھ سے کہ قصد قتل تیرے کا کرتے تھے جبوقت آیا تو اُنکے پاس ساتھ معجزون کے پس کہا کافرون نے اُنمین سے کہ نہین ہے یہ جنگا کرنا اندھے کا اور کوڑھی کا اور زندہ کرنا مُردون کا مگر جادو ظاہر کہ اوپر کسی کے چھپا نہین ہے وَاِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِيْ وَبِرَسُوْلِيْ ۚ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ۝ یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جبوقت حکم کیا مین نے زبان عیسیٰ کی سے طرف حواریون کے کہ یار عیسیٰ علیہ السلام کے تھے یہ کہ ایمان لاؤ تم ساتھ میرے اور ساتھ پیغمبر میرے کے کہ عیسیٰ ہے کہا حواریون نے کہ ایمان لائے ہم اور شاہد رہ تو اے عیسیٰ ساتھ اسکے کہ تحقیق ہم مسلمان ہین اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ۭ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبوقت کہا یارون عیسیٰ کے نے کہ اے عیسیٰ بیٹے مریم کے آیا طاقت رکھتا ہے پروردگار تیرا اور دعا تیری قبول کرتا ہے ساتھ اسکے کہ نیچے اُتارے اوپر ہمارے خوانچہ کھانے کا آسمان سے قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا کہا عیسیٰ علیہ السلام نے کہ ڈرو تم اللہ تعالیٰ سے اور ایسے سوال نہ کرو اگر ہو تم ایمان لانے والے ساتھ قدرت اللہ تعالیٰ کے اور پیغمبری میری کے کہا حواریون نے کہ ہم قدرت مین شک نہین کرتے ہین لیکن چاہتے ہین ہم کہ کھاوین ہم کھانا اُس خوانچے سے اور آرام اور یقین پکڑین دل ہمارے وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ اور جانتے ہین ہم کہ تحقیق سچ کہا تھا تو نے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ سے مانگو تم دیتا ہے اور ہوین ہم اوپر خوانچے کے شاہدی دینے والون سے **فائدہ** ابن عباسؓ سے نقل ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے کہا کہ تیس دن روزے رکھو تم اُسوقت جو خدا سے چاہو تم مانگو حواریون نے تیس روزے رکھے اور کہا کہ اے عیسیٰ جبکا کام ہم کرتے تھے کھانے کو دیتا تھا ہمکو اب ہمنے کام خدا کا کیا ہے واسطے ہمارے کھانے کو خدا سے مانگ تو حضرت عیسیٰؑ نے لباس پشمینے کا پہنا اور دعا کی جیسے حق تعالیٰ نے فرمایا ہے قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ کہا عیسیٰ بیٹے مریم کے نے کہ یا اللہ عزوجل اے پروردگار ہمارے نیچے اُتار تو اوپر ہمارے خوانچہ کھانے کا آسمان سے کہ ہووے وہ خوانچہ واسطے ہمارے عید یعنی خوشی واسطے اول کے لوگون ہمارے کے اور واسطے آخر کے لوگون کے اور نشانی ہووے کمال قدرت کی طرف تیری سے اور روزی دے تو ہمکو اور تو بہترین روزی دینے والون کا ہے قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّيْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ کہا اللہ تعالیٰ نے کہ تحقیق مین نیچے اُتارنے والا ہون خوانچے کا اوپر تمھارے پس جو کوئی کفر کریگا پیچھے اُتارنے خوانچے کے تم مین سے پس تحقیق مین عذاب کرونگا اُسکو ایسا عذاب کہ نہ عذاب کیا

ہوگا مین نے وہ عذاب کسی کو عالم کے لوگون سے **فائدہ** روایت مین آیا ہے کہ دو بادل اوپر تلے اور بیچ مین خوانچہ اوپر اُسکے خوان پوش مرغ آسمان سے نیچے آیا اور حواریون کے آگے گرا حضرت عیسیٰ علیہ السلام روئے اور کہا کہ یا اللہ مجکو شکر کرنے والون سے کر اور کہا کہ یا اللہ اس خوانچے کو رحمت کر اور عذاب نہ کر پھر وضو کیا اور نماز پڑھی اور روئے اور کہا بسم اللہ خیر الرازقین خوان پوش اُٹھایا اوپر خوانچے کے مچھلی بھنی ہوئی بے خار اور بے پوست تھی اور گھی ٹپکتا تھا سر کی طرف سے سلونی اور دُم کی طرف سے سرکہ اور آس پاس خوانچے کے طرح طرح کے سبزے سوائے گندھنے کے اور پانچ گردے روٹیون کے اوپر ایک کے زیتون تھا اور اوپر دوسرے کے شہد اور اوپر تیسرے کے گھی اور اوپر چوتھے کے پنیر اور اوپر پانچوین کے گوشت خشک شمعون نے کہا کہ یا روح اللہ یہ کھانا دنیا کا ہے یا آخرت کا ہے حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ دونون کا نہین ہے بلکہ حق تعالیٰ نے قدرت سے پیدا کیا ہے کھاؤ جو کچھ مانگا تھا تسے اور شکر کرو تا نعمت زیادہ ہووے حواریون نے کہا کہ یا روح اللہ اگر بیچ اسکے اور نشانی دکھا دے تو یقین زیادہ کرین ہم حضرت عیسیٰ نے مچھلی بھنی ہوئی کو کہا کہ زندہ ہو جا اُسیوقت زندہ ہوگئی اور ہلنے لگی پھر حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ اوپر حالت پہلی کے ہو جا پھر ویسی ہی بھنی ہوئی ہوگئی حواری ڈر گئے اور اُس خوانچے سے نہ کھایا حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ فقیر اور بیمار کھادین ایک ہزار تین سو آدمیون نے اُس خوانچے سے کھایا اور کچھ کم نہوا اور جس فقیر نے کھایا وہ دولتمند ہوگیا اور جس بیمار نے کھایا تندرست ہوگیا پھر خوانچہ اوپر آسمان کے چلا گیا دوسرے دن بہرون چڑھے پھر نیچے آیا دولتمندون نے اور فقیرون نے سب نے کھایا چالیس دن کے بعد غائب ہوا پس حق تعالیٰ نے حکم کیا عیسیٰ کو کہ خوانچہ میرا فقیرون کو دے تو اور دولتمندون کو نہ دے دولتمندون نے بیقرار ہو کر خوانچے مین شک کیا اور کہا کہ جادو ہے یہ تین سو تیس آدمی مسخ ہو کر سور بن گئے تین دن کے بعد مر گئے **وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ** اور یاد کر ای محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جسوقت کہیگا اللہ دن قیامت کے کہ اے عیسیٰ بیٹے مریم کے آیا تو نے کہا تھا آدمیون کو کہ پکڑو تم مجکو اور ماں میری کو دو خدا سوائے اللہ تعالیٰ کے **قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ** کہیگا عیسیٰ علیہ السلام کہ پاکی کرتا ہون مین تجکو نہین لائق ہے مجکو کہ کہون مین جو چیز کہ نہین لائق ہے میرے **اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ** اگر تھا مین نے کہا تھا مین نے اُسکو پس تحقیق جانا ہوگا اُسکو تو نے جانتا ہے تو جو چیز کہ بیچ ذات میری کے ہے اور نہین جانتا مین جو چیز کہ بیچ ذات تیری کے ہے تحقیق تو جاننے والا چھپی ہوئی چیزون کا ہے **مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ** نہین کہا مین نے اُنکو مگر جو چیز کہ حکم کیا تھا تو نے مجکو ساتھ اُسکے یہ کہ بندگی کرو تم اللہ کی کہ پروردگار میرا ہے اور پروردگار تمھارا ہی **وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ** اور تھا مین اوپر قول اور فعل اُنکے کے شاہد جبتک مین بیچ اُنکے تھا پس جسوقت کہ قبض کیا تو نے مجکو اور آسمان پر لیگیا تھا تو ہی نگہبان اوپر اُنکے اور تو اوپر سب چیز کے حاضر اور موجود ہے **اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ** اگر عذاب کرے تو اُنکو اوپر کفر کے پس تحقیق وہ بندے تیرے ہین اور اگر بخشے تو اُنکو جو ایمان لاوین پس تحقیق تو ہی غالب محکم کار ہے **قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا** کہا اللہ تعالیٰ نے یعنی کہیگا کہ یہ دن ہے کہ فائدہ کریگا سچ بولنے والون کو سچ بولنا اُنکا واسطے اُنکے باغ بہشت کے ہین کہ جاری ہین نیچے اُنکے سے نہرین رہنے والے ہین بیچ اُن باغون کے ہمیشہ **رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ** راضی اور خوش ہوا اللہ تعالیٰ اُنسے اور راضی اور خوش ہوے وہ اللہ تعالیٰ سے یہ خوش ہونا یا بہشت مین آنا مطلب یابی بڑی ہے **لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ** واسطے اللہ تعالیٰ ہی کے ہے بادشاہی آسمانون کی اور زمینون کی اور جو چیز کہ بیچ چھ وہ طبق کے ہے اور خدا ے تعالےٰ اوپر سب چیز کے قادر ہے

ع ۱۶

سورۃ الانعام مکیۃ وھی　بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　مائۃ وخمس وستون آیۃ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ تمام تعریفین ازل سے ابتک ثابت اور خاص واسطے اللہ تعالیٰ ہی کے ہین وہ ذات پاک کہ پیدا کیا آسمانون کو اور زمینون کو اور پیدا کیا اندھیرون اور اجالون کو پس باوجود

ان نشانیون کے جو کوئی کہ کافر ہوے ہین ساتھ پروردگار اپنے کے برابر کرتے ہین بتون کو بندگی مین **فائدہ** اس آیت مین ردمجوسیون کا ہی کہ کہتے ہین پیدا کرنے والا روشنی کا اللہ تعالیٰ ہے اور پیدا کرنے والا اندھیرون کا شیطان ہے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ دونون اُسنے پیدا کیے ہین مراد اندھیرے اور اُجالے سے رات اور دن ہے یا جہالت اور علم ہے یا گناہ اور بندگی ہے یا دوزخ اور بہشت ہے انوار مین آیا ہے کہ مراد گمراہی اور ہدایت ہی هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ قَضٰٓى اَجَلًا ۭ وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ۝ وہ اللہ تعالیٰ وہ ذات پاک ہی کہ پیدا کیا تمکو کیچڑ سے پس حکم کیا مدت کو کہ جو تمام ہو موت آوے اور ایک مدت ہی مقرر کی گئی نزدیک اللہ تعالیٰ کے پس تم شک لاتے ہو قیامت کے ہونے مین **فائدہ** پہلی مدت سے مراد عمر زندگی دنیا کی ہے اور دوسری مدت سے قبر سے حشر تک جسکے اوپر اللہ مہربان ہوتا ہے مدت عمر زندگی دنیا کی بڑھا دیتا ہی اور قبر کی مدت کو کم کرتا ہی اور جسکے اوپر غصہ ہوتا ہی مدت عمر دنیا کی کم کرتا ہے اور مدت قبر کی حشر تک زیادہ کرتا ہے وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ ۭ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ۝ اور وہ اللہ تعالیٰ بیچ آسمانون کے اور بیچ زمینون کے ہی جانتا ہے پوشیدگی تمھاری کو اور ظاہر تمھارے کو اور جانتا ہے جو چیز کہ کسب کرتے ہو تم نیکی اور بدی سے وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۝ اور نہین آتی ہی کافرون کو کوئی نشانی نشانیون پروردگار اُنکے سے جیسے چاند کا پھٹ جانا مگر کہ ہوتے ہین اُس نشانی سے مُنھ پھیرنے والے فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاۗءَهُمْ ۭ فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰۗؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ پس تحقیق جھٹلایا کافرون نے قرآن کو جسوقت کہ آیا اُنکے پاس پس نزدیک ہی کہ آوینگی اُنکو خبرین اُس چیز کی کہ تھے ساتھ اُس چیز کے ٹھٹھا کرنے والے یعنی اب اُترینگا اور فتح اسلام کی ہوگی اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَاَرْسَلْنَا السَّمَاۗءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا ۠ وَّجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمْ اور بھیجا تھا ہمنے آسمان سے اوپر اُن کے روزی کا مینھ اور گردانا تھا ہمنے نہرون کو کہ جاری تھین نیچے محلون اُنکے سے یعنی آرام اور نعمت مین تھے فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ۝ پس ہلاک کیا ہمنے اُنکو بسبب گناہون اُنکے کے اور کچھ فائدہ نہ کیا اُنکو قوت اور نعمت نے اور پیدا کیا ہمنے پیچھے اُنکے سے گروہ دوسرون کو وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ اخبار مین آیا ہے کہ نضر بن حارث اور نوفل بن خویلد اور ابن اُمیہ آنحضرتؐ کے پاس آئے اور کہا کہ ہم اوپر تیرے ایمان نہ لاوینگے جبتک کہ چار فرشتے نامہ لکھا ہوا آسمان سے لاوین اور شاہدی دیوین کہ یہ نامہ خدا کی طرف سے لائے ہین ہم کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبر برحق ہین یہ آیت نازل ہوئی یعنی اور اگر نازل کرین ہم اوپر تیرے اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نامہ کو بیچ کاغذ کے پس البتہ چھیڑین وہ اُسکو ساتھ ہاتھون اپنے کے البتہ کہین جن لوگون نے کہ کفر کیا ہی نہین ہی یہ مگر جادو ظاہر کہ اوپر کسی کے چھپا نہین ہی وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ۭ وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ۝ اور کہا کافرون نے کہ کیون نہین نیچے اُتارا جاتا ہے اوپر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ایک فرشتہ گواہ اوپر پیغمبری اُسکی کے اور اگر نیچے اُتارین ہم فرشتے کو البتہ حکم کیا جاوے ہلاکی خلق کا پس انتظار نہ دیے جاوین **شان نزول** مشرکون نے کہا تھا کہ پیغمبر فرشتہ کیون نہین آتا ہی حق تعالےٰ نے فرمایا کہ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ۝ اور اگر گردانتے ہم پیغمبر کو فرشتہ البتہ گردانتے ہم اُسکو صورت آدمی کہ آدمی فرشتے کو نہین دیکھ سکتے ہین اور البتہ شبہہ ڈالتے ہم اوپر اُنکے جس چیز کا شبہہ کہ اب کرتے ہین یعنی جیسے اب پیغمبری آدمی کی کے قائل نہین ہین اُسوقت بھی طعنہ کرتے کہ یہ آدمی ہے مانند ہمارے پھر البتہ پیغمبر کو تسلی دیتا ہے آگے کی آیت مین کہ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ اور البتہ تحقیق ٹھٹھا کیے گئے تھے بہت پیغمبر آگے تجھ سے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس نیچے اُتری اور گھیر لیا ساتھ اُن لوگون کے کہ ٹھٹھا کیا تھا اُنمین سے جزا اُس چیز کی نے کہ ٹھٹھا کرتے تھے قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر عذاب منکرون سے انکار کرتے ہو تم سیر کرو بیچ زمین کے کہ یمن اور شام ہے پس نگاہ کرو تم نصیحت پکڑنے سے کہ کیونکر ہوا ہے آخر کار جھٹلانے والون پیغمبرون کے کا قُلْ لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ قُلْ لِّلّٰهِ ۭ كَتَبَ عَلٰي نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۭ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور پوچھ کافرون سے کہ واسطے کسکے ہی جو چیز کہ بیچ آسمانون کے اور زمینون کے ہے کافر جواب دین

یا نہ دین تو کہ واسطے اللہ تعالیٰ ہی کے ہے لازم کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اوپر ذات اپنی کے رحمت کو قبول کرنے توبہ کے اور معاف کرنے گناہ کے سے البتہ جمع کریگا تمکو قبرون مین دن قیامت تک کہ نہین ہے کچھ شک بیچ آنے اُسکے کے اَلَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ جن لوگون نے کہ زیانکاری کی ہے ذاتون اپنی کو کہ عقل اور روح کو ضائع کیا ہے پس وہ ایمان نہ لاوینگے وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِی الَّیْلِ وَالنَّهَارِ ؕ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ اور واسطے اللہ ہی کے ہے جو چیز کہ آرام پکڑتی ہے بیچ رات کے اور دن کے یعنی رات اور دن اور زمان اور مکان سب واسطے اُسی کے ہے اور وہ سننے والا جاننے والا ہے سبب نزول اس آیت کا یہ تھا کہ کفار قریش نے آنحضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو کہا کہ ہمکو معلوم ہوا کہ تجکو غریبی اور فقیری اوپر اس کام کے لائی ہو کہ کرتا ہے تو واسطے تیرے ہم اشراف قبائل سے آگاہی کر کر مال جمع کر دیوین کہ اورون سے زیادہ تونگر ہو جاوے تو بشرطیکہ اس دعوے سے باز آوے تو حق تعالیٰ نے فرمایا جو چیز کہ رات اور دن اوپر اُسکے شامل ہین تمام خدا کی ہے اگر چاہے اپنے پیغمبر کو ایسی دولت دیوے کہ غنی تر خلق کا ہو جاوے قُلْ اَغَیْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِیًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ یُطْعِمُ وَلَا یُطْعَمُ ؕ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافرون کو کہ آیا سوائے اللہ کے پکڑون مین دوست کسی کو پیدا کرنے والا آسمانون کا اور زمین کا ہے اور وہی کھلاتا ہے کھانا خلق کو اور روزی دیتا ہے اور نہین کھلایا جاتا ہے یعنی اُسکو کوئی روزی نہین دیتا وہی سب کو روزی دیتا ہے اور سب اُسکے محتاج ہین اور وہ کسی کا محتاج نہین ہے قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تحقیق مین حکم کیا گیا ہون یہ کہ ہو جاون مین پہلا جو کوئی کہ مسلمان ہوا اور حکم ہے مجکو کہ نہو تو شرک کرنے والون سے قُلْ اِنِّیْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تحقیق مین ڈرتا ہون اگر بے فرمانی کرون مین پروردگار اپنے کی عذاب دن بڑے کے سے کہ قیامت کا دن ہے مَنْ یُّصْرَفْ عَنْهُ یَوْمَىِٕذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِیْنُ ۝ جو کوئی کہ پھیرا گیا عذاب اُس سے دن قیامت کے پس تحقیق مہربانی کی اللہ تعالیٰ نے اُسکو اور یہ مہربانگی اور بخشش خدا کی مطلب یابی ظاہر ہے وَاِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ؕ وَاِنْ یَّمْسَسْكَ بِخَیْرٍ فَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ اور اگر پہنچاوے اللہ تجکو بیماری اور فقر پس نہین ہے کوئی دور کرنے والا اُس بیماری اور فقر کا مگر اللہ اور اگر پہنچاوے تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تندرستی اور نعمت پس اللہ اوپر سب چیز کے قادر ہے وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْحَكِیْمُ الْخَبِیْرُ ۝ اور اللہ تعالیٰ غالب قہر کرنیوالا ہے اوپر بندون اپنے کے اور اللہ محکم کار خبردار ہے **فائدہ** نقل ہے کہ جاہلون قریش کے نے کہا تھا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کسی کو نہین دیکھتے کہ تجکو سچا جانے اور ایمان لاوے اور عالمون یہود کے سے پوچھا ہمنے کہ صفت اس مرد کی کتاب مین دیکھی ہے تمنے سب نے انکار کیا اب کوئی ایسا ہمکو دکھا کہ اوپر پیغمبری تیری کے گواہی دیوے آگے کی آیت نازل ہوئی کہ قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ؕ قُلِ اللّٰهُ شَهِیْدٌۢ بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ ۟ وَاُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ؕ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ کونسی چیز بہت بڑی ہے از روے گواہی کے یعنی بڑا گواہ کون ہے کہہ تو کہ اللہ تعالیٰ ہی بڑا گواہ درمیان میرے اور درمیان تمھارے اور وحی کیا گیا ہی طرف میرے یہ قرآن تا یہ کہ ڈراؤن مین تمکو ساتھ اُسکے اور ڈراؤن مین جس کسی کو کہ پہنچے قرآن آدمیون سے اور جنون سے معلوم ہوا کہ جسکو قرآن پہنچا گویا اُسنے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو دیکھا اَىِٕنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰی ؕ قُلْ لَّآ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝ آیا تم ہو کہ گواہی دیتے ہو کہ تحقیق ساتھ اللہ کے بہت خدا ہین دوسرے کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ نہین گواہی دینے کا مین اسکی کہہ کہ سوائے اسکے نہین ہے کہ وہ اللہ ایک ہے اور تحقیق مین بیزار ہون جس چیز سے کہ شریک کرتے ہو تم تبون کو اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ؕ اَلَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ جسکو دی ہے ہمنے کتاب یعنی توریت پہچانتے ہین وہ پیغمبر کو جیسے کہ پہچانتے ہین بیٹون اپنے کو جن لوگون نے کہ زیان کیا ذاتون اپنی کو پس وہ ایمان نہ لاوینگے وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰیٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ اور کون ظالم زیادہ ہے اُس کسی سے کہ جوڑا اوپر اللہ کے جھوٹ کو کہ فرشتے بیٹیان اللہ تعالیٰ کی ہین اور بت شفاعت کرینگے یا جھٹلایا آیتون اُسکی کو تحقیق نہین فلاح پاتے ہین ظلم کرنے والے وَیَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ اَشْرَكُوْٓا اَیْنَ شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِیْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝ اور یاد کر اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جسدن جمع کرینگے ہم اُن سب کو پس کہین گے ہم اُن لوگون کو کہ شرک کیا تھا کہان ہین شریک تمھارے کہ گمان کرتے تھے تم کہ شفاعت کرینگے ثُمَّ

ع ۱۸ اذا وقفتم

لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا وَاللَّهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ ۝ پس نہوگی عذر خواہی اُنکی مگر یہ کہ کہین گے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ پروردگار ہمارا ہی نہ تھے ہم شرک کرنے والے مشرک روز قیامت کے مرتبہ توحید کرنے والون کا دیکھ کر جھوٹی قسمین کھاوینگے کہ ہم شرک نہ کرتے تھے حق تعالیٰ اوپر مُنھون کے مُہر کریگا اور ہاتھ پاؤن بولین گے اُنظُرْ كَيْفَ كَذَبُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝ نگاہ کر اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ کیونکر جھوٹ بولین گے اوپر ذاتون اپنی کے کہ ہم شرک نہ کرتے تھے اور گم ہوجاویگی اُنسے جو چیز کہ جھوٹ جوڑتے تھے **فائدہ** نقل ہے کہ ابوسفیان اور ولید اور شیبہ اور عتبہ اور اُبی بن خلف اور نضر بن حارث کبھی مین جمع ہوکر آنحضرت سے قرآن سنتے تھے نضر بن حارث کو کسی نے پوچھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا کہتا ہے اُسنے کہا کہ مین نہین جانتا ہون کہ کیا کہتا ہے ہونٹھ ہلاتا ہے اور کہانیان اگلون کی پڑھتا ہے یہ آیت نازل ہوئی کہ وَمِنْهُمْ مَنْ يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ ۚ وَجَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا اور بعضے اُن مین سے وہ کوئی ہین کہ کان رکھتے ہین طرف تیرے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ قرآن پڑھتا ہے تو اور گردانا ہے ہمنے اوپر دلون اُنکے کے پردون کو کہ نہ سمجھین قرآن کو اور بیچ کانون اُنکے کے ٹھیٹھیان رکھی ہین ہمنے کہ حق کو نہ سُنین وَإِنْ يَرَوْا كُلَّ آيَةٍ لَا يُؤْمِنُوا بِهَا حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوكَ يُجَادِلُونَكَ يَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝ اور اگر دیکھین کافر تمام معجزون کو ایمان نہ لاوین ساتھ اُنکے یہانتک کہ آتے ہین تیرے پاس اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جھگڑتے ہین تجھسے کہتے ہین کفر کرنے والے کہ نہین ہے یہ قرآن پاک مگر کہانیان جھوٹی پہلے لوگون کی وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْأَوْنَ عَنْهُ ۖ وَإِنْ يُهْلِكُونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ۝ اور کافر منع کرتے ہین آدمیون کو ایمان لانے قرآن شریف کے سے اور آپ بھی دور ہوتے ہین ایمان لانے اُسکے سے اور نہین ہلاک کرتے ہین اُس کام سے مگر ذاتون اپنی کو اور خبر نہین رکھتے **فائدہ** بعضے علماء نے کہا ہے کہ یہ آیت ابوطالب کے حق مین ہے یعنی باز رکھتے ہین آدمیون کو ایذا دینے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سے اور حمایت کرتے ہین اُسکی اور آپ دور ہوتے ہین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایمان نہین لاتے اور پر اُسکے وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ وُقِفُوا عَلَى النَّارِ فَقَالُوا يَا لَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِآيَاتِ رَبِّنَا وَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ اور اگر دیکھے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسوقت کھڑے کیے جاوینگے کافر اوپر آگ دوزخ کے تعجب کرے تو پس کہینگے کہ اے کاش کہ پھیرے جاوین ہم دنیا مین اور ابکی نہ جھٹلاوین ہم آیتون پروردگار اپنے کی کو اور ہوجاوین ہم ایمان لانے والون سے بَلْ بَدَا لَهُمْ مَا كَانُوا يُخْفُونَ مِنْ قَبْلُ ۖ بلکہ ظاہر ہوجاویگی واسطے اُنکے جو چیز کہ چھپاتے تھے دنیا مین آگے اس سے کفر کو اور گناہون کو وَلَوْ رُدُّوا لَعَادُوا لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۝ اور اگر پھیرے جاوین دنیا مین البتہ پھر رجوع کرین طرف اُس چیز کے کہ منع کیے گئے تھے اُس سے کہ شرک اور گناہ ہی اور تحقیق کافر البتہ جھوٹ بولنے والے ہین کافرون نے جو یہ آیتین قیامت کے حوال مین سُنین قیامت کے منکر ہوگئے **فائدہ** یعنی دوزخ کے کنارے پر پہونچکر حکم ہوگا کہ پھیرا جاوے تو کافرون کو توقع پڑیگی کہ شاید ہمکو پھر دنیا مین بھیجین تو ابکی بار کفر نہ کرین ایمان لاوین سو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اسواسطے اُنکو نہین ٹھہرایا بلکہ اس تدبیر سے اُنکے مُنھ سے اقرار کروایا کہ ہمنے کفر کیا تھا حالانکہ پہلے منکر ہوے تھے کہ ہم شریک نہ کرتے تھے اور پھر بھیجنا اُنکو عبث ہے وَقَالُوا إِنْ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ ۝ اور کہا کہ نہین ہے زندگی مگر زندگی ہماری دنیا کی اور نہین ہین ہم اٹھائے گئے قبرون سے وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ وُقِفُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ ۚ قَالَ أَلَيْسَ هَٰذَا بِالْحَقِّ ۚ قَالُوا بَلَىٰ وَرَبِّنَا ۚ قَالَ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ۝ اور اگر دیکھے تو اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حال کافرون کا جسوقت کھڑے کیے جاوینگے اوپر حکم پروردگار اپنے کے واسطے عرض کرنے کے کہیگا اللہ تعالیٰ کہ کیا نہین ہے یہ زندہ ہونا بیچ اور درست کہین گے کافر کہ ہان بیچ ہے قسم ہے پروردگار ہمارے کی کہیگا اللہ عزوجل کہ پس چکھو تم عذاب کو بسبب اُس چیز کے کہ کفر کرتے تھے تم قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوا يَا حَسْرَتَنَا عَلَىٰ مَا فَرَّطْنَا فِيهَا ۖ تحقیق زیانکار ہوے جو کوئی کہ جھٹلایا دیدار اللہ کے کو دیکھنے یا ثواب اور عذاب کے کو بعد موت کے تا جبتک کہ آویگی اُنکو قیامت یکایک کہین گے کہ اے حسرت اور پشیمانی ہماری اوپر اُس چیز کے کہ کوتاہی کی ہمنے بیچ زندگی دنیا کے اور بندگی نہ کی ہمنے وَهُمْ يَحْمِلُونَ أَوْزَارَهُمْ عَلَىٰ ظُهُورِهِمْ ۚ أَلَا سَاءَ مَا يَزِرُونَ ۝ اور کافر اُٹھاوین گے بوجھون گناہون اپنے کے اوپر پیٹھون اپنی کے خبردار ہوجاؤ بُرا بوجھ ہے جو اُٹھاوینگے وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَعِبٌ وَلَهْوٌ ۖ وَلَلدَّارُ الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ ۖ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ اور نہین ہے زندگی دنیا کی کہ کافر اوپر اُسکے مغرور ہین مگر کھیل لڑکون کا اور مشغلہ دیوانون کا اور البتہ نعمتین آخرت کی بہتر ہین واسطے اُن لوگون کے کہ پرہیز کرتے ہین

لذتون دنیا کی سے آیا پس عقل مین نہین لاتے ہو تم قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۝ تحقیق ہم جانتے ہین کہ البتہ غمگین کرتا ہے تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کچھ کہ کہتے ہین کافر پس تحقیق کافر نہین جھٹلاتے ہین تجکو ولیکن ظلم کرنے والے ساتھ آیتون اللہ تعالیٰ کی کے انکار کرتے ہین **فائدہ** روایت ہی کہ اخنس بن شریق نے ابو جہل سے ملاقات کی اور پوچھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حق مین تو کیا کہتا ہی کہ دعوی پیغمبری مین جھوٹا ہے یا سچا ہے ابو جہل نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راست گو ہے اور جو کچھ کہ ہمکو بھیجا جاتا ہے آسمانی ہی نہ شیطانی لیکن پیغمبری اُسکی کا اقرار نہین کرتے ہم کہ قباحتین ہین اور بعضی روایت مین ہی کہ ابو جہل نے روبرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمنے ہرگز جھوٹ تجھسے نہین سنا ہی لیکن پیغمبری تیری کو انکار کرتے ہین ہم یہ آیت نازل ہوئی حق تعالیٰ نے پیغمبر کو تسلی دی اور فرمایا کہ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰٓى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ اور البتہ تحقیق جھٹلائے گئے تھے بہت پیغمبر آگے تجھسے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس صبر کیا تھا پیغمبرون نے اوپر اُس چیز کے کہ جھٹلائے گئے تھے اور ایذا دیے گئے تھے جبتک کہ آئی اُنکو یاری اور فتح ہماری وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اور نہین ہے کوئی بدل کرنے والا واسطے حکمون اللہ کے اور البتہ تحقیق آئین تجکو خبرون پیغمبرون کے سے کہ کیونکر صبر کیا تھا اوپر ایذا امت کے اور آخر غالب ہوے وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ۭ اور اگر بھاری اور مشکل ہووے اوپر تیرے ای محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مُنھ پھیرنا کافرون کا قبول کرنے دین حق کے سے پس اگر طاقت رکھے تو یہ کہ ڈھونڈھے تو کوئی سوراخ بیچ زمین کے کہ وہان گھسے تو یا سیڑھی بیچ آسمان کے پیدا کرے تو کہ اوپر اُسکے چڑھے تو پس لاوے تو اُنکو ایک نشانی کہ ایمان لاوین کافر اُسکو دیکھکر پس کر تو وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝ اور اگر چاہتا اللہ تعالیٰ البتہ جمع کرتا سب کو اوپر سیدھی راہ کے کہ توحید اور ایمان ہی پس نہو تو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نادانون سے اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ۘ وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۝ سوائے اسکے کہ نہین ہی کہ قبول کرتے ہین بلانے تیرے کو جو کوئی کہ سُنتے ہین یعنی زندہ ہین اور کافر مُردے ہین اور مُردون کو اُٹھاویگا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن پس طرف اُسی کے پھیرے جاوینگے واسطے جزا کے **فائدہ** یعنی سب توقع نہ رکھو کہ مانین جنکے دل مین اللہ نے کان نہین دیے وہ سُنتے نہین تو کس طرح مانینگے مگر یہ کافر کہ مثال مردے کے ہین قیامت مین دیکھکر یقین کرینگے وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ اور کہا کفار قریش نے کہ کیون نہین اُتاری جاتی ہے اوپر محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوئی نشانی پروردگار اُسکے سے کہدے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے اوپر اسکے کہ نازل کرے کوئی نشانی فرمایشون تمھاری سے ولیکن بہت اُنکے نہین جانتے ہین کہ نشانی کا اترنا سبب عذاب اور ہلاک کا ہے وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ۭ اور نہین ہے کوئی چلنے والا بیچ زمین کے اور نہ کوئی پرندہ کہ اُڑتا ہے ساتھ دونون بازودن اپنے کے مگر گروہ ہین مانند تمھارے بیچ پیدایش کے اور مرنے جینے کے بیچ یاد الٰہی کے **فائدہ** روایت مین ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کئی روز آن حضرت علیہم کے پاس نہ آئے تھے جسوقت کہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سبب نہ آنے کا پوچھا جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ تمھارے گھر مین کتا تھا اسواسطے ہم نہ آئے تھے جس مکان مین کتا اور تصویر ہوتی ہے ہم نہین آتے ہین آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حکم کیا کہ کالے کتے چار چشم کو اور کٹنے کو قتل کرین اور رون کو نہ کرین مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ۝ نہین کوتاہی کی ہمنے بیچ لوح محفوظ کے کسی چیز سے بلکہ تمام چیزین لکھی ہین پس تمام گروہ آدمیون اور جانورون کے طرف پروردگار اپنے کے جمع کیے جاوینگے تاکہ انصاف ایک دوسرے کا ہووے وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِي الظُّلُمٰتِ ۭ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ۭ وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ اور جنھون نے جھٹلایا آیتون ہماری کو بہرے ہین سننے آیتون کے سے اور گونگے ہین کہنے کلمہ توحید کے سے ہے اندھیرون کفر اور جہالت کے جس کسی کو چاہتا ہی اللہ گمراہ کرتا ہی اُسکو اور جسکو چاہتا ہی ثابت رکھتا ہی اُسکو اوپر راہ سیدھی کے **فائدہ** یعنی اللہ کی قدرت کی نشانیان سب جہان مین ہین ہر قسم کے جانورون کا کارخانہ ایک قاعدے پر باندھا ہے انسان کا بھی ایک قاعدہ رکھا ہے وہ پیغمبرون کی زبان سے انکو سکھاتا ہی اگر دھیان کرین

وقف لازم

یہی نشانی بس ہے پیغمبرون کے قول پر لیکن بہرا اور گونگا اندھیرے مین پڑا کیا دیکھے اور کیا سمجھے اور یہ جو فرمایا چھوڑی نہین ہمنے لکھے مین کوئی چیز یعنی لوح محفوظ مین قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ خبر دو تم اگر آوے تمکو عذاب دنیا مین جیسے اگلے کافرون کو آیا تھا یا آوے تمکو قیامت اور ہول اُسکا آیا سوائے اللہ تعالیٰ کے دعا مانگوگے تم اگر ہو تم سچ بولنے والے کہ بت خدا ہین بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ۝ بلکہ خاص اللہ ہی کو دعا مانگوگے تم پس دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکے جو چیز کہ دعا مانگتے ہو تم طرف اُس کے اگر چاہتا ہے اور بھول جاتے ہو تم اُس چیز کو کہ شرک کرتے تھے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ۝ اور البتہ تحقیق بھیجا تھا ہمنے پیغمبرون کو طرف اُمتون اُنکی کے آگے تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُمتون نے جھٹلایا پس پکڑا اہمنے اُمتون کو ساتھ سختی اور تنگی اور بیماری اور فقر اور بلاؤن کے تا شاید رونا اور عاجزی کرین اور توبہ کرین شرک سے فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ پس کیون نہین جبوقت کہ آیا اُنکو عذاب ہمارا رونا اور عاجزی کی کہ بلا دور ہوتی ولیکن سخت ہو گئے دل اُنکے زاری کرنے سے اور آرایش دی تھی واسطے اُنکے شیطان نے اُس چیز کو کہ عمل کرتے تھے فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ۭ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ۝ جبوقت کہ بھول گئے کافر اُس چیز کو کہ نصیحت دی گئی تھی ساتھ اُسکے کھولے ہمنے اوپر اُنکے دروازے سب چیز کی نعمتون سے جبتک کہ خوش ہو گئے ساتھ اُس چیز کے کہ دیے گئے تھے نعمتون سے اور دل اُس مین لگایا اور ہمکو بھول گئے پس پکڑا ہمنے اُنکو ناگاہ پس اُسوقت وہ ناامید ہونے والے ہو گئے **فائدہ** یعنی گنہگار کو اللہ تعالیٰ تھوڑا سا پکڑتا ہی اگر وہ گڑگڑایا اور توبہ کی تو بچ گیا اور اگر اتنی پکڑ نہ مانی تو پھر بھلوا دیا اُسکو اور خوبی کے دروازے کھولے جب خوب گناہ مین غرق ہوا تو یکبار پکڑا گیا یہ ارشاد ہی کہ آدمی کو گناہ پر تنبیہ پونہچے تو شتاب توبہ کرے یہ راہ نہ دیکھے کہ اس سے زیادہ پونہچے تو یقین کرون فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۭ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ پس کاٹی گئین جڑین اُس گروہ کی کہ ظلم کیا تھا اور ہلاک ہوے اور تمام تعریفین واسطے اللہ تعالیٰ ہی کے ہین کہ پالنے والا عالم کے لوگون کا ہے اوپر ہلاک کرنے ظالمون کے قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰي قُلُوْبِكُمْ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آیا خبر دو تم اگر پکڑے اللہ عزوجل کانون تمھارے کو اور بہرا کرے تمکو اور پکڑے آنکھون تمھاری کو اور اندھا کرے تمکو اور مُہر کرے اوپر دلون تمھارے کے مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ۭ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ۝ کونسا خدا عزوجل ہے سوائے اللہ تعالیٰ کے کہ کمال قدرت سے لاوے کان اور آنکھ کو کہ چھین لین تمھین نگاہ کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دیکھ کہ کیونکر پھیرتے ہین ہم آیتون کو پس کافر روگردانی کرتے ہین قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ خبر دو تم مجکو کہ اگر آوے تمکو عذاب اللہ تعالیٰ کا ناگہان یا ظاہر عذاب آوے کہ پہلے نشانی آوے اُسکی آیا ہلاک کیے جاوینگے یعنی نہ کیے جاوینگے ہلاک مگر وہی ظلم کرنے والا ہلاک کیا جاویگا وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اور نہین بھیجتے ہین ہم پیغمبرون کو مگر خوشخبری دینے والے مومنون کو ساتھ بہشت کے اور ڈرانے والے کافرون کو دوزخ سے پس جو کوئی کہ ایمان لایا اور سنوارا احوال اپنا تقویٰ اور طاعت سے پس کچھ ڈر نہین ہی اوپر اُنکے عذاب سے اور نہ وہ غمگین ہونگے فوت ہونے ثواب سے وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝ اور جن لوگون نے کہ جھٹلایا آیتون ہماری کو پونہچے گا اُنکو عذاب بسبب اُس چیز کے کہ باہر نکلنے والے تھے دین سے قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ نہین کہتا ہون مین تمکو کہ نزدیک میرے خزانے اللہ تعالیٰ کے ہین اور نہین جانتا مین غیب کو اور نہین کہتا ہون مین تمکو کہ تحقیق مین فرشتہ ہون اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۭ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۭ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ۝ نہین متابعت کرتا ہون مین مگر اُس چیز کی کہ وحی کی جاتی ہے طرف میرے کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آیا برابر ہی اندھا اور دیکھنے والا یعنی جاہل اور عالم آیا پس فکر نہین کرتے ہو تم وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝ اور ڈرا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ قرآن کے اُن لوگون کو کہ ڈرتے ہین اُس سے کہ حشر کیے جاوینگے طرف پروردگار اپنے کے واسطے جزاے اعمال کے

نہین ہے واسطے اُنکے سوائے اللہ تعالیٰ کے سے کوئی دوست اور کارساز اور نہ شفاعت کرنے والا شاید کہ وہ پرہیزکرین گناہ سے **فائدہ** روایت مین آیا ہے کہ سردار اور اشراف قریش کے آن حضرتؐ کے پاس آئے اور کہا کہ ہمیشہ تمھاری مجلس مین فقیر اور غلام ہوتے ہین مانند بلالؓ اور ابن مسعودؓ اور مقداد اور عمار کے اگر غلامون اور فقیرون کو مجلس اپنی سے دور کرو ہم ساتھ تمھارے نشست برخاست کرین اور باتین دین کی اور قرآن شریف کی کہ تم کہو ہم سنین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین اپنی طرف سے مومنون کو دور نہین کرسکتا ہون سردارون نے کہا کہ بس ہمین ساتھ اُنکے بیٹھنا عیب اور عار ہے اگر وقت حاضر ہونے ہمارے کے اُنکو جواب دو تا چلین جاوین ہم فرمانبرداری تمھاری کرین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ صلعم اسی طرح کیجیے دیکھین سردار عرب کے پھر کیا کرتے ہین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواہش سردارون کی قبول کی اور فرمایا کہ دوات قلم لاوین اور حضرت علیؓ کو حکم کیا تو لنامہ لکھو آگے کی آیت نازل ہوئی کہ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ اور دور نہ کر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجلس اپنی سے اُن آدمیون کو کہ دعا کرتے ہین پروردگار اپنے کو صبح اور شام چاہتے ہین دعا سے ذات اُسکی کو نہین ہی اوپر تیرے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حساب علمون اُنکے سے کچھ چیز اور مانند حساب تیرے کے اُنکے اوپر نہین ہے حساب عمل تیرے سے اوپر اُنکے کچھ چیز پس دور کرے تو اُنکو مجلس اپنی سے یعنی اُنکو دور نہ کر اگر دور کریگا تو پس ہو جاویگا تو ظالمون سے جب یہ آیت نازل ہوئی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ کاغذ پھینک دیا اور سردارون کو کہا کہ تم آؤ یا نہ آؤ مین فقیرون کو دور نہ کرونگا اپنی مجلس سے وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ○ اور اسی طرح آزمایا ہمنے اور فتنے مین ڈالا بعضے اُنکے کو ساتھ بعضون کے یعنی فقیرون کو دین اور ایمان نصیب کیا اور سردارون قریش کے کو نصیب نہ کیا تا یہ کہین سردار کہ آیا یہ گروہ ہے کہ نعمت ایمان کی دی ہے اللہ تعالیٰ نے اوپر اُنکے درمیان ہمارے سے کہ ہمکو یہ نعمت نہ دی آیا نہین ہے اللہ تعالیٰ بہت جاننے والا شکر کرنے والون کو وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ اَنَّهٗ اور جسوقت آوین تیرے پاس جو کوئی کہ ایمان لاتے ہین ساتھ آیتون ہماری کے پس کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنکو کہ سلامتی ہے اوپر تمھارے لکھا ہے اور لازم کیا ہے پروردگار تمھارے نے اوپر ذات اپنی کے رحمت کو **فائدہ** مراد وہی فقیر ہین کہ جنکو حکم ہوا تھا کہ مجلس اپنی سے دور نہ کر یعنی غریب مسلمانون کا دل بڑھا اور خوشی سنا مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ تحقیق جو کوئی کہ عمل کریگا تم مین سے بُرائی کو ساتھ نادانی کے یعنی عذاب اُس گناہ کا نہ جانیگا پس توبہ کریگا پیچھے اُس سے اور اصلاح کریگا احوال اپنے کو پس تحقیق اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ○ اور اسی طرح جدا جدا بیان کرتے ہین ہم آیتون کو اور اسواسطے کہ ظاہر ہو جاوے راہ گناہگارون کی کہ توبہ کیے سے گناہ معاف ہوتے ہین **فائدہ** نقل ہے کہ قریش نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اوپر دین باپ دادون کے بلایا تھا آگے کی آیت نازل ہوئی قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَّعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ○ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ تحقیق مین منع کیا گیا ہون اس سے کہ بندگی کرون مین اُن بتون کی کہ پوجتے ہو تم سوائے اللہ تعالیٰ کے سے کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ مین پیروی نہ کرونگا خواہشون تمھاری کی تحقیق گمراہ ہو جاؤن مین اسوقت کہ متابعت کرون مین تمھاری اور نہ ہون مین راہ پانے والون سے قُلْ اِنِّيْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ مَا عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ ○ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تحقیق مین اوپر حجت روشن کے ہون پروردگار اپنے سے کہ قرآن ہے اور جھٹلایا تمنے اُس کو نہین ہے نزدیک میرے جو عذاب کہ جلدی کرتے ہو تم ساتھ اُسکے نہین ہے حکم مگر واسطے اللہ کے اللہ تعالیٰ کو کہنا ہے خبرون سچ کو اور اللہ تعالیٰ بہترین بیان کرنے والون کا ہے **فائدہ** نضر بن حارث نے اور سردارون قریش کے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ تو ہمکو عذاب سے ڈراتا ہے جلدی منگوا تو عذاب کو یہ آیت نازل ہوئی قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِيَ الْاَمْرُ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ ○ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اگر تحقیق نزدیک میرے ہوتا وہ عذاب کہ جلدی مانگتے ہو تم اُسکو البتہ تمھیہ چکا یا جاتا درمیان میرے اور درمیان تمھارے اور اللہ داناتر ہے ساتھ ظالمون کے کہ لائق عذاب کے کون ہے اور کسوقت آویگا عذاب وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ط

ع ۱۲

وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ اور نزدیک اللہ تعالیٰ کے ہین کنجیان غیب کی خلق سے پوشیدہ ہین نہین جانتا ہی اُن کنجیون کو مگر اللہ اور جانتا ہے جو چیز کہ بیچ جنگل کے ہے روئیدگیون سے اور حیوانون سے اور جانتا ہے جو چیز کہ بیچ دریاؤن کے ہے جواہرون سے اور جانورون سے وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا اور نہین گرتا ہے کوئی پتا درخت سے مگر جانتا ہی اُسکو اللہ تعالیٰ کہ کب گرے اور کب باقی رہے درخت پر اور جو بتا گرا ہی کروٹون مین زمین تک پونہچے گا وَلَا حَبَّةٍ فِي ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ۝ اور نہین پڑتا ہی کوئی دانہ بیچ اندھیرون کے یعنی نیچے زمین کے اور نہ کوئی گیلی چیز اور نہ کوئی سوکھی چیز ہے مراد انسان اور جن ہین یا عالم روح اور عالم بدن مگر بیچ لوح محفوظ کے لکھی ہے وَهُوَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُمْ بِاللَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيهِ لِيُقْضَىٰ أَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ اور اللہ تعالیٰ وہ ذات پاک ہے کہ روح قبض کرتا ہی تمھاری یعنی سُلاتا ہے تمکو بیچ رات کے اور جانتا ہے جو چیز کہ کسب کرتے ہو تم بیچ دن کے پس اُٹھاتا ہے تمکو بیچ دن کے تا یہ کہ تمام کی جاوے مدت نام رکھی گئی یعنی موت پونہچے ثُمَّ إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ پس طرف اُسی کے ہی بازگشت تمھاری پس خبر دیگا تمکو ساتھ اُس چیز کے کہ عمل کرتے ہو تم وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُونَ ۝ اور اللہ تعالیٰ غالب قہر کرنے والا ہے اوپر بندون اپنے کے اور بھیجتا ہے اوپر تمھارے نگہبان فرشتون کو کہ اعمال آدمیون کے لکھتے ہین جب تک کہ جبوقت آتی ہی ایک تمھارے کو موت روح قبض کرتے ہین اُسکی فرشتے ہمارے یعنی عزرائیل اور اور فرشتے قبض کرنے والے روح کے کوتاہی نہین کرتے ہین روح کھینچنے مین یا دیر نہین کرتے ہین وقت اجل کے سے **فائدہ** حدیث شریف مین آیا ہے کہ روح قبض کرنے والے فرشتے مددگار عزرائیل کے چوآدہ ہوتے ہین سات فرشتے عذاب کے اور سات فرشتے رحمت کے عزرائیل روح نکال کر جو مؤمن ہے رحمت کے فرشتون کو دیتا ہے اور جو کافر ہی عذاب کے فرشتون کو دیتا ہے ثُمَّ رُدُّوا إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ ۚ أَلَا لَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ أَسْرَعُ الْحَاسِبِينَ ۝ پس پھیرے جاتے ہین آدمی بعد موت کے طرف اللہ تعالیٰ کے خدا اُنکا برحق ہے خبردار ہو کر جانو تم کہ واسطے اُسی کے ہے حکم روز قیامت کے اور اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے **فائدہ** روایت مین ہی کہ اللہ تعالیٰ مقدار دودھ دہنے ایک بکری کے حساب تمام آدمیون کا اور جنون کا کریگا باوجود بہت ہونے جنون اور آدمیون کے اور باوجود کثرت اعمال اُنکے کے اور یہ دلیل ہے اوپر کمال قدرت کے قُلْ مَن يُنَجِّيكُم مِّن ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُونَهُ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً لَّئِنْ أَنجَانَا مِنْ هَٰذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ ۝ کہہ تو اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ کون نجات دیتا ہے تمکو سختیون جنگل اور دریا کی سے دعا کرتے ہو تم اُسکو از روے ظاہر اور پوشیدہ کے کہ قسم ہے اللہ کی البتہ اگر نجات دیگا ہمکو ان سختیون سے ہر آئینہ ہونگے ہم شکر کرنے والون سے قُلِ اللَّهُ يُنَجِّيكُم مِّنْهَا وَمِن كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ أَنتُمْ تُشْرِكُونَ ۝ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اللہ نجات دیتا ہے تمکو سختیون جنگل اور دریا کی سے اور نجات دیتا ہے تمام دکھون اور غم سے پھر تم شرک کرتے ہو کہ دوا سے ہوا یا کسی کی مدد سے ہوا یا رجوع کرتے ہو تم طرف شرک کے کہ عبادت بتون کی ہے قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَن يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّن فَوْقِكُمْ أَوْ مِن تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اللہ قادر ہے اوپر اسکے کہ بھیجے اوپر تمھارے عذاب کو اوپر تمھارے سے مانند طوفان نوح کے اور پتھر برسنا اوپر قوم لوط کے یا بھیجے عذاب کو نیچے پانون تمھارے کے مانند فرعون اور قارون کے **فائدہ** بعضون نے کہا ہے کہ عذاب اوپر کا حاکم ظالم ہین اور عذاب نیچے کا غلام لونڈی خدمتگار ہین بدمعاش یا بڑون سے اور چھوٹون سے مراد ہے أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُم بَأْسَ بَعْضٍ ۗ انْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُونَ ۝ یا ملا دیوے اللہ تمکو گروہ گروہ اور ہر گروہ مخالف دوسرے کے ہووے اور مخالفت سبب قتال کا ہووے اور چکھاوے اللہ بعضے تمھارے کو دکھ اور سختی بعضے کی یعنی قتل دیکھ تو اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیونکر پھیرتے ہین ہم آیتون کو شاید کہ آدمی سمجھین **فائدہ** حدیث مین واقع ہوا ہے کہ حق تعالیٰ نے آٹھ اُمتون کو عذاب آسمانی سے ہلاک کیا ہے جیسے قوم نوح اور عاد اور ثمود وغیرہ کی جب سے آنحضرت صلعم پیدا ہوے کہ رحمت تھی آسمان کا عذاب موقوف ہوا اور اس امت مرحومہ کا عذاب یہ مقرر کیا کہ ایک گروہ کو اوپر دوسرے کے تعینات اور غالب کرے کہ اُنکو قتل کر کر مال اور اسباب اُنکا لوٹا کرین اور عورتین اور لڑکے قیدی کرین اور یہ تعینات کرنا چار قسم ہے یا گروہ مسلمانون کے کو اوپر مسلمانون کے یا کافرون کو اوپر کافرون کے یا کافرون کو اوپر مسلمانون کے یا مسلمانون کو اوپر کافرون کے وَكَذَّبَ بِهِ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ۚ قُل لَّسْتُ عَلَيْكُم بِوَكِيلٍ ۝ لِّكُلِّ نَبَإٍ مُّسْتَقَرٌّ ۚ وَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝ اور جھٹلایا اُسکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم خدا کو یا قرآن پاک کو قوم تیری نے

کہ قریش ہین اور حالانکہ خدا یا قرآن شریف برحق ہے اور سچ ہے کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ نہین ہون مین اوپر تمھارے نگہبان اور نہ ذمہ دار کہ تمام کام تمھارے کرون مین یا تمکو جھٹلانے سے منع کرون مین یا اوپر تمھارے عذاب لاؤن مین واسطے ہر چیز کے کہ ایک قرارگاہ ہے یعنی واسطے ہر عمل کے جزا ہے اور قریب ہے کہ جانوگے تم وَاِذَا رَاَیْتَ الَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْھُمْ حَتّٰی یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِہٖ ۱؎ اور جسوقت دیکھے تو اے محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اُن آدمیون کو کہ گفتگو اور طعنہ زنی کرتے ہین بیچ آیتون ہماری کے پس مُنھ پھیرلے تو اُنسے اور پاس اُنکے نہ بیٹھ جبتک کہ گفتگو کرین بیچ اور بات کے سوائے قرآن شریف سے وَاِمَّا یُنْسِیَنَّکَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۲؎ اور اگر بھلوا وے تجکو شیطان مُنھ پھیرنا طعنہ کرنے والون سے پس نہ بیٹھ تو پیچھے یاد کرنے خدا کے ساتھ گروہ ظلم کرنے والون کے **شان نزول** سبب نزول اس آیت کا یہ تھا کہ جسوقت مسلمان کافرون کے ساتھ بیٹھتے تھے کافر اُسوقت طعنہ زنی اور ٹھٹھا قرآن کا شروع کرتے حق تعالٰی نے فرمایا کہ جسوقت کافرون کو ٹھٹھا کرتے قرآن سے دیکھو تم فی الحال اُٹھ جایا کرو تم مسلمانون نے کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمکو طواف کعبے کا اور بیٹھنا مسجد حرام کا ضرور ہے اور کافر بھی مسجد مین ہمیشہ ہوتے ہین اور ٹھٹھا قرآن شریف کا اور مسلمانون کا کرتے ہین اور ہم اُنکی مجلس کو چھوڑ نہین سکتے ہین اور ٹھٹھا کرنے سے منع نہین کرسکتے ہین آیا ہم گنہگار رہوتے ہین یا نہین ہوتے آگے کی آیت نازل ہوئی کہ وَمَا عَلَی الَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِھِمْ مِّنْ شَیْءٍ وَّلٰکِنْ ذِکْرٰی لَعَلَّھُمْ یَتَّقُوْنَ ۳؎ اور نہین ہے اوپر پرہیز کرنے والون کے ٹھٹھے سے حساب ٹھٹھا کرنے والون کے سے کوئی چیز یعنی پرہیز کرنے والون کو گناہ نہین ہے ولیکن اوپر اُنکے لازم ہے نصیحت کرنا ٹھٹھا کرنے والون کو شاید کہ وہ پرہیز کرین اِس عمل سے اور شراوین وَذَرِ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَھُمْ لَعِبًا وَّلَھْوًا وَّغَرَّتْھُمُ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا وَذَکِّرْ بِہٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌ بِمَا کَسَبَتْ لَیْسَ لَھَا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَلِیٌّ وَّلَا شَفِیْعٌ ۴؎ اور چھوڑ دے تو اے محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن لوگون کو کہ پکڑا ہے دین اپنے کو کھیل اور شغولی یعنی بنیا دین اپنے کی اوپر کھیل اور شغولی کے رکھی ہے کہ بندگی بتون کی ہے یا دین پیغمبر کے کو کھیل اور شغولی پکڑی ہے یا پلید اپنی کو کہ وقت بندگی کا ہے کھیل اور شغولی مین ادا کرتے ہین اور پھسلا دیا اُنکو زندگی دنیا کی نے کہ انکار قیامت کا کیا اور نصیحت دلا تو اے محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ساتھ قرآن شریف کے تاکہ نہ پھنسے اور رسوا نہ ہووے کوئی کافر ساتھ اُس چیز کے کہ کسب کیا ہی نہین ہی واسطے اُسکے سوائے اللہ تعالٰی کے سے کوئی کارساز اور نہ شفاعت کرنے والا وَاِنْ تَعْدِلْ کُلَّ عَدْلٍ لَّا یُؤْخَذْ مِنْھَا ۵؎ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا کَسَبُوْا لَھُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِیْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِیْمٌ بِمَا کَانُوْا یَکْفُرُوْنَ ۶؎ اور اگر بدلہ دیگا وہ نفس ٹھٹھا یا گناہ پر بدلہ نہ لیا جاویگا اُس سے وہ گروہ وہ کون ہین کہ پھنسائے گئے ہین عذاب مین ساتھ اُس چیز کے کہ کسب کیا تھا بُرے عملون سے واسطے اُنکے پینا ہے دوزخ مین پانی گرم سے اور عذاب درد دینے والا ہے ساتھ اُس چیز کے کہ کفر کرتے تھے دنیا مین قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَنْفَعُنَا وَلَا یَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓی اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ ھَدٰنَا اللّٰہُ ۷؎ کہہ اے محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ آیا بندگی کرین ہم سوائے اللہ کے اُس چیز کی کہ نہ فائدہ دیوے ہمکو اور نہ ضرر کرے ہمکو اور پھیرے جاوین ہم اوپر ایڑیون اپنی کے یعنی مرتد ہوجاوین ہم پیچھے اُسکے کہ راہ سیدھی دکھائی ہمکو اللہ تعالٰی نے اسلام کی کالَّذِی اسْتَھْوَتْہُ الشَّیٰطِیْنُ فِی الْاَرْضِ حَیْرَانَ ۸؎ مانند اُس کسی کے کہ لیگئے اُسکو شیطان بیچ زمین کے دوراہ سیدھی سے جس حال مین کہ حیران ہونے والا ہے لَہٗٓ اَصْحٰبٌ یَّدْعُوْنَہٗٓ اِلَی الْھُدَی ائْتِنَا ۹؎ واسطے اُس گمراہ کے یار ہین کہ شفقت سے اُسکو بلاتے ہین طرف راہ سیدھی کے کہ آتو طرف ہمارے اور شیطان اُسکو طرف اپنے کھینچتے ہین وہ فکرمند ہے کہ کس طرف کو جاوے اگر شیطانون کی طرف جاوے ہلاکی مین پڑے اور اگر یارون کی طرف آوے نجات پاوے **فائدہ** حق تعالٰی نے مثال فرمائی ہے کہ جو کوئی مرتد ہوجاتا ہے مانند اُسکے ہے کہ ٹھگ اُسکو درمیان قافلے کے سے بیچ جنگل خطرناک کے لیگئے اور رفیق اُسکے کہ مومن ہین سیدھی راہ کی طرف بُلاتے ہین اور شیطان اُسکو طرف گمراہی کے کھینچتے ہین اگر یارون کی طرف آوے نجات پاوے اگر شیطانون کی طرف رہے کافر ہوکر مرے قُلْ اِنَّ ھُدَی اللّٰہِ ھُوَ الْھُدٰی وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۱۰؎ کہہ اے محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تحقیق راہ اللہ تعالٰی کی وہی سیدھی راہ ہے یعنی اسلام اور حکم کیے گئے ہین ہم تا فرمانبرداری کرین ہم واسطے پروردگار عالمون کے وَاَنْ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاتَّقُوْہُ ۱۱؎ وَھُوَ الَّذِیْٓ اِلَیْہِ تُحْشَرُوْنَ ۱۲؎ اور حکم کیے گئے ہین ہم یہ کہ قائم کرو تم نماز کو اور ڈرو تم اللہ تعالٰی سے نماز چھوڑنے مین اور اللہ تعالٰی وہ ذات پاک ہی کہ طرف اُسی کے جمع کیے جاؤگے تم قیامت کے دن وَھُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۱۳؎ وَیَوْمَ یَقُوْلُ کُنْ فَیَکُوْنُ ۱۴؎ اور اللہ وہ ذات

ع ۱۰ ۱۴

پاک ہے کہ پیدا کیا ہے آسمانون کو اور زمین کو واسطے ظاہر کرنے حق تعالیٰ کے اور یاد کرو جسدن کہے گا اللہ تعالیٰ قیامت کو کہ ہو جا پس ہو جاوے گی
ثلثۃ ارباع قَوْلُهُ الْحَقُّ ۚ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝ بات اللہ تعالیٰ کی سچ ہے اور واسطے اُسی کے ہے
بادشاہی جسدن پھونکا جاویگا بیچ صور کے جاننے والا غیب کا اور عالم ظاہر کا اور اللہ تعالیٰ باحکمت خبردار ہے **فائدہ** اوپر جو فرمایا کہ مسلمانون کو چاہیے
کہ کافرون سے کہین کہ ہم دیوانے کی طرح بہکتے نہین اسپر آگے قصہ فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا کہ جب اپنے نزدیک معبود برحق پا لیا پھر قوم کے بہکانے
نہ بہکے وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّيْٓ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ اور یاد کرو اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
واسطے مکے والون کے قصہ ابراہیم علیہ السلام کا جسوقت کہا ابراہیم علیہ السلام نے واسطے باپ اپنے کے کہ نام اُسکا آزر تھا آیا پکڑتا ہے تو بتون کو خدا اپنا
تحقیق مین دیکھتا ہون تجکو اور قوم تیری کو بیچ گمراہی ظاہر کے وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ۝ اور
جس طرح دکھائی ہمنے ابراہیم علیہ السلام کو گمراہی قوم اُسکے کی اسی طرح دکھاتے تھے ہم ابراہیم علیہ السلام کو عجائبات آسمانون کے اور زمینون کے اور تا یہ
کہ ہووے ابراہیم علیہ السلام یقین کرنے والون سے عجائبات آسمانون کے چاند اور سورج اور ستارے ہین اور عجائبات زمینون کے درخت اور پہاڑ ہین
فائدہ روایت مین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اوپر تخت بلند کے کھڑا کیا اور آسمان اور زمین کو کنگورے عرش کے سے تحت الثریٰ
تک کھول دیا ابراہیم علیہ السلام نے قدرت کاملہ کو دیکھا اور یقین کیا **معالم التنزیل** مین آیا ہے کہ نمرود بیٹا کنعان کا بادشاہ تمام روے زمین کا
تھا بابل مین بیٹھا تھا ایک رات خواب دیکھا کہ ایک ستارہ اُس شہر سے نکلا ہے کہ روشنی جمال اُسکے سے نور چاند اور سورج کا نیست اور نابود ہو گیا ہے
نہایت ڈرے چونکا اور تعبیر پوچھی حکیمون نے اور تعبیر دینے والون نے کہا کہ بیچ اسی برس کے بابل مین ایک لڑکا پیدا ہوگا کہ ہلاکی تیری اور بادشاہت
تیری کی اوپر ہاتھ اُسکے کے ہوگی اور اب تک وہ لڑکا پشت پدر کے سے بیچ شکم مان کے نہین آیا ہے نمرود نے حکم کیا کہ ہر زمیان شوہر اور زن کے جدائی
کرین اور سزا دل تعینات کی آزر نے کہ محرمون اور مقربون نمرود کے سے تھا ایک رات ساتھ عورت اپنی کے پوشیدہ سو کلون سے صحبت کی اور
وہ حاملہ ہو گئی صبح کو نجومیون نے نمرود سے کہا کہ آج کی رات وہ لڑکا بیچ شکم مان کے پونچا ہے نمرود غصہ ہوا اور فرمایا کہ اوپر ہر حاملہ کے موکل تعینات
کرین کہ اگر لڑکا پیدا ہو قتل کرین ابراہیم علیہ السلام کی مان کا حمل ظاہر نہ تھا کسی نے متوجہ ہونا نہ کیا جبتک کہ وقت جننے کا پونچا مان ابراہیم علیہ السلام
کی ڈر گئی کہ اگر بیٹا جنون مین قتل کرینگے بہانے سے شہر کے باہر گئی اور ایک غار مین پہاڑ کے ابراہیم علیہ السلام کو جن کر اور کپڑے مین لپیٹ کر اُسی جگہ
رکھا اور دروازہ غار کا پتھر سے بند کیا آزر سے کہا کہ ڈر سو کلون کے سے جنگل مین گئی مین اور لڑکا جنا مین نے اُسی وقت مر گیا زمین مین دفن کیا مین نے
آزر نے یقین کیا دوسرے دن مان ابراہیم علیہ السلام کی غار مین آئی دیکھا کہ ابراہیم علیہ السلام دو انگلیان اپنی چوستا ہے ایک مین سے دودھ اور
ایک مین سے شہد باہر نکلتا ہے خوش دل ہو کر شہر کو آئی آخر قصہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو بیان عنایت الٰہی سے دودھ پیا تھا ایک دن مین
ایسا بڑھتے تھے کہ اور لڑکے ایک مہینے مین اور ایک مہینے مین بڑھتے تھے مانند ایک برس کے جسوقت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ پندرہ مہینے کے ہوے
جوان پندرہ برس کے کے مقابل ہوے جب ابراہیم علیہ السلام بڑے ہوے مان ابراہیم کی نے آزر سے کہا بیٹا تیرا کہ مین نے اُسدن خبر موت کی جھوٹ دی
تھی اب غار مین جوان خوبصورت ہوا ہے پس آزر غار مین آیا اور اپنے بیٹے کو دیکھکر خوشحال ہوا اور مان کو ابراہیم علیہ السلام کی کہا کہ اس لڑکے کو غار سے
باہر لا تو ملازمت نمرود کی کرے مان ابراہیم کی غار سے باہر لائی مغرب کے وقت نیچے غار کے ریوڑ بکریون کے اور گھوڑون کے اور اونٹون کے
ابراہیم علیہ السلام نے دیکھے اور مان سے پوچھا کہ یہ کیا ہین مان نے خبر دی ابراہیم سے کہا کہ البتہ کوئی پیدا کرنے والا اور روزی دینے والا انکا ہے پھر
مان سے پوچھا کہ پروردگار میرا کون ہے مان نے کہا کہ مین ہون پروردگار تیرا ابراہیم نے کہا کہ پروردگار تیرا کون ہے مان نے کہا کہ باپ تیرا ابراہیم نے
کہا کہ پروردگار اُسکا کون ہے مان نے کہا نمرود ہے ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ پروردگار نمرود کا کون ہے مان نے ڈانٹا کہ ایسی باتین نہ کہہ کہ خطرہ ہے
اور اُس زمانے مین بعضے ستارے کو پوجتے تھے اور بعضے سورج کو اور بعضے بتون کو اور ایک جماعت پرستش نمرود کی کرتی تھی ابراہیم خلیل اللہ مان کے
ساتھ شہر کو روانہ ہوے فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ پس جسوقت کہ اندھیری ہوئی اوپر ابراہیم کے رات دیکھا ابراہیم علیہ السلام
نے ایک ستارے کو کہ زہرہ تھا یا مشتری تھا کنارے مغرب کی طرف کو پوجنے والون نے سجدہ کیا اُس ستارے کو ابراہیم نے کہا کہ یہ ستارہ پروردگار

میرا ہی یعنی قوم میری خدا اس ستارے کو کہتی ہے فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ ۝ پس جسوقت ڈوب گیا ستارہ کہا ابراہیم خلیل اللہ نے کہ دوست نہ رکھونگا مین ڈوبنے والون کو یعنی خدا نہ کہونگا کہ خدائے تعالیٰ تغیر اور تبدل سے پاک ہے تھوڑی راہ اور چلے ابراہیمؑ چودھوین رات تھی فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّیْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ یَهْدِنِیْ رَبِّیْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّیْنَ ۝ پس جسوقت دیکھا ابراہیمؑ نے چاند کو چمکنے والا اور پوجنے والون نے سجدہ کیا ابراہیم نے کہا کہ آیا یہی ہے پروردگار میرا تمھارے گمان مین پس جسوقت کہ ڈوب گیا چاند کہا ابراہیم علیہ السلام نے قسم ہے البتہ اگر راہ سیدھی نہ دکھاوے مجکو پروردگار میرا مقرر ہوجاؤن مین قوم گمراہون سے وہان سے بھی ابراہیمؑ آگے چلے تا نزدیک شہر کے پونہچے آفتاب طلوع کرتا تھا فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّیْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ یٰقَوْمِ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝ پس جس وقت دیکھا ابراہیمؑ نے سورج کو چمکتا اور پوجنے والون نے سجدہ کیا کہا ابراہیم نے کہ یہ پروردگار میرا ہی یہ بہت بڑا ہے رد تنی اور جسم مین پس جسوقت غروب ہوگیا آفتاب کہا ابراہیمؑ خلیل اللہ نے کہ اے قوم میری تحقیق مین بیزار ہون اُس چیز سے کہ شرک کرتے ہو تم اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝ تحقیق مین نے متوجہ کیا مُنھ اپنے کو واسطے اُس ذات پاک کے کہ پیدا کیا ہے آسمانون کو اور زمینون کو رغبت کرنیوالا ہون مین طرف دین حق کے اور نہین ہون مین شرک کرنے والون سے **فائدہ** تفسیر مین آیا ہے کہ جب ابراہیم خلیل اللہ شہر مین آئے مان نمرود کے روبرو لائی اور وہ ایک مرد بدشکل تھا ابراہیم نے دیکھا کہ اوپر تخت کے بیٹھا ہے اور غلام اور لونڈیان خوبصورت آس پاس تخت کے صف باندھ رہے ہین ابراہیمؑ نے مان سے پوچھا کہ یہ کون ہے کہ جسکے دیکھنے کو لائی ہے تو مجکو مان نے کہا کہ یہ خدا سب کا ہے ابراہیمؑ نے کہا کہ یہ آس پاس تخت کے کون ہین مان نے کہا کہ یہ بندے اسکے ہین ابراہیم خلیل اللہ بے اختیار ہوکر ہنسے اور کہا کہ اے مان یہ کیسا خدا ہے کہ بندون کو خوبصورت پیدا کیا ہے اور آپ بدصورت ہے چاہیے کہ خدا خوبصورت ہووے بندون سے وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ۚ قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّیْ فِی اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ۚ اور جھگڑا کیا ابراہیم سے قوم اُسکی نے بیچ توحید کے کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ آیا جھگڑتے ہو تم مجھ سے بیچ ایک ہونے اللہ کے اور حالانکہ تحقیق سیدھی راہ دکھائی ہے مجکو اللہ تعالیٰ نے طرف توحید کے قوم نے ڈرایا ابراہیم کو کہ تو ہمارے خداؤن سے مُنھ نہ کیا کرتا ہے کچھ بلا تجکو پونہچا دینگے ابراہیمؑ نے کہا وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ رَبِّیْ شَیْـًٔا ۚ وَسِعَ رَبِّیْ كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ۚ اور نہین ڈرتا ہون مین اُس چیز سے کہ شرک کرتے ہو تم ساتھ اُسکے یعنی تمھارے بتون سے نہین ڈرتا ہون مین مگر جو چیز کہ چاہے پروردگار میرا بلا کو کہ بسبب بتون کے پونہچے مجکو کچھ سما لیا رب میرے نے ہر چیز کو علم مین اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝ آیا پس نصیحت نہین پکڑتے ہو تم اور فرق درمیان عاجز کمزور اور قادر کے نہین جانتے ہو تم وَكَیْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ عَلَیْكُمْ سُلْطٰنًا ۚ اور کیونکر ڈرون مین اُس چیز سے کہ شرک کیا ہے تمنے اور نہین ڈرتے ہو تم کہ تحقیق تمنے شرک کیا ہے ساتھ اللہ تعالیٰ کے اُس چیز کو کہ نہین نیچے اُتاری اللہ تعالیٰ نے ساتھ اُسکے اوپر تمھارے کوئی حجت اور دلیل کہ اُسکو شریک میرا کرو فَاَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ پس کونسا دونون فرقون کا کہ مؤمن اور مشرک ہین لائق زیادہ ہین ساتھ امن کے عذاب سے جواب دو تم مجکو اگر ہو تم کہ جانتے ہو کہ قادر سے ڈرا چاہیے اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ جو کوئی کہ ایمان لائے ہین اور نہین ملایا ہے ایمان اپنے کو ساتھ شرک کے وہ گروہ واسطے اُن کے امن ہے عذاب ہمیشگی سے اور وہی گروہ راہ سیدھی پانے والے ہین وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَیْنٰهَآ اِبْرٰهِیْمَ عَلٰی قَوْمِهٖ ۚ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ۚ اِنَّ رَبَّكَ حَكِیْمٌ عَلِیْمٌ ۝ اور یہ دلیل پکڑنا ابراہیم علیہ السلام کا ستارے ڈوبنے والون سے اوپر توحید کے حجت ہماری تھی ہمنے وہ حجت ابراہیم کو اوپر قوم اُسکی کے بلند کرتے ہین ہم درجے جس کسی کے کہ چاہتے ہین ہم علم اور حکمت مین تحقیق پروردگار تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم محکم کار جاننے والا ہے وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ ۚ كُلًّا هَدَیْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَیْنَا مِنْ قَبْلُ ۚ اور بخشا ہمنے ابراہیم علیہ السلام کو بیٹا اسحاق اور پوتا یعقوب ہر ایک کو دونون سے راہ سیدھی دکھائی ہمنے اور نوح کو سیدھی راہ دکھائی ہمنے آگے ابراہیم سے وَمِنْ ذُرِّیَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ وَاَیُّوْبَ وَیُوْسُفَ وَمُوْسٰی وَهٰرُوْنَ ۚ اور اولاد نوح کی سے ہدایت کی ہمنے داؤد کو اور بیٹے اُسکے سلیمان کو اور ایوب کو اور یوسف کو اور موسیٰ علیہ السلام اور ہارون کو وَكَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۝ اور اسی طرح ہم جزا دیتے ہین نیکی کرنے والون کو وَزَكَرِیَّا وَیَحْیٰی وَعِیْسٰی وَاِلْیَاسَ ۚ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ اور راہ دکھائی ہمنے زکریا اور یحییٰ کو اور عیسیٰ علیہ السلام اور الیاس کو تمام یہ پیغمبر نیکون سے تھے وَاِسْمٰعِیْلَ وَالْیَسَعَ وَیُوْنُسَ

وقف لازم ۹ ع ۱۳ ۱۵

وَلُوطًا ۚ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ اور راہ دکھائی ہمنے اسمٰعیل علیہ السلام کو اور الیسع کو اور یونس کو اور لوط کو اور تمام پیغمبرون کو بزرگی دی تھی ہمنے اوپر
عالم کے لوگون سے وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ ۚ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ اور راہ دکھائی ہمنے بعضون کو باپ دادون پیغمبرون
کے سے اور اولاد انکی سے اور بھائیون انکے سے اور پسند کیا ہمنے انکو اور راہ دکھائی ہمنے انکو طرف راہ سیدھی کے ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ
يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ وہ دین پیغمبرون کا راہ اللہ تعالیٰ کی ہے راہ دکھاتا ہے اللہ تعالیٰ ساتھ اُس دین کے جس
کسی کو چاہتا ہے بندون اپنے سے اور اگر شرک کرتے وہ پیغمبر باوجود اس فضیلت اور کمال کے البتہ ناچیز ہو جاتی اُنسے جو چیز کہ عمل کرتے تھے نیکیون سے
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ وہ گروہ پیغمبرون کا وہ کوئی ہین کہ دی تھی ہمنے اُنکو کتاب اور علم تفصیہ فیصل کرنے کا اور پیغمبری
فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ۝ پس اگر کفر کیا ساتھ کتاب اور نبوت کے گروہ قریش کے نے پس تحقیق مقرر سنوا اول کیا
ہمنے ساتھ ایمان لانے اُن چیزون کے ایک گروہ کو کہ نہونگے ساتھ اُن چیزون کے کفر کرنے والے اور وہ گروہ انصار ہین مدینے کے رہنے والے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ۚ وہ گروہ پیغمبرون کا وہ کوئی ہین کہ سیدھی راہ دکھائی ہے اللہ تعالیٰ نے اُنکو پس ساتھ راہ اُنکی کے پیروی کر تو اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم مراد توحید اور اخلاق نیک ہین قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ۝ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کہ نہین مانگتا ہون مین تمسے اوپر ع ۱۶
پیغام پہونچانے خدا کے مزدوری کو کہ کسی پیغمبر نے نہین مانگی ہے نہین قرآن مگر نصیحت واسطے عالم کے، لوگون کے وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ
اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ ۭ اور نہ تعظیم کی یہودیون نے اللہ کی حق تعظیم اُسکی کا جو وقت کہا کہ نہین بھیجے اُتاری اللہ نے اوپر کسی آدمی کے کچھ چیز
فائدہ روایت ہے کہ مالک بن صیف کہ سردار علما یہودیون کا تھا موٹا بدن کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
نے فرمایا کہ قسم دیتا ہون مین تجکو ساتھ اُس خدا کے کہ توریت اوپر موسیٰ کے نازل کی ہے سچ کہہ کہ توریت مین دیکھا ہے تو نے کہ اللہ دشمن رکھتا ہے
موٹی علم والے کو مالک نے کہا کہ یہ خبر توریت مین ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ وہ موٹا تن پرور خود پرست تو ہی ہے مالک
غصہ ہوا اور کہا خدا نے تعالیٰ نے کوئی کتاب کسی آدمی کے اوپر نہین اُتاری ہے قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِيْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّهُدًى لِّلنَّاسِ
تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا ۚ کہدے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کسنے نیچے اُتاری ہے وہ کتاب کہ لایا تھا اُسکو موسیٰ علیہ السلام اور وہ توریت
ہے روشنی تھی اور وہ راہ دکھائی تھی واسطے آدمیون کے کہ گردانتے تھے تم اُس کو طومار اور ورق طاہر کرتے ہو تم احکام اُسکے کو اور چھپاتے ہو
تم بہت احکامون اُسکے کو مانند تعریف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور آیت سنگسار کرنے زانی محصن کے وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ ۭ
قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ۝ اور سکھائے گئے تم اے مسلمانو جو چیز کہ نہ جانتے تھے تم اور نہ باپ اور دادے تمھارے کہا اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کہ اللہ نے نیچے اُتاری تھی توریت پس چھوڑ دے تو اُنکو کہ ہیچ باطل کے کھیلین وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ
اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ۭ اور یہ قرآن کتاب ہے بابرکت بہت فائدہ کی سچ کرنے والی ہے اُس کتاب کو کہ آگے اُس سے تھی یعنی توریت اور تا یہ کہ ڈراوے
تو اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے والون کو اور جو شہر کہ آس پاس مکے کے ہین وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰي
صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝ اور جو کوئی کہ ایمان لاتے ہین ساتھ آخرت کے ایمان لاتے ہین ساتھ قرآن کے یا پیغمبر کے اور وہ اوپر نمازون اپنی کے نگہبانی
کرنے والے ہین اسواسطے کہ نشان ایمان کا اور ستون دین کا نماز ہے **فائدہ** روایت ہے کہ مسیلمہ کذاب اور اسود بن عنسی نے دعویٰ پیغمبری کا کیا
تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بسبب جھوٹ دعویٰ اُنکے کے غمگین ہوے آیت آگے کی نازل ہوئی کہ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا
اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ ۭ اور کون بڑا ظالم ہے اُس کسی سے کہ جوڑا اوپر اللہ تعالیٰ کے جھوٹ کو کہ مین پیغمبر ہون یا کہا کہ وحی کی جاتی
ہے طرف میرے اور حالانکہ وحی نہین کی گئی طرف اُسکے کوئی چیز وَمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ۭ اور کون بڑا ظالم ہے اُس کسی سے کہ کہا قریب
ہے کہ نازل کرون مین مانند اُس چیز کے کہ نازل کی ہے اللہ تعالیٰ نے اور یہ بات عبداللہ بن سعدؓ نے کہی تھی کہ کاتب وحی کا تھا جو وقت کہ یہ آیت نازل
ہوئی کہ ولقد خلقنا الانسان من سلالۃ من طین یعنی البتہ تحقیق پیدا کیا ہمنے آدمی کو خلاصہ کیچڑ کے سے بعد اُسکے خون بستہ سے اور مضغہ گوشت سے ازروے
تعجب کے اوپر زبان اُسکی کے جاری ہوا کہ فتبارک اللہ احسن الخالقین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لکھ آگے یہ آیت ہے عبداللہ نے

شک کیا اور مرتد ہو گیا اور کہا کہ اگر محمد سچا ہے پس میری طرف بھی وحی کی جاتی ہے جیسے اوپر اُسکے کی جاتی ہے اور اگر جھوٹا ہے میں نے بھی کہا جو کچھ وہ کہتا ہے
وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ اور اگر دیکھے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو وقت کافر
ہوتے ہیں بیچ سختیوں اور دُکھیوں موت کے اور فرشتے عذاب کے کھولنے والے ہوتے ہیں ہاتھوں اپنے کو واسطے قبض کرنے روح کے اور گرز آگ
کے مارتے ہیں کہ باہر نکالو تم روحوں اپنی کو بدنوں سے اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَي اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ
تَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ آج کے دن کہ وقت مرنے تمھارے کا ہے بدلہ دیے جاؤ گے تم عذاب خوار اور رسوا کرنیوالا بسبب اُس چیز کے کہ کہتے تھے تم اوپر اللہ تعالیٰ
کے سوائے سچ کے یعنی جھوٹ اور تھے تم آیتوں اُسکی سے تکبری اور سرکشی کرنے والے وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ
مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَاۗءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ اور البتہ تحقیق آئے تم ہمارے پاس اکیلے کہ نہ مال ہے نہ اولاد نہ لشکر نہ خادم نہ یار نہ مددگار جیسے پیدا کیا تھا ہمنے تمکو پہلے بار
ماں کے پیٹ سے ننگے سر ننگے پانوں اور چھوڑ آئے تم جو نعمت اور بخشش کہ دی تھی ہمنے تمکو پیچھے پیٹھوں اپنی کے نہ آگے بھیجی اور نہ ساتھ لائے تم وَمَا
نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَاۗءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰۗؤُا ۭ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝ اور نہیں دیکھتے ہیں ہم ساتھ ع ۱۱
تمھارے شفیعوں تمھارے کو ایسے شفیع کہ گمان کرتے تھے تم کہ تحقیق وہ بیچ پرورش تمھاری کے شریک خدا کے ہیں تحقیق کٹ گیا ملاپ درمیان تمھارے
اور گم ہوئی تمسے وہ چیز کہ گمان کرتے تھے تم اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ۭ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى
تُؤْفَكُوْنَ ۝ تحقیق اللہ تعالیٰ چیرنے والا دانے اور گٹھلی کا ہے باہر نکالتا ہے زندے کو مردے سے اور باہر نکالنے والا مردے کا ہے زندہ سے یہ زندہ
کرنے والا اور مارنے والا تمھارا اللہ تعالیٰ ہے پس کہاں پھرے جاتے ہو تم اُس سے فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
حُسْبَانًا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ چیرنے والا صبح کا ہے اندھیری رات کے سے اور بنایا رات کو قرار اور آرام گاہ خلق کا اور بنایا سورج اور چاند کو حساب
مقرر مہینوں کا اور برسوں کا یہ کام اندازہ کرنا غالب جاننے والے کا ہے وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۭ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ
لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ اور اللہ تعالیٰ جل شانہ وجل جلالہ وہ ذات پاک ہے کہ بنایا واسطے تمھارے ستاروں کو تا یہ کہ راہ پاؤ تم ساتھ اُنکے بیچ اندھیرون جنگل کے
اور دریا کے تحقیق جدا جدا بیان کیا ہمنے نشانیوں کو واسطے اُس گروہ کے کہ جانتے ہیں وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ۭ
اور اللہ تعالیٰ وہ ذات پاک ہے کہ پیدا کیا تمکو ایک ذات سے کہ آدم ہے پس تمھاری قرار گاہ ہے اور جائے امانت مستقر رحم ہے اور مستودع صلب
پدر یا مستقر قبر ہے اور مستودع دنیا ہے قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ۝ تحقیق تفصیل وار بیان کیا ہمنے نشانیوں قدرت کی کو واسطے اُس
گروہ کے کہ سمجھتے ہیں وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ اور
اللہ تعالیٰ وہ ذات پاک ہے کہ نیچے اُتارا ہے آسمان سے پانی کو پس نکالی ہمنے اُس پانی سے روئیدگی ہر چیز کی پس باہر نکالا ہمنے اُس سے سبز کھیتی
کو کہ باہر نکالتے ہیں ہم اُس کھیتی سے دانے اوپر تلے ہونے والے یعنی بالیں جو کی اور گیہوں کی اور سوائے اُسکے وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ
وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۭ اور باہر نکالا ہمنے درخت کھجور کے سے کونپل اور کلی اُسکی سے خوشے نزدیک
ہونے والے زمین سے اور باہر نکالے ہمنے باغ انگوروں سے اور باہر نکالا زیتون کو اور انار کو مانند ہونے والے آپس میں بیچ رنگ کے اور نہ مانند ہونے
والے بیچ مزے کے اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ نگاہ کرو تم طرف میوہ ہر درخت کے جبوقت
میوہ دار ہوتا ہے کیا جھوٹا اور بے مزہ میوہ ہوتا ہے اور نگاہ کرو جبوقت پکتا ہے میوہ اُسکا کیا خوش شکل اور مزہ دار ہوتا ہے تحقیق بیچ ان چیزوں
کے تمکو البتہ نشانیاں قدرت کی ہیں واسطے اُس گروہ کے کہ ایمان لاتے ہیں وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَاۗءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَ
بَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ اور مقرر کیا کافروں اور مجوسیوں نے واسطے اللہ تعالیٰ کے شریک جنوں کو اور حالانکہ پیدا کیا ہے ع ۱۲
اللہ تعالیٰ نے جنوں کو اور چیرا اور ظاہر کیا واسطے اللہ تعالیٰ کے بیٹوں اور بیٹیوں کو جہالت سے اور پاک ہے اللہ تعالیٰ اور بلند ہے اللہ تعالیٰ
جس چیز سے کہ صفت کرتے ہیں **فائدہ** مجوسیوں نے کہا تھا کہ شیطان شریک خدا ہے تعالیٰ کا ہے نیکی کو خدا پیدا کرتا ہے اور اُسکو یزدان کہتے تھے
اور بدی کو شیطان پیدا کرتا ہے اور اُسکو اہرمن کہتے تھے بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ۭ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ

وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ عجائب پیدا کرنے والا آسمانون کا اور زمین کا کیونکر اور کہان سے ہووے اُسکو بیٹا اور حالانکہ نہین ہے واسطے اُسکے جورو اور پیدا کیا ہے سب چیز کو اور وہ ساتھ سب چیز کے جاننے والا ہے ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ ۝ یہ ہمارا اللہ تعالیٰ پالنے والا ہمارا ہے نہین ہے کوئی خدا سوائے اُسکے پیدا کرنے والا ہر چیز کا پس بندگی کرو تم اُسکی اور وہ اوپر سب چیز کے نگہبان ہے لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ۝ نہین پاتی ہین اُسکو آنکھین اور وہ پاتا ہے آنکھون والون کو اور اللہ تعالیٰ باریک بین خبردار ہے **فائدہ** یعنی آنکھ مین یہ قوت نہین کہ اُسکو دیکھ لے مگر جبکہ وہ آپ کو دکھاوے اسواسطے کہ لطیف ہے قَدْ جَاءَكُمْ بَصَائِرُ مِنْ رَبِّكُمْ ۖ فَمَنْ أَبْصَرَ فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ۚ وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيظٍ ۝ تحقیق آئین تمکو بینائیان یعنی نشانیان روشن پروردگار تمھارے سے پس دیکھا پس فائدہ واسطے ذات اُسکی کے ہے اور جو کوئی اندھا ہوا پس ضرر اوپر اُسکے ہے اور نہین ہون مین اوپر تمھارے نگہبان کہ بدلے نیک عمل کرانون مین وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ وَلِيَقُولُوا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهُ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝ اور اسی طرح پھیرتے ہین ہم آیتون کو اور تاکہ یہ کہین کہ نہ کہین تُو نے پڑھا ہے اور سیکھا ہے تو نے کسی اور سے اور تاکہ بیان کرین ہم قرآن پاک کو واسطے اُس گروہ کے کہ جانتے ہین کہ یہ کلام خدا کے ہین آدمی کے نہین ہین **فائدہ** قریش گمان کرتے تھے کہ آنحضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم دو غلامون سے سیکھتے ہین کہ نام اُنکا جبیر اور یسار تھا روم کی بندی سے پکر آئے تھے اتَّبِعْ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ۖ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ ۝ پیروی کر تو اے محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اُس چیز کی کہ وحی کی جاتی ہے طرف تیرے پروردگار تیرے سے نہین ہے کوئی خدا سوائے اللہ تعالیٰ کے اور منھ پھیر لے تو شرک کرنے والون سے اور اُن کی بات نہ سن تو وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ مَا أَشْرَكُوا ۚ وَمَا جَعَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۖ وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ ۝ اور اگر چاہتا اللہ تو حید اُن کی نہ شریک کرتے کسی کو اور نہین مقرر کیا ہمنے تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوپر کافرون کے نگہبان اور نہین ہے تو اوپر اُن کے ذمہ وار وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ اور نہ گالی دو تم اُن بتون کو کہ پوجتے ہین کافر سوائے اللہ تعالیٰ کے سو یہ گالی دینگے کافر اللہ کو نادانی سے **شان نزول** سبب نزول اس آیت کا یہ تھا کہ جسوقت نازل ہوئی کہ انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم یعنی تحقیق تم اور کافرو اور جو چیز کہ بندگی کرتے ہو تم سوائے اللہ تعالیٰ کے ایندھن دوزخ کا ہے قریش نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زبان اپنی بند کرلے تو گالی دینے بتون ہمارے کے سے اور نہین تو ہم تیرے خدا کی ہجو کرینگے اور بعضی روایت مین ہے کہ مسلمان بتون کو کافرون کے روبرو گالی دیتے تھے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ جو گالی دینے کے لائق ہے اُسکو بھی گالی نہ دو تم تا یہ کہ جو گالی کے لائق نہین ہے اُسکو گالی نہ دیوین كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ أُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۖ ثُمَّ إِلٰى رَبِّهِمْ مَرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ اسی طرح آرائش دی ہے ہمنے واسطے ہر امت کے عمل اُنکے کو پس طرف پروردگار اُنکے کے ہے بازگشت اُنکی پس خبر دیگا اُنکو ساتھ اُس چیز کے کہ عمل کرتے تھے **فائدہ** روایت ہے کہ سردار قریش کے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو خبر دیتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام عصا اوپر پتھر کے مارتا تھا بارہ چشمے پانی کے جاری ہوتے تھے اور عیسیٰ علیہ السلام مُردون کو زندہ کرتا تھا اس طرح کی کوئی نشانی تو لاوے جب ایمان لاوین ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا نشانی چاہتے ہو تم سردارون نے کہا کہ دعا کرتو پہاڑ صفا کا سونے کا ہو جاوے آنحضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ معجزہ دکھلاوین تمکو سچ مانوگے تم مجکو سردارون نے قول و قرار کیا اور سخت قسمین کھائین کہ اگر یہ معجزہ دکھلاوے تو ما بعد اری تیری کرین ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاہا کہ دعا کرین ناگاہ جبرئیل علیہ السلام نازل ہوے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم تیری دعا سے پہاڑ صفا سونے کا کردیوین پس اگر کافر ایمان نہ لاوین یا جادو کہین عذاب جڑ اکھاڑنے کا اوپر اُنکے نازل ہوگا اگر چاہے تو یہ معجزہ ظاہر کرین ہم لیکن عذاب پیچھے ہے اور اگر چاہے تو دعا نہ کر کافر توبہ کرین فرمانشون سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوسری بات اختیار کی آگے کی آیت نازل ہوئی کہ وَأَقْسَمُوا بِاللّٰهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَاءَتْهُمْ آيَةٌ لَيُؤْمِنُنَّ بِهَا ۚ قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِنْدَ اللّٰهِ ۖ وَمَا يُشْعِرُكُمْ أَنَّهَا إِذَا جَاءَتْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ اور قسمین کھائین سردارون قریش کے نے ساتھ اللہ کے سخت ترقسمون اپنی کی کہ البتہ اگر آوے اُنکو کوئی نشانی البتہ مقرر ایمان لاوینگے ہم ساتھ اُسکے کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ نہین ہین نشانیان مگر نزدیک اللہ تعالیٰ کے اور کیا چیز خبر دیتی ہے تمکو اے مسلمانو کہ تحقیق وہ نشانی جسوقت کہ آوے نہ ایمان لاوینگے کافر وَنُقَلِّبُ أَفْئِدَتَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوا

ع یعنی دار دوغہ ۱۲

ع ۱۴ ۱۹

بِہٖ اَوَّلَ مَرَّۃٍ وَّنَذَرُھُمْ فِیْ طُغْیَانِھِمْ یَعْمَھُوْنَ ۝ اور پھیرتے ہین ہم دلون اُنکے کو ایمان سے اور آنکھون اُنکی کو دیکھنے حق کے سے پس آخر ایمان نہ لاوینگے جیسے کہ ایمان نہ لائے تھے ساتھ قرآن کے یا چاند پھٹنے کے اول بار اور چھوڑتے ہین ہم کافرون کو بیچ سرکشی اُنکی کے کہ حیران ہووین **فائدہ** یعنی جنکو اللہ ہدایت دیتا ہے اول ہی حق سُنکر انصاف سے قبول کرتے ہین اور جنسے پہلے ہی ضد کی اگر نشانی بھی دیکھے تو کچھ حیلہ بنالے فرعون اُن نشانیون پر ایمان نہ لایا

الجزء ۷

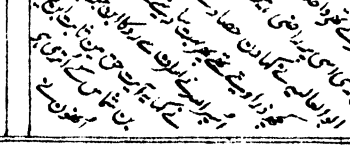
وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃَ وَکَلَّمَھُمُ الْمَوْتٰی وَحَشَرْنَا عَلَیْھِمْ کُلَّ شَیْءٍ قُبُلًا مَّا کَانُوْا لِیُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَھُمْ یَجْھَلُوْنَ ۝ اور اگر تحقیق نازل کرتے ہم طرف کافرون کے فرشتون کو اور باتین کرتے اُن سے مُردے اور جمع کرتے ہم اوپر اُنکے تمام چیزون کو کہ دنیا مین ہین گروہ گروہ تا شاہدی دیوین اوپر ایک ہونے اللہ کے اور رسالت پیغمبر ہی کے نہ تھے کافر کہ ایمان لاوین مگر یہ کہ چاہے اللہ تعالیٰ ولیکن بہت کافرون کے جہالت کرتے ہین وَکَذٰلِکَ جَعَلْنَا لِکُلِّ نَبِیٍّ عَدُوًّا شَیٰطِیْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ یُوْحِیْ بَعْضُھُمْ اِلٰی بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ط اور جیسے کہ تیرے دشمن ہین اے محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی طرح مقرر کیا تھا ہمنے واسطے ہر پیغمبر کے دشمن شیطان آدمیون کے اور جنون کے کہ وسواس دلاتے تھے بعضے اُن کے طرف بعضون کے جھوٹ باتین بنائی ہوئین واسطے پھسلانے کے وَلَوْ شَآءَ رَبُّکَ مَا فَعَلُوْہُ فَذَرْھُمْ وَمَا یَفْتَرُوْنَ ۝ اور اگر چاہتا پروردگار تیرا ایمان کافرون کا نہ کرتے کافر دشمنی پیغمبرون کی پس چھوڑ دے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کافرون کو اور جو چیز کہ جھوٹ جوڑتے ہین وَلِتَصْغٰٓی اِلَیْہِ اَفْئِدَۃُ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ وَلِیَرْضَوْہُ وَلِیَقْتَرِفُوْا مَا ھُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ۝ اور تا یہ کہ کان رکھین طرف اُس کے دل اُن لوگون کے کہ نہین ایمان لاتے ہین ساتھ آخرت کے اور تا یہ کہ پسند کرین اُس جھوٹ کو اور تا یہ کہ کسب کرین جو چیز وہ کسب کرنے والے ہین گناہون سے **فائدہ** یہ کئی آیتین اسیر اُتریں کہ کافر کہنے لگے مسلمان اپنا مارا کھاتے ہین اور اللہ کا مارا نہین کھاتے فرمایا کہ ایسے فریب کی باتین طمع شیطان سکھاتے ہین انسانون کو شبہہ ڈالنے کو عقل کا حکم نہین حکم اللہ تعالیٰ کا ہے آگے کھول کر سمجھا دیا کہ مارنے والا سب کا اللہ تعالیٰ ہی ولیکن اُس کے نام کو برکت ہے جو اُس کے نام پر ذبح ہوا سو حلال ہے جو بغیر اس کے مرگیا سو مردار اَفَغَیْرَ اللّٰہِ اَبْتَغِیْ حَکَمًا وَّھُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ اِلَیْکُمُ الْکِتٰبَ مُفَصَّلًا ط وَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ یَعْلَمُوْنَ اَنَّہٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّکَ بِالْحَقِّ فَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آیا پس سوائے اللہ کے ڈھونڈھون مین فیصلہ چکانے والا اور میان اپنے اور تمھارے اور حالانکہ اُسی نے نازل کیا ہے طرف تمھارے کتاب کو بیان کیا گیا ہو اُس مین حق اور باطل اور جن کو دی ہے ہمنے کتاب توریت اور انجیل یعنی علما یہود کے جانتے ہین کہ تحقیق قرآن نازل کیا گیا ہو پروردگار تیرے کی طرف سے ساتھ سچ کے پس نہو تو شک کرنے والون سے وَتَمَّتْ کَلِمَتُ رَبِّکَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ط لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمٰتِہٖ ج وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اور تمام ہوئی حجت پروردگار تیرے کی بوحید اور نبوت مین از روے سچ کے اور عدل کے اور نہین ہے کوئی بدل کرنے والا واسطے احکامون اُس کے کے اور وہ سُننے والا جاننے والا ہے وَاِنْ تُطِعْ اَکْثَرَ مَنْ فِی الْاَرْضِ یُضِلُّوْکَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ط اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ ھُمْ اِلَّا یَخْرُصُوْنَ ۝ اور اگر فرمانبرداری کریگا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت اُن لوگون کی کہ بیچ زمین کے ہین یعنی قریش مکے کے ہین تجکو راہ اللہ کی سے نہین پیروی کرتے قریش مگر گمان کی کہ باپ دادے ہمارے برحق تھے اور نہین ہین قریش مگر جھوٹ بولتے ہین کہ شریک خدا کا ہے اور بعضے جانور خدا نے حرام کیے ہین اِنَّ رَبَّکَ ھُوَ اَعْلَمُ مَنْ یَّضِلُّ عَنْ سَبِیْلِہٖ ج وَھُوَ اَعْلَمُ بِالْمُھْتَدِیْنَ ۝ تحقیق پروردگار تیرا وہی دانا تر ہے اُس کسی کو کہ گمراہ ہوتا ہو راہ اُسکی سے اور وہی دانا تر ہے ساتھ راہ پانے والون کے فَکُلُوْا مِمَّا ذُکِرَ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اِنْ کُنْتُمْ بِاٰیٰتِہٖ مُؤْمِنِیْنَ ۝ پس کھاؤ تم اے مسلمانو اُس جانور سے کہ ذکر کیا گیا ہے نام اللہ کا اوپر اُسکے وقت ذبح کے اگر ہو تم ساتھ آیتون اللہ کی کے ایمان لانے والے وَمَا لَکُمْ اَلَّا تَاْکُلُوْا مِمَّا ذُکِرَ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَقَدْ فَصَّلَ لَکُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَیْکُمْ اور کیا ہے تمکو کہ نہین کھاتے ہو تم اُس جانور سے کہ ذکر کیا گیا ہے نام اللہ کا اوپر اُسکے وقت ذبح کے اور تحقیق بیان کی اللہ تعالیٰ نے واسطے تمھارے جو چیز کہ حرام کی ہے اوپر تمھارے اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَیْہِ ط وَاِنَّ کَثِیْرًا لَّیُضِلُّوْنَ بِاَھْوَآئِھِمْ بِغَیْرِ عِلْمٍ ط اِنَّ رَبَّکَ ھُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِیْنَ ۝ مگر جو چیز کہ بیقرار کیے جاؤ تم طرف اُسکے حرام چیزون سے وہ حلال ہو جاتی ہے اور تحقیق بہت آدمی گمراہ کرتے ہین خلق کو ساتھ آرزوؤن اپنی کے نادانی سے تحقیق پروردگار تیرا اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم وہی دانا تر ہے ساتھ حد سے گذرنیوالون کے

وَذَرُوا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ۝ اور چھوڑو تم اے آدمیو ظاہر گناہ کا اور باطن گناہ کا تحقیق جو کوئی کہ کسب کرتے ہین گناہ ظاہر اور باطن کا قریب ہے کہ جزا دیے جاوینگے ساتھ اُس چیز کے کہ کسب کرتے ہین **فائدہ** بعضون نے کہا ہے کہ گناہ ظاہر کا نکاح حرام عورتون کا ہے اور گناہ باطن کا زنا ہے یا گناہ ظاہر کا جو ہاتھ پانون سے ہووے اور گناہ باطن کا جو دل سے ہووے یعنی خطرہ برا وے یا گناہ ظاہر کا طلب نعمت دنیا کی اور گناہ باطن کا طلب نعمت آخرت کی اسواسطے کہ دونون سبب مشغول کے ہین یا گناہ ظاہر کا جو خلق دیکھے اور گناہ باطن کا جو خلق نہ دیکھے یا گناہ ظاہر کا قول اور فعل بُرے ہین اور گناہ باطن کا عقائد فاسدہ یا گناہ ظاہر اور باطن کا شکر نعمت ظاہر اور باطن کا نہ کرنا جیسے فرمایا ہے واسبغ علیکم نعمتہ ظاہرۃ وباطنۃ یعنی تمام کی اللہ تعالیٰ نے اوپر تمھارے نعمت ظاہر کی اور باطن کی وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ۭ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰۗىِٕهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ۝ اور نہ کھاؤ تم اُس چیز سے کہ نہین ذکر کیا گیا ہے نام اللہ کا اوپر اُسکے وقت ذبح کے اور تحقیق وہ حرام ہوا اور تحقیق شیطان البتہ وسوسہ ڈالتے ہین طرف دوستون اپنے کے کہ کافر ہین تا یہ کہ جھگڑین تمسے کہ جو اللہ تعالیٰ مارے حرام ہوا اور جو تم مارو حلال ہوا اور اگر فرمانبرداری کروگے تم کافرون کی تحقیق تم البتہ مشرک ہوجاؤگے **فائدہ** تفسیر مین آیا ہے کہ مشرکون نے کہا تھا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ جو بکری کہ مرجاتی ہے مارنے والا اُسکا کون ہے آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے پیدا کیا تھا مشرکون نے کہا کہ تعجب ہے کہ جس بکری کو اصحاب تیرے مارین یا شکاری کتے مارین حلال اور پاک ہووے اور جس بکری کو خدا مارے وہ حرام اور ناپاک ہووے مسلمانون کے دل مین وسواس ہوا یہ آیت نازل ہوئی اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ آیا جو کوئی کہ تھا مردہ کفر اور جہالت اور گمراہی سے پس زندہ کیا ہمنے اُسکو اسلام سے اور گردانہنے واسطے اُسکے نور ایمان کا کہ چلتا ہے ساتھ نور کے بیچ آدمیون کے كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ۭ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ مانند اُس کسی کے ہے کہ صفت اُس کی یہ ہے کہ بیچ اندھیری کے ہے نہین ہے باہر آنے والا اُسسے اسی طرح آراستہ کیا گیا ہے واسطے کافرون کے جو چیز کہ عمل کرتے ہین **شان نزول** یہ آیت امیر حمزہ اور ابو جہل کے حق مین نازل ہوئی ہے کہ ابو جہل نے آن حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک دن بہت ایذا دی اور بے ادبی نہایت کی اور گوبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر ڈالا اور امیر حمزہ اُس دن شکار کو گئے تھے جو وقت آئے شکار گاہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بحیرتی ابو جہل کی سے شکایت کی امیر حمزہ غصہ ہوکر ابو جہل کے پاس گئے اور کمان اوپر سر اُسکے کے زور سے ماری کہ کمان ٹوٹ گئی اور کلمہ شہادت کا پڑھا اور تون کو بُرا کہا اور مسلمان ہوے اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ آیت حضرت عمر خطاب اور ابو جہل کے حق مین ہے کہ دونون آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایذا مین تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ دونون مین سے ایک کو ایمان نصیب کر حضرت عمر کے حق مین قبول ہوئی اور صاحب نور کے ہوے اور ابو جہل تاریکیون کفر کی مین قید رہا وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ۭ وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝ اور جس طرح مکے کے سردار گنہگار ہین اسی طرح مقرر کیا تھا ہمنے بیچ ہر شہر کے بڑون کو گنہگار اُس شہر کے تا یہ کہ مکر کرین بیچ اُس شہر کے پیغمبرون سے اور مکر نہ کرتے تھے مگر ساتھ ذاتون اپنی کے کہ وبال مکر کا اوپر اُن ہی کے تھا اور خبر نہ رکھتے تھے کہ اوپر ہمارے ہوگا عذاب اُسکا **فائدہ** ابو جہل نے کہا تھا کہ ہمکو سب طرح کی شرافت ہے اب درمیان ہمارے پیغمبر پیدا ہوا ہے کہ اُسکی وحی آسمان سے آتی ہے ہم راضی نہ ہونگے جب تک اوپر ہمارے بھی آسمان سے وحی آوے جیسے اوپر اُسکے آتی ہے اور ولید بن مغیرہ نے کہا تھا کہ اگر پیغمبری برحق ہے مین محمد کے لائق زیادہ ہون کہ عمر مین بھی بڑا ہون اور مال بھی بہت ہے یہ آیت نازل ہوئی وَاِذَا جَاۗءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ۘ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسٰلَتَهٗ ۭ اور جو وقت آتی ہے کوئی آیت قرآن سے یا معجزہ آتا ہے کفار قریش کو کہتے ہین ہرگز ایمان نہ لاوین گے ہم جبتک کہ دیے جاوین ہم مانند اُس معجزہ کے کہ دیے گئے ہین پیغمبر اللہ تعالیٰ کے اللہ داناتر ہے جس مکان مین کہ رکھتا ہے پیغامون اپنون کو کہ عمر اور مال کے اوپر موقوف نہین ہے پیغمبری سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ۝ قریب ہے کہ پونہچے گی اُن لوگون کو کہ کفر کیا ہے خواری اور رسوائی نزدیک اللہ کے سے اور عذاب سخت بھیجے گا بسبب اُس چیز کے کہ مکر کرتے تھے پیغمبر سے اور مسلمانون سے فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَاۗءِ ۭ پس جو کوئی کہ چاہتا ہے اللہ تعالیٰ یہ کہ راہ سیدھی دکھاوے اُسکو کھولتا ہے

دل اُسکے کو واسطے قبول اسلام کے اور جسکو چاہتا ہی اللہ تعالیٰ کہ گمراہ کرے اُسکو راہ سیدھی سے کردیتا ہی اُسکو یعنی دل اُسکے کو تنگ بے نہایت تنگ قبول اسلام سے گویا کہ چڑھتا ہی وہ بیچ آسمان کے بھاگنے کو قبول کرنے حق کے سے کَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ جیسے تنگ کرتا ہے دل کافرون کا اسی طرح تعینات کرتا ہی پلیدی کو یعنی عذاب اور لعنت کو اوپر اُنکے کہ ایمان نہین لاتے ہین **فائدہ** اوپر فرمایا تھا کہ کافر قسمین کھاتے ہین کہ ایک آیت دیکھین تو البتہ یقین لاوین اور آپ فرمایا تھا کہ ہم نہ دینگے ایمان تو کیونکر لاوین گے بیچ مین مردے حلال کرنے کے لیے حیلے نقل کیے اب اس بات کا جواب فرمایا کہ جسکی عقل اس طرف چلے کہ اپنی بات نہ چھوڑے جو دلیل دیکھے کچھ حیلہ بنالے وہ نشان ہے گمراہی کا اور جسکی عقل چلے انصاف پر اور حکم برداری پر وہ نشان ہدایت ہے ان لوگون مین نشان ہین گمراہی کے ان کو کوئی آیت اثر نہ کرے گی وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ۭ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ۝ اور یہ اسلام راہ پروردگار تیرے کی ہی اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سیدھی تحقیق بیان کیا ہمنے آیتون قرآن شریف کی واسطے اُس گروہ کے کہ نصیحت پکڑتے ہین **فائدہ** یعنی حکم برداری اور عقل کو دخل دینا سیدھی راہ ہی لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ واسطے نصیحت پکڑنے والون کے گھر سلامتی کا ہے یعنی بہشت ذخیرہ نزدیک پروردگار اُن کے کے اور اللہ تعالیٰ یاری کرنے والا اور کارساز اور مددگار اُنکا ہے ساتھ اُس چیز کے کہ عمل کرتے تھے سچ ماننے پیغمبرون کے سے وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ اَوْلِيٰٓـؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ اور یاد کر اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جس دن جمع کریگا اللہ تعالیٰ جنون اور آدمیون کو تمام اور کہیگا کہ اے گروہ جنون کے بہتون کو لیا تمنے آدمیون سے یعنی گمراہ کیا اور کہینگے دوست شیطانون کے آدمیون مین سے کہ اے پروردگار ہمارے فائدہ مندی کی بعضے ہمارے نے ساتھ بعضے کے فائدہ مندی آدمیون کی جنون سے یہ ہی کہ طرف آرزوون نفس کے راہ دکھائی آدمیون کو اور فائدہ مندی جنون کی آدمیون سے یہ ہے کہ تابعدار جنون کے ہوگئے آدمی وَبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ۭ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝ اور کہینگے کہ پہنچے ہم وقت اپنے کو کہ وقت مقرر کیا تھا تو نے واسطے ہمارے اب ہمارا کیا حال ہے کہے گا اللہ تعالیٰ کہ آگ دوزخ کی جاے لیٹنے تمھارے کی ہے اور مکان تمھارا ہے ہمیشہ رہنے والے ہونا بیچ اُسکے مگر جب تک چاہے اللہ تعالیٰ کہ آگ مین نہ رہو اور ٹھنڈک دوزخ مین جاؤ تم تحقیق پروردگار تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باحکمت جاننے والا ہے **فائدہ** دنیا مین انسان بت پوجتے ہین وہ فی الحقیقت جن ہین اس خیال پر کہ وہ ہماری حاجت دینگے اُنکو نیاز ین چڑھاتے ہین جب آخرت مین وہ جن اور انسان برابر پکڑے جاوینگے تب یون عذر کرینگے کہ ہمنے پوجا نہین لیکن آپس کی کارروائی کرتی تھے یہ جو فرمایا کہ آگ مین رہا کرین مگر جو چاہے اللہ تعالیٰ اسواسطے کہ اگر عذاب دوزخ دائم ہی تو اُسی کے چاہنے سے ہی وہ چاہے تو موقوف کرے لیکن ایک چیز چاہ چکا وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًۢا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ اور اسی طرح تعینات کرتے ہین ہم بعضے ظالمون کو اوپر بعضون کے دنیا مین ساتھ اُس چیز کے کہ کسب کرتے ہین گناہون سے يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَاۗءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۭ اے گروہ جنون کے اور آدمیون کے آیا نہین آئے تھے تمکو پیغمبر تم مین سے کہ پڑھتے تھے اوپر تمھارے آیتین میری اور ڈراتے تھے تمکو دیکھنے آج کے دن تمھارے سے یہ جو دن ہے قیامت کا قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ۝ کہین گے جواب مین کہ شاہدی دی ہمنے اوپر ذاتون اپنی کے یعنی اقرار کیا ہمنے کفر کا اور پھسلا دیا اُنکو زندگی دنیا کی نے اور شاہدی دینگے اوپر ذاتون اپنی کے کہ تحقیق وہ تھے کفر کرنیوالے ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ۝ یہ بھیجنا پیغمبرون کا اسواسطے ہے کہ نہین ہے پروردگار تیرا ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہلاک کرنے والا شہرون کا ساتھ ظلم کے اور حالانکہ رہنے والے اُس شہر کے بیخبر ہون دین کہ پیغمبر اُنکے پاس نہ آیا ہو وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۭ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝ اور واسطے ہر عمل کرنیوالے کے مراتب ہین ثواب اور عذاب سے جس چیز سے کہ عمل کیا ہے اور نہین ہے پروردگار تیرا اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیخبر جس چیز سے کہ عمل کرتے ہین آدمی وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ۭ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَاۗءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۝ اور پروردگار تیرا ای محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے پرواہ ہی بندگی بندون کی سے صاحب رحمت کا اگر چاہے دور کرے تمکو اور خلیفہ و جانشین تمھارا

کرے پیچھے تمھارے جس چیز کو چاہے پیدائش اپنی سے جیسے کہ پیدا کیا تمکو اولاد قوم دوسری کی سے اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝ تحقیق جو چیز کہ وعدہ کیے جاتے ہو تم قیامت اور حساب سے البتہ آنے والی ہے بیشک اور نہین ہو تم عاجز کرنے والے اللہ تعالیٰ کے کہ قیامت نہ کرنے دو تم اُسکو قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ای قوم میری کہ قریش ہو عمل کرو تم اوپر حالت اپنی کے کہ حالت کفر ہو اور ایذا دینی میری کے ہو تحقیق مین بھی عمل کرنے والا ہون پس قریب ہو کہ جانوگے تم اُس کسی کو کہ ہوگی واسطے اُسکے نکوئی آخرت کی تحقیق چھٹکارا نہ پاوینگے کافر عذاب سے **شان نزول** روایت ہو کہ شرک عرب کے بیچ مین کھیتی کے ایک لکیر کھینچتے اور آدھی کھیتی واسطے اللہ تعالیٰ کے اور آدھی واسطے بتون کے مقرر کرتے تھے اور اسیطرح چارپایون کو قسمت کرتے بعضے واسطے خدا کے اور بعضے واسطے بتون کے ٹھہراتے جو حصہ کہ خدا کا ہوتا مہمانون کو اور فقیرون کو دیتے اور جو حصّہ کہ بتون کا ہوتا مجاورون اور خادمون کو دیتے اور اگر حصہ خدا کا بہتر ہوتا بدل کرتے ساتھ حصے بتون کے اور اگر حصہ بتون کا بہتر ہوتا اوپر حال اپنے کے رکھتے اور کہتے کہ خدا تو انگر ہی بہتر نہوا اور اگر حصہ بتون کا حصے خدا کے مین ملجاتا تمام بتون کا کر دیتے اور کہتے کہ یہ محتاج ہین حق تعالیٰ نے اس حال سے خبر دی آگے کی آیت مین کہ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۚ اور مقرر کیا مشرکون نے واسطے اللہ تعالےٰ کے اُس چیز سے کہ پیدا کیا ہے اللہ نے کھیتی سے اور چارپایون سے حصہ پس کہا کہ یہ حصہ واسطے اللہ تعالیٰ کے ہے ساتھ جھوٹ کمال اپنے کے اور یہ حصّہ واسطے بتون ہمارے کے ہے فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ۭ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝ پس جو حصہ کہ واسطے بتون اُنکے کے ہوتا نہ پونہچتا طرف اللہ تعالیٰ کے اور جو حصّہ کہ ہوتا واسطے اللہ کے پس وہ پونہچتا طرف بتون اُن کے کے یعنی بہتر واسطے بتون کے ہوتا بُری چیز ہے کہ حکم کرتے ہین **فائدہ** اب جاننا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی نیاز دینی یہ کہ اُسکی راہ مین جنکو دلوا دے اُنکو دنیا اسکا فائدہ اسکو نہین پونہچتا اُسکی حکم برداری ہے اور چیز سے فقیر کو فائدہ اور ثواب سے فائدہ دینے والے پھر جو کسی بزرگ کے واسطے کچھ دے اگر اسی وضع پر دے تو شرک ہے جیسا اللہ تعالیٰ نے الزام دیا مگر اُس بزرگ کو اپنی جگہ ٹھہرا وے کہ اسکی طرف سے اللہ تعالیٰ کی راہ مین جنکو کہا اُنکو دے تو حکم برداری اللہ تعالیٰ کی اور وہ چیز فقیر کو اور ثواب اُس شخص کے بدلے اُس بزرگ کو یا اُس فقیر کی جگہ ٹھہراوے کہ چیز اُسکی کرے پھر اُسکی چیز لوگون کے کام آئی تو اُسکو ثواب ہوا یہ صورت مشکوک ہے پہلی صورت بیشک ہے وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ اور اسی طرح آراستہ کر دی ہے واسطے بتون کے مشرکون سے قتل کرنے اولاد اُنکی کے شرکون اُنکے نے لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ۭ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ۝ تا یہ کہ ہلاک کرین اُنکو اور اسواسطے کہ پوشیدہ کرین اوپر اُنکے دین اُنکے کو اور اگر چاہتا اللہ نہ کرتے شرک قتل اولاد کو پس چھوڑ دے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنکو اور اُس چیز کو کہ جھوٹ بولتے ہین وَقَالُوْا هٰذِهٖٓ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ ۖ لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ اور کہا مشرکون نے کہ یہ حصّہ بتون کا چارپائے اور کھیتی حرام ہے کہ کھاوے اُسکو مگر جو کوئی کہ چاہین ہم یعنی خادم بتخانہ کے ساتھ گمان اپنے کے وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ ۭ سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ اور کہا مشرکون نے یہ کہ چارپائے ہین کہ حرام کی گئی ہین پیٹھین اُنکی واسطے بوجھ کے اور سواری کے اور چارپائے ہین قربانی بتون کی کہ نہین ذکر کرتے ہین نام اللہ تعالیٰ کا اوپر ذبح کرنے اُنکے کے واسطے جھوٹ جوڑنے کے اوپر اللہ تعالیٰ کے جلدی بدلہ دیگا اللہ تعالیٰ اُنکو ساتھ اُس چیز کے کہ جھوٹ جوڑتے ہین وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰٓى اَزْوَاجِنَا ۚ اور کہا مشرکون نے کہ جو چیز بیچ پیٹون ان چارپایون کے ہے یعنی بچے خالص اور حلال ہو واسطے مردون ہمارے کے اور حرام کیا گیا ہو اوپر عورتون ہماری کے اگر جیتا نکلے وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَآءُ ۭ سَيَجْزِيْهِمْ وَصْفَهُمْ ۭ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝ اور اگر بچہ پیٹ کا ہوتا مردہ پس وہ بیچ اُسکے شریک ہوتے مرد اور عورت دونون کھاتے قریب ہے کہ بدلہ دیگا اللہ اُنکو صفت کرنے اُنکے کا تحقیق اللہ باحکمت جاننے والا ہے **فائدہ** ایک یہ مسئلہ بھی بنایا تھا کہ جانور ذبح کیا اُسکے پیٹ مین سے بچہ نکلا اگر زندہ نکلے تو مرد کھاوین اور عورتین نہ کھاوین اور مردہ نکلے تو سب کھاوین بے سند مسئلہ بنایا سخت گناہ ہے اسپر انکو الزام دیا ہمارے دین مین مرد اور عورت کا کچھ فرق نہین اگر زندہ نکلے تو ذبح کر کر حلال ہو بغیر ذبح مردار اور اگر مردہ نکلے اور معلوم ہو کہ جان پڑی تھی تو امام اعظم کے

نزدیک حلال نہین قد خسر الذین قتلوا اولادھم سفھا بغیر علم وحرموا ما رزقھم اللہ افتراء علی اللہ ط قد ضلوا وما کانوا مھتدین ۶ تحقیق زیانکاری کی اُن لوگون نے کہ قتل کیا اولاد اپنی کو بے عقلی اور بے علمی سے بعضے عرب بیٹیون کو قتل کرتے تھے کہ بڑی ہونگی تو جہیز دینا پڑے گا اور حرام کیا اُس چیز کو کہ رزق دیا ہی اُنکو اللہ تعالیٰ نے حلال جانورون سے واسطے جھوٹ جوڑنے کے اوپر اللہ تعالیٰ کے تحقیق گمراہ ہوے اور نہ تھے راہ پانے والے وھو الذی انشا جنت معروشت وغیر معروشت اور اللہ تعالیٰ وہ ذات پاک ہی کہ پیدا کیا باغون انگورون کے کو چھتا کیے گئے اور غیر چھتا کیے گئے زمین دوز اور بعضون نے کہا ہی کہ معروشات وہ ہی کہ آدمیون نے ہاتھ سے بویا ہو اور غیر معروشات وہ ہی کہ بہاڑون مین اور جنگلون مین اُگا ہو والنخل والزرع مختلفا اکلہ والزیتون والرمان متشابھا وغیر متشابہ ط اور پیدا کیا درخت کھجور کا اور کھیتی کو کہ جدا جدا ہین میوے اُسکے اور پیدا کیا زیتون کو اور انار کو کہ مانند ایک دوسرے کے ہین پتے اُسکے اور مانند نہین ہے مزہ میوے اُسکے کا کوئی میٹھا ہے کوئی کھٹا ہی کوئی سیانہ ہی کلوا من ثمرہ اذا اثمر واتوا حقہ یوم حصادہ ولا تسرفوا ط انہ لا یحب المسرفین ۷ کھاؤ تم میوے ہر ایک کے سے کچا بھی اور پکا بھی جسوقت میوہ پیدا کرے اور دو تم حق میوے کا اور کھیتی کا دن کاٹنے اُسکے کے یعنی صدقہ نہ زکوٰۃ اسواسطے کہ زکوٰۃ مدینے مین فرض ہوئی ہے اور یہ آیت مکے مین اُتری ہے ثابت ابن قیس اصحاب تھا کہ پانسو درخت کھجور کے تھے جھاڑی سب کے کاٹے اور تصدق کیے آیت نازل ہوئی کہ ولا تسرفوا یعنی زیادتی نکرو اور حد سے نہ گذرو صدقہ دینے مین تحقیق اللہ تعالیٰ دوست نہین رکھتا حد سے گذرنے والون کو ومن الانعام حمولۃ وفرشا ط کلوا مما رزقکم اللہ ولا تتبعوا خطوات الشیطن ط انہ لکم عدو مبین ۸ اور پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے چارپایون سے بوجھ اُٹھانے والا مانند اونٹ اور گائے کے اور پیدا کیا لائق ذبح کرنے کے مانند بکری اور دنبے کے کھاؤ تم جس چیز سے کہ رزق دیا ہی تمکو اللہ تعالیٰ نے اور پیروی نہ کرو تم قدمون شیطان کی کہ حلال کو حرام کرو اور حرام کو حلال تحقیق شیطان واسطے تمھارے دشمن ظاہر ہے ثمنیۃ ازواج ط من الضان اثنین ومن المعز اثنین ط قل ءالذکرین حرم ام الانثیین امّا اشتملت علیہ ارحام الانثیین ط پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے چارپایون سے آٹھ فردون کو کہ چار جوڑے ہین بھیڑ سے دو کو پیدا کیا نر اور مادہ اور بکری سے پیدا کیا دو کو نر اور مادہ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم آیا دو نرون کو حرام کیا ہی اللہ نے یا دو مادہ کو حرام کیا یا اُس چیز کو شامل ہین اوپر اُسکے بچے دان دو ماداون کے یعنی بھیڑ اور بکری کے نبئونی بعلم ان کنتم صدقین ۹ ومن الابل اثنین ومن البقر اثنین ط خبر دو تم مجکو ساتھ علم کے اگر ہو تم سچ بولنے والے اور پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے اونٹ سے دو فردون کو کہ نر اور مادہ ہے اور پیدا کیا گاے سے دو فردون کو کہ نر اور مادہ ہے قل ءالذکرین حرم ام الانثیین امّا اشتملت علیہ ارحام الانثیین ط کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آیا دو نر حرام کیے تھے اللہ تعالیٰ نے یا دو ماداین حرام کی تھین یا حرام کیا تھا جو چیز کہ شامل ہین اوپر اُسکے بچہ دان دو ماداون کے یعنی اونٹنی کی اور گاے کی ام کنتم شھدآء اذ وصکم اللہ بھذا آیا تھے تم حاضر اور موجود جسوقت کہ وصیت کی تھی اللہ تعالیٰ نے تمکو ساتھ اس حرام کرنے کے **شان نزول** سبب نزول اس آیت کا یہ تھا کہ عوف بن مالک آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حلال کیا تو نے جو کچھ کہ حرام کیا تھا باپ دادون ہمارے نے آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمھارے باپ دادون کے حرام کیے سے حرام نہین ہوتا عوف نے کہا یہ آیت نازل ہوئی آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے چارپایون کو واسطے کھانے کے اور انفع کے پیدا کیا ہی پس تم بعضے جانورون کو بحیرہ اور صائبہ اور وصیلہ اور حامہ ٹھہرا کر حرام کرتے ہو اور یہ حرام کرنا تمھارا بسبب نر کے ہی یا مادہ کے ہی یا پیٹ کے بچے کے ہی عوف خاموش ہوا کہ اگر کہتا ہون کہ حرام کرنا بسبب نر کے ہی پس تمام نر چاہیے حرام ہوویں اور کہتا ہون کہ بسبب مادہ کے ہی پس تمام ماداین حرام ہوویں اور اگر بسبب بچے کے ہی پس چاہیے کہ تمام بچے حرام ہوویں آنحضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم نے فرمایا کہ اے مالک بات کیون نہین کرتا ہی تو عوف نے کہا کہ تو بات کہہ مین سنونگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت اُسکے روبرو پڑھی فمن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا لیضل الناس بغیر علم ط ان اللہ لا یھدی القوم الظلمین ۱۰ کون بڑا ظالم ہی اُس کسی سے کہ جوڑا اوپر اللہ تعالیٰ کے جھوٹ کو



حرام اور حلال مین تا یہ کہ گمراہ کرے آدمیون کو ساتھ نادانی کے تحقیق اللہ سیدھی راہ نہین دکھاتا ہی گروہ ظلم کرنیوالون کو مراد عمر بن یہی ہی کہ بنیاد اس قاعدے کی رکھی تھی
آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہی کہ مین نے اُسکو دوزخ مین دیکھا ہی کہ دوزخ والے بدبو آنتون اُسکی سے دکھ مین تھے مشرکون نے جسوقت یہ آیت
سُنی کہا کہ تمام چارپائے حلال ہوگئے پس حرام کونسا ہی آگے کی آیت نازل ہوئی کہ قُلْ لَّآ اَجِدُ فِیْ مَآ اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ یَّكُوْنَ مَیْتَةً
اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِیْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہہ نہین پاتا ہون مین بیچ اُس چیز کے کہ وحی کی جاتی ہے طرف میرے حرام
کیا گیا اوپر کھانے والے کے کہ کھاتا ہی اُسکو مگر یہ کہ ہووے وہ چیز مردار یا خون بہتا ہوا یا گوشت سؤر کا پس تحقیق گوشت خوک کا پلید ہی یا نجس اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَیْرِ
اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ یا ذبح کیا گیا ہوا زروے فسق کے کہ آواز کی گئی ہو وقت ذبح اُسکے کے واسطے سوائے
اللہ تعالیٰ کے یعنی واسطے بتون کے ذبح کیا گیا ہووے پس جو کوئی بیقرار ہووے طرف کھانے اُن چیزون کے نہ ظلم کرنے والا اور نہ حد سے گذرنیوالا
پھر کھانے مین حرام کے پس تحقیق پروردگار تیرا بخشنے والا رحم کرنے والا ہی وَعَلَی الَّذِیْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِیْ ظُفُرٍ ۚ اور اوپر اُن لوگون کے کہ یہودی ہوے تھے
حرام کیا تھا ہمنے ہر جانور صاحب ناخون کا مانند اونٹ کے یا شتر مرغ کے وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَیْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَایَآ
اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ اور گاے سے اور بکری سے حرام کیا ہمنے اوپر اُنکے چربی اُن دونون کی مگر جو چربی کہ اُٹھاتی تھین پیٹھین اُن دونون کی یا جو چربی کہ لگی
ہوتی آنتون سے یا جو چربی کہ ملی ہوتی ساتھ ہڈیون کے وہ حلال تھین ذٰلِكَ جَزَیْنٰهُمْ بِبَغْیِهِمْ ۖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ یہ حرام کرنا ان چیزون کا بدلہ دیا تھا ہمنے اُنکو ساتھ
ظلم اُنکے کے اور تحقیق ہم البتہ سچ بولنے والے ہین تمام چیزون مین فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا یُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ
پس اگر جھٹلاوین تجکو کافر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن چیزون مین پس کہہ کہ پروردگار تمھارا صاحب رحمت کشادہ کا ہی جلدی نہین کرتا ہی تمکو عذاب
مین باوجود جھٹلانے تمھارے کے اور پھیر نہ جاویگا عذاب اُسکا گروہ گنہگارون کے سے سَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا
حَرَّمْنَا مِنْ شَیْءٍ ۚ شتاب ہے کہ کہین گے وہ کہ شرک کیا ہے اگر چاہتا اللہ کہ شرک نہ کرتے ہم اور نہ باپ دادے ہمارے اور نہ حرام کرتے ہم کسی چیز
سے یعنی اللہ تعالیٰ نے ہمارا شرک اور حرام کرنا چاہا ہی یہ بات جھٹکے سے کہتے تھے كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰی ذَاقُوْا بَاْسَنَا ۗ قُلْ هَلْ
عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ۖ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ اسی طرح جھٹلایا تھا اُن لوگون نے کہ آگے اُنسے تھے جبتک کہ
چکھا عذاب ہمارا کہہ اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آیا ہی نزدیک تمھارے کچھ علم پس نکالو باہر لاؤ تم اُسکو واسطے ہمارے نہین پیروی کرتے ہو تم مگر گمان کی
اور نہین ہو تم مگر جھوٹ بولتے ہو تم **فائدہ** کافرون کا شبہہ ہی کہ اگر ہمارے کام اللہ تعالیٰ کو پسند نہ ہوتے تو ہمکو کرنے نہ دیتا اسکا جواب فرمایا کہ اگلون کو
گناہ پر کیون پکڑا معلوم ہوا کہ وہ بھی ایک مدت ناپسند کام کرتے تھے اور اللہ نہ پکڑتا تھا آخر پکڑا قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِیْنَ
کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اگر تمھارے پاس حجت نہین ہی پس واسطے اللہ کے ہی حجت پہنچنے والی نہایت صحت کو پس اگر چاہتا اللہ البتہ ہدایت
کرتا تم سب کو قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِیْنَ یَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ لاؤ تم شاہد
اپنے کو ایسے شاہد کہ شاہدی دیوین کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہی ان چیزون کو پس اگر شاہدی دیوین جھوٹی کہ خدا نے حرام کیا ہی پس تو نہ شاہدی دے
ساتھ اُنکے وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَالَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ یَعْدِلُوْنَ اور پیروی نہ کر تو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم آرزوون اُن لوگون کی کہ جھٹلایا اُنھون نے آیتون ہماری کو اور پیروی نہ کرنو اُنکی کہ ایمان نہین لاتے ہین ساتھ آخرت کے اور وہ ساتھ پروردگار
اپنے کے برابر کرتے ہین بتون کو بندگی مین قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَیْكُمْ ۖ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَیْـًٔا ۖ وَّبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ۚ کہہ تو ای محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کہ آؤ تم پڑھون مین جو چیز کہ حرام کی ہی پروردگار تمھارے نے اوپر تمھارے اور وہ دس چیزین ہین اول یہ ہی کہ شریک نہ کرو تم ساتھ اللہ کے
کسی چیز کو اور دوسری نیکی کرو تم ساتھ مان اور باپ کے نیکی کرنا وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ۖ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِیَّاهُمْ ۚ اور قتل نہ کرو تم
اولاد اپنی کو سبب محتاجگی فقیری کے سے ہم روزی دیتے ہین تمھکو اور اُنکو وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ اور نزدیک مت جاؤ تم بیحیاؤن کے
جو بیحیائی کہ ظاہر ہی اُس سے اور جو بیحیائی کہ پوشیدہ ہی مراد بیحیائیون سے زنا ہی اور اسباب اُسکے **فائدہ** سردار عرب کے پوشیدہ آدمیون سے زنا
کرتے تھے اور اوباش اور بیباک ظاہر زنا کرتے تھے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ نزدیک نہ جاؤ تم دونون قسم زنا کے بعضون نے کہا ہی کہ بیحیائی ظاہر کی شراب ہی

اور باطن کی زنا ہے یا بیحیائی ظاہر کی جو ہاتھ پاؤن سے ہو اور باطن کی جو نیت سے ہو وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ
بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ اور قتل نہ کرو تم اُس ذات کو کہ حرام کیا ہے اللہ نے قتل اُسکا مگر ساتھ سچ کے کہ قصاص ہووے یا مرتد ہووے یا زانی
محض ہوان تینون کا قتل سچ ہے اور درست ہے یہ چار تھے اور ایک امر وصیت کی ہے تمکو اللہ نے اور حکم کیا ہے ساتھ نگاہ رکھنے اسکے کے شاید
کہ تم عقل مین لاؤ اور جانو کہ سیدھی راہ یہ ہے وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ إِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ أَشُدَّهٗ ۚ وَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ
اور نزدیک نہ جاؤ تم مال یتیم کے مگر ساتھ اُس خصلت کے کہ وہ نیک تر ہو یعنی صنائع ہونے سے نگاہ رکھو اور سوداگری سے زیادہ کرو اور آپ بھی نہ کھاؤ
اور کسی اور کو نہ دو جبتک کہ پہونچے یتیم قوت اپنی کو یعنی بالغ ہووے اور پورا کرو تم پیمان کو اور ترازو کو ساتھ عدل کے اور برابر ہونے کے پیچھے نزول ہونے
اس آیت کے اصحابون نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم قادر نہین ہین کہ تولنے ترازو کے مین دو ڈیڑھے برابر ہووین کہ ایک بال برابر جھکے نہین
آگے کی آیت نازل ہوئی کہ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ أَوْفُوْا نہین ہم
کسی آدمی کو مگر موافق طاقت اُسکی کے یعنی اگر تولنے اور ناپنے مین بے قصد تقصیر ہو جاوے اور غریب اُسکے عدل کی ہو معاف کرینگے ہم اور جس وقت بات کہو
تم حکومت مین یا گواہی مین پس سچ کہو تم اگرچہ گواہی دیا گیا صاحب ناتے کا ہووے رعایت ناتے کی نہ کرو اور ساتھ قول اللہ تعالیٰ کے وفا کرو ذٰلِكُمْ
وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ یہ تین امر اور ایک نہی وصیت کی اللہ تعالیٰ نے تمکو ساتھ اُسکے شاید کہ تم نصیحت پکڑو وَأَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا
فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ اور تحقیق یہ راہ میری ہے سیدھی بہشت کو پس پیروی
کرو تم اُسکی اور پیروی نہ کرو تم اور راہون کی پس جدا کرینگی وہ راہین تمکو راہ اللہ تعالیٰ سے یہ احکام تمکو وصیت کی ہے اللہ تعالیٰ نے ساتھ اُسکے
شاید کہ تم پرہیزگار ہو کہا ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے واسطے ہمارے ایک لکیر سیدھی کھینچی اور فرمایا
کہ یہ لکیر راہ اللہ تعالیٰ کی ہے اور دائین اور بائین اُسکے لکیرین کھینچین اور فرمایا کہ یہ راہین کہ ہین اوپر ہر راہ کے ایک شیطان مؤکل ہے کہ بلاتا ہے
اپنی طرف ثُمَّ آتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِيْ أَحْسَنَ پس دی ہمنے موسیٰ علیہ السلام کو توریت واسطے تمام کرنے نعمت کے اوپر اُس
کسی کے کہ نیک کرے عمل کو وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝ اور واسطے بیان کرنے ہر چیز کے دین سے ۱۹ ع ۶
اور ہدایت اور بخشش تھی شاید کہ بنی اسرائیل ساتھ ملاقات پروردگار اپنے کے ایمان لاوین وَهٰذَا كِتٰبٌ أَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ
تُرْحَمُوْنَ ۝ أَنْ تَقُوْلُوْٓا إِنَّمَآ أُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا وَإِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ۝ اور یہ قرآن کتاب ہے کہ نیچے بھیجا ہے
ہمنے اُسکو بابرکت پس پیروی کرو تم اُسکی اور ڈرو تم مخالفت اُسکی سے شاید کہ تم رحم کیے جاؤ تا یہ کہ نہ کہو تم کہ سوائے اسکے نہین ہے کہ نیچے بھیجی گئی
تھی کتاب اوپر دو گروہون کے آگے ہمسے کہ یہود اور نصاریٰ تھے اور تحقیق تھے ہم پڑھنے اُنکے سے البتہ بیخبر کہ ہماری زبان عربی ہے أَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ أَنَّآ
أُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ أَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ۚ یا نہ کہو تم کہ اگر تحقیق اُتاری جاتی اوپر ہمارے کتاب
البتہ ہوتے ہم بہت راہ پانے والے اُسنے پس تحقیق آئین تمکو حجتین روشن پروردگار تمھارے کی طرف سے اور ہدایت اور بخشش آئی فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ۚ سَنَجْزِي الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ۝ پس کون بڑا ظالم ہوا اُس کسی سے کہ جھٹلایا
آیتون اللہ تعالیٰ کی کو اور روگردانی کی اُسنے قریب ہے کہ بدلہ دینگے ہم اُنکو کہ روگردانی کرتے ہین آیتون ہماری سے بُرا عذاب بسبب اُس چیز کے کہ روگردانی
کرتے تھے هَلْ يَنْظُرُوْنَ إِلَّآ أَنْ تَأْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ رَبُّكَ أَوْ يَأْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ۔ نہین انتظار کرتے ہین کافر بعد جھٹلانے قرآن اور
پیغمبر کے مگر یہ کہ آوین اُنکو فرشتے واسطے قبض ارواح کے یا فرشتے عذاب کے آوین یا آوے حکم پروردگار تیرے کا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ
نشانیان قیامت کی ہین دجال کا نکلنا اور دابۃ الارض کا اور عیسیٰ کا نیچے اُترنا اور ظہور امام مہدیؑ کا اور یاجوج ماجوج کا یا آوے بعضی نشانیون پروردگار
تیرے کی کہ وہ طلوع آفتاب ہے مغرب کی طرف سے يَوْمَ يَأْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ إِيْمَانِهَا
خَيْرًا ۔ جسدن آویگی بعضی نشانیون پروردگار تیرے کی کہ طلوع آفتاب ہو مغرب سے فائدہ نہ کریگا کسی آدمی کو ایمان اُسکا کہ ایمان نہ لایا تھا آگے اسسے
یا کسب نہ کیا تھا بیچ ایمان اپنے کے نیکی کا **فائدہ** حدیث مین آیا ہے کہ جس رات کو صبح کو آفتاب مغرب سے طلوع کریگا وہ رات لمبی ہوگی اور درازی اُسکی

تہجد اور وظیفہ پڑھنے والے معلوم کرینگے کہ جو وقت وظیفہ سے فارغ ہونگے اور انتظار صبح کا کرینگے صبح نہ نکلے گی پھر وظیفہ شروع کرینگے جب تمام ہوگا اونشان صبح کا ظاہر ہوگا جانینگے کہ کچھ اسرار الٰہی ظاہر ہوگا رونا اور توبہ اور استغفار کرینگے جب تک کہ صبح مغرب کی طرف سے ظاہر ہوگی اور آفتاب مغرب کی طرف سے نکلیگا بے روشنی تمام خلق دیکھے گی ایمان بیقراری کا ہو جاوے گا اور قبول نہوگا اور دروازے توبہ کے بند ہونگے اور یہ احوال جب ہوگا کہ ایک سو بیس برس قیامت کے رہینگے قُلِ انْتَظِرُوْا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ انتظار کرو تم ان نشانیون کا تحقیق ہم بھی انتظار کرنے والے ہین کہ برا حال کسکا ہوگا ہمارا یا تمھارا اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ۭ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ تحقیق جن لوگون نے کہ پراگندہ کیا دین اپنے کو اور ہو گئے گروہ گروہ نہین ہے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنسے بیچ کسی چیز کے یعنی تو اُنسے بیزار ہی سو اسکے نہین ہے کہ حکم اُنکا طرف اللہ تعالیٰ کے ہے پس خبر دیگا اللہ تعالیٰ اُنکو ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے تھے مَنْ جَاۗءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَاۗءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ جو کوئی لاتا ہے ایک نیکی کو پس واسطے اُسکے دس نیکیان ہین اور جو کوئی لاتا ہے ایک بدی کو پس بدلہ نہ دیا جاویگا مگر مانند اُسکے اور وہ ظلم نہ کیے جاوینگے قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۚ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ کہہ اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحقیق ہدایت کی ہے مجکو پروردگار میرے نے طرف راہ سیدھی کے کہ دین قائم ہے ملت ابراہیم علیہ السلام کی درحالیکہ رغبت کرنے والا تھا ابراہیم تمام دینون سے طرف دین حق کے اور نہ تھا ابراہیم شرک کرنے والون سے قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ کہہ اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ تحقیق نماز میری اور قربانی میری اور حج میرا اور جینا اور مرنا میرا واسطے اللہ کے ہے کہ پروردگار جہان والون کا ہے لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ نہین ہے کوئی شریک واسطے اُسکے اور ساتھ اسی بات کے حکم کیا گیا ہون مین اور مین پہلا مسلمانون کا ہون اسواسطے کہ اسلام پیغمبر کا سب سے اول ہے قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ۭ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ کہہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آیا سوائے اللہ تعالیٰ کے ڈھونڈھون مین کسی اور خدا کو اور حالانکہ وہی پروردگار سب چیز کا ہے اور نہین کسب کرتا ہے کوئی آدمی گناہون کا مگر اوپر اُسی کے ہے عذاب اُسکا اور نہ اُٹھا دیگا کوئی اُٹھانے والا بوجھ دوسرے کا ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝ پس طرف پروردگار تمھارے کے رجوع کرنا تمھارا ہے پس خبر دیگا تمکو ساتھ اُس چیز کے کہ بیچ اُسکے اختلاف کرتے تھے تم مقدمہ دین کے سے وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰۗىِٕفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ ۭ اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ ۚ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اور اللہ تعالیٰ وہ ذات پاک ہے کہ مقرر کیا ہے تمکو خلیفے زمین کے اور بلند کیا ہے بعضے تمھارے کو اوپر بعضون کے از روے درجون کے یعنی بعضون کو بزرگ اور تونگر کیا ہے تا یہ کہ آزماوے اللہ تعالیٰ تمکو بیچ اُس چیز کے کہ دی ہے تمکو مال اور جاہ سے تحقیق پروردگار تیرا اے محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جلد عذاب کرنے والا ہے ناشکرون کو اور بے صبرون کو اور تحقیق وہی اللہ بخشنے والا ہے مہربان شکر اور صبر کرنے والون کو

سُوْرَةُ الْاَعْرَاف مَكِّيَّة | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ | وَهِيَ مِائَتَانِ وَسِتُّ اٰيَات

الٓمّٓصٓ ۝ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ یہ حروف نام قرآن کا ہے یا نام اس سورۃ کا ہے یا ہر حروف اشارت ہے طرف اسم الٰہی کے الف سے مراد اللہ تعالیٰ ہے اور لام سے لطیف اور میم سے ملک اور صاد سے صبور یا معنی یہ ہین کہ مین اللہ ہون دانا ترکہ جدا کرتا ہون حق کو باطل سے یہ قرآن کتاب ہے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ بھیجی گئی ہے طرف تیرے پس چاہیے کہ نہووے بیچ دل تیرے کے تنگی پونہچانے اُسکے سے لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اسواسطے کہ ڈراوے تو ساتھ قرآن شریف کے اور نصیحت ہے واسطے ایمان لانے والون کے اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝ پیروی کرو تم اُس چیز کی کہ نیچے اُتاری گئی ہے طرف تمھارے پروردگار تمھارے سے اور پیروی نہ کرو تم سوائے قرآن شریف کے دوستون کو کہ بت ہین تھوڑی نصیحت پکڑتے ہو تم وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَاۗءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْهُمْ قَاۗىِٕلُوْنَ ۝ اور بہت شہرون سے ہین کہ ہلاک کیا ہمنے اُنکو پس آیا اُس شہر والون کو عذاب ہمارا رات کو مانند دم

لوط کی یا دن کو آیا عذاب کہ وہ دوپہر کو سونے والے تھے مانند قوم حضرت شعیب علیہ السلام کے فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝ پس نہ تھا دعا کرنا اُنکا جسوقت کہ آیا اُنکو عذاب ہمارا مگر یہ کہ کہا تحقیق ہم ہی تھے ظلم کرنے والے اوپر ذاتون اپنی کے کہ پیغمبرون کو جھٹلایا تھا ہمنے اقرار کرینگے ساتھ گناہ اپنے کے اور حالانکہ اقرار سبب خلاصی کا نہوگا عذاب سے فَلَنَسْـَٔلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ پس البتہ پوچھین گے ہم روز قیامت کے اُن لوگون کو کہ بھیجے گئے تھے پیغمبر طرف اُنکے کہ کیا قبول کیا تمنے اُنکو اور البتہ پوچھینگے ہم پیغمبرون کو کہ کیا فرمانبرداری کئے گئے تم فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ ۝ پس البتہ بیان کرینگے ہم اوپر پیغمبرون کے اور امتون کے ساتھ علم کے اور نہ تھے ہم غائب ہونے والے بیخبر احوال خلق کے سے وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ِالْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ اور تولنا عملون کا روز قیامت کے بیچ ہے یعنی تولنا صحیفون اعمال کا **ابن عباس** رض نے کہا ہے کہ درازی ڈنڈی ترازو کی پچاس ہزار برس کی راہ کی ہوا ور دو پلڑے ہین ایک نور کا ہے اور ایک تاریکی کا ہے نور کے پلڑے مین نیکیان دھری جاوینگی اور تاریکی کے پلڑے مین بدیان پس جو کوئی کہ بھاری ہوگا پلڑا نیکیون اُسکی کا اور بھاری ہونے کا نشان یہ ہے کہ اوپر کو جاویگا پس وہ گروہ وہی نجات پانے والے ہین وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ۝ اور جو کوئی کہ ہلکی ہونگی نیکیان اُسکی اور نشان ہلکا ہونے کا یہ ہے کہ نیچے کو آویگا پلڑا کہ دوزخ نیچے ہین اور بہشتین اوپر ہین پس وہ گروہ وہ کوئی ہین کہ زیان کیا اُنھون نے ذاتون اپنی کو ساتھ اُس چیز کے کہ ساتھ آیتون ہماری کے ظلم کرتے تھے یعنی جھٹلاتے تھے **فائدہ** ہر شخص کے عمل لکھے جاتے ہین موافق وزن کے وہی کام ہے کہ صدق سے اور محبت سے موافق حکم کیا اور برمحل کیا تو اُسکا وزن بڑھ گیا اور دکھاوے کو یا رئیس کو کیا یا موافق حکم نہ کیا یا ٹھکانے پر نہ کیا تو وزن گھٹ گیا آخرت مین وہ کاغذ تولینگے جسکے نیک کام بھاری ہوے تو برے کام بخشے گئے اور ہلکے ہوے تو پکڑا گیا وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِى الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝ اور البتہ تحقیق مکان دیا ہمنے تمکو اے آدمیو بیچ زمین کے اور مقرر کیا ہمنے واسطے تمھارے بیچ زمین کے سبب زندگی کا کہ کسب ہے اور سوداگری ہی تھوڑا شکر کرتے ہو تم نعمتون کا وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۡ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝ اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہمنے تمکو نطفے سے پس صورتین بنائین ہمنے تمھاری پس حکم کیا ہمنے فرشتون کو کہ سجدہ تعظیم کا کرو تم آدم کو پس سجدہ کیا تمام فرشتون نے مگر شیطان نے کہ نہ تھا سجدہ کرنیوالون سے قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ۭ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۭ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۝ کہا اللہ تعالیٰ نے شیطان سے کہ کس چیز نے منع کیا تجکو کہ سجدہ نہ کرے تو آدم کو جسوقت حکم کیا مین نے تجکو کہ سجدہ کر کہا شیطان نے کہ مین بہتر ہون آدم سے پیدا کیا ہے تو نے مجکو آگ سے کہ جوہر لطیف علوی نورانی ہے اور پیدا کیا ہے تو نے آدم ؑ کو کیچڑ سیاہ سے کہ کثیف تاریک ہی **فائدہ** شیطان نے مغالطہ کھایا کہ قیاس کیا بہتری آگ کا خاک سے اسواسطے کہ آگ خیانت کرنے والی ہے کہ جو چیز ڈالئین نیست و نابود کر دیتی ہے اور خاک امانت دار ہے اور آگ متکبر ہے اور خاک متواضع ہے اور خاک نقش پذیر ہے اور آگ نقش سوز ہے قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ۝ کہا اللہ تعالیٰ نے شیطان کو کہ پس نیچے اُتر تو آسمان سے یا بہشت سے یا حرجہ بلند سے پس لائق نہین ہے تجکو یہ کہ سرکشی کرے تو بیچ بہشت کے پس باہر نکل تو تحقیق تو ذلیل اور خوار ہونے والون سے ہے قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۝ کہا شیطان نے کہ فرصت دے تو مجکو تا جسدن کہ اُٹھائے جاوین قبرون سے اور نفخ صور ہووے جبتک موت نہ دے تو مجکو کہا اللہ تعالیٰ نے کہ تحقیق تو فرصت دیے گیون سے ہے بیچ لوح محفوظ کے یعنی تو ارادہ گمراہ کرنے آدمیون کا رکھتا ہے پس جبتک آدمی جیتے رہینگے تو بھی جیتا رہے گا قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ کہا شیطان نے کہ پس قسم ہے بہکانے تیرے کی مجکو البتہ بیٹھونگا مین واسطے بہکانے آدمیون کے راہ تیری مین کہ سیدھی ہے یعنی اسلام سے انکو باز رکھونگا ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَاۗىِٕلِهِمْ ۭ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ۝ پس البتہ آؤنگا مین آگے آدمیون کے سے کہ قیامت اور بہشت اور دوزخ کو بھلا دونگا اور پیچھے اُنکے سے آؤنگا کہ دنیا کو اُنکی آنکھون مین آراستہ دونگا اور داہنے اُنکے سے آؤنگا کہ نیکیون سے غرور مین ڈالونگا اور بائین اُنکے سے آؤنگا کہ برائیان اُنکے دل مین شیرین کرونگا اور نہ پاویگا تو اے خداوند آدمیون کو شکر کرنے والے قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۭ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَــَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ کہا اللہ تعالیٰ نے کہ باہر نکل تو بہشت

سے یا آسمان سے عیب کیا گیا رحمت سے قسم ہے البتہ جو کوئی تابعداری تیری کریگا آدمیون مین سے قسم ہے کہ البتہ بھرینگے ہم دوزخ کو تم سب سے وَيٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اور کہا ہمنے بعد نکلنے شیطان کے بہشت سے آدم علیہ السلام کو کہ اے آدم قرار پکڑ اور ساکن ہو تو اور جورو تیری کہ حوا ہے بہشت مین پس کھاؤ تم دونون جس مکان سے کہ چاہو تم میوے اور نعمتین بہشت کی اور نزدیک نہ جاؤ تم اس درخت کے کہ گیہون ہے یا انگور ہے یا انجیر ہے اگر نزدیک جاؤ گے تم پس ہو جاؤ گے تم دونون ظلم کرنیوالون سے فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا پس وسواس ڈالا آدم اور حوا کو شیطان نے تا یہ کہ ظاہر کر دے واسطے اُن کے جو چیز کہ چھپائی گئی تھی اُن دونون سے ستر اُنکے سے بہشت والون نے ستر اُنکا نہ دیکھا تھا اور آپس مین ایک دوسرے نے بھی نہ دیکھا تھا شیطان نے جانا کہ گناہ کیسے سے لباس اُنکا چھینے گا پس چاہا کہ گناہ مین ڈالے کہ لباس اُنکا دور ہووے اور کھلنے ستر کے سے فرشتون مین رسوا ہوون یا سانپ اور مور کی مدد سے بہشت مین آیا وَقَالَ مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ۝ اور کہا کہ نہین منع کیا ہے تمکو پروردگار تمھارے نے کھانے اس درخت کے سے مگر اس واسطے کہ ہو جاؤ تم فرشتے نیک صورت بے پرواہ غذا سے یا ہو جاؤ تم دونون ہمیشہ رہنے والون سے بہشت مین کہ موت نہ آوے تمکو حضرت آدم علیہ السلام نے کھانے مین درخت کے تامل کیا شیطان نے اور تدبیر کی وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ۝ فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ اور قسم کھائی اور قسم والی دونون کو کہ تحقیق مین واسطے تم دونون کے البتہ خیر خواہی کرنے والون سے ہون اور شفقت سے کہتا ہون مین کہ اس درخت سے کھا لو تم کہ ہمیشہ جیو اور مرد نہین تم آدم علیہ السلام نے جانا کہ خدا کی قسم کوئی جھوٹ نہین کھاتا ہے فریب مین آ گئے پس نیچے گرایا دونون کو شیطان نے ساتھ چُسلانے کے فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ پس جس وقت چکھا دونون نے میوہ درخت منع کیے گئے کا ظاہر ہو گیا اور کھل گیا واسطے دونون کے ستر دونون کا کہ پوشاک بہشت کی دونون کے بدن سے گر پڑی ستر ظاہر ہوا شرمندہ ہوے اور شروع کیا دونون نے کہ چپکاتے تھے اوپر اپنے بدنون بہشت کے سے مشہور یہ ہے کہ انجیر کے پتے جوڑ کر ستر اپنا ڈھانکا دونون نے اور چارون طرف بھاگتے تھے شرمندگی سے وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ اور پکارا اُن دونون کو پروردگار اُنکے نے کہ آیا منع نہ کیا تھا مین نے تم دونون کو کھانے اس تمھارے درخت کے سے اور نہ کہا تھا مین نے تم دونون کو کہ تحقیق شیطان واسطے تم دونون کے دشمن ظاہر ہے **فائدہ** روایت مین ہے کہ بھاگتے وقت اللہ تعالیٰ نے کہا کہ مجھ سے بھاگتے ہو تم آدم نے کہا کہ بلکہ مارے شرم کے جناب تیری سے بھاگتا ہون مین قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ کہا آدم اور حوا نے کہ اے پروردگار ہمارے ظلم کیا ہمنے ذاتون اپنی کو اور اگر نہ بخشے گا تو ہمکو اور رحم نہ کریگا تو اوپر ہمارے البتہ ہو جاوینگے ہم زیان کارون سے قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۝ کہا اللہ تعالیٰ نے آدم اور حوا اور مور اور سانپ اور شیطان کو کہ نیچے اُترو تم سب طرف زمین کے بعضا تمھارا واسطے بعضے کے دشمن ہے اور واسطے تمھارے بیچ زمین کے قرارگاہ ہے اور فائدہ مندی ہے وقت قیامت تک قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ۝ کہا اللہ تعالیٰ نے کہ بیچ زمین کے جیوگے تم اور بیچ اُسی کے مرو گے تم اور اُسی سے باہر نکلوگے تم روز قیامت کے يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا اے بیٹو آدم کے تحقیق نیچے اُتارا ہے ہمنے اوپر تمھارے لباس کو کہ ڈھانپتا ہے ستر تمھارے کو اور نازل کیا ہے تمھارے واسطے مویشی سے اونٹ اور گائے اور بکری وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ ۚ اور لباس پرہیزگاری کا وہ بہتر ہے یعنی لباس تو اضع کا کہ پشمینہ ہے اور موٹا کپڑا ہے وہ بہتر ہے لباس نرم اور مکلف سے کہ تکبر کرنے والے پہنتے ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ لباس پرہیزگاری کا زرہ اور جلیتہ ہے کہ لڑائی مین زخم نہ لگے اور یا لباس پرہیزگاری کا بندگی ہے کہ عیب آدمی کے پوشیدہ ہوتے ہین یا پاکدامنی اور حیا اور خوف الٰہی ہے ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝ یہ لباس کا نازل کرنا نشانیون فضل اور رحمت اللہ کی سے ہے کہ آدمیون کا ستر ڈھکے اور محتاج پتے چپکانے کے نہووین مانند آدم علیہ السلام اور حوا کے شاید کہ آدمی نصیحت پکڑین **فائدہ** یعنی دشمن نے جنت کے کپڑے تمسے اُتروا کے پھر ہمنے تمکو دنیا مین تدبیر لباس کی سکھا دی اب وہی لباس پہنو جسمین پرہیزگاری ہو یعنی مرد لباس ریشمی نہ پہنے اور دامن دراز نہ رکھے اور جو منع ہوا ہے سو نہ کرے

ع ۲ ۱۵ ۹

اور عورت بہت باریک نہ پہنے کہ لوگون کو بدن نظر نہ آوے اور اپنی زینت نہ دکھاوے یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ لَا یَفْتِنَنَّکُمُ الشَّیْطٰنُ کَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَیْکُمْ مِّنَ الْجَنَّۃِ یَنْزِعُ عَنْھُمَا لِبَاسَھُمَا لِیُرِیَھُمَا سَوْاٰتِھِمَا اے بیٹو آدم کے فتنہ مین نہ ڈالے تمکو شیطان اور مکر نہ کرے تمسے جیسے باہر نکلوایا تھا ماں باپ تمھارے کو کہ آدم اور حوا سے بہشت سے کہ چھین لیا تھا شیطان نے اُن دونون سے لباس اُن دونون کا تا یہ کہ دکھاوے اُن دونون کو ستر اُنکا اِنَّہٗ یَرٰىکُمْ ھُوَ وَقَبِیْلُہٗ مِنْ حَیْثُ لَا تَرَوْنَھُمْ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّیٰطِیْنَ اَوْلِیَآءَ لِلَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ تحقیق شیطان دیکھتا ہے تمکو اور لشکر اُسکا دیکھتا ہو اُس مکان سے کہ نہین دیکھتے ہو تم اُنکو کہ اُنکے بدن لطیف ہین اور تمھارے بدن کثیف ہین ایسے دشمن سے ڈرتے رہو تم تحقیق ہمنے مقرر کیا ہے شیطانون کو دوست اُن لوگون کے کہ ایمان نہین لاتے ہین واسطے جنسیت اور مناسبت شیطانون کے کافرون سے وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَیْھَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰہُ اَمَرَنَا بِھَا ط اور جسوقت کرتے ہین کافر کسی بیحیائی کو کہتے ہین کہ پایا ہے ہمنے اوپر اُس بیحیائی کے باپ دادون اپنے کو اور اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہو ہمکو ساتھ اُس بیحیائی کے قُلْ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ط اَتَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰہِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نہین حکم کرتا ہی ساتھ بیحیائیون کے اور حکم کرتا ہے ساتھ نیک عملون کے آیا کہتے ہو تم اوپر اللہ تعالیٰ کے جو چیز کہ نہین جانتے ہو تم قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ وَاَقِیْمُوْا وُجُوْھَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ ط کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ حکم کیا ہے پروردگار میرے نے ساتھ عدل کے کہ توحید ہے اور سیدھا کرو تم مُنھون اپنے کو نزدیک ہر مسجد کے اور بندگی کرو تم اُسکی درحالیکہ خالص اور پاک کرنے والے ہو تم واسطے اللہ تعالیٰ کے دین کو کَمَا بَدَاَکُمْ تَعُوْدُوْنَ ۝ فَرِیْقًا ھَدٰی وَفَرِیْقًا حَقَّ عَلَیْھِمُ الضَّلٰلَۃُ ط اِنَّھُمُ اتَّخَذُوا الشَّیٰطِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَیَحْسَبُوْنَ اَنَّھُمْ مُّھْتَدُوْنَ ۝ جیسے کہ پیدا کیا ہو اللہ نے تمکو پہلی بار دوسری بار بھی پیدا کیے جاؤگے تم یا جیسے کہ پہلے پیدا کیا تمکو زمین سے دوسری بار زمین مین جاؤگے تم بعد موت کے ایک گروہ کو راہ دکھائی ہے اللہ تعالیٰ نے اور ایک گروہ کو راہ نہین دکھائی ہے لائق ہوئی اوپر اُنکے گمراہی تحقیق پکڑا تھا اُنھون نے شیطانون کو دوست سوائے اللہ تعالیٰ کے سے اور گمان کرتے تھے کہ تحقیق وہ ہدایت پانے والے ہین یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ اے بیٹو آدم کے پکڑو تم آرایش اپنی کو نزدیک ہر مسجد کے **فائدہ** روایت مین ہے کہ بنی ثقیف اور بعضے مشرک عرب کے مرد اور عورت ننگے ہو کر طواف کعبے کا کرتے تھے اور بنی عامر احرام کے دنون مین گھی اور گوشت نہ کھاتے تھے اور اس بات کو بندگی اور تعظیم جانتے تھے مسلمانون نے کہا کہ ہم ساتھ اس تعظیم کے لائق تر ہین حق تعالیٰ نے ڈرایا اور فرمایا کہ کپڑے پہن کر نزدیک مسجد کے جاؤ اور بعضون نے کہا ہے کہ آرایش سے مراد شانہ کرنا ہے وَّکُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ج اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ۝ اور کھاؤ تم احرام کے دنون مین گوشت اور چربی اور پیو تم دودھ اور اور چیزین پینے کی اور زیادتی نہ کرو تم اور حد سے نہ گذرو تحقیق اللہ دوست نہین رکھتا ہی زیادتی کرنے والون کو زیادتی وہ ہے کہ بے رضامندی خدا کی مین خرچ ہووے **فائدہ** اپنی رونق یعنی لباس نماز مین فرض ہے مرد کو کمر سے ناز انو ڈھانکنا اور عورت کو سارا بدن مگر لونڈی کو زانو سے نیچے اور بغل سے اوپر کھلنا معاف ہے اور کپڑا باریک جسمین بدن یا بال نظر آوین معتبر نہین اور فرمایا کہ مت اُڑاؤ یعنی منع کام مین خرچ نہ کرو قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِیْنَۃَ اللّٰہِ الَّتِیْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِہٖ وَالطَّیِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ط کہہ اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ کسنے حرام کی ہے آرائش اللہ کی کہ کپڑے ہین پاکیزہ باہر نکالے ہین اللہ نے قدرت اپنی سے واسطے بندون اپنے کے کہ روئی ہو اور کتان ہو اور صوف ہو اور ریشم ہو اور سونا اور روپا اور کسنے حرام کی ہین پاک چیزین رزق سے کہ گوشت اور دودھ ہو قُلْ ھِیَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا خَالِصَۃً یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ ط کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ وہ نعمتین اور آرائش واسطے اُن لوگون کے ہین کہ ایمان لائے ہین بیچ زندگی دنیا کے کافر بھی اُنکے طفیل سے شریک ہین اور خالص ہونے والی ہین نعمتین اور آرائش مسلمانون کو دن قیامت کے کَذٰلِکَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ اسی طرح بیان کرتے ہین ہم آیتون کو واسطے اُس گروہ کے کہ جانتے ہین **فائدہ** یعنی منع کام مین خرچ نہ کرے باقی کھانا پینا سب روا ہی جو نعمت ہے مسلمانون کے واسطے پیدا ہوئی دنیا مین کافر بھی شریک ہو گئے آخرت مین فقط اُن ہی کو ہے قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَھَرَ مِنْھَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِکُوْا بِاللّٰہِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِہٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰہِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ کہہ اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ نہین حرام کیا ہے پروردگار میرے نے مگر بڑے گناہون کو جو چیز کہ ظاہر ہے اُسنے مانند کفر کے اور جو چیز کہ باطن ہو اُسنے

مانند نفاق کے اور حرام کیا ہے چھوٹے گناہون کو اور حرام کیا ہے ظلم اور تکبری کو ساتھ ناحق کے اور حرام کیا ہے یہ کہ شرک کرو تم ساتھ اللہ تعالیٰ کے اُس چیز کو کہ نہین نازل کی ہے اللہ تعالیٰ نے ساتھ اُسکے کوئی حجت اور حرام کیا ہے یہ کہ کہو تم اوپر اللہ کے جو کچھ کہ نہ جانو تم جیسے حرام کرنا جانورون کا اور بتی کا اور ننگے ہوکر طواف کرنا کعبے کا وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ ۚ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ۝ اور واسطے ہر گروہ کے ایک مدت ہی زندگی کی یا واسطے ہر گروہ کے ایک مدت ہی وعدۂ عذاب کی پس جسوقت کہ آتی ہی مدت اُنکی نہ پیچھے ہوتے ہین اُس مدت سے ایک لمحہ اور نہ آگے ہوتے ہین اُسکے سے ایک ساعت يَا بَنِي آدَمَ إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي فَمَنِ اتَّقَىٰ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ اے بیٹو آدم علیہ السلام کے کہ اگر آوین تمھارے پاس پیغمبر تم مین سے کہ پڑھین اوپر تمھارے آیتون میری کو پس جو کوئی کہ پرہیز کریگا شرک اور جھوٹھ سے اور نیک کریگا عملون کو پس نہین ہی کچھ ڈر اوپر اُنکے اور نہ وہ غمگین ہونگے وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ اور جن لوگون نے کہ جھٹلایا آیتون ہماری کو اور سرکشی کی ایمان لانے اُنکے سے وہ گروہ یار آگ دوزخ کی کے ہین وہ بیچ اُس آگ کے ہمیشہ رہنے والے ہین فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ۚ أُولَٰئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيبُهُم مِّنَ الْكِتَابِ ۖ پس کون بڑا ظالم ہے اُس کسی سے کہ جوڑا اوپر اللہ تعالیٰ کے جھوٹھ کو یا جھٹلایا آیتون اُسکی کو وہ گروہ پہنچے گا اُنکو حصّہ عذاب اُنکے کا لوح محفوظ سے کہ مقدر ہوا ہے حَتَّىٰ إِذَا جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ قَالُوا أَيْنَ مَا كُنتُمْ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ ۖ قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا وَشَهِدُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا كَافِرِينَ ۝ جبتک کہ جسوقت آتے ہین اُنکو فرشتے ہمارے کہ عزرائیل ہی اور مددگار اُسکے ہین قبض کرتے ہین روحون اُنکی کو کہتے ہین فرشتے قبض کرتے وقت کہ کہان ہین وہ بت کہ دعا مانگتے تھے اور بندگی کرتے تھے تم اُنکی سوائے اللہ تعالیٰ کے سے کہین گے کافر کہ غائب اور گم ہوے وہ ہمسے اور شاہدی دینگے اوپر ذاتون اپنی کے کہ تحقیق وہ تھے کفر کرنے والے قَالَ ادْخُلُوا فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِكُم مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ فِي النَّارِ ۖ کہیگا اللہ تعالیٰ یا فرشتے کہین گے کہ داخل ہو جاؤ تم بیچ اُن اُمتون کے کہ تحقیق گذر گئے ہین پہلے تمسے جنون اور آدمیون سے بیچ آگ دوزخ کے كُلَّمَا دَخَلَتْ أُمَّةٌ لَّعَنَتْ أُخْتَهَا ۖ حَتَّىٰ إِذَا ادَّارَكُوا فِيهَا جَمِيعًا ۙ قَالَتْ أُخْرَاهُمْ لِأُولَاهُمْ ہر بار کہ داخل ہوگا دوزخ مین ایک گروہ لعنت کریگا ہم دینون اپنے کو جیسے یہودی یہودی کو لعنت کرینگے اور نصاریٰ نصاریٰ کو اور آتش پرست آتش پرست کو تا جبتک پونہچین گے دوزخ مین تمام کہین گے پچھلے اُنکے واسطے اگلون اُنکے کے رَبَّنَا هَٰؤُلَاءِ أَضَلُّونَا فَآتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ۖ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَلَٰكِن لَّا تَعْلَمُونَ ۝ کہ اے پروردگار ہمارے اس گروہ نے گمراہ کیا تھا ہمکو پس دے تو اُنکو عذاب دوچند آگ سے کہیگا اللہ کہ واسطے ہر ایک کے دوچند عذاب ہی ولیکن تم نہین جانتے ہو **فائدہ** یعنی ایک حساب سے پہلی اُمت کا گناہ بڑا کہ پچھلون کو راہ ڈالی اور ایک طرح پچھلون کا بڑا کہ پہلون کا حال دیکھ سُنکر عبرت نہ پکڑی وَقَالَتْ أُولَاهُمْ لِأُخْرَاهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِن فَضْلٍ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْسِبُونَ ۝ اور کہین گے پہلے اُنکے واسطے پچھلون اُنکے کے پہلون سے مراد بہکانے والے ہین اور پچھلون سے مراد بہکنے والے ہین کہین گے کہ پس نہین ہے واسطے تمھارے اوپر ہمارے کچھ بزرگی سے کہ تمکو تخفیف عذاب کی ہووے بلکہ برابر ہین دونون کفر مین اور عذاب مین کہے گا اللہ پس چکھو تم عذاب کو بسبب اُس چیز کے کہ کسب کرتے تھے تم کفر سے إِنَّ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ تحقیق جن لوگون نے کہ جھٹلایا آیتون ہماری کو اور سرکشی اور غرور کیا ایمان لانے اُنکے سے نہین کھولے جاتے واسطے اُن کے دروازے آسمان کے یعنی واسطے دعا اُنکی کے اور نزول رحمت کے یا واسطے چڑھنے اعمالون کے اور روح اُنکی کے دروازہ آسمان کا نہین کھلتا بلکہ سجین مین لیجاتے ہین اور وہ ایک پتھر ہے نیچے ساتوین زمین کے دوزخ کے اوپر ڈھکا ہوا اور مومن کی روح کو واسطے دروازہ کھلتا ہے اور علیین مین لیجاتے ہین کہ اوپر ساتوین آسمان کے ہے وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّىٰ يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ۚ اور نہ داخل ہونگے جھوٹے اور تکبر کرنے والے بہشت مین جبتک کہ داخل ہوے اونٹ سوئی کے ناکے مین یہ تعلیق بالمحال ہی کہ نہ اونٹ سوئی کے ناکے مین آویگا اور نہ کافر بہشت مین جاوین گے وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِينَ ۝ لَهُم مِّن جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَمِن فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ ۝ اور اسی طرح بدلہ دیتے ہین ہم گنہگارون کو واسطے اُنکے آگ دوزخ کی سے بچھونا ہوگا کہ اوپر اُسکے بیٹھین گے اور اوپر اُنکے سے بالاپوش ہونگے آگ یعنی اوپر اور نیچے اُنکے آگ ہوگی اور اسی طرح بدلہ دیتے ہین ہم ظالمون کو وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۖ أُولَٰئِكَ

اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ اور جو کوئی کہ ایمان لائے ہین نہین تکلیف دیتے ہم کسی آدمی کو مگر موافق کشادگی طاقت اُسکی کے جو ایمان لائے ہین وہ
گروہ صاحب بہشت کے ہین وہ بیچ اُسکے ہمیشہ رہنے والے ہین وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ اور باہر نکال لینگے
ہم جو چیز کہ بیچ دلون بہشتیون کے ہے کینہ اور حسد سے کہ جاری ہونگی نیچے بہشتون کے سے نہرین واسطے تروتازگی اور زیادتی لذت کے بہشت والے
جو بہشت کو دیکھین گے وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۫ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ اور کہین گے کہ تمام ثنا اور تعریف واسطے
اُسی اللہ تعالیٰ کے ہے کہ فضل اور کرم اپنے سے راہ دکھائی ہمکو واسطے اُس بہشت کے اور نہ تھے ہم تاکہ راہ پاوین ہم اگر نہ ہدایت کرتا ہمکو اللہ تعالےٰ
اور یہ شکرانہ ہے کہ بہشتی ادا کرینگے اور پر نعمت ہدایت کے لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝
البتہ تحقیق آئے تھے پیغمبر پروردگار ہمارے کے ساتھ بیچ کے کہ اُنکے سبب سے ہدایت پائی ہمنے اور پکارے جاوینگے بہشت والے کہ یہ وہ بہشت ہے
کہ ورثہ دیے گئے ہو تم اُسکو ساتھ اُس چیز کے کہ عمل کرتے تھے تم **فائدہ** بہشت کو ورثہ اسواسطے کہا ہے کہ بخشش بے رنج ہے یا یہ کہ کافرون سے میراث
لینگے جیسے حدیث مین آیا ہے کہ کوئی آدمی نہین ہے کافر اور مسلمان سے مگر اُسکے دو گھر ہین ایک دوزخ مین اور ایک بہشت مین پس قیامت کے
روز مکان مؤمنون کے کہ دوزخ مین ہین کافرون کو مین گے اور مکان کافرون کے کہ بہشت مین ہین مومنون کے ورثہ مین آوینگے **فائدہ** معلوم ہوا
کہ نیکون کے دل مین بھی آپس مین خفگی ہوگی جنت کے قریب پونہچکر آپس مین دل صاف ہونگے تب جنت مین جاوینگے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے
فرمایا کہ مین اور عثمان رضی اللہ عنہ اور طلحہ اور زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان لوگون مین ہین اور جنت کے وارث فرمایا یعنی آدم علیہ السلام کی میراث
وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ۭ اور پکارینگے بہشت والے
بہشت سے دوزخ والون کو کہ تحقیق پایا ہمنے جو وعدہ کیا تھا ہمکو پروردگار ہمارے نے بیچ اور درست پس آیا پایا تمنے بھی جو وعدہ کیا تھا پروردگار تمھارے
نے بیچ اور درست قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمْ
بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ۝ کہین گے دوزخ والے کہ ہان پایا ہمنے بھی جو وعدہ کیا تھا اللہ تعالیٰ نے پس آواز کرے گا ایک آواز کرنے والا درمیان بہشتیون　وقف لازم
اور دوزخیون کے اور وہ اسرافیل ہے کہ تحقیق لعنت اللہ تعالیٰ کی ہے اوپر ظالمون کے مراد کافر ہین ایسے کہ بند کرتے ہین آدمیون کو راہ اللہ تعالیٰ
کی سے اور ڈھونڈتے ہین اُس راہ کو ٹیڑھی کہ عیب کرتے ہین اُسکو اور وہ ساتھ آخرت کے کفر کرنے والے ہین **فائدہ** حق تعالیٰ نے قرآن شریف
مین بے انصاف فرمایا ہے اکثر گناہون پر لیکن ہر گناہ پر لعنت نہین مگر ایسون پر وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّۢا
بِسِيْمٰهُمْ ۚ اور درمیان بہشتیون اور دوزخیون کے پردہ ہوگا یا دیوار ہوگی کہ باہر نہ نکل سکین اور اُسی کو اعراف کہتے ہین بعضون نے کہا ہے کہ اعراف ایک
ٹیلہ ہے مشک سفید کا اور اوپر اعراف کے مرد ہونگے کہ پہچانین گے بہشتیون کو اور دوزخیون کو ساتھ پیشانیون اُنکی کے بہشتیون کا مُنھ سفید ہوگا اور
دوزخیون کا مُنھ کالا اور اِس مکان کا نام اعراف اس واسطے ہے کہ مرد وہان کے پہچانین گے دونون فریقون کا احوال اور وہ مرد یا پیغمبر ہونگے یا شہید
ہونگے یا بہترین مومنون کے یا فرشتے ہونگے اوپر صورت مردون کے اور ہونا اُنکا اوپر اعراف کے واسطے بزرگی اور فضیلت کے ہوگا تماشا دونون
فریقون کا دیکھکر بہشت کو جاوین گے **فائدہ** ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ اعراف بلند مکان ہے پل صراط سے زیادہ کہ وہان امیر حمزہ رضہ اور
عباسؓ اور علی رضی اللہ عنہ اور جعفر طیار رضی اللہ عنہ کھڑے ہونگے دوستون خدا کے کو پہچانین گے تازگی اور سفیدی مُنھ کی سے اور دشمنون کو سیاہی
مُنھ کی سے اور بعضون نے کہا ہے کہ اوپر اعراف کے وہ کوئی ہونگے کہ نیکیان اور بدیان اُنکی برابر ہونگی یا وہ ہون گے کہ ایک دونون ماں اور باپ
سے راضی ہوگا اور ایک ناخوش ہوگا اوپر اسی قول کے ہونا اُن کا اُس مکان مین نقصان ثواب کا ہوگا وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ
عَلَيْكُمْ ۡ لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ۝ اور پکارین گے اعراف والے بہشتیون کو مبارکبادی سے کہ سلام ہے اللہ تعالےٰ کا اوپر تمھارے کہ
تم سلامتی سے بہشت مین پونہچو اور اعراف والے ابھی بہشت مین داخل نہونگے اور حالانکہ وہ لالچ رکھین گے کہ بہشت مین آوین **فائدہ** آخری بہشت
والے صاحب اعراف کے ہونگے بعضون نے کہا ہے کہ صاحب اعراف کے وہ کوئی ہونگے کہ نیکیان اور بدیان اُنکی برابر ہونگی نہ بہشت کو
جاوینگے اور نہ دوزخ کو پس جسوقت خلق کو سجدے کا حکم ہوگا اور وہ آخری تکلیف ہوگی اعراف والے بھی سجدہ کرینگے ترازو نیکیون اُنکی کی بھاری

ہو جاویگی اور بہشت مین داخل ہونگے وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اور جسوقت پھیری جاوینگی آنکھین اعراف والون کی طرف دوزخ والون کے اور پھیرنے والا ایک فرشتہ ہوگا کہین گے کہ اے پروردگار ہمارے نہ گردان تو اور نہ رکھ ہمکو ساتھ قوم ظلم کرنے والی کے کہ دوزخ والے ہین یعنی ہمکو دوزخ مین نہ لیجا بہشت مین لیجا وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ اور پکارینگے اعراف والے مردون کو دوزخ والون سے کہ پہچانین گے اُنکو ساتھ پیشانیون اُنکی کے کہ مُنھ کالے ہونگے اور نیلی آنکھین اور وہ مرد سردار کافرون کے ہونگے جیسے ولید بن مغیرہ اور ابوجہل اور عاص بن وائل اور مانند اُنکے مشرکون سے کہ دنیا مین کہتے تھے کہ یہ ہرگز نہوگا کہ خدا بلال اور عمار اور صہیب کو بہشت مین لیجاوے اور ہمکو دوزخ مین اور قسمین کھاتے تھے کہ غلامون کو اور چرواہون کو اوپر ہمارے بزرگی نہوگی قَالُوْا مَآ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ کہین گے اُنکو اعراف والے کہ تم عذاب مین ہو دور نہ کیا تمسے عذاب کو مال جمع کرنے تمھارے نے اور جو چیز کہ سرکشی کرتے تھے تم اُسنے بھی عذاب کو دور نہ کیا پھر اشارہ کرینگے اعراف والے طرف بلال اور صہیب اور سلمان کے اور کافرون سے کہینگے کہ اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۝ آیا یہ وہ گروہ ہے کہ دنیا مین قسم کھاتے تھے تم کہ نہ پہنچاویگا اُنکو اللہ تعالیٰ رحمت اپنی اور حالانکہ وہ رحمت سے بہشت مین ہین جسوقت اعراف والے فارغ ہونگے ان باتون سے اللہ تعالیٰ اُنکو فرماویگا کہ داخل ہو جاؤ تم بہشت مین کہ نہ ڈر ہے اوپر تمھارے اور نہ تم غمگین ہوگے **فائدہ** ابن عباس نے کہا ہے کہ جسوقت اعراف والے بہشت مین آوینگے دوزخیون کو امید ہوگی بعد نا امید ہونے کے اور کہین گے کہ یا اللہ ہمارے ناتے دار بہشت مین ہین حکم دے تو ہمکو کہ اُنسے بات کرین ہم حق تعالیٰ حکم دیگا کہ بہشتی دوزخیون کو دیکھین بہشتی دوزخیون کو نہ پہچانین گے کہ صورتین اُنکی جلنے سے متغیر ہو جاوینگی دوزخی بہشتیون کو پہچانین گے اور نام لیکر پکارینگے اور اُنسے کھانا اور پینا بہشت کا مانگین گے جیسے فرمایا ہے حق تعالیٰ نے وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ اور پکارینگے دوزخ والے بہشت والون کو یہ کہ ڈالو تم اوپر ہمارے پانی بہشت کے سے یا اُس چیز سے دو تم ہمکو کہ رزق دیا ہے تمکو اللہ تعالیٰ نے میوون بہشت کے سے قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا جواب مین دوزخیون کے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے کھانا اور پینا بہشت کا اوپر کافرون کے وہ کافر کہ پکڑا ہے دین اپنے کو مشغولی اور کھیل اسواسطے کہ کافر اپنے عید کے دن آس پاس کعبے کے آن کر تالیان بجاتے تھے اور کھیلتے تھے اور پھسلا دیا اُنکو زندگی دنیا کی نے اور درازی مہلت کی نے کہ خدا کو بھول گئے اور نہ جانا کہ دنیا مکار و غدار ہے فَالْيَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝ پس آج کے دن کہ قیامت ہے بھول جاوینگے ہم اُنکو آگ مین دوزخ کے جیسے کہ وہ بھول گئے تھے دیدار دن اپنے کا یہ جو دن ہے اور جیسے کہ ساتھ آیتون ہماری کے انکار کرتے تھے وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ اور البتہ تحقیق لائے ہین ہم اُنکے پاس کتاب کہ بیان کیا ہے ہمنے اُسکو اوپر علم کے هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ راہ دکھانا اور رحمت ہے واسطے اُس گروہ کے کہ ایمان لاتے ہین نہین انتظار کرتے ہین کافر مگر بیان کتاب کے کو کہ وعدہ عذاب اور ثواب کا اُس مین سچ ہے یا جھوٹ ہے يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ جسدن کہ آویگا بیان کتاب کا اور ظاہر ہوگا نشان وعدہ وعید کا کہین گے وہ کوئی کہ بھول گئے تھے کتاب کو دنیا مین کہ تحقیق آئے تھے پیغمبر پروردگار ہمارے کے ساتھ سچ کے اور جھٹلانا ہمارا غلط تھا پس آیا ہین واسطے ہمارے شفاعت کرنیوالے پس شفاعت کرین ہماری آج کے دن اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ۭ قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ یا پھیرے جاوین ہم دنیا مین پس کرین ہم سوائے اُس عمل کے کہ کرتے تھے ہم پہلے یعنی سچ مانین ہم تحقیق زیان کیا کافرون نے ذاتون اپنی کو کہ عمر پرستی مین کھوئی اور گم ہو جاویگی اُنسے وہ چیز کہ جھوٹ جوڑتے تھے کہ شفاعت کرینگے اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ تحقیق پروردگار تمھارا اللہ وہ ذات پاک ہے کہ پیدا کیا ہے آسمانون اور زمین کو مدت چھ دن کی مین دنون دنیا کے سے اسواسطے کہ پہلے پیدا کرنے زمین آسمان کے سے دن مقرر نہ تھا کہ طلوع آفتاب سے غروب تک ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد آخرت کے دن ہین کہ ہر دن ہزار برس کا ہے اور پہلا قول صحیح ہے **فائدہ** مدت چھ دن کی مین

آسمان اور زمین کو پیدا کرنا نکرا اور تامل سے باوجود قدرت کن سے پیدا کرنیکے دلیل ہے اوپر اختیار قادر مختار کے اور رد ہے اوپر قول حکما کے کہ حق تعالیٰ فاعل مختار نہین ہے عالم خدا سے بے اختیار پیدا ہو گیا ہے اور اشارہ ہے اوپر رعایت تامل اور فکر کے کہ جلدی کام شیطان کا ہے ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ قف پس غالب ہوا اوپر پیدا کرنے عرش کے یا سیدھا ہوا اوپر عرش کے کہ حکم رانی شروع کی یہودی کہتے ہین کہ سیدھا لیٹ گیا ماندگی سے اور پر عرش کے یہ مسئلہ متشابہات سے ہے کہ ایمان لایا چاہیے اور کھوج نہ نکالے کہ کیونکر سیدھا ہوا اور پر عرش کے يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ؕ چھپاتا ہے اللہ تعالیٰ روشنی اُنکی کو اندھیری رات کی سے اور چھپاتا ہے اندھیری رات کی کو روشنی دن کی سے ڈھونڈھ لیتا ہے دن رات کو اور رات دن کو جلدی یعنی ایک کے پیچھے ایک آتا ہے اور سورج اور چاند اور ستارون کو کہ تابعدار کیے گئے ہین ساتھ حکم اللہ کے اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ خبردار ہو کر جانو کہ واسطے اُسی کے ہے پیدا کرنا نادر اور حکم جاری یا خلق سے مراد عالم اجسام ہے اور امر سے مراد عالم ارواح ہے پس بابرکت اور بڑا خدا ہونے مین ہے اللہ تعالیٰ پروردگار جہان والون کا اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ دعا مانگو تم پروردگار اپنے سے رو کر اور پوشیدہ یعنی ظاہر اور باطن رونا نشان محتاجگی کا ہے اور پوشیدہ دعا کرنا نشان اخلاص کا ہے اور خالص کرنے والا نا امید نہین ہوتا ہے بتحقیق اللہ تعالیٰ دوست نہین رکھتا ہے بلکہ دشمن رکھتا ہے زیادتی کرنے والون کو دعا مین اور زیادتی دعا مین یہ ہے کہ دعاے بد کرے اُسکے حق مین کہ لائق دعاے بد کے نہووے یا دعا مین شور اور فریاد کرے یا ایسی چیز خدا سے مانگے کہ لائق اُسکے نہووے جیسے مرتبہ پیغمبرون کا دعا مانگے کہ مجکو پیغمبر کر دے یا مجکو آسمان کے اوپر چڑھا دے وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اور فساد نہ کرو تم زمین کے کفر اور ظلم سے پیچھے اصلاح ہونے اُسکی کے عدل اور ایمان سے اور دعا مانگو تم اللہ تعالیٰ سے از روے ڈر اور امید کے یعنی ڈر قبول نہونے کے سے اور لالچ قبول ہونے کے سے بتحقیق رحمت اللہ کی نزدیک ہے نیکی کرنے والون سے کہ نیک عمل کرتے ہین **فائدہ** سنوارے پیچھے زمین مین خرابی نہ مچاؤ یعنی اسلام مین رسوم کفر کے نہ داخل کرو اور پکارو ڈرا اور توقع سے یعنی اللہ تعالیٰ پر دلیر بھی مت ہو اور ناامید بھی مت ہو وَهُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًۢا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا اور اللہ تعالیٰ ذات پاک ہے کہ بھیجتا ہے بادلون چار طرف کی کو خوشخبری دینے والین آگے مینھ کے جب تک جسوقت کہ اُٹھاتی ہین بادین بادلون بھاری کو پانی سے **فائدہ** علما نے کہا ہے کہ کوئی بوند اوپر زمین کے نہین گرتی ہے مگر چار دن بادین عمل کرتی ہین پر دا یا بادلون کو زمین سے اُٹھاتی ہے اور شمالی بادلون کو جمع کرتی ہے اور جنوبی بوندین برسانے مین لاتی ہے اور پچھوا بعد برسنے کے بادلون کو متفرق کرتی ہے سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ ہانکتے ہین ہم بادلون کو واسطے زمین مردہ کے پس نیچے اُتارا ہمنے ساتھ بادل کے پانی کو اوپر زمین مردہ کے پس باہر نکالا ہمنے ساتھ پانی کے ہر طرح کے میوے سے كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ جس طرح زمین مردہ کو روئیدگی سے زندہ کیا ہمنے اسی طرح باہر نکالین گے ہم مردون کو قبرون سے شاید کہ تم نصیحت پکڑو اور اوپر قیامت کے ایمان لاؤ تم اور اس ظاہر سے اُس باطن کو معلوم کرو تم وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِيْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ؕ زمین پاک ریت اور تھر سے باہر نکلتی ہے روئیدگی اُسکی ساتھ حکم پروردگار اُسکے کے اور جو زمین کہ ناپاک اور کھاری اور کنکر دار ہے نہین باہر نکلتی ہے گھانس اُسکی مگر تھوڑی اور ناکارہ **فائدہ** یہ مثال ہے مؤمن اور کافر کے حق مین تشبیہ دی ہے دل مؤمن کی ساتھ زمین پاکیزہ کے اور دل کافر کی ساتھ زمین کھاری کے پس جسوقت مینھ نصیحت کا بادل کلام الٰہی کے سے اوپر دل مؤمن کے برسا انوار بندگی اور عبادت کے اوپر ہاتھ پانون کے ظاہر ہوے اور جس وقت کافر نے سُنا کلام الٰہی کو زمین دل اُسکے نے بیج نصیحت کا قبول نہ کیا كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ ۝ جیسے یہ مثل بیان کی ہمنے اسطرح پھیرتے ہین ہم آیتون کو واسطے اُس گروہ کے کہ شکر کرتے ہین نعمتون کا لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ البتہ تحقیق بھیجا تھا ہمنے نوح علیہ السلام کو بچاس برس کی عمر مین طرف قوم اُسکی کے کہ اولاد قابیل کی تھی پس کہا نوح علیہ السلام نے کہ اے قوم میری بندگی کرو تم اللہ ہی کی اور کسی کو شریک نہ کرو تم بندگی مین نہین ہے واسطے تمھارے کوئی خدا سوائے اللہ تعالیٰ کے بتحقیق مین ڈرتا ہون اوپر تمھارے عذاب دن بڑے کے سے کہ روز طوفان ہے یا قیامت ہے قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ

ع ۱۵ ۱۴

فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ کہا ایک گروہ اشراف نے قوم اُسکی سے کہ تحقیق ہم البتہ دیکھتے ہین تجکو اے نوح علیہ السّلام اوپر گمراہی ظاہر کے کہ ہمکو بہت خداؤن کی عبادت سے پھیر کر ایک خدا کی عبادت کو کہتا ہے قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ کہا نوح علیہ السلام نے جواب مین کہ اے قوم میری نہین ہے ساتھ میرے گمراہی ولیکن مین رسول ہون پروردگار جہانیون کی طرف سے اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ پونچاتا ہون مین تمکو پیغام پروردگار اپنے کا اور نصیحت کرتا ہون مین واسطے فائدے تمھارے کے اور جانتا ہون مین اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو چیز کہ نہین جانتے ہو تم قوم نوح کی بے عذاب قوم جھٹلانے والون پیغمبر کا نہ سُنا تھا جسوقت نام وحی اور پیغام کا سُنا تعجب کیا نوح نے کہا کہ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ آیا اور تعجب کیا تمنے یہ کہ آیا تمکو ذکر پروردگار تمھارے کے سے اوپر ایک مرد کے تم مین سے تو ڈراوے تمکو عاقبت کفر کے سے اور تا یہ کہ پرہیز کرو تم غصے اللہ تعالے کے سے اور شاید کہ رحم کیے جاؤ تم فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ ۝ ع ۱۵ پس جھٹلایا قوم نے نوحؑ کو نوحؑ نے دعا کی ہلاکی قوم کی حق تعالیٰ نے حکم کیا کہ کشتی بناوے اور طوفان بھیجا تمام کافر غرق ہوے پس نجات دی ہمنے نوحؑ کو اور اُن لوگون کو کہ ساتھ نوحؑ کے تھے ناؤ مین غرق ہونے سے اور وہ اسّی آدمی تھے چالیس مرد اور چالیس عورتین اور غرق کیا ہمنے طوفان سے اُن لوگون کو کہ جھٹلایا تھا آیتون ہماری کو تحقیق قوم نوح علیہ السلام اندھے لوگ تھے وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا اور بھیجا ہمنے طرف قوم عاد کے بھائی اُن کے ہودؑ کو اور عاد بیٹا عوض بن ارم بن سام بن نوحؑ کا ہے تمام قبیلے کا نام ہے اور نام حضرت ہود علیہ السلام کا عابر ہے بیٹا صالحؑ کا وہ بیٹا ارفخشد کا وہ بیٹا سام بن نوح علیہ السلام کا اور قبیلہ عاد کا قوم بلند قد تنا ور تھا اور تمام روے زمین کے اُن سے بڑا کوئی نہ تھا بہت آدمی تھے اور بہت مال تھا عمر کو بت پرستی مین گذارتے تھے حق تعالیٰ نے ہودؑ کو اُنکی طرف بھیجا ہودؑ آئے اور قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ کہا کہ اے قوم میری بندگی کرو تم اللہ تعالیٰ کی نہین ہے کوئی واسطے تمھارے معبود بندگی کے لائق سواے اللہ تعالیٰ کے آیا پس نہین ڈرتے ہو تم عذاب اللہ تعالیٰ کے سے قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ کہا گروہ اشراف سردارون کے نے کہ کافر ہوے تھے قوم ہودؑ کی سے تحقیق البتہ ہم دیکھتے ہین تجکو اے ہود بیعقلی کے کہ دین قدیمی کو چھوڑتا ہے تو اور دین نیا لاتا ہے تو اور تحقیق ہم البتہ گمان کرتے ہین تجکو جھوٹون سے قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ کہا ہود نے کہ اے قوم میری نہین ہے ساتھ میرے بے عقلی اور جہالت ولیکن مین پیغمبر ہون پروردگار جہانیون سے اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ۝ پونچاتا ہون مین تمکو پیغام پروردگار اپنے کے اور مین واسطے تمھارے نصیحت کرنے والا امانت دار ہون اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ آیا اور تعجب کیا تمنے یہ کہ آئی تمکو نصیحت پروردگار تمھارے سے اوپر زبان ایک مرد کے کہ تمھارے نسب سے ہے تا یہ کہ ڈراوے تمکو عذاب اللہ تعالیٰ کے سے وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَصْۜطَةً ۚ اور یاد کرو تم نعمت اللہ تعالیٰ کی جسوقت کہ مقرر کیا اور بنایا تمکو خلیفہ پیچھے ہلاک ہونے قوم نوح علیہ السلام کی سے اور زیادہ کیا تمکو بیچ پیدائش کے ازروے درازی کے **فائدہ** روایت مین ہے کہ چھوٹے آدمی کا قد قوم عاد سے ساٹھ گز کا تھا اور بڑے کا سو گز کا اور آنکھون مین اور ناک کے نتھنون مین جانور پرندنے بچے دیے تھے فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ پس یاد کرو تم نعمتون اللہ تعالیٰ کی کو شاید کہ نجات پاؤ تم عذاب سے قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ کہا قوم نے حضرت ہود علیہ السلام کو کہ آیا آتا ہے تو ہمارے پاس تا یہ کہ حکم کرے تو ہمکو کہ بندگی کرین ہم اللہ تعالیٰ اکیلے کی اور بندگی بتون کی چھوڑ دین ہم یہ ہرگز ہونی نہین تو ڈراتا ہے ہمکو عذاب سے پس لا تو ہمکو وہ عذاب کہ وعدہ کرتا ہے تو ہمکو اگر ہے تو سچون سے قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ۭ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْٓ اَسْمَاۗءٍ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَاۗؤُكُمْ کہا حضرت ہود علیہ السلام نے کہ تحقیق گرا اوپر تمھارے عذاب بلند اور غصہ اللہ تعالیٰ کا آیا جھگڑتے ہو تم مجھ سے بیچ مقدمہ ان نامون کے کہ نام رکھا ہے اُنکا تمنے اور باپ دادون تمھارے نے یعنی یہ بت کہ ہر ایک کا نام تمنے رکھا ہے بعضے کا نام ساقیا تھا اور بعضے کا نام رسانے والے ہین اور بعضون کا نام حافظہ تھا کہ سفر مین

نگہبانی کرتے ہین اور بعضے کا نام رازقہ اور سالمہ کہ رزق اور سلامتی احوال کی اُن سے ہے اور یہ الفاظ نام تھے بے معنی اسواسطے کہ بت پتھر تھے یہ قدرتین نہ رکھتے تھے حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا کہ تم مجھ سے کیون لڑتے ہو ان نامون کے واسطے مَا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ نہین نازل کی اللہ تعالیٰ نے ساتھ پوجنے بتون کے کوئی حجت پس انتظار کرو تم عذاب اُترنے کا تحقیق مین بھی انتظار کرنے والون سے ہون **فائدہ** روایت ہے کہ حق تعالیٰ نے تین برس تک مینھ عادیون کا بند کیا تھا تا آنکہ مبتلاے قحط ہوے اور اُس زمانے مین جو بلا نازل ہوتی تو جہ طرف اُس مکان کے کرتے تھے کہ اب کعبہ ہے اور وہ ایک ٹیلا سُرخ ریت کا تھا مسلمان اور کافر تمام اُسی مکان مین رجوع کرتے تھے اور مطلب یاب ہوتے تھے اور خوف سے خلاصی پاتے تھے قوم عاد نے بھی قصد کیا اُس مکان کا کہ دعا مانگین جو مینھ برسے قبیل اور مرثد کہ سردار تھے ستر آدمیون سے مکے مین آن کر معاویہ بن بکر کے گھر مین اُترے کہ حاکم مکے کا تھا بعد ضیافت کے اجازت مانگی کہ کسی مکان مقررہ مین دعا کرین مرثد کہ ایک سردارون مین تھا اور حضرت ہود پر ایمان لایا تھا کہا کہ تمھاری دعا سے مینھ نہ آویگا مگر جبوقت فرمانبرداری ہود کی کرو تم اور دروازے توبہ اور استغفار کے سے آؤ تم اُسوقت اللہ تعالیٰ مینھ برساویگا پس مرثد کو بند کیا اور مکان دعا کے مین نہ جانے دیا اور قبیل ساتھ قوم اپنی کے اُس مکان مین گیا اور دعا مانگی کہ یا خدا عادیون کو باران دے جو چاہتے ہین تین ٹکڑے بادل کے آئے قبلے کی طرف سے سفید اور سیاہ اور سُرخ اور آواز دی ایک آواز دینے والے نے کہ اے قبیل ان تینون بادلون سے پسند کرلے تو واسطے قوم اپنی کے قبیل نے کالا بادل اختیار کیا کہ مینھ اُسکا زیادہ ہوگا اور مکے سے باہر نکل کر ساتھ قوم اپنی کے شہر کو چلا جسوقت وادی مُغیث مین پونہچا کہ مکان اُنکا تھا خوش خبری ابر کی دی آدمیون کو عادی خوش ہوگئے اور تماشا ابر کا دیکھنے کو گھرون سے باہر آئے عذاب آلہی اوپر اُنکے نازل ہوا کہ اُس بادل مین تیز باد تھی کہ اُسکا نام صرصر ہے سات راتین اور آٹھ دن مین تمام قوم عاد کو ہلاک کیا اور ہود ساتھ قوم کے کہ ایمان لائے تھے سلامت رہے جیسے حق تعالیٰ نے نجات مومنون اور ہلاک کافرون کے سے خبر دی ہے فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ پس نجات دی ہمنے ہود کو اور اُن لوگون کو کہ ساتھ ہود کے تھے ساتھ رحمت کے کہ ہماری طرف سے تھی اور کاٹین ہمنے جڑین اُن لوگون کی کہ جھٹلایا تھا آیتون ہماری کو اور نہ تھی قوم عاد کی ایمان لانے والی اوپر خدا اور رسول کے وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا اور بھیجا ہمنے طرف قوم ثمود کے بھائی اُن کے صالح علیہ السلام کو ثمود بھی قبیلہ ہے عرب سے اور مکان اُنکا حجر تھا درمیان ولایت شام اور حجاز کے قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ کہا حضرت صالح علیہ السلام نے کہ اے قوم میری بندگی کرو تم اللہ تعالیٰ کی بغیر شرک کے نہین ہے واسطے تمھارے کوئی خدا سوائے اللہ تعالیٰ کے **فائدہ** ثمود نے نسبت کثرت عدد کے اور بے نہایت مال کے اور قوت بدن کے صالح علیہ السلام کو جھٹلایا اور کہا کہ کوئی نشانی ہمکو دکھلا تو کہ پیغمبری تیری کو مانین ہم صالح نے کہا کہ کونسی نشانی چاہتے ہو تم ثمود نے کہا کہ کل کے دن عید ہماری ہے جنگل مین ہمارے ساتھ چل تو اور بتون کو بھی لے جاوین گے ہم تو اپنے خدا سے دعا مانگیو اور ہم اپنے خداؤن سے دعا مانگین گے جسکی دعا قبول ہو جاوے اُسکی تابعداری سب کرین گے دوسرے دن باہر شہر کے نکلے اور بتون سے دعائین مانگین کچھ تاثیر قبولیت کی ظاہر نہوئی شرمندہ اور رسوا ہو کر سر نیچے ڈالے جندع بن عمرو نے کہ ایک اشراف قبیلہ ثمود کا تھا اشارہ ایک پتھر کی طرف کیا اکیلا جنگل مین پڑا تھا اور کہا کہ اے صالح علیہ السلام واسطے ہمارے اس پتھر سے اونٹنی موٹی اونچے قد کی بالون دار حاملہ باہر نکلے صالح علیہ السلام نے کہا کہ اگر حق تعالیٰ اونٹنی اس پتھر سے باہر نکالے کیا کروگے تم ثمود نے کہا کہ ایمان لاوینگے ہم اور بندگی اللہ تعالیٰ کی کرینگے ہم اور اوپر اس شرط کے قسم کھائی حضرت صالح نے وضو کیا اور دو رکعتین نماز کی پڑھین اور خدا سے دعا کی اُسی وقت پتھر ہلنے لگا اور مانند اونٹنی کے کہ جنتے وقت آواز کرتی ہے پتھر نے آواز کی اور پھٹ گیا ایک اونٹنی خوبصورت سنہری رنگ موافق فرمایش ثمود کے باہر نکلی اور اُسی وقت بچہ جنا اور برابر اُسی کے ہو گیا تمام آدمیون نے دیکھا جندع کو خدا نے توفیق دی ایمان لایا اور باقی اشراف ثمود کے گمراہ رہے قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ صالح نے کہا کہ تحقیق آیا تمکو معجزہ روشن پروردگار تمھارے سے کہ دلیل ہی اوپر کمال قدرت اُسکی کے اور پیغمبری میری کے روشنی اللہ تعالیٰ کی واسطے تمھارے نشانی ہے پس چھوڑ دو تم اُسکو کہ کھاوے گھاس پیچ زمین

ع ۹ ۱۶

وقف لازم

اللہ کے اور نہ چھیڑو تم اُسکو ساتھ برائی کے اگر چھیڑوگے تم پس پکڑیگا تمکو عذاب دکھ دینے والا **فائدہ** عذاب کے لائق ہونا ثمود کا بسبب ضرر دینے اونٹنی کے تھا بلکہ بسبب قائم ہونے اوپر کفر کے بعد دیکھنے معجزے کے تھا اور اونٹنی کا مارنا نشان سرکشی کا تھا وَاذْكُرُوٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۚ اور یاد کرو تم نعمت کو جسوقت بنایا تمکو خلیفہ پیچھے قوم عاد سے اور مکان دیا تمکو بیچ زمین حجر کے کہ بناتے ہو تم زمین نرم اُسکی سے محلون کو واسطے گرمیون کے اور کھودتے ہو تم پہاڑون کو واسطے گھرون جاڑون کے فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝ پس یاد کرو تم نعمتون اللہ تعالیٰ کی کو کہ قوت کھودنے پہاڑون کی ہے اور نہ چلو تم بیچ زمین کے فساد کرنے والے ثمود جواب صالح کے سے رد گردانی کر کر معترض مومنون کے ہوے قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ کہا ٹھٹھے سے گروہ بزرگون اُن لوگون نے کہ سرکشی کی تھی قوم صالح کی سے واسطے اُن لوگون کے کہ ضعیف جانا تھا خاص اُن لوگون کو کہ ایمان لائے تھے اُنمین سے کہ آیا جانتے ہو تم کہ تحقیق صالح بھیجا گیا ہے پروردگار اپنے سے قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝ کہا ضعیف مومنون نے کہ تحقیق ہم ساتھ اُس چیز کے کہ بھیجا گیا ہے صالح ساتھ اُسکے تو حید اور عبادت سے ایمان لانے والے ہین کہا جنھون نے ساتھ اُسکے کہ تکبری کی تھی کہ تحقیق ہم ساتھ جس چیز کے کہ ایمان لائے ساتھ اُسکے کفر کرنے والے ہین **فائدہ** قوم ثمود کی اونٹنی سے تنگ آئی تھی اسواسطے کہ جس دن باری مواشی قوم کی ہوتی پانی کنوون کا مواشی کو کفایت نہ کرتا اور گرمیون کے دنون مین جنگل مین آتی اور چلتی پھرتی مواشی قوم کے بھاگ کر چھپ جاتے اور اس سبب سے اُنکو ضرر پونہچتا تھا دو عورتین تھین کہ ایک کا نام عنیزہ تھا اور دوسری کا نام صدوقہ تھا مواشی بہت رکھتی تھین اُنکے اوپر یہ بات مشکل ہوئی قدار بن سالف اور مصدع بن دہر کو تعینات کیا کہ اونٹنی کو پکڑین فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ پس کونچین کاٹین یعنی چارون پاؤن گھٹنون تک کاٹے اور قتل کیا اونٹنی کو اور سرکشی کی حکم پروردگار اپنے کے سے اور کہا ٹھٹھے سے کہ اے صالح لاتو ہمکو جو چیز کہ وعدہ کرتا ہے تو عذاب سے اگر ہے تو پیغمبرون سے فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝ پس پکڑا اُنکو بھونچال نے بعد بیچ مارنے جبرئیل علیہ السلام کے اونٹنی کے مارنے سے پس صبح کو ہو گئے بیچ گھرون اپنے کے اوندھے گرنے والے اور مرنے والے فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ ۝ پس مُنھ پھیرا صالح نے اُنسے جب اونٹنی کو مارا اور کہا کہ اے قوم میری البتہ تحقیق پونہچایا مین نے تمکو پیغام پروردگار اپنے کا اور نصیحت کی مین نے تمکو ولیکن دوست نہین رکھتے ہو تم نصیحت کرنے والون کو وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اور یاد کر اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوط بن ہاران کو کہ بھیجا ابراہیم خلیل اللہ تعالیٰ کا تھا جسوقت کہا واسطے قوم اپنی کے آیا آتے ہو تم بیحیائی کو یعنی اغلام کو نہین پیشدستی کی ہے تمکو ساتھ اُس بیحیائی کے کسی نے عالم کے لوگون سے **فائدہ** روایت ہے کہ جسوقت ابراہیم خلیل اللہ بابل سے متوجہ شام کے ہوے بھتیجے اپنے کو کہ حضرت لوط تھے موتفکات والون کی طرف بھیجا اور وہ پانچ شہر تھے سدوما سب مین بڑا شہر تھا اور دوسرا شہر عامورا تھا تیسرا شہر دادما تھا اور چوتھا شہر صابورا تھا اور پانچوان صعودا تھا ہر شہر مین چار چار لاکھ آدمی تھے حضرت لوط سدوما مین اُترے اور خلق کو خدا کی طرف بلانا شروع کیا اُنتیس برس تک درمیان اُنکے رہے نیکیون کا حکم فرمایا اور بیحیائیون سے منع کرتے تھے اور بڑی بیحیائی اُنکی اغلام تھا حق تعالیٰ نے اس امت کو آخر کار اُنکے سے خبر دی اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ۝ تحقیق تم البتہ آتے ہو مردون کو از روے خواہش کے سواے عورتون کے سے کہ حلال ہین تمکو تم اور پر راہ حق کے نہین بلکہ تم ایک گروہ ہو حد سے گذرنے والے وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ۝ اور نہ تھا جواب قوم لوط کا لوط کو مگر اُنسین مین کہا سدوما والون نے ایک دوسرے کو کہ باہر نکالو تم لوط کو اور بیٹیون اُسکی کو شہر اپنے سے کہ سدوما سے تحقیق لوط اور بیٹیان اور تابعدار اُسکے ایسے آدمی ہین کہ بہت پاکیزگی کرتے ہین بیحیائیون سے اور ہمارے ساتھ شریک نہین ہوتے ہین اس عمل مین حق تعالیٰ نے یہ جواب اُنکا پسند نہ کیا اور عذاب آیا اوپر اُنکے کہ جبرئیل علیہ السلام چھوٹے پر کے اوپر پانچون شہرون کو لے گئے آسمان تک اور

وہان سے اُلٹا دے مارا اور اوپر سے پتھرون کا مینھ برسا فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝ پس نجات دی ہمنے عذاب سے لوط کو اور اہل اُسکی کو اور مؤمنون کو مگر جورو لوط کی کہ وا ملہ نام تھا باقی ماندون سے تھی متہمین اور کفر اپنا چھپاتی تھی حضرت لوط سے اور کافرون کو جو نپ دلاتی تھی اوپر انکار لوط کے کہ لوط کے ساتھ نہ گئی اور درمیان قوم کے ہلاک ہوئی وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۭ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ اور برسایا ہمنے اوپر اُنکے مینھ پتھرون کا پس دیکھو ذرا دیکھنے والے کہ کیونکر ہوا آخرکار گنہگارون کا وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۭ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ اور بھیجا تھا ہمنے طرف اولاد مدین کے کہ بیٹا ابراہیم خلیل اللہ تعالیٰ کا تھا بھائی اُن کے شعیبؑ کو کہ بیٹا نیل کا تھا کہا حضرت شعیبؑ نے کہ اے قوم میری بندگی کرو تم اللہ تعالےٰ کی نہین ہے واسطے تمھارے کوئی خدا سوائے اللہ تعالیٰ کے قَدْ جَاۗءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَاۗءَهُمْ تحقیق آیا تمھارے پاس معجزہ روشن پروردگار تمھارے سے پس پورا کرو تم پیمان کو اور ترازو کو اور نہ گھٹاؤ تم آدمیون کو چیزین اُنکی **فائدہ** قوم شعیبؑ کی نے دو پیمان اور دو ترازوئین بنائی تھین ایک دوسرے سے بڑی تھی بڑی سے لیتے تھے اور چھوٹی سے دیتے تھے باوجود کفر کے چوری بھی کرتے تھے اور معجزہ حضرت شعیبؑ کا یہ تھا کہ جسوقت چاہتے کہ اونچے پہاڑ کے اوپر چڑھین پہاڑ سر اپنا نیچے جھکاتا تھا کہ تا آسانیت سے اوپر چڑھین وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ اور فساد نہ کرو تم ساتھ کفر اور چوری کے پیچھے اصلاح زمین کے پیغمبرون اور کتابون سے یہ بہتر ہے واسطے تمھارے اگر ہو تم ایمان لانے والے **فائدہ** قوم شعیبؑ کے شہرون مین کم تولنا اور کم ناپنا کرتے تھے اور جنگلون مین قزاقی اور راہزنی کرتے تھے حضرت شعیب علیہ السلام نے منع کیا اور کہا کہ وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ اور نہ بیٹھو تم بیچ ہر راہ کے کہ ڈراتے ہو تم آدمیون کو اور بند کرتے ہو تم راہ اللہ تعالیٰ کی سے اُس کسی کو کہ ایمان لایا ساتھ اللہ کے اور ڈھونڈھتے ہو تم راہ اللہ تعالےٰ کی کو ٹھیڑا پن یعنی باطل کرتے ہو اُسکو وَاذْكُرُوْٓا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ ۠ وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ اور یاد کرو تم نعمت کو جسوقت تھے تم تھوڑے پس بہت کیا تمکو از روے عدد کے اور نگاہ کرو تم کہ کیونکر ہوا آخرکار فساد کرنے والون کا کہ قوم نوح علیہ السلام کی اور عاد اور ثمود کی ہے **فائدہ** روایت ہے کہ مدین نے بیٹی حضرت لوط کی نکاح کی تھی حق تعالیٰ نے اُس سے اولاد بہت دی اور دولتمند کر دیا وَاِنْ كَانَ طَاۗىِٕفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِيْٓ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَطَاۗىِٕفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا فَاصْبِرُوْا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝ اور اگر چہ ہے ایک گروہ تم مین سے کہ ایمان لایا ہے ساتھ اُس حکم کے کہ بھیجا گیا ہون مین ساتھ اُسکے اور ایک گروہ ایمان نہین لایا ہے اور کہا کہ قوت اور دولت ہمکو ہے ہم اوپر حق کے ہین اور اگر مؤمن اوپر حق کے ہوتے تو دولت اور کشادگی معاش کی اُنکو ہوتی حضرت شعیبؑ نے فرمایا کہ پس صبر کرو تم یا جبتک کہ حکم کرے اللہ تعالیٰ درمیان ہمارے اور قوم ہماری کے اور اللہ بہترین حکم کرنیوالون کا ہے

ع ۱۲

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ

الجزء ۹

قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ۭ كہا گروہ اشراف نے کہ غرور کیا تھا بندگی اللہ کی سے قوم شعیبؑ کی نے البتہ باہر نکالین گے ہم تجکو اے شعیب اور اُن لوگون کو کہ ایمان لائے ہین ساتھ تیرے شہر اپنے سے یا البتہ پھروگے تم بیچ دین ہمارے کے کہ کفر ہے قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ ۝ قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَي اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِيْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ۭ کہا حضرت شعیبؑ نے کہ آیا زبردستی کرتے ہو تم ہمکو اور اگر چہ ہوویں ہم مکروہ جاننے والے پس اگر پھرین ہم بیچ دین تمھارے کے اور کہین کہ شریک ہے اللہ کا تحقیق جوڑا ہمنے اوپر اللہ کے جھوٹ کو اگر پھرین ہم بیچ دین تمھارے کے بعد اسکے کہ نجات دی ہمکو اللہ تعالیٰ نے دین تمھارے سے وَمَا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَآ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ۭ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۭ اور نہین لائق ہے ہمکو یہ کہ پھرین ہم بیچ دین تمھارے کے کہ کفر ہے مگر یہ کہ چاہے اللہ پروردگار ہمارا مرتد ہونے ہمارے کو کشادہ ہے پروردگار ہمارا سب چیز کو از روے علم کے عَلَي اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۭ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ۝ اوپر اللہ کے توکل کیا ہمنے اے پروردگار ہمارے حکم کر تو درمیان ہمارے اور درمیان قوم ہماری کے ساتھ بیچ کے اور تو بہترین حکم کرنے والون کا ہے وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَىِٕنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا اِنَّكُمْ

اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝ اور کہا گروہ انتدان اُن لوگون کے نے کہ کافر ہوے تھے قوم اُسکی سے قوم دوسری کو کہ البتہ اگر تابعداری کروگے تم شعیبؑ کی تحقیق تم اُسوقت زیان کرنے والے ہوگے کہ دین قدیمی کو چھوڑکر نیا دین پکڑو تم اسواسطے کہ نفع تمھارا کم تولنے مین اور زیادہ لینے مین ہے شعیب منع کرتا ہے تمکو اس سے فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝ پس پکڑا اُنکو بھونچال نے بعد چیخ مارنے جبرئیل علیہ السلام کے پس ہوگئے بیچ گھر دن اپنے کے اوندھے گرنے والے بدن بے روح اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۚ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَ ۝ جن لوگون نے کہ جھٹلایا شعیبؑ کو ایسے ہلاک ہوے کہ گویا ہرگز نہ رہے تھے بیچ اُن شہر دن کے یا گھر دن کے جن لوگون نے کہ جھٹلایا شعیبؑ کو وہی تھے زیان کرنے والے دنیا اور آخرت کے جسوقت حضرت شعیبؑ نے معلوم کیا تھا کہ عذاب آویگا آپ شہر سے باہر نکل گئے تھے فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۚ فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ۝ پس روگردانی کی اُسنے حضرت شعیب علیہ السلام نے اور کہا حسرت ہے کہ اے قوم میری البتہ تحقیق پونہچائے مین نے تمکو پیغام پروردگار اپنے کے اور نصیحت کی مین نے واسطے تمھارے پس کیونکر غم کھاؤن مین اوپر قوم کافرون کے وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ ۝ اور نہین بھیجا ہمنے بیچ کسی شہ کے کوئی پیغمبر کہ جھٹلایا گیا مگر پکڑا ہمنے اہل اُس شہر کے کو ساتھ سختی اور تنگی اور دکھ اور بیماری کے شاید کہ وہ رونا کرین اور نصیحت پکڑین جو بلا اور مصیبت سے خبردار نہوئے نعمت دی اور تونگری دی اُنکو ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ پس بدل کیا ہمنے بجاے بیماری اور سختی کے تندرستی اور سلامتی اور خوشی کو تاجیتک کہ زیادہ ہووے مال اور آدمیون سے پھر کفر شروع کیا اور کہا کہ تحقیق پونہچی تھی باپ دادون ہمارے کو بیماری اور خوشی یعنی قدیم سے عادت زمانے کی ہے بسبب کفر اور ایمان کے نہین ہے فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ پس پکڑا ہمنے اُنکو ناگہان یعنی مکان امن کے سے پکڑا اور وہ خبر نہ رکھتے تھے **فائدہ** بندے کو دنیا مین گناہ کی سزا پونہچی رہے تو اُمید ہے کہ توبہ کرے اور جب گناہ راست آگیا تو یہ اللہ تعالیٰ کا بھلاوا ہے پھڑ رہے ہلاک کا جیسے کسی نے زہر کھایا اگل دے تو امید ہے اور اگر پچ گیا تو کام آخر ہوا وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اور اگر تحقیق شہر والے ایمان لاتے اور پرہیز کرتے شرک سے البتہ کھولتے ہم اوپر اُنکے برکتین آسمان سے ساتھ برسنے باران کے اور برکتین زمین سے وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ ولیکن جھٹلایا اُنھون نے پیغمبرون کو پس پکڑا ہمنے اُنکو ساتھ اُس چیز کے کہ کسب کرتے تھے کفر اور گناہون سے اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ ۝ آیا بے ڈر ہوگئے شہر والے اس سے کہ آوے اُنکو عذاب ہمارا رات کو اور حالانکہ وہ سوتے ہون یعنی عذاب ہمارا شبخون کرے وقت غفلت کے اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۝ آیا اور بے ڈر ہوگئے شہر والے یہ کہ آوے عذاب ہمارا پہرون چڑھے اور وہ کھیلتے ہون دنیا کے کامون مین یعنی بعد جھٹلانے پیغمبرون کے بے ڈر نہ رہنا چاہیے نہ رات کو نہ دن کو اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ آیا پس امن مین ہوگئے مکر اللہ کے سے ناگاہ پکڑ تا ہے جاے امن سے پس نہین بے ڈر ہوتے ہین مکر اللہ کے سے مگر وہ زیان کرنے والے دونون جہان کے اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَآ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۝ آیا اور نہین بیان کیا اللہ نے واسطے اُن لوگون کے کہ وارث ہوتے ہین زمین کو پیچھے ہلاک ہونے اہل اُسکی کے یہ کہ اگر چاہین ہم پونہچاوین ہم اُنکو بدلہ گناہون اُنکے کا اور مُہر کرین ہم اوپر دلون اُنکے کے پس وہ نہ سنین تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآئِهَا ۚ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ وہ شہر ہین مانند احقاف اور حجر اور مؤتفکات کے کہ قصہ کرتے ہین ہم اوپر تیرے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خبرون اُنکی سے اور البتہ تحقیق آئے تھے پیغمبر اُنکے ساتھ معجزون کے جیسے ہود اور صالح اور لوط تھے فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ ۚ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ پس نہ تھے کہ ایمان لاوین پیچھے آنے پیغمبرون کے بسبب اُس چیز کے کہ جھٹلایا تھا آگے آنے پیغمبرون کے سے یعنی ہمیشہ تھے اوپر جھٹلانے کے اور صلاحیت قبول ایمان کی نہ رکھتے تھے اسیطرح مہر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اوپر دلون کافرون کے وَمَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَاِنْ وَّجَدْنَآ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ ۝ اور نہ پایا ہمنے بہت امت گذشتہ کو وفا کرنا عہد کے سے کہ روز ازل کے کیا تھا یا جو عہد کہ وقت مصیبت کے کرتے ہین کہ اگر دور ہوگی ایمان لاوینگے ہم اور تحقیق پایا ہمنے

بہت اُنکے کو قول توڑنے والی بدکار ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَظَلَمُوْا بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝
پس بھیجا ہمنے پیچھے بہت پیغمبرون کے موسیٰ کو ساتھ معجزون اپنے کے طرف فرعون کے کہ نام اُس کا قابوس تھا اور طرف اشرافون گردہ فرعون کے
پس ظلم کیا اُنھون نے ساتھ معجزون کے کہ ایمان نہ لائے پس دیکھ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کیونکر ہوا آخر کار فساد کرنے والون کا

فائدہ حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر سے بھاگ کر مدین مین صحبت حضرت شعیبؑ کی مین پہنچے اور بیٹی حضرت شعیب کی کہ صفورا نام تھا نکاح کی
بعد اُسکے پھر قصد مصر کے جانے کا کیا راہ مین وادی ایمن مین پیغمبر ہوے اور عصا اور ید بیضا دو معجزے ملے حکم آیا ہوا کہ مصر کو جاؤ اور فرعون کو خدا
کی طرف بلاؤ اور سرکشی اور دعوی خدائی سے منع کرو حضرت موسیٰ مصر مین آئے بعد مدت کے ملاقات فرعون کی میسر ہوئی وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ
اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ اور کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہ اے فرعون تحقیق مین بھیجا گیا ہون پروردگار عالمون کی طرف سے طرف تیرے
حَقِيْقٌ عَلٰٓى اَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ۭ قَدْ جِئْتُكُمْ بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِيَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۝ لائق ہون مین پیغمبری کے اور اوپر اُسکے کہ نہ
کہون مین اوپر اللہ تعالیٰ کے مگر سچ کو تحقیق آیا ہون مین تمھارے پاس ساتھ حجت روشن کے پروردگار تمھارے کی طرف سے پس بھیج تو ساتھ میرے
بیٹون یعقوبؑ کے کو زمین مقدسہ مین کہ وطن اُنکا ہے اور خدمتگاری اپنی نہ کروا تو اُن سے **فائدہ** روایت مین ہے کہ فرعون نے بنی اسرائیل کو
غلام لونڈی اپنا کیا تھا اور سبب اُسکا یہ تھا کہ جس وقت حضرت یعقوبؑ ساتھ اولاد اپنی کے مصر مین آئے اور جاے قرار اپنی کی اولاد اُن کی
بہت ہوئی حضرت یعقوب اور حضرت یوسف علیہما السلام کی وفات ہوئی اور ملک ریان کہ بادشاہ مصر کا تھا مر گیا بیٹا اُسکا کہ مصعب نام تھا
بادشاہ مصر کا ہوا بنی اسرائیل کو حرمت سے رکھتا تھا اور ایذا نہ دیتا تھا وہ بھی مر گیا ولید بیٹا اُسکا کہ فرعون زمانے موسیٰؑ کا تھا بادشاہ مصر کا ہوا
اور دعوی خدائی کا کیا بنی اسرائیل نے متابعت اُسکی قبول نہ کی فرعون نے کہا کہ باپ تمھارا کہ یوسف تھا غلام زر خرید نوکر دن میرے کا
تھا پس تم غلام زادے میرے ہو یہ کہکر سب کے غلام اپنا کیا یہانتک کہ حضرت موسیٰؑ آئے اور کہا کہ بنی اسرائیل کو چھوڑ دے تو قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ
بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ کہا فرعون نے موسیٰ کو کہ اگر ہے تو کہ لایا ہے کوئی نشانی اوپر دعوی پیغمبری اپنے کے پس لا تو اُسکو اگر
ہے تو سچون سے اور معجزہ اپنا دکھا تو فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ۝ پس ڈالا حضرت موسیٰ نے عصا اپنے ہاتھ سے پس ناگاہ عصا
اژدہا ہو گیا ظاہر کہ کسی کو شک نہ رہا اژدہا ہونے اُسکے مین **فائدہ** روایت مین ہے کہ ایک اژدہا منھ کھولے ہوے بارہ کوس کا لنبا زرد رنگ
بالون دار بن گیا درمیان دو جبڑون اُسکے کے اتنی گز کا فرق تھا اور اونچا ہوا زمین سے مقدار ایک کوس کے اور اوپر دُم کے کھڑا ہو گیا نیچے کا
جبڑا اوپر زمین کے رکھا اور اوپر کا اوپر کنگورے محل فرعون کے رکھا اور متوجہ ہوا فرعون کی طرف کہ نگل جاوے اور ایک **روایت** مین ہے کہ
قبۂ فرعون کے نیچے دو دانتون کے لیا تھا فرعون کو کر بھاگا اور مکان ضرور کر دیا اور پیٹ چل گیا ایک دن مین چار سو بار اور حملہ کیا اژدہے نے طرف
آدمیون کے تمام بھاگے پچیس ہزار آدمی اژدہام سے مارے گئے فرعون نے چیخ ماری اور شور کیا کہ اے موسیٰ قسم کھاتا ہون مین کہ اوپر تیرے ایمان
لاؤنگا اور بنی اسرائیل کو چھوڑ دونگا اور قسم دیتا ہون مین تجکو خدا کی کہ عصا اپنے کو پکڑ لے حضرت موسیٰ نے گردن اژدہے کی پکڑ لی وہ پھر عصا ہو گیا
فرعون اوپر تخت کے بیٹھا اور کہا کہ کوئی دوسرا معجزہ ہے تو دکھا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ ہے اور ہاتھ بغل مین کیا وَنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَاۗءُ
لِلنّٰظِرِيْنَ ۝ اور کھینچا موسیٰ نے ہاتھ اپنے کو بغل سے پس ناگاہ وہ ہاتھ سفید چمکتا تھا واسطے دیکھنے والون کے کہ روشنی اُسکی غالب تھی روشنی آفتاب
کی سے فرعون نے اشرافون کو جمع کیا اور پوچھا قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ۝ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ ۡ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ۝
کہا گروہ اشرافون کے نے قوم فرعون کی سے کہ تحقیق موسیٰ البتہ جادوگر دانا ہے جادو کے علم مین کہ لکڑی کو اژدہا بناتا ہے اور ہاتھ کو چمکتا دکھاتا
ہے چاہتا ہے کہ باہر نکالے تمکو زمین تمھاری سے کہ مصر ہے فرعون نے کہا کہ پس کیا حکم کرتے ہو تم مجکو اور مشورہ کیا ہے قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَاَرْسِلْ
فِي الْمَدَاۗىِٕنِ حٰشِرِيْنَ ۝ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ۝ کہا اُنھون نے فرعون کو کہ ڈھیل دے تو یا قید کر تو موسیٰ کو اور بھائی اُسکے کو کہ ہارون ہے اور
جلدی نہ کر اور بھیج تو شہرون مین جمع کرنیوالون کو کہ لاوین تیرے پاس ہر جادوگر دانا کو **فائدہ** روایت مین ہے کہ کسی زمانے مین ایسے جادوگر نہین
ہوے کہ زمانے موسیٰؑ کے مین تھے اور مداین مین دو بڑے جادوگر تھے جسوقت آدمی فرعون کے اُنکے بلانے کو آئے اپنی ماں سے کہا

کہ ہمکو اوپر قبر باپ ہمارے کے بیچل مان لیگئی اپنے باپ کو آواز دی کہ ہمکو بادشاہ مصر کے نے بلایا ہے کہ دو آدمی اُسکے پاس بے لشکر اور بے ہتھیار آئے ہین اور اُسکو تنگ کیا ہے اور ایک عصا رکھتے ہین کہ جسوقت زمین پر ڈالتے ہین اژدہا ہو جاتا ہے جو کچھ آگے آوے نگل جاتا ہے اور فرعون چاہتا ہے کہ ہمکو مقابلہ اُنکا کروا دے قبر والے نے جواب دیا کہ جسوقت سووین وہ دونون دیکھو تم کہ عصا اژدہا بنتا ہے اگر بنتا ہے تو جانو کہ جادوگر نہین ہین اور مقابلہ اُنکا نہ کرو تم اسواسطے کہ جادوگر کا سوتے وقت بے اثر ہو جاتا ہے تمام عالم اگر چاہے مقابلہ اُن دونون کا نہ کر سکے دونون جادوگر ساتھ شاگردون اپنے کے ستر ہزار تھے ہر ایک کے مصر مین آئے وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ۝ اور آئے جادوگر فرعون کے پاس فرعون کو دیکھتے ہی کہا کہ تحقیق واسطے ہمارے البتہ مزدوری ہے اگر ہونگے ہم غالب ہونے والے اوپر موسیٰؑ کے قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝ کہا فرعون نے کہ ہان ہے تمکو مزدوری اگر غالب ہوگے تم اوپر موسیٰؑ کے اور تحقیق تم البتہ نزدیکیون سے ہوگے یعنی ہر وقت پاس آؤگے تم جادوگرون نے مصر مین آن کر احوال حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دیکھا کہ سوتے تھے اور عصا اژدہا بنکر نگہبانی کرتا تھا ڈر گئے اور فکرمند ہوئے اور خطرہ دل مین رکھتے تھے کہ فرعون نے حضرت موسیٰؑ کو بلایا اور مقرر ہوا کہ جادوگر مقابلہ کرین اور مجلس مقابلے کی تیار ہوئی جادوگر اپنی لکڑیان اور رسیان لیکر میدان مین آئے اور فرعون اوپر تخت کے تماشا دیکھنے کو بیٹھا اور آدمی تمام شہر مصر کے حاضر ہوئے ستر ہزار جادوگر ایک طرف صف باندھکر کھڑے ہوئے جادوگرون نے آداب کیا اور قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ ۝ کہا کہ اے موسیٰ یا یہ کہ اول ڈالے تو عصا اپنے کو اور یا یہ کہ ہم ہووین پہلے ڈالنے والے لکڑیون اپنی کو قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ۝ کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے از روے خلق کے کہ تمھین ڈالو پہلے پس جسوقت ڈالا جادوگرون نے لکڑیون اور رسیون اپنی کو جادو کیا آنکھون آدمیون کی کو اور بہت ڈرایا آدمیون کو اور لائے جادو بڑا **فائدہ** روایت مین ہے کہ جادوگرون نے لکڑیون کو اندر سے خالی کیا تھا اور پارہ بھر دیا تھا اور اوپر گند ھک لیپٹی تھی اور نیچے سے زمین کھود کر آگ روشن کی تھی گرمی آگ کی نے نیچے سے زور کیا اور اوپر گرمی آفتاب کی نے زور کیا تمام شکلین ہلنے لگین اور ایسا دکھائی دیا کہ تمام میدان سانپون سے بھر گیا ہے وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ۝ اور وحی کی ہمنے طرف موسیٰ کے کہ ڈال دے تو عصا اپنے کو جون ہی ڈالا موسیٰؑ نے اژدہا منھ کھولے ہوے بن گیا پس ناگاہ وہ اژدہا نگلتا تھا اُس چیز کو کہ جھوٹھ جوڑ کر خلق کو دکھاتے تھے اور وہ چالین گو ہین رسیون کی اور لکڑیون کی تھین جسوقت وہ اژدہا نگل گیا اور مخہ طرف تماش بینون کے کیا تمام آدمی بھاگے اور بہت خلق اُس انبوہ مین ہلاک ہوئی حضرت موسیٰ نے پکڑ لیا پھر عصا ہو گیا فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ۝ پس ثابت ہوا سچ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اور باطل ہوئی جو چیز کہ عمل کرتے تھے جادوگر پس عاجز ہوے اُس مکان مین کہ موسیٰ علیہ السلام غالب ہوا تھا اور پھرے اُس مکان سے خوار اور ذلیل ہونے والے ناامید اور بے مراد وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ۝ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۝ اور ڈالے گئے جادوگر اوپر مُنھون کے سجدہ کرنے والے اللہ کو کہا کہ ایمان لائے ہم ساتھ پروردگار عالمون کے فرعون نے کہا کہ مین رب لعالمین ہون جادوگرون نے کہا کہ رب موسیٰ اور ہارون کا قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ کہا فرعون نے جادوگرون کو کہ آیا ایمان لائے تم ساتھ موسیٰؑ کے آگے اس سے کہ حکم دون مین تمکو تحقیق یہ عمل مکر پوشیدہ ہے کہ بنایا ہے اُسکو تمنے تدبیر سے بیچ شہر مصر کے آگے آنے وعدہ گاہ سے ساتھ موسیٰؑ کے موافقت کی ہے اور یہ حیلہ بنایا ہے اسواسطے کہ باہر نکالو تم شہر مصر سے اہل اُسکی کو کہ قبطی ہین پس قریب ہے کہ جانوگے تم سزا اس عمل کی مجملاً ڈرایا اور آگے مفصل بیان کیا کہ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ البتہ کاٹونگا مین ہاتھون تمھارے کو اور پانون تمھارے کو خلاف حکم کرنے سے یا داہنا ہاتھ اور بایان پانون کا ٹونگا پھر البتہ اوپر سولی کے چڑھاونگا مین تم سب کو واسطے رسوائی کے اور نصیحت پکڑنے اورون کے قَالُوْٓا اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ۝ کہا جادوگرون نے فرعون کو کہ ہمکو موت سے کیا ڈراتا ہے تو کہ مشتاق موت کے ہین ہم سب جیسے پیاسا پانی کا مشتاق ہے اسواسطے کہ بعد موت کے تحقیق ہم طرف پروردگار کے پھرنے والے ہین وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ۭ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا

صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ۝ اور نہیں دشمنی کرتا ہے تو ہمسے مگر اسواسطے کہ ایمان لائے ہیں ہم ساتھ نشانیون قدرت پروردگار اپنے کے جسوقت آئین وہ
نشانیان ہمارے پاس بسبب موسیٰ کے جادوگرون نے فرعون کی طرف سے مُنھ پھیرا اور خدا کی طرف متوجہ ہوے اور کہا کہ اے پروردگار
ہمارے بہا تو اوپر ہمارے اس مصیبت مین صبر کو کہ بے صبری نہ کرین ہم اور وفات دے تو ہمکو مسلمان ثابت اوپر ایمان کے وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ
قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ؕ اور کہا سردارون نے گروہ فرعون کے سے کہ آیا چھوڑتا ہے تو
موسیٰ کو اور قوم اُسکی کو تا یہ کہ فساد کرین زمین مصر کی مین اور چھوڑے موسیٰ تجکو اور خداؤن تیرے کو **فائدہ** روایت مین ہے کہ فرعون خلق کو
اپنی بندگی کا حکم کرتا تھا اور آپ ستارے کو پوجتا تھا اور اپنی صورت کے بت بنوا کر قوم کو دیے تھے کہ اُس کو پوجا کرو تم کہ وہ بت تمکو مجھسے نزدیک
کرین سردارون نے رغبت دلائی فرعون کو اوپر قتل موسیٰ اور قوم اُسکی کے فرعون نے جانا کہ موسیٰ کو تو قتل نہ کرسکونگا مین قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ
وَنَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ۝ کہا فرعون نے قریب ہو کہ قتل کرینگے ہم بیٹون اُنکے کو جیسے آگے قتل کرتے تھے تلاش موسیٰ کی مین اور جیتا
چھوڑینگے ہم بیٹیون اُنکی کو کہ خدمت ہماری کرین اور تحقیق ہم اوپر اُنکے غالب ہونے والے ہین اور وہ مغلوب ہین جسوقت یہ ڈرانا فرعون کا بنی اسرائیل کو
پونہچا بیقرار ہو کر طرف حضرت موسیٰ کے التجا کی قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ
عِبَادِهٖ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے واسطے قوم اپنی کے کہ مدد مانگو تم ساتھ اللہ کے اور صبر کرو تم اوپر ایذا فرعون کے
تحقیق زمین واسطے اللہ کے ہے میراث اُسکو جس کسی کو چاہتا ہے بندون اپنے سے اور نیکی عاقبت کی واسطے پرہیزگارون کے ہے حضرت
موسیٰ علیہ السلام نے اشارہ کیا طرف بلا کی فرعون کے بنی اسرائیل نہ سمجھے اور شکایت کی قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ؕ
قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ۝ کہا بنی اسرائیل نے کہ ایذا دیے گئے ہم قبطیون سے آگے
اس سے کہ آوے تو ہمارے پاس مدین سے کہ آدھے دن بندگی اور خدمت اپنی کرواتا تھا اور آدھے دن چھوڑ دیتا تھا اور نہ ایذا دیے گئے ہم تجھے اس سے
کہ آیا تو ہمکو تمام روز خدمت کرواتا ہے کہا موسیٰ نے کہ قریب ہے اور امید ہو کہ پروردگار تمھارا ہلاک کرے دشمن تمھارے کو کہ فرعون ہے پس نظر کریگا
اللہ کہ کیونکر عمل کرتے تھے تم کفر اور ایمان سے وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝ اور البتہ تحقیق پکڑا تھا ہمنے
آل فرعون کے کو ساتھ قحط اور خشک سالی کے اور ساتھ نقصان کرنے بعضے میوون کے شاید کہ وہ نصیحت پکڑین اور کفر سے باز آوین فَاِذَا جَآءَتْهُمُ
الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ؕ پس جسوقت کہ آتی اُنکو فراخی اور ارزانی سے کہتے کہ واسطے ہمارے ہے
یہ نیکی اور ارزانی اور ہم لائق اُسکے ہین اور اگر اُنکو پونہچے برائی قحط اور بلا سے بدفالی اور پشگنی لیتے ساتھ موسیٰ کے اور جو کوئی ساتھ اُسکے تھے مومنون
سے اور کہتے کہ بلا شامت اُنکی سے ہو اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ خبردار ہو جاؤ کہ تحقیق بدفالی اُنکی نزدیک اللہ تعالیٰ کے
ہے کہ اعمال برے کرتے ہین شامت اُسکی سے اللہ بلا بھیجتا ہے ولیکن بہت اُنکے نہین جانتے ہین کہ بلا شامت عملون کی سے ہے **فائدہ** یعنی
شومی قسمت بد ہے سو اللہ کی تقدیر سے ہو بھلائی اور برائی کا اثر ہوگا آخرت مین اُسکا جواب یہ نہ فرمایا کہ شومی اُنکے کفر سے تھی کیونکہ کافر بھی دنیا مین
عیش کرتے ہین اصل حقیقت تھی سو فرمائی کہ دنیا کے احوال موقوف بر تقدیر ہین وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝
اور کہا فرعونیون نے موسیٰ علیہ السلام کو کہ جب لاتا ہے تو ہمارے پاس کسی نشانی کو کہ تو اُسکو معجزہ جانتا ہو قحط اور بیماری سے تا یہ کہ جادو کرو
تو ہمکو ساتھ اُسکے پس نہین ہین ہم واسطے تیرے ایمان لانے والے جب قبطیون نے نہایت انکار کیا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ
وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ۝ پس بھیجا ہمنے اوپر اُنکے طوفان پانی کا اور ٹڈیان بھیجین اور مچھڑیان یا جوئین بھیجین اور مینڈکین اور لہو بھیجا **فائدہ** روایت مین ہے کہ
سات دن تک مینھ برسا اور گھر قبطیون کے ڈوبے عاجز ہو کر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ دعا کر جو مینھ بند ہووے حضرت موسیٰ علیہ السلام
نے عصا کو چارون طرف پھیرا بادل جاتے رہے اور مینھ کھل گیا پھر سرکشی کی حق تعالیٰ نے ٹڈیون کو بھیجا کہ تمام کھیتیان اور درخت کھا گئین پھر
مچھڑیون یا جوؤن کو بھیجا کہ تمام چیزون مین اور پانی مین بھر گئین پھر مینڈکون کو بھیجا کہ تمام کھانے اور پینے مین پھیل گئے پھر لہو کو بھیجا کہ تمام پانی
دریا نیل کا اور پانی تمام کنوون کا اور مشکون کا لہو ہو گیا قبطی بنی اسرائیل کے آدمی سے کہتے کہ تو اپنے منھ مین کلی پانی کی لیکر میرے منھ مین ڈال دے

بنی اسرائیل کا آدمی پانی نہ مین لیکر قبطی کے منہ مین ڈالتا ہو جاتا جیسے **مولوی روم** نے فرمایا ہے ؎ آب نیل ست و قبطی خون نمود ٭ قوم موسے رانہ خون بود آب بود ٭ اور فرق ہر عذاب مین ایک مہینے کا تھا اور سات دن تک عذاب رہا تھا اٰیٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ۝ نشانیان تھین جدی جدی یعنی ایک ہفتے تک عذاب رہا تھا اور ایک مہینے تک من تھا پس تکبری اور غرور کیا اور تھی وہ قوم گناہ کرنے والی وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ اور جسوقت گرتا تھا اوپر اُنکے عذاب عذابون مذکور سے کہتے تھے کہ ای موسیٰ دعا کر تو واسطے ہمارے پروردگار اپنے کو ساتھ اُس چیز کے کہ قول کیا ہے نزدیک تیرے کہ دعا تیری قبول کرونگا مین اگر دور کریگا تو ہمسے عذاب کو البتہ ایمان لاوینگے ہم واسطے تیرے اور البتہ چھوڑ دینگے ہم ساتھ تیرے بنی اسرائیل کو کہ جہان چاہے تو لیجا فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓى اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ۝ پس جسوقت کہ دور کیا ہمنے اُنسے عذاب کو دعا موسیٰ کی سے تا ایک مدت تک کہ وہ پہونچنے والے اُس مدت کے تھے ناگاہ وہ قول توڑتے تھے فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ۝ پس بدلہ لیا ہمنے اُنسے پس غرق کیا ہمنے اُنکو دریاے قلزم مین کہ نزدیک مصر کے ہی بسبب اسکے کہ جھٹلایا تھا انھون نے نشانیون قدرت ہماری کو اور تھے اُن نشانیون سے بیخبر **فائدہ** یہ سب بلائین اُترآئین ایک ایک ہفتے کے فرق سے اول حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کو کہہ آتے کہ اللہ تیرپر یہ بلا بھیجیگا وہی بلا آتی پھر مضطر ہوتے حضرت موسیٰ کی خوشامد کرتے اُنکی دعا سے دفع ہوتی پھر منکر ہو جاتے آخر کو وبا پڑی نصف شب کو سارے شہر مین ہر شخص کا پہلا بیٹا مر گیا وہ لگے مردون کے دفن مین حضرت موسیٰ اپنی قوم کو لیکر شہر سے نکل گئے پھر کئی روز کے بعد فرعون پیچھے لگا دریاے قلزم پر جا پکڑا وہان یہ قوم سلامت گذر گئی اور فرعون ساری فوج سمیت غرق ہوا وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ۭ اور میراث دی ہمنے اُس قوم کو کہ ضعیف اور ناتوان گنی جاتی تھی مشرق کی طرفین زمین کی اور مغرب کی طرفین زمین کی وہ زمین کہ برکت دی تھی ہمنے بیچ اُس زمین کے بے نہایت میوہ ون کی سے یا پیغمبرون سے وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰي بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ بِمَا صَبَرُوْا ۭ وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ۝ اور تمام ہوا وعدہ پروردگار تیرے کا کہ نیک ترہے اوپر بنی اسرائیل کے بسبب صبر کرنے اُنکے کے اور ہلاک کی اور ڈھا دی ہمنے جو چیز کہ بناتا تھا فرعون اور قوم اُسکی سلیس محلون سے اور قلعون سے اور جو چیز کہ چھتے بناتے تھے انگورون کے اور عمارتون کے وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰي قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓى اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ اور پار اُتار دیا ہمنے دریا سے صحیح سلامت بنی اسرائیل کو پس گذرے اوپر ایک قوم کے کہ قبیلے بنی لخم کے سے تھے ولایت رقہ مین کہ مجاوری کرتے تھے اوپر بتون کے کہ واسطے اُنکے تھے قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ۭ کہا بنی اسرائیل نے کہ ای موسیٰ بنا تو ہمارے واسطے مورت خدا کی کہ پوجین ہم اُسکو جیسے اُس شہر والون کے خدا ہین اور پوجتے ہین اُنکو قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ۝ اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيْهِ وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہ تحقیق تم ایک قوم ہو کہ نادانی کرتے ہو کہ غیر خدا کو بندگی روا رکھتے ہو تحقیق یہ گروہ بت پوجنے والے ہلاک کی گئی ہے جو چیز کہ بیچ اُسکے ہین یعنی بت اُسکے ہمارے ہاتھ سے ٹوٹینگے اور جھوٹ ہے جو چیز کہ عمل کرتے ہین بت پرستی سے قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہ آیا سوای اللہ کے ڈھونڈھون مین تمھارے واسطے کسی خدا کو اور حالانکہ اُسی نے بزرگی دی ہے تمکو اوپر عالم کے لوگون کے نعمت دینے سے وَاِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْۗءَ الْعَذَابِ ۚ يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَاۗءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَاۗءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝ اور یاد کرو تم ای بنی اسرائیل جسوقت نجات دی ہمنے تمکو آل فرعون کی سے کہ چکھاتے تھے تمکو سختی عذاب کی قتل کرتے تھے بیٹون تمھارے کو اور جیتا چھوڑتے تھے عورتون تمھاری کو واسطے خدمت اپنی کے اور بیچ اسکے نعمت تھی یا آزمایش پروردگار تمھارے سے بڑی **فائدہ** روایت مین ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے وعدہ کیا تھا کہ بعد ہلاک ہونے فرعون کے ایک کتاب لاؤنگا مین نزدیک حق تعالیٰ کے سے اور جو چیز چاہیے تمکو اُسمین مفصل بیان ہوگا پس جسوقت دریا سے نجات پائی اور فرعون غرق ہوا بنی اسرائیل نے طلب اُس کتاب کی کی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جناب الٰہی مین عرض کیا کہ وہ کتاب عنایت ہووے حکم ہوا کہ تیس دن روزے رکھ پیچھے اُسکے کوہ طور پر آ تو ہم باتین کرینگے تجھ سے حضرت موسیٰ نے تیس دن روزے رکھے اکتیسوین دن کوہ طور کو متوجہ ہوے کراہیت جانی کہ مین حق تعالیٰ سے باتین کرونگا

اور منھ میرے سے روزے کی بو آوے واسطے دور کرنے بو روزے کے مسواک کی فرشتون نے کہا کہ ہم تجھ سے بو مشک کی سونگھتے تھے مسواک سے دور کی تو نے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ گنہگاری اُسکی دس روزے اور رکھ جیسے فرمایا ہے وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ اور وعدہ کیا ہمنے موسیٰ سے تیس راتون کا واسطے کتاب دینے کے ذیقعدہ کے مہینے سے اور تمام کیا ہمنے اُن تیسون کو ساتھ دس کے پس تمام ہوا وقت وعدے پروردگار اُسکے کا چالیس راتین وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ اور کہا موسیٰ علیہ السلام نے واسطے بھائی اپنے ہارون کے کہ مین کتاب لینے جاتا ہون کوہ طور پر اور تو خلیفہ میرا ہو بیچ قوم میری کے اور اصلاح کامون کی کر تو اور پیروی نہ کر تو فساد کرنے والون کی وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ اور جبوقت کہ آیا موسیٰ واسطے مقرر وقت ہمارے کے اور بات کی اُسکو پروردگار اُسکے نے بے واسطہ غیر کے **فائدہ** حضرت موسیٰ علیہ السلام نے غسل کیا اور کپڑے پاکیزہ کیے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ گرداگرد کوہ طور کے پچیس کوس تک اندھیرا ہو جاوے جبوقت حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اندھیرے مین قدم رکھا شیطان اُنکے کو اُنسے دور کیا اور کرامات کا تین کو بھی جدا کیا اور آسمانون کو دکھایا کہ فرشتے ہوا مین کھڑے ہین اور عرش عظیم کو ظاہر کیا پس حق تعالیٰ نے باتین کین **فائدہ** روایت مین ہے کہ چوبیس ہزار باتین کین اور بعضون نے کہا ہے کہ چالیس رات اور دن باتین کین شیطان کو اُس مین سے باہر نکالدیا تھا شیطان نے زمین مین خوطہ مارا اور درمیان دونون قدم موسیٰ کے نکلا اور وسواس دلایا کہ یہ تین باتین شیطان نے کین ہین خدا نے نہین کین ہین حضرت موسیٰ نے سوال دیکھنے کا کیا اور قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ۭ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ ۚ کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ اے پروردگار میرے دکھا تو مجکو ذات اپنی کہ نظر کرون مین طرف تیرے کہا اللہ نے کہ نہ دیکھیگا تو مجکو دنیا مین اس واسطے کہ جو کوئی دنیا مین مجکو دیکھتا ہے مر جاتا ہے اور طاقت نہین لاتا ہے وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ ولیکن نظر کر تو طرف پہاڑ زبیر کے کہ بلند تر پہاڑون مدین کا ہے اور قوت تحمل کی تجھ سے زیادہ رکھتا ہے پس اگر قرار پکڑے اور ثابت رہے پہاڑ وقت تجلی کے پس شتاب ہے کہ دیکھے گا تو مجکو اور طاقت دیکھنے کی لاسکیگا تو فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ پس جبوقت کہ روشنی کی پروردگار اُسکے نے یعنی نور اپنا یا نور عرش کا سوئی کے ناکے برابر ظاہر کیا واسطے پہاڑ کے کر دیا پہاڑ کو ریزہ ریزہ اور گر پڑا موسیٰ بیہوش ہو کر دہشت اُسکی سے **فائدہ** روایت مین ہے کہ ستر ہزار پردون کے پیچھے سے سوئی کے ناکے برابر نور ظاہر کیا تھا اور اُس ساعت مین جو دیوار زمین کے اوپر تھا ہوشیار ہو گیا اور جو ہموار تھا تندرست ہو گیا اور تمام زمین سرسبز ہو گئی اور پانی کھاری میٹھے ہو گئے اور بُت اور مُنھ کے گر پڑے اور آگین آتش پرستون کی سرد ہو گئین پہاڑ باوجود اس عظمت کے ٹکڑے ہو گیا اور چھ پہاڑ اُس سے جدا ہوے تین پہاڑ مدینے مین آن پڑے اُحد اور وَرقان اور رضوی اور تین مکے مین آن پڑے ثور اور ثبیر اور جراد دوپہر ڈھلے جمعرات کے دن عرفے کے سے دوپہر ڈھلے جمعے تک حضرت موسیٰ علیہ السلام بیہوش پڑے رہے اور فرشتے پانون سے ٹھوکرین مارتے جاتے تھے اور کہتے تھے کہ اے بیٹے عورت حیض والی کے تو نے لایق کیا تھا دیکھنے رب العزت کا فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ پس جبوقت ہوش مین آیا موسیٰ نے کہا کہ پاک جانتا ہون مین تجکو اس سے کہ دنیا مین دیکھا جاوے تو توبہ کی مین نے طرف تیرے ایسے سوالون سے اور مین پہلا ایمان لانے والون کا ہون اور پر عظمت اور جلال تیرے کے حق تعالیٰ نے واسطے تسلی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے فرمایا کہ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِيْ وَبِكَلَامِيْ ۡ فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝ کہا اللہ نے کہ اے موسیٰ تحقیق مین نے پسند کیا ہے تجکو اوپر آدمیون کے ساتھ پیغامون اپنے کے اور ساتھ بات کرنے اپنے کے بخش پس لے تو جو چیز کہ دی ہے مین نے تجکو احکامون سے اور ہو تو شکر کرنے والون سے اور پر اس بخشش کے وَكَتَبْنَا لَهٗ فِي الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ ۚ اور لکھا تھا ہمنے واسطے موسیٰ کے بیچ تختون کے ہر چیز سے نصیحت اور بیان کرنا واسطے ہر چیز کے کہ محتاج ہووے دین مین اور تختے تو تھے یاقوت سرخ سے اور بعضون نے کہا ہے کہ سبز زمرد سے تھے اور درازی ہر تختے کی چھ گز کی تھی فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ۭ سَاُرِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ پس لے تو اے موسیٰ تختون کو کہ اوپر اُنکے توریت لکھی ہے ساتھ قصد تمام کے اور حکم کر تو اپنی کو کہ لیوین نیکتر تختون کا یعنی عمل کرین اوپر عزیمت کے نہ اوپر رخصت کے کہ رخصت نیک ہے اور عزیمت نیک تر ہے قریب ہے کہ

سلام یعنی انہ علیہ السلام

دکھاؤنگا مین تمکو اے بنی اسرائیل گھر بدکارون کے کہ دوزخ مین ہین یا تمکو ولایت شام کی مین لاؤنگا اور مکان لگے بے فرمان لوگون کے دکھلاؤنگا
مین کہ تم نصیحت پکڑو اور بے فرمانی نہ کرو یا فرعون کے مکان مصر مین خراب اور خالی ہوے دکھاؤنگا سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِيَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِي
الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ط قریب ہے کہ پھیرونگا مین آیتون اپنی سے دل اُن لوگون کے کہ غرور کرتے ہین زمین مین ناحق وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ
لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ج وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ج وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا اور اگر دیکھین یہ سرکشی کرنے والے
تمام معجزون کو ایمان نہ لاوین ساتھ اُنکے اور اگر دیکھین راہ ہدایت کی نہ پکڑین اُسکو راہ اور اگر دیکھین راہ گمراہی کی پکڑین اُسکو راہ اور پیری اُسکی
کرین ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ۝ یہ بیسبب دلون کا اس سبب سے ہے کہ تحقیق جھٹلایا تھا انھون نے آیتون ہماری کو
اور رہے آیتون ہماری سے غافل ہونے والے سرکشی اور دشمنی سے وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ هَلْ يُجْزَوْنَ
ع ۱۹ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ اور جنھون نے جھٹلایا ہے آیتون ہماری کو کہ قرآن ہے اور جھٹلایا دیدار آخرت کے کو ناچیز اور باطل ہوگئے عمل اُنکے
جزا نہ دیے جاوینگے مگر جو چیز کہ عمل کرتے تھے دنیا مین وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ اور پکڑا یعنی بنایا اور اُسکو
خدا جانا قوم موسیٰ کی نے پیچھے جانے موسیٰ کے کوہ طور کو کہنے قبطیون کے سے بچھڑا بدن بے روح واسطے اُسکے آواز تھی بچھڑے کی **فائدہ** روایت
مین ہے کہ جس رات بنی اسرائیل شہر مصر سے باہر نکلے تھے کہ حال اُنکا قوم فرعون کی نہ جانے بہانہ کیا کہ ہمارے یہان شادی ہے اور فرعونیون
سے گہنا سونے کا اور روپے کا عاریت لیا فرعون غرق ہوگیا اور وہ گہنا بنی اسرائیل کے پاس رہگیا جسوقت حضرت موسیٰ کوہ طور کو گئے اور
ہارون کو اپنا خلیفہ کر گئے سامری ہارون کے پاس آیا اور کہا کہ یہ گہنا عاریت کا کہ بنی اسرائیل کے پاس رہگیا ہے خرید فروخت کرتے ہین اور
حالانکہ تصرف کرنا اُنکو اُسمین حرام ہے کہ اُس زمانے مین غنیمتین حلال نہین تھین مومنون کو ہارون نے کہا کہ تمام گہنا زمین مین گاڑدیون سامری
نے کہ سنار کاریگر تھا زمین سے نکال کر آگ مین گلایا اور قالب مین ڈال کر گائے کا بچہ بنایا بدن بے روح اور جس وقت فرعون غرق ہوتا تھا
حضرت جبرئیل علیہ السلام گھوڑے کے اوپر سوار ہوکر آئے تھے سامری نے ایک مٹھی خاک کی سم کے نیچے سے اُٹھالی تھی اُسی خاک سے بچھڑے
کے مُنھ مین ڈالی حق تعالیٰ نے زندہ کر دیا اور بولنے لگا بنی اسرائیل نے جو آواز سُنی سجدہ کیا اور خدا جانا بچھڑے کو اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا
وقف لازم يَهْدِيْهِمْ سَبِيْلًا اتَّخَذُوْهُ وَكَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ۝ آیا اور نہین دیکھا ہے بنی اسرائیل نے کہ تحقیق بچھڑا نہین بات کرتا ہے اُنسے اور امر و نہی نہین کرتا ہے
اور نہ دکھاتا ہے اُنکو راہ سیدھی پکڑا بنی اسرائیل نے بچھڑے کو خدا اور رہے ظلم کرنے والے وَلَمَّا سُقِطَ فِيْٓ اَيْدِيْهِمْ وَرَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا قَالُوْا
لَئِنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ اور جسوقت کہ گرائی گئی پشیمانی بیچ ہاتھون اُنکے کے یعنی بچھڑے کو پوجنے سے پشیمانی ہاتھ آئی
اور دیکھا بنی اسرائیل نے کہ تحقیق گمراہ ہوے ہم کہا ندامت سے کہ البتہ اگر رحمت نہ کریگا اوپر ہمارے پروردگار ہمارا اور نہ بخشے گا گناہ ہمارا البتہ
ہوجاوینگے ہم زیانکارون سے وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ مِنْۢ بَعْدِيْ ج اور جسوقت کہ پھرا موسےٰ ع
کوہ طور سے طرف قوم اپنی کے غصہ ناک اور غمگین گمراہ ہونے اُنکے سے کہا کہ بری خلافت کی تمنے میری پیچھے میرے سے اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ج
وَاَلْقَى الْاَلْوَاحَ وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗٓ اِلَيْهِ ط آیا جلدی کی تمنے پوجنے بچھڑے کے سے حکم پروردگار اپنے کے اور میری راہ نہ دیکھی تمنے اور
ڈال دیا تختون کو کہ توریت اوپر اُنکے کھدی تھی مانند نقش نگینہ کے بعضے تختے ٹوٹ گئے چھ حصے اوپر آسمان کے اُٹھ گئے اور ایک حصہ باقی رہا اور
پکڑا موسیٰ نے بالون سر بھائی اپنے کو کھینچتا تھا طرف اپنے زور سے مارے غصے کے کہ شاید ہارون نے منع کرنے مین تقصیر کی ہوگی قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ
الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِيْ وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ ۠ فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْاَعْدَآءَ کہا ہارون نے کہ اے بیٹے ماں میری کے تحقیق قوم نے ضعیف
جانا مجکو اور اکیلا پایا اور قریب تھا کہ قتل کرین مجکو بہت منع کرنے میرے سے پس خوش نہ کر تو ساتھ میرے دشمنون کو وَلَا تَجْعَلْنِيْ مَعَ الْقَوْمِ
الظّٰلِمِيْنَ ۝ اور نہ کر تو مجکو ساتھ قوم ظلم کرنے والی کے کہ مین نے سُستی نہین کی ہی منع کرنے مین **فائدہ** حضرت ہارون اور اُنکی اولاد حضرت
موسیٰ کی امت مین امام تھے لیکن جب اُنکے جاے خلیفہ ہوئی تو امت حکم مین نہ رہی خلافت اور کی قسمت مین تھی خلیفہ وہ کہ امت کو دین اور دنیا
کے بندوبست مین رکھے جس طرح پیغمبر سنوار گیا تا نصرت حق اُنکے ساتھ رہے اور امام وہ کہ پیغمبر کا یادگار رہو جو خدمت اور نیاز پیغمبر سے منظور ہو سو

امت اُسکے کرے تبرکت اور قبول پاوین توریت مین امام کے لوازم دیکھے تو معلوم ہو قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاَخِيْ وَاَدْخِلْنَا فِيْ رَحْمَتِكَ ۖ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ کہا موسیٰ علیہ السلام نے پیچھے سُننے اس بات کے کہ اے پروردگار بخش تو مجکو اور بھائی میرے کو اور داخل کر تو ہم دونون کو ع ۱۸ بیچ رحمت اپنی کے اور تو بہت رحم کرنے والا رحم کرنے والون کا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِيْنَ ۝ تحقیق جن لوگون نے کہ پکڑا ہے بچھڑے کو خدا اپنا قریب ہی کہ پونہچے گا اُنکو غصہ پروردگار اُنکے سے کہ وہ قتل کرنا ایک دوسرے کا ہوا اور پونہچے گی اُنکو خواری بیچ زندگی دنیا کے کہ جزیہ ہے اور اسی طرح بدلہ دیتے ہین ہم جھوٹ جوڑنے والون کو وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اور جن لوگون نے کہ کیا ہی عمل بدیون کا شرک سے اور گناہون سے پیچھے توبہ کی ہے بعد اُسکے اور ایمان لائے ہین تحقیق پروردگار تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیچھے توبہ اور ایمان کے البتہ بخشنے والا مہربان ہے وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ اَخَذَ الْاَلْوَاحَ ۖ وَفِيْ نُسْخَتِهَا هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ ۝ اور جسوقت تھما اور ٹھہرا موسیٰ سے غصہ پکڑا ہاتھ مین تختون کو اور بیچ نوشتہ اُسکے کے راہنمائی تھی اور بخشش تھی واسطے اُن لوگون کے کہ وہ واسطے عذاب پروردگار اپنے کے ڈرتے ہین وَاخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا ۚ اور پسند کیا موسیٰ علیہ السلام نے قوم اپنی سے ستر مردونکو واسطے وعدہ گاہ ہمارے کے **فائدہ** روایت مین ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو فرمایا تھا کہ ستر آدمی علماء بنی اسرائیل کے سے ساتھ اپنے کوہ طور کے اوپر لاؤ کہ بندگی بچھڑے کی سے توبہ اور عذر خواہی کرین اور ایک **روایت مین ہے** کہ بنی اسرائیل نے آپس مین کہا کہ خدا نے موسیٰ علیہ السلام سے باتین نہین کی ہین اور جو چیز کہ اوپر تختون کے ہے کلام موسیٰ کی ہے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ ستر آدمیون کو بنی اسرائیل سے اوپر کوہ طور کے لاتو تا کلام میرے سُنین اور گواہ ہوون حضرت موسیٰ ستر آدمیون کو لے کر اوپر کوہ طور کے آئے جب نزدیک پونہچے کوہ طور سے ایک بادل آیا کہ درمیان موسیٰ کے اور قوم کے حائل ہوگیا موسیٰ علیہ السلام پردے ابر کے اندر آئے اور قوم سجدے مین گری حق تعالیٰ نے موسیٰ سے باتین کین اور امر و نہی فرمایا پس جسوقت بادل کھل گیا موسیٰ باہر آئے اور کہا قوم سے کہ سُنے تمنے کلام پروردگار میرے کے قوم نے کہا کہ سنے ہمنے ولیکن کلام کرنے والا معلوم نہوا ہم ایمان جب لاوین کہ خدا کو ظاہر دیکھین نزدیک اسی بات کے ایک بجلی گری سب کو جلا دیا حضرت موسیٰ علیہ السلام بیقرار ہوے فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ پس جسوقت کہ پکڑا اُنکو بجلی نے یا پکڑا اُن کو آواز ہیبت ناک نے کہ لرزہ اوپر بدن کے پڑا اور بند بند جدے ہوگئے کہ تمام دہشت اُسکی سے مرگئے حضرت موسیٰ ڈر گئے کہ بنی اسرائیل مجکو قتل کی نہمت کرینگے کہا قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ ۚ اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَآءُ مِنَّا ۚ اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ ۚ کہا موسیٰ نے کہ اے پروردگار میرے اگر چاہتا تو تو ہلاک کرتا تو اُنکو آگے آنے کوہ طور کے سے اور مجکو بھی ہلاک کرتا اُنکو بندگی کرنے بچھڑے کی سے ہلاک کرتا اور مجکو قتل کرنے قبطی کے سے ہلاک کرتا آیا ہلاک کرتا ہی تو مجکو بسبب اُس چیز کے کہ کی ہے بیعقلون نے ہم مین سے نہین ہے یہ کام مگر آزمایش تیری ہی سو بندون کو کہ اُنکو کلام اپنے سُنائے کہ لالچ دیکھنے کا ہوا اور بچھڑے مین آواز پیدا کر دی کہ اُسکی طرف متوجہ ہوے تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ وَتَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ ۚ گمراہ کرتا ہے تو ساتھ آزمایش کے جس کسی کو کہ چاہتا ہے تو اور راہ دکھاتا ہی تو جس کسی کو کہ چاہتا ہے تو ہی یار اور کارساز ہمارا ہے پس بخش تو ہمکو اور رحم کر تو ہمکو اور تو بہترین بخشنے والا کیا ہے وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ ۚ اور لکھ تو واسطے ہمارے اور ثابت کر بیچ اس دنیا کے نیکی کو کہ بندگی ہے یا روزی حلال ہے اور بیچ آخرت کے کہ بخشش ہے یا بہشت اور دیدار ہے تحقیق ہمنے رجوع کی ہے طرف تیرے قَالَ عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ۚ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ کہا اللہ نے کہ عذاب میرا صفت اُسکی یہ ہے کہ پہونچاتا ہون مین اُسکو جس کسی کو چاہتا ہون مین اور رحمت میری کشادہ ہوگئی ہے سب چیز کو پس ہے کہ لکھونگا مین رحمت کو اور ثابت کرون گا واسطے اُن کے کہ پرہیز کرتے ہین شرک سے اور دیتے ہین زکوٰۃ کو اور واسطے اُنکے کہ ساتھ آیتون ہماری کے ایمان لاتے ہین یہودیون نے جانا تھا کہ یہ رحمت ہمارے واسطے ثابت ہے حق تعالیٰ نے امید اُنکی قطع کی اور واسطے اس امید کے ثابت کیا اور فرمایا کہ **فائدہ** شاید حضرت

موسیٰ نے اپنی امت کے حق مین دنیا اور آخرت کی نیکی جو مانگی مراد یہ تھی کہ سب اُمتون پر مقدم رہین دنیا اور آخرت مین فرمایا کہ میرا عذاب اور رحمت کسی فرقے پر مخصوص نہین سو عذاب تو اسی پر ہے جسکو اللہ چاہے اور رحمت سب کو شامل ہے لیکن وہ رحمت خاص لکھی ہے اُنکے نصیب مین جو امید کی ساری باتین یقین کرینگے یعنی آخری امت کہ سب کتابون پر ایمان لاوینگے سو حضرت موسیٰ کی امت مین جو کوئی آخری کتاب پر یقین لائے وہ پہنچے اس نعمت کو اور حضرت موسیٰ کی دعا اُنکو لگی اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وہ لوگ کہ تابعداری کرتے ہین رسول نبی ناخواندہ کی وہ رسول کہ پاتے ہین اہل کتاب صفت اور نام اُسکا لکھا ہوا نزدیک اپنے بیچ توریت کی اور انجیل کے توریت مین تھا کہ احمد الضحوک القتول یرکب البعیر ویلبس الشملۃ احمد بہت ہنسنے والا خوش خلق قتل کرنے والا کافرون کا سوار ہوگا اوپر اونٹ کے اور پہنے گا ایک چادر کہ شامل ہو تمام بدن کو اور انجیل مین تھا کہ انی ذاہب الی ربی ورب کم فارقلیطا جاء یعنی عیسیٰ نے کہا کہ تحقیق مین جانے والا ہون طرف رب اپنے کے اور رب تمھارے کے اور احمد آیا يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ حکم کریگا وہ پیغمبر ناخواندہ اُنکو ساتھ نیکی کے کہ توحید ہے اور منع کریگا اُنکو برائی سے کہ شرک ہے اور حلال کریگا واسطے اُنکے پاکیزہ چیزون کو کہ جاہلون نے حرام کیا تھا اور حرام کریگا اوپر اُنکے ناپاکیون کو مانند مردار کے اور گوشت خوک کے یا بیاج اور رشوت کو حرام کریگا وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ اور اُتاریگا اُنسے بوجھ اُنکا کہ شریعت کو آسان کریگا کہ بیچ شریعت موسیٰ کے مشکل تھی اور اُتاریگا اُنسے طوق زنجیر کو کہ تھین اوپر اُنکے فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ پس جو کوئی کہ ایمان لائے ساتھ پیغمبر ناخواندہ کے اور تعظیم کی ہو اُسکی اور مدد کی ہو اُسکی اور پر دشمنون اُسکے کے اور تابعداری کی ہو اُس نور کی وہ قرآن ہو وہی گروہ نجات پانے والے ہین ع ۱۹

۱۵۷ سے قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۔ کہہ اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ اے آدمیو تحقیق مین پیغمبر اللہ کا ہون بھیجا گیا طرف تم سب کے برخلاف اور پیغمبرون کے کہ بعضون کی طرف بھیجے گئے تھے وہ اللہ کہ واسطے اُسی کے ہے بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی نہین ہے کوئی خدا سوائے اُسکے جلاتا ہی اور مارتا ہے فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ پس ایمان لاؤ تم ساتھ اللہ کے اور پیغمبر اُسکے کہ نبی ناخواندہ ہے وہ نبی کہ ایمان لاتا ہے ساتھ اللہ کے اور باتون اُسکی کے اور تابعداری کرو تم اُس پیغمبر کی شاید کہ تم سیدھی راہ پاؤ وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ۝ اور قوم موسیٰ کی سے ایک گروہ ہے کہ راہ دکھاتے ہین خلق کو ساتھ حق کے اور ساتھ حق کے عدل کرتے ہین درمیان خلق کے مراد اس گروہ سے عبداللہ بن سلام اور یار اُسکے ہین اور مشہور یہ ہے کہ بعد وفات حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اور بعد وفات خلیفہ اُنکے کہ یوشع تھے بنی اسرائیل مین ہرج مرج ظاہر ہوا اور بیچ قتل کرنے پیغمبرون کے اور اقسام گناہون کے مشغول ہوئے ایک گروہ نے انمین سے حق تعالیٰ سے التجا کی کہ درمیان ہمارے اور تمام قوم کے جدائی پڑے حق تعالیٰ نے ایک راہ زمین مین کھول دی وہ گروہ اُس راہ سے پیچھے ملک چین کے سے آئے اور اُسی مکان مین اقامت کی اور مکان رہنے کے بنائے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج کو اُنسے ملاقات کی تھی اور سورے قرآن کے اوپر اُنکے پڑھے ایمان لائے اور وہ مسلمان ہین اور قبلے کیطرف نماز پڑھتے ہین اور زکوٰۃ مال کی دیتے ہین اور نماز جمعہ کی قائم کرتے ہین یہ آیت اُنکی شان مین ہے وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا اور جدا کیا ہمنے قوم موسیٰ کی کو بارہ سبط گروہ گروہ اور سبط بولتے اور نواسے کو کہتے ہین مراد اولاد یعقوب کی ہے یعنی ہر پوتے یعقوب کے کو گروہ کر دیا ہمنے وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ اور وحی کی ہمنے طرف موسیٰ کے جبوقت کہ پانی مانگا اُس سے قوم اُسکی نے یہ کہ مار تو ساتھ عصا اپنے کے پتھر کو جبوقت بنی اسرائیل جنگل مین حیران ہوے اور گرمی آفتاب کی سے ایذا پائی پیاس نے اُنکے اوپر غلبہ کیا حضرت موسیٰ نے پانی مانگا حکم آیا کہ اے موسیٰ عصا اپنا اُس پتھر کو مار کہ تجھ سے جنگل مین بات کی تھی اور بولا تھا کہ اے موسیٰ مجکو اُٹھالے کہ مین تیرے کام آؤن گا حضرت موسیٰ نے اُٹھالیا اور توبڑے مین رکھتے تھے فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۭ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۭ پس بہ نکلا پتھر اور کھل گئے اُس سے بارہ چشمے پانی کے موافق شمار سبطون کے تحقیق جان لیا ہر آدمیون نے مکان پانی پینے اپنے کا وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ

المن والسلوی کلوا من طیبٰت ما رزقنٰکم وما اور سائبان کیا ہمنے اوپر بنی اسرائیل کے بادل کو کہ گرمی آفتاب کی سے ایذا نہ پاویں اور نیچے بھیجا
ہمنے اوپر اُنکے من کو کہ مانند ترنجبین کے میٹھا تھا اور سلوی کو کہ مانند جانور لوے کے تھا سلوا کہ کھاؤ تم پاکیزہ چیزون سے جو چیز کہ رزق دیا ہمنے تمکو اور
ذخیرہ نہ کرو تم اُنھون نے ذخیرہ کیا وما ظلمونا ولکن کانوا انفسھم یظلمون ○ اور ظلم نہ کیا بنی اسرائیل نے ہمکو ذخیرہ کرنے مین ولیکن تھے
بنی اسرائیل کہ ذالون اپنی کو ظلم کرتے تھے بیفرمانی ہماری سے واذ قیل لھم اسکنوا ھٰذہ القریۃ وکلوا منھا حیث شئتم اور یاد کر
جسوقت کہا گیا یعنی ہمنے کہا بنی اسرائیل کو کہ رہو تم اس شہر مین کہ اریحا اور ایلیا ہے اور کھاؤ تم اس شہر سے میوہ اور اناج جس مکان سے کہ
چاہو تم وقولوا حطۃ وادخلوا الباب سجدا نغفر لکم خطیٰتکم سنزید المحسنین ○ اور کہو تم کہ گناہ دور کر ہمسے اور داخل ہو تم دروازے
شہر کو سجدہ کرتے ہوے یا جھکے ہوے تو ہمنے بخشین گے ہم گناہ تمھارے قریب ہے کہ زیادہ کرینگے ہم ثواب نیکی کرنے والون کا فبدل الذین
ظلموا منھم قولا غیر الذی قیل لھم فارسلنا علیھم رجزا من السمآء بما کانوا یظلمون ○ پس بدل ڈالا جن لوگون نے ظلم کیا تھا اُنمین سے قول
کو سوائے اُسکے کہ کہا گیا تھا اُنکو یعنی حطہ کی جگہ حنطہ فیہا شعیر کہا کہ گیہون دے ہمکو بیچ اُنکے جو ہو دین پس بھیجا ہمنے اوپر تغیر کرنے والون قول کے
عذاب آسمان سے کہ بجلی تھی بسبب اُس چیز کے کہ ظلم کرتے تھے واسئلھم عن القریۃ التی کانت حاضرۃ البحر اور پوچھ تو اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم یہودیون سے احوال اُس شہر کا کہ تھا روبرو دریا کے اور وہ ایلیا ہے درمیان مدین اور کوہ طور کے اوپر کنارے دریا کے کہ اہل شریعت
نہ تھے اور اوپر اُنکے تعظیم سنیچر کے دن کی فرض تھی کہ اُس دن شکار مچھلیون کا نہ کرین اور دنیا کے کام مین مشغول نہوین اُنھون نے برخلاف
حکم خدا کے کیا اور اوپر زبان داؤد کے ملعون ہوے اور لنگور بن گئے اذ یعدون فی السبت اذ تاتیھم حیتانھم یوم سبتھم شرعا
ویوم لا یسبتون لا تاتیھم ○ جسوقت کہ گذرتے تھے حد حکم الٰہی کے سے بیچ دن سنیچر کے کہ شکار مچھلی کا منع تھا جس وقت کہ آتی
تھین اُن کو مچھلیان اُن کی دن سنیچر اُن کے کے کہ شکار اُس دن کا منع تھا آتی تھین مچھلیان ظاہر اوپر پانی کے سر نکالے ہوے اور
جس دن سنیچر نہ کرتے تھے نہ آتی تھین مچھلیان یعنی سوائے سنیچر کے نہ آتی تھین اور یہ آزمائش تھی اُن کو خدا کی طرف سے کہ سنیچر کے دن
بہت مچھلیان آتین اور سوائے سنیچر کے دن مچھلی کی صورت کوئی نہ دیکھتا تھا کذلک نبلوھم بما کانوا یفسقون ○ اسیطرح آزماتے تھے
ہم اُنکو بسبب اُس چیز کے کہ دائرہ حکم الٰہی اور ایمان سے باہر جاتے تھے **فائدہ** ایلیا والے سنیچر کے دن مچھلیان بہت دیکھتے اور شکار کرنا منع تھا
اور صبر بھی نہ ہوسکتا حیران ہوکر حیلہ اور تدبیر کرتے تھے آخر کو یہ ٹھہرا کہ حوضون کو بناوین اور دریا سے ندیان کاٹ کر حوضون مین لاوین
سنیچر کے دن کہ مچھلیان ظاہر ہوتین حوضون مین ہانک لاتے اور راہ مین جال بچھا رہے تھے تو مچھلیان اُس جگہ رہجاوین دوسرے دن آتی ہوتا پکڑ لیتے کئی بار یہ عمل کیا نشان عذاب کا ظاہر ہوا ولیر ہوکر سنیچر کی تعظیم چھوڑ دی اور تین گروہ ہوگئے ایک یہ عمل کرتے تھے اور ایک منع کرتے تھے
اور ایک نہ عمل کرتے تھے اور نہ منع کرتے تھے بلکہ منع کرنے والون کو منع کرتے تھے کہ تم کیون نصیحت کرتے ہو اُنکو واذ قالت امۃ منھم لم تعظون
قوما ۙ اللہ مھلکھم او معذبھم عذابا شدیدا ۭ اور جسوقت کہا ایک گروہ نے اُن مین سے کہ نہ شکار کرتے اور نہ منع کرتے تھے منع کرنے
والون کو کہا کہ کسواسطے نصیحت کرتے ہو تم اُس گروہ کو کہ اللہ ہلاک کرنے والا اُنکا ہے دنیا مین بے فرمانی کرنی اور تعظیم چھوڑنی سنیچر کے سے
یا اللہ عذاب کرنے والا اُنکا ہے عذاب سخت آخرت مین کہ آگ دوزخ کی ہے قالوا معذرۃ الی ربکم ولعلھم یتقون ○ کہا گروہ منع
کرنے والون کے نے کہ نصیحت کرنا ہمارا عذر خواہی ہے طرف پروردگار تمھارے کے کہ تھے منکر واجبیت سے اور شاید کہ ڈرین وہ گناہ سے فلما نسوا
ما ذکروا بہ انجینا الذین ینھون عن السوٓء واخذنا الذین ظلموا بعذاب بئیس بما کانوا یفسقون ○ پس جسوقت کہ بھول گئے اُس چیز کو کہ
نصیحت دی گئی تھی ساتھ اُسکے نجات دی ہمنے اُن لوگون کو کہ منع کرتے تھے برائی سے اور پکڑا ہمنے اُن لوگون کو کہ ظلم کیا تھا ساتھ عذاب سخت کے بسبب
اُس چیز کے کہ بدکاری کرتے تھے فلما عتوا عن ما نھوا عنہ قلنا لھم کونوا قردۃ خٰسئین ○ پس جسوقت سرکشی کی اُنھون نے اُس چیز
سے کہ منع کیے گئے تھے اُس سے کہ شکار مچھلیون کا تھا کہا ہمنے اُنکو کہ ہوجاؤ تم لنگور دور ہونے والے رحمت سے **فائدہ** روایت مین ہے کہ منع
کرنے والے نصیحت اُنکی سے ناامید ہوے اور ایک گھر مین رہنا موقوف کیا اور درمیان گھرون اپنے کے اور گھرون اُنکے کے دیوار کھینچی اور

ع ۱۱ ۲۰
وقف لازم
کذا مع
عند اللہ غیر جائز

آمد و رفت اُنکے محلے کی چھوڑ دی ایک دن اپنے محلے سے باہر آئے اور اُنکے محلے کا کوئی باہر نہ آیا تلاش کی دیکھا کہ تمام لنگور ہو گئے اور ہر لنگور اپنی
ناتے دار کے پاس روتا ہوا گرد پھرتا تھا اور مُنہ اپنا اُسکے کپڑوں سے ملتا تھا تین روز جیتے رہے چوتھے روز مر گئے وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ
عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ؕ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبوقت کہ خبر دی پروردگار تیرے نے یا قسم
کھائی کہ اُٹھا دیگا اور تعینات کریگا اوپر یہودیوں کے دن قیامت تک اُس کسی کو کہ چکھاویگا اُنکو سخت عذاب مانند قتل کے اور شہر بدر کرنے کے اور
جزیہ مقرر کرنے کے **فائدہ** روایت مین ہے کہ بخت نصر بابلی کو اوپر قتل اُنکے کے تعینات کیا تھا بعد اُسکے فارس کے بادشاہ ایذا دیتے رہے اور محصول
لیتے رہے تا زمانہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم قتل اُنکے کا کیا یا مسلمان ہو جاوین یا جزیہ قبول کرین اور یہ حکم
قیامت تک باقی ہے اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ ۚ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ تحقیق پروردگار تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم البتہ جلد عذاب کرنیوالا ہی کافرونکو
اور تحقیق وہی البتہ بخشنے والا ہے جو کوئی توبہ کرے مہربان ہے کہ بعد توبہ کے ساتھ گناہ کے پھر نہیں پکڑتا ہے وَقَطَّعْنٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ
مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَمِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ ۫ اور کاٹا ہمنے اور پراگندہ کیا بنی اسرائیل کو زمین مین گروہ گروہ کہ کوئی ملک نہین ہے کہ یہودی اُسمین ہو
بعضے اُسمین سے نیکی کرنے والے ہین کہ اوپر دین حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قائم رہے یا مراد آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے کے یہودی
ہین کہ ایمان لائے تھے اور بعضے اُنمین سے سوائے اسکے ہین یعنی کافر اور فاسق ہین وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ اور
آزمایا ہمنے بنی اسرائیل کو ساتھ نیکیون کے کہ تونگری اور تندرستی ہے اور آزمایا ہمنے ساتھ برائیون کے کہ فقر اور مصیبتین مال اور جان کی ہین شاید
کہ وہ رجوع کرین گناہ سے طرف بندگی کے فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَيَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا ۚ
پس پیچھے آئے بعد اُنکے سے پیچھے آنے والے بڑے کہ وارث ہوئے توریت کے لینے مین مال اس دنیا کا رشوت سے اور کہتے ہین قریب ہے
کہ بخشا جاویگا ہمکو یہ گناہ اعتقاد تھا یہودیون کا کہ دن کے گناہ ہمارے رات کو بخشے جاتے ہین اور رات کے گناہ دن کو بخشے جاتے ہین اور رشوت
کو گناہ نہ جانتے تھے وَاِنْ يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ يَاْخُذُوْهُ ؕ اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ اور اگر آوے اُنکو مال
دنیا کا مانند اُسی مال حرام کے لیتے ہین اُسکو اور امید بخشش کے آیا لیا نہین گیا ہے اوپر اُنکے قول محکم توریت کا یہ کہ نہ کہین اوپر اللہ کے مگر سچ کو اور
وہ جھوٹ کہتے ہین کہ گناہ ہمارے رات دن کے بخشے جاتے ہین وَدَرَسُوْا مَا فِيْهِ ؕ وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ اور پڑھا
یہودیون نے جو کچھ توریت مین ہے اور یہ حکم اُسمین نہین دیکھا اور گھر آخرت کا بہتر ہے مال دنیا کے سے واسطے اُنکے کہ ڈرتے ہین حلال جاننے حرام کے سے
اور جھوٹ جوڑنے اوپر خدا کے سے آیا پس عقل مین نہین لاتے ہو تم کہ آخرت بہتر ہے مال دنیا کے سے وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ
اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ۝ اور جنھون نے کہ چمٹے مارا ساتھ قرآن کے یعنی عمل کیا موجب اُسکے اور قائم رکھا نماز کو تحقیق ہم ضائع نہین کرتے ہین
ثواب احوال نیکی کرنے والون کا وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا
مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودیون زمانے اپنے کو جبوقت اُکھاڑا اونچا کیا ہمنے کوہ طور کو اوپر سر یہودیون
کے گویا کہ وہ سائبان ہے اور جانا یہودیون نے کہ کوہ طور گرنے والا ہے اوپر اُنکے کہا ہمنے کہ لو تم جو چیز کہ دی ہے ہمنے تمکو احکام سے ساتھ کوشش
تمام کے اور یاد کرو ہمیشہ جو چیز کہ بیچ اُسکے ہے امر اور نہی سے شاید کہ متقی پرہیزگار ہو جاؤ تم وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى ۛ شَهِدْنَا ۛ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبوقت لیا یعنی باہر نکالا
پروردگار تیرے نے بیٹون آدم سے پیٹھون اُنکی سے اولاد اُنکی کو اور شاہد کیا اُنکو اوپر ذاتون اُنکی کے اور کہا کہ آیا نہین ہون مین پروردگار تمھارا کہا سب نے
کہ ہان ہے تو پروردگار ہمارا شاہدی دی ہمنے **فائدہ** حدیث مین آیا ہے کہ حق تعالیٰ نے قول الست کا اولاد آدم کی سے وادی نعمان
مین لیا تھا کہ عرفات کے نزدیک ہے بعد نکلنے آدم کے بہشت سے اور بعضون نے کہا ہے کہ آگے داخل ہونے بہشت کے سے تھا میدان
مین کہ آگے دروازے بہشت کے ہے اور جوڑا بن اُسکا تیس ہزار برس کی راہ کا ہے حق تعالیٰ نے بیٹھا آدم کی سے تمام اولاد کو نکالا مانند
چونٹیون کے اور زندگی اور عقل اور گویائی پیدا کر دی اور اپنا پروردگار ہونا ظاہر کیا سب نے قبول کیا اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا

غٰفِلِیْنَ ۝ اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّیَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ تانہ کہو تم دن قیامت کے کہ تحقیق تھے ہم اس اقرار سے بیخبر ہونے
والے یا نہ کہو تم کہ نہین شرک کیا ہے مگر باپ دادون ہمارے نے آگے ہمسے اور تھے ہم اولاد پیچھے اُنکے اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ
الْمُبْطِلُوْنَ ۝ آیا پس ہلاک کرتا ہے تو ہمکو ساتھ اُس چیز کے کہ کی ہے باطل کی اوپر ہونے والے گمراہون نے کہ باپ دادے ہمارے تھے
وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ وَلَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ۝ اور اسی طرح بیان کرتے ہین ہم آیتون قدرت کی کو اور شاید کہ آدمی رجوع کرین تقلید سے
طرف تحقیق کے وَاتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ الَّذِیْٓ اٰتَیْنٰهُ اٰیٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّیْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِیْنَ ۝ اور پڑھ تو اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم اوپر قوم اپنی کے خبر اُس کسی کی کہ دی تھین ہمنے اُسکو آیتین اپنی پس باہر نکل گیا آیتون سے پس تابع اپنا کیا اُسکو شیطان
نے پس ہوگیا وہ گمراہون سے **فائدہ** یہ قصہ بلعم باعور کا ہے کہ کنعانیون اور جبارون سے تھا اور صحیفے ابراہیم علیہ السلام کے پڑھے تھے اور اسم اعظم
جانتا تھا جسوقت حضرت موسیٰ علیہ السلام متوجہ لڑائی جبارون کے ہوے کہ اریحا والے تھے جبارون نے رجوع بلعم باعور سے کی کہ مستجاب
الدعوات تھا اور کہا کہ اوپر موسیٰ علیہ السلام اور قوم اُسکی کے بد دعا کر تو بلعم باعور نے پہلے انکار کیا اور آخر جو رد کے بہکانے سے فریفتہ
ہو کر رشوت قبول کی اور اوپر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اور قوم اُنکی کے بد دعا کی حق تعالیٰ نے اسم اعظم یاد اُسکی سے بھلا دیا اور بے ایمان
ہوگیا وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَیْهِ یَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ یَلْهَثْ ۚ اور اگر چاہتے ہم
البتہ بلند کرتے درجہ بلعم باعور کا ساتھ آیتون کے ولیکن اُسنے رغبت کی طرف زمین کے اور پیروی کی خواہش نفس اپنے کی قبول کرنے رشوت کے سے
اور کہا ماننے جورو کے سے پس صفت عجب اُسکی مانند صفت کتے کے ہے اگر حملہ کرے تو اوپر اُسکے زبان باہر نکالتا ہے یا چھوڑے تو اُسکو اور حملہ نہ کرے
تو زبان باہر نکالتا ہے بلعم باعور کی مثال کتے کی فرمائی ہے کہ حریص ہونا اور محبت مال دنیا کی چھوڑتا نہ تھا خواب مین منع کیا گیا کہ اوپر بنی اسرائیل
کی دعاے بد نہ کر تو باز نہ آیا اور جسوقت حضرت موسیٰ کی طرف چلا بد دعا کرنے کو جس گدھے پر سوار تھا بولا کہ اس راہ سے پھر جانہ مانا اور باز نہ آیا
ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ ۝ وہ مثل اُس قوم کی ہے کہ جھٹلایا آیتون ہماری کو اور وہ قوم مکے والے ہین پس
پڑھ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خبر بلعم باعور کی شاید کہ وہ فکر کرین یا قوم سے مراد یہودی ہین کہ تعریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی چھپاتے
تھے سَآءَ مَثَلًا ۨ الْقَوْمُ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا یَظْلِمُوْنَ ۝ بری مثل ہے مثل اُس قوم کی کہ جھٹلایا آیتون ہماری کو بعد علم کے
اور اوپر ذاتون اپنی کے ظلم کرتے تھے ہمارا زیان نہ کرتے تھے مَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِیْ ۚ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ جس
کسی کو راہ دکھاتا ہے اللہ فضل اپنے سے پس وہی راہ پانے والا ہے اور جس کسی کو کہ گمراہ کرتا ہے پس وہ گروہ وہی زیانکار دونون جہان کے ہین
وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِیْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ بِهَا ۫ وَلَهُمْ اَعْیُنٌ لَّا یُبْصِرُوْنَ بِهَا ۫ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا یَسْمَعُوْنَ بِهَا ۫ اور البتہ
تحقیق پیدا کیا ہے ہمنے واسطے دوزخ کے بہتون کو جنون سے اور آدمیون سے واسطے اُنکے دل ہین غافل کہ نہین سمجھتے ہین ساتھ اُنکے حقیقت کو اور واسطے
اُنکے آنکھین ہین کہ نہین دیکھتے ہین ساتھ اُنکے حق کو اور واسطے اُنکے کان ہین کہ نہین سنتے ہین ساتھ اُنکے قرآن کو اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ
اَضَلُّ ۚ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝ وہ گروہ کہ جوانیون اپنی کو عیش اور لذت دنیا کی مین کھوتے ہین مانند حیوان چارپایون کے ہین کہ سوا ے کھانے
اور سونے کے لغت باقی کی طرف متوجہ نہین ہوتے ہین بلکہ وہ گروہ گمراہ زیادہ ہین حیوانون سے وہی گروہ اصل غافل ہونے والے ہین
وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۪ اور واسطے اللہ ہی کے ہین نام نیک تر پس دعا مانگو تم اللہ کو ساتھ اسماء حسنیٰ کے یعنی نامون نیک کے کہ
وہ نوے و نو نام ہین **فائدہ** حدیث مین ہے کہ جو کوئی یاد کریگا اُنکو داخل ہوگا بہشت مین سبب نزول آیت کا یہ ہے کہ ایک دمی نماز مین یا
اللہ یا رحمٰن کہتا تھا ابو جہل نے کہا کہ محمد اور اصحاب اُسکے کہتے ہین کہ ہم ایک خدا کو یاد کرتے ہین پس یہ آدمی دو خداؤن کو یاد کرتا ہے یہ آیت
نازل ہوئی کہ اسماء الٰہی بہت ہین اور تمام نیک ہین جو نسا نام چاہو لیکر یاد کرو تم یا معنی اسماء کی صفتین ہین مانند عدل اور احسان اور نیکی اور
رحمت اور بیمثلی کے ساتھ ان صفاتون کے تعریف کرو تم اُسکی وَذَرُوا الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْٓ اَسْمَآىِٕهٖ ۭ سَیُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ اور چھوڑ دو
تم اُن لوگون کو کہ جہالت سے میل کرتے ہین طرف کجی کے بیچ نامون اُسکے کے قریب ہے کہ بدلہ دیے جاوینگے اُس چیز کا کہ عمل کرتے ہین یعنی حق تعالیٰ

کے ایسے نام رکھتے ہین کہ شریعت مین روا نہین ہین جیسے عرب حق تعالیٰ کو ابو المکارم کہتے تھے کہ صاحب بخششون کا ہے اور ابیض لوجہ کہتے تھے کہ سفید منھ والا ہے اور نصاریٰ ابو المسیح کہتے تھے کہ باپ عیسیٰ علیہ السلام کا ہے اور حکما علت اولیٰ کہتے تھے اور یا خدا کے ناموں سے کاٹ کر بتون کے نام رکھتے تھے مانند لات کے کہ اللہ سے نکالا ہے اور عزّیٰ کے کہ عزیز سے نکالا ہے اور مانند منات کے کہ منان سے نکالا ہے وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ ۝ اور اُن لوگون سے کہ پیدا کیا ہے ہمنے واسطے بہشت کے ایک گروہ ہے کہ راہ دکھاتے ہین خلق کو ساتھ حق کے اور ساتھ حق کے عدل کرتے ہین مراد مہاجرین اور انصار ہین اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ۝ اور جنھون نے جھٹلایا ہماری آیتون کو کہ کافر مکے کے ہین قریب ہے کہ پکڑینگے ہم اُنکو جس مکان سے نہ جانین گے یعنی جانے اُن کی سے پکڑین گے ہم جسوقت گناہ کرین گے ہم نعمت زیادہ کرینگے تا سرکشی اور گناہ زیادہ کرین اور شکر نعمت کا دل اُنکے سے بھلا دینگے کہ لائق عذاب کے ہو جاوین وَأُمْلِي لَهُمْ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ ۝ اور مہلت اور عمر درازی دیتا ہون مین کافرون کو تحقیق مکر میرا مضبوط ہے **فائدہ** روایت مین ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوہ صفا کے اوپر آن کر ہر ایک کو گروہ قریش کے سے عذاب الٰہی سے ڈراتے تھے ایک نے کہا کہ یار تمھارا دیوانہ ہے کہ تمام رات فریاد کرتا ہے آگے کی آیت نازل ہوئی کہ أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا مَا بِصَاحِبِهِمْ مِنْ جِنَّةٍ إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ مُبِينٌ ۝ آیا اور نہین کی ہے کافرون نے کہ نہین ہے ساتھ صاحب اُنکے کے کہ محمد ہے دیوانگی کسی طرح کی نہین ہے محمد مگر ڈرانے والا ظاہر اَوَلَمْ يَنْظُرُوا فِي مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ آیا اور نہین دیکھا ہے کافرون نے بیچ بادشاہی بڑی کے آسمانون اور زمین کی آسمان کی چیزون کا نام ملکوت ہے اور زمین کی چیزون کا نام ملک ہی نہین دیکھا ہے اُس چیز کو کہ پیدا کیا ہے اللہ نے ہر چیز سے تا قدرت اُسکی ہر چیز مین یاوین وَأَنْ عَسَىٰ أَنْ يَكُونَ قَدِ اقْتَرَبَ أَجَلُهُمْ ۖ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ ۝ اور نہین دیکھا اُن نے یہ کہ شاید تحقیق قریب ہوئی ہو مدت فنا اُنکی کی تو آگے فنا ہونے کے سے عمل نیک کر لیوین کہ آخرت کی نجات ہووے پس ساتھ کونسی بات کے بعد قرآن شریف کے ایمان لاتے ہین اور قرآن کے اوپر ایمان لاتے نہین ہین مَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ ۖ وَيَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ۝ جس کسی کو کہ گمراہ کرتا ہے اللہ کہ قرآن کے اوپر ایمان نہین لاتا ہے پس کوئی راہ دکھلانے والا نہین ہے اُسکو اور چھوڑتا ہے اللہ کافرون کو بیچ سرکشی اُنکی کے کہ حیران سرگردان ہووین **فائدہ** روایت مین ہے کہ گروہ قریش کے نے یا یہودیون نے آنحضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تھا کہ قیامت کب ہوگی آیت نازل ہوئی کہ يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي ۖ لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ اور پوچھتے ہین تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قریش اور یہودی قیامت سے کہ کون سے وقت قائم ہونا ہے اُسکا کہہ تو کہ نہین ہے علم قیامت کا مگر نزدیک پروردگار میرے کے ظاہر نہ کریگا قیامت کو بیچ وقت اُسکے کے مگر اللہ ہی ظاہر کریگا ثَقُلَتْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ لَا تَأْتِيكُمْ إِلَّا بَغْتَةً ۚ بھاری ہوگئی ہے قیامت بیچ آسمانون کے اور زمین کے یعنی علم اُسکا آسمان زمین والون کو مشکل اور بھاری ہے نہ آوے گی تمکو قیامت مگر ناگہان يَسْأَلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝ پوچھتے ہین تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گویا کہ تو مہربان ہے اور راضی ہو پوچھنے اُسکے سے اور حالانکہ تو راضی نہین ہے پوچھنے اُسکے سے کہ تو جانتا ہے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو علم اُسکا نہین ہے کہہ تو اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ سوائے اسکے نہین ہے کہ علم قیامت کا نزدیک اللہ تعالیٰ کے ہے ولیکن بہت آدمی نہین جانتے ہین **فائدہ** روایت مین ہے کہ مکے والون نے کہا تھا آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ اے محمد خدا تیرا خبر نرخ کی تجکو کیون نہین کرتا ہے کہ سوقت سستا ہوگا تا خریدے اور وقت مہنگا ہونے کے بیچے تو کہ نفع ہووے تجکو آگے کی آیت نازل ہوئی کہ قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۚ وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ ۚ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ مالک نہین ہون مین واسطے ذات اپنی کے نفع کو یا ضرر کو مگر جو چیز کہ چاہے خدائے تعالیٰ کہ تعلیم کرے مجکو اور اگر ہوتا مین کہ جانتا مین غیب کو بے تعلیم خدا کے البتہ زیادہ کرتا مین مال اور نفع سے اور فتح اور غنیمت سے اور نہ پہنچے مجکو برائی کہ فقر اور بیماری اور ہزیمت ہے اِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝ نہین ہون مین مگر ڈرانے والا منکرون کو اور خوشخبری دینے والا واسطے اُس گروہ کے کہ ایمان لاتے ہین اوپر میرے هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا اللہ تعالیٰ وہ ذات پاک ہے

کہ پیدا کیا ہو تمکو ایک ذات سے کہ آدم ہو اور پیدا کیا ہو بیچ اُسکی سے جورو اُسکی کو کہ حوا ہو تا کہ آرام پکڑے آدم طرف اُسکے اور الفت پاوے فَلَمَّا تَغَشّٰهَا
حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝ پس جسوقت کہ ڈھانکا اور خلوت کی آدم
نے حوا سے حمل پکڑا حوا نے حمل ہلکا کہ نطفہ رحم مین آیا پس آمد و رفت کرتی تھی حوا ساتھ اُس حمل کے پس جسوقت بھاری ہوئی حوا کہ لڑکا پیٹ کا بڑا ہوا
دعا مانگی دونون نے پروردگار اپنے کو کہ البتہ اگر دیگا تو ہمکو بیٹا درست پیدائش ساری صورت کا البتہ ہونگے ہم شکر کرنے والون سے **فائدہ** روایت مین
ہے کہ جسوقت حوا حاملہ ہوئی شیطان صورت پکڑکر اوپر حوا کے ظاہر ہوا اور کہا کہ تیرے پیٹ مین کیا چیز ہے حوا نے کہا کہ مین نہین جانتی ہون کہ کیا ہے
شیطان نے کہا کہ شاید درندہ یا چارپایہ ہووے پھر پوچھا کہ کونسی راہ سے نکلے گا حوا نے کہا کہ مُنھ کی راہ سے یا کان کی راہ سے یا ناک کی راہ سے شیطان نے
کہا کہ تیرا پیٹ چیر کر باہر نکالینگے حوا ڈر گئی اور حقیقت آدم سے کہی آدم بھی اندیشہ ناک ہوے شیطان دوسری بار اور صورت مین ظاہر ہوا اور سبب
دلگیری اور اندیشہ کا پوچھا آدم اور حوا نے سبب بیان کیا شیطان نے کہا کہ غم نہ کھاؤ تم مین اسم اعظم جانتا ہون خدا سے دعا کرونگا کہ اس حمل کا مانند تمھارے آدمی
پیدا ہوگا اور آسانیت سے باہر نکلیگا بشرطیکہ عبدالحارث نام اُسکا رکھو تم اور عبدالحارث شیطان کا نام تھا فرشتون مین حوا نے قبول کیا فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا
صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ پس جسوقت دیا اللہ تعالیٰ نے آدم اور حوا کو بیٹا درست بدن مقرر کیا دونون نے
واسطے اللہ کے شریکون کو بیچ اُس چیز کے کہ دی اُن دونون کو کہ نام اُسکا عبدالحارث کہا پس بلند اور پاک ہے اللہ جس چیز سے کہ شریک کرتے ہین
اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ۝ وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ۝ آیا شریک کرتے ہین اولاد آدم اُس چیز کو کہ نہین پیدا کرتی
ہو کسی چیز کو اور حالانکہ وہ شریک پیدا کیے گئے ہین پیدا کرنے والے نہین ہین اور نہین طاقت رکھتے ہین شریک اُسطے اُنکے مدد کرنے کی یہ اور ذاتون اپنی
کو مدد کرتے ہین جسوقت کوئی توڑے اُنکو وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوْكُمْ ۭ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ۝ اور اگر بلاؤ تم اے
مسلمانو مشرکون کو طرف دین اسلام کے تابعدار ہی نہ کرین تمھاری برابر ہے اوپر تمھارے کہ بلاؤ تم اُنکو طرف دین حق کے یا تم خاموش ہو رہو اِنَّ الَّذِيْنَ
تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ تحقیق جن بتون کو کہ بندگی کرتے ہو تم سوائے اللہ تعالیٰ کے
بندے ہین تابعدار خدا کے مانند تمھارے پس دعا مانگو تم اُنسے پس چاہیے کہ قبول کرین وہ دعا تمھاری کو اگر ہو تم سچ بولنے والے کہ وہ خدا ہین اور خدا
چاہیے کہ دعا بندے کی قبول کرے اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۭ آیا بتون کے
پاؤن ہین مانند تمھارے کہ چلتے ہین اُنسے یا ہاتھ ہین کہ پکڑتے ہین چیز ونکو اُنسے یا آنکھین ہین کہ دیکھتے ہین اُنسے یا کان ہین کہ سنتے ہین اُنسے
مانند تمھارے اور تم جانتے ہو کہ اُنکو یہ چیزین نہین اور تمکو ہین تم بہتر ہوے اُنسے اور نہایت حماقت ہی کہ بہتر بد تر کو بندگی کرے اور یہ آیت ثابت کرنے
جہل کافرون کی ہی کافرون نے بعد الزام حجت کے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہا اور ڈرایا کہ تو ہمارے بتون کو برا کہتا ہی کچھ آفت تجکو پہنچاوینگے آگے کی
آیت نازل ہوئی کہ قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ۝ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ دعا کرو تم شریکون اپنے کو اور بلاؤ اُنکو میری دشمنی
مین پس مکر کرو تم اور حیلے کرو میرے ضرر مین پس نہ مہلت دو تم مجکو میرے اوپر حمایت الٰہی ہی تمھارے مکر سے اندیشہ نہین ہو مجکو اِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِيْ
نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۚ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ۝ تحقیق حمایتی میرا وہ اللہ ہی کہ بیچے اُتارا ہی قرآن کو اور اللہ دوست رکھتا ہی نیکون کو اور کام اُنکے بناتا ہی وَالَّذِيْنَ
تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ۝ اور جن بتون کو کہ بندگی کرتے ہو تم سوائے اللہ کے نہین طاقت رکھتے ہین یاری
کرنے تمھارے کی اور نہ ذاتون اپنی کو یاری کرتے ہین جو کوئی توڑے اور پائمال کرے اُنکو وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوْا ۭ وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ
اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝ اور اگر بلاؤ تم اے مومنو کافرون کو طرف دین حق کے نہ سنین اور دیکھے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافرون کو کہ نظر کرتے
ہین ظاہر مین طرف تیرے اور باطن سے وہ نہین دیکھتے ہین کہ حقیقت تیری معلوم کرین اور ایمان لاوین خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ
الْجٰهِلِيْنَ ۝ پکڑ لے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بخش دینے کو اور آسانی کو آدمیون کے کامون مین اور مثل کام نہ کہہ تو اُنکو یا لے تو زیادتی مال کی غنیا
سے اور حکم کر تو خلق کو ساتھ نیکی کے اور روگردانی کر تو جاہلون سے اور اُنسے جھگڑا نہ کر **فائدہ** یہ آیت جامع ہی بزرگیون خلق کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا تھا کہ حقیقت اس آیت کی کیا ہے جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ پروردگار کہتا ہی تیرا کہ پیوند کر تو اُس کسی سے کہ

تجھ سے جدائی کرے اور بخشش کرتو اُسکو کہ تجکو محروم کرے اور معاف کرتو جو کوئی کہ اوپر تیرے ظلم کرے اور یہی معنی ہین مکارم اخلاق کے وَاِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝ اور اگر پہنچے تجکو شیطان سے وسواس کہ یہ چیز ین نہ کرنے دیوے پس پناہ پکڑ تو ساتھ اللہ تعالیٰ کے تحقیق اللہ سننے والا جاننے والا ہے زبان کی باتون کو سنتا ہی اور دل کی باتین جانتا ہی اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ۝ تحقیق جو کوئی کہ پرہیز کرتے ہین شرک اور گناہون سے جسوقت پونہچتا ہے اُنکو وسواس شیطان سے یاد کرتے ہین اللہ کو اور عذاب اُسکے سے ڈرتے ہین پس ناگاہ وہ دیکھنے والے ہین نیکی کو اور وسواس شیطان کا دور کرتے ہین وَاِخْوَانُهُمْ یَمُدُّوْنَهُمْ فِی الْغَیِّ ثُمَّ لَا یُقْصِرُوْنَ ۝ اور بھائی کافرون کے کہ شیطان ہین کھینچتے ہین کافرون کو بیچ گمراہی کے پس کوتاہی نہین کرتے ہین گمراہ کرنے مین وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰیَةٍ قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَیْتَهَا ؕ قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا یُوْحٰۤی اِلَیَّ مِنْ رَّبِّیْ ۚ اور جسوقت نہین لاتا ہی تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافرون کو کوئی آیت قرآن کی یعنی آیت قرآن کی نازل ہونے مین دیر ہوتی ہی کہتے ہین ٹھہٹھے سے کہ کیون نہین جوڑتا ہی تو اپنے دل سے آیت کو جیسے اور آیتین جوڑی ہین تونے کہدے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ نہین تابعداری کرتا ہون مین مگر اُس چیز کی کہ وحی کی جاتی ہی طرف میرے پروردگار میرے سے اور مین جوڑنے والا قرآن کا نہین ہون هٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًی وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝ یہ قرآن بینائیان اور حجتین روشن ہین کہ نازل ہوئی ہین پروردگار تمھارے سے اور راہ دکھانا اور رحمت ہی واسطے اُس گروہ کے کہ ایمان لاتے ہین خدا اور پیغمبر کے اوپر **فائدہ** روایت مین ہی کہ ایک جوان انصاریون سے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتا تھا جو قرأت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھتے تھے پیچھے سے وہ بھی پڑھتا تھا آگے کی آیت نازل ہوئی کہ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ اور جسوقت پڑھا جاوے قرآن نماز مین پس سنا کرو تم اُسکو اور خاموش رہا کرو تم امام کے ساتھ تلاوت نہ کیا کرو تم شاید کہ تم رحم کیے جاؤ اور بعضون نے کہا ہی کہ خاموشی مراد خطبہ روز جمعہ کے ہی کہ خطبہ مین اغلب قرآن کی آیت ہوتی ہے وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِیْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِیْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِیْنَ ۝ اور یاد کرتو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پروردگار اپنے کو رونے سے اور ڈر سے رونا بامید فضل اُسکے کے اور ڈرنا دہشت عدل اُسکے سے اور یاد کرتو اُسکے سوائے پکار کی بات سے یعنی ذکر خفی کر صبحون کو اور شامون کو مراد ہمیشگی ذکر کی ہے اور نہو تو غافلون سے **فائدہ** روایت مین ہے کہ کافرون کے سجدہ کرنے خدا کے سے تکبری اور غرور کرتے تھے فرمایا کہ اے محمد اگر کافر سجدہ کرنے میرے کے سے سرکشی کرتے ہین اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَیُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ ۝ تحقیق جو فرشتے نزدیکی کہ نزدیک پروردگار تیرے کے ہین تکبری اور سرکشی نہین کرتے ہین بندگی اُسکی سے اور تسبیح کرتے ہین اُسکی یعنی سبحان اللہ کہتے ہین اور خاص واسطے اُسی کے سجدہ کرتے ہین **فائدہ** بعد تلاوت اس آیت کے سجدہ فرض ہوتا ہی اور سجدے تلاوت کے قرآن شریف مین چودہ ہین دو سجدون مین اختلاف ہے ایک آخر سورۂ حج کے کہ امام شافعی کے نزدیک واجب ہے اور امام اعظم کے نزدیک نہین ہے اور دوسرا سجدہ سورۂ صٓ کا کہ امام اعظم کے نزدیک واجب ہے اور باقی امامون کے نزدیک واجب نہین ہے اور سجدۂ تلاوت کا اوپر پڑھنیوالے اور سننیوالے کے واجب ہوتا ہی نماز ہو یا غیر نماز اُسی وقت واجب ہوتا ہے اور اگر فوت ہوجاوے قضا لازم ہے اور باقی امامون کے نزدیک سنت ہی اور بعد فوت کے قضا لازم نہین ہے

ع ۱۰ ۲۴ ۱۸ ۱۴ سبعہ

سُوْرَةُ الْاَنْفَال مَدَنِیَّة | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | وَهِیَ خَمْسٌ وَسَبْعُوْنَ اٰیَة

یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ پوچھتے ہین تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مال لوٹ کافرون کے سے کہدے تو کہ مال لوٹ کافرون کا واسطے اللہ تعالیٰ کے ہے اور پیغمبر کے ہی جنگ بدر والون نے لوٹ کے مال مین اختلاف کیا تھا جو ان کہتے تھے کہ ہمنے لڑائی کی ہی ہمارا حق ہی اور بوڑھے کہتے تھے کہ ہم بھی لڑائی کے شریک تھے ہمارا حق ہے یہ آیت نازل ہوئی کہ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِكُمْ ۪ وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ پس ڈرو تم اللہ تعالیٰ سے مخالفت مین اور اصلاح کرو تم درمیان اپنے اور فرمانبرداری کرو تم اللہ تعالیٰ کی اور پیغمبر اُسکے کی مال غنیمت کے مین جس طرح پیغمبر تقسیم کرے قبول کرو اگر ہو تم ایمان لانے والے اوپر اللہ اور پیغمبر کے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا وَّعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ۝ سوائے اسکے نہین ہی کہ مومن وہ کوئی ہین کہ جسوقت یاد کیا جاتا ہے

اللہ نزدیک اُنکے ڈر جاتے ہین دل اُنکے ہیبت جلال اور عظمت اُسکی سے اور جبوقت پڑھی جاتی ہین اوپر اُنکے آیتین اُسکی کہ قرآن ہے زیادہ کرتی ہین ایمان اُنکے کو اور اوپر پروردگار اپنے کے توکل کرتے ہین نہ اوپر دنیا کے اور اہل اُسکے کے یعنی جبوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی آیت اوپر اُنکے پڑھتے ہین یقین اُنکا زیادہ ہوجاتا ہو **فائدہ** ایمان ایک نور ہے کہ بقدر کشادگی سوراخ دل کے اُس مین چمکتا ہے پس جب قرآن پڑھا جاتا ہے برکت اُسکی سے سوراخ دل کا کشادہ ہو جاتا ہے اور نور ایمان کا اُسمین زیادہ پڑتا ہو اَلَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ وہ مؤمن کامل ایمان والے کہ قائم رکھتے ہین نماز کو بشرائط اور ادب اور اُس چیز سے کہ روزی دی ہے ہمنے اُنکو خرچ کرتے ہین اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ وہ گروہ وہی مومن اصل درست ہین واسطے اُنکے درجے ہین نزدیک پروردگار اُنکے کے اور بخشش گناہون کی ہے اور روزی بزرگ ہو کہ صاف ہو کدورت کسب کے سے اور خالی ہو خوف حساب کے سے یا دائمی ہو **فائدہ** روزی بزرگ وہ ہو کہ آدمی کو دیکھنے اور پہچاننے روزی دینے والے کے سے باز نہ رکھے **فائدہ** روایت مین ہو کہ قافلہ قریش کا ساتھ مال اور متاع بہت کے شام سے پھرا تھا اور ابو سفیان سردار قافلہ کا تھا جبرئیل علیہ السلام آئے اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانون سے کہا مسلمانون نے دیکھا کہ مال بہت ہے اور آدمی قافلے کے ساتھ تھوڑے ہین چاہا کہ قافلے کو پکڑین اور مال لیوین اوپر اس قصد کے مدینے سے باہر آئے اور ابو سفیان نے ضمضم غفاری کو مکے کی طرف بھیجا کہ قریش سے مدد لاوے اور آپ مکے کی طرف آنے لگا ابو جہل بعد آنے ضمضم کے بہت آدمی مکے سے لیکر قافلے کی مدد کو باہر آیا اور متوجہ بدر کا ہوا اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وادی قران مین تھے کہ جبرئیل علیہ السلام آئے اور آنے لشکر کفار کے سے خبر دی کہ ابو جہل لایا تھا آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانون کو کہا کہ قافلے کو لوگے تم یا کافرون سے لڑائی کروگے بعضون نے کہا کہ ہم تیاری لڑائی کی نہین کر آئے ہین قافلہ ہاتھ آوے تو بہتر ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات سے متغیر ہوے اور بڑے اصحابون نے لڑائی کو اختیار کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین مکان ہر ایک کا دیکھتا ہون کہ کون سے مکان مین قتل ہوگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ یہان ابو جہل قتل ہوگا اور یہان امیہ بن خلف قتل ہوگا حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا تجکو مکان بدر کے لیجا ویگا کما اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ ۝ جیسے باہر نکالا ہے تجکو پروردگار تیرے نے گھر تیرے سے کہ مدینہ ہے ساتھ حق کے اور تحقیق ایک گروہ مومنون کے سے البتہ کراہیت کرنے والے ہین بدر کے جانے کو يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَمَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝ جھگڑا کرتے ہین تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیچ اختیار کرنے حق کے کہ جہاد ہے تجھے ظاہر ہو جانے کے کہ جہاد واجب ہے چلتے ہین گویا کہ ہانکے جاتے ہین طرف موت کے اور گویا دیکھتے ہین وہ اسباب موت کے اور جھگڑا یہ تھا کہ ہم قافلہ لوٹنے کو مدینے سے باہر آئے ہین اور لڑائی کا اسباب نہین لائے ہم اور یہ بسبب کم ہونے عدد کے اور استعداد کے اسواسطے کہ تمام لشکر والے تین سو تیرہ آدمی تھے اور ستر اونٹ تھے اور دو گھوڑے اور چھ زرہین اور آٹھ تلوارین تھین وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ اور یاد کرو جبوقت وعدہ کرتا تھا تمکو اللہ ایک دو گروہون کا قافلہ یا لشکر کافرون کا کہ تحقیق وہ ایک گروہ واسطے تمھارے ہے اور دوست رکھتے تھے تم کہ تحقیق ہووے صاحب ہتھیارون کا ہووے واسطے تمھارے کہ قافلہ تھا قافلے مین چالیس سوار تھے اور لشکر کا نو سو سوار تھے پس تمنے آسان تر کو چاہا وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اور چاہتا تھا اللہ تعالیٰ کہ ثابت کرے حق کو ساتھ باتون اپنی کے کہ وعدے فتح اور نصرت پیغمبر کے ہین اور کاٹے جڑ اور بنیاد کافرون کی لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ تاکہ ثابت کرے اللہ تعالیٰ حق کو کہ دین اسلام ہے یا فتح پیغمبر کی ہے اور دور کرے کفر کو اور ضعیف کرے مشرکون کو اور اگرچہ مکروہ جانین اسکو کما فرد اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ۝ یاد کرو جبوقت فریاد چاہتے تھے تم پروردگار اپنے سے کہ فتح دے ہمکو پس قبول کیا اللہ نے دعا تمھاری کو کہ تحقیق مین مدد کرنے والا تمھارا ہون سات ہزار فرشتون کے آگے پیچھے آنے والے وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ اور نہ کیا تھا اللہ تعالیٰ نے مدد فرشتون کی مگر خوشخبری فتح کی اور تاکہ آرام پکڑین ساتھ اُس مدد کے دل تمھارے اور نہین ہے فتح اور نصرت مگر نزدیک اللہ تعالیٰ کے سے تحقیق اللہ غالب ع ۱۰

باحکمت ہے اِذْ یُغَشِّیکُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَیُنَزِّلُ عَلَیْکُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّیُطَهِّرَکُمْ بِهٖ اور یاد کرو جس وقت ڈھانکتا تھا تمکو اللہ نیند ہلکی سے کہ اونگھ ہے واسطے امن کے نزدیک اپنے سے اور نازل کرتا تھا اوپر تمھارے آسمان سے پانی کو تا یہ کہ پاک کرے تمکو ساتھ اُس پانی کے **فائدہ** جس رات کہ صبح اُسکی کو جنگ بدر ہوئی اصحابون کو بڑا اندیشہ درپیش آیا کہ زمین اُنکی ریگستان تھی کہ چلنے والے کا قدم ٹھہرتا نہ تھا اور ریت مین دھنسے جاتا تھا اور پانی بھی اُس رات نہ تھا حق تعالیٰ نے اوپر مسلمانون کے نیند غالب کی اور اُس نیند مین اکثر اصحابون کو احتلام ہوگیا صبح کو شیطان نے وسواس دلایا کہ تمکو نماز صبح کی پڑھنی ہی اور بعضے جنبی ہو تم اور پانی نہین ہے کہ غسل کرو تم اور پانون ریت مین دھنسے جاتے ہین اور کافر اوپر زمین سخت کے ہین اور پانی رکھتے ہین اور تم کہتے ہو کہ ہم دوست خدا کے ہین اور پیغمبر درمیان ہمارے ہی اب کیا ہوگا حق تعالیٰ نے مینھ بھیجا کہ غسل بھی کرین اور زمین سخت ہو جاوے اور پیون وَیُذْهِبَ عَنْکُمْ رِجْزَ الشَّیْطٰنِ وَلِیَرْبِطَ عَلٰی قُلُوْبِکُمْ وَیُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ اور تا یہ کہ دور کرے اللہ تمسے پلید وسواس شیطان کا کہ کہتا تھا کہ نصرت اور جنابت جمع نہونگے اور تا یہ کہ باندھے اللہ امید کو اوپر دلون تمھارے کے اور تا یہ کہ ثابت رکھے اللہ تعالیٰ ساتھ مینھ کے قدمون کو کہ زمین ریتلی جم جاوے **فائدہ** روایت مین ہے کہ ایسا مینھ برسا اور نالے جاری ہوے کہ اصحابون نے غسل کیا اور وضو کیا اور جانورون کو پلایا اور ریت تمام بیٹھ گئی اور قدم ٹھہرے اور کافرون کی زمین مین بڑی کیچڑ ہوئی اِذْ یُوْحِیْ رَبُّکَ اِلَی الْمَلٰٓئِکَةِ اَنِّیْ مَعَکُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یاد کرا ے محمدؐ جسوقت وحی کرتا تھا پروردگار تیرا طرف فرشتون کے کہ مدد کو پونہچے تھے مومنون کی کہ تحقیق مین ساتھ تمھارے ہون یارا اور مددگار پس ثابت رکھو تم اُن لوگون کو کہ ایمان لائے ہین اور دل دہی کرو تم اُنکی بہت کر دینے لشکر اُنکے سے فرشتے آدمیون کی صورت ہوکر آگے صف لشکر مسلمانون کے پھرتے تھے اور کہتے تھے کہ بشارت ہو جو کہ تم غالب ہوگے اور خدا مددگار تمھارا ہے اور مردانے ہو جاؤ تم کہ دشمن تمھارے تھوڑے ہین اور فتح تمکو ہے سَاُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ کَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ کُلَّ بَنَانٍ ۝ قریب ہے کہ ڈالونگا مین بیچ دلون کافرون کے دہشت اور ڈر کو پس مارو تم اے فرشتو کافرون کو اوپر گردنون اُنکی کے اور مارو تم اُنسے ہر بند بند کی جگہ فرشتون کو مارنا نہ آتا تھا حق تعالیٰ نے سکھایا کہ اوپر گردنون کے اور ہر جوڑ کے مارو ذٰلِکَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ یُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝ یہ مارنا کافرون کا بسبب اُسکے ہے کہ مخالفت کی اُنھون نے اللہ اور پیغمبر اُسکے کی اور جو کوئی مخالفت کرتا ہے اللہ اور پیغمبر اُسکے کی پس تحقیق اللہ تعالیٰ سخت عذاب کرنے والا ہے دو جہان مین ذٰلِکُمْ فَذُوْقُوْهُ وَاَنَّ لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابَ النَّارِ ۝ یہ تمکو اے کافرو دنیا مین عذاب ہے پس چکھو تم اُسکو اور تحقیق واسطے کافرون کے آخرت مین عذاب آگ کا ہے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ۝ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم جسوقت ملاقات کرو تم کافرون سے انبوہ اور آپس مین ملے ہوے واسطے لڑائی کے پس نہ پھیرو تم پیٹھون اپنی کو اور بھاگو مت یہ حکم اول اسلام مین تھا کہ ایک مسلمان دس کافرون سے نہ بھاگے اور اب منسوخ ہوا جیسے آگے مذکور ہوگا وَمَنْ یُّوَلِّهِمْ یَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَیِّزًا اِلٰی فِئَةٍ اور جو کوئی پھیرتا ہی کافرون سے لڑائی کے دن پیٹھ اپنی کو اور بھاگتا ہو مگر حرفت کرنے والے واسطے لڑائی کے کہ دشمن جانے کہ بھاگا ہے اور اُسکو غافل کرکے بازی دیوے اور پھر آوے یا پناہ پکڑنے والا ہو طرف گروہ مسلمانون کے کہ داہنی طرف سے بائین طرف کو آجاوے اور جو کوئی سوائے ان دونون صورتون کے بھاگتا ہے لڑائی سے فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ۝ پس تحقیق پھرا وہ ساتھ غصے کے اللہ کی طرف سے اور ٹھکانا اُسکا دوزخ ہی اور بری بازگشت ہی دوزخ **فائدہ** روایت مین ہے کہ جسوقت لڑائی گرم ہوئی اور کافرون نے ایکبارگی حملہ کیا آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھونس کے چھپر مین تھے دعا شروع کی کہ اے بار خدایا جو وعدہ فتح کا کہ تو نے مجکو کیا ہے وفا کر حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ مٹھی خاک کی اُٹھالے تو اور دشمنون کی طرف پھینکدے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مٹھی خاک کنکر یون دار کی اُٹھائی اور کہا برے ہو جاوین مُنھ کافرون کے اور اُنکی طرف پھینکی حق تعالیٰ نے تمام کافرون کی آنکھون مین ڈالی کافر اپنی طرف مشغول ہوے فرشتون نے اور مسلمانون نے لڑائی شروع کی ستر آدمی سردارون عرب کے سے مارے گئے اور ستر کو قید کیا مسلمان آپس مین کہتے تھے کہ مین نے قتل کیا اور مین نے قید کیا آگے کی آیت نازل ہوئی کہ فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۠ وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ پس نہین قتل کیا ہمنے کافرون کو اپنے زور سے لیکن

اللہ نے قتل کیا ہے اُنکو کہ تمھاری مدد کی اور تو نے نہین پھینکا ہے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مٹھی خاک کی کو کہ جس وقت پھینکا تھا تو نے تیرا پھینکنا اس لائق نہ تھا کہ تمام کافرون کی آنکھون مین جاتا ولیکن اللہ تعالیٰ نے پھینکا تھا کہ سب کافرون کی آنکھون مین گئی یہ قرب فرائض کا مرتبہ ہے کہ بندہ واسطہ ہو اور اللہ کام کرنے والا ہو یہ مرتبہ آن حضرتؐ کو تھا اور قرب نوافل برخلاف اسکے ہے کہ اللہ واسطہ ہو اور بندہ کام کرنیوالا ہو مانند داؤد کے کہ قتل داؤد جالوت یعنی قتل کیا داؤد نے جالوت کو وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ بَلَاءً حَسَنًا ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ اور تا یہ کہ آزماوے اور نعمت دیوے اللہ مومنون کو اپنی طرف سے نعمت اور بخشش نیک فتح اور غنیمت سے تحقیق اللہ سننے والا دعا تمھاری کا ہے اور جاننے والا نیتون تمھاری کا ہے ذٰلِكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ مُوهِنُ كَيْدِ الْكَافِرِينَ ۝ یہ فتح تمکو ہوا اور تحقیق اللہ سست اور باطل کرنے والا مکر کافرون کا ہے **فائدہ** روایت مین ہے کہ کافرون نے مکے سے باہر آتے وقت کعبے کا پردہ پکڑ کر دعا مانگی تھی کہ یا خدا ہم محمدؐ سے لڑنے کو جاتے ہین ہمکو فتح دیجیو تو اور دونون لشکرون سے جو کوئی حق پر ہو اور تیرے نزدیک دوست زیادہ ہو اُسکی فتح ہووے آگے کی آیت نازل ہوئی اور خطاب ہوا مکے والون کو کہ إِنْ تَسْتَفْتِحُوا فَقَدْ جَاءَكُمُ الْفَتْحُ ۖ وَإِنْ تَنْتَهُوا فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ ۖ اگر طلب فتح کی کی تھی تنے پس تحقیق آئی تمکو فتح اور اگر باز آؤگے تم دشمنی پیغمبر کی سے پس وہ بہتر ہو تمکو قتل ہونے دنیا کے اور عذاب آخرت کے سے وَإِنْ تَعُودُوا نَعُدْ ۚ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَلَوْ كَثُرَتْ ۙ وَأَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ اور اگر تم پھر پھیروگے طرف لڑائی پیغمبر اور مسلمانون کے پھر پھیرینگے ہم طرف فتح اور نصرت اُنکی کے اور ہرگز دور نہ کریگا تجھسے عذاب ہمارے کو گروہ اور لشکر تمھارا اگرچہ بہت ہوگا اور تحقیق اللہ ساتھ مسلمانون کے ہے یاری اور مدد کرنے کو يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنْتُمْ تَسْمَعُونَ ۝ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم فرمانبرداری کرو تم اللہ تعالیٰ کی اور پیغمبر اُسکے کی اور روگردانی نہ کرو تم حکم پیغمبر کے سے اور حالانکہ تم سنتے ہو کہ مین کہتا ہون کہ میرا پیغمبر ہے وہ یا سنتے ہو تم نصیحتین قرآن کی وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ قَالُوا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ۝ اور نہ ہو جاؤ تم مانند اُن کے کہ کہا سُنا ہمنے اور حالانکہ وہ نہین سُنتے ہین سننا قبول کرنے کا اور وہ یہودی ہین یا منافق ہین إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللَّهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ۝ تحقیق بدترین حیوانون کا نزدیک اللہ کے بہرا گونگا ہے وہ کوئی کہ نہین عقل مین لاتے حق کو مراد اس قوم سے بنی دار ہین کہ کوئی ایمان نہ لایا مگر دو آدمی مصعب بن عمر اور ابن حرملہ وَلَوْ عَلِمَ اللَّهُ فِيهِمْ خَيْرًا لَأَسْمَعَهُمْ ۖ وَلَوْ أَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَهُمْ مُعْرِضُونَ ۝ اور اگر جانتا اللہ اُنمین نیکی کو البتہ سنواتا اُنکو قرآن اور نصیحت اور اگر سنواتا اُنکو ایمان نہ لاتے البتہ پھر جاتے حق سے اور وہ گروہ روگردانی کرنے والے ہین حق سے اور ایک قول ہے کہ مکے کے کافرون نے آن حضرتؐ سے کہا کہ ای محمد قصی بن کلاب کو زندہ کردے تو کہ مرد مبارک تھا تا اوپر سچ ہونے تیرے کے شاہدی دیوے اور اوپر تیرے ایمان لاوے ہم بھی ایمان لاوینگے حق تعالیٰ نے کہا کہ اگر اللہ اُنکو کلام قصی کے سنوادے ایمان نہ لاوین يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ ۖ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم قبول کرو تم خاص اللہ کے حکم کو اور پیغمبر کے حکم کو جس وقت بلاوے تمکو پیغمبر طرف اُس چیز کے کہ زندہ کرتی ہے تمکو یعنی علم دین کا کہ زندگی دل کی اُس سے سنی ہے یا عقائد صحیح اور اعمال نیک کہ حیات ابدی کو پہنچاتے ہین بہشت مین یا جہاد ہے کہ سبب زندگی اور بقا کا ہے اگر نہ کرین دشمن غالب ہو کر ہلاک کرے وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝ اور جانو تم کہ تحقیق اللہ جدا کرتا ہے درمیان آدمی کے اور دل اُسکے کے وقت موت کے اور جانو کہ تحقیق طرف اُسی کے جمع کیے جاؤگے واسطے جزاے اعمال کے وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً ۖ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝ اور ڈرو تم اُس گناہ سے کہ عذاب اُسکا نہ پہنچے اُن لوگون کو کہ ظلم کیا ہے تم مین سے خاص کر بلکہ عام ہووے گنہگار اور غیر گنہگار کو پہنچے یعنی گناہ ایک آدمی کرے اور عذاب اُسکا سب کو پہنچے اور جانو تم کہ تحقیق اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے وَاذْكُرُوا إِذْ أَنْتُمْ قَلِيلٌ مُسْتَضْعَفُونَ فِي الْأَرْضِ تَخَافُونَ أَنْ يَتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَآوَاكُمْ وَأَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهِ اور یاد کرو تم اے مسلمانو جس وقت تھے تم ناتوان لاچار بیچ زمین مکے کے آگے ہجرت سے ڈرتے تھے تم اس سے کہ اُچک لے جاوین تمکو آدمی کہ کفار قریش تھے پس مکان دیا تمکو اللہ نے مدینے مین اور قوت دی تمکو مدد انصار کے سے کہ مدینے والے ہین یا قوت دی فرشتون سے بدر کے دن وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ اور روزی دی تمکو پاکیزہ چیزون سے کہ مال غنیمت کا ہے اگلی امتون کو حلال نہ تھا اور تمکو حلال پاکیزہ کردیا شاید کہ شکر کرو تم بعضے اصحاب آن حضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات سُنکر ظاہر کر دیتے تھے منافق خبردار ہو کر مشرکون کو پونہچاتے تھے آگے کی آیت نازل ہوئی یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم خیانت نہ کرو تم اللہ تعالیٰ کو اور پیغمبر اُسکے کو ظاہر کرنے بھید کے سے اور خیانت نہ کرو تم امانتون اپنی کو اور حالانکہ تم جانتے ہو کہ خیانت بُری ہے **فائدہ** اور ایک قول ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو لبابہ کو بھیجا تھا طرف قلعۂ بنی قریظہ کے کہ یہود کو خبر کی تھی قلعہ سے نیچے اُترنے مین ابو لبابہ سے مشورت کی اور کہا کہ محمدؐ ہمسے کیا کریگا جو ہم نیچے اُترینگے ابو لبابہ نے اُنکی سے اشارہ کیا طرف حلق کے کہ تم سب کو قتل کریگا ابو لبابہ نے اُسی وقت جانا کہ مین نے خیانت کی ہے قلعے سے نیچے اُتر کر مسجد آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مین آیا اور ستون مسجد کے سے اپنے تئین باندھا جبتک کہ توبہ اُسکی قبول ہوئی اور یا خیانت اللہ تعالیٰ کے فرضون سے اور خیانت پیغمبر کی سنتون سے ہے وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝ اور جانو تم کہ تحقیق مال تمھارا اور اولاد تمھاری آزمایش ہے کہ دوستی اُنکی تمکو گناہ مین نہ ڈالے اور تحقیق اللہ نزدیک اُسکے ہے ثواب بڑا مال اور اولاد سے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّیُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم اگر پرہیزگاری کرو تم اللہ تعالیٰ کی اور ڈرو تم اُس سے مقرر کرے اللہ واسطے تمھارے جدا کرنا حق اور باطل مین اور دور کرے تمسے گناہ تمھارے اور بخشے تمکو اور اللہ تعالیٰ صاحب فضل بڑے کا ہے **فائدہ** روایت مین ہے کہ جسوقت اجازت ہجرت کی ہوئی اکثر اصحابونؓ نے قصد مدینے کا کیا اور سواے ابوبکر اور علی کے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین کوئی نہ رہا قریش اس حالت سے فکرمند ہوے اور مشورت خانے مین جمع آئے اور شیطان شیخ نجدی بنکر مجلس مین اُنکی آیا قریش نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقدمے مین مشورت شروع کی ایک نے کہا کہ محمدؐ کو ایک حجرے مین بند کرکے حجرے کا دروازہ تیغا کیا چاہیے اور ایک سوراخ کی راہ سے دانہ پانی دیا کرو اُسکو تا آپ ہی مرجاوے شیطان نے یہ شورت پسند نہ کی اور کہا کہ اکثر مدینے والے اسلام لائے ہین اور یار اُسکے مدینے مین بہت ہوگئے ہین اور بنی ہاشم اس شہر مین بہت ہین اتفاق کرکے تمسے لڑینگے اور اُسکو چھڑا لیوینگے دوسرے نے کہا کہ شہر بدر کیا چاہیے جہان چاہے چلا جاوے شیطان نے کہا کہ جس مکان مین جاویگا آدمی اُسکے فریفتہ ہونگے اور ایک جماعت کو پھسلا کر لاویگا اور تمسے لڑیگا ابوجہل نے کہا کہ میری عقل یون ہے کہ ایک ایک آدمی ہر قبیلے قریش کے سے بلا دین ہم تا اتفاق کرکے اُسکو قتل کرین اور خون اُسکا سب کی گردن پر ہووے اور بنی ہاشم تمام قبیلون عرب کے سے لڑائی نہ لڑ سکینگے آخر لاچار ہو کر خونبہا پر راضی ہو جاوینگے شیطان نے کہا کہ یہ عقل بہتر ہے ابوجہل نے ہر قبیلے سے ایک آدمی بلا کر مقرر کیا کہ آج کی رات آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کرین جبرئیل علیہ السلام نے آن کر خبر دی آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اوپر بچھونے اپنے کے سلایا اور آپ ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ غار کو گئے آگے کی آیت نازل ہوئی کہ وَاِذْ یَمْكُرُ بِكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْكَ اَوْ یَقْتُلُوْكَ اَوْ یُخْرِجُوْكَ ؕ اور یاد کرا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسوقت مکر کرتے تھے کافر قریش کے اور مشورت کرتے تھے یا یہ کہ باندھکر قید کرین تجکو یا قتل کرین تجکو یا شہر بدر کرین تجکو مکے سے وَیَمْكُرُوْنَ وَیَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَیْرُ الْمٰكِرِیْنَ ۝ اور مکر کرتے تھے تیرے حق مین اور جزا کر کی دیتا تھا اُنکو اللہ اور اللہ بہترین بدلہ دینے والا مکارون کا ہے **فائدہ** روایت مین ہے کہ نضر بن حارث سوداگری کو ملک فارس مین گیا تھا قصہ رستم اور اسفندیار کا خرید لایا اور زبان عربی مین بنا کر مکے مین آیا اور کہا کہ یہ قصہ شیرین تر ہے اُن کہانیون سے کہ محمدؐ پڑھتا ہے آگے کی آیت نازل ہوئی کہ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّاۤ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ۝ اور جس وقت پڑھی جاتی ہین اوپر اُنکے آیتین ہماری کہتے ہین دشمنی سے کہ تحقیق سنا ہمنے اگر چاہین ہم البتہ کہین ہم مانند اُسکے نہین ہین یہ مگر جھوٹی کہانیان پہلون کی اور نضر بن حارث نے دعا کی وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَیْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اور جسوقت کہا نضر نے اور یارون اُسکے نے کہ اے بار خدایا اگر ہے یہ قرآن سچ نزدیک تیرے سے نازل کیا گیا پس برسا تو اوپر ہمارے پتھر آسمان سے جیسے اصحاب فیل کے اوپر برسائے تھے اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِیْهِمْ ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ۝ یا لا تو ہمکو عذاب دُکھ دینے والا ہلاک کرنے والا اور نہین ہے اللہ کہ عذاب کرے اُنکو اگرچہ دعا سے طلب کرتے ہین اور حالانکہ تو اے محمدؐ بیچ اُنکے ہووے اور نہین ہے اللہ تعالیٰ

عذاب کرنے والا اُنکا اور حالانکہ وہ استغفار کرتے ہوویں حضرت مرتضی علیؓ نے کہا ہے کہ زمین مین دو امان تھے عذاب الہی سے ایک اُٹھ گیا اور ایک باقی ہے وجود پیغمبر اور استغفار وَمَا لَهُمْ أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوا أَوْلِيَاءَهُ ط اور کیا ہے اُنکو کہ عذاب نہ کرے اُنکو اللہ تعالیٰ اور حالانکہ وہ بند کرتے ہین پیغمبر کو طواف مسجد حرام کے سے اور نکے سے باہر نکالتے ہین اور نہین ہین کا فر متولی کام مسجد کے إِنْ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَّا الْمُتَّقُونَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ○ نہین ہین متولی مسجد حرام کے مگر پرہیز کرنے والے شرک اور گناہ سے ولیکن بہت اُنکے نہین جانتے ہین کہ ہم متولی نہین ہین مومن ہین متولی وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَتَصْدِيَةً ط اور نہین ہے نماز مشرکون کی نزدیک خانہ کعبہ کے مگر سیٹی بجانا اور تالیان بجانا بعضے کافرون کی عادت تھی کہ مرد اور عورت ننگے ہوکر طواف کرتے تھے اور سیٹیان اور تالیان بجاتے جاتے تھے اور ایک قول ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھتے تھے غلطی ڈالنے کو یہ عمل کیا تھا فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ پس چکھو تم اے مشرکو عذاب کو کہ قتل اور قید ہونا ہے بدر کے اور چلنا ہے روز حشر کے بسبب اُس چیز کے کہ کفر کرتے تھے تم **روایت ہے** کہ بعد نکلنے مکے کے سے طرف بدر کے بارہ آدمیون نے اشرافون قریش کے سے مقرر کیا کہ ہر ایک ایک دن لشکر کو کھانا دیوے پس ہر ایک اُنمین سے ہر روز دس اونٹ ذبح کرتا تھا آیت نازل ہوئی کہ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ط فَسَيُنْفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ ط اور تحقیق جن لوگون نے کفر کیا ہے خرچ کرتے ہین مالون اپنے کو اور اونٹ خرید کر ذبح کرتے ہین تا یہ کہ بند کرین آدمیون کو راہ اللہ کی سے پس قریب ہے کہ تمام مال اپنا خرچ کرینگے پس ہوگا وہ خرچ کرنا اوپر اُنکے پچتانا اور غم کھانا اسواسطے کہ مال جاتا رہے گا اور مطلب حاصل ہوگا پس عاجز اور مغلوب کیے جاوینگے آخر کو اور یہ معجزہ قرآن کا ہے کہ آگے ہونے کی خبر دی کہ کافر روز فتح مکے کے عاجز ہونگے وَالَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ ط لِيَمِيزَ اللَّهُ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيثَ بَعْضَهُ عَلَىٰ بَعْضٍ فَيَرْكُمَهُ جَمِيعًا فَيَجْعَلَهُ فِي جَهَنَّمَ ط أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ○ اور جنھون نے کفر کیا ہے طرف دوزخ کے ہانک کر جمع کیے جاوینگے اور یہ مغلوب کرنا کافرون کا اس واسطے ہے تا کہ جدا کرے اللہ ناپاک کو کہ کافر ہے پاک سے کہ مومن ہے اور جمع کرے اور آپس مین ملاوے ناپاک کو بعضا اُسکا اوپر بعضے کے پس چکاوے سب کو اور ایک کردے پس ڈال دے اُسکو دوزخ مین وہ گروہ خسیثون کا وہی زیان کرنے والے ہین احوالون اپنے کو اور مالون اپنے کو قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ يَنْتَهُوا يُغْفَرْ لَهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ ج وَإِنْ يَعُودُوا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ ○ کہہ اے محمدؐ کافرون کو کہ ابوسفیان اور یار اُسکے ہین اگر باز آوین دشمنی اور لڑائی پیغمبر کی سے بخشی جاوے واسطے اُنکے جو چیز کہ تحقیق گذری ہے گناہون سے اور اگر پھر آوینگے طرف دشمنی اور لڑائی پیغمبر کے پس تحقیق گذر گئی ہے راہ پہلون کی کہ اللہ نے اُنسے کی تھی کہ پیغمبرون کو فتح دی ہے اور کافرون کو جڑ بنیاد سے اُکھاڑا ہے وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ ج فَإِنِ انْتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ○ اور قتل کرو تم اے مسلمانو کافرون کو تا جبتک کہ باقی نہ رہے شرک اور بت پرست جیتا نہ رہے اور ہو جاوے تمام دین واسطے اللہ ہی کے پس اگر باز آوین مشرک شرک سے ایمان لاوین یا جزیہ قبول کرین پس تحقیق اللہ ساتھ جس چیز کے کہ عمل کرتے ہین دیکھنے والا ہے مناسب عمل کے بدلہ دیوے گا وَإِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَوْلَاكُمْ ط نِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ ○ اور اگر روگردانی کرین ایمان سے اور لڑائی سے باز نہ آوین پس جانو تم کہ تحقیق اللہ تعالے کارساز اور مددگار تمھارا ہے نیک یار ہے اللہ کہ دوستون کو ضائع نہین کرتا ہے اور نیک مددگار ہے کہ مسلمانون کو غالب کرتا ہے ۱۲

ع ۱۸

وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ

الجزء ۹

وَابْنِ السَّبِيلِ اور جانو تم اے مسلمانو کہ تحقیق جو مال کافرون کا کہ غلبہ سے لیا ہو تمنے کسی چیز سے پس تحقیق واسطے اللہ تعالیٰ کے ہے پانچوان حصہ اُسکا اور واسطے پیغمبر کے ہے اور واسطے ناتے داروں پیغمبر کے ہے کہ بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب ہین اور واسطے یتیمون مسلمانون کے ہے اور واسطے محتاج مسلمانون کے اور واسطے مسافرون کے ہے **فائدہ** علما نے کہا ہے کہ ذکر اللہ تعالیٰ کا واسطے تعظیم اور برکت کے ہے مال غنیمت کے سے چار حصے سپاہیون کے ہین اور ایک حصے کے پانچ حصے ہین یک واسطے پیغمبر کے ہے اور چار گروہ مذکور کے ہین اور پیغمبر کا حصہ مسلمانون کے اوپر خرچ کیا چاہیے یا امام کو دیجیے یا چار مذکورین ملایا چاہیے اور امام اعظم کے

نزدیک بعد وفات پیغمبر کے حصہ پیغمبر کا اور ذوی القربیٰ کا ساقط ہو گیا تمام اوپر تین گروہ کے خرچ کیا چاہیے اور نزدیک امام مالک کے امام مختار ہے جہاں چاہے خرچ کرے ضرور کی جگہ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اگر ہو تم کہ ایمان لائے ہو ساتھ اللہ کے اور ساتھ اُس چیز کے کہ نازل کی ہے ہمنے اوپر بندے اپنے کے کہ محمدؐ ہے روز بدر کے کہ جدا ہوا حق اور باطل کا تھا جسدن ملاقات کی تھی دو گروہون نے کہ مسلمان اور کافر تھے روز جمعے کے سترھوین تاریخ رمضان کے اور اللہ تعالیٰ اوپر سب چیز کے قادر ہے کہ تھوڑے آدمیون کو اوپر بڑے لشکر کے غالب کرتا ہے اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ ۔ یاد کرو جسوقت تھے تم اے مسلمانون ساتھ کنارے وادی کے کہ نزدیک تھا مدینے سے اور وہ رگستان تھی کہ پانون زمین مین دھنسا جاتا تھا اور پانی بھی نہ تھا اور دشمن تمھارے ساتھ کنارے وادی کے تھے کہ دور تھا مدینے سے اور زمین اُنکی محکم تھی اور پانی بھی تھا اور سوار قافلے کے ابوسفیان اور یار اُسکے نیچے کے مکان مین تھے تمسے اوپر تین کوس کے وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيْعٰدِ ۙ وَلٰكِنْ لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۝ اور اگر وعدہ کرتے تم لڑائی کا کافرون سے اور کثرت عدد اور زیادتی ہتھیارون اُنکی سے خبر پاتے تم البتہ خلاف کرتے وعدے کو خوف اُنکے سے کہ تم تھوڑے بے ہتھیار تھے اور وہ بہت ہتھیار بند تھے ولیکن اللہ نے جمع کر دیا تمکو اور اُنکو تا یہ کہ تمام کرے اللہ کام کو کہ کیا تھا تقدیر مین اور وہ کام فتح دوستون کی اور شکست دشمنون کی ہے لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْۢ بَيِّنَةٍ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ تا یہ کہ ہلاک ہووے جو کوئی کہ ہلاک ہوا حجت روشن سے اور زندہ ہووے جو کوئی کہ زندہ ہوا حجت روشن سے اور تحقیق اللہ سننے والا جاننے والا ہے **فائدہ** نقل ہے کہ جس رات کو کہ صبح اُسکے جنگ بدر ہوئی آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب مین دیکھا تھا کہ لشکر قریش کا تھا نہایت ذلیل اور تھوڑا ہے تعبیر اُسکی فرمائی کہ دوست غالب ہونگے اور دشمن مغلوب ہونگے جیسے حق تعالیٰ نے خبر دی ہے اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا ۭ وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ یاد کرای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسوقت دکھایا تجکو اللہ تعالیٰ نے لشکر کافرون کا خواب تیرے مین تھوڑا تا اصحاب تیرے ہوجاوین اور اگر دکھاتا تجکو اللہ لشکر کافرون کا بہت البتہ نامرد ہو جاتے تم اور کشاکش کرتے تم بیچ کام لڑائی کے کہ لڑین یا بھاگین ولیکن اللہ نے سلامت رکھا تمکو نامرد ہونے سے تحقیق اللہ جاننے والا ہے ساتھ خطرے دلون کے نامرد ہونے سے اور دلیر ہونے سے وَاِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِيْٓ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا وَّيُقَلِّلُكُمْ فِيْٓ اَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۝ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ اور یاد کرو تم اے مسلمانون جسوقت دکھاتا تھا تمکو اللہ تعالیٰ لشکر کافرون کا جسوقت ملاقات کی تھی تمنے بیچ آنکھون تمھاری کے تھوڑا اور تھوڑا دکھایا تمکو بیچ آنکھون اُنکی کے کہ دلیر ہو کر اوپر تمھارے آوین تا یہ کہ جاری کرے اللہ اُس کام کو کہ کیا تھا تقدیر مین اور طرف اللہ ہی کے پھیرے جاتے ہین سب کام ع

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اے مومنو جسوقت کرو تم گروہ کافرون کے سے کہ قصد لڑائی کا کیا ہو تمنے پس ثابت ہو تم اور نہ پھرو تم اور یاد کرو تم اللہ کو بہت دل اور زبان سے شاید کہ تم نجات پاؤ دشمن سے یا مراد ذکر سے تدبیر ہے وقت شمشیر مارنے کے یعنی کسی وقت ذکر خدا کے سے غافل نہ رہو تم وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ اور فرمانبرداری کرو تم اللہ کی اور پیغمبر اُسکے کی اور خلاف نہ کرو تم آپس مین پس نامرد ہو جاؤ تم لڑائی سے اور جاتی رہے دولت اور قوت تمھاری یا ریح سے مراد باد فتح کی ہے اور صبر کرو تم لڑائی مین تحقیق اللہ ساتھ صبر کرنے والون کے ہے اور فتح اور نصرت دینے کو وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَاۗءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۝ اور نہو جاؤ تم مانند اُنکے کہ باہر نکلے تھے گھرون اپنے سے ازروے سرکشی اور غفلت کے اور واسطے نمائش خلق کے اور بند کرتے تھے آدمیون کو راہ اللہ کی سے اور اللہ ساتھ جس چیز کے کہ عمل کرتے تھے گھیرنے والا تھا کہ بدلہ عمل کا دیگا مراد مکے والے ہین کہ قافلے کی حمایت کو باہر نکلے تھے راہ مین خبر پہنچی کہ قافلہ سلامت بدر سے گذر گیا کافرون نے چاہا کہ پھر جاوین ابوجہل نے کہا ضروری ہے کہ بدر تک جاوین ہم اور شراب پیوین تا جوانمردی ہماری مشہور ہووے اور آدمی ہمکو دلیر جانین **فائدہ** روایت مین ہے کہ جسوقت قریش مکے سے باہر آئے نزدیک مکان بنی کنانہ کے پہنچے بسبب دشمنی کے کہ درمیان اُنکے تھی چاہا کہ پھر جاوین مکے کو شیطان صورت سراقہ

ابن مالک کے کہ سردار بنی کنانہ کا تھا بن کر ظاہر ہوا اور کہا کہ تم نیک حمایت کرتے ہو چلو مین ضامن تمھارا ہون کہ بنی کنانہ سے ضرر تمکو نہ پونہچے گا اور مین بھی رفیق تمھارا ہون ایک گروہ شیطان کا ساتھ لیکر بدر تک قریش کو لایا جیسے حق تعالی نے فرمایا ہے کہ وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ ۚ اور یاد کرو جسوقت آراستہ کر دی واسطے کافرون کے شیطان نے عملون اُنکے کو پیمبر کی دشمنی مین اور کہا شیطان کو کہ کوئی غلبہ کرنے والا نہین ہے اوپر تمھارے آج کے دن آدمیون سے بسبب آراستگی لشکر تمھارے کے اور تحقیق مین فریادرس اور پناہ دینے والا تمھارا ہون فَلَمَّا تَرَاۗءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰي عَقِبَيْهِ وَقَالَ اِنِّيْ بَرِيْۗءٌ مِّنْكُمْ اِنِّيْٓ اَرٰي مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ ۭ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ جسوقت دیکھا دونون لشکرون نے اور ملاقات کی آپس مین پیچھے کو پھرا شیطان اوپر ایڑیون اپنی کے اور کہا کہ تحقیق مین بیزار ہون تمسے تحقیق مین دیکھتا ہون جو چیز کہ نہین دیکھتے ہو تم یعنی فرشتون کو تحقیق مین ڈرتا ہون اللہ سے اور اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے **فائدہ** روایت مین آیا ہے کہ شیطان روز بدر کے ہاتھ حارث بن ہشام کے پکڑ رہا تھا فرشتون کو دیکھا اور ہاتھ حارث کا چھوڑ کر پیچھے کو بھاگا حارث نے کہا کہ اے سراقہ ایسے وقت مین چھوڑتا ہے تو ہمکو شیطان نے ہاتھ اوپر چھاتی حارث کے مارا اور کہا کہ مین بیزار ہون تمسے بدر کے بھاگنے والے جس وقت مکے کو آئے سراقہ کو پیغام بھیجا کہ تو نے ہمکو بھگوایا سراقہ نے قسمین کھائین کہ مجکو ہرگز خبر نہین ہے تمھارے جانے کی اور نہ تمھارے بھاگنے کی پس معلوم ہوا کہ شیطان تھا اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَاۗءِ دِيْنُهُمْ ۭ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَي اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ یاد کرو جسوقت کہتے تھے منافق اور جو کوئی کہ بیچ دلون اُنکے کے بیماری شرک کی تھی فریب دیا ہے اُس گروہ کو دین اُنکے نے کہ باوجود کم اسبابی کے مقابلے ایسے لشکر کے آئے ہین حق تعالی نے فرمایا اور جو کوئی کہ توکل کرتا ہے اوپر اللہ کے پس تحقیق اللہ غالب باحکمت ہے وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا ۙ الْمَلٰۗىِٕكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۚ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝ اور اگر دیکھتا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسوقت قبض کرتے تھے روح کافرون کی جنگ بدر مین تعجب کرتا تو کہ مارتے تھے گرز آگ کے منھون اُنکے کو اور پیٹھون اُنکی کو اور کہتے تھے کہ اب چکھو تم عذاب جلنے کا ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝ یا مارنا گرزون کا بسبب اُس عمل کے ہے کہ آگے بھیجا تھا ہاتھون تمھارے نے کہ دشمنی پیغمبر کی اور ترک ہجرت تھی اور تحقیق اللہ نہین ہے ظلم کرنے والا واسطے بندون کے اور عذاب کافرون کا عین عدل ہے كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ مانند عادت لوگون فرعون کے ساتھ موسیٰ کے اور مانند عادت اُنکی کے آگے فرعونیون سے بھی جیسے قوم عاد اور ثمود عادت یہ تھی کہ کفر کیا تھا اُنھون نے ساتھ آیتون اللہ کے کہ معجزے پیغمبرون کے تھے پس پکڑا اُنکو اللہ نے ساتھ شامت گناہون اُنکے کے تحقیق اللہ قوت والا سخت عذاب کرنے والا ہے ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰي قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ یہ عذاب اگلون کا بسبب اُسکے تھا کہ تحقیق اللہ تعالے تغیر اور تبدیل کرنے والا نعمت کو کہ بخشی ہے وہ نعمت اوپر کسی قوم کے تا جبتک کہ وہی قوم تغیر اور تبدیل کرین اُس حال کو کہ بیچ ذاتون اُنکی کے ہے طرف بدتر حال کے اور تحقیق اللہ سننے والا ہے قول بیہودہ مشرکون کا جاننے والا ہے عقائد باطلہ اُنکے كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ۝ مانند عادت تابعدارون فرعون کے اور اُن لوگون کے کہ آگے اُنسے تھے جھٹلایا تھا نشانیون پروردگار اپنے کو پس ہلاک کیا ہمنے اُنکو بسبب گناہون اُنکے کے اور غرق کیا ہمنے دریاے قلزم مین آل فرعون کو اور وہ گروہ ظلم کرنے والے تھے اوپر اپنے اِنَّ شَرَّ الدَّوَاۗبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ تحقیق بدترین حیوانون کے نزدیک اللہ کے وہ کوئی ہین کہ کفر کیا ہے پس وہ ایمان نہ لاوین گے مراد مشرک قریش کے ہین مانند ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ اور نضر کے اور دوسرے بدتر حیوانون کے الَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ۝ وہ کوئی ہین کہ عہد باندھا تھا تو نے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنسے کہ وہ ساتھ بنی قریظہ کے ہم عہد تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنسے عہد باندھا تھا پس توڑتے ہین عہد اپنے کو ہر بار اور وہ ڈرتے نہین ہین عذاب عہد توڑنے کے سے **فائدہ** روایت مین ہے کہ بنی قریظہ نے عہد باندھا تھا کہ دشمنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مین مشرکون کی یاری نہ کرینگے اور روز بدر کے ہتھیارون سے مدد کی مشرکون کی پھر عہد باندھا اور خندق کی لڑائی مین ابوسفیان کے ساتھ اتفاق کیا اور

عہد توڑا اور ما تثقفنهم في الحرب فشرد بهم من خلفهم لعلهم يذكرون ۝ پس اگر پاوے تو اُنکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لڑائی مین پس بہکا تو بسبب قتل اُنکے کے اُن لوگون کو کہ پیچھے اُنکے ہین یعنی ایسا قتل کر کہ ہیبت تیری باقی کافرون کو بھگا وے شاید کہ بھاگنے والے نصیحت پکڑین وإما تخافن من قوم خيانة فانبذ إليهم على سواء إن الله لا يحب الخائنين ۝ اور اگر ڈرے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی قوم سے کہ عہد کیا ہی ساتھ تیرے خیانت کا یعنی عہد شکنی کا پس ڈالدے تو عہد اُنکے کو طرف اُنکے اوپر برابر ہونے کے عہد شکنی مین تحقیق اللہ دوست نہین رکھتا ہے عہد شکنون کو ولا يحسبن الذين كفروا سبقوا إنهم لا يعجزون ۝ اور چاہیے کہ گمان نہ کرین کافر کہ آگے ہو گئے ہین عذاب ہمارے سے تحقیق وہ عاجز نہ کرینگے ہمکو وأعدوا لهم ما استطعتم من قوة ومن رباط الخيل ترهبون به عدو الله وعدوكم اور تیار کرو تم اے مسلمانو واسطے لڑائی کے کافرون کے جہانتک کہ طاقت رکھو تم قوت سے اور باندھنے گھوڑون کے سے کہ ڈراؤ تم ساتھ اُسکے دشمن اللہ کے کو اور دشمن اپنے کو یعنی اسباب اور ہتھیار لڑائی کے تیار رکھو بعضون نے کہا ہے کہ قوت سے مراد تیر اندازی ہے یا قلعے مراد ہین وآخرين من دونهم لا تعلمونهم الله يعلمهم اور ڈراؤ تم ساتھ قوت کے اور گھوڑون کے اُنکو کہ سوائے کافرون مکے سے ہین یعنی یہود یا منافق یا مجوسی یا جن مراد ہین کہ آواز گھوڑے کی سے جن ڈرتا ہے کہ تم نہین جانتے ہو انکو اللہ جانتا ہے اُنکو وما تنفقوا من شيء في سبيل الله يوف إليكم وأنتم لا تظلمون ۝ اور جو چیز کہ خرچ کرتے ہو تم کسی چیز سے بیچ راہ اللہ کی کے تیاری ہتھیارون کی مین اور دانہ گھاس گھوڑون کے مین پورا ثواب دیا جائیگا طرف تمھارے اور تم ظلم نہ کیے جاؤگے وإن جنحوا للسلم فاجنح لها وتوكل على الله إنه هو السميع العليم ۝ اور اگر رغبت کرین مشرک واسطے صلح کے پس رغبت کر تو بھی اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واسطے صلح کے اور توکل کر تو اے محمد اوپر اللہ کے تحقیق اللہ وہی سننے والا جاننے والا ہے وإن يريدوا أن يخدعوك فإن حسبك الله هو الذي أيدك بنصره وبالمؤمنين ۝ اور اگر ارادہ کرین کافر کہ فریب دیوین تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مکر کرین تجھ سے پس تحقیق کفایت ہے تجکو اللہ وہ ذات پاک کہ قوت دی تجکو ساتھ یاری اپنی کے کہ فرشتے تھے اور قوت دی ساتھ مومنون کے وألف بين قلوبهم لو أنفقت ما في الأرض جميعا ما ألفت بين قلوبهم ولكن الله ألف بينهم إنه عزيز حكيم ۝ اور اُلفت ڈالی درمیان دلون اُنکے کے اور وہ دو فرقے تھے انصار کے اَوس اور خزرج کہ ایک سو بیس برس سے درمیان اُنکے دشمنی تھی اور قتل و غارت ایک دوسرے کے مین مشغول تھے تیری برکت سے درمیان اُنکے صلح کر دی اگر خرچ کرتا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واسطے صلح کرنے اُنکے کے جو چیز کہ بیچ زمین کے ہے تمام مال اور متاع اُسکی سے الفت نہ کر سکتا تو درمیان دلون اُنکے کے ولکن اللہ نے الفت کی درمیان اُنکے تحقیق اللہ غالب با حکمت ہے یا أيها النبي حسبك الله ومن اتبعك من المؤمنين ۝ اے پیغمبر کفایت ہے تجکو اللہ اور جنھون نے پیروی کی ہے تیری مومنون سے

فائدہ روایت مین ہے کہ انتالیس مرد اور چھ عورتین ایمان لائے تھے جسوقت حضرت عمرؓ مسلمان ہوے اور چالیس مرد پورے ہوے یہ آیت نازل ہوئی سبب نزول اس آیت کا اسلام حضرت عمرؓ کا تھا یا أيها النبي حرض المؤمنين على القتال إن يكن منكم عشرون صابرون يغلبوا مائتين اے پیغمبر رغبت دلا تو مسلمانون کو اوپر جہاد کے اگر ہونگے تم مین سے بیس آدمی صبر کرنے والے غالب ہو جاوینگے دوسو کافرون کے اوپر یعنی ایک مسلمان دس کافرون سے نہ بھاگے پہلے یہ حکم تھا وإن يكن منكم مائة يغلبوا ألفا من الذين كفروا بأنهم قوم لا يفقهون ۝ اور اگر ہونگے تم مین سے سو آدمی غالب ہونگے اوپر ہزار کے کافرون سے اور غالب ہونا تھا را بسبب اسکے ہے کہ تحقیق کافر ایسی قوم ہے کہ نہین سمجھتی خدا کو اور قیامت کو بعد نازل ہونے اس آیت کے مسلمان فکر مند ہوے کہ ایک آدمی دس کافرون کے مقابلے مین کیونکر ثابت رہیگا حق تعالیٰ نے حکم اس آیت کا منسوخ کیا اور فرمایا کہ الآن خفف الله عنكم وعلم أن فيكم ضعفا فإن يكن منكم مائة صابرة يغلبوا مائتين اب کہ یہ حکم تمکو مشکل ہوا ہلکا کیا اللہ نے تمسے بوجھ اس حکم کا اور جانا اللہ نے کہ ہیچ تمھارے ناتوانی بدن کی ہے پس اگر ہونگے تم مین سے سو آدمی صبر کرنے والے غالب ہونگے اوپر دوسو کافرون کے یعنی ایک مسلمان دو کافرون سے بھاگے نہین وإن يكن منكم ألف يغلبوا ألفين بإذن الله والله مع الصابرين ۝ اور اگر ہونگے تم مین سے ہزار آدمی غالب ہونگے اوپر دو ہزار کافرون کے ساتھ حکم اور مدد اللہ کے اور اللہ ساتھ صبر کرنے والون کے ہے مدد کرنے کو **فائدہ** روایت مین ہے کہ روز جنگ بدر کے ستر آدمی کافرون کے پکڑے آئے تھے آن حضرت صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے اصحابون سے مشورت پوچھی ابوبکر صدیق رضؓ نے کہا کہ چھوٹے اور بڑے اس قوم کے ناتے دار تمھارے ہین اگر ہر ایک موافق طاقت کے فدیہ دیوے شاید ایک دن ہدایت پاوین اور بالفعل عدد مسلمانون کا زیادہ ہو جاوے بہتر ہے حضرت عمر رضؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ تمام کافر ہین سب کو حکم کرو کہ گردن ماریں اور قتل کریں اور خدا نے تمکو فدیہ لینے سے بے پرواہ کیا ہے اور عبداللہ بن رواحہ نے کہا کہ حکم کیجیے کہ سب کو قتل کریں ہم آن حضرت صلعم نے ابوبکر صدیق کی مشورت پسند کی اور فدیہ مقرر فرمایا آگے کی آیت نازل ہوئی کہ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ ۭ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۡ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ نہین لائق ہے کسی پیغمبر کو کہ ہووین اسکے قیدی اور اُسنے بدلہ لیوے اور جیتا چھوڑے انکو جبتک کہ بہت قتل کرے کافرون کو بیچ زمین کے کا ذلیل اور خوار ہو جاوین چاہتے ہو تم مال دنیا کا کہ فانی ہے اور اللہ چاہتا ہے واسطے تمھارے ثواب آخرت کا کہ باقی ہے اور اللہ غالب باحکمت ہے لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ اور اگر نہوتا نوشتہ اللہ کی طرف سے لوح محفوظ مین کہ آگے کو کھا گیا ہے کہ بدر والون کو عذاب نہ کریگا یا غنیمت اوپر تمھارے حلال ہوگی البتہ پونہچ جاتا تمکو عذاب بیچ اُس چیز کے کہ لی ہے تمنے بدلے سے عذاب بڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر عذاب بڑا نیچے آتا سوائے عمرؓ کے اور عبداللہ بن رواحہؓ کے کوئی نہ بچتا کہ یہ دونون کافرون کے قتل پر راضی تھے بدلہ اور فدیہ لینا نہ چاہتے تھے بعد نزول اس آیت کے اصحابون نے غنیمت بدر کے سے ہاتھ اُٹھایا آگے کی آیت نازل ہوئی کہ فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۠ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ پس کھاؤ تم جس چیز سے کہ غنیمت لی ہے تمنے اور فدیہ بھی حلال ہے کھانا حلال پاکیزہ اور ڈرو تم اللہ سے مخالفت کرنے مین تحقیق اللہ بخشنے والا ہے گناہون کا مہربان ہے کہ مال غنیمت کا تمکو حلال کیا اور تمام امتون کے اوپر حرام تھا **فائدہ** روایت مین ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عباس کو کہ قیدیون بدر کے سے تھے تکلیف دی اور فرمایا کہ تو اپنا بدلہ اور دونون بھتیجون اپنے کا کہ عقیل اور نوفل مین اور بدلہ ہم تمھارے کا کہ عتبہ ہے ادا کر عباس نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روا رکھتا ہے تو کہ چچا تیرا اپنے اور بھانجون سے فقیرون کی طرح ہاتھ پسارے اور بھیک مانگے مین یہ تمام مال کہان سے لاؤن آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ تھیلیان سونے کی بھری ہوئین کہ وقت باہر نکلنے کے تم نے ام الفضل کو دی تھین تو نے عباس نے کہا کہ یہ خبر تمکو کسنے دی ہے کہ مین نے چھپایا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے خبر دی ہے عباس نے کہا کہ شاہدی دیتا ہون مین اوپر ایک ہونے خدا کے اور اوپر برحق ہونے پیغمبر تیرے کے پس تینون کا بدلہ دیا عباس نے آیت نازل ہوئی کہ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْٓ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّآ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اے وہ کوئی کہ پیغمبر ہے تو کہہ اُس کسی کو کہ بیچ ہاتھون تمھارے کے ہے قیدیون سے یعنی عباس کہ اگر چاہے گا اللہ بیچ دلون تمھارے کے نیکی کو کہ ایمان اور اخلاص ہے دیگا تمکو اللہ بہتر اُس چیز سے کہ لیگئی ہے تمسے کہ مال فدیہ ہے اور بخشے گا واسطے تمھارے اور اللہ بخشنے والا گناہ کا ہے مہربان **فائدہ** حضرت عباسؓ نے کہا کہ دو وعدے مجکو خدا نے کیے تھے ایک وہ کہ بہتر جس چیز سے کہ لی گئی ہے دیگا یہ وعدہ خدا نے پورا کیا کہ اب بیس غلام ہین میرے اور ایک واسطے میرے بیس ہزار دینار کے سوداگری کرتا ہے اور پانی پلاتا حاجیون کا بھی دیا مجکو کہ دوست ترین مال عرب کا ہے اور دوسرا وعدہ مغفرت کا ہے امیدوار ہون مین کہ اُسکو بھی خدا وفا کرے وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ اور اگر ارادہ کرین کافر خیانت تیری کا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ قول توڑین یا ایمان سے پھر جاوین پس تحقیق خیانت کی تھی اُنھون نے اللہ سے آگے اس سے ساتھ کفر کے پس قدرت دی اللہ نے تمکو اوپر اُنکے کہ بدر کے دن تیرے ہاتھ سے قتل اور قیدی ہوے اور اللہ تعالیٰ جاننے والا باحکمت ہے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰۗىِٕكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۭ تحقیق جو کوئی کہ ایمان لائے اور ترک وطن کیا اللہ اور پیغمبر کے واسطے اور جہاد کیا ساتھ مالون اور جانون اپنی کے بیچ راہ اللہ کے کہ مہاجرین ہین اور جنھون نے مکان دیا مہاجرین کو اور یاری کی پیغمبر کی کہ انصار ہین مدینے کے رہنے والے وہ گروہ بعضا اُنکا دوست ہے بعضون کا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ اور جو کوئی ایمان لائے ہین اور ترک وطن نہین کیا ہے نہین ہے واسطے تمھارے دوستی اُنکی کسی چیز سے جبتک کہ ترک وطن کرین وہ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ

فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ اور اگر یاری مانگیں تم سے ہجرت نہ کرنے والے بیچ دین کے پس واجب ہے اوپر تمھارے یاری کرنی اُنکی مگر اوپر اُس قوم کے مشرکون سے کہ درمیان تمھارے اور درمیان اُنکے قول و قرار ہے یعنی عہد شکنی نہ کرو تم اور اللہ ساتھ جس چیز کے کہ عمل کرتے ہو تم دیکھنے والا ہے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۭ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ ۝ اور جو کوئی کافر ہوے ہین بعضے اُنکے دوست ہین بعضون کے اگر نہ کروگے تم اُسکو یعنی آپس مین دوستی اور یاری ہو جائیگا فتنہ بیچ زمین کے اور فساد بڑا کہ اگر مسلمان آپس مین دوستی اور مدد نہ کرینگے کافر غالب ہو جاوینگے جب حق تعالیٰ نے آپس مین دوستی اور مدد مہاجرین کی اور انصار کی بیان فرمائی آگے کی آیت مین جزا اُسکی سے خبر دی کہ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۭ اور جو کوئی کہ ایمان لائے اور ترک وطن کیا بیچ راہ اللہ کے اور جنھون نے مکان دیا مہاجرین کو اور یاری کی پیغمبر کی وہ گروہ وہی مؤمن ہیں سچ اور اصل ہین لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ واسطے اُنکے بخشش ہے خدا کی اور رزق دائمی ہے یعنی بہشت وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰۗىِٕكَ مِنْكُمْ ۭ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ رکوع اور جو کوئی کہ ایمان لائے ہین بعد صلح حدیبیہ کے اور ترک وطن کیا ہے اور جہاد کیا ہے ساتھ تمھارے پس وہ گروہ تمسے ہین اور صاحب ناتون کے بعضے اُن کے بہتر ہین میراث لینے مین ساتھ بعضون کے بیچ لوح محفوظ کے تحقیق اللہ ساتھ سب چیز کے جاننے والا ہے

سُوْرَةُ التَّوْبَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّتِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

یہ **سورۂ توبہ** ہے اور سورۂ عذاب بھی نام ہے مدینے مین اُتری ہے اور اُسکی ایک سو اُنتیس آیتین اور بسم اللہ واسطے امان کے ہے اور اس سورۃ مین امان نہین ہے کافرون کو **فائدہ** روایت مین ہے کہ جس وقت یہ سورۃ نازل ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چالیس آیتین اول اِس سورۃ کی حضرت ابوبکر کو دین اور امیر حاجیون کا کیا اور فرمایا کہ اوپر اہل موسم حج کے پڑھے بعد چند روز کے حضرت علیؓ کو اوپر اونٹنی عضبا کے سوار کرکے پیچھے سے بھیجا اور فرمایا کہ آیتون کو ابوبکرؓ سے لیکر اوپر اہل موسم کے پڑھے اصحابون نے سبب پوچھا فرمایا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے تھے اور کہا کہ اس پیغام کو تو ادا کر یا جو کوئی کہ تجھ سے ہووے حضرت علیؓ نے قربانی کے دن نزدیک جمرہ عقبہ کے آیتون کو اوپر اہل موسم کے پڑھا کہ بَرَاۗءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ یہ بیزاری ہے خدا کی طرف سے اور پیغمبر اُسکے سے طرف اُن لوگون کے کہ عہد کیا ہے تمنے مشرکون سے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعضے مشرکون عرب کے سے عہد باندھا تھا تا وقت مقرر تک سو جنھون نے عہد توڑا مگر بنی نضیر اور بنی کنانہ نے حکم ہوا کہ کہہ اُنکو فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِي الْكٰفِرِيْنَ ۝ پس سیر کرو تم بیچ زمین کے چار مہینے بے ڈر ہوکر مسلمانون سے دسوین ذی الحجہ کی سے دسوین ربیع الآخر تک اور جانو تم کہ تحقیق تم نہین ہو عاجز کرنے والے اللہ کے عذاب اپنے مین ہر چند کہ تمکو مہلت دی ہے اور تحقیق اللہ تعالیٰ رسوا کرنے والا کافرون کا ہے دنیا مین قتل سے اور آخرت مین عذاب دوزخ کے سے وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْۗءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ وَرَسُوْلُهٗ ۭ اور خبر کرنا ہے اللہ کی طرف سے اور پیغمبر اُسکے سے طرف آدمیون کے دن حج بڑے کے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ بیزار ہے مشرکون سے اور پیغمبر اُسکا بیزار ہے **فائدہ** حج بڑے سے مراد قربانی کا دن ہے کہ اُسدن تمام افعال حج کے ادا ہوتے ہین فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ۭ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ پس اگر توبہ کی تمنے کفر سے پس وہ بہتر ہے واسطے تمھارے اور اگر روگردانی کی تمنے توبہ سے اور کفر نہ چھوڑا پس جانو تم کہ تحقیق تم نہین ہو عاجز کرنے والے اللہ کے کہ اُسکے عذاب سے بھاگ جاؤ تم یا لڑو تم اُس سے اور خوشخبری دے تو اُن لوگون کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کفر کیا ہے ساتھ عذاب دکھ دینے والے کے اور لفظ خوشخبری کا واسطے ٹھٹھے کے ہے اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْـــًٔا وَّلَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْٓا اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝ مگر وہ کوئی کہ عہد کیا ہے تمنے مشرکون سے پس کم نہ کیا اُنھون نے تمکو کسی چیز سے اور عہد نہ توڑا اور نہ پشتی کی اوپر قتال تمھارے کے کسی کو دشمنون تمھارے سے پس نہ کرو تم طرف

اُنکے عہد اُنکے کو مدت اُنکی تک تحقیق اللہ دوست رکھتا ہی پرہیزگارون کو کہ عہد کو وفا کرتے ہین توڑنے سے پرہیز کرتے ہین جب حکم عہد والے مشرکون کا مقرر ہوا
حکم غیر عہد والون کا فرمایا کہ فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ
پس جسوقت کہ گذر جاوین اور باہر نکلین مہینے حرام کے یعنی ذی الحجہ کے اور تمام محرم کا پس قتل کرو تم مشرکون کو جس مکان مین کہ پاؤ تم حرم مین
یا غیر حرم مین اور پکڑو تم اُنکو قیدی اور بند کرو اُنکو طوان کرنے کعبے کے سے اور بیٹھو تم واسطے پکڑنے اُنکے کے اوپر ہر ناکے کے اور گذرگاہ کے
کہ شہرون مین پھیلنے نہ پاوین فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ پس اگر توبہ کرین شرک سے
اور ایمان لاوین اور قائم کرین نماز کو اور دیوین زکوٰۃ کو پس خالی کرو تم راہ اُنکی جہان چاہین چلے جاوین اور قتل نہ کرو اُنکو تحقیق اللہ بخشنے
والا مہربان ہے وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝ اور اگر ع ۶
کوئی مشرکون سے پناہ چاہے تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس پناہ دے تو اُسکو تا سُنے وہ کلام اللہ کے کہ قرآن ہی پس اگر مسلمان نہو جاوے پہنچا تو
اُسکو جاے امن اُسکی یہ امن دینا اسواسطے ہے کہ تحقیق وہ گروہ جاہل ہین نہین جانتے ہین خدا کو اور قرآن کو کَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ
وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖٓ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝ کیونکر ہوگا یعنی نہوگا
واسطے مشرکون کے قول و قرار نزدیک اللہ کے اور نزدیک پیغمبر اُسکے کے بعد ظہور اسلام کے مگر جن لوگون سے کہ قول و قرار کیا ہے تمنے اُنسے
نزدیک مسجد حرام کے کہ صلح حدیبیہ تھی یعنی بنی نضیر اور بنی کنانہ پس جبتک کہ قائم رہین اوپر عہد کے واسطے تمھارے پس قائم رہو تم واسطے اُنکے
اوپر عہد کے تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے پرہیزگارون کو کہ قول توڑنے سے پرہیز کرتے ہین کَيْفَ وَاِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ
اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ۭ کیونکر ہوگا عہد مشرکون کا اور حالانکہ اگر غالب ہووین اوپر تمھارے نگاہ نہ رکھین بیچ مقدمے تمھارے کے حق قرابت کو اور
نہ وفاے عہد کو يُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ وَاَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ راضی کرتے ہین تمکو ساتھ منھون اپنے کے کہ زبان سے وعدہ ایمان
کا کرتے ہین اور انکار کرتے ہین دل اُنکے اور بہت اُنکے بدکار ہین باہر نکلنے والے ایمان سے اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ
اِنَّهُمْ سَاۗءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ ابوسفیان نے بعضے مشرکون کو لالچ مال دنیا کا دیکر نوکر رکھا تھا کہ مسلمانون سے لڑائی کرو انکے حق مین یہ آیت نازل
ہوئی کہ خریدا اُنھون نے ساتھ آیتون اللہ کے بول تھوڑے کو پس روگردانی کی اور بند کیا آدمیون کو راہ اللہ کی سے تحقیق وہ بُری چیز تھی کہ
عمل کرتے تھے اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد یہودی ہین کہ آن حضرتؐ کا قول توڑا اور آیتین توریت کی تھوڑے مول کو بیچین دین اسلام کے سے
منع کیا لَا يَرْقُبُوْنَ فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ۝ نگاہ نہین رکھتے ہین بیچ حق کسی مسلمان کے قرابت کو اور نہ قسم کو اور
نہ قول کو اور وہ گروہ وہی ہین حد سے گذرنے والے شرارت اور سرکشی مین فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ۭ وَ
نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ پس اگر توبہ کرین اور قائم رکھین نماز کو اور دیوین زکوٰۃ کو پس بھائی ہین تمھارے دین اسلام مین اور بیان کرتے ہین ہم
آیتون کو واسطے اُس گروہ کے کہ جانتے ہین وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَىِٕمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ
لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ۝ اور اگر توڑین مشرک قسمون اپنی کو پیچھے عہد کرنے اپنے کے سے اور طعنہ کرین بیچ دین تمھارے کے اور عیب ڈھونڈھین
اسلام مین پس قتل کرو تم سردارون کافرون کے کو تحقیق وہ گروہ نہین ہین قسمین واسطے اُنکے شاید کہ وہ باز آدین اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ
وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ آیا قتل نہین کرتے ہو تم
اس قوم کو کہ توڑا ہے قسمون اپنی کو اور قصد کیا ساتھ باہر نکالنے پیغمبر کے کے سے اور حالانکہ انھون نے ابتدا کی ہے تمکو قول توڑنے مین پہلی
بار آیا ڈرتے ہو تم اُنسے پس اللہ لائق تر ہے کہ ڈرو تم اُس سے اگر ہو تم ایمان لانے والے قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَ
يَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ قتل کرو تم اُنکو عذاب کرتا ہے اللہ اُنکو ساتھ ہاتھون تمھارے کے اور رسوا کرتا ہے اُنکو
اور یاری دیتا ہے تمکو اوپر اُنکے اور شفا دیتا ہے دلون قوم ایمان لانے والون کو وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ۭ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ
عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ اور دور کرتا ہے اللہ غصہ دلون اُنکے کا کہ آزار دینے کافرون کے سے ملول تھے اور توبہ قبول کرتا ہے اوپر جس کسی کے

کہ چاہتا ہے کہ ابو سفیان اور عکرمہ بیٹا ابو جہل کا ہے اور اللہ جاننے والا باحکمت ہے اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا
ع ۱۴ مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ آیا جانا ہے تمنے کہ چھوڑے جاؤ گے
تم اوپر اسی حال کے اور نہ جانے گا اللہ ان لوگون کو کہ جہاد کیا ہے تم مین سے اور نہین پکڑا ہے سوائے اللہ کے اور سوائے پیغمبر اسکے کے اور
سوائے مسلمانون کے دوست دلی کو اور اللہ خبردار ہے ساتھ اُس چیز کے کہ عمل کرتے ہو تم **فائدہ** روایت مین ہے کہ جس وقت عباسؓ
قید مین پکڑ آئے مسلمانون نے طعنہ دیا شرک کا اور قطع قرابت کا عباسؓ نے کہا کہ تم برائیان ہماری ذکر کرتے ہو اور نیکیان ہماری یاد نہین
کرتے ہو حضرت علیؓ نے کہا کہ نیکیان تمھاری کونسی ہین کہ یاد کرین ہم عباسؓ نے کہا کہ ہم عمارت مسجد حرام کی کرتے ہین اور کعبے کی تعظیم
کرتے ہین اور چاہ زمزم سے پانی پلاتے ہین اور قیدیون کو چھڑاتے ہین آگے کی آیت نازل ہوئی کہ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ
عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚ وَفِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝ نہین لائق ہے مشرکون کو کہ عمارت کرین مسجدون خدا کی کو درحالیکہ
شاہد ہون اوپر ذاتون اپنی کے ساتھ کفر کے کہ سجدہ بتون کو بھی کرین وہ گروہ ناچیز اور باطل ہوگئے عمل اُن کے اور بیچ آگ دوزخ کے وہ ہمیشہ
رہنے والے ہین بسبب کفر کے اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ ۣ
فَعَسٰٓى اُولٰۗىِٕكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ۝ سوا اسکے نہین ہے کہ عمارت کرتا ہے مسجدون اللہ کی کو جو کوئی ایمان لایا ہے ساتھ اللہ کے اور ساتھ دن
قیامت کے اور قائم کیا نماز کو اور دیا زکوٰۃ کو اور نہ ڈرا مگر اللہ تعالیٰ سے پس شاید کہ وہ گروہ ہو جاوین ایمان لانے والون سے **فائدہ** روایت
مین ہے کہ بعضے مکے والے جاہلیت مین حاجیون کو شہد اور ستو پلاتے تھے اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مین یہ خدمت
عباسؓ کو تھی اور خدمت عمارت کرنے مسجد حرام کی شیبہ بن طلحہ کو تھی ایک دن دونون ساتھ حضرت علیؓ کے جھگڑنے لگے اور فخر کرنے لگے
اور حضرت علیؓ ساتھ اسلام کے اور جہاد کے فخر کرتے تھے آگے کی آیت نازل ہوئی کہ اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاۗجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ
وقف لازم اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ آیا مقرر کیا ہے تمنے پلانا حاجیون
کا اور عمارت کرنا مسجد حرام کا مانند اُس کسی کے کہ ایمان لایا ہے ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے اور جہاد کیا ہے بیچ راہ اللہ تعالیٰ کے
برابر نہین ہین دونون فرقے نزدیک اللہ کے اور اللہ سیدھی راہ نہین دکھاتا ہے قوم ظالمون کو اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ ۝ جو کوئی کہ ایمان لائے ہین اور ترک وطن کیا ہے اور جہاد کیا ہے اللہ کی
راہ مین ساتھ مالون اور جانون اپنی کے بزرگ زیادہ ہین ازروے درجہ کے نزدیک اللہ کے اُنسے کہ عمارت مسجد کی اور پلانا حاجیون کا کرتے
ہین وہ گروہ وہی مطلب یاب ہین يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ
اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ بشارت دیتا ہے اُنکو پروردگار اُنکا ساتھ رحمت کے اپنی طرف سے اور ساتھ رضامندی کے اور ساتھ بہشتون کے کہ واسطے اُنکے
بیچ بہشتون کے نعمتین دائمی ہونگی ہمیشہ رہنے والے ہین بہشتون مین تحقیق اللہ نزدیک اُسکے ثواب بڑا ہے کہ نعمتین دنیا کی مقابل اسکے نہایت
حقیر ہین **فائدہ** روایت مین ہے کہ جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اجازت ہجرت کی ہوئی کہ مکے سے مدینے کو جاوین بعضے خوشی سے
مدینے کو گئے اور بعضون کو ماں باپون نے اور اقربا اور اہل وعیال نے قسمین دین کہ ہمکو نہ چھوڑو تم تفقت زن وفرزند کی سے ہجرت نہ کی آیت
نازل ہوئی کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَاۗءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَاۗءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَي الْاِيْمَانِ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝
اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم نہ پکڑو تم باپون اپنے کو اور بھائیون اپنے کو دوست اگر اختیار کرین کفر کو اوپر ایمان کے اور تمکو ترک وطن سے
باز رکھین اور جو کوئی دوست رکھیگا اُنکو تم مین سے اور اُنکے عمل کو پسند کریگا پس وہ گروہ وہی ظلم کرنے والے ہین **فائدہ** جس وقت یہ آیت
نازل ہوئی ہجرت نہ کرنے والون نے کہا کہ اب ہم اپنے قبیلے اور کنبے مین ہین اور سوداگری اور معاملت مین مشغول ہین اور وقت اپنا خوش
گذرانتے ہین اگر ہجرت کرینگے ہم لاچار جورو لڑکون کو اور سوداگری کو چھوڑنا پڑیگا اور ہم بیکس اور بے زر رہ جاوینگے آیت نازل ہوئی کہ
قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَاۗؤُكُمْ وَاَبْنَاۗؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ

اِلَیْکُمْ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَجِہَادٍ فِیْ سَبِیْلِہٖ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چھوڑنے والے ہجرت کو کہ اگر ہین ماں باپ تمھارے اور بیٹے تمھارے اور بھائی تمھارے اور عورتین تمھاری اور کنبا تمھارا اور مال تمھارا کہ کسب کیا ہے تمنے اُسکو اور سوداگری کہ ڈرتے ہو تم بے رونقی اور بند ہو جانے اُسکی سے اور مکان کہ پسند کرتے ہو تم اُنکو دوست زیادہ ہین طرف تمھارے اللہ سے اور پیغمبر اُسکے سے اور جہاد کرنا بیچ راہ اُسکی کے تو تربص کرو یہان تک فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰہُ بِاَمْرِہٖ وَاللّٰہُ لَا یَہْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ۝ پس انتظار کرو تم اور راہ دیکھو عذاب کی جب تک کہ لاوے اللہ حکم اپنا واسطے عذاب تمھارے کے اور اللہ سیدھی راہ نہین دکھاتا ہے گروہ بدکار حد سے باہر نکلنے والون کو **فائدہ** اِس آیت مین بڑا ڈر آتا ہے کہ اکثر آدمی دین اپنے کو زن اور فرزند اور مکانون اور سوداگری سے دوست تر نہین جانتے ہین اور لذتون دنیا کو اوپر دین کے اختیار کیا ہے لَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ فِیْ مَوَاطِنَ کَثِیْرَۃٍ وَّیَوْمَ حُنَیْنٍ اِذْ اَعْجَبَتْکُمْ کَثْرَتُکُمْ البتہ تحقیق مدد کی تمھاری اے مسلمانو اللہ نے بیچ لڑائیون بہت کے مانند روز بدر کے اور لڑائی بنی نضیہ اور بنی قریظہ کی اور روز احزاب کے اور حدیبیہ اور خیبر کے اور یاری کی تمھاری دن حنین کے کہ جنگل ہے درمیان مکے اور طائف کے کہ ہوازن اور ثقیف جمع ہوے تھے جسوقت تعجب مین ڈالا تمکو بہتایت تمھاری نے **فائدہ** بعد فتح مکہ کے ہوازن اور ثقیف نے جمع ہو کر قصد مسلمانون کا کیا خبر آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پونہچی سولہ ہزار آدمیون سے متوجہ اُنکے ہوے اور وہ چار ہزار تھے ایک نے اصحابون مین سے کہا کہ آج کے دن ہم مغلوب نہونگے کہ ہمارا لشکر بہت ہے اور اُنکا تھوڑا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات پسند کی اول شکست مسلمانون کی ہوئی فَلَنْ تُغْنِیَ عَنْکُمْ شَیْئًا وَّضَاقَتْ عَلَیْکُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّیْتُمْ مُّدْبِرِیْنَ ۝ پس کثرت تمھاری نے دور نہ کیا تمسے کسی چیز کو غلبے دشمن کے سے اور تنگ ہوگئی اوپر تمھارے زمین جنگل حنین کی باوجود کشادہ ہونے زمین کے پس پھرے تم بھاگتے ہوے پیٹھین موڑنے والے دشمن سے **فائدہ** روایت مین آیا ہے کہ تمام لشکر مسلمانون کا بھاگ گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چار آدمی رہگئے علیؓ اور عباسؓ اور ابوسفیانؓ بن حارث اور عبداللہ بن مسعودؓ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خچر کے اوپر سوار تھے کہ دُلدُل نام تھا مسلمان تمام بھاگ گئے اور دشمنون نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف مُنھ کیا آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خچر کو دشمنون کی طرف ہانکا اور حملہ کیا اور کہا کہ مین پیغمبر ہون جھوٹ نہین ہے اور مین بیٹا عبدالمطلب کا ہون عباسؓ لگام خچر کی پکڑے ہوے تھے اور ابوسفیان رکاب اُسکی خچر کو آگے نہ چھوڑتے تھے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درمیان دشمنون کے آدین اور اُسوقت کمال شجاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معلوم ہوتی تھی کہ ایسی لڑائی کے دن اوپر خچر کے سوار تھے کہ مقام کروفر کا تھا اور بذات شریف خود متوجہ کفار کے ہوتے تھے عباسؓ نے جو آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ چھوڑا کہ لڑائی کرین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عباسؓ کو کہا کہ اصحابون کو پکار تو عباسؓ کی آواز بلند تھی پکارا کہ اے بندوا اللہ کے یہ رسول اللہ ہین آواز عباسؓ کی سے اکثر آدمی پھرے اور قریب سو آدمیون کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جمع ہوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مٹھی خاک کی زمین سے اُٹھائی اور کافرون کی طرف پھینکی اور کہا کہ بھاگ جاؤ قسم ہے رب محمدؐ کی تمام کافرون کی آنکھون مین اور مُنھ مین خاک گئی پریشان ہوے اور شکست پڑی اور مسلمانون کے دلون نے آرام پکڑا ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰہُ سَکِیْنَتَہٗ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْہَا پس نیچے اُتارا اللہ نے آرام کو اوپر پیغمبر اپنے کے اور اوپر مسلمانون کے کہ آواز عباس کی سے جمع ہوے اور نیچے اُتارا اللہ نے لشکرون کو کہ تمنے نہ دیکھا تھا اُنکو اور وہ فرشتے تھے سفید کپڑے پہنے ہوے اور لال پگڑیان اور شملہ درمیان دوشانون کے چھوڑے ہوے اور عدد اُنکا سولہ ہزار تھا وَعَذَّبَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَذٰلِکَ جَزَآءُ الْکٰفِرِیْنَ ۝ اور عذاب کیا اللہ تعالیٰ نے کافرون کو اور وہی جزا تھی کافرون کی کہ بہت قتل ہوے اور چھ ہزار اولاد پکڑ آئی اور چوبیس ہزار اونٹ آئے اور نقد سونا اور روپا اور چالیس ہزار بکریان آئین ثُمَّ یَتُوْبُ اللّٰہُ مِنْ بَعْدِ ذٰلِکَ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ پس توفیق توبہ کی دیتا ہے اللہ پیچھے اِس لڑائی کے اوپر جس کسی کے کہ چاہتا ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے **فائدہ** بعضے ہوازن و ثقیف سے بعد لڑائی کے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین آئے اور مسلمان ہوے یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِہِمْ ہٰذَا اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم سوائے اسکے نہین ہے کہ مشرک نجس العین ہین اور پلید ہین ناپاکی عقائد کی

سے یا نجاستوں سے پرہیز نہیں کرتے ہیں یا غسل جنابت کا نہیں کرتے پس چاہیے کہ نزدیک نہ ویں مسجد حرام کے کہ کعبہ ہے بعد اس اتنے برس کے کہ دسواں برس تھا ہجرت سے امام اعظم کے نزدیک کافر حج اور عمرہ نہ کریں اور اندر مسجدوں کے آویں اور امام مالک کے نزدیک اندر تمام مسجدوں کے نہ آویں قیاس کرنا اوپر مسجد حرام کے امام شافعی کے نزدیک مسجد حرام میں نہ آویں اور مسجدوں کے اندر آویں **فائدہ** کنز العباد میں آیا ہے کہ کتا امام اعظم کے نزدیک نجس العین نہیں ہے اگر کنوئیں سے جیتا نکلے اور منہ اور مقعد اسکی پانی کو نہ لگی ہو کنواں پاک ہے کہ لعاب کتے کا نجس ہے اور مقعد الٹی ہوئی ہے کہ باطن اسکا ظاہر ہو گیا ہے اور باطن نجس ہے وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ اِنْ شَآءَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ اور اگر ڈرو تم محتاجگی سے پس قریب ہے کہ دولتمند کریگا اللہ فضل اپنے سے اگر چاہے گا تحقیق اللہ دانا با حکمت ہے **فائدہ** کفار موسم حج میں واسطے خرید و فروخت کے طعام اور لباس لاتے تھے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ کافروں کو مسجد سے منع کرو اور اگر ڈرتے ہو تم محتاجگی سے اللہ فضل اپنے سے غنی کریگا تمکو اور اللہ نے یہ وعدہ پورا کیا کہ اہل دو شہروں کے کہ بنالہ اور حریش تھے شہروں یمن کے سے مسلمان ہوئے اور سال کے والوں کے واسطے طعام اور لباس لاتے تھے یا تمام روئے زمین والوں کو حکم ہوا کہ اقسام نعمتوں اور تجارتوں کے مکے کو لیجایا کریں بعد ذکر کرنے قتل بت پرستوں کے قتل کرنا اہل کتاب کافر فرمایا کہ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ع قتل کرو تم اے مسلمانو اُنکو کہ ایمان نہ لاویں ساتھ اللہ کے اور نہ ساتھ دن قیامت کے ایمان لاویں اور حرام نہ کریں جس چیز کو حرام کیا ہے اللہ نے اور پیغمبر اُسکے نے شراب اور خوک سے اور قبول نہ کریں دین حق کو کہ اسلام ہے اُن لوگوں سے کہ دیے گئے ہیں کتاب کہ توریت اور انجیل ہے تا جبتک کہ اپنے ہاتھ سے کہ دیویں جزیہ کو اپنے ہاتھ سے یا نقد دست بدست دیویں اور اُدھاری کریں اور حالانکہ وہ ذلیل ہونے والے ہوں **فائدہ** اور جزیہ کھڑے ہو کر دیویں اور بیٹھیں نہیں بغیر تسلیمات کیے یا اُنسے جزیہ لیویں اور اوپر گردن کے گردنی ماریں یا ڈاڑھی سر وار جزیہ دینے والے کے ہاتھ میں پکڑ کر دونوں گالوں میں مارے اور جزیہ لینا یہود اور نصاریٰ اور آتش پرستوں سے ہے امام شافعیؒ کے نزدیک سوائے یہود و نصاریٰ کے جزیہ نہ لیویں بلکہ قتل کریں اور امام اعظمؒ کے نزدیک جزیہ تمام مشرکوں سے لیویں سوائے مشرکوں عرب کے کہ اُنکا قتل ہے اور جزیہ دولتمند کافر سے چار دینار ہیں اور درمیانہ سے دو دینار اور فقیر سے ایک دینار وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ۨ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ۭ اور کہا یہودیوں نے کہ عزیر بیٹا اللہ کا ہے اور کہا نصاریٰ نے کہ عیسیٰ بیٹا اللہ کا ہے عیسیٰ کو بیٹا خدا کا اسواسطے کہا تھا کہ بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے یا مردوں کو زندہ کرتے تھے اور اندھے اور کوڑھی کو چنگا کرتے تھے اور عزیرؑ کو بیٹا خدا کا اسواسطے کہا تھا کہ جسوقت بخت نصر بابلی نے بیت المقدس کو لوٹا اور خراب کیا اور توریت کو جلا دیا اور جسکو توریت یاد تھی قتل کیا اور باقیوں کو قیدی پکڑا عزیر بھی قیدیوں میں پکڑے گئے تھے بخت نصر ہلاک ہوا عزیر قید سے چھوٹ کر آتے تھے کہ شہر سایر آباد میں حق تعالیٰ نے سو برس تک موت دی بعد اُسکے جلایا کہ قصہ اُسکا سورۂ بقر میں مذکور ہے جسوقت عزیرؑ قوم کے پاس آئے قوم نے آزمایا توریت کے لکھنے اور پڑھنے سے پانچوں انگلیوں کے اوپر قلمیں باندھیں تھیں عزیر نے پانچوں انگلیوں سے تمام توریت یاد لکھدی قوم نے شبہ کیا کہ یہ توریت ہے یا نہیں پڑھنے والا اور پہچاننے والا توریت کا اُنمیں کوئی نہ تھا ایک شخص نے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے سُنا ہے کہ بخت نصر کے حادثہ میں توریت ایک باسن میں ڈال کر پہاڑ کے شگاف میں چھپائی تھی آدمی گئے اور توریت کو وہاں سے لائے اور جو کچھ عزیر نے یاد سے لکھا تھا مقابلہ کیا ایک حرف کا تفاوت نہ پایا تعجب میں ہوئے کہ بعد سو برس کے عزیرؑ نے توریت یاد لکھوادی خدا کا بیٹا ہے ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۭ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۔ وہ کہنا اُنکا ساتھ منہوں اُنکے کے ہے بے حقیقت اور بے اصل محض مشابہ کرتے ہیں قول اپنے کو قول اُن لوگوں کے کہ کفر کیا تھا آگے اُنسے کہ بنی مدلج تھے فرشتوں کو بیٹیاں اللہ کی کہتے تھے یا بعضے کافر عرب کے کہ خدا کو ابو اللات اور ابو العزیٰ کہتے تھے یعنی باپ لات کا اور باپ عزیٰ کا لعنت کیا اُنکو خدا نے کہاں پھرے جاتے ہیں راہ حق سے استفہام تعجبی ہے اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ پکڑا یہودیوں نے اور نصاریٰ نے عالموں

اور رہبان اپنے کو خدا اپنا کہ انکا کہنا مانتے ہین حرام کرنے حلال کے مین یا انکو سجدہ کرتے ہین سواے اللہ کے اور عیسیٰ بیٹے مریم کو خدا
پکڑا ہی ۝ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ اور حکم نہین کیے گئے مگر یہ کہ بندگی کرین خدا ایک کو نہین ہے کوئی
لائق خدائی کے مگر وہی ہی پاک ہی وہ جس چیز سے کہ شرک کرتے ہین يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـــُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ
الْكٰفِرُوْنَ ۝ چاہتے ہین یہودی اور نصاریٰ کہ بجھا دیوین نور اللہ کا کہ قرآن ہے ساتھ منھون اپنے کے بجھلانے سے اور انکار کرتا ہے اللہ اور نہین
چاہتا ہے مگر یہ کہ تمام کرے نور اپنے کو کہ اسلام کو قوت دیوے اگرچہ مکروہ جانین کافر پھر بیان تمام کرنے نور کا فرمایا کہ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ
بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝ اللہ وہ ذات پاک ہی کہ بھیجا ہے پیغمبر اپنے کو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ
قرآن کے اور دین حق کے کہ اسلام ہے تا یہ کہ غالب کرے دین اسلام کو اوپر تمام دینون کے اور انکو منسوخ کرے اور اگرچہ مکروہ جانین شرک کرنے
والے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے
ہو تم تحقیق بہت آدمی علما اور زاہد یہودیون کے سے البتہ کھاتے ہین مال آدمیون کے رشوت سے حکم مین اور بند کرتے ہین راہ اللہ کی سے کہ اسلام
نہ لاوین وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ اور جو کوئی کہ خزانہ جمع کرتے ہین سونے اور روپے
کو بخیلی سے اور خرچ نہین کرتے ہین سونے اور روپے کو اللہ کی راہ مین کہ زکوٰۃ نہین نکالتے ہین پس خوشخبری دے تو اے محمد صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم انکو ساتھ عذاب دکھ دینے والے کے بیان عذاب کا فرمایا کہ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ۭ
هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝ جس دن گرم کیا جاویگا اوپر ہونے روئی آگ دوزخ کی مین پس داغ دیا جاویگا اشرفیون اور روپون
سے ماتھون انکے کو کہ فقیر کو دیکھکر تیوری چڑھاتے تھے اور داغ دیا جاویگا پہلوون انکے کو اور پیٹھون انکی کو کہ فقیر کو دیکھکر پھیر لیتے تھے فرشتے
کہین گے یہ وہ خزانہ تمھارا ہے کہ جمع کیا تھا تمنے واسطے منفعت ذاتون اپنی کے اور تم زکوٰۃ نہ نکالتے تھے پس چکھو تم جو چیز کہ جمع کرتے تھے تم

فائدہ روایت مین ہے کہ عیدین اور بندگیان اہل کتاب کی اوپر مہینون چاند اور سورج کے تھین اور برس آفتاب کا تین سو ساٹھ دن کا ہوتا
ہے اور برس چاند کا تین سو چون دن کا ہوتا ہے پس ہر تین برس کے بعد ایک برس تیرہ مہینے کا ہوتا ہے اور حالانکہ عدد مہینون کا بارہ ہے پس
حق تعالیٰ نے اکثر اعمال اہل اسلام کے اوپر مہینون چاند کے رکھے ہین اور عدد مہینون کا آگے کی آیت مین بیان فرمایا کہ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ
اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ۭ تحقیق گنتی مہینون کی نزدیک اللہ کے کہ بسند ہی بارہ مہینے ہین لوح محفوظ کے لکھے ہوی جسدن سے کہ پیدا کیا ہے اللہ نے آسمانون کو اور زمین کو بارہ مہینون سے چار مہینے تعظیم کے ہین تین مہینے پے درپے ہین
ذیقعدہ ذی الحجہ محرم اور ایک اکیلا ہی رجب ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ ۣ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَاۗفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَاۗفَّةً ۭ
وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ یہ دین سیدھا ہی یعنی یہ حساب گنتی مہینون کا درست ہی پس ظلم نہ کرو تم اُن مہینون مین ذاتون اپنی کو گناہ کرنے سے کہ
گناہ کرنا ان چار مہینون مین جیسے گناہ کرنا کعبے مین ہی یا حالت احرام کی ہی اور قتل کرو تم مشرکون کو تمام انکو مہینہ حرام کا ہو یا غیر حرام کا ہو جیسے قتل
کرتے ہین مشرک تمکو مہینون مین اور جانو تم کہ تحقیق اللہ ساتھ پرہیزگارون کے ہی **فائدہ** روایت مین ہی کہ طبیعت اہل جاہلیت کی ہمیشہ اوپر قتل
کرنے اور لوٹنے کے خوگر تھی اور مہینون حرام کے مین قتل نہ کرتے تھے اور تین مہینے حرام کے جو پے درپے تھے تنگ ہو کر کہتے کہ تین مہینے پے درپے
قتل اور لوٹ کا چھوڑنا ہمکو برداشت نہین ہے آخر قلمس کنانی نے ایک حیلہ کیا کہ جو وقت موسم حج کا ہوتا پکارتا کہ اے گروہ عرب کے
خدا نے اس سال محرم کو حلال کیا ہے اور اسکے بدلے صفر کو حرام کیا ہے تمام آدمی سن لیتے دوسرے سال پھر پکارتا کہ خدا نے اس برس
محرم کو حرام کیا ہی اور صفر کو حلال کیا ہی حرمت مہینے کی تاخیر کرتے تھے اور اوپر ہر مہینے کے ہر سال مین چار مہینے حرام کے ٹھہرا لیتے تھے اور اس
ترتیب کو چھوڑ دیتے تھے اور اسکو نسی کہتے تھے یعنی تاخیر کرنا مہینے حرام کا اوپر ہر مہینے کے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اِنَّمَا النَّسِيْۗءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ ۭ يُضَلُّ بِهِ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّيُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّيُوَاطِـُٔوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَيُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ۭ سوا اسکے نہین ہے کہ تاخیر کرنا حرمت ایک مہینے کی اوپر مہینے دوسرے
کے زیادتی ہی کفر مین اوپر اسکے کہ جو چیز حرام کی ہی اللہ نے حلال کرنا اُسکا دوسرا کفر ہی گمراہ کیے جاتے ہین ساتھ اُس عمل کے وہ کوئی کہ کفر کیا ہی

النصف

زیادہ اوپر کفر کے حلال جانتے ہین تاخیر کرنا مہینون حرام کا ایک سال اور حرام جانتے ہین تاخیر کو ایک سال کو کہ جو حرام تھا اُسی کو حرام جانتے ہین تا یہ کہ موافقت کرین شمار اُس چیز کو کہ حرام کی ہے اللہ نے یعنی چار مہینے حرمت کے تمام سال مین مقرر کر لیتے ہین برخلاف فرمودہ خدا کے فَيُحِلُّوا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ زُيِّنَ لَهُمْ سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ پس حلال کر لیتے ہین واسطے موافقت شمار اُس چیز کے کہ حرام کی ہے اللہ نے بغیر مراعات اوقات کے آرایش دی گئی ہے واسطے اُنکے یعنی شیطان نے آرایش دی ہے واسطے عملون اُنکے کے اور اللہ سیدھی راہ نہین دکھاتا ہے قوم کافرون کو **فائدہ** جاہل عرب کے ہر سال چار مہینے تعظیم کے جانتے تھے کہ خلق کو زبان سے اور ہاتھ سے ایذا نہ دیتے تھے مسلمان لائق تر ہین اسکے کہ تمام مہینون برس کے خلق کو ایذا نہ دیوین **فائدہ** روایت مین ہے کہ سال نہم ہجرت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قصد لڑائی تبوک کا کیا تھا کہ روم والون سے لڑائی تھی ہو انہایت گرم تھی اور مدینے والے بسبب قحط سالی کے محتاج اور مفلس اور تنگ معاش تھے حکم الٰہی ہوا کہ اصحاب قصد تبوک کا کرین بعضے اصحابون نے بسبب دوری راہ کے اور کثرت دشمنون کے اور کم اسبابی کے اور گرمی ہوا کے سستی کی آگے کی آیت نازل ہوئی کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ ۭ وہ کونسی کہ ایمان لائے ہو کیا ہے تمکو جسوقت کہا جاتا ہے تمکو کہ باہر نکلو تم جہاد کرنے کو بیچ راہ اللہ کے بھاری ہو جاتے ہو تم طرف زمین کے سستی اور کاہلی سے مائل کرتے ہو تم طرف کھیتون اور میوون زمین کے کہ چھوڑنا پڑیگا اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ۝ آیا راضی اور خوش ہو گئے تم ساتھ زندگی دنیا کے ثواب آخرت کے سے یون نہ کرو تم پس نہین ہے پونجی اور فائدہ مندی زندگی دنیا کی بیچ مقابلے آخرت کے مگر تھوڑے حقیر اور ذلیل اور عقلمند بڑی چیز باقی رہنے والی کو ہاتھ سے نہین دیتا ہے واسطے تھوڑی چیز فنا ہونے والی کے اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۠ وَلَا تَضُرُّوْهُ شَيْـــًٔا ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اگر باہر نہ نکلو گے تم واسطے جہاد کے عذاب کرے گا تمکو اللہ عذاب دکھ دینے والا کہ دشمن کو اوپر تمھارے غالب کریگا یا اور کسی سبب سے تمکو ہلاک کریگا اور بدل کریگا اور قوم کو سوائے تمھارے کہ یمن والے اور فارس والے ہین اور ضرر نہ کرو گے تم اللہ کا کسی چیز کو اور اللہ اوپر سب چیز کے قادر ہے اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اور اگر مدد اور یاری نہ کرو گے تم پیغمبر کی پس تحقیق یاری کی اُسکی اللہ نے جسوقت باہر نکالا تھا اُسکو کافرون نے مکے سے درحالیکہ دوسرا دو کا تھا جسوقت وہ دونون بیچ غار کوہ ثور کے تھے یعنی آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق **فائدہ** اور وہ غار ہے اوپر بلندی کوہ ثور کے شہر منحہ سے طرف یمن کے مکے سے بائین طرف اور اُسوقت کوئی اُس جگہ نہ جاتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روز جمعرات کے عشرہ ربیع الاول کو مکے سے برفاقت ابوبکرؓ کے باہر آئے اور طرف غار کے متوجہ ہوئے رات کو وہان رہے دوسرے دن صبح کو کافر آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ڈھونڈھنے کو نکلے اور غار کی طرف آئے حق تعالیٰ نے اُسی رات کیکر کا درخت اوپر دروازے غار کے اُگایا اور جنگلی کبوترون کے جوڑے کو حکم کیا کہ وہان گھونسلا بنا کر انڈے دیوین اور مکڑی کو الہام ہوا کہ جالا اُس غار کے دروازے پر تنے کافر دروازے غار تک پہونچے حقیقت غار کی دیکھکر پھر گئے اور حضرت ابوبکر صدیقؓ آن حضرت صلعم سے کہتے تھے کہ اگر ایک کافر نیچے قدم اپنے کے نگاہ کرے ہمکو دیکھ لیوے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا گمان ہے تیرا اے ابوبکرؓ ساتھ دو آدمیون کے تیسرا اللہ ہے اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا جسوقت کہتا تھا پیغمبر واسطے یار اپنے کے کہ ابوبکر تھا غمگین نہو تحقیق اللہ ساتھ ہمارے ہے پس نیچے اُسکے اللہ نے آرام اپنا اوپر پیغمبر کے اور قوت دی اُسکو ساتھ لشکرون کے کہ تمنے نہ دیکھا تھا اُنکو حق تعالیٰ نے فرشتون کو بھیجا تھا کہ نگہبانی غار کی کرین وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ۭ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ اور گردانا اللہ تعالیٰ نے بات اُن لوگون کی کو کہ کفر کیا ہے نیچے زیادہ یعنی کلمہ کفر کو پست اور بے مقدار کیا ہے اور بات اللہ کی وہی بلند تر ہے اور اللہ غالب ہے باحکمت اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ باہر نکلو تم جنگ تبوک کو ہلکا ہونے والے اور بھاری ہونے والے یعنی سوار اور پیادے یا تندرست اور بیمار یا جوان اور بوڑھے یا فقیر اور تونگر یا ہتھیار بند اور بے ہتھیار اور جہاد کرو تم ساتھ مالون اور جانون اپنی کے اللہ کی راہ مین یہ تمکو بہتر ہے واسطے تمھارے اگر ہو تم کہ جانتے ہو بعضے منافق جنگ تبوک کو نہ نکلے تھے اور بہانے سے پیچھے

رہگئے آگے کی آیت نازل ہوئی کہ لوگان عرضا قریبا وسفرا قاصدا لاتبعوک ولکن بعدت علیھم الشقۃ اگر ہوتا مال دنیا کا نزدیک اور سفر سہانہ اور آسان ہوتا البتہ تابعداری کرتے منافق تیری اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ولیکن دور ہوگئی اوپر اُنکے راہ کہ مشقت سے قطع کرین اُسکو وسیحلفون باللہ لو استطعنا لخرجنا معکم یھلکون انفسھم واللہ یعلم انھم لکذبون ع ۱۲ اور قریب ہے کہ قسمین کھاوین گے منافق ساتھ اللہ کے جب لڑائی سے پھیرے گے تم کہ اگر طاقت رکھتے ہم نکلنے کی البتہ باہر نکلتے ہم ساتھ تمھارے اور رفاقت تمھاری کرتے ہم ہلاک کرتے ہین جھوٹی قسمون سے ذاتون اپنی کو اور لائق عذاب کے ہوتے ہین اور اللہ جانتا ہے کہ تحقیق وہ لوگ البتہ جھوٹ بولنے والے ہین عفا اللہ عنک لم اذنت لھم حتی یتبین لک الذین صدقوا وتعلم الکذبین معاف کرے اللہ تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا معاف کیا کسواسطے حکم دیا تونے اُنکو بیٹھے رہنے کا اور عذر اور حیلے اُنکے قبول کیے تونے جبتک کہ ظاہر ہوتے واسطے تیرے وہ کوئی کہ سچ بولا ہے اُنھون نے اور جانتا تو جھوٹ بولنے والے کو لایستاذنک الذین یؤمنون باللہ والیوم الاخر ان یجاھدوا باموالھم وانفسھم واللہ علیم بالمتقین حکم بیٹھے رہنے کا نہ مانگین گے تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کوئی کہ ایمان لاتے ہین ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے یہ کہ جہاد کرین ساتھ مالون اور جانون اپنی کے اور اللہ جانتا ہے پرہیزگارون کو انما یستاذنک الذین لا یؤمنون باللہ والیوم الاخر وارتابت قلوبھم فھم فی ریبھم یترددون سوا اسکے نہین ہے کہ حکم پیچھے رہنے کا مانگتے ہین تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کوئی کہ ایمان نہین لاتے ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے اور شک مین پڑگئے دل اُنکے حقیقت اسلام کی سے پس وہ بیچ شک اپنے کے حیران ہونے والے ہین ولو ارادوا الخروج لاعدوا لہ عدۃ ولکن کرہ اللہ انبعاثھم فثبطھم وقیل اقعدوا مع القعدین اور اگر چاہتے منافق باہر نکلنا جنگ تبوک کا البتہ تیار کرتے واسطے اُسکے سامان اور اسباب کو ولیکن مکروہ جانا اور پسند نہ کیا اللہ نے اُٹھنا اُنکا اس سفر مین پس باز رکھا اُن کو اللہ نے اور کاہلی اور سستی اُنکے دل مین ڈالدی اور کہا گیا کہ بیٹھو تم گھرون مین ساتھ بیٹھنے والون کے کہ عورتین اور لڑکے اور بیمار ہین جسوقت لشکر آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا متوجہ ہوا عبداللہ بن ابی سردار منافقون کا بھی ساتھ ایک جماعت منافقون کے باہر نکلا جسوقت لشکر لیکے آگے کو کوچ کیا جماعت اپنی لیکر پیچھے کو پھرا اور روگردانی کی یہ خبر آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی فرمایا کہ اگر اُسمین بہتری ہوتی ساتھ ہمارے چلتا احسان مانو تم کہ شر اُسکے سے چھوٹے تم آیت نازل ہوئی کہ لو خرجوا فیکم ما زادوکم الا خبالا ولا اوضعوا خلالکم یبغونکم الفتنۃ وفیکم سمعون لھم واللہ علیم بالظلمین اگر باہر نکلتے منافق درمیان تمھارے زیادہ نہ کرتے تمکو مگر رسوائی اور مکر اور البتہ دوڑتے درمیان تمھارے چغل خوری مین اور فساد کرتے آپس کے مین ڈھونڈتے منافق واسطے تمھارے فتنے اور فساد کو اور بیچ تمھارے جاسوس ہین اُن کے کہ خبر ہین تمھاری اُنکو پہنچاتے ہین اور اللہ جاننے والا ہے ساتھ ظالمون کے کہ منافق ہین لقد ابتغوا الفتنۃ من قبل وقلبوا لک الامور حتی جاء الحق وظھر امر اللہ وھم کرھون تحقیق البتہ ڈھونڈھا تھا منافقون نے فتنے کو آگے اس لڑائی سے جنگ حد کے دن کہ پریشانی تیری اور اصحابون کی چاہی تھی اور پھیرا تھا واسطے تیرے کامون کو کہ مکر اور حیلے تیرے باطل کرنے مین اُٹھائے تھے جبتک کہ آیا حق یعنی مدد تیری اور غالب ہوا کام اللہ کا کہ اسلام کی فتح ہوئی اور منافق کراہیت کرنے والے ہین تیری فتح کو اور غلبۂ اسلام کو **فائدہ** آن حضرت صلعم نے جد بن قیس منافق کو کہا تھا آیا رغبت ہے تجکو کہ ہمارے ساتھ لڑائی روم کو چلے تو اور وہان سے لونڈیان اور بندے خوبصورت پکڑے تو جد نے کہا کہ یا رسول اللہ صلعم تمام قوم جانتی ہے کہ مین عورتون کے اوپر مبتلا ہون روم کی عورتین خوبصورت دیکھون مین اور صبر مجکو نہ آوے اور فتنے مین پڑون مین مجکو تکلیف چلنے کی نہ دو آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تجکو اذن دیا آگے کی آیت نازل ہوئی کہ ومنھم من یقول ائذن لی ولا تفتنی الا فی الفتنۃ سقطوا وان جھنم لمحیطۃ بالکفرین اور بعضا منافقون سے وہ کوئی ہے کہ کہتا ہے حکم دے تو مجکو بیٹھنے کا لڑائی سے اور فتنے مین اور گناہ مین نہ ڈال تو مجکو خبردار ہو جاؤ فتنے مین پڑے منافق کہ لڑائی مین نہ جاتا ہے اور تحقیق دوزخ البتہ گھیرنے والی ہے کافرون کی ان تصبک حسنۃ تسؤھم وان تصبک مصیبۃ یقولوا قد اخذنا امرنا من قبل ویتولوا وھم فرحون اگر پہنچی ہے تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیکی کہ فتح بعضی لڑائیون کی ہو مانند فتح روز بدر کے غمگین کرتی ہے اُنکو نہایت حسد سے اور اگر پہنچی ہے تجکو مصیبت یعنی شکست اور

سختی جیسے احد کے دن کہتے ہین کہ تحقیق لی ہمنے احتیاط کام اپنے کی کہ دور اندیشی کی ہمنے کہ اس لڑائی مین نہ گئے ہم اور پھر جاتے ہین در حالیکہ خوش ہونے والے ہین خود پرستی سے قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ کہ تو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ہرگز نہ پونہچے گی ہمکو مگر جو چیز کہ لکھی ہے اللہ نے لوح محفوظ مین فتح اور شکست اور نفع اور ضرر سے وہی ہے کارساز ہمارا اور اوپر اللہ ہی کے چاہیے توکل کرین مؤمن کہ فائدہ توکل کا حاصل ہو نامرادون کا ہے قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ۭ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖٓ اَوْ بِاَيْدِيْنَا ۚ فَتَرَبَّصُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ۝ کہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ نہین انتظار کرتے ہو تم ساتھ ہمارے مگر ایک نیکی دو نیکیون کی یا فتح یا شہادت اور ہم بھی انتظار کرتے ہین ساتھ تمھارے ایک چیز دو چیز کی یہ کہ پونہچاوے تمکو اللہ عذاب نزدیک اپنے سے کہ جیسے حضرت جبرئیل علیہ السلام کی یا دھنسا زمین کا ہے یا پونہچاوے تمکو اللہ عذاب ساتھ ہاتھون ہمارے کے کہ قتل کرین ہم تمکو پس راہ دیکھو تم تحقیق ہم بھی ساتھ تمھارے راہ دیکھنے والے ہین **فائدہ** عبد بن قیس نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا تھا کہ میرا جلنا اس لڑائی مین مشکل ہے لیکن تمھارے لشکر کی مال سے مدد کرونگا مین آگے کی آیت نازل ہوئی کہ قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ۭ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جواب مین کہ خرچ کرو تم مال کو خواہش دل کی سے یا زبردستی سے ہرگز قبول نہ کیا جاویگا تمسے تحقیق تم ہو ایک قوم ایمان سے باہر نکلنے والی اور کافر سے قبول نہین ہے وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ۝ اور نہین ہے منع کیا انکو اس سے کہ قبول کیے جاوین خرچ کرنے آنکے مگر یہ کہ تحقیق انھون نے کفر کیا ساتھ اللہ کے اور ساتھ پیغمبر اُسکے کے اور نہین آتے ہین نماز کو مگر کہ وہ سستی اور کاہلی کرنے والے ہین بیمارون کی طرح اور نہین خرچ کرتے ہین مال کو مگر کہ وہ کراہیت کرنے والے ہین فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ پس تعجب مین نہ ڈالین تجکو اے محمد صلعم مال منافقون کے اور نہ اولاد اُنکی تعجب مین ڈالے سوائے اسکے نہین ہے کہ چاہتا ہے اللہ تاکہ عذاب کرے اُنکو ساتھ مال اور اولاد کے بیچ زندگی دنیا کے کہ محنت اور مشقت سے پیدا کرین اور نگاہ رکھین وارثون کے واسطے اور باہر نکلین روحین اُنکی بدنون سے درحالیکہ وہ کافر ہون اور موت اُنکی اوپر کفر کے ہو وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ۭ وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ ۝ اور قسمین کھاتے ہین ساتھ اللہ کے کہ تحقیق وہ البتہ تمسے ہین یعنی مسلمان ہین اور حالانکہ نہین ہین وہ تمسے کہ مسلمان نہین ہین چھپاتے ہین کفر کو کہ تم قتل نہ کرو اُنکو ولیکن منافق ایک قوم ہین کہ ڈرتے ہین تمسے لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْٓا اِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ ۝ اگر پاوین منافق کسی جاے پناہ کو قلعے سے یا چوٹی پہاڑ کی سے یا پاوین کسی غار کو پہاڑ مین یا کسی سوراخ کو کہ اُسمین گھسین البتہ متوجہ ہو وین طرف اُسکے تمھارے ڈر سے اور وہ سرکشی اور شتابی کرتے ہین مانند گھوڑے سرکش کے کہ تھنبائے سے نہین تھنبتا ہے **فائدہ** آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غنیمت کا مال بانٹتے تھے ابوالخواط منافق نے کہا کہ صاحب اپنے کو دیکھتے ہو کہ حق تمھارا بکریون کے چرواہون کو دیتا ہے اور جانتا ہے کہ عدل کرتا ہون مین آگے کی آیت نازل ہوئی کہ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ ۚ اور بعضا منافقون سے وہ کوئی ہے کہ عیب کرتا ہے تجکو بیچ بانٹنے مال صدقون کے اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ آیت ذوالخویصرہ کے حق مین آئی کہ سردار حاجیون کا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غنیمت حنین کی بانٹتے تھے واسطے الفت دلون کے نومسلمانونکو زیادہ دیتے تھے تاکہ اوپر اسلام کے قائم رہین یا سونا غیر خالص کہ حضرت علیؓ نے یمن سے بھیجا تھا آنحضرتؐ نے تمام سونا چار آدمیون کو دیا اشراف عرب نے اُنسے دلیری سے کہا کہ عدل کر اے پیغمبر خدا آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عذاب سخت ہے تجکو مین عدل نہ کرونگا تو اور کون کریگا حضرت علیؓ نے اُس قوم کو قتل کیا ہے جنگ نہروان مین فَاِنْ اُعْطَوْا مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَآ اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ ۝ پس اگر دیے گئے مال غنیمت کا موافق مرضی کے راضی اور خوش ہو گئے اور اگر نہ دیے گئے موافق مرضی کے ناگاہ وہ غصہ کرنے والے ناخوش ہوتے ہین وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۙ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗٓ ۙ اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ۝ اور اگر تحقیق منافق راضی ہوتے اُس چیز سے کہ دی ہو اُنکو اللہ نے اور پیغمبر اُسکے نے اور کہتے کہ کفایت ہے ہمکو اللہ قریب ہے اللہ کہ دیگا ہمکو اللہ فضل اپنے سے اور پیغمبر اُسکا دیگا تحقیق ہم طرف اللہ کے رغبت ع ۱۳

کرنے والے ہین انما الصدقٰت للفقرآء والمسکین والعملین علیہا والمؤلفۃ قلوبہم وفی الرقاب سوائے اسکے نہین ہے کہ مال زکوٰۃ کا واسطے فقیرون کے ہے اور غریبون کے امام اعظمؒ کے نزدیک فقیر وہ ہے کہ سوال نہ کرے اور مسکین وہ ہے کہ سوال کرے اور امام شافعیؒ کی نزدیک برخلاف اسکے ہے اور واسطے عمل کرنے والون کے اوپر اُسکے کہ جمع کرتے ہین مال زکوٰۃ کا اور تحصیل کرتے ہین اور واسطے اُنکے کہ الفت کیے گئے دل اُنکے کہ اسلام لائے ہین اور نیتین خالص نہین ہین اور مؤلفۃ القلوب اشراف عرب کے تھے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکو مال غنیمت حنین کے سے بہت دیا تھا مانند ابوسفیان اور عتبہ بن حصین اور اقرع بن حابس کے اور حصہ مؤلفۃ القلوب کا واسطے الفت کرنے دلون کے تھا اب اسلام غالب ہوا حصہ اُنکا ساقط ہوگیا اور مال زکوٰۃ کا بیچ غلامون کے دینا چاہیے یا غلام مول لیکر آزاد کرنا اور یا غلام مکاتب کی مدد کرنا اور غلام مکاتب وہ ہے کہ اپنے تئین صاحب اپنے سے آزاد کرداوے کہ مال قیمت اپنی کا ادا کرونگا مین وفی سبیل اللہ وابن السبیل فریضۃ من اللہ واللہ علیم حکیم اور مال زکوٰۃ کا بیچ قرضدارون کے ہے کہ مفلس ہوا اور قرض لیا ہوا اور گناہ مین خرچ نہ کیا ہو اور بیچ راہ اللہ کے کہ سپاہیون کو دیوین تا ہتھیار اپنے درست کرین یا پل بنانا اور سرا بنانے اور مسافر کو دیا چاہیے کہ مال اپنے سے دور پڑا ہو قرض کرنا ہے نزدیک اللہ کے سے اور اللہ جاننے والا باحکمت ہے **فائدہ** روایت مین ہے کہ جلاس اور رفاعہ اور سماک تینون منافق ظاہر مین ایمان لائے تھے اور دل اُنکا دشمنی آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سے خالی نہ تھا خلوت مین آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نالائق باتین کہتے تھے ایک نے کہا کہ خاموش رہو اگر محمدؐ سُنے گا تمام تم رسوا ہوگے منافقون نے کہا کہ محمدؐ کہان سُننے والا ہے جو چاہین سو کہین ہم اور اگر اُسکے روبرو قسم کھاوین گے ہم کہ ہمنے نہین کہا ہے وہ یقین کریگا آگے کی آیت نازل ہوئی کہ ومنہم الذین یؤذون النبی ویقولون ہو اذن قل اذن خیر لکم یؤمن باللہ ویؤمن للمؤمنین اور بعضے منافقون سے وہ کوئی ہین کہ آزار دیتے ہین پیغمبر کو اور کہتے ہین کہ وہ کان سننے والا ہے جو کچھ کہو سُن لیتا ہے کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کان سننے والا بہتر ہے واسطے تمھارے ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور بیچ ماننا ہے واسطے مومنون کے ورحمۃ للذین اٰمنوا منکم والذین یؤذون رسول اللہ لہم عذاب الیم اور وہ پیغمبر رحمت ہے واسطے اُنکے کہ ایمان لائے ہین تم مین سے اور کام تمھارے سب جانتا ہے اور جھوٹ بیچ تمھارے سے واقف ہے مہربانگی سے پردہ تمھارا فاش نہین کرتا ہے اور جو کوئی کہ آزار دیتے ہین پیغمبر خدا کے کو زبان سے یا بات سے واسطے اُنکے عذاب ہے دکھ دینے والا آخرت مین یحلفون باللہ لکم لیرضوکم واللہ ورسولہ احق ان یرضوہ ان کانوا مؤمنین قسم کھاتے ہین منافق ساتھ اللہ کے واسطے تمھارے اے مسلمانو تا یہ کہ راضی کرین تمکو اور حالانکہ اللہ اور رسول اسکا لائق تر ہے کہ راضی کرین اُسکو اگر ہین ایمان لانے والے الم یعلموا انہ من یحادد اللہ ورسولہ فان لہ نار جہنم خالدا فیہا ذلک الخزی العظیم آیا نہین جانتا ہے منافقون نے کہ تحقیق جو کوئی مخالفت کرتا ہے اللہ کی اور پیغمبر اُسکے کی پس تحقیق واسطے اُسکے آگ دوزخ کی ہے ہمیشہ رہنے والا ہے بیچ اُسکے وہی رسوائی بڑی ہے **فائدہ** روایت مین ہے کہ منافق آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ٹھٹھا کیا کرتے تھے اور بعضے منافق آرزو کرتے تھے کہ ہمکو سو کوڑے مارین تو بہتر ہے اس سے کہ کوئی آیت ہمارے حال مین آسمان سے آوے کہ اُس مین رسوائی ہماری زیادہ ہے آیت نازل ہوئی کہ یحذر المنفقون ان تنزل علیہم سورۃ تنبئہم بما فی قلوبہم قل استہزءوا ان اللہ مخرج ما تحذرون ڈرتے ہین منافق کہ نازل کی جاوے اوپر مسلمانون کے کوئی سورۃ آسمان سے کہ خبر دیوے اُنکو ساتھ اُس چیز کے کہ بیچ دلون منافقون کے ہے کفر اور نفاق سے کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ٹھٹھا کرو تم تحقیق اللہ ظاہر کرنے والا ہے اُس چیز کو کہ ڈرتے ہو تم اُس سے **فائدہ** روایت مین ہے کہ تبوک کی لڑائی مین ودیعت ابن ثابت ساتھ جماعت منافقون کے آگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چلتا تھا اور آپس مین کہتے جاتے تھے کہ دیکھو اُس مرد کو یعنی محمدؐ کو کہ چاہتا ہے کہ قلعے شام کے لیوے اور اُسکے محلون مین مکان اپنا بناوے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نور نبوت کے سے یہ بات معلوم ہوگئی عمار بن یاسر سے کہا فرمایا کہ اس قوم سے پوچھ کہ کیا کہتے تھے عمار بن یاسر نے پوچھا انکار کر گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آن کر عذر خواہی بیان کی کہ ہم بطریق باتون کے کہتے تھے جیسے مسافر آپس مین باتین کرتے جاتے ہین آیت نازل ہوئی کہ ولئن سالتہم لیقولن انما کنا نخوض ونلعب قل ابا للہ

ثلث

وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ اور اگر پوچھے تو اُنسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کیا کہتے تھے تم البتہ کہین گے کہ سوائے اسکے نہین ہم کہ ہم آپس مین
ہر طرح کی باتین کرتے تھے اور کھیلتے تھے ہم کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آیا ساتھ اللہ کے اور آیتون اُسکی کے اور پیغمبر اسکے کے ٹھٹھا کرتے ہو تم
اوران چیزون سے ٹھٹھا کرنا چاہیے لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَةً بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۝ عذر خواہی ع ۱۴
نہ کرو تم کہ جھوٹ ہے تحقیق کفر کیا تمنے پیغمبر کو طعنہ کرنے سے بعد ایمان اپنے کے اگر معاف کرینگے ہم ایک گروہ کی تقصیر تم مین سے عذاب کرین گے ہم
گروہ دوسرے کو بسبب اسکے کہ تحقیق وہ تھے گنہگار ہمیشگی نفاق کی سے اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ وقف لازم
عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ۔ مرد منافق کہ تین سو ہین اور عورتین منافق کہ ایک سو ستر تھین بعضے اُنکے بعضون سے ہین مانند ایک دوسرے
کے نفاق مین حکم کرتے ہین خلق کو ساتھ بدی کے کہ کفر اور جھٹلانا پیغمبر کا ہے اور منع کرتے ہین آدمیون کو نیکی سے کہ ایمان اور متابعت پیغمبر کی
ہے اور بند کرتے ہین ہاتھون اپنے کو خیرات اور صدقات سے نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ۔ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ بھول گئے اللہ تعالیٰ کو پس
بھول گیا اُنکو اللہ فضل اور رحمت اپنی سے تحقیق منافق وہی باہر نکلنے والے ہین دائرہ ایمان کے سے وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَ
الْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۙ وعدہ کیا ہے اللہ نے مردمنافقون کو اور عورتون منافقون
کو اور کافرون کو آگ دوزخ کا ہمیشہ رہنے والے ہین اُس آگ مین وہ آگ کفایت ہے اُنکو عذاب مین اور لعنت کی اُنکو یعنی دور کیا اُنکو اللہ نے رحمت
سے اور واسطے اُنکے عذاب دائمی ہے كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّاَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۭ مانند اُنکے ہو تم اے منافقو
کہ آگے تھے اگلے منافق سخت تر تمسے تھے از روے قوت کے کہ بدن اُنکے قوی تھے اور زیادہ تر تھے تمسے از روے مالون کے اور اولاد کے
فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ ۔ پس فائدہ مندی لی تھی اُنھون نے ساتھ نصیبے اپنے کے
لذتون دنیا کی سے اور مال اولاد سے پس فائدہ مندی لی تمنے ساتھ نصیبے اپنے کے جیسے فائدہ مندی لی تھی اُن لوگون نے کہ آگے تمسے سے ساتھ
نصیبے اپنے کے وَخُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوْٓا ۭ اُولٰۗىِٕكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ اور بیٹھے تھے وہ بیچ باطل کے
مانند اُسکے کہ بیٹھے ہو تم باطل مین وہ گروہ ناچیز ہو گئے عمل اُنکے دنیا مین کہ مال اور اولاد اُنکی کام نہ آئی اور آخرت مین کہ ثواب اُس سے حاصل نہوا
وہ گروہ وہی زیانکار دو جہان کے ہین اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۙ وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ وَاَصْحٰبِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكٰتِ ۭ
آیا نہین آئی ہو منافقون کو کہ لذت دنیا کی سے آخرت کو چھوڑا ہے خبر ان لوگون کی کہ آگے اُنسے تھی قوم نوح کی کہ طوفان سے غرق ہوئی اور خبر قوم
عاد کی کہ آندھی سے ہلاک ہوئی اور قوم ثمود کی کہ بھونچال سے ہلاک ہوئی اور قوم ابراہیم کی انتقام عذابون کے سے مبتلا ہوئی اور نمرود بیچھ سے
ہلاک ہوا اور نہین آئی خبر قوم شعیب کی اور خبر شہر اُلٹے ہوؤن کی کہ قوم لوط تھی اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا
اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ آئے تھے اُنکے پاس پیغمبر اُنکے ساتھ معجزون روشن کے پس نہ تھا اللہ کہ ظلم کرے اُنکو ہلاک کرنے مین ولیکن تھے وہ کہ ذاتون
اپنی کو ظلم کرتے تھے کفر اور جھٹلانے مین پیغمبرون کے مین وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ وقف لازم
الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ اور مرد مومن اور عورتین مومن بعضے اُنکے دوست بعضون کے ہین حکم کرتے ہین خلق کو ساتھ نیکی
کے اور فرمانبرداری ہے اور ایمان ہی اور منع کرتے ہین آدمیون کو بُرائی سے کہ کفر اور سرکشی ہے اور قائم رکھتے ہین نماز کو باشرائط اور دیتے ہین زکوٰۃ کو
وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اُولٰۗىِٕكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ اور فرمانبرداری کرتے ہین اللہ کی اور پیغمبر اُسکے کی سب چیزون
مین وہ گروہ قریب ہے کہ رحم کریگا اُنکو اللہ تحقیق اللہ غالب باحکمت ہے وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۭ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ وعدہ کیا ہے مسلمان مردون کو ع ۱۵
اور مسلمان عورتون کو بہشتین میوہ دار کہ جاری ہونگی نیچے اُنکے سے نہرین پانی کی ہمیشہ رہنے والی ہین بہشتون مین اور مکان پاکیزہ بیچ بہشتون
ہمیشگی کے اور رضامندی اللہ کی طرف سے بہت بڑی ہوگی بہشتون سے اور وہی مطلب یابی بڑی ہے کہ نعمتین بہشت کی بھی مقابلے اُسکے
حقیر ہونگی **فائدہ** حدیث مین واقع ہوا ہے کہ حق تعالیٰ فرماویگا اے بہشت والو کہین گے کہ لبیک ربنا و سعدیک فرماویگا کہ خوش ہوئے تم

کہینگے کہ کیا ہے ہمکو جو خوش نہو وین ہم اور حالانکہ بخشی ہے تو نے ہمکو وہ چیز کہ کسی کو نہین دی ہے خلق سے فرماویگا کہ مین راضی ہوا تمسے ہرگز اور پر تمھارے غصّہ نہ کرونگا معلوم ہوا کہ کوئی نعمت زیادہ خدا کی رضامندی سے نہین ہے یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ جَاھِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْھِمْ وَمَاْوٰھُمْ جَھَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ۝ اے پیغمبر جہاد کر تو کافرون سے اور قتل کر اُنکو اور منافقون سے جہاد کر الزام حجت سے اور ہمیشہ غصہ رہ تو اوپر اُنکے اور مکان اُنکا دوزخ ہے اور بُری بازگشت ہے دوزخ **فائدہ** روایت مین ہے کہ وقت تیاری جنگ تبوک کے جلاس بن سوید اوپر گدھے کے سوار ہو کر مسجد قبا سے مدینے کو آتا تھا واسطے بہکانے آدمیون کے اُس سفر سے کہا کہ جو چیز محمدؐ لایا ہے اگر برحق ہے ہم اُن گدھون سے کہ اوپر اُنکے سوار ہین بدتر ہین مصعب نے یہ بات سُنکر آن حضرت سے کہی آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جلاس کو روبرو مصعب کے بلایا اور پوچھا کہ تو نے کہا تھا جلاس نے قسم کھائی کہ مین نے نہین کہا مصعب نے مناجات کی کہ یا اللہ کوئی آیت نازل کر کہ میرا سچ معلوم ہووے آگے کی آیت نازل ہوئی کہ یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ مَا قَالُوْا وَلَقَدْ قَالُوْا کَلِمَۃَ الْکُفْرِ وَکَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِھِمْ وَھَمُّوْا بِمَا لَمْ یَنَالُوْا ۚ قسم کھاتے ہین منافق ساتھ اللہ کے کہ نہین کہی ہے وہ بات اور حالانکہ البتہ تحقیق کہا ہے اُنھون نے کلمہ کفر کا اور کافر ہو گئے بعد اسلام اپنے کے اور قصد کیا ساتھ اُس چیز کے کہ نہ پہنچے اُسکو کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مدینے سے باہر نکالین اور تاج بادشاہی کا اوپر سر عبداللہ بن ابی کے رکھین کہ سردار منافقون کا تھا وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىھُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ مِنْ فَضْلِہٖ ۭ فَاِنْ یَّتُوْبُوْا یَکُ خَیْرًا لَّھُمْ ۚ وَاِنْ یَّتَوَلَّوْا یُعَذِّبْھُمُ اللّٰہُ عَذَابًا اَلِیْمًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ۚ وَمَا لَھُمْ فِی الْاَرْضِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ اور دشمنی نہ کی منافقون نے پیغمبر سے مگر اسواسطے کہ دولتمند کر دیا اُنکو اللہ نے اور پیغمبر اُسکے نے فضل وکرم اپنے سے یعنی مدینے والے محتاج اور تنگ عیش تھے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنے سے برکتین اور غنیمتین بہت اُنکے ہاتھ آئین کہ تونگر ہو گئے پس سبب دشمنی آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تونگری ہوئی اور بعضون نے کہا ہے کہ غلام جلاس کا مارا گیا تھا آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بارہ ہزار درہم اُسکو دیے تو تونگر ہو گیا اور دو ہزار زیادہ اور دیے پس اگر توبہ کرینگے منافق نفاق سے بہتر ہوگا واسطے اُنکے اور اگر روگردانی کرینگے توبہ سے عذاب اُنکو کرے گا اللہ عذاب دردناک دنیا مین قتل سے اور آخرت مین جلانے سے اور نہوگا واسطے اُنکے تمام روے زمین مین کوئی کارساز اور نہ مددگار بعد نازل ہونے اس آیت کے جلاس نے توبہ کی اور مخلصون سے ہوا **فائدہ** روایت مین ہے کہ ثعلبہ انصاری کہ زاہدون اصحاب کا تھا آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کہ دعا میرے حق مین کرو کہ تونگر ہو جاؤن مین آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نصیحت کی کہ تونگری سے باز آ تو ہرگز نہ مانا آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی کہ اللہ اسکو مال دلخواہ دیوے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا قبول ہوگئی حق تعالیٰ نے اُسکو بکریون مین ایسی برکت دی کہ گرد مدینے کے واسطے اُنکے مکان نہ رہا جنگل مین جا رہا اور نماز جماعت کی سے محروم ہوا جمعے کو مدینے مین آتا تھا آخر وہ بھی موقوف ہوا عامل زکوٰۃ کا آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکے پاس بھیجا اور زکوٰۃ مانگی بسبب محبت مال کے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے سرکشی کی اور کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمسے جزیہ مانگتا ہے زکوٰۃ نہ دی آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر ہوئی صحابون نے تعجب کیا آگے کی آیت نازل ہوئی کہ وَمِنْھُمْ مَّنْ عٰھَدَ اللّٰہَ لَئِنْ اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِہٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَکُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ اور بعضا منافقون سے وہ کوئی ہے کہ عہد کیا ہے اللہ سے کہ البتہ اگر دیگا ہمکو فضل اپنے سے مال البتہ صدقہ اور زکوٰۃ دینگے اور البتہ ہو جاوینگے ہم نیکبختون سے فَلَمَّآ اٰتٰىھُمْ مِّنْ فَضْلِہٖ بَخِلُوْا بِہٖ وَتَوَلَّوْا وَّھُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ پس جسوقت دیا اُنکو اللہ نے مال بہت فضل اپنے سے بخیلی کی ساتھ اُسکے اور حق نہ دیا اور روگردانی کی زکوٰۃ دینے سے اور حالانکہ منافق ہمیشہ روگردانی کرنے والے ہین فَاَعْقَبَھُمْ نِفَاقًا فِیْ قُلُوْبِھِمْ اِلٰی یَوْمِ یَلْقَوْنَہٗ بِمَآ اَخْلَفُوا اللّٰہَ مَا وَعَدُوْہُ وَبِمَا کَانُوْا یَکْذِبُوْنَ ۝ پس پیچھے لایا اُنکے بخل اور زکوٰۃ اور نفاق کو بیچ دلون اُنکے کے کہ باقی رہیگا اُسدن تک کہ ملاقات کرینگے خبر اتفاق کی سے بسبب اُس چیز کے کہ خلاف کی تھی جو چیز وعدہ کی تھی اللہ کو صدقہ دینے اور صلاحیت سے اور بسبب اُس چیز کے کہ جھوٹ بولتے تھے اَلَمْ یَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ سِرَّھُمْ وَنَجْوٰىھُمْ وَاَنَّ اللّٰہَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ۝ آیا نہین جانا ہے خلاف کرنے والون وعدے کے نے کہ تحقیق اللہ جانتا ہے بھید اُنکا چھپا ہوا کہ قصد اوپر ہمیشگی نفاق اور خلاف وعدے کے ہے اور جانتا ہے اللہ سرگوشی اُنکی کہ یہ زکوٰۃ نہین ہے جزیہ ہے اور تحقیق اللہ جاننے والا ہے عیبون کا **فائدہ** روایت مین ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحابون کو اوپر خرچ اور مدد کرنے تیاری لڑائی تبوک کی رغبت دلائی تھی حضرت

صدیق اکبر تمام مال اور اسباب گھر کا لائے حضرت عمر آدھا مال لائے حضرت عثمان تین سو اونٹ مکمل مع اسباب لائے حضرت علی تین ہزار مثقال سونا آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائے عبدالرحمن بن عوف نے چالیس اوقیہ سونا اور چار ہزار درم حاضر کیے اور ہر ایک مانند عباس کے اور طلحہ اور سعد اور عبادہ کے مال کثیر لائے اور تمام مال آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو جمع کیا آخر کو عاصم ابن عدی دو ہزار اور چار سو سیر چھوارے لایا ابوعقیل انصاری کہ مفلس تھا چار سیر چھوارے لایا اور کہا کہ آج کی رات تمام شب پانی کنوین سے کھینچا تھا مین نے آٹھ سیر چھوارے مزدوری محکو ملے تھے چار سیر واسطے عیال کے رکھے مین نے اور چار سیر یہان لایا ہون مین آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اُسکے چھوارون کو اوپر تمام مال کے بکھیر دیو مین منافقون نے طعنہ کیا کہ عبدالرحمن اور عاصم نے مال اپنا برباد دیا اور خدا اور پیغمبر چار سیر چھوارون ابوعقیل کے سے بے پرواہ ہین لیکن چاہا اُسنے کہ اپنے تئین یاد دلاؤن آدمیون کو آگے کی آیت نازل ہوئی کہ اَلَّذِیْنَ یَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی الصَّدَقٰتِ وَالَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَیَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ وہ منافق کہ عیب کرتے ہین خواہش دل کی سے صدقہ دینے والون کو مومنون سے بیچ صدقون کے یعنی عبدالرحمن اور عاصم کو کہتے ہین کہ مال برباد دیا اور عیب کرتے ہین اُنکو کہ نہین پاتے ہین مگر مشقت اور محنت سے پیدا کیا ہوا مانند ابوعقیل کے بس ٹھٹھا کرتے ہین منافق اُنسے ٹھٹھا کریگا اللہ اُنسے کہ جزا ٹھٹھے کی دیگا اور واسطے اُنکے عذاب ہے دُکھ دینے والا **فائدہ** روایت مین ہے کہ عبداللہ نے کہ بیٹا عبداللہ بن ابی منافق کا کہ مخلص اور مطیع آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا باپ کی بیماری مین آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ میرے باپ کے واسطے استغفار کرو تم آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکی خاطر سے استغفار کیا آیت نازل ہوئی کہ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِیْنَ مَرَّةً فَلَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ۝ استغفار کرو تو واسطے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واسطے منافقون کے یا استغفار نکرو تو واسطے اُنکے اگرچہ استغفار کریگا تو واسطے اُنکے ستر بار پس ہرگز نہ بخشیگا اللہ اُنکو یہ قبول نہ ہونا استغفار کا بسبب اسکے ہے کہ تحقیق منافقون نے کفر کیا ہے ساتھ اللہ کے اور پیغمبر اُسکے کے اور اللہ سیدھی راہ نہین دکھاتا ہے قوم فاسقون کو فرح ع ۱۲ خوش ہوگئے پیچھے رہنے والے لڑائی تبوک کی سے ساتھ بیٹھنے اپنے کے خلاف پیغمبر خدا کے اور کراہیت کی اس سے کہ جہاد کرین ساتھ مالون اپنے کے اور جانون اپنی کے اللہ کی راہ مین اور کہا مسلمانون کو کہ باہر نہ نکلو تم بیچ گرمی دھوپ کے کہہ اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کہ آگ دوزخ کی سخت تر ہے از روے گرمی کے اگر ہوون منافق کہ سمجھین کہ دوزخ کی آگ مین جانا ہے ہمکو فَلْیَضْحَكُوْا قَلِیْلًا وَّلْیَبْكُوْا كَثِیْرًا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ۝ پس چاہیے کہ ہنسین منافق تھوڑا اور چاہیے کہ روویں بہت بدلہ دیگا اللہ اُنکو بدلہ دینا بسبب اُس چیز کے کہ کسب کرتے تھے نفاق اور بدخلقی سے یعنی قیامت کے دن ہنسین گے تھوڑا اور رووین گے بہت کہ خوشی نہوگی اور غم ہوگا فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِیَ اَبَدًا وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِیَ عَدُوًّا ؕ اِنَّكُمْ رَضِیْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِیْنَ ۝ پس اگر پھیرے تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ مدینے مین طرف ایک گروہ کے منافقون سے پس اذن مانگین منافق تجھ سے واسطے باہر نکلنے کے اور لڑائی مین پس کہہ تو کہ ہرگز باہر نہ نکلو تم ساتھ میرے ہمیشہ تک اور ہرگز قتال نہ کرو تم ساتھ میرے کسی دشمن سے تحقیق تم راضی ہوگئے ساتھ بیٹھنے کے پہلی بار پس بیٹھو تم ساتھ پیچھے رہنے والون کے مانند عورتون کے اور لڑکون کے **فائدہ** روایت مین ہے کہ سردار منافقون کا عبداللہ بن ابی بیمار ہوا آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار پرسی کو تشریف لیگئے اُس نے عرض کی کہ پیراہن اپنے بدن مبارک کا عطا کیجیے تاکفن میرا بناوین اور اوپر جنازے میرے کے نماز کیجیے اور دفن کرتے وقت حاضر ہوجیے اور دعا مغفرت کی میرے حق مین کیجیے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیراہن اپنا دیا اور اوپر جنازے کے حاضر ہوے اور چاہا کہ نماز پڑھین حضرت عمر خطاب نے بہت بیقراری کی اور منع کیا اور برائیان اُسکی یاد دلائین آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قصد کیا کہ نماز جنازے کی پڑھین حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوے اور آگے کی آیت لائے کہ وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ اور نماز جنازے کی نہ پڑھ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوپر کسی منافق کے اُنمین سے کہ مرجاوے ہمیشہ تک اور کھڑا ہو

تو اوپر قبر اُسکی کے دعا مانگنے کو یا استغفار کرنے کو تحقیق منافق کافر ہوگئے ساتھ اللہ کے اور پیغمبر اُسکے کے اور مر گئے جس حال مین کہ فاسق تھے ۝ ۸۴
یُعَجِّبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ اور تعجب مین نہ ڈالین تجکو مال اُنکے اور اولاد اُنکی سوائے اسکے نہین ہے کہ چاہتا ہے اللہ کہ عذاب کرے اُنکو ساتھ جمع کرنے اوزنگہبانی مال کے اور باہر نکلین روحین اُنکی بدنون سے جس حال مین کہ کافر ہون یعنی موت اُنکی اوپر کفر کے ہو وَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مِّنَ الْقٰعِدِيْنَ ۝ اور جسوقت کہ نازل کی جاتی ہے کوئی سورۃ قرآن کی یہ کہ ایمان لاؤ تم ساتھ اللہ کے اور جہاد کرو تم کافرون سے ساتھ پیغمبر اُسکے کے اذن مانگتے ہین تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منافق صاحب مال اور دولت کے اُنمین سے اور کہتے ہین کہ چھوڑ تو ہمکو اور ساتھ اپنے نہ لیجا تو کہ ہوویں ہم ساتھ بیٹھنے والون کے مانند عورتون اور لڑکون اور بیمارون کے رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝ راضی ہوگئے ساتھ اُسکے کہ ہوجاوین ساتھ پیچھے رہنے والون کے اور مہر کی گئی ہے اوپر دلون اُنکے کے سبب نفاق کے پس وہ نہین سمجھتے بزرگی جہاد کی لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ۡ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ لیکن پیغمبر نے اور جو کوئی کہ ایمان لائے ہین ساتھ اُسکے جہاد کیا ساتھ مالون اپنے کے اور جانون اپنی کے اور وہی گروہ واسطے اُن کے نیکیان دونون جہان کی ہین دنیا مین فتح اور مال غنیمت کا اور آخرت مین کرامت اور بہشت ہے اور وہی گروہ فتح پانے والے مطلب یاب ہین اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ تیار کیے ہین اللہ تعالیٰ نے واسطے اُنکے باغ بہشت کے کہ جاری ہین نیچے اُنکے سے نہرین ہمیشہ رہنے والی ہین بیچ اُنکے وہی مطلب یابی بڑی ہے وَجَاۗءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ اور آیا وقت متوجہ ہونے لڑائی تبوک کا عذر کرنے والے گنوارون عرب کے سے یعنی بنی اسد اور بنی عطفان کہ ہمارے پاس مال تھوڑا ہے اور کنبہ بہت ہے اور عامر بن طفیل نے عرض کیا کہ اگر ہم لڑائی کو جاوین بنی طی ہمارے اہل اور مواشی کو لوٹ لیجاوین عذر کرنے والے اس واسطے آئے تاکہ اذن دیا جاوے اُنکو بیٹھنے کا اور بیٹھ رہے جنھون نے جھوٹ بولا تھا اللہ سے اور پیغمبر اُسکے سے ایمان لانے مین مراد وہ منافق ہین کہ عذر خواہی کو بھی نہ آئے قریب ہے کہ پہونچیگا اُن لوگون کو کہ کفر کیا ہے اُنمین سے عذاب دُکھ دینے والا لَيْسَ عَلَي الضُّعَفَاۗءِ وَلَا عَلَي الْمَرْضٰى وَلَا عَلَي الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ مَا عَلَي الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ نہین ہے اوپر ناتوانون اور عاجزون کے اور نہ اوپر بیمارون کے اور نہ اوپر اُنکے کہ نہین پاتے ہین جو چیز کہ خرچ کرین گناہ کہ لڑائی مین نہ جاوین جسوقت نیکخواہی کرین واسطے اللہ کے اور پیغمبر اُسکے کے نہین ہے اوپر نیکی کرنے والون کے راہ غصہ اور ملامت کی سے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے وَّلَا عَلَي الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ۠ تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ۝ اور نہ گناہ ہے اوپر اُنکے کہ جسوقت آتے ہین تیرے پاس ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تاکہ سواری دے تو اُنکو کہتا ہے تو کہ نہین پاتا ہون وہ چیز کہ سوار کرون مین تمکو اوپر اُسکے پھر جاتے ہین آگے تیرے سے اور آنکھین اُنکی بہتی ہین آنسوون سے از روے غم کے اس سے کہ نہین پاتے ہین جو چیز کہ خرچ کرین **فائدہ** اس قوم کا نام بکائین ہے یعنی رونے والی اور وہ سات آدمی تھے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تھے اور کہا کہ ہمارا ارادہ جہاد کا ہے اور سواری ہمکو نہین ہے اگر سواری دیجیے تو ہم ساتھ چلین آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس سواری کوئی نہین ہے روتے ہوے آن حضرتؐ کے پاس سے باہر آئے عبداللہ بن عمرؓ اور عباسؓ اور حضرت عثمانؓ اُنکو سواری اور توشہ دے کر ساتھ لیگئے اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَي الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ اَغْنِيَاۗءُ ۚ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ ۙ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ سوائے اسکے نہین ہے کہ راہ غصے اور ملامت کی اوپر اُنکے ہے کہ حکم مانگتے ہین بیٹھ رہنے کا تجھ سے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور حالانکہ وہ دولتمند ہین اور سواریان اور اسباب موجود ہین راضی ہوگئے ساتھ اسکے کہ ہوویں ساتھ پیچھے رہنے والون کے مانند عورتون کے اور لڑکون کے اور مہر کی اللہ نے اوپر دلون اُن کے کے پس وہ نہین جانتے ہین آخر کار اپنا

الجزء ۱۱

يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ ۭ قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا

اللّٰہُ مِنْ اَخْبَارِکُمْ ؕ عذر خواہی کرینگے منافق طرف تمہارے جسوقت پھروگے تم لڑائی سے طرف اُنکے مدینے مین کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ عذر خواہی نہ کرو تم جھوٹی ہرگز سچا نہ جانین گے ہم تمکو تحقیق خبر دی ہے ہمکو اللہ نے خبرون اور احوالون تمہارے کی کہ کسواسطے تم نہ گئے اور قصد تمہارا کیا تھا وَسَیَرَی اللّٰہُ عَمَلَکُمْ وَرَسُوْلُہٗ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰی عٰلِمِ الْغَیْبِ وَالشَّہَادَۃِ فَیُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ شتاب دیکھتا ہے اللہ عمل تمہارے اور پیغمبر اُسکا دیکھتا ہے کہ نفاق سے توبہ کرتے ہو تم یا ثابت رہتے ہو اوپر اُسی کے پس پھیرے جاوگے تم قیامت کو طرف جاننے والے باطن اور ظاہر کے پس خبر دیگا تمکو ساتھ اُس چیز کے کہ عمل کرتے ہو تم چھپانے نفاق کے سے سَیَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ لَکُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَیْہِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْہُمْ ؕ فَاَعْرِضُوْا عَنْہُمْ ؕ اِنَّہُمْ رِجْسٌ وَّمَاْوٰىہُمْ جَہَنَّمُ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ ۝ قریب ہے کہ قسمین کھاوینگے منافق ساتھ اللہ کے واسطے تمہارے جس وقت پھروگے تم طرف اُنکے تا یہ کہ درگذر کرو تم اور طعنہ نہ دو تم اُنکو پس روگردانی کرو تم اُنسے اور درگذر کرو تم تحقیق وہ پلید ہین کہ طعنہ زنی سے ہرگز پاک نہونگے اور مکان اُنکا دوزخ ہے بدلہ دینا بسبب اُس چیز کے کہ کسب کرتے تھے یَحْلِفُوْنَ لَکُمْ لِتَرْضَوْا عَنْہُمْ ۚ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْہُمْ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَرْضٰی عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ ۝ قسم کھاتے ہین واسطے تمہارے تا یہ کہ راضی ہو جاؤ تم اُنسے پس اگر راضی ہو جاؤگے تم منافقون سے پس تحقیق اللہ راضی نہوگا قوم منافقون کی سے **فائدہ** بعد رجوع کرنے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عبداللہ بن ابی نے قسم کھائی کہ آیندہ سے کبھی سفر مین پیچھے نہ رہونگا الْاَعْرَابُ اَشَدُّ کُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجْدَرُ اَلَّا یَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ ؕ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ ۝ گنوار عرب کے سخت تر ہین از روے کفر کے اور نفاق کے اور لائق تر ہین اسکے کہ نہ جانین حدین اُس چیز کی کہ نازل کی ہے اللہ نے اوپر پیغمبر اپنے کے اور اللہ جاننے والا باحکمت ہے وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ یَّتَّخِذُ مَا یُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّیَتَرَبَّصُ بِکُمُ الدَّوَآئِرَ ؕ عَلَیْہِمْ دَآئِرَۃُ السَّوْءِ ؕ وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝ اور بعضا گنوارون عرب کے سے وہ کوئی ہے کہ پکڑتا ہے یعنی شمار کرتا ہے اُس چیز کو کہ خرچ کرتا ہے مال سے تاوان اور زیان اور انتظاری کرتا ہے ساتھ تمہارے گردشون زمانے کا کہ دورہ مسلمانون کا پھر جاوے اور مسلمان غالب ہو جاوین اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَیَتَّخِذُ مَا یُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰہِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ؕ اَلَآ اِنَّہَا قُرْبَۃٌ لَّہُمْ ؕ سَیُدْخِلُہُمُ اللّٰہُ فِیْ رَحْمَتِہٖ ؕ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ ع ۱۱ اور بعضا گنوارون عرب کے سے وہ کوئی ہے کہ ایمان لاتا ہے ساتھ اللہ کے دن قیامت کے مراد بنی مقرہین فرقہ جہینیہ سے یا عبداللہ ذی البجادین اور گروہ اُسکا اور گمان کرتے ہین اُس چیز کو کہ خرچ کرتے ہین جہاد مین اسباب نزدیکی خدا کا اور دعاؤن پیغمبر کا کہ صدقہ کرنے والون کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا دیتے تھے خیر اور برکت کی خبردار ہو جاؤ تحقیق صدقے اور خرچ اُن کے سبب نزدیکی اللہ کا ہے واسطے اُنکے قریب ہے کہ داخل کرے گا اُنکو اللہ بیچ رحمت اپنی کے کہ بہشت ہے مکان نزول رحمت کا تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُہٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْہُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ اور آگے ہو جانے والے پہلے مہاجرین سے کہ مکے سے ہجرت کرکے مدینے کو آئے تھے اور انصار سے کہ مدینے کے رہنے والے تھے اور جنھون نے پیروی کی اُنکی تا قیامت ساتھ ایمان اور بندگی کے خوش ہوا اللہ اُنسے اور بندگی اُنکی قبول کی اور وہ خوش ہوے اللہ سے کہ نعمت دوجہان کی اُنکو دی وَاَعَدَّ لَہُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَہَا الْاَنْہٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْہَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ اور تیار کیے ہین اللہ نے واسطے اُنکے باغ بہشت کے کہ جاری ہین نیچے اُنکے نہرین ہمیشہ رہنے والے ہین اُن باغون مین ہمیشہ تک لفظ ابدا کا تاکید ہے اسواسطے کہ باغ مین آدمی ہمیشہ نہین رہتا ہے سیر کی اور گھر کو چلا آیا بہشت کے باغ ایسے ہین کہ ہمیشہ اُسی باغ مین رہین گے اور باہر نہ نکلین گے وہی مطلب پائی بڑی ہے وَمِمَّنْ حَوْلَکُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ۛ وَمِنْ اَہْلِ الْمَدِیْنَۃِ ۛ مَرَدُوْا عَلَی النِّفَاقِ ۫ لَا تَعْلَمُہُمْ ؕ نَحْنُ نَعْلَمُہُمْ ؕ سَنُعَذِّبُہُمْ مَّرَّتَیْنِ ثُمَّ یُرَدُّوْنَ اِلٰی عَذَابٍ عَظِیْمٍ ۝ اور اُن لوگون سے کہ آس پاس تمہارے ہین گنوارون عرب کے سے منافق ہین مانند بنی اسلم اور اسجع اور غفار کے کہ کلمہ پڑھا تھا اور نماز روزہ کرتے تھے اور بعضے آدمیون مدینے کے سے بھی خوگر ہوے ہین اوپر نفاق کے اور پکے منافق ہین کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجود نبوت کے نہین جانتا ہی بھید دل اُنکے کو کہ چھپا رکھتے ہین ہم جانتے ہین اُنکو قریب ہے کہ عذاب کرینگے ہم اُنکو دوبار ایک بار دنیا کی رسوائی کا اور دوسری بار قبر کا پس پھیرے جاوینگے قیامت کو طرف عذاب بڑے کے کہ دوزخ ہی **فائدہ** روایت مین آیا ہے کہ دس آدمیون نے مخلصون اسلام کے سے بغیر عذر کے لڑائی سے پیچھے رہنا کیا تھا جسوقت آیتین

ع ۱۲ منافقین مدینہ

ڈرانے کی پیچھے رہنے والون کے حق مین نازل ہوئین خبر پاکر سات آدمیون نے اپنے تئین ستونون مسجد کے سے باندھکر قسمین کھائین کہ کوئی اُنکو کھولے سواے حکم خدا کے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لڑائی تبوک کی سے پھرنے کو تشریف لائے اور موافق عادت کے مسجد مین آئے اور اُنکو دیکھا فرمایا کہ کون ہین یہ صورت حال کی تمام عرض کی آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجکو بھی قسم ہی کہ ہرگز نہ کھولونگا اُنکو سواے حکم آلہی کے آیت نازل ہوئی کہ وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور دوسری قوم غیر منافقون کی نے کہ اقرار کیا پیغمبر کے روبرو ساتھ گناہ اپنے کے اور ملایا عملون نیک کو کے اور لڑائیان آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کی تھین اور دوسرے عمل بُرے کہ تبوک کی لڑائی سے پیچھے رہگئے شاید کہ خدا توبہ قبول کرے اوپر اُنکے تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے **فائدہ** بعد نزول اس آیت کے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اُنکو کھولین اُنھون نے واسطے شکرانہ آلہی کے تمام مال اپنے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر کیے کہ یا رسول اللہ ہمکو ان مالون نے دولت خدمت شریف کی سے محروم کیا تھا خدا کی راہ مین تصدق کیجیے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مال لینے کا حکم مجکو نہین ہے آیت نازل ہوئی کہ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ دے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مالون اُنکے سے زکوۃ فرض کہ پاک کرے تو اُنکو نجاست دوستی مال کی سے یا نجاست بخل کی سے اور زیادہ کرے تو اُسکو ساتھ زکوۃ لینے کے اور دعا کر تو اوپر اُنکے تحقیق دعا تیری آرام دل ہے واسطے اُنکے اور اللہ سننے والا دعاؤن کا اور جاننے والا نیتون کا ہے اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ آیا نہین جانا ہے توبہ کرنے والون نے یا جو توبہ نہین کرتے ہین کہ تحقیق اللہ وہی توبہ کو قبول کرتا ہی بندون اپنے سے اور لیتا ہی صدقے اُنکے یعنی قبول کرتا ہے اور تحقیق اللہ وہی توبہ قبول کرنے والا ہے مہربان اوپر توبہ کرنے والے کے وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَسَتُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اور کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ عمل کرو تم پس قریب ہی کہ دیکھا ہی اللہ عمل تمھارے کو نیک دیدے اور پیغمبر اُسکا اور مسلمان دیکھتے ہین اور قریب ہی کہ پھیرے جاؤگے تم طرف جاننے والے باطن اور ظاہر کے پس خبر دے گا تم کو ساتھ اُس چیز کے کہ عمل کرتے ہو تم **فائدہ** اوپر مذکور ہوا کہ پیچھے رہنے والے دس آدمی تھے سات نے اپنے تئین ستونون سے باندھا اور تین شخصون نے باندھا نہ تھا کہ کعب بن مالک اور ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیع تھے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آن کر اپنے گناہون کا اقرار کیا آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی اُنسے بولے نہین اور بات نہ کرے اور صحبت مین نہ بیٹھے اُنکی شان مین آگے کی آیت نازل ہوئی کہ وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ اور دوسرے پیچھے رہنے والون سے کہ ڈھیل دیے گئے ہین واسطے حکم اللہ کے اُنکے حق مین یا عذاب کرے اللہ اُنکو اور یا توبہ قبول کرے اوپر اُنکے اور اللہ جاننے والا باحکمت ہے **فائدہ** روایت مین ہے کہ بارہ منافقون نے مقابل مسجد قبا کے ایک مسجد ابو عامر راہب کے کہنے سے بنائی تھی اور ابو عامر اشرافون قبیلے خزرج کے سے تھا توریت اور انجیل کا علم جانتا تھا اور ہمیشہ صفت اور نعت آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدینے والون کے روبرو پڑھتا تھا جسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے مین آئے اور شہر واے اوپر جمال باکمال آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبتلا ہوے اور ابو عامر کی صحبت چھوڑ دی اُسکو حسد پیدا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انکار مین مشغول ہوا بعد جنگ بدر کے مدینے سے بھاگ کر کفار مکے سے ملا اور حنین کی لڑائی سے بھاگ کر ہرقل بادشاہ روم کے پاس گیا کہ روم سے لشکر بنا کر مسلمانون کی لڑائی کو آوے منافقون کو نامہ لکھا کہ مقابلے مسجد قبا کے اپنے محلے مین ایک مسجد بنا کرو جسوقت آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لڑائی تبوک کو تشریف لیچلے مسجد بنانے والون نے کہا کہ یا رسول اللہ ہم ضعیف ناتوان ہین ہمنے ایک مسجد بنائی ہی آپین نماز پڑھیے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اب متوجہ لڑائی کے ہین ہم پھرتے بار آوینگے جسوقت آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لڑائی سے پھرے اور قریب مدینے کے پونہچے مسجد والون نے پھر طلب کی حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوے اور آیت لاے کہ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰى وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ اور جنھون نے بنائی ہے مسجد واسطے ضرر دینے مسلمانون کے

اور واسطے قوت دینے کفر کے اور جدائی ڈالنے درمیان مومنون کے کہ مسجد قبا مین جمع ہوتے ہین اور واسطے انتظاری اُس کسی کے کہ لڑائی کی تھی اللہ سے اور پیغمبر اُسکے سے آگے بنانے مسجد کے سے کہ ابو عامر راہب ہوا اور البتہ قسم کھاتے ہین کہ نہین ارادہ کیا ہمنے مگر نیکی کا کہ نماز اور ذکر خدا ہے اور اللہ شاہدی دیتا ہے کہ تحقیق منافق البتہ جھوٹ بولنے والے ہین اپنی قسمون میں لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا ۚ لَمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَىٰ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَنْ تَقُومَ فِيهِ ۖ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا ۚ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ ۝ نہ کھڑا ہو تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیچ اُسکے کبھی نماز کو البتہ جو مسجد کہ بنا کی گئی ہے اوپر پرہیزگاری کے پہلے دن سے لائق تر ہے کہ کھڑا ہووے تو نماز کو بیچ اُسکے کہ مسجد قبا ہے اُس مسجد مین ایسے مرد ہین کہ دوست رکھتے ہین پاکیزہ ہونے کو اور اللہ دوست رکھتا ہے پاکیزگی کرنے والون کو **فائدہ** آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اول جو مدینے مین تشریف لائے محلہ قبا مین چودہ دن رہے اور بنیاد مسجد قبا کی ڈالی اور وہ اول مسجد ہے مدینے کی کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسمین نماز پڑھی ہے اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سنیچر کے دن اُس مسجد مین سوار یا پیادہ آتے تھے اور اُسمین نماز پڑھنا ثواب عمرے کا ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد قبا والون سے پوچھا کہ تم کیا پاکیزگی کرتے ہو کہ حق تعالیٰ نے تعریف تمھاری کی ہے جواب دیا کہ استنجے مین تین ڈھیلون کے پیچھے پانی لیتے ہین ہم اور جنابت سے سوتے نہین ہین أَفَمَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ تَقْوَىٰ مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ أَمْ مَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝ آیا جس کسی نے بنیاد ڈالی بنیاد دین اپنے کی اوپر پرہیزگاری اور ڈرنے کے اللہ سے اور اوپر رضامندی اُسکی کے بہتر ہے یا وہ کوئی بہتر ہے کہ بنیاد رکھی دین اپنے کی اوپر کنارے دریا کے کہ نیچے سے وہ کنارہ بسبب رَوُ پانی کے خالی ہو گیا ہے گرنے والا ہے کوئی دم کو پس گرا بنانے والا اُس مسجد کا آگ دوزخ کی مین اور اللہ سیدھی راہ نہین دکھاتا ہے قوم ظالمون کو لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِي بَنَوْا رِيبَةً فِي قُلُوبِهِمْ إِلَّا أَنْ تَقَطَّعَ قُلُوبُهُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ ہمیشہ ہوگی بنا اُنکی کہ بنا کی ہے اُنھون نے سبب شک اور نفاق کا مگر یہ کہ کٹ جاوین دل اُنکے کہ قتل ہو جاوین اور اللہ جاننے والا باحکمت ہے **فائدہ** روایت مین ہے کہ لیلۃ العقبہ کی رات پچھتر آدمیون نے مدینے مین آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی عبد اللہ بن رواحہ نے کہا کہ یا رسول اللہ شرط کر دو تم واسطے خدا کے اور واسطے اپنے جو چاہو آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے واسطے یہ شرط ہے کہ بندگی کرو اور شریک اُسکا نہ کرو تم اور محکم رکھو جس چیز سے کہ نگاہ رکھتے ہو تم جانون اور مالون اپنے کو اصحابون نے عرض کی کہ اگر ہم قائم رہین اوپر ان شرطون کے جزا ہماری کیا ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ جزا بہشت ہوگی انصار نے کہا کہ خرید و فروخت ہماری سودمند ہوئی ہرگز نہ پھرینگے ہم آگے کی آیت نازل ہوئی کہ إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۚ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ ۖ تحقیق اللہ تعالیٰ نے مول لیا ہے مومنون سے جانون اُنکی کو اور مالون اُنکے کو ساتھ اُنکے کہ واسطے اُنکے بہشت ہووے لڑائی کرین کافرون سے اللہ کی راہ مین پس مارین کافرون کو اور مارے جاوین اُنکے ہاتھ سے وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ ۚ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ ۚ وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ وعدہ دیا ہے اللہ تعالیٰ نے مومنون کو اوپر اس خریدنے کے وعدہ دینا سچ اور ثابت توریت اور انجیل اور قرآن مین اور کون بہت وفا کرنے والا وعدے اپنے کا اللہ سے ہو پس خوش ہو جاؤ تم ساتھ خریدار اور فروخت اپنے کے کہ بیچنا کیا ہے تمنے ساتھ اُسکے اور وہ بیچنا وہی مطلب یابی بڑی ہے التَّائِبُونَ الْعَابِدُونَ الْحَامِدُونَ السَّائِحُونَ الرَّاكِعُونَ السَّاجِدُونَ الْآمِرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللَّهِ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ۝ پھیرنے والے ہون توبہ کرنے والے ہین ہر دم بندگی کرنے والے تعریف خدا کی کرنے والے روزہ رکھنے والے یا سیر کرنیوالے طلب علم کو رکوع کرنے والے نماز مین سجدہ کرنیوالے حکم کرنیوالے ساتھ نیکی کے اور منع کرنیوالے برائی سے اور نگاہ رکھنے والے واسطے حدود اللہ کے کہ احکام ہین اور خوشخبری دے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مومنون کو **فائدہ** روایت مین ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعد زیارت قبر اپنی والدہ شریفہ کے روتے ہوئے فرمایا کہ مین نے حق تعالیٰ سے اذن مانگا تھا زیارت کرنے قبر اپنی والدہ کا زیارت کا حکم ہوا اور اذن مانگا واسطے اُسکے استغفار کرنے کا حکم نہوا آیت نازل ہوئی کہ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ۝ نہین لائق ہے واسطے پیغمبر کے اور واسطے اُنکے کہ ایمان لائے ہین یہ کہ استغفار کرین واسطے مشرکون کے اور اگرچہ ہو دین مشرک صاحب ناتے

کے بعد اُسکے کہ ظاہر ہوگیا اُنکو کہ تحقیق شرک دوزخ والے ہین **فائدہ** اور بعضون نے کہا ہو کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا ابوطالب کو مرض موت مین وعدہ کیا تھا استغفار کرنے کا بعد ناامید ہونے ایمان اُسکے کے جبوقت ابوطالب کی وفات ہوئی آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے استغفار شروع کی اصحابون نے دیکھا کہ آن حضرتؐ ابوطالب کے واسطے استغفار کرتے ہین ہم بھی واسطے باپ دادون اپنے کے استغفار کرین اور حالانکہ ابراہیم خلیل اللہ نے واسطے باپ اپنے کے استغفار کی تھی اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چچا کے واسطے لڑتے ہین آیت نازل ہوئی کہ پیغمبر کو اور مومنون کو روا نہین ہے کہ مشرکون کے واسطے استغفار کرین وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرٰهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَن مَّوْعِدَةٍ وَعَدَهَا إِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ عَدُوٌّ لِّلَّهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ ۚ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ اور نہ تھی استغفار ابراہیمؑ کی واسطے باپ اپنے کے مگر وعدے سے تھی کہ وعدہ کیا تھا ابراہیمؑ نے استغفار کا باپ اپنے کو یا آزر نے وعدہ کیا تھا ابراہیمؑ کو ایمان لانے کا استغفار ابراہیمؑ کی اسواسطے تھی پس جبوقت ظاہر ہوا ابراہیمؑ کو کہ باپ میرا دشمن ہی واسطے اللہ کے بیزاری کی باپ سے اور استغفار چھوڑ دی تحقیق ابراہیم بہت آہ کرنے والا تھا یعنی نرم دل برداشت کرنے والا تھا وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ حَتَّىٰ يُبَيِّنَ لَهُم مَّا يَتَّقُونَ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ اور نہین ہے اللہ کہ گمراہ کرے کسی قوم کو پیچھے اسکے کہ ہدایت کی ہے اُنکو جبتک کہ ظاہر کرے اللہ واسطے اُنکے جو چیز کہ پرہیز کرین اُس سے تحقیق اللہ ساتھ سب چیز کے دل آخر سے دانا ہے إِنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۖ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ تحقیق اللہ واسطے اُسی کے ہے بادشاہی آسمانون کی اور زمینون کی جلاتا ہے اور مارتا ہے اور نہین ہے واسطے تمھارے اے مسلمانو سوائے اللہ کے کوئی کارساز اور نہ مددگار لَّقَد تَّابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِن بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ البتہ تحقیق توبہ قبول کی اللہ نے اوپر پیغمبر کے کہ منافقون کو حکم دیا تھا پیچھے رہنے کا اور توبہ کی اللہ نے اوپر مہاجرین اور انصار کے وہ لوگ کہ تابعداری کی پیغمبر کی بیچ وقت تنگی کے پیچھے اسکے کہ قریب تھے کہ پھر جاوین دل ایک گروہ کے اُنمین سے پس توبہ قبول کی اللہ تعالیٰ نے اوپر اُنکے تحقیق اللہ تعالیٰ ساتھ اُنکے مہربان بخشنے والا ہی **فائدہ** لشکر تبوک کا نام جیش العسرت ہی یعنی لشکر تنگی کا کہ دس آدمیون کے پاس ایک اونٹ تھا سواری کو اور تمام روز مین ایک چھوارہ دو آدمی کھاتے تھے اور پانی پیدا نہ تھا کہ باوجود کم ہونے اونٹون کے اونٹ کو ذبح کرتے اور تراوت پیٹ اور آنتون اُسکے سے منھ اپنا تر کرتے تھے اور ہوا نہایت گرم تھی وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا ۚ حَتَّىٰ إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَن لَّا مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ اور اوپر اُن تینون کے کہ پیچھے ڈالے گئے تھے اور موقوف اوپر حکم خدا کے رہے تھے یہانتک کہ تنگ ہوئے اوپر اُنکے زمین باوجود کشادگی اپنی کے اور تنگ ہوئین اوپر اُنکی جانین اُنکی اور گمان کیا اُنھون نے کہ نہین ہے عصے اللہ کے سے کوئی جاے پناہ کی مگر طرف اُسی کے ہے پس توبہ کی اللہ نے اوپر اُنکے تا یہ کہ توبہ کرین تحقیق اللہ وہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے **فائدہ** پچاس دن کے بعد یہ آیت نازل ہوئی اور توبہ اُنکی قبول ہوئی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم ڈرو اللہ سے اور ہو جاؤ تم ساتھ سچ بولنے والون کے مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُم مِّنَ الْأَعْرَابِ أَن يَتَخَلَّفُوا عَن رَّسُولِ اللَّهِ وَلَا يَرْغَبُوا بِأَنفُسِهِمْ عَن نَّفْسِهِ نہین لائق ہی واسطے مدینے والون کے اور جو کوئی کہ آس پاس اُنکے ہین بادیہ نشینون سے یہ کہ پیچھے رہجاوین حکم پیغمبر خدا کے سے اور نہین لائق ہی کہ رغبت کرین ساتھ ذاتون اپنی کے ذات پیغمبر کی سے یعنی آپ آرام سے رہین اور پیغمبر تکلیفین اُٹھاوین **فائدہ** روایت مین ہو کہ ابوخیثمہ انصاری مدینے مین رہگیا تھا بعد چند روز کے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر کو گذرے اپنے گھر مین ایک دن آیا اور اُس روز نہایت گرمی دھوپ کی تھی اور دو جورو مین رکھتا تھا ہر ایک اپنے دیوانخانے مین بیٹھی تھی اور جھاڑو دیکر چھڑکاؤ کیا تھا اور کوزے ٹھنڈے تیار کیے تھے اور طعام لذیذ پکایا تھا ابوخیثمہ دروازے دیوانخانے کے پاس کھڑا ہوا اور اپنی عورتون کو دیکھا کہ یہ سامان کیا ہے کہا کہ روا ہوتا ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگل مین گرمی دھوپ کی سے حیران ہوین اور ابوخیثمہ سایے مین ٹھنڈا پانی اور کھانا لذیذ کھاوے اور اپنی عورتون کے ساتھ خوشی کرے قسم ہے اللہ کی کسی دیوانخانے مین آرام نہ کرونگا مین اور اس

ع ۱۴ ۱۳

کھانے سے ہرگز نہ کھاؤنگا میں جبتک کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ملوں پس کچھ اسباب لیا اور چلا منزل تبوک کو اور ساتھ لشکر کے ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَـُٔوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وہ واجب ہونا متابعت پیغمبر کا بسبب اسکے ہی کہ اگر پیغمبر کے ساتھ ہوتے نہ پونہچتی اُنکو پیاس اور نہ دُکھ اور نہ بھوک بیچ راہ اللہ تعالیٰ کے اور نہین روندتے ہین اپنے پاؤن سے یا گھوڑون کے سمون سے کسی زمین روندی گئی کو کہ زمین کافرون کی ہی کہ غصے مین لاوے کافرون کو اور نہین پونہچے ہین دشمن کسی پونہچنے کو فتح اور شکست سے مگر لکھا جاتا ہی واسطے اُنکے ساتھ اُنکے عمل نیک تحقیق اللہ ضایع نہین کرتا ہی مزدوری نیکی کرنے والون کی وَلَا يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً وَّلَا يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ اور نہین خرچ کرتے ہین کوئی خرچ کرنا چھوٹا اور نہ بڑا اور نہین کاٹتے ہین کسی زمین کو چلنے مین جہاد کی طرف مگر لکھا جاتا ہی واسطے اُنکے تا یہ کہ جزا دیوے اُنکو اللہ نیکتر اُس چیز کی کہ عمل کرتے تھے **فائدہ** جسوقت لڑائی سے پیچھے رہنے والون کے حق مین آیتین ڈرانے کی نازل ہوئین مومنون نے قصد کیا کہ آیندہ سے تمام لڑائی کو چلا کرین آیت نازل ہوئی کہ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ۝ اور نہین ہین مومن یعنی نہین لائق ہے مومنون کو کہ باہر نکلین لڑائی کو تمام پس کیون نہ باہر نکلا ہر فرقے سے اُنمین سے ایک گروہ اور باقی شہر مین رہتے تا یہ کہ سیکھین علم بیچ دین کے اور تا یہ کہ ڈراوین علم پڑھنے والے قوم اپنی کو جسوقت پھرین وہ لڑائی سے طرف اُنکے شاید کہ وہ ڈرین يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ غِلْظَةً وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو قتل کرو تم اُنکو کہ نزدیک تمھارے ہین کافرون یہود گرد مدینے کے سے یا روم اور شام والون سے اور چاہیے کہ پاوین کافر بیچ تمھارے غصے کو اور شجاعت کو اور جانو تم کہ تحقیق اللہ ساتھ پرہیزگارون کے ہے وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ اِيْمَانًا فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝ جسوقت نازل کی جاتی ہی کوئی سورہ قرآن کی پس بعضا منافقون سے وہ کوئی ہی کہ کہتا ہے ٹھٹھے اور انکار سے کہ کونسا تمھارا ہے کہ زیادہ کیا اُسکو اس سورۃ نے ایمان پس لیکن جو کوئی کہ ایمان لائے ہین پس زیادہ کیا اُنکو سورۃ نے ایمان اور وہ خوش ہونے والے ہین وَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ اور لیکن جو کوئی کہ بیچ دلون اُنکے کے بیماری نفاق کی ہے اور بعض اسلام کا ہی پس زیادہ کرتی ہی سورۃ اُنکو ناپاکی شک اور نفاق کی اور مر گئے حسد سے اور وہ کافر ہین اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝ آیا اور نہین دیکھتے ہین منافق کہ تحقیق وہ آزمائے جاتے ہین اقسام بلاؤن اور بیماریون سے بیچ ہر برس کے ایک بار یا دو بار پس توبہ نہین کرتے ہین نفاق سے اور نہ وہ نصیحت پکڑتے ہین وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ هَلْ يَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوْا صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ۝ اور جسوقت نازل ہوتی ہے کوئی سورۃ قرآن کی کہ اُسمین عیب منافقون کا مذکور ہووے دیکھتا ہی بعضا اُنکا طرف بعضے کے اشارے آنکھ کے سے ٹھٹھا کرنے کو اور آپس مین کہتے ہین کہ آیا دیکھتا ہے تمکو کوئی مسلمانون سے اگر مجلس سے باہر جاؤ تم جو دیکھتا ہو کوئی مسلمان پھر تو بیٹھے رہو اور نہین تو اُٹھ جاؤ پس پھر جاتے ہین مجلس پیغمبر کی سے پھیر دیا اللہ تعالیٰ نے دلون اُنکے کو سمجھے قرآن کے سے بسبب اسکے کہ تحقیق منافق ایسی قوم ہے کہ نہین سمجھتے حق کو لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ البتہ تحقیق آیا تمکو اے آدمیو پیغمبر ذاتون تمھاری سے سخت ہے اوپر اُسکے دُکھ مین رہنا تمھارا حرص مند ہی اوپر اسلام تمھارے کے ساتھ مومنون کے مہربان بخشنے والا ہے **فائدہ** اور بعضون نے لفظ عزیز کے اوپر وقف کیا ہے کہ صفت رسول کی ہی اور معنی علیہ ما عنتم کے یہ ہین کہ اوپر اُسکے ہے جو پیز کہ گناہ کرو تم وہ تمکو قیامت کے دن بخشوا لیگا کسی پیغمبر کو اللہ تعالیٰ نے دو نام اپنے نہین دیے ہین سوائے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ رؤف اور رحیم ہین فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝ پس اگر روگردانی کرین منافق مدد کرنے تیری سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس کہہ تو کہ کفایت ہے مجکو اللہ تعالیٰ شر تمھارے سے نہین ہے کوئی لائق خدائی کے مگر اللہ اوپر اُسی کے توکل کیا ہے مین نے اور کام اپنا اُسی کو سونپا ہے اور وہ پروردگار عرش بڑے کا ہے **فائدہ** اشارت ہے طرف کمال قدرت

اور نگہبانی حق تعالیٰ کی کہ عرش کو باوجود اس حکمت کے نگاہ رکھتا ہے کہ آٹھ ہزار ستون ہین اور تین لاکھ قاعدے ہین قاعدہ بمعنی پایہ کے ہے ایک قاعدے سے دوسرے قاعدے تک تین لاکھ برس کی راہ ہے اور تمام بھرے ہوے ہین فرشتون صف باندھنے والون سے جو ایسے عرش کو قدرت اپنی سے نگاہ رکھتا ہے مجکو بھی شر منافقون سے پناہ مین رکھے گا کہ نگہبان اور مددگار بندون کا ہے

سُوْرَةُ يُوْنُسَ مَكِّيَّةٌ　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　وَهِيَ مِائَةٌ وَسَبْعُ اٰيَاتٍ

منزل ۳

الٓرٰ یہ حروف مقطعہ نام ہی سورۃ کا اور بعضے کہتے ہین مراد اس سے یہ ہی کہ مین ہون اللہ بخشنے والا اور بحر الحقائق مین ہے کہ ہر حرف اشارہ ہے خدا کی طرف سے طرف پیغمبر علیہ السلام کے یعنی سوگند ہے ساتھ نعمت کے مجکو کہ اوپر تیرے ازل سے ہے اور ساتھ لطف میرے کے جو ساتھ تیرے ہے اور ساتھ مہربانی میری کے کہ خاص تیرے تئین ہیچ ابد کے ہے جواب قسم کا کیا ہی تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ یہ سورۃ آیتین قرآن کی ملی ہوئین اوپر حکمت کے ہین یا محکم ہین کہ ہیچ انکے شک اور اختلاف نہین ہے یا یہ کہ کوئی اوپر بدلنے اسکے کے قادر نہووے بت پرستون قریش کے نے اظہار انکار کرکے کہا تعجب ہے کہ اللہ نے اوپر خلائق کے آدمیون سے پیغمبر بھیجا اور وہ یتیمون ابوطالب کے سے ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ　آیا ہے خاص آدمیون کو تعجب وہ کہ ہم وحی کرتے ہین طرف ایک مرد کے جنس اُنکی سے اور مضمون وحی ہماری کا کیسا ہے کہ ڈرا تو آدمیون کو عذابون سے خدا کے اور خاص کیا خوشخبری کو ساتھ اہل ایمان کے اس واسطے کہ اہل کفر کو وہ صفت کہ سبب خوشخبری کی ہووے نہین ہے اور خوشخبری دے اُن لوگون کو کہ ایمان لائے ہین ساتھ اُسکے کہ خاص اُنکو ہے آگے چلنے والا نیک نزدیک پروردگار اُنکے کے یعنی ایمان اور طاعت اور کہتے ہین قدم صدق کہ ہیچ اُسکے زوال نہین ہے یا ایمان صادق ہے یا راضی ہونا اللہ کا یا دعا فرشتون کی ہیچ حق اُنکے کے یا عمل اچھے کہ آگے سے پہنچین یا ولد صالح کہ آگے اُنسے گذر گیا یا شفاعت کرنے والا صادق کہ مراد پیغمبر علیہ السلام ہین اور عین المعانی مین فرمایا ہے کہ حضرت پیغمبر علیہ السلام سے معنی قدم صدق کے پوچھے فرمایا کہ ہی شفاعتی توسلون بی الی ربکم یعنی یہ شفاعت میری وسیلے دارون میرے کو طرف پروردگار تمھارے کے اور مقرر ہے کہ گنہگارون تباہ روزگار کو کوئی وسیلہ واسطے بخشش کے برابر شفاعت آن حضرتؐ کے نہین ہے قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ　کہا کافرون نے بعد آنے پیغمبر کے تحقیق کہ یہ مرد البتہ جادو کرنے والا ظاہر ہے اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ　تحقیق پروردگار تمھارا اللہ ہے وہ اللہ کہ ساتھ قدرت بے عجز کے اور حکمت بے قصور کے پیدا کیا آسمانون کو اور زمینون کو کہ بزرگ تر پیدائش دنیا کی سے ہین ہیچ اندازے چھ دن کے دنون دنیا کے سے پس غالب ہوا اوپر عرش کے کہ مخلوق اعظم ہے بناتا ہے کام دونون جہانون کے اوپر خواہش حکمت کے نہین ہے کوئی شفاعت کرنے والا دن قیامت کے مگر پیچھے حکم دینے اللہ کے سے کہ اُسکو حکم دیوے شفاعت کرنے کا پس اس کلام سے معلوم ہوا کہ شفاعت بتون کی کہ بت پرست کہتے ہین سب غلط ہے وہ اللہ کہ موصوف ساتھ صفت پیدا کرنے کے اور تدبیر کے ہے پروردگار تمھارا ہے نہ سوائے اُسکے پس اُسکو ساتھ یگانگی کے بندگی کرو تم آیا نصیحت نہین پکڑتے ہو یا فکر نہین کرتے ہو کہ لائق عبادت کے وہ ہے نہ بت تمھارے اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا　وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا　اِنَّهٗ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ　طرف اُسکے ہے بازگشت تم سب کی پس تیار رہو جواب سوال اُسکے کو وعدہ دیا تمکو اللہ نے وعدہ دینا سچا تحقیق کہ اللہ نے پیدا کیا پہلی بار خلق کو پس پھیرے مرنے کے زندہ کرے خلق کو اور مقصود پیدا کرنے سے اور پھر جلانے سے ثواب اور عذاب ہو جیسے فرمایا تو جزا دیوے اُنکو کہ ایمان لائے ہین اور عمل اچھے کیے ہین ساتھ عدل اپنے کے یا بدلہ کرے اُنکو ساتھ عدل اُنکے کے یعنی ساتھ رعایت اُس عدل کے کہ ہیچ کا مون کے ہووے یا ساتھ ایمان اُنکے کے اس واسطے کہ ایمان عدل قوی ہے اور مقابلہ ایمان کے شرک ظلم بڑا ہے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ　اور وہ لوگ کہ کافر ہوے خاص اُنکو ہی پینا پانی گرم دوزخ کے سے کہ جسوقت پیوین انتڑیان اُنکی ٹکڑے ٹکڑے

ہووین اور ہم نکو ہووے عذاب دکھ دینے والا کہ تفاوت نہ پاوے بسبب اسکے کہ تھے ساتھ خدا اور رسول کے کفر کرتے تھے هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ۭ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ اللہ وہ ذات پاک ہے کہ ساتھ قدرت کاملہ کے کیا آفتاب کو صاحب روشنی کا اور چاند کو صاحب نور کا علما اوپر اسکے ہین کہ اگر روشنی ذاتی ہووے ضیا ہے اگر عارضی ہووے نور ہے اور **انوار** مین لایا ہے کہ اس آیت مین تنبیہ ہے ساتھ اسکے کہ آفتاب بالذات روشن ہے اور چاند عارضی روشنی رکھتا ہے اور تقدیر کیا ہے یعنی اندازہ کیا ہے ہر ایک اسکے کو یعنی چاند اور سورج کو منزلین اوپر آسمان کے اور مشہور زیادہ یہ ہے کہ اندازہ کیا آفتاب کو منزلین اٹھائیس کہ مشہور ہین اور چاند کو اندازہ آٹھ پہر کا کہ قطع منزل کرتا ہے تو جانو تم شمار برسون کا اور تو جانو تم حساب وقتون کا مہینے اور دنون سے بیچ معاملون اپنے کے نہین پیدا کیا اللہ نے جو کچھ کہ مذکور ہوا مگر ساتھ حق کے اور کہتے ہین یا اس جگہ بمعنی لام کے ہے یعنی مگر واسطے بیان قدرت کے روشن کرتا ہون مین یا بیان کرتا ہے اللہ نشانیون قدرت اپنی کو واسطے اس گروہ کے کہ جانتے ہین یعنی آسمین اندیشہ کرتے ہین اور اس سے نفع لیتے ہین اِنَّ فِي اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ ۝ تحقیق کہ بیچ آنے جانے رات کے اور دن کے پیچھے ایک دوسرے کے یا مخالفت انکی مین روشنی اندھیری سے اور بیچ اس چیز کے کہ پیدا کی ہے اللہ نے بیچ آسمانون کے اور زمینون کے البتہ نشانیان ہین اوپر موجود ہونے بنانے والے کے اور وحدانیت اسکی کے خاص اس گروہ کو کہ ڈرین عقوبت احوال کے سے اور خاتمہ کامون کے سے یعنی حال اول و آخر کے سے اندیشہ کرین اور رسوائی حشر کی سے ڈرنے والے ہووین اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۝ تحقیق وہ لوگ کہ امید نہین رکھتے ہین دیدار ہمارے کو یعنی منکر ہین آخرت کو کہ جگہ دیدار کی ہے اور خوش ہووین ساتھ زندگانی دنیا کے اور پسند کیا اسکو اور آرام پکڑا ساتھ اسکے یعنی ہمت اپنی کو اوپر لذتون فانی کے مصروف کیا اور لذتون بہشت کی سے اور لذتون ہمیشگی کی سے غافل ہوے یا یہ کہ بیچ دنیا کے ساکن ہوے اس طرح کہ گویا ہرگز مہمان سے رحلت نہ کرینگے اور نہ جانا کہ ہر دم اور ہر لحظہ ہاتھ اجل کا نقارہ کوچ کا بجاتا ہے وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۝ اور وہ لوگ کہ وہ آیتون کتاب ہماری سے یا دلیلون صنعت ہماری سے بیخبر ہین اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ وہ گروہ کہ یاد کیا گیا جگہ رہنے انکے کی آگ دوزخ کی ہے بسبب اس چیز کے کہ کسب کرتے تھے اسکو گناہون سے یعنی کفر اور شرک اور نفاق سے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ ۚ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ اور تحقیق وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین اور کیے ہین کام اچھے راہ دکھلاویگا انکو پروردگار انکا بیچ آخرت کے ساتھ نور ایمان انکے کے ساتھ راہ بہشت کے یا بسبب ایمان کے انکو راہ دکھلاویگا ساتھ چلنے اس راہ کے کہ پہنچانے والی حقیقت کی ہووے جاری ہین نیچے محلون اسکے سے نہرین پانی کی بیچ باغون نعمت کے دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ پکارنا بہشتیون کا خاص اللہ کو بیچ بہشت کے اسوقت کہ جو کچھ آرزو انکی ہووے مانگین وہ ہے کہ کہین ساتھ پاکی کے یاد کرتے ہین ہم تیرے تئین اے بار خدایا اور یہ ذکر واسطے لذت اٹھانے کے ہووے نہ واسطے عبادت کے اور جب یہ کلمہ کہین جو کچھ خواہش انکی ہووے حاضر ہووے نزدیک اسکے اور درود انکا اپس مین بیچ بہشت کے یا درود اللہ کا یا درود فرشتون کا اوپر انکے سلام ہووے وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اور آخر دعا انکی وہ ہووے کہ کہین سب تعریفین خاص اللہ کو ہین کہ پروردگار عالمون کا ہے اور کہتے ہین جب مسلمان بہشت مین داخل ہووین اور انوار عظمت کا اور بزرگی اس درگاہ کی دیکھین زبان ساتھ تعریف اللہ کے اور تسبیح فرشتون کے کھولین اور فرشتے یا اللہ اوپر انکے سلام کہین اور ساتھ طرح طرح کی کرامات کے اور بلندی مقامون کے خوشخبری دیوین اور البتہ لذت تسبیح اور حمد کی انکے تئین سب لذتون بہشت کی سے زیادہ پسند آوے **عین المعانی** مین لایا ہے کہ ایک نے پردہ نشینون حرم محترم حضرت رسالت پناہ علیہ السلام کے سے بند ایک قیدی کا ڈھیلا کیا اور وہ قیدی بھاگا حضرت رسالت پناہ سنے وہ خبر پاکر اوپر اس بند کھولنے والے کے نفرت کی خدائے تعالیٰ نے آیت بھیجی وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ اور اگر شتابی کرے اللہ واسطے آدمیون کے بیچ قبول کرنے دعاے بد کے جیسے دوڑنا انکا ہے ساتھ شتابی قبول کرنے دعا اچھی کے البتہ دور کیا جاوے طرف انکے وقت مقرر انکا اور ہلاک ہووین یعنی ہم اگر دعا برائی کی ساتھ انکے شتابی

قبول کرین جیسے دعا بھلائی اُنکی کی قبول کرتے ہین ہم وہ شتابی ہلاک ہووین حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے خدا پکرتا ہون مین نزدیک تیرے ایک عہد کہ خلاف نہ فرماوے تو اُس عہد مین کہ تحقیق مین آدمی ہون پس جس مومن کو کہ خفا کرون مین یا گالی دون مین یا لعنت کرون مین یا مارون مین اُسکو بیچ حق اُسکے کی دعاے خیر کرا ور سبب پاکی اُسکی کا کرگنا ہون سے اور وسیلہ قرب کا کردن قیامت کے ساتھ اُسکے تقرب کرے بیچ درگاہ تیری کے بعضے تفسیر والون نے کہا ہو کہ کافر ساتھ اُترنے عذاب کے شتابی کرتے تھے یہ آیت آئی کہ ہم بیچ اُس عذاب کے کہ وہ مانگتے ہین شتابی نہین کرتے ہین فَنَذَرُ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ۝ پس چھوڑین ہم اُن لوگون کو کہ اُمید نہین رکھتے دیدار ہمارے کی یعنی ساتھ قیامت کے ایمان نہین لاتے بیچ بے راہی اُنکی کے مہلت دیتے ہین ہم اُنکو بیچ گمراہی کے سرگردان جاتے ہین وَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنبِهِ أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا ج اور جسوقت پہونچے ساتھ آدمی کے سختی اور دکھ مراد کافر مطلق ہین یا ولید بن مغیرہ یا عتبہ بیٹا ربیعہ کا اور ہر تقدیر جب سختی اُسکو پہونچے بلاوے ہمکو ساتھ اخلاص کے اُسوقت کہ تکیہ کیا ہووے اوپر پہلو اپنے کے یعنی پڑا ہوا ہووے بچھونے پر اُس دکھ سے یا بیٹھا ہوا یا کھڑا غرض جس حال مین ہووے دعا مانگے ہم سے فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ مَرَّ كَأَن لَّمْ يَدْعُنَا إِلَىٰ ضُرٍّ مَّسَّهُ ۚ كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ پس جسوقت دور کرین ہم دُکھ اور سختی اُسکی واسطے اخلاص اُسکی کے بیچ دعا کے جاوے اوپر اُسی راہ کے کہ تھا کفر سے یا پھر طرف دعا کے رجوع نہ کرے گویا کہ اُسنے نہین بلایا ہمکو واسطے دور کرنے دُکھ کے کہ پونہچا اُسکو اسی طرح زینت دی ہے واسطے حد سے گذرنے والون کے اُس چیز کو کہ عمل کرتے ہین وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا الْقُرُونَ مِن قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوا وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ وَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ۝ اور البتہ تحقیق کہ ہلاک کیا ہمنے اہل قرنون کو آگے تمسے اے مکے والو اسوقت کہ ستم کیا اُنھون نے ساتھ جھٹلانے پیغمبرون کے اور حالانکہ آئے تھے ساتھ اُنکے پیغمبر اُنکے ساتھ حجتون روشن کے یا معجزون ظاہر کے اور نہ تھے وہ کہ ایمان لاتے اگر ہلاک نہوتے اور جیتے رہتے جیسے کہ انکو جزا دی ہمنے ساتھ ہلاک اُنکے کے واسطے جھٹلانے پیغمبرون کے اسی طرح جزا دیونگے ہم گروہ مشرکون کو مکے کے رہنے والون سے کہ جھٹلاتا پیغمبر ہمارے کا کرتے ہین ثُمَّ جَعَلْنَاكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ مِن بَعْدِهِمْ لِنَنظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ۝ پس گردانا ہمنے تمکو اے گروہ کہ محمد ساتھ تمھارے مبعوث ہین جانشین گذرے ہوؤن کا بیچ زمین کے پیچھے قرنون سے کہ ہلاک ہوے تو دیکھین ہم کہ کیونکر عمل کروگے تم بھلائی اور برائی سے تو ساتھ تمھارے موافق عملون تمھارے کے معاملہ کرین ہم تحقیق بدلے نیکی کے نیکی اور بدلے بدی کے بدی ✱ جز آئینہ فعل ست گوئی ✱ کہ دردی ہر چہ کردی می نماید ✱ اگر کردی نکوئی نیک بینی ✱ وگر بد کردہ بد بیشت آید ✱ اور بیچ حدیث کے ہے کہ بعضے کافرون قریش کے نے کہا ساتھ حضرت رسالت پناہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کہ ایک آیت لاکہ سادات عرب کو بندگی لات اور عزّیٰ کی سے باز نہ رکھے اور برائی بتون کی اُسمین نہووے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا ائْتِ بِقُرْآنٍ غَيْرِ هَٰذَا أَوْ بَدِّلْهُ ۚ اور جب پڑھی جاوین اوپر مشرکون کے ہماری آیتین یعنی قرآن بیچ اُس حال کے کہ واضح ہو کہین وہ لوگ کہ امید نہین رکھتے پونہچنے سے ساتھ ہمارے یا نہین ڈرتے وعدے ہمارے سے یعنی مشرک بعد سننے قرآن کے کہتے ہین خاص پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ لا قرآن سوائے اسکے اوپر ہمارے پڑھتا ہے تو یا بدل کر قرآن کو یعنی جگہ آیت عذاب کی آیت رحمت کی رکھا اور غرض اُنکی وہ تھی کہ آنحضرت تابعداری خواہش اُنکی کی کرین اور وہ اُنکو الزام کرین اللہ نے فرمایا قُلْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِن تِلْقَاءِ نَفْسِي ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ ۖ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں ہے مجکو کہ بدل کرون مین قرآن کو آگے دل اپنے کے سے یعنی خود بخود قدرت نہین رکھتا مین کہ قرآن کو بدل کرون اور اس مین کمی زیادتی سے داخل کرون مین تابعداری نہین کرتا مین مگر اُس چیز کو کہ وحی کی جاتی ہے طرف میرے حق تعالیٰ کی طرف سے بغیر کمی زیادتی کے تحقیق کہ مین ڈرتا ہون اگر گنہگار رہون مین پروردگار اپنے کا ساتھ بدل کرنے قرآن کے عذاب دن بڑے کے سے کہ قیامت ہے قُل لَّوْ شَاءَ اللَّهُ مَا تَلَوْتُهُ عَلَيْكُمْ وَلَا أَدْرَاكُم بِهِ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِ ۖ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر چاہتا اللہ نہ پڑھتا مین جو کچھ کہ اُترا ہے اوپر تمھارے اور نہ تمکو جاننے والا کرتا اللہ ساتھ قرآن کے پس اثر فضل اور رحمت اُسکے کا ہے کہ مجکو حکم کیا ساتھ پڑھنے کے اور تمکو دانا کیا ساتھ سمجھنے اُسکے کے پس تحقیق کہ دیر کی مین نے درمیان تمھارے عمر بڑی کہ مراد چالیس برس ہین آگے اُترنے قرآن کے سے یعنی بیچ مدت

کے کہ پیغمبر نہ تھا مجھ میں قرآن پڑھتا تھا اور نہ تم دانا تھے ساتھ اُسکے آیا پس کیوں نہیں دریافت کرتے تم کہ وہ کوئی کہ چالیس برس درمیان تمھارے رہا اور علم نہ پڑھا ہووے اور ساتھ کسی عالم کی صحبت نہ کی ہووے وہ کلام اوپر تمھارے پڑھتا ہو کہ صاف گو عرب کے فصاحت اُس کلام کی سے حیران ہین البتہ بیچ اس صورت کے تامل چاہیے کرنا کہ وہ شخص کہ جاہل محض ہووے قرآن جیسا کلام کیونکر بناوے یعنی قرآن معجزہ رسالت کا اور وسیلہ لالت کا ہے مضمون آیت گذری ہوئی کا ہے کہ مین جھوٹ نہین جوڑتا اوپر اللہ کے بیچ تغیر تبدیل کرنے قرآن کے اور تم جھوٹ جوڑتے ہو کہ قرآن کو کلام میرا جانتے ہو فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ پس کون ہے ظلم کرنے والا زیادہ اُس سے کہ بہتان کرے اور جھوٹ جوڑے اوپر اللہ کے جھوٹ گویا جھٹلاوے آیتون اُسکی کو اور ساتھ اُن آیتون کے کافر ہووے تحقیق کہ نجات نہ پاوین گنہگار یعنی کافر وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ اور پوجتے ہین سوائے اللہ کے اُس چیز کو کہ نقصان پونہچاوے اوپر اُن کے اگر عبادت اُسکی چھوڑ دیوین اور نہ فائدہ پونہچاوے ساتھ اُنکے اگر سب وقت پرستش اُسکی کرین سوا اسطے کہ اللہ اُنکے پتھر ہین اور پتھر اوپر پونہچانے نفع اور نقصان کے قدرت نہ رکھین اور حالانکہ اللہ چاہے کہ قدرت عذاب ثواب دینے کی رکھتا ہووے تو بندے ساتھ پانے نفع کے اور دور ہونے نقصان کے اُسکو بندگی کرین اور کہتے ہین بندے بتون کے کہ یہ بُت شفاعت کرنے والے ہمارے ہین نزدیک اللہ کے یعنی دنیا کے کامون مین شفاعت ہماری کرتے ہین اور خدا سے درخواست کرتے ہین تو مشکلین ہماری آسان ہوتی ہین اور اگر بالفرض بعد مرنے کے اُٹھنا ہووے اور قیامت بھی ہووے موافق اعتقاد مسلمانون کے خدا سے درخواست کرین اور عذاب سے چھڑا دین قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ کہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آیا خبر کرتے ہو تم اللہ کو ساتھ اُس چیز کے کہ نہین جانتا بیچ آسمانون کے اور نہ بیچ زمین کے یعنی کہتے ہو تم کہ خدا کو شریک ہین اور شفاعت بتون کی ثابت کرتے ہو اور اللہ کہ جاننے والا ہے سب علم کا اسکو نہین جانتا پس معلوم ہوا کہ شریک نہین ہے اور شفاعت نہووے گی پاک ہے اللہ تعالیٰ اور بلند ہے اُس چیز سے کہ وہ شریک اُسکو رکھتے ہین وَمَا كَانَ النَّاسُ اِلَّآ اُمَّةً وَّاحِدَةً اور نہ تھے آدمی مگر ایک گروہ یعنی متفق اوپر دین اسلام کے بیچ زمانہ آدم علیہ السلام کے یا بعد واقع ہونے طوفان کے کہ سوائے نوح علیہ السلام کے اور اہل کشتی کے کوئی نہ تھا یا متفق تھے اوپر کفر کے بیچ زمانہ پیغمبر ہونے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فَاخْتَلَفُوْا ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيْمَا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝ پس اختلاف کیا بسبب رسولون کے یعنی بعضے ایمان لائے اور بعضے کافر رہے یا عرب اوپر دین اسمٰعیل علیہ السلام کے ایک تھے پس اختلاف کرنے والے ہوے بسبب عمرو بن لحی کے کہ احکام جاہلیت کے اُسنے نکالے تھے اور نہ کلمہ ہے کہ آگے پکڑے ہی پروردگار تیرے سے یعنی حکم ازلی واقع ہوا ہی ساتھ تاخیر عذاب کے وگرنہ البتہ حکم کیا جاتا درمیان اُنکے بیچ اُس چیز کے کہ وہ اختلاف کرتے تھے یعنی عذاب آتا اور باطل جاننے والے ہلاک ہوتے اور بیچ جاننے والے رہتے وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ اور کہتے ہین زبون جاننے والے آیتون کے یعنی مشرک مکے کے کیون نہ اُتارا گیا اوپر محمد کے معجزہ پروردگار اُسکے سے اُن معجزون سے کہ ہم طلب کرتے ہین فَقُلْ اِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا ۚ اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۝ پس کہہ تو اے محمد جواب مین اُنکے کہ اُترنا آیتون کا غیب ہے اور بے شبہہ سوائے اسکے نہین ہے کہ علم غیب کا خاص اللہ تعالیٰ کو ہے پس تم انتظار کرو تحقیق کہ مین بھی ساتھ تمھارے انتظار کرنے والون سے ہون تو دیکھون مین کہ عذاب اوپر تمھارے آوے یا آیتین کہ مانگتے ہو تم واقع ہوون وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ اِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِيْٓ اٰيَاتِنَا ؕ اور جس وقت چکھاوین ہم آدمیون کو یعنی اہل مکے کو تندرستی پیچھے بیماری کے کہ پونہچی ہووے اوپر اُنکے یا کشایش بعد تنگی کے اور قحط کے جب دیکھے تو اُنکو ایک مکر ہے بیچ آیتون ہماری کے یعنی طعن کرین بیچ آیتون کے اور مکر کرین بیچ حق پیغمبر کے لائے ہین کہ اہل مکہ سات برس بیچ بلا قحط کے گرفتار تھے جس وقت رحمت الٰہی نے اُس بلا کو دور کیا ساتھ برائی کلام الٰہی کے اور قصد حضرت رسالت پناہی کے مشغول ہوے حق تعالیٰ نے فرمایا قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا ؕ اِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ۝ کہہ تو اے محمد کہ اللہ شتاب زیادہ تر ہے بیچ پونہچانے جزا مکر کے ساتھ تمھارے ہے یعنی پہلے ظاہر ہونے مکر تمھارے کے ساتھ آنے عذاب کے اوپر تمھارے حکم کریگا تحقیق کہ بھیجے ہوے ہمارے یعنی فرشتے نگہبان لکھتے ہین جو کچھ کہ اندیشہ کرتے ہو تم مکر سے اور پیچھے اُسکے کہ تدبیر پوشیدہ تمھاری فرشتون

ہمارے سے چھپی ہوئی نہین ہے اوپر ہمارے کب پوشیدہ رہے گی اور مضمون اس کلام کا ثابت کرنے والا بدلے کا ہے هُوَ الَّذِيْ يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ حَتّٰٓى اِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ ۚ وَجَرَيْنَ بِهِمْ بِرِيْحٍ طَيِّبَةٍ وَّفَرِحُوْا بِهَا جَآءَتْهَا رِيْحٌ عَاصِفٌ وَّجَآءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اُحِيْطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ وہ اللہ وہ ذات پاک ہے کہ چلاتا ہے اور قدرت راہ چلنے کی دیتا ہے تمھارے تئین بیچ خشکی کے ساتھ چارپائے کے جیسے گھوڑا اور اونٹ اور بیچ تری کے ساتھ سواری خشک کے جیسے ناؤ تو جسوقت تک ہوتم بیچ کشتی کے اور کشتیان جاتی ہین ساتھ اُن لوگون کے کہ بیچ اُنکے ہین ساتھ باؤ اچھی کے کہ آہستہ چلے اور خوش ہوئے وہ ساتھ اُس باؤ کے اور ناگاہ آوے اوپر اُس کشتی کے آندھی کہ دریا کو بیچ شور کے لاوے اور آوین ساتھ اُنکے امواج دریا کی ہر مکان سے یعنی چپ وراست اور آگے پیچھے کشتی کے سے اور یقین کرین وہ کہ گھیرا ہے بلاؤن نے خاص اُنکو سب طرف سے بلاوین اور دعا کرین اللہ کو ساتھ دور کرنے اُس بلا کے بیچ اُس حال کے کہ پاک کرنے والے ہووین دین کو واسطے اللہ کے یعنی ڈرسے دین اپنا خالص کرین اور دانائی اصلی ظاہر ہووے اور عارضہ نفسانی اور شیطانی دور ہووے اور کہین لَئِنْ اَنْجَيْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝ اگر ہمکو نجات دیوے تو ان ہولون سے اور بلاؤن سے البتہ ہووین ہم شکر کرنے والون سے خاص نعمت نجات کو فَلَمَّآ اَنْجٰىهُمْ اِذَا هُمْ يَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ ۙ مَّتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۡ پس جسوقت چھڑاوے اُنکو اُس چیز سے کہ ڈرتے ہین جب دیکھے تو اُن کو ستم کرتے ہین بیچ زمین کے اور دوڑتے ہین اوپر اُن ہی کامون کے کہ تھے اوپر اُسکے شرک اور فساد سے تاکید ہے بغیر حق کا لفظ یعنی فساد اُنکا بغیر حق ہے اے آدمیو سوائے اسکے نہین ہے کہ ستم تمھارا اوپر نفسون تمھارے کے ہے یعنی وبال اُسکا تمھاری طرف پھرنے والا ہے ع ہر کہ او بدمی کند بے شبہہ باخود میکند ۞ فائدہ مندی زندگانی دنیا کی ہے یعنی ستم اور بیدادی تمھاری دو تین روز کی منفعت ناپائداری ہے لذت اُسکی شتاب گذر جاوے اور عقوبت اُسکی ہمیشہ رہے ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ پس طرف ہمارے بازگشت تمھاری ہے بیچ قیامت کے پس خبر کرون مین تمکو ساتھ اُس چیز کے کہ ہوتم عمل کرتے اور مناسب اُسکے جزا دونگا اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ ۭ حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَآ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ ۙ اَتٰىهَآ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ۭ سوائے اسکے نہین ہے مثل زندگی دنیا کے بیچ شتاب جانے کے مانند پانی کے ہے یعنی مینھ کے کہ ہمنے نیچے بھیجا اُسکو آسمان سے یا ابر سے پس ملے ساتھ اُس پانی کے گھانس اُگی ہوئی زمین سے اُس چیز سے کہ کھاتے ہین آدمی مانند اناجون کھانے کے اور میوون کے اور اُس چیز سے کہ کھاتے ہین چارپائے مانند گھانس کے اُسوقت تک کہ پکڑا اُس زمین نے لباس اپنا اور آراستہ ہوئی ساتھ محصولون گوناگون کے آدمیون رنگارنگ کے اور یقین کیا اُس زمین والون نے یہ کہ وہ قادر ہین اوپر کاٹنے گھانس اور چنے میوون کے ناگاہ آیا ساتھ اُس زمین کے عذاب ہمارا یعنی حکم ہمارا ساتھ خرابی اُسکی کے پھونچا رات کو یا دن کو پس کردانا ہمنے اُس کھیتی کو مانند اُس چیز کے کہ کٹی ہوئی ہووے یا جڑسے اکھڑی ہوئی گویا کہ کچھ نہ تھا کل کے دن كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ اسی طرح کہ بیچ اس تمثیل کے بیان کیا ہمنے جدا کرتے ہین ہم اور روشن کرتے ہین ہم دلیلون قدرت کی کو واسطے اُس قوم کے کہ فکر کرتے ہین بیچ ضرب المثل کے اور ساتھ اُسکے فائدہ اٹھاوین یہ تشبیہ بنائی ہوئی ہے حال دنیا کو بیچ قطع ہونے نعمتون کے اور دور ہونے مال کے اور ظاہر ہونے ادبار کے بیچھے زیادتی اقبال کے سے تشبیہ کرتا ہے ساتھ حال گھانس زمین کے کہ بیچھے تازگی اور تراوت کے خشک اور بے رونق ہوتی ہے مثل دنیا کے نوازش دولت کی ہے اور انتہا اُسکا گذارش اور نکبت ہے اور کہا ہے دنیا مانند پانی مینھ کے ہے درمیان اس مثال کے قول بہت ہین اور کشف الاسرار مین لایا ہے کہ تشبیہ دنیا کی ساتھ پانی مینھ کے اس جہت سے ہے کہ مینھ ساتھ تدبیر اور حیلے آدمی کے ابر سے نہ برسے بلکہ ساتھ تقدیر اللہ تعالیٰ کے منھ دکھلاوے مال دنیا کا بھی ساتھ سعی اور تلاش اور مکر آدمی کے جمع نہووے بلکہ ساتھ حکم اللہ کے ہاتھ آوے جیسے کہ کہا ہے ع رزق مقسوم ست واز اول مقرر کردہ اند ۞ ہیچکس را بیش ازان حاصل نمیگردد بہمہ ۞ ہرچہ می آید نہ بیش وکم بدان خورسند باش ۞ کانچہ خواہی نہ آسمان حاصل نمی گردد بہمہ ۞ اور دوسرے یہ کہ پانی مینھ کا جبتک کہ جاری ہووے پاکیزہ ہے اور جب ایک جگہ مدت تک رہے رنگ اور بو اور مزا صورت اُسکی بدل جاوے فائدہ اور نفع اُس سے جاتا رہے مال دنیا کا بھی جب تک بسبب اتفاق جوانمردون کے دست بدست روان رہے پسندیدہ اور مقبول ہووے اور جسوقت بیچ تنگی بخیلون کے ہے برا بلکہ بدتر ہی جیسے مولوی

روم نے مثنوی مین فرمایا ہے ع مال چون آب ست وتا باشد روان + فیضہا یابند ازوے مردمان + چند روزی چون کند یک جا درنگ + گندۂ بے حاصل ست وتیرہ رنگ + اور عشرات حمیدی مین فرمایا ہے کہ وجہ تیسری وہ ہے کہ جسوقت پانی مینھ کا ساتھ اندازے کے اور موافق حاجت کے آوے سبب آرام لوگون کا ہووے لیکن جب اندازہ اور حد سے گذرے واسطہ خرابی عالم کا اور سرگردانی بنی آدم کا ہووے مال دنیا کا بھی جبتک موافق احتیاج کے ہاتھ آوے مقاصد دین اور دنیا کے زوان ہووین اور فائدہ اُسکا دور اور نزدیک پونہچے لیکن جب زیادہ خزانے اور ڈھیر ہووین سبب ترکیب کرنے گناہ کا ہووے اور دوسرے یہ کہ مینھ جو ساتھ درخت گل بوٹے کے پونہچے تراوت اور لطافت اُسکی زیادہ کرے اور جو خارین مین پونہچے حدت اور شوکت اُسکی بڑھاوے اسی طرح مال دنیا کا اگر نیک بخت کو پونہچے نیکیان زیادہ کرے اور اگر مفسد کے ہاتھ آوے فساد اور عناد اُسکا زیادہ پکڑے تمثیلین اس آیت مین بہت ہین **تفسیر حسینی** مین دیکھیے **تیسیر** مین لکھا ہے کہ حق تعالیٰ بندون کو طرف دنیا کے نہین بلاتا کہ جگہ آفت کی ہے بلکہ بلاتا ہے طرف اُس جہان کے کہ منزل سلامتی کی ہے سب خوفون سے جیسے کہ فرمایا وَاللّٰهُ يَدْعُوٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ اور اللہ بلاتا ہے بندون اپنے کو طرف سلامتی کے کہ بہشت ہے یعنی بُلاتا ہے ساتھ عمل کے کہ سبب داخل ہونے بہشت کا ہووے اور بہشت کو دار السلام اسواسطے کہا کہ درود فرشتون کا اوپر اہل بہشت کے یا درود بہشتیون کا اوپر ایک دوسرے کے سلام ہے یا سلام نام اللہ کا ہے اور **فصول** مین لایا ہے کہ اللہ تعالیٰ بلاتا ہے بندون کو اُس جہان سے کہ اول اُسکا بکا ہے اور اوسط اُسکا عنا ہے اور آخر اُسکا فنا ہے طرف اُس جہان کے کہ اول اُسکا عطا ہے اور میانہ اُسکا رضا ہے اور انتہا اُسکا لقا ہے سب کو طرف بہشت کے بلاتا ہے وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اور راہ دکھاتا ہے جس کسی کو کہ چاہتا ہے طرف راہ سیدھی کے کہ انتہا اُسکا دار السلام ہووے گھر آخرت کا اور وہ اسلام ہے یا راہ سنت کی اسے عزیزیہ دعوت یعنی بلانا عام ہے ساتھ رہنمائی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ہدایت خاص ہے وابستہ ساتھ توفیق الٰہی کے شیخ الاسلام نے فرمایا ہے سب کو بلاتا ہے تو کسکو اوپر مسند قبول کے بٹھاوے ع تا یار کرا خواہد ومیلش بکدام ست لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ خاص اُن لوگون کو کہ نیکی کی اُنھون نے یعنی ایمان لائے ثواب نیک اور بدلہ نیک ہے یعنی بہشت اور زیادتی بدلے سے کہ ساتھ فضل اور کرم کے عطا کرے اور کہتے ہین نیکی کی جزا نیکی ایک ہے اور زیادہ یہ کہ ایک نیکی کے بدلے دس دیوے یا زیادہ یا حسنیٰ مغفرت ہے اور زیادہ رضامندی اللہ تعالےٰ کی **مدارک** مین لایا ہے کہ زیادہ محبت ہے یا بیچ دلون بندون کے یا جو کچھ دنیا مین عطا کرے اور بیچ آخرت کے حساب نہ کرے اور بعضے کہتے ہین حسنیٰ ایک ابر ہے کہ اوپر اہل بہشت کے گذرے جو کچھ چاہین اوپر اُنکے برسے اور محقق سارے اوپر اُسکے ہین کہ زیادہ دیدار پروردگار کا ہے کہ محض کرم سے بہشتیون کو دیوے وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ اور نہ ڈھانکے منھون بہشتیون کے کوگرد اور غبار اور نہ خواری یعنی اثر خواری کا اوپر اُنکے نہووے وہ گروہ نیکون کے اہل بہشت ہین وہ بیچ بہشت کے ہمیشہ رہنے والے ہین نہ نعمت اُنکی زوال پاوے اور نہ دولت اُنکی برخلاف ذخیرون دنیا کے کہ مقابلے فنا اور زوال کے ہے وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ اور بدلہ ساتھ اُن لوگون کے کہ کسب کیا برائیون کو مانند شرک اور کفر اور نفاق کے بدلہ بڑا ہی مانند اُس بڑائی کے کہ کی ہے اُنھون نے نہ زیادہ اوپر اُسکے اور نہ ڈھانکے اُسکو خواری اور رسوائی یعنی اثر خواری کا اوپر اُنکے ظاہر ہووے اور نہووے خاص اُن کو عذاب اللہ کے سے کوئی نگاہ رکھنے والا یعنی کوئی عذاب اُن سے باز نہ رکھے گویا ڈھانکے گئے ہین مُنھ اُنکے ٹکڑے رات کے بیچ اُس حال کے کہ سیاہ ہووے یعنی کالے ہووین منھ اُنکے غم اور اندوہ سے مانند رات اندھیری کے وہ گروہ کہ کسب کرنے والے برائیون کے ہین یعنی مشرک اور منافق یارد وزخ کے ہین وہ بیچ اُس آگ دوزخ کے ہمیشہ رہنے والے ہین یعنی ہرگز عذاب سے چھٹکارا نہ پاوین وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ وَشُرَكَآؤُكُمْ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَآؤُهُمْ مَّا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ اور ڈرو تم اُس دن سے کہ جمع کرون مین نیکون اور بدون کو سارے اُنکے پس کہین ہم خاص اُن لوگون کو کہ شریک لائے ہین کھڑے ہو تم اوپر مکانون اپنے کے تم اور شریک تمھارے کہ سواے میرے پوجے ہین تمنے یعنی تو دیکھو تم کہ ساتھ تمھارے کیا کرون مین

پس جدا کرین ہم درمیان کافرون کے اور معبودون کے اور پوچھین ہم کافرون سے کہ کیون عبادت کی بتون کی تمنے کہین کا فرکہ بتون نے ہمکو ساتھ عبادت اپنی کے فرمایا اللہ تعالیٰ بتون کو بیچ بات کہنے کے لاوے اور کہین شریک اُنکے یعنی بُت نہ تھے تم کہ ہمکو پوجا ہووے تمنے بلکہ تم خواہش اپنی کو پوجتے تھے بنا بیچ مین لایا ہے کہ کافرون نے جھگڑا شروع کرکے کہا کہ نہ اس طرح ہے بلکہ تمنے ساتھ پوجنے اپنے کے امر کیا تھا وہ بت کہین کہ فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغٰفِلِيْنَ ۝ پس کفایت ہی اللہ شاہد درمیان ہمارے اور درمیان تمھارے تحقیق کہ تھے ہم بندگی تمھاری سے البتہ بیخبر اور غافل کہ نہ دیکھتے تھے ہم اور نہ سُنتے تھے ہم اور عقل اور شعور نہ رکھتے تھے ہم ھُنَالِكَ تَبْلُوْا كُلُّ نَفْسٍ مَّآ اَسْلَفَتْ وَرُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ بیچ اُس جگہ کے آزماوے یعنی پاوے اور چکھے ہر نفس بدلہ اُس چیز کا کہ آگے بھیجا ہی اعمالون سے یعنی نفع اور ضرر اُسکا دیکھے اور پھیرے جاوین سب نفس طرف ثواب اور عذاب اللہ کے خداوند اُنکا اوپر حقیقت کے یا متولی اُنکے کام کا ساتھ راستی کے اور گم ہوئی کافرون سے وہ چیز کہ ہین جھوٹ جوڑتے شفاعت بتون کی سے اور حالانکہ بت اُسنے بیزاری کرتے ہین قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون ہے کہ تمکو روزی دیتا ہی آسمانون سے کہ مینھ برساتا ہے اور زمین سے کہ گھاس اُگاتا ہے یا کون ہے کہ خداوندی کرتا ہے کان کو اور آنکھون کو یعنی کون قدرت رکھتا ہے کہ کان اور آنکھین پیدا کرے اور آفتون سے نگاہ رکھے اور کون ہے کہ باہر لاوے زندہ کو کہ حیوان ہے یا نبات ہے اور کون ہے کہ تدبیر کرے کامون عالمون کی عام کیا بعد خاص کرنے کے اور جب یہ سوال کرے تو کافرون سے قدرت نہ رکھین کہ جھگڑا کرین تجھسے پس قریب ہے کہ کہین جواب مین سب باتون کے کہ پوچھے کہین اللہ کو ہین اور جو اقرار حجت قوی ہے پس کہہ آیا پس نہین ڈرتے ہو تم عذاب اللہ کے سے اور بتون کو شریک اُسکا کرتے ہو فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝ پس وہ کہ اُسکو یہ صفتین ہوین اللہ ہے پروردگار تمھارا کہ ثابت ہی الوہیت اُسکو وہ ثبات کہ بیچ اُسکے تک کو دخل نہووے پس کیا چیز ہے کہ پیچھے راستی اور بیان کے سے مگر گمراہی پس کہان سے پھیرے جاتے ہو تم حق سے طرف باطل کے اور توحید سے طرف شرک کے كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ فَسَقُوْٓا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ جیسے کہ الوہیت اللہ کو سزاوار ہے لائق ہووے حکم پروردگار تیرے کا یعنی واجب ہووے عذاب اللہ کا اوپر اُن لوگون کے کہ باہر گئے ہین دائرۂ اصلاح سے اور زیادتی کی ہی بیچ کفر اپنے کے اسواسطے کہ وہ ایمان نہین لاتے قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیا ہے شریکون تمھارے سے یعنی وہ بت کہ ساتھ شرکت اللہ کے پوجتے ہو تم وہ کوئی کہ شروع کرے یعنی پیدا کرے خلق کو پس پھیرے اُسکو یعنی جلاوے پیچھے مرنے سے اور جو کفار کہ ابد کو اقرار کرنے والے اور پھر جینے کو منکر اور عناد سے ساتھ اُسکے اقرار نہین کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اللہ نے پیدا کیا خلق کو پس پھیریگا اُسکو یعنی جلاویگا بعد فنا کے پس کہان سے پھیرے جاتے ہو تم راہ راست سے قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ ؕ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آیا ہے بتون تمھارے سے کہ شریک نام رکھا ہے تمنے وہ کوئی کہ راہ دکھلاوے ساتھ بھیجنے پیغمبرون کے اور اُتارنے کتابون کے اور توفیق دیکھنے کی دیوے بیچ دلیلون قدرت کے تو راہ پاوین طرف حق کے کہ دین اسلام ہے قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ؕ اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى ۚ فَمَا لَكُمْ ۫ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ خدا راہ دکھاتا ہی حق کو ساتھ بیان حق کے آیا پس جو کوئی راہ دکھلاوے طرف حق کے لائق تر ہی کہ متابعت کیا جاوے وہ کوئی کہ راہ نہ پاوے ساتھ اپنے مگر وہ کہ راہ دکھلاوین اُسکو **تفسیر زاہدی** مین لایا ہے کہ بُت پرست بتون کو اوپر چار پایون کے رکھکر اور باندھکر ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجاتے تھے حق تعالیٰ نے فرمایا برابر ہے وہ کہ تیرے تئین راہ دکھلاوے ساتھ اُس کسی کے کہ تو اُسکو راہ دکھلاتا ہے پس کیا ہے اور کیا ہوا ہے تمکو کس طرح حکم کرتے ہو تم کہ برابری دیتے ہو اُس کسی کو کہ تم ساتھ اُسکے محتاج ہو یا اُس کسی کو کہ وہ ساتھ تمھارے محتاج ہے وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ؕ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝ اور پیروی نہین کرتے ہین بہت کافرون سے یعنی سردار اُنکے بیچ اعتقاد دون اپنے کے مگر

گمان کو تحقیق کہ گمان بے پروا نہین کرتا کسی کو علم اور اعتقاد درست سے یعنی گمان جگہ یقین کی نہ سکے ہونا اور کہا ہے گمان کافرون کا وہ تھا کہ بت شفاعت کرینگے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ گمان اُنکا فائدہ نہ کرے اور باز نہ رکھے عذاب اللہ کے سے کسی چیز تحقیق کہ اللہ تعالیٰ جاننے والا ہے ساتھ اُس چیز کے کہ وہ کرتے ہین وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اور نہین چاہتے یہ کہ قرآن باوجود دلیلون اور معجزون کے وہ کہ جھوٹ جوڑا جاوے اور کوئی نہ کہہ سکیگا سوائے اللہ کے یعنی لائق نہین ہے کہ یہ جھوٹ جوڑا ہوا ہووے ولیکن اللہ نے بھیجا اُسکو واسطے سچ کرنے اسکے کے کہ تھے آگے اُس سے کتابون قدیم سے یعنی باوجود اعجاز کے گواہی کتابون کی بھی ہے اور واسطے بیان اُس چیز کے کہ اوپر تمھارے لکھا ہوا امر اور نہی سے نہین ہے کوئی شک بیچ اُسکے اور نہ چاہیے شک اسواسطے کہ اُترا ہوا ہے پروردگار عالمون کے سے لیکن کافر ساتھ اُسکے ایمان نہین لاتے اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ بلکہ کہتے ہین اس کلام کو کہ جوڑا ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی طرف سے کہہ تو اے محمد اگر ایسی بات جوڑ سکے پس لاؤ تم اور جوڑ تم ایک سورۃ مانند اُسکے بلاغت اور فصاحت مین اور بلاؤ تم واسطے مدد اپنی کے بیچ لانے سورۃ کے مانند قرآن کے جس کسی کو کہ سکو تم اُس سے یاری جا ہو تم سوائے اللہ کے کہ تو تمکو مددگاری کرے اور لاؤ تم مانند قرآن کے اگر ہو تم بیچ کہنے والون سے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی طرف سے بناتا ہے بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ ۭ کافر ایک سورۃ نہ لائے بلکہ جھٹلایا اُس چیز کو کہ نہ پہنچے ساتھ جاننے اُسکے کے یعنی شتابی کی بیچ جھٹلانے اُس چیز کے کہ دریافت نہ کیا اُسکو مراد وہ ہے کہ بعد سُننے قرآن کے پیش از تدبر کرنے کے ساتھ تکذیب اور انکار کے مشغول ہوے اور نہ آئے ساتھ اُنکے معنی اور حقیقت قرآن کی اور ذہن اُنکا ساتھ بھید اور باریکیون اُسکی کے نہ پونچا یا جھٹلایا اُس چیز کو کہ نہ جانا بیچ قرآن کے نصیحت اور عبرت سے اور جزا اور وعدے اور عذاب اور نہ آیا اوپر اُنکے جو کچھ عذاب سے وعدہ کیا تھا اور البتہ آویگا اور پہنچے آنے اُس عذاب کے سے سوائے شرمندگی کے حاصل نہوگا كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ایسے ہی جھٹلایا کافر زمانے تیرے کے رکھتے ہین جھوٹ جانا پیغمبرون اپنے کو اُن لوگون نے کہ تھے آگے اُنسے پس دیکھ تو کہ کیونکر ہوئی آخرت تمکاروں کی اور جھوٹون کی اور بھی مانند اُنکے عذاب کیے گئے ہونگے بیچ اس آیت کے تسلی آنحضرت کی اور تنبیہ اہل کفر کی داخل کی ہوئی ہے وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ ۭ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ ۝ اور اُن لوگون سے کہ جھٹلاتے ہین جو کوئی ایمان لاتا ہے اور بیچ جانتا ہی بیچ دل کے کہ راست ہو ولیکن اُس سے دشمنی ظاہر نہین کرتا اور اُنمین سے وہ کوئی ہے کہ ایمان نہین لاتا ساتھ اُسکے زیادتی جہل کی سے اور پروردگار تیرا جاننے والا زیادہ ہے ساتھ تباہ کارون کے بعضے دشمنون نے کہ جھٹلایا اور کہا ہے معنی اس آیت کے یہ ہین کہ بعضے قوم تیری سے ایمان لاوین ساتھ قرآن کے اور کفر سے توبہ کرین اور تھوڑے سے وہ ہوین کہ اس سعادت سے محروم رہ کر اوپر بدبختی کفر کے مرین وَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۚ اَنْتُمْ بَرِيْۗـُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِيْۗءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ اور اگر جھٹلاوین تجکو یعنی اوپر کفر کے رہوین اور تو قبول کرنے اُنکے سے ناامید ہووے پس کہہ تو مجکو ہے جزا عمل میرے کی اور خاص تمکو ہے بدلہ عمل تمھارے کا تم بیزار ہو یعنی ذمہ تمھارا نہین ہے اُس چیز سے کہ مین کرتا ہون یعنی تمکو عمل میرے سے مواخذہ نہوگا اور مین بیزار ہون اُس چیز سے کہ تم کرتے ہو یعنی تمھارے عمل سے مجکو مواخذہ نہوگا نزدیک بعضے علماؤن کے یہ آیت اُترنے آیت سیف کے سے منسوخ ہے وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ۭ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ اور اُن مین سے یعنی کفار مین سے اور زادالمسیر مین کہتا ہے یہودے وہ لوگ ہین کہ کان آگے رکھتے ہین طرف تیرے جبوقت قرآن پڑھتا ہے تو اور امت کو احکام شرع کے سکھلاتا ہے تو تو ٹھٹھا کرین ساتھ اُسکے آیا پس تو سنواتا ہے بہرون کو الف استفہام کا بمعنی نفی کے ہے یعنی نہین سنواتا ہے تو اور قادر نہین ہے تو اور اگرچہ ہین کہ باوجود سننے کے نہین سمجھتے ہین یعنی بہرا جو دانا ہوتا ہے ساتھ عقل کے اشارے سے دریافت کرتا ہے وہ بہرے اور بے عقل ہین کہ نہ سنتے ہین اور نہ سمجھتے ہین وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ ۭ اَفَاَنْتَ تَهْدِي الْعُمْيَ وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ۝ اور اُنمین سے کوئی ہووے کہ دیکھے طرف تیرے اور دلیلین نبوت کی اور نشانیان سچے ہونے تیرے کی دیکھے اور ایسا اپنے تئین ظاہر کرے کہ کوئی نشانی اور دلیل پیغمبری کی نہین دیکھی آیا تو راہ دکھلا سکتا ہے اندھون کو یعنی قادر نہین ہے تو اوپر ہدایت اُنکی کے اور

اگرچہ ہین کہ باوجود عدم بصر کے نہین دیکھتے ہین ساتھ آنکھون بینائی کے حاصل کلام سخن کا یہ ہے کہ دیکھتے ہین اور نہین دیکھتے ہین اس واسطے کہ اندھلاپن اور جہالت اُنمین جمع ہوئی ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَظْلِمُ النَّاسَ شَیْئًا وَّلٰکِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَھُمْ یَظْلِمُوْنَ ۝ تحقیق کہ اللہ ظلم نہین کرتا ہے اوپر لوگون کے ساتھ کسی چیز کے یعنی حواس اور عقل اُنکی گم نہین کرتا ولیکن آدمی ستم کرتے ہین اوپر ذاتون اپنی کے وَیَوْمَ یَحْشُرُھُمْ کَاَنْ لَّمْ یَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَۃً مِّنَ النَّھَارِ اور یاد کر اُسدن کو کہ جمع کرین ہم کافرون کو اور ہول اُسدن کے سے مدت دنیا کی اور قبر کی تھوڑی دکھلائی دیوے گویا کہ دیر نہین کی اُنھون نے مگر وقت تھوڑا دن سے **تفسیر زاہدی** مین لایا ہے کہ معتزلہ بیچ نہونے عذاب قبر کے اس آیت سے دلیل کرتے ہین اور کہتے ہین اگر کفار قبر مین عذاب پانے والے ہوتے مدت دنیا کی اُنکو تھوڑی نہ لگتی اُسکا جواب یہ ہے کہ یہ صورت بسبب سختی ہول اور شدت احوال قیامت کے ہے کہ مدت عذاب قبر کی برابر اُسکے مین ایک ساعت دکھائی دیوے اور جب قبر سے اُٹھائے جاوین یَتَعَارَفُوْنَ بَیْنَھُمْ ط قَدْ خَسِرَ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰہِ وَمَا کَانُوْا مُھْتَدِیْنَ ۝ پہچانین آپس مین سب کو گویا کہ زمانہ جدائی کا تھوڑا تھا اور یہ پہلے اُٹھنے مین ہووے پیچھے اُس سے بسبب تواتر ہولون قیامت کے وہ آشنائی اور پہچاننا منقطع ہووے اور ایک دوسرے سے بھول جاوین تحقیق کہ نقصان کیا اُن لوگون نے کہ جھوٹ جانا خاص دیدار اللہ کے کو یعنی بعث اور جزا کے منکر ہوئے اور نہ تھے راہ پانے والے یعنی ساتھ ایمان کے وَاِمَّا نُرِیَنَّکَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُھُمْ اَوْ نَتَوَفَّیَنَّکَ فَاِلَیْنَا مَرْجِعُھُمْ ثُمَّ اللّٰہُ شَھِیْدٌ عَلٰی مَا یَفْعَلُوْنَ اور اگر دکھلاؤن مین تجکو بعضی اُس چیز سے کہ وعدہ دیا ہے ہمنے کافرون کو عذاب سے اور وہ ہلاکت ایک جماعت کی اُنمین سے تھی دن بدر کے یا متوفی کرین ہم تیرے تئین پہلے دیکھنے تیرے سے ساتھ اُسکے کہ وہ حق ہے اور واقعی ہوویگا یعنی اگر بدلہ لیوین ہم اُنسے دنیا مین اور تو نہ دیکھے پس طرف ہمارے ہے بازگشت اُنکی اور تجکو آخرت مین دکھاوین ہم عذاب اُنکا پس اللہ پیچھے دیکھنے اُسکے سے گواہ ہے اوپر اُس چیز کے کہ وہ کرتے ہین اور لائق اُسکے جزا پاوینگے وَلِکُلِّ اُمَّۃٍ رَّسُوْلٌ فَاِذَا جَآءَ رَسُوْلُھُمْ قُضِیَ بَیْنَھُمْ بِالْقِسْطِ وَھُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ۝ اور خاص ہر گروہ کو امت گذری ہوئی سے پیغمبر بھیجا تھا کہ انکو طرف حق کے دعوت کرے پس جسوقت آیا پاس اُنکے پیغمبر اُنکا جھٹلایا اُسکو حکم کیا گیا درمیان پیغمبر کے اور جھٹلانے والون کے ساتھ راستی کے یعنی پیغمبر نے نجات پائی اور جھٹلانے والے ہلاک ہوئے اور سبزہ یعنی پیغمبر اور جھٹلانے والے ستم دیکھے نہ جاوین یعنی ثواب پیغمبر کے سے کم نہ کرین اور عذاب جھٹلانے والون کا زیادہ حق ہے نہ فرماوین لائے ہین کہ بعد اُترنے اس آیت وامانریک کے کافرون مکے کے نے شتاب طلبی عذاب وعدہ کیے ہوے کی کی یہ آیت اُتری وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰی ھٰذَا الْوَعْدُ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ اور کہتے ہین کافر ازروے ٹھٹھے کے کہ کب ہوویگا یہ وعدہ یعنی جزا ساتھ ہمارے نہین اُترتی اگر ہو تم سچ کہنے والے وعدے مین یہ خطاب کافرون کا طرف پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور طرف اُن مومنون کے ہے کہ اہل کفر کو عذاب سے ڈراتے تھے قُلْ لَّآ اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ ط لِکُلِّ اُمَّۃٍ اَجَلٌ ط اِذَا جَآءَ اَجَلُھُمْ فَلَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَۃً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ ۝ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ مالک نہین ہون مین واسطے ذات اپنی کے نقصان کو اور نہ فائدے کو یعنی قدرت نہین رکھتا ہون مین اوپر دفع ضرر کے اور لینے نفع کے واسطے اپنے مگر جو کچھ چاہے اللہ پس کیونکر شتابی کرون مین واسطے تمھارے عذاب اُترنے مین خاص ہر گروہ کو ایک وقت ہے واسطے ہلاک اُنکے کے جسوقت آوے وقت عذاب اُنکے کا دیر نہ کرین وقت اپنے سے ایک ساعت اور سبقت نہ پکڑین اوپر اُسکے تہدید مشرکون کی ہے یہ کہ ساعت بساعت عذاب اللہ کا اوپر تمھارے اُترے اور شامت جھٹلانے کی تمکو پونہچے اور تب پیچھے اُترنے عذاب کے اظہار حسرت اور شرمندگی کا فائدہ نہ کرے ؎ تدبیر خود امروز کن اے خواجہ کہ فردا + ہر چند کہ فریاد کنی سود ندارد + قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَتٰىکُمْ عَذَابُہٗ بَیَاتًا اَوْ نَھَارًا مَّاذَا یَسْتَعْجِلُ مِنْہُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیا دیکھا تمنے اور جانا تمنے یعنی خبر دو مجکو اگر آوے ساتھ تمھارے عذاب اللہ کا کہ ساتھ اُترنے اُسکے کے شتابی کرتے ہو رات کو یا دن کو البتہ پشیمان ہو تم شتابی اپنے سے پس جب حال اس طرح ہے کس چیز کو شتابی کرتے ہین عذاب سے یعنی کونسا عذاب مانگتے ہین گنہگار یعنی کافر اور حالانکہ سب طرح کا عذاب بُرا ہے **تبیان** مین لایا ہے کہ جب یہ آیت اُتری کافر کہنے لگے کہ یقین نہین رکھتے ہم اور شتابی کرتے ہین ہم پس اگر ساتھ ہمارے اُترے ساتھ اُسکے ایمان لاوین ہم یہ آیت آئی کہ اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِہٖ ط اٰلْئٰنَ وَقَدْ کُنْتُمْ بِہٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ آیا پیچھے شتابی کے سے جسوقت واقع ہووے عذاب ایمان لاوین

ساتھ اُسکے پس کہہ ساتھ اُنکے آیا اب ایمان لاؤ تم اور تحقیق کہ تھے تم ازروے ٹھٹھے کے ساتھ عذاب کے جلدی کرتے تھے تم ثُمَّ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ ۚ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۝ پس کہا جاوے پیچھے اُترنے عذاب کے سے خاص اُن لوگون کو کہ ظلم کیا اُنھون نے اوپر اپنے ساتھ شرک کے اور جھٹلانے کے کہ ایمان نا امیدی کا مقبول نہین چکھو تم عذاب ہمیشگی کا کہ غم اُسکا ہمیشہ ہووے آیا جزا دیے جاتے ہو تم یعنی جزا نہین دیتے تمکو مگر ساتھ اُس چیز کے کہ تھے تم کہ تمام عمر کسب کرتے تھے تم کفر اور گناہ سے لائے ہین کہ حی بن اخطب یہود مدینے کے سے پہلے ہجرت حضرت پیغمبر کے سے واسطے سوداگری مکے کے گیا تھا جب بیچ حرم کے پونہچا اور طنطنۂ دعوت سید عالم کا سُنا بیچ مجلس شریف اُنکی کے آیا اور پیچھے سُننے قرآن کے پوچھا کہ اے محمد اجاؤں امر ہا نازل یہ دعوی کہ کرتا ہے زور آوری ہے یا ہزل ہے اور یہ کلام کہ پڑھتا ہے تو راست ہے یا بازی ہے اللہ تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ وَيَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ ۭ قُلْ اِيْ وَرَبِّيْٓ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ۭ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝ اور خبر پوچھتے ہین تجھ سے بیچ مقدمۂ قرآن کے اور دعوی کرنے نبوت کے آیا حق اور راست ہے یہ اور کہا ہے ٹھٹھا کرنے والے وعدے اور بعث سے یا قرآن سے پوچھتے ہین کہ حق ہے یا نہین جواب مین کہہ تو اے محمدؐ ہان بہ حق پروردگار میرے کے تحقیق کہ دعوی میرا یا قرآن یا بعث یا عذاب وعدہ کیا گیا راست ہے اور نہین ہو تم عاجز کرنے والے خاص اللہ کو عذاب کرنے سے یعنی عجز ساتھ قدرت اُسکی کے راہ نہ پاوے اور تم عذاب اُسکا اپنے سے باز نہ رکھ سکوگے وَلَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهٖ ۭ اور اگر ہووے خاص ہر نفس کو کہ ستم کیا ہے اُسنے اوپر اپنے ساتھ کفر کے یعنی اگر ایک کافر کو ہووے جو کچھ بیچ زمین کے ہے مال اور متاع سے البتہ بدلہ دیوے ساتھ اُسکے کہ رکھتا ہے تو اپنے تئین عذاب سے بچاوے وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ اور ڈھانکے پشیمانی اپنی کو دوستدارون اور تابعون اپنے سے کہ مبادا اُنسے سرزنش اور ملامت سنین یا یہ کہ حیران ہووین ہول عذاب کے سے اور اوپر بولنے کے قادر نہووین اور تاج التفاسیر مین لایا ہے کہ باوین غم حسرت اور ندامت کو بیچ دلون اپنے کے اور کہا ہے اسرار بمعنی اظہار کے ہے اور اُسکو لغات مقتضا وہ یعنی برعکس کہتے ہین مضمون اُسکا یہ کہ مشرک اظہار پشیمانی کا کرین اعمال اپنے سے لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ اُسوقت کہ دیکھین عذاب کو اور حکم کیا جاوے درمیان مومنون اور کافرون کے یا سردارون اور تابعون کے باظالمون اور مظلومون کے ساتھ عدل اور راستی کے اور وہ تم نہ کیے جاوین ساتھ نقصان ثواب کے اور زیادہ کرنے عذاب کے اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ جانو تم کہ تحقیق خاص اللہ کو ہے جو کچھ کہ بیچ آسمانون کے اور زمین کے ہے بس ساتھ ہر یہ کافر کے احتیاج نہین رکھتا اور اوپر دینے ثواب اور عذاب کے قادر ہی جانو تم وہ کہ وعدہ اللہ کا بیچ ثواب اور عذاب کے بیچ ہے اُسمین خلاف ممکن نہین ہے لیکن بہت ظالم اور کافر نہین جانتے ہین اسواسطے کہ ساتھ دنیا کے مغرور ہین عقبی سے دور ہین هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ وہ اللہ ہے کہ جلاتا ہے اور مارتا ہے اور طرف اُسی کے پھیرے جاوینگے ساتھ مرنے کے یا ساتھ بعث کے يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاۗءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَاۗءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اے آدمیو تحقیق کہ آئی ساتھ تمھارے نصیحت پروردگار تمھارے کی طرف سے اور شفا اور دوا خاص اُس چیز کو کہ بیچ دلون کے ہے بیمارون سے جہالت کی اور راہ دکھانے والی طرف حق کے اور مہربانی اور بخشش واسطے مومنون کے یعنی قرآن کہ اُترا ہے واسطے لوگون کے ایک کتاب ہے جامع کہ سب چیزین اُسمین جمع ہین کہ نصیحتین اُسکی ساتھ نیک عملون کے ترغیب کرتی ہین اور برا ہونے سے نفرت دیتی ہین مشتمل اوپر حکمت عملی کے ہین اور یعنی اُسکے مرضون اور شکون عقائد بری کے سے چھڑاتے ہین ملے ہوے ہین اوپر حکمت نظری کے اور البتہ ایسے کلام عین ہدایت اور محض رحمت چاہیے ہونا قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ کہہ تو کہ خوشی کرو تم ساتھ فضل اللہ کے کہ قرآن ہے اور ساتھ رحمت اُسکی کے کہ دین اسلام ہے اور کہا ہے کہ فضل قرآن ہے اور رحمت وہ کہ ہمکو اہل اُسکے سے کیا یا فضل قرآن ہے اور رحمت ذات پاک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یا فضل توفیق ہے اور رحمت عصمت ہے اور حقائق سلمی رحمۃ اللہ علیہ مین لایا ہے کہ فضل معرفت ہے اور رحمت توفیق دریافت اُسکے کی **عین المعانی** مین لایا ہے کہ فضل نعمت ظاہری ہے اور رحمت نعمت باطنی ہے یا فضل داخل ہونا بہشت کا اور رحمت نجات آتش دوزخ سے **کشف الاسرار** مین لایا ہے کہ ازروے اشارت کے کہتا ہے بندہ ساتھ فضل اور رحمت میری کے اعتماد کرے نہ اوپر طاعت اور خدمت کے کہ اعتماد نہین ہے سوائے فضل میرے کے اور

آرام نہین ہے سواے رحمت میری کے ہر کسی کو پونجی ہی اور پونجی مؤمنون کی فضل میرا ہی اور ہر کسی کو خزانہ ہے اور خزانہ مومنون کا رحمت میری ہی اور بعضے اوپر اسکے ہین کہ معنی آیت کے یہ ہین کہ ساتھ فضل اور رحمت میری کے اُتری نصیحت اور شفا فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝ پس ساتھ اسکے کہ اُتری چاہیے کہ خوش ہووین واسطے اُسکے کہ وہ بہتر ہے اُس سے کہ جمع کرتے ہین مال اور دولت دنیا کی سے کہ زوال پانے والا اور فنا ہونے والا ہے قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ۔ کہہ تو خاص مشرکون عرب کے کو کہ خبر دو تم مجکو اُس چیز سے کہ بھیجی ہے اللہ نے واسطے تمھارے روزی سے یعنی حیوان چارپائے کہ کھانا اُنکا حلال ہے پس تمنے بنایا اور نام رکھا اُسی روزی سے حرام اور حلال یعنی بعضے کو اُن مین سے بعضون نے کہا ہے کہ اوپر ایک جماعت کے حرام ہے اور اوپر ایک جماعت کے حلال مانند لہو بحیرہ اور سائبہ کے اور بعضون کو کہا کہ اوپر ایک گروہ کے حرام ہے اور اوپر ایک گروہ کے حلال مانی بطون ہذہ الانعام خالصہ لذکورنا ومحرم علی ازواجنا معنی اسکے یہ ہین کہ جو چیز کہ بیچ پیٹ ان چارپایون کے ہی حلال ہی اوپر مردون ہمارے کے اور حرام ہی اوپر جورؤن ہماری کے یہ قول مشرکون کا ہی قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ۝ جواب کہہ تو آیا اللہ نے رخصت دی ہی تمکو خاص یا اوپر اللہ کے افترا کرتے ہو تم وَمَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝ اور کیا ہے گمان اُن لوگون کا کہ باندھتے ہین اوپر اللہ کے جھوٹ کو بیچ حلال کرنے حرام کے اور حرام کرنے حلال کے یعنی کیا گمان رکھتے ہین کہ خدا ساتھ اُنکے کیا کرے دن قیامت کے کہ دن بدلہ لینے کا ہے تحقیق کہ اللہ البتہ صاحب رحمت کا ہے اوپر آدمیون کے یعنی ساتھ اُتارنے کتاب کے اوپر اُن کے اور بھیجنے پیغمبرون کے ساتھ اُن کے ولیکن بہت اُنکے منکر نہین کرتے اُس نعمت ہماری کا وَمَا تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ۔ وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَلَآ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝ اور نہو وے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیچ کسی کام کے کامون اپنے سے اور نہ پڑھے تو اُس چیز سے کہ بھیجا ہے اللہ نے قرآن سے اور نہ کرو تم اے آدمیو کوئی کام کامون سے مگر وہ کہ ہین ہم اوپر تمھارے گواہ اور نگہبان اُسوقت کہ فکر کرتے ہو تم بیچ اُس کام کے اور پوشیدہ نہین ہوتا علم پروردگار تیرے سے برابر مور چھوٹے کے بیچ زمین کے اور نہ بیچ آسمان کے اور نہین ہے چھوٹا بہت اُس ذرے سے اور نہ بڑا زیادہ اُس سے مگر وہ کہ لکھا ہوا ہے بیچ کتاب روشن کے یعنی لوح محفوظ کے حاصل اس آیت کا یہ ہے کہ کوئی قول اور فعل اوپر حق تعالیٰ کے پوشیدہ نہین ہے اور ساتھ بدلے اُس قول و فعل کے حکم فرماویگا پس بیچ مضمون اس کلام کے وعدہ مومنون کو ہووے ساتھ کمال ثواب کے اور وعدہ کافرون کو ہووے ساتھ کمال عذاب کے مجازات اہل ایمان کے سے خبر دیتا ہے اور فرماتا ہی کہ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ جانو تم کہ تحقیق دوست اللہ کے کچھ ڈر نہین اوپر اُنکے پہونچنے مکروہات کے سے اور نہین ہین وہ کہ غمگین ہووین فوت ہونے مطالب اور مقاصد کے سے **عین المعانی** مین فرمایا ہی کہ دوست اللہ کے وہ گروہ ہین کہ صورت اُنکی سبب یاد کرنے اللہ کے ہووے اور **بحر الحقائق** مین لایا ہے کہ دوست اللہ کے وہ لوگ ہین کہ دشمن نفس اپنے کے ہین اور **کشف الاسرار** مین صفت اولیاء اللہ کی اوپر اس وجہ کے کرتا ہے کہ طرح شریعت کے اور دلیل حقیقت کے ہین کہ ظاہر اُنکا ساتھ شریعت کے آراستہ ہے اور باطن اُنکا ساتھ نور فقر کے روشن منہ رہا اور کہا ہے اولیاء اللہ یعنی دوست خدا کے وہ جماعت ہین کہ دوستی آپس مین واسطے اللہ کے کرین اور ان لوگون کو خوف نہین ہے اور غمگین نہووین ہولون سے دن قیامت کے آور نزدیک بعضون کے اولیاء اللہ پرہیزگار ہین ساتھ اُس دلیل کے کہ حق تعالیٰ صفت اُنکی مین فرماتا ہی کہ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۔ اولیا وہ لوگ ہین کہ ایمان لائے ہین ساتھ اُس چیز کے کہ آئی ہے نزدیک اللہ کے سے اور ہین کہ پرہیزگاری کرتے ہین اُس چیز سے کہ حرام کی ہے اللہ نے خاص اُنکو خوشخبری ہے بیچ زندگی دنیا کے یعنی بشارت کہ اوپر زبان پیغمبر کے گذری ہے اُن کے حق مین اور ساتھ قول ایک جماعت کے خواب نیک ہے کہ مومن دیکھے یا واسطے مؤمن کے دیکھین اُسکو مبشرات کہتے ہین یا بشارت فرشتون کی خاص اُنکو بیچ وقت جانکنی کے اور **تبیان** مین کہتا ہی کہ بشری وہ ہے کہ مومن جگہ اپنی بہشت مین دیکھے آگے مرنے سے اور **مدارک** مین لایا ہی کہ بشری محبت لوگون کی ہی ساتھ اُنکے اور نام نیک واللہ اعلم اور خاص اُنکو خوش خبری ہے بیچ آخرت کے اور سلام فرشتون کا ہووے اوپر اُنکے سلمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ بشارت دنیا

وعدہ لقا کا یعنی دیدار کا ہے اور مژدہ آخرت کا سچ ہونا اُس وعدے کا ہی حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ ولی کو دو بشارتین ہین دنیا مین شناخت اور عقبیٰ مین مواخت سچ اس جہان کے مجاہدہ یعنی سعی اور اُس جہان مین مشاہدہ یعنی دیکھنا نور کا اس جگہ صفا اور وفا اُس جگہ رضا اور لقا

ع از نعمت این جہان ثنای تو بس ست ✤ وز دولت آن جہان لقای تو بس ست ✤ کَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمٰتِ اللّٰہِ ذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ نہین بدل کرتا خاص باتون اللہ کی کو یعنی وعدہ اُسکا جھوٹا نہین ہے وہ بشارت کہ وعدہ کیا ساتھ اُسکے وہ ہے چھٹکارا بڑا کہ فہم کسی کا نہ پاوے اور عقل کسی عقلمند کی ساتھ کنہہ اُسکے کے نہ پونہچے وَلَا یَحْزُنْکَ قَوْلُھُمْ اِنَّ الْعِزَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیْعًا ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اور چاہیے کہ غمگین نہ کرین تجکو اے محمدؐ باتین کافرون کی سچ شرک کرنے اللہ کے اور جھٹلانے نبوت کے اور مشورت اوپر قتل تیرے کے یا باتین کہ سچ ذلت تیری کے کہتے ہین تحقیق کہ غلبہ سب خاص اللہ کو ہے اور وہ تجکو غالب کریگا اور تجکو مدد دیویگا وہ ہے سُننے والا خاص قول اُنکے کو جو کچھ جد سے اور ہزل سے کہتے ہین جاننے والا ساتھ احوال اُنکے کے سچ قصد اور نیت کے کہ رکھتے ہین لائق اُسکے اُنکو جزا دیویگا اَلَآ اِنَّ لِلّٰہِ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَتَّبِعُ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ شُرَکَآءَ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ ھُمْ اِلَّا یَخْرُصُوْنَ جانو تم کہ تحقیق خاص اللہ کو ہے جو کوئی سچ آسمانون کے ہے فرشتون سے اور جو کوئی سچ زمین کے ہے جن اور آدمیون سے اور جو یہ بزرگتر ممکنات کے ہین اُس سے ہو دین سچ تابعداری اور بندگی کے پس کسی کو انمین سے نہ پونہچے کہ دعوی خدائی کا کرے پس جو وقت صاحب عقلون کو صلاحیت شرک کی سچ ربوبیت کے نہووے بیجانون کو یعنی بتون کو شریک خدا کا کرنا نہایت جہالت اور گمراہی ہووے اور کس چیز کی متابعت کرتے ہین وہ لوگ کہ دعوت کرتے ہین اور پوجتے ہین سوائے اللہ کے شریکون کو یا متابعت نہین کرتے ہین وہ لوگ کہ سوائے اللہ کے پوجتے ہین اُنکو کہ شریک کہتے ہین اوپر حقیقت کے اسواسطے کہ شرک سچ ربوبیت کی محال ہے بلکہ پیروی نہین کرتے ہین سچ عبادت شریکون کی مگر گمان کے تئین یعنے ساتھ بتون کے گمان شرکت حق کا لیگئے ہین اور نہین ہے وہ مگر کہ دروغ کہتے ہین سچ نسبت اُس شرکت کے اور بعد منع کرنے شرکت کے خبردار کرتا ہے اوپر کمال قدرت اور حکمت کے جیسے کہ کہتا ہے ھُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الَّیْلَ لِتَسْکُنُوْا فِیْہِ وَالنَّھَارَ مُبْصِرًا اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ وہ ذات پاک ایسا ہی کہ ساتھ قدرت کامل کے بنایا واسطے تمھارے رات کو سیاہ تو آرام کرو تم سچ اُسکے اور محنت دن کی سے آرام پاؤ اور بنایا دن کو روشن تو ساتھ سرانجام کامون اپنے کے قیام کرو تحقیق کہ سچ پیدا کرنے دن اور رات کے اور روشنی اور اندھیری اُنکی کے البتہ نشانیان ہین اوپر وحدانیت بنانے والے کے واسطے اُس گروہ کے کہ سُنین قرآن کو ساتھ کانون ہوش کے اور سچ اُسکے فکر اور تدبیر کرین کرین قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰہُ وَلَدًا سُبْحٰنَہٗ ھُوَ الْغَنِیُّ کہتے ہین ایک جماعت بنی مُدلج سے کہ پکڑا ہے اللہ نے بیٹا یعنی فرشتون کو فرزندی مین پکڑا ہے پاک ہے اللہ تعالیٰ پکڑنے بیٹے کے سے وہ بے نیاز ہے پکڑنے بیٹے کے سے اس واسطے کہ خواہش بیٹے کی ضعیف کرے تو ساتھ اُسکے قوت پکڑے یا فقیر تو ساتھ مدد اُسکی کے روزگار کرے یا ذلیل تو ساتھ سبب زندگی کے عزت پاوے اور غرض اُن سب سے علامت احتیاج کی ہے پس جو کوئی کہ غنی مطلق ہووے البتہ پکڑنا بیٹے کا اُسکو سزاوار نہووے مفصل تفسیر حسینی سے دریافت کرو لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ اِنْ عِنْدَکُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ بِھٰذَا اَتَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰہِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ خاص اُسکو ہے از روے مالکیت کے جو کچھ کہ سچ آسمانون کے ہے علویات سے اور جو کچھ سچ زمین کے ہے سفلیات سے نہین ہے نزدیک تمھارے اے مشرکو کوئی حجت اور دلیل ساتھ اُسکے کہ اللہ نے بیٹا پکڑا ہے آپا کہتے ہو اوپر اللہ کے ساتھ جھوٹ کے اور افترا کے جو چیز کہ نہین جانتے ہو تم قُلْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ کہہ تو اے محمدؐ کہ تحقیق وہ لوگ کہ افترا کرتے ہین اور باندھتے ہین اوپر اللہ کے جھوٹ کو یعنی تہمت بیٹے کی دیتے ہین اور شریک مقرر کرتے ہین ساتھ اُسکے چھٹکارا نہ پاوین یعنی ایک دم دوزخ سے نہ چھوٹین اور بہشت مین نہ پونہچین مَتَاعٌ فِی الدُّنْیَا ثُمَّ اِلَیْنَا مَرْجِعُھُمْ ثُمَّ نُذِیْقُھُمُ الْعَذَابَ الشَّدِیْدَ بِمَا کَانُوْا یَکْفُرُوْنَ خاص اُنکو ہی فائدہ مندی تھوڑی سچ دنیا کی یعنی تھوڑی فرصت رکھتے ہین اور سہل چھوڑ دیوین پس طرف ہمارے ہووے بازگشت اُنکی پس چکھاوین ہم اُنکو عذاب سخت ہمیشہ نہ دور ہونے والا سبب اُسکے کہ تھے ساتھ کتاب اور پیغمبر ہمارے کے کفر کرنے والے ہوتے تھے وَاتْلُ عَلَیْھِمْ نَبَاَ نُوْحٍ اِذْ قَالَ لِقَوْمِہٖ یٰقَوْمِ اِنْ کَانَ کَبُرَ عَلَیْکُمْ مَّقَامِیْ اور پڑھ تو اوپر اُنکے اے محمدؐ یعنی اوپر قوم اپنی کے اہل مکہ سے خبر نوح علیہ السلام کی یاد کر جس وقت کہا خاص قوم اپنی کو یعنی اُن لوگون کہ مشرک

وقف لازم

وقف لازم

تھے کہ اے قوم میری اگر ہے کہ بھاری ہوا اوپر تمھارے قیام میرا ساتھ بلانے آیتون کلام ربانی کے **روایت ہے** کہ حضرت نوح علیہ السلام نے نو سو پچاس برس تک قوم اپنی کو طرف خدا کے دعوت کی اور آزار اور ایذا اُنکی پر تحمل کیا جب جفا قوم کی نہایت کو پہنچی کہا اے قوم میری اگر شاق گذرتا ہے اوپر تمھارے رہنا میرا و تذکیری بِاٰیٰتِ اللّٰہِ فَعَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَکُمْ وَشُرَکَآءَکُمْ ثُمَّ لَا یَکُنْ اَمْرُکُمْ عَلَیْکُمْ غُمَّۃً ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَیَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ ○ اور نصیحت میری تمکو ساتھ آیتون اللہ کے ساتھ آیتون روشن کے اوپر وحدانیت خدا کے اور بیچ نہ جان کر مجکو آزردہ کرتے ہو پس اوپر خدا کے توکل کیا مین نے بیچ دور ہونے نکر تمھارے کے اور فتح پانے اپنے کے اوپر دشمنون کے پس جمع کر دو تم اور محکم کر دو تم کام اپنے کو یعنی قصد کر دو تم اوپر اُسکے یا جمع کر دو تم صاحبون حکم کے کو مراد سردار قوم کے ہین اور بلاؤ تم شریکون اپنے کو یعنی اُنکو ساتھ گمان اپنے کے شریک خدا کا جانتے ہو حاصل کلام کا یہ کہ تم بھی ساتھ قصد میرے کے اتفاق کرو پس چاہیے کہ نہووے کام تمھارا بیچ قصد میرے کے اوپر تمھارے پوشیدہ یعنی ساتھ ظاہر کے متوجہ میرے ہو تم پس ادا کر دو تم جو کچھ جا ہو تم طرف میرے یعنی کر دو تم مکرون سے جو کچھ ارادہ تمھارا ہے اور مجکو فرصت نہ دو تم تا چھٹکارا پاؤ تم مشقت مقام کے سے اور محنت کلام میرے کے سے یہ باتین دلیل ہین اوپر اُسکے کہ نوح علیہ السلام بیچ مقام توکل کے ثابت تھے اور مضبوطی تمام ساتھ نصرت اللہ کی کے رکھتے تھے اور چاہتے تھے کہ امت اُنکی اوپر اس معنی کے کھوج لیجا کر قدم بیچ راہ متابعت کے رکھین اُنکے تئین جو خذلان ابدی نے گھیرا ہوا تھا بات اُنکی سے پھیرا اور اُنھون نے فرمایا فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَمَا سَاَلْتُکُمْ مِّنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ وَاُمِرْتُ اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ○ پس اگر منھ پھیرا تمنے اور قبول کرنے بات میری کے سے اعراض کیا تمنے پس نہین چاہتا تھا مین تمسے اوپر ادا کرنے رسالت اپنی کے اجورہ کہ ساتھ اعراض تمھارے کے مجھسے جاتا رہا نہین ہے اجورہ میرا اوپر ادا کرنے دعوت کے مگر اوپر اللہ کے اور وہ مجکو اوپر اُسکے ثواب دیوگا خواہ تم ایمان لاؤ خواہ اعراض کرو اور حکم کیا گیا ہون مین ساتھ اُسکے کہ ہون مین مسلمانون سے خاص حکم اللہ کے کو پس خلاف حکم اُسکے کا نکرون مین اور اجورہ رسالت اپنی کا اُس سے ڈھونڈھون مین فَکَذَّبُوْہُ فَنَجَّیْنٰہُ وَمَنْ مَّعَہٗ فِی الْفُلْکِ وَجَعَلْنٰھُمْ خَلٰٓئِفَ وَاَغْرَقْنَا الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا فَانْظُرْ کَیْفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الْمُنْذَرِیْنَ ○ پس جھوٹ جانا قوم نے نوح علیہ السلام کو پس نجات دی ہمنے نوح کو غرق ہونے سے اور اُن لوگون کو کہ ساتھ اسکے تھے بیچ کشتی کے اور کشتی والے کے ساتھ قول صحیح کے اسّی مومن تھے مرد اور عورت اور کیا ہمنے اہل کشتی کو رہنے والے پیچھے ہلاک ہونے والون سے اور غرق کیا ہمنے بیچ طوفان کے اُن لوگون کو کہ جھوٹا جانا آیتون ہماری کو کہ ساتھ نوح کے تھین یعنی معجزے اُسکے پس دیکھ تو اے دیکھنے والے ساتھ نظر عبرت کے کہ کیونکر ہوئی عاقبت ڈرائے ہوؤن کی یعنی مشرکون کی قوم نوح کی سے بیچ اس آیت کے تسلی اُن حضرت کی ہے اور ڈرانا کفار کا بکار کا ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِہٖ رُسُلًا اِلٰی قَوْمِھِمْ فَجَآءُوْھُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَمَا کَانُوْا لِیُؤْمِنُوْا بِمَا کَذَّبُوْا بِہٖ مِنْ قَبْلُ کَذٰلِکَ نَطْبَعُ عَلٰی قُلُوْبِ الْمُعْتَدِیْنَ ○ پس اُٹھا ہمنے بیچھے نوح علیہ السلام کے پیغمبرون کو طرف قوم اُنکی کے یعنی ہر ایک کو ساتھ قوم اُسکی کے ہودؑ کو ساتھ قوم عاد کے اور صالحؑ کو طرف قوم ثمود کے اور ابراہیمؑ کو طرف قوم بابل کے اور شعیبؑ کو طرف اصحاب الایکہ اور اہل مدین کے پس آئے پیغمبر طرف امتون اپنی کے ساتھ معجزون روشن کے پس نہ تھین امتین اُن پیغمبرون کی کہ ایمان لاوین ساتھ اُن چیزون کے کہ پونچے تھے طرف اُنکے بسبب اُسکے کہ جھوٹ جانا تھا یعنی ایمان نہ لائے تھے ساتھ اُسکے آگے بعث پیغمبر کے سے یعنی جھٹلانا حق کا عادت کی تھی پہلے بعث کے سے اور بعد بعث کے بھی اوپر اُسی وتیرے کے سلوک کرتے تھے مانند اُسکے وہ مہر کہ اوپر دلون امتون گذری ہوئی کے رکھی تھی ہمنے مہر رکھتے ہین ہم اوپر دلون حد سے گذرنے والون کے یعنی مکذبین قریش کے ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِھِمْ مُّوْسٰی وَھٰرُوْنَ اِلٰی فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِہٖ بِاٰیٰتِنَا فَاسْتَکْبَرُوْا وَکَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِیْنَ ○ پس اُٹھایا ہمنے بیچھے اُن پیغمبرون کے موسیٰ ابن عمران اور بھائی اُسکے ہارون کو طرف ولید بن مصعب کے یا قابوس کہ فرعون اُس زمانے کا تھا اور اشراف قوم اُسکی ساتھ آیتون ہماری کے یعنی معجزون روشن کے جیسے عصا اور ید بیضا پس تکبر کیا قبول کرنے اُسکے سے اور متابعت نہ کی اور تھے وہ گروہ گنہگار فَلَمَّا جَآءَھُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْٓا اِنَّ ھٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِیْنٌ ○ پس جسوقت کہ آیا ساتھ اُنکے سخن راست اور درست نزدیک ہمارے سے یعنی موسیٰ علیہ السلام اوپر اُنکے آیا اور سخن حق اوپر اُنکے القا کیا اور معجزہ ساتھ اُنکے دکھلایا کہا اُنھون نے زیادتی عناد کے سے کہ تحقیق یہ جو لایا ہے تو اور معجزہ نام کیا ہے تو نے البتہ جادو ہے ظاہر قَالَ مُوْسٰٓی اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَکُمْ اَسِحْرٌ ھٰذَا وَلَا یُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ○ کہا موسیٰ نے

کہنے والون اُس قوم کے کو آیا کہتے ہو تم سچ راست اور معجزے روشن کو اُس وقت کہ ساتھ تمھارے آیا کہ یہ جادو ہے آیا جادو ہے یہ کہ تمکو دکھایا
مین نے یعنی یہ جادو نہین ہے اور چھلکارا نہ پاوین اور مراد کو نہ پونہچین جادوگر قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ فِي
الْاَرْضِ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ کہا اشرافون قوم فرعون کے نے موسیٰ علیہ السلام کو آیا آیا ہے تو ہمارے پاس تو پھیرے تو ہم کو اُس چیز سے کہ پایا
ہے ہمنے اوپر اُس چیز کے باپ دادے اپنے کو مراد عبادت فرعون کی ہے یعنی آیا ہے تو ہمکو پرستش فرعون کی سے باز رکھے تو اور ہووے خاص دونون
بھائیون کو بادشاہت بیچ زمین مصر کے اور نہین ہین ہم خاص تم دونون کو ایمان لانے والے اور سچ جاننے والے وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِيْ بِكُلِّ سٰحِرٍ
عَلِيْمٍ ۝ اور کہا فرعون نے ایک جماعت کو نوکرون اپنے سے کہ لاؤ تم میرے پاس ہر جادوگر دانا بیچ فن اپنے کے تا مقابلہ کرے ساتھ موسیٰ کے پس جادوگرون
کو جمع کیا جیسے سورۂ اعراف مین مذکور ہوا اور ساتھ وعدون تمام کے مضبوط کر کر وعدے کے دن بیچ میدان کے لائے فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ
مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ۝ پس جسوقت کہ آئے جادوگر مقابلے موسیٰ علیہ السلام کے کہا خاص اُنکو موسیٰ علیہ السلام نے کہ ڈالو تم وہ چیز کہ ڈالنے
والے ہو تم خاص اُسکو سو سیون سے اور لکڑیون سے فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝
پس جسوقت ڈالا جادوگرون نے رسیون اور لکڑیون اپنی کو اور بسبب گرمی ہوا کے حرکت مین آئین اور آنکھون مین آدمیون کے سانپ دکھلائی دیے
کہا موسیٰ علیہ السلام نے جو کچھ کہ لائے ہو تم وہ جادو ہے نہ جو کچھ کہ لایا ہون مین اور لوگ فرعون کے جادو کہتے ہین اُسکو تحقیق اللہ قریب ہے کہ تباہ کرے
جادو تمھارے کو اور نا پیر کرے تحقیق کہ اللہ ٹھیک نہین کرتا ہے کام تباہ کارون کے وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ اور ثابت کرے اللہ ع ۱۲
اور آگے سے لیجاوے حق کو یعنی جو کچھ کہ مین لایا ہون ساتھ باتون اپنی کے یعنی ساتھ حکم اور خواہش اپنی کے یا ساتھ وعدۂ نصرت اور غلبہ کے کہ ساتھ
میرے کیا ہے اور اگرچہ مکروہ رکھین کافر اور دشوار آوے اوپر اُنکے یعنی اللہ تعالیٰ ساتھ وعدۂ نصرت کے وفا کرے دوستون کو اور مکروہ جانے
دشمن کے سے خطرہ نہین رکھتا اور مثنوی مین ساتھ اس معنی کے اشارہ ہے ؎ حق تعالیٰ از غم و خشم خصام ✤ کے گذارد دادلیا را در زمام ✤
مہ فشاند نور و سگ وعوی کند ✤ سگ زنور ماہ کے مرتع کند ✤ خس خسانہ میرود بر روی آب ✤ آب صافی میرود بے اضطراب ✤ مصطفیٰ
مہ می شگافد نیم شب ✤ ترا رمی خاید ز کینہ بولہب ✤ آن مسیحا مردہ زندہ می کند آن جہود از خشم سلبت می کند ✤ فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ
قَوْمِهٖ عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهِمْ اَنْ يَّفْتِنَهُمْ ۭ وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي الْاَرْضِ ۚ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ۝ پس ایمان نہ لائے ساتھ موسیٰ علیہ السلام
کے مگر بیٹے قوم موسیٰ علیہ السلام کے سے اور وہ اس طرح ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام مدین سے بیچ مصر کے آئے بنی اسرائیل کو طرف خدا کے دعوت کی
بوڑھے اور بزرگون نے دعوت نہ قبول کی اور بعضے ساتھ اُسکے ایمان لائے باوجود ترس کے فرعون سے اور ترس گروہ اپنے کے یعنی باپ اور سردارون
قوم کے سے مراد وہ ہے کہ جماعت ایک ایمان لائے ساتھ موسیٰ کے باوجودیکہ ڈرتے تھے فرعون سے اور اپنے لوگون سے یہ کہ عذاب کرے فرعون
اُنکو یا رجوع کرین باپ اُنکے طرف فرعون کے تو پھیرے اُنکو طرف کفر کے اور تحقیق کہ فرعون تکبر کرنے والا اور طاغی تھا بیچ زمین مصر کے اور غالب
اوپر اہل اُسکی کے اور تحقیق کہ تھا وہ حد سے لے جانے والا بیچ تکبر اور سرکشی کے اس حد تک کہ دعوی خدائی کا کیا اور بنی اسرائیل کو بیچ بندگی
کے پکڑا وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ۝ اور کہا موسیٰ علیہ السلام نے خاص اُن مومنون کو جسوقت
آثار خوف کا دیکھا کہ اے گروہ میرے اگر ہو تم کہ ایمان لائے ہو تم ساتھ اللہ کے اور جانا ہے تمنے کہ پہنچا نا نفع کا اور دور کرنا ضرر کا اختیار اُسکے ہی پس
اوپر اُسکے توکل کرو اور کام اپنے ساتھ اُسکے چھوڑ دو اگر ہو تم مسلمان اور جب موسیٰ علیہ السلام نے اُن کو ساتھ توکل کے فرمایا فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ
تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ پس کہا اُنھون نے اوپر اللہ کے توکل کیا ہمنے اور اوپر لطف اُسکے کے مضبوط ہوئے ہم اور جو دعا
توکل کرنے والون کی نزدیک قبول ہونے کے ہے دعا شروع کی اور کہا ای پروردگار ہمارے نہ کر ہمکو جگہ عذاب کی واسطے گروہ ستمگارون کے
یعنی اُنکو اوپر ہمارے غالب نہ کر تو ساتھ ہاتھ اُنکے کے عذاب پانے والے نہو وین ہم وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اور نجات دے ہمکو
ساتھ مہربانی کے اور بخشش اپنی کے گروہ کافرون کے سے یعنی قصد اور مکر اُنکے سے یا ملاقات اُنکی سے لائے ہین کہ بعد ایمان لانے اس قوم
کے ساتھ موسیٰ علیہ السلام کے ادھر مشغول ہونے ساتھ بندگی اللہ تعالیٰ کے فرعون نے فرمایا کہ مسجدین کہ محلون اور رستون مین بنی ہوئی ہین

ویران کرین اور اُنکو ادائے نماز سے منع کیا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا کہ بیچ گھرون کے جگہ عبادت کی مقرر کرین کہ کافرون پر عبادت اُنکی کے خبردار نہوین جیسے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور وحی کی ہمنے طرف موسیٰ کے اور بھائی اُسکے کے یہ کہ پکڑو تم جگہ بازگشت کی واسطے قوم اپنی کے بیچ شہر مصر کے گھر کرو رجوع کرین ساتھ اُسکے واسطے بندگی اللہ کے اور حکم کیا ہمنے کہ بناؤ تم دونون بھائی اور قوم تمھاری گھرون اپنے کو کہ لی ہین تمنے مسجدین متوجہ قبلے کی یعنی کعبے کی کہ موسیٰ علیہ السلام طرف کعبے کی نماز ادا کرتے تھے اور قائم رکھو نماز کو بیچ اُن مقامون کے اور خوشخبری دے اے موسیٰ مومنون کو ساتھ نجات دنیا کے اور درجون عقبیٰ کے وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ ۚ اور کہا موسیٰ نے بیچ دعا اپنی کے اے پروردگار ہمارے تحقیق کہ دی تو نے فرعون کو اور گروہ اُسکے کو وہ چیز کہ ساتھ اُسکے کو وہ آرایش کرین لباس اور زیور اور اسباب گھر کے سے بیچ زندگانی دنیا کے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ قنطار مصر کے سے جنت کی زمین تک وہ پہاڑ کہ بیچ اُنکے معدن سونے اور روپے کے اور جواہرات کے تھے سب ساتھ فرعون کے تعلق رکھتے تھے اور حکم اُسکا ان سب مکانون مین جاری تھا ساتھ اس سبب کے کہ مال بت قبطیون کے تصرف مین آیا تھا اور سب مالدار ہوگئے تھے اور وہ مال سبب گمراہی اُنکے کا ہوا پس موسیٰ علیہ السلام نے پیچھے دعا اپنی کے کہا اے پروردگار ہمارے فرعون اور قوم اُسکی کو زینت اور مال دیا ہے تو نے دوسری بار واسطے عاجزی کے بیچ زاری کے تکرار کی کہ اے پروردگار ہمارے اُنکو یہ چیز دیا ہے تو گمراہ کرین بندون تیرے کو راہ عبادت کی سے اور ساتھ عبادت فرعون کے باوجود آدمیون کو رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۔ اے پروردگار ہمارے محو کر مال اُنکے یعنی صورت اُس مال کی محو کر اور بدل کر ساتھ اور چیز کے قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ دینار اور درہم اُنکے سب پتھر ہوے اور نقش اُسی طرح رہے اور سُدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ مال اُنکا نقد سے اور طعام سے اور درخت اور ثمر سب پتھر ہوگئے یہ بھی اُن نو معجزون مین سے ایک معجزہ موسیٰ علیہ السلام کا تھا اور دعا کی اور سخت پکڑ اوپر دلون اُنکے کے یعنی مہر رکھو تو اوپر اُنکے تو سخت دل ہوون پس ایمان نہ لاوین موسیٰ نے ساتھ وحی کے معلوم کیا تھا کہ وہ ایمان نہ لاوین گے لاچار دعا مانگی کہ دل اُنکے سخت کر تو ساتھ ایمان کے کھلنے والے نہوون اور ایمان نہ لاوین جبتک کہ دیکھین عذاب دکھ دینے والے کو غرق ہونا ہے دریاے قلزم مین قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ کہا اللہ نے تحقیق قبول ہوئی دعا تم دونون بھائیون کی لائے ہین کہ موسیٰ علیہ السلام دعا کرتے تھے اور ہارون آمین کہتے تھے اور آمین کہنے والا داعی شریک ہوا سواسطے کہا کہ دعا دونون کی قبول ہوئی پس ثابت رہو تم اوپر دعوت کے اور شتابی نہ کرو تم کہ طلب کیا گیا تمھارا بیچ وقت اپنے کے ظہور مین آویگا کہتے ہین بعد چالیس برس کے انردعا کا ظاہر ہوا اور پیروی نہ کرو تم بیچ شتابی کے راہ اُن لوگون کی کہ کمال نادانی سے نہین جانتے ہین کہ وعدہ اللہ تعالیٰ کا پورا ہوتا ہے بیچ وقت اپنے کے اور جب وقت عذاب اُس قوم کا پونہچا وحی آئی طرف موسیٰ علیہ السلام کے کہ ساتھ قوم اپنی کے مصر سے باہر جا قبطیون کو وقت عذاب کا آیا موسیٰ علیہ السلام ساتھ جماعت بنی اسرائیل کے متوجہ شام کے ہوے اور اوپر کنارے دریاے قلزم کے پونہچے فرعون ساتھ لشکر کے پیچھے سے پونہچا ساتھ دعا موسیٰ علیہ السلام کے دریا پھٹ گیا اور تفصیل اس واقعہ کی سورہ شعرا مین مذکور ہووے گی القصہ بنی اسرائیل سلامت دریا سے گذرے جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْيًا وَّعَدْوًا ۭ حَتّٰٓى اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَاۗءِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ اور پار اُتارا ہمنے بیٹون یعقوب کے کو دریاے قلزم سے سلامت پس پیچھے سے اُنکے آیا فرعون اور لشکر اُسکا واسطے ستم کرنے کے اوپر بنی اسرائیل کے اور واسطے باہر لیجانے بیچ جفا اُنکی کے پس جب دریا کے کنارے پر پونہچے اور گھوڑا فرعون کا اوپر بوما دین کے کہ جبرئیل سوار تھے بیچ دریا کے آیا لشکریون نے بھی متابعت کی اور سب نے اپنے تئین درمیان دریا کے ڈالا اور فرعون نہین چاہتا تھا کہ دریا مین اُترے لیکن گھوڑا اُسکا لیے جاتا تھا جبتک کہ جسوقت پایا اُسکو غرق ہونے نے اور جانا کہ ہلاک ہوا اور کہا ایمان لایا مین ساتھ اُسکے کہ نہین ہے کوئی معبود لائق بندگی کے مگر وہ خدا کہ ساتھ دعوت موسیٰ کے ایمان لائے ہین بنی اسرائیل ساتھ اُسکے اور مین مسلمانون سے ہون مدارک مین لایا ہے کہ فرعون نے ایک معنی کو تین بار تکرار کیا نہایت حرص سے کہ اوپر قبول پہنچنے کے

رکھتا تھا اور بسبب فوت ہونے وقت کے مقبول نہوئے کیونکہ بیچ وقت کے ایک بار کفایت تھا اور پیچھے اُس سے کہ فرعون نے یہ بات کہی حق تعالیٰ نے ساتھ جبرئیل کے جواب مین اُسکے فرمایا آلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ آیا ایمان لاتا ہے تو اب کہ اختیار نہ رہا اور حالانکہ تو نے بے فرمانی کی آگے اُس سے اور حکم پیغمبر میرے کا نہ سنا تو نے اور تھا تو گمراہ ہونے والون اور گمراہ کرنے والون سے **مدارک** مین اور **تبیان** مین اور **تفسیرون** مین لکھا ہے کہ ایک دن جبرئیل علیہ السلام بیچ دیوان مظالم فرعون کے آئے اور فتوی اس صورت کا دکھلایا کہ حکم امیر کا کیا ہے بیچ شان اُس بندے کے کہ نشو ونما مال اور نعمت خواجہ اپنے کے سے پاوے اور ساتھ تربیت اُسکی کے سب بندون سے ممتاز ہووے اور کفران نعمت کا کرے اور دعوی خواجگی کا کرے اور حکم مالک اپنے کا نہ مانے فرعون نے کنارے پر اُس فتوے کے اپنے ہاتھ سے لکھا کہ کہتا ہے ابو العباس ولید بن مصعب کہ سزا اُس بندے کی کہ اوپر مالک اپنے کے بے فرمان اور نعمت اُسکی مین کافر ہووے وہ ہے کہ اُسکو بیچ دریا کے غرق کرین جبرئیل علیہ السلام نے اُس خط کو لے لیا اور اُس جگہ کہ فرعون بیچ گرداب فنا کے گرا اور اظہار ایمان اپنے کا کرتا تھا جبرئیل علیہ السلام نے وہ خط اُسکو دکھلایا کہ تیرے فتوے پر عمل کیا ہے فَالْيَوْمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ پس آج کے دن نجات دیتے ہین ہم ساتھ بدن تیرے کے پانی سے یعنی سب قوم تیری بیچ قعر دریا کے ہین بدن تیرے کو اوپر روے دریا کے لاوین ہم لائے ہین کہ جب فرعون اور قوم اُس کی غرق ہوئی بنی اسرائیل کو دغدغہ ہوا کہ فرعون موا نہین ہے اور دمبدم کشتیان تیار کرکے لشکر کو دریا سے اُتاریگا اور پیچھے سے ہمارے آویگا حق تعالیٰ فرعون کو اوپر روے دریا کے لایا ساتھ زرہ کے کہ پہنے ہوے تھا اور لوگ اُسکو پہچانتے تھے تو بنی اسرائیل نے فرعون کو مردہ دیکھکر تسلی پائی اور **زاد المسیر** مین لایا ہے کہ باقی ماندہ قوم فرعون کی کہ مصر مین تھی غرق ہونے اُسکے کو یقین نہ رکھتے تھے اور کہتے تھے فرعون بیچ جزیرے کے ساتھ شکار مرغ وماہی کے مشغول ہے اللہ تعالیٰ نے دریا کو وحی کی کہ فرعون کو اوپر کنارے کے ڈالے تو مصر والے دیکھین پس دریا نے اُسکو اوپر زمین بلند کے ڈالا ایسا کہ سب لوگون نے اُسکو دیکھا اور اوپر ہر تقدیر کے تجلو دریا سے مکالین ہم لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً تو ہووے واسطے اُس کسی کے کہ پیچھے تیرے آوے نشانی تو ساتھ تیرے عبرت پکڑے اور جانے کہ بندہ دور ہے مالکیت سے بندہ کہ اپنے تئین گرداب مین غرق ہونے سے نہ بچا وے کیون آوازا نا رکم الاعلی کی یعنی مین ہون پروردگار تمھارا بلند اور برتر بیچ کان خلق کے پہونچاوے ۵ عاجزی کو اسیر خواب وخورست + لاف قدرت زندہ بے خبرست + آنکہ در نفس خود زبون باشد + صاحب اقتدار چون باشد + وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ۝ اور تحقیق کہ بہت آدمیون سے نشانیون قدرت ہماری سے بیخبر ہین اُنکو بیچ اُسکے نہ فکر ہے اور نہ اُس سے ڈر ہے وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ وَّرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰى جَآءَهُمُ الْعِلْمُ اور تحقیق ہمنے جگہ دی بیٹون یعقوب کے کو بعد ہلاک ہونے فرعون کے سے اور قوم اُسکی سے جاے سزاوار اور شائستہ اور وہ ولایت شام کی تھی پیچھے اُس صدق کے اور رزق دیا ہمنے اُنکو یعنی بیچ شرب کے جگہ دی اور خرماے تر اور خشک روزی دی ہمنے اوپر اُنکے پاکیزہ چیزون سے اور ساتھ قول بعضون کے اس جگہ مراد بنی اسرائیل سے یہود زمانہ پیغمبر کے ہین کہ اُنکو شرب مین جگہ دی اور روزی دی خرماے تر اور خشک سے پس اختلاف نہ کیا اُنھون نے بیچ حکم دین اپنے کے یا بیچ شان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوقت تک کہ ساتھ اُنکے آیا علم توریت کا اور احکام اُسکے بیچ اُسکے اختلاف کیا ساتھ تاویل کے اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝ تحقیق کہ پروردگار تیرا حکم کرے درمیان اُنکے دن قیامت کے بیچ اُس چیز کے کہ تھے ازروے عناد کے یا جہل کے بیچ اُس چیز کے اختلاف کرتے تھے حکم توریت کے سے یا حکم پیغمبر کے سے فَاِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ فَسْـَٔلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ پس اگر ہے تو بیچ شک کے اُس چیز سے کہ بھیجی ہے ہمنے طرف تیرے قصون اور احکامون سے پس پوچھ تو اُن لوگون سے کہ پڑھتے ہین کتاب کو آگے تجھ سے یعنی اہل کتاب سے کہ یہ اُترا ہوا تحقیق ہے نزدیک اُنکے اور ثابت ہے بیچ کتاب اُنکی کے خطاب طرف آن حضرت کے ہے اور مراد امت ہین اور **زاد المسیر** مین لایا ہے کہ اِن معنی مانافیہ کے ہے یعنی تو بیچ شک کے نہین ہو لیکن واسطے زیادتی بصیرت کے سوال کر اہل کتاب سے کہ لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝ تحقیق کہ آیا ساتھ تیرے بیان راست اور درست پروردگار تیرے کی طرف سے پس نہو تو شک لانے والون سے صحیح ترین قولون کا وہ ہے

ع ۱۰ ۱۴

کہ مانند اس مخاطبات کے ظاہر اخطاب طرف پیغمبر کے ہے لیکن مخاطب سوائے اُنکے اور لوگ ہین اسواسطے کہ ذات پاک آن حضرتؐ کی معصوم اور محفوظ ہے شک اور شبہے سے بیچ اُس چیز کے کہ نازل ہوئی ہے اور اُسی قبیل سے یہ خطاب دوسرا کہ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ فَتَكُونَ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝ اور نہو تو اُن لوگون سے کہ جھوٹ جانا اُنھون نے خاص آیتون اللہ کی کو کہ قرآن ہے پس ہووے تو اگر جھوٹ جانے زیان کرنے والون سے اِنَّ الَّذِينَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ بیشک کہ وہ لوگ کہ واجب ہوا ہے اوپر اُنکے قول پروردگار تیرے کا یعنی وہ قول کہ لوح محفوظ مین لکھا ہے کہ وہ ساتھ کفر کے مرین اور فرشتون کو ساتھ اُس قول کے خبر دی ہے اور کہا ہے کلمہ وہ ہے لاملأن جہنم یا ہو لأرین النار ولا ابالی اور اوپر ہر تقدیر کے جو کلمہ اوپر اُنکے ثابت ہوا ایمان نہین لاتے اس واسطے کہ کلمہ اللہ تعالے کا جھوٹا نہین ہے وَلَوْ جَاءَتْهُمْ كُلُّ آيَةٍ حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ۝ اور اگر چہ آوے اوپر اُنکے ہر آیت جبتک کہ دیکھین عذاب دکھ دینے والا کہ نامزد اُنکا ہوا ہے اور بعد اُترنے عذاب کے اُنکو ایمان نفع نہ پونہچاوے جیسے کہ قوم فرعون کو اور امتون گذری ہوئین کو فائدہ نہ رکھا ایمان ناامیدی کا فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ آمَنَتْ فَنَفَعَهَا إِيمَانُهَا إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ لَمَّا آمَنُوا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ ۝ **تبیان** مین لایا ہے کہ اکثر نحوی اوپر اُسکے ہین کہ لولا اس جگہ بمعنی ما نافیہ کے ہے یعنی نہ تھے رہنے والے گانون کے شہر گنہگارون سے کہ وقت اُترنے عذاب کے ایمان لائے پس فائدہ پونہچاوے اہل دیہ کو ایمان اُنکا بیچ اُسوقت کے مگر قوم یونس علیہ السلام کی کہ وہ اُسوقت ایمان لائے اُٹھایا ہمنے اوپر لے گئے ہم اُنسے عذاب رسوائی کا بیچ زندگانی دنیا کے اور فائدہ مندی دی ہمنے اُنکو تا وقت پونہچنے اجل اُنکی کے اور **قصہ** یونس علیہ السلام کا بطور مختصر کے اس طرح ہے کہ اللہ تعالی نے اُسکو اوپر اہل نینوی کے کہ زمین موصل کے سے تعلق رکھتا ہے بھیجا اُسنے مدت تک اُن لوگون کو طرف اللہ کے دعوت کی اُنھون نے انکار کیا اور اُسکو آزردہ رکھا آخر عاجز آیا اور کہا الٰہی قوم میری نے مجکو جھٹلایا پس بھیج تو اوپر اُن کے عذاب اللہ تعالی نے قبول کیا اور کہا خبر دے قوم اپنی کو کہ بعد تین دن کے یا چالیس دن کے عذاب اوپر تمھارے اُترے گا یونس علیہ السلام نے اُن کو خبر دی اور درمیان قوم کے سے باہر گیا اور ایک غار پہاڑ کے مین چھپا جب وقت وعدے کا نزدیک پہونچا اللہ تعالی نے ساتھ مالک دوزخ کے خطاب کیا کہ برابر ایک خردل کے سموم دوزخ کی سے ساتھ اُس قوم کے بھیج مالک نے فرمان اللہ کا بجا لاکر اُس سموم کو ساتھ صورت ابر سیاہ کے یا دھوین کے اور چنگاری آگ کے گرد شہر نینوی کے استادہ کیا اہل شہر نے جانا کہ یونس علیہ السلام سچا تھا رجوع طرف بادشاہ اپنے کے ہوے وہ بادشاہ بڑا عقلمند تھا اُسنے کہا یونس علیہ السلام کو بلاؤ لوگون نے حضرت یونس علیہ السلام کو بہتیرا ڈھونڈھا نہ ملے بادشاہ نے فرمایا کہ اگر یونس چلے گئے تو وہ جس خدا کی طرف دعوت کرتے تھے وہ خدا باقی ہے اور وہ جاننے والا ہے اور سننے والا ہے اب اسکے سوا اور کچھ تدبیر نہین کہ اپنی عاجزی اور گڑگڑانا اُسکی درگاہ مین ظاہر کرین بادشاہ نے ایک ٹاٹ کا کپڑا پہنا اور ننگے سر اور ننگے پاؤن بیابان کو چلا اور اسی طور سے سب رعیت جنگل مین گئی تمام مرد عورت چھوٹے بڑے اللہ تعالی کی درگاہ مین فریاد کرنے لگے اور بچون کو اُنکی ماؤن سے جدا کر دیا اور خالص نیت سے سب اکٹھے پکارے کہ بار خدایا جو یونس نے کہا ہم اُسکا یقین کرتے ہین تاریخ پہلی بقر عید سے محرم کی دسوین تاریخ تک یون ہی فریاد کرتے رہے اور ان چالیس دن تک اپنے عجز و بیچارگی سے تھکے نہین اللہ تعالی سے اپنی عاجزی کرتے رہے

ع چارۂ ما ساز کہ بے یاوریم ✣ گر تو برانے بکجا آوریم ✣ بعضے کہہ رہے تھے کہ الٰہی ہمسے یونس نے کہا تھا کہ ہمارے خدا نے کہا ہو کہ بردے خرید کے آزاد کرو ہم تیرے بندے ہین اپنے کرم سے تو ہمین عذاب سے آزاد کر بعضے عاجزی کرتے تھے کہ الٰہی ہمین یونس نے کہا تھا کہ خدا نے فرمایا ہی عاجزون اور تھکے ہوؤن کا ہاتھ پکڑو ہم بیچارے اور عاجز ہین تو اپنے فضل سے ہمارا ہاتھ پکڑ کسی طرف سے یہ آواز آتی تھی کہ اے پروردگار یونس نے تیرا قول ہمسے بیان کیا تھا کہ جو تمپر ظلم زیادتی کرے تم اُس سے درگذر کرو ہمنے اپنے گناہون سے اپنے پر ظلم کیا ہمسے معاف کر کسی جانب لوگ کہہ رہے تھے کہ خدایا یونس نے ہمسے کہا تھا کہ خدائے تعالی نے فرمایا ہے کہ مانگنے والون کو خالی نہ پھیرو ہم تیرے در پر مانگنے آئے ہین ہمین رد نہ کر **ع** قاضی حاجات درویشان و محتاجان توئی ✣ پس روا کن از کرم حاجات بیسار ہمہ ✣ غرض چالیسوین دن کہ روز جمعہ دسوین تاریخ محرم کی تھی اُنکی دعا قبول ہوئی اور وہ اندھیرا برکا جاتا رہا رحمت الٰہی ہوگئی یونس علیہ السلام چالیسوین روز نینوی کی طرف آئے

اور لوگون کی خبر پوچھا چاہتے تھے جب شہر کے قریب آئے اور معلوم ہوا کہ عذاب کے بدلے اُنپر رحمت ہو گئی بہت اُنکو رنج ہوا کہ مین تو اُنکو عذاب سے ڈراتا تھا اب مین اُنکے پاس جاؤنگا تو جھٹلائینگے مجکو سو جنگل کی طرف چلے گئے اور اُنکے دریا مین جانے اور مچھلی کے پیٹ مین قید ہونے کا سو یہ انبیا اور سورۂ صافات مین بیان ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَآمَنَ مَنْ فِي الْأَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيعًا اور جو تیرا رب چاہتا تو بیشک یقین کرتے جو دنیا مین ہین سب اکٹھے **فائدہ** حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت چاہتے تھے کہ قوم ایمان لے آوے جب وہ ایمان نہ لاتی تھے تو آپ کو بہت رنج ہوتا تھا آپکی تسلی کے لیے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت شریف نازل کی اور ایمان لانا اپنے ارادے سے متعلق رکھا اور فرمایا أَفَأَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّىٰ يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ۝ کیا زبردستی کرتا ہے لوگون پر کہ ایمان لے آوین میرے بن جاوے **فائدہ** یہ آیت شریف منسوخ ہے قتال کی آیت سے وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تُؤْمِنَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ۝ اور کوئی ایمان نہین لاتا مگر اللہ تعالیٰ کے ارادے اور توفیق اور اسکے حکم سے اور خدائے تعالیٰ غضب بھیجتا ہے اُنپر جو سمجھتے نہین اُسکی دلیلین اور نشانیان قُلِ انْظُرُوا مَاذَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَمَا تُغْنِي الْآيَاتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ کہہ دے اے محمد صلعم مشرکون کو جو نشانیان طلب کرتے ہین کہ دیکھو دل کی بصیرت سے یا سر کی آنکھون سے کہ کیسے کیسے عجائب ہین پیدائش کے آسمانون مین اور کیسے کیسے عجائب ہین قدرت کے زمینون مین تو تمکو معلوم ہو جائے اللہ کی صنعت کا کمال اور اُسکے علم و حکمت کا جلال اور نہین ہٹاتین اللہ تعالیٰ کے عذاب کو نشانیان اور رسولون کے کلام اُس قوم سے جو اللہ تعالیٰ کے علم و حکمت مین ہین کہ ایمان نہین لانے کے فَهَلْ يَنْتَظِرُونَ إِلَّا مِثْلَ أَيَّامِ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ قُلْ فَانْتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَظِرِينَ ۝ یہ مشرک راہ نہین دیکھتے مگر دنون کی یعنی واقعون کی اُن لوگون کے جو انسے پہلے گذرے ہین جیسے قوم عاد و ثمود و اصحاب ایکہ و اہل مونفکہ اور واقعہ سے مراد عذاب ہے کہہ دے کہ راہ دیکھو عذاب کی مین بھی نازل ہوگا اور مین بھی تمھارے ہلاک ہونے کا منتظر ہون ثُمَّ نُنَجِّي رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا كَذَٰلِكَ ۚ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِينَ ۝ پھر نجات دی اپنے رسولون کو جب اُنکے جھٹلانے والون پر عذاب آیا اور ہمنے نجات دی اُن لوگون کو کہ جو ہمارے پیغمبرون پر ایمان لائے جیسے کہ نجات دی ہمنے رسولون کو اور اُنکے تابعدارون کو ہمارا وعدہ سچا اور ٹھیک ہے مشرکون کے ہلاک کرنے کے وقت کہ نجات دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُنکے اصحاب کو قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنْ كُنْتُمْ فِي شَكٍّ مِنْ دِينِي فَلَا أَعْبُدُ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَٰكِنْ أَعْبُدُ اللَّهَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُمْ ۖ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَأَنْ أَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ۖ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ کہہ دے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اے لوگو اگر تمکو میرے دین مین شک ہے تو مین بیان کرتا ہون اپنا دین تمسے کہ مین نہین عبادت کرتا اُنکی جنکی تم پرستش کرتے ہو یعنی بت اور فرشتون کی سوا اللہ تعالیٰ کے لیکن مین اُسکی عبادت کرتا ہون جو تمکو مار ڈالتا ہے **فائدہ** مار ڈالنے کا لفظ اُنکی تہدید اور ڈرانے کے واسطے ہے کہ مشرکون کا مرنا اُنکے عذاب کی میعاد ہے اور مجکو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ مین یقین لانے والون سے ہون اللہ کے حکمون پر اور نبیون کے اخبار پر اور مجکو حکم ہے یا مجکو وحی ہے کہ قائم رکھ اپنے عملون کو یعنی خالص کرو واسطے دین کے اور سب دینون سے دین اسلام کی طرف رجوع ہوا ہون اور نہ ہون مین شرک لانے والون سے **فائدہ** یہ خطاب سوا ے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور لوگون کی طرف ہے وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۖ فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِنَ الظَّالِمِينَ ۝ اور نہ پکار اسوا اللہ تعالیٰ کے اُس شے کو جسکا پکارنا تجھے نفع نہ دے اور نہ کچھ ضرر دے جو اُسکو نہ پکارے تو سو اگر تو نے ایسا کیا یعنی اُس چیز کو جو نفع نہ دے اُسکو پکارا تو اُسوقت تو ظالمون سے ہوگا اسلیے کہ اُسکو پکاریگا جسکو نہ پکارنا چاہیے وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِنْ يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ ۚ يُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۚ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝ اور اگر تجکو خدا پونچالے کوئی بیماری یا کوئی سختی یا فقر تو کوئی اُسکا دفع کرنے والا نہین سوا اللہ تعالیٰ کے اور جو وہ چاہے تیری صحت یا راحت یا تونگری تو اُسکے فضل کا کوئی روکنے والا نہین **فائدہ** فلا رادلہ کی جگہ جو بفضلہ کہا یہ اس بات پر دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ فضل کرنے والا ہے اپنے بندون پر خیر کے ارادے سے باوجود بندون کے بے مستحق ہونے کے ۵ درویش تو در مصلحت خویش چہ دانی و خوش باش گرت نیست کہ بے مصلحتے نیست ۔ اپنا فضل پونہچاتا ہے جسپر چاہتا ہے اپنے بندون سے اور وہی بخشنے والا ہے سو اپنے گناہون کے سبب اُسکی بخشش سے ناامید نہو اور مہربان ہے اُسکی عبادت سے اُسکی رحمت کی امید رکھو قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ

قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۭ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ۝ کہہ دے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اے لوگو بیشک تمھارے پاس آیا کلام ٹھیک ٹھیک یا پیغمبر سچا تمھارے پروردگار کے پاس سے اور تمکو کچھ عذر کی جاے نہین رہی سو جسنے راہ پائی ایمان اور بندگی کی سو بیشک اُسنے اپنی جان کے واسطے راہ نفع کی پائی اور جو گمراہ ہوا اُسکا وبال اُسکی جان پر ہی اور مین تمھارا نگہبان نہین ہون **فائدہ** اس آیت شریف کی دو میاطی کے نزدیک آیت سیف ناسخ ہی وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝ اور پیروی کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس چیز کی جو وحی کی جاوے طرف تیرے یعنی بجا لا اور پونہچا دے اور صبر کر اوپر دعوت کے اور جو کچھ تجکو ایذا پونہچے اُسپر صبر کر جبتک حکم کرے اللہ تعالی تیری مدد کا بابت پرستون کے قتل اور کافر کتابی کے جزیہ کا اور وہی ہے بہت اچھا حکم کرنے والا اسواسطے کہ اُس کے حکم مین ظلم وزیادتی وطرفداری نہین ہے یا اسلیے کہ سب بھیدون سے واقف ہی پھر گواہ شاہدونکی حاجت نہین رکھتا ع ۱۱ ۱۲

سُوْرَةُ هُوْدٍ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝　مِائَةٌ وَّاثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً

الٓرٰ ۣ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ۝ حروف مقطعہ بہ نسبت اصطلاح وضعی وعرفی کے مفہوم المراد نہین یعنی اُنکی مراد کما حقہ نہین معلوم ہوسکتی تو ایک بھید چھپا ہوا ہی اور اسی قول کی تائید ہی کہ سبھی سے جو مقطعات کے معنی پوچھے لوگون نے تو اُنھون نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالی کا بھید ہی اسکے درپے نہوا اور بعضے کہتے ہین کہ الر کے معنی ہین کہ انا اللہ اری یعنی مین ہون خدا کہ دیکھتا ہون بندے کی بندگی اور گناہگارون کے گناہ اور موافق اعمال کے جزا دونگا تو اُسمین وعدہ اور وعید دونون ہین یہ کتاب ہے ایسی کہ مضبوط ہین اُسکی نشانیان دلیلون اور حجتون سے یا مضبوط ہی نظم محکم سے جیسے ایک بنا ایسی جسکو خلل اور نقصان نہین پھر جدا کی گئی ہے سورہ سورہ اور آیہ آیہ یا تفصیل سے بیان ہی اُسمین اُسکا جسکی بندون کو حاجت ہی ایسی کی طرف سے جو حکم کرنے والا ہے یا حکمت بخشنے والا ہے سب چیزون کو خوب جانتا ہی اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ ۝ اسواسطے کہ نہ بندگی کرو کسی کی سواے خداے تعالی کے مین تمکو اُسکے حکم سے ڈرانے والا ہون کہ تم شرک کروگے تو عذاب ہوگا اور خوشی سنانے والا ہون جو اُسکی توحید کروگے اور ایمان لاؤگے تو ثواب ہوگا وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ۭ اور دوسرے حکم اور تفصیل آیات اسواسطے ہے کہ اپنے رب سے بخشش مانگو کہ تمھارے گناہ گذرے ہوے بخشدے پھر توبہ کرو اُسکی درگاہ مین کہ آیندہ کو گناہ نہون تو اللہ تعالی تمکو بہت اچھی طرح رکھے یعنی عمر دراز بخشے کہ تمسے لوگون کو نفع ہو یا تمکو تندرست اور امن وامان مین رکھے آخر عمر تک جو مقرر ہوگئی **فائدہ** محقق کہتے ہین کہ اللہ تعالی نے جو فرمایا ہے متاعا حسنا وہ یہ ہی کہ جو نعمت مل جاوے اُسمین راضی ہو اور جو تکلیف پونہچے اُسپر صبر کرے اور امام تشیری نے کہا ہے کہ متاع حسن کہ اُسکے ہاتھ سے لوگون کے کام مکملین اور حاجتین روا ہون اور تاکہ دیوے اللہ تعالی ہر فضل رکھنے والے کو دین مین اُسکے فضل کا اجر اور ثواب دنیا مین بھی اور عقبی مین بھی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ذو فضل وہ شخص ہے جسکی نیکیان زیادہ ہون برائیون سے بعضے کہتے ہین ذو فضل وہ ہی کہ جسکے نام دیوان ازل مین فضل لکھا گیا ہے وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ۝ اور جو تم اے کافرو اسلام سے پھر جاؤ میرا کہنا نہ مانو تو مین ڈرتا ہون تمکو قیامت کے دن عذاب ہوگا اور یوم کبیر کتاب تفسیر تیسیر مین لکھا ہے روز جنگ بدر سے مراد ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ جو کفار پر قحط ہوا تھا کہ مردے اور مردار کھاتے تھے اُس سے مراد ہے اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ۚ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اُسی کی طرف پھر کے جانا ہے اور وہی پھر لیجانے اور ثواب دینے اور عذاب کرنے پر سب چیزون پر قدرت رکھتا ہے **فائدہ** لکھا ہے کہ سب مشرکون نے جو حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عداوت رکھتے تھے دل مین اور مصلحت وقت کے سبب اُسکو چھپاتے تھے ایک دن آپس مین ملاقات کرکے کہا کہ جو ہم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عداوت مین پیروی ڈالیون اور اپنے تئین کپڑون مین چھپالیون اور اپنے سینون مین عداوت رکھین تو کسی کو کیا خبر ہوگی اللہ تعالی نے یہ آیت نازل کی اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ۭ اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ ۙ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ جان لو یہ کافر اپنے سینون کو دوہرا کرتے ہین میرے حبیب کی عداوت مین یعنی خوب چھپاتے ہین کہ خداے تعالی نہ جانے جان لو کہ

جسوقت یہ کپڑے اوڑھکر اپنے بچھونے پر ہوتے ہین خدائے تعالیٰ جانتا ہے جو دلون مین چھپاتے ہین اور جو زبان سے بیان کرتے ہین کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک چھپا اور ظاہر ایک سا ہے بیشک وہ خوب جانتا ہے دلون کی باتین اور بعضے کہتے ہین کہ ذات الصدور دل ہین اور اللہ تعالیٰ اُسکے بھید جانتا ہے ؎ ایکہ در دل نہان کنی سرے ۔ آنکہ دل آفریدہ می داند ۔ **فائدہ** اس آیت شریف کی **شان نزول** مین لکھا ہے کہ یہ اخنس بن شریق کے حال مین نازل ہوئی ہے وہ ایک شخص لسّان شیرین زبان تھا کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملازمت مین حاضر ہوا کرتا تھا اور خوشامد کی باتین کیا کرتا تھا اور اپنی دوستی اور محبت جتایا کرتا تھا ظاہر اُس کا اچھا دکھائی دیتا تھا اور باطن اُسکا بہت بُرا تھا اللہ تعالیٰ نے اُسکے باطن کی پلیدی سے خبر دی کہ کوئی اُسکے ظاہر پر خیال کرکے اُسکے باطن سے غافل نہ رہے شیخ طریقت نے فرمایا ہے کہ منافق کی مثال سانپ کی سی ہے کہ اندر تو زہر بھرا ہے اور باہر خوبصورت ہے **شعر** صورت ظاہر ندارد اعتبار ۔ باطنی باید مبرا از غبار ۔

الجزء ۱۲ **وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ۚ**

كُلٌّ فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ۝ جو زمین مین چلنے والے ہین سب کی روزی اللہ تعالیٰ ہی پر ہے اُسکے فضل اور رحمت سے اور وہ جانتا ہی اُسکا ٹھکانا زندگی مین اور بعد مرنے کے اور یہ سب جاندار اور اُنکی روزی اور ٹھکانا اُنکا لکھا ہوا ہے کتاب روشن یعنی لوح محفوظ مین **فائدہ** اس آیت شریف مین جو کلمہ علی اللہ کا ہے لکھا ہے کہ علی وجوب پر دلالت کرتا ہے اور شریعت مین واسطے تحقیق کے ہی یعنی تحقیق اصل روزی کی اللہ ہی کی طرف سے ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ علی بمعنی من ہے یعنی اللہ ہی کی طرف سے روزی ہے یا بمعنی الی ہے یعنی سب کی روزی اُسی کی طرف سونپی گئی ہے کہ اگر وہ چاہے فراخ کرے اور چاہے تنگی کرے اور مستقر کو لکھا ہی صاحب کشاف نے کہ وہ رہنے کی جگہ ہے زمین مین اور ہوا مین اور پانی مین اور مستودع کے معنی ہین ماں باپ کی پشت اور شکم مین اور انڈی مین رہنے سے وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۗ وہی ہے ایسا جسنے پیدا کیے آسمان اور زمین چھ روز مین دنیا کے دنون سے کہ اتوار سے شروع کیے روز جمعے تک سب پیدا کر دیے اور اُنکے پیدا کرنے سے پہلے اُسکا عرش تھا اوپر پانی کے تاکہ آزمایش کرے تمھاری یعنے تمسے معاملہ آزمانے والون کا کرے کہ ظاہر ہو جاوے کون اچھا عمل کرتا ہے یعنی شکر کرتا ہے کہ اس سے نعمت زیادہ ہوتی ہے یا تصدیق کرتا ہے اُسکی کہ عرش اوپر پانی کے ہے اور پانی ہوا پر ہے **فائدہ** لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پیدائش کی شروع مین یاقوت سبز پیدا کیا اور نظر ہیبت سے اُسے دیکھا تو وہ پانی ہو گیا پھر اللہ تعالیٰ نے ہوا کو پیدا کیا اور پانی کو اُسپر رکھا اور عرش کو اُسی پانی پر جگہ دی اور اس رکھنے مین عرش کے پانی پر اور پانی کے ہوا پر اللہ کے بندے جو فکر والے ہین اُنکو بڑی نصیحت ہے وَلَئِنْ قُلْتَ إِنَّكُمْ مَّبْعُوثُونَ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوٓا إِنْ هٰذَآ إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ۝ اور اگر کہے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قوم کو کہ بیشک تم اُٹھائے جاؤگے مرنے کے پیچھے تو کہین گے وہ جو ایمان نہین لائے کہ یہ تو ترا جادو ہی ظاہر وَلَئِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِلٰٓى أُمَّةٍ مَّعْدُودَةٍ لَّيَقُولُنَّ مَا يَحْبِسُهُ ۗ أَلَا يَوْمَ يَأْتِيهِمْ لَيْسَ مَصْرُوفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ۝ اور اگر ہم ڈھیل کرین اُنکے عذاب مین جسکا وعدہ ہمنے کیا ہی گنتی کے وقت تک تو ٹھٹھے سے کہین کہ عذاب کیون نہین آتا کسنے روک رکھا ہے سو جان لو کہ جسدن عذاب اُنپر آئیگا یعنی جنگ بدر مین وہ رکا نہین رہنے کا اُنسے کسی طور دور نہو گا اور گھیر لیگا اُنکو جسکا یہ جہالت سے ٹھٹھا کرتے تھے اور اُسکی جلدی کرتے تھے **فائدہ** دمیاطی نے فرمایا ہے کہ مراد اس عذاب سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کا قتل کرنا ہے ٹھٹھا کرنے والون کو جیسا کہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے انا کفیناک المستہزئین اسکا ذکر سورۂ حجر مین ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اور فرمایا وحاق بہم حاق صیغہ ماضی کا ہے بجاے صیغۂ مضارع کے سو اسلیے کہ اُسکے ثبوت پر دلالت کرے گویا گھیر ہی لیا ہے وَلَئِنْ أَذَقْنَا الْإِنسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنَاهَا مِنْهُ إِنَّهُ لَيَئُوسٌ كَفُورٌ ۝ اور اگر ہم آدمی کو نعمت و رحمت دے کر اپنے پاس سے پھر لے لیوین اُس سے تو بیشک وہ ناامید ہوتا ہے بے صبری کے سبب اور ہمارے کرم پر بھروسا نہ کرنے کے سبب ناشکرا ہے اُس نعمت دی ہوئی کا وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّي ۚ إِنَّهُ لَفَرِحٌ فَخُورٌ ۝ إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ أُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّأَجْرٌ كَبِيرٌ ۝ اور اگر ہم چکھاوین انسان کو

بہتری یعنی تندرستی اور توانگری بعد سختی کے یعنی بیماری یا تنگدستی کے پیچھے البتہ کہتا ہے دور ہوئین برائیان مجھ سے یعنی مصیبت اور تکلیف میری جاتی تحقیق آدمی بہت خوش اور مغرور ہوا ہے نعمت سے اور اتراتا ہے اور یہ خوش ہونا اور اتراتا اُسکو غافل کرتا ہے نعمت کے شکر کرنے سے مگر جنھون نے رنج و تکلیف مین صبر کیا اور اچھے عمل کیے یعنی اُسکا شکر بجا لائے نعمت مین اور صبر کیا تکلیف مین تو اُن ہی کے واسطے ہے گناہ معاف ہونا اور بڑا ثواب کہ جسکا تھوڑے سے تھوڑا بہشت ہو **فائدہ** شیخ العالم نے فرمایا ہے کہ بہشت مین ایک ایسی نعمت ہے کہ ساری جنت کی نعمتین اُسکے مقابل مین کچھ بھی نہین وہ کیا ہے وہ اللہ کا دیدار ہے **فائدہ** لکھا ہے کہ کفار عرب دشمنی کے سبب اور ٹھٹھے کی روسے کہتے تھے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ خدا نے خزانہ کیون نہ دیا فرشتے کیون نہ بھیجے کہ وہ رسول ہونے کی گواہی دیتے ایسی باتون سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رنج ہوتا تھا خدائے تعالیٰ نے آپ کے خوش کرنے کو کہ آپنے پیغام ہمارا پونہچا دیا اِنکے قبول اور رد کرنے کا کچھ خیال نہ کر دیہ آیت شریف نازل کی فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ وَضَائِقٌ بِهِ صَدْرُكَ أَن يَقُولُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ كَنزٌ أَوْ جَاءَ مَعَهُ مَلَكٌ ۚ إِنَّمَا أَنتَ نَذِيرٌ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ ۝ تو شاید کہ تو چھوڑنے والا ہے کچھ آیمن سے جو تجھپر وحی ہوئی ہے یعنی تو یون کہنے کو اور تنگ ہوتا ہے اُسکے ظاہر کرنے مین اس خوف سے کہ کافر کہین گے کیون نہ اُترا اُسپر خزانہ کہ لوگون کو دیکر تابعدار بناتا اور کیون نہ آیا اُسکے ساتھ فرشتہ کہ گواہی نبوت کی دیتا سو تو تو ڈرانے ہی والا ہے تجھپر تو ڈرا دینا ہے اُسمین کچھ تیرا قصور نہین اُنکے رد و انکار سے کیون تنگ ہونا چاہیے اللہ تعالیٰ ہر شے پر وکیل ہے یعنی گواہ ہے یا نگہبان ہے یا کارگذار اُسکا جو اُسے کام سونپے اور نگہبان اُسکا جو اپنے تئین اُسکو سونپ دے پس اُسپر توکل کر اور دشمنون اور حاسدون کے کہنے پر نہ جا **فائدہ** آیت شریف مین جو فلعلک آیا استفہام کا امام ماتریدی کہتے ہین یہ استفہام یعنی نہی ہے یعنی چھوڑ نہین اَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۖ قُلْ فَأْتُوا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهِ مُفْتَرَيَاتٍ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُم مِّن دُونِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ بلکہ کافر کہتے ہین آپ گڑھ لیتا ہے جو کہتا ہے وحی ہوئی یعنی قرآن آپ بناتا ہے تو کہو کہ لاؤ تم دس سورتین تو قرآن شریف کے مانند بیان مین حسن نظم مین اپنی بنائی ہوئی یعنی تمھارے گمان مین ہے کہ قرآن شریف آپ بنا سکتے ہین اور مجھپر گمان کرتے ہو کہ آپ بناتا ہو تم کہ عرب کے فصیح اور خوش بیان ہو چاہیے کہ تم بھی بنا سکو ایسا کلام بلکہ تم مجھ سے زیادہ قادر ہو کہ تم قصہ اور اخبار جانتے ہو اور انشا اور اشعار سے واقف ہو شاعر ہو بڑے بڑے اور اپنی مدد کو بلا لو جسکو بلا سکتے ہو قرآن شریف کے مقابلے کو سوائے خدائے تعالیٰ کے اگر تم سچے ہو اُس کہنے مین کہ قرآن آپ بناتا ہے اور جب کفار عرب اسکے جواب سے عاجز ہوے کہ دس سورتین بنا کر نہ لا سکے تو دوسری آیت نازل ہوئی کہ فاتوا بسورۃ من مثلہ اور یہ ایک سورۃ بھی نہ لا سکے اور انکا عجز سب پر ظاہر ہوا فَإِلَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا أُنزِلَ بِعِلْمِ اللَّهِ وَأَن لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَهَلْ أَنتُم مُّسْلِمُونَ ۝ پھر اگر یہ نہ قبول کرین ایک سورۃ بھی لا سکے تو جان لو کہ جو نازل ہوا ہے اللہ تعالیٰ کے علم سے ہے یعنی اللہ تعالیٰ کا وہ علم خاص جس سے بندون کی مصلحتین جانتا ہے اور جو اُنکے دنیا اور آخرت مین کام آئے اور جان لو کہ کوئی معبود کی لائق نہین ہے مگر وہی کہ جانتا ہے جسکو کوئی نہ جانے اور کر سکتا ہے جو کوئی نہ کر سکے پھر اے تم ہو اسلام پر ثابت استفہام بمعنی امر ہے یعنی ثابت ہو اسلام پر جب جان لیا کہ قرآن شریف اللہ کا کلام ہے **فائدہ** لکم ضمیر جمع کی ہے تعظیم کے واسطے اور مخاطب آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ مخاطب مؤمن ہین کہ یہ بھی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت مین کافرون سے کہتے تھے کہ تم کلام الٰہی کو بنایا ہوا کہتے ہو تو تم بھی ایسا بنا لاؤ مَن كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ ۝ جو شخص اپنی پست ہمت سے دنیا کی زندگانی چاہے اور اپنے اعمال کے بدلے دنیا کی زینت چاہے **فائدہ** مراد منافق ہین یا اہل ریا یا یہود و نصاریٰ اور یا عام لوگ کوئی ہو جو عقبیٰ کا خیال نہ رکھتا ہو ہم اُسکو پورا پورا دینگے اُسکے اچھے اعمال کا بدلا دنیا مین تندرستی دولت رزق کی کشایش اولاد کی کثرت اور وہ دنیا مین کم نہ دیے جاوینگے أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ یہی گروہ ہے جسکو عقبیٰ مین سوا دوزخ کے کچھ نہو گا اس واسطے کہ اچھے اعمال کا بدلہ دنیا مین پا لیا اور برے ارادے اور فاسد نیتین جو عذاب کا سبب ہین وہ رہگئی ہین اور تباہ ہوا جو کچھ کیا تھا دنیا مین کیونکہ ثواب تو اخلاص سے ہوتا ہے اور اُنھون نے خالص عمل کیے نہین اور نیست ہو گئے جو عمل کیے تھے دکھلاوے کو اور لوگون کے سنانے کو أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِن

قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ والے جو کوئی دلیل رکھتا ہو اپنے رب کی طرف سے اچھے راستے کی اور اُسپر اور دلیل ہو عقل کی راہ سے گواہ خدا کی طرف سے کہ اُسکے سچ ہونے کی گواہ ہو اور وہ قرآن ہے تو کیا برابر ہو جاویگا اُسکے جو دنیا کی زینت چاہے اور اچھے کام نکرے اور انجیل سے پہلی کتاب موسیٰ علیہ السلام کی کہ پیشوا اور دین تھے اور بخشش کا سبب مومنوں کی وہی لوگ صاحب بینہ قرآن پر ایمان لاتے ہین **فائدہ** کہتے ہین صاحب بینہ مومنان اہل کتاب ہین یا جو مومن خالص ہوا اور گواہ پیغمبر ہے اور بعضے کہتے ہین صاحب بینہ پیغمبر ہے اور اسکا تابع ہے گواہ وہ جبرئیل ہے یا جو فرشتہ کہ اُسکا نگہبان ہے یا حضرت ابوبکر صدیق یا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما یا آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت مبارک کہ جو آپ کو نظر انصاف سے دیکھتا تھا تو اللہ تعالیٰ کے نور اور صدق کی نشانیان آپ کے چہرۂ مبارک سے مشاہدہ کرتا تھا ع اے صبح سعادت نزنی سر تو ہویدا ✦ آن حسن چہ حسن ست تبارک وتعالیٰ ✦ اور بعضے کہتے ہین کہ بینہ قرآن ہے اور لفظ تلوہ یعنی یقرؤہ ہے یعنی پڑھتا ہے اُسکو اور گواہ جبرئیل علیہ السلام ہے یا آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک یا قرآن شریف کا نظم اور اعجاز اور تلاوہ کو اگر ذہن تبعہ کے رکھین تو خاتمہ ہے انجیل ہے اور **زاد المسیر** مین لکھا ہے کہ انجیل قرآن کی تابع ہے تصدیق اور بشارت مین اگرچہ پہلے نازل ہوئی ہے اور توریت بھی تصدیق اور بشارت مین اُسکی تابع ہے یعنی موافق ہے قرآن کے وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ اور جو قرآن پر ایمان نہ لائے چند گروہون سے مراد اہل مکہ ہین اور جو اُنکے گروہ مین ہے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دشمنی مین تو اُسکا ٹھکانا دوزخ ہے ضرور وہان پونہچیگا فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۚ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ تو نہ شک کر اُسکے ٹھکانے مین کہ تحقیق یہ وعدہ سچا ہے تیرے رب کا لیکن بہت لوگ ایمان نہین لاتے اسپر اور اسکی تصدیق نہین کرتے وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ اور اُس سے بڑا ظالم کون ہے کہ خدا ے تعالیٰ پر جھوٹ باندھے یعنی اُسکی وحی کی تصدیق نہ کرے یا اُسکا شریک کرے کسی کو اُولٰٓئِكَ يُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ وہ لوگ ہین جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتے والون کے حاضر کیے جاوینگے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے اور گواہ کہینگے یہ وہ لوگ ہین جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتے تھے کہ اُسکا شریک کرتے تھے اور اُسکا بیٹا بناتے تھے جان لو کہ خدا کی لعنت ہے ظالمون پر یعنی کافرون پر وہ جو روکتے ہین اللہ کی راہ سے یعنی دین سے اور دین کو ٹیڑھا اور بھیرا ہوا بتاتے ہین اور عقبیٰ مین بھی کافر ہونگے **فائدہ** مراد گواہون سے فرشتے نگہبان اور کراماً کاتبین یا ہر امت کے پیغمبر مراد ہین یا ہاتھ پانون مراد ہین کہ قیامت کے دن گواہی دینگے اور ضمیر جو دہ بار آئی کہ ہم بالآخرۃ ہم کافرون یہ اُنکے کفر کی تاکید کے واسطے ہے کہ عقبیٰ کو تصدیق نہین کرتے اُولٰٓئِكَ لَمْ يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ؕ يُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ؕ مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ۝ وہ لوگ کافر خدا کو عاجز نہین کر سکتے اپنے عذاب سے زمین مین یعنی دنیا مین اور اُنکا کوئی نہین سوا خدا کے دوست کہ خدا کے عذاب سے اُنکو بچاوے بلکہ زیادہ ہوگا اُنکو عذاب دوبار عذاب ہوگا کہ آپ بھی گمراہ ہوے اور دوسرون کو بھی گمراہ کیا نہ تھے دنیا مین کہ سُن سکتے اللہ کے کلام کو کہ اُسکے سننے سے بہرے تھے اور نہ تھے دنیا مین کہ دیکھ سکتے اُسکی قدرت کی نشانیان کہ اُسکے دیکھنے سے اندھے تھے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ وہ لوگ وہ ہین کہ اپنی جانون کا نقصان کیا یعنی اُنکا نقصان اُن ہی کو ہوا وہ کھویا گیا اُنسے جو جھوٹ باندھا تھا اُنھون نے کہ بت شفاعت کرینگے اور ملائکہ درخواست کرین گے لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ۝ بیشک یہی لوگ قیامت کے دن سب سے زیادہ نقصان پانے والے ہین کہ انھون نے اللہ کی عبادت کے بدلے بتون کی پرستش خریدی اور دنیا کی فانی جنس بدلے عقبیٰ کے باقی متاع کے مول لی یہ معاملہ صاف بڑے نقصان کا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ ۙ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ بیشک جو لوگ اخلاص سے ایمان لائے ہین اور اچھے عمل کیے ہین کہ فرض ادا کیے اور نفل عبادت کی اور اللہ تعالیٰ کے ذکر مین آرام پایا یا اللہ تعالیٰ سے تواضع کی کہ اُسکے سوا سب سے بیغرض رہے وہی جنت کے لوگ ہین وہی بہشت مین ہمیشہ رہینگے مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ ؕ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ ان دو گروہون کا حال یعنی مومن اور کافرون کا مانند اندھے اور بہرے کے ہے اور سمجھے کے اور سننے والے کے کیا دونون

برابر ہین مثل مین اسکی کیا فضیحت نہین پکڑتے ان مثالون سے اور غور نہین کرتے **فائدہ** کافر کو اندھے سے تشبیہ دی اسلیے کہ وہ اللہ کی قدرت کی نشانیان نہین دیکھتا اور بہرے سے اسواسطے کہ وہ کلام حق نہین سنتا اور مؤمن کو سمجھا کے اور سننے والے سے مثال اسلیے کہ وہ اللہ کی قدرت کی نشانیان دیکھتا ہی اور اُسکا کلام سنکر عمل کرتا ہی **بحر الحقائق** مین لکھا ہی کہ اندھا وہ ہی جو حق کو باطل جانے اور باطل کو حق سمجھے اور بہرا وہ ہی کہ حق کو باطل سنے اور باطل کو حق سُنے اور سمجھا کا وہ ہے جو حق کو حق دیکھے اور پیروی کرے اور باطل کو باطل دیکھے اور اُس سے بچے اور سننے والا وہ ہے جو حق کو حق سُنے اور اُسپر عمل کرے اور باطل کو باطل سنے اور اُس سے پرہیز کرے اور حقیقت مین سمجھا کا وہ ہی جو بموجب حدیث قدسی کے کہ آیا ہی بے بصر اُسکی بصیرت کی آنکھ روشن ہو اور سُننے والا وہ ہی کہ اُسکے کان بے سمع سُننے کے ہون جو خدا سے دیکھتا ہی وہ سوا خدا کے نہین دیکھتا اور جو خدا سے سنتا ہی وہ سوا خدا کے نہین سُنتا

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اِنِّىْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۙ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ۝ بیشک ہمنے بھیجا نوح علیہ السلام کو اُسکی قوم کیطرف اُنسے کہا کہ مین تمکو ڈرانے والا ہون ظاہر یا بیان کرنے والا عذاب کی باتون کا اور بخبر کے کامون کا یا ڈرانے والا ہون اِس بات سے کہ تم نہ پرستش کرو کسی کی سوا خدا کے اسواسطے کہ جو اُسکی عبادت نہ کروگے تو مین ڈرتا ہون کہ تمپر عذاب ہوگا دُکھ دینے والے دن مین **فائدہ** دن کو جو دُکھ دینے والا کہا مجازاً کہا کہ اُس دن عذاب ہوگا فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّاْيِ ۚ وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍۭ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ ۝ تو کہا اونچے اونچے آدمیون نے جو کافر تھے نوح علیہ السلام کی قوم مین سے نہین دیکھتے مین تجکو اپنا جیسا آدمی کوئی بات ایسی نہین دیکھتے جس سے ہمپر تجکو فوق ہو کہ اُسکے سبب ہم تجکو نبی جانین اور تیری فرمانبرداری ہمپر واجب ہو اُن کافرون نے حضرت نوح علیہ السلام کی ظاہر بشریت دیکھی اور حقیقت انسانی کو دریافت نہ کیا اُس سے غافل رہے ؎ ہمسری با انبیا بر داشتند ✦ اولیا را ہمچو خود پنداشتند ✦ گفتہ اینک ما بشر ایشان بشر ✦ ما و ایشان بستہ خوابیم و خور ✦ اور ہم نہین دیکھتے تیری متابعت کرتے کسی کو مگر اُنکو جو ہمارے کمینے لوگ ہین ظاہر رائے مین یعنی بےتحقیر ایمان لے آئے بے غور اور تامل کے یا یہ معنی کہ جو تیرے تابع ہین وہ کمینے ہین ظاہر دیکھنے مین یعنی جو اُنکو دیکھے فوراً جان لیوے کہ یہ کمینے لوگ ہین اور ہم نہین دیکھتے تجھے اور تیرے تابعدارون کو کچھ بزرگی اپنے پر کہ جسسے ہم تمھارے تابع ہووین بلکہ ہم تو گمان کرتے ہین تجکو جھوٹا یعنی تیری نبوت کے دعوے کو اور اُنکے تصدیق لانے کو اور ایمان لانے کو تحقیر قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰي بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ ۭ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ۝ کہا نوح علیہ السلام نے اے میری قوم مجھے بتاؤ اگر مین حجت رکھتا ہون ظاہر اپنے رب کی طرف سے ایسی جو میرے دعوے کی گواہی دیوے اور اللہ تعالیٰ مجکو دے اپنے پاس سے بخشش یعنی نبوت تو تمپر چھپا رہے گا یا تمسے چھپا لیوے اُس حجت کو کہ اُسکی پہچان نہ دیوے تمکو کیا مین تمپر لازم کرونگا کہ قبول کرو اور لکھا ہے کہ یہ استفہام بمعنی نفی ہے یعنی نہین لازم کرنے کا حالانکہ تم اُس حجت سے کراہت کرتے ہو اور نہین چاہتے **فائدہ** قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر حضرت نوح علیہ السلام کر سکتے ہوتے تو لازم کرتے لیکن اختیار پروردگار کی مشیت مین ہے کیا جانے اُسکا عدل اُسکو راندے اور اُسکا فضل اُسکو بلا لیوے ؎ یکی را برانی کہ مخذول ماست ✦ یکی را بخوانی کہ مقبول ماست ✦ وَيٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَي اللّٰهِ وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ۝ اے میری قوم مین نہین مانگتا تمسے رسالت کے پونچانے پر کچھ مال مزدوری کا کہ تمکو دینا مشکل پڑے یا تم نہ دو تو مجکو گران گذرے میرا اجر تو خدائے تعالیٰ پر ہے لکھا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام سے بڑے بڑے آدمی اور رئیس کہتے تھے کہ تم اپنی مجلس سے کمینون اور اوچی اوچی آدمیون کو دور کرو تو ہم تمھارے پاس بیٹھین تو حضرت نوح علیہ السلام نے کہا وما انا بطارد الذین آمنوا اور مین نہین دور کرنے والا اُنکا جو لوگ ایمان لائے ہین بیشک وہ اپنے رب سے جزا پانے والے ہین اور اُسکے قرب کو پونچنے والے ہین اُنکو کیونکر دور کرون لیکن مین تمکو دیکھتا ہون نادان کہ تم اُنکی قدر نہین جانتے وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ اور اے میری قوم کون میری مدد کرے اور روکے اللہ تعالیٰ کے عذاب کو اگر مین اُنکو راندون کیا تم نہین دریافت کرتے جو کہتے ہو اُنکو اپنی مجلس سے دور کر اُنھون نے کہا کہ تو تو اُنکی یہ سب صفت کرتا ہی اور یہ ظاہر مین تجھ سے ملے ہوے ہین اور تیرے موافق ہین باطن مین تجھسے مخالف ہین حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَاۗىِٕنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّىْ مَلَكٌ وَّلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِيْٓ

اَعْيُنُكُمْ لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ۭ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۚ اِنِّىْٓ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اور مین تمسے نہین کہتا کہ میرے پاس اللہ کے علم کے خزانے ہین اور مین غیب نہین جانتا کہ لوگون کے باطن کی خبر دون اور مین نہین کہتا کہ مین فرشتہ ہون جو تم مجھ سے کہو تو ہم جیسا بشر ہی اور مین نہین کہتا اُنکو جن لوگونکو تم حقارت سے دیکھتے ہو اُنکے فقیر ہونے کے سبب اُنھین کمینہ بتاتے ہو خدا اُنکو بھلائی نہ دیگا اسلیے کہ خدائے تعالیٰ نے جو اُنکے واسطے عقبیٰ مین آمادہ کیا ہے اُس سے بہت بہتر اور اچھا ہی جو تمکو دنیا مین دیا ہی خدا خوب جانتا ہے جو اُنکے دل مین ہے صدق اور اخلاص اور جو مین اُنکے اسلام کا حکم دون ظاہر مین تو بیشک اُسوقت مین ظالمون مین سے ہون کیونکہ نبیون کو حکم ظاہر پر ہی قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ کہا اُنھون نے اے نوح تو نے جھگڑا اور بحث کی ہمسے اور بہت قصہ بڑھا دیا اب تو لا عذاب جسکا وعدہ کیا ہے اگر تو سچا ہے اپنے عذاب کے وعید مین قَالَ اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَاۗءَ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝ حضرت نوح علیہ السلام نے کہا کہ بیشک بیشتر عذاب بھیجے گا اللہ اگر چاہیگا جلدی یا دیر کرکے اور تم خدائے تعالیٰ کو عاجز کرنے والے نہین اُسکے عذاب بھیجنے سے یا اُس سے لڑنے سے یا اُس سے بھاگ جانے سے وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ ۭ هُوَ رَبُّكُمْ ۡ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ اور میری نصیحت تمکو کچھ نفع نہ کریگی اگر مین چاہون کہ تمکو نصیحت کرون اگر خدا چاہیگا تمکو گمراہ کرنا اس کلام مین تقدیم و تاخیر ہے مطلب یہ ہی کہ اگر خدا تمکو گمراہ کرنا چاہے اور مین چاہون تمھین نصیحت کرون تو وہ نصیحت نفع نہ کریگی وہی ہے تمھارا رب پیدا کرنے والا اور تمھارے سب کامون مین تصرف کرنیوالا اپنے ارادے کے موافق اور اُسی کی طرف پھیرے جاؤگے اور اپنے عملون کی جزا پاؤگے اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ وَاَنَا بَرِيْۗءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ۝ بلکہ نوح علیہ السلام کی قوم نے کہا کہ نوح اپنی طرف سے جھوٹ بنا لیتا ہی وحی ہمنے نوح سے کہا کہدے کہ جو مین نے وحی جھوٹ بنائی ہے تو اُسکا وبال مجھپر ہے اور مین بیزار ہون تمھارے گناہون سے جو تم مجھپر بہتان کرتے ہو وَاُوْحِيَ اِلٰى نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَىِٕسْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ اور نوح پر وحی کی گئی کہ تیری قوم ایمان نہ لائیگی مگر وہی جو ایمان لایا ہے پھر تو غم نہ کر جو وہ تجھے جھٹلاتے ہین اور ایذا دیتے ہین اور جب اُنکی دعوت کا فائدہ جاتا رہا عذاب آنے کا وقت آگیا حکم ہوا اے نوح کوشش کی کمر باندھ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ۝ اور بنا کشتی ہماری نگہبانی مین یا روبرو ملائکہ کے جو مددگار اور نگہبان تیرے ہین اور ہماری وحی کرنے کی جو کشتی بنانے کو وحی کی ہے اور ہمسے کچھ نہ کہو اُن لوگون کے مقدمے مین جنھون نے ظلم کیا ہی یعنی اُنکی نجات نہ مانگ کہ بیشک یہ غرق کیے گئے ہین اُنکے ڈبونے کا حکم ہو چکا ہے **فائدہ** حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہین کہ نوح علیہ السلام جانتے نہ تھے کہ کشتی کیونکر بنائین اُسکی کیا صورت ہو وحی آئی کہ ایسی صورت بنا جیسے مرغ کا سینہ ہوتا ہے حدیث شریف مین ہے کہ نوح علیہ السلام کشتی کے واسطے لکڑی ڈھونڈھتے تھے حکم ہوا کہ سال کا درخت بودے بیس برس مین وہ درخت خوب ہو گیا اس مدت مین کوئی لڑکا پیدا نہوا جو قوم کے لڑکے تھے وہ بالغ ہو گئے اور انھون نے بھی اپنے باپون کی متابعت کی حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت سے انکار کیا پھر نوح علیہ السلام کشتی بنانے مین مشغول ہوے وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ ڰ اور نوح علیہ السلام کشتی بناتے تھے وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ ۭ قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ ۝ اور جب نوح علیہ السلام کی طرف جاتے تھے اُسکی قوم کے بڑے بڑے سردار ٹھٹھا کرتے تھے اسلیے کہ وہ کشتی جنگل مین بناتے تھے پانی سے دور رکھتے تھے کہ کشتی تو بناتے ہو پانی کہان ہے اور طعنہ دیتے تھے کہ پہلے نبی بنے تھے اب بڑھئی بنے ہو نوح علیہ السلام کہتے تھے کہ جو تم ٹھٹھا کرتے ہو ہمسے تو ہم بھی ٹھٹھا کرینگے تمسے جیسے تم کرتے ہو فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝ بہت جلد جان لوگے اُسکو جسپر عذاب آویگا ایسا کہ دنیا مین رسوا کرے یعنی غرق ہو جاؤگے اور عقبیٰ مین عذاب ہوگا ہمیشہ کہ وہ جہنم مین جلنا ہی پھر نوح علیہ السلام نے کشتی بنائی دو برس مین کہ تین سو گز لمبی تھی اور بعضون نے کہا ہے بارہ سو گز اور چوڑی پچاس گز اور بعضون نے لکھا ہی چھ سو گز اور اونچی تیس گز اور ایک قول مین تہتر گز ہی اور اسکے سوا اور بھی روایتین ہین اور اُسکے تین درجے بنائے اور روغن ملدیا اور حکم الٰہی سے سب قسم کے جانورون مین سے ایک ایک جوڑا جمع کیا اور پرندون کو نیچے کے درجے مین رکھا اور درندے اور چارپائے بیچ کے درجے مین اور آدمیون کو مع اسباب اور کھانے پینے کے اوپر کے درجے مین جاے دی اور سامان مین ان سب کے مشغول تھا حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ قُلْنَا احْمِلْ فِيْهَا

ع ۱۱ ۳

مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ اٰمَنَ ؕ وَمَآ اٰمَنَ مَعَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلٌ ۝ یہانتک کہ آیا ہمارا عذاب یا حکم عذاب کا اور تنور مین سے پانی نے جوش مارا اور وہ تنور تچھر کا تھا جسمین امان حوا رضی اللہ عنہا پکاتی تھین اور حضرت نوح علیہ السلام کو ترکہ مین پونہچا تھا اور عذاب آنے کی یہ نشانی تھی کہ اُس تنور سے پانی جوش کرے تو جب نشانی عذاب کی ظاہر ہوئی ہمنے نوح علیہ السلام سے کہا کہ اُٹھالے کشتی مین ہر قسم کے حیوانون کے جو جان دار کہ جفتی کرتے ہین دو دو یعنی ایک نر اور ایک مادہ اور اپنے لوگون کو جو مسلمان ہین کشتی مین بٹھالے مگر اُسکو نہ بٹھا جسکے ہلاک کا ہم حکم دے چکے ہین مراد اس سے کنعان اور روا علہ ہین کہ حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا اور بیوی ہین اور بھی جو کوئی ایمان لایا ہے اُسے بھی کشتی مین بٹھالے اور نوح علیہ السلام سے موافق نہوے اور ایمان نہ لائے مگر تھوڑے آدمی کہ ایک بیوی مسلمان اور تین بیٹے ایک حام دوسرا سام تیسرا یافث اور اُنکی بیبیان مرد و عورت بہتر اور انکے سوا کہ سب ایک کم اسی تھے اور نوح علیہ السلام سمیت اسّی ہوے نوح علیہ السلام سب کو کشتی کے پاس لائے اور ایک سرپوش جو بنایا تھا وہ کشتی پر ڈھانک دیا چالیس دن تک رات دن زمین سے پانی جوش کرتا رہا اور آسمان سے پانی بلا کا برستا رہا وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اور کہا نوح علیہ السلام نے سوار ہو جاؤ کشتی مین کہتے ہوے بسم اللہ مجریہا و مرسہا یعنی اللہ کا نام لو کشتی کے چلانے کے وقت اور ٹھہرانے کے وقت اور بعضون نے کہا ہے اللہ کے نام سے ہی کشتی کا چلنا اور ٹھہرنا کیونکہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب چاہتے تھے کشتی چلے تو بسم اللہ کہتے تھے اور جب چاہتے تھے کشتی ٹھہر جاے تب بسم اللہ کہتے تھے پس نوح علیہ السلام نے اُنکو اس طور بسم اللہ سکھائی اور کہا بیشک میرا رب بخشنے والا ہے مسلمانون کو مہربان ہے مسلمانون پر کہ انکو طوفان سے نجات دے وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ۫ اور وہ کشتی انکو لیے جاتی تھی موجون مین جو عظمت کے سبب مثل پہاڑ کے تھی وَنَادٰى نُوْحُ ابْنَهٗ وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ يٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اور آواز دی نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کنعان کو اور بعضون نے اُسکا نام یام لکھا ہے اور وہ بیٹا اُنکا کشتی کے کنارے پر تھا اور نوح علیہ السلام اُسکو مسلمان جانتے تھے شفقت سے اُسے کہا اے بیٹے سوار ہو جا کشتی مین ہمارے ساتھ کہ بیخوف ہو جاوے اور کافرون کے ساتھ نہو کہ غرق ہو جائیگا وہ لڑکا منافق تھا باپ سے اسلام ظاہر کرتا تھا اور کافرون کے ساتھ اُنکے مذہب مین متفق تھا قَالَ سَاٰوِيْٓ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَآءِ ؕ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ۝ کہا بیٹے نے جواب مین باپ سے کہ مین قریب ہے کہ پناہ مین ہو جاؤنگا ایک پہاڑ کی جو بلندی کے سبب مجکو بچالیگا پانی مین غرق ہونے سے نوح علیہ السلام نے کہا کوئی بچانے والا نہین آج کے دن کہ رو کے خدا ے تعالی کے عذاب کو مگر اللہ جسپر بخشش کرے اور باپ بیٹے مین یہ بات ہو رہی تھی کہ طوفان کی سختی ہوئی اور حائل ہو گئی دونون مین موج طوفان کی پس ہو گیا وہ غرق ہونے والون مین **فائدہ** القصہ نوح علیہ السلام کو نے سے یا ہند سے یا عین دروہ سے کہ ایک جگہ ہے جزیرے مین کشتی مین بیٹھے دسوین تاریخ رجب کی کشتی تمام روے زمین پر پھری اور جب طوفان کا حادثہ آخر ہوا اور کافر ڈوب چکے امر الٰہی ہوا وَقِيْلَ يٰٓاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ کہا گیا یعنی حکم آلہی ہوا کہ اے زمین نگل لے اپنا پانی جو باہر لایا تھا اور اے آسمان روک لے جو پانی چھوڑ رکھا ہے اور پانی جاتا رہا اور ہو گیا جس کام کا حکم ہوا تھا کہ کافر ہلاک ہوے اور مسلمانون نے نجات پائی اور ٹھہر گئی کشتی کوہ جودی پر موصل مین یا شام مین عاشورے کے دن دسوین تاریخ محرم کی اور مدت طوفان کی چھ مہینے تھی اور کہا گیا پھٹکار ہو اور ہلاک ہو کافرون کو اور جب نوح علیہ السلام اپنے ساتھیون کے ساتھ کشتی سے باہر آے اُسدن شکرانے کا روزہ رکھا اور عاشورے کا روزہ سنت ہوا وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ۝ اور پکارے نوح علیہ السلام اپنے رب کو کہ اے میرے پیدا کرنے والے بیشک میرا بیٹا کنعان میرا اپنا ہے اور تونے فرمایا تھا کہ تیرے اپنون کو نجات دونگا اور وہ ہلاک ہوا اور بیشک تیرا وعدہ سچا ہے اور تو حاکمون کا اچھا حکم کرنے والا ہے اسمین کیا حکمت ہے **فائدہ** امام ماتریدی لکھتے ہین کہ حضرت نوح علیہ السلام بیٹے کے کفر کی خبر نہ رکھتے تھے جو خبر رکھتے تو سوال نہ کرتے اسواسطے کہ خدا نے فرمادیا تھا ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا یعنی جو کافر ہین اُنکے واسطے مجھ سے کچھ نہ کہیو جب نوح علیہ السلام نے یہ کہا تو اللہ تعالی نے جواب مین فرمایا قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنِّيْٓ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝ کہا خدا نے اے نوح تیرا بیٹا نہین ہے تیرے اہل دین سے وہ تو صاحب اچھے عمل کا

الربع

نہین تو مجھ سے وہ چیز نہ پوچھ جسکا تجکو علم نہین یعنی جسکو پوچھنے سے بھی نہ جانے وہ نہ پوچھ یا جس چیز کا تجکو علم نہین وہ نہ پوچھ یعنی بیٹے کے کفر کا بیشک مین تجکو نصیحت کرتا ہون اور منع کرتا ہون اس امر سے کہ تو ان نادانون سے ہو جو سوال نا جائز کرین قَالَ رَبِّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَ اِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَ تَرْحَمْنِیْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝ کہا نوح علیہ السلام نے اے میرے پروردگار بیشک مین تجھ سے پناہ مانگتا ہون اسکے بعد اس سے کہ مین تجھ سے پوچھون وہ بات جسکا مجکو علم نہو یعنی جسکا پوچھنا روا نہو اور جو تو مجکو نہ بخشے اور مجھپر رحم نہ کرے تو ہونگا مین نقصان اُٹھانے والون مین سے قِیْلَ یٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَ بَرَكٰتٍ عَلَیْكَ وَ عَلٰٓى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ؕ وَ اُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ یَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ کہا گیا کہ اے نوح اُتر آ کشتی سے سلامتی کے ساتھ جو ہمنے تجکو دی یا ہماری طرف سے تجھپر سلام اور تحفہ ہے اور برکتین اور زیادتیان تیری نسل مین کہ تو دوسرا آدم ہووے لوگون کے نسب مین اور ایک قول یہ ہے کہ کسی کی اہل کشتی سے اولاد نہین رہی سوا حضرت نوح علیہ السلام کے اور اُنکے تین بیٹون کے اور تمام آدمیون کا جہان کے نسب ان تین تک پہونچتا ہے کہ سام کی اولاد عرب اور فرس ہے اور یافث کی نسل سے ترک ہین اور حام کی اولاد ہند ہین اور سلام اور برکتین اُن کتنے گروہون پر جو انمین سے تیرے ساتھ ہین یعنی مسلمان قریب ہے کہ ہم اُنکو خوش نصیب کرین دنیا مین کہ اچھی طرح زندگانی کرین اور رزق کی فراخی ہو پھر اُنکو پہونچے ہماری طرف سے عذاب دکھ دینے والا ہو قیامت مین اُنسے مراد کافر ہین **فائدہ** وسط مین فرطی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہین کہ سب مرد و عورت مسلمان اس سلام و برکتون مین داخل ہین اور سب کافر مرد و عورت قیامت تک اس خوش نصیبی دنیا کے اور آخرت کے عذاب مین داخل ہین تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهَآ اِلَیْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَ لَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ۛ فَاصْبِرْ ؕ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِیْنَ ۝ یہ بیان جو ذکر ہوا غیب کی خبرین ہین کہ ہمنے جبرئیل علیہ السلام کے واسطے سے تیری طرف وحی کین تو نہ جانتا تھا اُنکو اور نہ تیری قوم جو قریش ہے اسوقت سے پہلے پھر صبر کر قوم کی ایذا پر اور مشقت پر رسالت کے پہنچانے مین جس طور نوح علیہ السلام نے صبر کیا بیشک اچھی عاقبت پرہیزگارون کی ہے دنیا مین اُنکو دشمنون پر فتح ہے اور عقبیٰ مین بڑے بڑے درجے ہین **فائدہ** پیر طریقت نے فرمایا ہے کہ صبر سے سب مشکلین حل ہو جاتی ہین اور صبر علاج ہے سب تکلیفون کا اور صبر کا نتیجہ فتح ہے اور بے صبرون کا کام خراب ہوتا ہے وَ اِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ۝ اور بھیجا ہمنے قوم عاد کی طرف اُنکے بھائی ہود کو **فائدہ** بھائی بسبب نسب کے کہا ہود علیہ السلام نے اے میری قوم اللہ کو پرستش کرو اُسکی یگانگی کے ساتھ تمھارا کوئی معبود اُسکے سوا نہین ہے اور تم جو اُسکا شریک بناتے ہو یہ تمھارا بہتان ہے اور جھوٹ باندھا ہوا ہے یٰقَوْمِ لَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَى الَّذِیْ فَطَرَنِیْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ اے میری قوم مین تمسے نہین مانگتا اس رسالت کی کچھ مزدوری اور بدلا **فائدہ** سب رسول اپنی قوم سے اپنی بے غرضی اور بے طمع ہونا بیان کرتے ہین کہ تہمت سے بچین اور نصیحت خالص ہو کسواسطے کہ نصیحت اور دعوت جب ہی فائدہ کرتی ہے کہ ناصحین دنیا کی طمع نہو سو ہود علیہ السلام نے کہا میری مزدوری اور بدلا اُسپر ہے جسنے محض اپنی قدرت سے مجھے پیدا کیا اے کیا تم سمجھتے نہین اور عقل سے سچے جھوٹے کو نہین جانتے اور نہین جانتے کہ جو مال نہ ڈھونڈھے جھوٹ کیون کہے گا **فائدہ** لکھا ہے کہ قوم عاد نے حضرت ہود علیہ السلام کی دعوت قبول نہ کی اور اللہ تعالے نے اُن کی شامت کے سبب تین برس مینھ نہ برسایا اور اُنکے مردون اور عورتون کو بانجھ کر دیا اور یہ لوگ کھیتی کیا کرتے تھے اور لوگ ان کے دشمن بھی تھے تو کھیتی کے واسطے مینھ کے محتاج ہوے اور دشمنون کے دفع کرنے کو اولاد کی حاجت پڑی تو ہود علیہ السلام نے فرمایا وَ یٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَیْهِ یُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًا وَّ یَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَ لَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِیْنَ ۝ اور اے میری قوم اپنے رب سے بخشش مانگو ایمان لاؤ پھر اور کسی کی عبادت نہ کرو اُسکے سوا تو اللہ تعالیٰ بھیجے تمکو آسمان سے تمھاری کھیتیون پر مینھ برابر برسنے والا اور تمھاری قوت کے ساتھ اور قوت بڑھا دے کہ تمکو اولاد دیوے وہ تمھارے دشمنون کو دفع کرین تو میری بات سنو اور نہ پھر جاؤ مجھ سے اور مُنھ نہ پھیرو اللہ تعالیٰ کے کلام سے کہ گناہ ہی کرتے رہو قَالُوْا یٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَیِّنَةٍ کہا اے ہود تو نے ایسی حجت اور دلیل نہین بیان کی جس سے تیرا کہنا صحیح معلوم ہووے حالانکہ حضرت ہود علیہ السلام نے اُنکو معجزے دکھائے تھے اور یہ کچھ خاطر مین نہ لائے اور انکار کیا وَّ مَا نَحْنُ بِتٰرِكِیْۤ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَ مَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِیْنَ ۝ کہا اور نہین ہم ترک کرنیوالے اپنے خداؤن کے اپنی بات تیری سے کہ کہے تو ایک خدا کو بندگی کرو اور نہین ہم واسطے تیرے ایمان لانے والے اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا

ع ۷ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰

یُسُوْٓءٍ ۭ قَالَ اِنِّىْٓ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَاشْهَدُوْٓا اَنِّىْ بَرِيْۗءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝ نہین کہتے ہم بیچ شان تیری کے مگر یہ کہ پونہچایا ہے ساتھ تیرے تھوڑے خداؤن ہمارے نے دکھ اور ایذا اور بیماری اور کہتے ہین مراد جنون اور سودا ہے عاد کی قوم نے کہا کہ جو گالیان دیتا ہے خداؤن ہمارے کو اُنھون نے تجکو دیوانہ کیا ہے تو باتین کہ خارج عقل سے ہین تجھسے سُنی جاتی ہین کہا ہود علیہ السلام نے تحقیق مین شاہد کرتا ہون اللہ کو اور تم بھی شاہد رہو اوپر اس بات کے کہ بیزار ہون مین اُس چیز سے کہ تم شریک کرتے ہو مین دُوْنِهٖ فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ۝ سواے اللہ کے یعنی عبادت مین اُسکی اورون کو شریک کرتے ہو پس جمع ہو تم اوپر مکر کے یا برائی میری کے سب تم اور خدا تمھارے بیچ ہلاکی میری کے اتفاق کرو پس مجکو مہلت نہ دو تم اور جو کچھ چاہو بیچ قصد میرے کے کہ مین خطرہ نہین رکھتا اور ساتھ حمایت اور نگہبانی اللہ کی کے ضرر تمھارے سے اندیشہ نہین ہے اور یہ بھی ایک معجزہ ہود علیہ السلام کا تھا کہ اکیلا روبرو جماعت بہت کے کہ جبار اور صاحب شوکت اور دولت اور پیاسے لہو کے اُسکے تھے یہ سب مبالغہ کیا کہ جمع ہو اور مہلت نہ دو اور ہلاکی میری مین سعی کرو وہ باوجود شدت کے اور قہر کے اور قدرت کے ایذا دینے اُسکے سے عاجز ہوے جیسے کہا ہے ؎ تو خدا را شو اگر جملۂ عالم دریاست ✤ بخدا گر سر موی قدمت تر گردد ✤ اور ہود علیہ السلام ساتھ کرم الٰہی کے شوق تمام رکھتا تھا کہا اِنِّىْ تَوَكَّلْتُ عَلَي اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ ۭ مَا مِنْ دَاۗبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا ۭ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ تحقیق کہ توکل کیا مین نے اوپر اللہ کے کہ پروردگار میرا اور پروردگار تمھارا ہے اور نہم اپنے ساتھ اسکے سونپی مین نے کوئی ہلنے والا نہین ہے یعنی جاندار نہین ہے مگر اللہ پکڑنے والا ہے بال اُسکے اور پکڑنے بال پیشانی کے تمثیل مالکیت کی اور قدرت اور تصرف اُسکے کی ہے تحقیق کہ پروردگار میرا اوپر راہ عدل کے اور سیدھی کے ہے جو کوئی اوپر اُسکے توکل کرے اُس کو ضائع نہین کرتا اور بحر الحقائق مین فرمایا ہے کہ صراط مستقیم وہ ہے کہ آخر طرف حق کے ہووے نہ طرف غیر اُسکے کے جیسے کہ کہا ہے وان الی ربک المنتہیٰ ؎ چون ہمہ راہ اوست از چپ و راست ✤ تو بہرہ کہ میروی اوراست ✤ چون از و بود ابتدای ہمہ ✤ ہم بدو باشد انتہای ہمہ ✤ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖٓ اِلَيْكُمْ ۭ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّيْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۚ وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ شَيْـــًٔا ۭ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ۝ پس اگر پھرو تم مجھ سے پس تحقیق کہ مین پونہچانے والا ہون ساتھ تمھارے وہ چیز کہ بھیجا گیا ہون مین ساتھ اُسکے طرف تمھارے یعنی وحی اللہ کی ساتھ تمھارے پونہچائی مین نے اور اوپر تمھارے حجت واجب کی مین نے پس جو قبول نہ کی تم نے اللہ تعالیٰ تمکو ہلاک کرے اور جاے نشین تمھارا کرے پروردگار میرا ایک گروہ کو سواے تمھارے اور نقصان نہ سکو گے پونہچانا اللہ کو کچھ ساتھ اعراض کے کہ مجھسے اور انکار قبول دعوت کے سے تحقیق کہ پروردگار میرا اوپر سب چیزون کے نگہبان ہے یعنی قول اور فعل اور حقیقت سب کی جانتا ہے اور جب کافر قوم ہود کے ساتھ ان باتون کے نصیحت پکڑنے والے نہ ہوے حکم الٰہی ساتھ عذاب اُنکے کے نازل ہوا وَلَمَّا جَاۗءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوْدًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَنَجَّيْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ۝ اور اُسوقت کہ آیا حکم ہمارا ساتھ عذاب اُنکے کے نجات دی ہمنے ہود کو اور اُن لوگون کو کہ ایمان لائے تھے ساتھ اُسکے اور وہ چار ہزار تھے سب کو ساتھ ہود کے نجات دی ہمنے ساتھ بخشش کے اپنی طرف سے یعنی نجات ساتھ فضل ہمارے کے تھی نہ ساتھ عمل اُنکے کے اور نجات دی ہمنے اُن کو عذاب سخت سے اور وہ سموم دوزخ کی تھی کہ بیچ حلق اُنکے کے گھس کر دماغ اُن کے سے باہر جاتی تھی اور اعضا اُن کے ٹکڑے ٹکڑے کرتی تھی وَتِلْكَ عَادٌ ۭ جَحَدُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ۝ اور وہ عاد ہے یعنی اثر کہ بیچ شہرون احقاف کے دیکھتے ہین نشانی قبیلے عاد کی ہے انکار کیا اور کافر ہوے ساتھ آیتون پروردگار اپنے کے اور گنہگار ہوے بیچ پیغمبرون اُس کے کے گناہ ایک پیغمبر کا لازم کرنے والا گناہ سب پیغمبرون کا ہے اور پیروی کی حکم ہر سرکش لڑنے والے کی یعنی عاجز ہوے بیچ اُس کسی کے کہ اُنکو ساتھ اللہ کے دعوت کرتا تھا اور فرمانبردار رہوے اُس کسی کے کہ اُنکو ساتھ کفر اور گمراہی کے بلاتا تھا وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اَلَآ اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ۭ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ۝ اور پیچھے سے آئے بیچ اس دنیا کے لعنت کو کہ دور ہونا اور ہلاکت ہے اور بیچ دن قیامت کے بھی لعنت پیچھے اُنکے ہے جانو تم کہ قوم عاد کی کافر ہوئی ساتھ پروردگار اپنے کے جانو تم کہ دوری ہے خاص عاد کو یعنی رحمت سے دور ہوے اور بعضون نے کہا ہے دوری ہو جیو خاص عاد کو یعنی ہلاکت اور دعا ہلاکت کی اوپر اُنکے پیچھے ہلاک ہونے اُنکے کے دلیل ثابت ہونے عذاب کی ہے عطف بیان عاد کا ہے یعنی عاد کہ ہلاک ہوے عاد اولیٰ تھے کہ حضرت ہود علیہ السلام اوپر اُنکے اُٹھے تھے نسبی پیغمبر ہوے تھے نہ عاد ارم کہ اُنکو عاد ثانیہ

ع ۱۱ ۵

وقفہ لازم

کہتے ہین وہ ساتھ قوم ثمود کے ہلاک ہوے وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ
فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ۭ اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ۝ اور بھیجا ہمنے طرف قبیلے ثمود کے بھائی اُنکے صالح کو مراد برادری نسبی ہے کہا صالح نے
اے قوم میری بندگی کرو تم اللہ کو ساتھ یگانگی کے نہین ہے واسطے تمھارے کوئی معبود سواے اُسکے اُسنے پیدا کیا تمکو زمین سے یعنی آدم کو
کہ باپ تمھارا ہے اور مواد نطفون کا کہ نسل آدمی کی اُس سے پیدا ہوتی ہے خاک سے پیدا کیا اور زندگانی یعنی عمر دی تمکو بیچ زمین کے مدارک
مین مذکور ہے کہ برس عمر ہر ایک کی قوم ثمود سے تین سو سے ہزار تک تھے یا تمھارے تئین قدرت دی اوپر عمارتون زمین کے تو حویلیان پاکیزہ
اوپر اُسکے بنائین اور ساتھ کھودنے نہرون کے اور بونے درختون کے مشغول ہوے پس بخشش چاہو تم اُس سے یعنی ایمان لاؤ تم تو تمکو بخشے
پس توبہ کرو تم ساتھ بندگی اُسکی کے عبادت غیر اُسکے سے تحقیق کہ پروردگار میرا نزدیک ہے امیدوارون کو ساتھ رحمت کے اجابت کرنے
والا دعا کرنے والون کا ہے ساتھ فضل اور احسان اپنے کے قَالُوْا يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَآ ۤ اَتَنْهٰىنَآ اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ اٰبَاۗؤُنَا
وَاِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ۝ کہا قوم نے کہ اے صالح تحقیق کہ تھا تو درمیان ہمارے امیدوار یعنی نشانی دانائی کی اور محکمی
کی بیچ پیشانی تیری کے دیکھتے تھے ہم آگے اس سے کہ دعوی نبوت کا کرے تو اور چاہتے تھے ہم کہ بادشاہ تمکو اپنا بناوین ہم یا امید رکھتے تھے
ہم کہ ساتھ دین ہمارے کے صاحب دین کا ہووے تو اب ساتھ اس بات کے کہ کہتا ہے تو امید تجھ سے توڑی ہنے آیا ہمکو منع کرتا ہے تو اُس
سے کہ بندگی کرین ہم اُس چیز کی کہ تھے باپ دادے ہمارے پوجتے تھے اور تحقیق ہم بیچ شک کے ہین اُس چیز سے کہ بلاتا ہے تو ہمکو طرف
اُسکے توحید اور چھوڑنے عبادت بتون کی سے ایک شک تہمت مین ڈالنے یعنی گمان کہ جان کو بیقرار اور دل کو بے آرام اور عقل کو
پریشان کرتا ہے قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰي بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ ۭ فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ
غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ۝ کہا صالح نے اے قوم میری وہ کہ خبر دو تم مجکو کہ اگر ہون مین اوپر حجت روشن کے پروردگار اپنے سے اور دی ہووے میرے
تئین نزدیک اپنے سے پیغمبری پس کون ہے کہ یاری کرے اور باز رکھے عذاب اللہ کے سے اگر نافرمانی کرون مین اُسکے تئین بیچ پہچاننے رسالت
کے پس مین تمھارے تئین طرف اللہ کے بلاتا ہون اور تم مجکو طرف دین اپنے کے دعوت کرتے ہو اور ساتھ میرے جھگڑتے ہو پس تم نہین زیادہ کرتے
ہو میرے تئین سواے نقصان اور خسارہ کے لاتے ہین کہ قوم ثمود کی نے بعد جھگڑے اور لڑائی بہت کے معجزہ مانگا جیسے کہ سورۂ **اعراف** مین
مذکور ہوا اور اگر چاہے معلوم کرے کہ ساتھ دعا اُسکی کے پتھر سے اونٹنی نکلی صالح علیہ السلام نے اوپر اُنکے حجت پکڑی اور بیچ مقدمے اونٹنی کے
وصیت شروع کی وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْۗءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ ۝ اور کہا اے قوم میری اونٹنی
ہے کہ اللہ نے پیدا کی ہے واسطے تمھارے جس حال مین کہ نشانی ہے اوپر قدرت اُسکی کے پس چھوڑو تم اُسکو تو کھاوے اور چرے بیچ زمین اللہ کی کے یعنی
رزق اُسکا اوپر تمھارے نہین ہے اور نفع خاص تمکو ہے اور نہ پونہچاؤ تم اُسکو بدی اور ایذا کہ اگر ساتھ برائی اُسکی کے قصد کروگے تم پس پکڑے تمکو عذاب
نزدیک یعنی پیچھے ایذا اُسکی کے عذاب کیے جاؤ اور فرصت نہ پاؤ تم عذاب سے فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ وَعْدٌ
غَيْرُ مَكْذُوْبٍ ۝ پس پے کیا اُس اونٹنی کو یعنی پانون کاٹے اور مفصل سورۂ **قمر** مین مذکور ہوویگا اور پیچھے پے کرنے اونٹنی کے بچہ اُسکا اوپر پہاڑ کے
چڑھا اور تین آوازین کین صالح علیہ السلام اُسوقت درمیان قوم کے نہ تھا جب آیا احوال اُسکو سُنا یا پس کہا تم جیوگے اور فائدہ پاؤگے بیچ
گھرون اپنے کے تین دن کہ چارشنبہ اور پنجشنبہ اور جمعہ ہے اور ہفتے کے دن اوپر تمھارے عذاب اُترنیگا یہ وعدہ نہ جھوٹا ہی لائے ہین کہ جہارشنبہ کو
مُنھہ اُنکا زرد ہوا اور پنجشنبہ کو سرخ اور جمعہ کو سیاہ اور شنبہ کو عذاب اُترا فَلَمَّا جَاۗءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ ۭ
اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ۝ پس اُسوقت کہ آیا حکم ہمارا ساتھ عذاب اُنکے کے نجات دی ہمنے صالح کو اور اُن لوگون کو کہ ساتھ اُسکے تھے ایمان
لانے والے ساتھ فضل اور بخشش کے نزدیک ہمارے سے نہ ساتھ عمل اُنکے کے یعنی محض فضل سے صالح کو اور مسلمانون کو نجات دی ہم نے
اُس بلا اور آفت سے اور رسوائی اُس دن کی سے یعنی قیامت کے سے تحقیق کہ پروردگار تیرا وہ زور آور ہے یا صاحب قدرت ہی اوپر نجات مومنون
کے غالب ہے اوپر دشمنون کے ساتھ ہلاک کرنے اُنکے کے وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝ اور پکڑا اُن لوگونکو کہ ستم

کیا اُنھون نے اور اپنے ساتھ کفر کے آواز بڑی نے مراد آواز جبرئیل علیہ السلام کی ہے **زاد المسیر** مین لایا ہی کہ بیچ اُس تین دن کے کہ وعدہ چینے کا تھا اپنے گھرون مین بیٹھکر قبرین تیار کین اور عذاب کے منتظر تھے جب چوتھے دن سورج نکلا اور عذاب نہ آیا گھرون سے باہر آئے اور ایک دوسرے کو آپس مین پکارتے تھے کہ ایکا ایکی جبرئیل علیہ السلام اوپر صورت اصل اپنی کے کہ پانون اوپر زمین کے اور سر اوپر آسمان کے پر پھیلائے ہوے مشرق سے مغرب تک پانون اُسکے زرد اور بازو اُسکے سبز اور دانت سفید اور براق یعنی چمکتے ہوے اور پیشانی روشن اور رخسارے چمکتے ہوے اور بال سر اُسکے کے سُرخ مانند مونگے کے ظاہر ہوا قوم ثمود نے اس حال کو دیکھکر منھ طرف گھرون کے کیا اور وہ قبرین کہ تیار تھین اُنمین آئے اور جبرئیل علیہ السلام نے نعرہ کیا کہ مُوتُوا عَلَیْکُمْ لَعْنَتُ اللّٰہِ یعنی مرو تم اوپر تمھارے لعنت اللہ کی ہو جو سب ایکبارگی موے اور لرزہ گھرون مین پڑا اور چیخین اوپر اُنکے گرین پس ہوے بیچ گھرون اپنے کے مردے کَاَنْ لَّمْ یَغْنَوْا فِیْھَا اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَا کَفَرُوْا رَبَّھُمْ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ گویا کہ ہرگز نہ تھے بیچ اُن گھرون کے **وسیط** مین لایا ہی کہ اللہ تعالیٰ نے ساتھ اُس آواز کے ہلاک کیا اُسکو کہ قوم ثمود کی سے تھا **مشرق** مین اور **مغرب** مین مگر ایک مرد کہ نام اُس کا رو غال تھا حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ ابو رو غال کون ہے آن حضرتؐ نے فرمایا کہ باپ ہی قبیلے ثقیف کا جانو تم کہ تحقیق قوم ثمود نے انکار کیا پروردگار اپنے کو جانو تم کہ دوری ہے رحمت سے خاص قوم ثمود کی وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰھِیْمَ بِالْبُشْرٰی قَالُوْا سَلٰمًا اور البتہ تحقیق کہ آئے بھیجے ہوے ہمارے فرشتون سے کہ گیارہ یا بارہ یا سات یا آٹھ تھے اور دمیاطی مین کہا ہی کہ تین فرشتے یعنی جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام اوپر صورت جوانون خوبصورت کے آئے طرف ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ خوشخبری کے ساتھ بیٹا ہونے کے یا ہلاک ہونے قوم لوط کے حقائق **سلمی** مین مذکور ہے کہ وہ خوشخبری تھی ساتھ دوستی ہمینگی کے صاحب **کشف الاسرار** نے فرمایا ہی کہ جو پہلے سے خلیل کو نواز آکہ کہا وَاتَّخَذَ اللّٰہُ اِبْرٰھِیْمَ خَلِیْلًا آخر ساتھ ہمینگی دوستی کے بشارت دی اور بھی **حقائق** مین لایا ہی کہ وہ خوشخبری تھی ساتھ ظاہر ہونے حضرت رسالت پناہ کے صلب اُسکی سے اور ساتھ اسکے کہ وہ خاتم پیغمبرون کا اور صاحب تاج حمد کا ہے اور ایک بشارت یہ کہ باپ کو ایسا بیٹا ہووے ؎ خوشوقت آن پدر کہ چنین باشدش پسر ٭ شاباش آن صدف کہ چنین پرورد گہر ٭ آباز و مکرم وابنا ازو عزیز ٭ صلوا علیہ ماطلع الشمس والقمر ٭ **دمیاطی** مین لایا ہے کہ جبرئیل واسطے ہلاک قوم لوط کے آیا تھا اور اسرافیل بشارت بیٹے کی ابراہیم کو لایا تھا اور میکائیل واسطے محافظت لوط اور اہل اُسکے اور نکالنے اُنکے کے مؤتفکات سے **القصہ** جب نزدیک خلیل کے آئے کہا سلام کرتے ہین ہم اوپر تیرے سلام کرنا قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِیْذٍ ○ کہا ابراہیم نے کہ جواب میرا سلام ہے اوپر تمھارے ابراہیم علیہ السلام نے نہ جانا کہ فرشتے ہین اُنکو بیچ مہمانخانے کے بٹھلایا پس دیر نہ کی تو وہ کہ لاوے گوسالہ بھنا ہوا اور پتھر گرم کے پس دسترخوان بچھایا اور آوازدی اُنھون نے طرف طعام کے ہاتھ دراز نہ کیا فَلَمَّا رَآٰ اَیْدِیَھُمْ لَا تَصِلُ اِلَیْهِ نَكِرَھُمْ وَاَوْجَسَ مِنْھُمْ خِیْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰی قَوْمِ لُوْطٍ پس اُسوقت کہ دیکھا ابراہیم علیہ السلام نے ہاتھ اُنکے کو کہ مطلق نہین پہنچتا ساتھ گوسالہ کے یعنی ہاتھ طرف طعام کے نہین کرتے انکار کیا اُسکے تین اُنسے یعنی منکر جانا اور بیچ دل کے لایا اُنسے ایک ڈر اسواسطے بیچ اُس زمانے کے جو کوئی قصد کسی کا رکھتا تھا طعام اُسکا نہ کھاتا تھا اور جب اُنھون نے طعام اُسکا نہ کھایا ڈرا کہ چور نہ ہووین اور قصد میرے کو نہ آئے ہووین جب ملائکون نے ڈرنا اُسکا دریافت کیا کہا مت ڈر تو تحقیق ہم بھیجے ہوے ہین طرف قوم لوط علیہ السلام کے تو اُنکو عذاب کرین ہم وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰھَا بِاِسْحٰقَ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ یَعْقُوْبَ ○ اور جورو ابراہیم کی کہ سارہ نام ہے بیٹی ہارون کی کھڑی تھی پیچھے پردے کے اور کسی سے منھ نہین چھپاتی تھی جون ہی بات فرشتون کی سُنی پس ہنسی از روے خوشی کے اور خوشی واسطے دور ہونے خوف ابراہیم کے تھی یا واسطے ہلاک ہونے فساد والون کے کہ مراد قوم لوط کی ہے ہنسی اُسکی تعجب سے اور تعجب کرتی تھی غفلت قوم لوط کی سے باوجودیکہ نزدیک پہنچا تھا عذاب اُن کا بالتعجب مین بھی بدل جانے فرشتون کے سے اوپر صورت آدمی کے بالتعجب تھا ڈرنے ابراہیمؑ کے سے باوجود کثرت حشمت اور آدمیون کے تین آدمیون سے جب سارہ ہنسی پس بشارت دی ہمنے اُسکو ساتھ زبان فرشتون کے ساتھ پیدا ہونے بیٹے کے اسحاق نام اور سوا اسحاق کے ساتھ یعقوب کے تخصیص بشارت کی خوشی سارہ کو اس واسطے تھی کہ خوشی عورتون کو ساتھ ہونے بیٹے کے بہت ہوتی ہے اور دوسرے یہ کہ ابراہیم ہاجرہ سے بیٹا رکھتا تھا اسماعیل نام پس جب خوشخبری بیٹے کی سُنی قَالَتْ

يٰوَيْلَتٰى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِيْ شَيْخًا ۭ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيْبٌ ۝ کہا جاے تعجب ہی کہ آیا بیٹا جنون مین اور حالانکہ مین بڑھیا ہون اور اُسوقت ایک کم سو برس عمر اُسکی گذری تھی اور یہ خاوند میرا جس حال مین کہ بوڑھا ہے ایک سو بیس برس کا یا ایک سو بارہ برس کا تحقیق یہ چیز کہ کہتے ہین البتہ چیز تعجب کی ہے تعجب کرنا اُسکا ازراہ عادت کے تھا نہ ازروے قدرت کے قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ۭ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ۭ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ کہا فرشتون نے خاص سارہ کو آیا تعجب رکھتی ہے تو کام اللہ کے سے کچھ اچنبھا نہین ہے کہ کاریگری اور فضل اپنے سے درمیان دو بوڑھون کے بیٹا دیوے بخشایش اپنی سے اور برکتون سے یعنی زیادتی اُسکی سے اوپر تمھارے اے گھر والو تحقیق کہ اللہ تعریف کیا گیا ہے ساتھ بخشش اور نعمتون کے بزرگوار ہے ساتھ ظاہر کرنے کرم کے فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ وَجَاۗءَتْهُ الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِيْ قَوْمِ لُوْطٍ ۝ پس اُسوقت کہ گیا آبراہیم سے وہ ڈر کہ رکھتا تھا اور آئی ساتھ اُسکے خوشخبری اولاد کی جھگڑا کیا ساتھ فرشتون ہمارے کے بیچ شان قوم لوط کے لائے ہین کہ فرشتون کو کہا کہ تم ہلاک کرتے ہو اہل شہر کو کہ اُسمین سو مومن ہونگے کہا اُنھون نے نہین ابراہیم نے کہا نوے ہونگے کہا نہین اسی طرح ہر بار دس کم کرتا تھا دس تک پونچا پھر پانچ تک آخر الامر ایک تک فرشتون نے کہا کہ جس گانون مین ایک مومن ہووے ہلاک کرنے اُسکے کا ہمکو حکم نہین ہے آبراہیم نے فرمایا کہ لوط اور بیٹے اُسکے مومن نہین ہین جواب دیا کہ ہم لوط کو اور اہل اُسکے کو باہر لاوینگے اُنمین سے اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ ۝ تحقیق ابراہیم البتہ بردبار تھا کہ شتابی نہ کرتا تھا بیچ بدلا لینے کے بدکارون سے آہ مارنے والا اور افسوس کھانے والا اوپر آدمیون کے رجوع کرنے والا بیچ درگاہ خدا کے ذکر ان صفتون کا دلالت رکھتا ہے اوپر اسکے کہ جھگڑنا ابراہیم کا ساتھ فرشتون کے رفت دل کی سے اور زیادتی رحم کی سے تھا اور امید رکھتا تھا کہ عذاب اُس قوم کا توقف مین پڑے شاید کہ وہ توبہ کرین فرشتون نے کہا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدْ جَاۗءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ ۝ اے ابراہیم اعراض کر یعنی درگذر اس جدائی سے تحقیق کہ آیا ہے حکم پروردگار تیرے کا ساتھ عذاب اُنکے کے اور تحقیق کہ آنے والا ہے ساتھ اُنکے عذاب نہ پھرنیوالا ساتھ جھگڑے کے اور دعائے پس فرشتون نے ابراہیم کو رخصت کیا اور مُنھ طرف مُتوفکات کے رکھا اور وہ چار شہر تھے بیچ ہر ایک کے لاکھ لاکھ شمشیر زن مرد تھے جسوقت نزدیک روم کے پونچے کہ لوط بیچ اُسکے ہوتا تھا جب دیکھا کہ وہ بیچ زمین کے کام کرتا تھا آگے اُسکے گئے اور سلام کیا وَلَمَّا جَاۗءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْۗءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ ۝ اور اُسوقت کہ آئے بھیجے ہوے ہمارے طرف لوط کے غمگین ہوا ساتھ اُنکے اور تنگدل ہوا واسطے اُنکے سی نہ کراہیت مہمانداری کی سے بلکہ بسبب اُسکے کہ اُنکو دیکھا خوبصورت بدی قوم کی سے اندیشہ کیا اور کہا یہ دن سخت ہی اوپر میرے لائے ہین کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتون کو کہا کہ جب تک لوط چار بار بدی قوم اپنی کی سے شاہدی نہ دیوے اُنکو ہلاک نہ کرو لوط نے کہ مہانون کو دیکھا کہا تمکو سوائے اس شہر کے جگہہ نہ تھی آسرا فیل نے کہا کہ کیا ہی کام انکا لوط شرمایا اور کہا شاہدی دیتا ہون کہ بدترین سارے عالم کے یہ گروہ ہین جبرئیل نے ساتھ میکائیل کے اشارہ کیا کہ یہ دیکھ ایک گواہی پس لوط نے ساتھ اُنکے مُنھ طرف شہر کے رکھا جسوقت دروازے مین پونچے پھر وہی بات دوبارہ کہی جسوقت شہر مین آئے پھر کہا اور جب گھر مین گئے پھر مکرر اُسی بات کی کی اور شاہدی چار بار کی ظاہر ہوئی بعضے لوگون نے مہانون لوط کے کو دیکھا اور خبر اوردن کو پونچائی یا لوط کی جورو نے لوگون کو خبر کی اور وہ لوگ خبر سنکر طرف گھر لوط کے آئے جیسے کہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ وَجَاۗءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ ۭ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۭ قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَاۗءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ ۭ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ اور آئی پاس لوط کے قوم اُسکی ساتھ شتابی کے دوڑتی ہوئی طرف اُسکے اور آگے اُسوقت سے بھی تھے کہ کام بُرے کرتے تھے یعنی اغلام اور کبوتربازی اور سیٹی بجانا اور ٹھٹھا کرنا برسرراہ بیٹھکر جسوقت قوم لوط کی دروازے پر آئی اور مہانون کو طلب کیا کہا لوط نے اے گروہ میرے یہ بیٹیان میری ہین اُنکو چاہو پاکیزہ تر ہین خاص تمکو واسطے جورو کرنے کے بشرط ایمان لانے کے یا اُسکی شریعت مین ہو مومنہ عورت ساتھ تزویج کفار کے سکے کرنا حضرت لوط نے زیادتی رحمت کی سے بیٹیون کو فرمایا مہانون کا کیا اور کہا ہے مراد بیٹیون سے عورتین اُنکی تھین اسواسطے کہ ہر نبی باپ امت اپنی کا ہے واسطے تربیت کے کہا یعنی عورتون کو چاہو تمکو حلال ہین پس ڈرو تم اللہ سے ساتھ ترک کرنے برے کامون کے اور سوا نہ کرو تم مجھکو بیچ مہمانون میرے کے آیا نہین ہے تم مین سے کوئی مرد راہ پانے والا کہ تمکو نصیحت دیوے اور بُرے کامون سے منع کرے قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِيْ

بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ۝ کہا قوم نے اے لوط تحقیق کہ تو جانتا ہی کہ نہین ہمکو بیچ بیٹیون تیری کے کچھ حاجت اور تحقیق تو جانتا ہے جو چیز کہ چاہتے ہین ہم یعنی بیٹون فاحشہ سے قَالَ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِيْٓ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ ۝ کہا لوط نے جواب مین ان کے کاش کہ میرے تئین ہووے ساتھ دور کرنے تمھارے کے قوت یا اگر مجکو قوت ہووے بیچ ذات میری کے البتہ دور کرون مین یا پناہ پکڑون مین طرف ایک ستون سخت کے یعنی ناتا اور قبیلہ کہ ساتھ مدد اُنکی کے منع تمکو سکون مین کرنا حدیث صحیح مین وارد ہے کہ آن حضرت نے فرمایا یعنی لوط نے ساتھ خدا کے پناہ پکڑی تو اللہ تعالیٰ نے مدد اُسکی کی اسواسطے کہ جاے پناہ عاجزون کی سواے درگاہ اُسکی کے نہین ہی ؎ آستانش کہ قبلہ گاہ ہمہ است ✤ از ہمہ آفتی پناہ ہمہ است ✤ ہرکہ دل درحمیتش بستہ است ✤ از غم ہر دو کون وارستہ است ✤ لائے ہین کہ لوط علیہ السلام نہایت مضطرب اور غمگین تھے فرشتون نے کہ اسکو ساتھ اس اضطراب کے دیکھا قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ کہا فرشتون نے کہ اے لوط تحقیق ہم بھیجے ہوے پروردگار تیرے کے ہین اور واسطے عذاب اُنکے کے اُترے ہین ہم دل قوی رکھ کہ وہ نہین پہونچتے ہین ساتھ ایذا اور ضرر تیرے کے یعنی نزدیک تیرے نہین پہونچتے ہین تو قدم انہین سے باہر رکھ اور ہمکو ساتھ انکے چھوڑ پس جبرئیل علیہ السلام اُٹھا اور پر اپنا اوپر مُنھ اُنکے کے ملا سب اندھے ہوے اور لوط کے گھر سے باہر نکل کر دوڑتے تھے اور کہتے تھے دوڑو تم اے آدمیو کہ مہمان لوط علیہ السلام کے جادوگر ہین پس جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ۭ اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَآ اَصَابَهُمْ ۭ پس لیجا تو لوگون اپنے کو تھوڑی ایک رات گذرنے سے اور چاہیے کہ التفات نہ کرے اور پیچھے نہ دیکھے تم مین سے ایک پس سب ناتے دارون اپنے کو لے جا مگر جورو اپنی کو کہ وہ کافرہ ہی تحقیق کہ پہونچنے والی ہے اُسکو وہ چیز کہ پہونچے ساتھ اُنکے یعنی وہ بھی مانند کافرون کے ہلاک ہووے گی لوط نے نہایت تنگدلی سے فرمایا کہ کب ہوویگا ہلاک ہونا انکا جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ۭ تحقیق کہ وقت عذاب اُنکے کا صبح ہے لوط نے فرمایا کہ ابھی صبح مین بڑی دیر ہے جبرئیل نے فرمایا اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ۝ آیا نہین ہی صبح نزدیک یعنی نزدیک ہے فَلَمَّا جَاۗءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ مَّنْضُوْدٍ ۙ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ۭ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ۝ پس جبوقت کہ آیا حکم ہمارا واسطے عذاب اُنکے کے جبرئیل کو فرمایا ہمنے تو پرون اپنے کو نیچے شہرون اُنکے کے لایا اور اُٹھایا یہانتک کہ اہل آسمان نے بانگ مرغ کی اور آواز کتے اُنکے کی سُنی پس حکم کیا ہمنے تو گرایا اور ہمنے ساتھ قدرت کاملہ کے گردانا اوپر اُن شہرون کے نیچا اُنکا یعنی اُلٹا ہمنے اور برسائے ہمنے اوپر اُن شہرون کے بعد اُلٹنے اُنکے کے پتھر گل سجیل سے سجیل پتھر مٹی کے کو کہا ہے اور وہ مٹی ساتھ آگ کے پکی ہوئی ہوتی ہے یا سجیل کوئی پہاڑ ہے بیچ آسمان کے یا نام آسمان دنیا کا ہے یا سجین ہے کہ نام دوزخ کا ہووے یعنی وہ پتھر پرانے اُنکے آسمان سے تھے یا دوزخ سے اور وہ پتھر تھے اوپر نیچے رکھے ہوے یا پہلے نشان کیے ہوے ساتھ خطون سیاہ اور سفید کے **زاد المسیر** مین کہا ہے کہ مہر کی ہوئی تھی بعضے اُن سے مانند برق سفید کے اوپر اُسکے نقطہ سیاہ اور تھوڑے سیاہ اوپر اُنکے نقطہ سفید یا نام اُس آدمی کا کہ اوپر اُسکے برستا تھا لکھا ہوا تھا یا تیار ہوا تھا نیچے خزانے پروردگار تیرے کے واسطے عذاب اُنکے کے **تفسیر زاہدی** مین لایا ہی کہ پتھر اُسمین کابرابر خم کے تھا اور چھوٹا اُسکا برابر گھڑے کے ایک قول یہ ہی کہ پتھر برسے اُس جماعت پر کہ شہر سے باہر تھی پس جس جگہ کہ انمین سے کوئی تھا پتھر اُسکے نام کا اوپر سر اُسکے کے آیا اور ہلاک ہوا لائے ہین کہ اُس قوم مین سے ایک شخص خانہ کعبہ کے مین آیا اور چالیس دن تک وہ پتھر کہ نامزد اُسکا تھا الگ اوپر آسمان کے ٹھہرا رہا جسوقت وہ آدمی مکے سے باہر گیا وہ پتھر اوپر اُسکے آیا اور وہ ہلاک ہوا اور نہین ہی وہ پتھر عذاب کا ظالمون سے دور ؎ چو عالم از ستمگر تنگ دارد ✤ عجب نبود کہ بروی سنگ بارد ✤ سگان را سنگ درخور است بسیار ✤ چو ظالم را بہ بینی سنگ بردار ✤ وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۭ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّىْٓ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّاِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ۝ اور بھیجا ہمنے طرف اولاد مدین یا رہنے والے شہر مدین کے بھائی اُنکے شعیب کو کہا شعیب نے اے قوم میری پوجو تم اللہ کو ساتھ یگانگی کے نہین ہے واسطے تمھارے کوئی خدا سواے اسکے اور کم نہ کرو تم پیمانے کو بیچ ناپنے کے اور کم نہ کرو تم ترازو کو بیچ تولنے کے تحقیق مین دیکھتا ہون تمکو ساتھ دولت کے اور نعمت کے یعنی عاجز اور محتاج نہین ہو تم کہ خیانت کرو بلکہ دولت مند ہو رسم حق گذاری کی وہ ہے کہ لوگون کو مال دینے سے فائدہ بخشو تم کہ نہ حق اُنکے

سے کہتی کرو اور تحقیق کہ مین ڈرتا ہون اوپر تمھارے بسبب اس خیانت کے عذاب دن گھیرنے والے کے سے وصف دن کا ساتھ گھیرنے کے کہ صفت عذاب کی ہے واسطے واقع ہونے اُسکی کے ہے یعنی اُس دن عذاب تمکو گھیرے کہ کوئی راہ نہ پاوے مراد عذاب قیامت ہے اور جب منع کیا کم کرنے پیمانے کے سے اور وزن کے سے حکم کرتا ہے ساتھ وفا کرنے اُسکی کے اور یہ نہایت مبالغہ ہے وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝ اور اے گروہ میرے پورا پورا تولو تم پیمانے سے اور پورا تولو تم وزن کو ساتھ ترازو کے ساتھ عدل اور راستی کے اور نہ دو قوم باوجود خیانت پیمانہ اور ترازو کے جو کچھ کہ خریدتے تھے قیمت اُسکی سے چُراتے تھے اور کنارے درم اور دینار کے بھی کاٹتے تھے اسواسطے کہا کہ اور کم نہ کرو تم لوگون کو چیزین اُنکی یعنی جو چیز کہ خریدتے ہو قیمت اُسکی مین سے نہ چراؤ اور کنارے روپئے پیسون کے نہ کاٹو اور نہایت تباہی نہ ڈھونڈھو بیچ زمین ٹھہرانے کے جس حال مین کہ تباہ کار رہو تم بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ۝ اور جو کچھ خدا باقی چھوڑے واسطے تمھارے حلال سے بعد ترک کرنے حرام کے بہتر ہے تمکو اُس چیز سے کہ ساتھ خیانت کے جمع کرو تم اگر ہو تم باور رکھنے والے خاص قول اُسکے کو اور نہین ہون مین اوپر تمھارے نگہبان کہ تمکو برائیون سے نگہبانی کرون یا عذاب سے نگاہ رکھون مین بلکہ مین ایک رسول ہون پیغام پونہچانے والا اور نصیحت کرنے والا اوپر میرے پہونچانا ہے ؎ من آنچہ شرط بلاغ ست با تو میگویم ۔ تو خواہ از سخنم پند گیر و خواہ ملال ۔ لائے ہین کہ انبیا علیہم السلام اوپر دو قسم کے تھے بعضے وہ کہ اُنکو حکم حرب کا تھا جیسے موسیٰ اور داؤد اور سلیمان اور بعضے وہ کہ اُنکو حکم حرب نہ تھا اور شعیبؑ اُنمین سے تھے کہ رخصت حرب کی نہ رکھتے تھے قوم کو تمام دن نصیحت کرتے تھے اور آپ تمام رات نماز ادا کرتے تھے قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ۭ اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ ۝ کہا قوم نے کہ اے شعیبؑ آیا نماز تیری فرماتی ہین تیرے تئین یہ کہ چھوڑین ہم وہ چیز کہ پوجی ہے باپ دادون ہمارے نے بتون سے یا موقوف کرین جو کچھ کہ کرتے ہین ہم بیچ مالون اپنے کے جو کچھ چاہتے ہین ہم کم کرنے پیمانے کے سے اور تولنے سے یا چرانے مول کے سے یا کاٹنے کنارے درم دینار کے سے تحقیق تو البتہ بردبار ہے راہ پانے والا ساتھ گمان اپنے کے یا بات از روے حکم کے کہتے تھے اور مراد اُن کی عکس ان صفتون کے تھی یا بطریق استہزا کے کہتے تھے کہ تو باوجود بردباری کے اور دانائی کے کہ وصف کیا گیا ہے تو کیون یہ باتین کہتا ہے قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰي بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَرَزَقَنِيْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ۭ وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰي مَآ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ۭ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ۭ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ۝ کہا شعیبؑ نے اے گروہ میرے جو دیکھتے ہو تم کیا کہتے ہو اگر ہون مین اوپر حجت کے نزدیک پروردگار اپنے کے سے اور روزی دی ہووے مجکو نزدیک اپنے سے روزی نیک یعنی نبوت اور رسالت یا مال حلال بغیر خیانت کا یا دولت کمال ارزانی کی ہووے اور سعادت روحانی اور جسمانی عطا فرمائی ہووے کب روا ہے کہ مین وحی اُسکی مین خیانت کرون اور نہین چاہتا مین کہ مخالفت کرون مین تمکو اور آؤن مین طرف اُس چیز کے کہ تمکو منع کرتا ہون یعنی تمکو اُس چیز سے منع نہین کرتا مین کہ آپ کرتا ہون بلکہ جس چیز سے تمکو منع کرتا ہون اُس سے آپ بھی باز رہتا ہون مین نہین چاہتا مین مگر اصلاح کرنا کامون تمھارے کا جبتک کہ سکون مین اور نہین ہی توفیق میری بیچ اصلاح کرنے کامون کے مگر ساتھ ہدایت اور مدد اللہ کے اوپر اُسکے توکل کرتا ہون مین کہ قادر ہے اوپر سب چیز کے اور سواے اُسکے عاجز ہین اور طرف اُسکے پھرتا ہون مین جس چیز سے کہ نیت کرتا ہون وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْٓ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ۭ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ ۝ اور اے گروہ میرے تمکو اوپر اُس بات کے نہ رکھے دشمنی میری اور لڑائی کرنی ساتھ میرے کہ پونہچے تمکو مانند اُسکے کہ پونہچا گروہ نوح کو غم طوفان سے یا قوم ہود کو غم باد صرصر سے یا قوم صالح کو غم زلزلہ سے اور نہین قوم لوط کی تمسے دور یعنی مکان اور زمان مین تمسے نزدیک ہین اگر قوم گذری ہوئی سے عبرت نہین پکڑتے اُنسے عبرت پکڑو وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ۭ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ۝ اور بخشش مانگو پروردگار اپنے سے ساتھ ایمان کے پس رجوع کرو تم ساتھ عبادت اُسکی کے پرستش غیر اُسکی سے تحقیق کہ پروردگار میرا بخشنے والا اور بخشش مانگنے والون کے دوست ہے۔ توبہ کرنے والون کا ہے ودود بمعنی فاعل کے ہے یعنی بندون کو دوست رکھے اور بمعنی مفعول کے بھی ہے کہ بندے اُسکے دوست رکھین قطب الابرار مولانا یعقوب چرخی قدس اللہ سرہ شرح اسماء اللہ مین معنی ودود کے اوپر اس طرح

کے لایا ہے کہ دوست رکھنے والا نیکی کا ساتھ تمام خلق کے اور دوست اُن دلون کا کہ طرف حق کے ہین یعنی وہ نیکی کو دوست رکھتا ہے اور نیک اُسکو دوست رکھتے ہین اور اصل مین دوستی نیکون کی شاخ دوستی اُسکی کی ہے اسواسطے کہ جو نظر حقیقت سے دیکھین اصل نیکی اور احسان کا کہ سبب محبت کا ہوتا ہی غیر اُسکے کو نہین ہے پس آپ اپنے تئین دوست رکھتا ہے اور اس مقدمے مین نکتے کتنے بیچ آیت یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهٗ کے ظاہر اور عیان کیے ہین قَالُوْا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ ۖ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ ۝ کہا قوم نے اے شعیب نہ سمجھتے ہین بہت اُس چیز سے کہ کہتا ہے تو واجب ہونے توحید کے سے اور یہ بسبب قصور عقل اور فکر اُنکی سے تھا یا یہ بات از روے عناد کے تھی وگرنہ کیون بات اُسکی نہ سمجھتے اور وہ خطیب الانبیا تھا اور کہا اُنھون نے اور تحقیق ہم البتہ دیکھتے ہین تجکو بیچ اپنے بے قوت بیچ دور کرنے ہمارے کے اور اگر نہ قوم تیری ہوتی کہ اوپر دین ہمارے کے ہین اور اُنکو عزیز رکھتے ہین ہم اور نہین ہے تو اوپر ہمارے عزیز اور بزرگ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْٓ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَاۗءَكُمْ ظِهْرِيًّا ۭ اِنَّ رَبِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۝ کہا شعیب نے کہ اے گروہ میرے آیا نانے دار اور قوم میری عزیز زیادہ ہین اوپر تمھارے اور دوست بہت ہین نزدیک تمھارے اللہ سے اور پکڑا ہے تمنے امر اللہ کے کو پیچھے بیٹھ اپنی کے سے مانند ترک کیے ہوے اور بھولے ہوے کے یعنی حق کنبے میرے کا نگاہ رکھتے ہو اور حکم پروردگار میرے کا پیچھے بیٹھ کے ڈالتے ہو تم تحقیق کہ پروردگار میرا ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار ہے اوپر اُس طرح کے کہ کوئی خبر اُسکے اوپر پوشیدہ نہین ہی اوپر اُسکے تمکو جزا دیویگا وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰي مَكَانَتِكُمْ اِنِّىْ عَامِلٌ ۭ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ اور اے گروہ میرے عمل کرو تم اوپر حال اپنے کے کہ رکھتے ہو تم شرک سے تحقیق کہ مین بھی عمل کرنیوالا ہون قریب ہی کہ جانو تم مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ۭ وَارْتَقِبُوْٓا اِنِّىْ مَعَكُمْ رَقِيْبٌ ۝ اُس کسی کو کہ آوے ساتھ اُسکے وہ عذاب کہ اُسکو رسوا کرے یا ساتھ تمام فضیحت کے ہلاک کرے اور اُس کسی کو کہ وہ جھوٹ بولنے والا ہے ساتھ گمان تمھارے کے یعنی شتابی جانوگے تم کہ مین سچا ہون یا تم اور انتظار کرو تم اس بات کا کہ مین کہتا ہون تحقیق کہ مین بھی ساتھ تمھارے انتظار کرنے والا ہون وَلَمَّا جَاۗءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۭ اَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ۝ اور اُسوقت کہ آیا عذاب ہمارا نجات دی ہمنے شعیب کو اور اُن لوگون کو کہ ایمان لائے تھے ساتھ اُسکے فضل ہمارے سے اور پکڑا اُن لوگونکو کہ کافر تھے ساتھ اللہ کے آواز تند نے کہ جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ موتو اجمعین یعنی مرو تم سب پس ہوگئے بیچ گھرون اپنے کے مردے اوندھے زمین کے پڑے ہوے گویا کہ ہرگز رہے نہ تھے بیچ اُس شہر کے یا اُن گھرون کے جانو تم کہ ہلاکی ہے قوم مدین کو اور دوری رحمت میری سے جیسے کہ ہلاک اور ملعون ہوے ثمود تشبیہ کی ہے مدین کو ساتھ ثمود کے اسواسطے کہ عذاب دونون قومون کا آواز جبرئیل کی تھی اور تیسیر مین لایا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ کوئی دو قوم ساتھ ایک عذاب کے ہلاک نہین ہوئین مگر قوم شعیب اور صالح علیہما السلام کی اے پر قوم ثمود کو آواز نیچے اُنکے سے تھی اور قوم شعیب کو کہ اہل مدین تھے اوپر اُنکے سے آواز عذاب کی آئی وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَمَآ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيْدٍ ۝ اور البتہ تحقیق بھیجا ہمنے موسیٰ کو ساتھ معجزون کے کہ نشانیان صحت نبوت اُسکی کی تھین اور ساتھ دلیلون قاہرہ اور واضح کے کہ وہ عصا تھا طرف فرعون کے اور گروہ اشراف قوم اُسکی سے پس پیروی کی اُس گروہ نے حکم فرعون کے کی بیچ کافر ہونے کے ساتھ موسیٰ علیہ السلام کے اور نہ تھا کام فرعون کا اوپر طریقۂ ہدایت اور ثواب کے اور جب آج کے دن یعنی متابعت اُسکی کی کل کے دن بھی یعنی قیامت کو تابعداروں اُسکے سے ہوویں يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ۭ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ۝ پیش روی یعنی سرداری کرے فرعون قوم اپنی کی دن قیامت کے پس لاوے اُنکو بیچ دوزخ کے اور برا مکان ہے کہ لاوینگے بیچ اُسکے یعنی آگ دوزخ کے وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ۝ اور پیچھے سے لائے جاوین فرعون اور قوم اُس کی بیچ سرائے لعنت کے اور دن قیامت کے بھی لعنت پیچھے اُنکے ہے بری بخشش ہے کہ دی گئی ہے ساتھ اُنکے یعنی لعنت دونون جہان کی ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ مِنْهَا قَاۗىِٕمٌ وَّحَصِيْدٌ ۝ یہ خبر خبرون شہرون ہلاک کیے گیون سے ہے کہ اُسکو اوپر تیرے پڑھتے ہین ہم اور بعضے اُنسے باقی ہین یا آباد مانند کھیتی قائم کے اور بعضے اُنسے گمنام ہین یا ویران مانند کھیتی کٹی ہوئی کے اور کہا ہے قائم وہ ہے کہ نشان اُسکا دیکھا جاوے مانند شہر اور گھر ہاد اور ثمود کے

اور حصید وہ ہی کہ آثار اُسکا باقی نہین ہی جیسے شہر قوم نوح علیہ السلام کا وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَمَآ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۭ وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ۝ اور ستم نہین کیا ہمنے رہنے والون اُس شہر کے کو ساتھ ہلاک کرنے اُنکے کے ولیکن ستم کیا اُنھون نے اوپر ذاتون اپنی کے ساتھ کرنے اُس چیز کے کہ سبب عذاب کا ہووے پس کچھ فائدہ نہ کیا یا قدرت دور کرنے کی نہ رکھتے تھے اُنمین سے وہ خدا کہ از روے جہل کے دعا کرتے تھے اور پوجتے تھے سوائے اللہ کے یعنی خداؤن اُنکے نے بازنہ رکھا اُنسے کسی چیز کو جبوقت کہ آیا حکم پروردگار تیرے کا واسطے عذاب اُنکے کے اور نہ زیادہ کیا اُنکو بتون نے سوائے نقصان کرنے کے اور ہلاک ہونے کے وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ۭ اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ۝ اور مانند اسکے پکڑنا ہے پروردگار تیرے کا جبوقت پکڑے اہل شہرون کے کو اور جس حال مین کہ رہنے والے اُس شہر کے ظالم ہووین تحقیق کہ پکڑنا اللہ کا دُکھ دینا سخت ہے اور اُس پکڑنے سے کسی قدرت خلاص ہونے کی اور راہ چھٹکارے کی نہین ہے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ۭ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ۝ تحقیق بیچ اُس بات کے کہ یاد کی ہمنے فصون سے البتہ عبرت ہے خاص اُس کسی کو کہ ڈرے عذاب آخرت کے سے وہ دن قیامت کا ایک دن ہے کہ جمع کیے جاوین واسطے اُس دن کے لوگ یعنی سب خلق کو بیچ اُس دن کے جمع کرین اور وہ دن قیامت کا ایک دن ہی کہ حاضر ہووین بیچ اُسکے رہنے والے آسمان کے اور زمین کے وَمَا نُؤَخِّرُهٗٓ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ۝ اور دیر نہین کرتے ہم اُس دن کو مگر واسطے گذرنے مدت گنی ہوئی کے یعنی جبتک وقت اُسکا نہ پہنچے قائم ہووے يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ ۝ جس دن کہ آوے وہ دن حاضر ہونے کا بات نہ کہے کوئی آدمی وہ بات کہ اُسکو فائدہ نہ پونہچاوے مگر ساتھ حکم اللہ کے تیس بعضے اُنمین سے بدبخت ہووین کہ ساتھ خواہش وعدے کی جگہ اُنکی دوزخ ہووے اور بعضا نیکبخت ہووے کہ موافق وعدے کے بہشت جگہ رہنے اُسکے کی ہووے حقائق سلمی مین شیخ بلخی قدس اللہ سرہ سے نقل کرتے ہین اور نشانیان نیکبختی کی پانچ ہین نرمی دل کی اور بہت ہونا گریہ کا اور نفرت دنیا سے اور کوتاہ رکھنا امید کا اور حیا اور بدبختی کی نشانیان پانچ برعکس انکے ہین سختی دل کی اور خشکی آنکھون کی اور رغبت ساتھ دنیا کے اور زیادتی امید کی اور بیحیائی شیخ ابوسعید حرار قدس اللہ سرہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس سورے مین دو کام بڑے بیان فرمائے ہین ایک سیاست زبردستی کی کہ دماغ زمانہ کفار کے سے نکالے اور دوسرے حکم ازلی نے کہ ساتھ نیکبختی اور بدبختی خلق کے بزرگی جاری ہونے کی پائی اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہیبت اُس خبر کی سے اور دہدبہ حکم کے سے فرمایا کہ مضمون اسکا اس نظم مین ہے ؎ آن یکی را از ازل لوح سعادت بر کنار ✦ وین یکی را تا ابد داغ شقاوت بر جبین ✦ عدل او میراند آنرا سوی اصحاب الشمال ✦ فضل او میخواند این را سوی اصحاب الیمین ✦ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَاۗءَ رَبُّكَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۝ پس اما یہ وہ لوگ کہ بدبخت ہووے پس بیچ آگ دوزخ کے ہین خاص اُنکو ہی بیچ اُس آگ کے آواز مانند آواز ہول کے یعنی فریاد سخت اور نالہ وزاری زفیر آواز سخت کو کہتے ہین جیسے آواز گدھے کی اور شہیق آواز سست ہووے اور تشبیہ کرتا ہے فریاد بدبختون کی کو ساتھ بدترین آوازون کے اور یہ بدبخت ساتھ نالے اور فریاد کے ہمیشہ رہین بیچ آگ کے ہمیشہ جبتک کہ آسمان اور زمین برجا ہی یہ کلمہ بیچ عرف کے عبارت تابید و تخلید کہ یعنی ہمیشگی کے ہی پس ہمیشگی دوزخیون کی ساتھ ہمیشگی آسمان اور زمین کے ہے اسواسطے کہ آیتین دلالت کرنے والین اوپر ہمیشگی اہل نار کے اور قطع ہونے ہمیشگی زمین آسمان کے وارد ہین پس اعتقاد کیا چاہیے کہ کافر کہ بدبخت عبارت اُنسے ہے ہمیشہ دوزخ مین رہین گے مگر جو کچھ کہ چاہے پروردگار تیرا کہ اُنکو عذاب آگ دوزخ سے بیچ آگ زمہریر کے معذب کرے یا عذاب اور سوائے عذاب آگ کے اسواسطے کہ دوزخ مین عذاب طرح طرح کا ہے ایک اُنمین سے یہ ہے کہ آگ سے عذاب کرے پس مراد خلود ہووے عذاب سے نہ مراد خلود دوزخ سے تحقیق کہ پروردگار تیرا کرنے والا ہے جس چیز کو کہ چاہے انواع عذاب کے سے وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَاۗءَ رَبُّكَ ۭ عَطَاۗءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ۝ اور اما یہ وہ لوگ کہ نیکبخت ہوے پس وہ بیچ بہشت کے ہین ہمیشہ بیچ اُسکے جبتک کہ ہووے آسمان آخرت کا اور زمین اُسکی اسواسطے کہ موافق اس آیت کے کہ یوم تبدل الارض غیر الارض والسمٰوات یعنی زمین اور آسمان بدل اس زمین آسمان کا ہوویگا حضرت شیخ قدس سرہ نے فتوحات مین فرمایا ہی

کہ ہمیشگی آسمان اور زمین کی حیثیت جو ہر انکی سے مراد ہے نہ صورت سے اور کہا ہے مراد اوپر اور نیچے سے ہے کہ عرب جو چیز کہ اوپر ہوتی ہے اسکو آسمان کہتے ہین اور جو چیز کہ نیچے ہوتی ہے اسکو زمین جانتے ہین پس جبتک کہ فوق اور تحت ہووے بہشت مین رہین مگر جو کچھ کہ چاہے پروردگار تیرا کہ انکو نعمت جنتون کی سے ساتھ دولت کے پونہچاوے زیادہ اس سے کہ مرتبہ رویت اور رضوان کا ہے اور فلا تعلم نفس ما اخفی لہم من قرۃ اعین کا مددگار اس قول کا ہے اور تھوڑا سا اس احوال سے بیچ سورۂ توبہ کے بیچ تفسیر آیت ورضوان من اللہ اکبر کے مذکور ہوا ہے بخشش دمی اُن کو حق بخشش دینے کا دور ہونے والی یعنی دراز بے نہایت فلا تک فی مریۃ مما یعبد ہؤلاء ما یعبدون الا کما یعبد اٰباؤہم من قبل ط وانا لموفوہم نصیبہم غیر منقوص ۹ پس نہ رہ تو بیچ شک کے مخاطب حضرت رسالت پناہ ہین اور مراد امت ہین فرماتا ہے کہ بیچ شک کے رہو تم اُس چیز سے کہ پوجتے ہین یہ گروہ کافرون کے نہین پوجتے کافر بتون کو مگر اوپر اُس طرح کے کہ پوجتے تھے باپ دادے اُنکے آگے اُس سے یعنی ساتھ باطل کے اور تحقیق کہ ہم تمام پہونچانے والے ہین ساتھ اُنکے حصہ اُنکا عذاب سے جس حال مین کہ وہ حصہ ناقص نہووے ولقد اٰتینا موسی الکتٰب فاختلف فیہ ط ولولا کلمۃ سبقت من ربک لقضی بینہم ط وانہم لفی شک منہ مریب ۹ اور البتہ تحقیق کہ دی ہمنے موسیٰ کو کتاب توریت کی پس اختلاف کیا گیا اُس کتاب مین یعنی قوم اُسکی نے اختلاف کیا بعضے کافر ہوے اور بعضے ایمان لائے ساتھ اُس کتاب کے مانند اختلاف قوم تیری کے بیچ قرآن کے اور اگر نہ ایک بات ہی سبقت پکڑی ہوئی پروردگار تیرے سے ساتھ تاخیر عذاب اُنکے کے البتہ حکم کیا جاتا درمیان قوم موسیٰ علیہ السلام کی کہ جھوٹ جاننے والے عذاب کے گرفتار ہوتے اور حق جاننے والے نجات پاتے اور تحقیق کہ کافر قوم تیری کے البتہ بیچ شک کے ہین قرآن سے شک کرنے والے وان کلا لما لیوفینہم ربک اعمالہم ط انہ بما یعملون خبیر ۹ اور بتحقیق کہ ہر ایک خلائق کرنے والون سے اُن مین سے ہین کہ البتہ تمام دیویگا پروردگار تیرا جزا اعمل اُنکے کی بعضے اُن کو نافہ کہتے ہین اور لما کو بمعنی الا کے یعنی کوئی آدمی نہین ہے مگر کہ خدا سے تعالے جزا عمل اُسکے کی اوپر جس طرح کہ چاہے پونہچاوے لما کی بحث بہت ہے اگر چاہے تفسیر سے معلوم کرے تحقیق کہ اللہ ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم دانا ہے ع بہمہ کار بندہ دانا اوست ۹ بکافات ہم توانا اوست ۹ فاستقم کما امرت ومن تاب معک ولا تطغوا انہ بما تعملون بصیر ۹ پس تو مستقیم یعنی ثابت رہ جیسے کہ حکم کیا گیا ہے تو اور جو کوئی کہ مستقیم رہے یا فرمانبردار ہوا تو کہ مستقیم رہین وہ لوگ کہ پھرے ہین کفر سے اور ایمان لائے ہین ساتھ تیرے استقامت وہ ہے کہ مستقیم اوپر امر ونہی کے ہووے اور امام تشتری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ مستقیم وہ کوئی ہے کہ راہ حق سے نہ پھرے تو اوپر مقام وصال کے پونہچے حقائق سلمی مین جو نیشاپوری سے نقل کی ہے کہ اے طالب بزرگیون کے طالب استقامت کا رہ محمد بن فضل نے فرمایا ہے کہ وہ چیز کہ ساتھ ہونے اُسکے کے سب نیکیان نیک ہووین اور ساتھ نہونے اُسکے کے سب برائیان بری ہووین استقامت ہے اور شیخ الاسلام قدس سرہ نے یہ بات سُنی اور کہا کہ اُسنے بہت اچھا کہا ہے دلیل اُسکی فاستقم کما امرت ہے ایک بزرگ کو پوچھا کہ کونسا عمل فاضلتر ہے کہا استقامت شیخ ابو علی دقاق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ استقامت وہ ہے کہ اسرار اپنا ماسوائے اللہ سے نگاہ رکھے تو خواجہ عصمت بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بیچ صفت اہل استقامت کے فرمایا ہے ع کسی را دائم اہل استقامت ۹ کہ باشد بر سر کوی ملامت ۹ زاوصاف طبیعت پاک مردہ ۹ باخلاق ہویت جان سپردہ ۹ تمام از گردتن دامن فشاند ۹ برفتہ سایہ وخورشید ماند ۹ اور صدے نہ گذرو تم تحقیق اللہ ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا ہے ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار ۹ وما لکم من دون اللہ من اولیاء ثم لا تنصرون ۹ اور خواہش نہ کرو تم طرف اُن لوگون کے کہ ستم کیا اُنھون نے یعنے سستی نہ کرو ساتھ اُسکے یا حکم برداری نہ کرو اُنکی یا مدد نہ کرو تم اُنکو اوپر ستم اُنکے کے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی ایک قلم واسطے ظالم کے تراشے یا سیاہی دوات اُسکی مین ڈالے یا کاغذ اُسکے ہاتھ مین دیوے تو لکھے بیچ ظلم اُسکے کے شریک ہووے اور اُنھون سے پوچھا کہ اگر ظالم بیچ جنگل کے بیٹھا ہوا اور بن پانی قریب ہلاکت کے ہووے اُسکو پانی دیجیے فرمایا کہ نہین اگر پانی اُسکو نہ دیوین مرجائے فرمایا مصرع آنچنان بزی کہ گانی مزدہ ۹ پس حق تعالی نے زیادتی رحمت کی سے فرمایا کہ میل ظلم کا نہ کرو پس پہونچے تمکو آگ یعنی ساتھ تمھارے آگ دوزخ کی پہونچے اور نہین ہے واسطے تمھارے سوائے اللہ کے کوئی دوستون سے کہ عذاب سے بازدرکھے پس تم یاری نہ دیے جاؤگے واقم الصلوۃ طرفی النہار وزلفا من اللیل ط ان الحسنٰت یذہبن السیاٰت ط ذلک ذکری للذاکرین ۹ قائم رکھ نماز کو بیچ دو طرف دن کے اور بیچ ساعتون رات کے نماز طرف

چڑھتے دن کی فجر کی ہے اور نماز طرف اُترتے دن کی ظہر اور عصر ہے اور نماز ساعات رات کی سے مغرب اور عشا ہے **نقل** ہے کہ عمرو بن غزیہ رضی اللہ عنہ چھوہارے بیچتا تھا ایک عورت خوبصورت چھوہارے خریدنے آئی تھی کہا چھوہارے اچھے گھر مین ہین جب عورت اُسکے گھر مین آئی اُسکا بوسہ لیا اور اُسی وقت پشیمان ہوا اور مجلس حضرت رسالت پناہ کی مین آیا روتا ہوا اور احوال گذرا ہوا عرض کیا آیت آئی کہ مضمون اُسکا یہ ہے تحقیق کہ نیکیان یعنی نمازین بانچون لیجاتی ہین اور محو کرتی ہین بدیون کو کہ سوائے کبیرہ کے ہووین حضرت رسالت پناہؐ نے فرمایا کہ نماز دوسری ساتھ ہمارے ادا کی تونے کہا کہ کی تھی آن حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ نماز کفارہ اس گناہ کی ہو کہا لوگون نے یارسول اللہؐ خاص اُسی کو ہے فرمایا کہ سب عام کو ہے اور حدیث مین بھی آیا ہے کہ ایک نماز سے دوسری نماز تک جو گناہ کہ واقع ہووے وہ نماز اُسکو محو کرتی ہے جو گناہون کبیرہ سے پرہیز کرین اور بعضے اوپر اس بات کے ہین کہ حسنات سے مراد کہنا کلمہ تمجید کا ہے یعنی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم یہ حکم اور یہ وعدہ نصیحت ہے خاص یاد کرنے والون کو فَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اور صبر کر تو اوپر فرمانبرداری احکام کے اور پرہیز کرنے کے پس تحقیق کہ اللہ ضایع نہین کرتا ثواب نیکی کرنے والون کو اشارہ ساتھ اسکے ہے کہ صبر بھی احسان سے ہے فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۝ پس کیون نہ تھا اہل قرن سے کہ آگے تم سے تھے صاحب عقل اور فکر کے کہ ازروے جرم کے باز رکھتے تھے مفسدون کو فساد سے بیچ زمین کے تو عذاب نہ اُترتا مگر تھوڑے تھے اُنمین سے کہ نجات دی ہمنے اُنکو اُس عذاب سے اور پیروی کی اُن لوگون نے کہ کافر تھے اُس چیز کی کہ دولتمند ہوے تھے بیچ اُسکے یعنی متابعت ازروے نفس کے کرکے اہتمام بیچ حاصل کرنے شہوتون نفسانی کے مصروف کرکے ماسوائے اُسکے سے منہ پھیرا اور تھے کافر وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ۝ اور نہ چاہا پروردگار تیرے نے کہ ہلاک کرے رہنے والون شہر کے کو ساتھ شرک کے اور جس حال مین کہ رہنے والے اُس گانوان کے صلاح کرنے والے ہووین آپس مین یعنی فقط شرک سے ہلاک نہ کرے جبتک فساد اور ظلم ساتھ اُسکے نہ ملے اور اسی واسطے کہا ہے الملک یبقی بالکفر ولا یبقی مع الظلم وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ ۝ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ ۭ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ ۭ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَــَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝ اور اگر چاہتا پروردگار تیرا البتہ کرتا لوگون کو ایک گروہ یعنی اوپر ایک دین کے اور اوپر ایک آئین کے اور ہمیشہ ہووین اختلاف کرنے والے بیچ حق باطل کے مانند یہود اور نصاریٰ اور مجوس کے مگر وہ کہ رحمت کرے پروردگار تیرا اور اُسکو ساتھ ایمان کے راہ دکھلاوے جیسے کہ حنفیہ یعنی حضرت ابراہیم کے دین پر مذہب والے کہ مسلمان ہین یا یہ کہ مختلف ہین روزی مین کہ ایک دولتمند ہو اور ایک فقیر مگر وہ کہ خدا اُسکو قناعت دیوے اور واسطے اس اختلاف کے پیدا کیا ہے اللہ نے لوگون کو یا واسطے رحمت کے پیدا کیا ہے اللہ نے لوگون کو یا واسطے راہ پانے ہوُن کے اور تمام ہوئی بات پروردگار تیرے کی کہ ساتھ فرشتون کے یہ بات کہی ہے کہ البتہ مین بھر دونگا دوزخ کو گنہگار دیوُن اور آدمیون سب اُنکے سے وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ وَجَآءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور ہر چیز کو پڑھتا ہون مین اوپر تیرے خبرون پیغمبرون کی سے اور وہ خبر کیا ہے جو کچھ ثابت کرتا ہون مین اور قائم رکھتا ہون مین ساتھ اُس کے دل تیرا یعنی فائدہ خبرون پیغمبرون کی سے وہ ہے کہ دل تیرا آرام پاوے اور یقین تیرا زیادہ ہووے اور ادا کرنے رسالت کے ثابت کرے تو اور اوپر ایذا کافرون کے صبر کرنے والا ہووے تو اور آیا ہے ساتھ تیرے اس سورۃ مین جو کچھ راست اور درست ہے معالم مین فرمایا ہے کہ تخصیص اس سورۃ کے واسطے بزرگی کے ہو ولیکن حق بیچ سب سورتون قرآن کے ہے اور کہا ہے بندہ اشارہ ساتھ خبرون مذکور کے ہے بیچ اس سورۃ کے یعنی یہ خبرین راست ہین اور ایک نصیحت اور یاد کرنا ہے خاص مومنون کو وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰي مَكَانَتِكُمْ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ۝ وَانْتَظِرُوْا ۚ اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ۝ اور کہہ تو اے محمدؐ واسطے اُن لوگون کے کہ ایمان نہین لاتے ہین کہ عمل کرو تم اوپر حالت اپنی کے کہ اوپر اُسکے قرار پانے والے ہو تم تحقیق کہ ہم بھی عمل کرتے ہین اوپر اُسی حال کے کہ رکھتے ہین ہم اور انتظار کرو تم ساتھ ہمارے زمانہ پھرنے کا تحقیق کہ ہم بھی انتظار کرنے والے ہین ساتھ تمھارے عذاب اُترنے کو وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ۭ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ اور خاص اللہ کو علم اُس چیز کا کہ غائب ہے آسمانون سے اور زمینون سے اور طرف اُسکے پھیرے

اور خفص یرجح مجہول پڑھتا ہے یعنی پھیرے جاوین سب کام پس بندگی کر خاص اُسکو کہ جگہ رجوع سب کامون کی وہی ہے اور توکل کر اوپر اُسکے اور نہین ہے پروردگار تیرا بے خبر اُس چیز سے کہ بندگی کرتے ہین اور تیسیر مین کعب الاحبار سے نقل کرتا ہے کہ فاتحہ توریت کی آیت پہلے سورۂ انعام کی ہے اور خاتمہ اُس کا آیت اول سورۂ ہود کی ہے

سورۃ یوسف مکیۃ وھی بسم اللہ الرحمن الرحیم　مائۃ واحدی عشرۃ ایۃ

روایت کرتے ہین کہ یہودیون نے مکے کے اشرافون سے کہا کہ تم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھو کہ یعقوب پیغمبر علیہ السلام کی اولاد شام سے مصر مین کیونکر آئی خدائے تعالیٰ نے اُنکے جواب مین یہ سورۃ بھیجی الٓرٰ: یہ حرف جداجدا اسرار اور بھید قرآن شریف کے ہین اُنکے معنی اور بھید خدا اور خدا کا رسول جانتا ہے لیکن عالم کہتے ہین کہ یہ اشارہ خدائے تعالیٰ کے نامون سے ہے جیسے کہ الف سے اللہ اور لام سے لطیف اور رے رؤف گویا کہ قسم کھاتا ہے خدائے تعالیٰ اس طرح کہ مجھے قسم ہے اپنے ان نامون کی کہ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ یہ آیتین قرآن کی روشن ہین یعنی اُس سورۃ کی آیتین کھلی ہوئی بیان کرتے ہین سمجھنے والون کو اور یہ قصہ جواب صاف ہے پوچھنے والون کو اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا بیشک ہمنے بھیجا ہے اس قرآن کو عربی زبان مین لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ شاید کہ تم اے مکے کے لوگو جلد سمجھو جو یہ تمھاری زبان ہے نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ ہم کہتے ہین تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو بیان کرے کہ یہ بہت اچھا قصہ ہے بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۚ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝ سبب اُسکے جو ہمنے بھیجا تیری طرف یہ قرآن مین قصہ اور تھا تو پہلے اسکے بھیجنے سے انجان یعنی جب تک ہمنے یہ قصہ قرآن مین نہ بھیجا تھا تجھے اس قصہ سے خبر نہ تھی حضرت یعقوب علیہ السلام کے دو قبیلے تھے اور دو حرمین تھین اور وہ دو بیبیان آپس مین سگی بہنین تھین اور اُس وقت اس طرح نکاح درست تھا ایک بی بی سے دو بیٹے تھے ایک حضرت یوسفؑ اور دوسرا بیٹا یامین اور دوسری بی بی کے چھ فرزند تھے ایک کا نام یہودا دوسرا روبیل تیسرا شمعون چوتھا لاوی پانچوان رباون چھٹا یشجر اور دو حرمون کے چار بیٹے تھے ایک حرم کے بیٹون کا نام دان اور نفتالی اور دوسرے حرم کے بیٹون کا نام جاد اور اشر تھا یہ بارہ بیٹے حضرت یعقوب علیہ السلام کے تھے اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ یاد کر یعنی معلوم کر یا ظاہر کر پوچھنے والے کے آگے کہ جسوقت کہا یوسف علیہ السلام نے اپنے باپ سے يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ۝ اے بابا بیشک مین نے خواب دیکھا جو گیارہ تارے اور سورج اور چاند دیکھتا تھا مین کہ یہ سب مجکو سجدہ کرتے ہین یعقوب علیہ السلام نے جب یہ خواب بیٹے کا سُنا اور تعبیر اُسکی سمجھی کہ گیارہ تارون سے اشارہ اُسکے گیارہ بھائیون سے ہے اور چاند سورج سے جانا اشارہ اپنے تئین اور اپنی قبیلہ کو کہ وہ حضرت یوسفؑ کی خالہ تھین اور اُن کی مان کا واقعہ ہو چکا تھا یعنی ایک وقت اُس کو ایسا اوج ہوگا جو اُسکے بھائیون سمیت مان باپ کی تعظیم کرین گے حضرت یعقوب علیہ السلام نے اُسکو معلوم کر کے قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ کہا پیارے کہ اے بچے میرے مت کہیو اس اپنے خواب کو اپنے بھائیون کے آگے اور اگر کہے گا تو فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ پھر وہ بہانہ کرین گے تیرے واسطے بہانہ بہت بڑا شیطان کے بہکانے سے اور بیشک شیطان آدمیون کے واسطے ظاہر دشمن ہے یعنی اُسکی دشمنی کھلی ہوئی ہے جو آدم کے سبب لعین ہوا اور اُتارا گیا وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ اور اسی طرح جو خواب دکھایا تجھے اور اختیار کریگا اور بڑائی دیویگا تجکو رب تیرا اور درجہ بادشاہی کو پونچا دیگا تجھے وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ اور سکھائے گا تجھے علم خواب کی تعبیر کا اور تمام کرے گا اپنی نعمتون کو تجھپر اور تیرے بھائیون پر یعنی سب نعمتین دیوے گا ظاہر کی نعمت بادشاہت اور دولت ہے اور باطن کی دولت نبوت اور پیغمبری ہے سو وہ دونون خدائے تعالیٰ نے دین حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد کو كَمَآ اَتَمَّهَآ عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ۔ جیسے کہ تمام کی نعمت اوپر باپ دادا تیرے کے پہلے اس سے جو وہ ابراہیم پر دادا تیرا اور اسحاق دادا تیرا دونون پر سلام خدا کا اور صلوۃ اُنکو خدائے تعالیٰ نے نعمت اپنی تمام دی اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ بیشک رب تیرا سب چیز کا جاننے والا ہے اور سب اچھے مضبوط کام کرنے والا ہے لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖٓ اٰيٰتٌ لِّلسَّاۗىِٕلِيْنَ ۝ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بے شک

ہین بیچ قصۂ یوسف کے اور اُسکے بھائیون کے قصہ مین نشانیان قدرت اور حکمت کی ہین واسطے پوچھنے والون کے جسوقت حضرت یوسف ع
اپنا خواب باپ سے کہتے تھے اور حضرت یعقوب علیہ السلام بیٹے کو تعبیر بتاتے تھے اور تفقد کرتے تھے کہ خواب اپنا بھائیون سے نہ کہیو یہ باتین کوئی
بھاوج حضرت یوسف علیہ السلام کی سنتی تھی جب شام کو اُنکا خاوند گھر مین آیا اُسنے اپنے خاوند سے کہا اُسنے بھائیون سے کہا بھائی یہ بات
سنکر بہت آزردہ ہوے اور نہایت برا مانا یہانتک کہ اُس کے جانی دشمن ہوے جیسے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اِذْ قَالُوْا جب کہا بھائیون نے
یوسف کے آپس مین کہ لَیُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰٓى اَبِیْنَا مِنَّا مقرر یوسفؑ اور بھائی اُسکا یعنی باپ مین یہ دونون بہت پیارے ہین باپ ہمارے کو
ہمسے یعنی ہمکو باپ کچھ پیار نہین کرتا اور دونون بھائیون سے بہت محبت رکھتا ہے وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اور ہم بہت زور آور ہین اور سب کام کرنیوالے
ہین اور وہ دونون چھوٹے ہین کچھ کام اُن سے ہو نہین سکتا چاہیے کہ ہمکو بہت پیار کرے جو ہمسے اُسے آرام ہے اس بات سے معلوم ہوا کہ اِنَّ
اَبَانَا لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ بیشک باپ ہمارا سیدھی راہ سے بھولا ہے ظاہر یعنی اس بات مین سمجھ اُسکی اُلٹی ہوئی ہے پھر اب کیا کیجیے سب مل کر
اس کام کی مصلحت کرنے لگے ہر ایک موافق اپنے حسد کے اور دشمنی کے اور دلیل عقلی کے کہتا تھا ایک نے کہا یَقْتُلُوْا یُوْسُفَ مار ڈالو یوسف کو کہتے
ہین اس بات کا کہنے والا دان تھا اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا یا پھینک دو اُسے کسی جنگل مین جو کوئی بھیڑیا اُسکو کھا جاوے تو پھر یَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِیْكُمْ خالی
رہے تمھارے واسطے خفہ تمھارے باپ کا یعنی جب اُسے نہ دیکھے گا تمھین کو پیار کریگا وَتَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِیْنَ ۝ اور ہو جیو اور رہیو تم
پیچھے اس کام کو کرکے یعنی اس کام سے فراغت کرکے جماعت نیکبختون کی یہ بات شیطان نے اُنکے جی مین سمجھائی یعنی یہ کام تو بڑا گناہ ہے لیکن کرنا
ضرور ہے اسے کرکے پیچھے اس سے نیکبخت ہو رہیو یعنی توبہ کیجیو اور پھر ایسا کام نہ کیجیو شیطان کے بہکانے سے نہ سمجھے کہ کل کیا جانے کہ کیا ہے
کل کی توبہ کی امید پر آج گناہ نہ کیجیے قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا یُوْسُفَ وَاَلْقُوْهُ فِیْ غَیٰبٰتِ الْجُبِّ یَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّیَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِیْنَ ۝
کہا ایک نے اُن کہنے والے بھائیون سے کہ مار ست ڈالو یوسف کو کہتے ہین اس بات کا کہنا والا یہودا تھا اُسنے کہا کہ جان سے مت مارو اور کسی
کنوئین مین ڈال دو جو کوئی مسافر اسکو لیجاوے اگر ایسا کام کرنے والے ہو تم تو یہ اچھا ہے سبھون نے یہ بات پسند کی اور اسی کو مقرر کرکے باپ
کے پاس آئے اور کہا کہ ان دنون مین موسم بہار کا ہے اور جنگل مین سبزہ ہے اور وقت سیر کا ہے ہر طرف پھول خودرو کھلے ہوے ہین ہمارا جی
چاہتا ہے کہ یوسفؑ کو لیجاوین اور سیر کروا لاوین کہ یہ بچہ ہے وہ اس تماشے سے بہت خوش ہوگا حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا میرا جی
ایک دم اسکو اپنے سے جدا کرنے کو نہین چاہتا اور اسکو تمھارے ساتھ نہین بھیجنے کا جب یہ یہان سے ناامید ہوے تب حضرت یوسف
علیہ السلام کو پھسلانے لگے اور مکر کی باتین کرنے لگے اور کہا کہ جنگل مین ایسا تماشا اور سیر ہے تو باپ سے رخصت لیکر چل ہم تجھے ایسی سیر اور
تماشا دکھائین گے کہ تو نے کبھی نہین دیکھا اور اُس تماشے کو دیکھکر بہت خوش ہوگا حضرت یوسف علیہ السلام یہ باتین سنکر بے اختیار ہوے اور
جاکر باپ سے کہا اور بجد ہوے کہ مجھے رخصت دو جو مین بھائیون کے ساتھ سیر کو جاؤن جو مین نے کبھی سیر جنگل کی نہین کی حضرت یعقوب ع
فکر مین ہوگئے قَالُوْا یٰٓاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى یُوْسُفَ وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ۝ کہا تب بھائیون نے حضرت یوسف علیہ السلام کے اپنے باپ سے کہ
اے بابا کیا ہوا تمکو جو ہمارا اعتماد اور بھروسا نہین کرتے اوپر یوسف کے یعنی اتنا ہمنے کہا اور اب اسقدر یوسف رخصت مانگتا ہے اور تم اُسکو
ہمارے ساتھ نہین بھیجتے ہو اور ہمسے تمھاری خاطر جمع نہین ہے اور ہم تو اسکے بھلا چاہنے والے ہین اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا یَّرْتَعْ وَیَلْعَبْ وَاِنَّا لَهٗ
لَحٰفِظُوْنَ ۝ بھیج اُسکو ہمارے ساتھ کل سیر کو جو وہان کھیلین گے اور اونٹ دوڑائین گے اور تیر چلاوینگے اور پھرینگے اور سبزہ اور پھول دیکھینگے
اور بیشک ہم اُسکی رکھوالی کرینگے قَالَ اِنِّیْ لَیَحْزُنُنِیْٓ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ اَنْ یَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ۝ کہا حضرت یعقوب
علیہ السلام نے بیشک مین غم کھاتا ہون کہ جو اُسے لیجاؤ تم اُسکی جدائی بھی سخت ہے اور مین ڈرتا ہون اس بات سے کہ ایسا نہو جو اُسے بھیڑیا
کھا جاوے اور تم اُس سے بیخبر رہو قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّآ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝ کہا بھائیون نے حضرت یوسف علیہ السلام
سے کہ اے بابا قسم خدا کی اگر اُسے بھیڑیا کھا دے باوجودیکہ ہم زور آور ہین کہ ہم مین سے ہر ایک دس شیر کو مارے بیشک تب ہم ہونگے گنہگار
یعنی ہم مین اتنا زور ہو اس زور پر اگر اُسے بھیڑیا کھا دے تو ہم تب مقرر گنہگار ہین پھر جب دیکھا حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہ یوسف بھی

جانے کو اُنکے ساتھ تیار ہے اگر اُسے نہ جانے دون تو اُسکا دل کڑھیگا اور میرا کہنا وہ اور اُسکے بھائی نہین مانتے نا چار ہو کر راضی ہوے یوسف کی خاطر سے پھر حضرت یوسف علیہ السلام کو نہلایا اور کپڑے اچھے پہنائے اور زلفون مین اور سر کے بالون مین کنگھی کی اور وہ جبہ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گلے مین تھا اُسوقت کہ جب نمرود نے اُنکو آگ مین ڈالا تھا وہ حضرت یعقوب کے پاس تھا اُسے تعویذ کر کے یوسف علیہ السلام کے بازو مین باندھ دیا اور رخصت کیا اور آپ بھی ساتھ اُنکے درخت تک جو کنعان شہر کے باہر تھا وہان تک رخصت کرنے روتے گئے جب حضرت یوسف علیہ السلام نے باپ کو روتے دیکھا آپ بھی رونے لگے اور کہا اے بابا تم کیون روتے ہو حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا اے بیٹا تیرے اسوقت کے جانے سے بے اختیار میرا دل غم کھاتا ہے اور نہین جانتا مین اسکا آخر کام کیا ہوگا لیکن تو مجھے نہ بھولیو مین تجھے ہرگز نہ بھولونگا یہ کہکر بیٹون سے تقید کی کہ یوسف سے خبردار رہیو اور اسکا دل آزردہ نہ کیجیو اور حضرت یعقوب علیہ السلام اُس درخت پاس کھڑے رہے جب تک کہ بیٹے انکے نظر سے جاتے جاتے غائب ہوے حضرت یعقوب اپنے گھر کو پھرے اور آن کر غمگین بیٹھے فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهٖ پھر جب گئے بھائی حضرت یوسف کو لیکر باپ کے حضور سے تو کاندھے پر چڑھا لیا تھا جبتک باپ نظر آتا تھا کاندھے پر لے گئے جب دور پونہچے اور باپ کی نگاہ سے غائب ہوے کاندھے سے اُتار دیا اور بابا کی نصیحت بھلائی اور بدسلوکی شروع کی اور طعنے دیکر کہنے لگے اے جھوٹے خواب بنا کر کہنے والے کہان ہین وہ تارے اور چاند سورج جو تجھے سجدہ کرتے تھے اُنکو بلاؤ جواب ہمارے ہاتھ سے تجھے چھڑاوین ایک بھائی ادھر سے طمانچہ مارتا اور دوسرا اُدھر سے لاتون سے ڈھکیلتا تھا اور ایک طرف کوئی گردن مارتا تھا اور دوسری طرف سے ایک بھڑکی دیتا تھا اسی طرح سے گھسیٹتے اور دھکے دیتے لیے جاتے تھے ہزار خرابی سے اور حضرت یوسف کہتے تھے اور روتے تھے اور منت عاجزی کرتے تھے کہ اے بھائیو مین نے تمھاری ایسی کیا تقصیر کی ہے جو تم اسقدر ظلم اور بے رحمی مجھپر کرتے ہو اگر شاید کچھ تقصیر ہوئی ہو اُس بوڑھے باپ کی اور خدائے تعالیٰ کے واسطے مجھپر رحم کرو ایسی باتین رو رو کے عاجزی اور منت سے کہتے تھے اور کوئی نہ سنتا تھا اور سختی اور عذاب زیادہ کرتے تھے جب حضرت یوسف علیہ السلام نے دیکھا کہ بھائی تو کسی طرح مجھپر رحم نہین کرتے تب خدائے تعالیٰ کو یاد کیا کہ اے پروردگار اب تیرے سوا کوئی مجھے پناہ نہین خدائے تعالیٰ نے یہودا کے جی مین مہر ڈالی اُس نے اپنے دامن کے نیچے لے کر کہا کہ بس کرو ہم گھر سے قول کر کے آئے تھے کہ ہم اُسے جان سے نہین مارینگے اب یہ حال کیون کرتے ہو بارے یہودا کی اتنی حمایت سے وہ ظلم تو موقوف کیا پر بیچلے اُسے جنگل مین تو پونہچے ایک کنوئین پر جو نو کوس کنعان شہر سے تھا وہان جا کر وَاَجْمَعُوْٓا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ اور اکٹھے ہو کر مصلحت کی کہ اُسے کنوئین مین ڈالین کہتے ہین کہ وہ کنوان اندر سے کشادہ تھا اور منھ اُسکا تنگ تھا اور ستر گز کا گہرا تھا بلکہ زیادہ تھا اُس سے حضرت یوسف کو اُس کنوئین کے کنارے پر لائے اور دونون ہاتھ باندھے اور ایک رسی کمر مین اُنکے باندھکر کنوئین مین لٹکایا حضرت یوسف کے گلے مین جو کرتا تھا وہ کنوئین کے پتھر سے اُنکا بھائیون نے وہ کرتا بھی اُتار لیا جبکہ آدھے کنوئین مین پہونچے رسی کاٹ دی خدائے تعالیٰ نے حضرت جبرئیل کو حکم کیا کہ خبردار میرے بندے کو ایسی چوٹ نہ لگے حضرت جبرئیل سدرۃ المنتہیٰ سے جو اُنکی جگہ رہنے کی ہے وہان سے دوڑے یا اُڑے پلک مارنے مین حضرت یوسف کو راہ ہی مین لیا اور ایک پتھر پر جو اُس کنوئین مین پانی سے اونچا نکل رہا تھا اُسپر بیچ مین آرام سے بٹھا دیا اور وہ پیراہن حضرت ابراہیم علیہ السلام کا جو بازو مین تعویذ کی طرح بندھا ہوا تھا اُسے کھول کے پنھایا اور بہشت سے کھانا اور پانی لاکر کھلایا پلایا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور کہلا بھیجا ہمنے جبرئیل علیہ السلام کے ہاتھ یا جی مین یوسف علیہ السلام کے خبر دی تو غم نہ کھا کہ تجھے ہم اس کنوئین سے نکال کر بڑے درجے کو پونچا دین گے جو مقرر تو خبر دیوے گا بھائیون کو اس کام کی جو اُنھون نے تجھ سے کیا ہے اور تجھے یہ دکھ دیا ہے اور تب کو نہ پہچانین گے اُسوقت بسبب تیری حکومت اور دولت اور مرتبے کے اس پیغام اور تسلی خدائے تعالیٰ کی سے حضرت یوسف علیہ السلام کی خاطر جمع ہوئی اور آرام سے بیٹھے اور یہان جب بھائی حضرت یوسف کو کنوئین مین ڈال چکے پھر اپنے گھر جانے کا ارادہ کیا کہ ایک دنبے کو حلال کر کے وہ کرتا جو حضرت یوسف کو کنوئین مین ڈالتے وقت اُتار لیا تھا اُسکو اُس لہو سے خوب تر کیا وَجَآءُوْٓ اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ۝ اور آئے گھر مین باپ کے پاس شام کو روتے ہوے اور مکر سے چھاتی مارتے ہوے جب حضرت یعقوب علیہ السلام نے بیٹون کی آواز رونے کی سنی گھبرا کے گھر سے باہر آن کے پوچھا کیا ہوا تمکو اور یوسف

کہان سے قَالُوْا یٰٓاَبَانَآ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ۝
کہا بیٹون نے اے بابا بیشک ہم گئے تھے جنگل مین دوڑتے تھے تو کون آگے نکل جاوے اور پہلے تیر کون لاوے اور یوسفؑ کو چھوڑا اور بٹھایا تھا جنس
اور کپڑون کے پاس پھر اُسے بھیڑیے نے کھایا اور تو اے بابا سچ نہین جاننے کا اگرچہ ہم سچے ہین سب بات مین لیکن تو جو بدگمان ہمسے ہے اور ہم
ثلث اپنے سچ پر شاہد رکھتے ہین یہ کرتا اُس کا لہو بھرا وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ؕ اور آئے کرتا لے کر یوسفؑ کا کہ سے لہو مین بھرا ہوا یعنی جو دبے
کے لہو سے حضرت یوسفؑ کا کرتا بھرلائے تھے وہ اپنے سچ پر شاہد لائے جب حضرت یعقوب علیہ السلام نے وہ کرتا دیکھا جانا کہ شاید سچ ہوگا اس
پر جب کرتے کو اچھی طرح دیکھا تو کہین ذرا پھٹا نہ تھا کہا کہ وہ عجب بھیڑیا تھا جس نے یوسفؑ کو کھایا اور اُسنے کرتے کو کہین سے پھٹنے نہ دیا
یہ صریحًا جھوٹ ہے قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ کہا یعقوب علیہ السلام نے بیٹون سے اُسے بھیڑیے نے نہین کھایا
بلکہ بنایا تمھارے واسطے تمھارے جی نے یہ کام یعنی بنتے اس بات کو اپنے جی سے بنایا ہے یوسفؑ کے مارنے کے واسطے پھر میرا کام صبر ہی
اور صبر اچھا ہے اور صبر کے معنی یہ ہین کہ جب کوئی مصیبت پہونچے چپ رہے اور کسی سے اُس بات کا گلہ اور شکوہ نہ کرے مگر دل مین خدائے
تعالیٰ سے عاجزی کرے خدائے تعالیٰ اُس صبر کا بدلہ دیتا ہے وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ۝ اور خدائے تعالیٰ ہی جو اس سے مدد چاہتا ہون مین
اوپر اس بات کے جو تم بیان کرتے ہو کہ یوسف کو بھیڑیے نے کھایا یہ بات تو نرا جھوٹ ہی ہے مین نے صبر کیا خدائے تعالیٰ مجکو اسکا یعنی صبر کا بدلہ دیگا
کہتے ہین کہ حضرت یوسف علیہ السلام تین دن اُس کنوئین مین رہے چوتھے دن فجر کو وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ؕ آیا قافلہ
یعنی اُترا ایک قافلہ اُس کنوئین کے نزدیک جو وہ قافلہ مدین شہر سے مصر کے شہر کو جاتا تھا وہان آن کر مقام کیا قافلے کے لوگون نے بھیجا ایک آدمی
کو پانی لانے کے واسطے جو اُسکا نام مالک تھا یہ مالک اُس کنوئین پر پانی بھرنے کو آیا اور ڈول اُس کنوئین مین ڈالا حضرت یوسف علیہ السلام
خدائے تعالیٰ کے حکم سے اُس ڈول مین آ بیٹھے جب مالک ڈول لگا کھینچنے ڈول بھاری تھا اُس سے کھینچا نہ گیا مالک حیران ہوا کہ آج کیا ہے جو
یہ ڈول ہمیشہ کا میرا ہے مجھ سے اب کھینچا نہین جاتا جھک کر دیکھا تو ایک لڑکا خوبصورت اُس ڈول مین بیٹھا ہے مالک نے یہ دیکھکر اپنے رفیق
کو پکارا قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ ؕ کہا اے بشریٰ یہ لڑکا بیٹھا ہے ڈول مین کہتے ہین بشری اُسکے رفیق کا نام تھا اور بعضے کہتے ہین کہ اُسنے خوشی
سے کہا کہ اے خوشی یعنی خبر خوش ہے اور تعجب ہے کہ ایک لڑکا خوبصورت ڈول مین بیٹھا ہے اس سبب ڈول مجھ سے کھینچا نہین آؤ مل کر نکالین وہ
رفیق آیا اور اُن دونون نے وہ ڈول حضرت یوسفؑ سمیت نکالا وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ؕ اور چھپایا حضرت یوسف علیہ السلام کو سارے قافلے کے لوگون
سے یعنی قافلے کے لوگون سے یون کہا کہ یہ کنوئین مین سے نکلا ہے بلکہ یون کہا کہ یہان کے لوگون نے یہ غلام دیا کہ اسے لے جاکر مصر مین بیچو
اور مول اسکا ہمین لادو اور بعضے کہتے ہین کہ چھپایا بھائیون نے حضرت یوسف علیہ السلام کے احوال کو اور کہا یہ غلام ہمارا ہے اور یہ بات
اس طرح ہے کہ جب یوسف علیہ السلام کے بھائیون نے سُنا کہ ایک قافلہ اس کنوئین کے نزدیک اُترا اور یوسفؑ کو کنوئین مین سے نکالا اُس
قافلے مین آئے اور کہا کہ یہ ہمارا غلام بھاگ کر یہان آیا تھا اب ہم اسے بیچتے ہین تم مول لو وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝ اور خدائے تعالیٰ جانتا
ہے اور واقف ہے اُس چیز سے جو یہ کرتے ہین یعنی اولاد حضرت یعقوب علیہ السلام کی یہ باتین جھوٹی جو بناتے ہین اپنے دل سے سب
خدائے تعالیٰ جانتا ہے کہتے ہین کہ جب بھائیون نے یہ سُنا اور آن کر یوسف علیہ السلام کو مالک کے پاس دیکھا اپنی عبرانی زبان مین کہا یوسف
علیہ السلام کو کہ جو کچھ ہم کہین اگر تو اُسکے برخلاف کہے گا تو ہم تجھے مار ڈالین گے حضرت یوسف علیہ السلام سنکر چپ رہے پھر بھائی اُن کے
مالک سے لگے کہنے کہ یہ غلام ہمارا ہمیشہ بھاگ جاتا ہے اور کسی کام کا نہین اور بدخو ہے ہم اسکو بیچتے ہین تم مول لو اور کسی اور شہر مین
دور جاکر اسے بیچو جو ہم اسکا احوال نہ سُنین مالک نے کہا ہمارے پاس جتنے روپے تھے سب کی جنس خرید چکے اب میرے پاس کئی درم
کھوٹے ہین اُنھون نے کہا کہ تو جانتا ہے کہ اس غلام کا مول تو بہت ہے پر ہم تجھ سے معاملہ کرتے ہین جو تیرے پاس ہے سو دے مالک
نے کئی درم دیے اور اُنھون نے لیے اور ہاتھ حضرت یوسف علیہ السلام کا مالک کے ہاتھ مین دیا وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍۢ بَخْسٍ دَرَاهِمَ
مَعْدُوْدَةٍ ۚ اور بیچا حضرت یوسف علیہ السلام کو تھوڑے مول کو جو وہ کئی درم گنتی کے تھے کہتے ہین کہ سترہ یا بیس درم تھے جو حصے مین

ہر بھائی کے دو دو درم آئے اور یہودا نے کچھ نہ لیا قصہ کوتاہ حضرت یوسف علیہ السلام کو مالک نے مول لیا وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ۝ اور تھے بھائی یوسف علیہ السلام کے اُسکو نہ چاہنے والے یعنی نہ چاہتے تھے کہ یوسف علیہ السلام ہمارے پاس رہے یا مالک اور رفیق اُسکا نہ چاہتے تھے اس معاملے کو یعنی جب اُنھون نے سُنا تھا کہ اُس غلام کو بھاگنے کی عادت ہے اور کام کا نہین ہے اس سبب سے نہ چاہتے تھے جو اُسے مول لیوین غرضکہ مالک حضرت یوسف علیہ السلام کو مصر مین لایا اُسوقت مصر کا بادشاہ ریان بیٹا ولید کا تھا اور اُسکے گھر کا مختار قطفیر یا اطفیر تھا اُسکو عزیز کہتے تھے جب وہ قافلہ مصر مین پونہچا ہر کارے عزیز کے قافلے مین آئے اور حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھا اور اُنکے حسن کو دیکھکر حیران ہوے اور یہ خبر عزیز کو آکر کہی عزیز کے گھر مین ایک بی بی تھی اُسکا نام راعیل تھا جو اُسے زلیخا کہتے تھے جب عزیز نے خبر اور تعریف حضرت یوسف کی سُنی مالک کو کہلا بھیجا کہ اُس غلام کو غلامون کے بیچنے کی جگہ لاؤ اور سارے شہر مین شہرت ہوئی کہ اس قافلے مین ایک غلام ایسا خوبصورت آیا ہے جو ویسا کسی نے نہین دیکھا دوسرے دن مالک نے حضرت یوسف علیہ السلام کو نہلا کر کپڑے اچھے پہنا کر مصر کے بازار مین لا کر کھڑا کیا غرب اور تونگر سب ہی اُسکے دیکھنے کو آئے اور عزیز بھی اُسکی خریداری کو آیا مالک نے کہا جو کوئی زیادہ مول دیویگا اُسی کو دونگا مصر کے لوگون نے جب حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھا حیران ہوے اور سب ہی خریدار ہوے اور ہر ایک مول اُسکا بڑھانے لگا ہوتے ہوتے یہانتک پہونچا کہ برابر اُسکے تول کے روپا اور سونا لگے دینے پھر آگے اُس سے قیمت بڑھی جو مشک اور کافور اُسکے تول کے برابر دینے لگے جب عزیز نے یہ دیکھا کہ اسکا مول بڑھتا ہی جاتا ہے اُن سب سے دوگنا مول دے کر لے لیا اور اپنے گھر مین لے آیا وَقَالَ الَّذِي اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖٓ اَكْرِمِيْ مَثْوٰىهُ اور کہا مول لینے والے نے حضرت یوسف علیہ السلام کے جو وہ مصر کا رہنے والا تھا یعنی عزیز نے جو مصر کا رہنے والا تھا اپنی بی بی کو جو وہ زلیخا تھی کہا کہ اس غلام کو اچھی طرح اور اچھی جگہ رکھ یعنی عزت سے اور آرام سے رکھ اُسکو عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا شاید کہ فائدہ پونہچاوے یہ غلام ہمکو کام خدمت سے یا اُسکو لین ہم فرزندی مین کہتے ہین کہ عزیز کے گھر مین اولاد نہوتی تھی یوسف علیہ السلام کو دیکھا کہ نشانی اشراف کی اُسکے مُنھ سے ظاہر تھی اور بہت زر خرچ کر اُسکو لیا تھا اس واسطے کہا کہ اس کو اچھی طرح رکھ یا اُسے بیٹا کر کے پالین گے اب خدا ے تعالیٰ فرماتا ہے وَكَذٰلِكَ اور اُسی طرح جو محبت یوسف علیہ السلام کی عزیز کے دل مین ڈالی ہمنے مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ عزت اور حرمت دی ہمنے یوسف کو زمین مین یعنی ہمنے مصر مین اُسے حاکم کیا وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ اور سکھائی ہمنے یوسف کو تعبیر خواب کی یا سمجھ دی کتاب کے معنون کی یعنی جو صحیفے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اُترے تھے اُن کے معنون کی سمجھ دی وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ اور خدا ے تعالیٰ غالب اور زبردست ہے اوپر اپنے کامون کے یعنی جو چاہتا ہے سو کرتا ہے کوئی شخص یا کوئی چیز ایسی نہین جو اُسے وہ کام کرنے نہ دے وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ اے پر بہت آدمی اس بات کو نہین جانتے وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗٓ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اور جب پونہچا یوسف اپنی قوت کو یعنی جوانی کو جو وہ بیس یا تیس برس یا کم زیادہ اس سے تھی دی ہمنے اُسکو دانائی یا پیغمبری اور اسی طرح بدلہ دیتے ہین ہم اچھا کام کرنے والون کو اور بھلائی کرنے والون کو کہتے ہین کہ جب یوسف علیہ السلام عزیز کے گھر مین آئے زلیخا دیکھتے ہی ہزار جان سے اُنپر عاشق ہوئی اور دمبدم عشق اُسکا زیادہ ہونے لگا اور حضرت یوسف علیہ السلام کا کچھ اُسکی طرف خیال نہ تھا آخر ناچار ہو کر زلیخا نے اپنا حال کہا وَرَاوَدَتْهُ الَّتِيْ هُوَ فِيْ بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ اور چاہا یعنی آرزو اپنی کو چاہا یوسف علیہ السلام سے اُس عورت نے جو حضرت یوسف اُسکے گھر مین تھے اُسکے بدن سے یعنی چاہا زلیخا نے اپنے مدعا کو جو لیوے یوسف علیہ السلام سے اور یوسف علیہ السلام نے اُس بات سے پرہیز کیا جب زلیخا نے دیکھا کہ یوسف یون میرا کہا نہین مانتا ایک اُسکے واسطے محل اچھا بنایا اور اُسکی سات ڈیوڑھیان رکھین اور آپ سارا بناؤ کر کے حضرت یوسف کو اُس محل مین لیگئی وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ اور بہڑ دیوڑھی کے دروازے کو بند کیا اور مضبوط قفل دیا جب ساتوین مکان مین پونہچی وہان خاطر جمع سے بیٹھی اور کہا زلیخا نے حضرت یوسف کو کہ اب یہ جگہ خلوت کی ہے آ تو اب مین تیری ہون یعنی دل و جان میرا بتحقیق تصدق ہو اب تو بخیر ہو مقصود دل کا حاصل کر یہ کہا اور منت عاجزی شروع کی اور یوسف کو اپنی طرف زور سے کھینچا قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّيْٓ اَحْسَنَ مَثْوَايَ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ کہا یوسف علیہ السلام نے کہ پناہ مانگتا ہون مین خدا ے تعالیٰ سے جو وہ بیشک پالنے والا میرا ہے جو میرے واسطے اچھی جگہ بنائی یعنی خدا ے تعالیٰ نے عزیز کے جی مین

ڈالا جو تجھے اُسنے کہا کہ یوسف کو اچھی طرح آرام سے رکھ یہ خدائے تعالیٰ کا احسان ہے مجھپر اور مقرر جھٹکارا اور خلاصی نہین پاتے ستم کرنے والے یعنی ظالمون پر بیشک عذاب ہوگا یہ زنا بڑا ظلم ہے عزیز نے مجھ سے ایسا سلوک کیا اور مین اُسکے گھر مین ایسا کام کرون یہ کام مجھ سے ہرگز نہین ہونیکا زلیخا کو محبت اور عشق حضرت یوسف کا غالب تھا سبب غلبۂ شہوت کے حضرت یوسف کا کہنا کچھ نہ سُنا وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا اور مقرر قصد کیا زلیخا نے ملنے کا حضرت یوسف سے یعنی بیقرار ہو کر چاہا کہ آپس مین ملین اور قصد کیا حضرت یوسف علیہ السلام نے زلیخا سے بھاگنے کا یعنی چاہا کہ کسی بہانے سے نکل جائے حضرت یوسف علیہ السلام چاہتے تھے کہ کسی طرح اس بلا سے چھوٹے اور زلیخا چاہتی تھی کہ کسی بہانے سے ملے غرض یہ ردوبدل حد سے جب گذری زلیخا نے تکیہ تلے سے خنجر نکالا اور کہا کہ اگر تو میری بات نہین مانتا تو مین اپنا گلا کاٹتی ہون یہ کہا اور خنجر حلق پر رکھ ہی دیا حضرت یوسف نے دیکھا کہ اب بڑی خرابی ہوئی ہاتھ زلیخا کا پکڑ لیا اور کہا جلدی نہ کر جو تو کہیگی سو کرونگا اور نا چار ہوے سامنے وہان ایک پردہ لٹکتا تھا حضرت یوسف نے پوچھا کہ اے زلیخا اس پردے کے پیچھے کیا ہے اُسنے کہا ایک مورت ہے کہ جسکو مین پوجا کیا کرتی ہون اس وقت شرم سے اسکے آگے پردہ ڈالا ہے جو اس کام مین نظر نہ پڑے حضرت یوسف علیہ السلام نے دل مین خوف کیا خدائے تعالیٰ سے کہ اس کو بت سے جو نہ دیکھتا ہے نہ سنتا ہے نہ بولتا ہے شرم آئی اور مجکو اپنے رب سے جو دانا بینا اور جاننے والا ہر وقت سبکو حال کا ہے ویسے خدائے تعالیٰ سے مین کیونکر نہ شرماؤن جیسے کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ اگر نہ دیکھتا یوسف علیہ السلام دلیل اور نشانی رب اپنے کی ہر طرح یعنی مقرر ارادہ کرتا زلیخا سے ملنے کا اور وہ دلیل بچانا خدائے تعالیٰ کا تھا گناہ سے یا وہ روشنی پیغمبری کی تھی جو اُس سبب یوسف علیہ السلام نے اُسوقت اپنے تئین تھام رکھا اُس کام سے اور فرماتا ہی خدائے تعالیٰ کَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ ۭ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ۝ اسیطرح یوسف کو قوت دی ہمنے جو پھیرا یوسف کو بدی سے اور زبونی سے یعنی یوسف کو زنا سے دور رکھا ہمنے اور بیشک یوسف تھا بندون خالص ہمارے سے یعنی پاک کیا ہوا تھا سب برائیون سے کہتے ہین کہ جب یوسف علیہ السلام کے جی مین وہ خوف خدائے تعالیٰ کا آیا یک بارگی وہان سے بھاگے اور زلیخا اُن کے پکڑنے کو پیچھے اُن کے دوڑی اور جس دروازے پر پونہچے قفل اُسکا حکم خدائے تعالیٰ کے سے کھل گیا وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ اور دونون اسی طرح دوڑتے تھے جو آخر کے دروازے تک پونہچے کہ یکایک زلیخا نے حضرت یوسف علیہ السلام کے کرتے کا گریبان پیچھے سے پکڑ کر کھینچا اور پھاڑا حضرت یوسف اُسکے ہاتھ سے چھوٹ کر باہر آئے وَاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ملا اور پایا خاوند زلیخا کے کو نزدیک دروازے آخر کے یعنی جب حضرت یوسف زلیخا کے ہاتھ سے چھوٹ کر اُن سب دروازون سے باہر آئے تو دیکھا کہ عزیز کھڑا ہے اور پیچھے سے زلیخا بھی آئی عزیز نے جو دیکھا کہ یوسف اور زلیخا دونون گھبرائے ہوے ہین اور دوڑتے اور ہانپتے آئے ہین جانا کہ کچھ خلل ہے زلیخا نے جب عزیز کو دیکھا اور معلوم کیا کہ اسنے ہمکو جو اس طرح بے حواس دیکھا ہے البتہ پوچھے گا اور یوسف سچ ہی سوکھے گا یہ سمجھکر زلیخا سب سے پہلے آپ ہی بولی قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ اور کہا زلیخا نے کہ کیا ہی سزا اُسکی جو چاہے تیری گھر والی سے برائی یعنی عزیز سے پوچھا کہ جو کوئی برا کام مجھ سے کیا چاہے اُسکی سزا کیا ہے مگر اُسکو قید کیجیے یا بہت بڑا دکھ دیجیے اُسے یعنی بہت سے کوڑے مارے اُسکو حضرت یوسف نے جب سُنا کہ قید کرنے اور کوڑے مارنے سے ڈراتی ہے تب ڈر کر قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ کہا حضرت یوسف نے کہ اے عزیز چاہا زلیخا نے آرزو اپنی میرے بدن سے اور مین اُس سے بھاگا عزیز نے کہا زلیخا اور طرح کہتی ہے اور تو یون کہتا ہے کیونکر جانیے کہ سچ کیا ہے اور شاہد اس بات کا کوئی نہین یوسف علیہ السلام نے کہا اس گھر مین ایک لڑکا چار مہینے کا جھولے مین تھا وہ شاہد ہے عزیز ہنسا اور کہا چار مہینے کا لڑکا کیا جانے اور وہ کیونکر بولے یوسف علیہ السلام نے کہا خدائے تعالیٰ کو قدرت ہے جو اُسے زبان دیوے ایسی جو باتین کرے کہتے ہین کہ عزیز نے مزاح سے پوچھا کہ اے لڑکے کہو تو ان دونون مین سچا کون اور جھوٹا کون ہے خدائے تعالیٰ کی قدرت سے وہ لڑکا چار مہینے کا بولا وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَآ ۚ اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ اور شاہدی دے وہ شاہدی دینے والا زلیخا کے کنبے سے تھا وہ لڑکا کہتے ہین زلیخا کی خالہ کا یا چچا کا بیٹا تھا اُسنے یہ شاہدی دی کہ اگر گریبان یوسف کا آگے سے پھٹا ہے تو زلیخا سچی ہے اور یوسف جھوٹا ہے یعنی اگر یوسف زلیخا کے پاس آپ سے گیا

ہوگا اُسنے ہاتھ سے اُسے دور کیا ہوگا آگے سے گریبان پھٹا ہوگا وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ اور اگر گریبان اُسکا پیچھے سے پھٹا ہے تو زلیخا جھوٹی ہے اور یوسف سچا ہے کسواسطے کہ وہ بھاگتا ہوگا اور زلیخا اُسے پکڑتی ہوگی جب یہ لڑکے نے بات کہی عزیز حیران ہوا اور بڑا اچنبھا کیا اُس بچے کے بولنے سے فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ ؕ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ۝ پس جب دیکھا تو گریبان یوسف علیہ السلام کا پیچھے سے پھٹا تھا عزیز کو یقین ہوا کہ یوسف سچا ہے تب زلیخا کی طرف غصے سے کہا کہ بیشک یہ مکر ہے تم عورتون کا اور مقرر مکر تم عورتون کا بڑا ہے جو جلد دل مین وہ مکر اثر کرتا ہے یہ غصہ زلیخا پر کرکے یوسف کو کہا دلاسے سے کہ يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ اے یوسف جانے دے اس بات کو یعنی کسی سے نہ کہیو پھر زلیخا سے کہا اِسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ ۚ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ ۝ کہ اے زلیخا توبہ کر اس گناہ اپنے سے بیشک تو ہی گنہگار ہے کہ ایک تو آپ ہی اُسکو چاہا اور دوسرے اپنا گناہ اُسپر رکھا کہتے ہین کہ عزیز نے تو اس بات کو چھپایا اور مٹایا تھا لیکن عشق کی بات کب چھپائے سے چھپتی ہے اس بات کا چرچا ہوا اور لوگون کی زبانون مین وہ بات پڑی کہ زلیخا اپنے غلام پر عاشق ہے اور وہ غلام اُسے قبول نہین کرتا وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ اور کہا عورتون نے اپنے گھر مین یعنی زلیخا کی ہمچشم جو برابر کی بیٹھنے والی تھین اُنھون نے کہا کہ گھر والی عزیز کی اپنے غلام سے چاہتی ہے کہ آرزو اپنی حاصل کرے اور اُس غلام نے بیشک زلیخا کا دل ٹکڑے کیا ہے دوستی سے یعنی غلام کی محبت زلیخا کے دل مین بے نہایت ہے بیشک ہم دیکھتے ہین زلیخا کو کہ بھولی ہے صریحًا یعنی عزیز جیسے خاوند کے ہوتے غلام مول لیے ہوے پر عاشق ہوئی ہے فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ پھر جب سُنا زلیخا نے مکر اُنکا یعنی طعنے اُنکے سُن کر اپنے دل مین بہت جھنجھلائی اور تاؤ پیچ کھایا اور اُنکو شرمندہ کرنے کے واسطے مصلحت کرکے اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ بھیجا ایک کو طرف اُنکے یعنی جن عورتون نے اُسکو طعنے دیے تھے اُنکو مہمان بلایا اپنے گھر اور ضیافت کی اور اچھے کھانے پکوائے وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً اور تیار کیے واسطے اُن کے فرش اور تکیے خاصے خاصے رکھے اور کھانا پاکیزہ اُنکے آگے چُنا وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا اور دی ہر ایک کے ہاتھ مین ایک چھری تیز یعنی جس طرح فرنگی چمچے سے شوربا اور کھانا کھاتے ہین اور روٹی اور بوٹی کو چھری سے کاٹ کر کھاتے ہین اسی طرح اُنکی بھی رسم تھی اسواسطے چھری ہر ایک کے ہاتھ مین دی تھی تو گوشت اُس سے تراش کر کھاوین وَقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۚ اور کہا زلیخا نے یوسف علیہ السلام کو کہ باہر آ اپنے مکان سے ان عورتون کے آگے کہتے ہین کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا کہ مین نہین آتا مجھے معاف کر زلیخا بہت منت کرکے لائی فَلَمَّا رَاَيْنَهٗ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ۚ پھر جب دیکھا حضرت یوسف کو اُن عورتون نے بڑا پایا اُسکا حسن اور سب یکبارگی اُسپر عاشق اور بیہوش ہوئین اور اپنی کچھ خبر نہ رہی اور وہ چھریان جو ہاتھون مین تھین بیخبری سے بیہوش کے ہاتھ کٹے اور کچھ درد معلوم نہوا جب بڑی دیر کے پیچھے وہ عورتین ہوش مین آئین تو اپنے ہاتھ گھائل دیکھے اور لہو بہتا دیکھا تو یوسف علیہ السلام کی تعریف کرنے لگین وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا اور کہا اُن عورتون نے کہ پاک ہے خدا تعالیٰ اس بات سے جو ایسے کو پیدا نہ کرسکے یعنی خدا تعالیٰ ایسا قادر ہے کہ ایسے کو بھی پیدا کرسکتا ہے نہین یہ غلام آدمی اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ۝ نہین ہے یہ مگر فرشتہ بڑا نزدیکی خدا تعالیٰ کا ہے یعنی ایسا خوبصورت اور ایسا نیکبخت سوائے فرشتے کے آدمی کہان ہوتا ہی حدیث مین آیا ہے یعنی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک دن حضرت جبرئیل آئے اور کہا کہ خدا تعالیٰ نے تجھے سلام بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ اے حبیب میرے مین نے یوسف کو کرسی کے نور سے بنایا ہے اور تجکو ساڑھے عرش کے نور سے بنایا کہ ما خَلَقْتُ خَلْقًا اَحْسَنَ مِنْكَ یعنی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے دوست میرے نہین پیدا کی مین نے کوئی چیز خوبصورت تجھ سے اور مان سب مومنون اور مسلمانون کی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا تعریف مین حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہتی ہین شعر تو امی نہ یکجا کو رابن جیبی ✽ لا اثرن فی قطع القلوب علی الیدین ✽ وہ عورتین جو طعنہ دیتی ہین زلیخا کو آکر دیکھین میرے دوست کو مقرر کاٹنا شروع کرتین دل کو ہاتھون کو چھوڑ کر یعنی اسقدر بیہوش محبت مین ہوتین کہ ہاتھون کے بدلے جگر کے ٹکڑے کرتین قصہ کوتاہ جب زلیخا نے دیکھا اُن عورتون کو جو ایسی فریفتہ ہوئین یوسف کو دیکھکر تب کہا کہ قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ ۚ یہ وہی ہے جو تم طعنہ دیتی تھین

مجکو اُسکی دوستی سے اب حق میری طرف ہے یعنی لائق ہے کہ مین اُسکو چاہون اور تم کوئی پھر طعنہ نہ دو وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ اور بیشک مین چاہتی تھی اُسکے بدن سے آرزو اپنی پھر اُسنے میرا کہنا نہ مانا اور اپنے تئین اُس کام سے بچا رکھا وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَآ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ۝ اور اب اگر نہ کریگا جو کہونگی مین اُسکو مقرر قید خانے مین بھیجونگی اُس کو اور ہوگا وہ خراب جانون سے یعنی بندی خانے مین جیسے چورون اور گنہگارون کا حال ہے ایسا ہی اُس کا حال ہوگا جب یہ ڈرانے کی بات حضرت یوسف علیہ السلام نے سُنی اُس مجلس سے چلے اور وہ عورتین جو مہمان آئی تھین یوسف کے پیچھے بھیجا نے کو چلین اور جاکر خلوت مین اُسکے پاس ہر ایک عورت سمجھانے لگی اور اپنی طرف کھینچنے اور لبھانے لگی اور کہنا شروع کیا کہ اگر زلیخا کو تو قبول نہین کرتا تو ہم اُس سے خوبصورت اور اچھی ہین جسکو تیرا جی چاہے ہم حاضر ہین اور ساری عمر تیری خاطرداری مین اور وفاداری مین رہین گے اور ایسی تیری خدمت کرینگے جو تو بہت خوش رہیگا پر اتنا ہی کہ اول ایک بار تو زلیخا کا کہنا مان لے اور اُسکے دل کی آرزو نکال دے پھر ہم مین سے جسکو چاہیگا موجود ہین اور نہین تو زلیخا تجھے قید خانے مین بھیجے گی اور وہان بڑی سخت طرح طرح کی مصیبت ہے ہمارا جی کڑھتا ہے ہم تیرے بھلے کو کہتے ہین اور اپنی طرف کھینچتی تھین جب حضرت یوسف علیہ السلام نے عورتون کی یہ باتین سُنین بہت خفا اور دق ہوے قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ ۚ کہا اے پالنے والے میرے قید خانہ بہت پیارا ہے مجکو اُس بات سے جو یہ عورتین بلاتی ہین مجکو طرف اُسکے یعنی یہ عورتین کہتی ہین کہ تو زلیخا کا کہنا مان اُسکا کہنا ماننے سے مجھے قید خانہ بہت اچھا ہے وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝ اور اگر تو اے رب میرے نہ پھیریگا مجھ سے ان عورتون کے مکر کو مائل ہونگا اور پھر ونگا مین اُنکی طرف یعنی اگر تو مجھے نہ بچاوے گا اُنکے فریب سے تو مین ناچار اُنکا کہا مانونگا اور ہونگا مین احمقون اور بیوقوفون سے سبب گناہ کرنے کے یعنی جب انکا کہا مانا تو گنا ہگار ہوا اور گناہ عقلمند سے نہین ہوتا عقل جاتی ہے تو گناہ کرتا ہے فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ پھر قبول کی یوسف کی دعا رب اُسکے نے اور پھیرا یوسف سے مکر اُن عورتون کا اور بیشک وہ خدا ہے تعالیٰ سُننے والا ہے سب کی دعا کا اور جاننے والا ہے سب کے احوال کا کہتے ہین حضرت یوسف نے اُن عورتون کے روبرو کہا کہ اے خدا مجھے قید خانہ پیارا ہے اُنکا کہنا قبول کرنے سے یہ بات سُن کر حضرت یوسف سے ناامید ہوئین اور زلیخا سے آن کر کہا کہ کسی طرح یوسف کہنا نہین مانتا صلاح یہ ہے کہ کئی دن اُسکو قید خانے مین بھیجے تو جب وہ محنت اور مصیبت وہان کی دیکھیگا پھر تابعداری کریگا زلیخا نے اُنکی مصلحت قبول کی اور عزیز پاس آئی اور کہا کہ اس غلام سے مین بدنام ہوئی ہون اور اس سے میرا جی بیزار ہوا ہے چاہیے کہ اُسکو بندی خانے مین بھیجے تو لوگ جانین کہ یہی گنہگار تھا اور مین لوگون کے طعنون سے چھوٹون عزیز نے اس بات کو مان کر حکم کیا کہ یوسف کو بندی خانے مین ع ۱۴ لیجاؤ ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ ۝ پھر کھلا اُنکو یعنی عزیز اور اُسکے دوستدارون کے دل مین یون آیا پیچھے اُسکے جو دیکھ چکے نشانیان نیک بختی یوسف علیہ السلام کی جیسے شاہدی چار مہینے کے بچے کی اور ہاتھ کاٹنا اُن عورتون کا یہ نشانیان تھین نیکبختی اُسکی کی ان نشانیون کے دیکھنے پر بھی اُنکے جی مین یون آیا کہ واسطے مصلحت کے مقرر قید کیجیے یوسف علیہ السلام کو اپنی مدت تک قصہ کوتاہ کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو قید خانے مین لائے وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ۭ اور آئے ساتھ حضرت یوسفؑ کے قید خانے مین دو جوان وہ دونون غلام بادشاہ ریان کے تھے جو ایک آبدار تھا اور دوسرا باورچی تھا بادشاہ کو معلوم ہوا کہ یہ دونون مل کر زہر دیا چاہتے ہین فرمایا بادشاہ نے کہ ان دونون کو قید کرو ایک ہی دن یہ سب قید خانے مین آئے حضرت یوسف علیہ السلام جب وہان پہنچے سب قیدیون سے سلوک اچھا کرتے تھے اور سب کی غور کرتے تھے یعنی جب زلیخا نے اُن کو قید خانے مین بھیجا بغیر دیکھے اُن کے بیقراری ہوئی اور یہ کام کرکے بہت پچتائی پر نا چار تھی لیکن دمبدم اُسے یہی خیال تھا کہ اچھے اچھے کھانے پکوا کر بھیجا کرتی تھی اور تعہد تھا قید خانے کے داروغہ کو کہ خبردار کسی طرح یوسف بے آرام اور ناخوش نہ رہے جو کچھ حضرتؑ یوسف کے پاس آتا تھا سب کو دیتے تھے اور اُن قیدیون کے خواب کی جو تعبیر دیتے تھے وہی ہوتا تھا سب قیدی اُنسے خوش تھے اور تابعدار تھے اُنکے احسان کے سبب ایک رات ان دونون نے خواب دیکھا کہتے ہین کہ آبدار نے تو خواب دیکھا تھا اور باورچی نے ہرگز خواب نہ دیکھا تھا اپنے دل سے خواب بنا کر آزمانے کے واسطے کہا غرضکہ دونون نے

پھر کو خواب اپنے یوسف کے آگے لگے کہنے قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّیْٓ اَرٰىنِیْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ کہا ایک نے اُن دونون سے یعنی آبدار نے کہا کہ بیشک مین دیکھتا ہون کہ ایک باغ مین ایک ڈالی انگور کی ہے اُس ڈالی مین تین گچھے انگور کے لگے ہین اور بادشاہ کے پانی پینے کا پیالہ میرے ہاتھ مین ہے اور مین نچوڑتا ہون اُن گچھون کا شیرہ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّیْٓ اَرٰىنِیْٓ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِیْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ؕ اور کہا دوسرے نے یعنی باورچی نے کہا کہ مقرر دیکھتا ہون مین خواب مین باورچی خانے مین بادشاہ کے کہ اُٹھائے ہون سر پر اپنے خوان روٹیون کا اور کھاتے ہین جانور اُس خوان مین سے روٹیان یعنی میرے سر پر جو خوان ہے اُس مین سے جانور روٹیان لے جاتے ہین جب یہ دونون اپنا خواب کہہ چکے تو پھر پوچھا کہ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ خبر دے ہمکو اے یوسف تعبیر ہمارے خوابون کی یعنی ہمارے خوابون کی تعبیر بتا بیشک ہم تجکو دیکھتے ہین احسان کرنے والون سے یعنی تو سب قیدیون سے نیکی کرتا ہے اور سب کی خواب کی تعبیر دیتا ہے ہمارے خوابون کی تعبیر بتا جب حضرت یوسف علیہ السلام نے اُن کے خواب سُنے نہ چاہا کہ جلدی اُن خوابون کی تعبیر بتا دین اسواسطے کہ اُنمین سے ایک خواب کی تعبیر بری تھی پھر اُس بات کو پھیر کر قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ؕ کہا حضرت یوسف نے نہ آیا تمھارا کھانا جو تم کھاؤ اُسکو مگر بتاؤن تمکو احوال اُسکے مزے اور رنگ کا پہلے اُس کھانے کے آنے سے یعنی تمھارے کھانے کے آنے سے پہلے ہی بتا دون اُسکا مزا اور رنگ اور نام یعنی بتا دون تمکو کہ تمھارے واسطے کھانا کیسا آویگا اور کیا آویگا یعنی غیب کی بات بتاؤن اُنھون نے کہا کہ ایسی بات تو ہم کاہنون اور نجومیون سے سن چکے ہین حضرت یوسف نے کہا کہ مین کاہن اور نجومی نہین ہون بلکہ یہ معجزہ میرا ہے اور ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ ؕ اِنِّيْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ یہ جو مین نے کہا تم دونون کو اُس خبر سے ہے جو سکھایا ہے مجھے میرے رب نے بیشک مین نے چھوڑا ہے دین مذہب اُن لوگون کا جو نہین مانتے خدائے تعالےٰ کو اور وہی لوگ آخرت کو یعنی قیامت سے منکر ہین یعنی سچ نہین جانتے کہ قیامت آوے گی اُن ہی لوگون مین کاہن اور نجومی ہین مین نے اُنکی راہ کو چھوڑا ہے وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ اور پیچھے چلا ہون مین یعنی متابعت کی ہے مین نے دین مذہب اپنے باپ دادے پردادے کی یعنی حضرت ابراہیمؑ پردادا اور حضرت اسحاقؑ دادا اور یعقوبؑ باپ میرا ہے جو یہ سب نبی تھے حضرت یوسف نے یہ بات اسواسطے کہی جو جانین وہ کہ یہ خاندان نبوت سے ہے یعنی نبیون کی اولاد سے ہے یہ شرافت جان کر زیادہ اُنکی بات کو سچ جانین اور کہا کہ مَا كَانَ لَنَآ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ نہ چاہیے اور لائق نہین ہمکو جو ہم نبی نہ ادے ہین کہ شریک کرین خدائے تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو بلکہ اُسکو اپنی ذات مین اکیلا اور یکہ جان کر بندگی کرین اُسکی ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝ یہ خدائے تعالیٰ کا ایک جاننا فضل سے ہے خدائے تعالیٰ کا ہمپر اور سب آدمیون پر بھی فضل ہے اُسکا جو اُن کے واسطے نبیون کو بھیجا تو اُنکو راہ خدا کی بتا دین اے پر اس بات کو بہت لوگ جنکے واسطے نبی آئے ہین شکر نہین کرتے نبی کے بھیجنے کی نعمت کا یعنی نبی کا بھیجنا بڑی نعمت ہے آدمیون پر کہ نبیون کے تبلانے سے راہ خدا کی پاتے ہین اور کفر کی بلا سے امن مین رہتے ہین یہ کہکر حضرت یوسف علیہ السلام اور طرح سے لگے سمجھانے اور خدائے تعالیٰ کے دین کو لگے تبلانے کہ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ؕ اے قید یو سمجھو تو کہ بہت سے خدا طرح طرح کے جدا جدا جو تم رکھتے ہو یعنی کوئی سونے کا کوئی روپے کا کوئی لوہے کا کوئی پتھر کا کوئی بڑا کوئی چھوٹا خدا جو یہ ہین تمھارے انکا رکھنا اچھا ہی یا خدائے تعالیٰ ایک زبردست کا ماننا بھلا ہے مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ نہین پوجتے تم سوائے خدائے تعالیٰ کے مگر نامون کو یعنی کئی چیزون کا نام مقرر کر رکھا ہے تمنے اور تمھارے باپ دادا نے جو وہ چیزین دراصل کچھ نہین ہین اور نہین بھیجی خدائے تعالیٰ نے واسطے پوجنے کے اُنکے کوئی دلیل جو مقرر ہو اور سچ جانے کہ وہ کچھ چیز بھی ہین یعنی جو تمھارے بڑون نے کئی نام مقرر کر رکھے ہین جو وہ نرے نام ہی ہین اور دراصل کچھ بھی نہین اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ نہین کہا پوجنے کو سوائے خدائے تعالیٰ کے جو وہ ہی لائق پوجنے اور بندگی کے ہے یعنی سوائے خدائے تعالیٰ کے کسی کی بندگی کو نہین فرمایا بلکہ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ؕ کہا ہے تم سب کو کہ نہ پوجو کسی کو سوائے اُسی کے جو وہی خدائے تعالیٰ ہے پیدا کرنے والا سب کا ذٰلِكَ

الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ یہ بندگی کرنا اور پوجنا فقط اُسی کا یہی دین مذہب مضبوط ہے اسے پر بہت آدمی نہین جانتے ان بات کو اور نہ جاننے سے خراب ہین جب یہ دین مضبوط اور خدا کی وحدانیت یعنی ایک جاننا خدا کا بیان کر چکے تب اُنکے خواب کی تعبیر لگے دینے اور کہا کہ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ اے قید یو سنو تعبیر اپنے خوابون کی تم مین سے ایک جو آبدار ہے چھوٹ کر قید سے پھر پلا ویگا خاوند اور صاحب اپنے کو یعنی بادشاہ کو شراب جس طرح سے ہمیشہ پلاتا تھا اور بادشاہ تیری تقصیر معاف کریگا وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ۭ اور ایک دوسرا تم دونون مین سے جو وہ باورچی یا بکاول ہی سولی پر چڑھایا جاویگا پھر کھاوینگے جانور اُس کے سر سے بھیجا اور گوشت جب یہ تعبیر اُنھون نے سُنی آبدار تو خوش ہوا پر بکاول نے کہا مین نے تو خواب دیکھا ہی نہین حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ۝ کہہ چکا مین تعبیر اور ہو چکا کام جو ہونا تھا وہ جو تم نے مجھ سے پوچھا تھا یعنی جو مین نے خواب کی تعبیر کہی وہ اگر خواب دیکھا یا نہ دیکھا تھا وہ ہو چکا اب پھرنے کا نہین وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ ۝ اور کہا حضرت یوسف علیہ السلام نے اُسکو جسکو جانتے تھے کہ یہ چھوٹے گا اور بادشاہ اُسکی تقصیر معاف کریگا یعنی اپنی خدمت قدیمی پر پھر قائم ہوگا اُس سے کہا کہ یاد کیجیو مجھے یعنے ذکر کیجیو میرا آگے اپنے بادشاہ کو یعنی میرا حال کہیو کہ ایک بیگناہ قید خانے مین ہے اُسکا احوال معلوم کرکے قید سے نکالو کہتے ہین کہ اس بات کے تین دن پیچھے بادشاہ کو معلوم ہوا کہ تقصیر اُس باورچی یا بکاول کی ہے حکم کیا تو اُسے سولی پر چڑھایا اور وہ آبدار بے تقصیر تھا اُسے وہی خدمت قدیم جو پانی پلانے کی تھی دیکر سرفراز کیا جب وہ آبدار بادشاہ کے پاس پونہچا حضرت یوسف کو اور اُنکا وہ کہنا سب اُسکی یاد سے جاتا رہا فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ پھر بھلایا شیطان نے مذکور کرنا حضرت یوسف کا بادشاہ کے آگے فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ۝ پھر دیر کی یعنی رہے حضرت یوسف قید خانے مین کتنے برس کہتے ہین کہ تین برس سے زیادہ نو برس تک اور بعضے کہتے ہین کہ اُس آبدار کے چھوٹنے کے پیچھے سات برس رہے قید مین اور مشہور یون ہے کہ جس روز سے قید ہوے تھے تب سے بارہ برس قید مین رہے کہتے ہین کہ ایک دن حضرت جبرئیل علیہ السلام قید خانے مین آئے حضرت یوسف نے پہچانا اور کہا کہ اے بھائی پیغمبرون کے تمھارا آنا گنہگارون کی جگہہ کس سبب ہوا حضرت جبرئیل نے کہا کہ خدائے تعالیٰ نے تجھے سلام بھیجا ہے اور کہا کہ تجھے شرم نہین آتی کہ آدمیون کو جانتا ہے تو قید سے چھڑانے والا قسم ہے اپنی بڑائی اور خدائی کی جو تجھے کئی برس قید مین رکھون حضرت یوسف نے کہا اے جبرئیل بارے یہ کہو کہ مجھ سے اس حال مین خدائے تعالیٰ خوش ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ ہان تجھ سے خوش ہے تو کہا پھر حضرت یوسف نے تو کیا پرواہ ہے جو وہ خوش ہے تو پھر کسی مصیبت کا غم نہین مجھے خدائے تعالیٰ کی خوشی مطلوب ہے کہتے ہین کہ جب وہ دن مصیبت کے آخر ہوے مصر کے بادشاہ ریان نے ایک رات خواب ڈراؤنا دیکھا فجر کو سارے حکیمون اور عقلمندون اور تعبیر کہنے والون کو بُلایا وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّيْٓ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ۭ اور کہا بادشاہ ریان نے کہ بیشک خواب مین دیکھا مین نے کہ سات گائین موٹی ہین کھایا اُن کو سات گایون سوکھی دبلیون نے اور ویسی ہی رہین کچھ موٹی نہ ہوئین اور سات بالیان اناج کی ہری اور تازی ہین اُن کو اور ایک سات بالیون سوکھیون نے لپیٹ کر ایک دم مین ڈھانک لیا اور غائب کیا وہ ہری تازی بالیان ان سوکھی بالیون مین چھپ گئین جب بادشاہ یہ خواب کہہ چکا تو پھر پوچھا کہ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِيْ فِيْ رُءْيَايَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ ۝ اے جماعت عقلمندون اشرافون کی اور تعبیر دینے والی خوابون کی بتاؤ اور خبر دو مجھے اور کہو تعبیر میرے خواب کی اگر ہو تم خواب کی تعبیر دینے والے قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ ۝ کہا اُن حکیمون اور دانا ؤن نے کہ یہ خواب کچھ یون ہی واہی تباہی جھوٹا سا ہے اور ہم نہین ایسے خوابون بیہودہ کی تعبیر جاننے والے یعنی ہم سچے خواب کی تعبیر کہتے ہین اور یہ یون ہی خواب کچھ جھوٹا سا ہے بادشاہ ان کا جواب سُن کر غمگین ہوا اور فکر مین گیا کہ کس سے پوچھون اور کیونکر معلوم کرون اس خواب کی تعبیر کو اُس آبدار نے جب فکرمند دیکھا بادشاہ کو تب اُسکو وہ اپنا خواب اور تعبیر بتانا حضرت یوسف کا اور وہی ہونا اُس تعبیر کا اُسے یاد آیا وَقَالَ الَّذِيْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ ۝ اور کہا اُسنے جو چھوٹا تھا اُن دونون قیدیون سے اور وہ یاد آیا بہت مدت کے پیچھے جو کہا تھا حضرت یوسف نے کہ میرا حال بادشاہ سے کہکر مجھے چھڑائیو جب یہ یاد آیا تو کہا بادشاہ سے مین بتاؤن تمھین ایک

ع ۵ ۱۵

شخص کو واسطے تعبیر کہنے اس خواب کے مجھے بھیجو قید خانے مین جو وہان ایک آدمی ہی جو وہ تعبیر خواب کی بتاتا ہی وہی ہوتا ہی یعنی سچی تعبیر کہتا ہے یہ بات سن کر بادشاہ بہت خوش ہوا اور کہا جلدی جاؤ اور تعبیر میرے خواب کی اُس سے پوچھ آؤ آبدار آداب بجا لایا اور بادشاہ کے پاس سے قید خانے مین آیا اور کہا یُوْسُفُ اَیُّهَا الصِّدِّیْقُ اَفْتِنَا فِیْ سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ یَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّ سَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّ اُخَرَ یٰبِسٰتٍ اے یوسف سچے یعنی سچ خواب کی تعبیر بتانے والے کہہ بادشاہ کے خواب کی تعبیر جو دیکھا ہے بادشاہ نے خواب مین کہ سات گایون موٹی کو کھایا سات گایون دبلی نے اور سات بالیون ہری کو سات بالیون سوکھی نے لپٹ کر سُکھا دیا سب حکیم اور دانا اس خواب کی تعبیر مین حیران ہین تو اُسکی تعبیر بتا دے تو لَعَلِّیْۤ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَعْلَمُوْنَ ۝ پھر جاؤن مین تجھ سے سُنکر طرف لوگون کے یعنی اُس مجلس مین جو بادشاہ ریان اور امرا وہان میری راہ دیکھتے ہین جاکر تعبیر اُس خواب کی کہون تو شاید کہ تیرے طفیل وہ بھی جانین کہ اس خواب کی یہ تعبیر ہے اور تیری بزرگی سے واقف ہون حضرت یوسف نے یہ خواب سنکر کہا وہ سات گائین موٹی اور سات بالیان ہری نشانی ہی سات برس سمے کی سے یعنی ان برسون مین خوب سما ہوگا اناج سستا اور میوہ بہت اور مینھ خوب ہوگا اور اُن سات گایون دبلی اور اُن سات بالیون سوکھی سے اشارہ ہے سات برس کے کال سے کہ ہرگز مینھ نہ برسے اور زمین پر سبزی بھی نہ اُگے گی یہ خواب کی تعبیر کہکر اُسکا علاج بتانے لگے اور قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِیْنَ دَاَبًا کہا کھیتی کرو اب سات برس تک ہمیشہ یعنی تغافل اور سستی نہ کرو یعنی ایسی طرح کھیتی کرو کہ ایک ذرہ زمین کو خالی نہ چھوڑو فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِیْ سُنْۢبُلِهٖۤ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ۝ پھر جو وہ کھیتی کاٹو تو اناج کو رہنے دو اُن ہی بالیون مین یعنی غلہ کو بالیون سے یعنی بھُس سے جدا نہ کرو اور وہین کو ٹھون مین بھر رکھو تو کیڑا یا گھُن سے خراب نہو مگر تھوڑا سا کھانے کے لائق بالیون سے نکالکر کھاؤ ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ یَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ۝ پھر آوین گے پیچھے ان سات برسون برسمے کے سات برس کال کے جو اشارہ ہے دبلی گایون اور سوکھی بالیون سے اُن کال کے برسون مین کھاوین گے لوگ وہ جو بالیون مین رکھا ہے تھوڑا تھوڑا اُس رکھے ہوے مین سے ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِیْهِ یُغَاثُ النَّاسُ وَفِیْهِ یَعْصِرُوْنَ ۝ پھر آوین گے پیچھے اُس کال کے برس سمے کے جو اُن مین فریاد لوگون کی داد کو پونچے گی یعنی کال تمام ہوگا اور مینھ برسے گا اور کھیتیان ہووین گی اور میوے ہونگے اور دودھ بکریون دنبیون سے دوہین گے یعنی سات برس کے کال کے پیچھے پھر سما ہوگا جب حضرت یوسف علیہ السلام نے یہ تعبیر اُس خواب کی اور اُس کا علاج بتایا اُس آبدار نے آن کر بادشاہ سے کہا بادشاہ سنکر بہت خوش ہوا اور اُسکے جی مین یون آیا کہ اُسی کی زبان سے سُنیے وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِیْ بِهٖ ۝ اور کہا بادشاہ ریان نے کہ یوسف کو میرے پاس لاؤ تو مین اُسکی زبان سے سنون تعبیر اپنے خواب کی فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ پھر جب وہ بھیجا ہوا بادشاہ کا یعنی وہ آبدار آیا حضرت یوسف کے پاس اور کہا کہ اے یوسف تجھکو بادشاہ نے بلایا ہے تو تیرے مُنھ سے وہ تعبیر سنے قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْـَٔلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِیْ قَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ اِنَّ رَبِّیْ بِكَیْدِهِنَّ عَلِیْمٌ ۝ جواب دیا حضرت یوسف نے کہ پھر جا اپنے بادشاہ پاس اور کہہ اُسکو کہ پوچھے اور معلوم کرے حال اُن عورتون کا جنھون نے ہاتھ اپنے زلیخا کی مجلس مین کاٹے تھے بیشک رب میرا مکر عورتون کے سے واقف اور جاننے والا ہے یعنی جاکر کہہ بادشاہ سے کہ یوسف کہتا ہے کہ پہلے یہ بات حضرت یوسف نے اسواسطے کہی کہ بادشاہ بھی جانے کہ یوسف بے تقصیر ہے تو عزت زیادہ ہووے جب یہ پیغام آبدار نے آن کر بادشاہ سے کہا بادشاہ نے فرمایا کہ اُن عورتون کو جمع کرو اور زلیخا کو بھی لاؤ اور قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ یُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ ۝ کہا بادشاہ ریان نے اُن عورتون کو کہ کیا حال تھا تمھارا اور کیا دیکھا تمنے جبکہ چاہی آرزو اپنی تمنے یوسف سے یعنی جسوقت کہ تمنے یوسف سے اپنے دل کی آرزو چاہی تھی کیا دیکھا اُسکو قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَیْهِ مِنْ سُوْٓءٍ ۝ کہا سب اُن عورتون نے کہ پاک ہے خدائے تعالیٰ اس سے کہ پیدا نہ کر سکے ایسی پاکیزہ خوبصورت یوسف کو نہین جانتے ہم یوسف پر کچھ برائی یعنی ہرگز برائی ہمنے ذرا بھی نہین دیکھی یوسف سے جب زلیخا نے دیکھا کہ اب کچھ فائدہ نہین جھوٹ بولنے مین وہ بھی سچ بولی اور یوسف علیہ السلام کی بیگناہی پر اقرار کیا اور قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِیْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ کہا عزیز کی عورت نے یعنی زلیخا نے کہ اب ظاہر ہوئی سچائی اور کہا زلیخا نے کہ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۝ ہمنے چاہی تھی یوسف سے اپنے دل

ع ۶ ۱۶

کی آرزو کو اور وہ ہر طرح بیشک سچا ہو یعنی اُسکی کچھ تقصیر نہین اور سچا تھا جو عزیز کے آگے کہا تھا کہ زلیخا مجھ سے چاہتی تھی اپنے دل کی آرزو اور مین بھاگا ہون اُس سے یہ معلوم کر کے بادشاہ نے حضرت یوسف کو کہلا بھیجا کہ اُن عورتون نے اپنے گناہ پر اقرار کیا ابتو آؤ جو تیرے روبرو اُنکو تنبیہ کرون حضرت یوسف نے اسکا جواب یہ دیا کہ میری غرض یہ نہین کہ اُن کو تنبیہ کرو بلکہ مدعا میرا وہ ہے کہ ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّيْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ۝ اس بات کو اسواسطے کہا تو جانے عزیز دوباتون کو کہ ایک تو مین نے اُسکے گھر مین برا کام نہین کیا اُسکے پیچھے اور اُسکے پالنے کا حق ادا کیا مین نے اور دوسرے یہ کہ جانے کہ خدائے تعالیٰ بھلی راہ نہین دکھلاتا برا کام کرنے والون کو حضرت یوسف نے چاہا کہ اُنکو خبردار کرے کہ مین اپنے گناہ نہ کرنے پر مغرور نہین ہون بلکہ شکر خدائے تعالیٰ کا کرتا ہون کہ اُسنے مجھے ایسے گناہ سے بچا رکھا کہ اگر اُسکی پناہ نہوتی تو کیونکر مین بچ سکتا اور کہا

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ ۭ اِنَّ رَبِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

اور نہین مین بھلا اور راچھا اور بے گناہ کہتا اپنے تئین یعنی مین نہین کہتا کہ میرا جی کسی بات کو نہین چاہتا بلکہ بیشک جی چاہتا ہی سب کا برائی اور گناہ کرنے کو مگر جسپر رحم کرے پالنے والا میرا اور اپنی پناہ مین رکھے وہی گناہ سے بچتا ہے بیشک رب میرا بخشنے والا ہے اُن کا جن کا جی چاہتا ہے گناہ کرنے کو اور کرتے نہین اور مہربان ہے کہ اپنے بندون کو گناہ کرنے سے بچاتا ہے کہتے ہین کہ باتین حضرت یوسف کی سب آن کر بادشاہ سے کہین بادشاہ کو ان باتون سے زیادہ شوق اُنکے ملنے کا ہوا وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖٓ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِيْ ۚ اور کہا مصر کے بادشاہ ریان نے کہ لاؤ یوسف کو میرے پاس تو چھوڑون مین یعنی دون مین اُسکو اپنے واسطے یعنی اپنے آرام اور فراغت کے واسطے کام ملک کا یعنی اپنے گھر کا مختار اُسے کرون کہتے ہین کہ ستر خواص اور ستر گھوڑے خاصے تیار کر کے اور پوشاک عمدہ قید خانے مین حضرت یوسف علیہ السلام کے واسطے بادشاہ نے بھیجی اور بڑی دھوم سے اور بڑی شان سے حضرت یوسف کو قید خانے مین سے لائے جب نزدیک بادشاہ کے آئے بادشاہ نے بہت عزت اور حرمت کی اور گلے لگایا اور اپنے پاس برابر بٹھایا اور فَلَمَّا كَلَّمَهٗ پھر جب باتین کرنے لگے اور بادشاہ نے اُس سے خواب کی تعبیر پھر پوچھی حضرت یوسف نے تعبیر اُسکی وہی بتائی بادشاہ نے خوش ہو کر قَالَ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ ۝ کہا کہ اے یوسف بیشک تو آج سے ہمارے پاس صاحب عزت اور امانت دار ہی سب چیز پر یعنی تجھے مختار کیا جو تیرا جی چاہے کام خدمت مجھ سے مانگ لے قَالَ اجْعَلْنِيْ عَلٰي خَزَآئِنِ الْاَرْضِ ۚ اِنِّيْ حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ ۝ کہا حضرت یوسف نے کہ مجکو حاکم کر اوپر خزانون زمین کے یعنی وہ جو سارے تیرے ملک کا محصول آتا ہی مجکو اُسپر حاکم کر کہ بیشک مین رکھنے والا ہون اور کچھ اُس محصول مین نقصان نہین ہونے دینے کا اور عقلمند ہون مین ملک داری کے کام مین اور کئی زبانین جانتا ہون مین **فائدہ** کہتے ہین حضرت یوسف بہتر بولیان بولتے تھے اور سمجھتے تھے کہتے ہین کہ بادشاہ ریان نے ایک تخت جڑاؤ سونے کا اور ایک تاج جھلا جھل کا حضرت یوسف کو دیا اور کنجیان خزانون کی اُنکے حوالے کین اور سارے ملک پر مختار کیا اور عزیز کو تغیر کیا تھوڑے دنون پیچھے عزیز مر گیا اور بادشاہ کے کہنے سے زلیخا سے نکاح کیا اور اُس سے دو بیٹے ہوے ایک **منیشا** دوسرا **افراہیم** اور فرماتا ہے خدائے تعالیٰ کہ وَكَذٰلِكَ اسی طرح جو بادشاہ ریان کو مہربان کیا ہمنے اور مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ ۚ يَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَآءُ ۭ نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَآءُ وَلَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ عزت دی ہمنے یوسف کو مصر کی زمین مین جو اُسکا ایک سو بیس کوس لنبان اور ویسا ہی چکلان تھا یعنی مصر کے بادشاہ کا اتنے کو سون مین حکم تھا اور مختار تھا یوسف علیہ السلام اس ساری زمین مین کہ جہان چاہتا تھا وہان جا بیٹھتا تھا اور پہونچاتا ہون نعمت دنیا کی مہربانی اپنی سے جسکو چاہتا ہون اور نکما اور نالائق نہین کرتا ہون مین مزدوری اور حق نیک کام کرنے والون کا یعنی نیکون کی محنت کو ضائع نہین کرتا ہون اُنکو نیکی کا بدلہ دیتا ہون مین اگر وہ نیکی کرنے والے مسلمان ہوتے ہین تو دین دنیا مین دونون جگہ دیتا ہون اور اگر وہ کافر ہوتے ہین تو دنیا ہی مین اُنکو بدلہ اُنکی نیکی کا دیتا ہون دین مین کچھ نہین وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ اور ہر طرح بدلہ نیکی کا آخرت مین یعنی دین مین بہت اچھا ہے اُنکو جو ایمان لائے ہین خدائے تعالیٰ پر ایک جاننے سے یعنی جنھون نے خدا کو ایک جانا ہے اور پیغمبر اُسکے کو بیشک جانا ہے اور دنیا مین وہ اپنے تئین بچانے والے ہین ہر برائی اور گناہ سے جیسے ع ۱۴

حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے تئین زنا اور بدکاری سے بچایا تو دنیا مین ایسے مرتبے کو پہونچے اور آخرت مین تو سبحان اللہ کیا پوچھنا ہی اُس رتبے کا جو کہنے مین نہ آسکے **فائدہ** کہتے ہین کہ جب حضرت یوسف مصر کے ملک پر مختار اور حاکم ہوے جا بجا زمیندارون کو کہلا بھیجا اور تفتید کیا کہ ایسی کھیتی کرو جو کہین ذرا بھی زمین خالی نہ رہے اور بڑی بڑی کوٹھی اور کھتے غلہ کے رکھنے کو بنوائے جب کھیتی تیار ہوئی سارے برس کے خرچ کے موافق لے کر باقی اناج کو ویسا ہی بالیون مین بھس سمیت کوٹھون مین بھرا سات برس تک اسی طرح کیا آٹھوین برس جو کال شروع ہوا مینھ برسنا موقوف ہوا شام اور مصر کے ملک مین اناج مہنگا ہوا اُس گردے کے لوگ مصر کے شہر مین آتے تھے اور اناج خریدتے تھے پہلے برس تو لوگون نے نقد روپیے دے کر اناج مول لے کر کھایا دوسرے برس گہنا زیوردے کر لیا تیسرے برس لونڈی غلام دے کر لیا چوتھے برس گھوڑے گاے بکری اونٹ دے کر لیا پانچوین برس باغ حویلیان دیکر لیا چھٹے برس اپنے فرزندون کو دے کر لیا ساتوین برس سب نے اپنے غلامی کے خط لکھدیے حضرت یوسف کو اور منت سے اناج لے کر کھایا حضرت یوسف نے یہ سب احوال بادشاہ ریان سے ظاہر کیا بادشاہ نے کہا یہ سب تیرے غلام ہین اور تو مالک مختار ہے جو چاہے سو کر حضرت یوسف نے بادشاہ کے روبرو سب کو آزاد کیا اور فرزندان کے اور باغ حویلیان اور گھوڑا اونٹ اور گہنا جس جس کا تھا اُسکے حوالے کیا اور بخشا یہ خداے تعالیٰ نے اس واسطے کیا تھا کہ جب حضرت یوسف کو عزیز کے ہاتھ مالک نے بیچا تھا سب نے اُنکو غلام زرخرید جانا تھا اب اُن سب کو بلکہ دور دور کے لوگون کو زن و بچون سمیت اُنکو بکوایا تو کوئی اُنھین غلام نہ کہہ سکے کہتے ہین کہ وہ کال جب کنعان مین پونہچا جو حضرت یوسف کا وطن تھا اُسمین حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے کنبے سمیت رہتے تھے اُنکی اولاد کا بھی کال سے برا حال ہوا باپ سے آن کر کہا کہ مصر کے شہر کے بادشاہ کی تعریف سنتے ہین کہ سب کال کے ماروں پر مہربانی کرتا ہے اور غریبون اور مسافرون کو خوش کرتا ہے اگر تو رخصت دیوے تو ہم بھی جا کر کھالائے کو لاوین جو ہمارے فرزند اور عورتون کا فاقون سے برا حال ہے حضرت یعقوب نے رخصت دی اور کہا بنیامین کو میری خدمت کے واسطے چھوڑ جاؤ پر اونٹ اور جنس اُسکی بھی لیجاؤ تو اُسکا حصہ غلہ کا لاؤ یہان سے دسون بھائی اونٹون پر سوار اور ایک اونٹ بنیامین کا بغیر سوار کے خالی اور ہر ایک نے جنس کچھ اپنے ساتھ لے لی تو اُسے دے کر اناج لاوین یہ سب روانہ ہوئے وَجَآءَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ اور آئے بھائی یوسف کے مصر مین کنعان سے پھر اندر آئے پاس حضرت یوسف کے اور رسم ادب کی بجا لائے پہچانا حضرت یوسف نے اپنے بھائیون کو دیکھتے ہی اور اُنھون نے نہ پہچانا حضرت یوسف کو سبب اُسکے جو بہت مدت پیچھے دیکھا تھا **فائدہ** کہتے ہین کہ چالیس برس پیچھے دیکھا تھا اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت یوسف منھ پر نقاب رکھتے تھے اور چلون کے اندر سے باتین کرتے تھے اس سبب نہ پہچانا تھا حضرت یوسف نے پوچھا کہ تم کون ہو جاسوس اور ہرکارے سے معلوم ہوتے ہو اُنھون نے کہا کہ اے بادشاہ خداے تعالےٰ سے پناہ مانگتے ہین ہم ایسی باتون سے ہم سب ایک باپ کے بیٹے ہین حضرت یوسف نے پوچھا تمھارے باپ کے کتنے بیٹے ہین اُنھون نے کہا کہ بارہ بیٹے تھے ایک کو بچپن مین بھیڑیا لے گیا اور ایک کو باپ کی خدمت کے واسطے گھر مین چھوڑ آئے ہین اور ہم دس بھائی تیری خدمت مین آئے ہین حضرت یوسف نے پوچھا اس شہر مین کوئی تھین جانتا ہو جو شاہدی تمھارے سچ پر دیوے اُنھون نے کہا کہ مصر کے لوگ ہمین نہین پہچانتے حضرت یوسف نے کہا تم مین سے ایک یہان رہے اور سب جاوین اُس بھائی کو جو گھر چھوڑ آئے ہو لاوین تب تمھین سچا جانون اُنھون نے فال کھولی اور قرعہ ڈالا شمعون کا نام نکلا شمعون نے کہا مین رہونگا حضرت یوسف نے اپنے خدمتگذارون کو کہا کہ ان کی جنس جو لائے ہین لو اور اناج بھرو وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ اور جسوقت تیار کیا اُنکا کام یعنی اُن سب کو ایک ایک اونٹ اناج کا بھر دیا اُنھون نے کہا کہ یہ ایک اونٹ جو اُس بھائی کا جو باپ کے پاس ہے اسے بھی بھر دو حضرت یوسف نے کہا کہ مین آدمیون کے حساب سے دیتا ہون اونٹون کے حساب سے نہین دیتا اُنھون نے تکرار کی قَالَ ائْتُوْنِيْ بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِيْكُمْ اَلَا تَرَوْنَ اَنِّيْٓ اُوْفِي الْكَيْلَ وَاَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ کہا حضرت یوسف نے لا لاؤ میرے پاس بھائی کو جو تمھارا ہے باپ کی طرف سے یہ نہین دیکھتے تم کہ مین پورا ناپ کر دیتا ہون پیمانہ یعنی حق کسی کا رکھتا نہین اور مین بہت اچھا اُتارنے والا ہون مسافرون کا یعنی مہمان کے اتارنے مین اور مہربانی کرنے مین

کمی نہین کرتا قال ائتونی بہ فلا کیل لکم عندی ولا تقربون ○ پھر اگر تم نہ لائے میرے پاس اپنے بھائی کو تو مین نہین دینے کا تمکو اناج اور تم پاس میرے مت آیو قالوا سنراود عنہ ابا ہ وانا لفعلون ○ کہا اُنھون نے اُسکو ہم مانگین گے اُسکے باپ سے اور تکرار کرین گے اور ہم کرنے والے ہین اس کام کے یعنی خدا نے چاہا تو ہم مقرر آوین گے بھائی کو وقال لفتیٰنہ اجعلوا بضاعتہم فی رحالہم اور کہا یوسف نے چپکے اپنے خدمتگارون سے کہ رکھدو جنس انکی وہ جو مول مین اناج کے دی ہے اُنھون کے بوجھون مین یعنی اُنھون کی جنس بھی اناج مین چھپا کر اُنھون کے اونٹون پر رکھدی کہتے ہین کہ وہ جنس بودار کی کھالین تھین اور کئی جوڑے پاپوش کے تھے یہ اسواسطے کیا کہ نہ چاہا حضرت یوسف نے کہ بھائیون کے ہاتھ اناج بیچے اور دوسرے اسواسطے کہ لعلہم یعرفونہا اذا انقلبوا الی اہلہم لعلہم یرجعون شاید کہ پہچانین جنس اپنی کو جب پھرین یعنی جب جاوین طرف اپنے کنبے کے اور کھولین بوجھون کو شاید کہ یہ پھر پھرین میری طرف اور بھائی کو لاوین یعنی جب یہ اپنے وطن مین پہونچے اور اونٹون پر سے اُتارکے بوجھون کو کھولین اور اپنی جنس پہچانین جانین کہ بھوسے سے یہ ہماری چیزین پھر آئی ہین یہ حق اُنکا ہے اس سبب پھر آوین یہان تو بھائی کو لیتے آوین فلما رجعوا الی ابیہم قالوا یا ابانا منع منا الکیل فارسل معنا اخانا نکتل وانا لہ لحفظون ○ پھر جب گئے بیٹے حضرت یعقوب کے اپنے باپ کی طرف کہا اُنھون نے کہ اے بابا منع کیا ہے ہمسے اناج ناپنا یعنی مصر کے بادشاہ نے کہا کہ پھر مین نہین ناپنے کا اناج اگر تم اُس بھائی کو نہ لاؤ گے تو پھر بھیج ساتھ ہمارے بھائی کو یعنی بنیامین کو ہمارے ساتھ بھیج تو ناپ لاوین اناج کو اور بیشک ہم اُسکے رکھوالے ہین اور خبردار ہین اُسکی ہر بات سے قال ہل امنکم علیہ الا کما امنتکم علی اخیہ من قبل فاللہ خیر حافظا وہو ارحم الراحمین ○ کہا حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہ اے فرزندو کیون نہ اعتبار کرون مین تمہارا بنیامین پر جیسے کہ اعتبار کیا تھا مین نے اوپر یوسف کے پہلے اس سے جو تمنے کہا تھا کہ ہم اُسکے نگہبان اور رکھوالے ہین اب ہرگز نہین تمہارا اعتبار نہ کرون پھر خدا نے تعالیٰ بہت اچھا رکھوالا ہے اور خبردار اور وہی بخشنے والون اور رحم کرنے والون سے بہت بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے مجھے سوائے خدا نے تعالیٰ کے کسی کا بھروسا نہین ولما فتحوا متاعہم وجدوا بضاعتہم ردت الیہم اور جب حضرت یعقوب کے فرزندون نے کھولے بوجھ اپنے پایا اُسمین جنس اپنی کو جو مصر کے بادشاہ کو اناج کے مول مین دی تھی اور اُس نے چھپا کر پھیر دی تھی یعنی چھپا کر رکھدی تھی قالوا یا ابانا ما نبغی ہذہ بضاعتنا ردت الینا ونمیر اہلنا ونحفظ اخانا ونزداد کیل بعیر ذلک کیل یسیر اور کہا اُنھون نے کہ بابا کیا چاہین ہم یعنی کیا کیا تعریف کرین ہم اُسکے احسان کی اور یہ دیکھو جنس ہماری جو ہم اناج کے مول مین دے آئے تھے پھیر دی ہمکو اب لازم ہے ہمکو سبب اس کرم اور احسان کے جو پھر جاوین ہم اُس بادشاہ پاس ذالک کیل یسیر ○ یہ ایک اونٹ کا غلہ پیمانہ تھوڑا ہے بادشاہ اتنا ہمین دیوے گا اُس کے آگے کچھ چیز نہین قال لن ارسلہ معکم حتی تؤتون موثقا من اللہ لتاتنہ بہ الا ان یحاط بکم ○ کہا حضرت یعقوب نے کہ ہرگز نہین بھیجے گا بنیامین کو تمہارے ساتھ جب تک کہ دو تم مجکو قول خدا نے تعالیٰ کا اور قسم کھاؤ آخری زمانے کے پیغمبر کی یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قسم کھاؤ اُس بات پر لتاتنی بہ الا ان یحاط بکم کہ مقرر لادو پھر مجھے بنیامین کو اگر کچھ اُسمین بہانہ کرو تو اور کچھ نہو مگر یہ کہ گرد تمہارے ہووے عذاب خدا نے تعالیٰ کا اور تم سب مرد اُنھون نے قبول کیا اور قسم کھائی حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ ہم بنیامین کو پھیر لاوین گے اور کچھ بہانہ نہ کرینگے فلما آتوہ موثقہم قال اللہ علی ما نقول وکیل ○ پھر جسوقت دیا باپ کو قول اور قسم کھائی تب کہا حضرت یعقوب نے کہ خدا نے تعالیٰ ہی اوپر اُسکے جو کہتا ہون مین نگہبان خبردار یعنی ہمارے قول اور قسم پر خدا نے تعالیٰ گواہ اور شاہد ہے اور بنیامین کے بھیجنے پر راضی ہوے اور محبت فرزندون کی نے جوش کیا وقال یا بنی لا تدخلوا من باب واحد وادخلوا من ابواب متفرقۃ اور کہا اے فرزندو میرے مت جائیو مصر کے شہر مین ایک دروازے سے تم سب کہ ایسا نہووے جو کسی کی نظر لگے تمکو کہ ایک باپ کے ایسے جوان خوبصورت شاندار بیٹے ہین اور جائیو جدے جدے دروازون سے اول تو محبت اور پیار سے بیٹون کو یہ نصیحت کی پھر اپنی عاجزی بیان کی لگے کہ تقدیر کے آگے تدبیر نہین چل سکتی وما اغنی عنکم من اللہ من شیء ان الحکم الا للہ نہین کر سکتا مین دور تمسے قضا خدا نے تعالیٰ کی سے ذرا بھی یعنی جو مرضی خدا نے تعالیٰ کی ہوگی وہی ہوگا مین اپنی تدبیر سے اُسے ہرگز نہین پھیر سکتا ان الحکم الا للہ نہین حکم اور فرمان

مگر خدائے تعالیٰ کا یعنی وہی حاکم ہے جو چاہتا ہے سو کرتا ہے سوائے اُسکے کسی کا کچھ کہنا نہیں ہوتا عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ ۝ اُسی پر بھروسا کیا مین نے اور اُسی پر چاہیے کہ بھروسا کرین بھروسا کرنے والے اور اُسکے سوا کسی پر نہ کرین وَلَمَّا دَخَلُوا مِنْ حَيْثُ أَمَرَهُمْ أَبُوهُمْ اور جب اندر شہر کے آئے فرزند حضرت یعقوب کے جہان سے فرمایا تھا باپ اُنکے نے یعنی جدے جدے دروازون سے مصر کے اندر گئے مَا كَانَ يُغْنِي عَنْهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ نہ تھے جو دور کرے اُنسے تدبیر باپ کی قضا خدائے تعالیٰ کے سے کچھ بھی یعنی حضرت یعقوب نے تدبیر بتائی تھی واسطے دور ہونے برائی کے جو کہا تھا کہ ایک دروازے سے اکٹھے نہ جائیو شہر مین سو وہ کچھ تدبیر کام نہ آئی ہونا تھا سو ہوا جو آگے قصے سے معلوم ہوگا إِلَّا حَاجَةً فِي نَفْسِ يَعْقُوبَ قَضَاهَا پر وہ غرض تھی دل مین یعقوب کے سو ظاہر کی یعنی دل مین جو محبت اور شفقت فرزندون کی تھی حضرت یعقوب کے دل مین اُسکے سبب بیٹون کو نصیحت کی وَإِنَّهُ لَذُو عِلْمٍ لِمَا عَلَّمْنَاهُ اور بیشک یعقوب علیہ السلام عقلمند تھا اور جانتا تھا اُس چیز کو جو ہمنے سکھایا تھا اُسے پیغام پوشیدہ سے یعنی خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمارے سکھائے سے اُسنے کہا تھا کہ مین دور نہین کر سکتا قضا کو اپنی تدبیر سے وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝ اے پر بہت آدمی نہین جانتے بھید تقدیر کا یا یہ نہین جانتے کہ تدبیر ہرگز پیش نہین جاتی تقدیر کے آگے وَلَمَّا دَخَلُوا عَلَىٰ يُوسُفَ اور جب آئے فرزند حضرت یعقوب کے آگے حضرت یوسف کے اور یہ نقاب منھ پر رکھے اندر چلون کے تخت پر بیٹھے تھے پوچھا کہ یہ کون ہین اُنھون نے کہا کہ ہم کنعان کے رہنے والے ہین ہمین جو کہا تھا کہ بھائی کو لائو ہم باپ سے قول اور قسم کرکے لائے ہین حضرت یوسف نے کہا کہ معلوم ہوا بیٹھو گرد بچھونے پر ادب سے بیٹھے حضرت یوسف نے کہا کہ چھپہ طباق کھانے کے لاؤ جب لاکر رکھے تو فرمایا کہ جو دو بھائی ایک ماں سے ہون ساتھ ایک طباق مین کھاؤ اور دو بجوائی ایک طباق پر بیٹھے کھانے کو بنیامین ایک طباق پر رہا تو بے اختیار رونے روتے بیہوش ہوا تو کہا کہ اسکے منھ پر گلاب چھڑکو تو بارے ذرا ہوش مین آیا حضرت یوسف نے پوچھا کہ اے جوان کنعانی تجھے کیا ہوا جو تو بیہوش ہوا بنیامین نے کہا کہ اے بادشاہ تو نے فرمایا کہ ایک ماں سے جو دو بھائی ہون ایک طباق مین ساتھ کھاوین میرا بھی بھائی یوسف ایک ماں سے تھا مجھے یاد آیا کہ اگر آج وہ ہوتا تو مین بھی اُسکے ساتھ کھاتا اکیلا نہ رہتا اسواسطے میرا یہ حال ہوا حضرت یوسف نے کہا کہ آگے آ تیرا بھائی مین سہی میرے ساتھ کھا جب بنیامین کو سمیت طباق کے پردے کے اندر لائے اس بہانے سے آوَىٰ إِلَيْهِ أَخَاهُ جگہ دی پاس اپنے بھائی کو حضرت یوسف نے یعنی اس بہانے سے اپنے بھائی کو پاس بلا کر بٹھایا اور نقاب بندھی ہوئی ہاتھ باہر نکالا کھانے کو بنیامین نے جون ہی وہ ہاتھ دیکھا پھر بے اختیار رونے لگا حضرت یوسف نے پوچھا کہ اب کیون روتا ہے اُسنے کہا کہ میرے بھائی کا بھی ہاتھ ایسا ہی تھا کچھ تفاوت نہین حضرت یوسف یہ بات سنتے ہی بے طاقت ہوے اور نقاب مُنھ سے سرکا کر بنیامین کو اپنا جمال دکھایا اور قَالَ إِنِّي أَنَا أَخُوكَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ کہا بے شک مین ہون تیرا بھائی دیکھ لے اور غم مت کھا اُس سبب جو بھائیون نے کیا ہمارے ساتھ جب بنیامین نے دیکھا پھر بیہوش ہوا جب ہوش مین آیا تو دونون بھائی گلے ملے اور بنیامین نے اُنکا دامن پکڑ کر کہا کہ مین اب تمسے جدا نہین ہونے کا یعنی تھین اب نہین چھوڑنے کا حضرت یوسف نے کہا کہ تاکید باپ کی جو تیرے واسطے کی ہے تو جانتا ہے اب بغیر بہانے کے تجکو مین نہین رکھ سکتا اگر تو کہے تو تجھے تہمت چوری کی لگا کر رکھون بنیامین نے کہا کہ کیا مضائقہ ہے حضرت یوسف نے کہا تو اس بات کو بھائیون سے نہ کہیو کہ یہ بادشاہ یوسف ہمارا بھائی ہے پھر اُسنے کہا کہ اچھا حضرت یوسف نے کہا اپنے نوکرون کو کہ ان مسافرون کی رخصت کی تیاری کرو فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِي رَحْلِ أَخِيهِ پھر جب تیاری کی اُنکے واسطے تو رکھا چھپا کر کٹورہ سنہرا جڑاؤ بادشاہ کے پانی پینے کا بوجھ مین بنیامین کے یعنی حضرت یوسف نے اپنے نوکر کو کہا کہ چھپا کر کٹورہ بنیامین کے اونٹ کے بوجھ مین رکھ دے اُسنے اُسی طرح کیا اور سب اُنکی تیاری کرکے رخصت کیا جب شہر سے باہر نکلے پیچھے اُنکے حضرت یوسف کے نوکر گئے اور ثُمَّ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ پھر پکارا اور آواز کی آواز کرنے والے نے کہ اے قافلے والو اونٹون کے سوار بیشک تم چور ہو جب اُنھون نے یہ آواز سنی تو قَالُوا وَأَقْبَلُوا عَلَيْهِمْ مَاذَا تَفْقِدُونَ ۝ کہا اور اُنکی طرف مُنھ پھیرا یعنی اولاد نے حضرت یعقوب کی اُنکی طرف مُنھ پھیر کر کہا کہ تمھارا کیا کھویا گیا ہے جو ڈھونڈھتے ہو قَالُوا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَاءَ بِهِ حِمْلُ بَعِيرٍ کہا خدمتگارون نے حضرت یوسف کے کہ کھویا ہے بادشاہ کے پانی پینے کا کٹورہ اور جو کوئی لا دیوے

اُسے ایک اونٹ کے بوجھ کا غلہ دینگے وَّاَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ ۝ اور ہم اُس کنبوے کے رکھوالے ہین یعنی وہ ہمارے سپرد کیا ہوا ہے کہتے ہین اُس کنبوے کو واسطے شان اور نام بادشاہ کے جڑاؤ بنایا تھا اور بڑا تھا جو اُسی سے اناج ناپ کر دیتے تھے اور رسم ترازو کی وہان نہ تھی قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْاَرْضِ وَمَا كُنَّا سٰرِقِيْنَ ۝ کہا حضرت یعقوب کے فرزندون نے کہ قسم ہے خدائے تعالیٰ کی بے شک تم جانتے ہو کہ ہم بھلے آدمی ہین اور نیک ہین جو تمنے پہلی بار ہماری جنس ہمارے اونٹون کے بوجھون مین رکھدی تھی اب ہمنے پھر تمکو لادی اور یہ دیکھتے ہو کہ اونٹون کے مُنھ ہمنے باندھ رکھے ہین تو کسی کا کچھ نہ کھاوین اور ہم نہین آئے ہین مصر مین خرابی کرنے کو یعنی برائی کرنے اور ہمارا کام چوری نہین قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ ۝ اُنھون نے کہا اگر تمھارے پاس سے نکلے تو پھر اُسکا بدلا کیا ہووے اور اگر تم ہو جھوٹے یعنی اگر تم جھوٹے نکلو اور وہ تمھارے پاس سے نکلے تو تمھارا کیا حال کرین قَالُوْا جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِيْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ۝ کہا حضرت یعقوب کی اولاد نے بدلہ اُسکا جسکے بوجھ مین سے نکلے پھر وہی ہے بدلہ اُسکا جیسا بدلہ دیتے ہین ہم چورون کو یعنی سزا دیتے ہین یعنی جو چور کا حال کرتے ہین ہم وہی حال اُسکا ہوگا حضرت یعقوب کے دین مین جو کوئی کسی کی چیز چراتا تھا وہ چور جنس کے مالک کا غلام ہوتا تھا جب یہ بات اُنھون نے کہی حضرت یوسف کے نوکرون نے کہا کہ اچھا پھر چلو اور جھاڑا دو یہ سب پھر آئے حضرت یوسف کے آگے فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَآءِ اَخِيْهِ ۭ پھر ڈھونڈھنے لگے اُس کنبوے کو اُنکے گٹھون اور گونون مین سے پہلے بنیامین سے شروع نہ کیا جھاڑا لینا اس واسطے کہ نہ جانین اُنھون نے رکھدیا ہوگا جب اُن سب کا جھاڑا لے چکے تب بنیامین کا جھاڑا لگے لینے تو اُسمین سے نکلا وہ پیالہ اب خدائے تعالیٰ فرماتا ہے كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ۭ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ ۭ اسی طرح سکھایا ہمنے یوسف کو وحی سے یعنی اُس کے جان کے کانون مین کہ جو نہ تھا لائق یوسف کو یہ کہ پکڑتا اپنے بھائی کو بادشاہ مصر کے دین مین یعنی مصر کے بادشاہ کے دین مین چور کو مارنا اور قید کرنا مقرر تھا نہ غلامی مین لینا اور نہ کیا کچھ کام یوسف نے مگر وہ جو مرضی اور حکم خدائے تعالیٰ کا تھا اُسی کے فرمانے سے سب کام کیا نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَاۗءُ ۭ وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ۝ اور فرماتا ہے خدائے تعالےٰ کہ بلند اور اونچا اُٹھاتا ہون مین درجہ اور مرتبہ جسکا چاہتا ہون مین یعنی جس کا مرتبہ چاہتا ہون مین بلند کرتا ہون اور اوپر کرتا ہون مین سب عقلمندون سے عقلمند اور دانا یعنی جسکو چاہتا ہون مین سب دانا ؤن سے دانا کرتا ہون مین جب وہ پیالہ بنیامین کے بوجھ مین سے نکلا تب حضرت یوسف علیہ السلام نے بھائیون کو کہا کہ یہ کیا کام کیا تمنے اور مین نے تمسے وہ سلوک کیا اُسکے بدلے تمنے یہ کیا اور تم تو کہتے تھے کہ ہم پیغمبرزادے ہین قَالُوْٓا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ کہا اُنھون نے کہ اگر چوری کی بنیامین نے تعجب نہین بیشک چوری کی تھی اُسکے سگے بھائی یوسف نے پہلے اس سے **فائدہ** کہتے ہین کہ بچپن مین حضرت یوسف نے اپنی خالہ کی مرغی لے کر فقیر کو دی تھی بغیر خالہ کے کہے اسواسطے کہا کہ یوسف نے بھی چوری کی تھی فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ پھر حضرت یوسف نے یہ بات سُنکر چھپایا اپنے دل مین اُس بات کو اور ظاہر نہ کیا اُنپر یعنی اس بات کا جواب کچھ نہ دیا قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ۝ کہا حضرت یوسف نے کہ تم بہت برے ہو سبب چوری کرنے کے اور خدائے تعالیٰ جانتا ہے وہ جو تم کہتے ہو اور بیان کرتے ہو یہ کہکر اپنے نوکرون کو کہا حضرت یوسف نے کہ بنیامین کو بیچا کر رکھو پھر سب بھائیون نے اُسکے چھڑانے کے واسطے بہت کچھ کہا لیکن ہرگز پیش نہ گیا تب روئیل کو غصہ آیا اور اُسکے رونگٹے کھڑے ہوکر کپڑون سے باہر نظر آنے لگے اور روئیل نے کہا کہ اے بادشاہ ہمارے بھائی کو چھوڑ دے اور نہین تو ایسی ایک چیخ اور نعرہ مارونگا کہ اُسکے ڈرسے حاملہ عورتون کے پیٹ گر پڑینگے حضرت یوسف نے دیکھا کہ روئیل کو غصہ آیا اپنے چھوٹے بیٹے کو کہا کہ چپکے سے روئیل کی پیٹھ پر ہاتھ پھیر دے اُسنے جاکر جون ہی ہاتھ پیٹھ پر پھیرا غصہ اُسکا جاتا رہا روئیل نے بھائیون سے کہا کہ تمنے میرے تئین ہاتھ لگایا اُنھون نے کہا کہ نہین روئیل نے کہا کہ قسم ہے خدائے تعالیٰ کی یہان کوئی ہمارے باپ کی نسل سے ہے کسواسطے کہ دستور تھا کہ جب اُنمین سے کسی کو غصہ آتا تھا اور کوئی حضرت یعقوب کی اولاد سے اُسکے بدن پر ہاتھ پھیر دیتا تھا غصہ اُسکا جاتا تھا کہتے ہین کہ روئیل کو دوسری بار غصہ آیا اور چاہا اُسنے کہ حضرت یوسف کو سمیت تخت کے اُٹھالیوے اُنھون نے نقاب بندھی ہوئی تخت پر سے اُترکر روئیل کے ٹیکے مین ہاتھ ڈال کر زمین سے اُٹھالیا اور سر سے اونچا کیا اور سیج مین رکھدیا اور کہا کہ اے کنعانیو تم اپنے زور پر مغرور ہو نہین جانتے کہ قدرت خدائے تعالیٰ کی سے ایک نے دوسرے

ہے جب اُنھون نے دیکھا کہ زور سے کچھ نہین ہوتا تب منت کرنے لگے اور قالوا یٰایھا العزیز ان لہ ابا شیخا کبیرا فخذ احدنا مکانہ ۚ انا نریٰک من المحسنین ۝ کہا اے عزیز یعنی مختار بادشاہ مصر کے کہ بیشک **بنیامین** کا باپ بہت بوڑھا اور بزرگ ہی اور جب سے یوسف بیٹا اُسکا موا ہے بنیامین کو بہت چاہتا ہی اگر تیری خوشی یون ہی ہے تو ہم مین سے اُسکے بدلے رکھ لے اور اُسے چھوڑ دے بیشک ہم تجھے دیکھتے ہین احسان کرنے والون سے اور ہمپر بہت احسان تو نے کیے ہین یہ ایک اور بھی احسان کر قال معاذ اللہ ان ناخذ الا من وجدنا متاعنا عندہ ۙ انا اذا لظٰلمون ۝ کہا حضرت یوسف علیہ السلام نے کہ پناہ مانگتا ہون مین خدا ے تعالیٰ سے جو پکڑ رکھون مین سوا ے اُس شخص کے کہ جسکے پاس سے پایا ہے ہمنے جنس اپنی کو اگر سوا ے اُسکے دوسرے کو پکڑون بیشک ہون مین اُسوقت ظلم کرنے والون سے تمھارے دین کے موافق فلما استیئسوا منہ خلصوا نجیا ۝ پھر جب ناامید ہوے حضرت یوسف سے اور جانا کہ بنیامین کو نہین دینے کا ایک گوشے مین جاکر مصلحت کرنے لگے قال کبیرھم الم تعلموا ان ابا کم قد اخذ علیکم موثقا من اللہ ومن قبل ما فرطتم فی یوسف ۚ کہا بڑے نے جو اُنھون سے تھا یعنی روئیل جو سب سے عمر مین بڑا تھا یا عقل مین بڑا تھا کہا اُسنے کہ اے نہین جانتے تم وہ جو باپ تمھارے نے مقرر لیا ہے ہمسے قول خدا ے تعالیٰ کا اور قسم پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو بنیامین کو صحیح سلامت پھیر لاوین اور کچھ بہانہ نہ کرین اور ہمنے اُس سے پہلے تقصیر کی ہی یوسف کے کام مین یہ سب باتین کیا بھول گئے تم سمجھون نے کہا کہ یاد ہے پھر اب کیا کرین پھر کہا اُسنے کہ فلن ابرح الارض حتی یاذن لی ابی او یحکم اللہ لی ۚ وھو خیر الحٰکمین ۝ مین ہرگز جدا نہین ہونے کا اس زمین سے یعنی مصر سے ہرگز جانے کا نہین جبتک رخصت دے مجھے باپ میرا حکم کرے خدا ے تعالیٰ واسطے ہمارے کہ باپ پاس جاوین یا باپ چھڑاوین بنیامین کو اور خدا ے تعالیٰ بہت اچھا ہے سب حکم کرنے والون سے جو کچھ غرض اور لالچ نہین رکھتا اور کہا کہ اب صلاح یہ ہے کہ ارجعوا الی ابیکم فقولوا یٰابانا ان ابنک سرق ۚ وما شھدنا الا بما علمنا وما کنا للغیب حٰفظین ۝ پھر جاؤ تم اپنے باپ کے پاس اور کہو اے بابا صاحب بیشک بیٹے تیرے بنیامین نے چوری کی اور ہم شاہد نہین اُسکی چوری کے مگر اتنا جانتے ہین ہم کہ کٹورہ بادشاہ کا اُسکے بوجھ مین سے نکلا اور ہم نہین چھپی بات پر نگہبان یعنی خبردار کہ ظاہر مین تو چوری اُسپر ثابت ہوئی ہے اور در اصل ہم نہین جانتے کہ اُسنے چرایا ہے یا تہمت ہے اگر ہمارے کہنے کا یقین نہین تو واسئل القریۃ التی کنا فیھا والعیر التی اقبلنا فیھا ۭ وانا لصٰدقون ۝ اور پوچھ گانون کے لوگون سے جسمین تھے ہم یعنی مصر مین بھیج کسی کو تو پوچھے وہان کے لوگون سے اور اُن قافلے والون سے پوچھ جنکے ساتھ ہم کنعان مین آئے ہین اور وہ کنعان مین حضرت یعقوب علیہ السلام کے ہمسایہ تھے اور بیشک ہم سچ بولنے والے ہین جب روئیل نے یا یہودا نے یہ مصلحت بتائی اُنھون نے قبول کیا اور وہان سے چلے اور باپ کی خدمت مین آن کر وہ جو بھائی نے بتایا تھا کہا قال بل سولت لکم انفسکم امرا ۭ فصبر جمیل ۭ حضرت یعقوب علیہ السلام نے یہ سنکر کہا کہ مجھے یقین نہین یہ جو تم کہتے ہو بلکہ بنا یا تمھارے واسطے تمھارے جی نے کام کو جو چاہا تمنے اور تمنے مصلحت کی آپس مین اور نہین تو مصر کا بادشاہ کیا جانتا تھا کہ چور کو غلامی مین لیتے ہین پھر اب صبر بھلا ہے مین نے صبر اختیار کیا اور قبول کیا اپنے اوپر عسی اللہ ان یاتینی بھم جمیعا ۭ انہ ھو العلیم الحکیم ۝ شاید کہ خدا ے تعالیٰ لا ملا وے مجھ سے اُن سب کو اکٹھا یعنی یوسف کو اور بنیامین کو اور اُسکو جو مصر مین ہے بیشک خدا ے تعالیٰ واقف ہے اور جانتا ہے حال میرا اور وہ کام مضبوط کرنے والا ہے یہ کہکر نہایت غم اور غصے سے وتولی عنھم اور پھیر امنھ اپنا فرزندون سے اور اپنے مکان مین عبادت کے جا بیٹھے وقال یٰاسفی علی یوسف اور کہا اوہاے ہزار غم اور افسوس اوپر جدائی یوسف کے یہ کہکر بیقرار ہوے اور رونے لگے **ف** کہتے ہین کہ چالیس برس یا اسی برس تک جدائی مین حضرت یوسف علیہ السلام کی روتے تھے اور آنسو نہ سوکھا اور غم کے بوجھ سے پیٹھ جھک گئی اور وابیضت عینہ من الحزن فھو کظیم ۝ سفید ہوئین آنکھین اُنکی غم اور رونے سے اور وہ یعنی حضرت یعقوب علیہ السلام غصہ تھے فرزندون پر اور کچھ کہتے نہ تھے اُنکو اسے پر جب فرزندون نے دیکھا نہایت بیقرار باپ کو قالوا تاللہ تفتؤا تذکر یوسف حتی تکون حرضا او تکون من الھٰلکین ۝ کہا قسم ہی خدا ے تعالیٰ کی جو ہمیشہ رہیگا تو یوسف کو یاد کرتا یہانتک کہ ہووے تو بیمار سخت یا ہووے تو مرنے والون سے یعنی مرنے کے وقت تک تو یوسف کو یاد کرتا ہی رہیگا قال انما اشکو بثی وحزنی الی اللہ کہا حضرت یعقوب علیہ السلام نے سوا ے اسکے نہین کہ گلہ کرتا ہون مین غم اور غم

اپنے سے طرف خدائے تعالیٰ کے نہ متے اور کسی سے کچھ گلہ ہے یعنی مین تمھین تو کچھ نہین کہتا اپنے خدائے تعالیٰ سے فریاد کرتا ہون مین اپنے غم کی **ف** کہتے ہین جب حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا انما اشکوا بثی وحزنی الی اللہ خدائے تعالیٰ نے وحی یعنی پیغام پوشیدہ بھیجا کہ ای یعقوب قسم ہی اپنی بزرگی اور خدائی کی کہ اگر یوسف اور بنیامین مرگئے ہوتے تب بھی مین اُنکو پھر جلا کر تجھسے ملاتا اس خوشخبری سے حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ اور مین جانتا ہون خدائے تعالیٰ کی وحی سے زندگانی یوسف کی جو تم نہین جانتے **ف** کہتے ہین کہ ایک دن حضرت عزرائیل ع واسطے ملنے حضرت یعقوبؑ کے آئے اُنھون نے پوچھا کہ یا عزرائیل تمھین قسم ہے پروردگار کی جو تنے میرے یوسف کی جان قبض کی ہے اُنھون نے کہا کہ نہین حضرت یعقوب علیہ السلام کو امید ہوئی اور کہا یٰبَنِیَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ یُّوْسُفَ وَاَخِیْهِ اے میرے فرزندو جاؤ اور ڈھونڈھو اور معلوم کرو یوسفؑ کے احوال کو اور اُسکے بھائی بنیامین کو وَلَا تَایْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا یَایْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ اور نا امید مت ہو رحمت اور فضل خدائے تعالیٰ کے سے اور بیشک چاہیے کہ نا امید نہووے کوئی فضل اور رحمت خدائے تعالیٰ کے سے مگر قوم اور جماعت کافرون کی یعنی جو خدائے تعالیٰ کو ایک نہ جانے وہ اُسکی رحمت سے دور ہووے یہ کہا اور خط مصر کے بادشاہ کو لکھا **مضمون خط کا** یعقوب اسرائیل کے بیٹے اسحاق ذبیح اللہ کے پوتے ابراہیم خلیل اللہ کی طرف سے مصر کے بادشاہ کو معلوم ہو کہ ہم اُس گھرانے کے ہین جو دادا میرے ابراہیم خلیل اللہ کو ہاتھ پاؤن باندھکر نمرود نے آگ مین ڈالا اور خدائے تعالیٰ نے اُسکو امان دی اور اُس آگ کو گلزار کیا اور باپ میرے اسحاق کے حلق پر چھری رکھی اور خدائے تعالیٰ نے اُسکے بدلے دنبہ بھیجا اور میرا ایک بیٹا تھا سب بیٹون سے خوبصورت اور میرا پیارا اُسکو بھائی جنگل مین لیگئے تھے اور کرتہ اُسکا لہو بھرا میرے پاس لاکر کہا کہ اُسے بھیڑیے نے کھایا مین اُسکی جدائی مین ایسا رویا کہ آنکھین میری سفید ہوئین اور نظر کچھ نہین آتا اور غم اُسکا میرے دل سے جاتا نہین یہ بھائی اُسکا سگا تھا اپنے دل کی تسلی کے واسطے اپنے پاس رکھا تھا سو تونے اُسے چوری لگا کر رکھا اور ہم اُس گھرانے کے نہین جو چوری کرین اگر تو اُس بیٹے میرے کو بھیجدے تو تیرے حق مین اچھا ہی نہین تو بد دعا کرون گا مین تجھکو جو نشانی اُسکی سناوین اولاد تک تیری پہونچیگی خط تمام کرکے بیٹون کو دیا اور تھوڑی سی اُون و بیٹون کی اور گھی اور پنیر اور کچھ ایسا ہی تیار کرکے دیا اور بیٹون کو مصر کی طرف رخصت کیا یہ وہان سے روانہ ہوے راہ تمام کرکے مصر مین آئے اور جس بھائی کو مصر مین چھوڑ گئے تھے اور اُس کے مشورے سے باپ کے پاس گئے تھے اُس سے ملے اور احوال کہا کہ خط باپ کا بادشاہ کے واسطے لائے ہین پھر سب نے مل کر حضرت یوسفؑ کے پاس کا قصد کیا فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَیْهِ پھر جب آئے فرزند حضرت یعقوب علیہ السلام کے دربار مین حضرت یوسفؑ کے یعنی حضرت یوسفؑ کے روبرو آئے اور قَالُوْا یٰۤاَیُّهَا الْعَزِیْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَیْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَیْنَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَجْزِی الْمُتَصَدِّقِیْنَ ۝ کہا اے عزیز پونجی ہمکو اور ہمارے کنبے کو سختی اور مصیبت بھوک اور غم کی پہنچی ہے اور ہم جنس ہم لائے تھوڑی سی کہ قیمت سنت مولی اس پر مت دھیان کر اور ناپ دے پیمانہ پورا ہمکو اور اپنی طرف سے اور زیادہ دے اُسکے مول سے بیشک خدائے تعالیٰ بدلہ دیتا ہے زیادہ دینے والون کو یعنی جو کوئی بغیر بدلے کچھ کسی کو دیتا ہے تو خدائے تعالیٰ اُس کا عوض بہت اچھا دیتا ہے یہ کہا اور خط باپ کا حضرت یوسفؑ کے تخت کے کنارے پر ادب سے رکھا حضرت یوسف نے وہ خط پڑھا محبت نے باپ کی بے اختیار کیا تب قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِیُوْسُفَ وَاَخِیْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ۝ کہا اے جانتے ہو تم جو سلوک کیا تمنے یوسف اور اُسکے بھائی سے سلوک جو حضرت یوسف علیہ السلام سے کیا تھا سو بیان ہو چکا اور بنیامین کو ایسا خوار رکھتے تھے جو اُسے طاقت نہ تھی کہ اُنسے بات کر سکتا سوای عاجزی اور ڈر کے سو وہ حضرت یوسف علیہ السلام نے پوچھا کہ تمنے جو اُن دونون بھائیون سے سلوک کیا تھا جانتے ہو اُن باتون سے توبہ بھی کی ہے یا نہین جو اُسوقت تم نادان تھے سبب جوانی کے اور نہ جانتے تھے حق باپ کا اور رحم چھوٹے بھائیون پر اُن دنون مین جوانی کے اپنے جی کی خوشی کی تھی اُس کام سے اب بچتا کر توبہ کی ہے یہ بات حضرت یوسف علیہ السلام نے نصیحت سے کہی نہ کچھ غصے سے یہ کہکر نقاب اپنے مُنھ پر سے اُٹھائی جب اُنھون نے صورت دیکھی اور وہ حسن اُسکو نظر آیا قَالُوْۤا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ یُوْسُفُ ؕ کہا اے مقرر تو یوسف ہے جو ایسا حسن رکھتا ہے قَالَ اَنَا یُوْسُفُ وَهٰذَاۤ اَخِیْ ؕ کہا حضرت یوسف علیہ السلام نے کہ ہان مین یوسف ہون اور یہ میرا بھائی بنیامین ہے قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَیْنَا ؕ اِنَّهٗ مَنْ یَّتَّقِ وَیَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ بیشک

احسان رکھا خدائے تعالیٰ نے ہمپر جو جیتا رکھا اور یہ نعمت بخشی بیشک جو کوئی ڈرتا ہو خدائے تعالیٰ سے اور صبر کرتا ہو بندگی کے کرنے مین اور گناہ کے نہ کرنے مین پھر مقرر خدائے تعالیٰ نہین کھوتا مزدوری بھلا کام کرنے والون کی جب بھائیون نے حضرت یوسف علیہ السلام کو پہچانا چاہا کہ پاس تخت کے جا کر حضرت یوسف علیہ السلام کے پاؤن چومین حضرت یوسف علیہ السلام نے تخت سے اُتر کر بھائیون کو گلے لگا یا قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِـِٕيْنَ ۝ کہا بھائیون نے قسم ہو خدائے تعالیٰ کی ای یوسف کہ بیشک حسن مین اور دولت مین اور احسان کرنے مین چُنا اور اختیار کیا اور بڑا کیا تجکو خدائے تعالیٰ نے ہمپر اور ہم سب مقرر گنہگار ہین جو ویسے سلوک کیے ہمنے تجسے قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ کہا حضرت یوسف علیہ السلام نے بھائیون کو کچھ طعن اور گلہ نہین آج کے دن تمپر یعنی تمھارے سلوک کا کچھ مذکور نہین کرنے کا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ۫ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ بخشیگا خدائے تعالیٰ تمکو جو اپنے گناہ کا اقرار کیا تمنے اور وہ خدائے تعالیٰ بہت اچھا بخشنے والا ہے سب بخشنے والون سے **ف** کہتے ہین کہ خدائے تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ وہ جبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا جسکو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کنوئین مین بازو سے کھول کر بچھایا تھا اُسے حضرت یعقوب علیہ السلام پاس نبی نشانی بھیجو حضرت یوسف نے موافق امر آلہی کے بھائیون سے کہا کہ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ لیجاؤ یہ جبہ میرا کنعان مین پھڑوا لو اُس جبے کو اوپر مُنھ باپ میرے کے تو ہووے دیکھنے والا یعنی اُس جبے کی برکت سے آنکھین اُسکی روشن ہونگی پھر جب اُسکی آنکھین اچھی ہون تب وَاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ آؤ تم سمیت اپنے سارے کنبے کے یعنی سارے کنبے اپنے کو کنعان سے لے آؤ اور مصر مین وطن اور رہنا اختیار کرو **ف** کہتے ہین کہ یہود انے کہا کہ اے یوسف یہ جبہ مجھے دے کہ لہو بھر کرتہ آگے باپ کے مین لیگیا تھا تو یہ خوشی بدلہ اُس غم کا ہووے حضرت یوسف علیہ السلام نے جبہ اُسی کو دیا اور راہ خرچ جو چاہتا تھا اور سواریان جو ضرور تھین سب تیار کر کے اُنکو دین یہود اسب بھائیون کے ساتھ مصر سے روانہ ہوا وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ اور جسوقت جدا ہوا قافلہ مصر سے یعنی جب فرزند حضرت یعقوب علیہ السلام کے مصر کے شہر سے نکلے اور جنگل مین پونہچے باؤ حکم خدائے تعالیٰ کے سے اُس جبے کی بو حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس لیگئی جب اُنکو وہ بو پونہچی تو قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ۝ کہا اُنکے باپ نے پوتون سے اور جو کوئی اُسوقت اُنکے پاس تھا کہ بے شک پاتا ہون مین یعنی آتی ہے مجکو یوسف کی بو اگر تم مجھے بے عقل نہ کہو کہ بڑھاپے سے اُسکے حواس درست نہین قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ کہا اُنھون نے کہ قسم ہے خدائے تعالیٰ کی جو بیشک اب تک تو اُسی حیرانی مین ہے پہلے یعنی وہ جو ہمیشہ سے یوسف کی محبت کا خیال جو تیرے دل پر بندھا ہوا ہے چالیس برس یا اسّی برس ہوے ہین جاتا نہین یاد اور ذکر اُسکا بھولتا نہین فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ پھر جب آیا خوشخبری دینے والا یعنی یہود اکہتے ہین کہ یہود ا بھائیون کے ساتھ نہ رہا سب سے آگے دوڑ کر کنعان مین آیا باپ کے پاس اور ڈالا وہ جبہ باپ کے مُنھ پر پھر ہوا باپ اُنکا سب کچھ دیکھنے والا یعنی اُس کرتے کے ڈالنے سے حضرت یعقوب علیہ السلام کی آنکھین روشن ہوئین اور قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ کہا حضرت یعقوب علیہ السلام نے اے مین نے نہ کہا تھا تمکو کہ مقرر مین جانتا ہون خدائے تعالیٰ کے پچھے پیغام سے کہ یوسف جیتا ہے اور مجھے امید تھی اُسکے ملنے کی اور مین نے کہا تھا کہ مجھے یوسف کی بو آتی ہے تم مانتے نہ تھے اور مین کہتا تھا جو مین جانتا ہون وحی اللہ کی سے اور تم نہین جانتے پھر تیاری کی کوچ کی اور چلے اُنکے کنبے اور زمانے کے تھے سب کو ساتھ لے کر مصر کی طرف چلنے کا قصد کیا اور بیٹے حضرت یعقوب علیہ السلام کے آن کر باپ کے پانؤن پر گرے اور قَالُوْا يٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ اِنَّا كُنَّا خٰطِـِٕيْنَ ۝ کہا اے بابا صاحب بخشوا ہمارے گناہون کو خدائے تعالیٰ سے اور بیشک ہم گنہگار ہین یعنے ہمارے حق مین دعا مانگ تو خدائے تعالیٰ ہمارے گناہ بخشے قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ کہا حضرت یعقوب علیہ السلام نے جلد بخشوانا چاہونگا مین تمھارے واسطے پالنے والے اپنے سے بیشک وہ بخشنے والا ہے گناہون کا گنہگارون کے اور مہربانی کرنے والا ہے اپنے بندون پر **ف** کہتے ہین کہ حضرت یعقوب علیہ السلام جب حضرت یوسف علیہ السلام سے آن کر ملے تب ایک رات پچھلے پہر تہجد کی نماز پر جھکر بیٹون کو بخشوانے کھڑے ہوے آگے آپ اپنے پیچھے حضرت یوسف کو کھڑا کیا اور اُنکے پیچھے اُنکے سب بھائیون کو کھڑا کیا اور آپ دعا مانگی اور سب بیٹون نے آمین کہا تو خدائے تعالیٰ نے اُنکو بخشا غرضکہ جب حضرت یعقوب علیہ السلام سارے کنبے سمیت کنعان سے مصر کے نزدیک پونہچے

الربع

حضرت یوسف علیہ السلام مصر کے بادشاہ ریان کو اور سب امراؤن کو فوج سمیت بڑے ٹھاٹھ سے سوار ہو کر باپ کو پیشوا لینے آئے جب حضرت یعقوب علیہ السلام کو خبر ہوئی تو ایک اونچے ٹیلے پر بیٹون سمیت کھڑے ہوے اور حضرت یوسف علیہ السلام کی سواری کا تماشہ دیکھنے لگے جب سواری اُس ٹھاٹھ سے دیکھی تب حیران ہوے کہ خدا ے تعالیٰ نے کیا احسان کیا جو ایسی دولت اور نعمت حضرت یوسف علیہ السلام کو دی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آن کر کہا کہ ای یعقوب اس لشکر کو دیکھکر کیا حیران ہوا ہی اوپر دیکھ جو لشکر فرشتون کا آسمان سے زمین تک تیری خوشی ہونے سے خوش ہین جبتک تو غم مین تھا یہ فرشتے بھی تیرے واسطے غم کھاتے تھے ف کہتے ہین کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام نزدیک باپ کے آئے چاہا کہ گھوڑے سے اُتر کر باپ کو سلام کرین حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ صبر کر تو باپ تیرا تجھسے سلام علیک کرے جب حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے پیارے بیٹے کو دیکھا تو کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا مُذْہِبَ الْحُزْنِ یعنی سلام ہو تجھپر ای دور کرنے والے غم کے انھون نے سلام کا جواب دیا اور دونون گلے ملکر خوشی کا رونا روئے حضرت یوسف علیہ السلام نے بادشاہ کو باپ سے ملایا اور ایک تحفہ مکان جو پاس مصر کے حضرت یوسف علیہ السلام نے بنایا تھا کہا اُسمین چلو فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰی یُوْسُفَ اٰوٰی اِلَیْہِ اَبَوَیْہِ پھر جب اندر آئے اُس مکان مین حضرت یوسف نے جگہ دی اپنے پاس ماں باپ اور خالہ کو جو خالہ ماں کی جگہ تھی یعنی جب اُس مکان مین آئے تو پھر دوبارہ ملے اور باپ اور خالہ سے احوال پوچھا اور بھتیجون پر مہربانی کی وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ اٰمِنِیْنَ ۝ اور کہا کہ ای اب مصر کے اندر چلکر رہو اگر خدا ے تعالیٰ چاہے تو بے ڈر امن سے یعنی ایک دو دن باہر کے مکان مین رکھا پھر کہا اب شہر کی حویلی مین چلکر خاطر جمع سے رہو خدا ے تعالیٰ کے فضل سے بے فکر تنگی سے انا ج کی اور محنت سے سب بات کی بے غم رہو جب یہ مصر کے شہر کے اندر آئے اپنے محل مین حضرت یوسف علیہ السلام نے اُنکو رکھا اور ضیافتین کین وَرَفَعَ اَبَوَیْہِ عَلَی الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَہٗ سُجَّدًا ۝ اور چڑھایا ماں باپ کو اپنے تخت پر یعنی بٹھایا تخت پر اور وہ اوندھے ہوے یعنی جھکے اُسکے سجدہ کرنے کو اُسوقت مین دستور بادشاہون اور بزرگون کی تعظیم کا سجدہ تھا یعنی حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے باپ اور بھائیون کو اور خالہ کو حرمت اور عزت سے اپنے تخت پر بٹھایا اُنھون نے نہایت خوشی سے تعظیم کا سجدہ کیا جب حضرت یوسف نے یہ حال دیکھا تو بہت خوش ہوے اُنکے خوش ہونے سے وَقَالَ یٰٓاَبَتِ ھٰذَا تَاْوِیْلُ رُءْیَایَ مِنْ قَبْلُ ۝ اور کہا اے باباصاحب یہ سجدہ کرنا تم سب کا تعبیر میرے اُس خواب کی ہی جو مین نے دیکھا تھا بچپن مین قَدْ جَعَلَھَا رَبِّیْ حَقًّا ۝ بیشک کیا اُس خواب میرے کو پروردگار میرے نے سچا وَقَدْ اَحْسَنَ بِیْٓ اِذْ اَخْرَجَنِیْ مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِکُمْ مِّنَ الْبَدْوِ اور بیشک نیکی کی مجھ سے پروردگار میرے نے جو نکالا مجکو قید خانے سے اور لایا تمکو جنگل سے یہان یہ جنگل کنعان سے باہر تھا جہان حضرت یعقوب علیہ السلام کا گھر تھا یعنی تمکو اور مجکو ملایا مِنْ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّیْطٰنُ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اِخْوَتِیْ اِنَّ رَبِّیْ لَطِیْفٌ لِّمَا یَشَآءُ اِنَّہٗ ھُوَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ ۝ پیچھے اُس سے جو ڈالی دشمنی شیطان نے مجھ مین اور میرے بھائیون مین بیشک پروردگار میرا نیکی پونہچانے والا ہے جسکو چاہتا ہی مقرر وہ واقف اور جاننے والا ہی سب کے حال کا اور مضبوط کام کرنیوالا ہے ہر ایک کام اُسکے لائق ف کہتے ہین کہ اس احوال کے چھبیس برس پیچھے حضرت یعقوب علیہ السلام نے دنیا سے رحلت کی اور پیچھے اُسکے تیئیس برس کے حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب مین دیکھا باپ کو جو کہتے ہین کہ ای یوسف علیہ السلام بہت تیرے دیکھنے کو جی چاہتا ہی آؤ اور تین دن کے پیچھے مجھ سے آن ملیگا یہ خواب دیکھکر جو لگے ورھائیون کو بلانا یا اور بہت وصیتین کین اور یہود ا کو اپنی جگہ بٹھایا اور اپنے بیٹے اُنکو سونپے پھر خدا ے تعالیٰ کی جناب مین اس طرح سے مناجات کرنے لگے رَبِّ قَدْ اٰتَیْتَنِیْ مِنَ الْمُلْکِ وَعَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ ۚ ای پالنے والے میرے بیشک دیا تو نے بادشاہی کا ملک اور تو نے سکھایا مجکو علم خواب کی تعبیر کا فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ۚ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ۝ ای پیدا کرنیوالے آسمان اور زمین کے تو ہی ہی یار میرا دین اور دنیا مین مار مجکو مسلمان اور حکم بردار یعنی مرنے کے وقت تک تیرا فرمانبردار رہون اور ملا مجکو نیک بختون مین یعنی میرے باپ دادا کے پاس پونہچا مجھے ف کہتے ہین کہ اُس خواب کے تین دن پیچھے حضرت یوسف کا وصال ہوا اور اُنکی وفات کی طرح یون کہتے ہین کہ ایک دن حضرت یوسف علیہ السلام کہین جایا چاہتے تھے سواری کو گھوڑا منگوایا اور چاہا کہ سوار ہوون کہ اُسیوقت حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک سیب بہشت کا لیکر آئے اور کہا ای یوسف دنیا مین بہت رہے عیش اور سیرین اور سواریان کین اب حکم یون ہی کہ چلو اور بہشت کا تماشہ دیکھو حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا حاضر ہون جو کچھ حکم خدا ے تعالیٰ کا ہو پر اتنی فرصت ہو کہ مین بی بی اور فرزندون کو رخصت کرون اُنھون نے کہا کہ حکم نہین اس سیب کو سونگھو حضرت یوسف علیہ السلام نے وہ سیب سونگھا اور جان اُنکی بدن کے پنجری سے اُڑکر بہشت کے درخت کی ڈالیون پر لگی پھرنے

انا للہ وانا الیہ راجعون اب آگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ یہ قصہ جو یوسفؑ کا کہا غیب کی خبرون سے ہی ہمنے بھیجا ہے تجکو واسطے ظاہر کرنے معجزے تیرے کے اور نہ تھا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوسفؑ کے بھائیون کے پاس جسوقت وہ اکٹھے ہوکر یوسف کے کنوئین مین ڈالنے کی مصلحت کرتے تھے اور آگے باپ کے جھوٹی باتین بناتے تھے یعنی اے حبیب تو اُسوقت اُنکے پاس نہ تھا جو تجھے خبر ہوتی یہ جو بیان کیا ہمنے غیب کی خبر تجھے بھیجی ہی تو یقین ہو لوگون کو کہ بیشک تو نبی بھیجا ہوا خدا تعالیٰ کا ہی وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ اور نہین ہین بہت لوگ اگرچہ بہتیرا چاہے تو سچ جاننے والے یعنی بہتیرا چاہے تو کہ سب تیری بات مانین بہت لوگ ہین کہ ہرگز سچ نہین جاننے کے تیرے کہنے کو وَمَا تَسْـَٔلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ اور نہین مانگتا تو اوپر پہونچانے حکم الٰہی کے مزدوری نہین ہی یہ قرآن مگر نصیحت ہو خدا تعالیٰ سے واسطے خلقت کے وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ اور بہت نشانیان ہین خدا تعالیٰ کی قدرت کی بیچ آسمان اور زمین کے یہ پھرتے ہین اور دیکھتے ہین اُن نشانیون کو اور یہ اُن نشانیون سے مُنہ پھیرنے والے ہین یعنی انکو دیکھکر ایمان سے ہوتے ہین اور غور اور دھیان کرکے اُنمین نہین دیکھتے وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ اور نہین مانتے بہت لوگ مکے کے رہنے والون سے خدا تعالیٰ کو ایک کرکے اور یہ خدا تعالیٰ کو ایک کرکے اور یہ خدا تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنے والے ہین یعنی مکے کے لوگ فرشتون کو خدا تعالیٰ کی بیٹیان کہتے ہین اور یہودی حضرت عزیر کو بیٹا خدا کا کہتے ہین اور نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بیٹا خدا کا کہتے ہین اور اولاد باپ کی ملک کی وارث ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ کی ملک کا کوئی وارث نہین سب اُسکے بندے اور محتاج ہین اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ اے کیا بے ڈر ہوے اُس سے جو آوے ڈھانکنے والا عذاب خدا تعالیٰ کی طرف سے یا آوے اُنپر قیامت یکایک اچانک اور اُنکو خبر نہو اُسکے آنے کی چاہیے کہ امیدوار ہین عذاب اور قیامت کے قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣ عَلٰي بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے کے لوگون کو کہ ایک جاننا خدا تعالیٰ کا راہ میری ہے جو بلاتا ہون مین اس راہ سے خدا تعالیٰ کی طرف اوپر دکھلاوے روشن سکھلے ہوے کے اور جو کوئی میری راہ پر چلا بلانے مین طرف خدا تعالیٰ کے اور پاک ہے خدا تعالیٰ شریک اور فرزندون سے کافر کہتے ہین کہ خدا تعالیٰ کے پاس فرشتے ہین فرشتون کے ہوتے آدمیون کے ہاتھ پیغام کیون بھیجا اگر وہ چاہتا تو فرشتون کے ہاتھ بھیجتا اُسکا جواب خدا تعالیٰ نے بھیجا وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى اور نہین بھیجا ہمنے پہلے تجھ سے کسی پیغمبر کو مگر بھیجا مردون کو جنکی بھیجی ہمنے اُنکی طرف جو شہر یا گانون کے رہنے والے تھے یعنی تجھ سے آگے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جتنے نبی ہمنے بھیجے سب آدمی ہی اشراف بھیجے فرشتہ کبھی بھیجا ہی نہین اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اے کیا سیر نہین کرتے اور نہین پھرتے شام کی زمین مین جو وہ شہر ہے ہود پیغمبر اور لوط پیغمبر کی امت اُسمین رہتی تھی پھر دیکھو اور ڈرو جو کیسا ہوا آخر کار اُنکا جو پیغمبرون کو جھوٹا کہتے تھے اور وہ ہمسے پہلے تھے انکے مکانون کا حال دیکھا ڈرو اور پیغمبر کو جھوٹا اور جادوگر نہ کہو وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ اور سب طرح گھر آخرت کا یعنی بہشت اور نعمتین اسکی اچھی ہین اس دنیا کے مزون سے اُنکو جو ڈرتے رہتے ہین شرک سے اور پیغمبر کے کہنے کو سچ جانتے ہین اے نہین سمجھتے اور غور کرتے تمراب چاہیے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فریبے وقت کے اپنی دولت پر اور بڑی عمرون پر غرور اور بھروسا نہ کرین کہ اگلے نبیون کی امت کو ہمنے بہت ڈھیل اور فرصت دی تھی حَتّٰٓى اِذَا اسْتَيْــَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جہانتک کہ نا امید ہوے پیغمبر ایمان لانے سے اُنکے اور جانا کافرون نے کہ جھوٹے تھے جو کہتے تھے کہ ہم پیغمبر ہین تم ہمارا کہنا نہ مانوگے تو تمپر عذاب آویگا اس بات کو کافرون نے جھوٹ جانا اور جب وقت اُس عذاب کے آنے کا ہو پہنچا تو جَاۗءَهُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَاۗءُ ۭ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ آیا پیغمبرون کو مدد کرنا ہمارا یعنی عذاب اُن کافرون پر اُترا پھر چھڑایا جسکو چاہا ہمنے یعنی پیغمبرون کو اور اُن کے یارون کو چھڑایا اُس عذاب سے اور کافرون کو ہلاک کیا اور پھرتا نہین عذاب ہمارا کافرون پر آیا ہوا جب اُتر چکتا ہے لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ بیشک ہی بیچ قصے پیغمبرون کے ڈرانا اور نصیحت واسطے عقلمندون کے اور عقلمند وہ ہین جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہنا مانین اور اُنکو سچا جانین مَا كَانَ

حَدِیْثًا یُّفْتَرٰی وَلٰکِنْ تَصْدِیْقَ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ وَتَفْصِیْلَ کُلِّ شَیْءٍ وَّهُدًی وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝ نہیں ہے یہ قرآن بات بنائی ہوئی بلکہ ہے یہ سچ کرنے والا اور موافق توریت انجیل کے بعضے احکام کے ہے اور بیان جدا جدا ہے سب چیز کا اسمیں اور راہ دکھلانے والا ہے سیدھی اور بخشش ہے خدا تعالیٰ کی طرف سے اُن لوگوں کو جو یقین خدائے تعالےٰ کا فرمان جانتے ہیں اسکو اور وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیشک بھیجا ہوا اُسکا جانتے ہیں

سُوْرَةُ الرَّعْدِ مَكِّيَّةٌ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَهِيَ ثَلٰثٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً ۝

الٓمّٓرٰ تف۔ ہر ایک تفسیر کرنے والے نے ان چار حرفوں کے معنی علحدہ کہے ہیں اور ایک عالم نے کہا ہے کہ معنی یوں ہیں کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں خوب جانتا ہوں اور دیکھتا ہوں جو کچھ کہ سارے عالم کی خلقت کرتی ہے اور کہتی ہے اور یہ بھی خوب جانتا ہوں میں تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ۭ وَالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ یہ آیتیں قرآن کی ہیں اور وہ جو اُترا ہے تیری طرف اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے پروردگار کے پاس سے سب سچ ہے اور درست ہے کچھ شک نہیں اُسمیں پر بہت لوگ نہیں مانتے اور سچ نہیں جانتے اُسے اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ خدائے تعالیٰ وہ ہے جسنے بہت اونچا بنایا آسمان کو بغیر ستون کے جو دیکھتے ہو تم اُسے پھر ارادہ کیا عرش کے بنانے پر وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اور تابعدار بنایا اپنے حکم کا سورج اور چاند کو یہ دونوں چلے جاتے ہیں ایک حد مقرر پر جو وقت ٹھہرایا ہوا ہے گرمی جاڑے کا باوقت قیامت کا تب تک پھر آکر رینگے يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَاۗءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ۝ تدبیر کرتا ہے اور کام بناتا ہے اپنے بندوں کے کھول کر بیان کرتا ہے اپنے قرآن کی آیتوں کو جو اچھی طرح سمجھ میں آویں اسواسطے کہ شاید تم ساتھ ملنے اپنے پروردگار کے شک نہ رکھو اور یقین لاؤ یعنی سچ جانو کہ قیامت کے دن قبروں سے اُٹھکر خدائے تعالیٰ کے حضور جاکر سب تم کھڑے ہوگے حساب دینے کو وَهُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْهٰرًا ۭ اور خدائے تعالیٰ وہ ہے جسنے پھیلایا زمین کو لمبا اور چوڑا اور پیدا کیے زمین میں پہاڑ بڑے مضبوط اور ندیاں پیدا کیں زمین میں جو بہتی ہیں وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ ۭ اور سب طرح کے میوے پیدا کیے زمین میں دو طرح کا جوڑا جیسے بعضا زرد سرخ اور سیاہ سفید اور جیسے کھٹا میٹھا اور بعضا گرم سرد اور تر خشک ایسی طرح جوڑا پیدا کیا اور دیکھو قدرت خدائے تعالیٰ کی جو ڈھانکتا ہے رات کو دن پر یعنی دن کی گرمی اور روشنی پر اندھیرا اور سردی لاتا ہے تو سب خلقت دن کی محنت سے کاروبار کے آرام کریں تو فجر کو تازہ دم اٹھیں ماندگی اور سستی سب جاتی رہے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ بیشک ان چیزوں میں ہر طرح نشانیاں ہیں خدائے تعالیٰ کی قدرت کی واسطے اُن لوگوں کے جو سوچ کرتے ہیں ان باتوں میں وَفِي الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ اور پیدا کیے خدائے تعالیٰ نے زمین میں ٹکڑے زمین کے ملے ہوئے آپس میں جو یہ ایک نشانی ہے قدرت کی کہ ایک زمین ہے بعضا ٹکڑا اُسمیں لائق کھیتی اور باغ بنانے کے ہے اور اُسی کے پاس زمین کھاری ہے جو اُس میں کھیتی نہیں ہوتی اور بعضی زمین نری ریت ہے اور پیدا کیے زمین میں وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَاۗءٍ وَّاحِدٍ ۣ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰي بَعْضٍ فِي الْاُكُلِ ۭ اور باغ ہیں انگوروں کے اور کھیت ہیں اور کھجوروں کے درخت ہیں کسی درخت کی جڑ میں کئی شاخیں ملی ہیں اور کوئی درخت جدا ہی جڑ سے یعنی ایک شاخ ہو جڑ سے نکلی ہے اور ایک پانی پیتے ہیں سب درخت اور کھیت اور بڑائی دیتے ہیں ہم بعضے میوے کو بعضے میوے پر مزے میں اور رنگ میں یعنی کوئی بہت میٹھا مزیدار خوشبودار ہے کوئی کھٹا بے مزا بدبودار اور وہ قدرت کی نشانی ہے جو ایک پانی سب درختوں میں جاتا ہے کوئی میوہ کھٹا کوئی میٹھا کوئی چکنا ایسا کہ تیل نکلے کوئی کڑوا ہوتا ہے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ بیشک ان چیزوں میں ہر طرح نشانیاں ہیں کھلی ہوئیں خدائے تعالیٰ کی قدرت کی اُن لوگوں کے واسطے جو سمجھتے ہیں اور غور کرتے ہیں اُن چیزوں میں وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۭ اور اگر اچنبھا کرے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کافروں کے ایمان نہ لانے پر پھر زیادہ اچنبھا ہو اُنکی بات کا جو کہتے ہیں یہ کافر کہ اے کیا جب ہم ہو جینگے مرکر قبروں میں خاک پھر کیا ہم ہونگے نئی خلقت میں یعنی کیا ہم مٹی ہو کر نئے سرے سے بن کر پیدا ہونگے یہ نہیں سمجھتے کہ جس خدائے تعالیٰ نے پہلے پیدا کیا ہے اور اُسے ایسی قدرتیں ہیں جو بیان کیا اور تم دیکھتے ہو اُن چیزوں کو

پھر اُسکے آگے دوبارہ بنانا کیا بڑا کام ہے یہ لوگ جنکو یقین نہیں ہے کہ قیامت میں پھر قبروں سے اُٹھینگے وہ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِرَبِّھِمْ ۚ وَاُولٰٓئِکَ الْاَغْلٰلُ فِیْٓ اَعْنَاقِھِمْ ۚ وَاُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ ۝ وہی لوگ ہین جو کافر ہوے اپنے پروردگار سے اور اُن ہی لوگون کے گلے مین طوق ہین گمراہی کے دنیا مین جو اُس طوق مین سے کبھی نہ نکل سکینگے مرنے کے وقت تک اور بعد مرنے کے آگ کا طوق ہوگا اُنکے گلے مین اور وہی لوگ دوزخ کی آگ مین رہنے والے ہین وہ لوگ اُس مین ہمیشہ رہین گے وَیَسْتَعْجِلُوْنَکَ بِالسَّیِّئَۃِ قَبْلَ الْحَسَنَۃِ وَقَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِھِمُ الْمَثُلٰتُ ؕ اور جلد مانگتے ہین تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برائی کو جو عذاب ہے پہلے بھلائی سے جو عذاب سے امن مین ہین خدا ے تعالیٰ نے اس امت سے کافرون پر عذاب کرنا قیامت کے دن مقرر رکھا ہے اور دنیا مین مرنے تک عذاب صورت بدل جانے کے سے امن مین ہین سو وہ مکے کے کافر اس امن سے پہلے عذاب مانگتے تھے اور بیشک گذر چکے پہلے ان سے بہت قومون پر عذاب اور اُس بات کو یہ مکے کے لوگ بھی جانتے ہین اُسپر عذاب مانگتے ہین وَاِنَّ رَبَّکَ لَذُوْ مَغْفِرَۃٍ لِّلنَّاسِ عَلٰی ظُلْمِھِمْ ۚ وَاِنَّ رَبَّکَ لَشَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝ اور بیشک پروردگار تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر طرح بہت بخشش کرنے والا ہے لوگون پر اگر توبہ کرین کفر سے اُسپر بھی جو یہ ظلم اور کفر کرتے ہین اگر اب بھی سمجھین اور کفر سے توبہ کرین اور ایمان لاوین اور جو کفر کو نہ چھوڑین اور اُسی حال مین مرین تو پھر بیشک پروردگار تیرا ہر طرح سخت عذاب کرنے والا ہے جو ایسا نہ کوئی کر سکے وَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَیْہِ اٰیَۃٌ مِّنْ رَّبِّہٖ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِکُلِّ قَوْمٍ ھَادٍ ۝ اور کہتے ہین وہ لوگ جو ایمان نہین لائے کہ کیون نہین اُترتی نشانی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اُسکے پروردگار کے پاس سے جیسے ہم چاہتے ہین یعنی کافر مکے کے کہتے تھے کہ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اژدہا ہوتا تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام مردے کو زندہ کرتے تھے ویسا ہی کام یہ کیون نہین کرتے سو خدا ے تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقرر تو ڈرانے والا ہے یعنی تیرا کام ڈرانا ہے فقط اور کہنا ہے زبان سے اور واسطے ہر قوم کے راہ بتانے والا ہے جدا یعنی ہر پیغمبر کا معجزہ جدا تھا اور تیرا معجزہ قرآن ہے جو ان مکے کے لوگون کی زبان مین ہے لیکن کسی قابل اور عالم کا مقدور نہین جو اسکے برابر کہہ سکے اَللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ کُلُّ اُنْثٰی وَمَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ؕ خدا ے تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ اُٹھاتی ہے ہر پیٹ والی اپنے پیٹ مین بچے کو کہ اُسکے پیٹ مین نر ہے یا مادہ ہے اور خدا ے تعالیٰ ہی جانتا ہے جو کچھ کم ہوتا ہے پیٹ مین اور جو کچھ زیادہ ہوتا ہے یعنی ایک بچہ ہے یا زیادہ ہین کئی بچے یا پورے دنون مین پیدا ہوگا یا اُس سے کچھ کم زیادہ دنون مین ہوگا ان باتون کو سوا ے خدا ے تعالیٰ کے کوئی نہین جانتا وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِمِقْدَارٍ ۝ اور سب چیز کی خدا ے تعالیٰ کے پاس حد ہے جو نہ اُس حد سے زیادہ ہوتا ہے اور نہ کم ہوتا ہے اور خدا ے تعالیٰ ہے عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ الْکَبِیْرُ الْمُتَعَالِ ۝ جاننے والا ہے چھپے ہوؤن کا اور کھلے ہوؤن کا اور بڑا ہے سب کے دھیان اور سمجھ سے اور سب چیز سے اوپر ہے جو اُسکی حد نہین اور بے نہایت بڑا ہے یعنی جو تم دل مین خیال باندھتے ہو اور اُسے زبان پر نہین نکالتے خدا ے تعالیٰ اُسے بھی جانتا ہے سَوَآءٌ مِّنْکُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَھَرَ بِہٖ وَمَنْ ھُوَ مُسْتَخْفٍ بِالَّیْلِ وَسَارِبٌ بِالنَّھَارِ ۝ برابر ہے خدا ے تعالیٰ کے آگے جو کوئی تم مین سے چھپ کر بات کرے یا پکار کر کہے وہ سب جانتا ہے اور جو کوئی چھپا یا چاہے کام اپنا رات کو یا ظاہر کرے دن کو خدا ے تعالیٰ کے آگے یکسان ہے لَہٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَمِنْ خَلْفِہٖ یَحْفَظُوْنَہٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ ؕ واسطے آدمی کے رکھوالے آگے پیچھے نگہبانی کرتے ہین اُسکی خدا ے تعالیٰ کے حکم سے یعنی ہر بندے کے ساتھ رکھوالے آگے اور پیچھے رکھوالی کرتے ہین اُسکی نیک اور بدکارون کی یا کہ لکھتے جاتے ہین رات دن جو کچھ وہ کرتا ہے اور وہ کہتا ہے اُن کا نام کراماً کاتبین ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ ؕ بیشک خدا ے تعالیٰ نہین بدلتا اُس چیز کو جو کسی قوم کے پاس ہے جیسے جمعیت اور تندرستی جب تک کہ وہ قوم بدل ڈالین اُس چیز کو جو اُنکے دلون مین ہین اچھی باتین جیسے شکر اور انصاف اور خیرات یعنی خدا ے تعالیٰ کسی کو جمعیت بدلے مفلسی اور تندرستی کے بدلے بیماری نہین دیتا جب وہ خیرات اور انصاف اور شکر کرتا ہے پھر جب آدمی یہ باتین چھوڑتا ہے تب اُسپر مصیبت آتی ہے وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰہُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَہٗ ۚ وَمَا لَھُمْ مِّنْ دُوْنِہٖ مِنْ وَّالٍ ۝ اور جب چاہتا ہے خدا ے تعالیٰ کسی قوم پر برائی یعنی عذاب اور مصیبت پھر وہ پھیرنے والی نہین اُس سے اور نہین ہے اُس قوم کو سوا ے خدا ے تعالیٰ کے کوئی والی جو اُس سے مصیبت اور عذاب دور کرے خدا ے تعالیٰ ہی سب کا والی ہے ھُوَ الَّذِیْ یُرِیْکُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا

وَطَمَعًا وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ۝ وہ ہے خدا تعالیٰ جو وہ دکھلاتا ہے تم کو بجلی جو اُس سے ڈر ہے اور امید ہے اور امیدوار ہو مینھ کے جو وہ مینھ کی نشانی ہے اور وہی خدا تعالیٰ ہے اُٹھاتا ہے بدلیاں بھاری مینھ کی بھری ہوئی وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ۝ تسبیح پڑھتا ہے رعد جو گرجتا ہے ساتھ تعریف خدا تعالیٰ کے رعد نام ایک فرشتے کا ہے وہ بدلی کا رکھوالا ہے وہ خدا تعالیٰ کی تعریف کی تسبیح ہمیشہ پڑھتا ہے اور فرشتے سب تسبیح پڑھتے ہین خدا تعالیٰ کی تعریف کی ڈر سے یعنی سب خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہین اور بھیجتا ہے خدا تعالیٰ آسمان سے آگ کو پھر اُس سے بھیجتا ہے جس پر چاہتا ہے یعنی جس شخص کو چاہتا ہے اُسے اُس آگ سے ہلاک کرتا ہے **ف** کہتے ہین نوین برس ہجرت سے عامر بیٹا طفیل کا اور اربد بیٹا ربیعہ کا دونون نے آپس مین مصلحت کی یہ کہ عامر نے کہا کہ ہم دونون پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کرنے کو چلین مین اُنھین باتون مین لگا لونگا تو پیچھے سے ایک تلوار ماریو جو دوسری کی حاجت نہ رہے یہ بات مقرر کرکے آئے اور باتون مین مشغول ہوئے آخر کو بڑی دیر پیچھے کہا کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اب مین جاکر ایک بڑا لشکر سوار اور پیادے کا لاکر تجھ سے سمجھونگا یہ کہکر دونون چلے آئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا اے پروردگار تو سمجھ لے ان دونون سے پھر عامر نے باہر آکر اربد کو کہا وہ مصلحت جو کی تھی وہ کیا ہوئی تو نے تو کچھ نہ کیا اُسنے کہا کہ جب تلوار مارنے کا ارادہ کرتا تو بیچ مین آ جاتا تھا غرضکہ جب وہ دونون مدینے سے باہر آئے یکایک صاعقہ یعنی ایک آگ آسمان سے آئی جو اربد تو اُسی وقت جل موا اور عامر اپنے گھر جاتے تک برے حال سے وہ بھی موا اور ایک یہودی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور لگا پوچھنے کہ اے ابوالقاسم بتا جو ترا خدا جواہر کا ہے یا موتی کا ہے یا سونے کا ہے اُسی وقت غضب الٰہی سے ایک بدلی پیدا ہوئی اور بجلی نے اُسے جلا کر مار ڈالا سو خدا تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ جسپر چاہتا ہے خدا تعالیٰ صاعقہ بھیجتا ہے اور یہ لوگ جھگڑتے ہین خدا تعالیٰ کی شان مین جو وہ کیا ہے اور کس چیز کا ہے کیا احمق ہین جو ایسی باتین کرتے ہین اور وہ خدا تعالیٰ تو بہت بڑا ہے عذاب کرنے والا جھگڑنے والون پر لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ۚ خدا تعالیٰ ہی کا بلانا ہے اور پکارنا ہے سچ اور درست ہی یعنی اُسی سے دعا مانگنا ہے اور اُسی کا یاد کرنا لائق ہے جو وہ سُنتا ہے اور روا کرتا ہے حاجت پکارنے والے کی وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ۚ اور وہ لوگ جو بلاتے ہین اور پکارتے ہین سوائے خدا تعالیٰ کے بتون کو جو اُنھین خدا تعالیٰ کا شریک کہتے ہین وہ بت اُنکا پکارنا اور بلانا نہین مانتے اور نہین سُنتے اور اُنکی حاجت روا نہین کرتے ذرا بھی لیکن اُنکی مثل ویسی ہے کہ جیسے کوئی پیاسا اپنے دونون ہاتھ پسارے کنوئین کے پانی کی طرف اور پکارے پانی کو جو پانی اُسکے منھ کو پونہچ جاوے بغیر ڈول رسی کے اور پانی بغیر اسباب کے نہین پونہچنے والا اُسکے مُنھ کو اُسی طرح بتون کی بھی قدرت نہین جو کسی کا کچھ کام کرسکین وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝ اور نہین ہے بلانا اور پکارنا کافرون کا بتون کو مگر بیچ بھلاوے کے اور بہکاوے کے پڑے ہین کچھ فائدہ نہوگا کبھی اُنکو بتون سے

السجدة

كسی طرح وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۝ اور خدا تعالیٰ ہی کو سجدہ کرتا ہی جو کوئی کہ ہے آسمانون مین اور جو کوئی کہ ہے زمین مین خوشی سے مطیع مسلمان اور لاچاری سے کافر وقت مصیبت کے اور سجدہ کرتا ہے پرچھانون اُن سب کافرون کو مغرب کی طرف اور شام کو مشرق کی طرف یعنی ہمیشہ پرچھانو اسب کا سجدہ کیا کرتا ہی قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ قُلِ اللّٰهُ ۭ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پوچھ مشرکون سے کہ کون ہے پیدا کرنے والا آسمانون کا اور زمین کا کہو اُنکی طرف سے کہ خدا تعالیٰ ہی کسواسطے کہ اُنکو سوائے اسکے اور کوئی جواب نہین پھر تو قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ۭ کہو کہ پھر تم یہ جان کر پکڑتے ہو اپنا وسیلہ سوائے خدا تعالیٰ کے اور دوست جانتے ہو ایسون کو جو نہین کرسکتے اپنا بھلا اور نہ برا یعنی بتون کو جو اپنا نفع اور نقصان کرنیکی قدرت اور خبر نہین تمھین کیا فائدہ ہوگا اُنکے پوجنے سے قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ۚ کہہ کیا ہی برابر ہے اندھا اور دیکھنے والا یا برابر ہے اندھیرا اُجالا بت پوجنے والے اندھے ہین جو اُنکو نظر نہین آتا کہ بت آپ عاجز ہین اور کی مدد کیا کرسکین گے اور مؤمن جو خدا تعالیٰ کی قدرت کی نشانیان دیکھکر پہچانتے ہین اور اندھیرا کفر کا اور روشنائی اسلام کی کیا برابر ہین یا تین نو رکھو کہ یہ تم

بتون کو پوجتے ہو یا مہ جعلوا للہ شرکاء خلقوا کخلقہ فتشابہ الخلق علیہم ۵ کیا مشرکون نے بنایا ہی خدائے تعالیٰ کے ساتھ شریک بتون کو تا ید کچھ بتون نے پیدا کیا ہو جیسے خدائے تعالیٰ نے پیدا کیا ہی پھر شبہہ پڑا بت پوجنے والون کو اُس پیدا کی ہوئی چیز مین کہ پہچانا نہین جاتا اُنسے کہ یہ چیز بتون کی پیدا کی ہوئی ہی یا خدائے تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی ہی یعنی شریک تو اُسے کہتے ہین جو برابر کا ہو قدرت مین جیسا خدائے تعالیٰ نے پیدا کیا ہی چاہیے کہ ایسا ہی بت بھی پیدا کرین سو یہ الزام دیا خدائے تعالیٰ نے بت پوجنے والون کو کہ اے احمقو کیا سمجھکر تم بتون کو خدائے تعالیٰ کا شریک کہتے ہو وہ تو ایسے عاجز ہین جو اپنا برا بھلا نہین کر سکتے اگر اُنھین گرا دو تو اُٹھ نہ سکین اور قل اللہ خالق کل شیء وھو الواحد القھار ۵ کہہ کہ خدائے تعالیٰ ہی ہے پیدا کرنے والا سب چیز کا اور وہ خدائے تعالیٰ ایک ہے بڑا زبردست جو کوئی اُسکا شریک نہین انزل من السماء ماء فسالت اودیۃ بقدرھا فاحتمل السیل زبدا رابیا ۵ اتارا خدائے تعالیٰ نے آسمان کی طرف سے پانی مینھ کا پھر بہکر چلا پانی جنگلون مین موافق ہر ایک جنگل کے پھر اُٹھایا اُس پانی نے کف اور جھاگ اونچے اونچے ومما یوقدون علیہ فی النار ابتغاء حلیۃ او متاع زبد مثلہ ۵ اور اُس چیز کو بھیجا جو اُسی آگ کی بھٹی مین رکھکر دھونکتے ہین سُنار یا لوہار واسطے گہنا بنانے کے یا ہتھیار بنانے کو کف آتا ہی اُسپر جیسے پانی پر کف آتا ہے یعنی تانبے پیتل کو جو کھٹائی مین رکھکر بھٹی مین آگ کی دہکاتے ہین گہنا یا کچھ چیز بنانے کو تو میل اُسکا جدا ہو کر آگ کے زور سے اوپر آتا ہے جیسے پانی کے کف اوپر آتے ہین کذلک یضرب اللہ الحق والباطل ۵ ایسی ہی مثلین مارتا ہے خدائے تعالیٰ سچ کی اور جھوٹ کی یعنی خدائے تعالیٰ مثل بیان کرتا ہے سچی بات کو مینھ کے پانی اور سونے روپے تانبے پیتل کے ساتھ جو لسنے ہزارون طرح کے نفع اور فائدے ہین اور جھوٹی بات کی مثل کف پانی کی اور تانبے پیتل اور سونے روپے کی مثل سے ماری ہے جو کسی کام کا نہین فاما الزبد فیذھب جفاء ۵ واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض ۵ پھر وہ جو کف ہے پانی کا اور سونے روپے اور تانبے پیتل پر کا پھر وہ جاتا رہتا ہے جلدی کر کر اور میل ہو کر اُسے ٹھہراؤ نہین ایسی ہی جھوٹی بات کو ٹھہراؤ نہین اور وہ جو فائدہ دیتا ہے لوگون کو جیسے پانی مینھ کا اور جیسے سونا اور روپا پھر وہ رہتا ہے دیر تک ملک مین ایسی ہی سچی بات کو مضبوطی ہے کذلک یضرب اللہ الامثال ۵ ایسی ہی مثلین مارتا ہے خدائے تعالیٰ یعنی ایسی طرح سمجھاتا ہے کھول کھول کر جو تم سمجھو اور دھیان کرو اور بھلی بری کو اور سچ جھوٹ کو پہچانو للذین استجابوا لربھم الحسنی ۵ والذین لم یستجیبوا لہ لو ان لھم ما فی الارض جمیعا ومثلہ معہ لافتدوا بہ ۵ واسطے اُن لوگون کے جنھون نے اپنے پروردگار کا حکم مانا نیکیان اور بھلائیان ہین بہشت اور اُسکی نعمتین اور وہ لوگ جنھون نے نمانا حکم اپنے پروردگار کا اُن لوگون کے واسطے اگر ساری دنیا کا مال دولت ہووے اور اُتنا ہی اور ہووے اور وہ لوگ اس سبب مال اور دولت کو دیون اسواسطے کہ عذاب سے چھوٹین یعنی ساری دنیا کا مال دولت اور اُتنا ہی اور بھی ہو سو کا فروہ سب مال دولت دیون اور کہین کہ یہ سب لو اور ہمین چھوڑ دو اور عذاب نہ کرو اُنکی بات کوئی نہ سُنے گا اولئک لھم سوء الحساب ۵ ومأواھم جھنم ۵ وبئس المھاد ۵ وہی لوگ ہین جو واسطے اُن لوگون کے ہے بہت بری طرح سے حساب لینا اور اُنکے رہنے کی جگہ دوزخ ہے اور بہت بری ہے دوزخ رہنے کی جگہ افمن یعلم انما انزل الیک من ربک الحق کمن ھو اعمی ۵ انما یتذکر اولوا الالباب ۵ اے پھر جو کوئی کہ جانتا ہے کہ وہ جو اُترا ہے تجھپر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پروردگار کے پاس سے وہ درست ہے اور سچ ہے کیا برابر ہے وہ کوئی جو اندھا ہے یعنی جس شخص نے قرآن کو سچ جانا برابر نہین ہے اُس شخص کے جسکو خوبی اور کیفیت قرآن کی نظر نہین آئی اور کہتا ہے قرآن کو کہ شعر ہے بنایا ہوا شاعر کا اور پچھلے لوگون کا قصہ ہے سوا سے اسکے نہین یعنی مقرر نصیحت جانتے ہین قرآن کو صاحب عقل یعنی احمقون نے قصہ سمجھا ہے اور عقلمند نصیحت سمجھتے ہین قرآن کو الذین یوفون بعھد اللہ ولا ینقضون المیثاق ۵ وہ لوگ جو پورا کرتے ہین خدائے تعالیٰ کے قول کو جو پہلے دن کیا تھا اور نہین توڑتے اُس قول کو والذین یصلون ما امر اللہ بہ ان یوصل ویخشون ربھم ویخافون سوء الحساب ۵ اور وہ لوگ جو ملائے رکھتے ہین اُس چیز کو جو خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اُس چیز کو ملائے رکھو یعنی ایمان سب پیغمبرون پر لاؤ اور سب کو برحق جانو اور خدائے تعالیٰ کی بھیجی ہوئی کتابون کو سچ جانو سو وہ لوگ سب پیغمبرون کو اور سب کتابون کو سچ جانتے ہین اور ڈرتے ہین اپنے پروردگار سے اور دہشت کھاتے ہین بری طرح کے عذاب دینے سے یعنی ڈرتے ہین اس بات سے کہ کہین ایسا نہو جو ہمین گناہون کے

واسطے عذاب کرین اور اپنے کرم سے نہ بخشے تو بڑی خرابی ہو وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۝ اور وہ لوگ جو صبر کرتے ہین بندگی کی محنت مین اور چاہتے ہین اور آرزو کرتے ہین اپنے پروردگار کی خوشی کی اور قائم رکھتے ہین نماز کو اور بانٹتے ہین اور دیتے ہین حق دارون کو اور محتاجون کو اُس چیز سے جو روزی دی ہے ہمنے اُنکو اُسمین سے دیتے ہین چھپ کر اور سب کے روبرو اور ہٹاتے ہین ساتھ نیکی کے بدی کو یعنی برائی کے بدلے بھلائی کرتے ہین لوگون سے جنکا یہ بیان ہوا وہی لوگ ہین جو اُنکے واسطے آخرت کا گھر ہے سو وہ آخرت کا گھر جنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ۝ باغ ہین ہمیشہ رہین گے اندر آوین گے اُن باغون مین وہ لوگ جنکا پہلے مذکور ہوا اور جو کوئی نیکبخت ہوگا اُنکے باپ دادا سے اور اُنکی نکاحیون سے اور اُنکی اولاد سے جتنے نیکبخت ہونگے سب آوین گے اُنکے باغون مین اور فرشتے اُنکے پاس آوین گے ہر دروازے سے بہشت کے سلام علیک کرین گے اور کہین گے سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ ۚ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ۝ سلامتی ہو تم پر یعنی ہمیشہ تم یہان سلامت رہوگے سبب اُسکے جو تمنے صبر کیا تھا دنیا مین جو بندگی کی محنت پر جیسے گرمیون مین روزے رمضان کے اور جاڑون مین راتون کو اُٹھکر وضو کرتے تھے تم پھر کیا خوب ہے واہ واعاقبت کا گھر جو ملیگا اُنکو وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ ۙ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ۝ اور وہ لوگ جو توڑتے ہین قول خدا ے تعالیٰ کا مضبوط قول کرکے یعنی پہلے روز قول مضبوط کرکے توڑتے ہین اور کاٹتے ہین اُس چیز کو جسکو فرمایا ہے خدا ے تعالیٰ نے کہ جوڑو اُسے یعنی خدا ے تعالیٰ نے فرمایا کہ قرآن اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت اور دوستی کرو یہ اُسکا اُلٹا دشمنی کرتے ہین اور خرابی کرتے ہین ملک مین یعنی اور غیر لوگون کو بہکاتے ہین کہ یہ جو کہتا ہے کہ مین پیغمبر ہون سو جھوٹا ہے اُسکا کہا نہ مانیو یہ لوگ جو ایسی باتین کرتے ہین یہ دور ہین خدا ے تعالے کی رحمت اور بخشش سے اور اُن ہی کے واسطے بہت برا ہے آخرت کا گھر سو وہ دوزخ ہے اور وہان کے بڑے عذاب ہین ہمیشہ کے اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۚ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِى الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ۝ خدا ے تعالیٰ روزی کھولتا ہے جسکی چاہتا ہے اور تنگ روزی کرتا ہے جسکی چاہتا ہے وہ حاکم ہے اور خوش ہین یہ مکے کے لوگ دنیا کی زندگی سے جو ان کو جمعیت اور تھوڑی سی دولت ہے اور نہین ہے یہ جینا اور دولت دنیا کی عاقبت کی دولت اور زندگی کے آگے مگر ذرا سا فائدہ یعنی عاقبت کی دولت اور زندگی کبھی تمام نہوگی اور دنیا کی دولت اور جینے کا بھروسا ہے وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ۝ اور کہتے ہین وہ لوگ جو ایمان نہین لائے کہ کیون نہین اُترتی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نشانی یعنی معجزے سے جیسے کہ ہم چاہتے ہین کہدے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بیشک خدا ے تعالیٰ گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے اگر ہزارون معجزے اور نشانیان قدرت کی دیکھے ہرگز سیدھ نہین جانتا اور ایمان نہین لاتا اور دکھاتا ہے راہ سیدھی یعنی توفیق ایمان کی دیتا ہے بغیر معجزہ دکھائے اُسکو جو کوئی اُس کی طرف عاجزی کرتا ہے اور پھرتا ہے خدا ے تعالیٰ کی طرف سب کو چھوڑکر اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ۭ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ۝ وہ لوگ ہین جنھون نے سچ جانا پیغمبر اور قرآن کو اور آرام پاتا ہے دل اُنکا خدا ے تعالیٰ کی یاد سے جانو اس بات کو کہ خدا ے تعالیٰ کی یاد سے آرام پاتے ہین دل اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہین اور اچھے کام کیے ہین دنیا مین اُنکی خوشی ہے زندگانی مین اگرچہ مفلس غریب ہون اور بہت اچھا پھر کر جانا ہے عاقبت مین جو کچھ عذاب نہوگا اُن کو اور بہشت اور اُسکی نعمتین ملین گی خدا ے تعالیٰ کے فضل سے كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِيْٓ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا عَلَيْهِمُ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ۔ جیسے اور پیغمبرون کو بھیجا تھا اسی طرح بھیجا ہمنے تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قوم مین جو بیشک گذر چکی ہین پہلے ان لوگون سے بہت قومین اور تجھے بھیجا اسواسطے جو تو پڑھے کے لوگون کے آگے اُس چیز کو جو ہم بھیجتے ہین تیری طرف یعنی قرآن سُنا مکے کے لوگون کو اور یہ مکے کے لوگ منکر ہین رحمٰن سے یعنی نہین جانتے کہ رحمٰن کون ہے قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ ۝ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ رحمٰن میرا پروردگار ہے جو نہین ہے کوئی لائق جو اُسکی بندگی کیجیے مگر وہی اُسی کی طرف مجھ کو پھر جانا ہے ف کہتے ہین کہ بعضے مکے کے لوگون نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم اگر تو چاہے کہ ہم تیری تابعداری کریں تو تو کہہ قرآن کو جو یہ سب مکے کے گرد کے پہاڑ دور رہون اور زمین کھیتی کی لائق نکلوا اور زمین پھٹ کر تالاب پانی کے بہین اور دادا پردادا جی اُٹھکر ہمین کہین کہ یہ پیغمبر سچا ہے تب ہم ایمان لاوین خدائے تعالیٰ نے اُنکے جواب مین یہ آیت بھیجی کہ وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ؕ بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ؕ اور اگر ہوتا کوئی قرآن ایسا جو اُسکے پڑھنے سے پہاڑ چلنے لگتے یا زمین پھٹ جاتی یا اُسکے پڑھنے سے مُردے باتین کرنے لگتے تو ایسا معجزہ اسی قرآن کا ہوتا یہ جو کافر کہتے ہین کہ اگر ویسے معجزے دیکھین تو ایمان لاوین یہ غلط کہتے ہین بلکہ خدائے تعالیٰ کے اختیار مین ہین سب کام یعنی ایمان لانا اور نہ لانا خدائے تعالیٰ کی تقدیر سے ہے کافر ہونا اور اُسی کی توفیق سے ہے ایمان لانا لوگون کا اَفَلَمْ يَايْـَٔسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ اے کیا نہین ہوے نا امید مسلمان ان کافرون کے ایمان لانے سے یعنی ابھی امیدوار ہین مسلمان کہ یہ ایمان لاوین گے اور نہ سمجھے وہ کہ اگر چاہتا خدائے تعالیٰ تو ہر طرح راہ دکھاتا سب لوگون کو ہمیشہ کے عذاب سے چھوٹنے کی وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى يَاْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ اور ہمیشہ پہنچا کریگا کافرون کو عذاب سخت سبب اُسکے جو یہ دشمنی کرتے تھے خدائے تعالیٰ کے رسول کی یا اُتریگا تو یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیری فوج اُترے گی نزدیک اُنکے گھرون کے اور لوٹ مار کیا کریگی فوج تیری جبتک کہ آوے وعدہ خدائے تعالیٰ کا جھوٹ نہین کرتا وعدہ یعنی جو وعدہ خدائے تعالےٰ کا ہے سچا ہے اب خدائے تعالیٰ اپنے حبیب کی تسلی کرنے کو فرماتا ہے جو ان کافرون کی باتون سے آزردہ دل مت ہو کسواسطے کہ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۝ بیشک مزاح اور ٹھٹھے کرتے تھے اگلے لوگ اپنے وقت کے پیغمبرون سے پہلے تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے تیری قوم تجھ سے سلوک کرتی ہے پھر ڈھیل دی مین نے اُن لوگون کو جو کافر تھے یعنی اُنپر اُسی وقت عذاب نہ بھیجا اور دولت اور عیش مین رکھا پھر جب وقت آیا تو پکڑا اُنکو عذاب مین پھر کیسا ہوتا ہے کرنا عذاب میرا جو سب جانتے ہو کہ اُنکا کیا حال ہوا ویسا ہی اِن کا حال ہوگا جب وقت آوے گا اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ ۢ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ ؕ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ اے جو کوئی کہ ہووے رکھوالا آدمی پر اور بدلہ دینے والا ہو اُن کامون کا جو اُسنے کیے ہون بھلے یا برے کیا برابر ہوتا ہے اُسکے جس سے کچھ نہ ہو سکے یعنی خدائے تعالیٰ سب بندون کے کامون سے واقف ہے اور موافق اُن کامون کے بدلہ ہر ایک کو دے سکتا ہے کیا برابر بتون کے ہے جو وہ ایسے عاجز ہین اور بے خبر ہین جو گڑین تو آپ سے نہ اُٹھ سکین یہ سب باتین جان کر پھر اور بناتے ہین بتون کو شریک خدائے تعالیٰ کا اور پوجتے ہین اُنکو اور قُلْ سَمُّوْهُمْ ؕ اَمْ تُنَبِّـُٔوْنَهٗ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْاَرْضِ اَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ؕ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بت پوجنے والون کو کہ نام رکھو اور تعریف بیان کرو اُنکی جنکو شریک مقرر کیا ہے تمنے خدائے تعالیٰ کا یعنی جیسے خدائے تعالیٰ کے نام ہین حی اور رزاق اور خالق اور سمیع اور بصیر اور علیم ایسا نام کوئی بتون کا بھی بتاؤ یا بتلاتے ہو اور خبر دیتے ہو خدائے تعالیٰ کو اُس چیز کی جو اُسے خبر نہین کہ شریک اُسکے زمین پر ہین یا نام رکھتے ہو بتون کا شریک ظاہر کے کہنے سننے کو یعنی یون ہی نام رکھ لیا ہے اور دراصل وہ اُس نام کے لائق ہرگز نہین جیسے کالے کا نام گورا رکھا ہے یہ بھی نہین بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝ بلکہ اچھا رکھا ہے کافرون کے واسطے مکر اور جھوٹ اُنکا اور انکار کیا ہے سیدھی راہ سے یعنی راہ سیدھی اسلام کی مین جانے نہین دیتے یعنی توفیق ایمان کی نہین پاتے اور اُن ہی بتون کو شریک بنانا خدائے تعالےٰ کا اچھا لگتا ہے اور جو کوئی ایسا ہو جو اُسے خدائے تعالےٰ سیدھی راہ سے بھلاوے یعنی توفیق اسلام کی نہ دیوے پھر نہین کوئی راہ بتانے والا اُسے جو وہ مسلمان ہووے لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ۝ کافر اور مشرکون کو عذاب ہے زندگانی مین دنیا کی جیسے قتل اور قید ہونا اور لوٹے جانا اور قحط مین گرفتار ہونا اور ہر طرح عذاب آخرت کا تو بہت سخت ہے اور بہت بڑا جو کبھی اُس عذاب سے چھوٹنے کے نہین اور نہین ہے کوئی اُنکو خدائے تعالیٰ کے عذاب سے بچانے والا مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا ؕ تِلْكَ عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۖ وَّعُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ النَّارُ ۝ تعریف اور خوبی ہے بہشت کی وہ بہشت جسکا وعدہ دیا ہے پرہیزگارون کو اُسمین رہنے کا سو وہ بہشت کیسی ہے جسمین بہتی ہین اُسکے درختون اور مکانون کے نیچے نہرین میوے اُس بہشت مین سب طرح کے ہمیشہ رہین گے اور چھانون بھی وہان ہمیشہ ہوگی یہ بہشت جسکی تعریف کی آخر کو ملے گی اُنکو جو پرہیزگار ہین ڈرتے ہین

ع ۱۰ ۱۵

خدائے تعالیٰ کے عذابون سے اور آخر کو کافر آگ مین رہین گے ہمیشہ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ يُّنْكِرُ
بَعْضَهٗ ۭ قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ ۭ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَاِلَيْهِ مَاٰبِ ۝ اور وہ لوگ جن کو دی ہمنے کتاب توریت یعنی وہ یہودی
جو مسلمان ہوے خوش ہوتے ہین اُس چیز سے جو تیری طرف بھیجی ہے یعنی قرآن سنکر خوش ہوتے ہین اور یہودیون کی قوم سے کوئی شخص ہے جو نہین
مانتا قرآن کی آیت کو کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ مقرر مجھے حکم ہوا ہے وہ کہ بندگی کرون مین صرف خدائے تعالےٰ کی ایک جان کر اُسے اور
کسی کو اُسکا شریک نہ جانون اُسی کی طرف بلاؤن خلقت کو یعنی سب کو کہون کہ اُس کی بندگی کرو اور اُسی کی طرف پھرنا ہے مجھے بھی اور سب کو
وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ۭ وَلَىِٕنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَاۗءَهُمْ بَعْدَ مَا جَاۗءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ ۝ اور ایسا ہی بھیجا ہمنے قرآن ع ۲
کو حکم کرنے والا عربی زبان مین جو یہ مکے کی لوگ جلد سمجھین اور اگر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تابعداری کریگا تو مکے کے لوگون کی آرزو کی یعنی اگر
تو انکا کہا مانے بعد اُسکے جو آچکی تیرے پاس خبر کہ بتون کو ہرگز نہ پوجو جو بہت برا کام ہے یا بیت المقدس کی طرف سجدہ کرنا موقوف ہوا یہ بات
جان کر جو پھر اُنکی خوشی کے واسطے کریگا اُنکا کہا تو پھر نہین کوئی تجھے خدائے تعالیٰ کے عذاب سے چھڑانے والا اور نہ کوئی یار ایسا جو تجھپر عذاب
نہ آنے دیوے یعنی پھر کوئی عذاب سے بچانے والا نہین کہتے ہین کہ بعضے یہودی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طعنے دیتے تھے کہ یہ نکاح بہت
کرتے ہین اور ہمیشہ عورتون مین مشغول ہین اگر یہ پیغمبر ہوتے تو اُنکو عورتون کا خیال نہ ہوتا سو یہ آیت خدائے تعالیٰ نے بھیجی وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا
مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ۭ اور مقرر ہمنے بھیجا پیغمبرون کو پہلے تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بنائین ہمنے اول پیغمبرون کے
واسطے نکاحیان اور اولاد یعنی اگلے پیغمبرون کے بھی قبیلے اور فرزند تھے کچھ انھون نے نئی بات نہین کی وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ
لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ۝ نہ چاہیے پیغمبر کو اور نہین کرتا پیغمبر وہ کہ لاوے معجزے مگر حکم خدائے تعالیٰ کے سے یعنی بغیر مرضی خدائے تعالیٰ کے پیغمبر معجزہ نہین دکھاتا اور
دکھلانا معجزے کا وقت پر لکھا ہوا ہے جب وہ وقت آویگا البتہ معجزہ ظاہر ہوگا يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَاۗءُ وَيُثْبِتُ ۚ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ ۝ مٹاتا ہے خدائے تعالیٰ جو چاہتا
ہے اور ثابت رکھتا ہے یعنی ٹھہرا رکھتا ہے جسے چاہتا ہے اور اُسکے آگے ہے اصل سب کتابون کی یعنی لوح محفوظ جو سب کتابین اور سب احوال اُس مین
ذرہ ذرہ لکھا ہوا ہے سو وہ خدائے تعالیٰ کے پاس ہے جو چاہتا ہے لکھتا ہے اُس مین اور جو چاہتا ہے موقوف کرتا ہے مختار ہے مالک ہے
وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ۝ اور اگر ہم دکھاوین تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کوئی اُس چیز سے جو وعدہ کیا ہے ہمنے کافرون کو عذاب کا یا تمام کردین تجھے پہلے اُنکے عذاب دکھلانے سے ہم مختار ہین چاہین سو کرین یہ مقرر تیرا ذمہ
پیغام پہونچا دینا ہے ہمارا کافرون کو اور ہمارا ذمہ ہے حساب لینا اور بدلہ دینا موافق اُن کے کامون کے اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا
مِنْ اَطْرَافِهَا ۭ وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ۭ وَهُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ اے کیا نہین دیکھتے کافر مکے کے جو ہم گھٹاتے آتے ہین زمین کو اُس کے
کنارون سے یعنی تھوڑا تھوڑا ملک کافرون کے قبضے مین سے نکلتا ہے اور مسلمانون کے قبضے مین آتا جاتا ہے اور خدائے تعالیٰ حکم کرتا ہے جو ملک اُن
پاس کم ہوتا جاوے اور مسلمانون کے پاس زیادہ ہوتا جاوے اور مسلمان زور آور ہوتے جاوین اور کافر کمزور ہوتے جاوین نہین ہے کوئی رد کرنیوالا
خدائے تعالیٰ کے حکم کا اور خدائے تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا ۭ اور بیشک مکر اور فریب
کیا اُن لوگون نے جو اُن سے پہلے تھے یعنی ہر پیغمبر کی امت نے اپنے اپنے وقت کے پیغمبر سے فریب کیا پھر خدائے تعالیٰ کے پاس ہی بدلہ دینا
تمام مکرون کا یعنی اُن سب کو اُنکے فریب کا بدلہ دیویگا يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ۭ وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ۝ جانتا ہے خدائے تعالیٰ
جو کچھ کرتا ہے ہر ایک آدمی بھلائی یا برائی سب کے کامون کی خبر ہے اُسے اور جلد ہوگا جو جانینگے کافر جو کس کو ملیگا آخرت کا گھر یعنی اب تو
کافر اپنی بڑائی اور شیخی کرتے ہین اور اپنی دولت پر مغرور ہین مسلمانون کو مفلس جان کر خاطر مین نہین لاتے لیکن وہ وقت بھی نزدیک ہے جو ع ۶ ۱۲
جانینگے کہ بہشت مین کون جاتا ہے وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ۭ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ۝
اور کہتے ہین کافر کہ نہین تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھیجا ہوا خدائے تعالیٰ کا کہہ اُنکے جواب مین کہ کفایت کرتا ہے خدائے تعالےٰ گواہ
میرے اور تمھارے بیچ اور وہ شخص کفایت کرتا ہے شاہدی دینے کو جسکے پاس ہے اصل سب کتابون کی یعنی پیغمبر جبرئیل علیہ السلام میرے

پیغمبر ہونے کا گواہ بس ہے جو اُسکے آگے لوح محفوظ ہے اُسمین سب احوال سب کا اول سے آخر تک لکھا ہے

سورۃ ابراھیم مکیۃ وھی | بسم اللہ الرحمن الرحیم | اثنان وخمسون آیۃ

الرٰ ان تین حرفون کے کئی معنے لکھے ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ نام قرآن کا ہے یعنی کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ ۙ یہ قرآن ایک کتاب ہے جو بھیجا ہے ہمنے اُسے تیری طرف اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو نکالے تو لوگون کو اندھیرے کفر کے سے طرف اُجالے دین اسلام کے ساتھ حکم اور توفیق پروردگار اُنکے کی یعنی توراہ دین اسلام کی سب کو بتلا پر جسکو توفیق نصیب ہوگی وہ تیرا کہا مانیگا لیکن تو بتا راہ خدا ے تعالیٰ زبردست تعریف کیے گئے کی اَللّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ خدا ے تعالیٰ وہ کوئی ہے جو اُسکا ہے سب جو کچھ کہ آسمان اور زمین مین ہے سب کا مالک ہے خدا ے تعالیٰ وَوَیْلٌ لِّلْكٰفِرِیْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِیْدِ ۙ اور مصیبت اور محنت ہوگی کافرون کو بڑے عذاب سخت سے اَلَّذِیْنَ یَسْتَحِبُّوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَیَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ وہ کافر جو بے سمجھے اور احمق پنے سے چاہتے ہین دنیا مین جینے کو آخرت کو چھوڑکر اور پھیر رکھتے ہین لوگون کو خدا ے تعالیٰ کی راہ سے یعنی منع کرتے ہین لوگون کو کہ مسلمان نہو اور ڈھونڈھتے ہین خدا ے تعالیٰ کی راہ مین پھیر اور موڑ یعنی لوگون کو بہکاتے ہین کہ یہ مسلمانون کا دین راہ ٹیڑھی ہے سیدھی نہین اُولٰٓئِكَ فِیْ ضَلٰلٍۢ بَعِیْدٍ ؕ یہ کافر جو منع کرتے ہین لوگون کو مسلمان ہونے سے وہی بھولے ہوے ہین راہ سیدھی سے بھولنا اور دور از بہت کہتے ہین کہ مکے کے لوگ کہتے تھے کہ جتنی کتابین جو خدا ے تعالیٰ نے بھیجی ہین اُنمین سے کوئی کتاب عرب کی زبان مین نہین آئی یہ قرآن کیون اس زبان مین آیا ہے خدا ے تعالیٰ نے اُنکے جواب مین یہ آیت بھیجی وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِیُبَیِّنَ لَهُمْ ؕ اور نہین بھیجا ہمنے کوئی پیغمبر مگر اپنی قوم کی زبان بولنے والا یعنی جو پیغمبر آیا ہے اپنی قوم کی زبان بولتا اور سمجھتا آیا ہے یعنی جس قوم مین نبی آیا اُسی قوم مین سے پیدا کرکے اُس قوم پر بھیجا تو بیان کرے اور اچھی طرح سمجھاوے حکم خدا ے تعالیٰ کا فَیُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ یَّشَآءُ وَیَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ؕ پھر راہ بھلا دیتا ہے خدا ے تعالیٰ جسکو چاہتا ہے اور سیدھی راہ دکھاتا ہے جسے چاہتا ہے اور وہ خدا ے تعالیٰ زبردست مضبوط کام کرنے والا ہے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰیٰتِنَاۤ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ وَذَكِّرْهُمْ بِاَیّٰىمِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۙ اور بیشک بھیجا ہمنے موسیٰ علیہ السلام کو ساتھ اپنی نشانیون کے اسواسطے جو نکالے اپنی قوم کو اندھیرے کفر کے اور بے سمجھی کے اور لاوے طرف روشنائی دین کے اور عقل کے اور یاد دلا اُنکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا ے تعالیٰ کے دنون کو جن دنون مین خدا ے تعالیٰ کا عذاب کافرون پر آیا تھا اور مقرر اُن دنون کے یاد کرنے مین نشانیان ہین خدا ے تعالیٰ کی قدرت کی سب صبر کرنے والون کو جو لوگ کہ بلا مین صبر کرتے ہین اور نعمتون کا شکر کرتے ہین اور کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی اسرائیل کو کہ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَیُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَیَسْتَحْیُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِیْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِیْمٌ ؕ اور جب کہا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو کہ اے قوم یاد کرو تم اُس نعمت کو جو احسان کیا خدا ے تعالیٰ نے تمھارے اوپر اور وہ احسان یہ تھا کہ جب چھڑایا تمکو فرعون کے لوگون سے جو چکھاتے تھے تمکو بڑا عذاب یعنی تمپر بڑا عذاب کرتے تھے یہ کہ جو تمھارے بیٹون کو مار ڈالتے تھے اور تمھاری بیٹیون کو جیتا چھوڑتے تھے اپنے کام خدمت کے واسطے اُس بات مین بڑی آزمایش ہے تمھاری رب سے یعنی ویسی بلا سے چھڑانا بڑا احسان ہے خدا ے تعالیٰ کا تمپر وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَىِٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ وَلَىِٕنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ اور یاد کرو اے بنی اسرائیل کہ جب خبردار کیا تمکو اس بات سے رب تمھارے نے کہ اگر نعمتون کا شکر کروگے یعنی احسان مانوگے تو مقرر زیادہ کرونگا نعمت تمپر اور اگر ناشکری کروگے تو مقرر میرا عذاب سخت ہے نہ شکر کرنے والون پر وَقَالَ مُوْسٰۤى اِنْ تَكْفُرُوْۤا اَنْتُمْ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِیٌّ حَمِیْدٌ ۙ اور کہا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو کہ اے قوم اگر ناشکری کروگے تم اور جو کوئی زمین پر رہتا ہے یعنی اگر سارا عالم ناشکری کرے تو پھر بیشک خدا ے تعالیٰ بے پرواہ ہے اور تعریف کیا ہوا ہے سب بھلائیون سے اور سب برائیون سے یعنی کچھ تمھارے شکر کرنے سے نفع اور تمھاری ناشکری سے نقصان اُسے نہین بلکہ شکر کرنا تمھارے حق مین بہتر ہے جو خدا ے تعالیٰ نعمت زیادہ دیگا اور ناشکری تمھارے ہی

حق ہین بری ہے جو اُس سے عذاب مین پڑوگے اور کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کو آلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوحٍ
وَعَادٍ وَثَمُودَ وَالَّذِينَ مِن بَعْدِهِمْ لَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا اللَّهُ داے کیا نہین پہونچی تھین خبر یعنی کیا تمنے نہین سنا احوال اُنکا جو تمسے پہلے تھی اُمت حضرت
نوح پیغمبر کی اور خبر قوم عاد اور ثمود کی اور خبر اُنکی جو اُنکے پیچھے تھی جو کوئی نہین جانتا گنتی اُنکی کہ عاد اور ثمود کے پیچھے کتنی ہزارون خلقت ہوچکی جو
اُنکی گنتی سوائے خداے تعالیٰ کے کوئی نہین جانتا جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَرَدُّوا أَيْدِيَهُمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوا إِنَّا كَفَرْنَا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ وَ
إِنَّا لَفِي شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُونَنَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ ۝ آئے اُن لوگون کے پاس پیغمبر اُنکے خداے تعالیٰ کی طرف سے ساتھ نشانیون کے یعنی ساتھ معجزون
کے پھر اُن کافرون نے ہاتھ پھیر کر اُنکے منھ مین دیے کہ چپ رہو اور کہتے تھے کافر پیغمبرون کو کہ ہم نہین مانتے اُسکو جو اسطے تمھین بھیجا ہی یعنی تم جو کہتے
ہو کہ ہمین بھیجا ہے خداے تعالیٰ نے جو دین سکھاوین ہم تمکو سو ہم یہ تمھارا دین نہین سیکھتے اور ہم شبہہ مین ہین اُس چیز سے جو تم بلاتے ہو ہمکو اُسکی طرف
یعنی تم جو دین کی طرف ہمکو بلاتے ہو ہم شبہہ مین ہین کہ تم اور دین تمھارا سچ ہے یا جھوٹ ہے ہم تمھارا کہنا نہین مانتے اور تمکو سچا نہین جانتے قَالَتْ
رُسُلُهُمْ أَفِي اللَّهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَدْعُوكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى کہا اُنکے پیغمبرون نے اُنکو کہ ہم تمکو
خداے تعالیٰ کی طرف بُلاتے ہین اے کیا تم خداے تعالیٰ کو جھوٹ جانتے ہو اور شبہہ ہے تمکو خداے تعالیٰ کی ذات مین جس خداے تعالےٰ نے
پیدا کیا آسمان اور زمین کو وہ بلاتا ہے تمکو تو بخشے تمکو گناہ تمھارا جو اگر اُسکی طرف تم جاؤ تو یعنی اگر ایمان لاؤ تو بخشے جاؤگے اور ڈھیل دے تمھین اور عذاب
نہ کرے تمپر ایک وقت مقرر تک یعنی جبتک تم جیتے رہو تمپر عذاب نہ آوے قَالُوا إِنْ أَنتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا تُرِيدُونَ أَن تَصُدُّونَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ
آبَاؤُنَا فَأْتُونَا بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ۝ کافرون نے جواب دیا پیغمبرون کو کہ نہین ہو تم مگر آدمی ہم جیسے یعنی جیسے ہم آدمی ہین ویسے ہی تم ہو چاہتے ہو تم کہ
پھیر رکھو ہمکو اُس چیز سے جس کو پوجتے تھے باپ دادا ہمارے پھر اگر تم اپنی بات مین سچے ہو تو کچھ سند لاؤ کھلی ہوئی جس سے ہم جانین کہ تم سچے
پیغمبر ہو قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ إِن نَّحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَمُنُّ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَمَا كَانَ لَنَا أَن نَّأْتِيَكُم بِسُلْطَانٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ
وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝ کہا اُنکے کافرون کے جواب مین پیغمبرون نے اُنکے کہ ہو تو یون ہی کہ ہم آدمی تم ہی جیسے ہین پر خداے تعالےٰ
احسان اور فضل کرتا ہے جسپر چاہتا ہے اپنے بندون سے اور نہین ہے ہمارے ہمین قدرت اور نہین کر سکتے جو لاوین تمھارے واسطے سند مگر ساتھ
حکم خداے تعالیٰ کے یعنی ہماری قدرت نہین کہ بغیر حکم خداے تعالےٰ کے کچھ معجزہ دکھا سکین اور چاہیے کہ اللہ تعالےٰ پر بھروسا کرین مسلمان
یعنی جو کوئی کہ ایمان لاوے سوائے خداے تعالیٰ کے کسی پر بھروسا نہ کرے وَمَا لَنَا أَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ وَقَدْ هَدَانَا سُبُلَنَا وَلَنَصْبِرَنَّ عَلَىٰ
مَا آذَيْتُمُونَا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ ۝ اور کس سبب ہم بھروسا نہ کرین خداے تعالیٰ پر یعنی ہم مقرر بھروسا کرین کہ بیشک اُسنے راہ
دکھائی ہمکو راہ سیدھی ہماری یعنی جس راہ سے ہمنے پہچانا خداے تعالیٰ کو اور اُس کی بزرگیون کو جانا ہمنے وہ راہ اُسی نے ہمکو دکھائی اور
مقرر ہم صبر کرین گے جو تم دکھ دوگے ہمکو اور خداے تعالےٰ پر چاہیے کہ بھروسا کرین بھروسا کرنے والے اور نہ کسی پر اُسکے سوا بھروسا کرین
وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُم مِّنْ أَرْضِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا اور کہا اُنھون نے جو کافر تھے اپنے پیغمبرون کو کہ ہم مقرر نکال دینگے
اپنے شہر سے تمکو یا پھر آؤ تم ہمارے دین مین یعنی کافرون نے پیغمبرون کو کہا کہ تم یہ باتین چھوڑ دو اور نہین تو ہم تمھین شہر بدر کرینگے یہ بات سنکر پیغمبر اُنکے
مسلمان ہونے سے نا امید ہوے فَأَوْحَىٰ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظَّالِمِينَ ۝ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْأَرْضَ مِن بَعْدِهِمْ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِي وَخَافَ
وَعِيدِ ۝ پھر حکم بھیجا طرف پیغمبرون کے پروردگار اُنکے نے کہ تم خاطر جمع رکھو کہ مقرر ہم مار کر خراب کردینگے کافرون کو جو تمھارا کہا نہین مانتے اور
بسا دینگے اور آباد کرینگے تمکو اس ملک مین اُنکے ویران کرنے کے تیچھے یہ بات مقرر ہے اُسکے واسطے جو کوئی ڈریگا میرے آگے کھڑے رہنے
سے اور ڈریگا میرے ڈرانے سے وَاسْتَفْتَحُوا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ۝ اور فیصلہ ہونا چاہنے لگے یعنی پیغمبر اور کافر کہنے لگے کہ جو کوئی ہم مین سے
جھوٹا ہے اُسپر عذاب آوے خراب اور نا امید ہوے سب غرور اور تکبر کرنے والے اور جھگڑنے والے پیغمبرون سے یہان تو دنیا مین ایسا بد حال اور ذلیل
وَرَائِهِ جَهَنَّمُ وَيُسْقَىٰ مِن مَّاءٍ صَدِيدٍ ۝ آگے اُسکے دوزخ ہی یعنی قیامت مین اُنکو دوزخ مین لیجاوینگے جہان پیونگے پانی ملا ہوا پیپ کا اور رد پانی
کا ملا ہوا ہوگا جو وہ دوزخ کے رہنے والون کے بدن سے بہا ہوگا يَتَجَرَّعُهُ وَلَا يَكَادُ يُسِيغُهُ وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِن كُلِّ مَكَانٍ وَمَا هُوَ بِمَيِّتٍ

وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ ۝ ایک ایک گھونٹ پیوین گے اور پیانہ جاویگا اور حلق سے نہ اُترے گا وہ پانی جو نہایت کڑوا اور بدبو اور گندہ اور بے مزہ ہوگا اور پیاس نہ بجھے گی اور آوے گی اُس پانی پینے سے سختی مرنے کی ہر طرف سے اور مرین گے نہین جو عذاب سے چھوٹین اور آگے ہوگا اُنکو سوائے اُس عذاب کے عذاب سخت اور بڑا جو ہمیشہ اُسی حال مین رہین گے مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ نِ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰى شَيْءٍ ۝ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ۝ مثل اُن لوگون کی جو کافر ہوے اپنے رب سے یہ کہ کام نیک اُن کے ایسے ہین جیسے راکھ جو اُس راکھ پر زور سے چلے باؤ آندھی کے دن یعنی نیک کام کافرون کی مثل جیسے راکھ کا ڈھیر ہے جو آندھی کے دن زور سے کی باؤ اُس راکھ کے ڈھیر پر چلے تو سب کو اُڑا لیجاوے اور پھر کچھ ہاتھ نہ آوے جو کافرون نے نیک کیا ہو دنیا مین اُن کا مون پر بھروسا کرنا بھولنا ہے دور دراز یعنی کافرون کے نیک عمل کچھ کام نہ آوینگے عمل موقوف ایمان پر ہے اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝ اے کیا نہین دیکھتا تو اے دیکھنے والے وہ کہ خدا ے تعالیٰ نے پیدا کیا ہے آسمان اور زمین کو درست اور ثابت اگر چاہے خدا ے تعالیٰ تو دور کرے تم لوگون کو اور پیدا کرلاوے خلقت نئی تمھارے بدلے وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ۝ اور نہین ہی یہ کام خدا ے تعالیٰ پر مشکل یعنی تمھارا کھو دینا اور نئی خلقت کا پیدا کرنا خدا ے تعالیٰ کے آگے سہج ہے وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۝ اور نکل کر قبرون سے ماہر آوینگے خدا ے تعالیٰ کے آگے قیامت کو سب جتنے دنیا مین پیدا ہو کر مرینگے پھر کہین گے غریب اور کمزور جو تھے کافر دنیا مین سردارون کو اور دولتمند کافر جو تھے دنیا مین کہ مقرر ہم تھے دنیا مین تمھارے تابعدار یعنی جو دین تمنے کہا تھا سو ہمنے قبول کیا تھا پھر اب بچاؤ ہمکو خدا ے تعالیٰ کے عذاب سے کچھ تو یعنی جو کچھ تم سے ہو سکے ہمپر سے کم کرواؤ پھر وہ سنکر دنیا کے دولتمند اور سردار کافر اُنکے جواب مین یہ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ ۝ کہین گے کہ اگر راہ دکھاتا ہمین خدا ے تعالیٰ تو مقرر راہ دکھاتے ہم تمکو یعنی اگر خدا ے تعالیٰ ہمپر عذاب نہ کرتا تو ہم تمھین بخشواتے اب تو ہم آپ ہی عذاب مین گرفتار ہین تمھین کیونکر بخشواوین تو پھر وہ کہین گے کہ آؤ ملکر فریاد اور شور کرین شاید عذاب سے چھوٹین ف کہتے ہین کہ پانچسو برس تک کافر فریاد اور شور کرینگے کچھ فائدہ نہوگا کہین گے اب صبر کرو شاید صبر سے عذاب کم ہو پانچ سو برس چپ رہین گے اور عذاب سے نہ چھوٹین گے تب کہین گے سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ ۝ کہ برابر ہے ہمپر اگر شور و فریاد کرین یا صبر اور چپ کرین نہین ہی کوئی جگہ بھاگنے کی اور کہین جگہ امن کی نہین عذاب سے وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اور کہیگا شیطان جب کام فیصل ہو چکے گا یعنی جب قیامت کو حساب کتاب ہو چکے گا اور حکم الٰہی سے دوزخ کے جانے والے دوزخ مین جاوین گے اور بہشتی بہشت مین جا چکین گے اور سب لوگ اکٹھے ہو کر شیطان کو طعنہ اور اولہنا دینگے کہ تونے ہمین دنیا مین بہکایا اور اس جگہ ہمین پونہچایا اور نہین تو ہم یہان اس عذاب مین گرفتار ہوتے تب شیطان ایک اونچی جگہ آگ پر چڑھ کر کہیگا اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ۝ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۝ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۝ مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ۝ اِنِّيْ كَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ۝ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ کہ بیشک خدا ے تعالیٰ نے وعدہ دیا تھا تمکو وعدہ سچا کہ قیامت ہوگی اور مین نے وعدہ کیا سو جھوٹا یہ کہ قیامت اور حساب کچھ ہونے کا نہین اور اگر شاید ہو دے بھی تو مین تمکو بخشوا دونگا تم اُن پیغمبرون کا اور خدا کا کہنا نہ مانو سو یہ وعدہ جھوٹا دیا تھا تمکو اور نہ تھا میرا کچھ بس زور اور حکومت مگر یہی کہ مین تمھین کہتا تھا پھر تمنے کہا میرا مانا اگر نہ مانتے تم تو مین تمھارا کچھ کر سکتا پھر اب طعنہ اور اولہنا مجھے نہ دو بلکہ اپنے تئین طعنے اور اولہنے دو کہ ہمنے کہا کیون مانا تھا اب مین نہ تمھین چھڑا سکتا ہون عذاب سے اور نہ مدد کر سکتا ہون تمھاری اور نہ تم مجکو چھڑا سکتے ہو عذاب سے یا مدد کر سکتے ہو میری اور مقرر مین منکر ہوا اور نہین مانتا جو تم دنیا مین مجھے شریک کہتے تھے خدا ے تعالیٰ کا پوجنے مین یعنی مین بھی بندہ گنہگار ہون خدا ے تعالےٰ کا جو تم مجھے اُسکا شریک سمجھتے تھے اور مقرر خدا ے تعالیٰ کے شریک جاننے والون کو ہے عذاب سخت اور بڑا دکھ دینے والا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۝ اور لاوینگے اُنکو جو لوگ ایمان لائے ہین اور اچھے کام کیے ہین باغون مین جن باغون کے درختون کے نیچے بہتی ہین نہرین وہان وہ

ہمیشہ رہین گے اپنے رب کے حکم سے اور آپس مین بہشتیون کے دعا سلام ہوگا اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا
ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ۝ تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِاِذْنِ رَبِّهَا ۗ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ اے کیا نہین دیکھا
تو نے اے دیکھنے والے جو کیسی مثل کہی خدائے تعالیٰ نے خاصی پاکیزہ بات کی جو وہ ایمان ہی یہ کلمہ طیب جیسے درخت ہے بہت اچھا جو جڑ
اُسکی زمین مین مضبوط ہے اور ڈالیان اُسکی آسمان مین ہین جیسے کھجور اور وہ درخت دیتا ہے میوہ اپنا ہر وقت یعنی کسی فصل مین کمی نہین کرتا
ساتھ حکم پروردگار اپنے کے اور کہتا ہے اللہ تعالیٰ مثلین اور کہا وتین لوگون کے واسطے تو شاید یہ سمجھین اور نصیحت پکڑین وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ
كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ ِ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ۝ اور مثل گندی اور بری بات کی جو شرک ہے اور کفر ہے ایسی ہے جیسے کہ درخت
ناپاک اور زبون جیسے تھوہڑ اور اریند جو اکھڑ جاوے اور دور ہو جاوے زمین پر سے اُسے مضبوطی اور ٹھہراؤ نہ رہے زمین پر یعنی جلد جاتا رہے يُثَبِّتُ
اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ اور درست اور مضبوط کرتا ہی خدائے تعالیٰ مسلمانون کو اوپر بات درست اور
مضبوط کے جو وہ توحید ہے بیچ زندگانی دنیا کے اور آخرت مین بھی یعنی خدائے تعالیٰ مسلمانون کو اوپر بات ایمان کے درست رکھتا ہی دنیا مین مرنے
کے وقت اور آخرت مین قیامت کو حساب کے وقت انکے منہ سے کلمہ نکلیگا اُس سے اُنکی نجات ہوویگی وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ ۙ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ع ۱۷
اور راہ بھلاتا ہے خدائے تعالیٰ کافرون کو تو وہ کلمہ نہین پڑھ سکتے اور کرتا ہے خدائے تعالیٰ جو چاہتا ہے اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ
كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ۝ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۭ وَبِئْسَ الْقَرَارُ ۝ اے کیا نہ دیکھا تو نے انکو اور دھیان نہ کیا جنھون نے بدلا خدائے تعالیٰ
کی نعمت کو ناشکری سے یعنی چاہیے تھا کہ خدائے تعالیٰ کی نعمت کا شکر کرین اور احسان جانین سو اُسکے بدلے اُنھون نے ناشکری کی اور
اُتارا اپنی قوم کو آفت کے گھر مین سو وہ گھر آفت کا دوزخ ہے اور یہ دوزخ بری جگہ ہے رہنے کی وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ
قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ ۝ اور بنایا اور ٹھہرایا ہے خدائے تعالیٰ کے برابر اوروں کو تو بہکا دین لوگون کو خدائے تعالیٰ کی راہ
سے جو وہ اسلام ہے کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کافرون کو کہ کر لو عیش اور آرام اور اپنے دل کی خوشی پھر تو آخر مقرر پھر جانا ہے تمکو طرف
آگ دوزخ کے قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَ
لَا خِلٰلٌ ۝ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے اُن بندون کو جو ایمان لائے ہین کہ تو کھڑے رہین نماز پر مضبوط اور دیوین محتاجون کو اُس سے
جو ہمنے دیا ہے اُنکو یعنی خیرات کرین چھپا کر لوگون سے اور دکھا کر لوگون کو یعنی دونون طرح خیرات کرین پہلے اُس سے جو آوے گا ایک ایسا جو
نہوگا اُسمین لینا اور بیچنا اور نہ دوستی کریگا کوئی کسی سے یعنی کھلانا بھوکے کا اور پہنانا ننگے کا اور نقد دینا کچھ محتاج کو بڑا پیار ہے اور جڑ دوستی
کی ہے سو یہ دنیا ہی مین ہو سکتی ہین وہان کچھ نہوگا اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ
رِزْقًا لَّكُمْ ۚ خدائے تعالیٰ وہی جسنے پیدا کیا آسمانون اور زمین کو اور نیچے بھیجا آسمان سے پانی مینھ کا پھر باہر نکالے اُس پانی سے میوے سب طرح
کے تمھارے کھانے کو وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ اور تمھاری کہنے مین اور اختیار مین کیا ناؤ کو جو پھرتی ہے دریاؤ مین حکم خدائے تعالیٰ کے
سے ہمیشہ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ۝ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ ۝ اور تابعدار کین تمھارے واسطے ندیان اور تابعدار کیا تمھارے واسطے چاند
سورج کو خدا منگا رجو اپنے کام مین موافق حکم الٰہی کے جانتے ہین ہمیشہ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ اور تابعدار کیا تمھارے واسطے تو تم رات کو آرام کرو
اور دن کو تلاش روزی کی کرو وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ۭ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ۝ اور دیا تمکو جو کچھ چاہا تمنے یعنی ع ۱۸
جو کچھ تمھین ضرور تھا سب دیا خدائے تعالیٰ نے تمکو اور اگر احسان گنوگے خدائے تعالیٰ کے تو نہ گن سکوگے سب بیشک آدمی بڑا بے انصاف ہی
اور ناشکرا ہے وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ۝ اور جب کہا ابراہیم علیہ السلام نے
اور دعا مانگی یون کہ اے پروردگار میرے کر اس مکے کے شہر کو بے ڈر یعنی یا الٰہی مکے کو سب بلاؤن اور آفتون سے امان مین رکھ اور دور
رکھ مجکو اور میری اولاد کو بتون کے پوجنے سے رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اے پروردگار میرے بیشک ان بتون نے بہکایا ہے بہت لوگون کو یعنی اُنکو دیکھکر بہت لوگ بہکے ہین پھر جو کوئی میرے

دین پر چلے وہ مقرر میرا فرزند ہے اور جو کوئی میرا کہا نہ مانے اور میرے دین پر نہ ہے بیشک تو بخشنے والا ہی مہربانی کرنے والا یعنی تجھ سے ہو سکتا ہے جو اُن گنہگارون کو توفیق توبہ کی دیکر اُنکے گناہ بخش دے توبخشنے والا ہے ف کہتے ہین کہ جب حضرت اسماعیلؑ بی بی ہاجرہؑ سے پیدا ہوے تب بی بی سارہؑ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قبیلہ تھین حضرت اسماعیلؑ کو دیکھہ نہ سکین اور کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کہ اس بچے کو مان سمیت لیجا کر ایسے جنگل مین ڈال آؤ جہان دانہ اور پانی نہو حضرت ابراہیم علیہ السلام یہ بات سنکر حیران ہوے اتنے مین حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ خدا ے تعالی فرماتا ہے کہ جو کچھ سارہ کہتی ہے سو کر تب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اُن دونون کو لیکر جس جگہ مکہ بنا ہے وہان چھوڑ گئے اور یہ دعا مانگی رَبَّنَآ اِنِّیْٓ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ کہ اے پروردگار میرے مین نے رکھا اور بسایا ہے اپنی اولاد کو اس جنگل مین کہ جہان کھیتی نہین ہوتی اور پانی نہین ہے پاس تیرے گھر کے جو بڑی حرمت اور عزت کا ہے اگرچہ وہان اُسوقت کچھ عمارت نہ تھی لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام کو معلوم تھا کہ یہان حضرت آدم علیہ السلام کے وقت بیت المعمور تھا اسواسطے کہا کہ تیرا گھر حرمت کا ہے اور کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھْوِیْٓ اِلَیْھِمْ وَارْزُقْھُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّھُمْ یَشْکُرُوْنَ ۝ اے رب میرے اسواسطے رکھا ہے مین نے یہان کہ تو نماز کو قائم رکھین اور تیری بندگی کیا کرین اور پھیر لوگون کے دلون کو جو محبت سے اُنکی طرف آوین اور روزی دے اُنکو میوون سے جو یہان اناج تو پیدا ہوتا نہین میوہ ہی کھا کر گذران کرین تو شاید اس نعمت کا احسان مانین رَبَّنَآ اِنَّکَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِیْ وَمَا نُعْلِنُ ط اے پروردگار میرے بیشک تو جانتا ہی جو کچھ کہ مین کرتا ہون چھپا کر اور دکھا کر لوگون سے وَمَا یَخْفٰی عَلَی اللّٰہِ مِنْ شَیْءٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ ۝ اور نہین کچھ چیز چھپی ہوئی خدا ے تعالی سے اور نہین چھپا ہوا خدا ے تعالی پر جو کچھ کہ ہے آسمان مین اور زمین مین اور کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جناب باری کی طرف کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَھَبَ لِیْ عَلَی الْکِبَرِ اِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَآءِ ۝ تمامی تعریفین اور ساری بڑائیان اول سے آخر تک خدا ے تعالی ہی کو لائق ہین جسنے بخشے مجکو بڑھاپے مین دو بیٹے اسماعیل اور اسحاق بیشک رب میرا مقرر سننے والا ہے دعا کا اور قبول کرنے والا ہے دعا کا رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ اے رب میرے مجھے بھی ایسا کر جو مین نماز کو قائم رکھون اور میری اولاد مین سے بھی نماز کو قائم رکھین اے پروردگار میرے اور قبول کر تو یہ دعا میری رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝ اے رب میرے بخش تو مجکو اور میرے ماں باپ کو اور ایمان لانے والون کو جسدن کھڑے ہون حساب دینے کو اب خدا ے تعالے اپنے دوست کو فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰہَ غَافِلًا عَمَّا یَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ط اِنَّمَا یُؤَخِّرُھُمْ لِیَوْمٍ تَشْخَصُ فِیْہِ الْاَبْصَارُ ۝ اور مت جان اور نہ سمجھ کہ خدا ے تعالی نہین جانتا اُسکو جو کام کرتے ہین گنہگار اور مقرر ڈھیل دیتا ہے اُنکو واسطے اُسدن کے جو ٹکٹکی لگ جاویگی اُس دن آنکھون کو یعنی مارے ڈر کے آنکھین پتھرا جاوینگی قیامت کو مُھْطِعِیْنَ مُقْنِعِیْ رُءُوْسِھِمْ لَا یَرْتَدُّ اِلَیْھِمْ طَرْفُھُمْ ج وَاَفْئِدَتُھُمْ ھَوَآءٌ ۝ جن لوگون کی ویسی آنکھین ہونگی وہ دوڑے جاوینگے سر اُٹھائے ہوے اپنے اور پھر نہ پھرینگی اُنکی طرف آنکھین انکی اور دل اُنکا ہوگا خالی عقل اور ہوش سے یعنی مارے خوف کے اپنے تئین کوئی نہ دیکھ سکے گا یعنی نہایت ڈر سے اپنے حال کی خبر نہ رہیگی کسی کو اور عقل وشعور سب جاتا رہیگا وَاَنْذِرِ النَّاسَ یَوْمَ یَاْتِیْھِمُ الْعَذَابُ اور ڈرا کے رہنے والون کو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسدن سے جس دن آویگا اُنپر عذاب فَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ اِلٰٓی اَجَلٍ قَرِیْبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَکَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ط پھر کہینگے جنھون نے نہ مانا تھا کہنا پیغمبرون کا کہ اے پروردگار ہمارے ڈھیل دے ہمین تھوڑے دنون یعنی پھر ہمین دنیا مین بھیج تو قبول کرین ہم تیرا فرمانا اور تابعداری کرین ہم پیغمبرون کی اُنکے جواب مین فرشتے کہینگے کہ اَوَلَمْ تَکُوْنُوْٓا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَکُمْ مِّنْ زَوَالٍ ۝ اے کیا نہ تھے تم کہ وہ جو قسمین کھاتے تھے اس سے پہلے دنیا مین کہ تم ہمیشہ رہوگے اور نہوگا تمھین فنا اور تمام ہو جانا یعنی تم وہی تو ہو جو قسمین کھاتے تھے کہ ہم کبھی مرنے کے نہین اور ہمیشہ اسی طرح رہین گے وَسَکَنْتُمْ فِیْ مَسٰکِنِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ اور رہتے تھے تم اُنکے گھرون مین جنھون نے ظلم کیا اپنے اوپر جیسے قوم عاد کی اور ثمود کی یعنی اُس قوم کے مکانون مین رہتے تھے اور تمھین اُنکا احوال معلوم نہ تھا کہ جس سبب اُنپر عذاب آیا تھا وہ بات جان کر بھی تم ایمان نہ لائے تھے وَتَبَیَّنَ لَکُمْ کَیْفَ فَعَلْنَا بِھِمْ وَضَرَبْنَا لَکُمُ الْاَمْثَالَ ۝ اور بیان کیا تمھارے واسطے جو کیسا کیا ہمنے

سلوک انسے یعنی پیغمبرون کو تمھارے پاس بھیجا ہمنے اور اُنھون نے تمھارے آگے بیان کیا کہ مثلے آگے وہ لوگ تھے جنکے مکانون مین تم اب رہتے ہو اُنھون نے کہنا خدا اور پیغمبرون کا نہ مانا تھا اسواسطے اُنھون پر عذاب آیا تھا تم ڈرو سو تمنے کہنا اُن پیغمبرون کا نہ مانا اور ایمان نہ لائے تم وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ ۭ وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ۝ اور مقرر فن اور فریب کیا بے نہایت مکر اُنھون نے اور خدا سے تعالے کے پاس بدلہ ہے اُنکے فن فریب کا اور بیشک تھا فن فریب اُنکا حد سے زیادہ یہانتک کہ اُکھاڑ ڈالے پہاڑ کو فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝ پھر مت سمجھ اور نہ جان تو خدا سے تعالے کو جو بدلے اور نہ کرے اپنے وعدے کو اپنے پیغمبرون سے یعنے خدا سے تعالی نے جو اپنے پیغمبرون سے وعدہ کیا ہے کہ تمھین کافرون پر غالب کرونگا سو وہ وعدہ جھوٹا نہو گا کہ بیشک خدا سے تعالے زبردست ہے بدلہ لینے والا یعنی کچھ عاجز اور کمزور نہین جو بدلہ نہ لے سکے خدا سے تعالے بدلہ مقرر لیوے گا يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝ جس دن بدلی جاوے گی زمین اور زمین سے اور آسمان بدلا جاوے گا اور آسمان سے ف کہتے ہین کہ آسمانون کی بہشت بنے گی اور زمین کی دوزخ بنے گی اور بعضے کہتے ہین کہ زمین روپے کی اور آسمان سونے کے ہوین گے اور ظاہر ہونگے یعنی اپنی اپنی گورون سے نکلین گے واسطے حساب دینے کے خدا سے تعالی زبردست کے آگے حاضر ہون گے وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَىِٕذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ۝ اور دیکھے گا تو کافرون کو اور مشرکون کو اُس دن بندھے ہوے اکٹھے طوق زنجیرون مین سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ۝ اور پوشاک اُنکی ہوگی قطران سے اور قطران ایک دوا کا نام ہے جو رنگ کا کالا ہے اور گرم بہت ہے اسقدر کہ لکڑی کو جلا دیتا ہے بیمار اونٹون کو لگاتے ہین سو کافرون کی پوشاک قطران کی ہوگی اور ڈھانکے گی اُنکے منھون کو آگ دوزخ کی لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ اور حاضر ہونگے سب قیامت کو تو بدلہ دیوے خدا سے تعالی اُنکو جیسے کچھ اُنھون نے کام کیے ہین بیشک خدا سے تعالی جلد حساب کرنے والا ہے کہ ایک دن مین تمام خلقت کا حساب کریگا یعنی ایسا نہین خدا سے تعالے کہ ایک کے حساب لینے مین دوسرے کا حساب نہ لے سکے گا جیسے آدمی بلکہ ایک حال مین اور ایک وقت مین سب سے حساب لیوے گا هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ یہ قرآن پونہچانا ہے آدمیون کو تو ڈرین لوگ اُس سے اور تو جانین وہ کہ خدا سے تعالے ایک ہے بیشک کوئی اُسکا شریک نہین اور تو نصیحت پکڑین قرآن شریف سے عقلمند اور بُرے کامون کو چھوڑ دین اور ڈرین خدا سے تعالی کی عذاب سے اور اُسکی مہربانی کو اُمید رہین ع ۱۹

سورۃ الحجر مکیۃ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | وھی تسع وتسعون ایۃ

الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ الف لام را ان جدا جدا حرفون کے معنون مین تفسیر کرنے والون نے کئی طرح کی بہت باتین کہی ہین ایک فرقہ عالمون کا کہتا ہے کہ ان حرفون کے معنون مین بولنا بے ادبی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ ہر حرف سے جدا اشارہ ہے جیسے کہ الف سے اشارہ ہے ساتھ نام اللہ تعالی کے اور لام سے اشارہ ہے حضرت جبرئیل کے نام سے اور را سے اشارہ ہے ساتھ نام رسول اللہ کے یعنی اللہ تعالے کی طرف سے جبرئیل کے سبب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھیجین تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ یہ آیتین جو ہین لکھی ہوئی اور قرآن روشن ہے

الجزء ۱۴

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ۝ بہت چاہین گے کافر ایک وقت کہ کیا اچھا ہوتا جو ہم مسلمان ہوتے سو وہ وقت وہ ہوگا جو مسلمان گنہگار دوزخ مین سے نکلکر بہشت مین آوینگے اور دروازے دوزخ کے بند ہونگے جو پھر اب وہان سے کوئی نہ نکل سکے گا تب کافر نا امید ہوکر آرزو کرینگے اور پچتاوینگے کہ ہم بھی اگر مسلمان ہوتے تو یہان سے البتہ نکلتے اور عذاب سے چھوٹتے ذَرْهُمْ يَاْكُلُوْا وَيَتَمَتَّعُوْا وَيُلْهِهِمُ الْاَمَلُ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝ چھوڑ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کافرون کو تو کھاوین نعمتین اور فائدہ اُٹھالین دنیا کی دولت سے اور امید مین رہین جو ہم اسی طرح ہمیشہ رہین گے اس دولت مین اسی حال مین چھوڑ پھر سویرے اور جلد جانین گے اپنا حال جو کیا ہوگا وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ ۝ اور نہین

مارکھپا یا ہمنے کسی شہر والون کو مگر وقت اُنکے مارکھپانے کا مقرر تھا لکھا ہوا لوح محفوظ مین جو اُس وقت سے مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ۝ نہ بڑھا کسی قوم کے ہلاک کا وقت اور نہ پیچھے رہا جو وقت لکھا تھا اُسی وقت عذاب آیا ایک گھڑی کی بھی فرصت اور ڈھیل نہوئی وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ۝ اور کہا مکے کے کافرون نے کہ اے وہ شخص جسکے اوپر اُترتا ہے قرآن یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو جو کہتا ہے کہ مجھپر قرآن اُترتا ہے خدائے تعالیٰ کی طرف سے بیشک تو دیوانہ ہے وہ بات دیوانگی سے کہتا ہی جو ہرگز یقین نہین آتا اور کہتے ہین لَوْ مَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ کہ کیون نہین لاتا ہی ہمارے پاس فرشتون کو جو وہ آن کر ہمسے کہین کہ یہ پیغمبر سچا ہے اگر تو سچا ہے تو فرشتون کو لاکر اُن سے کہلا دے تب ہم جانین گے کہ تو سچا ہے خدائے تعالیٰ اُن کے جواب مین یہ فرماتا ہی مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوْٓا اِذًا مُّنْظَرِيْنَ ۝ نہین بھیجتے ہم فرشتون کو ساتھ کام ٹھیک ہو چکنے کے یعنی جب وقت پورا ہو چکتا ہے اُس عذاب کا یا موت کا تب فرشتہ اُترتا ہے پھر جب اُتر چکتا ہے تب نہین ہوتا راہ دیکھنے والا یعنی پھر ایک دم کی فرصت نہین ہوتی اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ بیشک ہمنے اُتارا ہے قرآن اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ہم اُسکے رکھوالے ہین جو کوئی اُسمین کم زیادہ نہ کر سکے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ ۝ اور بیشک ہمنے بھیجا پیغمبرون کو تجھ سے پہلے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلی قومون کے لوگون مین وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ اور نہ آیا کوئی پیغمبر اُن لوگون مین مگر تھے وہ لوگ اُس پیغمبر سے ٹھٹھے کرتے تھے یعنی سب پیغمبرون سے اُنکی قوم کے لوگون نے ٹھٹھے اور مزاح اور بے ادبی کی اور ستایا ہے اور جھوٹا جانا ہے كَذٰلِكَ نَسْلُكُهٗ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ اسی طرح ہم ڈالتے ہین کافرون کے دل مین جو پیغمبرون سے ایسا سلوک کرین تو عذاب کے لائق ہون اور عذاب کرنا اُن پر مقرر اور لازم ہو لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ ایمان نہین لاتے قرآن پر یہ مکے کے لوگ اور بیشک یہ بری ہے راہ اگلون کی یعنی ان مکے کے لوگون کا ایمان نہ لانا اور قرآن کو شعر اور قصہ کہنا یہ رسم اگلی قومون کی ہے وہ اسی طرح کہتے تھے آخر کو اُن پر عذاب آیا اسطرح انپر بھی عذاب آویگا ف کہتے ہین کہ بعضے مکے کے لوگ کہتے تھے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمین فرشتہ روبرو آن کر کہے کہ یہ مقرر خدائے تعالیٰ کا بھیجا ہوا ہے تب ہم جانین کہ تو سچا ہے سو خدائے تعالیٰ نے اُنکے جواب مین یہ آیت بھیجی وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ۝ اگر کھولین ہم ان مکے کے لوگون پر ایک دروازہ آسمان سے پھر ہووین سارا دن انکی نگاہ مین فرشتے آسمان مین چڑھتے اُترتے جب یہ حال دیکھین تو لَقَالُوْٓا اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ۝ ع ۱۰ ہر طرح کہین کہ سوائے اسکے نہین یعنی البتہ کہین کہ البتہ مقرر نظر بندی کی ہماری آنکھون کو یعنی جب آسمان کا دروازہ کھولین اور کافرون کو وہان کا احوال نظر آوے تو حیران ہو کر کہین کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نظر بندی کی ہے بلکہ ہم ہین جادو کیے ہوے یعنی ہمین ایسا جادو کیا ہے جو ہمین ایسا کچھ دکھائی دیتا ہے جو وہ دراصل نہین وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ ۝ اور بیشک ہمنے پیدا کیے آسمان مین بارہ برج بارہ منزل کے اور جڑے جلے اُن برجون کے خواص اور مزاج رکھے اور خوبصورت بنایا ہمنے آسمان کو چاند سورج اور تارون سے دیکھنے والون کے واسطے جو دیکھین اُنسے اور خدائے تعالیٰ کی قدرت پہچانین وَحَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ۝ اور بچا رکھا ہمنے آسمانون کو ہر دیو نکال دیے ہوے سے جو نہین چڑھ سکتے اور وہان کی خبر معلوم نہین کر سکتے یعنی وہ دیو جنکو نکال دیا ہے آسمانون سے پھر وہ دیو آسمانون مین ظاہر نہین آسکتے اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ ۝ لیکن وہ دیو کہ چُرا وین باتین فرشتون کی آسمان کے پاس جاکر پھر آتا ہو اُنکے پیچھے انھین جلانے کو انگارا چمکتا ہوا **النقل** ہے حضرت عبداللہ بیٹے حضرت عباس کے سے رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے کے وقت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے کے وقت تک دیو آسمانون مین جاتے تھے اور فرشتے جو لوح محفوظ مین لکھی ہوئی باتین جو آپس مین کرتے تھے وہ باتین دیو سُنکر زمین پر آتے اور اپنے دوست کاہنون سے کہتے تھے پھر جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوے تو دیو تین آسمانون سے منع ہوے پھر جب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوے تو سب آسمانون کے جانے سے بند ہوے اور اُنکے لڑنے کے واسطے ایک تارہ مقرر ہوا جو اُسکا نام شہاب ثاقب ہے تب سے کاہن جو غیب کی خبر بتاتے تھے سو موقوف ہوئی وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ ۝

اور زمین کو کھینچا ہمنے یعنی پھیلایا زمین کو ہمنے پانی پر اور ڈالے ہمنے زمین مین پہاڑ بڑے اونچے اور مضبوط اور اُگایا ہمنے زمین مین ہر چیز کو تول کر یعنی اُسکا قدر سمجھکر جتنا ضرور تھا اتنا پیدا کیا وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهُ بِرَازِقِينَ ۝ اور بنایا ہمنے تمھارے واسطے اے آدمیو زمین مین سب اسباب عیش کا یعنی پوشاک اور نعمتین سب طرح کی پیدا کی ہین زمین مین سے خدا تعالیٰ نے آدمیون کے واسطے اور اُسکو پیدا کیا تمھارے واسطے جو نہین ہو تم اُسے روزی دینے والے جیسے حیوان اونٹ گھوڑا بیل ہاتھی یا خدمتگار نوکر اور غلام یعنی سب کو روزی دینے والا خدا تعالیٰ ہی پر سواری سے اور خدمتگار ہونے سے عزت دی ہے بعضے آدمیون کو بعضے لوگون پر وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۝ اور نہین ہے کوئی چیز مگر ہمارے پاس ہے اُسکا خزانہ یعنی سب چیز کا خزانہ ہمارے پاس ہی اور نہین اُتارتے اُس چیز کو مگر جتنی چاہیے ہے اُس سے کم زیادہ نہین پہونچتی موافق ضرورت کے بھیجتے ہین وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ ۚ وَمَآ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِيْنَ ۝ اور بھیجی ہین ہمنے بادین بادلون کی اُٹھانے والیان پھر اونچے بھیجا ہمنے آسمان کی طرف سے پانی پھر پلایا پانی تمکو یعنی تمھارے کھیت اور باغون کو پانی مینھ کا پلایا ہمنے اور نہین ہو تم رکھنے والے اُس پانی کے یعنی مینھ کا خزانہ تمھارے اختیار مین نہین کہ جب چاہو برساؤ اور جب چاہو موقوف کر دو وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ۝ اور ہم ہی جان ڈالنے والے ہین سب کے بدنون مین اور مارتے بھی ہم ہی ہین سب جینے والون کو اور ہم ہی وارث ہین یعنی سب لوگ مال اور دولت چھوڑکر مرجاوینگے خدا تعالیٰ کے سوا کوئی نہین رہیگا وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ ۝ اور بیشک ہمنے جانا ہے اُنکو جو تم مین سے آگے بڑھے ہین دین مین یعنی جو مسلمان مرچکے ہین اور بیشک جانا ہے ہمنے اُنکو بھی جو اب آگے پیدا ہونگے یعنی سب ہمین معلوم ہی جو لوگ آگے پیدا ہوکر مرچکے اور وہ لوگ جو ابھی پیدا نہوے خدا تعالیٰ کے آگے سب برابر ہین اور سب کا احوال جانتا ہے اور ہر ایک کو موافق اُسکے کامون کے بدلہ دیویگا وَاِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ ۭ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝ ع ۲ ۲ اور بیشک پروردگار تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہی اکٹھا کریگا اُنکو جو آگے مرچکے ہین اور وہ جو اب آگے پیدا ہونگے سب کو قیامت کے دن اُٹھاویگا اور سب سے حساب لیویگا اور بدلہ موافق اُنکے کامون کے دیویگا بیشک خدا تعالیٰ مضبوط کام کرنے والا ہے جاننے والا ہے سب چھپے ہوے اور کھلے ہوے کامون کا وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝ اور بیشک پیدا کیا ہمنے آدمی کو یعنے آدم علیہ السلام کو گارے سے سوکھے ہوے ایسا کہ بجانے سے آواز نکلے گوندھی ہوئی کالی سڑی ہوئی مٹی سے یعنی خدا تعالیٰ نے سوکھی مٹی پر اول مینھ برسایا جو وہ کیچڑ گارا ہوا اور مدت تک سڑا اور بو اُٹھی اُسمین پھر اپنی قدرت سے حضرت آدم کا پتلا بنایا پھر وہ دھوپ مین ایسا سوکھا جو اگر اُسے ہاتھ سے بجاوے تو آواز نکلے وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ۝ اور جان کو پیدا کیا ہمنے پہلے آدم علیہ السلام سے جان نام ہے اُسکا جو سب جن اُسکی اولاد ہین اُسے پیدا کیا ہمنے آگ بغیر دھوئین کی سے سموم ایک لون کو کہتے ہین جو نہایت گرم باد چلتی ہی بہت گرمی کے موسم مین وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝ اور یاد کر یعنی بیان کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جب فرمایا پروردگار تیرے نے سب فرشتون کو کہ واسطے بادشاہت کرنے کے زمین پر مین پیدا کرنے والا ہون آدمی کو سوکھے گارے کیے ہوے سے ایسا جو بجانے سے آواز نکلے گوندھی ہوئی کالی سڑی ہوئی مٹی سے صلصال اُسے کہتے ہین کہ ایک چیز مٹی کی بناکر سکھائی ایسی کہ اگر اُسے ہاتھ مارے تو آواز نکلے اور حمأ اُس مٹی کو کہتے ہین جو تالاب یا حوض مین نیچے بیٹھکر سیاہ ہوتی ہے اور مسنون گندی سڑی ہوئی بدبو مٹی کو کہتے ہین سو خدا تعالیٰ فرماتا ہی کہ ایسی مٹی سے آدم علیہ السلام کا پتلا بناؤنگا فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ۝ پھر جب وہ بن کر تیار رہوگا تب پھونکونگا مین پیدا کی ہوئی جان اُسمین اُس جان کے پھونکنے سے وہ جی اُٹھیگا تب پھر گر پڑیو تم اے فرشتو سب اُسے سجدہ کرنیکے پھر خدا تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو بنایا اپنی قدرت سے اور جان اُنکے بدن مین پھونکی اور زندہ ہوے تب فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ۝ اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ اَبٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ۝ پھر سجدہ کیا سب فرشتون نے مل کر پر ایک ابلیس نے نہ کیا اور نہ مانا وہ کہ ہو سجدہ کرنے والون کے ساتھ یعنی شیطان نے حضرت آدم کو سجدہ نہ کیا تکبری سے تب قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ۝ فرمایا خدا تعالیٰ نے کہ اے ابلیس کیا تھا تجھے یعنی کس سبب تو نہوا سجدہ کرنے والون کا شریک یعنی سب فرشتون نے سجدہ کیا تو نے کیون نہ کیا قَالَ

لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝ کہا ابلیس نے نہیں ہون مین ویسا کہ سجدہ کرون مین آدم کو جو بنایا ہے تونے اُسے سوکھی گارا کی ہوئی کالی سڑی مٹی سے یعنی ایسی گندی بدبو مٹی سے اُسے بنایا ہے اور مین ستھری پاکیزہ آگ کا بنا ہوا ہون یہ کیونکر ہو کہ بہتر بدتر کے آگے عاجزی کرے شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام کا ظاہر دیکھا اور اُنکے باطن سے بے خبر رہا اور نہ جانا کہ خاک مین لعل چھپا ہی خدا سے تعالیٰ کو یہ ابلیس کی بات تکبری کی بری لگی اور قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ۝ وَّاِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ فرمایا کہ دور ہو اور نکل آسمان سے یا بہشت مین سے جو تیرے رہنے کا مکان ہے پھر بیشک تو نکالا ہوا ہے اور بے عزت اور بے آبرو کیا ہوا ہے تو اور بیشک تجھپر پھٹکار ہے انصاف ہونے کے دن تک یعنی قیامت تک تجھسے خوش نہونگا اور بعد قیامت کے بھی نہایت عذاب کرونگا تجھپر قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ کہا ابلیس نے کہ اے پروردگار میرے مجھے ڈھیل اور فرصت دے اُس دن تک جسدن سب مردے جی اُٹھین گے یعنی قیامت تک مجھے جیتا رکھ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۝ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ۝ فرمایا خدا سے تعالیٰ نے کہ پھر بیشک تجھے اے ابلیس ڈھیل دی اُسدن مقرر کیے ہوے تک یعنی اُسدن تک کہ جسدن سب خلقت مرے گی سو وہ پہلی بار صور پھونکین گے جو سب مرین گے تب شیطان بھی مریگا پھر چالیس برس کے بعد پھر صور پھونکین گے جب سب مردے قبرون سے یکبارگی اُٹھین گے یہ چالیس برس تک شیطان مواہوا رہیگا پھر جی اُٹھکر ہمیشہ دوزخ مین عذاب پاتا رہیگا جب یہ بات شیطان نے سُنی تب قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ کہا ابلیس نے کہ اے پروردگار میرے قسم کھاتا ہون مین اُسکی جو بہکایا تونے مجھے کہ ہر طرح خوبصورت کرکے لاؤنگا مین آدمیون کو واسطے گناہ کے زمین مین اور ہر طرح بہکاؤنگا مین ان سب آدمیون کو جتنی اولاد آدم علیہ السلام کی ہی سب کو بہکاؤنگا اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ مگر اُنمین سے جو تیرے بندے بندگی کرتے ہین تیری محبت سے اور کسی کو کسی طرح تیرا شریک نہین کرتے اُن لوگون کو مین نہین بہکا سکنے کا قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ ۝ فرمایا خدا سے تعالیٰ نے کہ یہ اخلاص ایمان مین اور محبت سے بندگی کرنا راہ سیدھی ہے میری طرف جو جلد میرے پاس پونہچتی ہین اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ۝ بیشک بندے اخلاص کرنے والے پر نہین چلیگا تیرا زور اور اُنکو تو سیدھی راہ سے نہین پھیر سکنے کا مگر وہ جو تیری تابعداری کرینگے راہ بھولے ہوؤن سے اُن لوگون پر تیرا زور چلیگا یعنی جو لوگ کہ راہ بھولے ہوے ہین اور ایمان نہین لاتے وہی تیری تابعداری کرینگے وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ بیشک دوزخ کا وعدہ ہے اُن سب کا یعنی جو لوگ تیرا کہا مانین گے اُنکو وعدہ دیا ہے دوزخ مین ڈالنے کا اُن سب کو دوزخ مین ڈالین گے اور لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ۝ دوزخ کے سات دروازے ہین واسطے ہر دروازے کے اُن گمراہون سے جنھون نے کہا تیرا مانا حصہ ہے بانٹا ہوا دوزخ کے سات طبق ہین یعنی ایک کے اوپر دوسرا سب سے اوپر جسکا نام جہنم ہے وہ جگہ مسلمان گنہگارون کی ہے دوسرے کا نام لظی ہے وہ جگہ نصاریٰ کی ہے تیسرے کا نام حطمہ ہے وہ جگہ یہودیون کی ہے چوتھے کا نام سعیر ہے وہ مکان اُن لوگون کا ہے جو چاند سورج تارون کو پوجتے ہین پانچوین کا نام سقر ہے وہ جگہ آگ کے پوجنے والون کی ہے چھٹے کا نام جحیم ہے وہ مکان کافرون کے رہنے کا ہے ساتوین جو سب سے نیچے ہے اُسکا نام ہاویہ ہے وہ جگہ منافقون کی ہے اور اُن دوزخون کے نام اور بھی ہین جیسے زمہریر اور حامیہ اور اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ بیشک خدا سے تعالیٰ کے عذاب سے ڈرنے والے شیطان کے مکرسے بچنے والے باغون مین اور بہتی ندیون مین رہین گے اور فرشتے کہین گے اُنکو کہ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ ۝ اندر آؤ اُن ہی باغون مین خیر و عافیت سے بیغم امن مین رہو سب آفتون سے وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۝ اور نکالین گے ہم بہشتیون کے دلون سے خفگی اور بیر آپس مین کا جو دنیا مین ہوگیا تھا یعنی اگر کسی دو مسلمانون کو دنیا مین کسی سبب آپس مین خفگی اور دشمنی ہوگئی ہوگی تو خدا سے تعالیٰ اُن دونون کے دل سے دور کریگا دونون کے دل صاف ہونگے گویا کہ آپس مین دو بھائی پیارے ہون جیسے کہ حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے کہ ہم اور طلحہ اور زبیر بھی اسی طرح بہشت مین ہونگے اور وہ بہشتی محبت اور پیار سے روبرو ایک دوسرے کے بیٹھین گے جڑاؤ تختون پر بادشاہون کی طرح لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ۝ نہ پہونچے گی بہشتیون کو کچھ محنت اور نہ دکھ اور نہ وہان سے نکالے جاوینگے

ع ۳

یعنی کوئی اُنھین بہشت سے نہ نکالیگا اور نہ کچھ کسی طرح کی مصیبت ہوگی اور غم مطلق نہوگا بہشت مین رہنے والون کو نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ خبر دے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بندون کو کہ بیشک ہم بخشنے والے ہین اُسکو جو کہ اپنے بخشوا وے ہمسے رحم کرنے والے ہین پھر جو کوئی توبہ کرے اپنے گنا ہون سے اور پھر گناہ نہ کرے وَاَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ ۝ اور وہ بھی خبر دے کہ عذاب گنہگارون پر جو توبہ نہ کرین اور گناہ نہ بخشوائین اُنپر وہ عذاب میری دوزخ کا بڑا دکھ دینے والا ہے وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ ۝ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ ۝ اور خبر دے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے بندون کو ابراہیم علیہ السلام کے مہمانون کی جو وہ کئی فرشتے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ آئے تھے جب وہ فرشتے گھر کے اندر آئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے روبرو آئے پھر کہا اُن فرشتون نے سلام علیک حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب سلام علیک کا دیا اور کہا کہ مین ڈرتا ہون تمسے جو تم یکایک بن پوچھے گھر مین چلے آئے ہو قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ۝ کہا اُن فرشتون نے کہ مت ڈر اے ابراہیم بیشک ہم خوشخبری لائے ہین تجھے ایک بیٹے عقلمند کی حکم خدائے تعالیٰ کے سے یعنی تیرے گھر بی بی سارہ سے ایک بیٹا پیدا ہوگا عقلمند اور حضرت اسحاق اُس کا نام ہے قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِيْ عَلٰٓى اَنْ مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ ۝ کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہ اے خوشخبری دیتے ہو تم مجھے اسپر کہ گھیرا مجھے بڑھاپے نے نہایت اب کیا مین جوان ہونگا یا ایسے ہی بڑھاپے مین میرے بیٹا ہوگا پھر کس طرح کی خوشخبری دیتے ہو تم مجھے قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ ۝ کہا فرشتون نے ہم خوشخبری دیتے ہین تجکو اے ابراہیم علیہ السلام سچی پھر مت رہ تو ناامید تجھے اس بڑھاپے مین خدائے تعالیٰ بیٹا دیویگا یہ بات اُسکے آگے کچھ مشکل نہین قَالَ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ۝ کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ مین ناامید نہین ہون خدائے تعالیٰ کی رحمت اور انعام سے اور کون ناامید ہوا ہی خدائے تعالیٰ کی بخشش سے مگر گمراہ وہ لوگ جو نہین سمجھتے خدائے تعالیٰ کو وہ کیسا بخشش کرنے والا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دل مین سوچ کیا کہ یہ کئی فرشتے ہین اس خوشخبری دینے کو ایک فرشتہ بہت تھا شاید کچھ اور بھی کام ہوگا یہ سمجھکر قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝ کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پھر کس کام کو آئے ہو تم اے فرشتو بھیجے ہوئے یعنی تمھین کس کام کے واسطے بھیجا ہے خدائے تعالیٰ نے زمین پر قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ۝ کہا اُن فرشتون نے کہ ہم بھیجے ہوئے ہین طرف ایک قوم کافرون کے جو اُنھین برباد کرینگے سب کو اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَآ اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝ لیکن حضرت لوط علیہ السلام کے لوگ جو بیشک ہم بچالین گے اُنکو خدائے تعالیٰ کے حکم سے پر ایک عورت مکاحی حضرت لوط کی جو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ مقرر کیا ہمنے کہ وہ عورت ہوگی پیچھے رہے ہوؤن سے شہر مین عذاب ہونے کے واسطے یعنی اُس عورت پر بھی عذاب ہوگا سب کافرون کی شامل جو وہ کافرہ تھی اور حضرت لوط علیہ السلام کے کہنے سے باہر تھی یہ باتین کرکے فرشتے حضرت ابراہیم خلیل اللہ سے رخصت ہوے فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ ِالْمُرْسَلُوْنَ ۝ پھر جب آئے وہ فرشتے حضرت لوط نبی کے لوگون مین یعنی اُنکے گھر مین آئے بھیجے ہوئے خدائے تعالیٰ کے قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ۝ کہا حضرت لوط نبی علیہ السلام نے اُن فرشتون کو کہ بیشک تم ہو لوگ انجان اور غیر یعنی تم نہ اس شہر کے رہنے والے ہو اور نہ مسافر معلوم ہوتے ہو قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ۝ کہا اُن فرشتون نے کہ ہم غیر اور انجان نہین ہین بلکہ آئے ہین ہم تیرے پاس وہ چیز لے کر جو تھی تیری قوم اُس چیز سے شک مین یعنی ہم عذاب لیکر آئے ہین جو اس شہر کے لوگون کو یقین نہ تھا کہ عذاب آویگا وَاَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝ اور لائے ہین ہم تیرے پاس سچی بات کو یعنی عذاب اُن پر درست آیا ہے اور سچے ہین اس بات مین فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّامْضُوْا حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ ۝ پھر باہر لیجا اے لوط نبی اس شہر سے اپنے لوگون کو تھوڑی رات گئے اور تو بھی جا اُنکے پیچھے جلد تو جلدی سے نکل جاوین اس شہر سے اور چاہیے کہ پیچھا پھر کر نہ دیکھین اُنمین سے کوئی اور جاؤ تم سب ملکر جہان جانے کا حکم ہے تمھین یعنی شام مین یا مصر مین جاؤ وَقَضَيْنَآ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِيْنَ ۝ اور کہلا بھیجی ہمنے لوط علیہ السلام کی طرف یہ بات کہ جڑ سے اکھڑ جینگے یہ لوگ یعنی تیری قوم کی جڑ بنیاد کٹے گی صبح ہونے کے وقت جو اُنمے کوئی نہ بچے گا **ف** کہتے ہین کہ جب فرشتے حضرت لوط علیہ السلام کے گھر مین آئے تو اُنکی بی بی نے جو کافرہ تھی اُسنے دیکھا کہ کئی شخص خوبصورت

مہمان آئے ہین جلدی سے جاکر لوگون کو خبر کردی لوگ یہ بات سنکر وَجَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝ اور آئے لوگ شہر کے حضرت لوط ع کے گھر مین خوشیان کرتے ہوے آپس مین کہ چلو اُن خوبصورت مہمانون سے وہی بدکام کرین جو اُن کی عادت تھی قَالَ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ۝ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ ۝ کہا حضرت لوط علیہ السّلام نے اُن لوگون کو کہ یہ میرے مہمان ہین مجھے فضیحت نہ کرو اُنکو چھیڑ کر اور ڈرو خدا ے تعالیٰ سے بُرا کام کرنے مین اور مجھے بے آبرو نہ کرو انکے سامنے قَالُوْٓا اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ کہا اُن لوگون نے حکومت سے کہ ہمنے تجھے منع نہین کیا یعنی تجھے کئی بار منع کیا ہے اسے کہ حمایت نہ کیا کرو لوگون کی تجھے کیا ہمارا جی چاہے گا سو کرینگے پھر قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِيْٓ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝ کہا حضرت لوط علیہ السلام نے قوم کو کہ یہ میری بیٹیان ہین انسے تمھارا نکاح کیے دیتا ہون اگر ہو تم نکاح کرنے والے یعنی ان مہمانون کے بدلے اپنی بیٹیان دیتا ہون اگر تم قبول کرو اب خدا ے تعالیٰ اپنے دوست محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس طرح فرماتا ہو کہ لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝ قسم ہے مجھے تیری زندگی کی اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ لوط نبی علیہ السلام کی قوم بیچ اپنی مستی اور گمراہی کے حیران اور بہک رہی تھی حضرت لوط نبی کی بات ذرا نہ سُنی اور اپنی اُس بدفعلی پر مضبوط تھے جب حضرت جبرئیل علیہ السلام نے دیکھا کہ حضرت لوط ع بہتیرا منت کرکے سمجھاتے تھے اور وہ لوگ اپنی شرارت کو نہین چھوڑتے تب ایک اشارہ اُن کی آنکھون کی طرف کیا وہ سب اندھے ہوگئے اور کہا اے لوط تو جادوگر اپنے گھر مین بلاتا ہے دیکھ تو سہی فجر تیرا حال کیا کرین گے ہم یہ کہکر سب گئے تب حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت لوط نبی سے کہا کہ اب تم اپنے لوگون کو جو مسلمان ہین اُن سب کو لیکر اس شہر سے جلد جاؤ حضرت لوط علیہ السلام سب مسلمانون کو اور اپنی بیٹیون کو لیکر شہر سے باہر گئے اور بیٹیون کی مان اُنکے ساتھ نہ گئی جب یہ سب شہر سے دور جا چکے اور صبح کی روشنی شروع ہوئی تب حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ایک آواز ماری جو فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ ۝ پھر پکڑا اُس شہر کے لوگون کو حضرت جبرئیل علیہ السلام کی اُس چنگھاڑ نے سورج نکلنے کے وقت اور اُٹھائی اُس شہر کی ساری زمین حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اور بہت اونچی کی فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝ پھر کیا ہمنے یعنی ہمارے حکم سے جبرئیل نے کیا اوپر اُس شہر کا نیچے یعنی اُلٹ دیا اور برسائے ہمنے اُن لوگون پر پتھر سے مٹی کے سخت جیسے اینٹین کہتے ہین ہر ایک اُس پتھر پر ہر ایک آدمی کا نام لکھا ہوا تھا یہ پتھر اُن پر برسے جو اُس شہر کے لوگ اور جگہ مسافر تھے غرض وہ سب ہلاک ہوے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ ۝ بے شک اُس قوم کے اس طرح ہلاک کرنے مین ہر طرح نشانی ہے ہماری قدرت کی واسطے عقلمندون کے جو بات کے بھید کو پہونچتے ہین وَاِنَّهَا لَبِسَبِيْلٍ مُّقِيْمٍ ۝ اور وہ شہر جسے اُلٹ کر سب اُسکے رہنے والون کو ہلاک کیا ہر طرح راہ مین ہے جو قافلہ آتے اور جاتے ہین اور نشانیان ہلاک ہونے کی دیکھتے ہین اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ بیشک اس بات مین نشانی ہے خدا ے تعالیٰ کی قدرت کی ایمان لانے والون کے واسطے وَاِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ لَظٰلِمِيْنَ ۝ اور مقرر ایکہ کے رہنے والے ظلم کرنے والے تھے ف ایکہ اُس جنگل کو کہتے ہین جسمین بہت درخت ہون اور نزدیک اُسی جنگل مین ایک بستی تھی اُس بستی کے رہنے والون کو اور مدین شہر کے رہنے والون کے راہ بتانے کو خدا ے تعالیٰ نے حضرت شعیب نبی علیہ السلام کو بھیجا تھا اُن لوگون نے اُس نبی کا کہا نہ مانا اور خدا ے تعالیٰ کی نعمت کا شکر نہ کیا سو خدا ے تعالیٰ فرماتا ہے کہ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ وَاِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝ پھر بدلہ لیا ہمنے اُنسے اُس ظلم اور ناشکری کا جو وہ کرتے تھے اور بیشک مدین اور ایکہ یہ دونون بستیان رستے مین ہین آگے صریحا سب قافلے چلنے والون کو نظر آتی ہین وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اور بیشک جھوٹا کہا حجر کے رہنے والون نے پیغمبرون کو حجر ایک شہر کا نام تھا جو اُسمین قوم ثمود رہتی تھی اُس قوم مین خدا ے تعالیٰ نے حضرت صالح نبی علیہ السّلام کو بھیجا تھا سو اُنھون نے اس نبی کو کہا کہ تو جھوٹا ہے وَاٰتَيْنٰهُمْ اٰيٰتِنَا فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۝ اور دین ہمنے یعنی دکھائین ہمنے قوم ثمود کو نشانیان اپنی قدرت کی یعنی اُنکے نبی صالح علیہ السلام نے معجزے دکھائے کہ اونٹنی پہاڑ مین سے نکلی اور پیدا ہوتے ہی بچہ جنی اور دودھ اتنا دیتی تھی کہ ساری اُس قوم کو کفایت کرتا تھا یہ سب معجزے دیکھکر منھ پھیرنے والے تھے ایمان سے اور پیغمبر یقین نہ لاتے تھے اور وہ قوم ثمود ایسی زبردست تھی جو وَكَانُوْا يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا اٰمِنِيْنَ ۝ پہاڑون کو تراش کر بناتے تھے اپنے گھر امن کے

ع ۵ ۵ ۵

سب آفتون سے نہ مینھ سے گرے نہ چور کو ہل دے سکے یا ویسا پہاڑ کھود کر بناتے تھے اور بے غم ہوتے تھے کہ اب ہمپر عذاب نہ آسکے گا یہ پیغمبر کہتا ہے کہ ہمپر عذاب آویگا اگر شاید بیچ ہو تب بھی کچھ پرواہ نہین ایسے گھرین فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِيْنَ ۝ پھر پکڑا اُن لوگون کو صیحہ کے عذاب نے صبح ہونے کے وقت صیحہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کی آواز تھی غضب کی جو اُس آواز کو سنکر قوم ثمود کی ہلاک ہوئی فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ پھر دور نہ کیا اُن لوگون سے عذاب کو اُس چیز نے جو وہ اُسے بناتے تھے یعنی وہ قوم ثمود جو تدبیرین کرتے اور گھر اپنے پہاڑون کو کھود کر بناتے تھے مضبوط جو عذاب اب ہمپر نہ آسکے گا اور اپنی خاطر جمع کر رکھتے تھے کہ ہم اسی طرح ہمیشہ رہینگے سو وہ اُنکے کچھ کام نہ آیا اور سب ہلاک ہوے وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ ۭ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ۝ اور نہین پیدا کیا ہمنے آسمانون اور زمین کو اور جو کچھ کہ ان دونون مین ہے مگر ساتھ حکمت کے یعنی ان سب کے پیدا کرنے مین حکمت ہے انکو ناحق اور عبث اور نکما نہین پیدا کیا اور بیشک قیامت آنے والی ہے جو اُس دن خدا تعالیٰ سب کو جلاویگا اور ذرہ ذرہ سے حساب لے کر موافق اُنکے کامون کے بدلہ دیوے گا پھر چھوڑ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کافرون کو جو تیرا کہا نہین مانتے اور ستاتے ہین اچھی طرح چھوڑنا یعنی یہ جو بے ادبی کرتے ہین اور دُکھ دیتے ہین صبر کر اور بخش دے اور معاف کر اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ۝ بیشک پروردگار تیرا وہی سب کا پیدا کرنے والا ہے جاننے والا سب کے احوال کا کہتے ہین مکے کے کافرون سردارون دولتمندون کے ساتھ قافلے ایک دن داخل ہوے تھے بھرے ہوے مال سے طرح طرح کے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل مین خیال آیا یا بعضے اصحابون کے جی مین آیا کہ مسلمان کیسی مصیبت مین ہین اور کافرون کو ایسی دولت دی ہے خدا تعالیٰ نے یہ آیت بھیجکر اپنے دوست کی تسلی کی وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ۝ بیشک دین ہمنے تجھکو سات آیتین جو سورۂ فاتحہ ہے یا سات سورے اول قرآن کے یا سات سورۂ حم اور قرآن بھیجا تیرے پاس بہت بزرگ جو اُسکی بڑائی خدا تعالیٰ کے نزدیک بہت ہے اور یہ بہت بہتر ہے اُن سات قافلون سے مال کے لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور مت پھیر تو اپنی دونون آنکھون کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس چیز کی طرف جو فائدہ اور عیش دیا ہے ہمنے اور طرح طرح کی خوبیان لوگون کو یعنی یہود اور نصاریٰ اور کافرون کو جو جمعیت دی ہے ہمنے تو اُنکی طرف خیال نہ کر جو وہ عیش کئی دن کی ہے اُن پاس رہنے کی نہین اور غم نہ کھا غریب مفلس مسلمانون کا جو وہ دکھ مین ہین اور اپنے بازوؤن کو نیچا کر یعنی تواضع اور مہربانی کر مسلمانون سے وَقُلْ اِنِّيْٓ اَنَا النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ ۝ اور کہہ لوگون سے کہ مین بیشک ڈرانے والا ہون کھلا ہوا صریحا جو پکار کر سب کو کہتا ہون کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کوئی ایمان نہ لاویگا اُسپر عذاب بھیجونگا كَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ ۝ جیسے کہ اُتارا ہمنے عذاب بانٹنے والون حصہ کرنے والون پر وہ حصہ کرنے والے جنھون نے بنایا قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے یعنی قرآن پر کس کس طرح طعنہ کرتے ہین جو شعر اور قصہ اور جادو کہتے ہین اور آپس مین بٹھے اور مزاح سے کہتے ہین سورۂ بقر یعنی بیل اُس کے حصے مین ہے اور سورۂ عنکبوت یعنی مکڑی اُسکا حصہ ہے اور سورۂ مائدہ یعنی خوان کھانے کا اُسکا حصہ ہے ایسی طرح جو مزاحین اور طعنہ مارتے تھے اُنپر مقرر عذاب آیا ہے فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ پھر قسم ہے تیرے پروردگار کی یعنی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قسم مجھے کہ مقرر پوچھین گے ہم ان سب لوگون سے اُن چیزون کو جو یہ کرتے تھے دنیا مین **ف** کہتے ہین کہ اول جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیغمبری ہوئی تھی تو چھپکے اور چھپے لوگون کو مسلمان کرتے تھے اور کہتے تھے کہ خدا تعالیٰ ایک ہے اُسی پر ایمان لاؤ اور بتون کا پوجنا چھوڑ دو اور جب تین برس اس طرح گذرے تب حضرت جبرئیل علیہ السلام یہ آیت لائے کہ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ پھر ظاہر کر اور کھول کر کہہ اُس چیز کو جو تجھے حکم ہوا ہے یعنی پکار کے سب کے روبرو بے ڈر ہو کر کہہ کہ ایمان لاؤ خدا تعالیٰ وحدہ لاشریک پر یہ کہو اور منھ پھیر مشرکون کے اخلاص اور حجاب سے یعنی جو لوگ کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ شریک کرتے ہین اُنسے بیزار رہو **ف** کہتے ہین کہ پانچ شخص عاص وائل کا بیٹا حارث قیس کا بیٹا اسود عبد یغوث کا بیٹا ولید مغیرہ کا بیٹا اسود بیٹا مطلب کا مطلب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا تھے یہ پانچون اشراف تھے مکے کے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت دکھ دیتے تھے اور جہان ملتے تھے مسخری اور ٹھٹھا کرکے

آزردہ دل کرتے تھے ایک دن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کعبۃ اللہ کی زیارت کو تشریف لیگئے تھے وہ پانچون شخص بھی آئے اور جو اُن کی عادت تھی ستانے کی کرنے لگے اتنے مین حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ یارسول اللہ مجھے حکم الٰہی ہوا ہے کہ ان پانچون کا دُکھ دینا تجھ سے دور کرون یہ کہا اور اُن پانچون کی طرف اشارہ کیا تھوڑے دنون مین وہ پانچون شخص ہلاک ہوئے اور یہ آیت اُتری کہ اِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝ بیشک ہمنے دور کیا تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ستانا اور دُکھ دینا ٹھٹھا مسخری کرنے والون کا وہ لوگ کہ بناتے ہین خدائے تعالیٰ کے ساتھ اور کئی خدا اپنی خوشی سے پھر جلد جانین گے آخر کو کہ ہم کیا سمجھتے تھے اور کیا کرتے تھے اور دراصل کیا ہے وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ۝ اور بیشک ہم جانتے ہین تیرا سینہ تنگ ہوتا ہے اُن باتون سے جو یہ کافر اور مشرک کہتے ہین یعنی یہ لوگ جو تجھ سے مسخری کرتے ہین اور ٹھٹھے سے دکھ دیتے ہین اور تو آزردہ دل اور خفا ہوتا ہے خدائے تعالیٰ کو سب معلوم ہے اُن کو اُس کا بدلہ دیوے گا خاطر جمع رکھ اور صبر کر فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝ پھر ستھرائی سے یاد کر خدائے تعالیٰ کو ساتھ تعریف کے جو پروردگار تیرا ہے یعنی کہہ سبحان اللہ وبحمدہ اور ہو نماز پڑھنے والا اور سجدہ کرنے والا وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ۝ اور بندگی کر اپنے پروردگار کی جب تک پاس آوے تیرے موت یعنی جب تک کہ جیتا رہے بندگی خدائے تعالیٰ کی کیا کر دل اور جان سے

سورۃ النحل مکیۃ وھی | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ | مائۃ واثنتان وعشرون اٰیۃ

کہتے ہین کہ جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافرون کو ڈراتے کہ اگر تم ایمان نہ لاؤگے تو تمپر عذاب ہوگا تب کافر کہتے کہ ہم ایسی باتون کو نہین مانتے اگر تو سچا ہے تو بھلا اُس عذاب کو لا کہان ہے بھلا دیکھین تو اور اگر شاید عذاب آوے بھی تو یہ بت اُس سے چھٹا لیوین گے اور عذاب کو ہمسے دور کرین گے سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے اَتٰۤى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ۝ آیا نزدیک حکم خدائے تعالیٰ کا پھر جلدی مت کرو اُس کے آنے کی یعنی جلدی نہ کرو آتا ہے شتابی وقت عذاب کے آنے کا اور سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ پاک ہے خدائے تعالیٰ سب عیبون اور نقصانون سے اور بہت بلند ہے شان اُسکی اُس چیز سے جو یہ لوگ اُسکے ساتھ شریک سمجھتے ہین یعنی خدائے تعالیٰ ایسا نہین جو اُسکا کوئی شریک ہو سکے اور وہ ایسا بھی نہین کہ جو وہ چاہے سو نہو سکے یعنی ایسا نہین جو اُس کے عذاب کو کوئی پھیر سکے کسی طرح یا اُسکی برابری کرے شریک بن کر کسی چیز مین يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ اُتارتا ہے خدائے تعالیٰ فرشتون کو سمیت قرآن کے آیتون کو اپنے حکم سے جو اپنے بندون پر چاہتا ہے اور جسے اس لائق جانتا ہے یعنی خدائے تعالیٰ مختار ہے جسے اپنے بندون مین سے چاہتا ہے اُسے پیغمبری دیتا ہے اور اُس پاس فرشتے کو وحی لیکر بھیجتا ہے اور پیغمبرون کو فرشتون کے ہاتھ یہ کہلا بھیجتا ہے کہ تم اے پیغمبر وَاَنْ اَنْذِرُوْۤا اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ۝ ڈراؤ اور خبر کرو لوگون کو اور جتاؤ اس بات سے کہ خدائے تعالیٰ تمکو کہتا ہے کہ نہین ہے کوئی خدا بندگی کرنے کے لائق مگر ہم ہین ایسے کہ ہماری بندگی کرو اور ڈرو مجھی سے کہ پیدا کرنے والا اور پالنے والا اور روزی دینے والا سب کا مین ہون اور ہمنے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ پیدا کیا آسمانون اور زمین کو سچ اور درست یعنی بیشک خدائے تعالیٰ ہی نے پیدا کیا ہے اُنکو بہت بلند ہے شان اور ذات اُسکی اُس چیز سے جو یہ لوگ اُسکے ساتھ شریک کرتے ہین کسی کو یعنی خدائے تعالیٰ ایسا ہے جو یہ پیدا کرنا آسمانون اور زمین کا مونہ ہے اُسکی قدرت کا کوئی ایسا کچھ پیدا کر سکتا نہین جو شریک ہو سکے کوئی اُسکا اور خدائے تعالیٰ نے خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ۝ پیدا کیا آدمی کو ایک بوند سے جو کچھ اُسے ہوش و حواس صورت شکل نہ تھی جب پیدا ہوا اور بڑا ہوا اور عقل و شعور خدائے تعالیٰ نے اُسکو تب جھگڑنے لگا صریحًا کہتے ہین کہ یہ آیت ابی خلف کے بیٹے کے حق مین ہے جو وہ جھگڑتا تھا اس بات ایک دن پرانی گلی ہوئی ایک ہڈی لے آیا اور ہاتھ مین مل کر باریک کر کے پھونک سے اُڑا دی اور کہا کہ اسے کون پھر جلا وے گا سو خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ اپنے مین غور کر کے نہین دیکھتا جو کس چیز سے بنا ہے اور دھیان نہین کرتا کہ جسنے اس طرح مجھے پیدا کیا ہے اُسکے گلی ہوئی ہڈیون سے پھر آدمی بنانا اور جلانا کیا مشکل ہے خدائے تعالےٰ کی قدرت دیکھو کہ وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا ۚ لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ

وَمِنْهَا تَأْكُلُوْنَ ۝ اور چوپاؤن کو پیدا کیا تمھارے واسطے جیسے اونٹ گھوڑا گائے بکری دُنبے جو اُنمین جاڑے کی پوشاک ہی اُنکی پشم اور اون سے جیسے کنبل لوئی شال تمہارے نفع ہے تمکو سواری کا اور سوداگری کا اور بچہ ہونے کا اُن سے اور اُن حیوانون سے بعضون کو کھاتے ہو جیسے دودھ گھی ملائی چربی اور گوشت وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ۝ اور واسطے تمھارے اُن جانورون مین خوبی اور بناؤ ہے اور عزت ہے وقت جنگل سے آنے کے گھرون مین اور اُس وقت جو گھر سے نکل کر چرنے کو جاتے ہین جنگل مین تو دونون وقت تمھارے گھر کی آرایش اور خوبی ہے وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ؕ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ اور جو وہ چوپائے اُٹھا لیجاتے ہین تمھارا بوجھ بھاری یا تھکین اوپر سوار کرکے لے جاتے ہین ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف جو تم نہین پہونچ سکتے یا نہین پہونچا سکتے اُس بوجھ کو مگر ساتھ محنت بدن کے جو اگر سر پر اُٹھا لیجاؤ پھر دیکھو تو یہ کیا بڑا احسان اور نعمت دی ہے بیشک پروردگار تمھارا ہر طرح مہربان ہے بخشش کرنے والا وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً ؕ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ اور گھوڑے اور خچر اور گدھے پیدا کیے ہین تمھارے آرام کو جو اُنپر سواری کرتے ہو تم اور آرائش کرتے ہو تم اُنسے اپنی اور پیدا کرتا ہے خدا تعالے اُن چیزون کو جو تم نہین جانتے یعنی بے نہایت اور بیشمار خلقت ہے خدا تعالی کی وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَآئِرٌ ؕ وَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ اور خدا تعالی کی طرف راہ سیدھی دین اسلام کی ہے اور راہ اور بھی ہے ٹیڑھی جو لوگ سوائے دین اسلام کے راہ چلتے ہین اور اگر چاہتا خدا تعالی تو راہ سیدھی دین اسلام کی دکھاتا سب کو هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ ۝ خدا تعالے وہ ہے جس نے نیچے بھیجا آسمان سے یا بدلی سے پانی واسطے تمھارے جو تم اُس سے پیتے ہو اور اُسی مینھ کے پانی سے پیدا ہوتے ہین درخت اور سب طرح کی گھانس زمین مین اُس گھانس مین چراتے ہو اپنے جانورون کو يُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ اُگاتا ہے خدا تعالے تمھارے واسطے اُس مینھ کے پانی سے کھیت اناج کے اور درخت زیتون کے اور درخت کھجورون کے اور انگورون کے اور سب طرح کے میوے جو دنیا مین پیدا ہوتے ہین بیشک اِن چیزون کے پیدا کرنے مین ہر طرح نشانی ہے خدا تعالی کی قدرت کی واسطے سمجھنے والون کے جو غور کرتے ہین وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۙ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ اور تابعدار کیا تمھارے واسطے رات اور دن کو اور سورج اور چاند اور تارون کو تابعدار کرنا جیسے چاہتا ہے خدا تعالی نے اپنے حکم سے تمھارے فائدے اور آرام کو بیشک ان باتون مین ہر طرح نشانی ہے خدا تعالی کی قدرت کی واسطے عقلمند لوگون کے وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ۝ اور وہ چیزین جو پیدا کین زمین مین تمھارے واسطے ہر طرح اور ہر رنگ کی پوشاک اور لباس سے اور کھانے کی چیزون سے یعنی طرح طرح کے اناج اور ہر رنگ کے پھلنے کی چیزین زمین سے پیدا کین بے شک اُن چیزون کے پیدا کرنے مین ہر طرح نشانی ہے خدا تعالی کی قدرت کی واسطے ذکر کرنے والے لوگون کے وہ لوگ کہ خدا تعالی کی نعمتون کا ذکر کرتے ہین وَهُوَ الَّذِيْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ اور وہ ہے خدا تعالی جسنے اختیار مین کر دیا دریاؤن کو جو اُسمین سے شکار کرکے کھاؤ تم گوشت تازہ یعنی مچھلیان شکار کرکے کھاؤ اور غوطے لگا کر نکالو دریا مین سے گہنا جو پہنو تم یعنی موتی اور مونگا دریا مین سے نکالکر گہنا بنا کر اپنی عورتون کو پہناؤ اور دیکھتا ہے تو اے دیکھنے والے کشتیون کو چلتے پھاڑتے پانی کو دریاؤن مین اور اختیار مین کر دیا کہ ڈھونڈھو کشتی پر چڑھکر خدا تعالی کے فضل سے نفع سوداگریون سے اور یہ سب چیزین اسواسطے پیدا کردی ہین کہ شاید تم شکر کرو خدا تعالی کی نعمتون پر وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَاَنْهٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ اور ڈالے یار کے زمین مین پہاڑ بڑے اور اونچے نو جھکے نہین زمین تم سمیت اور بہا کین زمین مین نہرین یعنی دریا اور رستے پیدا کیے زمین مین شہر تک تو شاید کہ تم راہ پاؤ اپنے مطلب اور مدعا کی وَعَلٰمٰتٍ ؕ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝ اور نشانیان ہین اور تارے ہین جسسے یہ لوگ مسافری کی راہین پہچانتے ہین اَفَمَنْ يَّخْلُقُ كَمَنْ

لَا یَخْلُقُ شَیْئًا وَّهُمْ یُخْلَقُوْنَ ۝ اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَآءٍ ۚ وَمَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ ۝ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَالَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝ لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَمَا یُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِیْنَ ۝ وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ مَّاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۙ قَالُوْۤا اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ۝ لِیَحْمِلُوْۤا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ ۙ مِنْ اَوْزَارِ الَّذِیْنَ یُضِلُّوْنَهُمْ بِغَیْرِ عِلْمٍ ۗ اَلَا سَآءَ مَا یَزِرُوْنَ ۝ قَدْ مَكَرَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْیَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَیْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَیْثُ لَا یَشْعُرُوْنَ ۝ ثُمَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یُخْزِیْهِمْ وَیَقُوْلُ اَیْنَ شُرَكَآءِیَ الَّذِیْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِیْهِمْ ۚ قَالَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْیَ الْیَوْمَ وَالسُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِیْۤ اَنْفُسِهِمْ ۠ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ ۭ بَلٰۤى اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

کیا وہ شخص جو پیدا کرے اپنی قدرت سے اُسکے مانند جو پیدا نہ کرے اے پھر کیا نہیں سمجھتے تم یعنی خدائے تعالیٰ جسنے زمین آسمان دریاؤ پہاڑ سب کچھ پیدا کیا ہے برابر ہے اُنکے جنکو تم خدائے تعالیٰ کا شریک کہتے ہو جو اُنھون نے کچھ پیدا نہین کیا اور نہ کچھ پیدا کر سکتے ہین اتنا نہین سمجھتے کہ یہ کیونکر برابر اور شریک خدائے تعالیٰ کے ہوین وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اور اگر چاہو تم کہ گنو تم نعمتین خدائے تعالیٰ کی جو تمھین دین ہین اور اُسکے احسانون کا شمار کرو جو بیشمار کیے ہین تو نہ گن سکو گے تم اُن نعمتون کو بیشک خدائے تعالیٰ بخشنے والا ہے اور رحم کرنے والا ہے وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ اور خدائے تعالیٰ جانتا ہے جو تم چھپا رکھتے ہو بھید اپنے دلون مین اور وہ جو کھول کر سب کے روبرو کہتے ہو دونون کو خدائے تعالیٰ جانتا ہے وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا یَخْلُقُوْنَ شَیْئًا وَّهُمْ یُخْلَقُوْنَ اور جن کو پوجتے ہین مکے کے لوگ سوائے خدائے تعالیٰ کے کوئی چیز نہین پیدا کی اور نہین پیدا کر سکتے کیونکر پیدا کرین جو وہ آپ پیدا کیے ہوے ہین یعنی بنائے ہوے ہین یہ بت اور اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَآءٍ ۚ وَمَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ ۝ مردے ہین جیتے ہوے نہین ہین اور نہین جانتے کہ پھر کب جی اُٹھین گے یہ یا ان کے پوجنے والے کہتے ہین کہ قیامت کے دن بتون کو جاندار اُٹھاوینگے تو وہ اپنے پوجنے والون کو چھڑاوین گے اور بیزار ہونگے اور کہین گے کہ ہمین نہین پوجتے تھے بلکہ اپنے دل کی خوشی کرتے تھے اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَالَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝ پروردگار تمھارا سب کا ایک خدائے تعالیٰ ہے اکیلا پھر وہ لوگ جو سچ نہین جانتے دوسرے جہان کو دل اُن کا نہ ماننے والا ہے سچ کا اور جھوٹ کا جاننے والا ہے قیامت کا اور وہ آپ تکبر کرنے والے ہین لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَمَا یُعْلِنُوْنَ ۭ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِیْنَ ۝ ہرطرح سچ ہے وہ کہ خدائے تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ کہ تم چھپاتے ہو اور جو کچھ کہ ظاہر کرتے ہو بیشک خدائے تعالیٰ نہین چاہتا تکبری کرنے والون کو وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ مَّاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۙ قَالُوْۤا اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ۝ اور جب کہین دولتمند اشراف تکبری کرنے والون سے غریب اور تابعدار اُنکے یعنی غریب لوگ جب دولتمندکافرون سے پوچھین کہ کیا بھیجا ہے تمھارے پروردگار نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ بات مزاح اور تعرض سے پوچھین تو وہ انکے جواب مین کہین کہ بھیجا ہے قصہ اور گذرے ہوے لوگون کا احوال یعنی کچھ نہین بھیجا یہ کہکر اُن غریبون کو بدراہ کرتے تھے اور بہکاتے تھے اسواسطے جو ایمان نہ لاوین سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ ایسا کام جو اُنھون نے کیا اس واسطے لِیَحْمِلُوْۤا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ ۙ مِنْ اَوْزَارِ الَّذِیْنَ یُضِلُّوْنَهُمْ بِغَیْرِ عِلْمٍ ۗ اَلَا سَآءَ مَا یَزِرُوْنَ ۝ تو اُٹھاوین بھاری بوجھ اپنے گناہون کا سارا قیامت کے دن اور اُٹھاوین کچھ بوجھ اُنکے گناہون کا جن کو بہکایا اُنھون نے بغیر سمجھے یعنی اپنے کفر کا عذاب تو سارا اُٹھاوین گے اور کچھ اُنکے سبب بھی عذاب اُٹھاوین گے جنکو بہکایا ہے یعنی دوبرا عذاب ہوگا بہکانے والون کو جانو اس بات کو کہ وہ بوجھ بہت برا ہے جو بہکانے والے اُٹھاتے ہین قَدْ مَكَرَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْیَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَیْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَیْثُ لَا یَشْعُرُوْنَ ۝ بیشک مکر کیا اُن لوگون نے جو تھے پہلے ان کے لوگون سے یعنی اگلے پیغمبرون کی قومنے پیغمبرون کو جھوٹا کیا اور طرح طرح سے دکھ دیا پھر آیا حکم خدائے تعالیٰ کے سے عذاب اُن کے عمارتون بنائی ہوئی پر جو دیوارون کی یا ستون کی جڑ سے ویران ہوئین پھر گرین اُن دیوارون پر چھتین گھرون کی یعنی پہلے دیوارین گرین اُنپر چھتین گرین جو خوب ویران ہوے گھر اُنکے اور آیا اُنپر عذاب اُس جگہ سے جہان سے اُنھین خبر نہ تھی دنیا مین تو عذاب ایسے ہوے اُنپر اور ثُمَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یُخْزِیْهِمْ وَیَقُوْلُ اَیْنَ شُرَكَآءِیَ الَّذِیْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِیْهِمْ ۭ قَالَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْیَ الْیَوْمَ وَالسُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ ۝ پھر قیامت کے دن خدائے تعالیٰ رسوا کریگا اُنکو اور فرماویگا کہ کہان ہین وہ میرے شریک جو تمنے مقرر کیے تھے اور جھگڑتے تھے پیغمبرون سے اُن کی باتون مین تم کہتے تھے یہ خدا کے شریک ہین لاؤ تو وہ اب کہان ہین تب کہینگے اُسدن جن کو دیا ہے علم خدائے تعالیٰ نے یعنی پیغمبر یا فرشتے یا اولیا کہ بیشک آج رسوائی ہے اور برا عذاب ہے کافرون پر الَّذِیْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِیْۤ اَنْفُسِهِمْ ۠ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ ۭ بَلٰۤى اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ وہ لوگ جنکی جان نکالتے ہین فرشتے خدائے تعالیٰ کے حکم سے مرنے کے وقت وہ لوگ ظلم کرنے والے تھے آپ اپنے اوپر جب موت کو دیکھا تو عاجزی لگے کرنے کہ ہم تو نہ تھے برے کام کرنے والے خدائے تعالیٰ فرماتا ہے

اُسوقت کہان تم ظلم کرتے تھے جھوٹے ہو تم بیشک خدائے تعالے جانتا ہے جو کچھ تم کرتے تھے دنیا مین اب ویسا بدلہ ملیگا تمکو جو اُن کامون کی سزا یہی ہے کہ فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝ اندر جاؤ دوزخ کے دروازون مین سے جو تمھارے واسطے کھلے ہوے ہین ہمیشہ رہوگے اُسمین تم پھر بہت بری جگہ ہے رہنے کی تکبر کرنے والون کو دوزخ وَقِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۭ قَالُوْا خَيْرًا ۭ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۭ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ۭ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ۝ اور جب کہین اُن لوگون کو جو پرہیز کرتے ہین شرک سے یعنی مسلمانون سے پوچھتے ہین کہ کیا نیچے بھیجا تمھارے پروردگار نے تو وہ مسلمان کہتے ہین کہ نیکی اور بھلائی بھیجی خدائے تعالے نے اُن لوگون کے واسطے جو نیکی اور بھلائی کرتے ہین یعنی مومنون کے واسطے بھیجا ہے قرآن کو جو وہ اُسپر عمل کرتے ہین اس دنیا مین بھلائی ہے اور ہر طرح دوسرے گھر مین جو آخرت ہی تو بہت ہی بھلائی ہے اور بہت اچھی جگہ ہے پرہیز کرنے والون کو شرک سے سو وہ بہشت ہے اور اُسکی نعمتین ہین یعنی دنیا اچھی جگہ ہے اس واسطے کہ یہان نیک کام کرے تو اُس جہان مین اُسکا فائدہ پاوے اور وہ جگہ پرہیزگارون کی جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَاۗءُوْنَ ۭ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ۝ باغ ہین ہمیشہ کے رہنے کو جو اندر آوین گے وہ پرہیزگار اُن باغون مین جو بہتی ہین مہان بیٹھکون کے نیچے نہرین واسطے اُنکے باغون مین ہو جو کچھ چاہین سب کچھ موجود ہے کسی چیز کی کمی نہین ایسی نعمتین بدلے مین دیتا ہے خدائے تعالے پرہیزگارون کو جو شرک سے بچے رہتے ہین اَلَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ وہ لوگ جنکی جان نکالتے ہین فرشتے خدائے تعالی کے حکم سے وہ جانین ستھری اور پاک ہین اُن کو عزت سے فرشتے کہتے ہین کہ سلام تمپر اور داخل ہو تم بہشت مین عیش کرو سبب اُن کامون کے جو تم دنیا مین کرتے تھے هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ اَوْ يَاْتِيَ اَمْرُ رَبِّكَ ۭ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ نہین راہ دیکھتے یہ کافر مگر وہ کہ آوین فرشتے اُنکی جان لینے کو یا آوے حکم تیرے پروردگار کا جو انکا کھوج مٹے عذاب سے ایسے ہی کام کرتے تھے وہ لوگ جو اُنسے پہلے تھے سو وہ عذاب سے ہلاک ہوے اور نہ ظلم کیا خدائے تعالی نے اُن پر لیکن وہ آپ تھے جو ظلم کرتے تھے اپنے اوپر یعنی کفر اور شرک کرتے تھے اس سبب اُنپر عذاب آیا جو اُن سے کوئی نہ بچا اور اُنکے عذاب کی نشانیان موجود ہین فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ پھر پہنچی اُن کو برائی اُنکے کامون کی جو کیے تھے اُنھون نے اور اُترا اُنپر اور ملا اُن سے وہ جس بات کا ٹھٹھا کرتے تھے یعنی وہ لوگ جو عذاب کے آنے کو سچ نہ جانتے تھے وہی عذاب اُنپر آیا جو وہ سب ہلاک ہوے وَقَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ نَّحْنُ وَلَآ اٰبَاۗؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ۭ اور وہ لوگ جو شریک مقرر کرتے ہین خدائے تعالی کے ساتھ کہتے ہین کہ اگر چاہتا خدائے تعالی تو نہ پوجتے ہم اور ہمارے باپ دادا بھی کسی چیز کو سوائے خدائے تعالی کے اور نہ کسی چیز کو حرام ٹھہراتے بغیر اُس کے حکم کے مشرکون کا دستور تھا کہ اونٹ کے بچے بتون کے نام پر چھوڑتے اُن پر نہ سواری کرتے اور نہ بوجھ لادتے اُن پر کبھی اور اُن کا ذبح کرنا بھی حرام سمجھتے تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جھگڑنے کے وقت کہتے کہ ہم جو تمکو پوجتے ہین اور اونٹون کو حرام جانتے ہین یہ حکم خدائے تعالی کا ہے اگر خدائے تعالے نہ چاہتا تو نہ کرتے ہم سو خدائے تعالے فرماتا ہے کہ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَي الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ ایسے کام کرتے تھے وہ لوگ جو ان سے پہلے تھے اُنھون نے اپنے کامون کی سزا پائی یہ بھی جیسا کچھ کرتے ہین بدلہ اُسکا پاوین گے پھر نہین پیغمبرون پر مگر یہ کہ پہنچا دینا حکم خدائے تعالے کا کھول کر اور سمجھا کر اگر کوئی نہ مانے گا تو عذاب سے چھوٹے گا اور جو نہ مانے گا تو عذاب مین گرفتار ہوگا وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ۭ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝ اور بیشک اُٹھایا ہمنے ہر قوم مین پیغمبر کو جیسے تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس قوم مین بھیجا اور فرمایا ہمنے پیغمبرون کو جو کہین لوگون کو کہ کرین خدائے تعالی ہی کی بندگی اور پرہیز کرو اور دور رہو سب چیزون سے جو سوائے خدائے تعالی کے پوجتے ہین پھر اُن لوگون سے کسی کو راہ دکھائی خدائے تعالی نے اور توفیق ایمان کی دی اور کوئی تھا اُن لوگون سے جو اُسپر مقرر ٹھہرا گمراہ ہونا پھر مسافری کرو ملکون مین پھر دیکھو جو کیسا آخر کو حال ہوا جھوٹ جاننے والون کا یعنی جو پیغمبرون کو جھوٹا کہتے تھے اُنکا کیا حال ہوا آخر کو

نشانیان اُنکی موجود ہین جاکر دیکھو ان تحرص علی ھدٰھم فان اللہ لا یھدی من یضل وما لھم من ناصرین ۰ اگر تو حرص کرے اور کوشش کرے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوپر اُس کے جو راہ پاوین یہ مشرک دین اسلام کی پھر بیشک خدائے تعالیٰ نہین راہ دکھاتا اُسکو جسکو گمراہ کرتا ہے اور نہین ہے اُنکا کوئی یار مدد کرنے والا **ف** کہتے ہین کہ ایک مسلمان کا کچھ قرض ایک کافر کے اوپر آتا تھا ایک دن یہ مسلمان اپنا قرض مانگنے آیا اور باتون مین کسی بات پر مسلمان نے کہا کہ قسم ہے مجھے اُس خدائے تعالیٰ کی جو مرنے کے بعد امید دار ہون اُسکے دیدار کا قیامت کے دن یہ سُنکر کہا کافر نے کہ تجھے یقین ہے کہ مرکر پھر جیون گا اُس نے کہا کہ ہان البتہ یقین ہے مجھے تب کافر نے اپنے مذہب کی سخت قسم کھائی کہ کوئی مرکر پھر نہین جیلنے کا خدائے تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ واقسموا باللہ جھد ایمانھم لا یبعث اللہ من یموت بلی وعدا علیہ حقا ولکن اکثر الناس لا یعلمون ۰ اور قسم کھائی ہے خدائے تعالیٰ کی بڑی سخت قسم اپنے مذہب کی کہ نہ اُٹھاویگا خدائے تعالیٰ اُسکو جسے مارتا ہے یعنی کسی مردے کو نہین جلانے کا سو خدائے تعالےٰ فرماتا ہی کہ یہ غلط سمجھے ہین اُٹھاویگا خدائے تعالیٰ جو وعدہ دیا ہے مُردون کے اُٹھانے کا قبرون سے خدائے تعالیٰ پر ہے وعدہ پورا کرنا سچ اور درست لیکن بہت لوگ نہین جانتے اس بات کو اور یقین نہین لاتے کہ سب موے ہوؤن کو پھر جلاکر اُٹھاویگا خدائے تعالیٰ اسواسطے کہ لیبین لھم الذی یختلفون فیہ ولیعلم الذین کفروا انھم کانوا کٰذبین ۰ بیان کرے اُنکے جتانے کے واسطے وہ چیز کہ جس مین وہ لوگ جھگڑتے تھے یعنی بحث کرتے تھے کہ مرکر پھر نہین قیامت کے دن اُٹھینگے اور اسواسطے وعدہ سچا کریگا جو جانین وہ لوگ جو نہ مانتے تھے قیامت کے ہونے کو کہ وہ جھوٹے تھے یعنی کافر جانین کہ ہم جھوٹے تھے جو کہتے تھے کہ قیامت نہوگی انما قولنا لشیء اذا اردناہ ان نقول لہ کن فیکون ۰ سواے اسکے نہین ہے بات ہماری جو کسی چیز کو چاہین پیدا کرنا تو کہین ہم اُسی چیز کو کہ ہو پھر وہ چیز ہو جاتی ہے کہتے ہی اُسی وقت یعنی خدائے تعالےٰ فرماتا ہے کہ جب کسی چیز کو کہا کہ بن پس وہ چیز بن کر تیار ہو جاتی ہے ہماری قدرت سے اور حکم سے والذین ھاجروا فی اللہ من بعد ما ظلموا لنبوئنھم فی الدنیا حسنۃ ولاجر الاخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون ۰ اور وہ لوگ جنھون نے چھوڑا وطن اپنا اور مسافری کی خدائے تعالےٰ کی خوشی کے واسطے ظلم اُٹھانے کے پیچھے یعنی مکے کے لوگ مسلمانون پر نہایت طرح طرح سے ظلم کرتے تھے اور دکھ دیتے تھے اور مسلمان صبر کرتے تھے اور اُنکا ظلم اُٹھاتے تھے پھر کتنی مدت پیچھے ناچار ہوکر مکے سے نکل گئے اپنے گھر اور وطن کو چھوڑکر سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہی کہ اُن لوگون کو ہر طرح اچھی جگہ اور مکان دیونگے رہنے کو دنیا مین اور آخرت مین تو بہشت بہت بڑا بدلہ ہے اُن لوگون کو اگر ہوتے یہ مسلمان جانتے اس بات کو کہ ہمین دو جہان مین خدائے تعالےٰ نعمتین دیوے گا تو آزردہ دل غمگین نہوتے گھرون سے نکلنے کے وقت یا کافر جانتے اس بات کو جو مسلمانون کو دو جہان مین بھلائی اور بخشش ہوگی تو ظلم نہ کرتے اُنپر ہرگز الذین صبروا وعلی ربھم یتوکلون ۰ وطن چھوڑکر مسافری کرنے والے وہ لوگ ہین جو صبر کرتے ہین مصیبت پر اور ظلم سہتے ہین کافرون کا اور اپنے خدائے تعالےٰ پر بھروسا رکھتے ہین کہتے ہین کہ مکے کے لوگ کہتے تھے جو خدائے تعالیٰ کیا ایسا ہے جو آدمی کو اپنی طرف سے رسول کرکے بھیجے یعنی آدمی کے ہاتھ پیغام بھیجے اگر وہ بھیجا چاہتا تو فرشتون کو پیغمبر کرکے بھیجتا خدائے تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی اُنکے جواب مین کہ وما ارسلنا من قبلک الا رجالا نوحی الیھم فسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون ۰ اور نہین بھیجا ہمنے تجھسے پہلے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی پیغمبر کو مگر آدمی یعنی آگے بھی پیغمبر ہمنے آدمی بھیجے ہین سواے آدمی کے کبھی فرشتہ پیغمبر کرکے کسی شہر کے لوگون مین نہین بھیجا اور پیچھے پیغام بھیجے کہنے پیغمبرون کی طرف پھر پوچھو تم کتاب والون سے یعنی یہود نصاریٰ کے عالمون سے پوچھو کہ کبھی سواے آدمی کے بھی فرشتہ یا جن پیغمبر ہوا ہے اگر تم اس بات کو نہین جانتے اور وہ پیغمبر جو ہمارے بھیجے ہوے آئے تھے تو بالبینٰت والزبر وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس ما نزل الیھم ولعلھم یتفکرون ۰ سمیت معجزون روشن کے اور کتابین لکھی ہوئی لائے تھے جیسے توریت اور انجیل اور نیچے بھیجا ہمنے تیری طرف اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن جو سبب خدائے تعالیٰ کی یاد کا ہی تو بیان کرے تو لوگون کے سمجھانے کے واسطے وہ چیز جو اُتری ہے اُنکے واسطے شاید کہ وہ لوگ سن کر سمجھین اور دھیان کرین اور غور کرین اسمین افامن الذین مکروا السیاٰت ان یخسف اللہ بھم الارض او یاتیھم العذاب من حیث لا یشعرون ۰ کیا امن مین رہے بے ڈر ہوکر وہ لوگ جنھون نے

ع ۵ ۱۱

وتکلاذم

نصف

مکر کیا ہے بڑا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُس بات سے بے ڈر ہوے کہ دھنسا دیوے اور غرق کرے خدائے تعالیٰ اُنکو زمین مین جیسے قارون کا حال کیا یا بے ڈر ہوے اس بات سے کہ آوے اُنپر عذاب خدائے تعالیٰ کا اُس جگہ سے جو وہ نہ جانتے ہون یا بے ڈر ہوے اَوْ يَأْخُذَهُمْ فِي تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِينَ ۝ اَوْ يَأْخُذَهُمْ عَلَىٰ تَخَوُّفٍ فَإِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝ اس بات سے کہ پکڑے عذاب خدائے تعالیٰ کا اُنکو بیچ وقت پھرنے چلنے کے پھر نہین وہ لوگ عاجز کرنے والے خدائے تعالیٰ کو جو اپنے اوپر عذاب کو نہ آنے دیوین اور خدائے تعالیٰ اُن پر عذاب نہ کر سکے یا اس بات سے بے ڈر ہوے کہ پکڑے خدائے تعالیٰ کا عذاب اُنکو ڈرنے پر اگلے لوگون کے احوال کے یعنی جسوقت یہ لوگ اگلی قوم کا احوال سنکر ڈرین اس بات سے کہ عذاب آوے اُنپر پھر بیشک پروردگار تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر طرح مہربان ہے بخشش کرنے والا جو اُنپر عذاب لانے مین جلدی نہین کرتا اَوَلَمْ يَرَوْا إِلَىٰ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِن شَيْءٍ يَتَفَيَّأُ ظِلَالُهُ عَنِ الْيَمِينِ وَالشَّمَائِلِ سُجَّدًا لِّلَّهِ وَهُمْ دَاخِرُونَ ۝ کیا نہین دیکھتے کافر طرف اُس چیز کے جو پیدا کی ہے خدائے تعالیٰ نے وہ چیز جسکا بدن ہے جو پھرتا ہے پرچھاؤن اُس چیز کا داہنے اور بائین طرف سڑیکتا ہے سجدہ کرتا ہوا خدائے تعالیٰ کو اور وہ سب خوار ہونے والے اور عاجزی کرنے والے ہین خدائے تعالےٰ کے آگے وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مِن دَابَّةٍ وَالْمَلَائِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ۝ اور خدائے تعالےٰ ہی کو سجدہ کرتا ہے جو کچھ کہ ہے آسمانون مین اور جو کچھ کہ ہے زمین مین چلنے پھرنے والون سے سب سر رکھتے ہین خدائے تعالےٰ کے آگے اور فرشتے بھی سجدہ کرتے ہین اور فرشتے تکبری اور نافرمانی نہین کرتے اُس قدرت پر جو خدائے تعالیٰ نے اُنھین دی ہے یہ سجدہ تیسرا ہے قرآن شریف کے سجدون سے يَخَافُونَ رَبَّهُم مِّن فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ۝ ڈرتے ہین فرشتے اپنے پروردگار سے کہ ایسا نہو جو عذاب آوے اُنپر اور کرتے ہین جو حکم اُنکو ہوتا ہے وَقَالَ اللَّهُ لَا تَتَّخِذُوا إِلَٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۖ إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ فَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ ۝ اور فرماتا ہے خدائے تعالےٰ کہ مت پکڑو دو خداؤن کو سوائے اسکے نہین کہ وہ پروردگار ایک ہے اکیلا پھر مجھ سے ڈرو اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو وَلَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَهُ الدِّينُ وَاصِبًا ۚ أَفَغَيْرَ اللَّهِ تَتَّقُونَ ۝ خدائے تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ کہ ہے آسمانون مین اور زمین مین سب کا مالک خدائے تعالیٰ ہے اور اُسی کی بندگی کرنی لازم اور ضرور ہے کیا سوائے خدائے تعالیٰ کے اور کسی سے ڈرتے ہو وَمَا بِكُم مِّن نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللَّهِ ثُمَّ إِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَإِلَيْهِ تَجْأَرُونَ ۝ اور جو کچھ تمھارے پاس ہے نعمت تندرستی اور حمیت دولت سے سب خدائے تعالیٰ کی دی ہوئی ہے پھر جب پونچھی ہے تمکو مصیبت بیماری کی یا مفلسی کی پھر خدائے تعالیٰ کی زاری اور عاجزی کرتے ہو ثُمَّ إِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنكُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِّنكُم بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ۝ پھر جب اُٹھاتا ہے خدائے تعالےٰ دکھ اور مصیبت کو تمسے اُسی وقت ایک قوم تم مین سے یعنی کافر اپنے پروردگار کے ساتھ شریک کرتے ہین یعنی کہتے ہین کہ اُس چیز کے سبب سے یہ بیماری یا مصیبت ہماری دور ہوئی خدائے تعالیٰ کو نرا کارساز نہین سمجھتے اور یہ شریک کرتے ہین لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ ۚ فَتَمَتَّعُوا فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝ واسطے کہ ناشکری کرین اُس چیز سے جو دی ہے ہمنے اُنکو جمعیت اور تندرستی پھر جبکہ تم شریک کرتے ہو خدائے تعالےٰ کے ساتھ تو مزے اور فائدے اُٹھالو چند روز دنیا مین پھر جلد جانوگے اپنے کیے ہوے کامون کو جو ہمنے کیا کیا اور بچا نوگے اور کچھ فائدہ نہوگا اُسوقت کا جاننا اور بچانا وَيَجْعَلُونَ لِمَا لَا يَعْلَمُونَ نَصِيبًا مِّمَّا رَزَقْنَاهُمْ ۗ تَاللَّهِ لَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنتُمْ تَفْتَرُونَ ۝ اور حصہ مقرر کرتے ہین اُنکے واسطے جنکو نہین جانتے اُس چیز سے جو ہمنے اُنھین دی ہے روزی اور کھانے کی چیزون سے کافرون کا دستور تھا جو کھیتی اناج کی کرتے یا اونٹ اور دنبے بیچ دیتے تو اُسمین سے حصہ بتون کے نام کا جدا نکال رکھتے تھے سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ کھیتی اور حیوان ہمارے فضل سے ان پاس ہین اور یہ بتون کا حصہ نکالتے ہین اور نہین جانتے بتون کو کہ وہ دراصل کیا ہین قسم ہے خدائے تعالیٰ کی جو تمسے پوچھنا ہوگا اُسکا جو تم اپنے جیسے بناتے ہو دنیا مین وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ الْبَنَاتِ سُبْحَانَهُ وَلَهُم مَّا يَشْتَهُونَ ۝ اور بناتے ہین یعنی مقرر کرتے ہین خدائے تعالیٰ کے واسطے بیٹیان پاک ہے خدائے تعالےٰ ان باتون سے جو یہ کہتے ہین اور اُن کے واسطے ہی وہ جو اُنکا جی چاہتا ہے یعنی بیٹے اُنکے واسطے ہین حاصل یہ کہ مشرک آپ تو بیٹون کی آرزو اور محبت رکھتے ہین اور بیٹیون سے غیرت آتی ہے اُن کو سو خدائے تعالےٰ کے واسطے مقرر کرتے ہین وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِالْأُنثَىٰ ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ۝ اور جسوقت کوئی خبر دیوے اُنمین سے کسی کو

ع ۱۰ ۱۲۱۵

بیٹی ہونے کی یعنی جب کوئی کہے اُن مشرکون مین سے کسی کو کہ تیری جورو بیٹی جنی تو سنتے ہی ہووے منھ اُسکا کالا شرمندگی سے قوم مین اور ہووے وہ غصہ جورو پر کہ بیٹی کیون جنی اور بیٹھا رہے قوم مین یَتَوَارٰی مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ۭ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰي هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِي التُّرَابِ ۭ اَلَا سَاۗءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝ چھپ رہے قوم سے اور اپنا منھ نہ دکھاوے اُس بُری خبر سے جو بیٹی پیدا ہونے کی آئی تھی اور فکر مین ہووے کہ رکھے بیٹی کو رسوائی اور خواری کو اپنے اوپر قبول کرکے یا دھانک دیوے اُس بیٹی کو مٹی مین یعنی گاڑ دیوے زمین مین خدائے تعالےٰ فرماتا ہے کہ جانو اے لوگو کہ یہ بہت برا ہے جو تم کہتے ہو کہ خدا کی بیٹیان ہین تم آپ ایسے بیزار ہو اور غیرت آتی ہے بیٹی سے اور عیب جانتے ہو بیٹی کا ہونا سو خدائے تعالےٰ کو جو سب عیب سے پاک ہے اُسکے واسطے بیٹیان مقرر کرتے ہو اپنے جی سے یہ بات بہت بری ہے لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ ۚ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ واسطے اُن لوگون کے جو ایمان نہین لاتے آخرت پر اُنکی مثلین بری ہین جیسے خدائے تعالےٰ پر جھوٹ باندھنا اور شریک اور اولاد اُسے مقرر کرنا اور بیٹیون سے عیب کرنا اور مار ڈالنا اُنھین اور خدائے تعالیٰ کے واسطے مثلین بڑی بلند ہین جیسے بے پرواہ اور پاک جو رولڑکون سے اور وہ خدائے تعالیٰ زبردست حکم کرنے والا ہے وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَاۗبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَاۗءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝ اور اگر پکڑے لوگون کو خدائے تعالےٰ سبب اُنکے گناہون کے نہ چھوڑے زمین پر کسی چلنے والے کو لیکن خدائے تعالیٰ ڈھیل دیتا ہے اُن کو ایک وقت مقرر کیے ہوئے تک جو وہ موت ہے پھر جب آوے وقت اُنکی موت کا تو نہ پیچھے رہین گے ایک گھڑی بھی اور نہ آگے بڑھین گے ایک گھڑی اُسوقت سے وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى ۭ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ۝ اور بناتے ہین یعنی مقرر کرتے ہین خدائے تعالےٰ کے واسطے وہ چیز جو اُس چیز سے آپ بیزار ہین اور برا جانتے ہین یعنی بیٹیان اور کہتے ہین اپنی زبان سے جھوٹ وہ کہ اُنکے واسطے بھلائی ہے یعنی کافر کہتے تھے کہ ہمین بہشت ملے گی یہ جھوٹ ہے سچ یہ ہے کہ بیشک انکے واسطے آگ ہے اور مقرر آگ مین خراب ہونگے اور نہایت عذاب ہوگا اللہ تعالےٰ اپنی قسم کھاکر فرماتا ہے یون کہ تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ قسم ہے اللہ کی کہ بیشک ہمنے بھیجے پیغمبر امتون کی طرف تجھ سے پہلے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر اچھے بنائے اُن لوگون کے واسطے شیطان نے کام اُنکے یعنی پیغمبرون کو نہ مانا اور خدائے تعالےٰ کے ساتھ شریک مقرر کرنا اُنکو اچھا لگا شیطان کے بہکانے سے پھر وہی شیطان دوست ہے آج ان مکے کے لوگون کا یعنی جس طرح اگلی قوم کو شیطان نے بہکا کر اُنکے کام اُنکی آنکھون مین اچھے دکھلائے تھے اُسی طرح اب اُن مکے کے لوگون کو بھی بہکاتا ہے اور اُنکے کام اُنکی آنکھون مین اچھے بناکر دکھلاتا ہے جو یہ قوم تیرا کہا نہین مانتی شیطان کے بہکانے سے اس سبب اُنپر بڑا عذاب دکھ دینے والا ہوگا قیامت کے دن وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ اور نہ بھیجا تجھپر قرآن ہمنے مگر اس واسطے یعنی تحقیق اسواسطے قرآن تجھپر بھیجا ہے ہمنے جو تو بیان کرے لوگون کے آگے اُس چیز کو جسمین جھگڑتے تھے یعنی کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ خدائے تعالیٰ ایک ہے اور کوئی اُس کا شریک نہین اور مرکر اُٹھنا مقرر ہے ان باتون کے سمجھانے کو اور سیدھی راہ بتانے کو اور واسطے بخشش کرنے ایمان لانے والون کے قرآن بھیجا ہے وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ۝ اور خدائے تعالیٰ نے اُتارا آسمان سے پانی پھر جلایا اُس پانی سے زمین کو پیچھے اُسکے مرنے کے یعنی زمین پہلے جو سردی سے بغیر گھاس کے اور سبزی کے گویا مردہ تھی مینھ برساکر اُسے جلایا اُس مین سے ہزارون طرح کی گھاس اور سبزی اُگائی بیشک اس بات مین ہر طرح نشانی ہے خدائے تعالیٰ کی قدرت کی اُس قوم کے واسطے جو سنتے ہین قرآن کو دل لگاکر وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۭ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَاۗىِٕغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ۝ اور بیشک تمھارے واسطے ہے چوپاؤن مین جیسے گائے بکری دنبے ہین سوچ کرنے کی جگہ جو پلاتے ہین ہم تمکو اُس چیز سے جو اُنکے پیٹ مین ہے گوبر اور لہو کے بیچ مین سے دودھ ستھرا پاکیزہ مزے کا پینے والون کے واسطے وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ اور میوون سے کھجورون کے اور انگورون کے جو

لیتے ہو تم اُس میوے سے نشہ جیسے سرکہ یا شراب انگور کی اور روزی پاکیزہ دی ہے میوے بیشک ان نعمتوں کے دینے مین ہر طرح خدائے تعالیٰ کی قدرت کی نشانی ہے واسطے اُس قوم کے جو سمجھتے ہین اور غور کرتے ہین وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ ۝ اور حکم کیا تیرے پروردگار نے شہد کی مکھیوں کو کہ گھر بناوین پہاڑون کی کھوہ مین اور درختون مین اور انگورون کے چھتون مین اور حکم کیا ثُمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ۭ يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَاۗءٌ لِّلنَّاسِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ پھر کھاؤ سب طرح کے میوون کو پھر میوے کھا کر جاؤ اپنے پروردگار کی راہون مین عاجزی اور تابعداری سے جس طرح حکم ہوا ہے یعنی میوے کھاؤ اور گھر بناؤ پھر نکلتا ہے اُن کے پیٹ سے شہد پینے کے واسطے طرح طرح کے رنگ کا سفید اور زرد اور سرخ شہد مین تندرست ہونے کی تاثیر ہے بیمار لوگون کے واسطے دوا ہے بیشک ان باتون مین ہر طرح خدائے تعالیٰ کی قدرت کی نشانی ہے واسطے اُس قوم کے جو دھیان کرتے ہین ان نشانیون مین قدرت خدا کی وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ ۭ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْـــًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ۝ اور خدائے تعالیٰ نے پیدا کیا تمکو پھر مار ڈالتا ہے موت بھیجکر تمکو اور تم مین سے کوئی ہے جو اُس سے پونہچتا ہے طرف خوار زندگانی بہت بڑھاپے سے جو کان آنکھ دانت ہاتھ پانون سب سُست اور نکمے ہو جاتے ہین اور وہ بوڑھا کسی کام کا نہین رہتا ایسا نہین سمجھتا بات کو اور نہین سنتا بڑھاپے سے بعد سمجھنے اور جاننے کے یعنی پہلے تو بچپن مین کچھ نہ جانتا تھا پھر بڑا ہو کر سب کچھ سمجھا اور معلوم کیا پھر جب بہت بوڑھا ہوا سمجھ سب جاتی رہی بیشک خدائے تعالیٰ جانتا ہے اور واقف ہے اُس بوڑھے کے حال سے بھی سب کچھ کر سکتا ہے اور سب چیز پر قدرت رکھتا ہے کسی کام مین اور کسی چیز مین عاجز اور حیران نہین وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰي بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَاۗدِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰي مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَاۗءٌ ۭ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۝ اور خدائے تعالےٰ زیادہ دیتا ہے اور افزود کرتا ہے تم مین کسی سے کسی پر روزی یعنی ایک سے ایک کو جمعیت زیادہ دیتا ہے پھر نہین ہین وہ لوگ جنھون نے مال زیادہ پایا ہے پھیر دینے والے اپنے مال کو اُنھین جن پر انکا ہاتھ مالک ہوا ہے یعنی دولتمند اپنے غلام لونڈی کو اپنا مال نہین دے ڈالتے اسواسطے کہ اگر دیوین تو پھر ہو جاوین وہ اُس دولت مین برابر اے پھر تم خدائے تعالےٰ کی نعمت کا انکار کرتے ہو اور نہین مانتے وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً وَّرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۭ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ ۝ اور خدائے تعالیٰ نے پیدا کیا تمھارے واسطے تمھاری جنس اور تمھاری ذات سے جوروین تمھاری تو عیش آرام کرو اور پیدا کیا تمھارے واسطے جورُون سے فرزند اور فرزندون کی اولاد جیسے نواسے اور پوتے اور روزی دی تمکو ستھری پاکیزہ چیزون سے اے پھر جھوٹی باتون پر یقین لاتے ہین کافر اور خدائے تعالےٰ کی نعمتون سے انکار کرتے ہین اور نہین مانتے کہ یہ سب نعمتین خدائے تعالیٰ نے دی ہین وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْـــًٔا وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝ اور پوجتے ہین سوائے خدائے تعالیٰ کے اُس چیز کو جو مالک نہین اُنکے روزی دینے مین آسمان سے اور نہ زمین سے کچھ بھی اور نہین کچھ کر سکتے یعنی کافر بتون کو پوجتے ہین سو انھین نہ مینھ برسانے کی قدرت ہے اور نہ زمین سے اناج اگانے کی قدرت ہے اور کسی طرح کچھ روزی نہین دے سکتے اپنے پوجنے والون کو فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ پھر مت مارو کہاوتین خدائے تعالیٰ کے واسطے یعنی نہ کہو کہ اُسکا شریک ہی کوئی اور نہ کہو کہ اُسکی اولاد ہی بیشک خدائے تعالیٰ سب احوال اور باتین تمھاری جانتا ہے اور تم نہین جانتے کہ خدائے تعالیٰ کیسا ہے اور یہ جو ہم کہتے ہین اُسکے لائق نہین ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰي شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا ۭ هَلْ يَسْتَوٗنَ ۭ مثل مارتا ہے خدائے تعالیٰ کہ ایک غلام ہے مول لیا ہوا جو نہین قدرت رکھتا ہے کسی چیز پر جو کچھ خریدے یا کچھ بخشے کسی کو اور ایک وہ ہے جسکو روزی دی ہمنے اپنے پاس سے روزی نیک یعنی بہت اور اچھی پھر یہ بانٹتا ہے اس روزی دی ہوئی سے جسے چاہتا ہے چھپ کر اور سب کے روبرو دیتا ہے اے کیا برابر ہین وہ غلام بے مقدور اور یہ شخص صاحب قدرت یعنی کافر اور مومن برابر نہین ہین اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ تمامی تعریفین اور خوبیان خدائے تعالےٰ ہی کو لائق ہین پر بہت لوگ نہین جانتے کہ خدائے تعالیٰ کا شریک کوئی نہین وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ

عَلٰی شَیْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰی مَوْلٰىهُ اَیْنَمَا یُوَجِّهْهُ لَا یَاْتِ بِخَیْرٍ هَلْ یَسْتَوِیْ هُوَ وَمَنْ یَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَهُوَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ اور دوسری
مثل مارتا ہے خدائے تعالےٰ مثل دو مردون کی جو ایک ان دونون سے گونگا ہے جو ہرگز کچھ بات کرنے کی قدرت نہین رکھتا اور وہ گونگا ہے
بھاری اپنے رکھنے والے پر یعنی جو اُس گونگے کو رکھتا ہے اُسپر یہ گونگا بوجھ ہے جس جگہ بھیجتا ہے گونگے کو وہ رہنے والا تو نہین پھرتا
بھلائی سے یعنی کوئی اچھا کام نہین بنا لاتا اے کیا برابر ہے وہ گونگا اور وہ کوئی جو حکم کرتا ہے انصاف سے سمجھکر اچھی طرح اور وہ سیدھی
راہ چلا جاتا ہے اپنے مقصد کو یہ مثل گونگے کی بت سے ہے جو بولتا ہی نہین اور مثل صاحب انصاف کی حکم کرنے والا پروردگار ہی یہ کیونکر برابر
ہو سکتے ہین اور شریک چاہیے کہ برابر ہووے وَلِلّٰهِ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَاۤ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝
اور خدائے تعالےٰ ہی کے پاس ہے یعنی اسی کو معلوم ہے احوال چھپا ہوا آسمانون اور زمین کا سوائے اُسکے کوئی نہین جانتا اور نہین ہے کام
قیامت کا جو اُٹھانا ہے مردون کا قبرون سے مگر مانند پلک مارنے کے ہے یا اُس سے بھی جلدی ہے بے شک خدائے تعالیٰ سب چیز پر قدرت
رکھتا ہے یعنی مردون کو قبرون سے زندہ اُٹھا سکتا ہے پلک مارنے مین وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَیْـًٔا ۙ وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ
وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ اور خدائے تعالیٰ نے باہر نکالا تمکو تمھاری ماؤن کے پیٹون سے جو نہ جانتے تھے تم کسی چیز کو یعنی
کچھ خبر نہ تھی اور کسی چیز کو نہ پہچانتے تھے تم بچپن مین پھر بنائے تمھارے واسطے کان جو سب کچھ سُنتے ہو اور آنکھین دین جو سب کچھ دیکھتے ہو
اور دل دیا جس سے سمجھتے ہو یہ سب اسواسطے دیا تمکو جو شاید تم شکر کرو خدائے تعالیٰ کی نعمتون کا اَلَمْ یَرَوْا اِلَى الطَّیْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِیْ جَوِّ السَّمَآءِ ؕ
مَا یُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝ اے نہین دیکھتے اُڑتے جانورون کی طرف جو کیسا فرمانبردار کیا ہے آسمان اور زمین
کے بیچ مین کوئی نہین تھامتا اُنکو سوائے خدائے تعالیٰ کے بیشک اسمین ہر طرح نشانی ہے خدائے تعالیٰ کی قدرت کی واسطے اُس قوم
کے جو یقین لائے ہین قرآن پر اور سچ جانتے ہین رسول اللہ کو وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْۢ بُیُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُیُوْتًا
تَسْتَخِفُّوْنَهَا یَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَیَوْمَ اِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَاۤ اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِیْنٍ ۝ اور خدائے تعالیٰ نے بنائین
تمھارے واسطے حویلیان یعنی تمھین عقل دی جو اینٹ پتھر گچ چونے اور لکڑی تختے سے گھر بنا کر رہو آرام سے جو مینھ اور دھوپ کے دکھ لے سکو
مین رہو اور سوائے حویلیون کے بنایا تمھارے واسطے حیوانون کے چمڑے سے ڈیرے اور خیمے تمھارے جو تم ہلکا پاتے ہو اُنکو اُٹھا کر ساتھ لیجا سکو
مسافری کے دن اور منزل مین اُترے رہنے کے دن اور دیا تمکو دنبون کی پشم سے جیسے شال کی قسم ہے اور اونٹون کی پشم سے جیسے لوئی نمدا
ہے اور بال بکریون اور بھیڑون کے سے جیسے کمل کی قسم ہے جو یہ سب اسباب پہننے اور بچھلانے کا ہے اور فائدہ اُن سب کے خریدنے بیچنے
مین زندگانی تک یعنی جبتک جیتے رہو حیوانون سے بہت طرح کے فائدے لیتے رہو وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ
اَكْنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِیْلَ تَقِیْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِیْلَ تَقِیْكُمْ بَاْسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ یُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ ۝ اور خدائے تعالےٰ نے بنایا
تمھارے واسطے سایہ ہر چیز سے جو سایہ دار پیدا کی ہے جیسے درخت اور عمارت جو دھوپ کی گرمی سے امن مین رہو اور بنایا خدائے تعالیٰ
نے تمھارے واسطے پہاڑون مین غار رہنے کی جگہ اور بنائی تمھارے واسطے پوشاک ہر طرح کی پہننے کو دیا تمکو زرہ جو پہنے مین رکھے دشمن
کے ہتھیارون سے لڑائی مین تمکو اسی طرح نعمتین دیتا ہے اپنی خدائے تعالیٰ تمکو شاید کہ تم حکم مانو اور مسلمان ہو احسان خدائے تعالےٰ کے
سمجھکر فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ۝ پھر اگر پھر جاوین مسلمان ہونے سے اور حکم نہ مانین تو سوائے اس کے نہین کہ پہنچدیا اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہنچانا ہے پیغام کا کھلا ہوا جتا کر مانین گے تو اُنکا بھلا ہے اور جو نہ مانین تو اُنپر عذاب ہوگا یَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ
اللّٰهِ ثُمَّ یُنْكِرُوْنَهَا وَاَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ پہچانتے ہین یہ کافر خدائے تعالیٰ کی نعمتون کو اور کہتے ہین آپ کہ سب یہ نعمتین خدائے تعالیٰ ہی
نے دی ہین اُسپر بھی نہین مانتے جو بتون کو پوجتے ہین اور سمجھتے ہین کہ یہ بت ہمین نعمتین دلواتے ہین اور گنہ بخشوا دین گے اور بہت ہین انمین
جو نہین یقین لاتے اور خدائے تعالےٰ کو وحدہ لاشریک نہین جانتے وَیَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِیْدًا ثُمَّ لَا یُؤْذَنُ لِلَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَلَا هُمْ
یُسْتَعْتَبُوْنَ ۝ جسدن اُٹھاوینگے ہم ہر قوم مین سے گواہی دینے والا اُس قوم کے کفر و ایمان پر یعنی ہر قوم مین جو پیغمبر آیا ہے قیامت کے دن اُسی قوم

مین اُٹھکر کہے گا کہ یہ لوگ ایمان نہ لائے تھے اور وہ لوگ ایمان نہین لائے پھر رخصت نہ دیوین گے قیامت کے دن گنہ بخشوانے کی کافرون کے واسطے اور نہ اُنکو کہین گے کہ خوشی خدائے تعالیٰ کی کرو جو بندگی کرنے کا وقت نہوگا بلکہ بدلہ ملنے کا وقت ہے قیامت کا دن وَاِذَا رَاَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا یُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ یُنْظَرُوْنَ ۝ اور جسوقت دیکھین عذاب کو وہ لوگ جنھون نے ظلم کیا ہے کفر اور شرک کرکے عذاب دیکھکر توبہ اور فریاد کرین گے جو شاید عذاب کم ہو تو پھر عذاب کم اور ہلکا نہوگا اُنسے اور نہ اُنکو ڈھیل دی جاوے گی عذاب دینے مین وَاِذَا رَاَ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِیْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ ۚ فَاَلْقَوْا اِلَیْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ اور جس وقت دیکھین گے وہ لوگ جو خدائے تعالیٰ کے ساتھ شریک مقرر کرتے تھے دنیا مین اُن ہی اپنے شریکون کو یعنی بتون کو خدائے تعالیٰ کا شریک کرتے تھے دنیا مین قیامت کے دن اُن بتون کو دیکھکر کہین گے بت پوجنے والے کہ اے پروردگار ہمارے یہ ہین وہ شریک ہمارے جن کو ہم دنیا مین پوجتے تھے تیرے سوائے خدائے تعالیٰ اُس دن بتون کو زبان دیویگا جو باتین کرین گے یہ کہ پھر وہ بت ڈالین گے اُن ہی کی بات کہ بیشک تم جھوٹے ہو یعنی جنکو شریک خدا کا سمجھکر پوجتے تھے دنیا مین وہی جھوٹا کرین گے کہ یہ لوگ ہمین نہ پوجتے تھے بلکہ اپنی جی کی خوشی کرتے تھے تب شرمندہ ہوکر وَاَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ یَوْمَىِٕذِ ِالسَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ۝ اور ڈالین گے خدائے تعالیٰ کے آگے اُسدن اسلام کو یعنی عاجزی کرینگے خدائے تعالیٰ کے آگے اور اپنے گناہون کا اقرار کرینگے اور بخشوا دینگے اپنے گناہ پر کچھ فائدہ نہوگا اور جاتا رہیگا اُنسے وہ جو اپنے دل سے جھوٹ بناتے تھے یعنی وہ جو کہتے تھے کہ بُت ہمین بخشوا دین گے اُسکے بدلے وہی بُت اُنکو جھوٹا کرینگے اَلَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا یُفْسِدُوْنَ ۝ وہ لوگ جنھون نے نہ مانا حکم خدائے تعالیٰ کا اور پھیر رکھا اور لوگون کو خدائے تعالیٰ کی راہ سے یعنی جنھون نے لوگون کو مسلمان ہونے نہ دیا بہکا کر اُنپر زیادہ کرین گے ہم عذاب پر عذاب سبب اُسکے جو تھے وہ لوگ کہ خرابی کرنے والے تھے جو لوگون کو مسلمان ہونے سے منع کرتے تھے ایک عذاب تو اس واسطے جو وہ آپ کافر تھے اور دوسرا عذاب اُس سبب جو اور لوگون کو مسلمان ہونے سے منع کرتے تھے وَیَوْمَ نَبْعَثُ فِیْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِیْدًا عَلَیْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِیْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۚ وَنَزَّلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ تِبْیَانًا لِّكُلِّ شَیْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِیْنَ ۝ اور جس دن اُٹھاوین گے ہم ہر قوم مین گواہی دینے والا اُسی قوم پر اُن باتون کی جو وہ قوم کرتی تھین دنیا مین سو وہ گواہی دینے والا ہوگا اُسی قوم سے اور لاوین گے ہم تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گواہی دینے کو ان مکے کے لوگون پر جو تو گواہی دیوے جو اُنھون نے کیا سلوک کیا ہے خدائے تعالیٰ کے حکم سے اور نیچے بھیجا ہمنے تجھپر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن بیان کرنے والا کھلا ہوا ہر چیز کو اور سمجھانے والا اور راہ دکھاتا ہے خدائے تعالیٰ کی اور بخشش اور انعام ہی اور خوشخبری ہے ثواب پانے کی اور بہشت مین جانے کی حکم ماننے والون کو یعنی جو لوگ کہ خدائے تعالیٰ کا اور اُسکے رسول کا حکم مانتے ہین اُنکے واسطے خوش خبری اور بخشش ہے قرآن اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰى وَیَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْیِ ۚ یَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ بیشک خدائے تعالیٰ فرماتا ہے ساتھ انصاف کرنے کے یعنی فرماتا ہے کہ انصاف کرو اور لوگون پر بھلائی کرو یعنی آرام پونہچاؤ اور خوش کرو اور بندگی خدائے تعالےٰ کی کرو اور فرماتا ہے خدائے تعالےٰ کہ دو اپنے نزدیک ناتے داروں کو اور منع کرتا ہے خدائے تعالےٰ برے کامون سے جیسے بغیر نکاحی عورتون سے یا لڑکون سے برا کام کرنا اور منع فرماتا ہے کہ بُرے کام نہ کرو جیسے کسی کو مار ڈالنا یا کسی کا مال زور سے یا دغا سے لینا اور منع کرتا ہے خدائے تعالیٰ کہ تکبری اور نافرمانی نہ کرو یہ باتین نصیحت کرتا ہے تمکو اس واسطے کہ شاید تم سمجھو اور یاد کرو خدائے تعالیٰ کے حکم کو **بیان** کہتے ہین کہ کتنے ایک لوگ مسلمان ہوے تھے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قول اور قسمین کین تھین کہ ہم تمھاری رفاقت مین رہین گے پھر جب کافرون کو دیکھا زور آور اور دولتمند ہین اور کافرون نے اُنکو لالچ دیا کہ اگر تم پھر آؤ ہم مین اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ چھوڑ دو تو ہم بہت مال اور زر تمھین دیوین گے اس بہکانے کے سبب قول اور قسم توڑ کر چاہا اُنھون نے کہ پھر جاوین دین اسلام سے اُن لوگون کے حق مین یہ آیت آئی کہ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَیْمَانَ بَعْدَ تَوْكِیْدِهَا ۚ وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَیْكُمْ كَفِیْلًا ۚ اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝ اور پورا کرو قول خدائے تعالیٰ سے جو کیا تھا جبکہ قول باندھا تمنے پھر مت توڑو تم قسمون کو مضبوط کرکے اور مقرر کیا ہے تمنے خدائے تعالےٰ

کو اپنے قول وقسم پر شاہد بیشک خدائے تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو قول وقسم کرنے مین نقل ہے کہ ایک عورت تھی عرب کے ملک مین احمق مشہور تھی جو اُسکی لونڈیان بھی تھین وہ آپ بھی کاتتی تھی چرخہ اور لونڈیون سے بھی کتواتی تھی دوپہر دن تک پھر دوپہر سے لونڈیون سے کہتی کہ اس کاتے ہوے سوت کو اُلٹا بل دو لونڈیان اُسکا کہنا کرتین وہ سب سوت خراب اور نکما ہوتا نہ وہ روئی رہتی اور نہ وہ سوت رہتا سو خدائے تعالےٰ اُس عورت کی مثل بیان فرماتا ہے وَلَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثًا اور مت ہو تم مانند اُس عورت کے جس نے توڑا اور کھولا اپنا کاتا ہوا سوت بعد اُس کے جو اُسے کات کر مضبوط اور درست کر چکی تھی یعنی کام پکا بنا کر بگاڑتی تھی اُس طرح تم قول وقسم کرکے مت توڑو تَتَّخِذُونَ أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ أَنْ تَكُونَ أُمَّةٌ هِيَ أَرْبَىٰ مِنْ أُمَّةٍ ۚ إِنَّمَا يَبْلُوكُمُ اللَّهُ بِهِ ۚ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ۝ پکڑتے ہو تم قول اور قسم اپنے کو بہانہ اور مکر فریب آپس مین اسواسطے جو ہووے ایک قوم یہ زیادہ زور آور دوسری قوم سے دولت اور زور مین یعنی کافرون کو زیادہ مالدار دیکھکر چاہا تمنے کہ فند فریب سے گذران کیجیے سواے اسکے نہین جو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ قول قسم اپنا پورا کرو اور مضبوط رکھو اور ہر طرح ظاہر کریگا تمھارے واسطے قیامت کے دن وہ چیز جو ہو تم اُس چیز مین جھگڑنے والے وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَٰكِنْ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ۚ وَلَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ اور اگر چاہتا خدائے تعالےٰ تو ہر طرح کرتا تمکو ایک فرقہ دین اسلام پر یعنی سب ہی مسلمان ہوتے کوئی کافر اور مشرک نہوتا پر راہ بھلا دیتا ہے سیدھی سے جسے چاہتا ہے اور راہ دکھاتا ہے سیدھی اسلام کی جسے چاہتا ہے خدائے تعالیٰ اور مقرر پوچھے جاؤگے تم قیامت کے دن اُس چیز سے جو کرتے تھے تم دنیا مین وَلَا تَتَّخِذُوا أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوتِهَا وَتَذُوقُوا السُّوءَ بِمَا صَدَدْتُمْ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۖ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ اور مت پکڑو اپنی قسمون کو مکر اور فریب آپس مین جو نہ کانپے پانون دین اسلام مین تمھارا بعد مضبوط کیے ہوے کے اور جو اپنے قول اور قسم کی ہوئی پر نہ رہوگے تو چکھوگے تم برا مزا غم کا دنیا مین سبب اُسکے جو تم پھرے خدائے تعالےٰ کی راہ سے جو قول اور قسم سے پھرنے کا ارادہ کیا اسکا بدلہ اور تمھارے واسطے ہے عذاب دُکھ دینے والا آخرت مین ف یہ آیت سُست مسلمانون کے حق مین ہے جو کافرون کے بہکانے سے چاہتے تھے کہ قول اور قسم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا تھا پھر جاوین اور کافرون سے جا ملین سو خدائے تعالیٰ اُنھین فرماتا ہے وَلَا تَشْتَرُوا بِعَهْدِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۚ إِنَّمَا عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ اور مت مول لو یعنی بدل ست کرو خدائے تعالیٰ سے جو قول کیا ہے تھوڑے سے مول کو یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو جو تمنے قول قسم کیا ہے اُسی تھوڑے سے مول کو جو مال دنیا کا ہے کافرون کے بہکانے سے بدل مت کرو سواے اسکے نہین جو چیز کہ خدائے تعالیٰ کے پاس ہے وہی ہے اچھی تمھارے واسطے اگر ہو تم اس بات کے جاننے والے سو وہ رحمت اور بخشش اور بہشت ہے اور مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ ۖ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ بَاقٍ ۗ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِينَ صَبَرُوا أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ وہ چیزین جو تمھارے پاس ہین دنیا کے مال دولت سے یہ سب تمام ہو جاوین گی اور وہ چیز جو خدائے تعالیٰ کے پاس ہے وہ ہمیشہ ہی رہیگی کبھی تمام نہین ہونے کی سو وہ رحمت اور نعمت آخرت کی ہے اور البتہ بدلہ دینگے اُن لوگون کو جو صبر کرتے ہین دکھ اور مصیبت مین عوض اُنکے صبر کرنے کا اچھا جو بہشت ہے سبب اُسکے جو وہ کام کرتے تھے دنیا مین دل کی محبت سے مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً ۖ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ جو کوئی کریگا کام اچھے مرد یا عورت اور وہ ایمان بھی لایا ہوا ہووے پھر ہم جلاوین گے اُس اچھے کام کرنے والے کو اچھی زندگانی پاکیزہ یعنی اُسے اچھی طرح جیتا رکھین گے جو روزی حلال اور توفیق بھلائی کرنے کی اُسے دیوین گے اور وہ کبھی محتاج نہوگا اور البتہ بدلہ دیوین گے ہم اُن لوگون کو بدلہ اُنکا اچھا جو بہشت ہی سبب اُسکے جو وہ لوگ کام کرتے تھے دنیا مین سب طرف کا خیال چھوڑ کر دھیان دل کا لگا کر فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ اور پھر جسوقت کہ پڑھا چاہے تو قرآن کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو پناہ مانگ خدائے تعالےٰ کی نکال دیے ہوے شیطان سے یعنی اول پڑھ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پھر قرآن کا پڑھنا شروع کر اس واسطے کہ إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ سُلْطَانٌ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۝ بیشک شیطان جو نہین ہے اُسکا غلبہ اوپر اُن لوگون کے جو ایمان لائے ہین اور اپنے خدائے تعالےٰ پر بھروسا کرتے ہین

۱۲ ع ۱۱ ۱۹ اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ۝ سوائے اُسکے نہین جو شیطان کا غلبہ ہوتا ہے اوپر اُن لوگون کے جو دوستی اُس سے رکھتے ہین اور اُسکا کہا مانتے ہین اور وہ جو شیطان کے بہکانے سے شریک کرتے ہین خدائے تعالیٰ کے ساتھ بتون کو اُن ہی لوگون پر شیطان کا غلبہ ہے اور اُن ہی کو بہکاتا ہے **ف** کہتے ہین کہ جب حق سبحانہ تعالیٰ کسی آیت کا حکم موقوف کرتا اور عوض اُسکے اور آیت بھجواتا تو کافر کہتے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دل سے یہ باتین جوڑتا ہے کس واسطے کہ یہ خدائے تعالےٰ کا کام نہین جو ایک حکم کرے اور پھر موقوف کرے یہ آیت اُنکے جواب مین اُتری وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ اور جب بدلتے ہین ہم ایک آیت کو عوض دوسری آیت کے اور خدائے تعالیٰ خوب جانتا ہے اُس چیز کو جو بھیجتا ہے ایک حکم اور پھر موقوف کرتا ہے اُس حکم کو اس بات مین جو حکمت ہے سو خدائے تعالیٰ ہی کو معلوم ہے کہتے ہین کافر تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تو اپنے دل سے بناتا ہے اور کہتا ہے یہ قرآن خدائے تعالےٰ کا حکم بھیجتا ہے یہ بات یون نہین ہے جو کافر کہتے ہین بلکہ بہت لوگ یعنی یہ کافر نہین جانتے کہ حکم بدلنے مین کیا خوبی اور کیا حکمت ہے قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان مکے کے لوگون کو کہ قرآن کو نیچے اُتار لایا ہے روح پاک یعنی جبرئیل علیہ السلام لاتا ہے قرآن کو تیرے رب کے پاس سے سچ بے شبہہ تو ثابت اور مضبوط کرے اُن لوگون کو جو ایمان لائے ہین اور یہ قرآن جسے حضرت جبرئیل علیہ السلام اوپر سے اُتار لاتے ہین وہ راہ سمجھاتا ہے اور خوشخبری ہے مسلمانون کے واسطے بہشت کی **نقل ہے** ایک غلام تھا کسی شہر کا رہنے والا سوائے عرب کے اُسکا نام جبر یا ابو فکیہہ تھا وہ ہمیشہ توریت اور انجیل پڑھا کرتا تھا جو کبھی اُس راہ سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گذرتے تو اُس غلام کا پڑھنا سنتے تھے جب خدائے تعالیٰ نے اُس غلام کو توفیق دی اور وہ ایمان لایا تو راتون کو وہ غلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آن کر قرآن سیکھا کرتا تھا تو مکے کے لوگ کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس غلام سے باتین سیکھ کر ہمین کہتا ہے کہ یہ کلام خدائے تعالیٰ کا ہے تب یہ آیت اُنکے الزام دینے کو خدائے تعالیٰ نے بھیجی کہ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ۭ لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ۝ اور بیشک جانتے ہین ہم وہ کہ جو کہتے ہین یہ لوگ کہ سکھاتا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آدمی یعنی جبر یا ابو فکیہہ قرآن سکھاتا ہے سو زبان اُسکی عربی نہین ہے اور قرآن عربی زبان ہے صاف صریحا جو بڑے بڑے عالم عرب کے قرآن کے برابر بنانے مین عاجز ہین اور نہین بنا سکتے پھر تمھارا یہ دعوی کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک عجمی جسکی زبان ٹھیک نہین سکھاتا ہے ایسا کلام بلاغت اور فصاحت کے ساتھ بالکل جھوٹا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ بیشک جو لوگ ایمان نہین لائے اللہ کی کتاب کی آیتون پر اور نہین سچ جانتے کہ اللہ کی طرف سے ہے اُنکو خدا ہدایت نہین کرتا نجات یا جنت کا رستہ نہین دکھاتا اور اُنکو بڑا عذاب دکھ دینے والا ہوگا قیامت کو اُنکے کفر کے سبب اور قرآن پر ایمان نہ لانے کے سبب اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ کی نسبت کرنے کے سبب حالانکہ یہ آپ جھوٹ باندھنے والے ہین اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝ بیشک جھوٹ باندھتے ہین جو ایمان نہین لائے قرآن شریف پر اور کہتے ہین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بنایا ہوا ہے یہ بہتان لگانے والے یہی جھوٹے ہین جو کہتے ہین انما یعلمہ بشر یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آدمی سکھاتا ہے فی الحقیقت جھوٹ کہنا ان ہی کی صفت ہے **ف** حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریش کے بتون سے تعرض کیا اُنکی پرستش سے منع کیا تو قریش نے غریب غریب صحابیون کو رضی اللہ عنہم جنکا حمایتی کوئی نہین تھا ستانا اور تکلیف دینی شروع کی جیسے حضرت بلال اور خباب اور عمار اور اُن کے والد یاسر اور اُن کی ماں سمیہ کو رضی اللہ عنہم اور زبردستی سے کفر کی طرف رجوع کرتے تھے اور کہتے تھے دین اسلام سے پھر جاؤ یہ قبول نہ کرو لیکن وہ لوگ اپنے ایمان پر ثابت قدم اور مضبوط رہے اور اُنکے ظلم اور زیادتی پر صبر کرتے تھے یہانتک کہ حضرت یاسر کے ماں باپ کو شہید کر ڈالا اور حضرت عمار بہت بے طاقت اور کمزور اور بدن کے ناتوان تھے اُنھون نے اپنی جان بچانے کو ایسا ایک کلمہ کہا کہ وہ لوگ راضی ہو گئے یہ کہا بل آمنت بالجبت والطاغوت یعنی بلکہ مین جبت اور طاغوت پر ایمان لایا یہ خبر آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی کہ عمار نے کفر اختیار کر لیا اپنے دین سے بیزار ہو گیا

آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایسا نہین ہے عمار کا تو سر سے پانون تک ایمان سے بھرا ہوا ہے اور اُسکے گوشت اور پوست مین ایمان ملا ہوا ہے یعنی اُسکا ایمان ایسا نہین کہ کسی بیہودہ کہنے والے کے بہکانے سے فرق آجاوے اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ روتے ہوے جناب نبوت مآب مین آئے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ہاتھ مبارک سے اُن کے آنسو پوچھتے تھے اور فرماتے تھے کہ تمھین کیا ہوا ان عادوا لک فعد لہم یعنی اگر وہ پھر تمھیر زبردستی کرین تو پھر وہ کلمہ کہدے اور حق سبحانہ نے یہ آیت شریف نازل کی کہ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ جو کوئی کافر ہو جاوے ایمان لانے کے پیچھے اور مرتد ہو جائے جیسے ابن خطل اور طعمہ اور مقیس اور اور اُن جیسے اُنپر اللہ کا غضب ہوگا مگر جس شخص پر زبردستی کی جائے اور اُسکے دل مین ایمان ہو اور اعتقاد اُنکا نہ پھرے جیسے حضرت عمار رضی اللہ عنہ تھے اُسپر اللہ کا غضب نہین ہے لیکن جو شخص سینہ کھول دے کفر کے واسطے یعنی کافر ہو جاوے اور عقیدہ اُسکا پھر جاوے اسلام سے ان پر ہے اللہ کا غضب اور اُنکے واسطے ہے عذاب بہت بڑا کہ انکا گناہ بھی بڑا ہے اسلام لاکے پھر کافر ہو جانا ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ وہ اس واسطے ہے بڑا عذاب کہ اُنھون نے اچھا سمجھا دنیا کی زندگانی کو عقبیٰ کی نعمتون سے اور دوسرے یہ سبب ہے کہ خدا نہین چاہتا کہ ہدایت کرے اور راستہ دکھاوے کافرون کی قوم کو ایمان پر اپنے ثابت رہنے کا کہ وہ ایمان لاکر پھر مرتد ہو جاوین اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝ وہ کافرون کے گروہ وہ ہین کہ مہر کردی ہے اللہ نے اُنکے دلون پر کہ حق بات کو نہ معلوم کیا اور اُنکے کانون پر کہ حق بات نہ سنتے اور اُنکی آنکھون پر کہ اللہ کے آثار قدرت نہ دیکھے اور یہی لوگ غافل اور بے خبر ہین حق سے لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ ضرور ہے اسمین کچھ شبہہ نہین کہ عقبیٰ مین یہی لوگ بڑا ٹوٹا اُٹھانے والے ہین کہ عمر کی پونجی دنیا کے بازار مین گنوائی اور کچھ نفع نہ اُٹھایا قیامت کے بازار مین خالی ہاتھ اور مفلس ہونگے سوائے پشیمانی کے اور کچھ نہ ہوگا ✱ قیامت کہ بازار بنو نہند ✱ منازل باعمال نیکو دہند ✱ بضاعت بچندانکہ آری بری ✱ دگر مفلسے شرسار ی بری ✱ کہ بازار چندانکہ آگندہ تر ✱ تہیدست رادل پراگندہ تر ✱ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ بیشک تیرا پروردگار بخشنے والا ہے اُنکو جنھون نے ہجرت کی طرف مدینے کے جیسے خباب اور صہیب اور سالم اور بلال رضی اللہ عنہم بعد اسکے کہ تکلیفین اُٹھائی تھین اور اپنے اکفار کی پھر جہاد کیا اور صبر کیا اور جہاد پر ثابت رہے بے شبہہ تیرا پیدا کرنے والا ہجرت اور جہاد اور صبر کے پیچھے ضرور بخشنے والا ہے اور انکے پہلے گناہ معاف کرنے والا ہے اور اُنپر مہربان ہے کہ عبادت کی توفیق دیوے آیندہ کو یَوْمَ تَاْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ یاد کرو وہ دن کہ آئے ہر آدمی اپنے نفس سے جھگڑتا یعنی ملامت کرتا ہوا مثلاً گنہگار کہے گا کیون مین نے گناہ کیے اور عبادت کرنے والا کہے گا کیون مین نے اور زیادہ عبادت نہ کی یا یہ معنی کہ ہر آدمی کوشش کرے اپنے نفس کی خلاصی مین نفسی نفسی کہے اور پوری دیجائے جزا اُسکے عمل کیے ہوے کی اور اُنپر ظلم نہ کیا جاویگا اُنکے بدلہ دینے مین وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝ اور بیان کی اللہ نے ایک مثل گانون کی کہ وہ گانون نڈر تھا اور امن مین تھا کہ وہان نہ کوئی قیصہ آیا اور نہ جبار اور وہان کے لوگ آرام مین تھے اور آسودہ تھے اور وہان کے لوگون کو کھانے کو بہتیرا چلا آتا تھا اچھے سے اچھا فراخی کے ساتھ ہر مکان سے یعنی ہر طرف سے پھر وہ لوگ کافر ہوگئے اور کفران نعمت کیا اللہ کی نعمتون کا تنکر نہ کیا تو چکھایا اللہ نے اُن لوگون کو لباس بھوک اور ڈر کا بسبب اُن کے عمل برے کرنیکے یعنی اللہ نے ایسا کیا کہ معلوم ہو گیا اُنکو نقصان بھوک کا اور ڈر کا ✱ ابن عباسؓ فرماتے ہین کہ یہ مثل اہل مکے کی ہے کہ یہ لوگ بخوف تھے قتل ہونے اور لٹ جانے سے اور چین سے رہتے تھے آسودگی کے ساتھ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی نعمت کا کفران کیا اور کافر ہو گئے خدا نے بدل ڈالا انکی فراغی کو قحط سے کہ سات برس قحط رہا بھوک کے مارے مردار کھاتے تھے اور لہو پیتے تھے اور یہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کا باعث تھا جو آپنے فرمایا تھا اللھم اشدد وطاتک علی مضر واجعلھا علیھم سنین کسنی یوسف اور اللہ نے انکے نڈر رہنے کو بدل دیا خوف سے یعنی مسلمانون کا ڈر انکے دل مین پڑ گیا یہانتک کہ مسلمانون کے ڈر کے مارے شام کے ملک کا سفر کرنا چھوڑ دیا اور اپنی جان و مال سے نڈر نہ تھے وَلَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ

فَلَمَّا جَاءَهُمْ فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظَالِمُونَ ۝ اور بیشک آیا انکے پاس پیغمبر اُن ہی مین سے یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو جھٹلا یا اُسکو پھر پکڑ لیا اُنکو عذاب نے یعنی قحط اور خوف نے اور حالانکہ وہی ظالم ہین اپنی جان پر ظلم کرتے ہین کہ شرک کرتے ہین اور جھٹلاتے ہین **ف** لکھا ہے کہ قریش کی عورتون نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین آدمی بھیجا کہ اگر ہمارے مردون نے بتے دشمنی کی تو مکے کی عورتون اور بچون نے کیا گناہ کیا ہے کہ قحط کے سبب مرنے کے قریب ہین آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت دی کہ مکے کو کچھ طعام لیجائین یہ آیت شریف نازل ہوئی کہ فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا وَاشْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ۝ پھر کھاؤ اے عورتو اور بچو اُسکے کے جو خدا نے تمکو روزی دی پیغمبر کے آدمیون کے ہاتھ بے شبہہ اور پاک اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ مومنون کو حکم ہے کہ حلال کھاؤ اور شکر کرو اللہ کی نعمت کا اگر ہوتم خدا ے تعالے کی عبادت کرتے یا فرمانبرداری کرتے إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ ۖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ بیشک خدا نے حرام کیا ہے تمپر مردار کو اور خون جو جاری ہو اور گوشت سور کا اور جو اُسکا کھا سکین اور وہ جانور جسپر آواز نکالی جاوے سوا ے خدا کے اُسکے ذبح کرنے کے وقت یعنی بتون کے نام جو ذبح کرین پھر جو کوئی ناچار ہو اور محتاج ہو کھانے کو ان حرام چیزون مین سے کسی کا کہ لذت کے لیے نہ کھائے اور نہ زیادہ کھائے بھوک سے تو بے شک اللہ تعالے بخشنے والا ہے گناہ اُس ناچار محتاج کا مہربان ہے اُسکے روا ہونے پر وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَٰذَا حَلَالٌ وَهَٰذَا حَرَامٌ لِتَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ ۝ مَتَاعٌ قَلِيلٌ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ اور نہ کہو تم واسطے اُس چیز کے کہ بھاری زبانین وصف کرین یعنی فقط زبان کے وصف سے نہ کہو جھوٹ یعنی جو تمھاری زبان پر آجاوے جھوٹ وہ نہ کہو اور وہ جھوٹ یہ ہے کہ کہتے تھے کہ جو پیٹ مین ہے بحیرہ اور سائبہ کے کہ وہ اونٹنیان ہوتی تھین نذر کی مردون کو حلال ہے اور عورتون کو حرام ہے سو یہ نہ کہو کہ اللہ پر باندھو جھوٹ کہ اللہ نے ہمکو یون فرمایا ہے بیشک جو لوگ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہین نہین نجات پانے کے قیامت کے دن اللہ کے عذاب سے جسکے لیے یہ جھوٹ بناتے ہین وہ دنیا کا فائدہ تھوڑا سا ہے کہ جاتا رہیگا اور اُن کے واسطے ہے عذاب دکھ دینے والا یعنی ہمیشہ ہوگا عقبی مین وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝ اور جو لوگ دین مین آئے یہودیت کے اُنپر حرام کیا ہمنے وہ جو پہلے بتا چکے ہین ہم تجکو اس سورۃ کے نازل ہونے سے یعنی سورۂ انعام مین اور وہ آیت شریف وعلی الذین ہادوا حرمنا کل ذی ظفر کی آیت ہے اور ہمنے اُنپر ظلم نہین کیا کہ حرام کردیا لیکن اُنھون نے اپنے گناہون کی کثرت کے سبب اپنی جانون پر ظلم کیا کہ لائق سزا کے ہوے ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ عَمِلُوا السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ پھر بیشک تیرا پروردگار واسطے اُن لوگون کے جنھون نے گناہ کیے غفلت اور نادانی سے اور انجام نہ سوچنے سے پھر توبہ کی بعد اُسکے اور اپنے کام کو سنوارا بیشک تیرا پروردگار بعد توبہ کے البتہ بخشنے والا ہے اُن گناہون کا بسبب توبہ کے مہربان ہے بندون کی توبہ قبول کرلیتا ہے ع ۱۵ ۲۱

إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِلَّهِ حَنِيفًا وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ شَاكِرًا لِأَنْعُمِهِ ۚ اجْتَبَاهُ وَهَدَاهُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ تحقیق ابراہیم خلیل اللہ امت تھے یعنی سب کمال اور فضیلتین اُنمین جمع تھین کہ اور کسی مین سب اکٹھی نہین پائی جاتی تھین مگر متفرق کہ کوئی کمال وفضیلت کسی مین اور کوئی کسی مین کہتے ہین کہ جب اُنھین آگ مین نہ ڈالا تھا تو تمام دنیا مین کوئی مؤمن نہ تھا وہ اکیلے ہی امت تھے اور فرمانبردار خدا کے اور اُسکے حکم پر قائم سب دینون باطل سے حق دین کی طرف رجوع ہونے والے اور وہ مشرک نہ تھے کہ شرک کرتے جیسا قریش گمان کرتے تھے اور تھے شکر کرنے والے اللہ کی نعمتون کا اللہ نے اُنکو نبوت کے واسطے پسند کیا اور رستہ بتایا دعوت کا طرف سیدھی راہ کے یعنی توحید کے وَآتَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۖ وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ ۝ اور ہمنے اُسکو دنیا مین دی بھلائی یعنی اُس کا اچھا ذکر ہونا یا اولاد نیک یا اُس کی محبت خلقت کے دلون مین کہ سب مذہب والے اُسکو دوست رکھتے ہین اور اُسکی تعریف کرین یا یہ معنی کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُنکی نسل مین کیا یا یہ کہ جب آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھین تو اُنپر بھی پڑھین اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید اور بیشک ابراہیم عقبی مین بڑی لیاقت والے ہین بلند بلند رتبے پانے والے امام ماتریدی فرماتے

ہین کہ دنیا مین اُنکی خوبیان کم نہ کرینگی اُنکی عقبیٰ کی خوبیون سے ثُمَّ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّۃَ اِبْرٰھِیْمَ حَنِیْفًا ؕ وَمَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۝ پھر ہمنے وحی کی تجھپر کہ تو پیروی کر ملت ابراہیمؑ کی توحید مین کہ وہ سب جھوٹے مذہبون کو چھوڑکر دین حق کی طرف رجوع ہوا یہ معنی کہ اُسکا متابع ہو لوگون کو اللہ کی طرف بلانے مین جس طرح وہ نرمی اور ملائمی سے اللہ کی طرف بلاتا تھا کہ ایک دلیل کے بعد دوسری دلیل بیان کرتا تھا اور ہر ایک سے اُسکی سمجھ کے موافق بحث کرتا تھا تو بھی یون ہی کر **ف** صاحب تیسیر نے لکھا ہی پیروی سے مراد یہ ہے کہ اُسی رستے پر چل کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد پیغمبر ہوے نہ یہ معنی اُنسے رتبے مین کم تھے کیونکہ آیا ہے حدیث شریف مین انا اکرم الاولین والآخرین علی اللہ تو بموجب اُسکے آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب نبیون سے افضل اور اکمل ہین ۵ تو اصلی و باقی طفیلی تواند + توشاہی و مجموع خیل تواند + اور نہ تھا ابراہیم شرک کرنیوالون مین سے یہ کفار قریش پر تعریض ہے کہ وہ کہتے تھے ہم اپنے باپ ابراہیم کے مذہب مین ہین لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا کہ بنی اسرائیل سے کہو کہ جمعہ کے دن اور کام اپنے سب چھوڑکر اللہ کی عبادت کیا کرو جب اُنکو حکم پونہچا تھوڑون نے قبول کیا اور بہتون نے قبول نہ کیا اور اُنمین بھی اختلاف پڑا کہ بعضون نے کہا کہ ہم ہفتے کا دن اختیار کرتے ہین اسواسطے کہ اسدن اللہ سب مخلوق کو پیدا کرکے فراغت تھا اور بعضون نے کہا کہ اتوار کا دن اچھا ہی کہ اللہ نے اُسدن سے خلقت کی پیدائش شروع کی ہے اللہ نے اُنکی مخالفت اور نافرمانی کی شامت سے اُنپر ہفتے کا دن مقرر اور فرض کردیا اور اس امر مین اُنپر سختی کی فرمایا اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَی الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِیْہِ ؕ وَاِنَّ رَبَّکَ لَیَحْکُمُ بَیْنَھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فِیْمَا کَانُوْا فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ ۝ بیشک اُنپر ہفتے کے دن کی تعظیم فرض کی گئی جنھون نے اختلاف کیا اُس مین اور وہ تعظیم یہ تھی کہ اُس دن کچھ کام نہ کرین اور اُس کو عید مقرر کرین اور خدا کی عبادت کے سوا اور کچھ کام نہ کرین سو یہ بات اُن پر بہت سخت تھی **زاد المسیر** مین لکھا ہے کہ اُس دن حضرت موسیٰؑ نے دیکھا ایک کو کچھ اسباب کہین لیے جاتا ہے فرمایا اُسکو گردن مارو اور اُسکی لاش ایسی جگہ ڈالدی کہ چالیس دن تک جانور مردار کھانے والے اُسکو کھا پاکیے اور بیشک تیرا پروردگار حکم کریگا اُنکے درمیان قیامت کے دن جس چیز مین یہ سرکشی اور جہالت سے اختلاف کرتے تھے یعنی عبادت کے دن مقرر کرنے مین لکھا ہی کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے جمعہ مقرر کیا اُنپر جو ہمسے پہلے تھے اُنھون نے اسمین اختلاف کیا خدا نے ہمکو ہدایت کی ہمارے واسطے جمعہ ہے اور یہود کے لیے ہفتہ اور نصاریٰ کے واسطے اتوار اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّکَ ھُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِہٖ وَھُوَ اَعْلَمُ بِالْمُھْتَدِیْنَ ۝ بلا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلق کو اپنے پروردگار کے رستے مین مضبوط بات سے یعنی ایسی دلیل سے جس سے حق ثابت ہو جاوے اور شک و شبہہ نہ رہے اور اچھی نصیحت سے اور اُنسے بحث کر ایسی طور سے جو اچھا ہے یعنی خوشخوئی اور نرمی کے ساتھ اچھے مقدمے ظاہر ترتیب دیکر لکھا ہے کہ اللہ نے حکمت فرمائی اور نصیحت فرمائی اور بحث کو کہا تو حکمت تو خاص خاص لوگون کے واسطے ہے اور نصیحت عام خلقت کے لیے اور بحث دشمنون کے دفع اور رد کرنے کو ہے اور بعضون نے لکھا ہے کہ تین طور سے جو خلقت کی ہدایت ہے اس سے اشارہ ہے کہ اللہ سے واصل ہونے کے تین راستے ہین حقیقت طریقت شریعت اسواسطے کہ بعض محققون نے کہا ہی کہ حقیقت وہ ہے جو بے واسطے کے بندے کو حق سے ملے اور شریعت وہ ہے کہ جو بندے کو رسولون کے واسطے سے ملے اور طریقت ادب کا نگہ رکھنا ہے اللہ کے راستے چلنے مین اور اللہ کی راہ چلنے کے تین راستے ہین ایک حکمت ہی کہ وہ اللہ کی بخشش ہی بے واسطے جبرئیل علیہ السلام کے اور حقیقت اللہ کی وہ بخشش ہی کہ خلقت اُسمین شریک نہو تو حکمت کو حقیقت کہنا مناسب ہی دوسرا راستہ اچھی نصیحت ہے اُسکو علم طریقت کہنا اولیٰ ہی کہ اسمین ادب کی رعایت رکھنی اور بھلائی کی اوز نگاہ رکھنا نرمی اور خوشخوئی کا ہے تیسرا راستہ مجادلہ یعنی بحث کہ التی ہی احسن ہے وہ شریعت ہی کہ اُسکی بنا احکام الٰہی پر ہے اور بیان حلال و حرام پر صاف صاف بیان اور صریح صریح دلیلون پر اس کلام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کمال معلوم ہوتا ہے کہ سب خاص اور عام کو اللہ کے راستے مین بلانا ہی **شیخ عطار** فرماتے ہین ۵ نور او چون اصل موجودات بود + ذات او چون معطی ہر ذات بود + واجب آمد دعوت ہر دو جہانش + دعوت ذرات پیدا و نہانش + بیشک تیرا پروردگار خوب جانتا ہے انکو جو راہ بھول گئے اللہ کی یعنی اسلام اور وہی خوب جانتا ہی اُن لوگون کو جنھون نے راہ حق کی پائی یعنی اسلام لے آئے اور تجھپر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احکام کا پونہچا دینا ہے لکھا ہے کہ جب آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احد کی لڑائی مین سید الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو مثلہ ہوا دیکھا نہایت

غمگین ہوے اور فرمایا خدا کی قسم کہ خدائے تعالیٰ مجھے ان دین کے دشمنوں پر فتح دیوے تو اے چچا تیرے بدلے ستر آدمیوں کا ایسا ہی حال کرون سو خدائے تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ اپنے دوست کو اُس بات سے منع فرمایا کہ وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ۝ اگر عذاب کے بدلے عذاب کیا چاہو تم کسی پر تو عذاب کرو اُسیقدر جتنا اُسنے عذاب کیا ہی تمپر یعنی اُنھون نے جو ایک شخص کا بند بند جدا کیا ہی تو اُسکے بدلے تم بھی ایک ہی کا بند بند جدا کرو جو برابر ہو کہ ایک کے عوض ستر کا اور اگر صبر کرو بدلہ لینے سے تو یہ معاف کرنا اچھا ہی صبر کرنے والون کے واسطے بدلہ لینے سے جب یہ آیت آئی تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاف کیا بدلہ لینا اور قسم جو کھائی تھی اُسکا کفارہ دیا وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ۝ اور صبر کر ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا کی سختیون پر اور نہین ہی صبر کرنا تیرا مگر ساتھ توفیق اللہ کے اور غمگین مت ہو کافرون کے فتح پانے سے مسلمانون پر اور تنگدل مت رہ اس بات سے جو یہ کافر تدبیرین اور مکر کرتے ہین اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۝ بیشک خدائے تعالیٰ ساتھ اُن لوگون کے ہے جو بچے رہتے ہین کفر اور شرک سے اور گناہ نہین کرتے اور ڈرتے ہین خدائے تعالیٰ سے اور وہی لوگ نیک کام کرنے والے ہین اُنکے ساتھ ہے خدائے تعالیٰ اگر فتح پائی کافرون نے تو کیا ہوا آخر مسلمانون کو فتح دلوادیگا کافرون پر خاطر جمع رکھ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ع ۱۲

منزل ۴ الجزء ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل مکیۃ وھی ۱۱۱ ایۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ

بَارَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا بے عیب اور بے نقصان وہ خدائے تعالیٰ ہے جو لے گیا اپنے خاص بندے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک رات حرمت عزت والی مسجد سے یعنی مکے سے جسکو حضرت ابراہیم نے بنایا ہی طرف اُس مسجد کی جسکے گرداگرد برکت دی ہمنے یعنی بیت المقدس جسکو حضرت سلیمان نبی نے بنا کر تیار کیا تھا شام کے ملک مین اور برکت اُسکے گرد باطن کی تو کب بیان ہو سکتی ہے پر ظاہر مین تو بہت باغ اور نہرین اور میوہ اور دولت اور سب ہی طرح کا عیش تھا اور قدیم آبادی اور امن اسواسطے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مکے سے بیت المقدس مین لیگئے تو دکھاوین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نشانیان اپنی قدرت کی یہ اتنی دور ایک دم مین پہنچکر پیغمبرون کو دیکھا اور اُنکے درجے معلوم کیے اور تماشے عجائب اچنبے کے آسمانون پر دیکھے کہتے ہین کہ جب سے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیغمبری ہوئی تھی اُس سے بارہ برس پیچھے معراج ہوئی تھی لیکن مہینے کی تحقیق نہین بعضے کہتے ہین کہ رجب کی ستائیسوین تاریخ تھی صحیح روایت سے یون ہے کہ اُس رات حضرت جبرئیل علیہ السلام کتنے فرشتون سمیت براق بہشت سے لیکر آئے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابی طالب کی

جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چچا کی بیٹی تھین لیکر براق پر سوار کر کے پہلے بیت المقدس مین لیجا کر نماز پڑھائی آگے نماز کے امام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیا اور سب پیغمبر اور فرشتون نے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی وہان سے آگے آسمان پر گئے اور ہر آسمان مین پھرے ہر ایک پیغمبر سے ملتے ہوے جب سدرۃ المنتہی کو پونہچے تب حضرت جبرئیل بھی رہگئے وہانسے حضرت اکیلے آگے چلے پھر کتنی دور چلکر براق بھی رہا آگے رفرف پر سوار ہو کر چلے پھر آگے وہان تک گئے جو سمجھ مین اور دھیان مین کسی کے نہ آوے مگر یہ کہ خدا ے تعالیٰ کے پاس گئے اور کچھ بھید کی باتین ہوئین اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب الٰہی مین یہ ثنا اور تعریف کی کہ التحیات للہ والصلوات والطیبات اور ادھر سے جواب یہ آیا کہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت مہربانی سے امت کو ملاکر یون عرض کی السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اور پانچ وقت کی نماز اور رمضان کے روزے فرض امت پر مقرر ہوئے پھر رخصت ہو کر وہان سے پھرتے ہوے بہشت اور دوزخ کی سیر کر کے بیت المقدس مین آن کر نکے کو روانہ ہوے راہ مین قریشون کے قافلے کو دیکھا پھر جب اپنے مکان مین پونہچے تو حجرے کی زنجیر ہلتی تھی اور وضو کا پانی بہتا تھا اور بچھونے گرم تھے یعنی ایسی جلدی سے سیر کر آئے پھر صبح کو یہ رات کا ماجرا یارون مین بیان کیا مسلمانون نے تو سچ جانا اور کافرون نے نہایت جھوٹ جان کر بیت المقدس کے مکانون کی ترکیب پوچھی خدا ے تعالیٰ نے بیت المقدس کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کر دیا حضرت نے جب دیکھکر جو کچھ پوچھا کافرون نے سب بتایا پھر کافرون نے قافلے کا احوال جو پوچھا وہ بھی حضرت نے درست بتایا تب بھی بہتون نے توفیق ایمان کی نہ پائی اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝ بیشک خدا ے تعالیٰ وہی ہے سُننے والا باتین کافرون کی اور مسلمانون کی جو انھون نے معراج کو جھوٹ اور انھون نے سچ جانا اور خدا ے تعالیٰ ہی دیکھنے والا ہے سب کے احوال کا وَاٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِيْ وَكِيْلًا ۝ اور دی ہمنے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب توریت اور کیا ہمنے اُسکو راہ دکھانے والا یعقوب علیہ السلام کی اولاد کو وہ کہ نہ پکڑو سوا ے میرے کسی کو ایسا جو اُسپر اپنا کام چھوڑ دو یعنی توریت مین یہ حکم کیا ہو کہ سوا ے خدا ے تعالیٰ کے کسی کو نہ سمجھو کہ ہماری مشکل آسان کریگا جو خدا ے تعالیٰ کے سوا ایسا کوئی نہین ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا ۝ اے اولاد اُسکی جو کہ اُٹھائی ہمنے ساتھ نوح پیغمبر علیہ السلام کے ناؤ مین اور نوح علیہ السلام تھا بندہ احسان ماننے والا خدا ے تعالیٰ کا وَقَضَيْنَآ اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ فِي الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيْرًا ۝ اور کہلا بھیجا ہمنے یعقوب علیہ السلام کی اولاد کو توریت مین کہ تم خرابی کرو گے ملک مین دوبار یعنی دوبار ایسا کام بُرا کرو گے جو اُسکے سبب ملک مین غضب آسمانی آویگا سو ایک بار تو وہ کیا کہ حضرت ارمیا پیغمبر کا کہا نہ مانا اور گناہ کیے بہت بڑے اور دوسرے وہ کہ حضرت یحییٰ پیغمبر کو شہید کیا سو حق تعالیٰ نے اُنکو پہلے ہی خبر دی تھی کہ تم دوبار نافرمانی کرو گے بڑی اور ظلم بڑا کرو گے میرے اچھے بندون پر فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّيَارِ ۭ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ۝ پھر جب آیا پہلا وعدہ

بیت المقدس کی زمین کے نیچے کی مٹی تک ملاکر یون عرض کی السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اور پانچ وقت کی نماز اور رمضان کے روزے فرض امت پر مقرر ہوئے پھر رخصت ہو کر وہان سے پھرتے ہوے بہشت اور دوزخ کی سیر کر کے بیت المقدس مین آن کر نکے کو روانہ ہوے راہ مین قریشون کے قافلے کو دیکھا پھر جب اپنے مکان مین پونہچے تو حجرے کی زنجیر ہلتی تھی اور وضو کا پانی بہتا تھا اور بچھونے گرم تھے یعنی ایسی جلدی سے سیر کر آئے پھر صبح کو یہ رات کا ماجرا یارون مین بیان کیا مسلمانون نے تو سچ جانا اور کافرون نے نہایت جھوٹ جان کر بیت المقدس کے مکانون کی ترکیب پوچھی خدا ے تعالیٰ نے بیت المقدس کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کر دیا حضرت نے جب دیکھکر جو کچھ پوچھا کافرون نے سب بتایا پھر کافرون نے قافلے کا احوال جو پوچھا وہ بھی حضرت نے درست بتایا تب بھی بہتون نے توفیق ایمان کی نہ پائی اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝ بیشک خدا ے تعالیٰ وہی ہے سُننے والا باتین کافرون کی اور مسلمانون کی جو انھون نے معراج کو جھوٹ اور انھون نے سچ جانا اور خدا ے تعالیٰ ہی دیکھنے والا ہے سب کے احوال کا وَاٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِيْ وَكِيْلًا ۝ اور دی ہمنے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب توریت اور کیا ہمنے اُسکو راہ دکھانے والا یعقوب علیہ السلام کی اولاد کو وہ کہ نہ پکڑو سوا ے میرے کسی کو ایسا جو اُسپر اپنا کام چھوڑ دو یعنی توریت مین یہ حکم کیا ہو کہ سوا ے خدا ے تعالیٰ کے کسی کو نہ سمجھو کہ ہماری مشکل آسان کریگا جو خدا ے تعالیٰ کے سوا ایسا کوئی نہین ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا ۝ اے اولاد اُسکی جو کہ اُٹھائی ہمنے ساتھ نوح پیغمبر علیہ السلام کے ناؤ مین اور نوح علیہ السلام تھا بندہ احسان ماننے والا خدا ے تعالیٰ کا وَقَضَيْنَآ اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ فِي الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيْرًا ۝ اور کہلا بھیجا ہمنے یعقوب علیہ السلام کی اولاد کو توریت مین کہ تم خرابی کرو گے ملک مین دوبار یعنی دوبار ایسا کام بُرا کرو گے جو اُسکے سبب ملک مین غضب آسمانی آویگا سو ایک بار تو وہ کیا کہ حضرت ارمیا پیغمبر کا کہا نہ مانا اور گناہ کیے بہت بڑے اور دوسرے وہ کہ حضرت یحییٰ پیغمبر کو شہید کیا سو حق تعالیٰ نے اُنکو پہلے ہی خبر دی تھی کہ تم دوبار نافرمانی کرو گے بڑی اور ظلم بڑا کرو گے میرے اچھے بندون پر فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّيَارِ ۭ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ۝ پھر جب آیا پہلا وعدہ

اُن دونون وعدون سے جو کیے تھے تمھاری خرابی کرنے کو اور خدا تعالےٰ کے عذاب پہونچنے کا تو اُٹھایا ہمنے یعنی بھیجا ہمنے تمپر اے اولاد یعقوبؑ کی اپنے بندون سے ایک کافر بندے کو سو وہ بخت نصر تھا بادشاہ بابل کا اور بڑا زور آور اور بہادر اور بڑی فوج تھی اُسکی پھر آئے وہ اندر شہر بیت المقدس کے لوٹتے مارتے عمارت ڈھاتے اور تھا یہ وعدہ مقرر ہونا ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا ۝ پھر ہمنے پھیرا تمھارے واسطے دولت کو تم زور لاؤ اُنپر جنھون نے تمکو لوٹا مارا تھا اور مدد کی تمھاری ہر طرح کی مال و اسباب سے اور اولاد سے اور کیا تمکو بہت سے لوگ گنتی مین آگے سے زیادہ یعنی جبکہ تمھاری شکست ہوئی تھی تب سے پھر زیادہ کی فوج اور دولت تمھاری کو پھر اِنْ أَحْسَنْتُمْ أَحْسَنْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ وَإِنْ أَسَأْتُمْ فَلَهَا اگر بھلا کیا تمنے تو اپنے واسطے بھلائی کی اور اگر برا کیا تمنے پھر اُسکا گناہ تمکو ہوگا فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ الْآخِرَةِ لِيَسُوءُوا وُجُوهَكُمْ پھر جب آیا وعدہ تمھاری خرابی کا اور تمپر عذاب آنے کا جو اُس عذاب سے بُرے ہووین اور بگڑ جائین منھ تمھارے کہتے ہین کہ ان دونون خرابیون مین دو سو برس کا تفاوت تھا سو خدا تعالیٰ فرماتا ہی کہ جب دوبارہ تمنے نافرمانی کی تو پھر بھیجا ہمنے ایک قوم کو تمھارے اوپر تو وہ تمکو لوٹین اور مارین اور اسواسطے بھیجا اس قوم کو وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوهُ أَوَّلَ مَرَّةٍ اور تو کہ گھس آوین بیت المقدس مین جیسے گھس آئے تھے پہلی بار لوٹتے مارتے وَلِيُتَبِّرُوا مَا عَلَوْا تَتْبِيرًا ۝ اور اسواسطے بھیجا اُس قوم کو جو ویران کرین جس جگہ زور پاوین لوٹ مار کرنے پر کہتے ہین کہ جب حضرت سلیمان نبی علیہ السلام کی اولاد بیت المقدس مین بہت دولتمند ہوئی اور خدا تعالیٰ نے اُنھین نعمتین بہت دین تب اُنھون نے ظلم اور گناہ اور تکبری شروع کی اُسوقت اُنمین ارمیا پیغمبر تھے اُنھون نے بہتیرا سمجھایا کہ یہ پہلا وعدہ ہے جو توریت مین خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے خبردار ہو اور نافرمانی نہ کرو خدا تعالےٰ کی اُنھون نے کہنا حضرت ارمیا کا نہ مانا تب خدا تعالیٰ نے **بابل** کے شہر کے **بخت نصر** بادشاہ کو بھیجا اُسنے آکر بیت المقدس کے سردارون پر فتح پاکر لوٹا اور مارا اور عمارت گرائی اور ویران کیا اور ستر ہزار آدمیون کو بنی اسرائیل سے قید کرکے لیگیا پھر خدا تعالیٰ نے ایسا سبب کیا کہ پھر وہ شہر اُس سے زیادہ آباد ہوا اور مال و دولت پہلے سے زیادہ خدا تعالیٰ نے دی بنی اسرائیل لگے عیش کرنے دو سو برس تک اسی طرح رہے پھر خدا تعالیٰ کی نافرمانی کرنے لگے یہانتک کہ حضرت یحییٰ نبی کو شہید کیا اور حضرت عیسیٰ کے شہید کرنے کی فکر مین ہوے تب پھر خدا تعالیٰ نے اُنکے عذاب کرنیکے واسطے **طسطوس** روم کے بادشاہ کو اُنپر بھیجا سو اُسنے آن کر پھر ویسا ہی حال کیا یعنی لوٹا اور قتل کیا اور عمارت ڈھائی اور ویران کیا پھر خدا تعالیٰ نے اُن وعدون کے پیچھے یہ توریت مین فرمایا تھا کہ عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَنْ يَرْحَمَكُمْ وَإِنْ عُدْتُمْ عُدْنَا شاید کہ تمھارا رب اس دوسرے عذاب کے پیچھے اگر توبہ کرو اور پھرنا فرمانی نہ کرو تو مہر کرے تمپر اور تمکو دولتمند اور آباد کرے اور اگر پھر تم پھرو اور نافرمانی کرو تو پھر پھیرون مین تیسری بار اور ٹھہین عذاب کرون مین وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ حَصِيرًا ۝ اور مقرر کرین ہم دوزخ کو کافرون کے واسطے قید خانہ جو اُسمین رہا کرین سو تیسری بار بنی اسرائیل نے نافرمانی کی جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہنا نہ مانا

وتقدم

اور ایمان نہ لائے تو پھر یہ عذاب آیا کہ بہت مارے گئے اور باقی جلاوطن ہوے اور خوار ہوے اور اُنپر جزیہ مقرر ہوا اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ۝ بیشک یہ قرآن راہ دکھانیوالا ہے ایسی جو بہت سیدھی اور مضبوط ہے یعنی شریعت اور خوشخبری دینے والا ہے یہ قرآن ایمان لانے والوں کو جنھوں نے کیے ہین کام اچھے اُنکو بدلا ہے بہت بڑا یعنی بہشت اور اُسکی نعمتین اور قرآن خبر دینے والا ہے یہ کہ وَّاَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ اور وہ لوگ جو نہین سچ جانتے آخرت کو یعنی قیامت کو جھوٹ جانتے ہین تیار کیا ہے اُنکے واسطے عذاب دکھ دینے والا وہ آگ دوزخ کی ہے یعنی قرآن مسلمانون کو خوشخبری دیتا ہے بہشت کی اور کافرون کو خبر دیتا ہے دوزخ مین جانے کی وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ۝ اور دعا مانگتا ہے آدمی بدی کی خدائے تعالیٰ سے غصے کے وقت اپنے واسطے جس طرح دعا مانگتا ہے ساتھ بھلائی کے یعنی جب آدمی غصے ہوتا ہے تو اپنے تئین بد عاکرتا ہے ایسی آرزو سے جیسے اپنے واسطے بھلائی کی دعا مانگتا ہے اور ہے آدمی جلدی کرنے والا بے صبر یعنی ہر بات مین کہتا ہے کہ ابھی جلد یہ بات ہو جاوے وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ۭ وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا ۝ اور کیا ہمنے رات اور دن کو نشانیان قدرت اپنی کی پھر مٹا دی ہمنے نشانی رات دن کی نشانیان چاند سورج ہین پھر چاند کی روشنی کم کی اور خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ بنائی ہمنے نشانی دن کی روشن تو تلاش کرو زیادتی جمعیت کی اور جانو گنتی برسون کی اور شمار وقتون کا اور ہر چیز کا جو اُسکے محتاج تھے تم دین دنیا کے کاسون سے بیان کیا ہمنے اُسکو قرآن مین کھولکر کہنا یعنی جیسا کہ چاہیے تھا مفصل بیان کرنا اُس طرح کیا وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰۗىِٕرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ۭ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ۝ اور سب آدمیون کو کافر اور مسلمان سب کو لازم کیا اور مقرر کیے بھلے اور برے کام اُسکے اُسکی گردن مین یعنی ہر آدمی کے بھلے یا بُرے کام اُسکے ساتھ ہین یعنی ایک شخص کے کام بھلے برے سے دوسرے کو نفع نقصان نہوگا اور باہر لاوینگا مین ہر آدمی کے واسطے قیامت کے دن لکھا ہوا خط اُسکے کاموں کا جو دیکھیگا اُس خط کو لکھا ہوا یعنی ہر آدمی نے جو دنیا مین کام نیک اور بد کیے ہونگے وہ سب فی ورقہ قیامت کے دن لکھے ہوے دیکھیگا تب کہینگے اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ۭ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ۝ پڑھ اعمال نامہ اپنا اور دیکھ کہ دنیا مین کیا کیا کام کیے تھے اور اُسدن سب لوگ اپنے اعمال نامے پڑھ لینگے اور کہینگے فرشتے کہ کفایت کرتا ہے تو آج اپنے اوپر حساب کرنے والا یعنی اور کسی کی احتیاج نہین جو تجھے بتا دے تو آپ ہی اپنا اعمال نامہ دیکھ کہ تو نے دنیا مین کیا کچھ کیا ہے اور آپ ہی انصاف کر جو ان کاموں کا بدلہ تجھے کیا چاہیے اور اب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۭ جو کوئی راہ سیدھی پاوے مقرر راہ دکھاوے اپنے تئین یعنی راہ پانا اُسکا اُسی کے حق مین بھلا ہے اور جو کوئی راہ سیدھی کو بھولا مقرر راہ بھولنا اُسی کو خراب کریگا یعنی جو ایمان لایا اور مسلمان ہوا تو اپنے واسطے اور جو کافر ہوا تو اپنے واسطے وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ۝ اور نہ اُٹھاویگا کوئی اُٹھانے والا بوجھ دوسرے کا یعنی ایک کا گناہ دوسرے پر

کہا گیا اور دروازہ کھولا گیا پس کہا گیا کون ہے تو کہا گیا جبرئیل کہا گیا اور کون ہے ساتھ تیرے کہا محمد ﷺ کہا گیا اچھا آیا ہے پس جب پہنچا اس آسمان کے دروازہ پر پوچھا گیا کون ہے تو کہا گیا جبرئیل کہا گیا اور کون ہے ساتھ تیرے کہا محمد ﷺ کہا گیا اچھا آیا ہے پس کھولا گیا دروازہ پس جب پہنچا مین اس آسمان پر پس ملا اس مین آدم کو پس کہا جبرئیل نے یہ تیرا باپ ہے آدم پس سلام کر اُسکو پس سلام کیا مین نے اُسکو پس جواب دیا اُسنے سلام کا پھر کہا مرحبا بیٹا نیک اور نبی نیک کا

اور آسمان مین پس آیا مین پہلے آسمان کے پس کہا جبرئیل نے اس کو کھول دروازہ پس کہا گیا کون ہے تو کہا گیا جبرئیل کہا گیا اور کون ہے ساتھ تیرے کہا محمد ﷺ کہا گیا اچھا آیا ہے پس کھولا گیا دروازہ پس جب پہنچا مین اس آسمان پر پس ملا اس مین یحییٰ اور عیسیٰ کو پس کہا جبرئیل نے یہ یحییٰ اور عیسیٰ ہین خالہ زاد بھائی ہین سلام کر اُنکو پس سلام کیا مین نے اُنکو پس جواب دیا اُنھون نے سلام کا پھر کہا مرحبا بھائی صالح اور نبی صالح کا

آن حضرت ﷺ کے دادا اون سے مین ہے اور ہو آدم اور ابراہیم علیہما السلام کا مشورہ تو آدم موافق تھا اُنھون نے مین صالح کا مگر ابراہیم نے مین ولیکن نبی نیک سب بھائی آپس مین ہین اور چونکہ باپ ہوا آدم اولاد کا اس واسطے پہلے پڑھے مجھکو جبرئیل طرف آسمان دنیا کے پس آیا مین آسمان دنیا کے پس کہا جبرئیل نے مین کھول دروازہ کہا گیا کون ہے تو کہا جبرئیل کہا گیا اور کون ہے ساتھ تیرے کہا محمد ﷺ کہا گیا اچھا آیا ہے پس کھولا گیا دروازہ پس جب پہنچا مین اس آسمان پر پس ملا اس مین یوسف کو پس کہا جبرئیل نے یہ یوسف ہے سلام کر اُسکو پس سلام کیا مین نے اُسکو پس جواب دیا اُسنے سلام کا پھر کہا مرحبا بھائی صالح اور نبی صالح کا

اور آسمان مین پس آیا مین پہلے آسمان کے پس کہا جبرئیل نے اس کو کھول دروازہ پس کہا گیا کون ہے تو کہا گیا جبرئیل کہا گیا اور کون ہے ساتھ تیرے کہا محمد ﷺ کہا گیا اچھا آیا ہے پس کھولا گیا دروازہ پس جب پہنچا مین اس آسمان پر پس ملا اس مین ادریس کو پس کہا جبرئیل نے یہ ادریس ہے سلام کر اُسکو پس سلام کیا مین نے اُسکو پس جواب دیا اُسنے سلام کا پھر کہا مرحبا بھائی صالح اور نبی صالح کا

اور آسمان مین پس آیا مین پہلے آسمان کے پس کہا جبرئیل نے اس کو کھول دروازہ پس کہا گیا کون ہے تو کہا گیا جبرئیل کہا گیا اور کون ہے ساتھ تیرے کہا محمد ﷺ کہا گیا اچھا آیا ہے پس کھولا گیا دروازہ پس جب پہنچا مین اس آسمان پر پس ملا اس مین ہارون کو پس کہا جبرئیل نے یہ ہارون ہے سلام کر اُسکو پس سلام کیا مین نے اُسکو پس جواب دیا اُسنے سلام کا پھر کہا مرحبا بھائی صالح اور نبی صالح کا

اور آسمان مین پس آیا مین پہلے آسمان کے پس کہا جبرئیل نے اس کو کھول دروازہ پس کہا گیا کون ہے تو کہا گیا جبرئیل کہا گیا اور کون ہے ساتھ تیرے کہا محمد ﷺ کہا گیا اچھا آیا ہے پس کھولا گیا دروازہ پس جب پہنچا مین اس آسمان پر پس ملا اس مین موسیٰ کو پس کہا جبرئیل نے یہ موسیٰ ہے سلام کر اُسکو پس سلام کیا مین نے اُسکو پس جواب دیا اُسنے سلام کا پھر کہا مرحبا بھائی صالح اور نبی صالح کا

اور آسمان مین پس آیا مین پہلے آسمان کے پس کہا جبرئیل نے اس کو کھول دروازہ پس کہا گیا کون ہے تو کہا گیا جبرئیل کہا گیا اور کون ہے ساتھ تیرے کہا محمد ﷺ کہا گیا اچھا آیا ہے پس کھولا گیا دروازہ پس جب پہنچا مین اس آسمان پر پس ملا اس مین عیسیٰ کو پس کہا جبرئیل نے یہ عیسیٰ ہے سلام کر اُسکو پس سلام کیا مین نے اُسکو پس جواب دیا اُسنے سلام کا پھر کہا مرحبا بھائی صالح اور نبی صالح کا

اور آسمان مین پس آیا مین پہلے آسمان کے پس کہا جبرئیل نے اس کو کھول دروازہ پس کہا گیا کون ہے تو کہا گیا جبرئیل کہا گیا اور کون ہے ساتھ تیرے کہا محمد ﷺ کہا گیا اچھا آیا ہے پس کھولا گیا دروازہ پس جب پہنچا مین اس آسمان پر پس ملا اس مین ابراہیم کو پس کہا جبرئیل نے یہ تیرا باپ ہے ابراہیم پس سلام کر اُسکو پس سلام کیا مین نے اُسکو پس جواب دیا اُسنے سلام کا پھر کہا مرحبا بیٹا نیک اور نبی نیک کا

نہ رکھین گے اور ہم عذاب نہین کرتے کسی قوم پر جبتک کہ بھیجا پیغمبر کو یعنی پہلے نبی کو بھیجتے ہین تو سمجھاوے اور راہ سیدھی عذاب سے چھوٹنے کی بتاوے جب وہ اُس نبی کا کہنا نہین مانتے تب عذاب اُنپر آتا ہے وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا ۝ اور جب چاہتے ہین ہم کہ مار کر خراب کردین کسی شہر کے لوگون کو تو حکم کرتے ہین وہان کے دولتمندون کو کہ تابعداری کرو پیغمبر کی پھر جب وہ نہین کرتے اور حکم نہین مانتے اُس شہر کے لوگ پھر واجب اور درست ہوتا ہے اُنپر عذاب کرنا پھر جڑ سے اُکھاڑ کر پھینک دیتے ہین ہم اُس شہر کو سمیت اُسکے رہنے والون کے جیسا چاہیے یعنی بہت ویران کردیتے ہین وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ ۭ وَكَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ۝ اور بہت مار کر خراب اور ویران کردیے ہمنے قرن کے لوگون سے پیچھے نوح علیہ السلام کے جیسے قوم عاد کی اور ثمود کی اور کئی ایسی قوم کو مار کر اُجاڑ دیا اور کفایت کرتا ہے رب تیرا واسطے گناہ اپنے بندون کے جاننے والا دیکھنے والا یعنی رب تیرا جانتا ہے اور دیکھتا ہے گناہ اپنے بندون کے وہی کفایت کرتا ہے کہتے ہین کہ منافق یعنی جو لوگ کہ ظاہر مین ایمان لائے تھے اور دل مین کافر تھے وہ لڑائیون مین مسلمانون کے ساتھ جاتے تھے پر غرض اُنکی جہاد نہ تھی بلکہ اسواسطے جاتے تھے کہ لوٹ کا مال ہاتھ آوے سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَاۗءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۝ جو کوئی چاہے فائدہ دنیا کا یعنی دولت اور عیش ہی چاہے اور آخرت کو نہ مانگے خدائے تعالیٰ سے تو دنیا ہی مین دیتے ہین ہم اُسکو جو کچھ چاہتے ہین ہم اور جسکو چاہتے ہین ہم دیتے ہین ہم اُسی کی وہ چیز پھر آخرت کو تیار کرتے ہین ہم اُسکے واسطے دوزخ آتا ہے وہ دوزخ مین بری باتین سُنکر اور بے آبرو ہوکر اوز نکالا ہوا خدائے تعالیٰ کی رحمت سے وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰۗىِٕكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ۝ اور جو کوئی چاہتا ہو فائدہ آخرت کا یعنی بہشت اور اُسکی نعمتین اور تلاش کرتا ہو اُسکے واسطے یعنی اچھے کام کرے ویسے جیسے کامون سے بہشت مین جانے کے لائق ہوا اور وہ تلاش کرنے والا بھی مسلمان ہووے یعنی کافر کی عبادت اور نیکیان قبول نہین پھر ویسے لوگ جو ہی اُنکی تلاش قبول کی گئی یعنی مسلمانون کی نیکیان ضائع نہونگی اور اُن دونون فرقون کو جو چاہنے والے دنیا اور دین کے ہین یعنی کافر اور مسلمان كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَاۗءِ وَهٰٓؤُلَاۗءِ مِنْ عَطَاۗءِ رَبِّكَ ۭ وَمَا كَانَ عَطَاۗءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ۝ سب کو انعام اور بخشش کرتے ہین ہم اُس فرقے کو بھی جتنا اُنھین ضرور ہے اور اُس فرقے کو بھی جیسی اُنکی تلاش ہو کسی کو نا امید نہین کرتے بخشش رب تیرے کی سے اور نہین ہے بخشش رب تیرے کی اٹکائی ہوئی اور موقوف کی ہوئی یعنی خدائے تعالیٰ کی بخشش سب ہی مسلمانون کو دین اور دنیا مین دونون جگہ اور کافرون کو دنیا ہی مین دین مین نہین انْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۭ وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ۝ دیکھ اور دھیان کر جو کیسی بڑائی دی ہمنے ایک کو ایک پر دولت مین اور ہنر مین اور عقل مین اور بہادری مین اور بھلے کامون مین اور مقرر آخرت مین تو بہت بڑے درجے ہین اور بہت بڑی بڑائیان ہین جو گنتی مین نہ آسکین لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ۝ ع ۲ ۲

کہا کہ ہم آسمان پر جاتے تھے اور دل مین کہا کہ دیکھین تو سہی کہ آسمان پر کیا ہے پس سلام کیا مین نے اُس فرشتے کو اور کہا اُنہون نے کہ ہان بیشک ہم نے سنا تھا کہ تجھکو پیدا کیا ہے پہلے آسمان مین پس کہا مین نے کہ کیونکر جواب دیا ہے پہلے آسمان کے داروغہ نے کہا کہ جواب دیا ہے کہ میں نے آسمان مین پس نگاہ کی مین نے پس دیکھا مین نے آدم کو اور حوا کو اور عیسیٰ کو اور یحییٰ کو اور یوسف کو اور ادریس کو اور ہارون کو اور موسیٰ کو اور ابراہیم کو پس سلام کیا مین نے اُنکو اور گواہی دی اُنہون نے مجھکو ساتھ نیکی کے اور دعا کی مجھکو ساتھ خیر کے پھر کہا مین نے کہ کیونکر ہے اشکال لازم آتا ہے نبیون کے درمیان اور کہا اُنہون نے کہ ہے اشکال لازم آتا ہے نبیون کے درمیان اور جواب دیا ہے

اور مت پکڑ خدا تعالیٰ کے ساتھ کوئی خدا دوسرا یعنی کسی کو اُسکا شریک نہ کر اور نہ جان اور اگر تو نے کسی کو اُسکا شریک کیا تو پھر بیٹھیگا تو دوزخ مین اور سب تجھے بُرا کہینگے اور نا امید ہوگا تو سب بھلائیون اپنی کی ہوئیون اور سب نعمتون سے وَقَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ اور حکم کر دیا رب تیرے نے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب پر وہ کہ نہ پوجو اور نہ بندگی کرو اُسکی سوا کسی کے ہر گز یعنی وہی خدا تعالیٰ لائق بندگی کے ہے اور کوئی نہین اور اُسکا کوئی شریک نہین اور یہ حکم کیا وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا اور مان باپ سے بھلائی کر اگر پہنچین تیرے آگے بڑھاپے کو یعنی تیرے روبرو ماں یا باپ یا دونون بوڑھے ہو جاوین تو نہ کہہ تو اف بھی اُن دونون کو اور نہ جھڑک گھرک اُنکو اور کہہ اُنسے اچھی بات ادب سے وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۭ اور جھکا اُنکے آگے سر اپنا عاجزی سے اور غریبی اور مہربانی سے یعنی اُنکی خدمت کر محبت سے اور غریبی سے اور اُنکے واسطے دعا مانگ خدا تعالیٰ سے اس طرح کہ اے پروردگار رحم کر اور مہربانی کر میرے ماں باپ پر جیسا کہ مجھے پالا اُنھون نے چھٹپن مین رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ ۭ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ۔ اور رب تمھارا خوب اور بہت جانتا ہے جو کچھ تمھارے دلون مین ہے اگر تم بھلائی کرنے والے ہو ماں باپ سے پھر بیشک خدا تعالیٰ ہے التجا اور رجوع کرنے والون کو بخشنے والا وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ۔ اور دے ناتے دارون کو اور کنبے کے لوگون کو حق اُنکا اور دے فقیر محتاجون کو اور مسافرون کو اور بہت خرچ نہ کر یعنی بیجا بے ضرورت خرچ کرنا بہت موقوف کر اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ۭ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ۔ مقرر اور بیشک بہت خرچ کرنے والے بھائی شیطانون کے ہین یعنی اُنکے کہنے مین ہین اور ہے شیطان اپنے رب سے منکر اور ناشکری کرنے والا **شان** کہتے ہین کہ کئی اصحابی محتاج تھے جیسے بلال اور صہیب اور خباب ایسون کو اصحاب صفہ کہتے ہین سو ایسے اصحاب کبھی ایسے وقت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ مانگتے جو اُسوقت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کچھ نہوتا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شرم سے چپکے چلے جاتے تب یہ آیت خدا تعالیٰ نے بھیجی کہ وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَاۗءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ۔ اگر تو خبر نہ لیوے اُن محتاجون کی اور راہ دیکھے اپنے رب کی مہربانی کی یعنی چاہے کہ جب خدا تعالیٰ دیویگا تو مین دونگا تو پھر کہہ اُنکو بات نرمی سے آسان اور ہیچ یعنی کہہ کہ خدا تعالیٰ مجھے بھی دے اور تمھین بھی دے **شان** کہتے ہین کہ ام سلمہ نے ایک بار یہود کی عورت سے شرط کی تھی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت موسیٰ علیہ السلام سے زیادہ سخی ہین اُسنے آزمانے کے واسطے اپنی بیٹی کو بھیجا لڑکی نے آن کر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ میری ماں تم سے پیراہن تمھارا مانگتی ہے حضرت نے کے پاس دوسرا نہ تھا حضرت نے فرمایا کہ دو گھڑی بیٹھے آئیو وہ لڑکی پھر آئی اور کہا کہ میری ماں تمھارے گلے کا پیراہن مانگتی ہے حضرت نے حجرے مین جاکر پیراہن اُتار دیا اور آپ حجرے مین بیٹھے جب وقت

نماز کا ہوا اور واسطے نماز کے اصحابیون نے بلایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نکلے باہر نہ نکل سکے تب خدا تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا ۝ اور مت باندھ اپنا ہاتھ اپنی گردن سے یعنی بخیل مت ہو اور خیرات کر اور نہ اپنا ہاتھ کھول تمام کھولنا یعنی ایسی خیرات بھی نہ کر جو آپ ننگا اور فاقے سے رہے لوگون کا طعنہ کھایا ہوا اور محتاج بچتا یا ہوا یعنی نہ اتنی سخاوت کر جو آپ محتاج رہے اور نہ ایسی بخیلی جو کبھی کسی کو دیوے ہی نہین چاہیے کہ اپنے خرچ ضروری سے جو بچے اُسے خیرات کر اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا ۝ مقرر اور بیشک رب تیرا روزی کھولتا ہو جسکی چاہتا ہو اور کم روزی کرتا ہو جسکو چاہتا ہو یعنی وہ مختار ہو کسی کو دولتمند کرتا ہو کسی کو محتاج کرتا ہو مقرر ہو خدا تعالیٰ اپنے بندون کی خبر جاننے والا اور اُنکے احوال کا دیکھنے والا اور اپنے بندون کو فرماتا ہو کہ وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ ۖ نَّحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ ۚ إِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْئًا كَبِيرًا ۝ اور مت مارڈالو اپنی اولاد کو تم بے خرچی اور مفلسی کے ڈر سے ہم دیتے ہین روزی اُنکو اور تمکو بھی مقرر اور بیشک مارڈالنا اولاد کا گناہ ہی بڑا وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَىٰ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً ۖ وَسَاءَ سَبِيلًا ۝ اور نزدیک مت جاؤ بدکاری کے یعنی کسی کی عورت سے صحبت نہ کرو جو مقرر زنا ہی برا کام اور ہے بری راہ جو خدا اور رسول اُس سے بیزار ہین وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ۗ اور مت مارڈالو اُس آدمی کو جسکو منع کیا ہی خدا نے تعالیٰ نے جیسے مسلمان یا مطیع الاسلام مگر ساتھ واجبی کے یعنی جو شرع مین اُسکا مارڈالنا درست ہووے وَمَن قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِ سُلْطَانًا فَلَا يُسْرِف فِّي الْقَتْلِ ۖ إِنَّهُ كَانَ مَنصُورًا ۝ اور جو کوئی مارا گیا ہووے ناحق پھر دیا ہمنے اُسکے وارث کو زور اور قوت یعنی مرنے والے کے وارث کو مارڈالنے والے پر غالب کیا جو وہ اپنے موے ہوے کا بدلہ لیوے پر زیادتی نہ کرے بیچ بدلہ لینے کے جیسے کہ ایک کے بدلے ایک مارکر اور کسی اُسکے بڑے کو یا اُس قوم کے سردار کو مارنے کا قصد نہ کرے جو مقرر وارث مارڈالے ہوے کا بدلہ دیا گیا ہی یعنی حاکم وقت کو اور سب مسلمانون کو لازم ہی جو اُسکے ہمراہ ہون وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ ۚ وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ ۖ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا ۝ اور پاس نہ جاؤ یتیم کے مال کے اور اُسے اپنے خرچ مین نہ لاؤ مگر اس طرح کہ اُسے فائدہ ہو یعنی جس بچے کا باپ مرجاوے اُسکے مال کو اپنے مال مین نہ ملاؤ مگر سوداگری کرو اس طرح کہ اُسکے مال کا جو نفع آوے وہ اُس بچے کے خرچ مین آوے اور اُسکی اصل مین کچھ نقصان نہو اور نہین تو اُسکا مال امانت رکھو جبتک کہ وہ بچہ جوان ہووے تب اُسکا مال سب اُسے دو اور کچھ کمی نہ کرو اور پورا کرو قول یعنی جو کسی سے وعدہ کرو اُسے ادا کرو جو مقرر قول پوچھا جاویگا یعنی اگر کسی سے قول کرکے یا وعدہ کرکے پورا نہ کرینگے تو گنہگار ہوینگے وَأَوْفُوا الْكَيْلَ إِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ ۚ اور پورا ناپو پیمانہ جس وقت ناپنے لگو تم اور پورا تولو ساتھ ترازو سیدھی درست کے کتنے شہرون مین ترازو کے بدلے پیمانے سے ناپ کر دیتے ہین تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ تولو یا ناپو لیکن اتنمین کمتی دیتے وقت اور زیادتی لیتے وقت نہ کرو ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ۝ یہ ناپنا سیدھا اور تولنا درست اچھا ہی تمکو اور آخر کو بھلائی ہی تمھاری وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ۚ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا ۝ اور پیچھے نہ لگ جس بات کی تجھے خبر نہین یعنی بغیر دیکھے نہ کہو کہ دیکھا ہے

اور بغیر سُنے نہ کہو کہ سنا ہو یعنی جھوٹی گواہی مت دو جو مقرر کان اور آنکھ اور دل سب یہ اپنے کامون سے پوچھے جائینگے یعنی قیامت کو کانون سے پوچھینگے کہ تو نے کیا سُنا اور کیون سُنا اور آنکھ سے پوچھینگے کہ تو نے کیا دیکھا اور کیون دیکھا اور دل سے پوچھینگے کہ تو نے کیا جانا اور کیون جانا اور خدا ے تعالیٰ فرماتا تھا کہ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۚ إِنَّكَ لَن تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَن تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا ۝ اور مت چل زمین پر اکڑتا ہوا اور اتراتا ہوا کہ تو پھاڑ نہ ڈالیگا زمین کو ایسے دھمک کر چلنے سے اور نہ آسمان تک پونہچیگا اس اڑیان اُٹھا کر یعنی چلنے سے اُچان اور لنبان مین یعنی ایسا اکڑے سے جو اونچا ہو کر چلتا ہو آسمان کو نہ پونہچیگا كُلُّ ذَٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهُ عِندَ رَبِّكَ مَكْرُوهًا ۝ سب ہین یہ بُری باتین اور تیرا رب اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیزار ہے ایسی باتون سے ذَٰلِكَ مِمَّا أَوْحَىٰ إِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ۗ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَتُلْقَىٰ فِي جَهَنَّمَ مَلُومًا مَّدْحُورًا ۝ یہ سب باتین جو بھیجی ہین تجکو تیرے رب نے یہ سب عقل کی باتین ہین اور ان باتون مین حق پہچانا جاتا ہے اور مت پکڑ خدا ے تعالیٰ کے ساتھ خدا دوسرا شریک اور اگر پکڑ یگا تو پھر پڑیگا دوزخ مین طعنہ کھایا ہوا اور نکلا ہوا خدا ے تعالیٰ کی رحمت سے یعنی سب تجکو دوزخ مین پر اکینگے اور فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اُنکو جو کہتے تھے کہ فرشتے خدا کی بیٹیان ہین کہ اے احمقو سنو تو کیا أَفَأَصْفَاكُمْ رَبُّكُم بِالْبَنِينَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِنَاثًا ۚ إِنَّكُمْ لَتَقُولُونَ قَوْلًا عَظِيمًا ۝ اے کیا تمکو چُنکر دیے تمھارے رب نے بیٹے اور اپنے واسطے رکھین فرشتون کو بیٹیان یعنی تم آپ تو بیٹیون کا ہونا عیب جانتے ہو اور خدا کو کہتے ہو کہ فرشتے خدا کی بیٹیان ہین یعنی اپنے آپ سے بھی خدا ے تعالیٰ کو عیب دار جانتے ہو بیشک تم کہتے ہو بات بڑی کہ جس بات سے زمین آسمان پھٹ جاوے کہ اپنا عیب خدا ے تعالیٰ پر روا رکھتے ہو پس تم خدا سے بھی اچھے ہو جو بیٹون کے باپ ہو یہ بات بہت بڑی ہے وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ لِيَذَّكَّرُوا ۚ وَمَا يَزِيدُهُمْ إِلَّا نُفُورًا ۝ اور مقرر ہمنے پھیر پھیر سمجھایا اس قرآن مین تو معلوم کرین خدا ے تعالیٰ کی عظمت اور بڑائی کو اور نصیحت پکڑین اور زیادہ بھاگتے ہین اور اُلٹا سمجھتے ہین قُل لَّوْ كَانَ مَعَهُ آلِهَةٌ كَمَا يَقُولُونَ إِذًا لَّابْتَغَوْا إِلَىٰ ذِي الْعَرْشِ سَبِيلًا ۝ کہوا ے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کافرون سے کہ اگر ہوتا خدا ے تعالیٰ کے ساتھ دوسرا خدا جیسے کہ یہ کہتے ہین تو پھر ڈھونڈھتے وہ خدا طرف خدا ے تعالیٰ کے جو صاحب عرش کا ہے یعنی بتون کو جو یہ کافر خدا کہتے ہین اگر یہ بات کچھ ہوتی تو خدا ے تعالیٰ جو مالک عرش کا ہے اُسکے مقابلے کو تیار ہوتے اور تردد کرتے اور اپنی عاجزی کا عیب دور کرتے سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يَقُولُونَ عُلُوًّا كَبِيرًا ۝ پاک ہی خدا ے تعالیٰ سب عیبون سے اور عاجزیون سے اور بہت بڑا ہے اُن باتون سے جو یہ کہتے ہین بہت بڑا ہے اور بہت اونچا ہے سب کی سمجھ اور سب کے دھیان سے بے نہایت تُسَبِّحُ لَهُ السَّمَاوَاتُ السَّبْعُ وَالْأَرْضُ وَمَن فِيهِنَّ ۚ وَإِن مِّن شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ وَلَٰكِن لَّا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ ۚ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا ۝ اور یاد کرتے ہین خدا ے تعالیٰ کی زمین اور جو کوئی کہ اُنکے بیچ مین ہے سب یعنی دیو پری چرند پرند بلکہ درخت اور پہاڑ اور دریا سب جو کچھ کہ ہے خدا ے تعالیٰ کی یاد کرتے ہین وَإِن مِّن شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ وَلَٰكِن لَّا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ ۚ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا ۝ اور کوئی چیز نہین مگر اُسکی یاد کرتے ہین یعنی اُسکی یاد مین ہے ساتھ احسان ماننے کے اور شکر کرنیکے پر تم اے آدمیو نہین سمجھتے اُنکا ذکر کرنا مقرر خدا ے تعالیٰ ہے تحمل کرنے والا بخشنے والا یقینی کافرون پر جلد عذاب نہین بھیجتا اور مسلمان گنہگارون پر مہر کریگا کہتے ہین کہ ابو جہل وغیرہ کئی ویسے ہی کافرون نے ملکر قصد کیا کہ جسوقت حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن پڑھین تو اُنھین تکلیف دین اور بے ادبی کرین خدا ے تعالیٰ نے اپنے دوست کو قرآن پڑھنے کے وقت کافرون کی آنکھون سے

کیا اپنے بیٹے بیٹیان کے لیے اور لفظ اسلام کا ہے لیکن جاہلیت کے زمانہ مین عرب لوگ اس لفظ کو نہین جانتے تھے اور اسکے معنی کا اشارہ اللہ تعالیٰ کی طرف نہین جانتے تھے اور اسکے معنی کا اشارہ اللہ تعالیٰ کی طرف نہین جانتے تھے اور اسکے معنی کا اشارہ اللہ تعالیٰ کی طرف نہین جانتے تھے

قرآن کو سنا چاہتا ہے کہ اسکے بھید سمجھے اور یہ لفظ اسلام کا ہے لیکن جاہلیت کے زمانہ مین عرب لوگ اس لفظ کو نہین جانتے تھے اور اسکے معنی کا اشارہ اللہ تعالیٰ کی طرف نہین جانتے تھے اور اسکے معنی کا اشارہ اللہ تعالیٰ کی طرف نہین جانتے تھے

تم نے سنا ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمای

چھپایا اور پھر یہ آیت بھیجی وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ۝ اور جب قرآن پڑھتا ہو تو کرتے ہیں ہم تجھ میں اور اُنمیں جو قیامت سچ نہیں جانتے پردہ چھپا ہوا جو ایسا کہ خلقت کو نظر نہ آوے وہ پردہ وَّجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا اور کیا بنے کافروں کے دلوں پر پردہ ڈھانکا ہوا یعنی کافروں کے دلوں کو چھپا دیا تو سمجھیں معنی قرآن کے اور اُن کے کانوں میں بوجھ ڈالا ہے گویا کہ گھٹے ہیں اُنکے کانوں میں جو نہ سُنیں قرآن کو وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ۝ اور جب تو یاد کرتا ہے رب اپنے کو قرآن میں یعنی جب قرآن میں پڑھتا ہے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ خدائے عزوجل ایک ہے تب پھر جاتے ہیں اُلٹے بھاگتے ہوئے یعنی خفا ہو کر چلے جاتے ہیں اور یہ قرآن پڑھنا تیرا اُنمیں خوش نہیں آتا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُوْنَ بِهٖٓ اِذْ يَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ وَاِذْ هُمْ نَجْوٰٓى ہم خوب جانتے ہیں جس واسطے یہ سنتے ہیں قرآن کو جس وقت سنتے ہیں اور دھیان رکھتے ہیں تیری طرف یعنی کافروں کی غرض قرآن سُننے سے یہ ہے کہ اسمیں طعنہ مارنے اور عیب پکڑنے اور جب یہ آپس میں اکیلے بیٹھکر مصلحت کرتے ہیں تو کوئی کہتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جادوگر ہے اور کوئی کہتا ہے کہ شاعر ہے کوئی کہتا ہے کہ دیوانہ ہے اِذْ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝ جس وقت کہ کافر کہتے ہیں تیرے یاروں کو کہ نہیں تابعداری کرتے تم مگر ایک مرد جادو کیے ہوئے کی یعنی کافر کہتے تھے مسلمانوں کو کہ تم تابعدار ہوا ایک شخص کے سو وہ ایسا ہے جیسے جادو کیا ہوا ہوتا ہے اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ۝ دیکھو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان مکے کے لوگوں کو جو کیسی کہتے ہیں تیرے واسطے مثلیں یعنی تجھے شاعر کہتے ہیں اور شاعر بہت حقہ مند ہوتا ہے اور کبھی دیوانہ کہتے ہیں اور دیوانے کو عقل نہیں ہوتی پھر بھلے راہ کو وہ کافر پھر نہیں راہ پا سکتے سیدھی حیران ہیں اور بہکتے پھرتے ہیں وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ۝ اور کہتے ہیں کہ اے کیا جب ہم مر کر ہونگے پرانی ہڈیاں گلی ہوئی پھر کیا ہم تب پیدا ہونگے نئے سرے سے قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا ۝ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِيْ صُدُوْرِكُمْ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا قُلِ الَّذِيْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنکو جو قیامت کے منکر ہیں کہ مثلاً تم بنجاؤ پتھر کے یا لوہے کے یا کوئی بڑی چیز جسے تم اپنے دل میں بڑا جانتے ہو وہ بنجاؤ جیسے پہاڑ یا آسمان پھر کہو کہ کون ہمیں اب اس حال سے پھر آدمی کرے کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ دوبارہ آدمی بنا ویگا تمہیں جسنے پیدا کیا تھا تمہیں پہلی بار جب تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات کہیگا تب کافر فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ پھر ہلاویں گے اپنے سر تیری طرف یعنی یہ بات نہ مانیں گے اور کہیں گے کہ اگر سچ ہے تو کب ہوگا یہ مر کر پھر جینا قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا ۝ کہو کہ شاید یہ بات ہووے جلد یعنی قیامت کچھ دور نہیں يَوْمَ يَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِيْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ وَتَظُنُّوْنَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ جسدن تمکو بلاویگا اور پکاریگا فرشتہ خدائے تعالیٰ کے حکم سے پھر قبول کروگے اُس بلانے کو اور دوڑے جاؤگے اور تمامی تعریف خدائے تعالیٰ کو لائق ہے کہ جو چاہتا ہے سو کرتا ہے اور دھیان کرینگے کہ دنیا میں تھوڑی دیر رہے تھے وَقُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ ۭ اور کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے اُن بندوں کو جو ایمان لائے ہیں جو کہیں وہ بات جو اچھی ہو یعنی ایسی بات کہیں کہ جو سُنے سو خوش ہو نہ ایسی کہیں کہ جس بات میں ہنگامہ اُٹھے بلکہ اگر کوئی سخت بات کہے تو اُسکا جواب نرمی سے دیں کیونکہ واسطے کہ مقرر شیطان لڑائی کرواتا ہے اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ۝ کہ مقرر شیطان ہے آدمیوں کے واسطے دشمن صریحا کھلا ہوا اور میرے بندوں سے یہ کہہ کہ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ ۭ اِنْ يَّشَاْ يَرْحَمْكُمْ اَوْ اِنْ يَّشَاْ يُعَذِّبْكُمْ ۚ پروردگار تمھارا خوب جانتا ہے تمکو اور تمھارے کاموں کو اگر چاہے رحم کرے اور بخشے تمکو اور اگر چاہے عذاب کرے تمکو مختار ہے وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ۝ اور نہیں بھیجا ہمنے تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لوگوں پر نگہبان اور ذمہ دار یعنی پیغمبر کا کام اُتنا ہی ہے کہ حکم خدائے تعالیٰ کا پہنچا دیوے پھر جو کوئی مانے تو اُسی کو بھلا ہے اور جو نہ مانے تو اُسکو برا ہے وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اور اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رب تیرا خوب جانتا ہے جو کچھ کہ ہے آسمانوں اور زمین میں اُنکو یعنی کوئی شخص دیو پری اور آدمی اور فرشتوں سے چھپا ہوا نہیں ہے پروردگار تیرے سے اور سب کا قدر اور مرتبہ جانتا ہے وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰي بَعْضٍ وَّاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۝ اور مقرر بڑائی دی ہمنے بعضے پیغمبروں کو بعضوں پر یعنی ہم مختار ہیں جسے چاہیں پیغمبری دیں اور جسے چاہیں بزرگی دیں اور دی ہمنے داؤد نبی کو کتاب جسکا زبور نام ہے کہتے ہیں کہ مکے میں کال پڑا تھا جو اناج ملتا نہ تھا تب خدائے تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کافروں کو قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا ۝ کہہ کہ پکارو تم اُن کو جن کو جانتے تھے خدا سوائے

خدائے تعالیٰ کے جو وہ تمھاری اس مصیبت کو اور قحط کو تم سے دور کرین تم اسے کافر بہتیرا کہو گے انھین پر وہ دور نہ کر سکین گے سختی قحط کی تم سے دور کرنا اور نہ اس حال کو پھیر سکین گے کہتے ہین کہ ایک قوم فرشتون کو پوجتی تھی اور ایک فرقہ دیوون کی بندگی کرتا تھا سو اُنکے حق مین خدائے تعالیٰ فرماتا ہی کہ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ۭ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا وہ گروہ یعنی فرشتے اور دیو جنکو یہ کافر پوجتے ہین اور اُنکی بندگی کرتے ہین وہ ڈھونڈھتے ہین طرف رب اپنے کے وسیلہ جو کوئی کہ ہی نزدیکی یعنی وہ جن اور فرشتے جو حق کے نزدیک ہین وہ آپ وسیلہ ڈھونڈھتے ہین بندگی کرنے سے یعنی وہ خود بندگی کرتے ہین خدائے تعالےٰ کی اور امیدوار ہین اُسکی مہربانی کے اور ڈرتے ہین اُسکے عذاب سے بیشک ہے عذاب رب تیرے کا ڈرنے کے لائق وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا اور نہین ہے کوئی گانون اور شہر مگر ہم اُسکے رہنے والون کو مار کر خراب کر دینگے پہلے قیامت کے آنے سے یا عذاب کرین گے اُن بستیون مین کال کے سبب یا قتل سے عذاب سخت یعنی قیامت آنے سے پہلے بڑی بڑی مصیبتون سے سب لوگ مر جائین گے اور سب شہر اور گانون ویران ہو جائینگے كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ہے یہ بات لوح محفوظ مین لکھی ہوئی یعنی ویران ہونا سارے عالم کا قیامت سے پہلے بیشک ہے کہتے ہین کہ کافر مکے کے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معجزے مانگتے تھے ایسے کہ ایک پہاڑ سونے کا ہووے اور باقی سب پہاڑ غائب ہو کر زمین کھیتی کے لائق ہو تو ہم باغ بنائین اور کھیتی کرین خدائے تعالیٰ نے اُنکے جواب مین یہ آیت بھیجی کہ وَمَا مَنَعَنَآ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اِلَّآ اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ اور کوئی چیز منع کرتی نہین ہمین جو ہم بھیجین اور نشانیان اپنی قدرت کی مگر وہی کہ جھوٹا جانا معجزون کو اگلے نبیون کی امت نے یعنی پہلے جو اور پیغمبر آئے تھے اُنکے معجزون کو اُنکی امت نے جادو سمجھا پھر اُنپر بڑا سخت عذاب آیا جو اُنسے کچھ بعید نہ رہی اسواسطے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو معجزہ دکھانے کا حکم نہین کرتے جو تم بھی معجزہ دیکھکر ایمان نہین لانے کے پھر تم ویسے ہی عذاب کے لائق ہوگے اور تقدیر مین تمپر ویسا عذاب نہین اسواسطے کہ تمھاری اولاد مین مومن پیدا ہونگے اور تمنے سُنا ہوگا وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا اور دیا اور پیدا کیا ہمنے قوم ثمود کو جو وہ حضرت صالح نبی علیہ السلام کی قوم تھی اُنکے کہنے سے ہمنے پیدا کی اونٹنی پتھر مین سے ظاہر اور نمایان سب کے روبرو جس طرح اُنھون نے چاہا تھا یعنی قوم ثمود نے حضرت صالح علیہ السلام سے یہ معجزہ چاہا کہ اس پہاڑ مین سے اونٹنی نکلتے ہی بچہ دیوے سب کے روبرو خدائے تعالیٰ نے حضرت صالح کی دعا سے اُسی طرح اپنی قدرت سے کر دکھایا پھر اُس قوم ثمود نے نہ مانا اور ستم کیا اور اونٹنی کی کونچین کاٹین پھر اُنپر ایسا سخت عذاب آیا جو سب تین دن مین جل کر مر گئے غضب کی آگ جو اُنمین سے ایک بھی باقی نہ رہا وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ اِلَّا تَخْوِيْفًا اور نہین بھیجتے ہم نشانیان اپنی قدرت کی مگر واسطے ڈرنے کے یعنی پیغمبر کے معجزے دیکھکر ڈرو اور ایمان لاؤ اور جانو کہ خدائے تعالیٰ ایسی قدرت رکھتا ہی پھر اگر کوئی وہ معجزے دیکھکر ایمان نہ لاوے تو پھر سخت عذاب آتا ہی وَاِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ۭ اور جب ہمنے کہا تجکو یعنی وعدہ کیا کہ تو غم نہ کھا جو مقرر رب تیرا اپنے عذاب مین گھیرے گا مکے کے لوگون کو یعنی مکے کے کافرون کو مسلمانون کے ہاتھ قتل کروائیگا وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ اور نہ کیا ہمنے اُس خواب کو جو دکھایا تجکو مگر آزمانا تھا لوگون کا یعنی لوگون کے آزمانے کو وہ خواب دکھانا تھا تجکو اُس رؤیا کے لفظ مین اختلاف علما کا ہی بعضے یون کہتے ہین اس سے مراد معراج ہی جو خدائے تعالیٰ نے عجائبات آسمانی دکھلائے اور اُسکا قصہ یہ ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احوال معراج کا کہا کتنے سُست مسلمان پھر گئے اور منافق لگے طعنہ دینے اور کافر خوش ہوے کہ آج ایسی بات کہی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو سب جھوٹا جانین گے اور اچھے مسلمانون نے سچ جانا وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِي الْقُرْاٰنِ ۭ اور درخت لعنتی کا ذکر قرآن مین کرنا بھی آزمانا ہی لوگون کا کہتے ہین کہ جب ابوجہل نے سنا کہ دوزخ مین درخت ہی تھوہڑ کا تو لگا کہنے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتا ہی کہ دوزخ کی آگ ایسی ہے جو پتھر اُسمین جلتے ہین لکڑیون کی طرح ویسی آگ مین درخت کا ہونا تعجب ہے یعنی جھوٹ ہے اور یہ نہ جانا کہ خدائے تعالیٰ کو قدرت ہے جو آگ مین سمندر جانور کو پیدا کرتا ہے اُسکی قدرت کے آگے یہ بات بھی مشکل نہین وَنُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا طُغْيَانًا كَبِيْرًا اور ڈراتے ہین ہم کافرون کو آگ دوزخ سے اور تھوہڑ کے درخت سے اور وہان کے عذابون سے پھر یہ زیادہ کرتے ہین بڑی اور نافرمانی کو یعنی یہ اُلٹا ہی کرتے ہین وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اور جب ہمنے کہا سب فرشتون کو کہ سجدہ کرو آدم کو اُنھون نے کیا موافق حکم کے بر نہ کیا تو ایک ابلیس نے خدائے تعالیٰ نے فرمایا کہ ای ابلیس تو نے آدم کو سجدہ کیون نہ کیا تو قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا ۝ کہا اے مین کیا سجدہ کرون

اُسکو جسے پیدا کیا تونے مٹی سے یعنی ایسی ناچیز کو سجدہ کرون ابلیس کی یہ بات خدا ے تعالیٰ کو بُری لگی اور کہا کہ دور ہو میری درگاہ سے تب قَالَ اَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ کہا ابلیس نے کہ اے پروردگار دیکھ تو اُسکو جسکو بڑائی تونے دی ہے مجھپر اگر تو مجھے ڈھیل دے اور چھوڑ دے قیامت تک تو مین مقرر جڑ سے اُکھاڑ کر پھینک دون اُسکی اولاد کو مگر رہ جاوین تھوڑے سے جو اُنپر میرا قابو نہ چل سکے پھر خدا ے تعالیٰ نے قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ۝ کہا ابلیس کو کہ جا پھر جو کوئی تابعداری کریگا تیری اُسکی اولاد سے پھر مقرر دوزخ ہے بدلا تمھارا پورا وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِى الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝ اور بہکا جسکو بہکا سکے آدم کی اولاد سے اپنی آواز سے اور بلانے سے اور اُٹھا اور دوڑا اُنپر پیادے اپنے اور سوار اپنے اور شریک ہو اُنکے مال مین جیسے بیاج اور رشوت اور مال حرام مین خرچنا اور اسراف اور شریک ہو اُنکی اولاد مین جیسے زنا اور بے نکاح اور وعدہ کرنے جیسے کہ قیامت اور حشر اور حساب کو نہ ماننا اب خدا ے تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہین دیتا وعدے شیطان اُنکو مگر فریب اور دغا یعنی وعدہ شیطان کا نرا دغا اور فریب ہے جو کہتا ہے کہ قیامت کا ڈر جھوٹا ہے اور اگر شاید ہوئی بھی تو بخشا وین گے قیامت کو اور فرماتا ہو خدا ے تعالیٰ شیطان کو کہ اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ۚ وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا ۝ بیشک بندے میرے جو اچھے ہین اُنپر نہین تجکو زور اور غلبہ یعنی اے شیطان میرے اچھے بندون کو تو فریب نہ دے سکیگا اور کفایت کرتا ہے رب تیرا اپنے بندون کو رکھوالا مکر شیطان کے سے رَبُّكُمُ الَّذِيْ يُزْجِيْ لَكُمُ الْفُلْكَ فِى الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ۝ رب تمھارا وہ ہے جو چلاتا ہی تمھارے واسطے ناؤ دریا مین تو تلاش کرو روزی کی خدا ے تعالیٰ کے فضل سے بیشک خدا ے تعالیٰ ہے تمپر مہربان وَاِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِى الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّآ اِيَّاهُ ۚ اور جب پونہچے تمکو سختی یعنی ڈرنا ؤ کے ڈوبنے کا دریا مین تب کھویا جاتا ہے جسکو تم پوجتے تھے مگر خدا ے تعالیٰ یاد آتا ہے یعنی خوف کے وقت خدا ہی یاد آتا ہو اور سب کو بھول جاتے ہین فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا ۝ پھر جب ہمنے چھٹایا تمکو ڈوبنے سے اور پونہچایا طرف خشک زمین کے پھر گئے تم اُس حال سے اور خدا ے تعالےٰ کو بھول گئے اور پھر پوجنے لگے بتون کو اور ہے آدمی ناشکر جو احسان خدا ے تعالیٰ کا بھولتا ہو اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ وَكِيْلًا ۝ اے کیا بے ڈر ہوے تم اس بات سے کہ پھیر لاوے تمکو دریا مین دوبارہ یعنی خدا ے تعالیٰ تمھارے جی مین ڈالے کہ تم پھر ناؤ پر چڑھکر دریا مین چلو پھر بھیجے تمپر باؤ جو توڑنے والی ہو ناؤ کی پھر ڈبووے تمھین تمھاری ناشکری کے سبب پھر نہ پاؤ گے تم اپنے واسطے ہمپر اس ڈبونے کا پیچھا کرنے والا یعنی ہمسے بدلہ لینے والا نہ پاؤ گے اَمْ اَمِنْتُمْ اَنْ يُّعِيْدَكُمْ فِيْهِ تَارَةً اُخْرٰى فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّيْحِ فَيُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ عَلَيْنَا بِهٖ تَبِيْعًا ۝ اے کیا بے ڈر ہوے تم اس بات سے جو پھیر لاوے تمکو دریا مین دوبارہ یعنی خدا ے تعالیٰ تمھارے جی مین ڈالے کہ تم پھر ناؤ پر چڑھکر دریا مین چلو پھر بھیجے تمپر باؤ جو توڑنے والی ہو ناؤ کی پھر ڈبووے تمھین تمھاری ناشکری کے سبب پھر نہ پاؤ گے تم اپنے واسطے ہمپر اس ڈبونے کا پیچھا کرنے والا یعنی ہمسے بدلہ لینے والا نہ پاؤ گے ع ۱۰

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ۝ اور مقرر بڑائی اور عزت دی ہمنے آدم کی اولاد کو اور اُٹھایا ہمنے اُنکو سوار بون پر جنگل مین اور دریا مین اور کھانے کو دیا ہمنے اُنکو اچھی اور ستھری چیزین اور بزرگی دی ہمنے اُنکو اوپر بہتون کے جو پیدا کیا ہمنے جیسے بڑائی دیتے تھے یعنی جتنی خلقت پیدا کی ہے سب سے خدا ے تعالیٰ نے آدم کی اولاد کو بزرگی دی ہے یہانتک کہ فرشتون پر بھی اولیا اور انبیا کو بڑائی دی ہے يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۢ بِاِمَامِهِمْ ۚ جس دن ہم بلاوین گے سب لوگون کو اُنکے راہ بتانے والے کے ساتھ یعنی قیامت کو پکارین گے کہ اے محمد اور اے امت موسیٰ اور اے امت عیسیٰ صلوٰۃ اللہ علی نبینا وعلیہم السلام فَمَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ يَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝ پھر وہ جنکو وین گے اُنکا اعمال نامہ داہنے ہاتھ مین پھر وہ لوگ پڑھین گے اعمال نامہ اپنا خوشی سے اور ستم نہ دیکھنے والا ہو گا کوئی تاگے برابر یعنی کسی کا حق ذرا بھی نہ رہے گا جیسے عمل کیے ہون گے پورا بدلہ ملیگا وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا ۝ اور جو کوئی کہ ہو اس دنیا مین اندھا یعنی جسنے راہ ایمان کی یہان نہین پائی پھر وہ آخرت مین اندھا ہو گا اور راہ نہ پاویگا امن کی اور بھولیگا راہ اندھون کی طرح کہتے ہین کہ ایک فرقے نے کافرون سے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم ایک طرح سے دین تمھارا قبول کرتے ہین جو ہمین رخصت دو کہ ایک برس ہم بتون کو پوجین اور نماز مین رکوع اور سجدہ معاف کرا اور اگر کوئی پوچھے کہ یہ کیون کیا تو کہو کہ خدا نے یون حکم کیا اسواسطے یہ آیت خدا ے تعالیٰ نے

بھیجی وَاِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهٗ ۖ وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِيْلًا اور چاہا کافرون نے جو پھراوین تجھے اُس چیز سے جو بھیجا ہمنے تیری طرف یعنی قرآن اور احکام شریعت کے اور جھوٹ بنا کر کہے مجھپر سوائے اُسکے جو مین نے حکم کیا یعنی یہ جھوٹ کہے کہ خدا نے یون حکم کیا جب تو ویسا کام کرے جو وہ کہتے ہین تب تجھے پکڑین دوست کہتے ہین کہ مکے کے کافرون نے شروع اسلام مین کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم تمھین مکے کی زیارت کو آنے نہ دینگے جبتک تو ہمارے بتون کو ہاتھ نہ لگاویگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل مین آیا کہ خدائے تعالی میری نیت کو جانتا ہی کہ مجھے اعتقاد بتون سے نہین ظاہر مین اتنی بات کا کیا مضائقہ ہی حق تعالی نے یہ آیت بھیجی وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْـًٔا قَلِيْلًا اور اگر نہ ہم مضبوط اور ثابت رکھتے تجکو اپنی مدد سے تو مقرر جھکتا اور میل کرتا اُنکی بات کی طرف یعنی اگر ہم نہ بچاتے تو اُنکا کہا ماننے کو چاہتا جی تیرا تھوڑا سا اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيْرًا اُس وقت اگر تو اُنکے کہنے کو مانتا تو ہم اسوقت چکھاتے دونا عذاب زندگی کا اور دونا عذاب چکھاتے مرنے کا پھر نہ پاتا تو اپنے واسطے ہمپر کوئی مددگار جو اُس عذاب ہمارے سے چھڑاتا تجھے کہتے ہین کہ مکے کے لوگون نے آپس مین مصلحت کی کہ ایسا سلوک اور تدبیر کیجئے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہان سے نکل جائے خداوند تعالی نے اس آیت سے اپنے حبیب کو خبر دی وَاِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ لِيُخْرِجُوْكَ مِنْهَا وَاِذًا لَّا يَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيْلًا اور چاہا کافرون نے تو تجھے گھبراوین اور لغزش دیوین مکے کی زمین سے تو نکالدین تجھے وہان سے جب ایسا ہووے یعنی تو جب مکے سے نکل جاوے تو نہ پھرین کافر تیرے پیچھے مگر تھوڑی دیر یعنی پھر جلد ہلاک ہووین سو بدر کی لڑائی مین مارے گئے سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا چلن اور طریقہ ہی اُن کا جن کو بھیجا تھا ہمنے پہلے تجھ سے اپنے بھیجے ہوؤن سے اور وہ چلن یہ ہے کہ جس قوم نے اپنے نبی کا کہا نہ مانا اُس قوم پر عذاب آیا اور نہ پاویگا تو ہمارے طریقے کو پھیرنا اور بدلنا یعنی ہمنے جو بات مقرر رکھی ہے وہ ہرگز پھرنی نہین اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ۭ قائم اور برقرار رکھ نماز کو بعد ڈھلنے سورج کے سے یعنی ظہر اور عصر کی نماز اور قائم رکھ نماز کو اندھیری ہونے رات تک یعنی مغرب اور عشا کی نماز اور قائم رکھ نماز فجر کی اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا مقرر نماز فجر کی دیکھی ہوئی ہے یعنی دیکھتے ہین فجر کی نماز کو فرشتے رات اور دن کے وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا اور رات کو بھی کسی وقت اُٹھ اور نماز پڑھ زیادہ فرضون سے شتاب ہی کہ رکھے تجھے رب تیرا مقام محمود مین یعنی بہت اچھی جگہ جو وہ قرب الہی ہے کہتے ہین کہ قیامت کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقام محمود مین کھڑے ہوکر اپنی گنہگار امت کو خدائے تعالی سے بخشوا دینگے وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کہو کہ اے پروردگار میرے لا مجھے مدینے مین سلامت اور درست اور نکال مجھے مکے سے نکالنا درست اور سلامت اور بنا میرے واسطے اپنے پاس سے حجت اور قوت مدد دینے والی وَقُلْ جَاۗءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۭ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا اور کہو کہ آیا سچ یعنی دین اسلام اور گیا اور ناچیز ہوا جھوٹ یعنی کفر اور شرک اور مقرر جھوٹ ہو جانے والا اور ناچیز ہونے والا وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاۗءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا اور بھیجتے ہین ہم زمین پر قرآن کی آیتین وہ جو تندرستی ہے بیمارون کو اور مہربانی اور بخشش ہی ایمان لانے والون کو اور زیادہ ہوتی ہی خرابی کافرون کو قرآن سے وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَي الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَـُٔوْسًا اور جب نعمت دیتے ہین ہم یعنی جب دولت اور تندرستی اور امن دیتے ہین آدمی کو تب منھ پھیر لیتا ہی ہماری یاد سے اور شکر نہین کرتا اور مڑ جاتا ہی اور کنارہ پکڑتا ہی یعنی تکبری کرتا ہی اور حق سے پھر جاتا ہی کافر اور مؤمن نعمتون کا شکر کرتا ہی اور فرمانبرداری مین رہتا ہے اور جب پونہچتی ہی آدمی کو مفلسی یا بیماری یا خوف تو ہوتا ہے ناامید حق تعالی کی رحمت سے یعنی بیقرار اور بے صبر ہوتا ہی کافر اور مومن صبر کرتا ہی اور امیدوار رہتا ہے خدائے تعالی کی رحمت کا قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰي شَاكِلَتِهٖ ۭ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ہر ایک کافر اور مؤمن کام کرتے ہین اپنے مزاج کے اور عادت کے موافق پھر رب تمھارا خوب جانتا ہی اُس شخص کو جو اچھی چلتا ہے راہ یعنی جسکا چلن اور کام اور طریقہ اسلام کے ہے اور اُسکا انجام اچھا ہی اُسے ہم خوب جانتے ہین کہتے ہین کہ مکے کے کافرون نے کئی آدمی سردارون کو مدینے مین بھیجا تو وہ جو علما یہودیون کے تھے اور توریت پڑھے ہوے تھے اُنسے احوال محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیان کرین اور پوچھین کہ وہ دعوی نبوت کا کرتا ہے یہ نبی دراصل سچ ہے یا جھوٹ ہو جب علماء یہود نے احوال حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سنا میراث ہوے

اور کہا کہ آخری زمانے کے پیغمبر کا وقت پیدا ہونے کا نزدیک آیا ہے اور یہ جو تمنے احوال کہا موافق توریت کے ہی تم جاکر آزمانے کے واسطے تین باتین پوچھو ایک تو خبر جوانون کی یعنی اصحاب کہف کی اور دوسری خبر اُسکی جو کنارے مغرب اور مشرق کے پھرا ہی یعنی ذوالقرنین اور تیسری پوچھو کہ روح کیا ہی اگر اُنسے دو باتین بتادین اور روح کے احوال مین چپ رہا تو جانو کہ مقرر وہ پیغمبر آخر زمانے کا ہی پھر اُنھون نے مدینے مین آکر تینون چیزین پوچھین اُن دونون باتون کا حکم الٰہی سے احوال کہا اور روح کے احوال مین حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا ۝ اور پوچھتے ہین تجھ سے احوال روح کا کہو اُن پوچھنے والون کو کہ روح حکم میرے رب کا ہے اُسکا احوال خدائے تعالیٰ ہی جانتا ہی اور کوئی اُس سے واقف نہین اور نہین دی تمکو عقل اور دانائی مگر تھوڑی جو تھین ضرور تھی اور تم اُسکے بغیر حیران تھے اور محتاج تھے وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهِ عَلَيْنَا وَكِيلًا ۝ اور اگر ہم چاہین تو ہر طرح لیجاوین اُسکو جو بھیجا ہے ہمنے تیری طرف یعنی اگر چاہین تو بھلادین قرآن کو تیرے دل سے اور پھر نہ پاوے تو اپنے واسطے ہمپر کوئی ذمہ دار جو پھر ہمسے پھیر لیجا کر تجھے یاد ولادے قرآن کو إِلَّا رَحْمَةً مِنْ رَبِّكَ إِنَّ فَضْلَهُ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيرًا ۝ مگر مہربانی رب تیرے کی جو نہین بھلاتی تیرے دل سے قرآن کو مقرر فضل خدائے تعالیٰ کا ہے تجھپر بڑا جو تجھے سب آدمیون اجھون سے بہتر کیا اور سردار سب کا کیا کہتے ہین کہ نضر بیٹا حارث کا کہتا تھا کہ قرآن شاعر کا بنایا ہوا ہے اگر مین چاہون تو ویسا کہون سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہی قُلْ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ أَنْ يَأْتُوا بِمِثْلِ هَٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا ۝ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نضر کو اور اُسکے یارون کو کہ اگر جمع ہووین آدمی اور دیو پری اور ملکر قصد کرین اوپر اُسکے جو لاوین یعنی بناوین مانند اس قرآن کے نہ لاسکین گے اور نہ بنا سکین گے اُسکے مانند اگر ہووے ایک دوسرے کا پشتیبان اور مددگار تب بھی وہ بات ہرگز نہ کہہ سکین گے وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ فَأَبَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ۝ اور بیشک پھر پھر سمجھائین ہمنے لوگون کو اس قرآن مین سب طرح کی مثلین اور باتین پھر نہ مانا بہت لوگون نے اور ناشکری کی وَقَالُوا لَنْ نُؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْأَرْضِ يَنْبُوعًا ۝ اور کہا مکے کے لوگون نے کہ ہم ہرگز نہین ماننے کے اور سچا نہ جانین گے تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جبتک کہ نہ جلاوے تو ہمارے واسطے مکے کی زمین مین منبع کہ جسمین پانی کبھی کم نہووے أَوْ تَكُونَ لَكَ جَنَّةٌ مِنْ نَخِيلٍ وَعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْأَنْهَارَ خِلَالَهَا تَفْجِيرًا ۝ یا ہووے تجھے باغ کھجورون اور انگورون کے درختون سے بھرا ہوا اور نہرین اُسمین جاتی ہون جیسی چاہیے یعنی گہری ہون اور پانی خوب جاتا ہوا ہون مین أَوْ تُسْقِطَ السَّمَاءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا أَوْ تَأْتِيَ بِاللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ قَبِيلًا ۝ یا گرادے تو ہمپر جیسا کہ تو سمجھتا ہے ٹکڑا آسمان کا یعنی جیسے کہ کہتا ہی تو کہ ٹکڑا آسمان کا گریگا یا لاوے تو خدائے تعالیٰ کو اور فرشتون کو سامنے ہمارے اور وہ گواہی دیوین کہ تو نبی سچ ہے أَوْ يَكُونَ لَكَ بَيْتٌ مِنْ زُخْرُفٍ أَوْ تَرْقَىٰ فِي السَّمَاءِ وَلَنْ نُؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتَّىٰ تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتَابًا نَقْرَؤُهُ ط یا ہووے ایک گھر سونے کا تیرے رہنے کو یا چڑھ جاوے تو آسمان پر اور نہ مانین ہم تیرے آسمان پر چڑھنے کو جبتک کہ نہ لاوے تو ایک خط لکھا ہوا جو پڑھین ہم اُسکو اور اُسمین تیرا نبی ہونا سچ لکھا ہووے قُلْ سُبْحَانَ رَبِّي هَلْ كُنْتُ إِلَّا بَشَرًا رَسُولًا ۝ کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کافرون سے کہ پاک ہے خدائے تعالیٰ رب میرا اُن باتون سے جو اُسپر حکومت کرین یا اُسکا شریک کسی کو ٹھہراوین اور ہون مین ایک آدمی بھیجا ہوا جیسے اور نبی تھے اور اُنھون نے ویسے ہی معجزے دکھائے جیسے اُنکی قوم کے لائق تھے اور مناسب تھے وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَنْ يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدَىٰ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَبَعَثَ اللَّهُ بَشَرًا رَسُولًا ۝ اور منع نہ کیا مکے کے لوگون کو جو ایمان لاوین جس وقت آئی اُن کے پاس بات سچی یعنی قرآن مگر وہی کہ کہا اے کیا اُٹھایا یعنی بھیجا خدائے تعالیٰ نے آدمی کو رسول کرکے یعنی اس بات کے کہنے نے اُنکو مسلمان نہونے دیا جو کہتے ہین کہ خدائے تعالیٰ کے بھیجنے کے لائق آدمی نہین چاہیے تھا کہ فرشتے کو بھیجتا رسول کرکے سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے اپنے حبیب کو کہ قُلْ لَوْ كَانَ فِي الْأَرْضِ مَلَائِكَةٌ يَمْشُونَ مُطْمَئِنِّينَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ مَلَكًا رَسُولًا ۝ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اگر ہوتے زمین پر فرشتے اور چلتے پھرتے آرام کرتے ہوے جس طرح آدمی ہین تو البتہ بھیجتے ہم اُنپر آسمان سے فرشتے کو رسول کرکے اور اب تو زمین پر آدمی رہتے ہین اسواسطے آدمی کو رسول کرکے بھیجا جو بیڈر ہو کر حکم الٰہی کو سمجھین اور رسول سمجھا دے قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ط إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا ۝ اور کہہ کہ کفایت کرتا ہے خدائے تعالیٰ گواہ میرے اور تمھارے درمیان مین مقرر وہ خدائے تعالیٰ ہے اپنے بندون سے خبردار سب چیز سے دیکھنے والا سب کا مون کا وَمَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ط وَمَنْ

یُضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ اور جسکو راہ دکھاوے خدائے تعالیٰ پھر اُسنے راہ پائی اور جسکو بہکایا پھر نہ پاوے تو اُنکا کوئی دوست جو اُنکی مدد کرے سوائے خدائے تعالیٰ کے وَنَحْشُرُهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ عُمْیًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ؕ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِیْرًا ۝ اور ہم اُٹھاوینگے اُنکو دن قیامت کے اوندھے مُنہ اُنکو اندھے گونگے بہرے یعنی نہ خوشی کی بات سُنین گے نہ امن کی راہ دیکھین گے نہ کسی سے بات کہنے کے لائق ہونگے یعنی کوئی عذر نہوگا اُنھین اور جگہ اُنکے رہنے کی دوزخ ہوگی جب دھیمی ہوگی آگ دوزخ کی تب سُلگا دینگے ہم دوزخ کی آگ کو ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِیْدًا ۝ یہ عذاب اُنکا بدلہ اسواسطے ہے جو نہ مانا ہماری قدرت کی نشانیون کو اور کہا اسے کیا جب ہونگے ہم پرانی ہڈیان گلی ہوئی اے کیا ہم پھر جی اُٹھین گے نئے سرے سے پیدا ہوکر اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰٓی اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ اے کیا نہین دیکھتے اور نہین جانتے یہ کہ خدائے تعالیٰ وہ ہے جسنے پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو جو کیسے بڑے ہین اُنکو بغیر اسباب پیدا کیا وہی قدرت رکھتا ہے اوپر اُس کے جو پیدا کرے اُنکو دوبارہ جیسے کہ ہین اب یہ اُن کے موے کے پیچھے پھر وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَیْبَ فِیْهِ ؕ فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا ۝ اور مقرر کیا ہے اُنکے فنا ہونے کے واسطے ایک وقت جو نہین شک کچھ اُسوقت کے آنے مین یعنی موت یا قیامت پھر نہین مانتے بے انصاف مگر نہ ماننا یعنی کسی طرح سچی بات نہین مانتے کافر قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّیْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْیَةَ الْاِنْفَاقِ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ۝ اور کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر مالک ہوتم میرے رب کی مہربانی کے خزانون پر یعنی اگر تمام عالم کی روزی تمھارے اختیار ہو تو بھی تم البتہ بخیلی کرو اور نہ دو کسی کو اور جمع کرو ڈر مفلسی کے سے جو ہم دینگے لوگون کو تو ہمارے پاس کچھ نہ رہیگا اور ہے آدمی بخیل جمع کرنے والا مال کا ع ۱۱ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسٰی تِسْعَ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ اور بیشک دیے ہمنے موسیٰ علیہ السلام کو نو معجزے اور وہ عصا اور ید بیضا اور ٹڈی کا پیدا ہونا اور غائب ہونا اور مینڈک اور طوفان اور کافرون کو پانی لہو ہوجانا اور قحط اور پتھر سے پانی نکلنا اور من وسلوے کا آنا اور سوائے انکے اور بھی کہتے ہین فَسْـَٔلْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِذْ جَآءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰمُوْسٰی مَسْحُوْرًا ۝ پھر پوچھ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی اسرائیل کے عالمون سے کہ جب آیا موسیٰ علیہ السلام مصر کے لوگون مین تب کیا کچھ احوال گذرا پھر کہا موسیٰ علیہ السلام کو فرعون نے کہ میرے دھیان مین تو اے موسیٰ تجھے کسی نے جادو کیا ہے جو تیری عقل درست نہین جو ایسی باتین کہتا ہے جو کسی نے سنی نہین پھر قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَصَآئِرَ ۚ وَاِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ۝ کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو کہ تو مقرر اپنے دل مین جانتا ہو کہ نہین بھیجے یہ نو معجزے جو مین دکھاتا ہون مگر بھیجے ہین اُنکو پیدا کرنے والے آسمانون اور زمین کے نشانیان روشن یعنی تو جانتا ہے کہ یہ معجزے خدائے تعالیٰ ہی نے بھیجے ہین روشن صریحًا جو دلیل ہے میرے نبی ہونے پر اور مقرر مین جانتا ہون تجکو اے فرعون ہلاک ہونے والا یعنی حکم خدائے تعالےٰ کا نہین ماننا اس سبب مقرر ہلاک ہوگا فَاَرَادَ اَنْ یَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِیْعًا ۝ پھر چاہا فرعون نے وہ کہ نکالدے اور دور کرے موسیٰ علیہ السلام کو اور اُسکے ہمراہیون کو مصر کی زمین سے پھر ہمنے ڈبویا فرعون کو اور اُسکے ساتھ والون کو تمام یعنی لشکر سمیت فرعون کو دریاے نیل مین ڈبو دیا ہمنے اور جب وہ ڈوب چکے تب قُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اسْكُنُوا الْاَرْضَ اور کہا ہمنے فرعون کے ڈوبنے کے پیچھے بنی اسرائیل کو کہ تم رہو اور بسو مصر کے شہر مین جو وہ تمھین یہان سے نکالا چاہتے تھے فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِیْفًا ۝ پھر جب آویگا وعدہ قیامت کا لاوینگے ہم تم سب کو لپٹا ہوا اور ملا ہوا یعنی کافر اور مومن سب اکٹھے ہون گے وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ؕ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ۝ اور بہت اور درست نیچے بھیجا ہمنے قرآن کو اور بہت درست نیچے آیا قرآن اور نہین بھیجا ہمنے تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر یہ کہ خبر دینے والا ایمان لانے والون کو بہشت کی اور رحمت کی اور ڈرانے والا کافرون کو ہمیشہ کے عذاب سے وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰی مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِیْلًا ۝ اور جدا جدا بھیجا قرآن کو ہمنے یعنی ایک ایک آیت اور ایک ایک سورہ تو پڑھے تو آگے لوگون کے سمجھ مین آہستہ اور نیچے بھیجا ہمنے قرآن کو نیچے بھیجنا جس طرح مناسب اور لائق تھا قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا یُتْلٰی عَلَیْهِمْ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ۝ وَّیَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان مکے کے لوگون کو کہ اگر تم ایمان لاؤ یا نہ لاؤ قرآن پر اُسے کچھ نقصان نہین ہے مقرر جنکو عقل اور سمجھ ہے پہلے اسے جب قرآن کو پڑھتے ہین اُنکے آگے تو وہ قرآن کو سنکر گرتے ہین ٹھوڑیون

پر سجدے مین یعنی سجدہ کرنے کے وقت پہلے ٹھوڑی زمین سے نزدیک ہوتی ہے پھر وہ سجدہ کرتے ہین اور کہتے ہین کہ پاک ہی پروردگار ہمارا سب عیبون سے اور نقصان سے اور مقرر ہے وعدہ رب کا البتہ ہونے والا وَيَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ يَبْكُونَ وَيَزِيدُهُمْ خُشُوعًا اور گرتے ہین تھوڑیون پر سجدہ کرنے کو روتے ہوے اور زیادہ ہوتی ہے اُنکو عاجزی اور زاری یہ چوتھا سجدہ ہے قرآن شریف کے سجدون سے **کہتے ہین** کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سجدے مین یا اللہ یا رحمٰن کہتے تھے مشرکون نے سنکر کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمین تو دو خداؤن کے پوجنے کو منع کرتا ہی اور آپ دو خداؤن کو یاد کرتا ہی تب یہ آیت خدا ے تعالیٰ نے بھیجی کہ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ۭ أَيًّا مَّا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اللہ کہو یا رحمٰن کہو کوئی نام لیکر پکارو وہ دراصل ایک ہے پھر اللہ تعالیٰ کے ہین سب نام خاصے **کہتے ہین** کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب نمازون مین پکار کر پڑھتے تھے اورون کی نماز جب مکے کے اندر پکار کر پڑھتے تو مشرک تالیان اور سیٹیان بجاتے اسواسطے کہ تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز مین بھولین خدا ے تعالیٰ نے تب یہ آیت بھیجی وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا اور پکار کے مت پڑھ تو اپنی نماز کو اور بہت آہستہ بھی مت پڑھ اور ڈھونڈھ ان دونون کے بیچ مین راہ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا اور کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تمامی تعریف اول سے آخر تک خاص سے خاص اُس خدا ے تعالیٰ کو لائق ہے جسنے اولاد نہین اختیار کی اور نہین کوئی اُسکا ساجھی اور شریک اسکی بادشاہت مین اور نہین ہی کوئی دوست اُسکا ایسا جو غریبی اور لاچاری کے وقت اُسکے کام آوین آدمی یعنی خدا ے تعالیٰ کسی وقت کسی کا محتاج نہین ہوتا سب پر انعام اور بخشش سب طرح سے اُسکی ہی اور بڑائی کرا سکی سب بڑائیون سے بڑائی دیکر ع ۱۲ ۱۳

سُوْرَةُ الْكَهْف مَكِّيَّةٌ وَهِيَ　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○　مِائَةٌ وَعَشْرُ اٰيَاتٍ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ تمامی تعریف اچھی سے اچھی اور ساری بڑائی خاصی سے خاصی اول سے آخر تک خدا ے تعالیٰ ہی کو لائق ہے اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ جس خدا ے تعالیٰ نے بھیجی اپنے بندے پر کتاب یعنی قرآن بھیجا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو وہ خاص بندہ ہے اور وہ کیسا قرآن ہے وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۭ اور نہین اسمین کچھ ذرا کجی اور پھر قَيِّمًا بہت سیدھی راہ ہے خدا ے تعالیٰ کی اور مضبوط باتین اسواسطے بھیجا ہے یہ سورہ اپنے بندے پر ایک تو یہ کہ لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ تو ڈراوے بڑے عذاب سے جو وہ خدا ے تعالیٰ کے پاس ہے یعنی جتنا بڑا اور بہت خدا ے تعالیٰ کر سکتا ہے عذاب کوئی نہین کر سکتا اُسکے بغیر اور دوسرے یہ کہ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ۙ مَّاكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا اور خوشخبری دیوے مومن مسلمانون کو جو اچھے کام کرتے ہین یہ خوشخبری کہ اُس نیک کام کرنے کا بدلا بہت اچھا ہی یعنی بہشت اور نعمتین اُس بہشت کی بدلہ ہی جو رہینگے اُس بہشت مین کہ ہمیشہ ہی نہ نکلین گے اُسمین سے ہرگز اور تیسرے یہ کہ وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا اور ڈراوے اُن لوگون کو جو کہتے ہین کہ خدا ے تعالیٰ کی اولاد ہی یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت کے کافر اور مکے کے لوگ کہتے تھے مکے کے لوگ تو کہتے تھے جو فرشتے خدا کی بیٹیان ہین اور وہ حضرت عزیر کو اور حضرت عیسیٰ کو کہتے ہین کہ خدا کے بیٹے ہین تو یہ اس بات کفر کی سے مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ نہین ہے اُن کہنے والون کو اس بات کی خبر اور نہ اُنکے باپ اور دادا کو خبر تھی کہ خدا کی اولاد ہی كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ بہت بڑی بات ہی جو نکلتی ہی اُنکے مُنھون سے اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا نہین کہتے یہ بات مگر نرا جھوٹ یعنی مقرر جھوٹ ہی یہ بات خدا ے تعالیٰ کی ہرگز اولاد نہین ایسا بڑا بہتان ہی خدا ے تعالیٰ پر کہ اس بات سے

سورۃ کہف　حدیث ۱۰ — ابو سعید مین نے زبانی پڑھا جو شخص جمعہ کے دن سورۃ کہف پڑھے گا اللہ تعالیٰ اُسکے لئے ایک نور روشن کریگا جو آٹھ دن تک اُسکے ساتھ رہیگا اور قیامت کے دن اُسکے لئے بڑا نور ہوگا اور جو شخص ایک آیت یاد کریگا دجال کے فتنہ سے اُسکو امن ہوگا ۱۲ منہ

حدیث ۹ — ابو داؤد و ترمذی مین ابی درداء سے روایت ہی جو شخص سورۃ کہف کی اول دس آیتین یاد کریگا دجال کے فتنہ سے اُسکو امن ہوگا ۱۲ منہ

حدیث ۸ — ابو داؤد و ترمذی مین ابی درداء سے روایت ہی جو شخص سورۃ کہف کی اول دس آیتین یاد کریگا دجال کے فتنہ سے اُسکو امن ہوگا ۱۲ منہ

حدیث ۷ — ابو سعید خدری سے روایت ہی جو شخص جمعہ کے دن سورۃ کہف پڑھے گا اُسکے لئے ایک نور روشن کریگا جو آٹھ دن تک اُسکے ساتھ رہیگا اور قیامت کے دن اُسکے لئے بڑا نور ہوگا اور جو شخص ایک آیت یاد کریگا دجال کے فتنہ سے اُسکو امن ہوگا ۱۲ منہ

آسمان اور زمین چاہے کہ پھٹ جاوے کہتے ہین کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ بات کافرون سے سُنکر بہت غمگین ہوے خدائے تعالیٰ نے اپنے دوست کی تسلی کے واسطے یہ فرمایا کہ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ پھر شاید تو کیا کھینچے گا یا گھونٹے گا دم اپنے کو اُنکے پیچھے یعنی اُنکے واسطے اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا اگر نہ مانین گے کافر یہ بات جو تو کہتا ہے کیا تو اپنے تئین ہلاک کرے گا افسوس سے اور بچتا نے سے اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا بیشک ہمنے بنایا ہے اور پیدا کیا اور جو کچھ کہ زمین پر سونے اور روپے سے اور جواہرات سے اور اونٹ گھوڑے بیل ہاتھی سے اور پوشاک خوراک اور عمارت سے اور جو کچھ کہ زمین پر ہے ہمنے کیا ہے اور دیا ہے آرائش اور بناؤ لوگون کے تئین تو آزماوین ہم جو کون اُن لوگون سے اچھا کام کرتا ہے وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا اور مقرر ہم بنانے والے ہین اُن چیزون کو جو زمین پر ہین صاف میدان یعنی ایک دن ایسا کرینگے ہم جو زمین پر پہاڑ اور درخت اور عمارات اور دریا کچھ نہ ہوگا نشان **کہتے ہین** کہ یہودیون نے مکے کے کافرون کو سکھایا کہ تم تین باتین محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو ایک تو قصہ جوانون کا جو پہاڑ کی کھوہ مین چھپے تھے دوسرے قصہ موسیٰ اور خضر علیہما السلام کا تیسرے قصہ سکندر ذوالقرنین کا اگر وہ پیغمبر سچ ہوگا تو بتاوے گا خدائے تعالیٰ نے احوال اُن سب کا اپنے دوست محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا اے کیا جانتا ہے تو کہ پہاڑ کی کھوہ کے رہنے والے تھے ہماری قدرتون سے تعجب اور اچنبھا یعنی انکا وہان کا رہنا کچھ اچنبھا ہے ہماری قدرتون سے اور یہ دو قصے مشہور ہین ایک اصحاب کہف کا اور دوسرے اصحاب رقیم کا **کہتے ہین** کہ اصحاب رقیم تین شخص تھے اور رقیم نام پہاڑ کا اُنکے یا نام گانون کا ہے سو وہ تین آدمی جنگل مین چلے جاتے تھے یکایک مینھ برسنے لگا یہ تینون ایک پہاڑ کے غار مین جا بیٹھے جو نہین نہین اتفاقاً اُس پہاڑ کے اوپر سے ایک بڑا پتھر کئی ہزار من کا اُس غار کے منھ پر آرہا اُنکے نکلنے کا راستہ بند ہوا اُنھون نے اپنے کام نیک سے جو ساری عمر مین کیا تھا وسیلہ پکڑ کر خدائے تعالیٰ سے التجا اور عاجزی کی اور دعا مانگی خدائے تعالیٰ نے اپنے فضل سے وہ پتھر دہان سے سرکا دیا وہ تینون مسافر دہان سے چھوٹے اور روانہ ہوے اور **قصہ** اصحاب کہف کا یون کہتے ہین کہ ایک بادشاہ جو اُسکا نام دقیانوس تھا اُسنے کئی بت بنا کر اپنا خدا مقرر کیا تھا اور حکم کیا کہ سب اُنکو سجدہ کرین جو کوئی اُنھین سجدہ نہ کرتا تھا اُسے مار ڈالتا تھا ایک چھہ نوجوان اُمرا زادے خدائے تعالیٰ وحدہ لاشریک کو سمجھتے اور جانتے تھے اُس بادشاہ اور شہر کے لوگون سے چھپ رہے تھے اور خدائے تعالیٰ کی جناب مین منت و عاجزی سے التجا کرتے تھے کہ یارب ہمکو اس ظالم کے ستم سے بچا آخر کو لوگون نے معلوم کیا اور دقیانوس سے کہا کہ ایک چھہ نوجوان ہین وہ تیرے خداؤن کو نہین مانتے دقیانوس نے اُنکو بلا کر بہت ڈرایا اُنھون نے اُسکا کہنا نہ مانا اور اپنے دین پر مضبوط رہے دقیانوس نے اُنھین لوٹ لیا اور کہا کہ تم ابھی نوجوان ہو تمھین تین دن ڈھیل دی ہے تو تم آپس مین مصلحت کرو کہ میرا کہنا ماننے مین تمھارا بھلا ہے یا نہ ماننے مین اُنھون نے دقیانوس سے جدا ہو کر مصلحت کی کہ بہتر یہی ہے کہ جو یہان سے بھاگ جائین یہ مقرر کر کے اپنے اپنے گھر سے چھپون کچھ خرچ لیکر رات کو بھاگے فجر کو راہ مین ایک گنوار ملا وہ بھی اُنکے دین مین آکر اُنکے ساتھ ہوا اُس گنوار کا ایک کتا تھا وہ بھی اُنکے ساتھ ہوا اُنھون نے گنوار کو کہا کہ یہ کتا پکڑوا لیگا اُس کتے کو بہتیرا مارا وہ ہرگز نہ پھرا خدائے تعالیٰ کی قدرت سے اُس کتے کو زبان ایسی ہوئی کہ صاف بولا اور کہا کہ مجھ سے نہ ڈرو جو مین مسلمانون کو مانتا ہون اور چاہتا ہون جو تم سوگے تو مین تمھاری چوکی دونگا غرض وہ بھی ساتھ ہوا اُس گنوار نے کہا کہ مین جانتا ہون یہان پہاڑ مین ایک کھوہ اچھی ہے اگر تم تھکے ہو تو اُسمین چھپ کر دم لو یہ سب اُسمین گئے جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا جب جا بیٹھے وہ جوان پہاڑ کی کھوہ مین پھر کہا اُنھون نے اے پالنے والے ہمارے دے ہمکو اپنے پاس سے مہربانی یا امن یا روزی فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا پھر مارا ہمنے پردا اُنکے کانون پر اُس غار مین جو کچھ نہ سُنین یعنی سُلایا ہمنے اُن کو اُس کھوہ مین کئی برس گنتی کے ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَيُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا پھر اُنکو اُٹھایا ہمنے یعنی جگایا تو جانین ہم کہ ان دونون فرقون سے یعنی مسلمان اور کافرون سے یا اگلون اور پچھلون مین کسکو حساب یاد ہے جو کتنی مدت وہ اُس غار مین رہے حق تعالیٰ فرماتا ہے نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ ہم قصہ یعنی بیان کرتے ہین تیرے آگے سچا یعنی اُن لوگون کا احوال ہم درست اور سچ سُناتے ہین کہ اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى وَّرَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَآ اِذًا شَطَطًا مقررہ وہ جوان تھے جو دل سے ایمان لائے تھے اپنے رب پر اور رہنے اُنکو زیادہ راہ دکھائی سیدھی ایمان کی اور مضبوط کیا دل اُنکا ہمنے اور قوت دی ایمان پر اُن کو جب کھڑے

ہوے دقیانوس کے سامنے جب وہ بتوں کو سجدہ کرواتا تھا اُسوقت کہا اُن جوانون نے کہ رب ہمارا اور رہی ہے جو پیدا کرنے والا ہے آسمانون اور زمین کا ہرگز ہم نہین پوجنے کے سواے اُسکے اور کسی خدا کو اور اگر شاید کسی کو پوجین یا اُسکے سوا کسی کو خدا کہین تو مقرر اُسوقت جھوٹے اور گنہگار رہون ہم هٰٓؤُلَآءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ؕ لَوْلَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍ بَيِّنٍ ؕ ان لوگون نے جو یہ ہماری قوم ہین پکڑے ہین سوا اُس وحدہ لاشریک کے اور کئی خدا اے دقیانوس تیرے ڈرسے یا شیطان کے بہکانے سے یعنی اُن لوگون نے جو سوا اُس خدا کے اور خداؤن کو جو پوجنا اختیار کیا ہی اور اگر وہ خدا سچ ہین تو کیون پھر نہین لاتے ان خداؤن کے سچ ہونے پر کوئی مضبوط سند اور کھلی دلیل یعنی تمنے اپنی خوشی سے جنکو خدا مقرر کیا ہی اور اگر وہ سچ ہین تو کوئی اچھی سند اُنکے خداؤن کی بتلاؤ جو کسی طرح سے اُنکو خدا کہیے فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ پھر کون اُس سے زیادہ بڑا ظالم اور گنہگار ہے جو باندھے خداے تعالیٰ پر جھوٹ اور بہتان جب یہ باتین اُن جوانون نے دقیانوس کے سامنے کہین دقیانوس نے اُنکو تین دن کی ڈھیل دی جو یہ مذکور پہلے ہو چکا ہے پھر اللہ تعالیٰ اُن جوانون کو فرماتا ہے وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗٓا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا اور جب تم جدا ہوے اُن لوگون سے اور اُنکے خداؤن سے جنکو سوا اے خدا تعالیٰ کے پوجتے تھے پھر تم جا کر کھوہ مین رہو تو بچھاوے یعنی بناوے رب تمھارا تمھارے واسطے اور درست کرے اپنے فضل سے اور تیار اور موجود کرے واسطے تمھارے وہ کام جس سے تمھین فائدہ ہووے دین اور دنیا مین **کہتے ہین** کہ وہ چھون نوجوان اور ساتوان گنوار اور آٹھوان کتا سب یہ پہاڑ کے غار مین آکر بیٹھے اور آرام کیا خداے تعالیٰ نے اُن پر نیند بھیجی جو وہ سب سو رہے اور وہان دقیانوس نے تین دن کے پیچھے احوال اُنکا پوچھا لوگون نے کہا کہ وہ بھاگ گئے اُن کے باپون کو بلا کر کہا اپنے بیٹون کو پیدا کرو اُنھون نے کہا کہ ہمسے بھی کچھ نقد لیگئے ہین اور اس پہاڑ کی کھوہ مین چھپے ہین دقیانوس نے وہان جا کر دیکھا کہ وہ سوتے ہین تو کہا انھین سونے دو اور اس غار سے نکلنے کی راہ بند کر دو تو یہ ہمین مرین دقیانوس یہ کہکر اور تقید کر کے اپنے مکان مین گیا ایک نے دقیانوس کے نوکرون سے جو چھپا ہوا مسلمان تھا ایک سل پر اُنکا نام اور تاریخ کھود کر وہان مضبوط لگا دی تو کوئی یہان کبھی آوے تو اُنکا احوال معلوم کرے اور خداے تعالیٰ فرماتا ہے وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ؕ اگر تو دیکھے اے دیکھنے والے سورج کو نکلتے یعنی فجر کو تو مڑ جاتا ہی اُنکے گھر مین داہنی طرف اور جب سورج ڈوبنے لگتا ہی یعنی شام کو تو پھر جاتا ہے بائین طرف اُنکی کھوہ سے یعنی اُن پر دھوپ نہین آتی اور وہ اُس غار کشادہ اور چوڑے مین آرام سے ہین جو ہوا جاتی ہی ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ؕ یہ خبر ہا اُنکا اُس غار مین اس طرح رہنا خداے تعالیٰ کی قدرت سے یون ہے جسکو راہ دکھاوے خداے تعالیٰ وہی راہ پاوے اور جسکو راہ بہکا وے اور راہ بھلاوے پھر نہ پاوے تو اُسے کوئی دوست راہ دکھانے والا اور سمجھانے والا وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ ۚ وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۚ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ؕ اور سمجھے اور جانے تو اے دیکھنے والے اُنکو کہ جاگتے ہین اور وہ سوتے ہین یعنی وہ آنکھین کھلی سوتے ہین اور ہم اُنکو کروٹین داہنی اور بائین دلاتے ہین اور کتا بھی اُنکا ہاتھ پھیلائے ہوے کھوہ کے سرے پر سوتا ہے لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا اگر تو جانے اُنکا حال یا دیکھے تو اُنکو مقرر پھر آوے وہان سے تو بھاگا ہوا اور تیرا دل اُنکے ڈر سے بھر جاوے یعنی بہت ڈرے اُنکو دیکھکر **شان نزول** کہتے ہین کہ جب دقیانوس اُس کھوہ سے نکلنے کی راہ بند کروا کر گیا کتنی مدت پیچھے ہوا اُسکے پیچھے اور کئی بادشاہ اُس ملک مین ہوئے پھر ایک تندروس نام مسلمان خدا کو وحدہ لاشریک جاننے والا اُس ملک کا مالک ہوا اُسوقت مین بہت لوگون کو شبہ پڑا کہ قیامت کو مردے پھر کیونکر اُٹھینگے بہتیرا اُس تندروس بادشاہ نے سمجھایا ہرگز نہ سمجھے خداے تعالیٰ نے چاہا کہ منونہ مردون کے اُٹھانے کا دنیا مین دکھاوے وہ جوان جو پہاڑ کی کھوہ مین سوتے تھے اُنکو جگایا جیسے کہ فرماتا ہے اللہ تعالےٰ وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْ ؕ اور جسطرح سلایا تھا جگایا ہمنے اُن جوانون کو بہت برسون کے پیچھے جو نہ کپڑے اُن کے پھٹے اور نہ میلے ہوے تو پوچھنے لگے آپس مین وہ جوان ٹھکر قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ؕ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ کہا اُنمین سے ایک نے جو کتنا سوئے تم کہا اُنھون نے سوئے ہم ایک دن یا کچھ کم دن سے یعنی جسوقت وہ سوئے تھے فجر تھی اور جب اُٹھے نزدیک دوپہر پونہچی تھی سو وہ سمجھے کہ اگر کل ہم سوئے تھے تو ایک دن سوئے اور اگر آج ہی سوئے تھے تو دن سے بھی تھوڑا سوئے پھر جب اپنے ناخونون کو اور سر کے بالون کو دیکھا کہ بہت بڑھ گئے ہین تب حیران ہو کر قَالُوا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ؕ

ع ۲ ۱۴

کہا پالنے والا تمہارا خوب جانتا ہی جتنی دیر تم یہان رہے پھر یہ کہا کہ فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا ۝ پھر اُٹھے ایک تم مین سے یعنی جاوے اس چاندی کو لیکر اس شہر مین پھر وہان جاکر دیکھے تو کس کے پاس ستھرا کھانا ہے اُسمین سے لاوے تمہارے واسطے اور جو کوئی جاوے نرمی سے اور غریبی سے مول لیوے ایسا نہو کہ تمہاری خبر کرے کسی کو اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ فِيْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا ۝ بیشک شہر کے لوگ اگر خبر پاوین تمہاری تو مارے تمہرون کے یا پتھرون کے یا مار ڈالین گے یا تمھین پھرانے دین مین لیجاوینگے اور تم نہ چھوٹوگے اُنسے کبھی ہرگز کہتے ہین کہ ایک اُنمین سے جو عقلمند تھا وہ کچھ کھانے کے واسطے مول لینے چلا جب شہر کے دروازے کے اندر گیا تو دیکھا دوکانین وہان کی اور طرح سے ہوگئی ہین حیران ہوا آخر کو ایک نان بائی کی دوکان پر جاکر کچھ روپیہ سا جو اُس ملک مین ہوتا تھا اُسکو دیا تو روٹیان مول لیوے جب نان بائی نے دیکھا جو سکہ اُسپر دقیانوس کا ہے وہ سمجھا کہ اسنے کہین سے خزانہ پایا ہے اُس روپے کو ایک اور کو دکھایا اُسنے اور کو دکھایا اسی طرح ہوتے ہوتے کوتوال کو خبر ہوئی اُسے بلاکر پوچھا کہ یہ کہان سے لایا تو شاید تو نے خزانہ پایا ہے بتلا اور بہت ڈرایا وہ حیران ہوا اور کہا مین نے تو خزانہ نہین پایا کل ہم اپنے باپ کے گھر سے نکلے تھے اور آج بازار مین آئے ہین اُسکے باپ کا نام پوچھا جب اُسنے بتایا کوئی شخص اُسکو نہ جانتا تھا کہا کہ جھوٹا ہے اُسنے نہایت ڈرسے کہا کہ محکو دقیانوس کے روبرو لیچلو جو وہ ہمارے حال سے واقف ہے یہ بات سنکر لوگ ہنسنے لگے کہ دقیانوس کو تین سو برس سے زیادہ ہوے جو موا یہ ہمسے مزاح کرتا ہے اُسنے کہا کہ کیا تمنے مجھے دیوانہ بنایا ہی کل کی بات ہی جو اُس ہم بھاگ کر پہاڑ کی کھوہ مین چھپے تھے آج کچھ کھانے کو مول لینے آیا ہون قصہ کوتاہ آخر کو اُسی بادشاہ تندروس کے پاس لیگئے جب اُس بادشاہ نے یہ قصہ سُنا آپ اُسکے ساتھ اُس غار کی طرف گیا اور وہ سل کھدی ہوئی دیکھی اور سب احوال معلوم کیا اور اُن جوانون سے ملاقات کی جیسے کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيْهَا ۝ اور یون ہی معلوم کروایا ہمنے احوال اُن لوگون کو تو جانین کہ وعدہ خدا تعالیٰ کا سچا ہی اور قیامت کو سب مردون کو اُٹھنا مقرر ہی اسمین کچھ نہین ہرگز شک اور شبہہ اِذْ يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ جب جھگڑا اور مباحثہ کرتے تھے آپس مین دین کی بات مین بعضے کہتے تھے کہ قیامت کو روحین اُٹھین گی بغیر بدن کے اور بعضے کہتے تھے کہ بدن اور روح ملی ہوئی اُٹھینگے جس طرح دنیا مین ہین خدا تعالیٰ نے دکھلایا کہ تین سو اور نو برس جیسے انکو نیند سے اُٹھایا اور اتنی مدت مین کچھ اُنکے کپڑون کو اور بدن کو نقصان نہ ہوا کہتے ہین کہ اُن جوانون نے بادشاہ تندروس کو دعا کی بادشاہ اُنسے رخصت ہوکر اپنے مکان کو گیا پھر وہ جوان اُسی طرح اُسی غار مین سو رہے خدا تعالیٰ نے اُنکی جان قبض کی بادشاہ کے لوگون نے جب دیکھا تو فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ۝ پھر کہا کہ ایک بنا دین یہان مکان نشانی جو یہ جوان لوگون سے چھپے ہوے رہین اور جو کوئی آوے تو پہچانے کہ یہان وہ سوتے ہین رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ رب اُنکا خوب جانتا ہے اُنکے احوال کو کہتے ہین کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جی مین آیا کہ اُن جوانون کو دیکھین حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ یارسول اللہ تو اُنکو دنیا مین نہین دیکھنے کا پر تُو اصحابون مین سے چار شخصون کو بھیج تو اُنکو تیرے دین مین لاوین حضرت نے پوچھا کہ یا جبرئیل کیونکر بھیجون حضرت جبرئیل نے کہا کہ اپنے اوڑھنے کی چادر بچھاؤ اور اُسپر حضرت صدیق اور حضرت عمر کو اور حضرت علی کو اور حضرت ابوذر غفاری کو رضی اللہ عنہم اُس چادر کے چارون کونون پر بٹھاؤ اور باؤ کو خدا تعالیٰ نے تیرے حکم مین کیا ہی اُسباؤ کو کہہ کہ اس چادر کو اُس غار کے پاس لیجاوے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسی طرح کیا اور یہ اصحاب اُس کھوہ پر جا پونہچے اور پتھر اُس غار کے منہ پر سے سکا یا جب اندر روشنی ہوئی تو کتا بھونکا اور دوڑا جب اُنھون کی صورت دیکھی تو اُنکے پانون پر لوٹنے لگا اور سر سے اشارہ کیا بلانے کا جب یہ چارون اندر گئے تو کہا السلام علیکم حق تعالیٰ نے اُنکے بدن مین جان دی تو وہ اُٹھے اور سلام کا جواب دیا اصحابون نے کہا کہ آخر زمانے کے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیٹے عبداللہ کے نے تمکو سلام بھیجا ہی اُنھون نے کہا کہ میں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام اور صلوٰۃ پھر اُن اصحابون نے کہا دین اسلام مین آؤ اُنھون نے قبول کیا اور کلمہ شہادت اصحابون کے سکھانے سے پڑھا اور سیکھا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو درود اور سلام بھیجا اور پھر اسی طرح اپنے مکان مین سو رہے اب ایکبار اُٹھین گے اور جب حضرت امام مہدی پیدا ہون گے تب اُن سے ملاقات کرنے کو اُٹھین گے اور سلام علیک کرکے پھر سو رہین گے پھر قیامت کو اُٹھین گے رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ یعنی واللہ اعلم بالصواب یعنی اللہ خوب جانتا ہے ان باتون کو قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓى اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا ۝ کہا اُنھون نے جنکی بات سچ اور درست ہوئی یعنی جو لوگ کہ کہتے تھے کہ قیامت کو روحین بدن سمیت اُٹھینگی اُنھون نے کہا کہ ہم مقدر

بنا ویںگے ایک مسجد انکے پاس جو اُسمین نماز پڑھین سَيَقُولُونَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَيَقُولُونَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًۢا بِالْغَيْبِ ۚ وَيَقُولُونَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ ۬ۗ اب کہینگے یہودی کہ وہ جوان تین تھے چوتھا اُنکا کتا تھا اور بعضے کہینگے کہ وہ جوان پانچ تھے اور چھٹا اُن کا کتا تھا بہکتے ہین بن دیکھے یعنی اپنے گمان اور دل سے بنا کر کہتے ہین اور کچھ خبر نہین جیسے آنکھ بند کرکے پتھر یا تیر پھینکدیا یہ باتین کرتے ہین اور مسلمان کہتے ہین کہ وہ جوان سات ہین اور آٹھوان اُنکا کتا ہے کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ رب میرا خوب جانتا ہی گنتی اُنکی اور تم سب نہین جانتے پر تم مین سے تھوڑے لوگ جانتے ہین جنکو خدائے تعالیٰ نے سمجھ دی ہے کہتے ہین کہ نام اُن جوانون کا اس طرح ہی۔ یملیخا۔ مکسلمینا۔ مرنوش۔ برنوش۔ سازنوش۔ یسلینا۔ نام گنوار کا مرطوش۔ نام کتے کا قطمیر۔ اور سوائے اِن نامون کے اور بھی روایتین ہین اور اختلاف بہت ہی اور اِنکے ناموں کا اثر بھی پڑا ہے فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا ۪ وَّلَا تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا ۝ پھر جھگڑا اور مباحثہ مت کرتو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن جوانون کی باتون مین مگر ظاہر کی باتون مین مضائقہ نہین ہے اور مت پوچھ اُنکا احوال کسی ایک سے بھی یعنی کسی سے ہرگز مت پوچھ کہتے ہین کہ جب کافرون نے وہ تین سوال کیے تھے جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا مین اُنکا جواب کل دونگا اور انشاءاللہ تعالیٰ نہ کہا تھا اس سبب کئی دن پیغام خدائے تعالیٰ کا نہ آیا مکے کے لوگ طعنہ لگے دینے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت غمگین ہوے پھر حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَايْءٍ اِنِّيْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ۝ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۚ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ اور مت کہہ کسی چیز اور کسی کام کو کہ مین کرونگا کل کو مگر وہ کہ اگر چاہے خدائے تعالیٰ تو کرونگا یعنی مت کہہ کہ مین کرونگا اور اگر کہے تو یون کہہ کہ خدائے تعالیٰ چاہیگا تو کرونگا اور یاد کر پالنے والے اپنے کو جب بھول جاوے یعنی ہر دم خدا کی یاد کر وَقُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّهْدِيَنِ رَبِّيْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ۝ اور کہہ کہ شاید راہ دکھاوے مجکو میرا رب جو اُسکے پاس ہے ان جوانون کے قصے سے زیادہ راہ سیدھی اور وہ چیزین نبیون گذرے ہوؤن کی ہین وَلَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ۝ اور دیر کی اور رہے یعنی سوئے وہ جوان اپنے غار مین تین سو برس سے زیادہ نو برس کہتے ہین کہ اس برسون کی گنتی سُنکر کافرون نے کہا کہ ہم جانتے ہین اور قبول کیا کہ تین سو برس وہ غار مین رہے پھر یہ نو برس زیادہ کو نہین جانتے تو پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہوا اپنے حبیب کو کہ قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا ۚ لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ ۭ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا ۝ کہ خدائے تعالیٰ بہت اچھا جانتا ہی جتنی مدت اُن جوانون نے دیر کی یعنی سوئے رہے غار مین بیشک اُسے سب معلوم ہے جو چھپا ہوا ہی آسمانون اور زمین مین کیا خوب دیکھتا ہی سب کچھ جو آسمانون اور زمین مین ہے اور بہت اچھی سُنتا ہے سب کی بات آہستہ اور پکار کی اور کوئی نہین ہے آسمانون اور زمین کے رہنے والون کا خدائے تعالیٰ کے سوا کوئی دوست کام بنانے والا اور نہین شریک کرتا خدائے تعالیٰ اپنے حکم اور فرمان مین کسی ایک کو یعنی اُسنے مددگار اپنا کسی کو نہین کیا کسی چیز مین وَاتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ۭ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۠ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۝ اور پڑھ جو تجھپر بھیجا ہی قرآن رب تیرے نے پھرنے والی نہین اُسکی بات اور نہ پاویگا تو سوائے اُسکے کہین آرام اور پناہ کہتے ہین کہ کتنے ہین اچھے غریب مسلمان جیسے حضرت بلال اور عمار اور صہیب اور ایسے ہی رضی اللہ تعالےٰ عنہم ہمیشہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس رہتے تھے لیکن بہت مفلس تھے گدڑیان پہنے خستہ حال ظاہر مین رہتے تھے دولتمند کافرون نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر ان فقیرون کو اپنی مجلس سے نکال دے تو ہم آن کر تیرے پاس بیٹھا کرین خدائے تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ۚ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ اور آرام دے اپنے دل کو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے ساتھ جو یاد کرتے ہین اپنے رب کو صبح اور شام اور چاہتے ہین خوشی اُسکی اور تو مت پھیر آنکھین اپنی مہربانی کی اُن سے یعنی مہربانی اُنسے کم نہ کر تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ۝ اور چاہتا ہے تو آرائش اور بناؤ دنیا کے جینے کا یعنی ظاہر کے دولتمند کافرون کی محبت مت کر جو وہ چاہتے ہین خوبی اور بھلائی دنیا کے جینے کی اور اطاعت مت کر اُسکی جسکا دل بیخبر کیا ہمنے اپنی یاد سے اور وہ تابعداری کرتے ہین اپنے جی کی خوشی کی اور ہے کام اُسکا مٹ جانا اب وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۣ فَمَنْ شَاۗءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَاۗءَ فَلْيَكْفُرْ ۚ اور کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے کے لوگون کو کہ قرآن سچ اور بیشک پیغام تمھارے رب کا ہے پھر جسکا جی چاہے سچ جانے اور جسکا جی چاہے وہ جھوٹ جانے اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ۭ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَاۗءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ ۭ بِئْسَ

الشَّرَابُ ۭ وَسَاۗءَتْ مُرْتَفَقًا ۝ اور بہت تیار کی ہے ستم کرنے والوں کے واسطے آگ یعنی وہ لوگ جو خدا اور رسول کو نہیں مانتے اور قرآن کو جھوٹ جانتے ہیں اُنکے واسطے تیار کی ہے ایسی آگ جو گرد اُنکے ہوگی جیسے سراچہ کہ ہرگز اُسمیں سے نکل نہیں سکینگے اور جلا دینگے یا پکارینگے پیاس سے تو پلاوینگے اُنھیں پانی جیسے تیل کی گاد یا جیسے تانبا پگھلا ہوا جب ایسا پانی اُنکے منھ کے پاس لیجاوینگے تو جلے گا مُنھ گرمی سے بہت بُرا ہے وہ پانی اور بہت برا ہے وہ مکان رہنے کا آگ کے اندر اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ۝ بیشک جن لوگون نے سچ جانا قرآن اور رسول کو اور اچھے کام کیے ہیں ہرگز ہم نہیں کھوتے مزدوری اُسکی جسنے بھلا کام کیا ہے اُس بھلے کام کا بدلہ ہم دینگے اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـــِٕيْنَ فِيْهَا عَلَي الْاَرَاۗىِٕكِ ۭ نِعْمَ الثَّوَابُ ۭ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ۝ اُن لوگون کو جنھون نے پیغمبر اور قرآن کو سچ جانا اور اچھے کام کیے اُنکے واسطے باغ ہیں رہنے کو جن باغون کے بیٹھکون کے نیچے نہریں بہتی ہیں ایسی جگہ اُنکو بٹھاوینگے اور کنگن سونے کے جڑاؤ اُنکے ہاتھون میں پہناوینگے اور پہنینگے کپڑے پوشاکین سبز ریشمین باریک جیسے والا اور لاہی اور موٹا جیسے اطلس اور کمخاب تکیہ دیکر بیٹھینگے اُن باغون میں تختون اور چوکیون پر جیسے دولتمند بیٹھتے ہیں کیا اچھا بدلا اُنکو ہے بھلائی کرنے کا اور کیا اچھا مکان ہے وہ باغ آرام سے رہنے کو وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ اور کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنکے آگے کہاوت یا نقل دو شخصون کی جو وہ دونون بھائی تھے ایک مسلمان اور دوسرا کافر جو اُن دونون نے چار چار ہزار اشرفی باپ کے ورثہ سے پائی تھین مسلمان نے تو خدا تعالیٰ کی راہ مین چارون ہزار خرچ کین اور اُس دوسرے نے دو باغ انگورون کے اور کھجورون کے مول لیے جیسے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ۝ دیے ہمنے اُن دونون مین سے ایک کو دو باغ انگور کے اور گرد اُسکے کھجورین اور بیچ مین اُن کے کھیتی ہین یعنی اُن باغون مین میوہ بھی تھا اور اناج بھی ہوتا تھا كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْـــًٔا ۙ وَّفَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ۝ وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ وہ دونون باغ دیتے تھے میوہ اور اناج اور کچھ کمی نہ کرتے تھے میوہ اور غلہ دینے مین یعنی دونون فصلین ربیع اور خریف خوب ہوتی تھین اور ہمنے چلائی تھین اُن دونون باغون مین نہرین اور تھا وہ مالک باغون کا میوہ اور غلہ لینے کا کہتے ہین کہ وہ مسلمان جسنے اپنا مال خدا تعالیٰ کی راہ مین خرچ کیا تھا وہ مفلس ہوا اُس پاس کچھ نہ رہا تھا یہانتک کہ تھک کر کھانے کو بھی محتاج ہوا چاہا کہ یہ بھائی دولتمند کچھ مدد کرے اُس پاس آن کر اپنا حال کہا اُس دولتمند نے اُسے دیکھکر فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا ۝ پھر کہا اُس یار اپنے سے جو وہ بھائی مفلس تھا اور وہ اُس سے باتین اور تکرار کرتا تھا یہ کہا کہ میرا مال تجھسے بہت ہے اور مین عزت اور حرمت سے ہون اولاد اور خدمتگارون سے یعنی اُسنے کہا کہ میرا اور تیرا مال برابر تھا مین نے تو اُس مال سے یہ باغ اور جمعیت اور عزت اور نوکر پیدا کیے تو کیون ایسا محتاج اور خراب حال ہوا اِسنے جواب دیا کہ اے بھائی تونے اُس مال سے باغ دنیا کے مول لیے اور مین نے اس دولت سے بہشت اور حورین اور غلمان آخرت مین خریدے تو یہان صاحب حرمت ہوا مین وہان صاحب عزت ہونگا اُس کافر نے کہا اے احمق کوئی بھی نقد دولت وعدے پر دیتا ہے تونے اتنا مال اُدھار وعدے پر دیا اور آپ یہان حیران اور فقیر ہوا ایسی باتین کرتا ہوا اس مسلمان کو اپنے ساتھ لیکر اُن باغون کی طرف لیچلا وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ قَالَ مَآ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖٓ اَبَدًا ۝ وَّمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَاۗىِٕمَةً اور اپنے باغ کے اندر آیا اور اُسنے ستم کیا تھا اپنے اوپر شیخی اور بڑائی اپنی کرنے سے اور دنیا کی محبت سے اور اُس دولتمند نے کہا کہ میرے خیال مین نہین آتا کہ یہ میرے باغ صاف ہو جاوینگے کبھی یعنی یہ کبھی ویران نہین ہونے کے اسی طرح رہینگے ہمیشہ اور نہین میرے دھیان مین آتا کہ قیامت ہونے والی یا آنے والی ہو یعنی قیامت بھی کچھ جھوٹ سی ہے وَّلَىِٕنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّيْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ۝ اور اگر شاید جیسا کہ تو کہتا ہے مین بھی پھر جاؤن اپنے رب کے پاس یعنی اگر مر کر جیون مین اور خدا تعالیٰ کے روبرو حاضر ہون تو مقرر پاؤن مین اچھا اس باغ سے مکان پھر جگہ رہنے کی یعنی مین ایسا ہون کہ جیسے مجھے یہان دیا ہے اگر وہان جاؤنگا تو اُس سے بھی اچھا دین گے اُس مسلمان نے وہ سب سنکر یہ جواب دیا اور قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ۝ کہا اُس دولتمند کو اُسکے یار نے وہ جو بھائی تھا اور اُسکے ساتھ تکرار اور بحث کی باتین کرتا تھا یہ کہا کہ اے کیا تو کافر ہوا اور نہ ماننے والا ہوا یعنی تو جھوٹ جانتا ہے قیامت کو اور مر کر پھر اُٹھنے کو اور روبرو اُسکے

جانے کو جنسے پیدا کیا تجکو مٹی سے پھر ایک بوند پانی سے یعنی اصل آدمی کی خاک ہے پھر منی ہے جو باپ کی پیٹھ سے ماں کے پیٹ مین آتی ہے سو اصل تیرا تو وہ ہے پھر تجھے درست اور سابوت آدمی کیا پھر کیا کچھ اب اُس رب کے آگے شکل ہے مار کے جلانا دوبارا لٰکِنَّا هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ۝ پر مین تو کہتا ہون کہ وہی خدا ے تعالیٰ ہے پیدا کرنے والا اور پالنے والا میرا اور نہین ساجھی اور شریک کرتا مین اپنے رب کے ساتھ کسی کو ہرگز یعنی وہی اکیلا جو چاہتا ہے سو کرتا ہے اور کسی سے مدد نہین چاہتا اور تو نے بہت بُرا کیا جو وہ باتین کہین بلکہ تو نے وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۝ اور کیون نہ کہا تو نے جب اندر اپنے باغ کے آیا تو کہ اگر چاہیگا خدا ے تعالیٰ تو یہ باغ رہے گا اور وہ اگر چاہے تو نہ رہے یہ باغ اور یہ کیون نہ کہا کہ نہین ہے اختیار کسی کا سوا ے خدا ے تعالیٰ کے یعنی وہی چاہے سو کرے اُس بغیر کسی کو طاقت نہین جو کچھ کر سکے اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ۝ فَعَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ اور تو دیکھتا ہے مجھکو جو تھوڑا ہے تجھ سے مال اور اولاد شاید رب میرا دیوے مجھے باغ اچھا تیرے باغ سے وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ۝ اور بھیجے خدا ے تعالیٰ اُسپر یعنی تیرے باغ پر سبب ان باتون کے گرم لون یعنی باؤ بہت گرم آسمان سے جو ہو جاوے تیرا یہ باغ صاف میدان بن درخت اور سبزی کا یعنی ان باتون کے سبب ایسی ایک باؤ چلے جو سب اس باغ کے درخت اور کیاریان جل جاوین اَوْ يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا ۝ یا ہو جاوے پانی اُس باغ کا نیچے زمین کے غائب یعنی خشک اور سوکھ جاوے پھر ہرگز ڈھونڈھ نہ سکے تو یعنی اُس پانی کو کسی طرح پیدا نہ کر سکے کہتے ہین کہ خدا ے تعالیٰ نے اُس مسلمان کی بات سچ کی اور اُسکے باغ پر عذاب بھیجا وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَآ اَنْفَقَ فِيْهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ۝ اور گھیر لیا عذاب نے خدا ے تعالیٰ کے اُس باغ کا سارا میوہ اور جل گئے اور خاک ہوے سب درخت اُس باغ کے اور گر گئی ساری عمارت جو اُس باغ مین بنائی تھی پھر فجر کو وہ کافر مالک باغ کا جو آیا تو باغ کا ویسا حال ویران دیکھا تو لگا دونون ہاتھ دے دے مارنے اور ملنے اور پچتانے اور افسوس سے اُس مال پر جو باغ کی تیاری مین خرچ کیا تھا اور اُس باغ کی دیوارین گری ہوئی تھین اُسکی چھتون پر یعنی پہلے چھتین گرین پھر اُنپر دیوارین گرین اور کہتا تھا وہ مالک باغ کا ہی ہوتا مین جانتا تو نہ ساجھی اور شریک کرتا اپنے رب کے ساتھ کسی کو تو میرے باغ کا یہ حال نہ ہوتا اب فرماتا ہے اللہ تعالےٰ جب اُسکا ایسا حال ہوا تب وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ۝ اور نہ تھا کوئی فرقہ جو دار و دور کرتا اُس عذاب کو اُس سے اور اُسے اُس عذاب سے بچاتا سوا ے خدا ے تعالیٰ کے یعنی اگر خدا ے تعالےٰ چاہتا تو وہ عذاب سے بچتا اور نہین تو کوئی اُسے بچا نہ سکتا عذاب سے اور نہ تھا وہ مالک باغ کا جو اپنی مدد کرتا یعنی وہ آپ بھی ایسا نہ تھا جو اپنے سے عذاب دور کرتا یا خدا ے تعالیٰ سے بدلا لیتا هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ۝ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا ۝ وہان یعنی ایسی جگہ یاری دینا اور مدد کرنا خدا ے تعالےٰ ہی کا کام ہے سچ اور بیشک اُسمین کچھ خلاف نہین یعنی خدا ے تعالیٰ کے بغیر کسی سے ہرگز نہین ہو سکتا جو ایسی مصیبت کے وقت مدد کرے اور خدا ے تعالیٰ بہت اچھا بدلہ دینے والا ہے اور بہت اچھا آخر کام بنانے والا ہے اُنکا جو اُس سے ڈرتے ہین وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ۝ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ۝ اور کہہ اُنکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی کافرون کو مثل یہ کہاوت سُنا کہ جینا اس دنیا کا ایسا ہے جیسا کہ پانی جو بھیجا ہمنے اُس پانی کو آسمان کی طرف سے یعنی اوپر سے پھر ملا وہ پانی مٹی سے اُنکے ملنے سے گھاس اور سبزہ اُگا زمین پر اور وہ بڑا ہوا اونچا ہوا اور خوب ہوا اُس پانی کے ملنے سے اور اپنی حد کو پونچا پھر ایک دن وہ گھاس اور سبزہ زرد ہوا اور سوکھا اور ٹوٹا اور گرا زمین پر پھر اُڑا لے گئی اُسے باؤ زمین سے یعنی ایک وقت سبزہ تھا بہار تھی پھر ایک وقت ایسا سوکھکر اُڑ گیا جو اُسکا نشان بھی نہ ملا جو کوئی نہ جانے کہ یہان کچھ سبزہ تھا یا نہ تھا اور اللہ تعالیٰ پر سب کر سکتا ہے یعنی سبزہ اُگاتا ہے پھر اُسے سوکھا کر غائب کرتا ہے یہی مثال ہے دنیا کے جینے کی جو آدمیونکو پیدا کرتا ہے پھر ناپید کرتا ہے کہتے ہین کہ سردار مکے کے کافر دولت پر اور اولاد اپنی پر شیخی اور بڑائی کرتے تھے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طعنہ دیتے تھے کہ مفلس اور بے اولاد ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ۝ دولت دنیا کی اور اولاد خوبی اور بناؤ دنیا کے جینے کا ہے یعنی زر اور مال اور فرزند جو اُنسے دنیا مین آرایش اور خوبی ہے مرنے کے پیچھے کسی کام کے نہین اور کسی کو دنیا ہی مین جلد جاتی رہتی ہین دولت اور نیکیان اور بھلے کام ہمیشہ رہتے ہین جو اُنکو کچھ آفت نہین بہت اچھا ہے تیرے رب کے پاس بدلہ

نیکون کا اور بہت اچھی ہے امید اور توقع ہے ۱۲ وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْأَرْضَ بَارِزَةً وَحَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا ۱۳ اور ایک دن ہم چلاوین گے پہاڑون کو جڑ سے اکھاڑ کر باؤ پر یعنی ایسی باؤ چلیگی جو پہاڑ اڑینگے اور دیکھیگا تو اے دیکھنے والے زمین کو نکلی ہوئی پہاڑون کے نیچے سے اور کھلی ہوئی اور دیکھیگا تو سب کو جو مر گئے ہین اُٹھا ہوا یعنی سب مُردون کو اُٹھاوینگے اکٹھا حساب کے لینے کو پھر نہ چھوڑونگا اُنمین سے کسی کو یعنی جتنے آدمی پیدا ہوکر مرین گے وہ سب قیامت کو ایکبار اکٹھے اُٹھین گے کوئی ایک بھی باقی نہ رہیگا وَعُرِضُوا عَلَىٰ رَبِّكَ صَفًّا لَقَدْ جِئْتُمُونَا كَمَا خَلَقْنَاكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ بَلْ زَعَمْتُمْ أَلَّن نَّجْعَلَ لَكُم مَّوْعِدًا ۱۴ اور حاضر کیے جاوینگے واسطے حساب عذاب کے رب تیری کے آگے قطار باندھکر یعنی قیامت کو سب مُردے اُٹھکر خدائے تعالیٰ کے آگے قطار ہوکر حساب کے واسطے کھڑے ہونگے تب حق تعالیٰ فرماویگا کہ بیشک آئے تم ننگے اور اکیلے بغیر اولاد اور نوکرون کے اور بغیر یوشاک اور لباس کے جس طرح پیدا کیا تھا ہمنے تمکو پہلی بار دنیا مین ماؤن کے پیٹ سے ننگا اور اکیلا تم تو کہتے تھے اور سمجھتے تھے کہ ہم نہ کرینگے اور بنا وینگے تمھارے واسطے وقت حساب کا یا جگہ حساب کرنے کی یہ آیت اُن کافرون کے واسطے ہے جو کہتے ہین کہ قیامت نہوگی یعنی قیامت کے دن خدائے تعالیٰ اُن کافرون کو کہیگا کہ تم تو کہتے تھے دنیا مین کہ قیامت اور حساب دینے کا دن نہین ہونیکا اب یہ کیا ہے وَوُضِعَ الْكِتَابُ فَتَرَى الْمُجْرِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا فِيهِ اور رکھا جاویگا کاغذ حساب کا یعنی جو کچھ دنیا مین لوگون نے کام کیے ہین اُسکے حساب کا کاغذ رکھا جاویگا پھر دیکھیگا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گنہگارون کو ڈرتے اور کانپتے ہوے اُس اپنے عملون کے کاغذ دیکھنے سے جو بھوے ہوے گناہ سب اُسمین لکھے ہوے پاوین گے وَيَقُولُونَ يَا وَيْلَتَنَا مَالِ هَٰذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا ۚ وَوَجَدُوا مَا عَمِلُوا حَاضِرًا ۗ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا ۱۵ اور کہین گے اے ہاے خرابی ہماری یہ کیسا کاغذ حساب کا ہے جو نہین چھوڑتا گناہ چھوٹا اور نہ بڑا گناہ یعنی ذرہ ذرہ گناہ سب اُسمین لکھا ہوا اور سب کو گناہ ہے اور حساب کیا ہے اور پاوین گے جو کچھ دنیا مین کیا ہے موجود سامنے اپنے اور نہین کرتا ستم اور زبردستی اور ناانصافی رب تیرا کسی پر ہرگز یعنی جیسا کسی نے کچھ کام دنیا مین کیا ہے ویسا ہی اُسکا بدلا وہان پاویگا ہرگز بدلا دینے مین کمی اور زیادتی نہوگی وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ ۖ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ ۗ اور جب ہمنے کہا فرشتون کو جو سجدہ کرو آدم کو جو سب آدمیون کا باپ ہے سبھون نے سجدہ کیا پر ایک ابلیس نے یعنی شیطان نے سجدہ نہ کیا آدم کو جو تھا وہ شیطان دیوون سے یعنی دیو ہے اور باہر گیا اپنے رب کے حکم سے یعنی وہ شیطان دیو کی ذات مین تھا اس سبب نافرمانی کی خدائے تعالیٰ کی اور تم تو آدمی ہو أَفَتَتَّخِذُونَهُ وَذُرِّيَّتَهُ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِي وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ۚ بِئْسَ لِلظَّالِمِينَ بَدَلًا ۵۰ اے تم پکڑتے ہوے آدمی شیطان اور اُسکی اولاد کو دوست اور یار سواے میرے یعنی مجھے جو مین رب ہون تمھارا مجھے چھوڑکر اُسکے اور اُسکی اولاد کے دوست ہوتے ہو یعنی اُسکا کہنا مانتے ہو اور میرا کہنا نہین مانتے اور وہ شیطان اور اُسکی اولاد تمھارے دشمن سخت ہین بہت بُری سزا ہے کافرون کو جو خدائے تعالیٰ کا حکم نہین مانتے اور شیطان کا کہنا مانتے ہین عوض اور بدلہ یعنی خدائے تعالیٰ کے بدلے اُنکو دوست کرتے ہو یہ بہت بُرا ہے بدلہ مَا أَشْهَدْتُهُمْ خَلْقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَا خَلْقَ أَنفُسِهِمْ ۖ وَمَا كُنتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّينَ عَضُدًا ۵۱ روبرو اور سامنے شیطان کے اور اولاد اُسکی کے نہین بنایا مین نے آسمانون اور زمین کو تو شریک کام کے ہوتے بلکہ پہلے اُنکے پیدا ہونے سے آسمان اور زمین کو بنایا ہمنے اور نہ قوت پیدا کرنے اُنکے کی یہ بھی یعنی یہ اپنے پیدا ہونے کے وقت بھی نہ تھے کافر کہتے تھے کہ جن غیب کی خبر جانتے ہین سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُنھین کچھ خبر نہین پھر تم کس سبب اُنکو میرا شریک کرتے ہو اور شریک کہتے ہو اور نہین مین پکڑتا راہ بھلانے والون کو یار اور مددگار یعنی پیدا کرنے مین خلقت کے کسی کا محتاج نہین مین وَيَوْمَ يَقُولُ نَادُوا شُرَكَائِيَ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُم مَّوْبِقًا ۵۲ اور جس دن کہیگا خدائے تعالیٰ یا فرشتہ کہیگا خدائے تعالیٰ کے حکم سے اُنکو جو شریک کرتے تھے خدائے تعالیٰ کا کہ پکارو میرے شریکون کو جنکو تمنے اپنے دل سے سمجھ رکھا تھا میرا شریک یعنی بتون کو جو شریک خدائے تعالیٰ کا کہتے تھے اُنکو بلاؤ تو وہ تمھین عذاب سے چھڑاوین پھر وہ بلاوینگے اور پکارین گے اور جواب نہ دینگے اُنکو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم بنا وین گے مشرکون اور اُن کے خداؤن کے بیچ ایک جنگل میدان آگ سے بھرا ہوا وَرَأَى الْمُجْرِمُونَ النَّارَ فَظَنُّوا أَنَّهُم مُّوَاقِعُوهَا وَلَمْ يَجِدُوا عَنْهَا مَصْرِفًا ۵۳ اور دیکھین گے مشرک دوزخ کی آگ کو سامنے سے پھر جائین گے کہ اُنکو اُس مین پڑنا ہے اور نہ پاوین گے اُس آگ سے کوئی جگہ پھرنے کی یعنی وہ آگ مشرکون کو چارون طرف سے گھیر لیوے گی اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ لِلنَّاسِ مِن كُلِّ مَثَلٍ ۚ وَكَانَ الْإِنسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ۵۴ اور بیشک اچھی طرح کھول کر بیان کیا ہمنے اور سمجھایا ہمنے اس قرآن مین لوگون کو ہر طرح کی مثل اور کہاوت

سے اور پچھلے گذرے ہوؤن کے قصون سے اور آدمی بہت چیزون سے بڑا جھگڑا کرنے والا ہے وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰى وَيَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا اور نہین منع کیا کافرون کو جو ایمان لاوین جس وقت آیا راہ دکھانیوالا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا قرآن اور نہین منع کیا کافرون کو کہ توبہ کرین اپنے گناہون سے یعنی تقصیر معاف کراوین اپنے رب سے مگر اسواسطے ایمان نہین لاتے اور توبہ نہین کرتے جو آوے اوپر اُنکے رسم پہلون کی یا یہ کہ آوے عذاب اُنکے سامنے سے یعنی جبکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا کہ قرآن پر ایمان لاؤ اور توبہ کرو خدائے تعالیٰ کے آگے اپنے گناہون سے پر اُس عذاب سے جو پیر آنا مقرر تھا اسے بھی منع کیا توبہ کرنے اور ایمان لانے سے وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ اور نہ بھیجا ہمنے پیغمبرون کو مگر بھیجا خوشخبری دینے والا مسلمانون کو اور ڈرانے والا کافرون کو وَيُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَمَآ اُنْذِرُوْا هُزُوًا ۝ اور جھگڑتے ہین وہ لوگ جو نہین مانتے قرآن کو اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حجتین جھوٹی اور ناحق یعنی کافر ناحق اور جھوٹے جھگڑے کرتے ہین تو جھوٹا کرین اُس جھگڑنے سے اور حجتون سے سچی بات کو اور پکڑتے ہین یعنی جانتے ہین ہماری دلیلون اور آیتون کو اور اسکو جسے ڈراتے ہین یعنی پیغمبر کے معجزون کو اور قرآن کو سمجھتے ہین ہنسی اور مزاح وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ ۭ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰي قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا اور کوئی ہے ظالم اُس سے زیادہ جسکو سمجھاوین اور نصیحت کرین اُسکے رب کی باتون سے جو وہ قرآن ہے اور وہ اُن باتون سے مُنھ پھیرے اور نہ مانے اور بھول جاوے اپنے کام کیے ہوؤن کو یعنی کافر اپنے گناہون کو کر کے بھول گئے ہین اور نہین سمجھتے جو اُن کا بدلہ کیا ملیگا اور جو اُن کے آگے خدائے تعالیٰ کا فرمایا ہوا کہتے ہین تو منھ پھیر لیتے ہین اور نہین مانتے پھر بڑے ظالم یہی ہین بے شک ہمنے رکھا ہے اُن کے دل کے اوپر پردہ جو نہین سمجھتے اُس نصیحت کو اور اُنکے کانون مین ڈالا ہے بوجھ تو نہ سُنے سچی بات کو وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا ۝ اور اگر تو بلاوے اُنکو طرف سیدھی راہ کے جو وہ ایمان اور قرآن ہے پھر راہ نہ پاوین گے اسوقت ہرگز یعنی جبکہ تو اُن کو ایمان کی طرف بلاتا ہے یہ ہرگز نہین مانینگے یعنی خدائے تعالیٰ کو معلوم تھا کہ یہ کافر ہی مرین گے وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ۭ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ۭ بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْىِلًا اور رب تیرا بخشش کرنے والا ہے اور مہربانی کرنے والا ہے اسواسطے اُنکے عذاب دینے مین ڈھیل ہے اور نہین تو اگر پکڑے خدائے تعالیٰ کافرون کو اُن کامون سے جو کرتے ہین تو مقرر جلد اُنپر عذاب کرے دنیا مین لیکن اُنکے عذاب کے واسطے وعدے کا دن مقرر ہے جو اُس دن نہ پاوین گے کافر بغیر خدائے تعالیٰ کے کوئی جگہ بھاگنے کی جو وہ پناہ اور امن کی جگہ ہو وَتِلْكَ الْقُرٰٓى اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا ۝ اُن گانون کی بستیون کو اور اُنکے رہنے والون کو اُجاڑا اور نابود کیا ہمنے جن کا ذکر کیا ہمنے جب ظلم کیا تھا اُنھون نے یعنی اگلے کافرون پر بھی عذاب جلد نہ بھیجا تھا ہمنے پھر آخر کو وہ سب ہلاک کیے اور موے بُرے حال سے اور اُن کے مکان رہنے کے اُجڑے یہ کافر کیون نہین ڈرتے یہ باتین سُنکر اور ایمان کیون نہین لاتے کہتے ہین کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے ڈوبنے سے پیچھے ایک دن بنی اسرائیل کی مجلس مین بیٹھے تھے اور باتین نصیحت کی کرتے تھے اور سننے والے بہت خوش ہوتے تھے انکی باتین سُنکر ایک نے اُنمین سے سردار تھا کہا کہ اے موسیٰ کلیم اللہ کوئی ایسا بھی ہے اب دنیا مین جو تجھ سے زیادہ علم اور عقل رکھتا ہو اُنھون نے کہا مین نہین جانتا کہ ہے یا نہین اتنے مین حضرت جبرئیل آئے اور کہا کہ اے موسیٰ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس جگہ دو دریا ملے ہین وہان ایک میرا دوست ہے جو مین نے اپنا خاص علم اُسے دیا ہے تو جا اور اُس سے مل اور کچھ سیکھ حضرت موسیٰ نے وہان جانے کا ارادہ کیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ لَآ اَبْرَحُ حَتّٰٓى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا ۝ اور جب کہا موسیٰ علیہ السلام نے اپنے شاگرد سے جو وہ جوان تھا نام اُنکا حضرت یوشع تھا علیہ السلام کہ مین حکم آہی سے حضرت خضر کے ملنے کے واسطے جاتا ہون نہ پھرونگا وہان سے جبتک نہ پاؤنگا اُنھین اور پہونچون گا وہان جہان دو دریا ملے ہین جو اُس جگہ اُنکے ملنے کا پتہ اور وعدہ ہے اور بغیر اُنکے ملنے کے پھرنے کا نہین مین اگر گذر جائین گے چلتے چلتے بہت برس حضرت یوشع نے کہا کہ مین تمھارے ساتھ ہون تمھارا ساتھ نہ چھوڑونگا پھر اُنھون نے تیاری کی سفر کی اور کئی روٹیان اور مچھلی بھنی لیکر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہوے اور دونون ملکر چلے فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ۝ پھر جب پہونچے جہان ملے تھے دو دریا وہان

ع ۱۶

ایک پتھر تھا کنارے پر دریا کے اُسکے اوپر ساتھ دونون بیٹھے حضرت موسیٰ علیہ السلام ذرا وہان سوئے اور حضرت یوشع وضو کرنے لگے جو ایک بوند پانی کی اُس مچھلی پر گری وہ مچھلی جی اُٹھکر یعنی زندہ ہوکر دریا مین گئی حضرت یوشع یہ حال دیکھکر حیران ہوے اتنے مین حضرت موسیٰ علیہ السلام اُٹھے اور جلدی سے روانہ ہوے اور نہایت جلدی سے حضرت یوشع مچھلی کا ذکر کرنا حضرت موسیٰ سے بھول گئے اور مچھلی نے پکڑی تھی راہ اپنی دریا مین جیسے سرنگ یعنی وہ مچھلی جو جاتی تھی جدھر کو تو پانی اونچا ہوتا تھا اور نیچے زمین خشک ہوتی تھی یعنی راہ سرنگ سے بنتی جاتی تھی فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا۝ پھر آگے جا چکے جہان دو دریا ملے تھے تو کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے جوان سے یعنی حضرت یوشع کو کہ لاؤ ہمارے واسطے کل کی روٹیان یعنی وہ روٹیان جو کل رکھی تھین لاؤ جواب کھاوین کہ بھوک لگی ہے اور ذرا یہان بیٹھین اور پانی پیوین اور دم لیوین جو بیشک اس مسافری سے بہت محنت پائی ہمنے اور خوب تھکے ہین قَالَ اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ ۚ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا۝ کہا حضرت یوشع نے خبر ہے تھین اے موسیٰ جب بیٹھے تھے ہم اور تم اُس پتھر کے پاس بیشک مین بھول گیا کہنا تمسے وہ مچھلی کا احوال اور نہین بھلایا مجھے مگر شیطان نے یعنی مقرر شیطان ہی نے مجھے بھلایا جو کہون مین تمسے مچھلی کا احوال اور اُس مچھلی نے پکڑی راہ دریا مین تعجب کی جو جدھر کو جاتی تھی وہ مچھلی راہ دیتا تھا دریا اُسے اور زمین سوکھتی تھی قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۚ فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا۝ کہا حضرت موسیٰ نے کہ اُسی کی تو ہمین تلاش تھی جو حق تعالیٰ نے کہلا بھیجا تھا کہ وہ مچھلی راہ دکھانے والی ہوگی اُسکی جسکو مین ڈھونڈھتا ہون پھر پیچھے پھرے دونون اپنے پاؤن کے نشانون پر قدم دھرتے ہوے تو پہنچے اُس مکان مین جہان سے مچھلی گئی تھی وہ راہ دیکھی اچھی کھلی ہوئی چوڑی اور زمین سوکھی پھر اُسی راہ چلے اب اللہ تعالیٰ خبر دیتا ہے اپنے حبیب کو کہ فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا۝ پھر پایا موسیٰ اور یوشع علیہما السلام نے بندے پیارے کو ہمارے بندون سے یعنی وہ ہمارے بندون سے اچھا بندہ ہے جس کو دیا ہمنے اپنے گھر سے اور سکھایا اُسکو علم اپنے پاس سے اور دی ہمنے اُس کو عقل اور دانائی اور شعور اور سمجھ جو ویسی کسی کو نہین ہے یعنی بغیر اُستاد کے سکھائے اور پڑھائے علم اُسے اور عقل دی ہمنے کہتے ہین کہ جب یہ دونون حضرت موسیٰ اور حضرت یوشع حضرت خضر کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ چادر اوڑھے ہوے لیٹے ہین حضرت موسیٰ نے سلام علیک کی حضرت خضر نے منہ کھول کر سلام کا جواب دیا اور پوچھا کہ تو کون ہے اُنھون نے کہا کہ مین موسیٰ ہون مجھے حق تعالیٰ نے تیرے پاس بھیجا ہے تو مین تیرے ساتھ رہون اور کچھ سیکھون قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا۝ کہا حضرت خضر کو حضرت موسیٰ نے کہ اے خضر مین تیری تابعداری کرون اُس شرط پر جو تو سکھاوے مجھے وہ جو سکھایا ہے خدا تعالیٰ نے تجھے بڑا علم قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا۝ کہا حضرت خضر نے کہ بیشک تو نہ سیکھیگا میرے ساتھ رہکر صبر کرنا یعنی میرے ساتھ رہکر صبر نہ کر سکیگا حضرت موسیٰ نے کہا کیونکر صبر کرونگا حضرت خضر نے کہا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰي مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا۝ اور کیونکر صبر کر سکے تو اوپر اُس چیز کے جو تیری سمجھ مین نہ آوے اُسکی بھلائی اور بھید یعنی تو پیغمبر ہی تیرا حکم ظاہر پر ہی شاید مجھے ایسا کام ہووے جو ظاہر مین برا ہو اور درصل اُسمین بھلائی ہو قَالَ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا۝ کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر کو کہ جلد پاویگا تو مجھکو اگر خدا تعالیٰ چاہے تو صبر کرنے والا یعنی اگر خدا تعالیٰ چاہیگا تو مقرر مین صبر کرونگا اور نافرمانی تیری نہ کرونگا کسی کام مین یعنی جو تو کہے گا تیرا کہنا کرونگا قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْـَٔلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰٓى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا۝ کہا حضرت خضر نے کہ اے موسیٰ اگر تا بعداری کرے گا تو میری تو مت پوچھیو مجھ سے کسی چیز کو جبتک شروع کرون مین نئے سرے سے اُسکا بیان یعنی جبتک مین آپ سے نہ کہون نہ پوچھیو کسی بات کو حضرت موسیٰ نے قبول کیا فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰٓى اِذَا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا ۭ پھر چلے ساتھ ملکر تو پہنچے ایک دریا پر اور جب ناؤ پر چڑھے اور وہ ناؤ چلی حضرت خضر نے سب لوگون سے چھپکر اُس ناؤ مین چھید کیا یہ حضرت موسیٰ نے دیکھکر قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا ۚ لَقَدْ جِئْتَ شَيْـــًٔا اِمْرًا۝ کہا خضر کو ای تو نے والے ناؤ کے جو ڈبووے تو اُسکے لوگون کو بیشک لایا تو کچھ اچنبے کا کام یعنی اُنھون نے بھلائی کی اور تھین ناؤ مین بٹھایا اور تمنے اُس ناؤ کو لوگون سمیت ڈبونے کی فکر کی یہ کام تو اچھا نہین بلکہ بہت برا ہے قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا۝ کہا حضرت خضر نے کہ ای موسیٰ نہ کہا تھا مین نے کہ تو میرے ساتھ صبر نہ کر سکے گا جب یہ حضرت خضر نے کہا حضرت موسیٰ کو وہ بات یاد آئی تو قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ

ع ۹ ۱۱

وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا کہا مت پکڑ تو مجکو وہ جو بھولا مین اور مت پونہچا میرے کام سے سختی اور مشکل مجکو یعنی اس بات کو جانے دے مین نے بھول کر کہا فَانْطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا لَقِيَا غُلَامًا فَقَتَلَهُ پھر چلے ناؤ سے اُتر کر آگے تو پونہچے ایک گانؤن کے پاس وہان ملا ایک لڑکا یعنی گانؤن کے پاس ایک لڑکا لڑکون مین کھیلتا تھا اُسے حضرت خضرؑ نے وہان سے پیچھے ایک دیوار کے لیجا کر مار ڈالا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا تو اُن کو ایک حالت آئی اور وہ بات بھول گئے قَالَ أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا کہا اے خضرؑ مار ڈالا تو نے جان سے ستھرے پاکیزہ کو بغیر اُس کے جو اُسنے کسی کو مارا ہو یعنی ناحق تو نے اُسے مار ڈالا مقرر تو لایا بہت بُری چیز یعنی یہ کام تو تو نے بہت بُرا کیا

الجزء ۱۶

قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝

کہا حضرت خضر نے کہ اے موسیٰ نہ کہا تھا مین نے تجکو کہ بیشک تو میرے ساتھ صبر نہ کر سکے گا پھر حضرت موسیٰ کو وہ بات یاد آئی اور اپنے جی مین پچھتائے اور قَالَ إِن سَأَلْتُكَ عَن شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي ۖ قَدْ بَلَغْتَ مِن لَّدُنِّي عُذْرًا کہا کہ اگر اب پوچھون مین تجھ سے کسی چیز کو پیچھے اس تکرار کے تو پھر میرے ساتھ مت رہیو مقرر پونہچا چکا تو میرے پاس سے بہانا یا اُٹھنا یعنی تیسری بار اگر مین کچھ پوچھون تجھ سے تو تو میرا ساتھ چھوڑ دینا اور میری طرف سے تیرا حق ادا ہو چکا یعنی تو میرا حق ادا کر چکا فَانطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَن يُضَيِّفُوهُمَا پھر چلے یہانتک کہ جب پونہچے ایک گانؤن کے رہنے والون کے پاس اُنکا یہ دستور تھا کہ شام کے وقت سے گانؤن کا دروازہ بند کرتے تھے تو پھر کسی کے واسطے ہرگز نہ کھولتے تھے یہ شام کے بعد پونہچے اور کہا دروازہ کھولو کسی نے نہ کھولا پھر اُنھون نے کہا کہ اگر دروازہ نہین کھولتے تو ہم مسافر ہین کچھ ہمین کھانے کو دو جو ہم بھوکے ہین اُنھون نے نہ مانا جو اُنکی ضیافت کرتے یہ بھوکے رات کو باہر گانؤن کے رہے اور نزدیک اُس گانؤن کے فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَن يَنقَضَّ فَأَقَامَهُ ۖ پھر پائی ایک دیوار جو گرا چاہتی تھی یعنی گرنے کو تیار تھی پھر حضرت خضرؑ نے اُس دیوار کو کھڑا کیا یعنی اُسکی مرمت کی پتھرون اور مٹی سے اور مضبوط کیا اُس دیوار کو جب حضرت خضرؑ نے یہ کام کیا تب قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا کہا حضرت موسیٰ نے کہ اس گانؤن کے لوگون نے نہ ہمین جگہ دی رہنے کو نہ کچھ کھانے کو دیا تو نے اُنکی دیوار کیون بنائی اگر چاہتا تو مزدوری لیکر بناتا اور حضرت موسیٰ کے دھیان سے وہ بات جاتی رہی تھی حضرت خضرؑ نے وہ بات سنکر قَالَ هَٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ ۚ کہا اب یہ جدائی ہی تجھ مین اور مجھ مین یعنی تو نے کہا تھا کہ اگر تیسری بار کچھ کسی بات کو پوچھونگا تو ساتھ میرے مت رہیو سو اب تیسری بار ہے سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْطِع عَّلَيْهِ صَبْرًا پھر بتاؤنگا تجکو معنی اُن باتون کے جو نہ سکا تو اُنپر صبر کرنا یعنی وہ کام دیکھکر چپ نہ رہ سکا اور پوچھا اُنکا بھید سو وہ اب بتاتا ہون مین کہ پہلے جو وہ أَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِينَ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ ناؤ دو بھائی غریبون کی تھی جسکو توڑا تھا مین نے وہ دونون بھائی مزدوری کرتے تھے دریا مین اور پانچ آدمی اُن کے گھر مین بیمار تھے اور جو کچھ ناؤ کی مزدوری سے ہاتھ آتا تھا وہی اُن سب کا قوت ہے فَأَرَدتُّ أَنْ أَعِيبَهَا ۖ پھر چاہا مین نے حکم خدائے تعالیٰ سے جو اُس ناؤ کو عیب دار کرون تب اُسمین سورخ کیا اسواسطے کہ وَكَانَ وَرَاءَهُم مَّلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا تھا اُنکی راہ کے پیچھے ایک بادشاہ جو سب ناؤن کو پکڑتا تھا زبردستی ناحق بیگار مین اور اُس ناؤ کو ٹوٹی جان کر چھوڑ دین گے وہ بھائی اُسکو دونون جوڑ کر مزدوری کر کھاوینگے وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِينَا أَن يُرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَكُفْرًا ۝ اور وہ لڑکا جسے مار ڈالا تھا مین نے حکم آلہی سے بہتر تھے ماں باپ اُسکے مؤمن مسلمان اور ڈر پڑے ہم جانا ہمنے کہ وہ لڑکا اُن ہی یعنی ماں باپ اُنپون کو پونچا ویگا بدی اور ناشکری یعنی ایسا نہو جو ماں باپ اُسکے کمال محبت سے بیٹے کی برائی اور ناشکری مین پڑین فَأَرَدْنَا أَن يُبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكَاةً وَأَقْرَبَ رُحْمًا ۝ پھر چاہا ہمنے کہ بدلا دے اُس بیٹے کا اُنکو رب اُنکا اُس سے اچھا یعنی اللہ تعالیٰ اُس بیٹے کے بدلے اور فرزند اُنکو دیوے نیکبخت اور رحم دل کہتے ہین اُسکے ماں باپ کو خدائے تعالیٰ نے ایک بیٹی دی جسکی اولاد سے کئی پیغمبر پیدا ہوے وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنزٌ لَّهُمَا وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا اور وہ دیوار جسکو بنا کر مضبوط کیا تھا مین نے وہ ہے دو لڑکون کی جو اُس گانؤن مین رہتے ہین اور ہے اُس دیوار کے نیچے خزانہ اُن دونون کے واسطے اگر وہ دیوار گر پڑتی تو وہ خزانہ ظاہر ہوتا تو لوگ اور یا حاکم لیجاتا اور نہین ہاتھ لگتا اور ہے اُن دو لڑکون کا باپ نیکبخت فَأَرَادَ رَبُّكَ أَن يَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا

وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ ۚ پھر جا ہارب تیرے نے کہ جب وہ لڑکے جوان ہوویں تب نکالیں وہ خزانہ اپنا بخشش اور مہربانی ہے رب
تیرے سے وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي ۚ اور وہ کام نہیں کیے مین نے اپنے جی کی خوشی سے بلکہ خدائے تعالیٰ کے حکم سے وہ سب کیا مین نے ذٰلِكَ
تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِع عَّلَيْهِ صَبْرًا ۝ یہ ہے جو کہا مین نے بیان اور معنی اُن کامون کے جو سکا تو اوپر اُسکے صبر کرنا اور چپ رہنا یعنی جن باتونکو دیکھکر ع ۱۲
تو چپ نہ رہ سکا اُنکے معنی اور بھید یہ تھا جو کہا مین نے پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت خضرؑ سے جدا ہوے اب آگے **قصہ سکندر ذوالقرنین** کا
ہے کہ وَيَسْأَلُونَكَ عَن ذِي الْقَرْنَيْنِ ۖ قُلْ سَأَتْلُو عَلَيْكُم مِّنْهُ ذِكْرًا ۝ اور پوچھتے ہین تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احوال ذوالقرنین
کا جو وہ سکندر بادشاہ تھا اور اُسے **ذوالقرنین** اس واسطے کہتے ہین کہ وہ مالک تھا دو کنارے زمین کا یعنی جہان سے سورج نکلتا ہے اور جہان
سورج ڈوبتا ہے اور وہ سب جگہ پھرا کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن پوچھنے والون کو کہ ابھی کہتا ہون مین اُس کا احوال جو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے
إِنَّا مَكَّنَّا لَهُ فِي الْأَرْضِ وَآتَيْنَاهُ مِن كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ۝ بیشک ہمنے قدرت اور قوت دی اُسکو زمین مین اور دی ہمنے سب چیز اُس کو
اسباب ضروری جو چاہتا تھا لڑائی مین اور گڈھ اور قلعے کی فتح کو پیچھے کیا اسباب اور سرانجام کے یعنی باسازا اور سرانجام کیا حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ
الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَوَجَدَ عِندَهَا قَوْمًا ۗ پونہچا سورج کے ڈوبنے کی جگہ یعنی جہان سورج غائب ہوتا ہے وہان پونہچا جو پھر
اُس سے آگے زمین کی بستی نہین اُس جگہ پایا سورج کو صرگا یعنی روبرو آنکھون کے کہ سورج ڈوبتا ہے تالاب مین کہ اُسمین پانی کیچڑ کا ملا ہے یعنی بہت
گندلا ہے اور پایا سکندر ذوالقرنین نے وہان ایک قوم کو جو اُنھین ناسک کہتے ہین کہ اُنکی پوشاک کھال ہے حیوانون کی اور خوراک گوشت ہے
جانورون کا اور خدائے تعالیٰ فرماتا ہے قُلْنَا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِمَّا أَن تُعَذِّبَ وَإِمَّا أَن تَتَّخِذَ فِيهِمْ حُسْنًا ۝ کہا ہمنے اُسکو کہ اے ذوالقرنین یا تو عذاب
کریگا اُس قوم پر یعنی قتل کریگا یا لیگا تو اُسنے نیکی اور بھلائی کی قَالَ أَمَّا مَن ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهُ ثُمَّ يُرَدُّ إِلَىٰ رَبِّهِ فَيُعَذِّبُهُ عَذَابًا نُّكْرًا ۝ کہا
ذوالقرنین نے کہ اگر کوئی ستم کریگا یعنی کافر رہیگا اور ایمان نہ لاویگا یعنی میرا کہنا نہ مانیگا تو جلد عذاب کرونگا مین اُسپر یعنی قتل کرون گا دنیا مین پھر آخرت
مین پھریگا طرف اپنے رب کے پھر ہوگا عذاب اُسپر بہت بڑا جو دیسا کسی نے نہ کیا ہوگا وَأَمَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُ جَزَاءً الْحُسْنَىٰ ۖ وَ
سَنَقُولُ لَهُ مِنْ أَمْرِنَا يُسْرًا ۝ اور جو کوئی ایمان لاویگا یعنی میرا کہا مانیگا پھر اُسکو ہے بدلا دین و دنیا مین نیک اور اچھا اور جلد کہونگا اُسکو کام اپنا سہج
اور آسان یعنی اُسے کچھ مشکل کام نہ کہونگا اور آرام دونگا کہتے ہین کہ جب سکندر اُس قوم پر گیا وہ طاقت مقابلے کی نہ لا سکے اور تابعداری کی اور سکندر
اُنھین دین کی بات اور راہ خدا کی بتا کر وہان سے پھرا ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَبًا ۝ پھر پیچھے گیا اسباب اور سرانجام کے یعنی اسباب اور سرانجام کے سمیت وہان سے
چلا جنوب کی طرف اُس ملک کو بھی گیا اور وہان کے رہنے والون کو مسلمان کیا اور راہ خدائے تعالیٰ کی بتا کر وہان سے بھی پھرا اور آگے چلا حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ
مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلَىٰ قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَل لَّهُم مِّن دُونِهَا سِتْرًا ۝ تو پونہچا جگہ نکلنے سورج کے یعنی اُس مکان مین پونہچا جہان سے سورج
نکلتا ہے اور پایا سورج کو جو نکلتا ہے ہر فجر کو اوپر ایک قوم کے یعنی اُس ملک مین ایک قوم رہتی ہے جو نہین کیا ہمنے سوائے سورج کے اُنکی پوشاک اور پردہ
یعنی اُس طرف عمارت نہوتی تھی اور درخت بھی نہ تھا جو سایہ ہوتا اور کھیتی بھی نہ تھی وہان اُن لوگون نے بڑے بڑے گڑھے کھود رکھے تھے
جب سورج نکلتا تھا تب اُن گڑھون مین چھپکر بیٹھ رہتے تھے اور دریا سے مچھلیان نکال رکھتے تھے تو سورج کی گرمی سے پک رہتی تھین وہی اُنکی
خوراک تھی اُس قوم کو منسک کہتے ہین کَذَٰلِكَ ۖ دیسا کیا سلوک سکندر ذوالقرنین نے اُن سے کہ جیسا مغرب کے رہنے والون سے کیا تھا جب
وہان سے فراغت پائی تب شمال کی طرف گیا وہان کے رہنے والون کو بھی مسلمان کیا اور خدا کی راہ سیدھی بتائی اور گرد ساری زمین کے پھرا
اور بعضے کہتے ہین کہ دو بار ساری زمین کے ملکون مین پھرا اسواسطے اُسے ذوالقرنین کہتے ہین اب آگے خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَقَدْ أَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ
خُبْرًا ۝ اور بیشک گھیر لیا ہمنے جو اسباب اُسکے پاس تھا اُسکی خبر کو یعنی جو کچھ اسباب لڑائی کا اور سلطنت کا سکندر کے پاس تھا ہمین سب خبر ہے
ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَبًا ۝ پھر پیچھے گیا اسباب اور سرانجام کے یعنی باسازا اور اسباب لڑائی کے وہان سے اور طرف گیا حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِن دُونِهِمَا
قَوْمًا لَّا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ قَوْلًا ۝ تو پونہچا جب آخر زمین آبادی کے بیچ دو پہاڑ کے گھاٹیون کے جو اُس کے پرے یاجوج ماجوج رہتے ہین
جب سکندر ذوالقرنین اُس ملک مین پونہچا تو پایا ایک قوم کو عجب شکل کا جو نہ سمجھتے تھے اُنھون کی بات کو اور یہ اُنکی بات نہ سمجھتے تھے پھر دو بھاسے

کو بلایا یعنی جو شخص یہ دونون بولیان سمجھتا تھا اور بولتا تھا اُسے بلایا اور اُس دو بھاشے نے اُس ملک کے رہنے والون کے مطلب کو قانوا یٰذَا الْقَرْنَیْنِ اِنَّ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ کہا اُس قوم کی زبانی کہ اے ذوالقرنین بیشک قوم یاجوج اور ماجوج کی خرابی کرتے ہین اس ملک مین اور اسی پہاڑ کے نیچے رہتے ہین اور جسوقت اُس پہاڑ سے نکلکر ادھر آتے ہین جو پاتے ہین سب کھاتے اور لیجاتے ہین یہانتک کہ گھاس اور درخت بھی نہین چھوڑتے اور جتنے جانور ہین جنمین گاے بکری اونٹ جو ہاتھ اُنکے لگتا ہے لیجاتے ہین بلکہ آدمیون کو بھی پکڑ لیجاتے ہین کہتے ہین کہ وہ دو قوم ہین ایک یاجوج اور دوسرے ماجوج یہ قوم دونون یافث بیٹے نوح علیہ السلام کی اولاد ہین ہین اور بعضے کچھ اور بھی بات اُن کی اصل مین کہتے ہین اُنکی عجب شکل اور صورت بتلاتے ہین بعضے کچھ کہتے ہین بعضے کچھ بیان کرتے ہین کہ اُس قوم مین بعضون کا تو قد پاؤ گز کا ہے اور بعضون کا ایک سو بیس گز کا ہے یعنی بہت لنبا ہے تو اسقدر ہے اور بہت چھوٹا ہے تو اتنا اور بعضون کا اُنمین لنبان اور چکلان برابر ہے اور بعضے اُنمین ایسے ہین جو ایک کان کو بچھاتے ہین اور دوسرے کان کو اوڑھتے ہین رات کو اور سوتے ہین اور حیوانون کی طرح ماں اور بہن اور بیٹی اور جورو سب اُنکو برابر ہین سواے سونے اور کھانے کے کچھ کام نہین جانتے اور کوئی چیز ایسی دنیا مین نہین جو وہ اُسے کھاتے نہین یعنی سب کچھ کھاتے ہین یہانتک کہ گندگی بھی نہین چھوڑتے اور کہتے ہین کہ رنگ اُنکا سُرخ ہے اور بال زرد یعنی بھورے اور پیٹ بڑا اور پانون چھوٹے اور داڑھیان لمبی اور آنکھین نیلی اور دانت مُنھ سے نکلے ہوے غرضکہ اُس قوم نے کہا کہ یاجوج اور ماجوج ہمین حیران کرتے ہین اور اس شہر کو ویران کرتے ہین اُسکا علاج تم کرو تو فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ۝ پھر مقرر کرین گے تیرے واسطے اے سکندر اپنے مال مین سے خرچ یعنی ہم تجھے ملکر کچھ زر جمع کردین گے اگر تو ہمارے اور اُن کے بیچ بنا دیوے ایک دیوار مضبوط جو وہ ادھر نہ آسکین قَالَ مَا مَكَّنِّيْ فِيْهِ رَبِّيْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِيْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا کہا سکندر ذوالقرنین نے کہ وہ جو قدرت دی ہے میرے رب نے مجھے اُس کام مین وہ بہت اچھی ہے اُس سے جو تم مجھے دوگے یعنی جو تم دیا چاہتے ہو وہ چیز مجھے میرے رب نے اُس سے بہتر مجھے دی ہے کچھ تمسے لینے کی احتیاج نہین تم میری مدد کرو قوت سے اس کام مین یعنی بہت سے آدمی زور آور اور عقلمند اور اسباب اُس کام کا تیار کرنے کی تلاش کرو تو بنا دون مین تمھارے اور اُنکے بیچ ایک اوٹ یا دیوار مضبوط اور سخت پھر کہا سکندر ذوالقرنین نے کہ آتُوْنِيْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ حَتّٰٓى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ لاؤ میرے واسطے تختے لوہے کے یعنی اینٹین لوہے کی بناؤ کہتے ہین کہ کئی ہزار آدمیون کو واسطے بنانے لوہے کی اینٹون کے مقرر کیا اور کئی ہزار آدمیون کو واسطے کھودنے کے بیچ دونون پہاڑ کے حکم کیا تو پانی تک کھودین اور تفاوت بیچ اُن دونون پہاڑ کے چار ہزار قدم کا تھا اور پانچ اوپر ساٹھ گز چکلی بنیاد کھودی اور نیچے پانی تک پہلے تو بڑے بڑے پتھر برابر بچھائے اور اُن پتھرون پر سے اینٹین لوہے کی رکھنی شروع کین جب تک کہ زمین کے برابر آئین پھر کہا کہ لکڑیان بہت سی لاکر اُن اینٹون کو چھپا دیا اور ایک طرف ہزارون آدمیون نے تانبا لاکر جمع کیا تھا اور فرمایا سکندر نے قَالَ انْفُخُوْا حَتّٰٓى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا پھر کہا کہ ان لکڑیون کو آگ دے کر پھونکو اور دھونکو یہانتک کہ وہ سب اینٹین اور وہ تانبا آگ ہوا پھر قَالَ اٰتُوْنِيْٓ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ۝ کہا سکندر نے کہ لاؤ میرے واسطے اور لاکر ڈالون اُنٹون لعل آگ پر وہ تانبا پگھلا ہوا پانی سا تو وہ ایک ٹکڑا سب ہوگیا اسی طرح وہ دیوار بنائی اونچی زمین سے ایک سو پچاس گز اور چکلی پانچ اوپر ساٹھ گز ہے تو فَمَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ۝ پھر یاجوج اور ماجوج اُس دیوار پر نہ چڑھ سکین اور نہ اُسکو کھود سکین جب دیوار اس طرح تیار ہو چکی تو پھر قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ ۚ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا ۝ کہا سکندر ذوالقرنین نے یہ اس دیوار کا تیار ہونا بخشش اور مہربانی خدا ے تعالے کی سے ہے یعنی اگر فضل رب کا مجھپر نہوتا تو مجھسے ایسی دیوار بن نہ سکتی پھر جب آویگا وقت وعدے کا میرے رب کا یعنی نزدیک قیامت کے اُس دیوار کو گرا کر یاجوج اور ماجوج آدینگے اور ہے بیشک یہی وعدہ میرے رب کا سچ اور درست ہونے والا یعنی یاجوج اور ماجوج کا وہان سے آنا نشانی قیامت کی ہے سو وہ مقرر ہوگی پھر اللہ تعالی فرماتا ہے وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ۝ اور چھوڑینگے ہم اُس دن جو ایک ایک ڈھکیلتا ہوا چلا آویگا گھبرائے ہوے یعنی قیامت کے دن لوگ نہایت ڈر سے ایک پر ایک گریگا اور پھنکے جاوین گے اُسدن قرنا ے یا نرسنگا یا ترئی واسطے اُٹھنے مردون کے پھر ایک جگہ سب کو کرینگا مین اکٹھا واسطے حساب لینے کے اور نیکی بدی کا بدلا دینے کے وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ

عَرَضًا ۝ اور دکھاوینگے ہم اُسدن دوزخ کافرون کو صریحًا سامنے کھلا ہوا نظر آویگا اُنکو الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا ۝ جو کافر تھے کہ آنکھین اُنکی ڈھنکی ہوئی تھین پردون مین میری خدائی کی نشانیون کے دیکھنے سے یعنی دنیا مین میری نشانیون کو نہ دیکھتے تھے جس نشانیون سے مجکو پہچانین اور ہین وہ کافر ایسے جو نہین سن سکتے میری بات کو یعنی قرآن کو نہین سن سکتے اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَآءَ ۝ اے کیا سمجھتے ہین کافر جو پکڑینگے قیامت کے دن میرے بندون کو سوائے میرے دوست یا یعنی یہ کافر جو مجھے چھوڑکر حضرت عیسیٰ اور عزیر کو خدا کہتے ہین اسواسطے کہ سمجھتے ہین کہ قیامت مین ہمین وہ عذاب خدا کے سے چھڑاوینگے یہ غلط سمجھتے ہین وہ ہرگز نہین چھڑا سکین گے اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ۝ بیشک ہمنے تیار کی ہے دوزخ کافرون کے واسطے پہلے مہمانی قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ۝ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا کہوا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہے کے رہنے والون کو اے خبر دون تمکو اور بتاؤن تمکو وہ لوگ جو بہت نقصان ہی اُنکا اُنکے کامون مین جن لوگون کی جاتی رہی تلاش اور محنت اور نیکی یعنی جنھون نے نیک کام کیے تھے دنیا مین جیسے مسافرون کو مہمان رکھنا بھوکون کو ننگون کو پہنانا یہ سب نیکیان جاتی رہین گی اُنکو بتاؤن مین وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ۝ اور وہ لوگ سمجھتے ہین کہ ہم نیک اور اچھے کام کرتے ہین اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ۝ وہ لوگ یہ ہین کہ جنھون نے نہ مانا اپنے رب کی باتون کو یعنی قرآن کو اور اُسکے ملنے کو جھوٹ جانا یعنی قیامت کو جو خدا ے تعالیٰ کا دیدار ہوگا یعنی جنھون نے قیامت کا ہونا اور قرآن کو سچ نہ جانا اُنکے سب نیک کام جو دنیا مین کیے تھے خراب ہونگے اُنکا بدلہ کچھ نہ ملیگا پھر نہ کھڑی کرینگے اُنکی نیکیان تولنے کے واسطے ترازو جو وہ نیکیان گنتی مین نہین آئین اور خراب ہوے تھے قرآن اور قیامت کے نہ ماننے کے سبب ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا ۝ یہ ہین وہ لوگ جو بدلہ اُنکا دوزخ ہے سبب اُسکے جو ایمان نہ لائے قرآن اور رسول پر اور پکڑا باتون ہماری کو یعنی قرآن کو اور پیغمبر کو مزاح اور ٹھٹھا سمجھے اُسکا بدلہ دوزخ ملیگا اور اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۝ بیشک جنھون نے سچ جانا قرآن اور پیغمبر کو اور کیے کام اچھے ہین اُن لوگون کو باغ جو فردوس نام اُسکا ہے ملیگا پہلی ضیافت خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ۝ ہمیشہ رہین گے مومن اُس باغ فردوس مین نہ ڈھونڈھینگے فردوس کے بدلے کوئی اور مکان یعنی تمام اسباب عیش کا وہان میسر اور موجود ہوگا کسی چیز کی احتیاج اور ضرورت نہوگی جو وہان نہوگا یعنی سب کچھ ہوگا کسی طرح سے تکلیف اور دکھ اور بے آرامی نہوگی قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ۝ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہہ اگر ہووے سمندر کی سیاہی واسطے لکھنے میرے رب کی باتون کے یعنے اگر کوئی چاہے پروردگار کی قدرت کا بیان لکھنے کو سمندر کی سیاہی بناوے تو مقرر سارے سمندر کی سیاہی خرچ ہوجاوے پہلے اُس سے جو وہ بیان تمام ہووے اگر اُس سمندر کے ساتھ ایک اور سمندر ویسا ہی ملاکر سیاہی بناوے تب بھی اُسکی قدرت کا بیان نہ لکھ سکے یعنی اُسکی قدرت کا بیان بے انتہا ہی ہرگز کسی کی سمجھ مین اور خیال مین نہین سما سکتا قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوائے اسکے نہین یعنی مقرر مین آدمی ہون تم جیسا پر آتا ہے پیغام خدا ے تعالیٰ کا میرے پاس کہ مقرر اور بیشک خدا ے تعالیٰ ہمارا ایک خدا ہی تم سب کا فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا پھر جو کوئی امید رکھے ملنے کی اپنے رب سے تو چاہیے کہ کرے کام نیک اور بھلے یعنی جو کوئی چاہے کہ خدا کا دیدار نصیب ہو تو جو کچھ خدا ے تعالیٰ نے فرمایا ہے قرآن مین اور پیغمبر اُس کا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتا ہے وہی کرے اُسکے بدلے کچھ اور نہ کرے وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ۝ اور ساجھی اور شریک نہ کرے بندگی مین اپنے پالنے والے کی کسی کو ہرگز یعنی جسوقت خدا ے تعالیٰ کی بندگی کرنے لگے اُسوقت کسی چیز کا دھیان اور خیال دل مین نہ لاوے ہرگز کبھی

سورۃ مریم مکیۃ وھی | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ | ثمانی رکوعا وستون ایۃ

كٓهٰيٰعٓصٓ ۝ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ۝ یہ سورہ ذکر ہے تیرے رب کی مہربانی کا جو اپنے بندے زکریا کے اوپر کی تھی اور حضرت زکریا پیغمبر تھے حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کی اولاد سے اور سردار تھے بیت المقدس کے یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہی اپنے دوست محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ قصہ زکریا کا اپنی امت کے آگے بیان کر کہ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ۝ جب پکارا زکریا علیہ السلام نے اپنے رب کو یعنی آہستہ سے دعا

مانگی اور مناجات کی اکیلے خلوت مین یعنی خدائے تعالیٰ کی جناب مین عاجزی سے التجا کی چپکے سے یہ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَیْبًا ۔ کہا زکریا علیہ السلام نے کہ اے رب میرے بیشک سست اور ڈھیلی اور نکمی ہوئین ہڈیان میری اور بڑھاپے کی سفیدی سے چمکنے لگا سر میرا یعنی بہت سفید ہوا سر اور مین بہت بوڑھا اور سست ہوا جو ایک مکم سو برس کی عمر تھی وَلَمْ اَکُنْ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِیًّا ۔ اور نہین رہا مین دعا مانگ کر تجھ سے اے رب میرے ناامید اور بے نصیب کبھی یعنی جب مین نے دعا مانگی ہے تو نے اپنے فضل سے قبول کی ہے وَاِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَآءِیْ اور بیشک مین ڈرتا ہون اپنے کنبے کے لوگون سے یعنی چچی تائی کی اولاد سے کہ پیچھے میرے مرنے کے میری امت سے کیا سلوک کرین اور دین پر مضبوط رہین یا نہ رہین وَکَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا اور ہے بی بی میری بانجھ اور بوڑھی کہتے ہین دو کم سو برس کی عمر تھی فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا ۔ پھر بخش میرے مین اپنے پاس سے ایک بیٹا جو میرے مرنے کے پیچھے دین کے کام اچھی طرح کرے یَّرِثُنِیْ وَیَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ ۔ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِیًّا ۔ وارث ہو لیوے میری امامت اور سرداری کا اور وارث ہو لیوے حضرت یعقوب کی اولاد کا علم اور دانائی مین اور اسکو ایسا کر اے رب میرے جو تو اس سے راضی ہو یعنی اسے نیکبخت کر حضرت زکریا نے یہ دعا مانگ کر سر کو سجدے مین رکھا اور عاجزی شروع کی خدائے تعالیٰ نے انکی دعا قبول کی اور غیب سے آواز حضرت زکریا کے کان مین آئی یہ کہ یٰزَکَرِیَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ِاسْمُهٗ یَحْیٰی لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا ۔ اے زکریا بیشک ہمنے خوشخبری دی تجکو ایک بیٹے کی جو اسکا نام ہے یحییٰ جو نہین کیا ہمنے اس سے پہلے کوئی اسکا ہمنام یعنی اس نام کا آج تک کوئی پیدا نہین ہوا جب حضرت زکریا نے یہ آواز غیب سے سنی تو خوش ہوے اور پھر جناب الٰہی مین یون عرض کی اور قَالَ رَبِّ اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّکَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْکِبَرِ عِتِیًّا ۔ کہا اے رب میرے کیونکر مجھے بیٹا پیدا ہوگا اور ہے بی بی میری بانجھ اور بوڑھی اور مقرر پہنچا مین بہت بڑھاپے سے خرابی اور سستی کو یعنی میرا تو بڑھاپے سے برا حال ہے اور عورت ہے میری بانجھ اور بوڑھی ہمین جوان کر کے فرزند دیوگے یا ایسے ہی بڑھاپے مین اولاد بخشے گا پھر اور آواز غیب سے آئی کہ قَالَ کَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَیَّ هَیِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَیْـًٔا ۔ کہا اسی طرح ہوگا کہا رب تیرے نے کہ یہ مجھے آسان ہے یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے آگے کوئی چیز مشکل نہین ہے اور دھیان کر کہ بیشک پیدا کیا تجکو مین نے پہلے اس سے اور نہ تھا تو کچھ چیز حضرت زکریا نے جب یہ سنا تب جانا کہ میرے بیٹا تو مقرر ہوگا پر کیا جانے کب ہوگا اسواسطے پھر جناب الٰہی مین عرض کی یون اور قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّیْٓ اٰیَةً ۔ کہا اے رب میرے بنا میرے واسطے ایک نشانی یعنی کچھ پتا بتا جس سے جانون مین کہ کب بیٹا ہوگا قَالَ اٰیَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَیَالٍ سَوِیًّا ۔ کہا اسے غیب کی آواز نے کہ نشانی فرزند ہونے کی تجکو وہ ہے کہ تو بول نہ سکے گا لوگون سے یعنی بات نہ کر سکے گا تین رات اور دن بغیر بیماری کے یعنی تو تندرست رہیگا اور بات نہ کر سکے گا پھر قدرت خدائے تعالیٰ کی سے ایک رات انکی بی بی امید سے ہوئین اور فجر کو فَخَرَجَ عَلٰی قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰٓی اِلَیْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِیًّا ۔ باہر آئے اپنے لوگون مین عبادت کرنے کی جگہ سے پھر اشارت سے کہا اُن لوگون کو جو خدائے تعالیٰ کی یاد کرین صبح اور شام یعنی زبان بھول گئی تھی اور بول نہ سکے تو اشارت سے بات کی تین رات دن تک ایسا ہی حال رہا پھر اچھے ہوے جیسے تھے پھر جب حمل کے دن پورے ہوے تب حضرت یحییٰ پیدا ہوے اور چھوٹی ہی عمر مین فقیرون کی پوشاک پہنی اور خدائے تعالیٰ کی بندگی مین رات دن مشغول ہوے یہانتک کہ انکو غیب سے آواز یون آئی کہ یٰیَحْیٰی خُذِ الْکِتٰبَ بِقُوَّةٍ ۔ اے یحییٰ پکڑ کتاب توریت کو مضبوط یعنی اسمین جو حکم ہین اُن سب کو اچھی طرح بجالا اور فرماتا ہے خدائے تعالیٰ کہ وَاٰتَیْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِیًّا ۔ وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ۚ وَكَانَ تَقِیًّا ۔ اور دی ہمنے یحییٰ کو حکمت یعنی عقل اور دانائی بچپن مین اور مہربانی دی اپنے پاس سے اور پاکیزگی اور ستھرائی دی اور تھا حضرت یحییٰ علیہ السلام ڈرنے والا اور گناہون سے بچنے والا کہتے ہین کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام سات برس کے تھے جو انھین محلے کے لڑکون نے آن کر کہا کہ آؤ کھیلین حضرت یحییٰ نے کہا کہ ہمین خدائے تعالیٰ نے کھیلنے کو نہین پیدا کیا وَبَرًّۢا بِوَالِدَیْهِ وَلَمْ یَكُنْ جَبَّارًا عَصِیًّا ۔ اور نیکی کرنے والا تھا ماں باپ سے اور تابعداری کرتا تھا ماں باپ کی اور نہ تھا غرور کرنے والا اور کہنا نہ ماننے والا نہ تھا اور نہ گنہگار تھا وَسَلٰمٌ عَلَیْهِ یَوْمَ وُلِدَ وَیَوْمَ یَمُوْتُ وَیَوْمَ یُبْعَثُ حَیًّا ۔ اور اُسپر سلام ہے خدائے تعالیٰ کا جسدن وہ پیدا ہوا اور جسدن وہ مرے اور جسدن پھر اُٹھے جیتا یعنی دن قیامت کے یعنی ہمیشہ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنے دوست محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ وَاذْکُرْ فِی الْکِتٰبِ مَرْیَمَ ۔ اور ذکر کر قرآن مین جو آیا ہے قصہ مریم کا جو وہ ہمیشہ مسجد بیت المقدس مین رہتی تھی جو کبھی کچھ ضرور ہوتا تھا تو گھر جاتی

ع ۱۳ ۴

وقف لازم

تھین ایک دن واسطے نہانے کے گھر کی طرف گئی تھین جیسے کہ فرماتا ہے اللہ تعالے اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ۝ کہ جب جدا ہوئی حضرت مریم اپنے کنبے سے ایک جگہ جو وہ سورج کے نکلنے کی طرف تھی بیت المقدس سے فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا پھر پکڑا حضرت مریم نے اُن لوگون کی طرف سے پردہ یعنی لوگون سے کنارے ہو کر نہائین اور کپڑے لگین پہننے جو اتنے مین فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ۝ پھر بھیجا ہمنے مریم کی طرف اپنے فرشتے کو یعنی حضرت جبرئیل کو بھیجا پھر اُسنے اپنی شکل بدل کر حضرت مریم کے واسطے بنا آدمی کی صورت سب ساری درست یعنی حضرت جبرئیل ایک جوان خوبصورت بنکر حضرت مریم کے سامنے آکر کھڑے ہوے جب حضرت مریم نے اُس اکیلے مکان مین خلوت کے غیر مرد کو دیکھا قَالَتْ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ۝ کہا حضرت مریم نے کہ پناہ مانگتی ہون خدا ے تعالی سے جو وہ بچاوے مجھے تیری بدی اگر چہ تو ہے ڈرنے والا خدا ے تعالی سے یعنی اگر تو نیکبخت اور برا کام کرنے والا نہو تب بھی تیری برائی سے پناہ مانگتی ہون خدا ے تعالے کی

الربع

جب یہ حضرت جبرئیل نے سُنا تب قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ۝ کہا سوا ے اسکے نہین یعنی مقرر مین بھیجا ہوا ہون تیرے رب کا اسواسطے جو دون مین تجھے ایک لڑکا ستھرا پاکیزہ یعنی تجھے خدا ے تعالی نے تیرے پاس اسواسطے بھیجا ہی جو مین تجھے بیٹا دے جاؤن قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا ۝ کہا حضرت مریم نے کہ کیونکر ہوگا میرے لڑکا اور نہین مجھے ہاتھ لگا یا کسی مرد نے اور نہین ہون مین بدکار یعنی بیٹا تو بغیر مرد کی صحبت کے نہین ہوتا اور میرا تو خاوند نہین ہی اور مین بدکار نہین ہون مجھسے کیونکر بیٹا پیدا ہوگا قَالَ كَذٰلِكِ ۚ کہا حضرت جبرئیل نے کہ یون ہی جس طرح تو کہتی ہے پھر قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ۝ کہا تیرے رب نے کہ یہ کام مجھے آسان ہے یعنی بغیر باپ کے بیٹا پیدا کرنا میرے آگے سہج ہے اور اُسکے پیدا کرنے کا سبب یہ ہے جو بناوے اُسے یعنی تیرے بیٹے کو بناؤن نشانی اپنی قدرت کی لوگون کے واسطے اور کرون اُس کو سبب اپنی بخشش کا اور مہربانی کا لوگون پر یعنی جو کوئی اُسے سچا جان کر اُسکا کہا مانے اُسپر مین بخشش اور مہربانی کرون اور یہ کام مقرر ہو چکا ہے یعنی وہ بیشک اُسی طرح پیدا ہوگا یہ کہا حضرت جبرئیل نے اور حضرت مریم کے پاس آن کر اُن کے مُنھ مین یا گریبان مین پھونک ماری فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ۝ پھر حضرت مریم کو امید ہوئی یعنی حضرت عیسی علیہ السلام اُسی وقت اُنکے پیٹ مین آئے اور جب مدت حمل کی پوری ہوئی اور وقت پیدا ہونے کا نزدیک آیا تو پھر باہر گئین دور سمیت حضرت عیسی کے شہر سے دور جنگل مین جاکر دیکھا کہ کہین نہ سایہ ہے نہ کوئی درخت ہے مگر ایک پرانی سوکھی کھجور کے درخت کی جڑ کھڑی ہے فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ۝ پھر آیا یعنی اُٹھا درد بچہ پیدا ہونے کا حضرت مریم کو تب ایک سوکھی کھجور کے درخت کی جڑ سے لگ بیٹھی اور حضرت عیسی علیہ السلام پیدا ہوے اور کہا اے ہاے اچھا ہوتا جو مین مرتی پہلے اس حالت سے اور مجھکو لوگ بھول جاتے یعنی کوئی میرا ذکر مذکور نہ کرتا کہ ابھی یہان کے لوگ جو واقف ہین مجھے آن کر دیکھین گے اس بچے کو تو کہین گے کہ اس لڑکی نے یعنی مریم نے جو اُسے زکریا نے پالا تھا ایسا کام کیا جو بغیر بیاہی ہوئی نے بچہ جنا اس شرمندگی سے مین مرتی تو بھلی تھی جو کوئی میرا نام نہ لیتا اور مذکور نہ کرتا فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ۝ پھر پکارا حضرت مریم کو نیچے سے اُسکے یعنی حضرت عیسی جو اُنکے آگے تھے اُنھون نے کہا کہ غمگین مت ہو اور مت مانگ موت جو بیشک پیدا کیا رب تیرے نے نیچے تیرے ہتا پانی جو اُسمین سے پیو اور نہاؤ یا یہ باتین فرشتے نے کہین تھین حضرت مریم کو نیچے سے وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ۝ اور ہلا اپنی طرف کھجور کی جڑ سوکھی ہوئی کہ جسکے ساتھ لگی ہوئی بیٹھی ہے تو اے مریم توڑ ڈالے وہ کھجور کا درخت سوکھا ہوا تجھپر کھجورین پکی ہوئی نئی تازی قدرت خدا ے تعالی کی سے فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا ۝ پھر کھا وہ کھجورین نئی تازی اور پی وہ پانی جو تیرے آگے پیدا ہوا ہی اور ٹھنڈھی اور روشن کر آنکھین فرزند کو دیکھکر کہتے ہین کہ حضرت مریم علیہا السلام بھوکی اور پیاسی اکیلی جنگل مین ایک سوکھی کھجور کے درخت سے لگ بیٹھی تھین جو حضرت عیسی پیدا ہوے اور قدرت خدا ے تعالی کی سے وہان ایک سوت پانی کا پیدا ہو کر بہنے لگا اور وہ سوکھا درخت سبز ہوا اور اُسمین کھجورین لگتے ہی پک گئین اتنے مین کئی فرشتے حکم خدا ے تعالی کے سے آئے اور حضرت مریم کو کھجورین کھلائین اور پانی پلایا اور کہا کہ ای مریم غم نہ کھا خاطر جمع رکھ اور حضرت عیسی علیہ السلام کو نہلایا اور کپڑے بہشت کے پہنائے اور حضرت مریم کی گود مین دیا اور تسلی کر کے گئے اور ایک آواز غیب سے یون آئی کہ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا پھر اگر دیکھے کسی آدمی کو اور وہ پوچھے کہ یہ بچہ کہان سے لائی تو فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ

نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ أُكَلِّمَ الْيَوْمَ إِنْسِيًّا ۚ پھر تو کہیو کہ مین نے نذر رکھی ہے خدائے تعالیٰ کے واسطے روزے کی اُسوقت مین حکم روزے مین بولنے کا نہ تھا مگر اتنا کہے کہ مین روزے سی ہون پھر مین نہین بولنے کی آج کسی سے یعنی مین سارا دن دعا اور مناجات پڑھتی رہونگی کہتے ہین کہ جب لوگون نے حضرت مریم کو اپنے مکان مین نہ پایا تب ڈھونڈھتے ہوے حضرت مریم کے پاس پونہچے جب حضرت مریم نے دیکھا کہ یہ لوگ میرے پاس آتے ہین تو فَأَتَتْ بِهِ قَوْمَهَا تَحْمِلُهُ ۖ پھر لائین حضرت مریم حضرت عیسیٰ کو گود مین اُٹھاکر ان لوگون مین جب اُنکے پاس آئین تب قَالُوا يَا مَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا ۝ کہا لوگون نے اے مریم بیشک لائی تو ایک چیز تحفہ یعنی یہ تو خوب کام کیا تونے جو بغیر خاوند کے بیٹا جنا یعنی یہ بہت بُرا کام کیا اور تیرے کنبے مین تو ایسا کوئی بدکار نہین ہوا يَا أُخْتَ هَارُونَ مَا كَانَ أَبُوكِ امْرَأَ سَوْءٍ وَمَا كَانَتْ أُمُّكِ بَغِيًّا ۝ اے بہن ہارون کی نہ تھا باپ تیرا بدکار اور نہ تھی ماں تیری زبون اور حرام کار یعنی تیرے ماں باپ تو نیک بخت ہین تونے یہ کیا کام کیا فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ ۖ پھر حضرت مریم نے اشارے سے کہا کہ اس لڑکے سے پوچھو یعنی کہا کہ مین نے تو روزہ رکھا ہی مین بولنے کی نہین آج یہ لڑکا جو میری گود مین ہی اس سے پوچھو یہ تمھین جواب دیگا قَالُوا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ۝ کہا اُن لوگون نے کیونکر بات کرین ہم اُس کی جو ہووے جھولے مین بچہ یعنی جو بچہ جھولے کے لائق ہو اُس سے ہم کیا بات کرین اتنے مین قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ ۖ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا ۝ کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے صاف زبان سے کہ بیشک مین بندہ خدائے تعالیٰ کا ہون دی مجھے خدائے تعالیٰ نے کتاب انجیل یعنی ازل مین دے چکا ہو اور ظاہر مین اب دیگا اور کیا ہے مجھے پیغمبر وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْنَ مَا كُنْتُ وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ۝ اور بنایا اور کیا مجھ مین نفع اور برکت جہان ہون مین یعنی جس جگہ ہون مین مجھے فائدہ ہی دین اور دنیا کا لوگون کو اور حکم کیا ہی خدائے تعالیٰ نے مجھے جو مین نماز پڑھون اور زکوٰۃ دون یعنی خدائے تعالیٰ کی بندگی کرون اور خیرات دون جب تک جیتا رہون وَبَرًّا بِوَالِدَتِي وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا ۝ اور کیا مجھے نیکی کرنے والا مان سے اور نہین بنایا مجکو کہا نہ ماننے والا اور غرور کرنے والا بدبخت جو کہنا نہ مانے اپنی ماں کا وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا ۝ اور سلام خدائے تعالیٰ کا ہے مجھپر جس دن پیدا ہوا مین اور اُس دن بھی کہ مرون مین اور جسدن کہ پھر اُٹھون مین جیتا یعنی قیامت تک ہمیشہ مجھپر سلام رہیگا ذَٰلِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِي فِيهِ يَمْتَرُونَ ۝ یہ احوال بیان جسکا کیا ہے وہ ہی عیسیٰ بیٹا مریم کا سچا ہے یہ جو کہا اور بے شبہہ ہے نہ اُس طرح ہے جو یہودی اور نصاریٰ شک رکھتے ہین اور اُسکے حق مین جو کہتے ہین کہ بیٹا خدا کا ہے یہ بات نرا جھوٹ ہے سوا سطے کہ مَا كَانَ لِلَّهِ أَنْ يَتَّخِذَ مِنْ وَلَدٍ ۖ سُبْحَانَهُ ۖ إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ۝ نہ چاہیے اور لائق نہین خدائے تعالیٰ کو کہ وہ اولاد رکھے یعنی پاک ہے خدائے تعالیٰ زن و فرزند سے اور ایسا ہے کہ جب چاہتا ہی کچھ کام بنانا ہے تب فرماتا ہے اُسکو کہ ہو وہ ہوتا ہے یعنی کسی چیز کے بنانے مین اور کچھ پیدا کرنے مین اُسے فکر اور محنت اور ڈھیل ذرا بھی نہین وَإِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۗ هَٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ۝ اور بیشک خدائے تعالیٰ پالنے والا میرا اور پالنے والا تمھارا ہی پھر اُسی کو پوجو اور اُسی کا حکم مانو سب کو چھوڑکر دل و جان سے یہی راہ سیدھی چھٹکارے کی ہی فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ ۖ پھر جُدی جُدی سمجھ پکڑی ہر فرقے نے ان مین سے یعنی اُنھون نے آپس مین اپنی اپنی سمجھ سے جدا جدا دین پکڑا حضرت عیسیٰ کے ماننے والے تین فرقے ہوے حضرت عیسیٰ کو بیٹا خدا کا کہتے ہین ایک نسطوریہ ہین اور دوسرا فرقہ یعقوبیہ جو حضرت عیسیٰ کو خدا کہتے ہین تیسرا فرقہ ملکانیہ جو یہ کہتے ہین کہ تین خدا ہین اُنمین سے ایک حضرت عیسیٰ ہین یہ تینون فرقے کافر ہین اور یہ نرا جھوٹ کہتے ہین فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ مَشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ پھر بہت خرابی اور افسوس انکو جو وہ حضرت عیسیٰ کے حق مین وہ باتین کرتے ہین اور خدائے تعالیٰ کا حکم نہین مانتے کہ حضرت عیسیٰ بندہ خدائے تعالیٰ کا ہے اور سچ نہین جانتے سامنے ہونا ہے بڑا دن یعنی قیامت مقرر آنی ہے یعنی جو لوگ کہ قیامت کے ہونے کو سچ نہین جانتے اُنپر بڑی خرابی ہوگی قیامت کو أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ يَوْمَ يَأْتُونَنَا لَٰكِنِ الظَّالِمُونَ الْيَوْمَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝ کیا خوب سُنین گے اور کیا اچھا دیکھین گے جسدن آوینگے ہمارے پاس یعنی قیامت کو لیکن وہ سننا اور دیکھنا اُنکے کچھ کام نہ آویگا اسوقت پر ظالم آج یعنی دنیا مین بھولے ہوے ہین صریحًا یعنی دنیا مین بہکے ہوئے شیطان کے بہکائے سے جو سچ بات کو نہین مانتے وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ ۘ اور ڈرا اُنکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی ڈرا کے کے لوگون کو دن افسوس کرنے کے سے جب کام ہو چکیگا سب یعنی قیامت کو حکم ہوگا جو بہشتی بہشت مین جاوین اور دوزخی دوزخ مین جاوین اور اُس حکم مین تفاوت اور ڈھیل نہوگی تب افسوس کھاوینگے کہ کیون کہنا رسول کا

نہ مانا ہمنے اور کیون برائی کی ہمنے اور بھلائی کرنے والے افسوس کرینگے کہ بھلائی ہمنے بہت سی کیون نہ کی وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ اور یہ مکے کے لوگ بیخبر ہین اس بات سے اور نہین سچ مانتے اس بات کو جو قیامت مقرر ہوگی اور خدائے تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ۝ کہ بیشک ہم وارث اور مالک ہین زمین کے اور جو کوئی کہ زمین کے اوپر ہو اُسکے بھی مالک ہین اور وہ سب ہماری طرف کو پھیرے جاوینگے یعنی وہ سب ہمارے آگے حاضر ہوگا وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ۘ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ۝ اور بیان کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگون کے آگے **قصہ ابراہیم** پیغمبر کا جو قرآن مین آیا ہی جو بیشک وہ ہی سچ بولنے والا پیغمبر اور سچی خبر دینے والا اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْـًٔا ۝ جب کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ آزر کو کہ اے بابا میرے کیون پوجتا ہے اور بندگی کرتا ہے اُسکی جو نہ سنتا ہے تیری بات اور نہ دیکھتا تیری عاجزی کرنے کو اور نہ دور کر سکتا ہے تجھ سے کسی چیز کو یعنی اگر تجھے کچھ مشکل ہو تو تیرا کام برلاوے یا فائدہ دے کچھ تجھے سو اُس سے کچھ نہین ہو سکتا اور کہا کہ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ جَآءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْٓ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ۝ اے باپ میرے بیشک آئی ہے مجھے دانائی اور خبر وہ جو تجھے نہین آئی پھر تو پیچھے آ ڈو تو مین راہ دکھاؤن تجھے راہ سیدھی یعنی میرا کہا مان تو راہ خدائے تعالیٰ کی مین تجھے دکھاؤن يٰٓاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ۝ اے بابا میرے مت پوج شیطان کو یعنی اُس کا کہنا مت مان جو بے شک شیطان ہو خدائے تعالیٰ کا گنہگار یعنی خدائے تعالیٰ کا کہنا نہ ماننے والا ہے شیطان خدائے تعالیٰ نے اپنی رحمت سے شیطان کو دور کیا ہے تو اُسکا کہا مت مان اور کہا يٰٓاَبَتِ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ۝ اے بابا میرے ڈرتا ہون مین اُس سے کہ پہنچے تجھے عذاب خدائے تعالیٰ کا شیطان کے کہا ماننے سے پھر ہو جاوے تو شیطان کا ساتھی یعنی وہ جیسا خدائے تعالیٰ کے کہنا نہ ماننے سے دور ہوا اُسکی رحمت سے اور عذاب ہے کے بیچ گرفتار ہوا کہین ایسا ہی تیرا حال ہوگا شیطان کا کہا ماننے سے اور خدائے تعالیٰ کا کہا نہ ماننے سے جب یہ باتین حضرت ابراہیم کی اُنکے باپ آذر نے سنین تب بیٹے پر غصہ ہو کر قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا ۝ کہا اے کیا پھرا ہوا ہے میرے خداؤن سے اور نہین مانتا تو اُنکو اے ابراہیم اگر تو نہ چھوڑیگا ان باتون کو تو مین مقرر پتھراؤ کرونگا تجھکو اور دور ہو میرے پاس سے تو بہت مدت میرے غصے سے بچے تو یہ بات محبت سے کہی کہ میرے نزدیک سے جا اگر رہیگا تو مین عذاب کرونگا تجھے تب قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ ۚ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا ۝ کہا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کو کہ سلام تجھپر مین جاتا ہون اور جلد بخشواؤنگا تیرے گناہ اپنے رب سے یعنی دعا مانگونگا خدائے تعالیٰ سے جو تجھے توفیق ایمان کی بخشے جو سبب گناہ بخشنے کا ہے جو بیشک خدائے تعالیٰ ہے مجھپر مہربان وہ میری دعا قبول کریگا وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَاَدْعُوْا رَبِّيْ ۡ عَسٰٓى اَلَّآ اَكُوْنَ بِدُعَاۗءِ رَبِّيْ شَقِيًّا ۝ اور جدا ہوتا ہون مین تم سے اور جن کو تم پکارتے ہو یعنی پوجتے ہو سوا خدائے تعالیٰ کے اُن سے بھی جدا اور کنارے ہوتا ہون وَاَدْعُوْا رَبِّيْ ۡ عَسٰٓى اَلَّآ اَكُوْنَ بِدُعَاۗءِ رَبِّيْ شَقِيًّا ۝ اور پکارونگا اور بندگی کرونگا مین اپنے رب کی امید ہی مجھکو جو نہوگا مین اپنے رب کو پکار کر اور اُسکی بندگی کر کے بے نصیب اور نا امید یعنی تم اپنے خداؤن کو پوج کر فائدہ نہ پاؤگے اور مجھے اُسکی بندگی سے نفع اور فائدہ ہوگا کہتے ہین کہ یہ باتین کر کے اپنے باپ سے حضرت ابراہیم اُس شہر سے نکل کر سات برس تک جنگل اور پہاڑون مین پھرتے رہے اس مدت مین اُنکا باپ آذر فوت ہوا حضرت ابراہیم پھر شہر مین آئے اور بتون کو توڑا اور مزدونے انھین آگ مین ڈالا اور خدائے تعالیٰ نے اپنے فضل سے وہ آگ اُنپر گلزار کی پھر بی بی سارہ اور حضرت لوط پیغمبر علیہ السلام کو لیکر **شام** کے ملک کی طرف گئے جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ۝ پھر جب حضرت ابراہیم علیہ السلام جدا ہوے اُس قوم سے اور اُنکے خداؤن سے جنکو پوجتے تھے سوا خدائے تعالیٰ کے اور دیا ہمنے ابراہیم کو بھی سارہ کے پیٹ سے بیٹا اسحاق نام اور اُنکا بیٹا یعقوب پوتا حضرت ابراہیم کا یعنی خدائے تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو بیٹا اور پوتا دیا اور اُنکو کیا ہمنے نبی اُن سب کو پیغمبری ہوئی سب وَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ۝ اور بخشا ہمنے اُن سب کو اپنی مہربانی سے یعنی ظاہر مین مال اور دولت اور اولاد اور عزت اور باطن مین اپنے نزدیک کیا اُنکو اور بنائی ہمنے اُنکی زبان سچ بولنے والی اور ذکر کرنے والی بڑی اونچی یعنی اُنکی بات سب کے اوپر رکھی یعنی جو اُنھون نے سچ کہا سو ہی ہوا وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰٓى ۡ اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۝ اور ذکر کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو قرآن

مین آیا ہے قصہ موسیٰ علیہ السلام کا جو مقرر موسیٰ تھا چنا ہوا اور تھا بھیجا ہوا ہماری طرف سے خبر دینے والا لوگون کو وَنَادَيْنَاهُ مِن جَانِبِ الطُّورِ الْأَيْمَنِ وَقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا ۝ اور پکارا ہمنے موسیٰ کو داہنی طرف سے پہاڑ کے اور اُسے اپنے پاس بلایا ہمنے جو باتین کرنا تھا ہمسے وَوَهَبْنَا لَهُ مِن رَّحْمَتِنَا أَخَاهُ هَارُونَ نَبِيًّا ۝ اور بخشا ہمنے موسیٰ علیہ السلام کو اور دیا ہمنے اُسکو اپنی مہربانی سے اُسکے بھائی ہارون نبی کو یعنی حضرت ہارون کو حضرت موسیٰ کا مددگار کیا یہ جو دونون آپس مین بھائی تھے وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ ۚ اور ذکر کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو قرآن مین آیا ہے قصہ ذبح کرنے حضرت اسمعیل کا جو بیٹا حضرت ابراہیم کا تھا اور یہ قصہ سورۂ صافات مین آویگا إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولًا نَّبِيًّا ۝ جو مقرر حضرت اسمعیل تھا وعدے کا سچا اور تھا بھیجا ہوا ہماری طرف سے خبر دینے والا لوگون کو وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَكَانَ عِندَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا ۝ اور تھا حضرت اسمعیل جو کہتا تھا یا سکھاتا تھا اپنے لوگون کو کہ نماز پڑھو اور زکوۃ دو اور تھا اپنے رب کے پاس پسند کیا ہوا یعنی حضرت اسمعیل رب کا پیارا تھا وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِدْرِيسَ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا ۝ اور مذکور کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو قرآن مین آیا ہے قصہ ادریس علیہ السلام کا جو مقرر تھا وہ سچ بولنے والا اخلقت سے اور خبر دینے والا بھلی ہماری طرف سے لوگون کو وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا ۝ اور اُٹھایا ہمنے ادریس علیہ السلام کو جگہ بلند اور اونچی پر یعنی مرتبہ اُنکا بلند کیا سبب نبوت کے یا اُنکو آسمان پر بلایا اور اُن کے آسمان پر جانے کی کئی روایتین ہین اُنمین سے ایک یہ ہے کہ کہتے ہین کہ ایک دن حضرت ادریس علیہ السلام کو دھوپ تیز لگی جو بدن اُنکا جلنے لگا اُنھون نے کہا یا الٰہی سورج کی گرمی اتنی دور سے ایسی ہے پاس سے فرشتہ جو اُسے اُٹھائے پھرتا ہے اُسکا کیا حال ہوگا اے پروردگار اُس فرشتے پر اُسکی گرمی سہل اور آسان کر خدائے تعالیٰ نے دعا حضرت ادریس کی قبول کی دوسرے دن اُس فرشتے کو گرمی سورج کی کچھ معلوم نہوئی اُسنے عرض کی کہ یا الٰہی آج کیا ہے کہ مجھے سورج کی گرمی کچھ اثر نہین کرتی حق تعالےٰ نے فرمایا کہ میرا ایک دوست زمین پر ہے اُسنے تیرے حق مین دعا مانگی ہے اُسکی دعا کے سبب گرمی تجھپر اثر نہین کرتی وہ فرشتہ خدائے تعالیٰ سے رخصت لیکر حضرت ادریس کی ملاقات کو آیا اور ملا بعد باتون کے حضرت ادریس نے اُس فرشتے سے کہا کہ مجھے تو اپنا مکان رہنے کا دکھا فرشتہ حکم الٰہی سے اُنکو چوتھے آسمان پر لیگیا وہان جاکر حضرت ادریس نے اُس فرشتے سے کہا کہ یہان حضرت عزرائیل کا گھر کہان ہے تو جاکر اُن سے پوچھ کہ ادریس کی عمر کتنی باقی ہے اُس فرشتے نے جاکر پوچھا حضرت عزرائیل نے دھیان کرکے کہا کہ جسکا احوال تو پوچھتا ہے اُسکے حق مین حکم یون ہے کہ جان اُسکی ابھی سورج کے پاس قبض کرا تنے مین حضرت عزرائیل جاکر دیکھین تو وہین ہے موافق حکم کے جان حضرت ادریس کی قبض کرکے پھر زندہ کیا پھر حضرت ادریس نے کہا اُسی فرشتے سے کہ دوزخ اور بہشت کی سیر دکھاؤ وہ فرشتہ دوزخ کو دکھاتا ہوا بہشت مین لیگیا جب حضرت ادریس بہشت مین گئے تو وہان بیٹھ رہے اُس فرشتے نے کہا کہ اب سیر اور تماشہ دیکھ چکے اب چلو حضرت ادریس نے کہا کہ خدائے تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے یہ کہ بندون کو مار کر جلاویگا اور دوزخ مین سے بہشت مین لاویگا اور پھر بہشت سے نہ نکالیگا سو مین مر کر جیا اور دوزخ پر سے بہشت مین آیا اب مین کیون یہان سے نکلون فرشتے نے جناب الٰہی مین التجا کی حکم الٰہی یون ہوا کہ انھین چوتھے آسمان پر رکھو اور بھی روایتین ہین حضرت ادریس کی آسمان پر جانے کی أُولَٰئِكَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ مِن ذُرِّيَّةِ آدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ وَمِن ذُرِّيَّةِ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْرَائِيلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ۚ اور اولاد اُنکی سے جنکو اُٹھایا یعنے چڑھایا ہمنے ناؤ مین ساتھ نوح علیہ السلام کے طوفان کے وقت اور اولاد ابراہیم اور یعقوب علیہ السلام کی جو یہ دونون دادا پوتے تھے وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ۚ اور اُن لوگون سے جنکو راہ دکھائی ہمنے اور چن لیا ہمنے اُنکو سب خلقت سے یعنی بعد پیغمبرون کے اور اولیا اور مؤمن خالص یہ سب جنکا مذکور کیا ہمنے ایسے ہین کہ إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُ الرَّحْمَٰنِ خَرُّوا سُجَّدًا وَبُكِيًّا ۝ جب پڑھی جاتی ہین اُنکے آگے آیتین خدائے تعالیٰ کی گرتے ہین سجدہ کرنے کے واسطے روتے ہوے خوف خدائے تعالیٰ کے سے یعنی انبیا اور اولیا اور اُن کے دوست یہ سب قرآن کو سُنکر خدائے تعالیٰ کو سجدہ کرتے ہین اور روتے ہین یہ سجدہ پانچوان ہے قرآن شریف کے سجدون سے فَخَلَفَ مِن بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۝ پھر اُنکے پیچھے آئی اولاد بد جو نہایت غفلت سے چھوڑ انماز کو اور تابعداری کی اپنے جی کی چاہ کی یعنی دنیا کے مزے مین پڑے جیسے شراب خواری اور تماش بینی کرنے لگے پھر جلد دیکھینگے بدلہ اپنے کامون کا یعنی خرابی اور عذاب دیکھینگے جلد إِلَّا مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ شَيْئًا ۝ مگر جو کوئی گنا ہون سے بیزار

ہووے اور توبہ کرے اور خدا اور رسول کا کہنا مانے دل سے اور اچھے کام کرے پھر وہ لوگ توبہ کرنے والے اور مسلمان آوین گے بہشت مین ظلم اور ستم نہین دیکھنے کے کسی چیز مین بدلے سے یعنی جیسے اُنھون نے کام کیے ہونگے پورا بدلہ ملیگا کچھ کم نہوگا اور وہ بدلہ بہشت اور اُسکی نعمتین ہونگی ایسی جو وہ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِیْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَہٗ بِالْغَیْبِ ؕ اِنَّہٗ کَانَ وَعْدُہٗ مَاْتِیًّا باغ مین رہنے کو اُنکے جنھون کو وعدہ دیا ہے خدائے تعالیٰ نے اپنے بندون کو بغیر دیکھے یعنی بندون نے وہ باغ دیکھے نہین اور وعدے کو سچا جانا اور بیشک ہی وعدہ خدائے تعالیٰ کا آنے والا اور پہنچنے والا ہے یعنی مقرر مؤمن بندے بہشت مین جاوینگے لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْہَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ؕ وَلَہُمْ رِزْقُہُمْ فِیْہَا بُکْرَۃً وَّعَشِیًّا نہ سُنینگے بہشت مین جاکر بات نکمی اور بیہودہ مگر سلام خدائے تعالیٰ کا یا فرشتون کا سلام سنینگے یا آپس مین بہشتی ایک دوسرے کو سلام علیک کرینگے اخلاص اور محبت سے اور بہشتیون کو کھانا اور پینا ہووےگا نعمتین بہشت کی فجر اور شام یعنی دو وقت نعمتین بہشت کی کھاوینگے یعنی قدر چار پہر دنیا کے جب یہ ہوگی تب بہشت کے رہنے والے کھایا کرینگے کسواسطے کہ بہشت مین سورج نہین ہوگا جس سے رات دن معلوم ہووے تِلْکَ الْجَنَّۃُ الَّتِیْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ کَانَ تَقِیًّا ۝ یہ وہ بہشت ہے جسکا وارث کرینگے ہم اپنے بندون سے اُس بندے کو جو ڈرنے والا ہوگا خدائے تعالیٰ سے کہتے ہین کہ جب مکے کے لوگون نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قصہ اصحاب کہف اور ذوالقرنین کا پوچھا تھا حضرت نے بغیر انشاء اللہ کہے فرمایا تھا کہ کل اس سوال کا جواب دونگا اس سبب کئی دن تک حضرت جبرئیل علیہ السلام نہ آئے تھے پھر جب آئے تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یا جبرئیل تم بہت دیر مین آئے حضرت جبرئیل نے جواب دیا وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّکَ ۚ لَہٗ مَا بَیْنَ اَیْدِیْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَیْنَ ذٰلِکَ ۚ وَمَا کَانَ رَبُّکَ نَسِیًّا ۝ اور اُترتے نہین ہم فرشتے بغیر حکم تیرے رب کے یعنی خدائے تعالیٰ کے بغیر بھیجے ہم نہین آتے اور وہ خدائے تعالیٰ جانتا ہی جو ہمسے آگے ہوگا اور جو ہمسے پیچھے ہوا اور جو کچھ اس مدت کے بیچ مین ہوا اور ہوتا ہی وہ سب اُسے خبر ہی یعنی ہمارے پیدا ہونے سے پہلے جو کچھ تھا اور ہماری زندگی تک جو کچھ ہوا اور ہوگا اور ہماری موت کے پیچھے جو کچھ ہوگا یہ سب خدائے تعالیٰ جانتا ہی کچھ اُس سے چھپا ہوا نہین اور نہین پروردگار تیرا بھولنے والا یعنی جو کچھ کہ کسی نے کیا نیکی کو یا بدی کو ہزارون برس پیچھے اس سے یاد دلا کر اُس کا بدلا دے گا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَہُمَا فَاعْبُدْہُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِہٖ ؕ ع ۵ ہَلْ تَعْلَمُ لَہٗ سَمِیًّا ۝ اللہ تعالیٰ ہے پیدا کرنے والا آسمانون اور زمین کا اور جو کچھ اُن دونون کے بیچ ہے سب کا پیدا کرنے والا وہی ہے پھر اُسی کی بندگی کرا وے کیے جا بندگی اُسکی اور تغافلی اور سستی نہ کر بندگی کرنے مین اور دیر کر آنے میرے سے خفا اور ملول نہوا ے پیغمبر جانتا ہے تو کسی کو جو خدائے تعالیٰ کا ہمنام ہے یعنی کسی کا بھی نام اللہ ہے سوا اُسکے کافر اور مشرک بتون کو الٰہ کہتے تھے اللہ نہ کہتے تھے وَیَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَیًّا ۝ اور کہتا ہے آدمی یعنی مشرک اور کافر کہتے ہین اے کیا جب مین مرجاونگا اور بدن اور ہڈیان میری گل کر خاک ہوجاوینگی پھر نہین اُٹھونگا جیتا یعنی کافر کہتے ہین کہ ہم مرکر ہرگز پھر نہین اُٹھنے کے اور قیامت کو اچنبھا جانتے تھے اور خدائے تعالیٰ فرماتا ہی اَوَلَا یَذْکُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰہُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ یَکُ شَیْـًٔا ۝ اے کیا یاد نہین کرتا آدمی یعنی جھوٹ اور اچنبھا جاننے والا قیامت کا جانتا نہین کہ ہمنے بنایا اُسکو پہلے اور وہ کچھ چیز نہ تھا یعنی یہ بات نہین سمجھتا کہ جسنے پہلے بنایا ہے وہ دوبارا بھی پیدا کرسکتا ہی فَوَرَبِّکَ لَنَحْشُرَنَّہُمْ وَالشَّیٰطِیْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّہُمْ حَوْلَ جَہَنَّمَ جِثِیًّا ۝ پھر قسم ہے رب تیرے کی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی مجھے اپنی قسم ہے کہ مقرر ہم اُٹھا کر اکٹھا کرینگے انکو اور شیطانون کو پھر سامنے لاوینگے گرد دوزخ کے گھٹنے ٹیکے ہوے یعنی اُنکو کھڑے ہونے کی طاقت نہوگی نہایت سستی سے زمین پہ گھٹنے رکھین گے ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ کُلِّ شِیْعَۃٍ اَیُّہُمْ اَشَدُّ عَلَی الرَّحْمٰنِ عِتِیًّا ۝ پھر ہم جن کرنکالین گے ہر قوم سے جو شخص کہ اُنمین سے جو بہت خدائے تعالیٰ سے غرور کرتا ہوگا اُنکو جن جن کے نکال کر بڑا عذاب کرینگے ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِیْنَ ہُمْ اَوْلٰی بِہَا صِلِیًّا ۝ پھر ہم مقرر جانتے ہین اُن کو جو لوگ لائق ہین آگ مین ڈالنے کے یعنی جو کوئی دوزخ مین جانے کے لائق ہے اُسے ہم خوب جانتے ہین وَاِنْ مِّنْکُمْ اِلَّا وَارِدُہَا ۚ کَانَ عَلٰی رَبِّکَ حَتْمًا مَّقْضِیًّا ۝ اور کوئی نہین ہے ہم مین سے اے آدمیون جو نہ چلایا جاویگا دوزخ پر لے یعنی جتنے آدمی ہین سب کا دوزخ پر سے گذارا ہوگا لیکن مومنون کو آگ معلوم نہین ہونے کی ہے یہ بات اوپر رب تیرے کے مقرر کرلی یعنی دوزخ پر سے ساری خلقت کو گذرنا خدائے تعالیٰ مقرر کرچکا ہی لیکن ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِیْنَ فِیْہَا جِثِیًّا ۝ پھر بچاوینگے ہم اُنکو جو ڈرتے ہین خدائے تعالیٰ سے اور دوزخ رہتے

ہین شرک سے یعنی دوزخ سے اُنکو نکالونگا اور چھوڑونگا ستم کرنے والون کو دوزخ مین گھٹنے ٹیکے ہوے وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ خَیْرٌ مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ نَدِیًّا ۝ اور جب پڑھتے ہین مومن کافرون کے آگے آیتین قرآن کی روشن کھلی ہوئی جن آیتون کے معنے صاف ہین تب کہتے ہین کافر دولتمند غریب مسلمانون کو کہ کونسا ان فرقون مین سے اچھا ہے کہ جسکے مکان رہنے اور بیٹھنے کا اور مجلس اچھی ہے یعنی دولتمند کافر محتاج اور غریب مسلمانون کو کہتے تھے کہ دیکھو تو ہمارے گھر اور مجلس اچھی ہے جو اشراف اور سردار اور قابل شہر کے اچھی پوشاک پہنے ہوے تھے فرش پر بیٹھے ہین یا تمھارے مکان اور مجلس اچھی ہین جو اسمین غلام اور رذالے اور غریب محتاج پھٹے پرانے میلے کپڑے پہنے ہوے ہین اللہ تعالیٰ اُنکے جواب مین فرماتا ہے وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّرِءْیًا ۝ اور ہمنے بہت مار کر خراب کردیے اُنسے کتنے فرقے جو وہ ان کافرون سے بہت اچھے تھے دولت اور اسباب مین اور بہت اچھے تھے شکل اور صورت مین یعنی پہلے اُنسے جو وہ حسن مین اور دولت مین بہت اچھے تھے اور حویلیان اُنکی بہت اچھی اور بڑی تھین اور بڑے زور آور تھے اُنسے اُنکو ہمنے مار کر خراب کیا اور شہر اُنکا ویران کردیا یہ کہ نہ بھولین اپنی دولت اور جماعت اور مجلس اور یارون پر قُلْ مَنْ كَانَ فِی الضَّلٰلَةِ فَلْیَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ کہوا سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جو کوئی کہ ہے گمراہی مین پھر بڑھاتا ہے خدا تعالیٰ اُسے بہت بڑھنا یعنی جو کوئی خدا تعالیٰ کو بھولتا ہے دنیا مین اُسے زیادہ دولت اور عمر دیتا ہے حَتّٰۤی اِذَا رَاَوْا مَا یُوْعَدُوْنَ اِمَّا الْعَذَابَ وَاِمَّا السَّاعَةَ ؕ فَسَیَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضْعَفُ جُنْدًا ۝ یہانتک کہ جب دیکھین اُسکو جسے دیا ہے ہمنے یعنی دوزخ یا عذاب دنیا کا جیسے قتل اور بندی یا قیامت کا عذاب پھر جلد معلوم ہوگا اور سب جانینگے کہ کون یعنی کسکا ہے بڑا مکان رہنے کا اور غریب اور عاجز اور کمزور فوج اور رفیق کسکے ہین یعنی جب وعدہ اُنپر عذاب کا دنیا مین یا آخرت مین آویگا اُسوقت یہ کافر معلوم کرینگے جو کسکا مکان اور مجلس اچھی ہے کسواسطے کہ مومن بہشت مین رہین گے اور فرشتے اور حورین اور غلمان اُنکے پاس رہین گے اور کافرون کو دوزخ مین رکھین گے اور فرشتے عذاب کے بدصورت اور بدزبان سخت بولنے والے بیمروت اور بے رحم اُنکے پاس ہونگے وَیَزِیْدُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اهْتَدَوْا هُدًی ؕ وَالْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَیْرٌ مَّرَدًّا ۝ اور زیادہ کرتا ہے راہ دکھلانا خدا تعالیٰ کا دنیا مین اُنکو جنھون نے راہ پائی ہے یعنی جنھون نے راہ پائی ہے خدا اور رسول کی اور ایمان لایا اُسے خدا تعالیٰ زیادہ توفیق دیتا ہے اور راہ دکھاتا ہے دین اسلام کی اور ہمیشہ اور باقی رہین گے کام نیک اور بہت اچھا ہے خدا تعالیٰ کے پاس بدلہ بھلے کامون کا اور بہت اچھا ہے پھیرنا یعنی جنھون نے اچھے کام کیے ہین اُنکو اچھا بدلہ ملیگا اور قیامت کے دن اچھی طرح خدا تعالیٰ کے پاس جاوینگے کہتے ہین کہ خباب صحابی بیٹا ارث کا رضی اللہ عنہ اوپر عاص بیٹے وائل کے کچھ قرض رکھتا تھا خباب نے جو قرض دیا تھا اپنا وہ مانگا عاص نے کہا کہ اگر تو دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چھوڑ دیوے تو مین قرض تیرا دون خباب نے کہا کہ مین اس دین کو قیامت تک نہ چھوڑونگا اور قیامت کو اُسی دین مین اُٹھونگا عاص نے کہا جب تو مرکر اُٹھیگا تب مین تیرا قرضہ دونگا اور اگر یہ بات سچ ہے کہ مرکر اُٹھین گے تو مین تب بھی دولت اور اولاد مین تجھسے زیادہ ہونگا خدا تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی اور عاص کی بات کو جھوٹا کیا اَفَرَءَیْتَ الَّذِیْ كَفَرَ بِاٰیٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَیَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ۝ پھر دیکھا تو نے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسنے نہ مانا ہمارے حکم کو یعنی عاص نے قرآن کو جھوٹ جان کر کہا کہ مقرر مجھے دینگے مال اور اولاد میرا یہ جو دنیا مین میرے پاس ہے اَطَّلَعَ الْغَیْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۝ اے کیا خبر رکھتا ہے غیب کی اور کیا کتاب لوح محفوظ کو پڑھ آیا ہے جو ایسی بات کہتا ہے یا اُسنے قول لیا ہے خدا تعالیٰ سے یعنی خدا تعالیٰ نے اسے کہا ہے کہ مین تجھ سے قیامت مین تیرا مال اور تیری اولاد دونگا یعنی بات یہ کس سند سے کہتا ہے كَلَّا ؕ سَنَكْتُبُ مَا یَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ۝ ہم لکھتے ہین جو کچھ وہ کہتا ہے یعنی ہماری طرف سے فرشتہ لکھتا ہے جو کچھ وہ کہتا ہے اور کرتا ہے اور لمبا کرینگے ہم واسطے اُسکے عذاب کو بہت کچھا ہوا یعنی بہت مدت اُسپر عذاب پر عذاب رہیگا عذاب ورا ذَوَنَرِثُهٗ مَا یَقُوْلُ وَیَاْتِیْنَا فَرْدًا ۝ اور ہم سب لے لینگے جو کچھ وہ کہتا ہے یعنی اُسکا مال اور اولاد اُسسے چھین لین گے اور آویگا وہ ہمارے پاس اکیلا فرزند اور مال اُسکے ساتھ کچھ نہوگا وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّیَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ۝ اور پکڑتے ہین کافر اور مشرک سوا خدا تعالیٰ کے اور خدا کون کو یعنی کافرون نے سوا خدا تعالیٰ برحق کے اپنے واسطے اور خدا مقرر کیے ہین تو ہوون وہ کسی خدا اُن کے جو عزت اور قوت ہو اُن کی یعنی کافرون نے خدا اسواسطے مقرر کیے ہین جو قیامت مین اُنکو عذاب سے چھڑاوین كَلَّا ؕ یہ نہین ہونیکا

ع ۵ ہرگز جو وہ سمجھے ہین بلکہ سیکفرون بعبادتھم ویکونون علیھم ضدا ۝ نہ مانین گے قیامت کو وہ اُنکے خدا کافرون کو اور اُن کے پوجنے والونکو یعنی وہ بُت جب عذاب دیکھین گے تو کہین گے یہ ہمین تو نہین پوجتے تھے وہ اپنے دل کی خوشی کو پوجتے تھے یعنی اُنکا جی چاہتا تھا سو کرتے تھے اور ہونگے وہ بُت اُنکے دشمن بڑے الم تر انا ارسلنا الشیطین علی الکفرین تؤزھم ازا ۝ اے کیا نہین دیکھا تو نے جو ہمنے بھیجا ہے شیطانون کو یعنے دیوُون کو غالب کیا ہے کافرون پر تو ہلاتے ہین دیو کافرون کو اور جھنجھوڑتے ہین زور سے بُرے کام کرواتے ہین کافرون سے اور سیدھی راہ سے پھیر لیجاتے ہین شرک اور کفر کی طرف فلا تعجل علیھم ۱ انما نعد لھم عدا ۝ پھر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جلدی مت کراو پر اُنکے عذاب کے آنے مین یعنی اِن کافرون کے اوپر عذاب جلدی سے مت مانگ سوائے اسکے نہین کہ یعنی مقرر ہم گنتے ہین اِن کے واسطے دن عذاب کرنے کا گنتی پوری یعنی جس گنتی مین ہرگز بھول نہو یوم نحشر المتقین الی الرحمن وفدا ۝ جسدن اکٹھا کرکے اُٹھاوینگے ڈرنے والون کو فرشتے طرف بہشت خدائے تعالیٰ کے سوار کرکے بہشت کی سواریون کے اوپر عزت اور حرمت سے ونسوق المجرمین الی جھنم وردا ۝ اور ہانکین گے فرشتے کافرون کو دوزخ کی طرف پیاسے اور اکیلے اور پیدل یعنی زور سے اور خرابی اور رسوائی سے دوزخ مین ہانکتے بے عزتی سے لیجائین گے لا یملکون الشفاعۃ الا من اتخذ عند الرحمن عھدا ۝ نہ سکیگا کوئی چھڑا کافرون کو یعنی کوئی کافرون کو عذاب سے چھڑا نہ سکیگا قیامت کے دن مگر وہ کوئی جسنے خدائے تعالیٰ سے قول لیا ہو اور وہ ایمان ہو اور نیک کام ہین یعنی ایمان اور عمل نیک ہی چھڑاوینگے قیامت کے دن گنہگارون کو عذاب سے اور سوائے ایمان کے کوئی چھڑا نہین سکتے کا وقالوا اتخذ الرحمن ولدا ۝ اور کہتے ہین کافر کہ رکھتا ہی خدا اولاد یعنی ایک فرقہ کہتا ہی کہ حضرت عیسیٰ بیٹا خدا کا ہی اور ایک فرقہ کہتا ہی کہ فرشتے بیٹیان ہین خدا کی اور ایک فرقہ کہتا ہے کہ حضرت عزیر بیٹا خدا کا ہے پھر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اپنے حبیب کو کہ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کافرون کو جو وہ ایسی بات کہتے ہین کہ لقد جئتم شیئا ادا ۝ مقرر لائے ہو تم یعنی کہتے ہو تم کچھ بات بہت بڑی نامعقول اور نالائق اور بہتان ایسا کہ تکاد السموٰت یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ھدا ۝ نزدیک ہے جو آسمان پھٹے اُس بہتان کے کہنے سے اور پھٹے زمین اور گرین پہاڑ ٹوٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہون آن دعوا للرحمن ولدا ۝ اس کہنے سے جو کہتے ہین کہ خدائے تعالیٰ کو ہین فرزند وما ینبغی للرحمن ان یتخذ ولدا ۝ اور نہین لائق اور نہ چاہیے خدائے تعالیٰ کو جو رکھے اولاد یعنی خدائے تعالیٰ پاک ہے ایسی بات سے بلکہ ان کل من فی السموٰت والارض الا اتی الرحمن عبدا ۝ کوئی شخص نہین آسمان اور زمین مین مگر آنے والا ہے طرف خدائے تعالیٰ کے غلام ہوکر یعنی جو کوئی ہے آسمان اور زمین مین سب اُسکے غلام اور بندے ہین اور سب اُسکو پوجتے اور سب آگے اُسکے حاضر ہونگے قیامت کو لقد احصٰھم وعدھم عدا ۝ بیشک گنا ہے ان سب کو یعنی ایک ایک کے جانتا ہے اللہ تعالیٰ اور اُنکے بھلے اور بُرے کام بھی گنے ہین گنتی پوری ہے یعنی ذرا بھی اس گنتی مین بھول چوک نہین وکلھم اتیہ یوم القیمۃ فردا ۝ النصف اور سب یہ لوگ آنے والے ہین دن قیامت کے اکیلے یعنی یہ سب نیک و بد آدمی قیامت کے دن میرے حضور آوینگے اکیلے کوئی بیٹا یا بھائی اور دوست آشنا یا غلام یا نفر یا انکا یہ مال اسباب یا سواری کچھ ساتھ نہوگا بلکہ غلام اور نفر اور صاحب سب برابر ہونگے پر ان الذین امنوا وعملوا الصلحت سیجعل لھم الرحمن ودا ۝ بیشک جو مومن مسلمان ہین اور اُنھون نے اچھے کام کیے ہین جلد کریگا اُنکے ساتھ خدائے تعالیٰ دوستی ظاہر یعنی مسلمانون کی محبت فرشتون کے اور مسلمانون کے جی مین ڈالیگا خدائے تعالیٰ فانما یسرنہ بلسانک لتبشر بہ المتقین وتنذر بہ قوما لدا ۝ پھر سوائے اسکے نہین یعنی مقرر آسان اور سہج کیا ہمنے تیری زبان پر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کو یعنی عربی زبان مین بھیجا قرآن کو تو کچھ مشکل نہ تھے اُسکے معنی سمجھنے اور قرآن کو اسواسطے بھیجا ہے ہمنے تو تو خبر دیوے اچھے ڈرنے والون کو شرک سے یعنی جو لوگ کہ شرک کرنے سے ڈرتے ہین اُنھین خوشخبری دے بہشت کی اور اُسکی نعمتون کی اور ڈراوے تو اُن لوگون کو جو جھگڑتے ہین تجھ سے دین کے معاملے مین اور یہ تو کیا ہین ع ۷ ۱۰ وکم اھلکنا قبلھم من قرن ھل تحس منھم من احد او تسمع لھم رکزا ۝ اور بہتیرون کو مار کر خراب کر دیا ہمنے پہلے ان کامون سے اگلے زمانے مین اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو پاتا ہے تو اُن لوگون سے یا سُنتا ہے اُن لوگون سے کسی کی آواز کچھ ذرا بھی یعنی جب عذاب ہوا اُن لوگون پر آیا تو وہ ایسے مرکر مٹ گئے کہ کچھ اُن کے نشان اور کھوج اُنکا نہ رہا کہین کسی جگہ دنیا مین اسی طرح یہ کافر تجھ سے جھگڑتے ہین اور مباحثہ کرتے ہین مر کر مٹ جاوینگے جو انکا کہین دنیا مین نام اور نشان نہ رہیگا جو ایمان لاوینگے اور خدائے تعالیٰ کو ایک اور رسول کو برحق جانینگے وہ ہمیشہ عیش کرینگے دین اور دنیا مین

سورۃ طٰہٰ مکیۃ وھی | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | مائۃ وخمس وثلثون ایۃ

طٰہٰ معنی ان دو حرفون کے ہر ایک عالم نے کچھ اور ہی کہے ہین بعضے کہتے ہین کہ سات نام پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے جو قرآن مین ہین جیسے یٰسٓ اور مزمل اور مدثر ویسا ہی ایک یہ بھی نام ہے انکا کہتے ہین کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو جو نماز تہجد کی پڑھنے کو اُٹھتے تو اتنا کھڑے رہتے کہ پانون مبارک سوج جاتے تھے کافر کہتے کہ قرآن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بڑی محنت اور مشقت ہے سو خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ اے طٰہٰ یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ۙ نہین اُتارا ہمنے تجھپر قرآن اس واسطے جو محنت مین پڑے تو اور نہ سوئے رات کو اور کھڑا ہی رہے راتون کو بہت اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ۙ مگر بھیجا ہے قرآن نصیحت دینے کو جو ڈرے یعنی قرآن اسواسطے بھیجا ہے جو تو نصیحت کرے قرآن سُنا کر اُسکو جو ڈرے خدا تعالیٰ کے عذاب سے تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ۙ قرآن اُتارا ہوا ہے یعنی بھیجا ہوا ہے ایسے شخص کا جسنے پیدا کیا زمین کو ایسا کشادہ اور آسمان اونچے کو جو دیکھو تو کیسا اونچا ہے الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝ وہ خدا بے نہایت بخشش کرنے والا عرش کے اوپر رہا یعنی سب سے بلند ہے اُسکا مکان سبب بزرگی کے نہ سبب رہنے کے جو وہ کسی مکان مین نہین اور کوئی مکان اُس سے خالی نہین جیسے کہ ایک عالم نے کہا ہے کہ عرش کا مقدور نہین جو خدائے تعالیٰ کو اُٹھا سکے بلکہ خدائے تعالیٰ نے اُسے اپنی قدرت سے سب چیز سے بلند اُٹھا ہوا رکھا ہے لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ۝ اُسی کا ہے جو کچھ آسمانون مین ہے اور جو کچھ زمین مین ہے اور جو کچھ اُن دونون مین یعنی آسمان اور زمین کے درمیان مین ہے اور جو کچھ کہ نیچے کی زمین تلے ہے یہ سب خدائے تعالیٰ کا مال ہے اور وہ سب کا مالک ہے اور حاکم ہے وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفَى ۝ اگر تو پکار کے کہے بات پھر بیشک خدائے تعالیٰ جاننے والا ہے چھپی ہوئی بات کا اور چھپے ہوے دل کے خیال کا اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۝ خدائے تعالیٰ کے سوائے جو نہین کوئی خدا بندگی کرنے کے لائق مگر وہی جو واسطے اُسکے ہین خاص اور ستھرے پاکیزہ نام وَهَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۝ وقف لازم اِذْ رَاٰ نَارًا اور آئی تیرے پاس بات موسیٰ پیغمبر علیہ السلام کی یعنی حضرت موسیٰ عمران کے بیٹے کا احوال تو نے سنا ہے کہ جسوقت دیکھا آگ کو کہتے ہین کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام مدین سے حضرت شعیب نبی علیہ السلام سے رخصت ہو کر اپنی قبیلہ بی بی صفورا کو لیکر مصر کی طرف روانہ ہوے اور ایک دن راہ مین رستہ بھولے شام کے وقت ایک جنگل مین اُترے اور بی بی صفورا کو وہان اندھیری رات مین درد بچہ ہونے کا اُٹھا اُسوقت برف پڑتی تھی اور آگ نہ تھی اُن بی بی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کہا کہ کہین سے آگ لاؤ اُنھون نے بہتیرا چقماق کو جھاڑا ہر گز آگ نہ نکلی ناچار ہو کر کھڑے ہوی جو تھوڑے مین دور سے آگ نظر آئی تو فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ۝ پھر کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی بی بی صفورا سے کہ ذرا تم یہان صبر کرو مین نے مقرر دیکھی ہے ایک آگ دور سے شاید لے آؤن تمھارے واسطے اُسمین سے سلگا کر یا کوئی اُسمین سے چنگاری لے آؤن یا پاؤن مین اُس آگ پر سے راہ کو یعنی اُس آگ پاس کوئی آدمی ہووے تو اُس سے راہ سیدھی مصر کی پوچھ لون پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ کہکر اُنکو چھوڑا اور ہاتھ مین عصا لیکر اکیلے اُس آگ کی طرف چلے فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ يٰمُوْسٰٓى ۝ اِنِّيْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝ پھر جب آن پہنچے حضرت موسیٰ علیہ السلام اُس آگ کے پاس تو دیکھا کہ ایک درخت بڑا ہے اُسکے گرد ایک آگ سفید بغیر دھوین کے روشن ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام یہ دیکھکر حیران ہوے کہ ہرا درخت آگ کے بیچ مین ہے اور جلتا نہین اتنے مین وہین سے ایک آواز آئی کہ اے موسیٰ بیشک مین ہون پروردگار تیرا پھر تو باہر کر پانون مین سے پاپوش اپنی بیشک تو ستھرے پاکیزہ میدان مین ہے جو اُس کا نام طویٰ ہے وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰٓى ۝ اور مین نے تجکو پسند کیا ہے سب آدمیون مین سے پیغام بھیجنے کے واسطے خلقت کی طرف پھر تو سن اور کان رکھ اُس چیز کو جو حکم ہووے اور کہا جاوے تجھے اور وہ حکم یہ ہے کہ اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ۝ اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا تَسْعٰى ۝ بیشک مین ہون خدائے تعالیٰ جو نہین ہے کوئی خدا بندگی کرنے کے لائق مگر مین ہون پھر تو بندگی کر میری اور قائم رکھ نماز کو میرے یاد کرنے کے واسطے یعنی ہمیشہ نماز پڑھا کر اور بیشک قیامت آنے والی ہے چاہتا ہون مین

کہ چھپا ہوا رکھون مین ایسا جو کوئی اُس کے آنے کا وقت نہ جانے اور وہ آوے گی مقرر اسواسطے جو بدلا دیا جاوے ہر شخص کو اُس چیز کا جس چیز مین وہ دوڑا ہوا اور محنت کی ہے جو اُسکی محنت ضائع نہو فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ۝ پھر چاہیے کہ تجھے نہ اٹکاوے قیامت کے سچ جاننے سے وہ شخص جسنے سچ نہین جانا قیامت کے آنے کو اور تابعداری کی ہوا اپنے جی کی خوشی کی یعنی جو شخص کہ اپنے جی کی خوشی کرتا رہا ہو اور قیامت کے ہونے کو سچ نہ جانتا ہو وہ تجھے اپنا سا نہ کرے کسواسطے کہ اگر تو ویسے کا کہا مانیگا تو ہلاک ہوگا اور میری درگاہ سے روا اور دور ہوگا جب یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سُنا ننگے پانون ہوکر کھڑے ہو رہے تب یہ اور حکم آیا وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يٰمُوسٰى ۝ کیا ہے تیرے داہنے ہاتھ مین اے موسیٰ قَالَ هِيَ عَصَايَ ۚ أَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَأَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِي وَلِيَ فِيهَا مَآرِبُ أُخْرٰى ۝ کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہ یہ عصا ہے میرا سو وہ ایک درخت کی لکڑی کا تھا اور سر اُسکا دو شاخہ تھا اور نیچے اُسکے لوہے کی بھال لگی ہوئی تھی اور وہ عصا حضرت آدم کے وقت سے چلا آتا تھا جو حضرت شعیب نبی پاس ورثے مین آیا تھا حضرت موسیٰ نے رخصت کے وقت حضرت شعیب نبی سے مانگ لیا تھا سو حضرت موسیٰ نے جناب الٰہی مین کہا کہ یہ عصا میرا ہے جو مین اسپر ٹیک کے کھڑا ہوتا ہون اور درخت کے پتے جھاڑتا ہون اس سے بنبیون کے کھانے کو اور مجکو اس عصا سے بہت کام ہین یعنی میرے بہت کام آتا ہے یہ کہتے ہین کہ وہ عصا رستے مین حضرت موسیٰ علیہ السلام سے باتین کرتا تھا اور موذی جانورون کو پاس آنے نہ دیتا تھا اور جب موسیٰ سوتے تو بنبیون کے ریوڑ کی خبرداری کرتا اور جب اُسے زمین مین گاڑ دیتے تو ہرا درخت ہوجاتا اور ہر طرح کا مزیدار میوہ دیتا غرضکہ بہت خوبیان اُس عصا مین تھین پھر قَالَ أَلْقِهَا يٰمُوسٰى ۝ فَأَلْقٰهَا فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى ۝ فرمایا خدائے تعالےٰ نے کہ ڈال دے اُسے زمین مین اپنے ہاتھ سے اے موسیٰ پھر ڈال دیا عصا کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پیچھے ڈالتے ہی ایک بڑی آواز آئی حضرت موسیٰ نے پھر کے دیکھا تو وہ عصا ایک سانپ تھا دوڑتا ہوا ہر طرف کہتے ہین کہ پہلے تو زرد سانپ تھا اُتنا ہی جتنا عصا تھا پھر بڑا ہوا اونٹ برابر اور لنبا بھی بہت ہوا اور چار پانون پیدا ہوے موٹے اور چھوٹے اور چلنے لگا اور دانت تھے بڑے بڑے اور آنکھین بجلی کی طرح چمکتی تھین اور بڑے بڑے پتھرون کو اور درختون کو اُکھاڑ اُکھاڑ ایک نوالہ کرتا تھا پھر دیکھکر حضرت موسیٰ علیہ السلام ڈرے اور چاہا کہ بھاگین جو اتنے مین پھر قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ ۖ سَنُعِيدُهَا سِيرَتَهَا الْأُولٰى ۝ فرمایا خدائے تعالےٰ نے کہ پکڑ لے اے موسیٰ اُسے اور مت ڈر ہم جلدی سے کر دینگے اُسے پہلی شکل پر یعنی جیسا وہ عصا تھا ویسا ہی کر دینگے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ سُنا تب سانپ کی طرف گئے اور ہاتھ اُسکے منھ مین ڈالکر اُسکی مونچھین پکڑ لین وہ سانپ پھر ویسا ہی عصا ہوگیا اور وہ دوشاخہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ مین آیا حضرت موسیٰ کی خاطر جمع ہوئی تب پھر یہ حکم آیا کہ اے موسیٰ وَاضْمُمْ يَدَكَ إِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوٓءٍ ۖ آيَةً أُخْرٰى ۝ اور ملا اپنے ہاتھ کو طرف اپنی بغل کے یعنی اپنے ہاتھ کو اپنی بغل مین رکھ تو نکلے وہ ہاتھ تیرا سفید روشن چمکتا ہوا بے عیب یعنی اُس سفیدی مین شبہہ کوڑھ کا نہووے یہ نشانی دوسری ہے تیرے پیغمبر ہونے پر پہلی نشانی عصا تھا جو اژدہا ہوا تھا دوسرے ہاتھ کا روشن ہونا ایسا کہ جیسے سورج جو کسی کی آنکھ اُسپر نہ ٹھہرتی تھی اور یہ نشانیان اسواسطے ہین کہ لِنُرِيَكَ مِنْ آيَاتِنَا الْكُبْرَى ۝ تو دکھاوین ہم تجھے بڑی نشانیان پھر اب اِذْهَبْ إِلٰى فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغٰى ۝ جا تو اے موسیٰ فرعون کی طرف جو وہ غرور اور تکبری مین حد سے باہر نکل گیا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا فرعون کا جاہ و جلال اور فوج اور حکم اور غصہ دیکھا ہوا تھا اپنے دل مین سوچے کہ مین اکیلا اُس سے کیونکر مقابلہ کرونگا تب جناب الٰہی مین عاجزی سے قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ۝ وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ۝ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِي ۝ يَفْقَهُوا قَوْلِي ۝ کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہ اے پروردگار میرے کشادہ کر سینہ میرا تو اُسمین سمائی ہو ہر چیز کی اور آسان کر مجھپر کام میرا جو پیغمبری مین مجھپر سختیان آوین اُنمین گھبراؤن نہین اور کھول میری زبان کی گرہ کو تو سمجھین وہ لوگ میری بات کو کہتے ہین کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام دودھ پیتے تھے اُن دنون مین ایک روز فرعون نے گود مین لیا حضرت موسیٰ نے جو اُسکی داڑھی بڑھاؤ دیکھی اور لعل یاقوت اچھے گلے ہاتھ مین پکڑ کر نوچ لیے کئی بال اُسکی داڑھی کے ٹوٹ آئے فرعون کو غصہ آیا اور کہا کہ اسے مارڈالو بی آسیہ جو فرعون کی قبیلہ تھین اُنھون نے کہا کہ یہ بے سمجھ بچہ ہے اسے یہ جواہر اچھے لگے اسواسطے اسنے ہاتھ چلایا اور اُسکے آگے آگ اور جواہر لعل یاقوت برابر ہین فرعون نے کہا کہ بھلا لاؤ تو آزماوین تب ایک طاش مین خوب سے انگارے دہکتے ہوے لائے اور ایک طباق مین لعل اور یاقوت بھر کے آگے لاکر رکھا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ہاتھ اپنا یاقوت کے طباق کی طرف چلایا وہین حضرت جبرئیل نے ہاتھ اُنکا

آگ کی طرف پھیر دیا اُنھون نے ایک چنگاری اُٹھا کر مُنھ مین رکھ لی ہاتھ اور زبان دونون جلے اُس سبب اُنکی زبان مین گرہ پڑی تھی بات درست نہ نکلتی تھی اور ہر ایک کی سمجھ مین نہ آتی تھی اسواسطے دعا مانگی کہ یارب میری زبان صاف ہووے تو ہر کوئی بات سمجھے اور یہ دعا مانگی وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ۝ هٰرُوْنَ اَخِي ۝ اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِيْ ۝ وَاَشْرِكْهُ فِيْٓ اَمْرِيْ ۝ اور بنا اور مقرر کر میرے واسطے یار اور مددگار میرے کنبے سے میرے بھائی ہارون کو اور اُس سے مضبوط کر پیٹھ میری اور بھائی کو میرا رفیق کر پیغمبری مین کی نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ۝ وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ۝ اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا ۝ جو تجھے ساتھ پاکیزگی اور ستھرائی کے یاد کرین ہم بہت سا اور تیری تعریف کرین ہم بہت بیشک تو ہی ہمارے احوال کو دیکھنے والا ہر وقت جب حضرت موسیٰ نے یہ دعائین مانگین تب خدا تعالیٰ نے اپنے فضل اور کرم سے قَالَ قَدْ اُوْتِيْتَ سُؤْلَكَ يٰمُوْسٰى ۝ فرمایا کہ بیشک دے چکے تجھے جو تو نے مانگا اے موسیٰ یعنی یہ جتنی چیزین تو نے مانگین سب دین تجھے وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً اُخْرٰى ۝ اور بیشک احسان رکھا ہمنے تجھپر یہ نعمتین دیکر تجھے اب دوسری بار اور پہلی بار کا احسان وہ تھا کہ اِذْ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّكَ مَا يُوْحٰٓى ۝ یاد کر جب کہلا بھیجا ہمنے فرشتے کی زبانی تیری مان کو اے موسیٰ اُس بات کو جو کہلا بھیجا تھا اُس وقت کہ تو پیدا ہوا تھا اور فرعون کے لوگ ڈھونڈھتے پھرتے تھے تجھے مار ڈالنے کو اور تیری مان حیران تھی تب کہلا بھیجا ہمنے اَنِ اقْذِفِيْهِ فِي التَّابُوْتِ فَاقْذِفِيْهِ فِي الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّيْ وَعَدُوٌّ لَّهٗ ۔ وہ کہ ڈال موسیٰ علیہ السلام کو صندوق مین پھر صندوق کو ڈال دریا مین پھر تو دریا ڈالے اُس کو کنارے پر جو لیوے اُس صندوق کو دشمن میرا اور دشمن اُسکا یعنی فرعون لیوے اُس صندوق کو اور خاطر جمع رکھ جو موسیٰ کو تیرے پاس پھر پہونچا دینگے ہم کہتے ہین کہ جب یہ پیغام خدا تعالیٰ کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو پہونچا تب اُنھون نے ایک صندوق چھوٹا سا بنوا کر پہلے اُسمین روئی بچھائی پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اُسمین لٹایا اور اُس صندوق کا مُنھ بند کر کے قیر ایک روغن ہوتا ہے اُس سے صندوق کو خوب مضبوط کیا ایسا کہ ایک بوند پانی اندر نہ جاوے تب اُس صندوق کو دریا مین بہا دیا اور اپنی بیٹی مریم کو کہا کہ تو کنارے دریا کے صندوق کو دیکھتی چلی جا کہ یہ کہان جاتا ہے اور اسکا کیا حال ہوتا ہے اُس دریا مین ایک نہر جدا ہو کر فرعون کے باغ مین جاتی تھی صندوق اُسی نہر کے جانب چلا اور بہتا ہوا وہان جا پہونچا کہ جس جگہ فرعون اور بی بی آسیہ نہر کے کنارے اپنی بیٹھک مین بیٹھے سیر کرتے تھے جب اُنھون نے اُس صندوق کو دیکھا تو پانی مین سے لیکر اُسے کھولا دیکھین تو ایک اُسمین لڑکا ہے جیسے چاند کا ٹکڑا خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی آنکھون مین ایک خوبی دی تھی جو کوئی دیکھتا تھا بے اختیار اُسکے دل مین اُنکی محبت پیدا ہوتی تھی جب حضرت موسیٰ کو فرعون اور اُسکی بی بی آسیہ نے دیکھا دونون کے دل مین محبت پیدا ہوئی جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ ۝ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ ۝ اور ڈالی مین نے تجھپر محبت اپنے پاس سے اے موسیٰ یعنی جو کوئی تجھے دیکھتا تھا اُسکے دل مین تیری محبت پیدا ہوتی تھی اور پرورش پاوے تو میری آنکھون کے سامنے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون اور بی بی آسیہ نے صندوق سے نکالا اور کہا اسے اپنا بیٹا کر کے پالین گے اُنکے واسطے جھولا بنوایا اور دائیان بلائین لیکن جتنی دائیان آئین اُنھون نے کسی کا دودھ نہ پیا بی بی آسیہ بہت حیران ہوئین حضرت موسیٰ کی بہن بی بی مریم جو صندوق کے ساتھ چلی آئین تھین اُنھون نے یہ سب احوال دیکھا کہ بھائی کسی کا دودھ نہین پیتا تب اِذْ تَمْشِيْٓ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ يَّكْفُلُهٗ ۔ یاد کر جب چلی جاتی تھی بہن تیری اُنکی طرف پھر کہا تیری بہن نے بی بی آسیہ کو اے بی بی بتاؤن تمکو اُسے جو اُس بچے کو دودھ پلاوے اور اُسے پالے بی بی آسیہ نے کہا کہ اگر ایسا کام کرے تو اے مریم تجھپر احسان کرون مین بی بی مریم وہان سے آئین اور اپنی مان کو لیگئین اور اُنھون نے جا کر حضرت موسیٰ کو گود مین لیکر دودھ پلایا سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے اُسی میدان مین کہ اے موسیٰ فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓى اُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ۝ پھر پہونچایا ہمنے تجکو تیری مان کے پاس اور وعدہ پورا کیا ہمنے تو روشن ہووین آنکھین تیری مان کی تجھے دیکھکر اور غم نہ کھاوے تیری جدائی سے پھر پرورش پائی تو نے اپنی مان کے پاس اور جوان ہوا اور یاد کر وہ وقت کہ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا ۝ اور مار ڈالا تو نے ایک آدمی قبطی کو جو فرعون کی قوم سے تھا اس واسطے کہ فریاد کی تھی تیرے آگے اُس کے ظلم سے ایک بنی اسرائیل نے جب تو نے اُس قبطی کو مار ڈالا تب فرعون کے لوگون کو خبر ہوئی اور تیرے مار ڈالنے کی فکر کی اُس کے بدلے پھر بچایا ہمنے تجھکو غم مارے جانے کے سے جو تجھے ہمنے یہ سب قصہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تولد ہونے سے فرعون کے غرق ہونے تک تمام مفصل سورۂ قصص مین آویگا پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے

وقف لازم

کہ اے موسیٰ فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ ۙ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰى قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى ۝ پھر رہا تو کتنے برس مدین کے لوگون مین یعنی حضرت شعیب نبی علیہ السلام کے پاس اٹھارہ برس یا اٹھائیس برس پھر آیا تو اُس میدان طوی مین اُسوقت پر جو مقرر کیا تھا ہمنے اے موسیٰ اور یہان تجھ سے باتین کرین ہمنے پاس بلاکر وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِيْ ۝ اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ ۝ اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۝ اور چُن لیا ہمنے تجکو اپنے واسطے اور تجھے دوست کیا مین نے اپنا جا تو اور تیرا بھائی ہارون بھی ساتھ تیرے میری نشانیون سمیت یعنی یہ معجزے جو مین نے تجھے دیے ہین انھین دکھا اور سُستی مت کرو تم دونون میری یاد کرنے مین جاؤ تم دونون فرعون کی طرف جو بیشک فرعون تکبری اور غرور مین حد سے گذر گیا ہے اور جا کر فرعون سے فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ۝ پھر کہو تم دونون اُسے بات ملائم نرمی سے اور سہج مین یعنی غصہ اور جھڑک کر نہ کہو بلکہ راستی مین بات کرو اور اُنکی پرورش کرنے کا جو تجھے پالا تھا اُس حق کو دھیان مین رکھو اُس سے سخت نہ بولو تو شاید کہ وہ نصیحت تمھاری مانے یا ڈرے خدائے تعالیٰ کے عذابون سے حضرت موسیٰ علیہ السلام یہ سب باتین سُنکر وہان سے چلے اور مصر کی راہ لی اور اپنی قبیلہ کو جو ورد کھاتے چھوڑ آئے تھے اُسکا کچھ فکر اور دھیان نہ کیا کہتے ہین کہ بی بی صفورا اور قافلے کے لوگ ساری رات حضرت موسیٰ علیہ السلام کی راہ دیکھتے رہے پھر سارا دن راہ دیکھی اور حیران ہوے اور ڈھونڈھا کہین حضرت موسیٰ نہ ملے اتفاقا مدین سے لوگ آتے تھے بی بی صفورا کو دیکھا اور حال معلوم کیا اور پھر مدین مین حضرت شعیب علیہ السلام پاس پونہچا دیا پھر جب فرعون ڈوب چکا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خبر مدین مین پونہچی تب بی بی صفورا آئین غرضکہ جب حضرت موسیٰ مصر کے قریب پونہچے تب حضرت ہارون نبی کو غیب سے خبر ہوئی کہ موسیٰ علیہ السلام آتے ہین بھائی کی پیشوائی کے لیے آگے اور ملاقات ہوئی حضرت موسیٰ نے سب باتین حضرت ہارون سے ظاہر کین اور کہا کہ خدائے تعالیٰ نے مجھے پیغمبر کیا اور فرمایا کہ تم دونون مل کر جاؤ اور فرعون کو سمجھاؤ یہ کہ تکبری کو چھوڑ اور خدائے تعالیٰ کو ایک جان اور اُسکی بندگی کر نہین تو تجھپر بڑا عذاب ہوگا حضرت ہارون نے یہ سب سُنکر بھائی کو پیغمبری کی مبارکباد دی اور کہا کہ اے موسیٰ فرعون کا جاہ اور جلال جیسا تمنے دیکھا تھا اُس سے اب زیادہ ہوا ہے جو زری سے باتین آدمی کو مارنے کا اور سولی کا حکم کرتا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام یہ سنکر فکر مند ہوے پھر دونون نے ملکر یعنی حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون نے جناب الٰہی مین قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ۝ کہا اُن دونون نے کہ اے پروردگار ہمارے ہم دونون ڈرتے ہین اُس بات سے جو فرعون زیادتی کرے اور جلدی کرے عذاب مین ہمپر یا بہت غرور اور تکبری کرے اور بات ہماری تمام نہ سنے اور حکم قتل کا کرے پھر قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى ۝ فرمایا خدائے تعالیٰ نے کہ اے موسیٰ اور ہارون مت ڈرو تم دونون فرعون سے کہ بیشک مین تمھارے ساتھ ہون نگہبان اور مدد کرنے والا تمھاری اور سُنتا ہون تمھاری دعا کو جو تم کہتے ہو اور دیکھتا ہون مین جو تمسے فرعون معاملہ کریگا تم خاطر جمع رکھو مین تمسے غافل نہین ہون تم بخیطر رہو فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ۭ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ ۭ وَالسَّلٰمُ عَلٰي مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ۝ پھر جاؤ تم دونون فرعون کے پاس پھر کہو دونون اُس سے کہ بیشک ہم دونون بھیجے ہوے ہین تیرے پروردگار کے اور یہ حکم ہی کہ پھر بھیج تو ہمارے ساتھ حضرت یعقوب نبی کی اولاد کو جو تیرے ملک مصر مین تیری تابعداری کرتے ہین تو مین لیجاؤن اُنھین شام کے ملک مین جو قدیم اُنکے باپ دادا کا ہی وطن اور مت دکھ دے اُنکو مصیبت مین ڈال کر اُنکے بیٹے قتل کر کے اور اپنی خدمت مین اور محنت مین رکھکر دُکھ نہ دے بیشک ہم لائے ہین تیرے پاس معجزہ نشانی پیغمبری کی تیرے پروردگار سے اور سلامتی ہے اُس شخص پر جو کوئی کہ تابعداری کرے سیدھی راہ دین اسلام کی یعنی جو کوئی خدائے تعالیٰ کو ایک جانے اور پیغمبرون کو سچا جانے وہ عذاب سے سلامت رہیگا دونون جہان مین اور یہ کہو اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ اِلَيْنَآ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰي مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝ بیشک حکم ہوا ہی ہمین ہمارے پروردگار کا یہ کہ مقرر عذاب دنیا اور آخرت مین اُسپر ہوگا جو جھوٹ جانیگا میری بات کو اور میرے معجزون کو اور مُنھ پھیر گیا ماننے سے یعنی بیزار ہوگا ہماری باتون سے جب باتین تسلی کی خدائے تعالیٰ سے سنین حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کی خاطر جمع ہوئی اور مصر کے اندر آئے اور پھر ایک مدت کے بڑی تلاش سے فرعون کی مجلس مین پونہچے اور کہا فرعون کو درباریون کہ ہم بھیجے ہوے ہین خدائے تعالیٰ کے اور تجھے نصیحت سے کہتے ہین کہ تو ایک جان خدائے تعالیٰ کو اور اُسکی بندگی کر اور جو کچھ خدائے تعالیٰ نے فرمایا تھا سب ادا کیا فرعون نے وہ سب سنکر قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى ۝ کہا پھر کون ہی پروردگار تم دونون کا جو تم اُسکی بندگی کرنے کو مجھے کہتے ہو اے موسیٰ فرعون نے حضرت موسیٰ کا نام لیکر اور اُنکی طرف تحقیر سے

اسواسطے کہا کہ جانتا تھا جو زبان اُنکی درست نہین ہے یہ بولیگا تو بات صاف نہ کرسکیگا مجلس مین شرمندہ ہوگا اور یہ خبر نہ تھی کہ زبان درست ہوئی ہے پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے صاف زبان سے قَالَ رَبُّنَا الَّذِیْٓ اَعْطٰی کُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰی ۝ کہا پروردگار ہمارا وہ شخص ہے جسنے اپنے فضل و کرم سے دیا ہے ہر چیز کو جو پیدا کیا ہے صورت اور شکل اُسکو اُسکے لائق یعنی جیسے کہ اُسے کرنا لائق تھا ویسا ہی اُسے بنایا اور عقل دی ہر ایک کو اُسکے لائق جو اپنے دوست اور دشمن کو سمجھے اور اپنی روزی کو پہچانے یعنی ہر جوان کو جو پیدا کیا اور عقل دی ہے اتنی کہ اپنے جوڑے کو اور اپنے پالنے والے کو اور کھلانے والے کو اور اپنے دشمن کو سمجھتا ہے فرعون نے جب صفت پروردگار کی سُنی تو ڈرا کہ ایسا نہو کہ لوگ سُنکر ایسے خدا کی بندگی کرنی قبول کرین تب بات اور طرح پھیر کر چاہا کہ حضرت موسیٰ کو لاجواب کرے قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰی ۝ کہا فرعون نے کہ بھلا کہو تو کیا حال ہے اگلے زمانے کے لوگون کا یعنی قوم ثمود اور عاد کا اور حضرت نوح نبی کی امت کا جو اُنھون نے بھی اُس خدا کی بندگی نہین کی تھی اب وہ لوگ عذاب مین ہین یا آرام مین قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ فِیْ كِتٰبٍ ۚ لَا یَضِلُّ رَبِّیْ وَلَا یَنْسَی ۝ کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہ اُن لوگون کی خبر پاس میرے پروردگار کے لکھی ہوئی ہے کتاب مین یعنی لوح محفوظ مین تمام احوال سب کا موجود ہے جو نہین چھوڑتا کسی چیز کو پروردگار میرا اور نہین بھولتا کسی چیز کو اور مین بندہ ہون خدا ے تعالےٰ کا جیسے تم ہو جس چیز کی خبر دی ہے وہی جانتا ہون مین اور کہا حضرت موسیٰ نے کہ پروردگار میرا الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّسَلَكَ لَكُمْ فِیْهَا سُبُلًا وہ ہے جسنے بنایا تمھارے واسطے زمین کو بچھونا جو اُسپر بیٹھے ہو اور گھر بناتے ہو اور بنائین تمھارے واسطے زمین پر راہین جو تم ایک شہر سے دوسرے شہر جاتے ہو سو داگری کو اور اُسی خدا ے تعالیٰ نے وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰی ۝ اونچے بھیجا آسمان سے پانی مینھ کا سو خدا ے تعالیٰ فرماتا ہے کہ پھر ہمنے اُگایا اُس پانی سے طرح طرح کی اُگنے والی چیزین جو تم دیکھتے ہو کہ رنگا رنگ اور مزے مین جدا جدا ہیں ایک دوسرے سے اور ایک پانی سے سب پیدا ہوتے ہین اور بعضون کو اُنمین سے كُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ۭ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی النُّهٰی ۝ کھاؤ تم اور چراؤ اپنے جانور چوپاؤن کو جنگل مین بیشک یہ باتین جو کہین ہر طرح نشانیان خدا ے تعالیٰ کی قدرت کی ہین واسطے صاحب عقلون کے جو دھیان کرتے ہین یہ سب دیکھکر اور سمجھتے ہین کہ بغیر خدا ے تعالیٰ کے یہ کام کوئی نہین کرسکتا اور فرماتا ہے خدا ے تعالیٰ کہ مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِیْهَا نُعِیْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰی ۝ اُسی زمین سے پیدا کیا ہمنے تمکو یعنی حضرت آدم کو جو تم سب کی پیدائش اُنسے ہو تو گویا تم سب کو خاک سے پیدا کیا ہے اور کہتے ہین کہ خدا ے تعالیٰ نے ایک فرشتہ پیدا کیا ہے اور اُسے یہ خدمت دی ہے کہ جس جگہ آدمی کی قبر ہوتی ہے اُسی جگہ کی خاک اُٹھاکر اُسکی مان کے پیٹ مین ڈال دیتا ہے پھر اُس خاک کا بچہ بنتا ہے پھر جب وہ مرتا ہے اُسی جگہ مین اُسکی گور ہوتی ہے سو خدا ے تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمھین زمین سے پیدا کیا اور پھر زمین مین ہی پہنچاؤنگا تمھین مارکر اور پھر زمین ہی سے باہر نکالونگا تمھین دوسری بار حساب لینے کو قیامت کے دن فرعون نے جب یہ سُنا تو کہا کہ اے موسیٰ اگر تو سچا ہے تو کچھ نشانی دکھا اپنی پیغمبری کی سو خدا ے تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَلَقَدْ اَرَیْنٰهُ اٰیٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰی ۝ بیشک دکھائین ہمنے فرعون کو اپنی قدرت کی نشانیان یعنی جتنے معجزے ہمنے موسیٰ علیہ السلام کو دیے تھے وہ سب دکھائے فرعون کو جیسے عصا کا اژدہا ہو جانا اور ہاتھ کا روشن ہونا اور سب نشانیان فرعون نے دیکھکر کہا کہ اے موسیٰ تو جھوٹا ہے اور اُن سب نشانیون کو نہ مانا اور قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ یٰمُوْسٰی ۝ کہا فرعون نے کہ آیا ہے تو ہمارے پاس اسواسطے جو نکالے ہمکو تو ہمارے ملک مصر سے اپنے جادو کے زور سے اے موسیٰ یعنی فرعون نے وہ عصا کا اژدہا بنجانا اور معجزہ دیکھکر کہا کہ اے موسیٰ تو بڑا جادوگر ہے اور تیری غرض ہمنے معلوم کی تو یہ چاہتا ہے کہ ہم یہ ملک چھوڑکے نکل جاوین اور تو اپنی قوم بنی اسرائیل کو لیکر یہان بسے اور عیش کرے ہم بھی اُسکا علاج کرینگے دیکھ تو سہی اور فَلَنَاْتِیَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَیْنَنَا وَبَیْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَلَآ اَنْتَ مَكَانًا سُوًی ۝ پھر لاوینگے ہم تیرے مقابلے کے واسطے جادو ایسا ہی جیسا تو نے دکھایا تو لوگ جانین کہ تو جھوٹا ہے اور پیغمبر نہین پھر اب مقرر کر اپنے اور ہمارے بیچ ایک وعدہ یعنی ایک دن ٹھہراؤ جو ہرگز نہ خلاف کرین ہم نہ تو نہ ملین اُس وعدے سے ہم اور نہ تو سب حاضر ہووین ایک مکان برابر کشادہ مین جس مین کہین اونچا نیچا نہو تو سب لوگ دیکھین جب یہ فرعون نے کہا تب اُسکے جواب مین قَالَ مَوْعِدُكُمْ یَوْمُ الزِّیْنَةِ وَاَنْ یُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًی ۝ کہا حضرت موسیٰ نے کہ وقت تمھارے وعدے کا دن تمھارے تیوہار کا ہے مقرر کیا ہے اُسدن جو جمع ہوتے ہین سب لوگ دن چڑھے ایک دن مصر کے لوگ سب عید گاہ کو جایا کرتے تھے اور وہ دن اُنکی عید کا مقرر تھا اُسدن اچھی پوشاک پہنکر غریب اور دولتمند سب شہر کے باہر میر کی جگہ جمع ہوتے تھے سو حضرت موسیٰ نے

ع ۲ ۱۱

کہا کہ وہی دن مقرر کیا جو دن چڑھے سب لوگ وہاں آویں اور دیکھیں کہ سچا اور جھوٹا کون ہے اور وہ خبر دور دور شہروں میں جاوے جب وعدہ مقرر ہو چکا اور حضرت موسیٰ کو رخصت کیا تب آپ فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ۝ پھر گیا فرعون یعنی فرعون اُس مجلس سے اُٹھا اور خلوت میں جا کر لوگوں کو بھیجا اور جادوگروں کو بلوایا اور جمع کیا اس چیز کو جس سے مکر اور فریب کریں یعنی جادوگروں کو بلوا کر کہا کہ تیار کرو اسباب جادو کا تب جادوگروں نے سب اسباب اپنے جادو کا درست اور تیار کیا اور اُس وعدے کے دن فرعون اُن جادوگروں کو لیکر اُس میدان میں آیا اور سارے شہر کے لوگ تماشا دیکھنے آئے اور مقابلے کو کھڑے ہوئے تب قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ۝ کہا جادوگروں کو موسیٰ علیہ السلام نے کہ اے قوم ہائے افسوس تم پر جھوٹ اور تہمت مت باندھو خدائے تعالیٰ پر اُسکی قدرت کی نشانیوں کو جادو کہتے ہو اور مقابلہ کرنے آئے ہو اور اُسکے ساتھ بتوں کو شریک کرتے ہو ان باتوں کو چھوڑو اور ڈرو ایسا نہو کہ پھر مار کر ہلاک کرے تمکو عذاب سے اور بیشک ناامید رہا جسنے جھوٹ اور بہتان کیا خدائے تعالیٰ پر جب جادوگروں نے یہ بات حضرت موسیٰ علیہ السلام سے سُنی تب تَنَازَعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى ۝ بات چیت کی جادوگروں نے اپنے کام کی آپس میں کہ یہ بات حضرت موسیٰ کی جادوگروں کی سی نہیں لگتی اور اس بھید کو چھپا ہوا رکھا فرعون کے لوگوں سے اور آپس میں یہ ٹھہرا کہ اگر حضرت موسیٰ پر ہمارا جادو نہ چلا تو ہم اُسکا دین قبول کرینگے کہتے ہیں کہ فرعون ایک اونچے مکان میں تماشا دیکھنے بیٹھا تھا دیکھا کہ حضرت موسیٰ اور جادوگروں نے کچھ جواب سوال کیا فرعون نے لوگوں سے کہا کہ جادوگروں سے پوچھو کہ کیا باتیں کرتے ہیں جادوگروں نے فرعون کے ڈر سے قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ۝ کہا جادوگروں نے کہ بیشک یہ دونوں یعنی حضرت موسیٰ اور ہارون جادوگر ہیں چاہتے ہیں وہ کہ نکالدیں تمکو تمھارے شہر سے اپنے جادو کے زور سے اور اپنا عمل دخل کریں مصر کے ملک میں اور چاہتے ہیں کہ لیجاویں یعنی دور کریں چلن تمھارے دین کا جو سب چلنوں سے اچھا ہی تمھارا دین اس تمھارے دین کو دور کرکے اپنے دین کو مشہور کریں اور اشراف اور دولتمندوں کو اپنے پیرو کرانا کیا چاہتے ہیں جب فرعون نے یہ بات جادوگروں سے سُنی تب غصے میں آیا اور کہا جادوگروں کو کہ فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى ۝ پھر تم سب ملکر آؤ اور اسباب جادو کا نکالو مقابلہ کرنے کو اور آؤ قطار باندھکر تو انکے دل میں تمھاری دہشت پڑے اور تدبیر کرو جو اُنمیں ہراؤ اور تم جیتو اور بیشک وہی اپنے مطلب کو پہنچے گا آج جو لڑائی جیتے گا اور وہی بڑا ہے یعنی تم اگر نیچ پاؤ گے تو جو مانگو گے سو دونگا کہتے ہیں کہ یہ بات جادوگروں نے سُنکر کئی ہزار صفیں باندھیں اور جادو کرنے کو تیار ہوئے اور اُنکے سامنے حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام دو شخص کھڑے ہوئے اور جادوگروں نے ہزاروں رسّے اور ہزاروں لکڑے بڑے بڑے میدان میں لاکر ڈالے اور کہا قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ۝ کہا جادوگروں نے کہ اے موسیٰ تو پہلے میدان میں ڈالتا ہے اپنے عصا کو یا ہم پہلے ڈالیں اپنا بنایا ہوا اور ہنر دکھاویں قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ۝ کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہ میں پہلے نہیں ڈالتا اپنا عصا میدان میں بلکہ تم ڈالو جو کچھ تم لائے ہو تب جادوگروں نے اپنے رسّوں اور لکڑوں پر منتر پڑھکر ایسا پھینکا کہ پھر اُسوقت سے اُنکے اور لکڑے اُنکے اژدہوں کی شکل بن کر ملے اور دوڑے پھنکارے مارتے دوڑے آتے ہیں جب یہ نظر آیا تب فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ۝ پھر ڈر پایا اپنے دل میں وہ خوف دیکھکر موسیٰ علیہ السلام نے اسواسطے کہ ایسا نہو جو دیکھنے والے یہ لوگ جادو کو اور میرے معجزے کو برابر جانیں سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب موسیٰ کے دل میں یہ خیال آیا تب قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ۝ فرمایا ہمنے کہ مت ڈر اپنے جی میں کسی بات سے کہ بیشک تو ہی زبردست رہیگا اور تیری ہی جیت ہوگی جادوگروں پر وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ۭ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ۭ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى ۝ اور ڈال جو چیز کہ تیرے داہنے ہاتھ میں ہی یعنی اپنے ہاتھ کا عصا ڈالدے میدان میں اور انکے ہزاروں رسّوں اور لکڑوں سے مت ڈر وہ تیرا عصا سب کو نگل جاویگا جو کچھ اُنھوں نے بنایا ہی جادو سے اور بھلا نہیں ہوتا جادوگر کا جہاں ہو یعنی جادوگر کا کہیں بھلا نہیں نہ دین میں نہ دنیا میں جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ حکم آیا تب اُنھوں نے اپنے ہاتھ سے عصا میدان میں ڈالا وہ گرتے ہی ایک بڑا اژدہا ہوگیا اور مُنھ کھول کر پھنکارتا دوڑا اور سب اُنکے رسّوں اور لکڑوں کو جو اژدہوں کی صورت بنکر پھرتے تھے اُنکو نگلنا شروع کردیا جب سبکو نگل چکا تب آدمیوں کی طرف دوڑا لوگ بھاگے تب حضرت موسیٰ نے اُسکو پکڑ لیا پھر ویسا ہی عصا ہوگیا اُن جادوگروں نے جب یہ دیکھا جانا کہ یہ جادو نہیں بیشک یہ معجزہ نبی کا ہی تب فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى ۝ پھر گرے

جادوگر اوندھے سجدے مین اور کہا کہ دل سے ایمان لائے ہم ساتھ پروردگار ہارون اور موسیٰ علیہما السلام کے جب فرعون نے یہ دیکھا کہ جادوگر ہمارے اور حضرت موسیٰ اور ہارون کے خدائے تعالیٰ پر ایمان لائے تب قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ کہا فرعون نے جادوگرون کو اے تم ایمان لائے حضرت موسیٰ کے خدائے تعالیٰ پر اور سچا جانا تمنے موسیٰ علیہ السلام کو اُس سے پہلے جو مین تمھین حکم دون کہ تم مانو اُسے یعنی اول مجھسے پوچھنے کہ ہم موسیٰ علیہ السلام کے خدا پر ایمان لاتے ہین جب مین تمھین رخصت دیتا تب ایمان لاتے اس بات سے اب معلوم ہوا کہ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ وہ بیشک موسیٰ علیہ السلام تمھارا بڑا ہے جنسے سیکھا یا ہو تمھین جادو یعنی تمھارا اُستاد ہو تم اُسی سے جادو سیکھے ہوا ور تم اُس سے مل گئے ہو اسواسطے کہ ہمارے ملک کو ہمسے چھین لو اور ہمین نکالدو اور آپ یہان رہو اور عیش کرو اُسکی سزا یہ ہے کہ فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ وَلَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَآ اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبْقٰى ۝ پھر کاٹون ہاتھ تمھارے ایک طرف کے اور دوسری طرف کے پانون تمھارے یعنی اگر داہنا ہاتھ کاٹون تو بایان پانون کاٹون اور اگر بایان پانون کاٹون تو داہنا ہاتھ کاٹون تمھارا پھر اس طرح ہاتھ پانون کاٹ کر لٹکا دونگا تمھین کھجورون کے درختون سے جو سب لوگ یا حوال تمھارا دیکھین اور ڈرین اور تمھارا یہ حال اسواسطے کرونگا تو جانو تم جو ہم مین سے کسکا بڑا سخت عذاب ہی یا میرا بڑا عذاب ہی جادوگرون کو ایمان کی ایسی لذت آئی تھی اور ایسا یقین آیا تھا جو فرعون کے ڈرانے کی کچھ پروا نہ تھی سو فرعون کو یہ جواب دیا اور قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالَّذِيْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ ۭ کہا جادوگرون نے ہم تجھے قبول نہین کرتے اُس چیز پر جو آئی ہمکو نشانیون روشن سے قسم اپنے پیدا کرنے والے کی یعنی جادوگرون نے خدائے تعالیٰ کی قسم کھاکر کہا کہ ہم تیری بات نہین مانتے اور تیری دولت نہین لیتے ہمنے دیکھی خدائے تعالیٰ کی قدرت کی نشانی کہتے ہین کہ جادوگرون کو سجدہ کرنے کے وقت خدائے تعالیٰ نے بہشت اور اُسکی نعمتین دکھادین تب اُنھون نے قسم کھاکر کہا کہ ہمنے نعمت بے زوال دیکھی ہے اسواسطے تجھے اور تیری دولت قبول نہین کرتے ہمنے دیکھی خدائے تعالیٰ کی قدرت کی نشانی اور تیرے عذاب سے نہین ڈرتے ہمپر عذاب کر جو کچھ تو کرسکتا ہے یعنی تیرا جی چاہے سو کر اب ہم نہین ڈرتے کسواسطے کہ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۭ تیرا حکم چلانا اسی زندگانی دنیا کی مین ہے پھر آگے تیرا حکم نہین چلیگا اور آخرت ہمیشہ ہی سو ہمنے قبول کی اور اِنَّآ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَمَآ اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝ بیشک ہم ایمان لائے اپنے پروردگار کے ساتھ تو بخشے ہمارے گناہون کو اور بخشے یہ جادو کرنا جو تونے زور سے ہمارے ہاتھون جادو کروایا اور خدائے تعالیٰ بہت اچھا ہے اور ہمیشہ رہنے والا ہے یعنی اے فرعون تو اور تیری دولت ایک دن جاتی رہیگی اور خدائے تعالیٰ ہمیشہ رہیگا اور اُسکی نعمتین بھی ہمیشہ رہینگی اسواسطے تیری دولت سے بیزار ہوے اور اسے جان اور دل سے قبول کیا اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ۭ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ۝ بیشک جو کوئی آوے خدائے تعالیٰ کی طرف گنہگار یعنی کوئی جو مشرک یا کافر مرے پھر اُسکے واسطے دوزخ ہی رہنے کو جو نہ مرے اُسمین کہ عذاب سے چھوٹے اور نہ جیوے کہ زندگی سے آرام مین رہے وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ۝ اور کوئی خدائے تعالیٰ کے پاس یقین سے ایمان لیکر آیا ہو اور اُسنے کام اچھے کیے ہون پھر جو ایسے لوگ ہون واسطے ایسے لوگون کے مرتبے اونچے ہین سو وہ مرتبے اونچے جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزٰۗؤُا مَنْ تَزَكّٰى ۝ باغ ہمیشہ رہنے کے ہین یعنی جو کوئی اُن باغون مین جا رہتا ہی پھر وہان سے نکلتا نہین جو بہتی ہین اُن باغون مین درختون کے تلے نہرین جو ہمیشہ رہینگے وہ مومن اُن باغون مین باغ اور وہان کی نعمتین بدلا اُس شخص کو ہے جو پاک ہو کفر سے اور شرک سے اور اچھے کام کیے ہونگے دنیا مین یہ سب باتین جادوگرون نے فرعون سے کہین اور یہ قصہ مفصل سورۂ اعراف مین لکھا ہی کہتے ہین کہ جب فرعون نے دیکھا کہ جادوگر ہمارے اور اب مین جھوٹا ہوا تب بہت کھسیانا ہوا اور بنی اسرائیل پر جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم تھی اُنپر زیادہ ظلم کرنے لگا سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى ۙ اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰى ۝ بیشک حکم کیا ہمنے موسیٰ علیہ السلام کو وہ کہ رات کو لیجا میرے بندون کو مصر سے اور جب دریا کے کنارے پونہچین تب تو مار عصا کو جو کرون مین راہ واسطے اُنکے جو سوکھے چلنے کے لائق دریا مین جو آرام سے نکل جاوین مت ڈر اس بات سے جو فرعون کے لوگ تمھین پکڑلین اور نہ ڈر ڈوبنے سے دریا مین تمھین سلامت دریا سے باہر پونہچا ڈونگا جب یہ حکم ہوا تب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو کہا کہ تم رات کو اُس مکان مین آنا حکم خدائے تعالیٰ کے سے مین تمھین سب کہ لیچاوینگا بنی اسرائیل یہ بات خدائے تعالیٰ سے چاہتے تھے رات کو اُس

ثلثہ ۱۱ ع

ع ۱۲

مکان مقرر مین آئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سب کو لیکر اُسی رات مصر سے باہر نکلے دوسرے دن یہ خبر فرعون کے لوگون کو ہوئی جو حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کو جتنے اُس شہر مین تھے سب کو لیکر بھاگے لیکن اتفاق ایسا ہوا جو اُسدن ہر ایک کے گھر مین ایسا احوال تھا اور ایک خرابی تھی طرح طرح کی جدی جدی بنی جو اُسدن اُنکا پیچھا نہ کر سکے پھر تیسرے دن یہ لشکر جمع کر کے فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ۚ وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى پھر پیچھا کیا بنی اسرائیل کا فرعون نے سمیت اپنے لشکر کے پھر ڈھانک لیا فرعون کو لشکر سمیت دریا نے جیسے ڈھانکا اُنکو یعنی ایک لہر نے دریا کی اُن سب کو ایسی طرح ڈبو دیا جو بیان مین نہین آتا اور پھسلایا فرعون نے اپنی قوم کو سیدھی راہ دین اسلام کی سے اور راہ نہ دکھائی اُنکو چھٹکارے کی یعنی ایسی راہ نہ دکھائی جو عذاب سے چھوٹتے اب خدائے تعالیٰ اپنا احسان بیان کرتا ہی يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ۝ اے یعقوب نبی کی اولاد بیشک چھڑایا ہمنے تمکو تمھارے دشمن سے جو فرعون اور اُسکی قوم تمھاری دشمن تھی اور وعدہ دیا تمکو یعنی تمھارے پیغمبر موسیٰ کو کہا کہ کتاب بھیجونگا مین اے موسیٰ علیہ السلام تو آ پہونچ داہنی طرف طور پہاڑ کے اور بہتیرا احسان کیا جو نیچے بھیجا ہمنے تمکو اے اولاد یعقوب نبی علیہ السلام کی میٹھے کھانے کی چیز اور جانور بھونا ہوا جسوقت کہ تم جنگل مین راہ بھولے ہوے حیران تھے اور وہ بھیج کر کہا ہمنے کہ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ کھاؤ اچھی ستھری پاکیزہ چیزون سے جو تمھاری روزی کی ہمنے اور زیادتی مت کرو اور حد سے باہر نہ جاؤ اُسمین یعنی تمھین جو حکم کیا ہی کہ کھاؤ اور کل کے واسطے اُٹھا مت رکھو ہر روز پونہچیگا اور اس نعمت کا شکر کرنا موقوف نہ کرو اور حکم نہ مانوگے تو فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ ۚ وَمَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى ۝ پھر اُتریگا تمپر غضب میرا اور وہ شخص کہ جسپر اُترتا ہی غضب میرا پھر وہ شخص بیشک گرا دوزخ مین جو پھر اُسے کوئی نہین اُٹھا سکتا وہان سے اور اگر حکم بجا لاؤگے اور توبہ کروگے تو پھر وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ۝ اور بیشک مین بڑا بخشنے والا ہون اُسکو جو کوئی توبہ کرے یعنی گناہون سے بیزار ہو کر میری طرف پھرے اور ایمان لاوے اور اچھے کام کرے یہ اُس شخص نے سیدھی راہ پائی اپنے چھٹکارے کی عذاب سے اور غضب سے بچا کہتے ہین کہ جب فرعون دریا مین ڈوب چکا تب بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ ہمارے واسطے کوئی چلن مقرر کرا دیجیے جو اُس چلن کے کام کیا کرین حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جناب الٰہی مین عرض کیا قوم یون چاہتی ہے جناب الٰہی سے حکم ہوا کہ اُس قوم کے کئی اشراف اور سردار اپنے ساتھ لیکر طور پہاڑ پر آؤ تجھے کتاب دیون جو اُسمین چلن کی باتین اور بندگی کرنے کی طرح سب لکھی ہین ایسی جو جس چلن سے خدائے تعالیٰ خوش ہوا اور یہ قوم عذاب سے بچے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کو اپنے بدلے قوم مین چھوڑا اور ستر آدمی اشراف اور سردار اُس قوم کے ساتھ لیکر کوہ طور کی طرف چلے اور قوم سے وعدہ کیا کہ مین چالیس دن کے پیچھے آؤنگا اور کتاب تمھارے واسطے لاؤنگا جیسے تم مانگتے ہو یہ کہکر حضرت موسیٰ ستر آدمیون کو لیکر گئے جب کوہ طور کے نزدیک پونہچے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جو خدائے تعالیٰ کی باتین کرنے کے شوق نے جوش کیا بے اختیار اُن ستر آدمیون کو چھوڑ سب سے آگے کوہ طور پر چڑھ گئے تب حکم یون آیا کہ وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى ۝ کس چیز نے تجھے جلد دوڑایا پہلے اپنی قوم سے اے موسیٰ یعنی اُنکو چھوڑ کر تو آپ جلد کیون آیا قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓى اَثَرِيْ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ۝ کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہ وہ قوم بھی یہ آتی ہے میرے پاؤن کی نشانیون پر یعنی میرے پیچھے پیچھے بھی چلی آتی ہی اور مین جلد آیا اُنسے پہلے تیری طرف اے پروردگار میرے اسواسطے کہ تو خوش ہو مجھ سے تب قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ ۝ فرمایا خدائے تعالیٰ بے نیاز نے کہ بیشک ہمنے خرابی مین ڈالا تیری قوم بنی اسرائیل کو تیرے پیچھے اور سبب اُنکے خراب ہونے کا وہ کہ بہکایا اُنکو سامری نے ایک شخص تھا بنی اسرائیل مین سے سامری نام تھا جسوقت کہ فرعون بنی اسرائیل کی قوم کے بیٹون کو مارڈالتا تھا اُن دنون سامری پیدا ہوا تھا اُس کی مان فرعون کے ڈر سے پیدا ہوتے ہی سامری کو دریا کے کنارے ڈال آئی تھی حضرت جبرئیل نے خدائے تعالیٰ کے حکم سے سامری کو پرورش کیا تھا اس سبب سے سامری حضرت جبرئیل کو پہچانتا تھا پھر جسدن فرعون ڈوبا تھا حضرت جبرئیل خدائے تعالیٰ کے حکم سے گھوڑے پر سوار ہو کر آئے تھے سامری نے پہچانا اور اُنکے گھوڑے کے سم کے نیچے کی خاک ایک مٹھی اُٹھالی تھی حضرت موسیٰ علیہ السلام جب کوہ طور پر گئے پیچھے اُنکے سامری نے حضرت ہارون علیہ السلام سے کہا کہ وہ گہنا کہ بنی اسرائیل بھاگنے کے وقت فرعون کی قوم سے مانگ لائے تھے وہ سب اُنکے پاس ہے اُس گہنے کو اپنے کام مین لانا درست نہین ہے جو وہ پرائی امانت کا ہے اور اُسکے وارث سب مر گئے اور بنی اسرائیل

اُس گہنے کو بعضے بیچتے ہین اور خریدتے ہین اے ہارون علیہ السلام اب تو حکم کر جو اُس سب گہنے کو لاکر آگ مین جلا دیوین حضرت ہارون علیہ السلام نے فرمایا کہ اچھا سب کو لاکر جلا دو سامری کو سناری کا کسب خوب آتا تھا اُسنے ایک مٹی کا قالب گاے کے بچے کی شکل کا تیار کیا اور اُس سب گہنے کو جو کئی من تھا آگ مین گلا کر پانی سا کر کے اُس قالب مین ڈالا وہ سونے کا بچھڑا بنا جب اُسے قالب سے باہر نکالا وہ خاک جو حضرت جبرئیل کے گھوڑے کے پانوٗن تلے کی دھری تھی اُسے سامری نے اُس بچھڑے کے مُنھ مین لاکے ڈالی اُس خاک کے ڈالنے سے وہ بچھڑا جی اُٹھا اور بولا بچھڑے کی آواز سے اور بہت لوگون نے بنی اسرائیل کی قوم سے اُس بچھڑے کو سجدہ کیا سامری کے کہنے سے سو سب یہ احوال خداے تعالیٰ نے کوہ طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا فَرَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ پھر یہ خبر معلوم کر پھرے حضرت موسیٰ علیہ السلام کتاب توریت لیکر چالیس دن پیچھے کوہ طور سے اپنی قوم کی طرف غصہ کھاتے ہوے افسوس کرتے ہوے جب بنی اسرائیل مین پہنچے تو دیکھا کہ ایک شور اور ہنگامہ ہے اور چارون طرف بچھڑے کے دف بجاتے ہین اور ناچتے اور خوش ہوتے ہین حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ دیکھکر غصے سے قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۚ کہا اے قوم میری اے کیا تمسے وعدہ نہین کیا تھا تمھارے پروردگار نے وعدہ سچا اور اچھا جو کتاب تمھارے چلن کے واسطے دونگا سو مین تمھاری قوم کے اشرافون کو ساتھ لے کر وہ کتاب لینے گیا تھا اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِيْ ۝ اے کیا پھر لنبا ہوا وعدہ تمپر یعنی وعدے کی کیا دیر ہوئی تھی تمکو مین چالیس دن کا وعدہ کر کے گیا تھا اُسی وعدے پر پھر آیا تم وعدے پر کیون نہ رہے یا تمنے چاہا جو اُترے تمپر غضب تمھارے پروردگار کا جو اُلٹا کیا تمنے میرے وعدے کو اور وعدے پر تم قائم نہ رہے قَالُوْا مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَآ اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ اَلْقَى السَّامِرِيُّ ۝ کہا اُن لوگون نے جنھون نے بچھڑے کو سجدہ کیا تھا کہ ہمنے وعدہ خلافی نہین کی تجھ سے اپنے زور اور اختیار سے لیکن ہمسے اُٹھوایا تھا یعنی ہمین کہا تھا کہ اُٹھا لو گہنا فرعون کے لوگون کا سو وہ ہمارے پاس تھا پھر اب اُس گہنے کو ڈالا ہمنے آگ مین حضرت ہارون علیہ السلام کے کہنے سے وہ آگ مین ڈالنے سے سب پانی سا ہو گیا پھر اُس مین کاریگری کر کے اُسی طرح کچھ ڈالا سامری نے یہ کچھ ڈال کر فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوْا هٰذَآ اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰى ۙ فَنَسِيَ ۝ پھر باہر نکالا سامری نے بچھڑا بنی اسرائیل کے واسطے جو بدن اُسکا سونے کا اور اُسکی آواز بچھڑے کی تھی کہا سامری نے اور اُسکے یارون نے کہ یہی ہے خدا تمھارا اور خدا موسیٰ کا پھر بھولا حضرت موسیٰ اپنے خدا کو جو کوہ طور پر ڈھونڈھنے گیا یا بھولا سامری جو ایسا کام کیا کہ اَفَلَا يَرَوْنَ اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا ۙ وَّلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ۝ اے کیا پھر بھلا نہین دیکھتے جنھون نے بچھڑے کو سجدہ کیا کہ وہ بچھڑا پھر نہین دیتا اُنکو جواب بات کا اور نہین کر سکتا کچھ اُنکا برا اور نہ کچھ بھلا یعنی وہ بچھڑے کے پوجنے والے اتنا نہین سمجھتے کہ نہ تو ہماری بات کا جواب دیتا ہے اور نہ کچھ بھلا یا برا کر سکتا ہے یعنی کسی چیز کی بچھڑے کو قدرت نہین اسے کیونکر پوجیے وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ اور بیشک کہا تھا بنی اسرائیل کو ہارون علیہ السلام نے پہلے حضرت موسیٰ کے آنے سے کہ اے قوم میری مقرر بہکے ہو تم اس بچھڑے کے پوجنے سے اور بھولے سیدھی راہ کو وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ ۝ اور بیشک پروردگار تمھارا خداے تعالیٰ بہت بخشش کرنیوالا ہے پھر ساتھ رہو تم میرے اور تابعداری کرو تم میری کہنے کی یعنی جو مین کہون سو ہی کرو تم اور جو مین کہون سو ہی کرو قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى ۝ کہا بنی اسرائیل نے کہ اے ہارون علیہ السلام ہمیشہ رہین گے ہم ایسے بچھڑے کے پوجنے پر جبتک کہ پھرے ہماری طرف موسیٰ علیہ السلام یعنی جبتک حضرت موسیٰ ہمارے پاس نہ آوینگے تب تک بچھڑے کا پوجنا نہ چھوڑینگے پھر جب وہ آوینگے تب معلوم کرین کہ سامری نے جو ہمین کہا ہے کہ یہ بچھڑا تمھارا اور حضرت موسیٰ کا خدا ہے یہ بات سچ ہے یا جھوٹ حضرت ہارون علیہ السلام ناچار ہو کر چپ ہوے پھر جب موسیٰ علیہ السلام کوہ طور سے آئے اور کتاب توریت لائے اور قوم کا وہ حال دیکھکر پہلے تو وہ قوم پر غصہ کیا جیسے کہ مذکور ہو چکا پھر نہایت غصے سے اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کے بال سر کے اور داڑھی پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور غصے سے قَالَ يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا ۙ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ۭ اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ ۝ کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہ اے ہارون کس چیز نے تجھے منع کیا جب کہ دیکھا تو نے بنی اسرائیل کو گمراہ ہوتے تو میری تابعداری کیون نہ کی کیون نہ سمجھا یا اے کیا پھر تو باہر ہوا میرے کہنے سے پھر قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَلَا بِرَاْسِيْ ۚ اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْ ۝ کہا حضرت ہارون علیہ السلام نے کہ اے میرے مَیّا جاے بھائی مت

پکڑ ڈاڑھی میری اور میرے سر کے بال بیشک ڈرا مین اس بات سے کہ اگر لڑون مین انسے تو شاید کہے تو مجھے کہ جدائی ڈالی تو نے بنی اسرائیل کی قوم مین اور دھیان مین نہ رکھا میری بات کو اور سمجھایا تو تھا مین نے پر اُنھون نے نہ مانا اور سامری کے کہنے پر چلے تب موسیٰ علیہ السلام نے بھائی کو چھوڑ کر سامری کی طرف منہ کرکے قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِيُّ ۝ کہا کہ پھر کیا ہے یہ ایسا بڑا کام تیرا اے سامری یعنی تو نے یہ کیا ایسا بڑا کام کیا ایسی خرابی ڈالی اور اتنا جھوٹ طوفان بنایا تو نے قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْ ۝ کہا سامری نے کہ اے موسیٰ علیہ السلام دیکھا مین نے اُس چیز کو جو نہ دیکھا اُسکو کسی نے یعنی حضرت جبرئیل کو مین نے دیکھا اور پہچانا اور لی مین نے ایک مٹھی خاک اُنکے گھوڑے کے پانون کے نشان کی جگہ سے اور رکھی اپنے پاس جب یہ بچھڑا بنکر تیار ہوا تب بھر ڈالی مین نے وہ خاک بچھڑے مین وہ اُس خاک سے جی اُٹھا اور بولا اور ایسا ہی اچھا لگا میرے جی کو یعنی میرے جی نے ایسا چاہا سو کیا مین نے کہتے ہین کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے چاہا تھا کہ سامری کو مار ڈالین خدائے تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ سامری کو مت مار جو یہ سچی ہے قیامت کو جو کچھ ہونا ہوگا سو ہو رہیگا قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ ۝ کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سامری کو کہ تیرے مار ڈالنے کا جو حکم ہوا تو پھر جا دور رہو ہمارے پاس سے پھر بیشک ہے تجھے عذاب دنیا کا جبتک جیوے تو وہ کہ کہتا رہے تو ہمیشہ جسکو دیکھے دور سے کہ میرے پاس مت آؤ اور مجھے مت چھوؤ اور مت ہاتھ لگاؤ کہتے ہین کہ جو کوئی سامری کے پاس جاتا تو اُس آنے والے کو اور سامری کو دونون کو تپ چڑھتی اسواسطے اکیلا جنگل مین پھرا کرتا اور اگر کسی کو دور سے دیکھتا تو کہتا کہ میرے پاس مت آؤ سو دنیا مین تو ساری عمر یہ عذاب ہے وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ ۚ وَانْظُرْ اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا ۭ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ۝ اور بیشک ای سامری تجھے وعدہ عذاب آخرت کا ہے کہ جو ہرگز تجھسے ٹلیگا اور تو دیکھ اپنے اُس خدا کی طرف جو تھا تو ہمیشہ اُسکے پوجنے پر یعنی سدا اُسی کو پوجا کرتا تھا سو مقرر اُسے ہم جلا دینگے اور سوہن سے باریک برادہ کرکے اُڑا دینگے دریا مین خوب اُڑا دینا یا خوب بکھیر دینگے اُسے پانی مین دریا کے جو پھر اُسکا کچھ نشان نہ رہے تو جانین لوگ کہ جسکو بنا سکے اور جلا سکے وہ خدا کے لائق نہین ہے اور اِنَّمَآ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۝ مقرر خدائے تعالیٰ تمھارا وہی خدائے تعالیٰ ہے جو نہین ہے کوئی خدا مگر وہی ایک خدائے تعالیٰ ہے سب کا جو پونہچی ہے سب چیز کو اُسکی سمجھ یعنی خدائے تعالیٰ کو سب چیز کی خبر ہے کوئی چھوٹی سی چھوٹی بڑی سی بڑی ایسی چیز نہین جو اُسے خدائے تعالیٰ نہین جانتا ہو كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ اٰتَيْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا ۝ اسی طرح بیان کرتے ہین ہم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خبرین جو گذری ہین سچ جیسے حضرت موسیٰ اور پیغمبرون کا اور اُنکی امتون کا احوال سُنایا اسواسطے جو تو اپنی امت کے آگے بیان کرے اور وہ جانین کہ تو پیغمبر برحق ہے اور بیشک دی ہمنے تجھکو اپنے پاس سے یادآوری یہ قرآن مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وِزْرًا ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهِ ۭ وَسَاۗءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِمْلًا ۝ جو کوئی کہ منھ پھیرے اُس یادآوری سے جو قرآن ہے یعنی جو کوئی قرآن سے منھ پھیرے اور نہ مانے اُسکو پھر بیشک وہ اُٹھاویگا قیامت کے دن بوجھ بڑا گناہون کا ہمیشہ رہیگا وہ منھ پھیرنے والا اُس حال مین اور بہت برا ہے اسواسطے اُنکے قیامت کے دن بوجھ اُنکا يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ۭ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَىِٕذٍ زُرْقًا ۝ جس دن پھونکا جاویگا قرنا مین یعنی حضرت اسرافیلؑ جب صور پھونکین گے تو اُٹھائین گے ہم گنہگارون کو اُسدن جو اُنکی آنکھین نیلی ہونگی یعنی قیامت کو کافرون کی نیلی آنکھین ہونگی پھر اُسدن اُنکا ایسا حال ہوگا يَّتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ۝ آہستہ آہستہ کہین گے آپس مین کہ نہ رہے تم دنیا مین یا قبرون مین مگر دس دن اب خدائے تعالیٰ فرماتا ہے نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ اِذْ يَقُوْلُ اَمْثَلُهُمْ طَرِيْقَةً اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا يَوْمًا ۝ ہم خوب جانتے ہین جو کچھ یہ کہتے ہین جسوقت کوئی بڑا عقلمند اُنمین کا جو نہ رہے تم قبرون مین یا دنیا مین مگر ایک دن کہتے ہین کہ کسی شخص نے پوچھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو قیامت کو پہاڑون کا کیا حال ہوگا سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے میرے حبیب خاص بندے میرے وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا ۝ پوچھتے ہین لوگ تجھسے پہاڑون کا احوال پھر کہو اُنکو کہ اُڑا دیگا پروردگار میرا خوب اُڑا دینا جڑ سے اُکھیڑ کر کے راکھ کی طرح یعنی پھر اُنکا نشان بھی نہ رہیگا فَيَذَرُهَا قَاۗعًا صَفْصَفًا ۝ لَّا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا ۝ پھر چھوڑیگا زمین کو پروردگار میرا خالی پہاڑون سے برابر صاف جو نہ دیکھیگا تو اسکے دیکھنے والے زمین مین نہ اونچ اور گڑھا اور نہ اونچا اور ٹیلا يَوْمَىِٕذٍ يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا

هَمْسًا ۝ اُسدن تابعداری کرینگے سب لوگ بلانے والے کی یعنی حضرت اسرافیل انکو قیامت کے میدان مین جو بلاوین گے تو یہ سب لوگ بغیر حجت اور دلیل کے دوڑے جاوینگے اور کچھ بہانہ نہ کرینگے اُسوقت اُس سے اور نیچی ہوجاوینگی آوازین غرور کرنے والون کی خدائے تعالیٰ بہت بخشش کرنے والے کے آگے پھر نہ سنے گا تو اُسے سُننے والے مگر آواز آہستہ چلنے پانوٗن کی یعنی مارے ڈر کے کوئی بول نہ سکے گا خدائے تعالیٰ کے آگے اور سب چلے آوینگے آہستہ آہستہ يَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا ۝ اُسدن فائدہ نہ کریگا بخشوانا کسی کا کسی کو مگر اُسکو جو رخصت دی ہوگی اُسکو بخشوانے کی اللہ تعالیٰ بہت بخشش کرنے والے نے اور راضی ہوگا خدائے تعالیٰ اُسکے بخشوانے کی بات سے يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عِلْمًا ۝ جانتا ہے خدائے تعالیٰ جو کچھ کہ لوگون کے آگے آویگا آخرت مین اور جو کچھ اُن کے پیچھے ہین کام دنیا کے وہ بھی جانتا ہے خدائے تعالیٰ اور نہین گھیر سکتی خدائے تعالےٰ کی ذات کو کسی کی عقل یعنی خدائے تعالیٰ کو کوئی نہین پہچان سکتا عقل سے جیسا کہ وہ ہے وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ ۖ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ۝ اور خراب اور عاجز ہونگے منہ یعنی قیامت کو بہت لوگ رسوا اور بے عزت ہونگے آگے خدائے تعالیٰ کے جو جیتا ہے ہمیشہ سے قائم ہے آپ ہی اور نمیٹک ناامید اور نامراد ہوا جسنے اُٹھالیا ظلم دنیا مین سے یعنی جو کوئی کفر یا شرک مین مریگا قیامت کے دن اُسی کو اپنے پر لیکر حاضر ہوگا وَمَن يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخَافُ ظُلْمًا وَلَا هَضْمًا ۝ اور جو کوئی کرے اچھے کام دنیا مین اور وہ ایمان بھی رکھتا ہو پھر نہ ڈرے وہ بے انصافی سے اور ٹوٹا دینے سے نیکیون کے یعنی جو مومن نیک کام کریگا دنیا مین اُسے ڈر نہین اس بات کا جو آخرت مین اُسے گناہون کے واسطے پکڑین یا اُسکے نیک کامون کا بدلا نہ ملے یا عذاب مین گرفتار ہوگا وَكَذَٰلِكَ أَنزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا وَصَرَّفْنَا فِيهِ مِنَ الْوَعِيدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ أَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ۝ اور ایسا ہی نیچے بھیجا ہمنے قرآن کو عربی زبان مین اور پھر پھر کئی طرح سے قرآن مین جو عذاب کرنے کی باتین کہین اسواسطے کہ توڈرین لوگ اور بُرے کام نہ کرین اور شرک کو چھوڑدین یا نئے سرے سے لوگون کو نصیحت ہو پڑھنے سے قرآن کے فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۗ پھر بہت بڑا ہے خدائے تعالیٰ سب تعریفون اور بڑائیون اور سب کی سمجھون سے بادشاہ ہے خدائے تعالےٰ درست اور سچ یعنی اُسکی بادشاہت مین کچھ شک اور شبہہ نہین اُسی کی بندگی کیا چاہیے سب کو چھوڑ کر کہتے ہین کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام جب قرآن کی آیت لاکر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے پڑھتے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکے بغیر تمام کیے ہوے پڑھنے لگتے اسواسطے جو بھول نہ جائین سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ حبیب میرے وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ مِن قَبْلِ أَن يُقْضَىٰ إِلَيْكَ وَحْيُهُ ۖ وَقُل رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا ۝ اور مت جلدی کر قرآن کے پڑھنے مین تو یعنی قرآن پڑھنا مت شروع کر پہلے اُس سے جو جبرئیل علیہ السلام پڑھ چکے تیرے آگے آیت قرآن کی اور کہہ یعنی دعا مانگ اور اس طرح کہہ کہ اے پروردگار میرے زیادہ کر میری سمجھ کو اور بعضے کہتے ہین کہ یہ آیت اس واسطے اُتری تھی کہ ایک مرد نے اپنی عورت کو طمانچہ مارا تھا وہ فریاد لائی تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ فرماوین کہ تو بھی طمانچہ مار اور بدلا لے جو اتنے مین آیت اُتری کہ آپ حکم نہ کر جبتک وحی نہ آوے اور آیت اُترنے کی راہ دیکھا کر پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس حکم مین صبر کیا جبتک آیت الرجال قوامون علی النساء اُتری وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ مِن قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا ۝ اور بیشک کہلا بھیجا ہمنے آدم علیہ السلام کی طرف جس آدم سے ساری خلقت آدمیون کی پیدا ہوئی ہے پہلے اس زمانے سے یہ کہلا بھیجا تھا کہ گیہون کے درخت پاس نہ جائیو اور گیہون نہ کھائیو پھر آدم علیہ السلام بھولا اُس حکم کو اور گیہون کا دانہ کھایا اور نہ پایا ہمنے آدم کو قصد کرنیوالا گناہ پر یعنی حضرت آدم نے اپنے جی کے شوق سے نہ کھایا بلکہ شیطان کے بہکانے سے کھایا تھا وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ ۖ أَبَىٰ ۝ یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جسوقت فرمایا ہمنے فرشتون کو جو سجدہ کرو آدم علیہ السلام کو پھر سب فرشتون نے کیا سجدہ مگر ایک شیطان نے نہ مانا حکم اور سجدہ نہ کیا آدم علیہ السلام کو فَقُلْنَا يَا آدَمُ إِنَّ هَٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقَىٰ ۝ پھر کہا ہمنے کہ اے آدم جان یہ کہ بیشک شیطان دشمن ہے تیرا اور تیری جورو کا جو بی بی حوا ہے یعنی تم دونون کا دشمن ہے ایسا نہو کہ کہین نکالدے تم دونون کو بہشت سے پھر تم مصیبت مین پڑو بہشت مین بڑا عیش اور آرام ہے اگر یہان سے باہر جاؤگے تو تمپر بہت دُکھ اور مصیبت پڑیگی اور إِنَّ لَكَ أَلَّا تَجُوعَ فِيهَا وَلَا تَعْرَىٰ ۝ بیشک تمکو نعمتین ہین تیرے واسطے وہ کہ بہشت مین نہ بھوکا ہوگا تو اے آدم علیہ السلام اور نہ ننگا رہیگا کبھی جو سب طرح کی نعمتین موجود ہین بہشت مین اور کبھی کم نہونگی اور یہ نعمتین ہین کہ وَأَنَّكَ لَا تَظْمَأُ فِيهَا وَلَا تَضْحَىٰ اور وہ کہ تو نہ پیاسا ہوگا بہشت مین اور نہ دھوپ کھاویگا جو وہان سورج نہین ہے اور ہمیشہ چھانون ہے کہتے ہین کہ حضرت آدم علیہ السلام تخت روان

ع ۱۱ ۱۵

پر سوار ہو کر بہشت مین جہان چاہتے تھے سیر کیا کرتے تھے شیطان مکر اور فریب سے بہشت مین پونہچا ایک بوڑھے نیکبخت کی شکل بن کے بی بی حوا پاس جاکر بہکانا اور پھسلانا دوستون کی طرح شروع کیا اور کہا یہان کی نعمتین دیکھو تو کیا خوب ہین ولیکن افسوس جو تم مروگے تو پھر یہ نعمتین کہان بی بی حوا نے یہ بات حضرت آدم سے کہی کہ ایک پیر مرد بہت نیکبخت ہے وہ کہتا ہے کہ ایک دن تم مروگے اور یہ سب نعمتین تمسے جاتی رہین گی حضرت آدم نے کہا وہ کہان ہے اتنے مین وہ موجود ہوا اور مکر کرکے فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰٓاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ۝ پھر بہکایا حضرت آدم علیہ السلام کو شیطان نے اور مرنے سے ڈرایا حضرت آدم موت سے ڈرے اور پوچھا کہ اسکا علاج کیا ہے شیطان نے کہا کہ اے آدم علیہ السلام مین بتاؤن تجھے جو ایک درخت ہے بہشت مین جو کوئی اُسکا میوہ کھاوے تو ہمیشہ جیتا رہے اور اُسکی بادشاہت کبھی پرانی نہو حضرت آدم نے کہا کہ بتاؤ شیطان حضرت آدم اور بی بی حوا کو گیہون کے درخت پاس لیگیا اور کہا کہ اس درخت کا میوہ کھاؤ فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۚ وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ۝ پھر کھایا حضرت آدم اور بی بی حوا نے اُس درخت کا میوہ جو گیہون تھا اور شیطان انھین گیہون کھلا کر غائب ہو گیا اور کھاتے ہی گیہون کے کھل گیا اُن دونون کا ستر یعنی بہشت کی پوشاک سب اُتر گئی اور دونون ننگے مادرزاد ہو گئے اور حیران ہو کر جوڑنے اور جمانے لگے دونون اپنے ستر پر بہشت کے درختون کے پتون کو یعنی پتون سے اپنا ستر چھپانے لگے اور ہر طرف آواز آنے لگی کہ دور ہو یہان سے اور پرے جاؤ اور گناہ کیا حضرت آدم نے اپنے پروردگار کا اور گمراہ ہوا اپنی آرزو سے یعنی چاہا تھا ہمیشہ جیتا رہون اور زندگی کی آرزو اُس عیش اور نعمتون کے واسطے تھی سو وہ خدائے تعالیٰ کی نافرمانی سے سب عیش اور نعمتین بہشت کی جلد جاتی رہین جب وہ حال ہوا تب حضرت آدم بہت روئے اور توبہ اور استغفار کیا ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى ۝ پھر نوازش اور مہربانی کی حضرت آدم پر اُسکے پروردگار نے اور توبہ قبول کی حضرت آدم کی خدائے تعالیٰ نے اور راہ دکھائی ایسی جو پھر گناہ نہ کیا حضرت آدم نے پھر قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ فرمایا خدائے تعالیٰ نے کہ نیچے جاؤ اے آدم اور حوا بہشت مین سے زمین پر تم سب ملکر پھر تمھاری اولاد سے بعضا بعضے کا دشمن ہوگا یعنی تمھاری اولاد آپس مین ایک دوسرے کی دشمن ہوگی جیسے کہ موجود ہے مدت سے فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى ۙ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى ۝ پھر اگر کوئی آوے تمھارے پاس دنیا مین میری طرف سے بھیجا ہوا راہ دکھانے والا میری وحی کی پھر جو کوئی تابعداری کریگا اُس راہ بتانے والے کی پھر وہ شخص راہ نہ بھولیگا اور نہ عذاب مین پڑیگا وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ۝ اور جو کوئی منھ پھیریگا اُس میری یاد آوری سے یعنی جو کوئی قرآن کو نہ مانیگا پھر بیشک اُسکو ہے گذران زندگانی کی سخت مصیبت جیسے حرام کے مال کی محبت اور حرام کاری مین رات دن رہنا زندگانی مین اور مرنے کے بعد عذاب قبر کا اور اُٹھاوین گے ہم اُسکو قیامت کے دن اندھا جو کچھ اُسے نظر نہ آویگا سوائے دوزخ کے اور طرح طرح کے عذاب پھر قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ۝ کہے گا وہ منھ پھیرنے والا قرآن سے جو قیامت کو اندھا اُٹھیگا کہ اے پروردگار میرے کسواسطے مجھے اُٹھایا تو نے اندھا اور مقرر تھا مین دیکھنے والا اسوقت سے پہلے قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ۝ فرماویگا خدائے تعالےٰ یا فرشتہ خدائے تعالیٰ کے حکم سے کہیگا کہ اسی طرح ہے جو آئین تھین تیرے پاس آیتین ہمارے قرآن کی اور نشانیان ہماری قدرت کی پھر تو بھولا اُنھین دیکھکر اور آنکھین بند کرلین اُس طرف سے اور چھوڑا تو نے انکو جس طرح تو نے بھلایا ہماری قدرت کی نشانیون کو ویسا ہی آج بھلایا اور چھوڑا عذاب مین تجکو اُسکے بدلے وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ۭ اور ایسا ہی بدلا دیتے ہین ہم اُسکو جو حد سے گذرا یعنی جسنے شریک مقرر کیا خدائے تعالیٰ کے ساتھ اور ایمان نہ لایا اور سچ نہ جانا خدائے تعالیٰ کی قدرت کی نشانیون کو اسکا ایسا ہی حال کرتے ہین ہم وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى ۝ اور ہر طرح عذاب آخرت کا بہت سخت ہے اور بڑا ہے دنیا کے عذابون سے اور ہمیشہ رہنے والا ہے وہ عذاب آخرت کا جو کبھی موقوف نہوگا اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ۝ اے کیا راہ نہ دکھائی مین نے مشرکون کو اور یہ ڈرتے نہین اور سمجھتے نہین ہین جو کسقدر مار کھیا دیے ہمنے پہلے ان مکے کے لوگون سے اُس زمانے کی قومون کو جیسے عاد اور ثمود کی قوم کو اور یہ مکے کے لوگ پھرتے چلتے ہین مسافری کے وقت اُنکے گھرون اور شہرون مین یعنی اُن لوگون کے گھر اور شہر ایسے ویران ہوے کہ گویا کوئی یہان رہتا نہ تھا بیشک وہ ویران ہونا انکا ہر طرح نشانی ہے خدائے تعالیٰ کی قدرت کی واسطے صاحب عقلون کے یعنی جو عقلمند ہووے سو سمجھے اور

ع ۱۳ ۱۶

دھیان کرے کہ یہ لوگ جو شرک کے سبب ایسی طرح ہلاک ہوے ہین یہ سمجھکر شرک کو چھوڑے اور خداے تعالی کو ایک جان کر اُسی کی بندگی کیا کرے وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى ط اور اگر نہ وہ بات ہوتی جو پہلے حکم ہوچکا پروردگار تیرے سے جو عذاب ان مکے کے مشرکون کو آخرت مین ہوگا اور اب یہ لوگ عذاب سے بچین تو ہر طرح لازم ہوتا اپنے عذاب دنیا مین جیسے اگلے کافرون پر ہوا تھا اور اُنکے عذاب کرنے کا وقت مقرر ہوتا اب خداے تعالی اپنے دوست کی تسلی کرنے کو فرماتا ہی کہ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ۝ پھر صبر کر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُن باتون پر جو یہ شریک کرتے ہین میرا میرے پیدا کیے ہوون کو اور مجھے جو کہتے ہین ساحر اور شاعر ان سب پر صبر کر اور نماز پڑھ ساتھ تعریف کرنے اپنے پروردگار کے پہلے سورج کے نکلنے سے اور پہلے سورج کے ڈوبنے سے یعنی صبح اور شام کی نماز پڑھ اور حمد اور ثنا کہہ اور کسی رات کو یعنی آدھی رات یا پچھلے پہر رات کو بھی نماز پڑھ تو شاید تو راضی اور خوش ہووے یعنی خداے تعالی اپنی نعمت اور رحمت بے نہایت تجھپر کریگا جو تو راضی ہو اور کوئی آرزو اور ارمان دل مین نہ رہے وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ۭ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝ اور لمبی نگاہ نہ کر اپنی آنکھون کی یعنی مت دیکھ طرف اُس چیز کے جو فائدہ دیا ہی ہمنے ساتھ اس چیز کے طرح طرح کے لوگون کو جو دنیا کے چاہنے والے ہین خوبی اور بہار زندگانی دنیا کی دی ہے اُنکو اسواسطے تو آزماوین ہم اُنکو اسمین کہ دیکھین دنیا کی دولت اور نعمت مین کیا کیا کرتے ہین اور روزی دینا تیرے پروردگار کا تجھے یعنی تجھے جو حصہ دیا ہی نبوت کا اور خلق کو راہ پر لانے کا یہ بہت اچھا ہے اور ہمیشہ ہے جو اُسے کچھ نقصان نہین ہی کبھی وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۭ لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ۝ ہم روزی دیتے ہین تجکو اور سب کو نماز اور بندگی کر روزی کی غم اور فکر نہ کر خاطر جمع رکھ اور آخر کو کام اچھا ہی ڈرنیوالون کا جو خداے تعالی سے ڈرتے ہین اور اُسکی بندگی مین قصور نہین کرتے وَقَالُوْا لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۝ اور کہتے ہین مشرک مکے کے کیون نہین لاتا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے واسطے کوئی نشانی اپنے پروردگار سے جیسے ہم چاہتے ہین اب خداے تعالی فرماتا ہی کہ اے کیا نہین آئی اُن پاس نشانی وہ جو پہلے تھی پیغمبرون کی کتابون مین یعنی توریت اور انجیل مین لکھا ہے کہ آخری زمانے کا پیغمبر پیدا ہوگا یہ نشانی تھوڑی نہین جو اور نشانی چاہتے ہین یہ مکے کے لوگ یہ صرف اُنکی شرارت اور دشمنی اور ضد ہی وَلَوْ اَنَّآ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى ۝ اور اگر ہم مار رکھیا وین مکے کے کافرون کو سبب اُنکے کفر اور ظلم کے جو یہ کرتے ہین پہلے پیدا ہونے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سے تو ہر طرح مقرر کہتے وہ لوگ کہ اے پروردگار ہمارے کیون نہ بھیجا تو نے ہماری طرف کسی اپنے پیغمبر کو جو ہمکو تیرا پیغام پونچاتا اور کہتا کہ خداے تعالی ایک ہی اُسکی بندگی ایسی طرح کرو اور بتون کو پوجنے سے منع کرتا تو پھر ہم تابعداری کرتے اور کہا مانتے اُس پیغمبر کا اور سچ جانتے اُسکو اور اُسکی لائی ہوئی چیز کو جو وہ نشانی لاتا اُسے مانتے پہلے اس سے جو خوار ہوتے دنیا مین اور رسوا ہوتے آخرت کے عذاب سے یعنی ہم اُس پیغمبر کا کہا مانتے اگر کسی کو بھیجتا تو تو کاہے کو یہ خواری اور رسوائی دو جہان کی ہوتی ہمین یہ جو کچھ کفر اور شرک کیا سب بیخبری سے کیا سو خداے تعالی فرماتا ہی کہ اسواسطے ہمنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور قرآن کو بھیجا اُنکے پاس تو کوئی حجت اور بات کہنے کی جگہ نہ رہے اور عذاب لازم ہوا نیز قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ۝ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کے مشرکون کو کہ سب ہم اور تم راہ دیکھتے ہین یعنی تم ہمارے بُرا ہونے کی راہ دیکھتی ہو اور ہم تمھارے اوپر عذاب آنے کے وقت کی راہ دیکھتے ہین پھر تم راہ دیکھو میرے مرنے کی یا اپنے عذاب کے وقت کے آنے کی راہ دیکھو پھر جلد معلوم کروگے اور جانوگے قیامت کے دن جو کون ہی سیدھی راہ چلنے والا اور کون ہی وہ کہ جسنے پائی ہو وہ راہ جس راہ مین خوشی اللہ تعالی کی ہو اور اُس راہ کے چلنے سے چھوٹے عذاب سے وہ سب احوال قیامت کو جانوگے کہ اجھی راہ عذاب چھوٹنے کی ہمنے پائی ہی یا تمنے پائی ہی مکے کے اشراف

ع ۱۶

سورۃ الانبیاء مکیۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

وھی مائۃ واثنا عشرۃ ایۃ

الجزء ۱۷

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ۝

نزدیک پونہچا لوگون کے حساب کا وقت یعنی قیامت یا بدر کی لڑائی جو اُس لڑائی مین مشرک بہت قتل و قید ہوے تھے اور یہ لوگ بیخبری مین ہین پڑے ہوے حکم خداے تعالی کے سے یعنی اُنھون نے جو کام کیے ہین اُسکی بدی سے بے پروا ہین مَا يَأْتِيهِم مِّن ذِكْرٍ مِّن رَّبِّهِم مُّحْدَثٍ إِلَّا اسْتَمَعُوهُ وَهُمْ يَلْعَبُونَ ۝ نہ آئی کوئی نصیحت یا آیت قرآن کی اُنکو پروردگار اُنکے سے نئی جو سنتے ہین اور وہ مزاح کرتے ہین یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو آیت قرآن کی آگے اُنکے پڑھی اُنھون نے ٹھٹھے مین ڈالا لَاهِيَةً قُلُوبُهُمْ ۚ کھیل مین ہے دل اُنکا یعنی اُنکا دھیان ہرگز قرآن کے معنون پر نہین ہے اور نہین سمجھتے وَأَسَرُّوا النَّجْوَى ۖ الَّذِينَ ظَلَمُوا هَلْ هَٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۖ أَفَتَأْتُونَ السِّحْرَ وَأَنتُمْ تُبْصِرُونَ ۝ اور چپ کر خلوت مین مصلحت کرتے ہین وہ لوگ جو کافر ہین جو نہین ہے یہ مگر آدمی تم جیسا یعنی آپس مین کافر کہتے ہین کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرشتہ جو خدا کا بھیجا ہوا ہووے آدمی ہے تم جیسا پر جادوگر ہے اسے پھر تم کیون جاتے ہو جادو مین اُسکے اور دیکھتے ہو کہ سب عادت آدمیون کی ہے جیسے سونا اور کھانا پھرنا چلنا اور باتین جادوگر کی سی کرتا ہے کیون اسکا کہا مانیے قَالَ رَبِّي يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۖ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ کہا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکے جواب مین کہ پروردگار میرا جانتا ہے باتین اُنکی جو آسمان اور زمین مین ہین اور خداے تعالی سنتا ہے سب باتین جانتا ہے سب کے کامون کو اور مشرکون نے قرآن کو جادو کہا اور بَلْ قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ بَلِ افْتَرَاهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ۖ بلکہ کہا کہ قرآن ایسا ہے جیسے خواب جھوٹا ہیوہ بلکہ آپ بنا کر جھوٹ کہا کہ خدا نے بھیجا ہے بلکہ شاعر کا بنایا ہوا ہے یعنی کچھ اصل نہین قرآن اور کہتے ہین کافر کہ اگر یہ ہماری باتین سچ نہین تو بھلا فَلْيَأْتِنَا بِآيَةٍ كَمَا أُرْسِلَ الْأَوَّلُونَ ۝ پھر لاوے محمد صلی اللہ علیہ وسلم معجزہ جیسا کہ اگلے پیغمبر لائے تھے معجزے کہ حضرت صالح نبی نے پہاڑ مین سے اونٹنی نکالی اور حضرت موسی علیہ السلام پاس عصا تھا جو اُسمین کیا کیا صفتین تھین ویسا ہی کچھ ہمین دکھا دے تب ہم جانین کہ سچ پیغمبر ہے اب خدا تعالی فرماتا ہے کہ جو کچھ مکے کے لوگ چاہتے ہین ایسا تو ہوسکتا ہے لیکن اگلے پیغمبرون کی امت نے جو وہ معجزے دیکھتے تھے وہ بھی مَا آمَنَتْ قَبْلَهُم مِّن قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا ۖ أَفَهُمْ يُؤْمِنُونَ ۝ ایمان نہ لائے تھے انسے پہلے کسی شہر کے رہنے والے پھر ہمنے مار کر ویران کر دیا اُن شہرون کے لوگون کو یہ مکے کے لوگ کیا ایمان لاوینگے یعنی اگر ویسے بھی معجزے دیکھین گے تب بھی ایمان نہین لانے کے وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوحِي إِلَيْهِمْ فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝ اور نہ بھیجا ہمنے کوئی پیغمبر پہلے تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مگر مرد تھے وہ سب یعنی جتنے پیغمبر بھیجے ہمنے کوئی فرشتہ نہ تھا سب آدمی تھے جو حکم بھیجا ہمنے اُنکی طرف اگر اُس بات کو سچ نہین جانتے تو کہہ اُنکو کہ پھر پوچھو علماء یہود اور نصاری کے سے کہ اگلے نبی فرشتے تھے یا آدمی تھے اگر تم نہین جانتے وَمَا جَعَلْنَاهُمْ جَسَدًا لَّا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوا خَالِدِينَ ۝ اور نہین بنایا تھا ہمنے اگلے پیغمبرون کا بدن ایسا جو کھاوین کھانا یعنی سب نبی کھاتے تھے اور نہ تھے ایسے جو ہمیشہ رہتے اور نہ مرتے ثُمَّ صَدَقْنَاهُمُ الْوَعْدَ فَأَنجَيْنَاهُمْ وَمَن نَّشَاءُ وَأَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِينَ ۝ پھر سچا کیا ہمنے وعدہ انکا یعنی ہمنے جو اول وعدہ کیا تھا پیغمبرون سے کہ ایمان لانے والے غالب ہونگے اور کافر ہلاک ہونگے سو وہ وعدہ سچ ہوا پھر دکھ سے چھڑایا ہمنے پیغمبرون کو اور جسکو چاہا اُسے بھی چھڑایا اور مار کر خراب کر دیا حد سے زیادہ کام کرنے والون کو لَقَدْ أَنزَلْنَا إِلَيْكُمْ كِتَابًا فِيهِ ذِكْرُكُمْ ۖ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ اور بیشک ہمنے بھیجی تمھاری طرف اے مکے کے لوگو کتاب جو اُسمین ہے نصیحت تمکو اے پھر تم نہین سمجھتے کہتے ہین کہ مین کے ملک مین ایک شہر تھا خداے تعالی نے وہان ایک نبی بھیجا اُس شہر کے لوگون نے اُس نبی کو بہت دکھ دیا آخر کو مار ڈالا خداے تعالی نے اُس نبی کے خون کا بدلا لینے کو **بخت نصر** بادشاہ کو بھیجا تو اُسنے ان سب کو قتل کرنا شروع کیا اور آسمان سے آواز آئی کہ اے قتل کرنے والو پیغمبر کے آؤ جواب وقت بدلے کا ہے وہ تب توبہ اور عاجزی کرنے لگے کچھ فائدہ نہوا سو اللہ تعالی اُنکی خبر فرماتا ہے وَكَمْ قَصَمْنَا مِن قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَأَنشَأْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا آخَرِينَ ۝ اور کتنے مار کر پیس ڈالے ہمنے شہر کے لوگ جو وہ ظالم اور کافر تھے اور پیدا کیا ہمنے اُنکے مارنے کے پیچھے اور قوم دوسری کو اُنکے بدلے فَلَمَّا أَحَسُّوا بَأْسَنَا إِذَا هُم مِّنْهَا يَرْكُضُونَ ۝ جسوقت کہ معلوم کیا اس شہر کے لوگون نے عذاب ہمارے کو یعنی بخت نصر کے لشکر کو دیکھا گھیر لیا اُسوقت اُس شہر کے لوگ اُس شہر سے بھاگنے لگے تب فرشتون نے کہا کہ لَا تَرْكُضُوا وَارْجِعُوا إِلَىٰ مَا أُتْرِفْتُمْ فِيهِ وَمَسَاكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْأَلُونَ ۝ مت بھاگو خداے تعالی کے عذاب سے اور پھر پھرو اپنے گھرون کی طرف جہان عیش کرتے تھے تم شاید کہ تمھین پوچھین کہ پیغمبرون کو کیون قتل کیا جب اُنھون نے یہ سُنا اور اپنے تئین لشکر مین گھرا ہوا دیکھا اور راہ نکلنے کی نہ پائی تب قَالُوا يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ۝ کہا اُنھون نے کہ ہاے کمبختی ہماری مقرر تھے ہم ظالم جو پیغمبرون کو ہمنے مار ڈالا فَمَا زَالَت تِّلْكَ دَعْوَاهُمْ حَتَّىٰ جَعَلْنَاهُمْ حَصِيدًا خَامِدِينَ ۝ پھر ہمیشہ یہی تعا اُنکا کہنا اور فریاد جبتک کہ کیا ہمنے اُنکو گھاس کٹی مرجھائی ہوئی یعنی اُنکو تلوارون

ع ۱ ۱

سے ٹکڑے اس طرح مردون کا ڈھیر ڈالا جیسے گھاس کو درانتی سے کاٹ کر ڈال دیتے ہین وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ۝ اور نہین پیدا کیا ہمنے آسمان اور زمین اور جو کچھ اُن دونون مین ہے اُن سب کو کھیلتے ہوے یعنی خدا ے تعالیٰ کا کام عبث نکما نہین ہے بلکہ نری حکمت اور صرف دانائی ہے اور کوئی چیز ایسی نہین پیدا کی جسمین کچھ بھلائی نہین اور بری سے بری چیز مین بھی ایک خوبی ہے لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝ اگر ہم چاہتے کہ لیتے یا بناتے کھلونا جو اُس سے دل بہلاتے جیسے کہ اولاد اور بی بی تو مقرر لیتے یا بناتے اپنے پاس سے یعنی اپنی عظمت کے لائق کرتے اگر ہم کرنے والے ہوتے یعنی اگر ہم چاہتے تو اپنے مرتبے کے لائق اولاد اختیار کرتے نہ کہ بندون کو جو فرشتے اور آدمی ہین اُنکو فرزند بنا کرتے بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۚ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ۝ بلکہ ڈالتے ہین ہم سچ کو یعنی اسلام کو اور توحید کو اوپر جھوٹ کے یعنی کفر کے تو پھر توڑ ڈالتے ہین جھوٹ کو پھر وہ جھوٹ غائب ہوتا ہی اور بھاگتا رہتا ہے اور ہزار افسوس اور پچھتاوا تمپر ان باتون سے جو تم کرتے ہو کہ خدا ے تعالیٰ کی اولاد اور بی بی ہے اس تہمت سے سخت عذاب ہوگا اور پچھتاؤگے لاکھون برس وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ۝ اور اُسکے بندے ہین سب جو کوئی کہ ہے آسمانون اور زمین مین رہنے والا یعنی تمام خلقت عام اور جو کوئی کہ ہی اُس کے پاس یعنی خلقت خاص یہ سب سر نہین پھیرتے خدا ے تعالیٰ کی بندگی سے اور نہین تھکتے اُسکی فرمانبرداری سے یعنی جبتک کہ جیتے ہین اُسکی بندگی کیے جاتے ہین يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ۝ رات دن خدا ے تعالیٰ کی یاد کرتے ہین اور سستی اور کاہلی نہین کرتے اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ۝ کیا یہ جو کافرون نے خدا پکڑے ہین اپنی خوشی سے زمین کی چیزون سے یعنی اُن چیزون سے جو زمین سے پیدا ہوتی ہین جیسے سونا روپا پتھر لکڑی یہ خدا اُن کافرون کو اُٹھا ئینگے یعنی جلاوینگے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ اُن مکے کے لوگون کو کہ لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ اگر ہوتے آسمان اور زمین مین کتنے خدا سوا ے خدا ے تعالیٰ وحدہ لاشریک کے تو مقرر خراب ہوتے آسمان زمین کسواسطے کہ کسی بات مین مخالفت آپس مین ہوتی وہ خراب ہوتی فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ پھر ساتھ پاکی کے یاد کر خدا ے تعالیٰ کو جو وہ پیدا کرنے والا ہی عرش کا پاک جان اُن باتون سے جو یہ مشرک کہتے ہین لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔلُوْنَ ۝ پوچھا نہ جائیگا یعنی کوئی نہین پوچھنے کا خدا ے تعالیٰ کو اُسکے کامون سے جو وہ کرتا ہے کیونکہ اُس سے غالب کوئی نہین جو حساب لیوے اور یہ مشرک بلکہ سب بندے پوچھے جائینگے قیامت کو جو تمنے دنیا مین کیا کیا کسواسطے کہ خدا ے تعالیٰ سب کا مالک ہی حساب سب سے لیویگا اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ۭ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ۭ اور کیا انھون نے مقرر کیے اور ٹھہرائے خدا ے تعالیٰ کے سوا ے کئی اور خدا کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ سند لاؤ تم اور دلیل لاؤ اپنے ان خداؤن پر اگر سچ ہو اور یہ قرآن ہی یاد کرنا اُنکا جو ہمارے ساتھ ہین مسلمان اور توریت انجیل یاد کرنا اُنکا جو پہلے تھے ہمسے یعنی سب کتابون مین جو نبیون پر اُتری ہین اُنکو دیکھو اور اُنکے عالمون سے پوچھو جو کسی مین سوا ے ایک خدا کے کچھ اور ہے اور منع ہے شرک سے اور حکم ہے توحید کا اُن سب کتابون مین بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ بلکہ بہت یعنی سب کافر اور مشرک نہین جانتے سچی بات کو جو وہ ایمان اور توحید ہے پھر یہ مُنھ پھیرنے والے ہین اُس سچی بات سے اور فرمانبرداری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے سے وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ۝ اور نہین بھیجا ہمنے پہلے تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کسی نبی کو مگر کہلا بھیجا ہمنے اُن کو یعنی سب نبیون کو کہلا بھیجا وہ کہ نہین ہے کوئی خدا مگر مین تم پھر بندگی کرو میری اور حکم مانو میرا وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ۭ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ۝ اور کہتے ہین مشرک کہ لیا یعنی اختیار کیا خدا ے تعالیٰ بہت بخشش کرنے والے نے بیٹا فرشتے یا عیسیٰ یا عزیر علیہم السلام کہہ کہ یہ جھوٹ ہو پاک ہی خدا ے تعالیٰ بلکہ وہ سب بندے ہین بزرگی دیے ہوے لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ۝ نہین بڑھکر بات کر سکتے وہ یعنی فرشتے اور عیسیٰ اور عزیر علیہم السلام یعنی بغیر حکم خدا ے تعالیٰ کے کام نہین کرتے یعنی فرمانبردار ہین خدا ے تعالیٰ کے اور مقدور نہین جو بغیر مرضی کچھ کر سکین یا کچھ کہہ سکین يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ۝ جانتا ہے خدا ے تعالے جو کچھ کہ پہلے اُنسے کیا تھا اور وہ جو پیچھے اُنکے کرینگے یعنی فرشتون کے پیدا ہونے سے اول جو کچھ تھا اور جو کچھ اُنکے موے کے بعد ہوگا سب خدا ے تعالیٰ جانتا ہی ہے اور فرشتے یا وہ نبی نہ بخشوائین گے کسی کو مگر اُسکو جس سے خدا ے تعالیٰ راضی ہوگا اور مہربان ہوگا اُسی کو بخشوا ونگے اور وہ خدا ے تعالیٰ کے عذاب کے ڈر سے کانپتے ہین وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ۝ اور جو کوئی کہے اُن مین سے کہ مین ہون خدا

ع ۳

سوائے خدائے تعالیٰ کے پھر اُس کہنے والے کو بدلا دینگے ہم دوزخ ایسا ہی بدلا دیتے ہین ہم ستم کرنے والون کو اَوَلَمْ یَرَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا اسے کیا نہین جانتے وہ لوگ جو ایمان نہین لاتے یہ کہ آسمان اور زمین ملی ہوئی اور جمی ہوئی تھی پھر ہمنے کھولا اور چیرا اُن دونون کو یعنی آسمان کے کھولنے سے مینھ برسنا شروع ہوا اور زمین کے چیرنے سے درخت اور گھاس کا اُگنا شروع ہوا اول نہ تھا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ کُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ ○ اور پیدا کیا ہمنے پانی سے سب چیز کو جسمین جان ہے یعنی اگر پانی نہوتا تو زندگی کسی کی نہوتی یا ابتدا پیدا ہونا جو منی کے پانی سے سب کو پیدا کیا پھر کیا یہ اس بات کو نہین مانتے جو کیسا خدائے تعالیٰ ہے اُسکی ایسی ایسی قدرتین ہین سوائے اُسکے یہ کون کر سکتا ہے وَجَعَلْنَا فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ بِهِمْ وَجَعَلْنَا فِیْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ یَهْتَدُوْنَ ○ اور پیدا کیے ہمنے زمین مین پہاڑ تونہ ہلے زمین اور خراب نہ کرے اُنکو جو زمین پر رہتے ہین اور پیدا کین ہمنے اُسمین راہین کشادہ کھلی ہوئی شاید کہ راہ پاوین مسافر اور اپنے مدعا کو پونہچین وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا وَّهُمْ عَنْ اٰیٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ ○ اور بنایا ہمنے آسمان کو چھت بہت اونچی بے ستون بے ڈر گرنے سے اور پرانی ہونے سے یہ چیزین کیسی نشانیان ہین ہماری قدرت کی اور یہ کمبخت لوگ ان نشانیون کی طرف سے منھ پھیرنے والے ہین وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ کُلٌّ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ ○ اور وہ ہو خدائے تعالیٰ جسنے اپنے کمال سے پیدا کیا رات کو اندھیری جو آرام کرین اور سووین اور پیدا کیا دن کو روشن تو اُسمین تلاش کسب کی کرکے روزی پیدا کرین اور پیدا کیا اپنی قدرت سے سورج اور چاند کو اور سب یہ آسمان مین پھرتے ہین کہتے ہین کہ کافر جو دشمن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے وہ آپس مین کہتے تھے کہ ہم راہ دیکھتے ہین اور وقت اُٹکلتے ہین جو کبھی ایسا ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یارون کو جدا جدا کیجیے اور انھین ہلاک کیجیے سو حق تعالیٰ اپنے دوست کی تسلی کے واسطے یہ فرماتا ہو وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ اَفَاْئِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ○ اور نہین پیدا کیا ہمنے کسی آدمی کو تجھ سے پہلے جو ہمیشہ دنیا مین رہا وہ اگر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرے تو پھر کیا یہ جو تیرے مرنے کی آرزو کرتے ہین اور راہ دیکھتے ہین ہمیشہ جیتے رہینگے یہ بھی مرجائین گے کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَیْرِ فِتْنَةً وَاِلَیْنَا تُرْجَعُوْنَ ○ ہر جان دار جو دنیا مین ہے سب چکھین گے مرنے کے مزے کو اور ہم آزماتے ہین تمکو اے آدمیو ساتھ بدی کے اور برائی کے یعنی مصیبت اور دکھ مین اور آزماتے ہین ہم ساتھ نیکی اور بھلائی کے یعنی جمعیت اور تندرستی مین جو کیونکر مصیبت مین صبر کرتے ہو اور دولت مین کیسا شکر کرتے ہو اور تم سب ہماری طرف پھیرے جاؤگے آخر کو جیسے کام کروگے ویسا بدلہ پاؤگے کہتے ہین کہ ایک دن کئی سردار قریش کے آگے سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چلے جاتے تھے اُنمین سے ابوجہل لعین نے بے ادبی سے مذاق کرکے کہا کہ یہ عبد مناف کی اولاد سے جاتا ہی خدائے تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ یَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا اور جب دیکھتے ہین تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ لوگ جو ایمان نہین لائے نہین پکڑتے تجکو مگر مذاق سے یعنی جب دیکھتے ہین تجھے تو مذاق تجھ سے کرتے ہین اور آپس مین کہتے ہین اَهٰذَا الَّذِیْ یَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ○ کیا یہی ہے جو یاد کرتا ہے تمھارے خداؤن کو برائی سے اور وہ آپ خدائے تعالیٰ برحق کی یاد کرنے سے انکار کرتے ہین اور خدائے تعالیٰ کو نہین مانتے اسی بات سے وہ آپ لائق مذاق کے ہین خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ سَاُورِیْكُمْ اٰیٰتِیْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ○ پیدا ہوا ہے آدمی جلدی سے جو ہر چیز مین جلدی کرتا ہی اور خدائے تعالیٰ سے عذاب بھی جلد مانگتا ہے تو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ صبر کرو جلد دکھاؤنگا تمکو نشانیان اپنی قدرت کی جو دنیا مین قتل اور قید ہوگے تم اور اُس جہان مین دوزخ مین رہوگے پھر جلدی مت کرو عذاب کی مجھ سے وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ○ اور کہتے ہین کافر مسلمانون سے کہ کب ہوگا یہ وعدہ عذاب کا اگر تم سچ بولنے والے ہو خدائے تعالیٰ فرماتا ہی کہ لَوْ یَعْلَمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا حِیْنَ لَا یَكُفُّوْنَ عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ○ اگر جانین کافر اُس وقت کو جسوقت تھام نہ سکینگے اپنے مُنھ سے آگ کو اور نہ پیٹ اپنے سے دور کر سکینگے آگ کو یعنی جسوقت آگ اُنھین سب طرف سے گھیر لیگی اور وہ آگ کو اپنے سے دور نہ کر سکینگے اور نہ کوئی اُنکی مدد کریگا یعنی اگر جانین کافر کہ ایسا عذاب آویگا تو اُسکے مانگنے مین جلدی نہ کرین یا اُس کا علاج کرین پھر کچھ نہ کر سکینگے بَلْ تَاْتِیْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ یُنْظَرُوْنَ ○ بلکہ آویگا وہ عذاب اُنپر یکایک قیامت یا بدر کی لڑائی پھر گھبرا دینگے اور بیہوش کردے گی وہ حالت اُنھین پھر نہ اُسے پھیر سکینگے اور اپنے سے دور نہ کر سکینگے اور نہ ڈھیل دیے جائینگے عذاب کرنے مین یعنی ایک دم کی بھی فرصت نہ میسر آویگی اُنکو اب خدائے تعالیٰ اپنے حبیب کی تسلی کو اور کافرون کے ڈرانے کو فرماتا ہے وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ

بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ اور مقرر نداقین کہین کافرون نے پیغمبرون سے پہلے تجھ سے پھر گھیر لیا عذاب نے اُنکو جو مذاق کرتے تھے پیغمبرون سے تھا وہ عذاب بدلہ اُن مذاقون کا پھر جو کوئی اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تجھ سے مذاق کرتا ہے اُسکا بھی ویسا ہی حال ہوگا قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ۭ بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنکو کہ کون تمھاری رکھوالی کرتا ہی رات اور دن کو خدائے تعالیٰ کے عذاب سے بلکہ یہ اپنے خدائے تعالیٰ کی یاد سے منہ پھیرنے والے ہین یعنی قرآن سے اور نصیحت سے اور خبر عذاب کی سے کچھ پرواہ نہین رکھتے اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا ۭ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ ۝ اے کیا اُنکے خدا ہین ہمارے سوا جو دور کرین گے عذاب کو وہ اتنی تو طاقت رکھتے ہی نہین جو مدد کرین اپنی اور نہ وہ ہمارے عذاب سے بچین گے یعنی جنکو یہ کافر خدا کہتے ہین ہمارے سوا اُنکو اگر کوئی ستاوے درد دکھ دے تو وہ اپنے تئین بچا نہین سکتے وہ اُن کافرون کو کیونکر عذاب سے بچاوینگے بَلْ مَتَّعْنَا هٰٓؤُلَاۗءِ وَاٰبَاۗءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۭ بلکہ ہمنے عیش اور دولت اور تندرستی اور اولاد دی اُن کے لوگون کو اور اُنکے باپ دادا کو بہت مدت سے یہانتک کہ بڑی لمبی ہوئین اُنپر عمرین اس سبب سے سمجھے کہ وہ ہمیشہ اسی طرح رہیگا اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ۭ اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ اے کیا نہین دیکھتے کافر یہ کہ ہم گھٹاتے آتے ہین زمین سے اور کشادہ کرتے ہین مسلمانون پر یعنی آہستہ آہستہ مسلمان ملک لیتے ہین اور قلعہ خالی کرواتے ہین کافرون سے پھر کیا یہ کافر غالب ہونگے یعنی ہرگز کافر غالب نہوسکینگے قُلْ اِنَّمَآ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْيِ ۚ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَاۗءَ اِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ ۝ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافرون سے کہ مین مقرر ڈراتا ہون تمھین ساتھ حکم خدائے تعالیٰ کے کچھ مین اپنی طرف سے نہین کہتا اور نہین سنتے بہرے پکارنے کو جب اُنکو ڈراتے ہین یہ مکے کے لوگ بات کے مدعا کو نہین سمجھتے اور اسمین فکر نہین کرتے گویا کہ بہرے ہین وَلَىِٕنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝ اور اگر پہنچے گا ان کافرون کو ذرا سا بھی عذاب خدائے تعالیٰ کا تو مقر رکہینگے کہ اے ہائے کمبختی ہماری ہم مقر رتھے ظالم جونہی کا کہا نہ مانا اور بتون کو پوجتے رہے وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـــًٔا ۭ وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ۭ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ۝ اور رکھینگے ہم ترازو مین انصاف کو قیامت کے دن پھر کسی کا نقصان نہوگا کسی چیز مین نہ نیکی نہ بدی مین اگر ہوگا ایک رائی کے دانے برابر وہ بھی لاوینگے ہم اور کفایت کرینگے اور بہترین ہین ہم حساب کرنے کو وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَضِيَاۗءً وَّذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَهُمْ مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ ۝ اور بیشک دی ہمنے موسیٰ کو اور اُسکے بھائی ہارون کو کتاب توریت جدا کرنے والی سچ اور جھوٹ کی اور وہ کتاب روشن نصیحت ہی گناہون سے بچنے والون کو جو ڈرین اپنے رب کے عذاب سے بغیر دیکھے اور قیامت سے کانپتے ہین وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ۭ اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ۝ اور یہ قرآن نصیحت ہی بہت برکت اور نفع اور بھلائی جو نیچے بھیجا ہمنے اُسکو اے پھر کیا تم نہین مانتے وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ۝ اور مقرر دیا ہمنے ابراہیم علیہ السلام کو راہ پانا اُسکا طرف نیکی کے پہلے موسیٰ اور ہارون علیہما السلام سے اور تھے ہم اُسکا مرتبہ پہچاننے والے یعنی جس لائق تھا وہ ہم جانتے تھے ویسا ہی مرتبہ اُسے دیا اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ۝ مذکور کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جب کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ آزر کو اور اپنی قوم کو جو وہ قوم شہر بابل کی رہنے والی تھی اور وہان کا بادشاہ نمرود تھا یہ کہا کہ کیا ہے یہ مورتین بنائین ہوئین جو ہمیشہ تم اُنکی سیوا کرتے ہوتے ہین کہ وہ بہتر مورتین تھین اور بعضے کہتے ہین کہ نو سے تھین اور سب سے بڑی جو اُنمین ایک تھی اُسے آزر نے بنایا تھا اور دو لعل اُسکی آنکھون مین لگائے تھے جب یہ بات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے سُنی اُنھون نے تب جواب معقول تو کچھ نہ آیا تو یہ قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَاۗءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ ۝ کہا اُنھون نے کہ پایا ہمنے اپنے باپ دادا کو جو اُنھین پوجتے تھے اُنھین دیکھکر ہم بھی لگے پوجنے قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَاۗؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ کہا پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہ مقرر تم اور تمھارے باپ دادا رہے بھلاوے مین صریحًا یعنی یہ بت جو اہل نہ سکین اور اگر گراوین تو اُٹھ نہ سکین انکا پوجنا بھولنا ہی سیدھی راہ سے جب اُنھون نے یہ بات سُنی اور اپنے باپ دادا کی نادانی سمجھکر کھسیانے ہوئے اور قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ۝ کہا اُنھون نے تعجب سے اے کیا لایا تو ہمارے واسطے اے ابراہیم کچھ بھی بات یا تو ٹھٹھولیان کرتا ہی قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ ۠ وَاَنَا عَلٰي ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہ مین جھوٹ نہین کہتا بلکہ رب تمھارا رب آسمانون اور زمین کا ہے جسنے بنایا ہے آسمانون اور زمین کو اور ہم اس بات کی شاہدی دیتے ہین کہ خدائے تعالیٰ نے بنایا ہے

آسمان اور زمین اور وہی رب تمھارا ہے کہتے ہین کہ اُس شہر بابل کی رہنے والون کی ایک عید مقرر تھی جو اُسدن بادشاہ اور سارے شہر کے لوگ جنگل مین جاکر سارا دن سیر اور تماشا کرتے اور راگ ناچ دیکھتے سنتے اور شام کو وہان سے پھر کر بتخانے مین آتے اور بتون کو گہنا اور کپڑے پہناتے اور اُنکے آگے سر ٹیکتے اور رسم جو پوجا کی تھی سب کرتے تب اپنے گھرون کو جاتے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام سے وہ باتین ہوئین تب اُنھون نے کہا کہ کل ہماری عید ہے تو چلکر دیکھ جو کیسا ہمارا چلن ہے اور کیا خوبی اور کیفیت ہے اور تماشا ہے حضرت ابراہیمؑ نے اس بات کا کچھ جواب نہ دیا جب دوسرا دن ہوا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کہا کہ چل ہمارے ساتھ کہ آج ہماری عید ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیماری کا بہانہ کیا اور نہ گئے اور آہستہ کہا کہ وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ ○ اور قسم ہے خدا ے تعالیٰ کی کہ مقرر تلاش تدبیر کرونگا تمھارے بتون پر جب تم جا چکوگے یعنی تمھارے پیٹھ پیچھے مین ان بتون سے سمجھونگا کسی نے یہ بات حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سُنی پر کسی سے نہ کہی جب وہ سب لوگ شہر کے جا چکے تب حضرت ابراہیم علیہ السلام تبر لیکر بتخانے مین آئے فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ○ پھر کیے اُن بتون کے ٹکڑے یعنی کسی کا ہاتھ اور کسی کا پانون اور کسی کی گردن توڑی مگر ایک جو اُن سب سے بڑا تھا اُسے رکھا جو شاید اُسکی طرف پھر پھرین حضرت ابراہیم علیہ السلام یہ کام کرکے اپنے مکان مین جا بیٹھے جب شام کو شہر کے لوگ سب آئے تب بتخانے مین جاکر دیکھین تو بتون کا وہ حال ہے بہت حیران ہوے اور قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ○ کہا کسنے کیا یہ کام ہمارے خداؤن سے مقرر وہ کرنے والا اُس کام کا ظالم ہی پھر مزود اور سب لوگ اُسے لگے ڈھونڈھنے جسنے وہ بات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے سُنی تھی اُسنے ایک سے کہا اُسنے اور سے کہا اسی طرح ہوتے ہوتے مشہور ہوئی وہ بات یہانتک کہ قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ ○ کہا نمرود سے لوگون نے کہ ہمنے سُنا ہے جو ایک جوان بُرائی سے یاد کرتا تھا اِن بتون کو یعنی بتون کو برا کہتا تھا سو کہتے ہین اُسے ابراہیم جب نمرود کی مجلس مین یہ بات پونہچی تب اُسکے امراؤن نے قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ○ کہا کہ لاؤ اُسکو سب لوگون کے سامنے شاید کہ سب گواہی دیوین کہ یہی بتون کو برا کہتا تھا پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پکڑ لائے اور آگے نمرود کے حاضر کیا اور قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ○ کہا لوگون نے کیا کیا تو نے یہ کام ہمارے خداؤن سے اے ابراہیم یعنی پوچھا کہ کیا تو نے توڑا اُنکو پھر قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ○ کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہ مین نے کاہے کو کیا بلکہ کیا اس کام کو اُنکے بڑے نے غصے سے اور اگر تمھین اعتبار نہین تو پوچھو اُنسے جو تمھین کہتے توڑا اگر یہ ہین بولنے والے جب یہ بات الزام دینے کی کہی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تب فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ پھر سوچ مین گئے اپنے دلون مین اور کہنے لگے آپس مین کہ مقرر تم ہی نا انصاف ہو ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ○ پھر سب نے سر نیچے کیے اور کہا شرم سے کہ اے ابراہیم تو جانتا ہے کہ یہ بت بولتے نہین ایسی بات جان کر پھر کیون کہتا ہی قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ○ اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ کہا پھر حضرت ابراہیمؑ نے اے پھر کیون پوجتے ہو سوا ے خدا ے تعالیٰ برحق کے اُنکو جنکے پوجنے سے نفع نہو تمھین کسی چیز کا اور نہ پوجنے سے نقصان نہو تمھین کسی طرح کا برے لگتے ہو تم اور بیزار ہون مین تمسے اور اُنسے جنکو تم پوجتے ہو سوا ے خدا ے تعالیٰ کے ای کیا پھر تم نہین سمجھتے کہ یہ بت لائق پوجنے کے نہین جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ بات کہی تب اُنکو کچھ جواب نہ آیا اور کھسیانے ہوے اور آپس مین قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ○ کہا کہ جلاؤ ابراہیم کو آگ مین اور مدد کرو اپنے خداؤن کی بدلہ لینے مین اُسکی دشمنی سے اگر ہو تم مدد کرنے والے اپنے خداؤن کی پھر فرمایا نمرود نے کہ تیاری اسکے جلانے کی کرو کہتے ہین کہ ایک مہینے تک لکڑیان لائے اور بڑا ڈھیر کیا ساٹھ گز کا اونچا اور اُن لکڑیون پر بہت تیل ڈالا اور گرد سے آگ لگائی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ہاتھ اور پانون باندھکر اور طوق گلے مین ڈال کر اور ڈھینکلی پر بٹھایا اور آگ مین پھینکا کہتے ہین کہ ابھی حضرت ابراہیم علیہ السلام راہ ہی مین ہوا پر تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ یا ابراہیم کہہ کہ اسوقت کیا غرض ہے تیری حضرت ابراہیم نے کہا ہے غرض پر تجھ سے نہین پھر حضرت جبرئیلؑ نے کہا کہ جس سے ہی اُسی سے کہہ کہا کہ وہ جانتا ہی اور دیکھتا ہی کہنا کچھ ضرور نہین جب حضرت ابراہیمؑ نے صرف خدا ے تعالیٰ پر توکل کیا اور اُسکے سوا کسی سے غرض نہ رکھی سو خدا ے تعالیٰ یون فرماتا ہے قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ○ کہا ہمنے کہ اے آگ ٹھنڈی ہو تو اور دکھ دینے والی نہو ابراہیم پر یعنی ایسی بھی ٹھنڈی نہو جس سے دکھ پونہچے اب خدا ے تعالیٰ اس احوال کی اپنے دوست محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دیتا ہے کہ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ

الوبع

الْاَخْسَرِيْنَ ۝ اور چاہا کافرون نے ابراہیم علیہ السلام سے مکر کرنا پھر کیا ہمنے اُن ہی کو بڑا نقصان کھایا ہوا یعنی ایسے شرمندہ ہوے جیسے کوئی بڑا نقصان اپنا کرے آپ جان کر کہتے ہین کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ مین پونہچے وہ طوق وزنجیر سب جل گئے اور وہ آگ سب لالہ زار ہوگئی اور پانی کا ٹھنڈھا میٹھا حوض پیدا ہوا اور ایک مکان ستھرے مین جا بیٹھے اور خدا ے تعالیٰ نے ایک فرشتہ اُن ہی کی صورت کا بھیجا پاس رہنے کو باتین کرنے کو کہ اکیلے نہ گھبراوین اُس جگہ حضرت ابراہیم سات روز رہے نمرود نے اپنے محل پر چڑھکر دیکھا کہ حضرت ابراہیم باغ مین آرام سے بیٹھے ہین اور ایک شخص سے باتین کرتے ہین اور باہر گرد آگ جلتی ہے جو کسی کا مقدور نہین جو اُسکے نزدیک جاسکے اور اندر باغ کے پھول کھل رہے ہین یہ حال دیکھکر نمرود حیران ہوا اور کہا پکارکے اے ابراہیم تیرا خدا بڑی قدرت رکھتا ہے جو یہ مین نے دیکھا مین بھی تیرے خدا کی نذر قربانی کرونگا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا ے تعالیٰ تیری نذر قبول نکریگا جب تک تو اپنے دین پر رہیگا کہتے ہین کہ نمرود نے چار ہزار گائین قربانی کین سو اللہ تعالیٰ عزوجل فرماتا ہے وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ۝ اور دُکھ سے چھڑایا ہمنے ابراہیم علیہ السلام کو اور اُسکے بھتیجے لوط بیٹے ہارون علیہ السلام کو اور پونہچایا اُن کو اُس شہر مین جو برکت اور زیادتی نعمت کی دی وہان کے رہنے والون کو کہتے ہین کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اُس احوال کے بعد اپنے کنبے سمیت سواے ماں باپ کے شہر بابل سے نکلکر شام کے ملک مین آئے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام فلسطین شہر مین رہے اور حضرت لوط نبی بیٹے ہارون کے شہر مؤتفکات مین جاکر رہے سو اُن دونون شہرون مین ایک رات بس کے راہ ہے اور فرماتا ہے خدا ے تعالیٰ کہ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ ۭ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ۭ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ۝ اور بخشا اور دیا ہمنے ابراہیم علیہ السلام کو بیٹا اسحاق نام اُسکی بی بی سارہ سے جو وہ اسکے چچا کی بیٹی تھی اور دیا بیٹا اسحاق کا یعقوب علیہ السلام زیادہ مانگنے سے یعنی اُسنے بیٹا مانگا تھا ہمنے بیٹا بھی دیا اور پوتا بھی دیا اور کیا ہمنے اُن سب کو نیک بخت اچھے کام کرنیوالے وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا اور کیا اُن سب کو آگے چلنے والے اور راہ بتانے والے اور وہ راستہ دکھلاتے تھے ہمارے حکم سے یعنی ہمنے جو راہ سیدھی اسلام کی اُنھین بتائی تھی وہ اُس راہ مین آگے آپ ہوکر خلقت کو بلاتے تھے اپنے پیچھے یعنی وہ آپ بے حکم خدا ے تعالیٰ کے سے اچھے کام کرتے تھے اور خلقت کو سکھاتے تھے کہ اسی طرح تم بھی خدا ے تعالیٰ کی بندگی کرو وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاۗءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ۝ اور کہلا بھیجا ہمنے اُنکی طرف کہ اچھے کام کرین اور قائم رکھین نماز کو اور دیوین زکوٰۃ کو اور تھے وہ سب بندگی کرنے والے ہماری وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰۗىِٕثَ ۭ اور لوط کو دی ہمنے عقل اور دانائی اور سمجھ جیسے کہ پیغمبرون کو چاہیے اور رُکھ سے چھڑایا ہمنے لوط علیہ السلام کو اُس گانون کے لوگون سے جو تھے وہ لوگ برے کام کرنے والے کہتے ہین کہ اُس گانون کا سدوم نام تھا جو وہان کے رہنے والے اغلام کرتے تھے اور قزاقی کرتے تھے اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ۝ اور تھے وہ لوگ سدوم کے رہنے والے بدکار اور شریر بہت وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ رَحْمَتِنَا ۭ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ اور لائے ہم لوط علیہ السلام کو اپنی رحمت اور مہربانی کے اندر جو مقرر لوط علیہ السلام تھا بیشکھ نبی اور اچھے کام کرنے والون سے وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝ اور مذکور کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نوح نبی کا کہ جب اُسنے پکارا پروردگار اپنے کو پہلے ابراہیم اور لوط علیہ السلام سے یعنی اُسنے ہماری جناب مین التجا کی تو پھر قبول کیا ہمنے اُسکی دعا کو پھر دکھ سے چھڑایا ہمنے اُسکو اور اُسکے ساتھیون کو بڑی سختی سے جو وہ طوفان تھا وَنَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۭ اور مدد کی ہمنے نوح علیہ السلام کی اور غالب کیا اُس قوم پر جس قوم نے جھوٹ جانا ہماری قدرت کی نشانیون کو اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ بیشک قوم نوح علیہ السلام کی تھی بری اور بدکار یعنی بُت پرست پھر ڈبویا ہمنے اُن سب کو جو ایک بھی جیتا نہ بچا اُن کافرون سے سارے عالم مین وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ اور ذکر کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم احوال داؤد نبی اور اُسکے بیٹے سلیمان نبی علیہما السلام کا کہ جب حکم کیا اُنھون نے کھیت کے یا باغ کے قضیہ مین جب رات کو آئین اُس باغ مین دنبیان لوگون کی جو اُن دنبیون کو یوحنا چرایا کرتا تھا کہتے ہین کہ جب داؤد علیہ السلام انصاف کرنے بیٹھتے تو اُس مکان کے دروازے پر حضرت سلیمان علیہ السلام بیٹھتے تو جو کوئی فریادی اندر سے نکلتا تو اُس سے پوچھتے کہ بابا صاحب نے تیرے قضیہ مین کیا حکم کیا ایک دن دو شخص آئے ایک ایلیا نام گنوار جو اُسکے باغ تھا اور دوسرے یوحنا نام چرواہا لوگون کی دنبیان بکریان چرایا کرتا تھا ایلیا گنوار نے حضرت داؤد علیہ السلام کے آگے کہا کہ ای حاکم عادل رات کو یوحنا کی دنبیان میرے باغ مین آئین اور سب باغ میرا کھا گئین حضرت داؤد نے یوحنا سے پوچھا کہ یہ بات کیونکر ہی اُسنے کہا سچ ہی حضرت داؤد نے حکم کیا کہ سب دنبیان ایلیا کو دے اُسوقت

کی شریعت کا حکم یہی تھا جب یہ دونون باہر آئے تب حضرت سلیمان علیہ السلام کی تیرہ برس کی عمر تھی اور پوچھا کہ تمھارے قضیہ مین بابا صاحب نے کیا حکم کیا اُنھون نے وہی ماجرا بیان کیا حضرت سلیمان اُن دونون کو لیکر باپ کی خدمت مین آئے اور کہا یہ حکم جو تمنے کیا اگر کچھ اور اُسکے سوا ہوتا تو خوب تھا اُنھون نے کہا کہ ای بیٹا اگر اُس سے اچھا تم جانتے ہو تو کہو حضرت سلیمان نے کہا کہ دنبیون کو تو ایلیا کو دو تو وہ اُنسے نفع لے اور باغ حوالے یوحنا کے کرو تو وہ اُسے جیسا تھا ویسا ہی بنا کر درست کر کے ایلیا کے حوالے کرے اور اپنی دنبیان اُس سے لیوے دونون برابر ہون حضرت داؤد نے یہ بات پسند کی اور یہی حکم کیا سو حق تعالیٰ فرماتا ہے وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ۝ اور تھے ہم حکم کرنے اُنکے تئین شاہد یعنی وہ جو داؤد اور سلیمان نے حکم کیا تھا سب ہمین معلوم ہے اور ہم جانتے ہین اُس احوال کو فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا پھر سمجھایا اور سکھایا ہمنے وہ حکم سلیمان کو جو کیا تھا ایلیا اور یوحنا کے مقدمے مین اور دی ہمنے دونون کو یعنی حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو حکومت اور عقل اور سمجھ جیسے وہ عدالت کرتے تھے وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ۭ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝ اور فرمانبردار کیا ہمنے ساتھ داؤد کے پہاڑون کو اور پرندون کو جو یاد خدائے تعالیٰ کی کرتے تھے مل کر اور ہم کرنے والے ہین ایسے کامون کے یعنی ہمین قدرت ہی جو پہاڑون کو اور جانورون کو اپنی یاد کرنے کا شعور دیا وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ۝ اور سکھائی ہمنے داؤد علیہ السلام کو کاریگری اور بنانا زرہ کا تمھارے واسطے تو بچاوے اور پناہ مین رکھے تمکو لڑائی مین تمھاری یعنی زخم سے بچاوے پھر کچھ تم ایسی نعمت کا شکر کرتے ہو وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖٓ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ۭ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ۝ اور فرمانبردار کیا ہمنے واسطے سلیمان علیہ السلام کے باؤ زور سے چلنے والی کو جو چلتی تھی وہ باؤ سلیمان علیہ السلام کے حکم سے اور تخت حضرت سلیمان علیہ السلام کا لیجاتی تھی طرف اُس زمین کے جو برکت دی ہمنے اُس زمین مین یعنی ملک شام مین یعنی جس مکان پر کہتے تھے باؤ کو وہین وہ تخت اُنکا لیجاتی تھی کہتے ہین کہ ایک دن مین ایک مہینے کی راہ اور ایک رات مین ایک مہینے کی راہ تخت کو باؤ پہنچاتی تھی اور ہین ہم سب چیز سے واقف اور خبردار یعنی کوئی چیز ہمسے چھپی ہوئی نہین وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ۝ اور فرمانبردار کیا ہمنے دیوون کو سلیمان علیہ السلام کا جو غوطے لگاتے تھے دریا مین حضرت سلیمان کے واسطے تو دریا مین سے موتی مونگا نکالین اور کرتے تھے وہ دیو اور بھی کام سوائے غوطے مارنے کے جیسے عمارت اور سنگ تراشی اور تھے ہم دیوون کے نگہبان جو نافرمانی نہ کرین حضرت سلیمان نبی کی اور بھاگ نہ جائین وَاَيُّوْبَ اور مذکور کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایوب نبی کا احوال کہتے ہین کہ خدائے تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام کو مال اور دولت دنیا کا بہت دیا تھا اولاد اور خدمتگار اور اونٹ اور باغ اور کھیتی سب کچھ تھا لیکن آپ وہ دن رات خدائے تعالیٰ کی بندگی مین مشغول تھے اور خیرات محتاجون کو اور مسافرون کو بھی نہایت کرتے تھے شیطان کو اُنکی بندگی کرنے پر حسد آیا اور جناب الٰہی مین عرض کی کہ اے پروردگار تونے اس بندے اپنے کو ایسی دولت دی ہی یہ عبادت اور خیرات نہ کرے تو کون کرے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ بندہ ہمارا جس حال مین ہوگا ہماری بندگی نہ بھولیگا اب دولت کا شکر کرتا ہی اگر مصیبت ہوگی تو صبر کریگا شیطان نے کہا اس بات کا تب مجھے یقین ہو جو تو مجھے اسکی نعمتون پر حاکم کر ایسا کہ جو مین چاہون سو مین کرون حق تعالیٰ نے فرمایا کہ جا تجھے اُسکی ظاہر کی نعمتون پر مختار کیا شیطان نے خوش ہو کر اپنے تابعدار دیوؤن کو کہا کہ طرح طرح کی بلا اور محنت اِن پر لاؤ کہتے ہین کہ حضرت ایوب علیہ السلام کے اونٹ سب یکبار بجلی سے مرگئے اور دنبیان سب پانی کی رو مین بہہ گئین اور کھیت اور باغ لون اور آندھی سے جل کر خراب ہوے اور سات بیٹے اور تین بیٹیان حویلی کے نیچے دب کر مرگئین اور آپ بیمار ہوے ایسے کہ سارے بدن مین کیڑے پڑگئے اور پیپ اور لہو بہنے لگا اور سارا بدن بدبو ہوا جو مسلمان تھے وہ سب پھر گئے اور بستی مین سے سبب بدبو کے نکالا اور قوت کو محتاج ہوے اُٹھنے بیٹھنے کی طاقت نہ رہی اور کوئی اُنکے پاس نہ رہا مگر ایک قبیلہ اُنکا جو بی رحیما نام تھا وہ حضرت یوسف علیہ السلام کی پوتی تھین وہی رہین یہ بی بی سارا دن مزدوری کرتین اور قوت پیدا کر کے رات کو لا کر حضرت ایوب کو کھلاتین اسی طرح اٹھارہ یا تیرہ برس بعضے کہتے ہین کہ سات برس اور سات مہینے اور سات دن اور سات گھڑی اس حال سے گذرے سو اللہ تعالیٰ واسطے تسلی دل مبارک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرماتا ہے ایوب نبی کا احوال سوائے اُنکے اور نبیون کا احوال جو گذرا کہ اُن سب نبیون نے مصیبت پر صبر کیا تو بھی اے حبیب میرے صبر کر اور یاد کر ایوب نبی نے اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ جب پکارا اپنے رب کو کہ اے پروردگار مقرر مجکو پہنچی مصیبت اور سختی اور تو ہے رحم کرنے والا بہت سب

رحم کرنے والون سے کہتے ہین کہ حضرت ایوبؑ نے یہ دعا تب مانگی کہ ایک دن ایک کیڑا اُنکے بدن سے زمین پر گرا حضرت ایوب علیہ السلام نے جی مین کہا کہ خدائے تعالیٰ نے اسکی روزی تو میرا گوشت کیا ہے اب یہ زمین پر گوشت کہان سے کھاویگا یہ سمجھے اور اُسے زمین سے اُٹھا کر جہان سے گرا تھا وہین رکھا جب کام اپنی خوشی سے کیا تو اُس کیڑے نے ایسا کاٹا کہ بیقرار ہوکر وہ دعا مانگی اور بعضے کہتے ہین کہ ایک دن بی بی رحیما سارا دن پھری شام تک کہین مزدوری نہ ملی آخر کو ایک نے کہا کہ تو اپنی دونون زلفین کاٹ دیوے تو مین روٹی دون اُنھون نے ناچار ہوکر قبول کیا شیطان نے آن کر حضرت ایوب سے کہا کہ تیری بی بی نے برا کام کیا اسواسطے اُسکی زلفین کاٹ لین حضرت ایوب نے غصہ ہوکر کہا کہ اگر مین بیماری سے اچھا ہون تو اُسے سو تازیانے مارون اور اس بات سے بیقرار ہوکر وہ دعا مانگی اور بعضے کہتے ہین کہ کیڑون نے سارے بدن کا گوشت کھا کر دل اور زبان کے کھانے کا ارادہ کیا حضرت ایوب نے کہا کہ یا الٰہی دل تیری محبت کا گھر ہے اور زبان سے تیرا ذکر کرتا ہون جب یہ حالت پونہچی تب بیقرار ہوکر وہ دعا مانگی اور بعضے کہتے ہین کہ جب کمال محنت اور مصیبت پونہچی تب شیطان آیا اور کہا کہ اے ایوبؑ اگر تو مجھے سجدہ کرے تو مین تجھے اس مصیبت سے چھٹاؤن اور سوائے ان باتون کے اور بہت روایتین ہین اُنکے بیقرار ہونے کی غرضکہ جب حضرت ایوب علیہ السلام نے عاجزی سے خدائے تعالیٰ کی جناب مین وہ دعا مانگی سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب ایوب نبی نے دعا مانگی فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ پھر قبول کی ہمنے دعا اُسکی پھر کھولا یعنی دور کیا ہمنے وہ اُس سے دُکھ اور تندرستی دی جو اُسکا احوال سورۂ صٓ مین لکھا ہے اور زندہ کر دیا ہمنے ایوب نبی کے سب لوگون کو اور اتنے ہی اور اُنکے ساتھ دیے یعنی جتنا کچھ اُن کو پہلے مال دولت اور اولاد اور خدمتگار تھے اُس سے دوگنے دیے اول کے سات بیٹے اور بیٹیون کو پھر زندہ کیا اور اتنا ہی اور انعام کیا اور اونٹ اور دُنبیان جتنی تھین اُتنی اور دین اور کہتے ہین کہ حضرت ایوبؑ کے گھر مین سونے کا مینھ برسا اور دولت بے نہایت دی اور یہ دولت اور نعمت کا دینا ایوب نبی کو رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ۝ مہربانی اور انعام ہو ہماری طرف سے اور نصیحت ہو بندگی کرنے والون کو جیسی بندگی ایوب نے کی وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احوال اسمٰعیل نبی کا اور ادریس نبی کا اور ذوالکفل نبی کا جو ان سبھون نے مصیبتون مین صبر کیے تو بھی مصیبت مین صبر کرذوالکفل حضرت یوشع کو کہتے ہین یا حضرت زکریاؑ کو اور بعضے اور ون کو بھی کہتے ہین اور ان سب کا احوال اپنی اپنی جگہ مذکور ہوا ہے وَاَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ اور لائے ہم اُن سب کو اپنی بخشش اور مہربانی مین مقرر وہ سب نبی نیکبختون سے اور اچھے کام کرنے والون سے ہین وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ اور یاد کر مصیبت مچھلی کے صاحب کی جو وہ حضرت یونس علیہ السلام تھے جو کیسی اُسپر مصیبت پڑی اور صبر کیا اور یاد کر کہ جب چلا غصہ ہوکر اپنے اوپر یعنی حضرت یونس اپنی قوم کو عذاب کے آنے کا وعدہ کر کے گیا تھا اور عذاب کی نشانی پھر آن کر نہ دیکھی سمجھا کہ اب قوم مجھے جھوٹا کہے گی اس ڈر اور شرم سے بغیر حکم آگہی بھاگے تھے اُس شہر سے پھر سمجھا یونس علیہ السلام وہ کہ ہم راہ بند کرین گے اُسپر پھر ہمنے یونس نبی کو مچھلی کے پیٹ مین قید کیا تب مچھلی کے پیٹ کے اندر نَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ پھر پکارا یونس نبی نے اپنے رب کو بیچ مین اندھیرون کے ایک رات اندھیری دوسرے دریا کا اندھیرا تیسرے مچھلی کے پیٹ کا اندھیرا وہان یون پکارا کہ نہین ہے کوئی خدا ہرگز مگر تو ہی ہے قادر مطلق پاک ہے تو سب طرح کی ناچاری اور عاجزی سے یعنی سب طرح کی سب چیز کی سب جگہ سب وقت تو قدرت رکھتا ہے جو چاہے سو کرے مقر مین ہون ظلم کرنے والا اپنے اوپر یعنی مین نے اپنے اوپر آپ ظلم کیا جو بغیر تیرے حکم شہر سے چلا اور قصہ مفصل سورۂ صافات مین لکھا ہے پھر جب یونس نبی نے وہ دعا اور مناجات کی تب فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ پھر ہمنے قبول کی دعا اُسکی اور چھٹایا ہمنے اُسکو غم اُس قید کے سے اور حکم کیا اُس مچھلی کو جو کنارے پر جا کر اُگل دے اُسے اور اسی طرح چھٹاتے ہین ہم ایمان لانے والون کو وَزَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ۝ یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احوال زکریا نبی کا جب پکارا وہ اپنے پروردگار کو جو ای رب میرے مت چھوڑ مجھے دنیا مین اکیلا یعنی بے اولاد مجھے مت رکھ جو فرزند ہوئے تو بعد میرے مرنے کے میری خدمت بیت المقدس کا وارث ہووے اور تو ہے بہت اچھا وارثون سے یعنی سب کا وارث آخر کو تو ہے فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ۝ پھر قبول کیا ہمنے اُسکی دعا کو اور دیا ہمنے بیٹا یحییٰ نام اور اچھا کیا ہمنے اُسکی بی بی کو جو وہ بانجھ تھی بیشک وہ دونون باپ اور بیٹا یعنی زکریا اور یحییٰ علیہما السلام تھے ایسے دوڑتے تھے اور تلاش کرتے تھے نیک کام کرنے مین اور یاد ہماری کرتے تھے جی کی خوشی سے اور ڈر سے ہمارے عذاب کے اور تھے وہ دونون

آگے ہمارے عاجزی کرنے والے اور حکم ماننے والے وَالَّتِیْ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِیْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَاۤ اٰیَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ اور یاد کر احوال اُس عورت کا جسنے نگہبانی کی اپنے ستر کی حلال اور حرام سے یعنی کسی مرد کے پاس نہ گئی پھر پھونکا ہمنے یعنی ہمارے حکم سے فرشتے نے اُسکے گریبان یا منھ مین ہماری روح سے اور کیا ہمنے اُسکو اور اُسکے بیٹے کو یعنی حضرت مریم اور حضرت عیسی علیہما السلام کو نشانی اپنی قدرت کی خلقت کے واسطے یعنی لوگ جانین کہ خدائے تعالی ایسا قادر ہے کہ بغیر باپ کے کواری لڑکی سے بیٹا پیدا کرسکتا ہے اِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۪ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ۝ یہ قوم تمھاری جو خدای تعالی کو ایک کہنے والی ہے تمھین ضرور اور لائق ہے اسی راہ پر مضبوط رہنا جو یہ راہ ایک ہی اور سب نبی اسی راہ پر تھے اور خدائے تعالی کو ایک جانتے تھے اور مین ہون رب تمھارا پھر بندگی کرو تم میری سوائے میرے اور کسی کو نہ پوجو وَتَقَطَّعُوْۤا اَمْرَهُمْ بَیْنَهُمْ ؕ كُلٌّ اِلَیْنَا رٰجِعُوْنَ ۝ اور کاٹا اگلے لوگون نے اپنے دین کو آپسمین یعنی ہر ایک فرقے نے اپنا دین جدا اختیار کیا اپنی خوشی سے اور اُس ایک راہ کو چھوڑا اور وہ سب ہمارے پاس قیامت کو پھر آوینگے ہم اُنھین ویسا بدلا دینگے جیسا اُنھون نے کام کیا ہی جدا جدا دنیا مین فَمَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْیِهٖ ۚ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ۝ پھر جسنے کیے اچھے کام اور وہ ایمان بھی لایا ہے خدا اور رسول پر پھر حق چھپانا نہوگا اُسکی تلاش اور محنت کا یعنی اُسکی محنت کا حق بدلا دینگے پورا اور اگر وہ نیک کام کرنے والا ایمان نہ لایا ہوگا تو سب محنت اُسکی ضایع اور نکمی ہے اور ہم اُسکی محنت کو لکھنے والے ہین اُسکے اعمال نامے مین ذرہ ذرہ لکھا جاتا ہے وَحَرٰمٌ عَلٰی قَرْیَةٍ اَهْلَكْنٰهَاۤ اَنَّهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ۝ اور منع کیا ہوا ہے اُن گانون کے رہنے والون کو جنکو مار کر خراب کردیا ہمنے وہ کہ پھر نہ پھرین دنیا مین یعنی اُنکو موے کے بعد عذاب ہوتا ہی رہیگا حَتّٰۤی اِذَا فُتِحَتْ یَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ یَّنْسِلُوْنَ ۝ مبتک کہ کھلے گی راہ یاجوج ماجوج کی جنکا ذکر سورۂ کہف مین ہوا ہے جو اُنکا آنا نشانی قیامت کی ہے جو وہ سب گھاٹیون اونچیون سے دوڑینگے اور سارے عالم کو گھیر لینگے اور سب دریاؤن کا پانی پی لینگے اور سب اناج اور گھانس اور حیوان اور آدمی جو انکے ہاتھ لگے گا اور درخت سب کھا لینگے کچھ نہ چھوڑینگے اور وہ ٹڈی اور چیونٹیون سے بہت زیادہ ہونگے اور حضرت عیسی علیہ السلام دجال کے مرنے کے بعد یاجوج ماجوج کے ہنگامے سے مسلمانون سمیت کوہ طور مین جاکر چھپینگے اور جب ساری دنیا مین یاجوج ماجوج کچھ نہ چھوڑینگے تب کہین گے کہ زمین کی خلقت کو تو ہم مار چکے اب آؤ آسمان کے رہنے والون کو بھی مارلین اور آسمان کی طرف تیر پھینکین گے وہانسے لہو بھرے تیر گرینگے اور حضرت عیسی علیہ السلام اپنے ہمراہیون سمیت جو مصیبت مین گرفتار ہونگے عاجزی سے خدای تعالی کی جناب مین دعا کرینگے حق سبحانہ تعالی حضرت عیسیٰؑ کی دعا سے سب کو ہلاک کرلیگا وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِیَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؕ یٰوَیْلَنَا قَدْ كُنَّا فِیْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِیْنَ ۝ اور نزدیک پہونچا وعدہ سچا جو وہ قیامت ہی پھر اُسدن نہایت ڈر سے حیران اور کھلی ہوئی ہونگی آنکھین کافرون کی اور کہینگے کافرلے ہائے کمبختی ہماری مقرر تھے ہم دنیا مین بے خبر اس دن سے اور اُس حال سے بلکہ تھے ہم ظلم کرنے والے اپنے اوپر جو ہمنے ایسے کام کیے اور نبی کا کہنا نہ مانا پھر کہیگا فرشتہ اُن کافرون کو اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ؕ اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ۝ کہ مقرر تم اور وہ جنکو تم پوجتے تھے سوائے خدائے تعالے کے ایندھن ہونگے دوزخ کے یعنی جس سے زیادہ آگ بھڑکتی ہے اور تمھین اور تمھارے معبودون کو دوزخ مین جانا ہے اور رہنا ہے مقرر تمھارے معبودون کو اسواسطے دوزخ مین ڈالینگے تو اُن کے پوجنے والے جانین کہ یہ آپ دوزخ مین جلتے ہین اور عاجز ہین ہمین کیونکر چھوڑا دینگے عذاب سے لَوْ كَانَ هٰۤؤُلَآءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ؕ وَكُلٌّ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ اگر ہوتے وہ بت خدا جیسے کہ مشرک سمجھتے تھے دنیا مین تو نہ آتے دوزخ مین کسواسطے خدا حاکم اور زبردست چاہیے کہ ہو نہ عاجز ایسا کہ اُسی پر عذاب ہو وَكُلٌّ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ اور سب یعنی بت اور بتون کے پوجنے والے دوزخ مین ہمیشہ رہینگے اور کبھی وہان سے نہ نکلین گے لَهُمْ فِیْهَا زَفِیْرٌ وَّهُمْ فِیْهَا لَا یَسْمَعُوْنَ ۝ اُن سب کو یعنی کافرون کو اور بتون کو دوزخ مین چلّانا ہوگا اور ہاے وای کیا کرینگے اور وہ دوزخ مین خوشی کی بات نہ سنینگے کبھی ہرگز کہتے ہین کہ جب آیت اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ۝ اُتری تب کافرون کو نہایت غصہ آیا ابن الزبعری نے اُنکو بیقرار دیکھکر کہا کہ تم کیون گھبراتے ہو مین اُسکا جواب دیتا ہون پھر کہا ابن الزبعری نے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو کہتا ہے کہ جسکو سوائے خدائے تعالی کے پوجتے ہو سب دوزخ مین جائینگے پھر یہ کیونکر ہے کہ حضرت عیسیٰ کو نصاریٰ اور حضرت عزیر کو یہودی اور فرشتون کو بنو ملیح پوجتے ہین اگر پھر وہ دوزخ مین جائینگے تو ہمارے بت بھی جاوینگے خدائے تعالی نے اُسکے جواب مین یہ آیت بھیجی اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰۤی ۙ اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ۝ بیشک وہ لوگ جو پہلے سے ہوچکے ہین اُنکے واسطے مہربانی اور نیکی ہماری طرف سے اُنکو وہ لوگ دوزخ سے دور ہین یعنی حضرت عیسی اور عزیر اور فرشتون کو ہمنے پہلے ہی سے یعنی بہشت اور رحمت دی گئی ہی اُن کو دوزخ سے کیا کام ہے

لَا یَسْمَعُوْنَ حَسِیْسَهَا ۚ وَهُمْ فِیْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ۝ نہ سنینگے وہ تپش اور فرشتے ذرا بھی آگ کی آواز اور وہ اپنے دل کی خوشی مین ہمیشہ رہین گے
لَا یَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ۭ هٰذَا یَوْمُكُمُ الَّذِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ نہ ہوگا کچھ غم انکو بڑے ہول کا یعنی قیامت کا ڈر کچھ نہوگا نبیون اور فرشتون
کو اور آگے پیشوائی لینگے انکو فرشتے قبرون مین سے اور کہینگے کہ یہ وہ دن ہی جو تمھین تھا وعدہ کیا ہوا یعنی تم سے جو وعدے کیے تھے دنیا مین سو وہ آج
دن ہے چلو تماشا دیکھو یَوْمَ نَطْوِی السَّمَآءَ كَطَیِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ۭ كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِیْدُهٗ ۭ وَعْدًا عَلَیْنَا ۭ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِیْنَ ۝ جس دن ہم لپیٹینگے آسمانون کو
جس طرح لپیٹتے ہین طومار لکھے ہوے کو جیسے کہ شروع کیا تھا ہم نے پہلے پیدا کرنا بغیر کسی کی مدد اور بے اصل پھر پھیر اوینگے آسمان کو اسی طرح یعنی پیدا کرنا اور
غارت کر دینا دونون ہماری قدرت کے آگے برابر ہین جس طرح پہلے پیدا کیا تھا آسمان کو پھر ایک دن غائب کرینگے پھر دوبارہ پیدا کرینگے اور یہ غائب کرنا
اور پھر پیدا کرنے کا وعدہ کیا ہمنے اور وعدہ پورا کرنا ہم پر ہی مقرر ہم کرنے والے ہین اس کام کے وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِی الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ
یَرِثُهَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ ۝ اور مقرر لکھا ہمنے زبور مین جو کتاب داؤد نبی کو بھیجی تھی پیچھے لکھنے توریت مین جو کتاب موسی علیہ السلام کو بھیجی تھی یعنی پہلے توریت
مین لکھ بھیجا تھا پھر دوبارا زبور مین لکھ بھیجا وہ کہ زمین یعنی بہشت میراث لینگے ہمارے بندے نیک بخت اچھے کام کرنے والے یعنی ایمان لانے والون کا مکان
بہشت ہے اِنَّ فِیْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِیْنَ ۝ مقرر اس بات مین پہونچ ہے اور کفایت کرنے والی ہے وہ بات قوم بندگی کرنے والی کو یعنی جو لوگ
کہ ایمان لائے ہین اور تابعداری رسول کی کرتے ہین اُن کے کام کی ہے یہ بات اور وہی سمجھتے ہین اس بات کو وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝
اور نہین بھیجا ہمنے تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر بخشانش اور مہربانی واسطے خلقت کے یعنی تیری ذات کو صرف انعام اور بخشش پیدا کیا خلقت کے
واسطے جو تیرے طفیل تیری امت کو بخشونگا قیامت کو اور اب تیرے ہونے سے مکے کے لوگون پر عذاب نہین ہوتا جو تو اُنکے بیچ مین ہے اس سبب سے یہ
عذاب سے بچے ہوے ہین قُلْ اِنَّمَا یُوْحٰٓى اِلَیَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ کہوا ہی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان مکے کے
لوگون کو کہ جب مجھے پیغام اور حکم الہی آتا ہے تو یہی آتا ہے کہ خدائے تعالی تمھارا ایک خدا ہے اور کوئی اُسکا ساجھی نہین پھر اے تم ہو ماننے والے اس حکم کے
فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ عَلٰى سَوَآءٍ ۭ وَاِنْ اَدْرِیْٓ اَقَرِیْبٌ اَمْ بَعِیْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ۝ پھر اگر پھر جاؤ تم حکم الہی سے پھر کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کہ مین خبر دے چکا ہون برابر کسی کو کم کسی کو زیادہ نہین کہا اور مین نہین جانتا کہ نزدیک ہے یا دور ہے وہ جو تمھین وعدہ دیا ہے اِنَّهٗ یَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ
وَیَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ۝ مقرر خدائے تعالی جانتا ہے پکار کے کہنا تمھارا اور وہ ہو جو تم آہستہ کہتے ہوا اور چھپاتے ہو وَاِنْ اَدْرِیْ لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ
اِلٰى حِیْنٍ ۝ اور نہین جانتا مین شاید تمکو عذاب کے دیر آنے مین آزمانا ہو وے تمھین یا فائدہ دینا ہو تمکو دنیا مین وقت مقرر تک جو وہ موت ہی قَالَ رَبِّ احْكُمْ
بِالْحَقِّ ۭ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ۝ کہا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے پروردگار حکم کر انصاف سے مجھ مین اور کے کے لوگون مین اور پروردگار
میرا بے نہایت مہربان ہی بندون اپنے پر اور مدد دینے والا ہی یعنی چاہیے کہ اُس سے مدد مانگین اور پر اُن باتون کے جو تم بناتے ہو اے مکے کے لوگو یعنی تمھاری باتون سے

سُوْرَةُ الْحَجِّ مَدَنِیَّةٌ　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　وَهِیَ ثَمَانٍ وَسَبْعُوْنَ اٰیَةً

یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ ۝ اے لوگو ڈرو عذاب سے اپنے پروردگار کے جو مقرر بہونچال قیامت کا بڑی چیز ہے بڑا
ہول ہے اور یہ بہونچال بھی ایک نشانیون قیامت کی سے ہے یَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى
النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِیْدٌ ۝ جس دن دیکھینگے لوگ اُس بہونچال کو تو اُسکے ڈر سے بیہوش ہو کر بھولینگی سب دودہ پلانے والیان اپنے
دودہ پیتے والون کو اور ڈال دینگی سب پیٹ والیان اپنے پیٹ کے بچون کو اُس ڈر سے اور دیکھے گا تو لے دیکھنے والے لوگون کو جو نشے مین ہین یعنی
عقل اور ہوش سب لوگون کے ڈر سے جاتے رہین گے مستون کی طرح اور نہونگے وہ نشے مین در اصل اے پر عذاب خدائے تعالی کا سخت ہے اور
بہت ڈرانے والا ہے جو بیہوش کریگا سب کو وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یُّجَادِلُ فِی اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّیَتَّبِعُ كُلَّ شَیْطٰنٍ مَّرِیْدٍ ۝ اور لوگون سے کوئی ہے یعنی بعضے لوگ
جھگڑتے ہین خدائے تعالی کے حکم مین بغیر سمجھے بنا دلیل اور تابعداری کرتے ہین دیو گمراہ کی جو اول سے لوح محفوظ پر کُتِبَ عَلَیْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ
یُضِلُّهٗ وَیَهْدِیْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِیْرِ ۝ لکھا گیا ہے اُس دیو کے حق مین کہ جو کوئی اُس دیو کی تابعداری کریگا پھر مقرر وہ دیو گمراہ کرے گا اپنے تابعدار کو اور راہ

دکھاویگا طرف عذاب دوزخ کے یعنی جو کوئی اُس دیو سے دوستی اور تابعداری کرتا ہے وہ اُسے ایسی راہ بتاتا ہی جو وہ دوزخ مین جاتا ہے یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ اے لوگو اگر تم شک مین ہو پھر اُٹھنے سے قیامت کے دن کے یعنی اگر تمھین یقین نہین کہ مر کر قیامت کے پھر اٹھینگے تو دھیان کرو اور سمجھو اپنے احوال کو فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَیْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَیِّنَ لَكُمْ پھر ہمنے مقرر پیدا کیا تمھارے باپ آدم کو مٹی سے جو تم اُسکی اولاد ہو پھر تمھین پیدا کیا منی سے پھر جمے ہوے لہو کی بوند سے پھر گوشت کی بوٹی سے کبھی تمام صورت جو اُسمین کچھ عیوب و نقصان نہو اور کبھی ناقص جیسے ادھورا بنا ہوا بچہ گر پڑتا ہے یا جیسے ماں کے پیٹ کا اندھا یا بوچا یا بن ہاتھ پانون کا یا گنیا ہوا تو سمجھا وین ہم تمکو کہ پہلے تم کیونکر پیدا ہوے تھے تو اسی طرح سمجھ لو جسنے اس طرح بنایا اُسے قدرت ہے جو گلی ہوئی ہڈیون کو بھی پھر آدمی بنا سکتا ہے وَنُقِرُّ فِی الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى اور ٹھہرا رکھتے ہین ہم ماؤن کے پیٹ مین جو کچھ چاہتے ہین ہم وقت مقرر تک جو وہ دن بچہ ہونے کا ہے ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ وَمِنْكُمْ مَّنْ یُّتَوَفّٰى وَمِنْكُمْ مَّنْ یُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَیْلَا یَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَیْـًٔا پھر باہر لاتے ہین ہم تمکو ماں کے پیٹ سے بچہ جو کچھ طاقت اور سمجھ نہین ہوتی پھر پالتے ہین تو پہنچو تم جوانی اور قوت کو جو وہ تیس برس کی عمر ہے اور کوئی تم مین سے مرتا ہے چھوٹی عمر مین جو اُسکی تعداد نہین اور کوئی تم مین سے جیتا ہے بڑی عمر مین یعنی بہت بڑھاپے مین جو ہوش اور عقل جاتی رہتی ہے تو نجانے جان کر کچھ یعنی اول وقت جوانی کے سب چیز کو سمجھکر پھر بہت بڑھاپے مین سب چیز کا ہوش جاتا رہتا ہے گویا کہ پھر بچے کی خلقت پیدا ہوتی ہے اس سے معلوم کرو کہ ہمین سب قدرت ہے کہ بچے سے بوڑھا کرتے ہین پھر بوڑھے کو بچے کی خاصیت دیتے ہین اور اسی طرح سب لوگون کو مار کر قیامت کو پھر اُٹھاوینگے وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَاَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِیْجٍ اور دیکھتا ہے تو اے دیکھنے والے زمین کو سوکھی اور ہلکل جیسے مردہ پھر جب نیچے بھیجتے ہین ہم اوپر زمین کے پانی مینھ کا تو پھولتی ہے اور موٹی ہوتی ہے اور زیادہ ہوتی ہے اور اگاتی ہے زمین سب طرحکی گھانس اور پھول اچھے اور ہرے اور تازے اور خوش رنگ اور خوش بو جسکے دیکھنے سے دیکھنے والا خوش ہو اور یہ ہر برس ہوتا ہے پھر سمجھو کہ جسکو یہ قدرت ہے وہی پھر ہزارون برس کے مردون کو جلا سکتا ہی ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّهٗ یُحْیِ الْمَوْتٰى وَاَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پہ سمجھا تا تمکو بچے کی ماں کے پیٹ سے اُس طرح جو بیان کیا پیدا کرنا اور زمین خشک مردہ سی کو پھر تازہ کرنا اور سوکھی لکڑیون سے ہری پتی اور رنگین پھول نکالنا اسواسطے ہی کہ تو جانو یہ کہ خدا ے تعالی بیشک اور درست اور جلانے والا ہے مُردون کو ہزارون برس پیچھے اور سب چیز کر سکتا ہے خدا ے تعالی وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ لَّا رَیْبَ فِیْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ اور اسے یقین جانو کہ قیامت آنے والی ہے یعنی مقرر آویگی کچھ شک نہین اُسمین اور یہ جانو کہ خدا ے تعالی مقرر اُٹھاویگا اُنکو جو قبرون مین ہین مردے یعنی جو کوئی مرا ہے اُسکو خدا ے تعالی مقرر قیامت کو پھر جلاویگا موافق اپنے وعدے کے تو اُنسے حساب لیکر بدلا دیوے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یُّجَادِلُ فِی اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِیْرٍ اور لوگون سے کوئی ہے یعنی بعضے لوگ جھگڑتے ہین بیخ حکم خدا ے تعالی کے بغیر سمجھے بنا دلیل اور بغیر لکھے ہوے کھلے ظاہر کے یعنی جھگڑتا ہے بغیر دست آویز اور سند کے یعنی نہایت بے واجبی بحث کرتا ہی ثَانِیَ عِطْفِهٖ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مسمیتا ہے دامن اپنے کو یعنی کنارا کرتا ہے اور بھاگتا ہے واجبی بات سے اور تیار اور مضبوط ہوتا ہے تو گمراہ کرے لوگون کو خدا ے تعالی کی راہ سے یعنی خدا ے تعالی کی فرمانبرداری سے لوگون کو پھیرے جب وہ ایسے کام کرتا ہے لَهٗ فِی الدُّنْیَا خِزْیٌ وَّنُذِیْقُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِیْقِ ہوگی اُسکو دنیا مین رسوائی اور چکھاوینگے ہم اُسکو دن قیامت کے عذاب آگ جلانے والی کا ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ یَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَیْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ یہ رسوائی دنیا کی اور عذاب قیامت کا بدلا اُسکا ہے جو بھیجا ہے اپنے ہاتھون تو نے اور جان یہ کہ خدا ے تعالی نہین ہے ستم کرنے والا اپنے بندون پر جو عذاب ناحق کرے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَیْرُ ِۨاطْمَاَنَّ بِهٖ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ِۨانْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ اور لوگون سے کوئی ہے یعنی بعضا شخص بندگی کرتا ہی خدا ے تعالی کی یعنی ایمان لاتا ہے الگ الگ اور پری دل سے اپنی غرض کے واسطے پھر اگر پہونچے اُسے بھلائی جمعیت اور تندرستی سے تو آرام پاتا ہی اس دین سے اور ثابت رہتا ہے دین پر اور اگر پہونچے اُسے آزمائش مصیبت کی جیسے مفلسی اور بیماری پھر جاتا ہے مُنہ پھیر کر دین سے یعنی پھر کافر ہو جاتا ہے یعنی جو لوگ کہ سُست ایمان رکھتے ہین اُنکو اگر دولت اور تندرستی ہوتی ہے تو کہتے ہین کہ یہ دین ہمین مبارک ہوا اور اگر بیمار یا مفلس ہووے تو پھر کافر ہوتا ہی اور کہتا ہی یہ مصیبت مجھے دین کے سبب ہوئی خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةَ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ نقصان دنیا کا اور دین کا ہوا اُسکا یعنی دو جہان

مین خراب ہوا اور یہ خرابی دونون جہان کی ظاہر نقصان ہے کھلا ہوا یَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَضُرُّهٗ وَمَا لَا یَنْفَعُهٗ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِیْدُ۝ یاد کرتا ہے اور بندگی کرتا ہے وہ سوائے خدائے تعالی کے اُسکو جو نہ کچھ نقصان کرے اُسکو اور نہ کچھ فائدہ کرے اُسکا یعنی کسی چیز کی قدرت نہین رکھتا وہ بت یہ پوجنا ایسے کا گمراہی ہے بڑی دور کی جو ہرگز مدعا کو نہ پہونچے یَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗۤ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِیْرُ۝ اور پوجنا ہے اُسے جو نقصان اُس پوجنے کا پہلے ہے فائدے سے یعنی کافرتون کو اُس امید پر پوجتے ہین کہ قیامت کو بخشوا دینگے سو اللہ تعالی فرماتا ہی کہ اُنکے پوجنے سے نقصان تو پہلے ہی ہے جو قتل مسلمانون کے ہاتھ سے اور عذاب گور مین قیامت تک ہر طرح بت بڑا یا ہے اور بڑا مصاحب ملنے والا ہی اِنَّ اللّٰهَ یُدْخِلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اِنَّ اللّٰهَ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ۝ بیشک خدای تعالی لاویگا اُنکو جو ایمان لائے ہین اور اچھے کام کیے ہین باغون مین جو بہتی ہین نہرین اُن باغون کے درختون کے نیچے مقرر خدای تعالی کرتا ہی جو چاہتا ہی مَنْ كَانَ یَظُنُّ اَنْ لَّنْ یَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ فَلْیَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ لْیَقْطَعْ فَلْیَنْظُرْ هَلْ یُذْهِبَنَّ كَیْدُهٗ مَا یَغِیْظُ۝ جسے یہ گمان ہووے وہ کہ نہ مدد کریگا خدای تعالی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دنیا مین غالب ہونے کافرون پر اور دین مین امت کے بخشوانے پر تو پھر چاہیے اُس گمان رکھنے والے کو کہ ایک رسی آسمان سے لٹکا کے چڑھے پھر کاٹ ڈالے اُس رسی کو پھر دیکھے کہ لیجاتا ہے مکر اُسکا اُسکو جس سے وہ غصہ ہوا اور جھنجلاتا ہے یعنی اگر آسمان سے اپنے تئین گرا دیوے تب بھی اُسکا چاہا نہو گا جو خدائے تعالی نے چاہا ہے وہی ہوگا اور اپنے دوست محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد دنیا اور دین مین کریگا وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ وَّاَنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یُّرِیْدُ۝ اور ایسی ہی نیچے بھیجین ہمنے قرآن کی آیتین روشن اور خبرین سچی اور تمثیلین درست سمجھانے کو تمہارے وہ کہ مقرر خدائے تعالی راہ دکھاتا ہے بھلائی اور چھٹکارے کی جسکو چاہتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـُٔوْنَ وَالنَّصٰرٰى وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِیْنَ اَشْرَكُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ یَفْصِلُ بَیْنَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ۝ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے ہین اور وہ لوگ جو یہودی ہین اور تارون کے پوجنے والے اور نصاری اور آگ کے پوجنے والے اور بتون کے پوجنے والے ان سب کو مقرر خدائے تعالی جدا جدا کریگا اُنمین سے ہر ایک فرقے کو قیامت کے دن تو معلوم کرے کہ سچا کون اور جھوٹا کون ہے بیشک خدائے تعالی سب چیز پر گواہ اور شاہد ہی ان سب کے کامون پر اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ وَكَثِیْرٌ حَقَّ عَلَیْهِ الْعَذَابُ اے کیا نہین دیکھتا ہی تو یعنی کیا نہین جانتا وہ کہ خدائے تعالی ہے ایسا جو سجدہ کرتے ہین سب اسکو جو کوئی ہے آسمانون مین اور جو کوئی کہ ہے زمین مین اور سورج اور چاند اور تارے اور پہاڑ اور درخت اور حیوان بھی اور بہت آدمیون سے کرتے ہین سجدہ خدائے تعالی کو اور بہتون نے جو سجدے سے سر پھیرا تو راست اور واجبی ہوا اُن پر عذاب اور کہتے ہین کہ نرا سر کو زمین پر رکھنا سجدہ نہین ہوتا کسواسطے کہ اگر کوئی ہنسی سے کسی کے آگے سر زمین پر رکھے تو اُسے سجدہ نہ کہینگے بلکہ سجدہ ہی نشانی نہایت عاجزی اور ڈر اور غریبی اور بے کسی اور لاچاری کی تو چاہیے سجدہ کرنے کے وقت ویسی ہی حالت ہووے آدمی کو اور یہ سجدہ چھٹا ہے قرآن کے سجدون سے وَمَنْ یُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ اِنَّ اللّٰهَ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ۝ اور جسکو خوار کرے خدائے تعالی اور بے آبرو کرے پھر نہین کوئی عزت دینے والا اُسکو بیشک خدائے تعالی کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے مختار ہے هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِیْ رَبِّهِمْ ۫ یہ دو قوم مومن اور کافر آپس مین دشمن ہین لڑتے اور جھگڑتے ہین بیچ حکم پروردگار اپنے کے فَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِیَابٌ مِّنْ نَّارٍ یُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِیْمُ۝ پھر جو کوئی کافر ہوا بیونتی جائیگی اور قطع ہوگی اُنکے واسطے پوشاک آگ سے یعنی آگ اُنکے بدن سے ایسی لپٹے گی جیسے کپڑا لپٹے اور چھڑکا جائیگا اُنکے سر پر پانی بہت گرم ایسا کہ جو یُصْهَرُ بِهٖ مَا فِیْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِیْدٍ۝ گھلے گا اُس گرم پانی سے جو کچھ اُنکے پیٹ مین ہوگا اور کھال بھی اُنکی گھلے گی اور واسطے مارنے کافرون کے گرز ہونگے لوہے کے فرشتون کے ہاتھ مین كُلَّمَاۤ اَرَادُوْۤا اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِیْدُوْا فِیْهَا ۗ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ۝ جب چاہین گے کافر کہ باہر آوین دوزخ کی آگ سے تو پھر وین غم اُس عذاب کے سے پھر پھیرے جائین گے اُسی مین یعنی کافر جب چاہین گے کہ دوزخ سے باہر نکلین اور دروازے تک پہونچین گے تب فرشتے مارے گرزون کے پھر دوزخ مین لے جاوینگے اور کہین گے کہ چکھو عذاب آگ جلانے والی کا بعد احوال دوزخیون کے اب بہشت کے رہنے والون کا احوال فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ یُدْخِلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ فِیْهَا حَرِیْرٌ۝ بیشک

خدائے تعالیٰ لاویگا انکو جو ایمان لائے خدا اور رسول پر اور کام کیے ہین اچھے باغون مین جو بہتی ہین اُن باغون کے درختون کے نیچے نہرین اور پہناویگے اُن باغون مین بیجا کر کنگن ہاتھون مین سونے کے اور موتیون کے اور پوشاک ہوگی اُنکی باغون مین ریشمی باریک تحفہ کپڑون کی وَهُدُوْٓا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ ۚ وَهُدُوْٓا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ ۝ اور راہ پائی ہے اُن بہشت کے رہنے والون نے طرف پاکیزہ باتون کے جو وہ کلمہ شہادت ہے یا ایمان مفصل اور مجمل ہے اور پائی ہے اُنھون نے راہ طرف راہ خدائے تعالیٰ کی تعریف کیے گئے کے اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَاۗءَ ۨ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ ۭ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍۢ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ وہ لوگ جو ایمان نہین لائے خدا اور رسول پر اور اٹکاتے ہین اور روکتے ہین لوگون کو خدائے تعالیٰ کی بندگی کرنے سے اور زیارت کرنے سے مسجد عزت اور حرمت کی ہوئی کے جو کیا ہمنے اُس مسجد کو سب لوگون کے واسطے برابر رہنے والا اُسمین کا اور مسافر یکسان ہین حج کے موسم مین یعنی لوگ جو مسافر حج کے واسطے مکے کے شہر مین آتے ہین تو جہان چاہین رہین کوئی منع نہین کرتا کہ میرے گھر مین نہ آؤ اور جو کوئی چاہے کہ پھیرے انصاف کی بات سے طرف ظلم کے اگر کوئی مکے مین چاہے کہ گناہ کرون تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ چکھاؤن گا مین اُسکو عذاب بڑا دکھ دینے والا چاہیے کہ مکے مین کچھ ایسا کام نہ کرے جو کوئی آزردہ ہو یہانتک کہ غلام اور نوکر کو بھی گالی اور سخت نہ کہے کہتے ہین سواے مکے کے کہین اور کسی کے جی مین آوے کہ یہ گناہ کرون جبتک وہ باتون سے یا بدن سے نہ کرے فرشتے وہ گناہ اُسکے نام نہین لکھتے اور مکے مین یہ حکم ہے کہ دل مین خیال گناہ کا آیا اور ابھی ظاہر نہین کیا فرشتون نے اُسکے نام وہ گناہ لکھدیا اور اسی طرح اگر کوئی مکے مین دو رکعت نماز پڑھے تو اُسکا اتنا ثواب ہے جیسے ستر رکعت اگر کسی اور شہر مین پڑھے تو ہمین وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْـــًٔا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّاۗىِٕفِيْنَ وَالْقَاۗىِٕمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝ اور جب بتلا دیا ہمنے ابراہیم علیہ السلام کو جگہ مکہ بنانے کی کہتے ہین جبرئیل نے آن کر جگہہ بتائی کہ یہان مکہ بناؤ اور بعضے سواے اسکے اور بھی روایتین کہتے ہین اور کہا ہمنے ابراہیم علیہ السلام کو وہ کہ شریک ورساجھی میرا مت کہو کسی کو اور کسی چیز کو اور ستھرا اور پاکیزہ کر میرے گھر کو واسطے گرد پھرنے والون کے اور کھڑے رہنے والون کے اور رکوع سجدہ کرنے والون کے یعنی نماز پڑھنے والون کیواسطے گھر پاکیزہ کر کہتے ہین کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام مکے کو بنا کر تیار کر چکے تب غیب سے آواز آئی کہ پکار لوگون کو جو اسکی زیارت کو آوین حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی کہ میری آواز کہان پونہچے گی حکم آیا جناب الٰہی سے کہ پکار نا تیرا کام ہے اور تیری آواز کا پونہچانا میرا کام ہے تب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ابوقبیس پہاڑ پر چڑھکر پکارا کہ اے لوگو اُٹھکے کا حج تم پر فرض ہوا حق تعالیٰ نے یہ آواز حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سب ارواحون کو سنائی تھی ارواحون کو دنیا مین آنا تھا اور سبھون نے وہ بلانا قبول کیا اور کہا لبیک اللّٰھم لبیک جیسے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ کہا ہمنے وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰي كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ۝ پکار اے ابراہیم علیہ السلام اور آواز دے لوگون کو واسطے حج مکے کے جو آوین تیرے پاس پیدل سوار اونٹون دبلون کے چلنے سے جو آتے ہین ہر راہ دورون لنبون سے یعنی تواے ابراہیم علیہ السلام لوگون کو بلا جو دور سے آوین سوار اور پیدل لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰي مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَاۗىِٕسَ الْفَقِيْرَ ۝ تو موجود ہوویں اپنے نفع کے واسطے جو دین اور دنیا کا ہے فائدہ اور یاد کرین نام خدا کا بیچ دنون مقرر کے یعنی لبیک کہو دس دن یا اوپر اُسکے جو روزی دی تھی اُنکو بیزبان حیوانون سے جیسے اونٹ اور گاے اور بکے یعنی قربانی کرنے کے وقت خدائے تعالیٰ کا نام لو کا ذوقت ذبح کرنے کے بتون کا نام لیتے تھے اسواسطے حکم کیا کہ تکبیر کہو پھر کھاؤ گوشت قربانی کا اور کھلاؤ غریب محتاجون کو ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ۝ پھر چلاویں اور رواکرین اپنے کام ضرورتون کو اور احتیا جون کو جیسے میل چھڑانا بدن سے اور حجامت اور ناخن دور کرنے اور پوری کرین منتین اور نذرین اپنی اور گرد پھرین گھر آزاد کے یعنی مکے کے ذٰلِكَ ۭ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ یہ باتین اور حکم خدائے تعالیٰ کا ہے اور جو کوئی بڑائی اور بزرگی سے رکھے گا حکم خدائے تعالیٰ کا پھر یہ بہت بھلا ہے اُس بزرگی رکھنے والے کو نزدیک پروردگار اُسکے کے یعنی جو کوئی حکم خدائے تعالیٰ کا بجا لاویگا خدائے تعالیٰ اُسکے اچھا بدلا دیگا وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ ۚ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ۝ حُنَفَاۗءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ۭ اور حلال کیا تمھارے واسطے بے زبان حیوانون کو مگر وہ جو حکم ہوا تم پر اُسکے حرام کا یعنی حیوانون سے بعضے حلال کیے ہین اور بعضے حرام کیے ہین پھر پرہیز کرو اور دور ہو گندگی بتون کی سے اور پرہیز کرو اور دور ہو جھوٹی بات سے جو پوجا بتون کا ہے یا جھوٹی گواہی دینے سے

پرہیز کرو صرف خدائے تعالیٰ ہی کی بندگی کرو سب دنیون کو چھوڑ کر نہ شریک کرو کسی چیز کو اُسکے ساتھ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ
اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ۝ اور جو کوئی شریک کریگا خدائے تعالیٰ کے ساتھ کسی کو تو یہ ایسا بڑا گناہ ہے گویا کہ گرے وہ آسمان سے زمین پر اور لیجاوین اُس کو چیلین یا پھینک دے اُسے ہاوا اونچے مکان سے بیچ جگہ نیچی بہت دور کے جو کوئی فریاد اُسکی نہ سنے اور کوئی اُسکی مدد نہ کریگا ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ
اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ۝ یہ سب جو فرمایا ہے حکم خدائے تعالیٰ کا ہے اور جو کوئی بزرگی دیگا اور تعظیم کریگا خدائے تعالیٰ کی نشانیون کو جیسے حج کی
باتین ہین یا قربانی کی شرطین ہین یہ کہ جانور فربہ اور بے عیب ہو اور مہنگا ہو پھر مقرر وہ تعظیم کرنے والا ڈرنے والے دلون سے ہے یعنی جو کوئی خدائے تعالے
سے ڈریگا وہی تعظیم خدائے تعالیٰ کے حکم کی کریگا لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَآ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ۝ تمکو اُن حیوانون مین یعنی جنکو تمنے قربانی
کرنے کو مقرر کر رکھا ہے اُنسے تمھین فائدہ ہے مباح جیسے دودھ اور اون اور سواری اور بچہ وقت مقرر تک یعنی جبتک کہ وقت قربانی کا پونہچے تو پھر پونہچا ؤ اُن
حیوانون کو گھر آزاد تک یعنی مکے مین لیجاؤ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۭ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗٓ
اَسْلِمُوْا ۭ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ۝ اور ہر قوم کو جو تمسے پہلے تھی مقرر کیا ہمنے قربانی کرنا تو یاد کرین نام خدائے تعالیٰ کا جو تمسے پہلے تھے اور پر اُسکے جو حلال کیے اُن
لوگون پر بے زبان حیوانون سے یعنی ہر پیغمبر کی امت کو حکم کیا تھا ہمنے کہ ہمارے نام پر قربانی کرو اور یہ حکم کیا تھا کہ خدا تم سبھون کا ایک خدا ہے پھر اُسکے حکم پر سر رکھو اور
اُسی کا فرمانا بجا لاؤ اور اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوشخبری دے غریب جلد حکم ماننے والون کو یعنی جو لوگ کہ سنتے ہی حکم خدائے تعالیٰ کا بجا لاتے ہین اور کچھ اُسمین تکرار
اور حجت نہین کرتے اور وہ غریب الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰي مَآ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ ۙ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ
يُنْفِقُوْنَ ۝ ایسے ہین کہ جسوقت نام لیوین خدائے تعالیٰ کا اُنکے روبرو تو ڈرے دل اُن کا خدائے تعالیٰ کی بزرگی سے اور صبر کرتے ہین اور منہ سے نہین گا کرتے
اوپر مصیبت کے جو اُنپر پونہچی ہے اور قائم رکھتے ہین نماز کو اور جو کچھ روزی دی ہے ہمنے اُنکو اُسمین سے لوگون کو بانٹتے ہین یعنی خیرات کرتے ہین وَالْبُدْنَ
جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۡ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ۭ
اور اونٹ جو واسطے قربانی کرنے کے ہین کیا ہمنے ذبح کرنا اُنکا تمھارے واسطے نشانیان دین خدائے تعالیٰ کے سے اور تمکو اُس قربانی کرنے مین بھلائی ہے
دین اور دنیا کی پھر لو نام خدائے تعالیٰ کا ذبح کے وقت جو وہ اونٹ برابر کھڑے ہون یعنی اونٹون کو کھڑا ذبح کرنا سنت ہے بلکہ واجب ہے اور بعضے وقت
ذبح کرنے کے یہ پڑھتے ہین پھر جب وہ اونٹ گرے زمین پر کروٹ سے اور جان بدن سے نکل جائے تب کھاؤ گوشت اُسکا اور کھلاؤ فقیر محتاج مانگنے والے
اور نہ مانگنے والے کو یعنی سب کو دو كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ ایسا ہی تابعدار کیا ہمنے اونٹ اور گایون کو تمھارا کہ جو کچھ اُنھین چاہو سو کرو
تو شاید تم ایسے احسان کا شکر کرو خدائے تعالیٰ کی جناب مین کہتے ہین کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سے پہلے لوگ قربانی کرکے لہو اُسکا کعبے کی
دیوار کو لگا کر بزرگی سمجھتے تھے اور اس کام سے خدائے تعالیٰ کی خوشی جانتے تھے پھر جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو لوگون نے قبول کیا تب
بھی اُسی اگلی رسم کو چاہا کہ کرین پھر حکم منع کا ہوا اور یہ آیت آئی لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ۭ نہین پہونچتا خدائے تعالے
کو گوشت اُنکا اور نہ لہو اُن کا لیکن پونہچتا ہے خدائے تعالیٰ کو ڈر تمھارا یعنی گوشت اور لہو قربانیون کا نہین چاہتا خدائے تعالے تمسے پرچا ہتا اور قبول کرتا
ہے خدائے تعالے ادب تمھارا اور ڈر تمھارا اور فرمانبرداری کرنی تمھاری جو حکم خدائے تعالیٰ کا بجا لاتے ہو دل اور جان سے یہ باتین پونہچتی ہین یعنے
اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے ایسے کامون کو كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰي مَا هَدٰىكُمْ ۭ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ ایسا ہی تابعدار کیا حیوانون کو تمھارا
تو بزرگی سے یاد کرو تم خدائے تعالے کو اوپر اوس انعام کے جو بتلایا تمکو اور راہ دکھائی تمکو دین کے کامون کی طرف اور اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوشخبری
دے نیک کام کرنے والون کو کہ اچھا ملیگا تمکو اور بیشک اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ۝ بیشک خدائے تعالے
دور رکھے گا زور اور غلبہ مشرکون کا ایمان لانے والون سے بیشک خدائے تعالیٰ دوست نہین رکھتا کسی دغاباز ناشکر کو کہتے ہین کہ مکے کے کافر مسلمانون
کو بہت دکھ دیتے تھے جو ہر روز صحابہ مار کھاتے کبھی سر پھوٹے ہوے اور کبھی ہاتھ بندھے ہوے آگے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آکر اپنا حال دکھاتے تو
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے کہ صبر کرو مجھے حکم لڑنے کا ابتک نہین ہوا پھر جب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین تشریف لائے تب حکم جنگ کا ہوا پہلی
آیت جو لڑائی کے حکم مین آئی سو یہ ہے اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰي نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُۨ ۝ رخصت دی لڑائی کی اُنکو جو لڑائی چلتے ہین

کافرون سے اسواسطے جوظلم پونچاہے اُنکو اور بیشک خدائے تعالی مسلمانون کی مدد دے سکتا ہے یعنی مقرر مدد کریگا خدائے تعالی اُن لوگون کی الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ۭ جنکو نکال دیا کافرون نے اُنکے گھر سے ناحق یعنی اُنھون نے کوئی ایسا کام نہ کیا تھا جو لائق جلا وطن کے ہوتے مگر وہ کہ کہتے تھے کہ پالنے والا ہمارا خدا ہے اور خدائے تعالی کو ایک کہتے تھے وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۭ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ اگر نہ دور کرتا اور نہ نکالتا خدائے تعالی بعضے لوگون کو بعضون سے یعنی اگر مشرکون کو موحدون سے دور رکھتا تو ہر طرح ڈھائی جاتین آستینین جوگیون کی اور دیرے نصاری کے اور ٹھاکر دوارے یہودیون کے اور مسجدین مسلمانون کی یاد کرتے ہین جنمین نام خدائے تعالی کا بہت ہر زبان مین یعنی اگر خدای تعالی موحدون کو مشرکون اور کافرون سے نہ بچاتا تو کافر سب کی عبادت کی جگہہ کو ویران کرتے اور جو خدا کو ایک کہتے تھے اُنکو مار ڈالتے اور مقرر مدد کریگا خدائے تعالی اُسکی جو کوئی مدد کریگا دین کی بیشک خدائے تعالی زبردست اور غالب ہے سب پر اور حکم لڑنے کا دیا اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ایسے لوگون کو کہ اگر قدرت دیوین ہم اُنکو ملک مین تو وہ قائم رکھین نماز کو اور دیوین زکوۃ اور کہین لوگون کو کہ اچھے کام کرو اور منع کرین لوگون کو بُرے کامون سے اور خدائے تعالی کے اختیار مین ہے آخر سب کامون کا یعنی کوئی بتیرا کچھہ چاہے بغیر مرضی خدائے تعالی کے کچھہ کام نہین ہوتا پھر خدائے تعالے اپنے دوست کو دلاسا دیتا ہے کہ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّثَمُوْدُ ۝ وَقَوْمُ اِبْرٰهِيْمَ وَقَوْمُ لُوْطٍ ۝ وَّاَصْحٰبُ مَدْيَنَ ۚ وَكُذِّبَ مُوْسٰى فَاَمْلَيْتُ لِلْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۡ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ اور اگر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے کے لوگ تجھے جھوٹا کہتے ہین تو غم نہ کھا تو کسواسطے کہ بیشک جھوٹا کہا تھا پہلے ان مکے کے لوگون سے قوم نے نوح علیہ السلام کو اور قوم عاد نے ہود نبی علیہ السلام کو اور قوم ثمود نے صالح نبی علیہ السلام کو اور قوم نے ابراہیم علیہ السلام کو اور قوم نے لوط نبی علیہ السلام کو اور قوم مدین نے شعیب نبی علیہ السلام کو اور جھوٹا کہا مصر کے لوگون نے موسی علیہ السلام یعنی جتنے نبی ہمنے بھیجے تھے سبھون کی قوم نے اُن کو جھوٹا کہا پھر ہمنے ڈھیل دی کافرون کو جبتک کہ وقت اُن کے عذاب کا آوے جب وہ وقت آیا تو پھر پکڑا ہمنے اُن کو پھر کیسا تھا خراب ہونا اُنکا یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معلوم کیا تو نے کہ اُن سب امتون کا جو نبیون کو جھوٹا کہتے تھے اُن کا آخر کیا حال ہوا فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰي عُرُوْشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ پھر کئی گانون اور شہر کے لوگون کو جو مار کر کھپا دیا ہمنے اور وہ ظالم تھے اور مشرک تھے پھر اُن گانون اور شہرون کی عمارت ڈھے پڑی ہین اپنی چھتون پر یعنی اُن حویلیون کی پہلے تو دیوارین گرین پھر اوپر اُسکے چھتین گرین جو نہایت ویران ہوے وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ اور کنوئین نکمے پڑے ہین جو کوئی پانی پینے والا نہین اور محل اونچے پکی کاری کیے ہوے ستھرے خاصے تھے خالی پڑے ہین کوئی رہنے والا نہین اُس کنوئین اور اُس محل کے احوال مین یون کہتے ہین کہ جب قوم ثمود کی عذاب خدائے تعالی کے سے مر چکی تب حضرت صالح نبی علیہ السلام چار ہزار مسلمانون کو لیکر یمن کے ملک مین آئے وہان حضرت صالح علیہ السلام کو موت حاضر ہوئی اُس جگہہ کا نام اسواسطے حضرموت رکھا ہے اور وہ سب مسلمان وہان رہے اور جلاس کو یا جلیس کو اپنے مین بادشاہ اور سخاریب کو وزیر کیا اور اُس جنگل مین کنوان کھودا اور ایک محل بہت مضبوط سونے روپے کا اینٹون سے بنایا اور جواہر نگین جڑے اور وہان رہکر خدائے تعالی کی بندگی کرتے تھے بعد کئی سو برس کے اُنکی اولاد بتون کو پوجنے لگی خدائے تعالی نے حنظلہ نبی علیہ السلام کو بھیجا تو راہ دین کی بتاوے اُنھون نے بڑی خرابی سے اُس نبی کو مار ڈالا خدائے تعالی نے اُنپر ایسا عذاب بھیجا کہ کوئی اُنمنسے نہ باقی رہا سب مر گئے اور بعضے یون کہتے ہین کہ ایک کافر بادشاہ نے چاہا اپنے وزیر مسلمان کو دین کے واسطے مار ڈالے وہ وزیر چار ہزار مسلمان سمیت بھاگ کر نیچے پہاڑ حضرموت کے آن کر رہا اور وہان جو کنوان کھودا سو کھاری نکلا آخر کو ایک مرد غیب سے آیا اور کہا کہ اس جگہ کھود کنوان جب وہان کھودا تو بہت ٹھنڈا اور خوب میٹھا پانی نکلا اُنھون نے آسے کشادہ کر کے باؤلی بنائی اور سونے روپے کی اینٹون سے بنایا اور اُسمین جواہر لگائے اور پاس اُسکے ایک محل بنایا بہت اونچا اور مضبوط وہان رہکر خدائے تعالی کی یاد مین مشغول ہوے کئی سو برس پیچھے شیطان نے ایک بڑھیا نیک بخت کی شکل بنکر اُنکی عورتون کے پاس آن کر اخلاص سے سکھایا کہ اگر مرد مسافر کو جاوین تو تم اُسمین عورت سے عورت مشغول ہوا کرو پھر ایک بوڑھے مرد فریبخت کی صورت بنکر اُن مردون سے نصیحت کی طرح سمجھا کر کہا کہ اگر کسی وقت عورت پاس نہو تو حیوان سے اور لڑکون سے ملا کرو جب یہ دو باتین ناپاک اور بُری اُس قوم مین ہوئے لگین تب خدای تعالی نے حنظلہ نبی علیہ السلام کو بھیجا تو اُس

قوم کو منع کرے کہ وہ بُرے کام چھوڑیں اُنھوں نے نہ مانا اُس کنوئیں کا پانی غائب ہوا تب عاجز ہو کر کہا کہ اگر پانی پھر اُسی طرح اُس کنوئیں مین پیدا ہووے تو ہم تیرا کہا مانین حضرت حنظلہؑ کی دعا سے خدا ے تعالی نے پھر ویسا ہی پانی اُس کنوئیں مین پیدا کیا تب بھی وہ ایمان نہ لائے اور اُس نبی کو بڑے عذاب سے قتل کیا تب خدا ے تعالے نے اُن پر عذاب ایسا بھیجا کہ سب مر گئے اور وہ کنوان اور محل خالی پڑا ہے سو فرماتا ہے خدا ے تعالی کہ اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَتَکُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ یَّعْقِلُوْنَ بِهَآ اَوْ اٰذَانٌ یَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۚ فَاِنَّهَا لَا تَعْمَی الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَی الْقُلُوْبُ الَّتِیْ فِی الصُّدُوْرِ ۝ اے کیا نہین جاتے مکے کے لوگ یعنی جاتے ہین شام کے اور یمن کے ملک مین پھر دیکھتے ہین نشانیان اُنکے عذاب کی چاہیے کہ ڈرتے اگر ہوتے دل اُنکے سمجھنے والے یا ہوتے کان سننے والے پھر مقرر نہین ہین اُنکی آنکھین اندھی اے پر اندھے ہین وہ دل اُنکے جو اُنکی چھاتی مین ہین اس سبب کچھ اُنکو گذرے ہوئے لوگون کا احوال نہ نظر آتا ہے نہ سنتے ہین وَیَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ یُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ؕ وَاِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۝ جلد چاہتے ہین مکے کے لوگ تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عذاب کو یعنی تو جو عذاب سے خدا ے تعالی کے انکو ڈراتا ہے تو یہ کہتے ہین کہ کب آویگا جلد منگا اگر تو سچا ہے تو کہہ اُنکو کہ ہرگز جھوٹا نہ کریگا خدا ے تعالی اپنے وعدے کو جو اُسنے عذاب کا وعدہ کیا ہی مقرر ہوگا اور بیشک ایک دن تیرے رب کے پاس برابر ہزار سال کے ہے جو تم گنتے ہو یعنی نزدیک خدا ے تعالی کے ایک دن اور ہزار برس یکسان ہی اور ہونا نہونا اور تھوڑی اور بہت مدت برابر ہے جب چاہے عذاب بھیجے وَكَاَیِّنْ مِّنْ قَرْیَةٍ اَمْلَیْتُ لَهَا وَهِیَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ وَاِلَیَّ الْمَصِیْرُ ۝ اور کئی گانون کے لوگون کو ڈھیل دی ہم نے عذاب بھیجنے مین تو توبہ کرین اپنے گناہون سے اور وہ ظالم تھے جو اُنھون نے توبہ نہ کی پھر پکڑا اُنہنے اُنکو سخت عذاب مین یعنی دنیا مین اور طرف ہمارے پھر پھرینگے آخرت کو اور وہان عذاب بہت ہوگا قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّمَاۤ اَنَا لَكُمْ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۝ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے لوگو جو مین تمکو ڈرانے والا ہون کھلا ہوا یعنی کچھ بات چھپا کر نہین کہتا ہون فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِیْمٌ ۝ پھر وہ لوگ جو ایمان لائے ہین اور کام کرتے ہین اچھے اُن کے واسطے بخشش ہے اور روزی پاکیزہ ستھری بے محنت اور بے احسان وَالَّذِیْنَ سَعَوْ فِیْۤ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیْنَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ۝ اور وہ لوگ جو تلاش کرتے ہین ہماری آیتون کو جھوٹا کرنے کو یعنی قرآن کی آیتون کو جھوٹا کر کے ہرا دین پیغمبر کو اور آپ سچے ہون وہ لوگ دوزخ کے رہنے والے ہین کہتے ہین کہ جب سورۂ نجم خدا ے تعالی نے بھیجی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکے کی مسجد مین بیٹھکر پڑھنا شروع کیا اور ایک ایک آیت آہستہ آہستہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے تو لوگ اچھی طرح سمجھین جب کہ اس آیت پر پہونچے اَفَرَءَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰی یہ پڑھکر بھی ذرا ٹھہرے شیطان نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز بنا کر یہ کہا کہ تلک الغرانیق العلی وان شفاعتھن لترتجی یہ بت لات اور عزی اور منات بڑے ہین قوم کے اور امید رکھا چاہیے اِن سے جو بخشوا دینگے اور یہ شیطان نے اس طرح کہا جو مشرکون ہی نے سُنا اور اُنھون نے سمجھا کہ یہ بھی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا اور مشرک خوش ہوے کہ آج ہمارے بتون کی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تعریف کی اس سبب سے ایسے راضی ہوے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخر سورے کا سجدہ کیا تو مشرک بھی مومنون کے ساتھ سجدے مین گئے تب حضرت جبرئیلؑ نے آکر یہ احوال پیغمبر سے ظاہر کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ سُنکر بہت غمگین ہوے تب پروردگار نے اپنے دوست کی تسلی کے لیے یہ آیت بھیجی وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِیٍّ اِلَّاۤ اِذَا تَمَنّٰۤی اَلْقَی الشَّیْطٰنُ فِیْۤ اُمْنِیَّتِهٖ ۚ فَیَنْسَخُ اللّٰهُ مَا یُلْقِی الشَّیْطٰنُ ثُمَّ یُحْكِمُ اللّٰهُ اٰیٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ۝ اور نہین بھیجا ہمنے پہلے تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی پیغمبر یا نبی جو وقت آرزو اُسکی کے یعنی بیان کرنے حکم الہی کے ڈالتا ہے اور ملاتا ہی شیطان آرزو اپنی جو چاہتا ہی یعنی سب نبی اور پیغمبرون سے ایسا سلوک کیا ہے شیطان نے جیسا تجھ سے کیا پھر دور کرتا ہے اور مٹاتا ہے خدا ے تعالی اُسکو جو ڈالتا اور ملاتا ہے شیطان باتین کفر اور شرک کی پیر درست اور مضبوط کرتا ہے خدا ے تعالی اپنے قرآن کی آیتون کو جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھتا ہے اور خدا ے تعالی جاننے والا اور مضبوط کام کرنے والا ہے اور یہ کفر اور شرک کی بات ملانا شیطان کا اسواسطے ہے لِّیَجْعَلَ مَا یُلْقِی الشَّیْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِیَةِ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِیْنَ لَفِیْ شِقَاقٍۭ بَعِیْدٍ ۝ تو بنا دے اور کرے خدا ے تعالی اُسکو جو ملایا شیطان نے آزمائش واسطے اُنکے جنکے دل مین بیماری نفاق کی اور شرک کی ہے اور جنکے دل سخت ہین شرک سے یعنی خدا ے تعالی اُس شیطان کی بات سے مشرکون اور منافقون کو آزماتا ہی اور بیشک ظالم یعنی مشرک اور منافق جدائی مین دور بہت ہین سیدھی راہ سمجھ کی سے اور وہ بات ملانی شیطان کی اسواسطے وَلِیَعْلَمَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَیُؤْمِنُوْا

بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ اور تو جانیں وہ لوگ جنکو سمجھ دی یعنی مومن جانیں وہ کہ قرآن سچ حکم
پروردگار تیرے کا ہے پھر سچ جانتے ہیں اور ایمان لاتے ہیں قرآن پر پھر نرم ہوتا ہے قرآن سے دل اُن کا اور حکم اُسکا قبول کرتے ہیں اور مقرر خدائے تعالے
ہر طرح راہ دکھاتا ہے اُن کو جو ایمان لائے ہیں طرف سیدھی راہ کے جو وہ تابعداری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى
تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ۝ اور ہمیشہ رہینگے وہ لوگ جو ایمان نہ لائے شک مین یعنی کافر ہمیشہ شک مین رہینگے کہ محمد صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم بھیجا ہوا خدائے تعالی کا سچ ہے یا جھوٹ جبتک کہ آوے اُنکو قیامت یا موت یکایک یا اُن پر عذاب دن ناپسند ہونے اُنکے کا جو اُسدن سے الگ نشان
نہ رہے اَلْمُلْكُ يَوْمَىِٕذٍ لِّلّٰهِ ۭ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ اسدن بادشاہت سارے عالم کی خدائے تعالے
کو ہے اور سب بڑے بادشاہ اور بڑے حاکم ہونگے عاجز محتاجون کی طرح اُسدن حکم کریگا خدائے تعالے کا فرون اور مسلمانون مین پھر جو ایمان لائے ہین اور
اچھے کام کیے ہین وہ بہشتون کی نعمتون مین رہینگے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ اور جو ایمان نہین لائے ع ۱۳
اور جھوٹ جانا ہمارے حکم کو پھر اُس قوم کو عذاب خوار کرنے والا اور رسوا کرنے والا ہوگا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ
اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ اور جنھون نے اپنا وطن چھوڑا ہے خدائے تعالی کی راہ مین پھر مارے گئے کافرون کے ہاتھ
سے یا موے اپنی موت سے ہر طرح روزی دیگا اُنکو خدائے تعالے روزی اچھی جو وہ نعمتین بہشت کی ہین اور بیشک خدائے تعالی بہت اچھا ہے سب
روزی دینے والون سے لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ۝ ہر طرح لاویگا مسلمانون کو بہشت مین لانا انکی خوشی کا یعنی مسلمانون کو
بہشت مین عزت اور حرمت سے فرشتے لاوینگے اور بیشک خدائے تعالے ہے جاننے والا سب کے احوال کا تامل کرنے والا عذاب کرنے مین کافرون اور
تکبر کرنے والون کے ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝ یہ حکم ہے خدائے تعالے کا اور جو کوئی دکھ دے
اپنے مدعی کو جیسا اُسے دُکھ دیا ہے پھر جو وہ ظلم کیا چاہے اُسپر تو ہر طرح مدد کرتا ہے خدائے تعالی اُسکی یعنی ایک کو ایک نے زخمی کیا اُس زخمی نے اُسے زخم
دیا تو دونون برابر ہوے پھر جو وہ جسنے پہلے زخمی کیا پھر چاہیے کہ اُسے دوبارہ زخمی کرے بعد برابر ہونے کے تو اُسکی مدد کریگا خدائے تعالے
بیشک خدائے تعالی ہر طرح بخشنے والا ہے مہربان ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝ یہ مدد کرنا مظلوم کی
اُس سبب ہے کہ خدائے تعالی سب کام کرسکتا ہے جیسے کہ رات کو لاتا ہے بیچ دن کے یعنی رات تھوڑی سی دن مین اگر رات چھوٹی ہوتی ہے اور دن بڑا
ہوتا ہے گرمیون مین اور پھر لاتا ہے دن کو بیچ رات کے یعنی دن سے کچھ تھوڑا رات مین جاکر دن چھوٹا ہوتا ہے اور رات بڑی ہوتی ہے جاڑون مین
اور بیشک خدائے تعالے سُننے والا ہے سب کے بھیدون اور مصلحتون کا اور دیکھنے والا سب کے کامون کا ہے ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ
مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ۝ اور یہ اُس سبب سے ہے کہ خدائے تعالے وہ سچ بیشک ہے اور وہ جنکو بلاتے ہو سوا
خدائے تعالے کے وہ باطل ہے اور بیشک اللہ وہی ہے اونچا سب کے وہم اور خیال سے اور بڑا ہے سب کی تعریف اور بڑائی دینے سے اَلَمْ تَرَ
اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ۝ کیا نہین دیکھتا تو کہ وہ خدائے تعالے نے بھیجا نیچے پانی آسمان
سے پھر ہوئی زمین سبز اُس پانی سے جو ہزارون طرح کے درخت اور گھاس زمین سے اُگتی ہے اور بیشک خدائے تعالی مہربانی کرنے والا ہے خبر جاننے
والا سب کے احوال کی لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝ اُسی کا ہے جو کچھ ہے آسمانون اور زمین مین اور وہ کہ خدائے ع ۱۴
تعالے ہر طرح بے پرواہ ہے تعریف کیا گیا ہوا سب خوبیون سے اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۭ وَيُمْسِكُ
السَّمَاۗءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ اے کیا نہین دیکھتا تو لے دیکھنے والے وہ کہ تابعدار تمھارا کیا
یعنی تمھارے اختیار مین دیا اُن چیزون کو جو زمین مین ہین اور تابعدار کیا تمھارا ناؤ کو جو چلتی ہے دریا مین حکم خدائے تعالے کے سے اور آسمان کو تھام
رکھا ہے جو نہ گر پڑے زمین پر مگر اُسکے حکم سے یعنی خدائے تعالے جب چاہے تو گرے آسمان بیشک خدائے تعالی ساتھ لوگون کے یعنی اوپر لوگون کے
مہربانی کرنے والا ہے بخشنے والا ہے وَهُوَ الَّذِيْٓ اَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ ۝ اور وہ خدائے تعالے وہ ہے جسنے جلایا تمکو
یعنی پیدا کیا تمکو ماؤن کے پیٹ سے پھر مارلیگا تمکو جب تمھارے مرنے کا وقت آویگا بیشک آدمی ناشکرہ ہے جو اُسکی نعمتون کا شکر نہین کرتا لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا

مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْأَمْرِ وَادْعُ إِلَىٰ رَبِّكَ ۖ إِنَّكَ لَعَلَىٰ هُدًى مُسْتَقِيمٍ ۝ ہر دین والے کو دی ہمنے اور مقرر کی ہمنے دین کی باتیں جو وہ دین کے کام کرتے ہیں پھر چاہیے کہ دشمنی نہ کریں تجھ سے دین میں اور بلا تو لوگوں کو طرف دین پروردگار اپنے کے بیشک تو ہر طرح اوپر راہ سیدھی کے چلتا ہے وَإِنْ جَادَلُوكَ فَقُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ اور اگر تجھ سے جھگڑا کریں تو تو کہہ خدا ہے تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو اور اللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ۝ خدا ہے تعالیٰ حکم کریگا اور فرما دیگا کافروں اور مسلمانوں میں قیامت کے دن جس بات میں تم جھگڑتے ہو یعنی قیامت کے دن حکم خدا ہے تعالیٰ سے جانوگے کہ سچا کون اور جھوٹا کون تھا اور بدلا اپنے کیے کا سب پاوینگے أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۗ إِنَّ ذَٰلِكَ فِي كِتَابٍ ۗ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ۝ ای کیا نہیں جانتا تو وہ کہ خدا ہے تعالیٰ واقف ہے جو کچھ ہے آسمانوں اور زمین میں یعنی کوئی چیز خدا ہے تعالیٰ سے چھپی نہیں اور یہ سب لوح محفوظ میں لکھا ہے اور یہ خبر کا جاننا خدا ہے تعالیٰ پر سہل ہے کسواسطے کہ اُسی کا بنایا ہوا ہے سب کچھ وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَمَا لَيْسَ لَهُم بِهِ عِلْمٌ ۗ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِن نَّصِيرٍ ۝ اور کافر پوجتے ہیں سوا ے خدا ہے تعالیٰ کے اُسکو جو نہیں بھیجی اُسکے پوجنے کے واسطے کوئی دلیل اور وہ پوجتے ہیں ایسے کو جو اُسکے پوجنے کا حق نہیں جانتے یوں ہی دیکھا دیکھی پوجتے ہیں سوا ے خدا ہے تعالیٰ کے اُسکو جو نہیں پوجنے کے واسطے کوئی دلیل اور وہ پوجتے ہیں ایسے کو جو اُسکے پوجنے کا حق نہیں جانتے یوں ہی دیکھا دیکھی پوجتے ہیں سوا ے خدا ہے تعالیٰ کے اور چیزوں کو پوجتے ہیں وہ ظالم ہیں انکا کوئی مددگار نہیں جو اُنھیں خدا ہے تعالیٰ کے عذاب سے چھڑا ویگا وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ تَعْرِفُ فِي وُجُوهِ الَّذِينَ كَفَرُوا الْمُنكَرَ ۖ يَكَادُونَ يَسْطُونَ بِالَّذِينَ يَتْلُونَ عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا ۗ قُلْ أَفَأُنَبِّئُكُم بِشَرٍّ مِّن ذَٰلِكُمُ ۗ النَّارُ ۖ وَعَدَهَا اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ اور جب وقت پڑھے تو انکے آگے آیتیں ہمارے قرآن کی آشکارا پہچانے تو صورتوں میں کافروں کے نہ ماننا اور بیزار ہونا نزدیک ہوئے جو نہایت غصے سے پکڑیں اور ماریں اُنکو جو پڑھتے ہیں اُنکے آگے آیتیں ہماری یعنی مسلمانوں پر جھنجلاتے ہیں کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافروں کو کہ پھر کیا بتاؤں تمکو میں ایک بہت بڑی چیز بدلا اُسکا جو تم کرتے ہو وہ آگ ہے جسکا وعدہ کیا ہے خدا ہے تعالیٰ نے اُنسے جو کافر ہیں اور وہ آگ بری ہے جگہ پھر جا رہنے کی يَا أَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوا لَهُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَن يَخْلُقُوا ذُبَابًا وَلَوِ اجْتَمَعُوا لَهُ ۖ وَإِن يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَّا يَسْتَنقِذُوهُ مِنْهُ ۚ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ ۝ اے لوگو ماری ہے اور کہی ہے ایک مثل پھر سنو تم اس مثل کو کہ بیشک وہ لوگ جو پکارتے ہیں اور یاد کرتے ہیں یعنی پوجتے ہیں سوا ے خدا ہے تعالیٰ کے بتوں کو جو وہ بت بنا نہیں سکتے اور پیدا نہیں کر سکتے ایک مکھی کو بھی اگر چہ اس کام کے واسطے سب بت اکٹھے ہو دیں تب بھی نہ کر سکیں اور اگر مکھی بتوں سے کچھ لیجاوے تو بت مکھی سے لے نہ سکیں کہتے ہیں کہ کافر شہد اور سرکہ تو لگا کر خالی دکانوں کو چھوڑ کر سب چلے جاتے تھے مکھیاں اُسے کھاتیں تو کہتے کہ ہمارے خداؤں نے کھایا اور خوش ہوتے سو خدا ہے تعالیٰ فرماتا ہے کہ بتوں کو اتنی قدرت نہیں جو وہ مکھیوں سے پھیر لیویں سست اور کمزور ہیں چاہنے والے ہیں یعنی بت پرست اور سست اور کمزور ہی چاہتا ہے بت کہتے ہیں کہ علما یہود کے کہتے تھے کہ خدا ہے تعالیٰ سارے عالم کو چھ دن میں بنا کر ماندہ ہوا اور ہفتے کے دن آرام کرنے کے واسطے تکیہ لگا کر بیٹھا خدا ہے تعالیٰ نے اُنکے جواب میں یہ آیت بھیجی مَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ۝ نہیں سمجھتے خدا ہے تعالیٰ کو جیسا کہ اُسکو سمجھا چاہیے جو خدا ہے تعالیٰ کی شان میں ایسی بات کہتے ہیں جو لائق اُسکے نہیں ماندہ ہونا اور تھکنا بندے کو لائق ہے نہ کہ بندوں کے پیدا کرنے والے کو سزاوار ہے بیشک خدا ہے تعالیٰ سب سے زور آور ہے زبردست جو کسی چیز سے کسی طرح کبھی عاجز نہیں ہوتا اَللَّهُ يَصْطَفِي مِنَ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا وَمِنَ النَّاسِ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ۝ بیشک خدا ہے تعالیٰ چنتا ہے فرشتوں سے بھیجنے کو پیغمبروں کے پاس اور چنتا ہے آدمیوں سے نبیوں کو بھیجنے کے واسطے خلقت کی طرف جسکو جانتا ہو لائق بھیجنے کے یعنی جسکو نبوت کے لائق جانتا ہے پونہچنے کے یعنی جسکو نبوت کے لائق جانتا ہے اُسے نبی اور رسول کرتا ہے بیشک خدا ہے تعالیٰ سنتا ہے پیغمبروں کا کہنا اور دیکھتا ہے خلقت کا سلوک جو پیغمبروں سے کرتے ہیں يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۗ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ۝ جانتا ہے خدا ہے تعالیٰ جو کچھ کہ آگے لوگوں کے ہے یعنی جو کام کر چکے ہیں اور جو کچھ انکے پیچھے ہے وہ بھی جانتا ہے خدا ہے تعالیٰ یعنی جو کام کہ اب کرینگے اور طرف خدا ہے تعالیٰ کے ہے پھر پھیرا سب کاموں کا یعنی جتنے کام ہیں سب ذرہ ذرہ خدا ہے تعالیٰ کے آگے حاضر ہونگے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو رکوع اور سجدہ کرو یعنی نماز پڑھو اور بندگی کرو یعنی فرمانبرداری کرو اپنے رب کی اور کرو کام اچھے شاید کہ تم چھٹکارا پاؤ عذابوں سے اور داخل رحمت میں ہو یہاں امام شافعیؒ کے نزدیک سجدہ ساتوان قرآن شریف کے سجدوں سے ہے

وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ اور لڑو کافروں سے خدائے تعالےٰ کی راہ مین جیسے کہ لڑنا چاہیے خدا کیواسطے یعنی اُس لڑائی مین جو کچھ کسی طرح اپنی غرض نہو صرف دین ہی کا واسطہ ہو هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ؕ خدائے تعالیٰ نے تمکو نوازا ہے اور نہ کیا دین مین کچھ دکھ تم پر یعنی دین تمھارا تم پر آسان کیا جیسے کہ وقت ضرورت کے تیمم اور بیماری اور سفر مین روزے قضا اور نماز سفر مین آدھی اور فرماتا ہے خدائے تعالےٰ کہ قبول کرو مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ دین اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مگر باپ اسواسطے کہا کہ وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا باپ یعنی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساری اُمت کے باپ ہین تو باپ کا باپ جگہ باپ کے ہے هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۚ خدائے تعالےٰ نے نام رکھا تھا تمھارا مسلمان پہلے اس قرآن کے اُترنے سے اور کتابون مین جیسے توریت اور انجیل اور اس قرآن مین بھی تمھین مسلمان کہا تو ہووے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گواہ تمپر قیامت کے دن اور تم گواہ کافرون پر اُن بات کے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکو کہا کہ ایمان لاؤ اور خدائے تعالیٰ کو وحدہ لاشریک جانو اُنھون نے کہنا نہ مانا اور اے مسلمانو فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۧ پھر قائم کرو نماز کو اور دو زکوۃ کے مال کو اور مضبوط پکڑو خدائے تعالےٰ کے فضل کو یعنے اعتماد اور یقین درست اور پورا رکھو جو وہ صاحب اور والی تمھارا ہے پھر خدائے تعالےٰ بہت اچھا والی ہے اور بہت اچھا مدد کرنے والا ہے

سورۃ المؤمنون مکیۃ　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　وھی مائۃ وثمان عشرۃ ایۃ

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۙ

مقرر عذاب سے چھوٹے مومن وہ جو اپنی نماز مین ڈرنے والے ہین خدائے تعالےٰ سے نماز مین چاہیے کہ ایسا مشغول ہووے جو خبر نہ رہے کہ داہنے اور بائین کون ہے اور کوئی کیا باتین کرتا ہے اور نگاہ کو سجدے کی جگہ سے کہین کسی طرف کو نہ پھراوے وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۙ اور مومن وہ ہین جو نکمی بات سے مُنھ پھیر لیتے ہین یعنی بیزار ہین وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۙ اور مومن وہ ہین جو زکوۃ کے مال کو دیتے ہین جتقدرون کو یعنی جتنا مال زکوۃ کا خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے وہ سب دیتے ہین اُنکو جو اُس مال کے مستحق ہین بیجا اُس مال کو نہین خرچ کرتے وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ اور مومن پورے وہ ہین جو اپنے شرم کے بدن کو تھام رکھتے ہین حرام کرنے سے اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۙ مگر اپنی جوروؤن پر یا لونڈیون پر چھوڑتے ہین پھر وہ لوگ نہین ہین طعنے مارے ہوے اور اُٹھائے ہوے یعنی جو لوگ کہ سوائے اپنی جوروؤن اور لونڈیون کے حرام نہین کرتے اُنکو کوئی کچھ کسی طرح بُرا نہ کہیگا فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۙ پھر جو کوئی ڈھونڈھے سوائے اپنی جوروؤن کے اور لونڈیون کے غیر عورت کو پھر وہ لوگ ہین نکل جانے والے باہر حکم خدائے تعالےٰ کے سے وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۙ اور مومن وہ لوگ ہین جو سونپی ہوئی چیز کو اچھی طرح احتیاط سے رکھے مالک کو سب سونپ آتے ہین اور اپنے قول کو پورا کرتے ہین وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۙ اور مومن وہ لوگ ہین جو اپنی نماز پر خبردار ہین یعنی قضا نہین کرتے یا نماز کو حضور دل سے اور محبت اور ڈر سے اور دھیان اور ادب سے پڑھتے ہین اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۙ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وہ لوگ جنمین یہ چھ صفتین ہین جو بیان کین وہ وارث یعنی اُنکو وارث کے وہ لوگ جو وارث ہین بہشت فردوس کے وہ فردوس مین ہمیشہ رہینگے اور خدائے تعالےٰ فرماتا ہے وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۝ اور مقرر پیدا کیا ہمنے آدم کو جو وہ سب آدمیون کا باپ ہے اچھی سے اچھی گوندھی ہوئی مٹی سے ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝ پھر کیا ہمنے اُنکی نسل اور اولاد کو پیدائش سے جو بیچ ایک جگہ کے رہنے والی ہے ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ؕ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ۝ پھر بنایا ہمنے اُس بوند منی کو لہو جما ہوا پھر بنایا ہمنے اُس لہو جمے ہوے کو گوشت کی بوٹی پھر بنایا ہمنے اُس گوشت کی بوٹی کو ہڈی سخت پھر بنایا اُس ہڈی کو گوشت اور چمڑا پھر پیدا کیا ہمنے پیدائش دوسری کو یعنی جب وہ درست ہو چکا تب اُسمین اپنی قدرت سے جان ڈالی یا ماں کے پیٹ سے بچہ پیدا کیا جو دودھ پینے لگا اور چلنے پھرنے لگا اور باتین کرنے لگا پھر یہ جانو تم کہ بہت بڑا ہے خدائے تعالیٰ تعریف کرنے سے

اور سمجھ مین آنے سے جو ایسی قدر تین رکھتا ہے بہت اچھا پیدا کرنے والا ہے سب پیدا کرنے والون سے اور بنانے والون سے جو اول سے آخر تک آدمی کو اسطرح بنایا یہ کس سے ہو سکتا ہے ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ۝ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ۝ پھر تم پیچھے اس احوال کے مرنے والے ہو پھر تم دن قیامت کے اُٹھنے والے ہو قبرون سے حساب کے واسطے وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۚ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ۝ اور بیشک پیدا کیے ہمنے سر پر تمھارے سات آسمان جو ہر آسمان مین راہ ہے فرشتون کی اور نہین ہم پیدائی ہوئی خلقت سے بے خبر یعنی خدائے تعالے فرماتا ہے کہ ہمین آسمانون اور زمین کے رہنے والون کی سب خبر ہے وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِى الْاَرْضِ ۚ وَاِنَّا عَلٰى ذَهَابٍۭ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ۝ اور نیچے بھیجا ہمنے آسمان سے پانی جتنا ضرور تھا پھر ٹھہرایا ہمنے اُس پانی کو زمین مین یعنی دریاؤن کو بہتا رکھا زمین پر اور ہم اُن دریاؤن کے لیجانے پر مقدور رکھتے ہین یعنی جب چاہین تب دریاؤن کو خشک کر دیوین ہم کہتے ہین کہ بعد نکلنے یاجوج اور ماجوج کے حضرت جبرئیل علیہ السلام زمین پر آکے قرآن شریف اور کئی دریاؤن کو اور کئی برکتون کو لے جاوینگے فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ ۖ لَّكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝ پھر پیدا کیا ہمنے اس پانی سے تمھارے واسطے بہت باغ کھجورون اور انگورون کے واسطے تمھارے بیچ اُن باغون کے میوے ہین بہت سوا کھجور اور انگور کے اور بعضے اُنمین سے کھاتے یا معاش ضروری اُس سے حاصل کرتے ہین وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ۝ اور درخت پیدا کیا کوہ طور سے جو اُگتا ہے وہ درخت ساتھ تیل اور سالن کے واسطے کھانے والون کے یعنی اُس درخت سے دو فائدے ہین جو تیل بھی اور وہ روٹی کا سالن بھی ہے سو وہ درخت زیتون ہے وَاِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۖ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِىْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝ اور بیشک تمکو حیوانون مین سمجھ چاہیے کہ کرو اور خدائے تعالی کی قدرت پہچانو جو اُن حیوانون کا دودھ پلاتے ہین ہم تمکو وہ جو اُنکے پیٹ مین ہے اور تمکو اُن حیوانون مین فائدے بہت ہین جیسے کہ اُنپر بوجھ لادنا اور پشم اور چمڑا جو بہت کام آتا ہے اور سواری کرتے ہو اُنپر اور اُنمین سے بعضون کا گوشت کھاتے ہو وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ۝ اور اُن حیوانون پر اور ناؤن پر سوار ہوتے ہو یہ نعمتین انعام کیا خدائے تعالی نے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ اور بھیجا ہمنے نوح نبی علیہ السلام کو طرف اُسکی قوم کے پھر کہا نوح نبی علیہ السلام نے اپنی قوم کو کہ بندگی کرو خدائے تعالے کی جو نہین ہے تمھارے تمین کوئی لائق پوجنے کے سوائے اُسی خدائے تعالے کے یعنی وہی ایسا ہے جو اُسکی بندگی کیجیے اور سوائے اُسکے کوئی بندگی کے لائق نہین اے پھر کیا تم نہین ڈرتے اُسکے عذاب سے جو سوائے اُسکے اور کی بندگی کیا چاہتے ہو جب یہ بات حضرت نوح نبی علیہ السلام نے قوم سے کہی دولتمند اور سردارون نے تو نہ مانا مگر غریبون کا کچھ تھوڑا سا دل پھرنے لگا تب فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ۭ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً ۚ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِىْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ۝ پھر کہا دولتمند اور سردارون اُس قوم کے نے جنھون نے حضرت نوح کا کہنا نہ مانا تھا اُنھون نے غریبون سے کہا کہ نہین ہے یہ نوح نبی مگر ایک آدمی ہے تم جیسا یعنی جسطرح تم کھاتے پیتے ہو اور چلتے پھرتے ہو دنیا کے کامون مین ایسے ہی یہ بھی کرتا ہے چاہتا ہے وہ کہ زیادتی ڈھونڈھے تم پر یعنی چاہتا ہے کہ سردار بنے تمھارا اور اگر چاہتا خدائے تعالی کہ رسول بھیجے تو ہر طرح بھیجتا فرشتے کو جو فرشتے اُسکے نزدیک ہین نہین سُنا ہمنے کبھی یہ کہ آدمی کو پیغمبر کر کے بھیجے خدائے تعالی لوگون مین اپنے باپ دادا ؤن سے جو گذر گئے ہین اُنسے نہین سُنا اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ ۝ نہین ہے نوح علیہ السلام مگر ایک مرد دیوانہ ہے یعنی مقرر یہ دیوانہ ہے اگر دیوانہ نہوتا تو ایسی باتین نہ کرتا پھر تم راہ دیکھو اُسکی ایک وقت تک یعنی صبر کرو جو تھوڑے دنون مین مریگا یا یہ دیوانہ پن اُسکا جاتا رہیگا اور ہوش مین آویگا تو یہ باتین چھوڑ دیگا جب یہ باتین اُنھون کی حضرت نوح علیہ السلام نے سنین تب اُنکے ایمان سے ناامید ہو کر خدائے تعالے کی جناب مین رجوع کر کے یہ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِىْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ۝ کہا حضرت نوح نبی علیہ السلام نے کہ اے پروردگار میرے تو میری مدد کر اور اُنکو اس بات کی سزا دے جیسا مجھے جھوٹا کہتے ہین خدائے تعالی نے یہ دعا قبول کی جیسا کہ فرماتا ہے کہ فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۚ وَلَا تُخَاطِبْنِىْ فِى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ۝ پھر ہمنے کہلا بھیجا نوح نبی علیہ السلام کو کہ بناؤ اور تیار کرو ناؤ ہمارے حضور جو کہ ہمین اُنمین نہ بھولے اور خطا نہ کرے اور ہمارے حکم سے یعنی سکھانے ہمارے سے کہ جسطرح ہم کہین اسطرح بنا پھر جب آوے حکم ہمارا یعنی جب ہم عذاب بھیجین اور اُبلے پانی تنور مین سے یعنی تیرے گھر کے تنور گرم مین سے پانی اُبلے تب پھر چڑھا اُس ناؤ مین اپنے لوگون کو جو تیرا کہا

مانتے ہین یعنی اپنی اولاد کو اور مسلمانون کو مگر وہ لوگ جسپر ہو چکی ہے بات پہلے سے یعنی تیرے ایک بیٹے پر منع ہے کہ تیرے کہنے سے وہ کافر ہے ازل سے اور مجھے نہ کہہ یعنی مجھسے دعا نہ مانگ بیچ حق اُنکے کے جنھون نے ظلم کیا اپنے اوپر کفر اور شرک سے بیشک وہ ظالم سب ڈوبنے والے ہین فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَجّٰىنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ پھر جب چڑھے تو اور وہ جو تیرے ساتھ ہین دین مین اُس ناؤ پر پھر کہہ کہ تمامی اچھی سے اچھی تعریف خدائے تعالی ہی کو سزاوار اور لائق ہے جسنے چھٹایا ہمکو قوم ظالمون کی سے وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ۝ اور کہہ اے نوح علیہ السلام کہ اے پروردگار میرے ناؤ سے اُتار مجکو اُتارنا مبارک اور تو سب سے اچھا اُتارنے والا ہے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ وَّاِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِيْنَ ۝ بیشک بیچ ان باتون کے نشانیان ہین ہماری قدرت کی ڈرنے والون کے واسطے جو وہ بیچ جانتے ہین اُن باتون کو اور بیشک تھے ہم آزمانے والے اُس قوم کے جو معلوم کرین کہ پیغمبر کو کون سچا جانتا ہے اور کون جھوٹا سمجھتا ہے ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ۝ پھر پیدا کیا ہمنے پیچھے قوم نوح نبی کے اور قومون کو جیسے قوم عاد اور ثمود کی فَاَرْسَلْنَا فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ پھر بھیجا ہمنے اُس قوم مین پیغمبر کو اُنکی قوم سے ہود نبی کو یا صالح نبی کو اور کہا اُس نبی کو جو کہے قوم سے کہ اے قوم میری بندگی کرو خدائے تعالی کی جو نہین تمھارا کوئی خدا سوائے اُس خدائے تعالی وحدہٗ لاشریک کے اے پھر کیا تم نہین ڈرتے اُسکے عذاب سے وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِلِقَاۗءِ الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ۝ کہا سردار اور دولتمندون نے اُس قوم کی جھٹلایا جنھون نے نہ مانا تھا نبی کا کہنا اور جھوٹ جانا تھا قیامت کے دن کا آنا اور دی تھی ہمنے دولت دنیا مین اُنکو یعنی دولتمند جو عیش کرتے تھے اُنھون نے آپسمین کہا کہ نہین ہی یہ نبی مگر ایک آدمی تم جیسا کھاتا ہے جو کچھ تم کھاتے ہو اور پیتا ہے جو کچھ تم پیتے ہو یعنی پھر تم مین اور اُسمین کیا فرق ہے جو اُسے ہم بزرگی دین اور اگر وہ خدائے تعالے کا بھیجا ہوا ہوتا جیسے فرشتے کھاتے پیتے نہین یہ بھی ویسا ہی ہوتا یا کسی اور طرح کی ہمسے بڑائی ہوتی وَلَىِٕنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ ۙ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝ اور اگر تابعداری کی تمنے ایک آدمی اپنے جیسے کی یعنی اپنے برابر کی جو حکومت اُٹھائے تو مقرر تم تب نقصان مین ہوگے اور احمق ہوگے اَيَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ۝ وہ پیغمبر کہتا ہے اور وعدہ کرتا ہے تمسے یہ کہ جب تم مروگے اور ہوگے تم قبرون مین خاک اور ہڈیان گلی ہوئی یعنی وہ جو اپنے تئین بھیجا ہوا خدائے تعالے کا کہتا ہے تم سے یون وعدہ کرتا ہے کہ جب تم مروگے اور تمھارا بدن بہت مدت مین گل کر مٹی ہوگا اور ہڈیان بھی گل جائینگی تب تم پھر جی اُٹھوگے قبرون سے بھلا یہ بات عقل مین آتی ہے یہ کہکر اور کہا کافرون نے هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ۝ دور ہے بہت دور جو وہ وعدہ کرتا ہے یعنی پیغمبر جو کہتا ہے کہ مرکر پھر جیوگے یہ ہرگز نہین ہونا بلکہ اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ۝ نہین ہی پھر جینا مگر یہی زندگی دنیا کی ہے اور یہ جھوٹ ہے کہ مرکر پھر جیوینگے ہم بلکہ مرکر ہرگز اُٹھنے والے نہین ہم اور کہا کافرون نے اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُۨ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَّمَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ نہین ہے یہ مرد جو دعوی پیغمبری کا کرتا ہے مگر بانده لیا ہے خدائے تعالی پر جھوٹ یہ جو کہتا ہی کہ مجھے خدائے تعالے نے بھیجا اور نہین ہم اُسکو سچا جانے والے جب یہ باتین اُن کافرون دولتمندون کی پیغمبر نے سنین اور اُنکے ایمان لانے سے ناامید ہوے تب جناب الہی مین یہ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ۝ کہا کہ اے پروردگار میرے مدد کر میری جو انپر غالب ہون اور سزا دے اُنکو جیسا کہ یہ مجھے جھوٹا جانتے ہین قَالَ عَمَّا قَلِيْلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِيْنَ ۝ کہا خدائے تعالی نے اُس پیغمبر کو کہ تو صبر کر جو یہ تھوڑی دیر مین ہونگے اپنے کیے سے پچتانے والے فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَاۗءً ۚ فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ پھر پکڑا اُن کافرون مغرورون کو صیحہ کے عذاب نے واجبی یعنی ایک آواز حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ایسی کی کہ اُن سب کافرون کا جگر پھٹ گیا اور وہ سب مرگئے اور وہ عذاب اُن پر واجبی آیا تھا یعنی وہ قوم اس عذاب کے لائق تھی پھر کیا ہمنے اُنکو جیسے گھاس سوکھی کٹی ہوئی خراب پھر دور ہوے خدائے تعالے کی رحمت سے اور لعنت ہے ظالمون کی قوم پر ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ ۝ پھر پیدا کیا ہمنے پیچھے اُس قوم کے اور لوگون کو مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ۝ آگے نہو سکے کوئی قوم اپنے وقت سے اور نہ پیچھے رہے یعنی جو وقت اُنکے عذاب کا مقرر کیا تھا اُسی وقت عذاب اُنپر آیا ایک گھڑی کی بھی کمی اور زیادتی نہوئی ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ۭ كُلَّمَا جَاۗءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ ۚ پھر بھیجا ہمنے اپنے پیغمبرون کو ایک کے پیچھے ایک یعنی کئی پیغمبر بھیجے آگے پیچھے جس قوم مین جب آیا پیغمبر اُس قوم کا اُنھون نے جھوٹا کہا اُسکو اور اُسکا کہا نہ مانا تو وہ قوم ہلاک ہوئی پھر پیچھے اُس قوم کے اور قوم لائے ہر ایک کے پیچھے دوسری یعنی ڈھیل نہ دی ہمنے عذاب کرنیمین

ایک قوم کو عذاب کیا اور دوسری قوم جو اپنے پیغمبر سے جھگڑنے لگی تو اُسے بھی جلد عذاب سے ہلاک کرکے نابود اور نیست کیا اور کیا ہمنے اُن قومون کو کہانیان اور قصہ اور کہاوتین یعنی جن قومون کو ہلاک کیا اُنسے سوائے مذکور کے کچھ نشانی نہ رہی تو اُنکے عذاب کا ذکر کرین لوگ اور خدائے تعالے سے ڈرین فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُونَ ۝ پھر دور رہوتی ہے رحمت خدائے تعالے کی اُس قوم سے جو ایمان نہین لائے اور پیغمبرون کو جھوٹا کہین اور اُنکو سچا نہ جانین ثُمَّ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ وَأَخَاهُ هَارُونَ بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ۝ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَإِيْهِ فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا عَالِينَ ۝ پھر بھیجا ہمنے اُن قومون کے پیچھے موسیٰ پیغمبر علیہ السلام کو اور اُسکے بھائی ہارون علیہ السلام کو سمیت نشانیون اور حجتون روشن اور کھلی ہوئی کے طرف فرعون کے اور اُسکے سردارون کے پھر اُنھون نے غرور کیا اور اُن پیغمبرون کا کہا نہ مانا اور تھے وہ لوگ بڑے غرور کرنے والے فَقَالُوا أَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عَابِدُونَ ۝ پھر کہا فرعون اور اُسکے امراؤن نے اے کیا ہم لاوینگے ایمان اوپر دو آدمیون کے جو ہم ہی جیسے ہین یعنی کہا اُنھون نے کہ کیا ہم تابعداری کرینگے موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کی جو وہ بھی دو آدمی ہین ہم جیسے کچھ اُنکو کسی طرحکی بڑائی نہین ہمسے بلکہ قوم اُن دونون کی ہماری بندگی اور خدمت کرتی ہے یعنی بنی اسرائیل ہمارے تابعدار ہین فَكَذَّبُوهُمَا فَكَانُوا مِنَ الْمُهْلَكِينَ ۝ پھر فرعون اور اُسکے اُمراؤن نے حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کو کہا کہ تم جھوٹے ہو اور وہ سب ہوے ڈوبنے والے دریا مین وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ۝ اور دی ہمنے بعد ڈوبنے فرعون کے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب توریت تو شاید کہ بنی اسرائیل راہ خدائے تعالے کی سیدھی پاوین وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً وَآوَيْنَاهُمَا إِلَىٰ رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ ۝ اور کیا ہمنے بیٹے بی بی مریم کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اور اُنکی ماں کو جو حضرت مریم تھی اپنی قدرت کی نشانی یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی قدرت کی نشانی بنایا جو اُسنے دودھ پینے کے وقت باتین کین اور حضرت مریم کو اپنی قدرت کی نشانی بنایا جو بغیر ملاقات مرد کے ایسا بیٹا جنین اور رکھا ہمنے اُن دونون کو اچھی جگہ جو اُس مکان کا نام ربوہ تھا رہنے کے لائق اور وہان پانی اچھا ستھرا بہتا ہوا کہتے ہین کہ ربوہ کسی گانون کا نام ہے وہان حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ایک حضرت مریم کی چچی کا بیٹا تھا یہ تینون وہان بارہ برس تک رہے اور مزدوری کرکے گذران کرتے تھے جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو کہا اُنکو کہ يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ۝ اے پیغمبرو کھاؤ اچھی ستھری پاکیزہ اور حلال روزی یعنی جو چیز کہ حلال طرح سے پیدا ہو اور کرو کام نیک بیشک جو کچھ تم کرتے ہو مین جانتا ہون وَإِنَّ هَٰذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُونِ ۝ اور بیشک یہ قوم تمھاری سب ایک قوم ہین اور مین پروردگار تمھارا ہون پھر ڈرو تم میرے عذاب سے فَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُم بَيْنَهُمْ زُبُرًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ۝ فَذَرْهُمْ فِي غَمْرَتِهِمْ حَتَّىٰ حِينٍ ۝ پھر کاٹ کر ٹکڑے کیا کام اپنے دین کا اُن سب لوگون نے آپس مین یعنی اُن لوگون نے اپنا اپنا جدا دین اختیار کیا اپنی خوشی کا ہر ایک فرقے نے اپنا اپنا دین آگے پکڑا اور اُسی اپنے دین سے خوش ہین اور اسی کو سب دینون سے اچھا جانتے ہین پھر چھوڑ دے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن لوگون کو غفلت کے گھر مین ڈوبا ہوا جبتک کہ اُنکے عذاب کا وعدہ آوے أَيَحْسَبُونَ أَنَّمَا نُمِدُّهُم بِهِ مِن مَّالٍ وَبَنِينَ ۝ نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرَاتِ ۚ بَل لَّا يَشْعُرُونَ ۝ اے کیا سمجھتے ہین کہ فروہ کہ بخشش اور مدد کرتے ہین ہم واسطے اُنکے نیکیون کی جو وہ کرتے ہین مال اور اولاد سے اور تلاش کرتے ہین ہم اُنکے واسطے نیکیون مین کا فر کہتے تھے کہ ہم جو نیک کام کرتے ہین جیسے قربانی اور مہمانداری اور مسافر کو رکھنا ان کاموں کے سبب خدائے تعالے نے ہمین دولت اور اولاد دی ہے سو خدائے تعالے فرماتا ہے کہ غلط سمجھتے ہین بلکہ نہین سمجھتے کہ یہ اولاد اور دولت آزمائش ہے خدائے تعالے کیطرف سے إِنَّ الَّذِينَ هُم مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِم مُّشْفِقُونَ ۝ بیشک وہ لوگ عذاب سے اپنے پروردگار کے ڈرنے والے ہین وَالَّذِينَ هُم بِآيَاتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ ۝ اور وہ لوگ جو ساتھ آیتون اپنے پروردگار کے ایمان لاتے ہین یعنی قرآن کو سچ جان کر اُسکا حکم بجا لاتے ہین وَالَّذِينَ هُم بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُونَ ۝ اور وہ لوگ جو پروردگار اپنے کا کسی کو شریک نہین کرتے وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوا وَّقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ أَنَّهُمْ إِلَىٰ رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ ۝ اور وہ لوگ دیتے ہین جو دیتے ہین یعنی زکوۃ اور خدائے تعالے کی راہ مین سوائے زکوۃ کے اور بھی دیتے ہین اور دل اُن کا ڈرتا ہے کہ خیرات ہماری قبول ہوئی یا نہ ہوئی اور جانتے ہین کہ طرف اپنے پروردگار کے پھر پھرنے والے ہین یعنی دن قیامت کے خدائے تعالے کے روبرو حاضر ہونگے أُولَٰئِكَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُونَ ۝ وہ لوگ جن لوگون مین وہ صفتین ہین جو بیان کیا وہ تلاش کرتے ہین نیک کامون مین اور خدائے تعالے کی بندگی مین اور وہ نیک کامون مین سب سے آگے ہین یا وہ لوگ سب سے پہلے بہشت مین جاوینگے اور خدائے تعالے فرماتا ہے کہ لَا نُكَلِّفُ

نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ اور تکلیف اور دکھ نہیں دیتا ہم کسی شخص کو مگر جتنی اُس سے ہو سکے اور ہمارے پاس لکھا ہوا ہے جو بولتے ہیں سچ یعنی اُسمیں سچ لکھا ہے وہ اعمال نامے ہر آدمی کے ہیں اور اُن پر ظلم نہ ہوگا یعنی ثواب کم نہ ہوگا اور عذاب زیادہ نہ ہوگا اُنکے کاموں سے بَلْ قُلُوْبُهُمْ فِيْ غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ ۝ بلکہ دل اُن کافروں کے ہیں بیخبری میں اُن باتوں سے جو کہیں ہمنے اور یہ کام کرتے ہیں یہ سوائے شرک کے جن کاموں میں مشغول ہو رہے ہیں اور اسی بیخبری میں رہینگے حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ يَجْـَٔرُوْنَ ۝ لَا تَجْـَٔرُوا الْيَوْمَ اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ ۝ یہاں تک کہ جب پکڑیں ہم اُنکے دولتمندوں کو عذاب میں تب یہ فریاد کرنے لگیں گے اور خلاصی چاہینگے اور زاری کرینگے تب فرشتہ کہیگا اُنکو آج فریاد مت کرو اور امید فریاد پہونچنے کی مت رکھو بیشک تم کو ہمسے مدد نہیں پونہچنے کی یعنی ہم تمھاری مدد نہیں کرنے کے کسواسطے کہ قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ ۝ مُسْتَكْبِرِيْنَ بِهٖ سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ ۝ مقرر آیتیں میرے قرآن کی پڑھتے تھے تمھارے آگے اور تم سنتے تھے اور اُلٹے پاؤں بھاگتے تھے تکبری اور غرور کرتے ہوے اسکے کہانیاں کہتے ہوے بیہودہ بکتے ہوے دور ہوتے تھے یعنی جس مکان میں قرآن پڑھتے تھے وہاں سے پیچھے کو سرکتے تھے بیہودہ اور نکمی باتیں کرتے ہوے اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَاْتِ اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ اے کیا فکر نہیں کرتے اور نہیں سمجھتے دل میں اس بات کو کہ یہ قرآن اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھیجا ہوا خدا ے تعالے کا ہے سچا اُنکے پاس آیا ہے ان پاس جو نہیں آیا انکے اگلے باپ دادا کے پاس یعنی یہ پیغمبر اور قرآن کچھ اب نیا تو آیا ہی نہیں جس طرح آگے انکے باپ دادا کے وقت نبی آئے تھے ویسے ہی یہ بھی اب آیا ہے پھر یہ کیوں نہیں سمجھ جاتے اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ۝ کیا نہیں پہچانتے اپنے پیغمبر کو جو نشانیاں اُس پیغمبر کی سب کتابوں میں لکھی ہیں پھر یہ اس پیغمبر کو نہیں مانتے یعنی یہ بات نہیں ہے کہ یہ کافر پیغمبر کو نہیں پہچانتے بلکہ جان کر بہتان کرتے ہیں کہ یہ جھوٹا ہے اَمْ يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ ۭ بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ وَاَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ۝ یا کہتے ہیں کہ اسکے ساتھ دیو ہے یعنی دیوانہ ہے یہ جھوٹے ہیں بلکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیا ہی ان پاس ساتھ سچی بات کے بیزار ہیں یعنی بہت سے کے لوگ قرآن سے بیزار ہیں وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ۭ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ اگر وہی کرتا خدا ے تعالی جو یہ کافر چاہتے ہیں یعنی اگر کئی خدا ہوتے جیسے کہ کافر کہتے ہیں تو مقرر خراب ہوتے آسمان اور زمین اور جو کوئی کہ اُنمیں ہوتا وہ بھی خراب ہوتا یہ نہیں سمجھتے بلکہ لائے ہم اُنکے واسطے کتاب اور نصیحت پھر یہ اپنی کتاب اور نصیحت سے منھ پھیرنے والے ہیں یعنی سنتے نہیں غور سے جو سمجھیں کہ یہ کیا ہے اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ۚ وَّهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ یا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مانگتا ہے انسے کچھ مزدوری یا خرچ یعنی تو کہتا ہے کہ کچھ مجھے دو تو میں دین اسلام کی بات بتاؤں جو یہ لوگ تجھے غرضمند اور لالچی جانکر جھوٹا کہتے ہیں سو تو تو کچھ انسے مانگتا نہیں پھر خرچ اور مزدوری تیرے پروردگار کی بہت اچھی ہے اور خدا ے تعالے بہت اچھا ہے روزی دینے والا سب روزی دینے والوں سے وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ اور بیشک تو اُنکو بلاتا ہے بغیر اپنی غرض کے طرف راہ سیدھی مضبوط کے جو وہ دین اسلام ہے وَاِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ ۝ اور بیشک وہ لوگ جو ایمان نہیں لاتے قیامت پر یعنی قیامت کو آنے والی سچ نہیں جانتے وہ لوگ سیدھی راہ سے پھرے ہوے ہیں وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝ اور اگر بخشش کریں ہم اُن کے لوگوں پر اور اُٹھاویں ہم وہ جو اوپر سختی ہے قحط کی تو بھی لڑتے اور جھگڑتے ہی رہینگے اپنی تکبری میں حیران سرگردان یعنی اگر ہم ان پر سے بلا دور کریں تب بھی یہ ویسے ہی ناشکر رہینگے وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ۝ اور مقرر ہمنے پکڑا اُنکو ساتھ عذاب کے پھر اُنھوں نے عاجزی نہ کی اپنے رب کے آگے اور نہ زاری کی بلکہ ویسے ہی رہے حَتّٰٓى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ۝ یہانتک کہ جب کھولا ہمنے اِن پر دروازہ بڑے عذاب سخت کا تب یہ اُس عذاب میں ناامید اور عاجز بے بس ہونگے وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝ اور وہ خدا ے تعالے وہ ہے جسنے پیدا کیا تمھارے واسطے کان جو سنتے ہو اُس سے اور آنکھیں جو دیکھتے ہو تم اُس سے اور دل تمکو دیا جو سمجھتے ہو ہر چیز کو اُس سے ایسی بڑی نعمتوں کا تھوڑا فکر کرتے ہو وَهُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ اور وہ ہے خدا ے تعالے جسنے تمھین پیدا کرکے پھیلایا زمین میں اور قیامت کے دن اُس خدا ے تعالے کی طرف تم سب قبروں سے اُٹھکر جمع ہوگے واسطے حساب دینے کے وَهُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ اور وہ پروردگار وہ ہے

جو کہ جلاتا ہے یعنی جان دیتا ہے اور مارتا ہے اور اُسکے اختیار مین ہے دن رات کا بدلنا اور اُنکا گھٹانا بڑھانا گرمی جاڑے کا اے پھر نہین سمجھتے اے فکر نہین کرتے کہ ایسے کام خدائے تعالی ہی کرسکتا ہے اور اُسکے بغیر کسی کو قدرت نہین بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ ۝ بلکہ کہتے ہین جیسا کچھ کہ کہا تھا اگلے کافرون نے سو یہ باتین تھین جو اُنھون نے قَالُوْٓا ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝ کہا اے کیا جب مرینگے ہم اور ہوجائینگے ہم خاک اور گلی ہوئی ہڈیان ہماری رہینگی پھر کیا جی اُٹھینگے یعنی کافر کہتے تھے کہ یہ بڑا تعجب ہی کہ جب مرکر خاک اور پرانی گلی ہڈیان ہوجائینگے ہم تو پھر جیوینگے یعنی یہ ہرگز نہین ہونا اور یہ کہتے ہین کافر لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا هٰذَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ مقرر وعدہ دیتے ہین ہمکو اور ہمارے باپ دادا کو بھی یہ وعدہ دیتے تھے پہلے آنے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سے یعنی آگے بھی ہمارے باپ دادا سے اسیطرح کی باتین کرتے تھے اور پیغمبر جو آئے تھے اسیطرح یہ بھی کہتا ہے نہین ہے یہ بات مگر کہانیان ہین اگلے لوگونکی یعنی یہ جو کہتے ہین کچھ ہونا نہین نرا جھوٹ ہے سو اللہ تعالی فرماتا ہے اپنے حبیب کو کہ اے دوست میرے قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ کہ کہ زمین اور اُسکے رہنے والے کسکے ہین یعنی مالک زمین کا اور جو خلقت زمین پر رہتی ہے کون ہے بتاؤ تم اگر جانتے ہو تو سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ جلد کہینگے یعنی بے تامل کہینگے کہ خدائے تعالی ہے مالک تو پھر کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پھر کیون نہین نصیحت مانتے جو وہ فرماتا ہے قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝ کہہ یعنی پوچھ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان مشرکون سے جو کون ہے پیدا کرنے والا سات آسمانون کا اور کون ہے پیدا کرنے والا عرش بڑے کا یعنی ساری پیدائش سے وہ بڑا ہے عرش سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۭ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ جلد کہینگے یہ مشرک کہ یہ صفتین خدائے تعالی کی ہین تو پھر کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پھر کہان سے تم جادو کیے گئے ہو یعنی جبکہ سب ان باتون کا اقرار کرتے ہو کہ خدائے تعالی ایسا ہے تو عقل تمھاری کہان ہے اور دیوانے کیون ہوتے ہو اور کیون اُس خدائے تعالی کے ساتھ شریک کرتے ہو بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ بلکہ وہی ہمنے اُنکو بات سچی اور درست جیسے وعدہ قیامت کا اور یہ کہ خدائے تعالی کا کوئی شریک نہین اور یہ مشرک جھوٹے ہین جو یہ ایسی باتین کہتے ہین بغیر سند اور حجت کے مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ ۭ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۢ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ نہ پکڑی اور نہ اختیار کی کوئی اولاد خدائے تعالی نے اور نہین اُسکے ساتھ کوئی خدا دوسرا اور اگر ہوتے کئی خدا جیسے کہ یہ مشرک کہتے ہین تو تب مقرر لیجاتا ہر خدا اپنے پیدا کیے ہوے کو اور اُسپر قابض ومتصرف ہوتا اور ہر طرح بڑائی چاہتا ایک خدا دوسرے خدا پر لیکن خدائے تعالی پاک ہی ان باتون سے جو یہ مشرک کہتے ہین اور یہ خدائے تعالی پاک ہے سب عیب اور نقصانون سے عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ جاننے والا ہے چھپے اور ظاہر کا مون کا اور بہت بڑا اُن باتون سے جو یہ شریک کرتے ہین اُسکے ساتھ کسی کو اب اپنے دوست محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دل کی خوشی کے واسطے یہ آیت بھیجکر مشرکون پر عذاب آنے کی خبر دے کر فرماتا ہے قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ۝ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دعا مانگ یون کہ اے پروردگار میرے اگر دکھاوے تو مجھے جو اُنکو عذاب کا وعدہ کیا ہی تو نے سو وہ مقرر اُنپر کریگا تو اے پروردگار میرے ست رکھیو مجکو بیچ قوم ظالمون کے جن پر عذاب بھیجے گا یعنی مجھے اُن لوگون مین سے نکال اور خدائے تعالی فرماتا ہی کہ وَاِنَّا عَلٰٓى اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ۝ اور ہم اوپر اُس بات کے جو دکھاوین تجکو وہ جو وعدہ کیا ہے ہمنے ہر طرح قدرت رکھتے ہین یعنی ہمین مقرر قدرت ہے جو مشرکون پر عذاب کرین اور تو دیکھے اے دوست میرے اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ۭ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ۝ اور اے حبیب میرے دور کر اُس چیز سے جو اچھی ہے برائی کو یعنی بری بات کو دور کر اچھی بات سے یعنی اگر کوئی بری بات کہے غصے سے تو اُسکا جواب سہج مین اچھا دے تو وہ شرمندہ ہو اور بری بات چھوڑ دے اور ہم جانتے ہین اُن چیزون کو جو وہ تجھے کہتے ہین یعنی کوئی شاعر کہتا ہے اور کوئی ساحر اور کوئی کاہن ہمین سب خبر ہے وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ۝ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ۝ اور کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے پروردگار میرے پناہ اور امن مانگتا ہون مین تجھ سے اے

رب میرے اس بات سے کہ وہ شیطان میرے سامنے آوین یعنی شیطانون کے پاس آنے سے بھی پناہ مانگتا ہون اب خدائے تعالی فرماتا ہے اپنے دوست کو کہ یہ مشرک مجھے اور تجھے بُرا ہی کہا کرینگے حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ۙ لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ۭ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَاۗىِٕلُهَا ۭ وَمِنْ وَّرَاۗىِٕهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ یہانتک کہ جو آوے ہر ایک کو اُنھون مین سے موت تب کہوکہ اے رب میرے مجکو پھیر لیجاؤ دنیا مین تو شاید کہ مین کرون نیک کام اُسے جو چھوڑے ہین ہمنے اور نہین کیے تو پھر یہ ہونا نہین یعنی دنیا مین دوبارہ آنا نہین اور مقرر یہ بات کہنی اُس کہنے والے کے ڈر سے ہے اور بیفائدہ اور آگے اُن مشرکون کے پردہ ہے گور کا جبتک کہ وہ پھر جی کر اُٹھین قیامت کے دن فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَىِٕذٍ وَّلَا يَتَسَاۗءَلُوْنَ ۝ پھر جسوقت پھونکی جائیگی ترہی یا نر سنگا پھر نہ رہیگا ناتا کہنے کا اُنمین اُسدن اور نہ کوئی کسی کا حال پوچھے گا دوستدار سے کسواسطے کہ ہر ایک اپنے حال مین ایسا گرفتار ہوگا جو اپنے عزیز کی بھی خبر نہ رہیگی فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ پھر جسکا بھاری ہوگا تول مین پلڑا ترازو کا نیک کامون سے پھر وہ لوگ ہین چھٹکارا پائے ہوے عذاب سے وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ۝ اور وہ کوئی جسکا ہلکا ہوگا تول مین پلڑا ترازو کا نیک کامون سے پھر وہ قوم ہین کہ جنھون نے نقصان کیا اپنا اور عمر ناحق کھوئی وہ دوزخ مین ہمیشہ رہینگے تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ۝ جلاتی ہے اور بھونتی ہے اور لپٹ مارتی ہے اُنکے منھ کو آگ اور وہ اُنکے منھ بدشکل اور بدصورت جھلسے ہوے اُس آگ مین ہونگے تب خدائے تعالی فرماویگا اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝ اے کیا نہین آیتین ہمارے قرآنکی جو پڑھتے تھے تمھارے آگے پھر تھے تم اُن آیتون کے جھوٹا جاننے والے یعنی کیا تمھارے آگے قرآن کی آیتین نہ پڑھتے تھے یعنی پڑھتے تھے قرآن تمھارے آگے اور تم جھوٹا سمجھتے تھے اسواسطے تم لائق عذاب کے ہوے تب وہ مشرک قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَاۗلِّيْنَ ۝ کہین گے کہ اے پروردگار ہمارے غالب ہوئی ہمپر کمبختی ہماری جو تیرے قرآن کو اور رسول کو جھوٹا کہا ہمنے اور تھے ہم قوم سیدھی راہ کو بھولے ہوے رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ۝ اے پروردگار ہمارے باہر نکال ہمکو آگ دوزخ کی سے اور دنیا مین پھیج ہمکو تو ہم تیری بندگی کرین اور حکم تیرا بجالاوین پھر اگر دنیا مین جاکر ویسے ہی کام کرین جیسے اب کیے تھے تو پھر ہم مقرر گنہگار ہوونگے پھر قَالَ اخْسَـــُٔوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ۝ فرماویگا خدائے تعالے غصے سے کہ چپ ہو دوزخ کی آگ مین اور بولو نہین مجھ سے جو تم ہرگز یہان سے نکلنے کے نہین اور عذاب بھی کم نہوگا تم پر سے اور اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ بیشک وہ جو تھی ایک قوم میرے بندون سے یعنی غریب اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جیسے کہ حضرت بلال اور عمار رحمت خدائے تعالی کی اُنپر اور اُنسے ہے جو وہ کہتے تھے کہ اے پروردگار ہمارے ہم ایمان لائے ہین اور تجھے ایک بغیر شریک جانتے ہین اور تیرے قرآن اور رسول کو سچا جانتے ہین پھر بخش ہمکو اور رحم کر ہمپر اور تو ہی ہے سب سے اچھا بخشنے والا فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰٓى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ۝ پھر پکڑا تم نے میرے غریب بندون کو ٹھٹھے سے یعنی اُنسے ٹھٹھا اور مزاح شروع کیا اور اُنکو کھجایا یہانتک کہ میری یاد اور میرا ذکر بھولے اور تھے تم اُنکے احوال پر ہنسنے والے یعنی اُن غریبون پر ہنستے تھے اور اپنی بڑائی کرتے تھے اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا اَنَّهُمْ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ ۝ بیشک مین بدلا دیتا ہون آج اُن اپنے غریب بندون کو جیسا کہ اُنھون نے دنیا مین صبر کیا تھا تمھارے دکھون پر بیشک وہ لوگ ہین مقصد اور مراد پانے والے اپنی یعنی جو اُنکی آرزو تھی سو ہمنے دی اُنکو اور کافر جو کہتے تھے کہ ہم دنیا مین ہمیشہ رہینگے سو خدائے تعالے اُنھین اسوقت قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ ۝ فرمائیگا یا فرشتہ اُسکے حکم سے کہیگا جو کتنی مدت رہے تم زمین مین برسون کی گنتی سے یعنی کتنے برس دنیا مین رہے تم قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْـَٔـلِ الْعَاۗدِّيْنَ ۝ کہین گے دیر کی ہمنے یعنی ہے دنیا مین ایک دن یا کچھ دن سے بھی کم پھر پوچھ گنتی والون سے یعنی فرشتے جو شمار کرتے تھے ان سے پوچھ اور ہم تو جانتے ہین ایک دن یا کچھ کم دنیا مین رہے پھر خدائے تعالے قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ فرماویگا نہ رہے تم دنیا مین مگر تھوڑا سا اگر ہو تم جاننے والے یعنی اگر دنیا مین ہزار برس جیوے تب بھی تھوڑا ہے بلکہ ساری عمر دنیا کی آخرت کے حساب سے تھوڑی ہے اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ۝ اے کیا تم سمجھے کمال بےعقلی اپنی سے یہ کہ پیدا کیا ہمنے تمکو ناحق اور نکما جیسے کوئی کھیل کرے اور یہ سمجھے کہ پھر ہماری طرف نہ پھروگے حساب کے لیے قیامت کے دن ایسے تم جو یہ سمجھے ہو کہ خلقت عبث پیدا کی ہے اس سے کچھ حاصل نہین یہ تمھاری سمجھ غلط ہے بلکہ پیدا کرنے مین خلقت کے بھی نہایت حکمتین ہین جو تم نہین جانتے فَتَعٰلَى اللّٰهُ

الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ۝ پھر بہت بلند اور بڑا ہے خدائے تعالیٰ تمہاری سمجھ اور بوجھ سے اور ہے وہ بادشاہی کے لائق جیسا کہ چاہئے جو کوئی نہیں ہے پوجنے اور بندگی کرنے کے لائق وحدہ لاشریک جو پیدا کرنے والا اور مالک ہے عرش بزرگ بہت بڑے کا وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ اور جو کوئی پکارے یعنی یاد کرے اور بندگی کرے ساتھ خدائے تعالیٰ کے دوسرے خدا کو جو نہیں حجت اور دلیل اُس پکارنے والے کو اُس دوسرے خدا کے ثابت کرنے پر پھر سوائے اسکے نہیں یعنی مقرر حساب اُسکے کام کا نزدیک پروردگار کے ہے یعنی جو کام کریگا خدائے تعالیٰ اُسکا حساب لیکر بدلا دیویگا اُس کام کے موافق بیشک چھٹکارا نہ پاوینگے کافر جو خدائے تعالیٰ اور رسول کو نہیں مانتے اور شرک جو خدائے تعالیٰ کے ساتھ شریک مقرر کرتے ہیں بغیر حجت کے وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ اور کہہ اے میرے خاص بندے کہ اے پروردگار میرے بخش مجکو اور مہربانی کر اور تو ہی ہے سب سے بہت اچھا مہربانی کرنے والا اپنے بندوں مسلمانوں پر الحمد للہ رب العالمین

سورۃ النور مدنیۃ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ | وَهِيَ اَرْبَعٌ وَسِتُّوْنَ اٰيَةً

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ یہ سورہ ہے کہ عالم قدس سے نیچے بھیجا ہمنے اُسکو ساتھ وسیلہ جبرئیل کے اور فرض کیا ہمنے اوپر تمھارے وہ حکم کہ بیچ اُسکے ہے اور نیچے بھیجا ہمنے بیچ اُسکے آیتوں روشن کو حدوں احکام کی سے شاید کہ تم نصیحت قبول کرنے والے ہو اور حرام چیزوں سے پرہیز کرو اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۔ عورت اور مرد زنا کرنے والا جو غیر محصن ہووے یعنی عورت خاوند والی نہووے اور مرد جورو نہ رکھتا ہووے پس مارو تم لے حاکمو ہر ایک کو اُن دونوں مین سے سو دُرّے یہ حکم خاص اُن لوگون کو ہے کہ محصنین نہ ہوون اسواسطے کہ حد محصنین کی سنگساری ہے اور شرح طحاوی مین شرطین محصنین کی چھ ہین کہ آزاد ہو اور بالغ اور عاقل اور مومن ہو اور نکاح کیا ہوا ہووے اور جماع بھی کیا ہو اور امام شافعی رحمہ اللہ شرط اسلام کی جائز نہین رکھتے اور غیر محصن کو کہ آزاد ہووے باوجود سو دُرون کے ایک برس جلاوطن کرنے کو فرماتے ہین اور امام مالک و امام احمد رحمہما اللہ نفی بکر مین ساتھ امام شافعی کے متفق ہین اسواسطے کہ حدیث اس مقدمے مین وارد ہوئی ہے مائۃ جلدۃ و تغریب عام اور صاحب کشاف نے فرمایا ہے کہ تغریب عام نزدیک امام اعظمؒ کے ساتھ اسی آیت کے منسوخ ہے وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَاۗىِٕفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور نہ پکڑے تمکو ساتھ اُن دونون زنا کرنے والون کے مہربانی بیچ فرمانبرداری اللہ کی کے یعنی نہ بخشو تم اوپر اُنکے اور حد نہ چھوڑو اور بیچ ضرب کے قصور نہ کرو اگر ہو تم کہ ایمان لائے ہو ساتھ خدا کے اور دن قیامت کے خواہش سعی کی کرتا ہے بیچ حدون اُسکی کے اور چاہیے کہ حاضر ہووین بیچ وقت عذاب کرنے اُن دونون کے یعنی بیچ حالت اقامت حد اُنکی کے ایک گروہ مومنون سے تا شہرت ہووے اور وہ نصیحت مانع ہووے کہ پھر مانند ایسے کامون کے مذکورین ساتھ قول امام مالک اور امام شافعی رحمہما اللہ کے چار شاہد سے کہ حرف شاہد کے چار ہین کم نہووین اور ساتھ قول اور امامون کے ایک آدمی کفایت ہے اور دس بھی کہین ہین اور اسباب نزول اس آیت کے ہین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ مان مہزول کہ ایک صاحبون روایات سے تھا مواجر مین بیٹھکر نقل کرتے تھے کہ جو کوئی اُسکو چاہے مُونث اُنکی کو تمام کفایت کرے ایک مومن نے چاہا کہ ساتھ اُس طمع خام کے روٹی اپنی پختہ کرے قصد نکاح اُسکے کا کیا اللہ تعالےٰ نے اسواسطے کہ مسلمان بدنام نہووین آیت بھیجی کہ اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۡ وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ مرد زنا کرنے والا نکاح نہ کرے مگر عورت زنا کرنے والی کو یا شرک لانے والی کو اسواسطے کہ جنس کو لائق ہے کہ غالب ہے کہ زنا کرنے والا عفت والی سے پرہیز کرنے والا ہو ویگا اور عورت پلید بدکار نکاح مین لاوے مگر مرد ناپاک بدکار کو یا شرک لانے والے کو اسواسطے کہ مناسبت سبب اُلفت کی ہے ۵ ہر کس مناسب کہ گزید گرفت یار ۔ بلبل بباغ رفت و زغن سوے خارزار ۔ تبیان مین لایا ہے کہ یعنی لوگون نے یہود سے یا مشرکون مدینے کے سے اختیار کیا تھا کہ بیچ گھرون مواجر کے بیٹھکر ہر ایک دروازے گھر اپنے کے جھنڈا کھڑا کرتا تھا اور لوگون کو اپنی طرف بلاکر اجرت لیتا تھا ضعیف مہاجرین کے کہ گھر اور کنبہ نہ رکھتے تھے اور تنگدستی سے اوپر اُنکے ایک حال گذرتا تھا ارادہ کیا کہ انکو نکاح مین لاکر کرایہ نفس کا اُنسے لیوین اور اوپر عادت جاہلیت کے معاش کرین حق تعالےٰ نے منع کیا اور فرمایا کہ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور حرام کیا گیا نکاح کرنا ساتھ زانیون کے اوپر مومنون کے اور ایک قول یہ ہے کہ حکم بیچ اول اسلام

کے تھا اور ساتھ آیت وانکحوا الایامی کے منسوخ ہوا وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً اور وہ لوگ کہ تہمت زنا کی کرتے ہین عورتون محصنہ کو اور مرد محصن بھی اسمین داخل ہین اور محصن سے مراد اس جگہ آزادی ہے اور بلوغ اور عقل اور اسلام اور پاکی زنا سے ہے اور وہ لوگ کہ مرد کو یا عورت کو کہ ساتھ ان پانچ صفتون کے موصوف ہووے ساتھ زنا کے گالی دیوین پس نزدیک حاکمون کے ساتھ چار شاہدون کے کہ صاحب عدل ہووین یعنی چار مرد آزاد بالغ مسلمان بلاوین اور ثابت کرنے اُس چیز کے کہ تہمت کرتے ہین ساتھ اُسکے پس مارو تم اُنکو اسّی کوڑے اور بیچ قذف کے کہ بغیر زنا کے ہووے یا ساتھ زنا کے ہووے غیر محصن کو تعزیر ہے نہ حد ہے اور حد قذف کی حد زنا کی سی ہے اور حد شراب کی سے ہلکی ہے اسواسطے کہ حد زنا کی ساتھ قرآن کے ثابت ہوئی ہے جیسے کہ گذری اور ثابت ہوتا حد شراب کا ساتھ قول الصحابون کے ہے رضی اللہ عنہم اور حد قذف کی احتمال اوپر صدق کے رکھتی ہے وَلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۙ اور قبول نہ کرو تم اُن سے کہ قذف کیا ہے اور گواہ نہین لائے اور کوڑے کھائے ہین شاہدی کو بیچ کسی حکم کے ہمیشہ یعنی آخر عمر تک اور کہا ہے جبتک کہ توبہ کرین اور وہ گروہ قذف کرنے والے وہ بدکارین یعنی ساتھ فسق اُنکے کے حکم کیا گیا ہے اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ مگر وہ لوگ کہ توبہ کرین پیچھے اس قذف کے اور پھر قذف نہ کرین اور ساتھ صلاح کے لاوین نیت اپنی کو بیچ ترک کرنے قذف مسلمان کے کہ نام فسق کا اُنسے دور ہووے لیکن رد شہادت کی بیچ مذہب امام اعظم رح اور امام مالک رح کے ہمیشہ ہووے اور نزدیک امام شافعی رح اور امام احمد رح کے رد شہادت اور فسق دونون باطل ہووین پس تحقیق کہ اللہ بخشنے والا گناہ بندون کا بڑے مہربان اوپر گروہ توبہ کرنے والون کے لائے ہین کہ بعد اُترنے اس آیت کے عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ شاید کوئی مرد ہم مین سے کسی بیگانے کو ساتھ عورت اپنی کے دیکھے اگر ساتھ بلانے شاہدون کے مشغول ہووے جمع ہونے شاہدون تک وہ حاجت اپنی سے فارغ ہو چلا گیا ہووے اور اگر بے شاہد بات کہے اسّی کوڑے مارتے ہین اور گناہ فسق کا اور رد شہادت ثابت ہووے کیا کرے حضرت رسالت پناہ نے فرمایا کہ خدا نے یہی حکم بھیجا ہے عاصم باہر آیا عویمر بیٹا اُسکے چچا کا ساتھ اُسکے ملا اور کہا لے عاصم شریک بن سحما کو اوپر پیٹ جورو اپنی کے کہ خولہ نام ہے دیکھا ہمنے عاصم نے کہا او یا گرفتار ہوا مین ساتھ اُس چیز کے کہ اندیشہ کرتا تھا مین پس پھرا اور صورت حال کی سید عالم سے عرض کی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خولہ کو بلایا اور اس سے پوچھا تو انکار کیا اور آیت لعان کی اتری کہ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ اور وہ لوگ کہ تہمت زنا کی کرتے ہین جوروون اپنی کو اور نہووین اُنکو گواہ مگر نفس اُنکے پس واجب ہے گواہی دینی ایک کی اُنمین سے چار گواہی ساتھ قسم خدا کی کہ مضمون یہ کہ تحقیق وہ یعنی خاوند البتہ سچون سے ہے بیچ نسبت کرنے زنا کے ساتھ اُس عورت کے اور جو گواہی مضبوط ساتھ قسم کے ہے بجاے شاہد کے ہے وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ اور گواہی پانچوین وہ کہ لعنت اللہ کی اوپر اُسکے اگر ہووے جھوٹ بولنے والون سے بیچ اس تہمت زنا کے لعان مرد سے اسطرح ہے کہ چار بار کہے کہ گواہی دیتا ہون ساتھ قسم اللہ کے کہ مین سچ بولنے والون سے ہون بیچ اُس چیز کے کہ تہمت کی مین نے خاص اُس عورت کو ساتھ اسکے اور ہر بار اشارہ طرف عورت کے کرے اور پانچوین بار کہے کہ لعنت اللہ کی اوپر میرے اگر ہون مین جھوٹ بولنے والون سے بیچ اُس چیز کے کہ تہمت کی مین نے خاص اُس عورت کو اور ہر بار اشارہ طرف عورت کے کرے اور حکم اس لعان کا وہ ہے کہ حد قذف کی مرد سے دور ہووے اور درمیان مرد اور عورت کے فرق کرین فرقہ طلاق کا ساتھ قول امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے اور فرقہ فسخ کا ساتھ قول امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اور حد زنا کی اوپر عورت کے ثابت ہوتی ہے ساتھ قول شافعی رح کے اگر انکار کرے لعان سے اور بیچ مذہب امام اعظم رحمہ اللہ کے اُسکو قید کرین وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ اور دور کرے اور باز رکھے اُس عورت سے قید کو یا حد کو وہ کہ گواہی دیوے چار گواہیان ساتھ اللہ کے اس مضمون سے کہ تحقیق وہ یعنی خاوند میرا البتہ جھوٹ بولنے والون سے ہے بیچ اُس چیز کے کہ ڈالا مجکو ساتھ اُسکے وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ اور شاہدی پانچوین وہ کہ غصہ اللہ کا اوپر اُس عورت کے اگر ہووے مرد بیچ بولنے والون سے بیچ تہمت اُٹھانے کے لعان عورت کا وہ ہے کہ چار بار کہے گواہی دیتی ہون مین قسم اللہ کی کہ یہ مرد جھوٹ بولنے والا ہے بیچ اُس چیز کے کہ ساتھ میرے تہمت کرتا ہے اور پانچوین بار کہے خشم یعنی غصہ اللہ کا اوپر میرے اگر بیچ بولنے والا ہووے یہ مرد بیچ تہمت زنا کے اور ہر بار اشارہ طرف مرد کے کرے آور موضح مین لایا ہے کہ آنحضرت نے پیچھے ادا کرنے نماز دیگر کے عویمر اور خولہ کو بلایا اور ساتھ اس طرح کے کہ مذکور ہوا مرد و عورت نے گواہی دی اور نزدیک ذکر لعنت اور غضب کے پیغمبر صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے اور قوم نے آمین کہا اور ایک جماعت نے مفسرون کی بجاے عویمر کے ہلال بن امیہ کو ذکر کیا ہے وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ اور اگر نہ فضل خدا کا ہوتا اور تمھارے اور بخشائش اُسکی اور تحقیق اللہ قبول کرنے والا توبہ کا ہے حکم کرنے والا بیچ حدون کے اور احکام شریعت کے البتہ تمکو نصیحت کرتا اور جھوٹ بولنے والے کو ساتھ عذاب بڑے کے گرفتار کرتا اور کہتے ہین اگر نہ فضل اُسکا اور رحمت اُسکی ہوتی ساتھ تاخیر عذاب کے تم ہلاک ہوتے یا اگر نہ فضل فرماتا ساتھ اقامت زجر اور نہی کے نواحش سے البتہ نسل منقطع ہوتی اور آدمی ایک دوسرے کو ہلاک کرتے یا اگر نہ خدا بخشتا اوپر تمھارے توبہ قبول کرنے سے بیچ جنگل ناامیدی کے سرگردان ہوتے تم پس تمکو ساتھ مدد رفیق توبہ کے اوپر منزل امید کے پونہچایا ؎ گر توبہ مددگار گنہگار نبودی ۔ واور ابسر حد کرم راہ نبودی ۔ در توبہ بنمودی کہ در فیض کشودی ۔ زنگ غم از آئینۂ عاصی کہ زدودی ۔ پیچھے ان آیتون کے قصہ بہتان اور پاک ہونے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ہے اور وہ حکایت دور دراز ہے اسواسطے مجمل مذکور اسکا یہ ہے کہ پانچوین برس مین ہجرت سے غزوۂ مریسیع کا اتفاق پڑا صدیقہؓ بیچ اُس سفر کے ساتھ تھین ایک دن واسطے کسی حاجت کے گئی تھین اور منزل سے دور رہین خادمون ہودج کے کو خبر جانے اُنکے کی نہ تھی اُنھون نے کوچ کیا اور عائشہ رضی اللہ عنہا وہان سے پھر آئین دیکھا منزل خالی پائی اُس جگہ توقف کیا توصفوان بن معطل کہ ساتھ حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے سارے لشکر کے آتا تھا پونہچا اور صدیقہ اوپر اونٹ اُسکے کے سوار ہوکر بیچ لشکر ہمایون کے آئین اور ابن اُبی نے اُنکو اوپر اونٹ صفوان کے دیکھکر وہ بات کہ لائق حرم محترم سید عالم کے نہووے اوپر زبان خیانت نشان کے جاری کی اور جسوقت مدینے مین پونہچین یہ خبر جناب آنحضرتؐ مین عرض ہوئی اور عائشہ رضی اللہ عنہا بیمار ہوئی تھین اور خبر اس بات کی نہ رکھتی تھین لیکن آنحضرتؐ کو خفا پاتی تھین اجازت لیکر گھر مین آئین اور اُس جگہ اس بات کی اطلاع پائی بیماری زیادہ ہوئی اور رات دن رونے کا شغل تھا اور کہتی تھین ؎ چشم زگریہ بر سر آبست روز و شب ۔ جانم زنالہ در تپ و تابست روز و شب ۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ جستجو احوال عائشہ رضہ کے توجہ کرکر عورتون مومنون سے اور صحابون سے پرسش کرتے تھے اور سب ساتھ پاک دامنی اُنکی کے اقامت شہادت کی کرتے تھے ایک دن آنحضرت صلعم بیچ گھر عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے آئے اور عائشہؓ کو روتے دیکھا فرمایا کہ اے عائشہؓ اگر گناہ کیا ہے تو نے توطرف اللہ کے توبہ کرا اور بخشش مانگ عائشہ رضہ نے ماں باپ اپنے سے چاہا کہ آنحضرتؐ کا جواب دیوین اُنھون نے جواب نہ دیا اور صدیقہؓ نے نہایت دہشت سے فرمایا کہ دشمنون نے کچھ چیز ڈالی ہے اور جو کچھ کہ مین کہتی ہون کوئی باور نہین رکھتا پس مین وہی کہتی ہون کہ یوسفؑ کے باپ نے کہا فصبر جمیل واللہ المستعان علی ما تصفون ۔ نزدیک اُس حال کے اثر وحی کا اوپر آنحضرتؐ کے ظاہر ہوا اور آیتین پاک رہنے عائشہؓ کے نازل ہوئین کہ اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ۔ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ۔ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۔ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۔ وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۔ تحقیق وہ لوگ کہ لائے جھوٹ بڑے کو بیچ عائشہؓ کے ایک گروہ ہین تم مین سے اور وہ پانچ تھے عبداللہ بن ابی اور زید بن رفاعہ اور حسان بیٹا ثابت شاعر کا اور مسطح بن اثاثہ بیٹا صدیق کی خالہ کا اور حمنت بیٹی جحش کی بہن ام المومنین زینب رضی اللہ عنہا کی نہ جانو تم اُس جھوٹ کو کہ بُرا ہے واسطے تمھارے خطاب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور عائشہؓ اور صفوان فرماتے ہین کہ اُس جھوٹ کو ساتھ نسبت اپنی کے بُرا نہ جانو تم بلکہ وہ بہتر ہے خاص تمکو اسواسطے کہ ثواب بڑا پایا تمنے اور بیچ پاک رہنے کے آیتین اُترین اور بزرگی اور تعظیم شان تمھاری کی اوپر سب کے ظاہر ہوئی اور وعدہ تمام بیچ مقدمے جھوٹ بولنے والون کے واقع ہوا خاص ہر ایک کو جھوٹ کہنے والون سے جزا اُس چیز کی ہے کہ کسب کیا گناہ سے اُسقدر کہ فکر کیا اسواسطے کہ بعضے ہنستے تھے اور بعضون نے باتین فاحشہ کہی تھین اور بعضے چپ رہے تھے اور منع نہ کیا اور اُس کسی نے کہ بڑا بڑی اُس بات کو اور بدتر اُسکے کو اُس جماعت مین سے مراد ابن ابی لغتہ اللہ ہے خاص اُسکو ہی عذاب بڑا بیچ آخرت کے یا بیچ دنیا کے کہ یہ حد قذف کی کھائی اور رسوا ہوا اور کہتے ہین حسان تھا کہ آخر عمر مین اندھا ہوا یا مسطح کہ ہاتھ اُسکے شل ہوے لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا وَّقَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ۔ کیون نہ اُسوقت کہ سنا تم نے اس بات کو گمان لیجاتے مرد اور عورتین مومن ساتھ ہم دینون اپنے کے نیکی کو جیسے اوپر ذاتون اپنی کے گمان لیجاوین اسواسطے کہ ایمان چاہنے والا گمان نیک کا ہے ساتھ اہل ایمان کے یعنی چاہیے تھا کہ مومن بعد سننے اس جھوٹ کے گمان نیک لیجاتے ساتھ عائشہؓ اور صفوان کے اور کہتے جیسے کہ ایک آدمی یقین کرنے والا کا اوپر حال کے خبردار ہووے کہے کہ یہ بات جھوٹ روشن ہی اور اللہ تعالی جو دون پیغمبرون کی کو نگاہ رکھتا ہے مانند اس حال کے سے واسطے تعظیم اور بزرگی اُنکی کے لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۔

کیون نہ لائے اور پر اس بات کے چار شاہد کہ گواہی دیوین اُس چیز کی کہ قذف کرتے ہین ساتھہ اُسکے پس اب کہ نہ لائے شاہد چار پس وہ گروہ نزدیک اللہ کے یعنے بیچ حکم اُسکے کے وہ جھوٹ بولنے والے ہین ظاہر مین اور باطن مین اسواسطے کہ اگر گواہ لاتے بیچ ظاہر حکم کے کاذب نہوتے لیکن باطن مین جھوٹے ہوتے کہ یہ صورت اوپر جورُوون پیغمبرون کے منع کی گئی ہے اور جب شاہد نہ لائے ظاہر مین بھی جھوٹے ہوئے وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ اگر نہ زیادتی کرم اللہ کی ہوتی اوپر تمھارے اور مہربانی اُسکی بیچ دنیا کے ساتھہ توفیق توبہ کے اور بیچ آخرت کے ساتھہ بخشنے کے البتہ پونہچاتا تمکو بیچ اُس چیز کے کہ آئے تم بیچ اُسکے جھوٹ سے اوپر صدیقہ رضی اللہ عنہا کے عذاب بڑا کہ حد قذف کی اور ملامت لوگون کے روبرو اُس عذاب کے حقیر ہوتی اور تمکو وہ عذاب پونہچتا اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ اُسوقت کہ لیتے تھے تم اُس بات کو ساتھہ زبانون اپنی کے کہ بعضا بعضے سے پوچھتا تھا اور کہتے تھے تم ساتھہ منھون اپنے کے وہ چیز کہ نتھا تمکو ساتھہ اُسکے کچھہ علم یعنی بات از روے جہل کے کہتے تھے اور جانتے تھے تم اُس چیز کو کہ کہی ہے تم نے سہل اور آسان اور حالانکہ وہ بات نزدیک اللہ کے بڑی ہے اور عذاب بہت اوپر اُسکے ملنے والا اسواسطے کہ تہمت لگانا عار ہی ساتھہ اہل بیت نبوت کے اور جھٹلانا قرآن کا اور سب کے منصب رسالت کے اَحقاف مین مذکور ہے کہ ماں ایوب کی جورو ایوب انصاری کی نے رضی اللہ عنہما ساتھہ اُسکے کہا کہ سُنا تو نے اس بات کو کہ لوگ بیچ مقدمۂ عائشہ کے کہتے ہین ابو ایوب نے فرمایا کہ سُنا ہے مین نے اور وہ جھوٹ ہے اسواسطے کہ تو ساتھہ نسبت میرے کے یہ کام روا رکھتی ہی ام ایوب نے کہا نہین قسم اللہ کی ابو ایوب نے کہا کہ عائشہ بہتر تیرے سے ہی پس ساتھہ نسبت پیغمبر کے کب یہ عمل روا ہووے یہ بہتان بڑا ہے حق تعالی نے فرمایا کہ وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ اور کیون نہ جسوقت سُنا تمنے کہا تمنے یعنی جب یہ بات سنی تمنے کیون نہ کہا تم نے مانند ایوب کے کہ نہین لائق ہے ہمکو یہ بات کہ کہین ہم ساتھہ اُسکے پاک ہے اللہ تہمت اس سے کہ بیچ حرم محترم پیغمبر اُسکے کے بُرائی اور زبونی اسکے کرنا یہ تہمت ہی بڑی جوڑی ہوئی منافقون کی يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ نصیحت کرتا ہی تمکو اللہ اس سے کہ پھر پھیو تم واسطے مانند ایسی بات کے ہمیشہ تک یعنی جبتک کہ جیتے رہو تم اگر ہو تم ایمان لانے والے اسواسطے کہ ایمان منع کرنے والا ہے طعنے مسلمانون کے سے خصوصًا بیچ مقدمۂ مومنون کے وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ اور بیان کرتا ہے اور روشن کرتا ہے اللہ واسطے تمھارے آیتین کہ دلالت رکھین اوپر نیکیون آداب کے تو نصیحت پکڑو تم اور راہ ادب کی سے نہ پھیو تم اور اللہ جاننے والا ہے ساتھہ پاکدامنی عائشہ رضہ کے حکم کرنے والا ہے ساتھہ بیزاری ذمے اُسکے کے عیب اور عار سے ۵ تا گریبان دامنش پاک ست از لوث خطا ۵ و ز مذمت عیب جو آلودہ از سر تا بپا ۵ اور یہ بیت خوب کہا ہے کسی نے ۵ کرا رسد کہ کند عیب دامن پاکت ۵ کہ ہمچو قطرہ کہ بر برگ گل چکد پاکے ۵ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ تحقیق وہ لوگ کہ دوست رکھتے ہین یہ کہ ظاہر ہووے بدنامی یعنی نسبت فاحشہ بیچ حق اُن لوگون کے کہ ایمان لائے ہین اور چاہین کہ اُنکو طعن کرین خاص اُنکو ہے عذاب دکھہ دینے والا بیچ دنیا کے ساتھہ حد قذف کے اور بدنامی کے اور بیچ آخرت کے ساتھہ آگ کے اور اللہ جانتا ہے برائی اُس چیز کی کہ تہمت کی ہے تمنے بیچ اُسکے اور تم اُسکو نہین جانتے ہو وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ اور اگر نہ فضل خدا کا ہوتا ساتھہ بردباری کے اوپر تمھارے اور بخشایش اُسکی ساتھہ مہربانی کے اور تحقیق اللہ مہربان ہے برات ذمۂ مقذوف کو ظاہر کرے ساتھہ توبہ کے گناہ قذف کے سے درگذرے البتہ عذاب تمام ساتھہ تمھارے اُترتا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم پیروی نہ کرو قدمون شیطان کی یعنی راہون اُسکی کی ساتھہ گناہون کے یا وسواسون اُسکے کے بیچ قذف عائشہ کے اور جو کوئی پیروی کرے قدمون شیطان کی اور نشانیون اُسکی کی متابعت کرے پس تحقیق کہ شیطان حکم کرتا ہے اُسکو ساتھہ اُس کام کے کہ بُرا ہے بیچ عقل کے اور ساتھہ اُس عمل کے کہ ناپسند ہے بیچ حکم شریعت کے وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اور اگر نہ کرم اللہ کا ہوتا اوپر تمھارے ساتھہ توفیق توبہ کے یا مقرر کرنے حد کے کہ کفارت گناہ کی ہے اور بخشش اسکی ساتھہ پاک کرنے گناہ تمھارے کے پاک نہوتی متے کسی ایک کی آخر عمر تک عیب جوئی اور بدگوئی ولیکن اللہ پاک کرتا ہے ساتھہ قبول توبہ کے اُس کسی کو کہ چاہتا ہے اور

ع ۲

سننے والا ہے ساتھ گفتگو لوگون کے جاننے والا ہے ساتھ نیتون اُنکی کے کہتے ہین صدیق رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی تھی کہ نفقہ نہ کرے اور نیکی ہرگز نہ کرے ساتھ خالہ زادے اپنے کے کہ مسطح تھا اور اس بہتان مین ایک وہ بھی داخل تھا اللہ تعالے نے آیت بھیجی کہ وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا ۗ أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۔ چاہیے کہ سوگند نہ کھاوین صاحب فضل کے اور قدرت کے بیچ مال کے مراد ابوبکر صدیق ہے رضی اللہ عنہ حق تعالے نے فرمایا کہ ایسا چاہیے کہ ایسے آدمی قسم نہ کھاوین اوپر اس بات کے کہ نہ دیوین نفقہ ناتے دارون کو اور فقیر محتاجون کو اور وطن چھوڑنے والون کو بیچ راہ اللہ کی کے اور مسطح ناتے دار بھی ہے اور فقیر بھی ہے اور ہجرت کرنے والا بھی ہے اور چاہیے کہ بخشین گناہ کو بھی کہ اُن سے ہوا ہے اور چاہیے کہ معاف کرین اور روگردانی کرین تقصیرون اُسکی سے آیا دوست نہین رکھتے ہو تم یہ کہ بخشے اللہ واسطے تمھارے پس تم بھی اورون کے گناہ بخشو اور اللہ بخشنے والا ہے ساتھ کمال قدرت انتقام کے مہربان ہے اوپر گناہگارون کے اور گناہون تمھارے کے بھی پیدا کیے گئے ساتھ خلقون اُسکی کے ہو تم علماؤن نے اس آیت سے دلیل اوپر بزرگی صدیق رضی اللہ عنہ کے کی ہے اور حکیم ثنائی قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ ؎ بود چندان کرامت و فضائش ۔ کہ او بود بفضل خواند ذو الفضائش ۔ صورت و سیرتش ہمہ جان بود ۔ زان زچشم عوام پنہان بود ۔ روز و شب سال و ماہ در ہمہ کار ۔ ثانی اثنین اذ ہما فی الغار ۔ إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۔ تحقیق جو لوگ کہ تہمت زنا کی کرتے ہین عورتون محصنہ کو کہ بیخبر ہین زنا سے ایمان لانے والیان ہین ساتھ خدا اور رسول کے مراد جورو ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہین اور وسیط مین کہتا ہے کہ خاص عائشہ مراد ہے اور بعضون نے بیچ مہاجرون کے کہا ہے اور بعضے حق عام مین کہتے ہین اور اوپر ہر تقدیر کے وہ لوگ کہ قذف ایسی جماعت کا کرتے ہین دور کیے گئے ہین بیچ دنیا کے نام نیک سے اور بیچ آخرت کے رحمت سے یعنی بیچ دنیا کے ملعون اور مردود ہین اور بیچ آخرت کے بغض کیے گئے اور واسطے اُنکے ہے عذاب بڑا بسبب گناہ بڑے کے اور وہ عذاب اُنکو ہووے يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۔ جس دن کہ شاہدی دیوینگی اوپر اُنکے زبانین اُنکی ساتھ تہمت اور بہتان کے یعنی ساتھ زبان اپنی کے اقرار کرینگے اور گواہی دیوینگے ہاتھ اُنکے اور پاؤن اُنکے ساتھ اُس چیز کے کہ عمل کرتے تھے گناہون سے يَوْمَئِذٍ يُوَفِّيهِمُ اللَّهُ دِينَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ ۔ اُسدن تمام دیویگا اللہ اُسکو بدلہ انکا لائق اُنکے اور جانینگے بیچ اُسدن کے کہ تحقیق اللہ وہی ثابت ہے ساتھ ذات اپنی کے ظاہر ہی ساتھ اُلوہیت اور قدرت کے اوپر عذاب اور ثواب کے الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ ۖ وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ ۔ ناپاک عورتین ناپاک باتین واسطے ناپاک مردون کے ہین یعنی اُن سے ظاہر ہووین اور ساتھ اُسکے بولنے والے ہووین اور ناپاک مرد واسطے ناپاک عورتون کے ہین اسواسطے کہ دل اُنکے چاہنے والے ہین بسبب ناپاکی کے اور پاک باتین اور پاک عورتین واسطے پاک مردون کے ہین اور پاک مرد پاک باتین واسطے پاک عورتون کے ہین موافق اس حدیث کے کہ کل اناء یترشح بما فیہ مصرع از کوزہ ہمان برون تراود کہ دروست ۔ اور کہا ہے کہ عورتین ناپاک واسطے مردون ناپاک کے ہین اور مرد ناپاک رغبت کرنے والے اُنکے اور عورتین پاک واسطے مردون پاک کے ہین اور مرد پاک واسطے اُنکے حاصل کلام یہ کہ بیچ حرم محترم آنحضرت کے کہ پاکیزہ ترسارے عالم کی ہین محرم پاکیزہ مانند عائشہ رضی اللہ عنہا کے سزاوار ہے کہ ہمجنسی سبب الفت اور صحبت کے ہے اور اس طرف اشارہ ہے مثنوی معنوی مین مثنوی ؎ ذرہ ذرہ کاندرین ارض و سماست ۔ جنس خود را ہمچو کاہ کہربا ست ۔ ناریان مر ناریان را جاذب اند ۔ نوریان مر نوریان را طالب اند ۔ اہل باطل باطلان را می کشند ۔ اہل حق از اہل حق ہم سرخوشند ۔ طیبات آمد ز بہر طیبین ۔ للخبیثات الخبیثون ست یقین ۔ ذکر بزرگی اور خصومت حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیچ رسالہ مرآت الصفا کے مذکور ہوا ہے اس واسطے اس جگہ اوپر ترجمہ آیات کے گھٹایا ہے

ع ۴ أُولَٰئِكَ مُبَرَّءُونَ مِمَّا يَقُولُونَ ۖ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۔ وہ لوگ کہ پاک کیے گئے ہین اور بیزار ہین اُس چیز سے کہ کہتے ہین تہمت والے منصب رسالت کا اُس سے بلند زیادہ ہے کہ دامن عصمت زوجہ طاہرہ اُسکی کا ساتھ پلیدی ایسے شبہ کے آلودہ ہووے اور صفوان ایک مرد پاکیزہ اور اولیا صحابہ سے اُسکو بھی یہ تہمت نہ کر سکے واسطے اُنکے بخشش ہے اللہ سے اور وہ روزی ہمیشگی کی اور نیک یعنی بے رنج اور بہت مراد نعمتین بہشت کی ہین

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّىٰ تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَىٰ أَهْلِهَا ۔ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم ساتھ خدا اور رسول کے اندر نہ آؤ تم اور کسی کے گھر مین سوائے اپنے گھرون کے کہ بیچ اُسکے رہتے ہو تم یعنی بیگانے کے گھرون مین نہ آؤ تم جبتک دیکھو تم اور حکم مانگو تم اور سلام علیک کرو

اوپر رہنے والون گھر کے اور بیچ روایت کے آیا ہے کہ کہو تم السلام علیک ادخلہا امام ثعلبی نے فرمایا ہے کہ ایک عورت انصاری نے بیچ جناب نبوت مآب کے عرض کی کہ ہم بیچ گھرون اپنے کے اوپر اُس صفت کے ہوتے ہین کہ چاہتے ہین کوئی ہمکو اوپر اُس حال کے نہ دیکھے اور یکایک کوئی لوگون ہمارے سے چلا آتا ہے گھر مین اور ہمکو اوپر اُس وجہ کے کہ نہ چاہیے دیکھتا ہے اللہ تعالی نے یہ آیت بھیجی اور حکم ہوا کہ بیچ گھر ناتے دارون اپنے کے بے خبر کیے نہ آؤ تم ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝ وہ اذن لینا اور خبر کرنی واسطے تمھارے بہتر ہے اُس سے کہ بے حکم آؤ تم اور کہا ہے جو کوئی اوپر عیال اپنی کے آوے چاہیے کہ بول کر یا پاؤن کی آواز کر کے یا کھنکار کے خبر کرے تو اس گھر والے ساتھ ستر عورات کے اور دفع کمر وہات کے پیشگی کرین اور یہ حکم کیا ہمنے شاید کہ تم نصیحت پکڑو فَإِن لَّمْ تَجِدُوا فِيهَا أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوهَا حَتَّىٰ يُؤْذَنَ لَكُمْ ۖ وَإِن قِيلَ لَكُمُ ارْجِعُوا فَارْجِعُوا ۖ هُوَ أَزْكَىٰ لَكُمْ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ۝ پس اگر نہ پاؤ تم بیچ گھرون کے کسی کو کہ حکم مانگو اُس سے پس نہ داخل ہو تم اُس گھر مین جبتک کہ حکم دیا جاویگا تمکو یعنی کوئی پیدا ہووے اور اجازت دیوے تمکو ہو اسطے کہ داخل ہونا خالی گھر مین بے حکم کسی کے جگہ تہمت چوری کی ہے اور اگر کہا جاوے تمکو بعد حکم مانگنے کے کہ پھر جاؤ تم پس پھر جایا کرو تم بے توقف اور زاری اور منت نہ کرو تم اور اوپر دروازے گھر کے نہ بیٹھو تم کہ وہ ضرر گھر والے کا ہے یہ پھر جانا پاکتری واسطے تمھارے ہے اور اللہ ساتھ جس چیز کے کہ عمل کرتے ہو تم جاننے والا ہی ساتھ اُسکے جزا دیویگا بعد اُترنے اس آیت کے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ شام اور عراق کی راہ مین سوداگرون کو اتفاق ہوتا ہی کہ بیچ خان اور رباط کے بچھونا اقامت کا بچھاتے ہین اور جو کوئی بیچ اُس جگہ کے رہنے والا نہین کس سے اجازت اور حکم مانگین یہ آیت آئی کہ لَّيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ ۝ نہین ہے اوپر تمھارے کچھ گناہ اُس بات سے کہ آؤ تم بے حکم بیچ گھرون غیر اقامت کے یعنی اُسمین کوئی نہ رہتا ہو بلکہ آتا ہو اور جاتا ہو جیسے کاروان سرا اور رباط بیچ اُن گھرون غیر اقامت کے فائدہ مندی ہو اور نفع ہے واسطے تمھارے سردی سے اور گرمی سے ساتھ اُسکے پناہ پکڑتے ہو تم اور اسباب اور جانور تمھارے بیچ اُسکے محفوظ رہتے ہین اور اللہ جانتا ہے جو چیز کہ تم ظاہر کرتے ہو حکم مانگنے سے اور جو چیز کہ چاہتے ہو تم نیت داخل ہونے گھر کے سے ساتھ فساد کے قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واسطے مسلمانون کے کہ بند کرین آنکھین اپنی دیکھنے مرد نامحرم کے سے کہ نظر سبب فتنے کا ہے اور ذخیرۃ الملوک مین لایا ہے کہ جلد دوڑنے والا پیک شیطان کا بیچ وجود انسان کے نظر اور آنکھ ہے اسواسطے اور جو اس بیچ جگہ اپنی کے بے حرکت ہین جبتک کوئی چیز ساتھ اُنکے نہ پہونچے ساتھ پانے اُسکے کے مشغول نہو سکین لیکن دیدہ ایک حواس ہے کہ دور اور نزدیک سے بلا اور گناہ کا شکار کرتا ہے ؎ این ہمہ آفت کہ بہ تن میرسد ٭ از نظر تو بہ شکن میرسد ٭ دیدہ فرو پوش چو در در صدف ٭ تا نشوی تیر بلا را ہدف ٭ اور نفحات مین شبلی قدس اللہ سرہ سے نقل کرتا ہے کہ کہہ تو بند کرین دیدۂ سر کو حرام چیزون سے اور دیدۂ دل کو ماسوا اللہ سے وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ۚ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ ۝ اور نگاہ رکھین شرمگاہون اپنی کو حرام سے وہ ڈھانکنا آنکھون کا اور نگاہ رکھنا شرمگاہ کا پاکتر اور فائدہ مند زیادہ ہے واسطے اُنکے بیچ دنیا اور آخرت کے تحقیق اللہ خبردار ہے ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہین آدمی نظر سے ساتھ حلال اور حرام کے وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ۖ اور کہہ تو اے محمد واسطے مسلمان عورتون کے کہ بند کرین آنکھین اپنی دیکھنے مردون نامحرم کے سے اور نگاہ رکھین شرمگاہین اپنی زنا سے اور ظاہر نہ کرین آرائش اپنی گہنے اور رنگون اور سوا اُنکے سے مگر جو چیز کہ ظاہر ہووے یعنی ہاتھ اور مُنہ اُس آرائش سے بیچ وقت کام کرنے کے جیسے انگوٹھی اور کنارہ کپڑے کا اور سرمہ آنکھون کا اور مہندی ہاتھ کی اور کہا ہے مراد زینت سے جگہ اُس زینت کی ہے وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ ۖ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ اور چاہیے کہ نیچے چھوڑین اوڑھنیون اپنی کو اوپر گریبانون اپنے کے یعنی گردن اپنی ساتھ اوڑھنی کے ڈھانکین تو بال اور لوکان کی اور گردن اور سینہ اُن کا ڈھکا رہے اور ظاہر نہ کرین آرائش اپنی کو جیسے سر اور مونڈھا اور سینہ اور پنڈلی مگر واسطے خاوندون اپنے کے کہ آرائش واسطے اُنکے ہے یا واسطے باپون اپنے کے اور دادا بھی حکم باپ کا رکھتا ہے یا واسطے باپون خاوندون اپنے کے اور پوتے بھی اس حکم مین داخل ہین یا واسطے بیٹون خاوندون اپنے کے کہ وہ بھی بجاے بیٹے کے ہین خاص عورت کو یا واسطے بھائیون اپنے کے یا واسطے بیٹون بھائیون اپنے کے کہ حکم بھائی کا رکھتے ہین یا واسطے بیٹون بہنون اپنی کے اور یہ ایک جماعت ہین کہ نکاح عورت کا ساتھ اُن کے درست نہین اور یہی حکم ماتے دارون دائی دودھ پلانے والی کا ہے اور ذکر چچا اور

خالو کا نہ کیا اسواسطے کہ وہ بیچ حکم بھائیون کے ہین اور انوار مین فرمایا ہے کہ احوط وہ ہی اعضاے زینت کے ساتھ چچا اور خالو کے نہ دکھلاوین شاید کہ وہ نزدیک اپنے بیٹون کے تعریف کرین اور سبب فتنے کا ہووے اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ یا واسطے عورتون اہل دین اپنے کے یعنی مومنات کو آرائش اپنی دکھلاوین اور تبیان مین لایا ہے کہ عورتین یہودیہ و نصرانیہ اور مجوسیہ اور بت پرست یعنی کافرہ حکم مرد بیگانے کا رکھتی ہین اور مسلمان عورت کو ظاہر کرنا آرائش پوشیدہ کا واسطے اُنکے روا نہین اسواسطے کہ حکم دین کے نے درمیان اہل اسلام اور اہل کفر کے رسم آشنائی کی دور کی ہی اور پاک عورتون کو فاسقہ عورتون سے پرہیز کرنا چاہیے اور بعضے اوپر اُسکے ہین کہ مراد سب عورتین ہین کہ اُنسے پرہیز نہ چاہیے کرنا یا واسطے اُس چیز کے کہ مالک ہوئے ہین اُسکے یعنی پرہیز کرین عورتین اُنھون سے کہ ملک اُنکے ہووین لونڈیون سے خواہ مومنہ ہووین خواہ کافرہ ہووین اور باوجود یکہ وہ بھی عورتون مین داخل ہین اس جگہ ذکر کیا تو معلوم ہووے کہ امت غیر مسلمہ سے پرہیز لازم نہین ہے اور ایک قول یہ ہی کہ اگر غلام صالح ہووے دیکھنا اُسکا طرف عورت کے کہ مالک اُسکی ہے چاہنے والا نہین اور احناف مین لایا ہے کہ ابن المسیب رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ مغرور نکرے تم کو لفظ وما ملکت ایمانہن کا کہ وہ بیچ مقدمہ اماء کے ہے نہ عبید کے اور غلام عورت کا حکم مرد بیگانہ کا رکھتا ہے اور جائز نہین دیکھنا اُسکا طرف بی بی کے اور نہ طرف اعضاء آرائش اُسکی کے اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ یا واسطے تابعداری کرنے والون کے سواے صاحب حاجت عورت کے مردون سے یعنی وہ لوگ کہ واسطے طلب کھانے کے گھر مین آتے ہین اور ساتھ عورتون کے کچھ حاجت نہین رکھتے یعنی دغدغہ شہوت کا نہین ہے اُنکو جیسے بوڑھا اور نامرد وہ کہ مطلق جماع سے خبر نہین رکھتے اور ہمت اُنکی سواے کھانے کے نہین ہے اور اکثر ائمہ حنفی اوپر اُسکے ہین کہ خوجہ اور ہیجڑہ اور زنانہ بیچ حرمت نظر کے حکم بیگانے مرد کا رکھتے ہین اسواسطے کہ اُنکو آرزو جماع کی ہے لیکن قوت اُسکی نہین رکھتے اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ۭ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ یا لڑکی ایسی لڑکی کہ خبردار نہین ہوئی اوپر شرمگاہ عورتون کے یعنی تمیز نہین رکھتی اور حال جماع کے سے بیخبر ہی یا بالغ نہین ہوئی اور اوپر حد شہوت کے نہین پونچی ہے اور چاہیے کہ نہ مارین عورتین پانون زیب کو اوپر زمین کے وقت چلنے کے تا جانا جاوے جو کچھ کہ چھپاتی ہین آرائش اپنی سے کہ پازیب ہے یعنی چاہیے کہ آواز پازیب اپنی کی بیچ کان مردون کے نہ پونچاوے کہ سبب خواہش مردون کا ساتھ اُنکے ہووے اور توبہ کرو تم سب ہون سے طرف اللہ کے تمام اے وہ کہ تو کہتا ہی کہ مومن ہون شاید کہ تم چھٹکارا پاؤ ساتھ توبہ کے عذاب سے سب کو ساتھ توبہ کے فرمایا کہ کوئی گناہ سے خالی نہین امام قشیری نے فرمایا ہے کہ محتاج زیادہ ساتھ توبہ کے وہ کوئی ہے کہ اپنے تئین محتاج توبہ کا نہ جانے اور کشف الاسرار مین فرمایا ہے کہ سب کو کیا فرمانبردار اور کیا گنہگار ساتھ توبہ کے فرمایا تا گنہگار شرمندہ نہووے اگر فرماتا کہ اے گنہگار توبہ کرو تم سبب سوائی اُنکی کا ہوتا عجب خداوندیا مین اُنکو ہووا کرنا نہین چاہتا تو امید ہی کہ عاقبت مین بھی رسوا نہ کرے ؎ چو رسوا نکردی بچندی خطا ٭ درین عالم پیش شاہ و گدا ٭ دران عالم ہم بر خاص و عام ٭ بیامرز و رسوا مکن والسلام ٭ وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَاۗىِٕكُمْ ۭ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَاۗءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ اور نکاح کرو تم عورتون بے شوہرون کا اور مرد بے زن کا تم مین سے اور نکاح نیکبختون کا غلامون اپنے سے اور لونڈیون اپنی سے خاص کر نیکبختون کا واسطے اہتمام کے ہے ساتھ شان اُنکی کے اور وہ کہ ساتھ سبب نکاح کے بیچ پردہ عفت کے رہین اگر ہووین ایامی اور نیک بخت غلام اور لونڈی فقیر اور محتاج مال دار کریگا اُنکو اللہ فضل اپنے سے اور پاوین وہ چیز کہ ساتھ اُسکے صاحب خانہ ہو سکین اور اللہ کشادہ بخشش ہی معاش بہت دیوے جاننے والا ہی ساتھ استحقاق فقیرون کے کشادگی روزی اُسکی کی کرے وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اور چاہیے کہ باز رہین زنا سے وہ لوگ کہ نہین پاتے ہین اسباب نکاح کا مہر سے اور خرچ سے جبتک کہ مالدار کرے اُنکو اللہ فضل اپنے سے اور پاوین وہ چیز کہ خدا ہو سکین اور جو غلام کہ مانگتے ہین تمسے نوشتے کو اُس چیز سے کہ مالک ہین اُسکے ہاتھ تمھارے یعنی وہ لوگ کہ غلامون تمھارے سے نوشتہ آزادی کا ڈھونڈھتے ہین پس مکاتب کرو تم اُنکو اگر استحباب کا ہی اور مکاتب وہ ہووے کہ خواجہ غلام اپنے کو کہے کہ تجکو مکاتب کیا مین نے اوپر اس مقدار مال کے پس جسوقت بندہ اُس مال کو ادا کرے آزاد ہووے لائے ہین کہ صبیح غلام نے خوا طیب بن عبد العزی سے کہ مالک اُسکا تھا مکاتبت مانگا اور وہ انکار لایا آیت اُتری اور حق تعالے نے فرمایا کہ اگر غلام یا لونڈیان تمھاری مکاتبہ طلب کرین اُنکو مکاتب کرو تم اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا اگر جانو تم بیچ اُنکے نیکی کو یعنی وفا کو اور امانت کو یا قوت کسب کی کو اور قدرت کو ادا کرنے مال کے یا وہ کہ بیچ کتابت لوگون سے سوال نہ کرے کہ بہت مکروہ ہی

کہ غلام ساتھ گدائی کے مال کتابت کا بھر دیوے ایک نے غلامون سلمان رضی اللہ عنہ کے سے مکاتبت مانگا سلمانؓ نے فرمایا کہ مال رکھتا ہی تو کہا اُسنے نہین کیا تجکو قوت کسب کی ہی کہا نہین پس چاہتا ہے تو کہ مجکو اوساخ اور اُناس لوگون سے چکھاوے تو مین تجھے ہرگز مکاتب نہ کرون وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ اور دو تم مکاتبون کو کچھ مال اللہ کے سے کہ دیا ہے اللہ نے تمکو خوطیب نے صبیح کو ساتھ سو دینار کے مکاتب کیا تھا جب یہ آیت سنی بیس دینار معاف کیے امام شافعیؒ اور امام احمد حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ واٰتوہم خطاب ہے ساتھ مالکون کے اور واجب ہی مال کتابت کچھ ساتھ مکاتب کے بخشین امام احمد رحمہ اللہ تعالی چوتھائی مال مکاتب کے سے بخشنے کو فرماتے ہین اور امام شافعی رحمہ اللہ ساتھ خواجہ کے سو نپتے ہین کہ جتنا چاہے معاف کرے اور امام اعظم اور امام مالک رحمہما اللہ دینا مال کا بخشنا واجب نہین جانتے اور فرماتے ہین کہ خطاب واٰتوہم ساتھ عام مسلمانون کے ہے کہ مدد کرین مکاتب کو اور زکوۃ ساتھ اُسکے دیوین تا مال کتابت کا ادا کرے اور گردن اپنی طوق بندگی مخلوق کے سے باہر لاوے اور ساتھ اس سبب کے اس خیر کو فک رقبہ کہتے ہین ؎ بشنو از من نکتۂ ای زندہ دل ❊ وز پس مرگم بہ نیکی یاد کن ❊ گر بلطف آزادۂ را بندہ ساز ❊ گر باحسان بندۂ آزاد کن ❊ لائے ہین کہ عبداللہ بن ابی چھ لونڈیان خوبصورت رکھتا تھا اُنکو اوپر زنا کے زبردستی کرتا تھا اور اوپر راہ خرچی کے کچھ لیتا تھا معاذ اللہ اور وہ لونڈیان آپسمین کہتی تھین کہ اگر یہ کام بہتر ہے بہت کیا ہمنے اور اگر بُرا ہی وقت آیا کچھ تو ہم پس بیچ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آکر عرض احوال کا کیا آیت آئی کہ وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور زبردستی نہ کرو تم لونڈیون اپنی کو اوپر زنا اور بدکاری کے اگر چاہین بچنے کو زنا سے ذکر ارادہ بچنے زنا کا ساتھ خواہش حال کے ہے اور زبردستی بیچ سب حال کے منع کی گئی ہے پس حق تعالی کہتا ہے تمکو کہ زبردستی نہ کرو تم اسواسطے کہ لو تم مال زندگی دنیا کا کسب اُنکے سے اور بیچنے اولاد اُنکی سے اور جو کوئی زبردستی کرتا ہے اوپر لونڈیون کے ساتھ زنا کے پس تحقیق کہ اللہ پیچھے زبردستی کرنے صاحبون کے لونڈیون کو بخشنے والا گناہون اُنکے کا ہے مہربان اوپر اُنکے اور وبال اُسکا نہین ہی مگر بیچ گردن زبردستی کرنے والون کے

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّمَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ع اور البتہ تحقیق نیچے اُتاری ہمنے طرف تمھارے آیتین روشن اور حصہ ساتھ زیری کے مبینت پڑھتا ہے یعنی روشن کرنے والی حلال اور حرام کی اور حدون احکام کی اور اُتاری ہمنے ایک مثل مثالون اُن لوگون کی سے کہ گذرے ہین آگے تمسے یعنی قصۂ عجائب مانند قصے اُنکے کے اور وہ قصہ عائشہ کا ہے رضی اللہ عنہا کہ مانند رکھتا ہے ساتھ قصہ مریم رضی اللہ عنہا کے بیچ واقع ہونے تہمت کے اور ساتھ قصۂ یوسف کے مانند بری الذمہ ہونے مین اور اُتارا ہمنے نصیحت کو بیچ ان آیتون کے واسطے پرہیزگارون کے تخصیص پرہیزگارون کی واسطے فائدے اُنکے کے ہے ساتھ نصیحتون قرآن کے اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اللہ نور آسمان کا اور زمین کا ہی یعنی ہستی اُن دونون کی ہی نور نام ہی ایک نامون اللہ کے سے امام زاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اللہ کو نور سکیے کہنا ولیکن فارسی مین روشنی نہ چاہیے کہنا کہ روشنی ضد اندھیرے کی ہی اور اللہ پیدا کرنے والا اُن دونون ضدون کا ہے اور چاہیے جاننا کہ نور سچا جاننے والا کیفیت کا ہے کہ دیکھنے والا بھلا اُسکو پاوے اور بواسطہ اُسکے کے دوسرا سب مبصرات کو دریافت کرے جب وہ کیفیت کہ قابض ہووے مثلاً نیر اعظم یعنی آفتاب سے اوپر اجرام کیفیت کے کہ روبرو اُسکے ہووے اور ساتھ اس معنی کے لگانا نور کا اوپر حق سبحانہ کے روا نہین ہے اور جب اپنے تئین ساتھ اس نام کے کہا بقدر مضافی سے علاج نہووے اور اسی سے ہی کہ صاحب کشاف کہتا ہی کہ ذو نور السموات والارض وہ ہے صاحب نور آسمان اور زمین کا یا نور اہالی اُسکے کا جو کچھ چیزین عالم ہستی کی بیچ جاے نظر بلندی کے اور پستی کے نور رکھتے ہین ذاتی یا عرضی سب بخشش فیض اور فضل اُسکے کی ہے ؎ در ظلمت عدم ہمہ بودیم بے خبر ❊ نور وجود دوسر شہود از تو یافتیم ❊ یا ساتھ تجویز کے مصدر کو ساتھ معنی فاعل کے چاہیے لینا مانند زید عدل کے پس مضمون کلام کا یہ ہے کہ منور السموات والارض روشن کرنے والا آسمان کا ہے ساتھ فرشتون بڑون کے اور نور دینے والا زمین کا ساتھ پیغمبرون کے یا روشنی بخشنے والا آئینہ دلون رہنے والون زمین کا اور آسمان کا ساتھ نوردن معرفت کے اور توحید کے اور تمسیر مین لایا ہے کہ آراستہ کرنے والا آسمان اور زمین کا ہے اور امام یعقوب چرخی قدس سرہ بیچ شرح اسمون اللہ کے معنی نور کے اس وجہ پر لائے ہین کہ جہان آراستہ کرنے والا اور دلکشا تائید کرنے والا اس قول کا ہے وہ کہ امام نسفی رحمہ اللہ بیچ بیان آرائش آسمان اور زمین کے کہتے ہین کہ آراستہ کیا آسمانون کو ساتھ عبادت خاتون پاک کے کہ مکان بندگی فرشتون بزرگ کا ہے اور زمین کو ساتھ مسجدون انسان کے کہ جاے عبادت اہل اسلام کی ہے یا آسمانون کو ساتھ آفتاب اور چاند اور ستارون کے اور زمین کو ساتھ پیغمبرون اور عالمون اور مومنون کے یا آسمان کو ساتھ بیت المعمور کے اور

زمین کو ساتھ کعبہ وافر السرور کے اور کہا ہے مدبر السموات والارض کام اہل آسمان اور زمین کے اوپر جس طرح کے کہ سزاوار ہین بنائے ہوے ساتھ تدبیر اسکی کے ہین مدبر امور یعنی تدبیر کرنے والے کامون کے کو کہ ساتھ عقل اسکی کے کام کرین اور ساتھ تدبیر اسکی کے مہم کرین نور القوم اور نور البلد کہتے ہین جیسے قول ایک شاعر کا ہے ع نور القبائل ساکب بن محل ۔ اور اوپر اس تقدیر کے وہی ہے کہ کام سب آسمان والون کا اور زمین والون کا بنا دے اور سب کو ساتھ بخشش کل خرب بمالدیہم فرحون کے نوازے ۔ از نہانخانۂ احسان تو ہر چاہمہ کس ۔ کل حزب فرحون ندر ہی لطف عمیم ۔ اور تبیان مین لایا ہے کہ مدلول السموات والارض اسواسطے کہ جو دلیل دیلون قدرت اور عجائبات حکمت کی سے کہ بیچ دائرۂ آسمان اور مرکز زمین کے واقع ہے ایک دلیل روشن رکھتی ہے اوپر ہونے قدرت اور علم اور حکمت اسکی کے ۔ نفی کل شئی لہ آیۃ ۔ تدل علی انہ واحد ع وجود جملۂ اشیا دلیل قدرت اوست ۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ ہادی اہل السموات والارض راہ دکھلانے والا اہل آسمان اور زمین کا ہے کہ ساتھ رہنمائی اسکی کے طرف ہستی اپنی کے راہ لیجاوین اور ساتھ اصلاح اسکی کے مصلحتین دین اور دنیا کی پہچانین بعضے علماء دین نے کہا ہے نور وہ ہے کہ روشن کرے ہر چیز کو تا باصرہ یعنی آنکھ دریافت کرے اور ساتھ اسکے راہ پاوے پس جب حق تعالی نے بیان کیا ہے واسطے ہمارے جو کچھ بیچ معاش اور معاد کے کام آوے اور ہم ساتھ اسکے راہ لے گئے ہین اسکو نور سکیے کہنا اور نزدیک محققون کے یعنی حقیقت جاننے والون کے نور حقیقی حق تعالی کا ہے کہ سب موجودات بسبب اسکے ظاہر ہین اور وہ سب سے پوشیدہ ہے نظم ہمہ عالم نبود است پیدا ۔ کجا او گردد از عالم ہویدا ۔ ز بے نادان کہ او خورشید تابان ۔ بنور شمع جوید در بیابان ۔ تفسیر اس آیت کی بہت ہے اگر مفصل چاہیے تفسیر حسینی مین دیکھیے مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ۔ مثال اس نور کی کہ منسوب طرف اسکے ہی مانند طاق دیوار کے ہے کہ راہ باہر کی نہین رکھتا ہے اس طاق کے چراغ روشن کیا ہوا اور خوب روشن اور کہا ہے مشکوۃ چراغدان لوہے کا ہی کہ درمیان قندیل کے اور فانوس کے ہووے اور ساتھ اس قول کے مصباح ہے روشن ہووے بیچ چراغدان کے اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ۔ الزجاجۃ کانہا کوکب دری یوقد من شجرۃ مبارکۃ زیتونۃ لا شرقیۃ ولا غربیۃ وہ چراغ روشن کیا ہوا بیچ قندیل شیشے کے وہ شیشہ نہایت صفائی اور پاکیزگی سے گویا ایک ستارہ ہے چمکنے والا مانند زہرہ اور مشتری کے اور وہ شیشہ یعنی وہ چراغ کہ بیچ اسکے ہے روشن کیا گیا ہے بیچ ابتدا کے تیل درخت بابرکت بہت فائدے والے کے سے کہ وہ زیتون ہے بیچ زمین پاک کے اگا ہے اور ستر پیغمبرون نے اوپر اسکے دعا برکت کی پڑھی ہے نہ طرف شرق کے ہے آبادی سے اور نہ طرف غرب کے اس سے بلکہ جگہ اگنے اسکے کی زمین اور پہاڑ ولایت شام کی ہے یا نہ ملا ہوا بیچ آفتاب کے ہے تو گرم ہووے اور نہ ہمیشہ سایہ مین تو میوہ اسکا کچا رہے بلکہ یہی رعایت آفتاب کی سے بہرہ مند ہی اور یہی حمایت اور نگہبانی سایہ کے سے محفوظ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اصل اس درخت کی بہشت سے دنیا مین لائے ہین پس درختون دنیا کے سے نہین ہے کہ وصف شرقی اور غربی کا ساتھ اسکے اطلاق سکیے کرنا یکاد زیتہا یضیء ولو لم تمسسہ نار نور علی نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء ویضرب اللہ الامثال للناس واللہ بکل شئ علیم ۔ نزدیک ہے کہ روغن اس درخت کا روشنی دیوے ساتھ ذات اپنی کے اور اگرچہ نہ پہنچی ہووے ساتھ اسکے آگ یعنی بیچ چمکارے کے چمک اس مانند ہے کہ بغیر آگ کی روشنی بخشے روشنی کی یعنی صفائی روغن کی ملے روشنی چراغ کی اور لطافت شیشے کی اوپر اس کے زیادہ ہووے بیچ طاق کے کہ ضابطہ چمکارے کا اور جامع روشنی کا ہے راہ دکھاتا ہے اللہ ساتھ نور معرفت اپنی کے جس کسی کو کہ چاہتا ہے اور بیان کرتا ہے اللہ مثالون کو واسطے آدمیون کے تو شتابی دریافت کرین اور مقصود سخن کا اوپر انکے ظاہر ہووے اور خدا اوپر سب چیز کے معقولات اور حقیقت ظاہر اور پوشیدہ کے سے جاننے والا ہے علماؤن کو بیچ مقدمۂ اس تمثیل کے باتین بہت ہین علامۃ العلما امام فخر الدین رازی قدس سرہ نے بیچ اسرار التنزیل کے فرمایا ہے کہ مراد نور سے ایمان ہے کہ حق سبحانہ نے تشبیہ کی ہے سینۂ مومن کو ساتھ طاق کے اور دل اسکے کو ساتھ قندیل کے اور قندیل کو ساتھ ستارے چمکنے والے کے اور کلمۂ اخلاص کو ساتھ درخت مبارک کے کہ تاب آفتاب خوف کے سے اور سایہ بخشش امید کے سے بہرہ رکھتا ہے اور نزدیک ہے کہ فیض کلمے کا بغیر اسکے کہ اوپر زبان مومن کے گذرے عالم کو روشن کرے جو اقرار ساتھ اسکے اوپر زبان کے جاری ہو اور تصدیق دل کی ساتھ اسکے ملے نمودار نور علی نور کی کہ ظاہر ہوئی اور بھی کلمات امام کے سے ہے کہ نور ایمان کو ساتھ چراغ کے مشابہت کی اسواسطے کہ بیچ جس گھر کے کہ چراغ ہووے چور گرد اسکے نہ آوے اور اسی طرح بیچ دل کے کہ نور ایمان ہووے شیطان کو بیچ اسکے راہ نہووے یا یہ کہ ساتھ چراغ کے اندر گھر کا روشن ہووے اور سوراخون گھر کے سے روشنی باہر پڑے اور اسکو بھی روشنی بخشے اسی طرح نور ایمان کا دل کو روشن کرے اور اس جگہ سے چمکارا معرفت

کا اوپر سو راخون حواس کے پڑے اور روشنی طاعتون کی اوپر اعضا کے ظاہر آوے ع سیماے ہر کس از دل او مید ہد خبر ۲ اور تشبیہ فرمایا ہے دل مومن کے کو ساتھ شیشے کے تو اُسکو ساتھ پتھر ظلم کے نہ توڑیں کہ شیشہ ٹوٹا ہوا جس جگہ کہ پونہچے کاٹے اور جو زخم کہ دل شکستہ کو مارین مرہم پذیر نہووے ؎ چون آبگینہ این دل قروح نازکم ۲ ہر چند بشیر شکنی تیز تر شود ۲ ایک قول وہ ہے کہ وہ نور قرآن ہے دل مومن کا شیشہ ہے اور زبان اُسکی طاق ہے اور قرآن چراغ ہے اور درخت سے مراد وحی ہے کہ نہ پیدا کی ہوئی ہے اور نہ جھوٹ جوڑی ہوئی نزدیک ہے کہ ابھی قرآن نہ پڑھنے کی دلیلین اُسکی اوپر سب کے ظاہر اور روشن ہوین پس جب اسکو پڑھین نور علی نور ہووے اور روح الارواح مین لایا ہے کہ وہ نور محمدی ہے طاق آدم ہے اور شیشہ نوح اور زیتون ابراہیم کہ نہ ساتھ دین یہودیون کے مائل ہو کہ یہود نے غرب کو قبلہ بنایا تھا اور نہ نصرانیون کے ہے کہ نصرانیون نے شرق کو قبلہ سمجھا تھا اور چراغ ذات مبارک حضرت رسالت پناہ کی ہو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا مشکوۃ یعنی طاق ابراہیم ہو اور شیشہ اسمٰعیل اور چراغ حضرت پیغمبر اور شجرہ شجرۂ نبوت کہ نہ جھوٹ ہے اور نہ بیوہ یا طاق سینہ کھلا ہوا آنحضرت کا ہے اور شیشہ دل صاف پاک کیا گیا اُسکا اور چراغ علم کامل اُسکا اور درخت خلق شامل اُسکا کہ طرف بلندی اور افراط کے ہے اور نہ طرف تقصیر اور تفریط کے بلکہ اوپر طریقۂ اعتدال کے ہے کہ خیر الامور اوسطہا واقع ہوا ہے عین المعانی مین فرمایا ہے کہ نور محبت حبیب کا ہے یا نور دوستی خلیل کی ہے اسکو نور علی نور کہا ہو ؎ پدر نور و پسر نور ست مشہور ۲ از نیا فہم کن نور علی نور ۲ بلکہ بہت نکات متعلقہ آیت نور کے جواہر التفسیر مین مذکور ہین اگر چاہے ملاحظہ کرے فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۙ تسبیح کہین اللہ کو بیچ اُن گھرون کے کہ حکم کیا ہے اللہ نے وہ کہ بلند کیا جاوے مرتبہ اُسکا ساتھ تعظیم کے یعنی اُسکو بلند قدر اور بزرگ مرتبہ رکھین یا اُٹھاوین بیچ اُسکے آوازون کو یا اُٹھائی جاوین طرف حق تعالی کے حاجتین بیچ اُن گھرون کے اور ذکر کیا جاوے بیچ اُن گھرون کے نام اُسکا اور مراد گھرون سے مسجدین ہین اور اُسمین ساتھ ذکر نماز کے شغل چاہیے کرنا اور بات دنیا کی سے اور کلمات بیہودہ سے پرہیز چاہیے کرنا یا گھر انبیا علیہم السلام کے یا گھر مدینہ منورہ کے یا گھر حجرات طاہرہ کے اور بعضے رفع کو یعنی بلند کرنے کو گمان کرتے ہین اور بنانے کی اور بلند کرنے کی بنیاد کو جیسے واذ یرفع ابراہیم القواعد اور کہتے ہین بیوت عبارت چار گھرون سے ہے کہ ساتھ حکم آلہی کے بنانے والے عمارت اُسکی کے پیغمبر ہوئے ہین کعبہ معظمہ کہ ساتھ سعی خلیل کے اور مدد اسمٰعیل کے تمام ہوا اور بیت المقدس کہ بلند ہونا قواعد اُسکے کا بیچ دنون باوا و شاہت والو دعلیہ السلام کے اور تمام ہونا اُسکا ساتھ ہاتھ سلیمان علیہ السلام کے اتفاق پڑا اور مسجد مدینے کی اور مسجد قبا کی کہ عمارت دونون کی ساتھ اشارۂ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھی تسبیح کیجاوے یا نماز ادا کیجاوے خاص اللہ کو بیچ اُن گھرون کے بیچ صبح کے اور بیچ شام کے رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ تسبیح کہنے والے یا نماز پڑھنے والے مرد ہین کہ نہایت مستغرق ہونے سے بیچ مقام شہود کے مشغول نہین کرتے اور باز نہین رکھتی اُنکو سوداگری یعنی خریدنا اُس چیز کا کہ اُس سے امید فائدے کی ہووے اور نہ بیچنا اُسکا یعنی خریدنا اور بیچنا اُنکو مانع نہین ہوتا ذکر اللہ کے سے اور قائم رکھنے نماز کے سے اور دینے زکوۃ کے سے محقق اوپر اُسکے ہین کہ جب خریدنا اور بیچنا کہ بڑے شغلون دنیا کے سے ہین اُنکو ذکر سے مانع نہووے باقی اور اشغال کب مانع ہوین صاحب کشف الاسرار نے فرمایا ہے کہ ظاہر اُنکا ساتھ خلق کے ہے اور باطن اُنکا بیچ شہود اسمون اور خلقون حق کے اور بیچ حقیقت کے یہ طریقہ خواجگان یعنی صاحبون ماوراء النہر کا ہے لائے ہین کہ ملک حسین گردیزی کہ مالک ہرات کا تھا حضرت قطب الاقطاب خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس اللہ سرہ سے پوچھا کہ بیچ طریقے تمھارے کے ذکر جہر کا اور خلوت اور سماع ہوتا ہے فرمایا کہ نہین ہوتا پس کہا کہ بناطریقے تمھارے کی اوپر کس چیز کے ہے فرمایا خلوت بیچ مجلس کے ظاہر مین ساتھ خلق کے اور باطن مین ساتھ حق کے ؎ از درون شو آشنا و ز بیرون بیگانہ وش ۲ این چنین زیبا روش کم می بود اندر جہان ۲ جو کچھ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ لَا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اشارت ساتھ اس مقام کے ہے اور حضرت حقائق پناہی قدس سرہ نے بیچ بیان اس طریقہ کے فرمایا ہے ؎ سر رشتۂ دولت اے برادر بکف آر ۲ وین عمر گرامی بخسارت مگذار ۲ دائم ہمہ جا با ہمہ کس در ہمہ کار ۲ می دار نہفتہ چیزدل جانب یار ۲ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ۙ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ڈرتے ہین وہ مرد با وجود ایسی توجہ اور استغراق کے اُسدن سے کہ پھرین بیچ اُسدن کے دل یعنی ہول سے حیرت زدہ ہوئین اور صفت آرام کی ساتھ کچھ بسط کے بدل جاوے اور پھرین آنکھین اور ہر طرف سے دیکھتے ہین تو دیکھین کہ نامہ اُسکا کہان سے ساتھ اُسکے آتا ہے ڈرتے ہین تا جزا دیوے اللہ اُنکو بسبب اُس ڈر کے بہترین جزا کی وہ چیز کہ عمل کیے ہین انھون نے یعنی بہشت وعدہ کیا گیا اور زیادہ کرے بیچ بندے اُنکے فضل اپنے سے یعنی سوا جزا وعدے

کیے گئے کے اُنکو بخشش کرامت کی ماوے کہ ہرگز بیچ ظاہر اُنکے کے نہ گذری ہووے اور اللہ روزی دیتا ہے بیچ دنیا کے جس کسی کو کہ چاہتا ہی بیحساب یعنی اوپر اُس روزی کے حساب نہین کرتا یا زیادہ دیتا ہے اُس سے بیچ آخرت کے کہ بیچ قید گنتی کے آوے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۢ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْـــًٔا وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ۭ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ اور وہ لوگ کہ ڈہانکا اُنھون نے حق کو اور کافر ہوئے ساتھ اللہ کے عمل اُنکے کہ بیچ ظاہر کے اچھے دکھائی دیوین مانند صلۂ رحم کے اور آزاد کرنے غلام کے اور کھلانے فقیرون کے مانند سراب کے ہین بیچ زمین یکسان کے اور سراب وہ ہے کہ چمک آفتاب دوپہر کی بیچ زمین ہموار کے پڑے چمکارا اُسکا روشن مانند چشمۂ پانی کے دکھلائی دیوے گمان کرے اُسکو پیاسا پانی صاف اور متوجہ اُسکی طرف ہووے تو جبتک کہ پونہچے بیچ اُس جگہ کے کہ اُسمین گمان پانی کا کیا تھا نہ پاوے وہ گمان کیا ہوا اپنا اور پاوے عذاب اللہ کا نزدیک عملون اپنے کے یا خدا کو حساب کرنے والا اپنا پاوے پس پورا دیوے اللہ اُسکو بدلہ عملون اُسکے کا اوپر اُس طرح کے حساب کے کہ خواہش کی ہووے اور اللہ شتاب حساب ہے حساب ایک کا اُسکو حساب دوسرے کے سے مانع نہووے مثال دی عملون کافر کے کو ساتھ سراب کے اور اُسکو ساتھ پیاسے جگر سوختہ کے پس جیسے کہ پیاسا سراب سے ناامید ہووے شدت پیاس کی اُسکو زیادہ ہووے کافرون کو ساتھ بدلہ عملون اپنے کے جونہ پاوین حسرت اور منوس زیادہ ہووے اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ۭ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ۭ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ۭ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ع یا عمل اُنکے ہووین مانند تاریکیون کے بیچ دریا گہرے کے کہ دبدم ڈھاکے ہے اُس دریا کو ایک موج اوپر اُس موج کے ایک موج دوسری اوپر موج دوسری کے ایک ابر کہ روشنی ستارون کی کو ڈھانکے یہ اندھیرے ہین بعضے اوپر بعضون کے یعنی اندھیر اڈر کا اور اندھیر اموج پہلی کا اور اندھیرا موج دوسری کا اور اندھیرا ابر کا جو باہر نکالے کوئی ہاتھ اپنے کو کہ اور اعضاؤن سے نزدیک ہی ساتھ آنکھون کے نزدیک نہین ہے کہ دیکھے اُسکو بیان تاکید شدت اندھیرے کا ہے یعنی ہاتھ کو نہ دیکھے اور نزدیک نہین ہے کہ دیکھے اور جس کسی کو کہ نہ دیا اور مقدر اور مقرر نہ کیا اللہ نے واسطے اُسکے روشنی کو بیچ وقت قسمت ازلی کے پس نہین ہے خاص اُسکو کوئی روشنی یہ مثال دوسری ہے خاص عملون کافرون کے کی ظلمات عمل سیاہ اُسکے ہین اور دریا گہرا اول اُسکا اور موج چیرکہ دل اُسکے کو ڈہانکے جہل اور شرک سے اور سحاب آفتاب رسوائی کا اوپر اُسکے پس گفتگو اور عمل اُسکے ظلمت ہین اور جگہ داخل ہونے کی اور باہر نکلنے کی ظلمت ہی اور پھرنا اُسکا دن قیامت کے ہے ساتھ ظلمت کے بھی پس برعکس ہے مومن کا کہ نور علی نور ہے اور اُسکو ظلمات ہووے بعضا اوپر بعضے کے ۵ مومنان از تیرگی دور آمدند ✤ لاجرم نور علی نور آمدند ✤ کافری تاریک دل را مکر بست ✤ حال و کارش ظلمت اندر ظلمت ست ✤ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰۗفّٰتٍ ۭ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝ آیا نہ دیکھا تونے اور نہ جانا تونے وہ کہ اللہ تسبیح کہتا ہے خاص اُسکو جو کوئی بیچ آسمان کے اور زمین کے ہے اور جانور بھی تسبیح کہتے ہین اُسکو جس حال مین کہ باز و کشادہ ہوون بیچ ہوا کے اور صف باندھے ہوئے تخصیص جانورون کی اسواسطے ہے کہ وہ درمیان آسمان اور زمین کے ہین یا دلیلین کاریگری کی بیچ اُنکے ظاہر زیادہ ہین كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝ ہر ایک نے اہل آسمان اور زمین کے سے یا جانورون سے یا سب مخلوقات سے تحقیق کہ جانا ہے دعا اپنی کو یا پاکی اپنی کو یاد دعا اور تسبیح اللہ کی کو یا خدا جانتا ہے نیاز اور نماز سب کی کو اور اللہ جاننے والا ہے ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہین سب بندگیون سے وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ اور خاص اللہ کو ہے بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی کہ پیدا کرنے والا اُنھون کا وہ ہے اور طرف اللہ کے ہے بازگشت سب کی اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ آیا نہین دیکھتا ہے تو کہ اللہ ہانکتا ہے اور اُٹھاتا ہے بادلون کو ٹکڑے ٹکڑے پس تالیف کرتا ہے درمیان اُسکے یعنی ملا دیتا ہے بعضے اُسکے سے ساتھ بعضے کے پس کرتا ہے اُسکو آپسمین ملا ہوا اور یا یکدیگر پس دیکھتا ہے تو مینھہ کو باہر نکلتا ہی درمیان اُسکے سے وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاۗءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْۢ بَرَدٍ اور نیچے بھیجتا ہے ابر سے یا آسمان سے کہ بیچ اُسکے ہے یعنی ٹکڑون بڑے کے سے کہ مانند پہاڑون کے ہین بیچ بزرگی کے اُن اولون سے کہ کلان ہے بیچ اُسکے مفعول حذف کیا ہوا ہے بقدر اُسکے اس طرح ہے کہ بھیجتا ہے اُن اولون سے کہ کہ بیچ ابر کے ہے اولے کو اور کہتے ہین اس جگہ معنی سما کے آسمان ہی نہ ابر اور بیچ آسمان کے پہاڑ ہین اولون سے جیسے بیچ زمین کے پہاڑ ہین پتھر سے اور حق تعالی اُسمین سے اولے اُتارتا ہے فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَاۗءُ ۭ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ۭ پس پونہچاتا ہی اُن اولون کو ساتھ کھیتی اور باغ جس کسی کے کہ چاہتا ہی اور پھیرتا ہے اُسکو میوے اور محصول جس کسی سے ہی کہ چاہتا ہی نزدیک ہی کہ روشنی بجلی اُس

ابر کی لیجاوے آنکھون کو زیادتی روشنی کے سے اور یہ بہت قوی دلیل ہے اوپر کمال قدرت کے کہ شعلہ آگ کا درمیان ابر پانی رکھنے والے کے سے باہر آتا ہے یُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِی الْاَبْصَارِ ۝ پھیرتا ہے اللہ رات اور دن کو ساتھ جانے اور آنے کے پیچھے ایک دوسرے کے سے یا ساتھ گھٹانے ایک کے اور زیادہ کرنے دوسرے کے یا بدلتا ہے احوال اُنکا ساتھ گرمی اور جاڑے کے یا ساتھ اندھیرے اور روشنی کے تحقیق بیچ اُسکے کہ مذکور ہوا البتہ دہشت اور دلیل ہے خاص صاحبون آنکھون اور بینائی کے کو وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ۝ اور اللہ نے پیدا کیا ہے ہر چلنے والے کو بیچ زمین کے ہے پانی سے کہ جزو مادہ اُسکے کا ہے یا پانی مخصوص سے یعنی منی اور یہ اوپر راہ تغلیب کے ہووے بواسطے کہ بعضے حیوانات منی کے پانی سے پیدا نہین ہوئے تبیان مین ابن عباسؓ سے نقل کرتا ہے کہ اللہ تعالی نے ایک جوہر پیدا کیا اور نظر ہیبت کی اوپر اُسکے ڈالی وہ جوہر گلا اور پانی ہوا بعضے اُسکے کو بدلا ساتھ آگ کے اور اس سے جن پیدا کیے پس تھوڑا ایک بدلہ کیا ساتھ باد کے اور اُس سے فرشتے پیدا کیے پس تھوڑا سا بدلا ساتھ خاک کے اور اُس پانی سے آدمی اور سارے حیوانات پیدا کیے اور اصل سبھون کی پانی ہے فَمِنْهُمْ مَّنْ یَّمْشِیْ عَلٰی بَطْنِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّمْشِیْ عَلٰی رِجْلَیْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّمْشِیْ عَلٰۤی اَرْبَعٍ ۚ یَخْلُقُ اللّٰهُ مَا یَشَآءُ ۚ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ پس ان چلنے والون سے وہ کوئی ہے کہ چلتا ہے اوپر پیٹ اپنے کے جیسے سانپ اور بچھو اور گزندہ اور بعضا اُنمین سے ہے کہ چلتا ہے اوپر دو پانون کے جیسے آدمی اور جانور پرندہ اور بعضا اُنمین سے کہ چلتا ہے اوپر چار پانون کے جیسے وحشی اور حیوانات پہلے مذکور کیا اُسکو کہ بیچ قدرت کے ابلغ ہے اور وہ چلنے والا ہے بے عضا چلنے کے پیچھے دو پانون والا بعد اُسکے چار پانون والا کہ قائمہ رکھتا ہے اور حیوانات سے وہ کہ زیادہ چار پانون سے رکھتا ہے اعتماد اُسکا اوپر چار پانون کے زیادہ نہین ہے پیدا کرتا ہے اللہ جو کچھ کہ چاہتا ہے اُس چیز سے کہ ذکر کیا اور اُس چیز سے کہ یاد نہ فرمایا ساتھ اختلاف صورتون کے اور اعضا کے اور قوی اور فعلون کے باوجود دو متی عنصرون کے اور صاحب حدیقہ نے فرمایا ہے ؎ اوست قادر بہر چہ خواہد و خواست ✣ ہر چہ خواہد کند کہ حکم اوراست ✣ نقشبندی برون گلہا اوست ✣ نقش دان درون دلہا اوست ✣ تحقیق کہ اللہ اوپر سب چیز کے صاحب قدرت ہے پس جو چیز چاہے پیدا کرے لَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اٰیٰتٍ مُّبَیِّنٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ البتہ تحقیق نیچے بھیجا ہمنے آیتون روشن کی ہومین اور ظاہر کو اور اللہ راہ دکھاتا ہے جسکو چاہتا ہے ساتھ سبب فکر کرنے کے بیچ اُسکے طرف راہ سیدھی کے اور درست کے کہ راہ بہشت کی ہے لائے ہین کہ درمیان بشر منافق کے اور یہودی کے خصومت پڑی یہودی نے کہا آؤ تو جھگڑا بیچ محکمہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیجاوین ہم اور منافق نے کہا کہ ساتھ کعب بن اشرف کے رجوع کرتے ہین ہم اللہ تعالی نے آیت بھیجی کہ وَیَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ یَتَوَلّٰی فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَمَاۤ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ ۝ اور کہتے ہین منافق کہ ایمان لائے ہم ساتھ خدا کے اور ساتھ پیغمبر اُسکے کے اور تابعداری کرتے ہین ہم دونون کی پس پھر جاتے ہین ایک گروہ اُنمین سے اور منع کرتے ہین قبول حکم اُسکے سے پیچھے اقرار ایمان اور تابعداری کے سے اور نہین ہین وہ گروہ ایمان لانے والے اخلاص مند یا ثابت اوپر ایمان کے اور کہتے ہین درمیان مرتضی علی رضی اللہ عنہ کے اور مغیرہ بن وائل کے جھگڑا اُٹھا بیچ مقدمہ پانی اور تھوڑی زمین کے جو کچھ علی رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ اُسکو نزدیک پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیجاوین میسر نہوا اور مغیرہ نے کہا کہ پیغمبر واسطے تیرے حکم کریگا کہ تو اُسکے چچا کا بیٹا ہے حق تعالی نے آیت بھیجی کہ اقرار ساتھ ایمان کے اور تابعداری کے کرتے ہین اور حکم خدا اور پیغمبر کے سے سر پھیرتے ہین اور سرگردانی کرتے ہین وَاِذَا دُعُوْۤا اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِیَحْكُمَ بَیْنَهُمْ اِذَا فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ اور جسوقت بلائے جاتے ہین طرف کتاب اللہ کے اور طرف حکم پیغمبر اُسکے کے تو حکم کرے پیغمبر ساتھ راستی کے درمیان اُنکے اُسوقت ایک گروہ اُنمین سے کہ بشر ہے یا منافق مُنہ پھیرنے والے ہین طرف محکمہ عالی پیغمبر کے سے وَاِنْ یَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ یَاْتُوْۤا اِلَیْهِ مُذْعِنِیْنَ ۝ اور اگر ہووے واسطے اُنکے حق یعنی واسطے اُنکے ہووے کہ اُنکو سچا کرے آدمین طرف پیغمبر کے تابعداری کرتے ہوئے یعنی اگر جانین کہ واسطے ہمارے حکم واقع ہوگا سر نہ پھیرین اور انکار نہ کرین اَفِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْۤا اَمْ یَخَافُوْنَ اَنْ یَّحِیْفَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ وَرَسُوْلُهٗ ؕ بَلْ اُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ آیا بیچ دلون اُنکے کے بیماری ہے یعنی کفر یا بیچ شک کے پڑے ہین بیچ مقدمہ پیغمبر کے اور اُس سے تہمت دیکھے کہ اوپر اُسکے اعتماد راستی کا نہ رہا یا ڈرتے ہین وہ کہ حیف کرے اللہ بیچ بھیجنے حکم کے اور ظلم کرے اوپر اُنکے اور رغبت کرے پیغمبر اُسکا بیچ حکومت کے نہ اس طرح ہے کہ پیغمبر جاوے تہمت ہووے یا خدا اور پیغمبر اُسکا حکم کرے ساتھ حیف کے بلکہ وہ گروہ وہی ستم کرنے والے ہین اوپر ذاتون اپنی کے یا اوپر دشمنون کے یا اوپر ذاتون اپنی کے اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذَا دُعُوْۤا اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِیَحْكُمَ بَیْنَهُمْ

ع ۱۰ ۱۲

اَنْ یَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ سوائے اسکے نہین ہی کہ ہے گفتار مسلمانونکی جسوقت بلائے جاوین طرف کتاب اللہ کی کے اور طرف پیغمبر اُسکے کے تو حکم کرے درمیان اُنکے وقت دشمنی اور جھگڑے کے وہ کہ کہین سُنا ہمنے بات تیری کو اور تابعداری کی ہمنے حکم تیرے کی اور وہ گروہ کہ اس طرح کہین وہی ہین چھٹکارا پانے والے عذاب سخت الٰہی کے سے اور پونہچنے والے ہین ساتھ درجون رضاے حق تعالی کے وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَیَخْشَ اللّٰهَ وَیَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝ اور جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ کی بیچ فریضون کے اور فرمانبرداری کرے پیغمبر اُسکے کی بیچ سنتون کے یا جو کچھ کہ فرماوے پیغمبر اور ڈرے عذاب اللہ سے اوپر گناہون گذرے ہوے کے اور پرہیز کرے غصہ اُسکے سے اور گناہ نہ کرے بیچ زمانہ آیندہ کے پس وہ گروہ وہی ہین فیروزی پانے والے ساتھ نعمتون قائم رہنے والیون کے کشاف مین لایا ہے کہ ایک نے بادشاہون مین سے التماس ایک آیت کا کیا کہ اُسپر عمل کرے اور محتاج اور آیتون کا نہووے علماؤن زمانے کے نے ساتھ اس آیت کے اتفاق کیا اسواسطے کہ حاصل ہونا فیروزی اور فلاح کا سو یہی فرمانبرداری اور ڈر کے اور پرہیزگاری کے متصور نہین ہے ۱۲ اینک رہ اگر مقصد اقصی طلبی ۔ و اینک عمل از رضای مولی جوئی ۔ وَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ لَیَخْرُجُنَّ ؕ قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا ۚ طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ اور قسم کھائی منافقون نے ساتھ اللہ کے سخت ترسوگند دون اپنی کے کہ بیچ راہ فرمانبرداری کے ایسے ہین کہ بیشک اگر فرماوے تو اُنکو واسطے باہر آنے کے شہر اور مال اپنے سے البتہ باہر آوین اور ایک ساعت دیر نہ کرین کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ قسم کے یاد نہ کرو تم تو اور سوگند جھوٹی نہ کھاؤ تم مطلب تم سے تابعداری ہے پہچانے گئے ساتھ اخلاص کے اور صدق نیت کے نہ سوگند کھاوین جھوٹی اوپر تابعداری نفاقی کے تحقیق کہ اللہ جاننے والا ہے ساتھ اُس چیز کے کہ تم کرتے ہو نفاق سے اور سواے اُسکے سے قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَیْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ؕ وَاِنْ تُطِیْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ۝ کہہ فرمانبرداری کرو تم اللہ کی اور تابعداری کرو تم پیغمبر کی ساتھ صاف نیت کے پس اگر روگردانی کروگے تم اے آدمیو پس سواے اسکے نہین ہی کہ اوپر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہے وہ چیز کہ اوپر اُسکے حمل کی ہی پونہچانے احکام کے سے اور اوپر تمھارے ہے وہ چیز کہ یاد کیے گئے ہو فرمانبرداری سے اور اگر تابعداری کرو تم پیغمبر خدا کی بیچ حکم اُسکے کے راہ پاؤ تم ساتھ راستی کے اور نہین ہی اوپر پیغمبر کے مگر پونہچانا ظاہر اور دعوت روشن اور پیغمبر میرا جو کچھ اوپر اُسکے ہے بجالایا اور جو کچھ کام تمھارا تھا باقی رہا یعنی فرمانبرداری کام تمھارا تھا سو نہ کیا تمنے وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وعدہ کیا ہے اللہ نے اُن لوگون کو کہ ایمان لائے ہین تم مین سے اور کیے کام اچھے مراد ساتھ قول مشہور کے فقیر لوگ ہجرت کرنے والون کے ہین کہ بعد ہجرت کے مدینے مین بیچ گھرون انصاریون کے جگہہ پکڑی اور قریش اکثر قبیلون عرب کے سے کہ بیچ مکے اور یثرب کے تھے اوپر لڑائی اُنکی کے اتفاق کرکر شب و روز پیغام سختی ملے ہوے اور باتین فتنہ اُٹھانے والی بھیجتے تھے ہجرت کرنے والے اکثر اوقات ہتھیار ساتھ اپنے رکھتے تھے اور زمانہ ساتھ خوف کے گذارتے تھے ایک دن آپسمین کہا آیا کوئی وقت اور زمانہ اوپر ہمارے ایسا بھی آوے کہ اپنے تئین ساتھ دلجمعی کے دیکھین ہم اور ساتھ فراغت خاطر کے اوپر بچھونے امن اور سلامتی کے بیٹھین ہم یہ آیت نازل فرمائی اور اللہ تعالی نے وعدہ دیا اور قسم کھائی کہ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ص البتہ اُنکو خلیفہ کرے بیچ زمین کا فرون کے عرب اور عجم سے جیسے کہ خلیفہ کیے گئے وہ لوگ کہ تھے اوجھس تخلف کو نقل معلوم پڑھتا ہے یعنی جیسے کہ خلیفہ کیا اللہ نے اُن لوگون کو کہ تھے آگے اُنسے یعنی بنی اسرائیل کہ زمین مصر اور شام کی ساتھ اُنکے دی تو دخل کیا بیچ اُس زمین کے جیسے کہ بادشاہ بیچ ملکون اپنے کے کرتے ہین اور تھوڑی فرصت کو بھی ساتھ وعدے مومنون کے وفا فرمائی جیسے کہ جزیرے عرب کے اور شہر کسرے کا اور ملک روم کا ساتھ اُنکے بخشا اور امید ہو کہ تمام اطراف مشرق اور مغرب کے ساتھ حکم لیظہرہ علی الدین کلہ کے بیچ قید حکم خادمون شرع نبوی کے آوے یہ آیت اور دلیل معجزے قرآن کی ہی اور حجت صحت نبوت کی اور دلیل خلافت خلفاے راشدین رضی اللہ عنہم کی ہے اور آیت دوسری فرماتا ہے کہ وَلَیُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِكُوْنَ بِیْ شَیْـًٔا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ اور البتہ مضبوط اور ثابت کرے واسطے اُنکے دین اُنکے کو وہ دین کہ پسندیدہ ہی خاص اُنکو یعنی دین اسلام مراد وہ ہے کہ اُسکو اوپر سب دینون کے غالب کرے اور بدلہ دیوے اُنکو پیچھے ڈرنے اُنکے سے امن کو پرستش کرین میرے تئین بیچ وقت خلافت کے شریک نہ کرین ساتھ میرے کسی چیز کو یعنی اختیار اور دولت اُنکو عبادت

اور توحید میری سے باز نہ رکھے اور جو کوئی کافر ہووے بیچ اس نعمت کے پیچھے سچ ہونے وعدے کے سے پس وہ گروہ یعنی کفر نعمت کرنیوالے وہی کامل ہین بدکاری مین امام ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ قبیلۂ ذوالنورین ایک گروہ تھے کہ کفر اس نعمت کا کیا تھا اُنھون نے وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ اور قائم رکھو تم نماز فرض کی گئی کو اور دو تم زکوۃ واجب کو اور تابعداری کرو تم پیغمبر کی ساتھ جس چیز کے کہ حکم کرے شاید کہ تم رحمت کیے جاؤ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ نہ جان تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن لوگون کو کہ کافر ہوے عاجز کرنے والے ہین خاص اللہ کو عذاب کرنے سے بیچ زمین کے یا سبقت کرنے والے ہین اوپر اُسکے یعنی نہ قدرت رکھین کہ اوپر اللہ تعالی کے کہ آگے بڑھین اور عذاب اُسکے کو اپنے سے فوت کرین اور جگہ بازگشت اُنکے کی آگ دوزخ کی ہے اور بُری بازگشت ہے دوزخ بیچ شان اُترنے اس آیت کے لایا ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک غلام انصاری کو کہ مدلج بن عمرام تھا واسطے بُلانے فاروق کے دوپہر کو بھیجا مدلج بے خبر اور بے اجازت گھر مین اُنکے گیا اور عمر رضی اللہ عنہ سوتے تھے اور کپڑا بعضے اعضا اُنکے سے دور ہوا تھا اور ایک قول یہ ہے کہ جاگتے تھے اور ساتھ جورو اپنی کے کنار بوسہ کرتے تھے آنے غلام کے سے کراہیت تمام بیچ خاطر اُنکی کے گذری اوپر زبان مبارک اُنکی کے جاری ہوا کہ کیا ہوتا کہ حق تعالی فرماتا کہ باپ اور بھائی اور خادم اور غلام ہمارے بیچ مانند اس ساعتون کے بے اجازت بیچ گھرون ہمارے کے نہ آوین تو اوپر بھیدامرون پوشیدہ کے خبردار نہوین بعد اُسکے بیچ خدمت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے آئے یہ آیت اُتری يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ۭ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم چاہیے کہ حکم مانگین تم سے وہ لوگ کہ مالک اُنکے ہین ہاتھ تمھارے یعنی غلام کہ مرد یہودی یا سب غلام اور لونڈیان اور وہ لوگ بھی تم مین سے کہ نہین پہونچے ہین حد بلوغ کو قوم تمھاری سے یعنی غلام اور لڑکے کہ واقف جماع سے نہین ہوے چاہیے کہ اذن طلب کرین تمسے واسطے آنے کے بیچ گھرون تمھارے کے تین بار بیچ رات اور دن کے مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَاۗءِ ۭ ایکبار پہلے نماز فجر کی سے کہ آدمی سونے سے اُٹھتا ہے اور کپڑے رات کے دور کرکے چاہتا ہے کہ لباس صحبت کا پہنے اور ایکبار اسوقت کہ رکھتے ہو تم کپڑون اپنے کو بیان وقت کا ہے یعنی وہ وقت دوپہر ہے اور ایکبار بعد نماز عشا کے کہ وقت تنہائی کا ہے لباس سے اور وقت آنے خوابگاہ کا ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ۭ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ۭ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ نگاہ رکھو تم یہ تین وقت ننگے ہونے کے کہ خاص تمکو ہے اور نہین ہے اوپر تمھارے اور نہین اوپر غلامون کے اور لڑکون نابالغ کے کچھ گناہ اور نیکی بیچ چھوڑنے اذن مانگنے کے پیچھے ان تین وقتون سے غلام پھرنے والے ہین یعنی آنے والے ہین اوپر تمھارے واسطے خدمت کے پس ہمیشہ ہر وقت نہ سکین کہ خدمت مانگین آتے ہین بعضے تم مین سے اوپر بعضے کے یعنی غلام اوپر صاحب کے مانند اس روشن کرنے کے روشن اور بیان کرتا ہے اللہ واسطے تمھارے دلیلین حق کی اور احکام شرع کے اور اللہ دانا ہے ساتھ مصلحت بندون کے حکم کرنے والا ہے ساتھ رعایت آداب مراسم کے نزدیک۔ بعضے علما کے یہ آیت منسوخ ہے اور ساتھ قول بعضون کے محکم ہے جبیر کو پوچھا کہ بعضے آدمی بیچ نسخ اس آیت کے سختین کہتے ہین جواب دیا کہ قسم اللہ کی یہ آیت منسوخ نہین لیکن لوگ اسمین تغافل کرتے ہین وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ اور جسوقت پہونچین لڑکے تم مین سے ساتھ خواب دیکھنے کے یعنی صاحب احتلام ہوین اور مراد وہ ہے کہ بالغ ہوین اور احتلام روشن تر دلیل ہے ساتھ بالغ ہونے کے پس چاہیے کہ رخصت مانگین بیچ سب وقتون کے جیسے کہ رخصت مانگتے ہین وہ لوگ بالغ ہوئے ہین آگے اُنسے یعنی وہ حکم تمام مردون کا رکھتے ہین بیچ حکم مانگنے کے جیسے کہ بیان کیا اس حکم کو روشن کرتا ہے اللہ واسطے تمھارے نشانیون اپنی کو اور اللہ جاننے والا ہے ساتھ احوال تمھارے کے حکم کرنے والا ہے ساتھ حکمت کے بیچ تعین کرنے رضائے شریعت کے تکرار اس دو آیتون کے پے درپے واسطے زیادتی تاکید کے ہے وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاۗءِ الّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۢ بِزِيْنَةٍ ۭ اور بیٹھنے والیان بیچ گھرون کے عورتون سے وہ عورتین کہ امید نہین رکھتی ہین نکاح اپنے کے تئین یعنی طمع نہین کرتی ہین کہ کوئی اُنکو نکاح کرے یعنی بڑھیان پس نہین ہے اوپر اُنکے کچھ گناہ اور وبال اُس سے کہ رکھین کپڑے ظاہر اپنے کو مانند چادر کے جس حال مین

ظاہر کرنے والی نہووے جگہ زینت اپنی کو یعنی غرض دور کرنے چادر کے سے ظاہر کرنا سر اور گردن اور کان کا اور مانند اُسکے کا نہووے وَاَنْ یَّسْتَعْفِفْنَ خَیْرٌ لَّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝ اور وہ عورتین کہ طلب پردے کی کرین اور ڈھانکین لپنے تئین بہتر ہی اُنکو اور دور تر ہی تہمت سے اور اللہ سننے والا ہے گفتگو اُنکی ساتھ مردون کے جاننے والا ہے ساتھ مقصود کے گفتگو اُنکی سے امام واحدی رحمہ اللہ لایا ہے کہ تندرست اصحاب کہ ساتھ بیمار اور اندھون کے نہ کھاتے تھے یا یہ جماعت ہم پایہ ہونے سے ارباب صحبت کے کنارہ کرنے والے تھے خطرے اسکے سے کہ مبادا طبیعتون تندرستون کی کو اُنھون سے نفرت اور کراہیت آوے یا وہ کہ بعضے اصحابون سے جب سفر کو جاتے تھے کنجیان گھرون کی اور غلون کی بیچ ہاتھ ارباب عاہات کے دیتے تھے تو بیچ وقت حاجت کے طعام اُنکے سے کھاوین اور یہ محتاج ساتھ وہم نار ضامندی اُنکے کے اُس سے پرہیز کرتے تھے یا اگر اُنکو کوئی اقرباؤن سے دعوت کرتا تھا قبول نہ کرتے تھے اللہ تعالی نے آیت بھیجی کہ لَیْسَ عَلَی الْاَعْمٰی حَرَجٌ وَّلَا عَلَی الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَی الْمَرِیْضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰۤی اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُیُوْتِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ اٰبَآىِٕكُمْ اَوْ بُیُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗۤ اَوْ صَدِیْقِكُمْ ؕ نہین ہے اوپر اندھے کے کچھ گناہ اور ثواب اور نہ اوپر لنگڑے کے کچھ گناہ اور نہ اوپر بیمار کے کچھ گناہ اور نہ اوپر ذاتون تمھاری کے یہ کہ کھاؤ تم لے اہل مصیبت کھانا گھرون اپنے سے کہ اہل اور عیال تمھارے بیچ اُسکے ہین اور گھر بیٹون کے بھی اُسمین داخل ہین موافق حکم اس حدیث شریف کے کہ اَنْتَ وَمَالُكَ لِاَبِیْكَ اور حدیث صحیح وہ ہے کہ اکثر جو کچھ کہ کھاتا ہے مرد کسب اُسکا ہے یعنی کسب سے روزی پیدا ہوتی ہی وَاِنَّ وَلَدَهٗ مِنْ كَسْبِهٖ یا گھرون باپون اپنے کے سے یا کھاؤ تم گھرون ماؤن اپنے کے سے یا کھاؤ تم گھرون بھائیون اپنے کے سے یا کھاؤ تم گھرون بہنون اپنی کے سے یا کھاؤ تم گھرون چچاؤن اپنے کے سے یا کھاؤ تم گھرون پھپھیون اپنی کے سے یا کھاؤ تم گھرون ماموون اپنے کے سے یا کھاؤ تم گھرون خالاؤن اپنی کے سے یا اُن گھرون سے کہ مالک ہوے ہو تم خزانون اُسکے کو نقد اور جنس سے اور طعام سے غلامون کے رضامندی گھر والے کی کھانے مین لازم ہی یا گھرون دوستون کے سے اور اُسمین بھی رضامندی دوست کی شرط ہے اور حقیقت وہ ہے کہ اگر دوست حقیقی ہووے اس صورت مین خوش زیادہ ہووے فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ اوپر دروازے گھر ایک دوست کے آیا اور وہ گھر مین نہ تھا تھیلی اُسکی لونڈی سے مانگی اور دو پیسے نکال کر باقی لونڈی کو پھیر دی جبوقت مالک گھر مین آیا اور صورت حال کی سُنی ساتھ شکرانہ اُس خوشی کے لونڈی کو مال دیا اور آزاد کیا نگارستان مین لایا ہے ؎ شبی گفتم جہان فرسودۂ را ۔ کہ بود آسودہ در کنج رباطی ۔ زلذتہا چہ خوشتہ درجہان گفت ۔ میان دوستداران انبساطی ۔ اور عوارف المعارف مین لایا ہی کہ دوستدار کو چاہیے کہ جو کچھ رکھتا ہو درمیان رکھے اور پرسش تھوڑی بہت کی سے درگذرے اسواسطے کہ دوست جانی بہتر ہے مال فانی سے اور جیسے کہ کہا ہے ؎ اے دوست بر و بہرچہ داری ۔ یاری بجزو بہیچ مفروش ۔ اور اوپر قول پہلے کے سبب اُترنے اس آیت کا نفرت اصحابون کی تھی ساتھ کھانے بیمارون کے علی کو بمعنی فی کے چاہیے رکھنا یعنی نہین ہے بیچ کھانے کے ساتھ ہر ایک کے امین سے کچھ گناہ لائے ہین بیچ شان بنی لیث بن عمرو کے قبیلہ کنانہ سے کہ اکیلا طعام کھانا حرام جانتا تھا اور صبح سے شام تک خوان رکھکر مہمان ڈھونڈھتا تھا اور جب تیسرا حصہ رات گذرتی تھی اور مہمان ہاتھ نہ آتا تھا کچھ تھوڑا سا کھاتا تھا بیچ مقدمۂ ایک جماعت کے انصار سے ہے کہ محنت اوپر ذات اپنی کے رکھکر سواے مہمان کے کھانا نہ کھاتے تھے یا بیچ بیان اُس گروہ کے کہ جماعت کے ساتھ کھانا کھانے سے پرہیز کرتے تھے یہ آیت آئی کہ لَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِیْعًا اَوْ اَشْتَاتًا ؕ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُیُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِكُمْ نہین ہے اوپر تمھارے کچھ گناہ اس سے کہ کھاؤ تم کھانے کو آپسمین اکٹھے ہو کر یا جدا ہو کر پس جبوقت آؤ تم بیچ اُن گھرون کے کہ مذکور ہے یا بیچ گھرون اپنے کے یا گھرون خالی کے یا مسجدون مین پس سلام کہو تم اوپر ہم دینون اپنے کے جیسے کہ حدیث ہے المؤمنون کنفس واحدۃ اور بیچ گھرون اپنے کے اوپر اہل اپنے کے اور مسجدون مین بھی سلام کہو سلام کہنا فرض ہے بیچ ہر گھر اور بیچ ہر مسجد کے کہ جاوے اور کہا ہے کہ اگر گھر یا مسجد خالی ہووے کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا مِنْ رَّبِّنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ اور ہر طرح غرضکہ سلام کہے تَحِیَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَیِّبَةً ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ سلام کرنا ثابت اور مشروع ہے نزدیک اللہ با برکت پاک کے سے کہ ذات سننے والے کی ساتھ اُسکے خوش ہووے جیسے کہ بیان سلام کا فرمایا کہ تم سمجھو بیچ اُسکے اور حق اور ثواب کو پاؤ تم اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ع ۱۴

بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَاِذَا کَانُوْا مَعَہٗ عَلٰٓی اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ یَذْھَبُوْا حَتّٰی یَسْتَاْذِنُوْہُ ط سو اسکے نہین ہے کہ ایمان لانے والے کامل وہ لوگ ہین کہ ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور ساتھ پیغمبر اُسکے کے اور پر کسی کام کے جمع لانے والے یعنی وہ مہم کہ شرع مین اُنکو جمع چاہیے ہونا جیسے جمعہ اور عیدین اور حرب اور مشورہ اور نماز استسقا مین نہ جاوین نزدیک اُسکے سے اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَاْذِنُوْنَکَ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ج تحقیق وہ لوگ کہ حکم مانگتے ہین تجھسے وہ گروہ وہی ہین کہ از روی صدق کے ایمان لاتے ہین ساتھ اللہ کے اور پیغمبر اُسکے کے اور تصدیق کرتے ہین اعتراض ساتھ ایک جماعت منافقون کے ہے کہ بیچ غزوۂ تبوک کے ساتھ پیچھے رہنے کے جہاد سے حکم ڈھونڈھتے تھے اور اُنکے حق مین آیت اُتری کہ اِنَّمَا یَسْتَاْذِنُکَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُھُمْ فَھُمْ فِیْ رَیْبِھِمْ یَتَرَدَّدُوْنَ ۝ وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَہٗ عُدَّۃً وَّلٰکِنْ کَرِہَ اللّٰہُ انْبِعَاثَھُمْ فَثَبَّطَھُمْ وَقِیْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِیْنَ ۝ لَوْ خَرَجُوْا فِیْکُمْ مَّا زَادُوْکُمْ اِلَّا خَبَالًا وَّلَاَوْضَعُوْا خِلٰلَکُمْ یَبْغُوْنَکُمُ الْفِتْنَۃَ ج وَفِیْکُمْ سَمّٰعُوْنَ لَھُمْ ط وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ بِالظّٰلِمِیْنَ ۝ لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَۃَ مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوْا لَکَ الْاُمُوْرَ حَتّٰی جَآءَ الْحَقُّ وَظَھَرَ اَمْرُ اللّٰہِ وَھُمْ کٰرِھُوْنَ ۝ وَمِنْھُمْ مَّنْ یَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّیْ وَلَا تَفْتِنِّیْ ط اَلَا فِی الْفِتْنَۃِ سَقَطُوْا ط وَاِنَّ جَھَنَّمَ لَمُحِیْطَۃٌ بِالْکٰفِرِیْنَ ۝ اِنْ تُصِبْکَ حَسَنَۃٌ تَسُؤْھُمْ ج وَاِنْ تُصِبْکَ مُصِیْبَۃٌ یَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَآ اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَیَتَوَلَّوْا وَّھُمْ فَرِحُوْنَ ۝ قُلْ لَّنْ یُّصِیْبَنَآ اِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَنَا ج ھُوَ مَوْلٰنَا ج وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ قُلْ ھَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ اِحْدَی الْحُسْنَیَیْنِ ط وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِکُمْ اَنْ یُّصِیْبَکُمُ اللّٰہُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِہٖٓ اَوْ بِاَیْدِیْنَا ج فَتَرَبَّصُوْٓا اِنَّا مَعَکُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ۝ قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ کَرْھًا لَّنْ یُّتَقَبَّلَ مِنْکُمْ ط اِنَّکُمْ کُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ۝ وَمَا مَنَعَھُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْھُمْ نَفَقٰتُھُمْ اِلَّآ اَنَّھُمْ کَفَرُوْا بِاللّٰہِ وَبِرَسُوْلِہٖ وَلَا یَاْتُوْنَ الصَّلٰوۃَ اِلَّا وَھُمْ کُسَالٰی وَلَا یُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَھُمْ کٰرِھُوْنَ ۝ فَلَا تُعْجِبْکَ اَمْوَالُھُمْ وَلَآ اَوْلَادُھُمْ ط اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ بِھَا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَتَزْھَقَ اَنْفُسُھُمْ وَھُمْ کٰفِرُوْنَ ۝ وَیَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ اِنَّھُمْ لَمِنْکُمْ وَمَا ھُمْ مِّنْکُمْ وَلٰکِنَّھُمْ قَوْمٌ یَّفْرَقُوْنَ ۝ لَوْ یَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا اِلَیْہِ وَھُمْ یَجْمَحُوْنَ ۝ وَمِنْھُمْ مَّنْ یَّلْمِزُکَ فِی الصَّدَقٰتِ ج فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْھَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ یُعْطَوْا مِنْھَآ اِذَا ھُمْ یَسْخَطُوْنَ ۝ وَلَوْ اَنَّھُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ ۙ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰہُ سَیُؤْتِیْنَا اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ وَرَسُوْلُہٗٓ ۙ اِنَّآ اِلَی اللّٰہِ رٰغِبُوْنَ ۝ اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰکِیْنِ وَالْعٰمِلِیْنَ عَلَیْھَا وَالْمُؤَلَّفَۃِ قُلُوْبُھُمْ وَفِی الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِیْنَ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَابْنِ السَّبِیْلِ ط فَرِیْضَۃً مِّنَ اللّٰہِ ط وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ ۝ وَمِنْھُمُ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ النَّبِیَّ وَیَقُوْلُوْنَ ھُوَ اُذُنٌ ط قُلْ اُذُنُ خَیْرٍ لَّکُمْ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَیُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَرَحْمَۃٌ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ ط وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ لَکُمْ لِیُرْضُوْکُمْ ج وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗٓ اَحَقُّ اَنْ یُّرْضُوْہُ اِنْ کَانُوْا مُؤْمِنِیْنَ ۝ اَلَمْ یَعْلَمُوْٓا اَنَّہٗ مَنْ یُّحَادِدِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَاَنَّ لَہٗ نَارَ جَھَنَّمَ خَالِدًا فِیْھَا ط ذٰلِکَ الْخِزْیُ الْعَظِیْمُ ۝ یَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَیْھِمْ سُوْرَۃٌ تُنَبِّئُھُمْ بِمَا فِیْ قُلُوْبِھِمْ ط قُلِ اسْتَھْزِءُوْا ج اِنَّ اللّٰہَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ ۝ وَلَئِنْ سَاَلْتَھُمْ لَیَقُوْلُنَّ اِنَّمَا کُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ط قُلْ اَبِاللّٰہِ وَاٰیٰتِہٖ وَرَسُوْلِہٖ کُنْتُمْ تَسْتَھْزِءُوْنَ ۝ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ کَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ ط اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَۃٍ مِّنْکُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَۃًۢ بِاَنَّھُمْ کَانُوْا مُجْرِمِیْنَ ۝ اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُھُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ج یَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْکَرِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَیَقْبِضُوْنَ اَیْدِیَھُمْ ط نَسُوا اللّٰہَ فَنَسِیَھُمْ ط اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ وَعَدَ اللّٰہُ الْمُنٰفِقِیْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْکُفَّارَ نَارَ جَھَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ط ھِیَ حَسْبُھُمْ ج وَلَعَنَھُمُ اللّٰہُ ج وَلَھُمْ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ ۝ کَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ کَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْکُمْ قُوَّۃً وَّاَکْثَرَ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ط فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِھِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِکُمْ کَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ بِخَلَاقِھِمْ وَخُضْتُمْ کَالَّذِیْ خَاضُوْا ط اُولٰٓئِکَ حَبِطَتْ اَعْمَالُھُمْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ج وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ اَلَمْ یَاْتِھِمْ نَبَاُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۙ وَقَوْمِ اِبْرٰھِیْمَ وَاَصْحٰبِ مَدْیَنَ وَالْمُؤْتَفِکٰتِ ط اَتَتْھُمْ رُسُلُھُمْ بِالْبَیِّنٰتِ ج فَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیَظْلِمَھُمْ وَلٰکِنْ کَانُوْٓا اَنْفُسَھُمْ یَظْلِمُوْنَ ۝ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُھُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ج یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَیُطِیْعُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ ط اُولٰٓئِکَ سَیَرْحَمُھُمُ اللّٰہُ ط اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ۝ وَعَدَ اللّٰہُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا وَمَسٰکِنَ طَیِّبَۃً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ط وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰہِ اَکْبَرُ ط ذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ جَاھِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْھِمْ ط وَمَاْوٰھُمْ جَھَنَّمُ ط وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ۝ یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ مَا قَالُوْا ج وَلَقَدْ قَالُوْا کَلِمَۃَ الْکُفْرِ وَکَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِھِمْ وَھَمُّوْا بِمَا لَمْ یَنَالُوْا ج وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰھُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ مِنْ فَضْلِہٖ ج فَاِنْ یَّتُوْبُوْا یَکُ خَیْرًا لَّھُمْ ج وَاِنْ یَّتَوَلَّوْا یُعَذِّبْھُمُ اللّٰہُ عَذَابًا اَلِیْمًا ۙ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ج وَمَا لَھُمْ فِی الْاَرْضِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ۝ وَمِنْھُمْ مَّنْ عٰھَدَ اللّٰہَ لَئِنْ اٰتٰنَا مِنْ فَضْلِہٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَکُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ فَلَمَّآ اٰتٰھُمْ مِّنْ فَضْلِہٖ بَخِلُوْا بِہٖ وَتَوَلَّوْا وَّھُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ فَاَعْقَبَھُمْ نِفَاقًا فِیْ قُلُوْبِھِمْ اِلٰی یَوْمِ یَلْقَوْنَہٗ بِمَآ اَخْلَفُوا اللّٰہَ مَا وَعَدُوْہُ وَبِمَا کَانُوْا یَکْذِبُوْنَ ۝ اَلَمْ یَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ سِرَّھُمْ وَنَجْوٰھُمْ وَاَنَّ اللّٰہَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ۝ اَلَّذِیْنَ یَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی الصَّدَقٰتِ وَالَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ اِلَّا جُھْدَھُمْ فَیَسْخَرُوْنَ مِنْھُمْ ط سَخِرَ اللّٰہُ مِنْھُمْ ز وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ اِسْتَغْفِرْ لَھُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَھُمْ ط اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَھُمْ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً فَلَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَھُمْ ط ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ کَفَرُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ط وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ۝ فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِھِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَکَرِھُوْٓا اَنْ یُّجَاھِدُوْا بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِی الْحَرِّ ط قُلْ نَارُ جَھَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ط لَوْ کَانُوْا یَفْقَھُوْنَ ۝ فَلْیَضْحَکُوْا قَلِیْلًا وَّلْیَبْکُوْا کَثِیْرًا ج جَزَآءً بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ ۝ فَاِنْ رَّجَعَکَ اللّٰہُ اِلٰی طَآئِفَۃٍ مِّنْھُمْ فَاسْتَاْذَنُوْکَ لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِیَ اَبَدًا وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِیَ عَدُوًّا ط اِنَّکُمْ رَضِیْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّۃٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِیْنَ ۝ وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓی اَحَدٍ مِّنْھُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِہٖ ط اِنَّھُمْ کَفَرُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَمَاتُوْا وَھُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ وَلَا تُعْجِبْکَ اَمْوَالُھُمْ وَاَوْلَادُھُمْ ط اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ اَنْ یُّعَذِّبَھُمْ بِھَا فِی الدُّنْیَا وَتَزْھَقَ اَنْفُسُھُمْ وَھُمْ کٰفِرُوْنَ ۝ وَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَۃٌ اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَجَاھِدُوْا مَعَ رَسُوْلِہِ اسْتَاْذَنَکَ اُولُوا الطَّوْلِ مِنْھُمْ وَقَالُوْا ذَرْنَا نَکُنْ مَّعَ الْقٰعِدِیْنَ ۝ رَضُوْا بِاَنْ یَّکُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ فَھُمْ لَا یَفْقَھُوْنَ ۝ لٰکِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ جٰھَدُوْا بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ ط وَاُولٰٓئِکَ لَھُمُ الْخَیْرٰتُ ط وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ اَعَدَّ اللّٰہُ لَھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ط ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِیُؤْذَنَ لَھُمْ وَقَعَدَ الَّذِیْنَ کَذَبُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ ط سَیُصِیْبُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ لَیْسَ عَلَی الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَی الْمَرْضٰی وَلَا عَلَی الَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ مَا یُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ط مَا عَلَی الْمُحْسِنِیْنَ مِنْ سَبِیْلٍ ط وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ وَّلَا عَلَی الَّذِیْنَ اِذَا مَآ اَتَوْکَ لِتَحْمِلَھُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُکُمْ عَلَیْہِ تَوَلَّوْا وَّاَعْیُنُھُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا یَجِدُوْا مَا یُنْفِقُوْنَ ۝ اِنَّمَا السَّبِیْلُ عَلَی الَّذِیْنَ یَسْتَاْذِنُوْنَکَ وَھُمْ اَغْنِیَآءُ ج رَضُوْا بِاَنْ یَّکُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطَبَعَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ فَھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ یَعْتَذِرُوْنَ اِلَیْکُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَیْھِمْ ط قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَکُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰہُ مِنْ اَخْبَارِکُمْ ط وَسَیَرَی اللّٰہُ عَمَلَکُمْ وَرَسُوْلُہٗ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰی عٰلِمِ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ فَیُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ سَیَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ لَکُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَیْھِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْھُمْ ط فَاَعْرِضُوْا عَنْھُمْ ط اِنَّھُمْ رِجْسٌ وَّمَاْوٰھُمْ جَھَنَّمُ ج جَزَآءً بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ ۝ یَحْلِفُوْنَ لَکُمْ لِتَرْضَوْا عَنْھُمْ ج فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْھُمْ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَرْضٰی عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ ۝ اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ کُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجْدَرُ اَلَّا یَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ ط وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ ۝ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ یَّتَّخِذُ مَا یُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّیَتَرَبَّصُ بِکُمُ الدَّوَآئِرَ ط عَلَیْھِمْ دَآئِرَۃُ السَّوْءِ ط وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَیَتَّخِذُ مَا یُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰہِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ط اَلَآ اِنَّھَا قُرْبَۃٌ لَّھُمْ ط سَیُدْخِلُھُمُ اللّٰہُ فِیْ رَحْمَتِہٖ ط اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُھٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْھُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ وَاَعَدَّ لَھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ اَبَدًا ط ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ وَمِمَّنْ حَوْلَکُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ۛ وَمِنْ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ ۛ مَرَدُوْا عَلَی النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُھُمْ ط نَحْنُ نَعْلَمُھُمْ ط سَنُعَذِّبُھُمْ مَّرَّتَیْنِ ثُمَّ یُرَدُّوْنَ اِلٰی عَذَابٍ عَظِیْمٍ ۝ وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِھِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَیِّئًا ط عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیْھِمْ ط اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ خُذْ مِنْ اَمْوَالِھِمْ صَدَقَۃً تُطَھِّرُھُمْ وَتُزَکِّیْھِمْ بِھَا وَصَلِّ عَلَیْھِمْ ط اِنَّ صَلٰوتَکَ سَکَنٌ لَّھُمْ ط وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝ اَلَمْ یَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ ھُوَ یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ عَنْ عِبَادِہٖ وَیَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰہَ ھُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۝ وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَیَرَی اللّٰہُ عَمَلَکُمْ وَرَسُوْلُہٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ط وَسَتُرَدُّوْنَ اِلٰی عٰلِمِ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ فَیُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰہِ اِمَّا یُعَذِّبُھُمْ وَاِمَّا یَتُوْبُ عَلَیْھِمْ ط وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ ۝ وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّکُفْرًا وَّتَفْرِیْقًۢا بَیْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ مِنْ قَبْلُ ط وَلَیَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰی ط وَاللّٰہُ یَشْھَدُ اِنَّھُمْ لَکٰذِبُوْنَ ۝ لَا تَقُمْ فِیْہِ اَبَدًا ط لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِیْہِ ط فِیْہِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَھَّرُوْا ط وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُطَّھِّرِیْنَ ۝ اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْیَانَہٗ عَلٰی تَقْوٰی مِنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانٍ خَیْرٌ اَمْ مَّنْ اَّسَّسَ بُنْیَانَہٗ عَلٰی شَفَا جُرُفٍ ھَارٍ فَانْھَارَ بِہٖ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ ط وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ لَا یَزَالُ بُنْیَانُھُمُ الَّذِیْ بَنَوْا رِیْبَۃً فِیْ قُلُوْبِھِمْ اِلَّآ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُھُمْ ط وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ ۝ اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ ط یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ ز وَعْدًا عَلَیْہِ حَقًّا فِی التَّوْرٰۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ ط وَمَنْ اَوْفٰی بِعَھْدِہٖ مِنَ اللّٰہِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِہٖ ط وَذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰکِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاھُوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰہِ ط وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِکِیْنَ وَلَوْ کَانُوْٓا اُولِیْ قُرْبٰی مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَھُمْ اَنَّھُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ۝ وَمَا کَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰھِیْمَ لِاَبِیْہِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَۃٍ وَّعَدَھَآ اِیَّاہُ فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَہٗٓ اَنَّہٗ عَدُوٌّ لِّلّٰہِ تَبَرَّاَ مِنْہُ ط اِنَّ اِبْرٰھِیْمَ لَاَوَّاہٌ حَلِیْمٌ ۝ وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُضِلَّ قَوْمًۢا بَعْدَ اِذْ ھَدٰھُمْ حَتّٰی یُبَیِّنَ لَھُمْ مَّا یَتَّقُوْنَ ط اِنَّ اللّٰہَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝ اِنَّ اللّٰہَ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط یُحْیٖ وَیُمِیْتُ ط وَمَا لَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ۝ لَقَدْ تَّابَ اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ وَالْمُھٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْہُ فِیْ سَاعَۃِ الْعُسْرَۃِ مِنْۢ بَعْدِ مَا کَادَ یَزِیْغُ قُلُوْبُ فَرِیْقٍ مِّنْھُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَیْھِمْ ط اِنَّہٗ بِھِمْ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝ وَّعَلَی الثَّلٰثَۃِ الَّذِیْنَ خُلِّفُوْا ط حَتّٰٓی اِذَا ضَاقَتْ عَلَیْھِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَیْھِمْ اَنْفُسُھُمْ وَظَنُّوْٓا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰہِ اِلَّآ اِلَیْہِ ط ثُمَّ تَابَ عَلَیْھِمْ لِیَتُوْبُوْا ط اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۝ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ۝ مَا کَانَ لِاَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ وَمَنْ حَوْلَھُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ یَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ وَلَا یَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِھِمْ عَنْ نَّفْسِہٖ ط ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ لَا یُصِیْبُھُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَۃٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا یَطَئُوْنَ مَوْطِئًا یَّغِیْظُ الْکُفَّارَ وَلَا یَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّیْلًا اِلَّا کُتِبَ لَھُمْ بِہٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ط اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ وَلَا یُنْفِقُوْنَ نَفَقَۃً صَغِیْرَۃً وَّلَا کَبِیْرَۃً وَّلَا یَقْطَعُوْنَ وَادِیًا اِلَّا کُتِبَ لَھُمْ لِیَجْزِیَھُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ وَمَا کَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِیَنْفِرُوْا کَآفَّۃً ط فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ کُلِّ فِرْقَۃٍ مِّنْھُمْ طَآئِفَۃٌ لِّیَتَفَقَّھُوْا فِی الدِّیْنِ وَلِیُنْذِرُوْا قَوْمَھُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَیْھِمْ لَعَلَّھُمْ یَحْذَرُوْنَ ۝ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِیْنَ یَلُوْنَکُمْ مِّنَ الْکُفَّارِ وَلْیَجِدُوْا فِیْکُمْ غِلْظَۃً ط وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ۝ وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَۃٌ فَمِنْھُمْ مَّنْ یَّقُوْلُ اَیُّکُمْ زَادَتْہُ ھٰذِہٖٓ اِیْمَانًا ج فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْھُمْ اِیْمَانًا وَّھُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ ۝ وَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْھُمْ رِجْسًا اِلٰی رِجْسِھِمْ وَمَاتُوْا وَھُمْ کٰفِرُوْنَ ۝ اَوَلَا یَرَوْنَ اَنَّھُمْ یُفْتَنُوْنَ فِیْ کُلِّ عَامٍ مَّرَّۃً اَوْ مَرَّتَیْنِ ثُمَّ لَا یَتُوْبُوْنَ وَلَا ھُمْ یَذَّکَّرُوْنَ ۝ وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَۃٌ نَّظَرَ بَعْضُھُمْ اِلٰی بَعْضٍ ط ھَلْ یَرٰکُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوْا ط

بندے اپنے کے کہ محمد ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تا ہووے بندہ اُسکا خاص آدمیون کو اور پریون کو ڈرانے والا عذاب الٰہی سے یا ہووے قرآن اہل قرن کے کو بیچ ہر وقت کے ڈرانے والا غصہ اور دبدبہ الٰہی کے سے اِلَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِیْرًا ۝ اللہ وہ ذات پاک ہے کہ خاص اُسکے تئین ہی بادشاہی آسمانون کی اور زمینون کی اسواسطے کہ وہ یکہ ہے ساتھ پیدا کرنے اُنکے کے پس اُسی کو پہونچے تصرف بیچ اُنھون کے اور نہین ہے خاص اُسکو کوئی شریک بیچ بادشاہی کے جیسے کہ ثنویہ اور ثنیہ کہتے ہین یعنی اُسکو ہی بادشاہی ساتھ فرزندی کے کہ قائم مقام اُسکا سکے ہونا یا ساتھ شریک کے کہ برابری سکے کرنا اور پیدا کیا سب چیزون کو مواد مخصوصہ سے ساتھ صورتون طرح طرح کی کے پس اندازہ کیا اُن چیزون کو اندازہ کرنا یعنی اُسکو تیار کیا واسطے خصوصیت کے اور اُس فعل کے کہ اُس سے چاہتا تھا یا اندازہ کیا بقا اُسکے کو وقت معلوم تک وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً لَّا یَخْلُقُوْنَ شَیْـًٔا وَّهُمْ یُخْلَقُوْنَ ۝ اور پکڑے کافرون نے سوائے اللہ کے پیدا کرنے والے اور خدا کہ نہ پیدا کرین کسی چیز کو اور قادر نہووین اوپر پیدا کرنے کسی چیز کے اور حالانکہ وہ پیدا کیے گئے ہین اور ہر پیدا کیا ہوا محتاج ہے ساتھ پیدا کرنے والے کے اور محتاج خدا ئی کو نہین لائق پس تب کہ بندے اُسکے اُن کو تراشتے ہین اور جسطرح کہ چاہتے ہین تصویر کرتے ہین کسطرح لائق پرستش کے ہووین وَلَا یَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا یَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَیٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا ۝ اور باوجود پیدا ہونے کے نہین قدرت رکھتے واسطے ذاتون اپنی کے باز رکھنا نقصان کا اور پونہچانا نفع کا یعنی نہ فائدہ اپنے تئین سکین پونہچانا اور نہ نقصان اپنے سے دور سکین رکھنا اور حالانکہ خدا ضرر کرنے والا اور نفع دینے والا چاہیے اور قادر نہین خدا باطل اوپر مارنے کسی کے اور نہ اوپر جلانے کسی کے پہلے یا اوپر باقی رکھنے زندگی اُسکی کے اور نہ اوپر پھر اُٹھنے حشر اُنکے کے دوسری بار اور اللہ جلانے والا اور مارنے والا اور بعث کرنے والا چاہیے وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اِفْكُ ِۨافْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ عَلَیْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۚ۬ اور کہا اُن لوگون نے کہ کافر ہین نہین ہے یہ قرآن کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ ہمارے لایا ہے مگر جھوٹھ کہ آپ جوڑا ہے اُسکو اور یاری دی ہے اُسکو اوپر بنانے اُس جھوٹھ کے ایک گروہ اورنے جو جبر اور لیسار یا عداس یا فکہ یعنی وہ چیزین اگلی اوپر اُسکے پڑھتے ہین اور وہ ساتھ عبارت عربی کے اوپر ہمارے القا کرتا ہے فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا ۝ پس تحقیق کہ آئے ہین یہ گروہ ساتھ ستم اور جھوٹھ کے یعنی یاری دینے والے اُسکے اور اوپر اس تقدیر کے باقی کلام کافرون کا ہووے ظاہر وہ ہے کہ یہ سخن حضرت حق تعالیٰ کا ہے فرماتا ہے کہ کافر بیچ اسکے کہ کہتے ہین قرآن جھوٹھ ہے اور ساتھ مدد ایک قوم کے جوڑا جاتا ہے آئے ہین ساتھ شرک اور ستم اور تہمت کے وَقَالُوْۤا اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِیَ تُمْلٰى عَلَیْهِ بُكْرَةً وَّاَصِیْلًا ۝ اور دوسرے کہتے ہین کلام اُسکا کہانیان پہلون کی ہین کہ بیچ کتابون کے لکھی ہین لکھواتا ہے اُسکو اسواسطے کہ آپ نہین لکھ سکتا پس وہ لکھا ہوا ملا کیا جاتا ہے اوپر اُسکے فجر کے وقت اور شام کیوقت یعنی بیچ دو طرف دن یا رات کے اور جن اُسکو اوپر اُسکے پڑھتے ہین تو یاد کرتا ہے اسواسطے کہ آپ نہ سکے پڑھنا اور جبوقت یاد کیا اوپر ہمارے پڑھتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ وحی ہے قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِیْ یَعْلَمُ السِّرَّ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۝ کہ تو اے محمد جواب مین اُنکے کہتے بھیجا ہے قرآن کو اُس کسی نے کہ بے شبہ جانتا ہے پوشیدہ کو بیچ آسمانون کے اور زمین کے ساتھ اُس دلیل کے کہ یہ کلام ملا ہوا ہے اوپر چیزون غیب کے اور علم غیب خاصہ حق تعالیٰ کا ہے اور دوسری دلیل وہ کہ سب صاف زبان تمھاری باوجود علم کے لانے مانند اُسکے سے عاجز ہین اور ایسا کلام سوا نزدیک اللہ کے سننا نہ چاہیے تحقیق کہ وہ ہے بخشنے والا کہ پردہ کرم کا اوپر گناہون بندون کے ڈھانکتا ہے مہربان ہے کہ اوپر گناہگارون کے عذاب شتابی نہین کرتا وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ یَاْكُلُ الطَّعَامَ وَیَمْشِیْ فِی الْاَسْوَاقِ ؕ اور کہتے ہین سردارکافرون قریش کے جیسے ابوجہل اور عتبہ اور امیہ اور عاص اور مانند اُنکے کیا ہے اس پیغمبر کو اوپر راہ طعن کے کہتے ہین کیا ہوا ہے اس شخص کو کہ دعوی پیغمبری کا کرتا ہے کہ مانند اور آدمیون کے کھاتا ہے کھانے کو اور جاتا ہے واسطے طلب معیشت کے مانند اورون کے بیچ بازارون کے اگر دعوی اُسکا درست ہے چاہیے کہ حال اُسکا برخلاف حال اورون کے ہووے وہ بسبب وقوف بیچ مرتبہ محسوسات کے حال آنحضرت کے سے غافل ہوے اور جانا کہ تمیز پیغمبر کے سوائے اُنکے سے ساتھ امور جسمانی کے ہووے اور نہ جانا کہ پیغمبری نفی کرنے والی بشریت کی نہین ہے بلکہ خواہش کرنے والی اُسکی ہے تو ہمجنسی سب فائدہ پانے کی ہووے ۱۲ جنس باید تا درآمیزد بجنس ❊ اُنس کی گیرد باجن جن والنس ❊ القصہ مشرکون نے کہا چاہیے تھا کہ وہ فرشتہ ہوتا

اور اگر فرشتہ نہیں ہے لَوْلَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا ۝ اَوْ يُلْقٰٓى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا ۭ وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝ کیون نیچے نہیں بھیجا طرف اُسکے فرشتہ پس ہوے ساتھ اُسکے ڈرانے والا اور مدد کرنے والا نیچ ڈرانے کے اور نیچ کام اُسکے کے یا یہ کہ ڈالا جاوے طرف اُسکے ایک خزانہ تو ساتھ اُسکے غالب ہو کر تردد تحصیل معاش کے سے بے پرواہ ہووے یا ہووے واسطے اُسکے ایک باغ کہ کھاوے میوے اور محصول اُسکے سے اور ساتھ اُسکے معاش اُسکی گذرے اور کہا ظالمون نے رکھنا نظر کا نیچ جگہ ضمیر کے حکم ساتھ ظلم اُنکے کے ہے یعنی تمکو رہین نیچ اس سخن کے کہ مومنون کو کہتے ہین کہ نہین پیروی کرتے ہو تم مگر ایک مرد جادو کیے گئے کی یعنی وہ کوئی کہ اُسکو جادو کیا ہے اور عقل اُسکی پوشیدہ ہوئی ہے اور تفسیر ماوردی مین مسحور کو ساتھ معنی ساحر کے جانتا ہے یعنی پیروی جادوگر کی کرتے ہو کہ تمکو اور ہمکو ساتھ جادو کے فریب دیتا ہے اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ۝ دیکھ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ آنکھون بینائی کے تو دیکھے تو کہ دشمنی کرنے والے کیونکر بیان کرتے ہین واسطے تیرے مثالون کو یعنی کہین انھون نے باتین ناخوش اور تشبیہ کیا تجکو ساتھ مسحور کے اور ساتھ تعریف جھوٹھ جوڑنے والے کے اور املا کرنے والے وصف کے پس گمراہ ہوے اُس راہ سے کہ ملانے والا ہے ساتھ معرفت پیغمبرون کے پس قدرت نہین رکھتے ہین اور نہین پاتے ہین کوئی راہ ساتھ دلیل کے اوپر اُس چیز کے کہ کہتے ہین تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ اِنْ شَاۗءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ وَيَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ۝ بہت بزرگ وہ کوئی کہ محض فضل سے اگر چاہے بخشے تیرے تئین نیچ دنیا کے بہتر خزانے سے اور باغ سے کہ وہ کہتے ہین اور وہ کیا ہونے وہ باغ کہ جاتی ہین نیچے درختون اُسکے سے نہرین اور دیوے تجکو نیچ اُن باغون کے محل بلند اور گھر برتر نیچ اسباب نزول کے مذکور ہے کہ جو مالدار قریش کے ساتھ آنحضرت کے طعنہ فقر فاقے کا کرتے تھے رضوان کہ آراستہ کرنے والا باغون بہشت کا ہے ساتھ اس آیت کے نازل ہوا اور ایک ڈبہ نور سے آگے آنحضرت کے رکھا اور فرمایا کہ پروردگار تیرا فرماتا ہے کنجیان خزانون دنیا کی اسمین ہین اُنکو نیچ ہاتھ اختیار تیرے کے دیتے ہین ہم اُس شرط پر کہ وہ بزرگیان اور نعمتین کہ نامزد تیرے کی ہین ہمنے آخرت مین برابر پرہیزگے کے کر ہووے آنحضرت نے فرمایا کہ اے رضوان میرے تئین ساتھ ان کنجیون کے حاجت نہین ہے الفقر فخری فقر کو دوست بہت رکھتا ہون مین اور چاہتا ہون مین کہ بندہ شکر کرنے والا اور صبر کرنے والا ہون مین رضوان نے کہا صدقت اصاب اللہ بک سمجھ لیجیے کہ نشانی بلندی ہمت آنحضرت کی ہے ایسی ہمت ہے کہ باوجود تنگی اور احتیاج کے نظر التفات کی اوپر خزانون زمین کے نہ ڈالی اسکو دھیان کیا چاہیے کہ نیچ شب معراج کے ہرگز نظر ساتھ ماسوائے اللہ کے نہ کھولی اور ساتھ کسی چیز کے عجائبات ملکوت کے سے اور تحقون عرصہ جبروت کے سے التفات نفرمایا تو عبارت اُس سے یہ آئی کہ مازاغ البصر وماطغی ع زرنگ آمیزی ریحان آن باغ ✤ نہادہ چشم خود در مہر باز اغ ✤ نظر چون برگرفت از نقش کونین ✤ قدم زد در حریم قاب قوسین ✤ بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ ۣ وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا ۝ نہ قرار احتیاج تیری مانع کافرون کی ہے ایمان سے ساتھ تیرے بلکہ جھٹلاتے ہین قیامت کو اور داعیہ اُنکا ساتھ انکار نبوت کے جھٹلانا قیامت کا ہے اور تیار کیا ہے ہمنے واسطے اُس کسی کے کہ جھوٹ جانے قیامت کو آگ روشن کو اور کہتے ہین سعیر ایک نام ہے نامون دوزخ کے سے اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا ۝ جسوقت دیکھے اُنکو یعنی منکرون قیامت کے کو آگ دوزخ کی جگہ دور سے کہ سو برس کی راہ کا اور ساتھ ایک قول کے پانچ سو برس کی راہ کا تفاوت ہووے درمیان اُنکے سنین خاص آگ کو آواز جوش کرنے کی غصہ سے اور ایک آواز جیسے دل غیظے بھرے ہوؤن کے سے آوے یعنی شور بعضے اوپر اُسکے ہین کہ یہ دیکھنا اور شور کرنا ان فرشتون کا ہوگا کہ نگہبان ہین اور صاحب انوار لکھتا ہے کہ آگ کو حق تعالے زندگی دیگا وہ دیکھیگی اور غصہ کریگی دشمنون پر وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ۝ اور جسوقت ڈالے جاوین کافر دوزخ سے نیچ جگہ تنگ کے کہ سبب زیادتی سختی کا ہووے اور تیسیر مین لایا ہے کہ دوزخ اوپر کافرون کے ایسی تنگ ہووے کہ جیسے لوہا اوپر نیزے کے اور اُنکو نیچ ایسے مکان تنگ کے ڈالین نزدیک کرکے ہاتھ اُن کے اوپر گردن انکی کے ساتھ زنجیر کے یا ہر ایک اُنکے کو ساتھ زنجیر کی انکی کے ساتھ زنجیر آتشین کے آپسمین باندھکر ملاوین نزدیک اپنے نیچ اُس مقام ہلاکت کے یعنی نفرین کرین اوپر اپنے ساتھ ہلاکت کے یا کہین یا ثبورا اور یہ کلمہ وہ کوئی کہے کہ آرزومند ہلاک اپنی کا ہووے زاد المسیر مین اور بعضی اور تفسیرون مین مذکور ہے کہ اول جس کسی کو کہ اہل دوزخ سے بلاتے ہین

شیطان ہووے لباس آگ سے پنھاوین اور وہ اُسکو اوپر ماتھے کے رکھے اور اولاد اُسکی یا تابعدار اُسکے پیچھے اُسکے سے فریاد یا ثبور اہ کھینچتے ہوئے جاوین اللہ تعالی فرماتا ہے لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُورًا وَّاحِدًا وَّادْعُوا ثُبُورًا كَثِيرًا اہ نہ بلاؤ تم آج کے دن ایک ہلاکی کو اور بلاؤ تم ہلاکیان بہت یعنی ایک بار نفرین نہ کرو تم اور اپنے اور نفرین بہت کرو اسواسطے کہ تمکو عذاب طرح طرح کا ہووے اور ہر نوع کی شدت کے سبب ایک ہلاکی واقع ہوگی قُلْ أَذَٰلِكَ خَيْرٌ أَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۚ كَانَتْ لَهُمْ جَزَاءً وَمَصِيرًا اہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن لوگون کو کہ ساتھ نفر کے طعن تجکو کرتے ہین آیا خزانہ اور باغ دنیا کا بہتر ہے یا وہ بہشت ہمیشگی کا کہ وعدہ دیے گئے ہین پرہیزگار ساتھ داخل ہونے اُسکے کے ہے بیچ علم اللہ کے خاص پرہیزگارون کو وہ بہشت بدلہ اوپر اعمال اُنکے کے اور بازگشت کہ ساتھ اُسکے رجوع کرینگے آخرت مین لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَاءُونَ خَالِدِينَ ۚ كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْئُولًا اہ واسطے اُنکے ہے بیچ بہشت کے جو چیز کہ چاہین نعمتون بہشت سے لائق حق اُنکے کے اسواسطے ضعیفون مومنون کو ساتھ آزمودنی کے مرتبہ کلی سے نصیبہ اُنھین دیگا بلکہ وہ مراد کہ مناسب حال اپنے کے ڈھونڈھین پاوین جس حال مین کہ ہمیشہ ہووین بیچ بہشت کے ہے داخل ہونا اور ہمیشہ رہنا اُنکا بیچ بہشت کے اوپر پروردگار تیرے کے وعدہ چاہا ہوا یعنی لائق اُسکے کہ اللہ سے چاہین یا مومنون نے چاہا ہے رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدتَّنَا یا فرشتے واسطے اُنکے درخواست کرین کہ رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدتَّهُمْ وَمَن يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ فَيَقُولُ أَأَنتُمْ أَضْلَلْتُمْ عِبَادِي هَٰؤُلَاءِ أَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيلَ ۝ اور یاد کر اُس دن کو کہ حشر کرین ہم اور جنھون کو ساتھ ان کے پرستا ہی یعنی اللہ حشر کریگا کافرون کو اور اُنکو بھی کہ پرستش کرتے تھے سوائے اللہ کے عام ہے سب معبودون کو ذوالعقول سے اور سوائے اُسکے سے اور کہا ہے کہ مراد بت ہین کہ خدا اُنکو بیچ بولنے کے لاوے اور خطاب کیا گیا کرے پس کہے آیا گمراہ کیا تمنے بندون میرے کو اس گروہ کو یا اُنھون نے گم کیا راہ کو قَالُوا سُبْحَانَكَ مَا كَانَ يَنبَغِي لَنَا أَن نَّتَّخِذَ مِن دُونِكَ مِنْ أَوْلِيَاءَ وَلَٰكِن مَّتَّعْتَهُمْ وَآبَاءَهُمْ حَتَّىٰ نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَكَانُوا قَوْمًا بُورًا اہ کہین وہ سب جواب مین پاک ہے تو اور ہم تجکو ساتھ پاکی کے یاد کرتے ہین اور پاک جانتے ہین شریک اور مانند سے نہین لائق ہے ہمارے تئین اور روا نہووے کہ پکڑین ہم اُس کسی کو کہ ہمکو پوجے سوائے تیرے سے یعنی تجکو نہ پوجین حاصل کلام یہ کہ وہ لوگ کہ بندگی تیری چھوڑین اور ہمکو پوجین نہین لائق ہمارے تئین کہ پکڑین ہم اُنکو دوست ولیکن تو نے اُنکو فائدہ مند کیا اور باپ دادون اُنکے کو ساتھ مال اور اولاد اور عمر دراز اور تندرستی اور سب نعمتون کے جبتک کہ بھول گئے وہ اُس چیز کو کہ پیغمبر اُنکے تئین ساتھ اُسکے دعوت کرتے تھے اور تھے بیچ حکم ازلی تیرے کے ایک گروہ ہلاک ہوے یا تباہ ہوے پس حق تعالی بت پرستون کو مخاطب کرکے کہے فَقَدْ كَذَّبُوكُم بِمَا تَقُولُونَ فَمَا تَسْتَطِيعُونَ صَرْفًا وَلَا نَصْرًا اہ پس تحقیق کہ جھٹلایا خداؤن تمھارے نے تمکو ساتھ اُس چیز کے کہ کہتے ہو تم کہ وہ شریک اللہ کے ہین اور اُنھون نے میرے تئین شریک سے پاک جانا پس نہین قدرت رکھتے خدا تمھارے ساتھ پھیرنے عذاب کے تم سے اور نہ یاری کرنے تمھاری ساتھ نجات کے اور خص یستطیعون ساتھی کے پڑھتا ہے یعنی تم کہ مشرک ہو نہین قدرت رکھتے عذاب میرے کو اپنے سے دور کرنے کی اور ایک دوسرے کو یاری دینے کی اور عذاب سے چھڑانے کی وَمَن يَظْلِم مِّنكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيرًا اہ اور جو کوئی ستم کرے یعنی شرک لاوے تم مین سے چکھا دین ہم اُسکو عذاب بڑا کہ آگ دوزخ کی ہے اور ہمیشگی بیچ اُسکے وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا إِنَّهُمْ لَيَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَيَمْشُونَ فِي الْأَسْوَاقِ ۗ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً اہ اور نہین بھیجا ہمنے آگے تجھ سے کسی کو پیغمبرون سے مگر وہ البتہ کھاتے تھے کھانے کو اور جاتے تھے بیچ بازارون کے واسطے کامون اپنے کے اور بنایا ہمنے بعضے تمھارے کو واسطے بعضون دوسرے کے آزمائش جیسی آزمائش فقیرون کو ساتھ دولتمندون کے اور پیغمبرون کو ساتھ امتون کے یا بیمارون کو ساتھ تندرستون کے اور اندھون کو ساتھ آنکھون والون کے خلاصہ بات کا وہ کہ دنیا گھر ہے امتحان کا پس مخالفت لوگون کی سے بیچ اُسکے علاج نہووے اور ہم ساتھ اُسکے آزماتے ہین اُنکو تو اہل صبر اور شکر اہل جزع اور کفر سے جدا کیے گئے ہووین لائے ہین کہ ابوجہل اور ولید اور مانند اُنکے جو وقت بلال اور عمار اور صہیب اور تمام فقیر اصحابون کو دیکھتے تھے آپسمین کہتے تھے آیا اسلام لاوین ہم کہ مانند اُنکے نہووین حق تعالے نے آیت بھیجی اور فقیرون کو مخاطب کرکے فرمایا کہ ہم آزماتے ہین فقیر کو ساتھ امیر کے اور امیر کو ساتھ فقیر کے أَتَصْبِرُونَ ۗ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيرًا اہ آیا صبر کرتے ہو تم اور پر مصیبت کے یا فریاد کرتے ہو اور ہے پروردگار تیرا دیکھنے والا ساتھ صبر کرنے والے اور فریاد کرنے والے کے

ع ۱۱

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نَرٰى رَبَّنَا ۭ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا

فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا ۝ اور کہا اُن لوگون نے کہ امید نہین رکھتے ہین دیدار ہمارے کو یعنی منکر حشر اور بعث کے ہین یا نہین ڈرتے ہین دیکھنے
عذاب ہمارے سے مراد اہل مکہ ہین کہ کہتے تھے کیون نہین بھیجے جاتے اوپر ہمارے فرشتے ساتھ پیغمبرون کے آیا ساتھ خبر صدق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے یا کیون نہین دیکھتے ہم بیچ ظاہر کے پروردگار اپنے کو تو ساتھ ہمارے بات کہے اور ساتھ تصدیق اور پیروی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرماوے
البتہ تحقیق کہ تکبر کیا اُنھون نے بیچ ذاتون اپنی کے اور گذرے حد سے گذرنا بڑا کرکے پیچھے دیکھنے معجزون کے دیکھنا فرشتون کا اور دیدار اللہ کا چاہا اور وہ
غمگین ہووین يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَىِٕذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَيَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ۝ اُسدن کہ دیکھین فرشتون کو اور وہ دن مرنے کا یا قیامت کا ہووے
کچھ خوشخبری نہین ہے اُسدن واسطے کافرون کے اہل مکہ نے دو چیزین مانگین دیکھنا فرشتون کا اور دیدار اللہ کا حق تعالی نے خبر دی کہ فرشتون کو
دیکھین اور وعدہ لا بشری کا سنین اور کہین فرشتے خاص اُنکو کہ دیدار اللہ کا اوپر تمھارے حرام و منع کیا گیا ہے اور کہتے ہین یہ قول کافرون کا ہے
جسوقت یہ فرشتے اوپر اُنکے ظاہر ہووین ساتھ اس کلمہ کے پناہ ڈھونڈھین طرف اللہ کے دیدار اُنکے سے زاد المسیر مین لایا ہے کہ جب کفار بیچ شہر
حرام کے اُس کسی کو دیکھتے کہ اُس سے ڈرتے کہتے تھے حِجْرًا مَّحْجُوْرًا تو شہ اُسکے سے بے خطرہ ہوتے تھے اس جگہ بھی خیال کیا کہ مگر ساتھ اس کلمہ کے
سختی موت کی سے یا ہول قیامت کے سے چھٹکارا پاوین وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ۝ اور قصد کرین ہم طرف اُس چیز کے
کہ کیا ہے کافرون نے عملون سے کہ بیچ ظاہر کے اچھا دکھائی دیوے جیسے صلہ رحم اور کھلانا فقیرون کو اور بزرگ کھنا بتون کا اور فریاد کو پہنچنا مظلومون
کی اور مانند اُسکے پس کیا ہمنے اُس عمل کو مانند ذرون پریشان کے بیچ ہوا کے یا غبار پریشان یا راکھ برباد کی ہوئی یعنی محو کرین عملون اُنکے کو اسواسطے
کہ شرط بیچ قبول ہونے ان عملون کے ایمان ہے اور اُنکو ایمان نہ تھا اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَىِٕذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ مَقِيْلًا ۝ صحاب بہشت کے
اُسدن یعنی قیامت کو بہتر ہین از روے قرارگاہ کے یعنی جگہ رہنے اُنکے کی بیچ آخرت کے بہتر جگہ کافرون کی سے ہے کہ بیچ دنیا کے مدکھتے تھے اور
نیک زیادہ ہے از روے مکان آرام کے مراد قیلولہ سے طلب راحت ہوا سواسطے کہ بہشت مین نیند نہوگی وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَاۗءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ
الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا ۝ اور یاد کر اُس دن کو کہ بیچ اُسکے پھٹ جاوے آسمان ساتھ سبب ابر سفید کے کہ اوپر ساتون طبقون آسمان کے ہے اور گہرائی اُسکی
برابر سب آسمانون کے ہے اور بھاری زیادہ ہے سب آسمانون سے حق تعالی نے اُسکو آج کے دن ساتھ قدرت کے نگاہ رکھا ہو دن قیامت کے
اُسکو اوپر آسمانون کے گروائے اور اوپر جس آسمان کے کہ پونہچے وہ پھٹ جاوے اور نیچے بھیجے جاوین فرشتے اُس جگہ سے اوپر زمین کے حق
نیچے بھیجنے کا کہ تمام روے زمین فرشتون سے بھر جاوے اور موضح مین لایا ہے کہ فرشتے ساتھ صف گرد عالم کے آوین اور کہتے ہین باساتھ معنی عن
کے ہے یعنی آسمان پھٹ جاوے غمام سے اور دور ہووے تو غمام نیچے آوے اور یہ وہ غمام ہے کہ حق سبحانہ نے فرمایا ہے کہ فی ظلل من الغمام اور
عین المعانی مین لایا ہے کہ یہ وہ غمام ہے کہ سایہ بنی اسرائیل کا تھا جنگل مین اَلْمُلْكُ يَوْمَىِٕذِ ِۨالْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ۭ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ۝ بادشاہی
بیچ اُس دن کے ثابت ہے واسطے خدا بخشنے والے کے اسواسطے کہ مدعی زبان دعوے کی مالکیت سے بند کیے ہووین اور ہووے وہ ایک دن اوپر
کافرون کے مشکل سختی ہو لون کی سے وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰي يَدَيْهِ اور یاد کر اُسدن کو کہ زیادتی حسرت کی سے چباتا ہے ظالم اوپر ہاتھون اپنے کے
یعنی ساتھ دانتون کے کاٹتا ہے ہاتھ اپنے جیسے کہ صاحب حسرت کاٹتے ہین مراد جنس ظالم کی ہے اور کہا ہے عقبہ بن معیط سفر سے آیا اور ضیافت
لوگونکی کی اور بسبب ہمسائگت کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلایا تھا آنحضرت نے فرمایا کہ ببتک کلمہ شہادت کا نہ کہے تو طعام تیرے سے نہ کھاؤن
مین عقبہ نے کلمہ اوپر زبان کے جاری کیا اور یہ بات ساتھ ابی بن خلف کے کہ ساتھ عقبہ کے دوستی رکھتا تھا پونہچی نزدیک اُسکے آیا اور کہا
مگر دین باپ دادون کے سے پھرا تو بات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنتا ہے اور کلمہ کہتا ہے تو کہا نہین عار رکھا مین نے کہ مہمان طعام میرا
نہ کھائے ہوے باہر جاوے ابی نے کہا راضی تجھ سے نہون مین جبتک کہ تھوکو اوپر مُنھ اُسکے کے نہ ڈالے تو تو عقبہ نزدیک آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے آیا آنحضرت دارالندوہ مین بیچ سجدے کے تھے اور اس ملعون نے روے مبارک پر تھو کا بیچ ترجمہ اسباب نزول کے

لایا ہے کہ تھوک اُسکا دو شعلۂ جانسوز اُسکے ہوے اور ساتھ آنحضرتؐ کے نہ پونہچا اور پر اُسی کے پھرا اور دونون کنارے منہ اُسکے کے جلے جبتک جیتا تھا وہ داغ دکھائی دیتے تھے القصہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اے عقبہ باہر مکے کے نہ جاؤن مین مگر کہ سر تیرا ساتھ تلوار کے کاٹون مین اور غزوۂ بدر مین حکم حضرت رسالت پناہ کا واسطے قتل اُسکے کے صادر ہوا اور ہاتھ مرتضی علی کرم اللہ وجہہ کے سے مارا گیا اور یہ آیت بیچ شان اُسکی کے اُترے مضمون اسکا وہ کہ وہ ظالم دن قیامت کے ع بسیار بخاید سر انگشت ندامت ؛ صاحب اتحاف لایا ہے کہ چار ہزار بار چبا وے کنارے اُنگلیون کے کہنی تک اور اللہ تعالی پھر ہاتھ اُسکا پیدا کرے اور پھر چابے اور خبر نہ رکھے یٰقُوْلُ یٰلَیْتَنِی اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِیْلًا۝ کہتا ہے کاشکے پکڑتا مین ساتھ پیغمبر کے ایک راہ کہ اُسنے پکڑی تھی اور وہی راہ نجات کی ہے یٰوَیْلَتٰی لَیْتَنِیْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلًا۝ اے افسوس میرے کاشکے نہ پکڑتا مین فلانے کو یعنی ابی کو دوست اور اُسکو نہ پہچانتا مین لَقَدْ اَضَلَّنِیْ عَنِ الذِّکْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِیْ ؕ وَکَانَ الشَّیْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا۝ البتہ تحقیق کہ گمراہ کیا مجکو اور باز رکھا یاد خدا کی سے یعنی کلمۂ شہادت سے یا نصیحت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سے بیچھے اُس سے کہ آیا تھا ساتھ میرے اور ہے شیطان دور رحمت سے یعنی گمراہ کرنے والا کہ شیطان الانس ہے خاص آدمی کو چھوڑنے والا یا ابلیس کہ وسواس کرتا ہے آدمیون کو ساتھ مخالفت خدا اور رسول کے اور جسوقت آدمی بیچ دام ہلاکت کے پڑین چھوڑتا ہے اور نفع نہین پونہچاتا بلکہ اُس سے تبرا کرتا ہے وَقَالَ الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ مَھْجُوْرًا۝ اور کہا رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ دنیا کے یا کہے آخرت مین اے پروردگار میرے تحقیق کہ قوم میری نے پکڑا اس قرآن کو نسبت کیا گیا ساتھ ہذیان کے یا چھوڑا ہوا کہ ساتھ اُسکے ایمان نہین لاتے اور سننے اُسکے سے منہ پھیرتی ہے وَکَذٰلِکَ جَعَلْنَا لِکُلِّ نَبِیٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِیْنَ ؕ وَکَفٰی بِرَبِّکَ ھَادِیًا وَّنَصِیْرًا۝ اور اسیطرح کہ ان کافرون کو دشمن تیرا کیا ہمنے اور مقرر کیا ہمنے واسطے ہر پیغمبر کے دشمن کافرون سے جیسے نمرود خاص ابراہیمؑ کو اور فرعون خاص موسیٰؑ کو اور انھون نے صبر کیا تو بھی صبر کر اور کافی ہے پروردگار تیرا راہ دکھلانے والا تیرے تئین اور پر طریق صبر کے اور یاری دینے والا اور پر دشمنون کے وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَیْہِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَۃً وَّاحِدَۃً ۚ اور کہا اُن لوگون نے کہ کافر ہوئے یہود اور نصاری سے یا مشرکون سے کیون نیچے نہین بھیجا جاتا اور پر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرآن سب یکبارگی نہ یعنی ایک بار جیسے کہ توریت اور انجیل کَذٰلِکَ ۟ لِنُثَبِّتَ بِہٖ فُؤَادَکَ وَرَتَّلْنٰہُ تَرْتِیْلًا۝ اسی طرح بھیجا ہمنے پریشان تو ثابت کرین ہم اور قوت دیوین ہم ساتھ تو اترو حی کے بیچ ہر وقت کے دل تیرے کو یا ساتھ تفریق وحی کے دل تیرے کو اور پر یاد کرنے اُسکے کے متمکن کرین ہم اور اور پر تیرے پڑھا ہمنے قرآن کو بعضے کو بیچھے بعضے کے پڑھنا ساتھ مہلت کے اور دیر کے اس اعتراض مشرکون کے نے کچھ حاصل نہ رکھا کسواسطے کہ اعجاز قرآن کا ساتھ اسکے کہ تھوڑا یا یکبارا ترے مختلف نہین ہوتا اور بیچ تفریق کے فائدے ہین ایک آسانی یاد کرنے کی اسواسطے کہ موسیٰ اور داؤد اور عیسیٰ کہ کتاب اُنکی یکبارگی اتری پڑھنے والے اور لکھنے والے تھے اور آنحضرتؐ امی تھے اگر کتاب اُنکی یکبارگی آتی یاد کرنا اُسکا مشکل ہوتا اور ایک یہ کہ اترتا جبرئیل علیہ السلام کا ہر آن بسبب تسلی خاطر آنحضرتؐ کا تھا اور یہ کہ بیچ قرآن کے ناسخ اور منسوخ ہے اور البتہ ناسخ بیچھے منسوخ سے چاہیے اور جمع ہونا دونون کا ایک آن مین نہ چاہیے اور یہ کہ قرآن ملا ہوا اور پر سوال اور جواب کے جواب بیچھے سوال کے آوے وَلَا یَاْتُوْنَکَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰکَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِیْرًا۝ اور نہین لاتے مشرک واسطے تیرے کوئی مثل یعنی بیچ بیان مذمت نبوت تیری کے اور طعن کتاب کے نہین کہتے مگر لاتے ہین ہم واسطے تیرے ایک جواب راست اور درست کہ ساتھ دلیل روشن کے قول اُنکا رد کرے اور لاتے ہین ہم اُس چیز کو کہ نیک تر ہے از روے بیان کے اَلَّذِیْنَ یُحْشَرُوْنَ عَلٰی وُجُوْھِھِمْ اِلٰی جَھَنَّمَ ۙ اُولٰٓئِکَ شَرٌّ مَّکَانًا وَّاَضَلُّ سَبِیْلًا۝ مشرک وہ لوگ ہین کہ حشر کیے جاوین اوپر منھون اپنے کے یعنی منھ اوپر زمین کے رکھکر چلتے ہین طرف دوزخ کے وہ گروہ مشرکون کے بدتر ہین از روے مکان کے یعنی مکان اُنکے بدتر ہین مکانون مسلمانون کے سے بیچ نیا کے رکھتے تھے اور وہ طعنہ مارتے تھے کہ ای الفریقین خیر مقاما واحسن ندیا اور ٹیڑھے بہت ہین اور گمراہ زیادہ ہین طرف راہ کے سے اسواسطے کہ راہ اُنکی پونہچانے والی ساتھ آگ دوزخ کے ہے وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ وَجَعَلْنَا مَعَہٗۤ اَخَاہُ ھٰرُوْنَ وَزِیْرًا۝ اور البتہ تحقیق دی ہمنے موسیٰ کو کتاب توریت بیچھے غرق ہونے فرعون کے اور گردانا ہمنے آگے اُس سے ساتھ اُسکے بھائی اُسکے ہارون کو یار اور مددگار بیچ دعوت کے اور ظاہر کرنے کلمۂ حق کے فَقُلْنَا اذْھَبَآ اِلَی الْقَوْمِ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ۚ فَدَمَّرْنٰھُمْ تَدْمِیْرًا۝ پس کہا ہمنے جاؤ تم طرف گروہ قبط کے یعنی طرف فرعون اور اہل اُسکے کے

لوگون کے کہ جھوٹھا جانا اُنھون نے آیتون ہمارے کو وہ ساتھ حکم ہمارے کے گئے اور اُس قوم کو طرف خدا کے دعوت کی اور انھون نے ساتھ اُسکے تکبر کیا پس ہلاک کیا ہمنے اُنکو اور نسبت کیا ہمنے ہلاک کرنا اور نسبت کرنا ساتھ غرق کرنے کے بیچ دریا قلزم کے وَقَوْمَ نُوحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ أَغْرَقْنَاهُمْ وَجَعَلْنَاهُمْ لِلنَّاسِ آيَةً ۖ وَأَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ عَذَابًا أَلِيمًا ۝ اور گروہ نوح علیہ السلام کے نے اُسوقت کہ جھٹلانا پیغمبرون کا کیا یعنی نوح کا اور اُن پیغمبرون کا کہ آگے اُس سے تھے جیسے شیث اور ادریس علیہما السلام یا یہی نوح کا اور تکذیب ایک پیغمبر کی تکذیب سب پیغمبرون کی ہے یا مطلقاً بعثت پیغمبر کی کا انکار کیا غرق کیا ہمنے ساتھ طوفان عذاب کے اور گردانا ہمنے اُنکو ساتھ طوفان بڑے کے اور گردانا ہمنے قصہ اُنکا واسطے آدمیون کے نشانی قدرت کی تو اُس سے عبرت پکڑین اور تیار کیا ہمنے واسطے ظلم کرنے والون کے عذاب دکھ دینے والا وَعَادًا وَثَمُودَ وَأَصْحَابَ الرَّسِّ وَقُرُونًا بَيْنَ ذَٰلِكَ كَثِيرًا ۝ اور ہلاک کیا ہمنے قوم عاد کو واسطے تکذیب ہود علیہ السلام کے اور گروہ ثمود کو ساتھ تکذیب صالح علیہ السلام کے اور رہنے والون رس کے کو اور رس نام ایک کنوین کا ہے بیچ آذربیجان کے یا بیچ انطاکیہ کے کہ صاحب یاسین کو یعنی حبیب نجاری کو بیچ اُسکے مارا یا چشمہ اور ایک نخلستان تھا اس سے بنی اسد ہین یا وہی اخدود ہے کہ سورۂ بروج مین مذکور ہوویگا اور کہتے ہین ایک گانون تھا بیچ زمین قطع کے ولایت مین سے اور اصحاب رس باقی ماندہ ایک جماعت ثمود سے تھی ایک پیغمبر طرف اُنکے مبعوث ہوا اور اُسکو مارا اور بعضی تفسیرون مین ہے کہ پیچھے قتل کے گوشت اُسکے کو کھایا اور عذاب ساتھ اُنکے پونہچایا ایک جماعت بت پرست تھی کہ شعیب علیہ السلام ساتھ اُنکے آیا اور تکذیب اُسکی کی ایک دن گرد کنوین کے کہ رکھتے تھے ساتھ ایذا شعیب علیہ السلام کے مشغول تھے کہ ناگاہ وہ کنوان گرا اور سب وہ ساتھ حویلیون اور مواشی اپنے کے بیچ زمین کے گئے یا ایک قوم تھی کہ درخت صنوبر کا رکھتے تھے اور اُسکو شاہ درخت نام رکھکر پوجتے تھے ایک پیغمبر نسل یہود ابن یعقوب کے ساتھ اُنکے مبعوث ہوا اور اسکو تکذیب کرکے مارا اور بیچ کنوین کے ڈالا ابر سیاہ نے اوپر اُنکے سایہ ڈالا اور اُس سے ایک بجلی باہر آئی اور سبکو جلایا یا اہل برمعطلہ تھے جیسے کہ قصہ اُنکا گذرا اور صحیح وہ ہے کہ اصحاب حنظلہ ابن صفوان ہین اور جب تکذیب پیغمبر اپنے کی کی اللہ تعالے نے اُنکو ساتھ ایک مرغ دراز گردن کے گرفتار کیا کہ بازو اُسکے ساتھ سب رنگون کے رنگین تھے اور بسبب گردن لمبی کے اُسکو عنقا کہتے تھے اور اوپر ایک پہاڑ کے اُسکا محل یا فتح نام تھا مقام رکھتا تھا آتا اور لڑکون کو اور مواشی چھوٹے کو اُنمین سے لیجاتا تھا اور اسی سبب سے مغرب لقب کیا تھا یعنی نکلنے والا اور نیست کرنے والا ایک دن ایک لڑکی کو کہ نزدیک بلوغ کے پونہچی تھی اُنمین سے لیگیا اور وہ گلہ آگے پیغمبر کے لائے شرط کی کہ اگر شر اُسکا دور ہووے ایمان لاوین پیغمبر نے دعا کی کہ الٰہی اس مرغ کو لے اور نسل اسکی منقطع کر دعا پیغمبر کی قبول ہوئی اور وہ مرغ غائب ہوا اور پھر اُس سے خبر اور اثر ظاہر نہین ہوا اور سوا ے نام کے اُنسے نشان نہ رہا اور بیچ چیزون نایاب کے اُس سے مثال دیتے ہین جیسے کسی نے کہا ہے ؎ مسوخ شد مروت و معدوم شد وفا ۔ و زہر دو نام ماند چو عنقا و کیمیا ۔ اور صاحب لمعات بھی نشانی عشق کی سے اوپر اسی طرح کے نشان دیتا ہے ؎ عشقم کہ درد و کون و مکانم پدید نیست ۔ عنقاے مغربم کہ نشانم پدید نیست ۔ القصہ یہ قوم پیچھے غائب ہونے عنقا کے بیچ تمرد اور دشمنی کے پڑی اور حنظلہ کو شہید کیا اور خدا نے فرمایا کہ اصحاب رس کو ہلاک کیا ہمنے اور اہل قرنون کو کہ تھے درمیان اس قبیلۂ عاد اور ثمود کے اور اہل رس کو قرنین بہت کہ سوا ے خدا کے کوئی اُنکو نہین جانتا وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْأَمْثَالَ ۖ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيرًا ۝ اور ہر ایک ان امتون مین سے کہ مارے ہمنے واسطے اُنکے مثل یعنی بیان کیے ہمنے قصون اگلے کے سے ساتھ اُنکے اور خبر کی ہمنے اُنکو اور حجت پکڑی ہمنے ساتھ اُنکے ساتھ بھیجنے پیغمبرون کے جب نہ سُنا انھون نے اور انکار کیا عذاب بھیجا اور سب کو نیست کیا ہمنے نیست کرنا وَلَقَدْ أَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِي أُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ۚ أَفَلَمْ يَكُونُوا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ نُشُورًا ۝ اور البتہ تحقیق آئے اور گذرے قریش اوپر اُس گانون کے کہ برسائے گئے اوپر اُسکے مینھ برے یعنی مینھ پتھرون کے مراد اس سے سدوم ہے کہ شہر پڑا تھا مؤتفکات سے اور لوط علیہ السلام اُس جگہ بستے تھے اور پیچھے انقلاب اُسکے کے اللہ تعالی نے پتھر برسائے اوپر رہنے والون اُسکے کے اور کافر قریش کے اوپر اُس شہر کے گذرتے تھے اَفَلَمْ يَكُونُوا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ نُشُورًا ۝ آیا پس نہ تھے کہ بیچ گذرنے اپنے کے دیکھتے اُسکو ساتھ آنکھون اپنی کے اور آثار اُس عذاب کے سے عبرت پکڑتے نہ وہی کہ نہ دیکھا بلکہ ہین وہ کہ از روے کفر کے امید نہین رکھتے ہین اُٹھنے کو یعنی حشر پر ایمان نہین لاتے وَإِذَا رَأَوْكَ إِنْ يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوًا أَهَٰذَا الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ رَسُولًا ۝ اور جبوقت دیکھتے ہین تجکو نہین پکڑتے تجکو مگر ٹھٹھا کیا گیا یعنی وہ کوئی کہ ساتھ اُسکے ٹھٹھا کرین اور از روے زبردستی کے

کہتے ہین اَهٰذَا الَّذِیْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ۝ آیا یہ آدمی وہ ہے کہ اُسکو اُٹھایا خدا نے اور بھیجا ساتھ پیغمبر کے اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْلَآ اَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا ؕ وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ۝ تحقیق کہ نزدیک ہووے کہ وہ ساتھ باتون دلفریب کے اور زیادتی سعی کے بیچ دعوت کے اور ظاہر کرنے دلیلون کے اوپر مدعا اپنے کے کہ گمراہ کرے اور باز رکھے ہمارے تئین پوجنے خداؤن ہمارے کے سے اگر نہ وہ ہوتا کہ صبر کرتے ہم اوپر عبادت اُنکی کے اللہ تعالے نے جواب اُنکے مین فرمایا اور شتاب ہووے کہ جانین اُسوقت کہ دیکھین عذاب کو کہ مومنون سے اور اُنھون سے کون ہے گمراہ زیادہ گمراہی راہ کی حمل کی گئی اوپر گمراہی اہل اُسکے کے ہے لائے ہین کہ کافر ایک پتھر کو یا ایک کلوخ کو یا ایک چوب کو پوجتے تھے جو تحقیق خوبصورت یا کلوخ اور چوب خوبصورت بہت دیکھتے تھے معبود اپنے کو چھوڑ کر ساتھ پرستش اُنکی کے مشغول ہوتے تھے اور کہتے تھے یہ خدا ہمارا ہے حق تعالی نے فرمایا اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ؕ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ۝ آیا دیکھا تو نے اُس کسی کو کہ پکڑا ہو یعنی خواہش اپنی کو خدا اپنا یعنی آرزو اپنی کو پوجتا ہے تقدیم مفعول ثانی کی واسطے کثرت اہتمام کے ہے اسواسطے صاحب تاویلات نے فرمایا ہے کہ جو کوئی چیز دوست رکھے اور اُسکو پوجے حقیقت مین آرزو اپنی کو پوجتا ہے اسواسطے کہ آرزو اسکی اُسکو اوپر محبت غیر خدا کے رکھتی ہے اور سید حسینی قدس سرہ بیچ طرب المجالس کے لایا ہے کہ جب آدم صفی اللہ کو ساتھ حوا کے عقد باندھا ابلیس لردنیا بھی ساتھ ایک دوسرے کے ملی اور ایسا ہی ملنے اُنکے سے آپسمین آدمی نے وجود پکڑا اور ملنے اُنکے سے آپسمین ہوا پیدا ہوئی اور بیچ مزاج طبیعت کے جوشش خلط اربعہ کی سے تربیت پائی سب اوصاف بُرے کہ بازار دنیا کی رواج اور رونق اُنسے ہے ہوا سے مدد پاتے ہین زمین اور عادتین مردودہ اور مذہب اور دین مختلفہ سب تاثیر اُسکی سے ظاہر ہوتے ہین ؎ غبارے کہ خیزد میان راہ اوست ؛ چہ گویم کہ ہر یوسفی را چہ دوست ؛ قوت غلبہ اُسکے کی اس حد تک ہے کہ نکتہ الہوا اول آلہ عبد فی الارض کا بیچ شان اُسکی کے وارد ہوا ہے اور زبان قرآن کی نے بیچ بیان اُسکے کے ایسا فرمایا کہ ارایت من اتخذ آلہہ ہواہ یہ کہتے ہین کہ اصل ہوا ہے اور خدائے باطل سب فرع اُسکی ہین اور اُسی جگہ سے ہے کہ مخالفت ہوا کی سبب ملنے جنت الماوی کا ہے ؎ سزد ہوا تا فتن از سر ریست ؛ ترک ہوا قوت پیغمبریست ؛ آیا ہوتا ہے تو اوپر اُس کسی کے کہ ہوا کو خدا اپنا بنایا ہے گمان کہ اُسکو ہوا سے منع کرتا ہے تو یہ کلمہ منسوخ ہے ساتھ آیت قتال کے اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ؕ بلکہ گمان لیجاتا ہے تو وہ کہ بہت کافرون سے سنتے ہین ساتھ گوش ہوش کے یا سمجھتے ہین ساتھ دل کے خاص دلیلون توحید کی کو ساتھ قید اکثر عقلمندون دشمن کے اور وہ کہ ایمان لاوینگے خارج ہین اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ ۚ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ۝ نہین ہین وہ لوگ مگر مانند چارپایون کے بیچ نہ لیکے نفع کے ساتھ سننے کلام کے اور تدبیر نہ کرنے کے بیچ دلیلون قدرت اللہ کے بلکہ وہ گمراہ زیادہ ہین از روے راہ کے چارپایون سے اسواسطے کہ وہ فرمانبرداری مالک اپنے کی کرتے ہین اور یہ عبادت پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہین اور دوسرے چارپائے طالب اُس چیز کے ہین کہ اُنکو فائدہ رکھے اور کنارہ کرنے والے اُس سے کہ اُنکو نقصان پونہچاوے اور کافر ثواب سے کہ بڑا فائدہ ہے بھاگتے ہین اور بیچ بدی کے کہ سبب نقصان سخت کا ہے مشغول ہوتے ہین اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ آیا نہین دیکھتا تو طرف کارگیری پروردگار اپنے کے کہ محض قدرت سے کسطرح کھینچا اور کشادہ کیا سایہ کو ظہور صبح سے آفتاب نکلنے تک اور وقت اُس سایے کا بہترین وقتون کا ہے اسواسطے کہ اندھیرا خالص نفرت طبع کی ہے اور بند کرنے والا روشنی آنکھون کی اور روشنی آفتاب کی توڑنے والی نظر کی ہے اور اُسوقت دونون نہین ہوتے اسواسطے ایک نعمت بہشت کی یہ ہے کہ سایہ دراز ہووے گا یعنی بہشت مین نہ دن ہوگا نہ رات ہوگی ایسا ہی وقت ہووے گا جیسے صبح صادق وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا ۝ ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا ۝ اور اگر چاہتا اللہ البتہ کرتا اس سایہ کو ثابت رہنے والا اوپر ایک طرح کے پس کیا ہمنے آفتاب کو اوپر پہچاننے سایہ کے راہ دکھلانے والا اسواسطے کہ سایہ سولے سایہ آفتاب کے پہچانا نہ جاوے پس پکڑا ہمنے سایے کو طرف اپنے پکڑنا آسان یعنی تھوڑا تھوڑا چمکارے آفتاب کے کو موافق بلندی اُسکی کے بیچ جگہ سائے کے لائے ہم اور اُسکو پکڑا ہمنے اسواسطے کہ اگر ایکبارگی پکڑا جاتا آنکھین لوگونکی کہ ساتھ سایے کے تعلق رکھتی ہین معطل رہتین اور نزدیک بعضون کے مراد ظل کی زمین ہے یعنی اندھیرا رات کا اور ضمیر قبضناہ کی پھرنے والی ہے طرف رات کے اور معنی وہی کہ خدا نے بیچ رات کے کشادگی سایے کی اوپر زمین کے اور عالم کو سیاہ کیا اور اُسکو ہمیشگی نہ دی بلکہ آفتاب کو روشن کرکے دلیل پہچان اُسکے کی بتائی کہ بتین الاشیاء ہا ضداد ہا اور اوقات دن کو بھی ہمیشہ نہ کیا بلکہ اُس دلیل کو کہ آفتاب ہے قبض کیا تو پھر رات آئی اور ان دو وقتون کو یعنی دن اور رات کو واسطے آرام اور آسائش خلق کے مقرر کیا اور عین المعانی مین لایا ہے کہ

ع ۱۰ ۲

مد الظل اشارات ساتھ وقت پیدائش کے ہے کہ لوگ بیچ اندھیرے حیرت کے تھے اور شمس اشارہ ہی ساتھ نور اسلام کے کہ ساتھ طلوع جمال پیغمبر علیہ السلام کے کہ کنارے بزرگی کے سے طالع ہوا اور اگر وہ سایہ ہمیشہ ہوتا خلق بیچ اندھیرے غفلت کے رہکر ساتھ روشنی آگاہی کے نہ پہنچتی ۱۲ گرنہ خورشید جمال یار کشتی رہنمون ۱۲ از شب تاریک غفلت کس نبردی رہ برون ۱۲ دلیلین اور مثالین اس آیت مین بہت ہین اگر مفصل چاہیے تفسیر حسینی مین دیکھے واسطے طول کے مختصر لکھا وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا ۱۲ اور وہ ذات پاک ہی کہ بنایا واسطے تمہارے رات کو ایک پوشش اور پردہ تو بیچ اُسکے آرام پکڑو تم اور خواب کو ایک راحت تو ساتھ اُسکے آرام پاتے ہو اور بنایا دن کو واسطے اُٹھنے کے اور طلب معاش کے اور پھرنے کے اور کما ہی خواب مشابہ موت کے ہے اور اُٹھنا خواب سے مثال اُٹھنے کے ہی ہمین موت سے بیچ حکمت لقمان حکیم کے مذکور ہے کہ کما نام فتوقظ کذلک تموت وتنشر وَهُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ الرِّیٰحَ بُشْرًا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ ۱۲ اور اللہ وہ ذات پاک ہی کہ بھیجا باؤن کو بشارت دینے والیان آگے اُترنے رحمت اُسکی سے کہ مینھہ ہی یعنی جلنا اُن باؤن کا غالبًا دلالت کرتا ہے اوپر آنے مینھہ کے بیچ وقت اُسکے کے وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا ۱۲ لِّنُحْیِیَ بِهٖ بَلْدَةً مَّیْتًا وَّنُسْقِیَهٗ مِمَّا خَلَقْنَاۤ اَنْعَامًا وَّاَنَاسِیَّ كَثِیْرًا ۱۲ اور بھیجا ہمنے ابر سے یا آسمان سے پاک کرنے والا تا زندہ کرین ہم ساتھ اُس پانی کے شہر مردے کو یعنی وہ مکان کہ بیچ اُسکے خشک سالی تھی یا وہ مکان کہ بیچ جاڑے کے خشک ہوا تھا اور پلا دیوین ہم اُس پانی کو اُس چیز سے کہ پیدا کیا ہے ہمنے چارپایون کو اور آدمیون بہت کو جنگل والون سے اسواسطے کہ گانون والون کو اور شہر والون کو نہرین اور چشمے ہین کہ بسبب اُنکے پانی مینھہ کے سے بے پروا ہین وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَیْنَهُمْ لِیَذَّكَّرُوْا فَاَبٰۤی اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ۱۲ اور البتہ کہ مکرر کیا ہمنے باران کو درمیان آدمیون کے بیچ شہرون کے مختلف اور وقت متغیر ساتھ صفتون تفاوت والیون کے بعض بڑی بوندون کا اور بعضا چھوٹا یا تکرار کی ہمنے سخن برابر باران کے بیچ قرآن کے تا یاد کرین قدرت ہماری کو اور فکر کرین بیچ اُس نعمت کے اور شکر اُسکا بجالاوین پس انکار کیا بہت آدمیون نے اور قبول نکیا مگر ناشکری اور کفران نعمت کو وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِیْ كُلِّ قَرْیَةٍ نَّذِیْرًا ۱۲ فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِیْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِیْرًا ۱۲ اور اگر چاہتے ہم البتہ اُٹھاتے بیچ ہر گاؤن کے اور جماعت کے ایک پیغمبر ڈرانے والا لیکن واسطے تعظیم اُنکی کے اور بلندی مکان تیرے کے نبوت کو اوپر تیرے ختم کیا ہمنے اور تیرے تئین ساتھ گروہ آدمیون کے دن قیامت تک اٹھایا ہمنے پس تابعدار مکی نکر تو کافرون کی کہ تجکو ساتھ دین باپ دادون اپنے کے دعوت کرتے ہین اور جہاد کر ساتھ اُنکے ساتھ قرآن کے یا ساتھ اسلام کے یا ساتھ تلوار کے یا ساتھ ترک طاعت اُنکی کے جہاد کرنا بڑا یعنی سخت اور بہت وَهُوَ الَّذِیْ مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ وَجَعَلَ بَیْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ۱۲ اور اللہ وہ پاک ذات ہی کہ ساتھ حکمت شاملہ کے آپس مین چھوڑا دو دریاؤن کو یعنی الگ رکھا ایک دوسرے کو بے اسکے کہ آپسمین ملین یہ ایک پانی میٹھے کا پیاس بجھانے والا اور یہ دوسرا کھاری تلخی مارنے والا یعنی دریا فارس اور روم کا اور بنایا درمیان اُن دو دریاؤن کے پردہ قدرت اپنی سے اور ایک حد مقرر اور دیا کیا حرام اور ناروا کہ ایک اوپر دوسرے کے غلبہ نہ کرے اور لباب مین کہتا ہے کہ عذب فرات نہرین بڑی ہین جیسے نیل اور سیحون اور دجلہ اور جیحون اور ملح اجاج سارے دریا اور برزخ درمیان اُنھون کے جنگل اور شہر کہ واقع ہین اور اہل حقیقت اوپر اُسکے ہین کہ بحرین خوف اور رجا ہین کہ بیچ دل مومن کے کوئی ایک اوپر دوسرے کے غلبہ نہین رکھتے اور برزخ حمایت الٰہی اور عنایت نامتناہی ہے وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ۱۲ اور اللہ وہ پاک ذات ہے کہ پیدا کیا پانی سے آدم علیہ السلام کو یعنی وہ پانی کہ مٹی اُسکی گوندھی اُس سے اور وہ ایک جز ہے مادہ اُسکے کا اور یا پیدا کیا آدمی کو پانی منی کے سے پس گردانا اُسکو صاحب نسب کا یعنی آدمی کو دو قسم کیا کہ مرد کہ نسبت نسب کی اس سے ہوا اور زن کہ رشتہ سسرال کا اس سے ہوا اور کہتے ہین نسب وہ ہے کہ نکاح ساتھ اُسکے روا نہووے اور صہر وہ ہی کہ نکاح ساتھ اُسکے حلال ہووے وَكَانَ رَبُّكَ قَدِیْرًا ۱۲ اور ہے پروردگار تیرا قدرت رکھنے والا اوپر پیدا کرنے بیٹون اور بیٹیون کے وَیَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَنْفَعُهُمْ وَلَا یَضُرُّهُمْ ۭ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰی رَبِّهٖ ظَهِیْرًا ۱۲ اور پوجتے ہین کافر سوائے اللہ کے وہ چیز کہ اُنکو نفع نہ پہنچاوے جو پرستش اُسکی کرین اور نقصان نہ کرے اگر اُسکو نہ پوجین مراد بت ہین یا جو معبود کہ ہووے سوائے اللہ کے اور ہے کافر اوپر نافرمانی پروردگار اپنے کے ہم پشت شیطان کا اور مددگار اُسکا وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ۱۲ اور نہین بھیجا ہمنے تجکو طرف گروہ خلق کے مگر خوشخبری دینے والا مومنون کو ساتھ ثواب کے اور ڈرانے والا کافرون کو ساتھ عذاب کے قُلْ مَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ

اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ یَّتَّخِذَ اِلٰی رَبِّهٖ سَبِیْلًا ۝ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ نہین چاہتا مین تمسے اوپر پونہچانے پیغام کے کچھ مزدوری مگر ایمان جو کوئی کرچاہے یہ کہ پکڑے طرف رضا اور قرب پروردگار اپنے کے ایک راہ یعنی اجو رہ میرا ایمان اور بندگی مسلمانون کی ہی اسواسطے کہ مجکو اوپر اُسکے نزدیک اللہ کے ایک ثواب مقرر ہے اور ثابت ہوا ہے کہ ہر پیغمبر کو برابر عابدون اور صالحون امت اُسکی کے ثواب ہووے گا وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ۚ اور توکل کر یچ پورا کرنے اجرت اپنی کے اوپر اُس زندہ کے جو نہین مرتا اور ساتھ پاکی کے یاد کر خدا کو صفتون نقصان کے سے جس حال مین کہ تعریف کرنے والا ہووے تو اوپر اُسکے ساتھ وصفون کمال کے وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِیْرًا ۝ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۛ الرَّحْمٰنُ فَسْـَٔلْ بِهٖ خَبِیْرًا ۝ اور کفایت کرنے والا ہے اللہ ساتھ گناہون پوشیدہ اور ظاہر بندون اپنے کے جاننے والا اور خبردار اوپر اُنکے وہ اللہ ایسا ہے کہ ساتھ قدرت بے عجز کے پیدا کیا آسمانون اور زمینون کو اور جو کچھ درمیان اُن دونون کے ہے یچ اندازے چھہ دن رات کے دنون دنیا کے سے پس غالب ہوا حکم اُسکا اوپر عرش بزرگ کے کہ سب مخلوقات سے بڑا ہی وہ اللہ ہی بڑی بخشایش والا پس پوچھ ذات اور صفات اُسکی سے یا بمعنی عن کے ہے جیسے کہ سوال سائل بعذاب واقع دانا ہے گویا سوال کر خلق سے اور استوار اُس کسی کو کہ دانا ہووے ساتھ اُسکے وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا ۝ اور جبوقت کہا جاوے واسطے کافرون کے کہ سجدہ کرو تم واسطے خدا بخشنے والے کے کہتے ہین اور کون ہے رحمن یعنی ایک اسم ہے کہ اس اسم والیکو نہین پہچانتے ہم اسواسطے کہ کافر قریش کے اسم رحمن کو اوپر خدا کے اطلاق نہین کرتے تھے پس جب واسطے سجدے کے حکم کیا گیا کہا کہ ہم رحمن کو نہین جانتے آیا سجدہ کرین ہم یعنی نہ کرین خاص اُس چیز کو کہ فرماتا ہی تو ہمکو ساتھ سجدے اُسکے کے اور زیادہ کرتا ہی ذکر رحمن کا یا حکم ساتھ سجدے اُسکے کے خاص کافرون کے بھاگنا ایمان سے اور دور ہونا راہ حق سے یہ سجدہ ساتوان ہے ساتھ قول امام اعظم کے اور آٹھوان ساتھ قول امام شافعی رحمہ اللہ کے اور فتوحات مین اس سجدے کو نفور اور انکار کہتا ہی اور فرماتا ہی جب مومن یچ تلاوت اُسکے سجدہ کرے جدا ہووے اہل انکار سے اور نفور سے پس نام اس سجدے کا سجدۂ امتیاز بھی سکیے کہنا تَبٰرَكَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِیْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِیْرًا ۝ بزرگ ہی وہ ذات پاک کہ ساتھ قدرت کامل کے پیدا کیا یچ آسمان کے بارہ برجون کو یا محل کہ حقیقت اُنکی سوائے اُسکے کوئی نہ جانے اور پیدا کیا یچ آسمان کے یا بُرجون کے ایک چراغ کو کہ آفتاب ہی اور چاند روشن کو یا ستارہ بخشنے والے کو وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ۝ اور اللہ وہ ذات پاک ہی کہ ساتھ حکمت تمام کے گردانا رات اور دن کو صاحب اختلاف کے یعنی مخالف ایک دوسرے کا یچ صفتون کے اور احوال کے یا اختلاف ایک دوسرے کا یچ آنے اور جانے کے اور یہ پھیرنا دلیل ہی خاص اُس کسی کو کہ چاہیے وہ کہ یاد کرے عجائب قدرت کے یچ ایجاد لیل و نہار کے یا چاہے شکرگزاری اوپر نعمتون حق تعالی کے وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ۝ اور بندے یا پوجنے والے خدا بزرگ رحمت کے اضافت واسطے تخصیص و تفضیل کے ہی اور فصول مین لایا ہی کہ جیسے اسم رحمن کا خاص ہی واسطے حق تعالی کے یہ بندے بھی خاص بارگاہ قرب اُسکے کے ہین اور یہ بندے وہ لوگ ہین کہ چلتے ہین اوپر روے زمین کے اور روے تواضع اور وقار کے یا چلتے ہین بردبار اور نیکوکار اور جبوقت خطاب کرین خاص اُنکو نادان اور بات بے ادبانہ کرین اُنکو جواب مین ایک قول ساتھ سلامتی کے یعنی ایک بات کہین کہ یچ اُسکے سالم رہین گناہ سے مراد ترک کرنا اعتراض احمقون کا ہے اور منہ پھیرنا جھگڑے سے اور کلام کرنے اُنکے سے جیسے کہ کہا ہے محقق رومی نے ؎ اگر گویند زراتی وسالوس ۔ بگو ہستم دو صد چندان و میرد ۔ وگر از خشم دشنامی دہندت ۔ دعا کن خوشدل و خندان و میرد ۔ اور جب مجادلہ اُنکے سے ساتھ خلق کے یچ صحبت کے خرچے معاملے اُنکے سے ساتھ حق کے یچ خلوت کے ساتھ اسی آیت دوسری کے خبر دیتا ہی وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا ۝ اور وہ لوگ کہ رات ساتھ دن کے لاتے ہین واسطے پروردگار اپنے کے سجدہ کرنے والے یچ اُس وقت کے اور اوپر پانون کے کھڑے ہونے والے یچ وقت دوسرے کے مراد سجدہ اور کھڑے رہنا نماز کا ہے وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝ اور وہ لوگ وہ ہین کہ باوجود کوشش کے یچ طاعت کے کہتے ہین از روے خوف کے کہ اے پروردگار ہمارے پھیر ہمسے عذاب دوزخ کا تحقیق کہ عذاب دوزخ کا ہے ہمیشہ اور لازم ہے تحقیق دوزخ بُری آرامگاہ ہی وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا وَلَمْ یَقْتُرُوْا

ع ۵ ۱۶ ۳۰

وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا اور وہ لوگ وہ ہین کہ جسوقت خرچ کرتے ہین زیادتی نہین کرتے ہین یعنی بیچ گناہ کے اور حرام کے خرچ نہین کرتے اور تنگ نہین پکڑا اُنھون نے اور بخل نہین کیا یعنی حق اللہ کو صاحب حق سے باز نہین رکھا اور تھا اُنکو درمیان اسراف کے اور تنگ پکڑنے کے راست کھڑے ہونا یعنی طریقہ اعتدال کا مرعی رکھا اور دونون طرف سے کہ مذموم ہی پرہیز کیا ۵ وسط را ممکن ہرگز از کف رہا ۱۲ کہ خیر الامور رست اوساطہا ۱۲ لائے ہین کہ بعضے مشرکون سے بیچ جناب حضرت رسالت پناہ کے آئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم شرک لائے ہین اور خون ناحق بہت کیے ہین ہمنے اور زنا اور فجور ہمسے ہوا ہے اگر یہ خدا کہ ہمکو واسطے پرستش اُسکی کے بلاتا ہے تو گنا ہون سے بخشتا ہی ایمان لا سکتے ہین ہم یہ آیت آئی کہ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ اور بندے رحمن کے وہ لوگ ہین کہ بلاتے نہین اور پوجتے نہین ساتھ خدا برحق کے خدا دوسرے کو اور نہ قتل کرین اُس آدمی کو کہ حرام کیا ہی اللہ نے قتل اُس آدمی کا یعنی مومن کا مگر ساتھ حق کے یعنی ساتھ واجبات قتل کے کہ وہ ردت ہی اور زنا ہے اور قتل ناحق اور سعی بیچ زمین کے ساتھ فساد کے اور زنا نہ کرین اسواسطے کہ بڑے سب گناہون کے یہ تین گناہ ہین صحیحین مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے لائے ہین کہ رسول خدا سے پوچھا مین نے کہ کونسا گناہ بڑا بہت ہے فرمایا کہ ساتھ خدا کے شریک کہے تو اور حالانکہ اُسنے ہمکو پیدا کیا کہا مین نے کہ اور کونسا گناہ ہی فرمایا کہ بیٹے اپنے کو مارے تو اس ڈر سے کہ ساتھ تیرے طعام کھاویگا کہا مین نے اور کونسا گناہ ہی فرمایا وہ کہ زنا کرے تو ساتھ جورو ہمسایہ کے پس واسطے تصدیق قول آنحضرت کے حقتعالے نے یہ آیت بھیجی کہ بندے اچھے شرک نہ لاوین اور قتل ناحق اور زنا نہ کرین وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ۱۲ اور جو کوئی کرے جو کچھ کہ مذکور ہوا گناہ کبیرہ سے دیکھے جزا گناہ اپنے کی اور کہا ہے اثام ایک جنگل ہے بیچ دوزخ کے کہ زنا کرنے والون کو بیچ اُسکے عذاب کرینگے یا ایک چیز ہے کہ جاری ہوتی ہے بدن دوزخیون کے سے جیسے لوہو اور پیپ یا اثام اور غی دو کنوین ہین بیچ دوزخ کے واسطے ایک جماعت کے يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ۱۲ دوچند کیا جاوے خاص کرنے والون اس کام کے کو عذاب دن قیامت کے اور ہمیشہ رہینگے بیچ عذاب کے جس حال مین کہ خوار اور بے اعتبار ہووین اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ط مگر وہ کوئی کہ توبہ کرے شرک سے اور ایمان لاوے ساتھ خدا اور رسول کے اور کرے عمل اچھے یعنی ساتھ ارکان اسلام کے عمل کرے پس وہ گروہ بدل کرتا ہے اللہ گنا ہون اُنکے کو ساتھ نیکیون کے یعنی اگلے گنا ہون کو ساتھ توبہ کے بخشے اور لواحق بندگیون کے بیچ جگہ اُسکے کے قدیم کرے یا توفیق دیوے اُسکو ساتھ زیادتی ایمان کے یا دنیا مین بدل کرے کفر اُسکا ساتھ ایمان کے اور آخرت مین بدل کرے برائیان اُسکی ساتھ نیکیون کے وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا اور ہے اللہ بخشنے والا گناہگارون کا ساتھ توبہ کے مہربان اوپر اُنکے ساتھ ثابت کرنے توبہ کے بیچ دل اُنکے کے وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ۱۲ اور جو کوئی توبہ کرے گنا ہون سے مراد غیر شرک اور قتل اور زنا ہی یعنی جو کوئی گنا ہون اور سے سوائے اُنکے توبہ کرے اور باز رہے اور کرے عمل اچھے یعنی بدلہ اُن گذرے ہوون کا کرے پس تحقیق کہ وہ پھرتا ہی طرف ثواب اللہ کے پھیرنے والا یا رجوع کرتا ہے طرف حق کے رجوع کرنا اچھا وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ۱۲ اور بندے رحمن کے وہ لوگ ہین کہ حاضر نہین ہوتے ساتھ عید مشرکون کے اور یہود اور نصاری کے یا بیچ بازی گاہ اُنکے کے یا بیچ مجلس راگ اور ناچ کے یا بیچ صحبت بدعت کرنے والون کے یا گواہی جھوٹی نہین دیتے اور جسوقت گذرتے ہین طرف چیز بیہودہ کے گذرتے ہین بزرگی کرنیوالے اور پرہیز کرنے والے یا نہی کرنے والے اُس سے وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا ۱۲ اور وہ لوگ ہین کہ جسوقت نصیحت دی جاوے اُنکو ساتھ آیتون پروردگار اُنکے کے ساتھ منھ کے نہ گرین اوپر اُسکے یعنی نہ کھڑے رہین نزدیک سننے اُسکے کے بہرے ہین کہ نہ سنین اسرار اُسکے کو اور اندھے ہین نہ دیکھین انوار اُسکے کو بلکہ ساتھ گوش ہوش کے سُنکو سنا اور ساتھ آنکھون بینا کے جلوے جمال اُسکے کو دیکھا حاصل وہ کہ آیات الٰہی سے تغافل نہ کیا وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۱۲ اور وہ لوگ ہین کہ کہتے ہین کہ اے پروردگار ہمارے بخش ہمارے تئین جورون ہماری سے اور اولاد ہماری سے وہ کوئی کہ روشنی آنکھون کی ہووے مراد اہل اور اولاد صالح ہین کہ جو اولاد اور اہل اپنا صالح اور پاک معیشت ہووے دل مومن کا اُسکو دیکھکر شاد اور آنکھین اُسکی روشن ہوتی ہین اور کر ہمکو واسطے پرہیزگارون کے پیشوا یعنی ہمکو اپنی پرہیزگاری دے کہ لائق امامت پرہیزگارون کے ہووین ہم اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ۱۲ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ط

حُسْنَ مُسْتَقَرًّا وَّمَقَامًا ۝ اور وہ گروہ کہ مذکور ہوے بدلہ دیے جاوین ساتھ غرفہ بہشت کے یعنی ساتھ بلند تر مکان کے تمہین اور کہا ہی غرفہ ایک نام ہی نامون بہشت کے سے اور فضول عبدالوہاب مین لایا ہی کہ محل ہین بیچ ہوا کے بہشت اور چار ستونون کے رکھے ہوے سونے سے اور روپے سے اور موتی سے اور مونگے سے اور ایسے محل ساتھ اُسکے دیوین بسبب اُس چیز کے کہ صبر کیا اُنھون نے اوپر مشقت دنیا کے بیچ ایذا کافرون کے اور چھوڑنے لذتون کے یا اوپر فقر اور احتیاج کے یا اوپر ادا کرنے فرضون کے اور دیکھین یعنی پاوین بیچ بہشت کے زندگی ہمیشہ کی اور سلامتی آفتون سے اور خوفون سے یاد عا زندگی سلامتی کی سنین یا فرشتے دیوین اُنکے درود اور سلام کہین یا درود فرشتون سے پاوین اور سلام خدا سے سنین جس حال ہین کہ ہمیشہ رہین بیچ غرفہ کے یا بہشت کے اچھا قرارگاہ ہی بہشت اور جگہ رہنے کی قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ ۚ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ۝ کہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاص مکے والون کو کیا وزن رکھے خدا تمکو یعنی کیا قدر ہووے نزدیک اللہ کے تمکو اگر بلانا اور نہ پوجنا تمہارا ہووے خاص اُسکو سوا سطے کہ بزرگی انسان کی ساتھ پہچاننے اور بندگی خدا کی کے ہی پس تحقیق کہ تمنے جھٹلایا اور قصور کیا بیچ بندگی اللہ کی کے پس شتابی ہووے جھوٹھ تمھارا ملنے والا کہ ترک نہ کروگے تم اور یا ہووے عذاب جھٹلانے کا ملنے والا تمہارا اسوقت تک کہ تمکو بیچ دوزخ کے لیجاوین اور اُس جگہ بھی ساتھ تمھارے ہووین اور کہتے ہین الزام دن قتل بدر کے کا ہے واللہ اعلم بالصواب

ع ۱۷ ۴

منزل ۵

سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | مِائَتَانِ وَسَبْعَ عَشَرَ اٰيَةً

طٰسٓمٓ ۝ کہتے ہین کہ یہ نام خدا تعالی کا ہی یا ان تین حرفون سے خدا تعالی کے تین نامون کا اشارہ ہی جیسے طاہر اور رشتا اور مجید اور کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ خدا تعالی قسم کھاتا ہے ان تین حرفون کی جو تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ یہ سورۃ آیتین ہین کتاب روشن کی جو سب اسمین حق اور ناحق ظاہر کیا ہے سمجھنے والون کے واسطے مکے کے لوگ قرآن کو سچ کلام خدا تعالے کا نہ جانتے تھے اس سبب سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت دق ہوے اور گھبرائے خدا تعالی نے اُنکی تسلی کیواسطے یہ آیت بھیجی کہ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝ پھر کیا تو اپنے تئین ہلاک کریگا اور جان کھو دیگا اپنی اسواسطے کہ مکے کے لوگ قرآن کو سچ نہین جانتے اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ۝ اگر ہم چاہین تو نیچے اُتارین ان مکے کے لوگون پر آسمان سے ایک نشانی قیامت کی بڑی بلا جو پھر ہووین گردنین اُن نہ ماننے والون کی جھکنے والی اور تابعداری اور عاجزی کرنے والی وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ ۝ اور نہین آئی کوئی نصیحت نئی اُن پاس خدا تعالی بہت بخشش کرنے والے سے مگر وہ کہ ہوتے ہین اُس سے منھ پھیرنے والے یعنی نصیحت نہین مانتے کسی طرح فَقَدْ كَذَّبُوْا فَسَيَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ پھر مقرر جھوٹھ جانا قرآن کو اور نہ مانا پھر جلد آویگی پاس اُنکے وہ بات جسکو یہ ٹھٹھا کیا کرتے تھے یعنی عذاب آویگا اُوپر تب پچتاوینگے اور کچھ فائدہ نہوگا اُسوقت کے پچتانے سے اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الْاَرْضِ كَمْ اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ۝ لے کیا نہین دیکھتے یہ مکے کے لوگ زمین کیطرف جو ہمنے اپنی قدرت سے کسقدر اُگایا اسمین سب طرح کی اُگنے والی چیزون سے جوڑا تحفہ خاصہ ستھرا پاکیزہ فائدہ دینے والا طرح طرح کا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ بیشک اسمین ہر طرح نشانی ہے خدا تعالی کی قدرت کی اور بہت لوگ نہین مانتے قرآن کو وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ اور بیشک پروردگار تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر طرح ہے وہ زور آور جو عذاب کرسکتا ہی نہ ماننے والون پر رحم کرنے والا ہی یقین لانے والون پر وَاِذْ نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰٓى اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ قَوْمَ فِرْعَوْنَ ۭ اَلَا يَتَّقُوْنَ ۝ اور یاد کرلے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جب پکار کر کہا تیرے پروردگار نے موسی علیہ السلام کو کہ آؤ ظالم قوم کے پاس یعنی ظالمون کے پاس سو وہ ظالم قوم فرعون کی ہی اُنکو جا کر کہہ کہ اے کیا تم نہین ڈرتے خدا تعالے کے عذاب سے جو بنی اسرائیل پر ظلم کرتے ہو اور اُنکے بیٹون کو مار ڈالتے ہو اور خدا تعالی کو وحدہ لاشریک نہین سمجھتے جب یہ حکم بھیجا تب اُسکے جواب مین قَالَ رَبِّ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ۝ کہا حضرت موسی علیہ السلام نے کہ اے پروردگار میرے بیشک مین ڈرتا ہون اُس بات سے کہ جو مجھے کہین گے تو جھوٹا ہی اور میرا کہنا سچ نہ جانین گے وَيَضِيْقُ صَدْرِيْ وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ ۝ اور مجھکو تنگ ہووے چھاتی میری یعنی جی میرا گھبراویگا اور دق ہوگا دل میرا اور نہ کھلے گی زبان میری ڈر سے پھر بھیج اے پروردگار پیغام بھائی ہارون کی طرف اور اُسے میرا شریک کر جو اُسے ساتھ لیکر جاؤن مین اور فرعون کی قوم کا مجھ پر گناہ ہی یعنی مجھ سے اُنکا گناہ ہوا ہے جو مین نے اُنکا ایک آدمی مار ڈالا ہے

ع ۱ ۹ ۵

پھڑوتا ہون مین جو اُسکے بدے مجھے مار ڈالین پہلے ہی تیرا پیغام پونہچانے سے قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَآ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ۝ فرمایا خدا نے تعالے نے کہ نہین ہے یہ بات اے موسی جس سے تو ڈرتا ہے پھر جاؤ تم دونون بھائی ساتھ ہماری قدرت کی نشانیون کے جیسے عصا کا اژدہا ہوجانا اور ہاتھ بغل مین رکھنا نکالنا بغل مین رکھکر بیشک ہم ساتھ تمھارے ہین سُننے والے اُن باتون کے جو تم مین اور فرعون مین ہونگی فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ پھر آؤ تم دونون بھائی فرعون کے پاس یعنی جاؤ اور کہو تم دونون کہ بیشک ہم بھیجے ہوے ہین سارے عالم کے پروردگار کے یعنی ساری خلقت کا جو پروردگار ہے اُسنے ہمین بھیجا ہے تیرے پاس اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝ اسواسطے کہ ہمارے ساتھ بھیجدے سب بنی اسرائیل کی قوم کو یعنی انکو رخصت دے اور منع نہ کر جو ہمارے ساتھ چلین شام کے ملک کو جو اُنکے باپ دادا کا قدیم وطن ہے یہ حکم سُنکر حضرت موسی علیہ السلام نے اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کو ساتھ لیکر فرعون سے ملنے کا ارادہ کیا بڑی تلاش سے ایک برس کے بعد ملاقات میسر آئی فرعون نے حضرت موسی علیہ السلام کو پہچانا اور اپنا احسان اس طرح جتانے لگا اور قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا وَّلَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ۝ وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ وَاَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ کہا کہ اے موسی علیہ السلام لے کیا نہین پالا ہمنے تجھے اپنے گھر مین بچپا سا اور رہا تو ہم مین کتنے برس اپنی عمر سے گذارے تو نے یعنی بیس برس تک رہا تو ہمارے گھر مین اور کیا تو نے وہ کام جو کیا تو نے یعنی ہمارے نان بائی کو مار ڈالا تو نے اور تو ہے ناشکری کرنے والا جو ہمنے تجھے ننھا سا پالا اور تو نے ہمارے خدمتگار کو مار ڈالا اور اب ہمسے مقابلہ کرنے آیا پھر اسکے جواب مین قَالَ فَعَلْتُهَآ اِذًا وَّاَنَا مِنَ الضَّآلِّيْنَ ۝ فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ رَبِّيْ حُكْمًا وَّجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ کہا حضرت موسی علیہ السلام نے کہ کیا مین نے وہ کام یعنی اُسے مار ڈالا اُسوقت اور تھا مین بیخبر راہ نہ جانتا تھا عقل کی یعنی نہ جانا مین نے ایک مکے سے مرجاویگا پھر بھاگا مین اُسوقت ڈر اتمسے جو مجھے مار ڈالوگے تم پھر دی مجھے پروردگار میرے نے سمجھ اور عقل اور دانائی اور کیا مجھے پیغمبرون سے جیسے آگے پیغمبر کئے تھے ویسا ہی مجھے کیا خدا نے تعالی نے وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝ اور یہ نعمت جسکا احسان رکھتا ہے تو مجھپر وہ سبب اُسکے ہی جو غلام بناکر رکھا تو نے بنی اسرائیل کی قوم کو یعنی اگر تو بنی اسرائیل کی قوم کو بندھوا نہ کر رکھتا تو کاہیکو میری مان مجھے صندوق مین ڈال کر دریا مین بہاتی جو تو پالتا مجھے پھر جب فرعون نے سُنا کہ حضرت موسی علیہ السلام نے کہا کہ یعنی سارے عالم کے پروردگار نے ہمین بھیجا ہے تب قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ کہا فرعون نے کہ کیا چیز ہے پروردگار سارے عالم کا قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ۝ کہا حضرت موسی علیہ السلام نے کہ عالم کا پروردگار پیدا کرنے والا ہے آسمانون کا اور زمین کا اور جو کچھ اُن دونون مین ہے اُس سب کا پیدا کرنے والا وہی ایک ہے اگر ہو تم یقین لانے والے حضرت موسیٰ نے خدا ے تعالے کی صفتین بیان کین اور فرعون نے ذات پوچھی تھی اس سبب قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗٓ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ۝ کہا فرعون نے اُن لوگون سے جو گرد اُسکے بیٹھے تھے امرا اور خواص بھاری پوشاک اور زیور پہنے ہوے کہ اے تم نہین سُنتے اس مرد کی بات جو مین نے کیا پوچھا اور یہ کیا جواب دیتا ہے یعنی مین نے ذات اُسکی پوچھی اور وہ صفت بتاتا ہے پھر قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ کہا حضرت موسی علیہ السلام نے کہ پروردگار تمھارا اور تمھارے باپ دادا اگلون کا وہی ایک ہے قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ۝ کہا فرعون نے تعرض سے اپنے خواص اور امراؤن کیطرف مُنھ کرکے جو پیغمبر تمھارا وہ جو بھیجا ہی تمھاری طرف یعنی یہ جو کہتا ہے کہ مجھے پیغمبر کرکے تمھارے پاس بھیجا ہے یہ تو دیوانہ ہی جو پوچھتے ہین کچھ اور جواب دیتا ہے کچھ اور پھر قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ کہا حضرت موسی علیہ السلام نے کہ پروردگار مشرق اور مغرب کا ہے اور جو کچھ مشرق اور مغرب کے بیچ مین ہے اُس سب کا پروردگار وہی ایک ہی اگر ہو تم دریافت کرنے والے سمجھنے والے کہ جواب تمھارے سوال کا سواے اس طرح کے نہین دیا جاتا کسواسطے کہ خدا ے تعالی کی ذات کسی کی سمجھ اور بیان مین نہین آتی سب کے ہوش اور خیال اور فکر اور اندیشے مین آنے سے پاک ہی جو وہ ہوش اور حواس کا پیدا کرنے والا ہے تب قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَيْرِيْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ۝ کہا فرعون نے کہ اگر پکڑا تو نے اے موسی علیہ السلام کوئی خدا میرے سوا تو البتہ کرونگا مین تجکو قیدیون مین سے کہتے ہین کہ قید فرعون کی مار ڈالنے سے بھی بدتر تھی تب حضرت موسی علیہ السلام نے قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ ۝ کہا اگر لاؤن تیرے آگے کچھ چیز کھلی ہوئی یعنی دکھاؤن تجھے کوئی معجزہ صریحا جو سب دیکھین قَالَ فَاْتِ بِهٖٓ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ کہا فرعون نے کہ پھر لاوہ پیغمبر کھلی ہوئی روشن اگر ہے تو سچا فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ۝ پھر ڈالا حضرت

موسیٰ نے عصا اپنا فرعون کے آگے پھر اُسوقت ڈالتے ہی اژدہا ہوا صریحًا سب کے روبرو جو سب دیکھکر ڈرے پھر وَنَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءُ لِلنَّاظِرِينَ ۝ اور باہر نکالا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ہاتھ اپنا گریبان مین ڈال کر پھر اُسوقت نکالتے ہی سفید تھا جھٹ تا دیکھنے والون کے سامنے یہ دو معجزے دیکھکر قَالَ لِلْمَلَإِ حَوْلَهُ إِنَّ هَٰذَا لَسَاحِرٌ عَلِيمٌ ۝ کہا فرعون نے سردارون کو اور اشرافون کو اپنی قوم کے جو اُسوقت گرداگرد اُسکے حاضر تھے کہ مقرر یہ موسےٰ علیہ السلام جادوگر ہے بڑا عقلمند جو اسنے یہ دکھایا کہ آجتک کسی نے ایسا کام نہین کیا يُرِيدُ أَن يُخْرِجَكُم مِّنْ أَرْضِكُم بِسِحْرِهِ فَمَاذَا تَأْمُرُونَ ۝ چاہتا ہے وہ کہ نکالدے تمکو تمھارے شہر سے اپنے جادو کے زور سے پھر اب تم کیا مصلحت بتاتے ہو جو اُسکا کیا علاج کیجیے قَالُوا أَرْجِهْ وَأَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ ۝ کہا اُنھون نے کہ ڈھیل دے موسیٰ اور اُسکے بھائی علیہما السلام کو یعنی اُنکو قید اور قتل نہ کر جو لوگ جانین کہ یہ جھوٹے اور جادوگر ہین اور اُٹھا یعنی بھیج شہرون مین لوگ جمع کرنے والون کو یعنی قاصدون کو بھیج ہر شہر کے حاکم پاس جو يَأْتُوكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيمٍ ۝ لے آوین تیرے حضور ہر شہر سے جمع کرکے سب بڑے جادوگر عقلمند اپنے ہنر مین پھر فرعون نے ہر شہر سے جادوگر بُلوائے فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ۝ پھر اکٹھے ہوئے جادوگر واسطے وقت ایک دن مقرر کیے ہوئے کے وَقِيلَ لِلنَّاسِ هَلْ أَنتُم مُّجْتَمِعُونَ ۝ اور کہا فرعون نے اُس شہر کے لوگون کو کہ تم سب اکھٹے ہوا ؤ اُسدن لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ إِن كَانُوا هُمُ الْغَالِبِينَ ۝ شاید کہ ہم سب ملکر جادوگرون کی راہ چلین یعنی مدد کرین انکی اگر یہ جادوگر فتح پاوین موسیٰ اور ہارون علیہما السلام پر یہ بات سب نے قبول کی فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ قَالُوا لِفِرْعَوْنَ أَئِنَّ لَنَا لَأَجْرًا إِن كُنَّا نَحْنُ الْغَالِبِينَ ۝ پھر جب آئے جادوگر حضور مین تو کہا فرعون کو کچھ ہمکو انعام ملیگا اگر ہوے ہم فتح پانے والے تیرے دشمنون پر اے بادشاہ قَالَ نَعَمْ وَإِنَّكُمْ إِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ۝ کہا فرعون نے ہان البتہ بہت کچھ دونگا مین تمکو اور مقرر تم جب فتح پاؤگے تو ہوگے میرے مصاحب پاس رہنے والے جادوگر یہ بات سُنکر بہت خوش ہوے اور اپنا جادو تیار کرکے اُس مقرر کیے ہوے دن میدان مین اور سامنے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے صف باندھکر کھڑے ہوے اور کہا کہ اے موسیٰ علیہ السلام پہلے تو اپنا جادو ڈالتا ہے یا ہم پہلے ڈالین میدان مین قَالَ لَهُم مُّوسَىٰ أَلْقُوا مَا أَنتُم مُّلْقُونَ ۝ کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جادوگرون کو کہ ڈالو تم اُس چیز کو جو اُسکے ڈالنے والے ہو تم اور تیار کرکے لائے ہو میدان مین فَأَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ إِنَّا لَنَحْنُ الْغَالِبُونَ ۝ پھر ڈالے جادوگرون نے رسّے اپنے بنائے ہوے اور لکڑی اپنی جادو سے بنی ہوئی کہ ستر ہزار تھے کئی کوس کے پھیر مین وہ سب رسّے اور لکڑی اژدہون کی صورت بنکر چلنے لگے میدان مین اور ایک شور اُٹھا دیکھنے والون سے اور کہا جادوگرون نے کہ قسم ہے فرعون کی بڑائی کی جو مقرر ہماری فتح ہے تب فَأَلْقَىٰ مُوسَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ ۝ پھر ڈالا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خدائے تعالےٰ کے حکم سے عصا اپنا پر وہ عصا ڈالتے ہی وہان اژدہا بنکر نگل گیا جو وہ جادوگرون نے جھوٹ مکر سے بناکر اژدہون کی صورت دکھایا تھا اُن سب کو وہ نگل گیا جب دیکھا جادوگرون نے کہ وہ ایک عصا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ہزارون رسون اور لکڑیون کو نگل گیا تب جانا کہ جادوگر اور جھوٹا نہین پیغمبر سچا ہے اور یقین لائے اور فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِينَ ۝ قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ رَبِّ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ۝ پھرا وندھے گرے جادوگر زمین پر سجدہ کرتے ہوے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سامنے اور کہا کہ ایمان لائے ہم ساتھ پروردگار سارے عالم کے جو پروردگار حضرت موسیٰ اور ہارون کا ہے جب فرعون نے دیکھا کہ جادوگر ہمارے اور حضرت موسیٰ کے خدائے تعالےٰ پر ایمان لائے اور مجھ سے پھرے قَالَ آمَنتُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ آذَنَ لَكُمْ إِنَّهُ لَكَبِيرُكُمُ الَّذِي عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝ کہا فرعون نے اُن جادوگرون کو اے تمنے مانا موسیٰ علیہ السلام کے خدائے تعالےٰ کو اور لگے تم اُس سے پہلے اُس بات سے کہ رخصت دون مین یعنی پہلے مجھ سے پوچھا ہوتا جب مین تمھین حکم دیتا تب ایمان لاتے موسیٰ علیہ السلام کے خدائے تعالیٰ پر اس سبب سے معلوم ہوا کہ مقرر موسیٰ علیہ السلام تمھارا بڑا سردار ہے وہ کہ اُسنے سکھایا ہے تمکو جادو کا علم اور تم ملے آپسمین ڈرسے دشمن ہوئے پھر البتہ جلد جانوگے کہ کیا تمپر عذاب کرونگا جو لَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُم مِّنْ خِلَافٍ وَلَأُصَلِّبَنَّكُمْ أَجْمَعِينَ ۝ البتہ کاٹونگا مین ایک طرف کا ہاتھ تمھارا اور دوسری طرف کا پاؤن تمھارا اور سولی پر چڑھاؤنگا مین تم سب کو قَالُوا لَا ضَيْرَ إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا مُنقَلِبُونَ ۝ کہا جادوگرون نے کہ کچھ دکھ اور نقصان نہین تیرے عذاب کرنے سے ہمکو جو ہم مرنے سے نہین ڈرتے ہم بیشک اپنے پروردگار کیطرف پھرنے والے ہین یعنی تجھ سے بیزار ہوکر اپنے پروردگار کیطرف ایسے پھرے ہین جو ہمین کسی چیز کی پروا اور خطرہ نہین رہا إِنَّا نَطْمَعُ أَن يَغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطَايَانَا أَن كُنَّا أَوَّلَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ بیشک ہم امید رکھتے ہین وہ کہ بخشے گا پروردگار ہمارا گناہ ہمارے اسواسطے جو ہوے ہم سب سے پہلے ایمان لانے والے خدا تعالےٰ پر

جو وہ ایک ہے اور اُسکا شریک کوئی نہین کہتے ہین کہ فرعون نے اُن جادوگرون کا ایک ایک طرف کا ہاتھ اور دوسری طرف کا پانون کاٹ کر سولی پر چڑھایا ایسے عذاب سے اُنکو مار ڈالا حضرت موسی علیہ السلام اُنکا یہ حال دیکھکر روئے خدائے تعالے نے پردے اُٹھا کر اُنکی ارواح کے مقام بہشت مین دکھائے تب اُنھین تسلی ہوئی پھر بعد اُسکے حضرت موسی علیہ السلام کتنے برس تک فرعون کی قوم کو نصیحت کرتے رہے کہ خدائے تعالے وحدہ لاشریک پر ایمان لاؤ کسی نے نہ مانا بلکہ اور دشمنی اور عداوت زیادہ کرنے لگے جبتک کہ حضرت موسی علیہ السلام کو حکم خدائے تعالی کا آیا جو اپنی قوم بنی اسرائیل کو رات کے وقت لیکر مصر کے شہر سے باہر جاوے جیسے کہ فرماتا ہے وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْٓ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ۝ اور کہلا بھیجا ہمنے موسی علیہ السلام کو جو لیجارات کے وقت میرے بندون کو جو بنی اسرائیل ہین بیشک تمھارا پیچھا کرینگے فرعون کے لوگ **قصہ** کہتے ہین کہ حضرت موسی علیہ السلام نے بنی اسرائیل کی ساری قوم کو کہا کہ جو فرعون کی قوم سے کسی کا آشنا ہو اُنکا گہنا بہانے سے مانگو جو کل ہماری عید ہے ہم پھنکر عیدگاہ جاوینگے جب وہان سے آوینگے تو تمھاری امانت لاوینگے پھر جب دن کو گہنا اُنسے لے چکو تو تم سب اپنا اسباب باندھکر تیار رہو ہم ایک مکان کا پتا بتا جاوینگے وہان آن کر جمع ہو جو ہمارا ارادہ ہے اس شہر سے نکل چلین اور فرعون کی قوم کو خبر نہو سب بنی اسرائیل نے اسیطرح کیا جب وقت شہر سے نکلنے کا ہوا تو دروازہ شہر کا ایسا بند ہوا جو کسی طرح نہ کھلتا تھا حضرت موسی علیہ السلام نے جناب الٰہی مین یہ حال عرض کیا تب معلوم ہوا کہ حضرت یوسف علیہ السلام نبی نے دعا کی تھی کہ جبتک میرا تابوت نہ نکالیوین بنی اسرائیل مصر سے باہر نہ جاسکین اس سبب دروازہ نہین کھلتا حضرت موسی علیہ السلام نے تلاش کی جو کسی کو حضرت یوسفؑ کے تابوت کا مکان معلوم نہ تھا حضرت موسی علیہ السلام نے ساری قوم مین آواز دی کہ جو کوئی اسوقت حضرت یوسفؑ کا تابوت بتا دے جو مانگے سو دون ساری قوم مین سے ایک بڑھیا نے کہا کہ اے موسیؑ شرط کر مجھ سے جو بہشت مین مین تیرے نکاح مین ہون تب مین حضرت یوسفؑ کا مکان بتاؤن حضرت موسیؑ نے قبول کیا اور حضرت یوسفؑ کے جنازے کا صندوق دریا کے بیچ مین سے نکالکر آدھی رات کے وقت روانہ ہوے فجر کو جو بنی اسرائیل کی قوم سے کسی بنی اسرائیل کو نہ دیکھا جانا کہ عیدگاہ گئے ہین پھر شام کو معلوم ہوا کہ بھاگ گئے ہین دوسرے دن چاہا کہ بنی اسرائیل کے پیچھے جاوین ہر ایک محلے مین ایک اشراف سردار مل گیا اُسمین سے اور جا نہ سکے کہتے ہین کہ بنی اسرائیل چھ سو اور ستر ہزار اور نو مرد لڑنے والے اشراف تھے اور سب عورت مرد بوڑھے بچے بارہ لاکھ تھے اس دو دن کی فکر و تردد مین فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ۝ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ ۝ پھر بھیجا فرعون نے لوگون کو شہرون مین جو نزدیک تھے فوج کے جمع کرنے والے یعنی فوج کو جمع کرکے کہا کہ یہ قوم بنی اسرائیل کی جماعت تھوڑے سے ہین شمار بنی اسرائیل کا اوپر لکھا ہے لیکن فرعون نے اُنکو تھوڑا اسواسطے کہا جو اُسکا لشکر اُنسے بہت تھا وَاِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ۝ وَاِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ۝ اور مقرر یہ کہ بنی اسرائیل ہمکو غصے مین لانے والے ہین اور ہم یعنی ہمارا لشکر سب ہتھیار بند ہین اور لڑائی کے ہنر سے واقف ہین اور بنی اسرائیل نہ لڑائی کا ہنر جانتے ہین اور نہ اُنکے پاس ہتھیار ہین سو خدائے تعالی فرماتا ہے فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ۝ پھر باہر نکالا ہمنے فرعون کو لشکر سمیت باغون اور حوضون اور حویلیون اور نہرون سے اور خزانون اور دولت سے اور شہر کے پاکیزہ مکانون سے جو اُنمین رہا کرتے تھے كَذٰلِكَ ۭ وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۝ فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ۝ اور وارث اور مالک کر دیا ہمنے بنی اسرائیل کو اُن سب حویلیون اور باغون کا اور مال دولت کا جو مصر کے شہر مین تھا پھر جبکہ فرعون بارہ لاکھ سوار بہادر لیکر نکلا شہر سے بنی اسرائیل کے قتل کو پھر آیا پیچھے سے انپر دن نکلتے اُسوقت حضرت موسی علیہ السلام ساری قوم سمیت دریا کے کنارے پونہچے اور وہان کوئی کشتی نہ تھی جو فرعون کی فوج جا پونہچی فَلَمَّا تَرَاۗءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ۝ پھر جب سامنے ہوے دونون لشکر اور ایک دوسرے کو نظر آنے لگے تو کہا حضرت موسی کے لوگون نے جو بنی اسرائیل تھے کہ مقرر ہمکو لیلیا اُنھون نے یعنی فرعون کے لشکر نے ہمین آلیا اب کیا کرین قَالَ كَلَّآ ۚ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ۝ کہا حضرت موسی علیہ السلام نے کہ وہ بات نہین ہے جو تم سمجھتے ہو خاطر جمع رکھو اور مت ڈرو جو بیشک میرے ساتھ ہے پروردگار میرا اب راہ بتاتا ہے مجھے اُن سے بچنے کی اور امن مین رہنے کی کہتے ہین کہ جب لشکر فرعون کا بنی اسرائیل کے نزدیک پونہچا خدای تعالے نے ایک غبار اور دھوان جیسے کوہر صبح کو بھیجا دونون لشکر کے بیچ جو نظر آنے سے رہے فرعون نے اپنے لشکر کو کہا کہ یہان اُترو ماندگی بھی جاوے اور دن چڑھے جو سورج اونچا ہوگا تو یہ غبار جاتا رہیگا ان سب کو قتل کرینگے اب یہ کہان جا سکتے ہین جو آگے دریا ہے اور پیچھے ہم ہین اور بنی اسرائیل

کا ڈر سے بُرا حال تھا اور نہایت بیقرار تھے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اُنکا یہ حال دیکھکر بے اختیار ہوکر جناب الٰہی مین دعا مانگی کہ یا الٰہی انکو بچا حق سبحانہ تعالیٰ نے کہلا بھیجا کہ اے موسیٰ دریا کو تیرے حکم مین کر دیا جیسا کہ فرماتا ہے فَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ۭ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ۝ پھر ہمنے کہلا بھیجا موسیٰ کو جا خدائے تعالےٰ کے حکم سے دریا کے کنارے پر عصا مار اور کہہ اے دریا مجھے راہ دے خدا تعالیٰ کی قدرت سے دریا پھٹا اور بارہ راہین اُسمین پیدا ہوئین اور تھا وہ ہر ٹکڑا پانی کا جیسے بڑا پہاڑ بنی اسرائیل کے بارہ فرقے تھے ہر فرقہ ایک راہ سے چلا گیا جب یہ سارے دریا سے نکل کر اُس کنارے پونہچے اور دن چڑہا اور سورج نکلا اور اونچا ہوا اور بخار غبار کا جاتا رہا وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ ۝ اور پاس پونہچا دیا ہمنے پھر اُن دوسرون کو ف فرعون کے لشکر کو کنارے دریا کے پونہچا دیا ہمنے جو اُنھون نے دریا مین راہ اُس طرح کی دیکھی فرعون دیکھکر دریا کو اسطرح پر حیران ہوا اتنے مین حضرت جبرئیل گھوڑی پر سوار ہوکر فرعون کے آگے سے اُسی دریا کی راہ چلے فرعون جو غرہی شوخ گھوڑے پر سوار تھا گھوڑی کو دیکھکر اُسکی بو سے پیچھے اُسکے چلا فرعون نے بہتیرا تھانبا ہرگز نہ تھنبا فوج نے دیکھا کہ فرعون بھی دریا مین ایک راہ سے جاتا ہی ساری فوج نے گھوڑے ڈالے جب فرعون ساری فوج سمیت دریا کے بیچ مین آچکا بنی اسرائیل نے دیکھا کہ یہ بھی ہمارے پیچھے چلے آتے ہین اور نزدیک آپونہچے پھر غل کیا اور گھبرائے اور کہا کہ اے موسیٰ علیہ السلام اب کسی طرح نہین بچنے کے یہ لشکر آگر ہم سب کو قتل کریگا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عصا اُٹھاکر دریا کیطرف اشارہ کیا اور کہا کہ اب ملجا یکبارگی دریا ملگیا اور سارا لشکر فرعون سمیت ڈوب گیا اب خدائے تعالیٰ فرماتا ہے وَاَنْجَيْنَا مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ۝ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ اور بچا یا ہمنے موسیٰ علیہ السلام کو اور اُن سب کو جو اُسکے ساتھ تھے پھر ڈبویا ہمنے دوسرون کو جو اُنکے دشمن تھے یعنی فرعون کو لشکر سمیت ڈبویا ہر طرح اس بات مین نشانی ہے خدائے تعالےٰ کی قدرت کی اور نہ تھے بہت لوگ فرعون کی قوم سے ایمان لانے والے وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ اور بیشک پروردگار تیرا ہر طرح زبردست ہے سب سے مہربانی کرنے والا وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ اِبْرٰهِيْمَ ۝ اور پڑہ یعنی خبر سنا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے کے لوگون کو ابراہیم علیہ السلام پیغمبر کی جو وہ کہتے ہین کہ ہم حضرت ابراہیم کی اولاد مین ہین یہ خبر سنا کر اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ جب کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کو جو آزر تھا اور اُسکی قوم کو جو شہر بابل کے رہنے والے تھے اُنسے پوچھا کہ تم کیا پوجتے ہو قَالُوْا نَعْبُدُ اَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِيْنَ ۝ کہا اُنھون نے کہ ہم پوجتے ہین بتون کو پھر ہمیشہ رہتے ہین ہم جو اُنھین کو پوجا کرتے ہین یعنی سولے بتون کے اور کسی کو نہین پوجتے قَالَ هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ تَدْعُوْنَ ۝ اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ اَوْ يَضُرُّوْنَ ۝ کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہ کیا وہ بت سُنتے ہین تمھارا بُلانا جب تم اُنھین پکارتے ہو یا تمھین کچھ فائدہ پونہچاتے ہین جو تم پوجتے ہو اُنھین یعنی کچھ بخشش یا انعام کرتے ہین تمپر یا کچھ کسی طرح سے نقصان کرتے ہین تمھارا اگر تم اُنکا پوجنا موقوف کرو جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ باتین پوچھین تب اُسکے جواب مین حیران ہوے آخر کو یہ قَالُوْا بَلْ وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ۝ کہا اُنھون نے کہ یہ باتین جو پوچھین تمنے انمین تو کوئی نہین پر ہمنے پایا ہی اپنے باپ دادا کو جو وہ اسی طرح کیا کرتے تھے یعنی بتون کو پوجا کرتے تھے قَالَ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ۝ اَنْتُمْ وَاٰبَاؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ۝ کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ دیکھتے ہو یا جانتے ہو یا سمجھتے ہو جسکو پوجتے ہو تم اور اگلے باپ دادا تمھارے فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْٓ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ پھر وہ جنکو تم اور تمھارے بڑے اگلے پوجتے تھے اور وہ میرے دشمن ہین یعنی مین دشمن ہون اُنکا اس سبب وہ البتہ دشمن ہین میرے یا یون معنی ہین کہ بت اپنے پوجنے والے کے دشمن ہین یعنی جو کوئی اُنھین پوجیگا سو اُسے دوزخ مین لے جاوینگے یہ بت دشمن ہین مگر دوست ہے میرا پروردگار ساری خلقت کا الَّذِيْ خَلَقَنِيْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ ۝ وہ پروردگار جسنے پیدا کیا مجکو پھر وہی مجھے راہ دکھائیگا سیدھی وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ ۝ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ۝ وَالَّذِيْ يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ ۝ اور وہ پروردگار جو کھلاتا ہے مجھے اور پلاتا ہے مجھے اور جب بیمار ہوتا ہون پھر وہی تندرستی دیتا ہے اور وہ پروردگار جو مار ڈالیگا مجھے جب چاہیگا مجھے دنیا مین پھر جلا دیگا مجھے قیامت کو وَالَّذِيْٓ اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لِيْ خَطِيْٓـَٔتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ ۝ اور وہ پروردگار جس سے امید رکھتا ہون مین یہ کہ بخشے گناہ میرے انصاف کرنے کے دن یہ کہکر قوم سے پھر جناب الٰہی مین یہ مناجات کی اور کہا رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۝ اے پروردگار میرے بخش مجھے عقلمندی اور دانائی اور پونہچا بسبب اچھے کامون کے نیکبختون مین یعنی مجھے توفیق اچھے کامون کی دے تو مین نیکبختون مین ہون وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ۝ اور کروا سطے میرے زبان کو سچا پچھلے لوگون مین یعنی پچھلے لوگ مجھے سچا

ع ۴ وقولوا

کہین اور تعریف کرین میری اور مجھے وارث اور مالک کر بہشت کا جو بھری ہوئی ہو نعمتون سے وَاغْفِرْ لِاَبِیْٓ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّیْنَ ۙ وَلَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ ۙ اور بخشش میرے باپ کو یعنی اُسکے گناہ بخش بیشک وہ تھا راہ بھولا ہوا تیری خوشی کی یعنی جس راہ سے تو خوش ہے اُسکو وہ بھولا ہوا تھا دنیا مین اور رسوا مت کر مجھے تو جسدن سب مردے قبرون سے جی اُٹھینگے یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ۙ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ۚ اُسدن فائدہ نہ کریگا کسی کو مال اور نہ اولاد یعنی اُسدن نہ اولاد کام آویگی اور نہ دولت کام آویگی مگر جو کوئی کہ آوے خدائے تعالے کے پاس ساتھ دل سلامت کے جو اُس دل مین دنیا کی کسی چیز کی محبت نہووے یعنی دنیا کی سب چیزون سے اُسکا دل پھرا ہوا ہووے اور اُسدن جو وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِیْنَ ۙ وَبُرِّزَتِ الْجَحِیْمُ لِلْغٰوِیْنَ ۙ نزدیک کیجاویگی بہشت پرہیزگارون کے واسطے جو بچے رہتے ہین بُرے کامون سے بہشت اُنکے پاس آویگی قیامت کو اور کھلی اور بے حجاب ہوگی دوزخ واسطے گمراہ لوگون کے جنھون نے پیغمبر کا کہنا نہین مانا وَقِیْلَ لَهُمْ اَیْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ۙ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ هَلْ یَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ یَنْتَصِرُوْنَ ۙ اور کہینگے فرشتے اُن گمراہ لوگون کو کہ کہان ہین وہ جنکو تم پوجتے تھے دنیا مین سوائے خدائے تعالے کے یعنی فرشتے کہینگے کہ بتون کو جو تم پوجتے تھے بتاؤ اُن کو کہان ہین وہ اب بلاؤ جو کچھ مدد کرین تمھاری اسوقت یا بچا رکھین اپنے تئین عذاب سے سو وہ آپ ایسے عاجز ہونگے فَكُبْكِبُوْا فِیْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ ۙ وَجُنُوْدُ اِبْلِیْسَ اَجْمَعُوْنَ ۙ پھر اوندھے ڈالے جاوینگے بت دوزخمین اور گمراہ بھی اُنکے ساتھ جو بتون کو پوجتے تھے اور لشکر شیطان کا بھی یہ سب دوزخ مین جاوینگے قَالُوْا وَهُمْ فِیْهَا یَخْتَصِمُوْنَ ۙ کہین گے بت پوجنے والے اور وہ دوزخ مین جھگڑتے ہونگے ایک دوسرے سے اور کہین گے تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ اِذْ نُسَوِّیْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۚ قسم ہے خدائے تعالے کی جو ہم تھے صریحًا گمراہی مین جبکہ ہم برابر کرتے تھے تمکو اے بتو ساتھ پروردگار سارے عالم کے وَمَآ اَضَلَّنَآ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ۔ فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِیْنَ ۙ وَلَا صَدِیْقٍ حَمِیْمٍ ۙ اور نہ گمراہ کیا ہمکو مگر بدکارون نے یعنی مقرر ہمین بدکارون نے بہکایا پھر نہین ہے اب ہمین کوئی بخشانے والا اور نہ کوئی دوست مہربان محبت کرنے والا فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۔ پھر کیا اچھا ہوتا اگر پھر جاتے ہم دنیا مین دوبارہ تو پھر ہوتے ہم ایمان لانیوالے لیکن یہ افسوس کہنا اسوقت کا کچھ کام نہ آویگا اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۔ بیشک اس احوال کے بیان کرنے مین ہر طرح نشانی ہے خدائے تعالے کی قدرت کی اور نہ تھے بہت لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم سے ایمان لانے والے اور سچ جاننے والے انکی باتون کے وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ۚ اور بیشک پروردگار تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہر طرح وہ زبردست ہے جو مشرکون پہ عذاب کریگا مہربانی کرنے والا ہے توبہ کرنے والون پر جو انکی توبہ قبول کریگا كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ ۨ الْمُرْسَلِیْنَ ۚ جھٹلایا نوح نبی علیہ السلام کی قوم نے پیغمبرون کو یعنی نوح علیہ السلام نے کہا کہ مجھ سے پہلے جو پیغمبر آئے تھے ویسا ہی مین بھی ہون خدائے تعالے کا بھیجا ہوا اُس قوم نے اس بات کو سچ نہ جانا اور کہا تو جھوٹا ہے اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۚ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ۚ یاد کرا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ جب کہا اس قوم کو اُنکے بھائی نوح علیہ السلام نے کہ اے قوم نہین ڈرتے تم خدائے تعالے کے عذاب سے جو اُسکا حکم نہین مانتے بیشک مین تمھارے پاس بھیجا ہوا ہون امانت پوری پونہچانے والا یعنی خدائے تعالے کے حکم پونہچانے مین کمی اور زیادتی نہ کرونگا پھر ڈرو تم خدائے تعالے کے عذابون سے اور کہا مانو تم میرا جو مین خدائے تعالے کے حکم سے تمھین نصیحت کرتا ہون اگر نہ مانوگے میرا کہا تو تم پر عذاب آویگا وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ۚ اور نہین مانگتا کچھ مین تمسے اس پیغام پونہچانے پر مزدوری جو نہین مزدوری مگر خدائے تعالے پر جو وہ پروردگار سارے عالم کا ہے پھر کہتا ہون مین کہ ڈرو خدائے تعالے کے عذابون سے اور میرا کہا مانو جو اسمین تمھارا بھلا ہی قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ ۚ کہا اُس قوم کے لوگون نے حضرت نوح علیہ السلام کو کہ لے ہم کیا مانین کہا تیرا اور تجھے کیا جانین سچا تیرے تابعدار تو پیچ قوم ہین جو اُنھین کچھ شعور نہین یعنی تیرا کہا احمق ہو سو مانے اور اُن رذالون نے جو ظاہر مین تیرا کہا مانا ہے دل مین وہ بھی یقین نہین لائے قَالَ وَمَا عِلْمِیْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۚ اِنْ حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰی رَبِّیْ لَوْ تَشْعُرُوْنَ ۚ کہا حضرت نوح علیہ السلام نے کہ مجھے خبر نہین ہے اس بات کی جو وہ کرتے ہین یعنی میرے روبرو تو ایمان لائے ہین پیچھے خدا جانے جو کیا کرتے ہین نہین ہے انکے چھپے ہوے کامون کا حساب مگر اوپر پروردگار میرے کے یعنے خدائے تعالے جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہین سب کا حساب لیویگا اگر تم جانتے ہو اس بات کو تب اِس قوم کے بڑے اشراف ون

ع ۵

نے کہا کہ لے نوح جو ان رذیلون کو جو تیرے پاس ہمیشہ حاضر رہتے ہین اپنی مجلس سے دور کر اور نزدیک آنے نہ دے تو تیرے پاس ہم آوین اور تیری باتین سنین تب حضرت نوح علیہ السلام نے کہا کہ وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ اور نہین ہون مین نکال دینے والا اپنے پاس سے ایمان لانے والون کو مین ہون ڈرانے والا خدا ے تعالے کے عذاب سے لوگون کو کھلا ہوا سب کو قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ ۝ کہا قوم نے کہ اگر نہ موقوف کریگا یہ باتین جو کرتا ہے تو اے نوح علیہ السلام تو البتہ تجکو پتھر اکر دینگے سب ملکر جب یہ بات سنی حضرت نوح علیہ السلام نے قوم سے تو نا امید ہوے اُنکے ایمان لانے سے تب جناب الٰہی مین یون دعا کی قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِيْ كَذَّبُوْنِ ۝ فَافْتَحْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِيْ وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ کہا اے پروردگار میرے بیشک میری قوم نے مجھے جھوٹا جانا پھر اب حکم کر میرے اور میری قوم کے بیچ مین حکم اچھا اور لائق کا اور بچا مجکو اور اُن کو جو میرے ساتھ ہین ایمان لانے والون سے اس قوم کے دُکھ دینے سے امن مین رکھ اب خدا ے تعالے فرماتا ہے فَاَنْجَيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝ ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبٰقِيْنَ ۝ پھر بچایا ہمنے نوح علیہ السلام کو اور جو اُسکے ساتھ تھے کشتی مین جو بھری ہوئی تھی آدمیون اور جانورون سے اور اجناس سے پھر ڈبویا ہمنے اُنکو جو باقی قوم بچی تھی یعنی جو اُس کشتی مین تھے اُنکو بچایا اور باقی سب کو ڈبویا طوفان مین اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۝ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ اس احوال کے ہونے مین ہر طرح نشانی ہے خدا ے تعالے کی قدرت کی اور نہ تھے بہت لوگ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم سے مسلمان یعنی کئی آدمی جو کشتی مین حضرت نوح نبی کے ساتھ تھے وہی تو ایمان لائے تھے اور باقی سب کافر تھے کہتے ہین کہ بہتر آدمی عورت اور مرد تھے کشتی مین وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ اور بیشک پروردگار تیرا ہر طرح زبردست ہے کافرون پر عذاب کر سکتا ہے مہربانی کرنے والا ہے جو جلد عذاب نہین بھیجتا اپر كَذَّبَتْ عَادُ نِ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ جھوٹا کہا عاد کی قوم نے پیغمبرون کو اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ جب کہا عاد کی قوم کو اُنکے پیغمبر ہود علیہ السلام نے اے کیا تم نہین ڈرتے خدا ے تعالے کے عذاب سے بیشک مین تمھارے واسطے بھیجا ہوا ہون پوری امانت پونہچانے والا پھر ڈرو خدا ے تعالے کے عذاب سے اور کہا مانو میرا جو میرا کہنا مانوگے تو تمھارا بھلا ہوگا خدا ے تعالی کی رحمت اور بہشت ملیگی اور نہ مانوگے تو تمپر عذاب ہوگا وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اور نہین مانگتا مین تم سے کچھ مزدوری اس پیغام پونہچانے پر جو مزدوری میری خدا ے تعالے پر ہے یعنی مین اُس سے امید رکھتا ہون کچھ تمسے لینے کی توقع نہین ہے مجھے اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ اٰيَةً تَعْبَثُوْنَ ۝ وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ۝ اے تم مکان بناتے ہو بہت اونچے ٹیلے پر ناحق کھیل اور ہنسی کو کہتے ہین کہ وہ لوگ راستے پر اونچی جگہ بیٹھکین بناکر بیٹھتے تھے اور آتے جاتے سے ٹھٹھا مزاح کرتے تھے اور پکڑتے ہو یعنی عمارت کے بنانے مین مشغول ہوتے ہو اور حوضون کے بنانے مین اور اچھے مکانون کے بنانے مین ایسی طرح مشغول ہو گویا کہ تم ہمیشہ جیتے رہوگے وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ اور جسوقت کہ غصہ کرتے ہو یا مارتے ہو کسی کو تو غصہ کرتے ہو تکبر کرنے والون کی طرح بے رحم ہو کر حد سے گذر جاتے ہو پھر ڈرو خدا ے تعالے کے عذاب سے ان باتون کو چھوڑو اور کہا مانو میرا مین تمھارے بھلے کو کہتا ہون وَاتَّقُوا الَّذِيْٓ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ۝ اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ ۝ وَجَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ اور ڈرو اُس خدا سے کہ جسنے امداد کی تم کو وہ چیزین جو تم جانتے ہو امداد کی تمکو حیوان جیسے اونٹ اور بیل اور بکری دنبے اور فرزند اور باغ اور نہرین ان نعمتون کا شکر کرو اور اُسکا حکم بجالاؤ اسواسطے کہ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ مین بیشک ڈرتا ہون تمھارے حال پر بڑے دن کے عذاب سے یعنی اگر میرا کہا نہ مانوگے تو تمپر قیامت کے دن بڑا عذاب ہوگا قَالُوْا سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ تَكُنْ مِّنَ الْوٰعِظِيْنَ ۝ کہا اُس قوم نے حضرت ہود علیہ السلام کو کہ برابر ہے ہمپر کہ نصیحت کرے تو یا نہووے تو نصیحت کرنے والون سے ہم نہین مانینگے تیرا کہا اور اپنے باپ دادا کی راہ نہین چھوڑنے کے اِنْ هٰذَآ اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ۝ نہین ہین یہ کام جنکو تو منع کرتا ہے مگر یہ عادت تھی اگلے لوگون کی ہمنے کچھ آپ اپنے جی سے نہین نکالی اگلے لوگ اسی طرح کرتے تھے ہم بھی کرتے ہین اور ہمپر عذاب نہین ہونیکا ہم بے تقصیر ہین اب خدا ے تعالی فرماتا ہے فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۝ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ پھر اُس قوم نے جھوٹا کہا ہود علیہ السلام کو اور اُسکا کہا نہ مانا پھر ہمنے ہلاک کیا اُن سب کو ہاؤ کے عذاب سے بیشک اُنکے ہلاک کرنے مین ہر طرح نشانی ہی خدا ے تعالی کی قدرت کی اور نہ تھے بہت لوگ ہود علیہ السلام کی قوم سے ایمان لانے والے وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ بیشک پروردگار تیرا ہر طرح وہ زبردست ہے کافر اُسکے عذاب سے کسی طرح نہین بچ سکینگے مہربانی کرنے والا ہے

نصف

ع ۱۸ ۱۰

ع ۱۸ ۱۱

ایمان لانے والون پر جو اُنکے گناہ بخشدیگا کَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ جھوٹا کہا ثمود کی قوم نے پیغمبرون کو یعنی جتنے پیغمبر گذرے تھے اُس قوم نے سب کو جھوٹا جانا اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ یاد کر یعنی بیان کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قوم کے آگے جب کہا قوم ثمود کو اُنکے بھائی صالح علیہ السلام نے کہ اے کیا تم ڈرتے نہین خدائے تعالے کے عذاب سے بیشک مین تمھارے واسطے بھیجا ہوا ہون امانت دار یعنی خدائے تعالے نے جو فرمایا ہے اس سے کم زیادہ نہین کہنے کا تمسے پھر ڈرو خدائے تعالے کے عذاب سے اور کہا مانو تم میرا وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اور نہین مانگتا ہون مین تمسے اس پیغام پونہچانے پر کچھ مزدوری جو نہین ہے مزدوری میری مگر اوپر پروردگار عالم کے ہے یعنی مجکو خدائے تعالے سے امید ہے کہ وہی مجھپر انعام کریگا کچھ تمسے بدلا مین نہین چاہتا اَتُتْرَكُوْنَ فِيْ مَا هٰهُنَآ اٰمِنِيْنَ ۝ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ وَّزُرُوْعٍ وَّنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيْمٌ ۝ کیا تمھین چھوڑ رکھینگے یعنی نہین چھوڑنے کے تمکو اس عیش مین جواب ہو تم بے ڈر خوف سے باغون مین اور نہرون مین اور کھیتون مین اور کھجورون کے باغ مین اور کھجورون کا گابھا بہت نازک اور پاکیزہ مزے دار ہے ایسے عیشون مین ہو تم دنیا مین یہ سب نعمتین چھوڑ کر مروگے وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا فٰرِهِيْنَ ۝ اور گڑھتے ہو اور تراش کر پہاڑون کو بناتے ہو گھر اپنے رہنے کو جو واقف ہو اس ہنر مین اسواسطے کہ پہاڑ کا گھر مضبوط اور بیخطر ہے سب آفت سے یعنی تم جانتے ہو کہ ہم ہمیشہ اسی طرح اس گھر مین عیش کیا کرینگے پھر ڈرو خدائے تعالے کے عذاب سے اور تابعداری کرو میری جو مین اچھی بات تمھارے بھلے کی کہتا ہون وَلَا تُطِيْعُوْٓا اَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ۝ اور تابعداری مت کرو کافرون کے حکم کی جو وہ حد سے باہر نکل گئے ہین وہ کافر جو خرابی کرتے ہین شہرون مین اور اچھے کام نہین کرتے اُنکا کہا مت مانو جو تمھارے حق مین برا ہو قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ۝ مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۝ فَاْتِ بِاٰيَةٍ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ کہا قوم ثمود نے حضرت صالح نبی علیہ السلام کو کہ سوائے اسکے نہین یعنی مقرر تو جادو کیا ہوا ہے تجھے کسی نے جادو کیا ہے جو تیری عقل جاتی رہی ہے جو دیوانون کی سی باتین کرتا ہے نہین ہے تو مگر ایک آدمی ہے ہم جیسا یعنی ہم مین اور تجھ مین کچھ فرق اور کچھ بڑائی نہین نظر آتی کسی چیز مین پھر کیونکر ہم جانین کہ خدائے تعالے نے تیرے ہاتھ پیغام بھیجا ہے پھر لاؤ اور دکھلاؤ کچھ نشانی پیغمبری کی اگر تو سچا ہے تب حضرت صالح نے کہا کہ تم کیا نشانی چاہتے ہو اُنھون نے کہا کہ اس پہاڑ سے اونٹنی نکال جو وہ نکلتے ہی بچہ دیوے حضرت صالح علیہ السلام نے جناب الٰہی مین دعا مانگی خدائے تعالے نے انکی دعا قبول کی اور اپنی قدرت سے جسطرح اُنھون نے کہا تھا اُسی طرح اونٹنی پہاڑ پھٹ کر نکلی اور نکلتے ہی بچہ جنی تب حضرت صالح علیہ السلام نے قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۝ کہا یہ اونٹنی ہے جو چاہتے تھے تم اب واسطے اُسکے باری ہے ایک دن پانی پینے کی اور واسطے تمھارے ہے باری پانی پینا ایک دن مقرر کیا ہوا یعنی تمھاری باری کے دن وہ نہین پینے کی اور اُسکی باری کے دن تم بھی مزاحم اُسکے نہو وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ اور مت چھیڑو اونٹنی کو بُری طرح سے یعنی اُسکے مارنے کا قصد نہ کرو اور اگر اُسکے مار ڈالنے کا قصد کروگے تو پھر پونہچیگا تمکو عذاب سخت دنیا مین بھی اور آخرت مین بھی اب خدائے تعالے فرماتا ہے کہ فَعَقَرُوْهَا فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِيْنَ ۝ پھر کونچین کاٹین اُس اونٹنی کی ثمود کی قوم نے یعنی مار ڈالا پچھتاوے ہوے فجر کو اونٹنی مار کر پچھتانے والے جب عذاب نظر آنے لگا فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ پھر پکڑا انکو عذاب نے اور پچتانا اُسوقت کا کچھ کام نہ آیا اور وہ ایکبارگی ہلاک ہوے بیشک اُنکے ہلاک ہونے مین بڑی نشانی ہے خدائے تعالی کی قدرت کی اور نہ تھے بہت لوگ قوم ثمود سے ایمان لانے والے وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ اور بیشک پروردگار تیرا ہر طرح سے زبردست ہے کافرون کے ہلاک کرنے مین مہربان ہے جو بغیر گناہ کرنے کے عذاب نہین کرتا كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ ۨ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ کہا پیغمبرون کو کہ تم جھوٹے ہو لوط نبی علیہ السلام کی قوم نے اور اُنکو سچا نہ جانا اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ جب کہا اُس قوم کو اُنکے بھائی نبی لوط علیہ السلام نے کیا نہین ڈرتے تم خدائے تعالے کے عذاب سے جو گناہ کرتے ہو بیشک مین تمھارے واسطے بھیجا ہوا ہون امانت دار یعنی جو خدائے تعالی کا حکم ہے اُسکے پونہچانے مین کمی اور زیادتی نہین کرتا مین پھر ڈرو تم خدائے تعالے کے عذاب سے اور کہا مانو تم میرا تمھارے بھلے کی بات کہتا ہون وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اور نہین مانگتا مین تمسے اس پیغام کے پونہچانے پر کچھ مزدوری جو نہین ہے مزدوری میری مگر خدائے تعالی پر جو وہ پروردگار سارے عالم کا ہے اور اسکا بدلا وہی مجھے دیگا اپنے فضل و کرم سے اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ

ع ۱۱ ۱۴

مِنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ ۝ اے تم آتے ہو مردون پر خلقت کے یعنی تم مردون سے بدفعلی کرتے ہو اور چھوڑتے ہو انکو جو پیدا کی ہین تمھارے واسطے تمھارے پروردگار نے عورتین تمھاری یعنی عورتون کو چھوڑ کر مردون سے ملتے ہو یہ بہت بُرا کرتے ہو بلکہ تم لوگ ہو حد سے باہر نکلے ہوے بدکاری مین یعنی حد سے زیادہ گناہ کرتے ہو قَالُوْا لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ ۝ کہا قوم نے حضرت لوط علیہ السلام کو کہ اگر تو نہ چھوڑیگا ان باتون کو جو ہمسے کرتا ہی تو البتہ ہوویگا تو نکلے ہوؤن سے یعنی اگر ہمارے کامونکی اور چلن کی مزاحمت کریگا تو ہم اس شہر سے تجھے نکالدینگے قَالَ اِنِّىْ لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِيْنَ ۝ کہا حضرت لوط علیہ السلام نے کہ بیشک مین تمھارے کامون سے اور چلن سے بہت بیزار ہون اور انکا دشمن ہون یہ بات قوم سے کہکر تب خدا ے تعالی کی جناب مین عرض کی اور کہا رَبِّ نَجِّنِىْ وَاَهْلِىْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝ اے پروردگار میرے بچا اور انمین رکھ مجھے اور میرے گھر کے لوگون کو سو وہ دو بیٹیان اور کئی مسلمان تھے انکو بچا اُس چیز سے جو یہ قوم کرتی ہی یعنی یہ قوم بڑا گناہ کرتی ہی اس گناہ کے سبب اُنپر عذاب آویگا اس عذاب سے مجھے اور میرے گھر کے لوگون کو بچا خدا ے تعالے نے حضرت لوط علیہ السلام کی دعا قبول کی جیسے کہ فرماتا ہے فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ۝ اِلَّا عَجُوْزًا فِى الْغٰبِرِيْنَ ۝ پھر بچایا ہمنے لوط نبی علیہ السلام کو اور اُسکے گھر کے لوگون کو عذاب سے مگر ایک بڑھیا عورت لوط نبی کی رہگئی باقی رہے ہوؤن مین عذاب کے بیچ کہتے ہین کہ عذاب آنے سے پہلے حضرت لوطؑ کو حکم ہوا کہ تو اپنے لوگون کو لیکر اس شہر سے نکل جا حضرت لوطؑ نے اُسوقت اپنی بی بی سے کہا کہ تو بھی چل ہمارے ساتھ اُسنے کہا مین تمھارے ساتھ نہین چلتی جو سارے شہر کے لوگون کا حال ہوگا سو مجھے بھی قبول ہے اس سبب سے وہ بھی عذاب مین اُنکے شامل رہی ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝ پھر ہمنے ہلاک کردیا دوسرون کو یعنے اُس شہر کے سب لوگون کو اور برسایا ہمنے اُن پر مینھہ عذاب کا یعنی پتھر برسے اُنپر پھر بُرا ہے برسنا ڈرائے ہوؤن کا جو آگ اور پتھر برسے تھے اُن پر اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ بیشک اس عذاب کے کرنے مین نشانی ہی خدا ے تعالی کی قدرت کی اور نہ تھے بہت لوگ اس قوم کے ایمان لانے والون سے وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ بیشک پروردگار تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر طرح زبردست ہے کافرون کے ہلاک کرنے مین مہربان بھی ہے مقرر جو بغیر گناہ کیے عذاب نہین کرتا کسی پر كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْـَٔيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ جھوٹا کہا ایکہ کے رہنے والون نے پیغمبرون کو ایکہ جنگل کا نام ہے جو وہان درخت میوہ دار بہت تھے سو اس جنگل مین چار گانون تھے آباد خدا ے تعالے اپنے حبیب کو فرماتا ہے کہ اُن کافرون کے رہنے والون کا احوال اپنی قوم کے آگے بیان کر جو اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ جب کہا ایکہ کے رہنے والون کو حضرت شعیب علیہ السلام نے اے کیا تم نہین ڈرتے خدا ے تعالے کے عذاب سے اِنِّىْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ بیشک مین تمھارے لیے بھیجا ہوا ہون امانت دار پھر ڈرو خدا ے تعالے کے عذاب سے اور کہا مانو تم میرا وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِىَ اِلَّا عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اور نہین مانگتا مین تمسے اس امانت پونہچانے پر مزدوری جو وہ پیغام ہی خدا ے تعالی کی طرف سے تمکو اس پیغام کے پونہچانے پر کچھ مزدوری نہین چاہتا نہین ہی مزدوری میری مگر خدا ے تعالے پر جو وہ پروردگار سارے عالم کا ہے یعنی خدا ے تعالے مجھے اسکا بدلہ دیویگا اپنے فضل سے مین تمسے کچھ نہین چاہتا اور وہ امانت یہ پیغام ہے خدا ے تعالے کا جو اُسنے فرمایا ہے کہ اَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ ۝ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ۝ پورا کرو ناپنا کو اور مت ہو کمتی کرنے والے کسی کا حق اور تولو ترازو سیدھی سے یعنی جس ترازو مین پاسنگ نہو اُس سے تولو وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝ اور کمتی کرکے مت دو لوگون کی چیزون کو تول مین اور مت پھرو خرابی کرتے ہوے ایکہ کے گردے مین یعنی رہزنی مت کرو اور چوری موقوف کرو وَاتَّقُوا الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِيْنَ ۝ اور ڈرو خدا ے تعالے سے جسنے تمھین پیدا کیا ہے اور تمسے پہلے پہلے قوم کے لوگون کو پیدا کیا ہی سو وہ ایک ہے سب کا پیدا کرنے والا قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ۝ وَمَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَاِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ کہا ایکہ کے رہنے والون نے حضرت شعیب علیہ السلام کو کہ سوا ے اسکے نہین یعنی مقرر تو جادو کیا ہوا ہے یعنی کسی نے تجھے جادو کیا ہے جو تیری عقل جاتی رہی ہی دیوانون کی سی باتین کرتا ہے اور نہین تو مگر ایک آدمی ہم ہی جیسا سارے بدن اور صورت مین کچھ کسی بات مین ہمسے تجھے بڑائی نہین اور مقرر ہماری سمجھ مین ہی تو جھوٹ بولنے والون سے اگر سچا جانتے تجھے تو شاید تیری بات سُنتے فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ پھر اگر آوے ہمپر اور ڈالدے ایک ٹکڑا آسمان سے اگر تو ہے سچ بولنے والون سے یعنی جو تو کہتا ہے کہ مین خدا ے تعالے کا بھیجا ہوا ہون اور ہم تیرا

ع ۹ ۱۶ ۱۳

کتا نہین مانتے ہین تو خدائے تعالے سے کہو جو ہمپر آسمان تھوڑا سا ٹوٹ پڑے تب ہم تجھے سچا جانین قَالَ رَبِّیْٓ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ کہا حضرت شعیب نے کہ پروردگار میرا خوب جانتا ہے جو کچھ کہ تم معاملہ دنیا مین اور اُن سب کامون کا بدلا دیوگا تمکو کہتے ہین کہ حضرت شعیب علیہ السلام نے بہتیرا سمجھایا اُنھین پر کچھ اثر نہوا انکو بلکہ شرارت زیادہ کرنے لگے خدائے تعالے نے ایک ہوا گرم ایسی بھیجی جو اُنکے کنوؤن کا پانی بھی کھولنے لگا اور وہ باؤ سات دن رات رہی ایسی جو آدمیون کا دم رکنے لگا تب گھبرا گھبرا کر گھرون مین گھسے وہان زیادہ دق ہوے پھر گھرون سے نکل کر جنگل مین درختون کے نیچے جا پڑے اور گرمی سے تڑپتے تھے جو یکایک کالی بدلی اُٹھی اور باؤ ملائم چلنے لگی اُس ہوا اور بدلی کو دیکھکر خوش ہوئے اور آپسمین پکارنے لگے کہ آؤ سیان اس بدلی کے نیچے آرام کرین جب وہ سب لوگ اُس بدلی کے تلے اکٹھے ہوے ایک آگ اُس بدلی سے پیدا ہوئی جو سب کو جلا کر ہلاک کیا جیسا کہ خدائے تعالے فرماتا ہے فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ پھر جھوٹا کہا حضرت شعیب علیہ السلام کو ایکہ کے رہنے والون نے پھر پکڑا اُن لوگون کو اُس بدلی نے عذاب کے دن جو وہ بدلی سائبان کی طرح آئی تھی اُنکے عذاب کے واسطے جو سب کو ہلاک کیا بیشک وہ عذاب ظلہ کا تھا بڑے عذاب کا دن اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ بیشک اس طرح کے عذاب کرنے مین جو بدلی سے آگ نکل کر انکو ہلاک کیا ہر طرح نشانی ہے خدائے تعالے کی قدرت کی اور نہ تھے بہت ایکہ کے رہنے والون سے ایمان لانے والے وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ اور بیشک پروردگار تیرا زبردست ہے جو پیغمبرون کی مدد کرکے کافرون پر فتح دیتا ہے جو ایک آدمی ہزارون پر غالب آتا ہے مہربان ہے اپنے پیغمبرون پر جو ہزارون کافر اُس اکیلے کا کچھ نہین کرسکتے یہ احوال اگلے پیغمبرون کا اور اُنکی امتون کا اپنے حبیب کے آگے بیان کرکے تسلی فرماتا ہے اور کافرون کو ڈراتا ہے کہ جس قوم نے پیغمبر کا کہنا نہ مانا اُس قوم پر عذاب بھیجکر ہلاک کیا وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ۝ عَلٰي قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ۝ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ۝ وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ اور بیشک یہ قرآن مقرر نیچے بھیجا ہے سارے عالم کے پروردگار نے اور یہ قرآن اُترا ہی ساتھ جبرئیل علیہ السلام کے تیرے دل پر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسواسطے کہ ہووے تو ڈرانے والا خلقت کو یعنے مکے کے لوگون کو ساتھہ زبان عربی کے اشکارا اور کھلا ہوا ڈرانا جو یہ مکے کے لوگ جلد سمجھین اور یہ ذکر لکھا ہے کتابون مین اگلے پیغمبرون کی بھی یعنی توریت اور انجیل مین تعریف اور ذکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا لکھا ہوا ہے اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۝ کیا نہین ہے مکے کے لوگون کے واسطے نشانی وہ کہ جانتے ہین پڑھے بنی اسرائیل کی قوم کے یعنی وہ لوگ جو توریت پڑھے ہوے ہین اُنھین معلوم ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صفتین وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰي بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ ۝ فَقَرَاَهٗ عَلَيْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ۝ اور اگر ہم نیچے بھیجتے قرآن کو کسی اور پر جو سوا ے عرب کے ہوتا پھر وہ پڑھتا قرآن کو عرب کے لوگون پر تو یہ عرب کے لوگ اسپر ایمان نہ لاتے اور کہتے کہ ہمین غیرت آتی ہے جو ہم اپنی قوم کے سوا اور کسی کی تابعداری کرین کسواسطے کہ كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝ ایسا ہی لے آئے ہم نا ماننا کافرون کے دلون مین یعنی یہ پیغمبرون کا جھوٹا کہنا اور اُنکا نہ ماننا ہمنے کافرون کے دلون مین ڈالا جو نہین مانتے قرآن کو اور پیغمبرون کو جبتک کہ دیکھین عذاب دکھ دینے والا بڑا فَيَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ فَيَقُوْلُوْا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ۝ پھر آوے عذاب اُن پر یکایک اور وہ بیخبر ہون پھر جب دیکھین گے کہ عذاب آیا تو پھر کہنے لگین کہ ہمین ذرا ڈھیل بھی ہے اُسوقت تو یہ حال ہوگا جو ڈھیل کی آرزو کرین اور فرصت نہ ملیگی اور اب اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ کیا ہمارے عذاب کی جلدی کرتے ہین یعنی پیغمبرون کو کہتے ہین کہ اگر سچے ہو تو ہمپر عذاب لاؤ اَفَرَءَيْتَ اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِيْنَ ۝ ثُمَّ جَاۗءَهُمْ مَّا كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ۝ مَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ ۝ اے دیکھا تو اور سمجھہ کہ اگر عیش دین ہم انکو بہت برس اور یہ جیتے رہین اور عیش کرتے رہین پھر اُن پاس وہ چیز جسکا وعدہ دیا ہے یعنی جب موت آوے نہ دور ہووے اُسسے وہ دعدہ ہوگئی اُس چیز سے جسکے سبب عیش کرتے تھے دنیا مین یعنی مال اور دولت کچھکام نہ آویگا اُسوقت اُنکے وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ ۝ ذِكْرٰى ۛ وَمَا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝ اور نہین ہلاک کیا ہمنے کسی گانون کے لوگون کو مگر وہ واسطے ان لوگون کے ڈرانے والے تھے اور نصیحت دینے والے یعنی پیغمبر آن کر نصیحت کرتے ہین اور خدائے تعالے کے عذاب سے ڈراتے ہین جب یہ لوگ پیغمبرون کا کہنا نہین مانتے تب اُن پر عذاب سخت آتا ہے اور نہین ہین ہم ستم کرنے والے بندون پر جو بغیر پیغام بھیجے اور ڈرانے کے عذاب کرین کسے کے لوگ کہتے تھے کہ ایک دیو ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آن کر قرآن بتا جاتا ہے سو خدائے تعالے فرماتا ہے وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ ۝ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝ اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ۝ اور نہین

نیچے لاتا دیو قرآن کو اور نہ لائق ہے دیوون کو جو قرآن لاوین اور نہ وہ لا سکتے ہین کسواسطے کہ بیشک دیو فرشتون کی باتین سننے سے دور نکلے ہوئے ہین یعنی دیوون کو نکالدیا ہی آسمانون سے اور جب آسمان مین جاتے ہین باتین سننے کو تو فرشتے مارتے ہین اُنکو خدائے تعالے کے حکم سے فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ۝ پھر مت بلاساتھ خدائے تعالے کے جو برحق وہ ایکہی اور کسی دوسرے خدا کو یعنی خدائے تعالی کے ساتھ کسی کو شریک مت کر اور اگر کریگا تو پھر ہوگا تو عذاب دیے ہوؤن سے یعنی تجھپر عذاب ہوگا اے بندے میرے اگر شرک کریگا تو اور اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ۝ اور ڈرا خدائے تعالے کے عذاب سے اپنے نزدیک ناتے دارون کو کہتے ہین کہ جب یہ آیت اُتری تب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑ پر جو اُسکا نام صفا ہی اُسپر چڑھکر اپنے کنبے کے لوگون کا ایک ایک کا نام لیکر پکارے جب سب جمع ہوئے اور اُنھون نے کہا کہ ہمین کیون بُلایا جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنسے کہا کہ اگر مین تمھین کہون کہ اس پہاڑ کے نیچے ایک جماعت ہے سوارون کی اور وہ نکل کر تم سب کو ابھی مار ڈالینگے تم میری اس بات کو سچ جانوگے یا نہین اُن سب نے کہا کہ ہم البتہ سچ جانینگے جو کبھی ساری عمر ہمنے تجھسے جھوٹی بات نہین سُنی تب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین ڈرانے والا ہون تمکو خدائے تعالے کے عذاب سے یعنی اگر تم ایمان نہ لاؤگے تو تمپر بڑا عذاب ہوگا قیامت کے دن یہ بات سُنتے ہی سب پھر گئے اور بیزار ہوکر چلے گئے اور ابولہب نے جو چچا تھا بے ادبی کی اور خدائے تعالی اپنے دوست محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتا ہی وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور نیچے جھکا باز واپنے یعنی مہربانی کر اُنکے واسطے جو تابعداری کرتا ہی تیری ایمان لانے والون سے فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ پھر اگر تیرا کہنا نہ مانین تیرے کنبے کے لوگ تو پھر کہہ تو اُنکو کہ مین مقرر بیزار ہون اُس چیز سے جو تم کرتے ہو اُسکا حساب مجھ سے نہین پوچھنے کے تم جانو تمھارا کام جانے وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۝ الَّذِيْ يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ۝ وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ ۝ اور تو سب سونپ دے اپنے کام خدائے تعالی زور آور مہربانی کرنے والے پر وہ خدائے تعالی جو دیکھتا ہی تجکو جسوقت کہ کھڑا ہوتا ہی تو تہجد کی نماز کو اکیلا اور دیکھتا ہی خدائے تعالی تجکو جسوقت پھرتا ہی تو نماز کے واسطے نماز کرنے والون سجدے اور رکوع کے وقت اور اُٹھنے بیٹھنے کیوقت دیکھتا ہی خدائے تعالی تجکو کہ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ بیشک وہ خدائے تعالے سُننے والا ہی سب کی باتین جاننے والا ہی سب کے دلون کے خیالون کو هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ۝ اے لوگو بتاؤن مین تمکو جو ہمیشہ کس پر اُترتے ہین دیو یعنی جون سے لوگون پر دیو آتے ہین آسمان سے اُنکی نشانی اور پتہ بتاؤن سو وہ دیو تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۝ يُّلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ۝ اُترتے ہین ہر جھوٹ بہتان بولنے والے گنہگار پر جو لوگ کہ کان لگا رکھتے ہین دیوون کی باتون پر اور بہت اُن لوگون سے جھوٹے ہین وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ۝ اور شعر کہنے والے جو تابعداری اُنکی کرتے ہین احمق کمینے لوگ یعنی شاعرون کا کہنا اجلاف اور رذالے احمق مانتے ہین اور اُنکو سچا جانتے ہین اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ۝ اے نہین دیکھتا تو شاعرون کو جو ہر ایک میدان مین یعنی ہر ایک قافیہ کے ضلع مین اور اُسکے معین درست کرنے کے واسطے حیران اور خراب پھرتے ہین خیال مین وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ۝ اور وہ جو یہ لوگ کہتے ہین اور آپ نہین کرتے ہین یعنی شعر مین جو خیال باندھتے ہین سو وہ درصل نہین ہوتا جیسے کہ آپ عاشق نہین ہوتے اور عاشقون کی طرح بیان کرتے ہین شعر مین کہ ہم حد سے زیادہ عاشق ہین اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا مگر وہ شاعر جو ایمان لائے ہین اور اچھے کام کرتے ہین اور خدائے تعالی کی یاد کرتے ہین بہت یعنی مناجات مین خدائے تعالی کی تعریف اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت بیان کرتے ہین بہت طرح طرح سے اپنے شعر مین وَانْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا ۝ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ۝ اور یہ مومن شعر کہنے والے بدلا لینے والے ہین پیچھے ظلم دیکھنے کے یعنی شاعر کافر جو ہجو حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور صحابون کی اور مسلمانون کی کرتے تھے تو یہ شاعر مومن صالح اُسکے عوض اُنکی ہجو کرتے ہین اور جلد جانینگے جنھون نے ظلم کیا ہے جھوٹ بول کر اور ہجو کہکر شعر مین یعنی جنھون نے ہجو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کی ہے اور کرتے ہین وہ لوگ جلد جانینگے بعد مرنے کے جو کس کروٹ پلٹے جاوینگے یعنی آگ مین لوٹین گے سدا دوزخ کے اندر

ع ۱۱ ۳۶ ۱۵

سُوْرَةُ النَّمْلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثٌ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

طٰسٓ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ۝ یہ سورۃ آیتین ہین قرآن کی اور کتاب روشن کی هُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ راہ دکھانیوالا ہی سیدھی اور خوشخبری دینے والا ہے وہ قرآن خدائے تعالی کی رحمت کی واسطے اُن ایمان

لانے والون کے جو قائم رکھتے ہین پانچون وقت کی نماز کو اور دیتے ہین زکوۃ کے مال کو محتاجون کے تئین اور وہ ایمان لانے والے ایسے ہین جو وہ آخرت کے
دن کو یقین جانتے ہین کہ بیشک آوینگا وہ دن اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ زَیَّنَّا لَھُمْ اَعْمَالَھُمْ فَھُمْ یَعْمَھُوْنَ ۝ بیشک وہ لوگ جو ایمان نہین لائے
یعنی سچ نہین جانتے آخرت کے دن کو اُن لوگون کے واسطے ہمنے اچھے بنا کر دکھائے ہین کام اُنکے یعنی اُنکے دلون مین اور اُنکی آنکھون مین ایسی غفلت
ہمنے ڈالی ہے جو اُنھین اپنے بُرے کام اچھے دکھائی دیتے ہین پھر وہ لوگ خراب پھرتے ہین دنیا کے کامون مین جو صرف نکمے ہین اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ لَھُمْ
سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ ھُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ۝ وہ لوگ وہی ہین جو اُنکے واسطے ہے بُرا عذاب دنیا مین جیسے حکم قتل کا اور لوٹ کا اور وہی لوگ
آخرت مین بھی نقصان کھائے ہوے ہونگے جو ذرا بھی کام نہ آوینگے اُنکے کام کیے ہوے دنیا کے یعنی کافر جو دنیا مین خیرات اور قربانی اور مسافرون کی
مہمانداری اور نیکیان اُنکی اور رتبون کا پوجنا اور مال جمع کرنا ان سب باتون سے کوئی کام نہ آویگی اُسدن اُنکے اس سبب وہ نقصان پائے ہوے ہونگے
وَاِنَّکَ لَتُلَقَّی الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَکِیْمٍ عَلِیْمٍ ۝ اور بیشک تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم قرآن سیکھتا ہے نزدیک سمجھنے والے مضبوط کام کرنے والے سب کچھ جاننے والے
سے یعنی خدائے تعالے کے پاس سے آتا ہے قرآن جو تو سیکھتا ہے جبرئیل علیہ السلام سے اِذْ قَالَ مُوْسٰی لِاَھْلِہٖٓ اِنِّیْٓ اٰنَسْتُ نَارًا سَاٰتِیْکُمْ مِّنْھَا بِخَبَرٍ
اَوْ اٰتِیْکُمْ بِشِھَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّکُمْ تَصْطَلُوْنَ ۝ یاد کر یعنی جانکر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کے آگے کہ جب کہا موسی علیہ السلام نے اپنی بی بی
کو جو ساتھ تھی کہ بیشک مین نے دیکھی ہے آگ سو جلدی لاتا ہون مین تمکو وہان سے آگ کی خبر یا لا دیتا ہون تمکو ایک انگارا دہکتا ہوا اُس
آگ سے شاید کہ تم آگ سینک کر گرم ہو یہ بات اُس وقت کی ہے کہ جب حضرت موسی علیہ السلام حضرت شعیب نبی سے رخصت ہو کر اپنی بی بی کو لیکر
آتے تھے اور بی بی اُنکی حاملہ تھین راہ مین ایک رات ایسا اتفاق ہوا سو بدلی اور مینھ اور سردی اور باد چلتی تھی اور اُنکی بی بی کو اُسی وقت بچہ ہونیکا
درد اُٹھا اور آگ نہ تھی اور چقمک سے بہتیرا انکا لا آگ نہ نکلی اور جنگل میدان مین کہین بستی نہ تھی بی بی نے کہا یا موسی کہین سے آگ پیدا کرو یہ حیران ہوئے
جو جنگل مین کہان سے آگ لاؤن بارے ایک اونچی جگہ کھڑے ہو کر ہر طرف نگاہ کی جو ایک طرف روشنی نظر آئی تب کہا کہ آگ لاتا ہون مین تمھارے
واسطے یا خبر لاتا ہون کہ وہ روشنی کیا ہے یہ تسلی دیکر بی بی کو روشنی کیطرف چلے فَلَمَّا جَآءَھَا نُوْدِیَ اَنْ بُوْرِکَ مَنْ فِی النَّارِ وَمَنْ حَوْلَھَا ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰہِ
رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ پھر جب آئے حضرت موسی علیہ السلام نزدیک اُس آگ کے تو دیکھا کہ ایک ہرا درخت ہے جو اُسمین سے آگ دہکتی ہے بغیر دھوئین کے
سفید جب دیکھا تو تعجب کیا کہ اتنے مین آواز آئی یہ کہ برکت دیا ہوا ہے جو کوئی کہ آگ مین ہے اور جو کوئی کہ آگ کے گرد ہے یعنی آگ مین حضرت موسی
اور گرد آگ کے جو فرشتے تھے سب کو برکت دی ہے اور پاک ہے خدائے تعالے جو پروردگار سارے عالم کا ہے کہتے ہین کہ جب یہ آواز آئی تب
حضرت موسی نے اپنے دل مین کہا کہ یہ بات کہنے والا کون ہے تب پھر یہ آواز آئی کہ یٰمُوْسٰٓی اِنَّہٗٓ اَنَا اللّٰہُ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝ اے موسی بیشک وہ بات کہنے والا
مین ہون خدائے تعالے زبردست حکم کرنے والا اچھا دَاَلْقِ عَصَاکَ اور ڈالدے تو زمین پر عصا اپنے ہاتھ کا حضرت موسی علیہ السلام نے موافق
حکم الٰہی کے عصا ڈالدیا سو وہ عصا ازمین مین گرتے ہی سانپ کی شکل بنکر چلنے لگا ہر طرف فَلَمَّا رَاٰھَا تَھْتَزُّ کَاَنَّھَا جَآنٌّ وَّلّٰی مُدْبِرًا وَّلَمْ یُعَقِّبْ ۭ پھر
جب حضرت موسی علیہ السلام نے دیکھا کہ ہلتا اور دوڑتا ہے گویا کہ وہ سانپ ہے ہر طرف دوڑتا ہوا پھرتا ہے یہ دیکھکر ڈرے اور پیٹھ پھیر کر بھاگے اور پھر نہ
پھرے حضرت موسی اُسکی طرف تب پھر یہ آواز آئی یٰمُوْسٰٓی لَا تَخَفْ ۭ اِنِّیْ لَا یَخَافُ لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ ۝ اے موسی مت ڈر سوا ے میرے کسی سے جو بیشک نہین ڈرتے میرے
پاس بھیجے ہوے پیغمبرون کو میری طرف سے مہربانی اور بخشش ہے ایسی کوئی چیز نہین جس سے ڈرین الَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ سُوْٓءٍ فَاِنِّیْ
غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ مگر جو کوئی ظلم کرے یعنی ظالمون کو چاہیے جو مجھ سے ڈرین کہ اُنکے واسطے عذاب تیار ہے پھر اگر وہ ظالم ظلم کے بدلے نیک کام کرے ظلم کے پیچھے
یعنی ظلم کرکے توبہ کرے اور نیکیان کرے تو پھر بیشک مین بخشنے والا مہربان ہون بخشدون گا مین اُنکے وہ سب گناہ پچھلے بسبب توبہ کے اور
نیک کامون کے وَاَدْخِلْ یَدَکَ فِیْ جَیْبِکَ تَخْرُجْ بَیْضَآءَ مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ اور اندر لا اپنے ہاتھ کو اپنے گریبان مین جو باہر آوے گریبان مین سے ہاتھ تیرا
سفید بے عیب یعنی وہ سفیدی بیماری اور مرض کی نہو گی حضرت موسی علیہ السلام نے موافق حکم الٰہی کے گریبان مین ہاتھ اپنا ڈال کر جو باہر نکالا
تو حد سے زیادہ روشن نکلا پھر آواز آئی حضرت موسی علیہ السلام کو کہ یہ دونون معجزے فِیْ تِسْعِ اٰیٰتٍ اِلٰی فِرْعَوْنَ وَقَوْمِہٖ ۭ اِنَّھُمْ کَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ
نو معجزون مین کے ہین سو یہ نو معجزے پیغمبری کی نشانی دی تجھے تو جا فرعون اور اُسکی قوم کی طرف جو بیشک فرعون اور اُسکی قوم ہین ایک گروہ باہر

ثلث

نکلے ہوے حکم کی حد سے فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ پھر جب آئین نزدیک فرعون کے اور اسکی قوم کے ہماری نشانیان قدرت کی صریحًا اور آشکارا جو سب نے دیکھے معجزے حضرت موسی علیہ السلام کے تب کہا فرعون کے لوگون نے کہ یہ جادو ہے کھلا ہوا جو سب جانتے ہین کہ یہ مقرر جادو ہے وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا ۭ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ اور نہ مانا سچ اُن معجزون کو اور یقین جانتے تھے اُنکو دل اُنکے یعنی دل مین سچ جانتے تھے کہ یہ پیغمبر خدائے تعالے کے بھیجے ہوے ہین جادوگر نہین ہین اور یہ جو دکھاتے ہین سو معجزے ہین جادو نہین ہے پھر وہ نہ ماننا اور انکار کرنا ظلم سے اور تکبر سے تھا پھر دیکھ آخر کو کیسا ہوا انجام بدکارون کا جو وہ دنیا مین سب دریا مین ڈوب مرے اور آخرت کو آگ مین جلا کرینگے ہمیشہ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰي كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور بیشک ہمنے دی داؤد پیغمبر کو اور اُسکے بیٹے سلیمان پیغمبر کو علم اور سمجھ اور اُن دونون نے بعد ہمارے انعام اور بخشش کے کہا کہ تمامی تعریفین اور شکر کرنا خدائے تعالے ہی کو لائق ہے اور جو زیادتی اور بزرگی دی ہمکو اوپر بہت اپنے بندون مومنون کے وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ اور وارث اور مالک ہوا سلیمان پیغمبر اپنے باپ داؤد پیغمبر کا بعد مرنے باپ کے پیغمبری اور بادشاہی کا **قصہ** کہتے ہین کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے اُنیس بیٹے تھے ہر ایک کے دل مین تھا کہ باپ کے پیچھے مین بادشاہ ہونگا خدائے تعالے نے ایک طومار لکھا ہوا سر بمہر بھیجا حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس اور کہلا بھیجا جو تمہین کئی مسئلے ہین جو کوئی تیرے بیٹون سے ان مسئلون کا جواب دیویگا وہی تیرے پیچھے تیری جگہ بیٹھے گا اور بادشاہ ہوگا حضرت داؤد علیہ السلام نے دربار کیا اور سب امراؤن کو اور سردارون کو جمع کیا اور سب اپنے بیٹون کو بلا کر کہا کہ حکم آسمانی یون ہوا ہے کہ جو کوئی تم مین سے ان مسئلون کا جواب دیویگا وہی میرے بعد بادشاہ ہوگا پھر مسئلے پوچھنے شروع کیے کہ بتاؤ کہ سب چیزون سے کونسی چیز نزدیک ہے اور کونسی چیز سب سے دور ہے اور کونسی وچیزین ناموافق ہین اور کونسی چیز بہت ڈراونی ہے اور کونسی دو چیزین قائم ہین اور کونسی چیز ہے جس سے محبت بہت ہے اور کون سے دو دشمن ہین اور کونسا کام ہے جو آخر اسکا برا ہے حضرت داؤد کے بیٹے یہ مسئلے سنکر سب حیران ہوے اور کسی کو جواب نہ آیا تب حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا اگر فرماؤ تو مین جواب ان مسئلون کا دون حضرت داؤد نے کہا اچھا بتاؤ پھر حضرت سلیمان نے شروع کیا کہ آدمی کو سب چیزون سے نزدیک مرگ ہے اور سب سے دور وہ چیز ہے جو گذر جاوے اور بہت محبت بدن کو روح سے ہے اور بہت ڈراونا مردے کا بدن ہے اور قائم زمین و آسمان ہین اور ناموافق آپسمین رات دن ہین اور دشمن آپس مین موت اور زندگی ہین اور وہ چیز جسکا آخر اچھا ہے وہ صبر کرنا ہے اور وہ کام جسکا آخر برا ہے سو وہ غصے کیوقت تند ہونا اور بے اختیار بولنا جب یہ سب جواب مسئلون کے موافق اُس لکھے ہوے کے بتائے تب سب بنی اسرائیل کے اشرافون اور سردارون نے کہا کہ اے داؤد نبی تمھارے سب بیٹون مین سلیمان بڑا عقلمند ہے اور لائق بادشاہت کے یہی ہے تب حضرت داؤد حضرت سلیمان کو بادشاہت سونپ کر کنارے جا بیٹھے اسکے دوسرے دن وفات پائی حضرت سلیمان نے باپ کو اول منزل پونہچا کر بادشاہت کے تخت پر جلوس فرمایا وَقَالَ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ۭ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ۝ اور کہا اے لوگو سکھائے ہم بولیان سب جانورون کی اور دیا ہمکو خدائے تعالی نے ہر چیز سے جو ضرور تھی بادشاہت کے واسطے تھوڑا تھوڑا بیشک یہ انعام ہر طرح بزرگی ہے کھلی ہوئی میرے حق مین خدائے تعالے کے فضل وکرم سے اب خدائے تعالے فرماتا ہے وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۝ اور اکٹھی کین سلیمان علیہ السلام کے واسطے فوجین دیوون سے اور آدمیون سے اور اُڑتے جانورون سے پھر یہ سب لشکر اپنی اپنی مثل سے برابر جدا جدا درست ہو کر آتے تھے **نقل** کہتے ہین کہ حضرت سلیمان کا ایسا تخت تھا جو کسی بادشاہ کو میسر نہین ہوا تفسیرون مین لکھا ہے جو دیوؤن نے ہزارون من ریشم لاکر ایک بساط بُنی ایک کوس کی لمبی اور ایک کوس کی چکلی اُس بساط پر وہ تخت رکھا اور کئی ہزار کرسیان امیرون کی دیوؤن اور آدمیون سے گرد تخت کے بچھی تھین اس بساط کو باؤ مع تخت اور کرسیون کے اڑا کر لیے پھرتی تھی ایک مہینے کی راہ ایک دن مین اور اوپر اُس تخت کے سب طرح کے جانور اپنی اپنی چوکی سے اور باری سے اپنے پرون کو برابر جوڑ کر تخت کے ساتھ اُڑے ہوئے سایہ کیے جاتے تھے حَتّٰٓى اِذَآ اَتَوْا عَلٰي وَادِ النَّمْلِ ۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰٓاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ ۙ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ تب تک کہ آئے اوپر جنگل چیونٹیون کے یعنی اُس جنگل پر سے تخت حضرت سلیمان کا ہوا پر چلا جاتا تھا چیونٹیون مین جو سردار تھا اپنی قوم کا کہا کہ اے چیونٹو گھس جاؤ اپنے گھرون مین جو پیس اور مل نہ ڈالین تمکو سلیمان علیہ السلام اور لشکر اُسکا اور وہ نہ جانینگے کہ تم پس جاؤگی کہتے ہین کہ سردار چیونٹیون

ع ۱ ۱۴ ۱۶

لشکر اتھا اور مرغ کے برابر تھا اور بعض کہتے ہین کہ دنبے کے برابر تھا جب اُسنے وہ بات کہی اپنے لشکر سے تو اس بات کو باون تین کوس سے لاکر حضرت سلیمانؑ کو سنا دیا یہ بات سُنکر فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّن قَوْلِهَا پھر مُسکرا کر ہنسے حضرت سلیمان علیہ السلام تعجب سے اس چیونٹے کی بات سے کہتے ہین کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس چیونٹے کو بُلاکر کہا کہ تو جانتا نہ تھا کہ لشکر میرا کسی کو نہین ستاتا اُسنے کہا یا سلیمان نبی علیہ السلام مین یہ بات جانتا ہون لیکن مین اُنکا سردار ہون مجھے اُنکو نصیحت کرنا اور خبردار کرنا ضرور ہے پھر حضرت سلیمانؑ نے پوچھا کہ میرا لشکر تو ہوا پر جاتا ہی تیری قوم کو کیونکر دُکھ پونچاتا اُسنے کہا میری غرض اس کہنے سے یہ تھی کہ ایسا نہو جو میری قوم تمھارے لشکر کے دیکھنے مین مشغول ہو اور یاد خدا کی بھولے یا اُس دولت اور حشمت تمھاری کو دیکھکر اُنھین بھی دنیا کی محبت آوے تو اس سبب خدائے تعالی کی ناخوشی سے پائمال ہووین پھر حضرت سلیمان نے پوچھا کہ تیرے لشکر کا شمار کیا ہے اُسنے کہا کہ میرے حکم مین چار ہزار سرہنگ ہین جو ہر ایک کے تابعدار چالیس ہزار نقیب ہین اور ہر نقیب کے حکم مین چالیس ہزار چیونٹا ہی پھر حضرت سلیمان نے پوچھا کہ تو اپنے لشکر کو زمین کے اوپر کیون نہین نکالتا اُسنے کہا ہمنے زمین کے اندر اسواسطے گھر قبول کیا ہے جو ہمارے احوال سواے خدائے تعالے کے کوئی نہ جانے حضرت سلیمان اُس چیونٹے کی باتون سے خوش ہوئے وَقَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ اور کہا حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہ اے پروردگار میرے دل مین یہ ڈال میرے دل مین یہ کہ شکر کرون مین تیری اُن نعمتون کا جو نعمتین دی ہین مجھے اور میرے مان باپ کو جو اُنسے یہ دولت اور بادشاہت مجھے ورثہ ملی وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ اور ڈال میرے دل مین وہ کہ نیک کام کرون مین تیرے فضل سے جو راضی ہو تو مجھ سے اور اندر لاوے مجھکو اپنی مہربانی اور بخشش سے اپنے نیک بخت بندون مین یعنی جو بندے تیرے کہ وہ نیک بخت ہین اُنمین داخل کر مجھکو اپنے فضل سے کہتے ہین کہ ہر روز سب جانور اپنی اپنی باری سے آن کر حضرت سلیمانؑ کے تخت کے اوپر برابر پر جوڑ کر ہوا مین سایہ کیے ہوے اُڑتے جاتے تھے ایک دن ذری سی دھوپ حضرت سلیمانؑ کے چہرے پر آئی حضرت سلیمان نے اوپر دیکھا وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ اور ڈھونڈھا اور معلوم کیا احوال جانورون کا دیکھا کہ سب جانور اپنے اپنے مکان مین حاضر ہین لیکن ہدہد کی جگہ خالی تھی تو پھر کہا حضرت سلیمان نے کہ کیا ہوا مجھے کہ مین نہین دیکھتا ہدہد کو یعنی یہ جو ہزارون طرح کے جانور ہین انمین میری نظر ہدہد پر نہین پڑتی یا وہ آج ان سب مین سے غائب ہوا ہے جو حاضر نہین لَأُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا شَدِيدًا أَوْ لَأَاذْبَحَنَّهُ أَوْ لَيَأْتِيَنِّي بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ہر طرح بڑا عذاب کرونگا مین ہدہد کو اور تنبیہ کرونگا مین جو اُسکے سارے بدن کے پرا کھیڑ ڈالونگا یا ذبح کرونگا مین جو اور کوئی جانور کبھی ایسی تقصیر نہ کرے یا آوے ہدہد میرے پاس ساتھ حجت روشن کے یعنی سبب اپنے غیر حاضر ہونے کا کوئی معقول بتاوے تو یہ تقصیر معاف کرونگا فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيدٍ فَقَالَ أَحَطْتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِ وَجِئْتُكَ مِن سَبَإٍ بِنَبَإٍ يَقِينٍ پھر ہدہد نے بہت دیر ڈھیل نہ کی اور تھوڑی سی دیر مین آیا پھر کہا حضرت سلیمانؑ کو یا نبی معلوم کیا مین نے اُس چیز کو جسکی خبر معلوم کی تونے اور آیا مین تیرے پاس ایک شہر سے جو اُسکا نام سبا ہے ساتھ خبر سچی تحقیق کے اور خبر سچی یہ ہے کہ مین آسمان کی ہوا مین اُڑا جاتا تھا جو ایک ہدہد اُس شہر کا رہنے والا مجھے راہ مین ملا اور اپنے بادشاہ کی اور اس شہر کی بے نہایت تعریف کی جو مین بے اختیار وہانکی سیر کو گیا تھا حضرت سلیمانؑ نے پوچھا کہ وہان بادشاہ کون ہے اور اُسکا دین کیا ہے تب ہدہد نے کہا کہ جب مین شہر سبا مین گیا تو اِنِّي وَجَدتُّ امْرَأَةً تَمْلِكُهُمْ وَأُوتِيَتْ مِن كُلِّ شَيْءٍ وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ بیشک مین نے پایا اُس شہر مین ایک عورت کو جو اُسکا نام بلقیس ہے وہ بادشاہت کرتی ہے اُس شہر کے لوگون کی اور دیا ہے خدائے تعالے نے اُس عورت کو سب اسباب بادشاہت کا اور اُس عورت کا ہے ایک تخت بہت بڑا کہتے ہین کہ بلقیس کے تخت کی چکلان اور لمبان ساٹھ ساٹھ گز کی تھی اور اُس تخت کی سونے روپے کی چھت تھی اور بہت بیش قیمت جواہر سے جڑا ہوا تھا وَجَدتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ مِن دُونِ اللَّهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ اور پایا مین نے بلقیس کو اور اُسکے سب لوگون کو جو پوجتے ہین اور سجدہ کرتے ہین سورج کو سواے حق تعالی کے اور اچھا بنایا ہے اُنکے واسطے شیطان نے اُنکے کامون کو یعنی شیطان نے اُنھین ایسا بہکایا ہے جو اُنھین وہ اپنے کام اچھے لگتے ہین اور پھیر رکھا ہے سیدھی راہ سے اُن لوگون کو شیطان نے اس سبب وہ سیدھی راہ خدائے تعالے کی کو ایک جاننے کی نہین پاتے اور شیطان اُنھین بہکایا کرتا ہے أَلَّا يَسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُونَ وَمَا تُعْلِنُونَ تو سجدہ نہ کرین اُس خدائے تعالی کو جو باہر لاتا ہے چھپی ہوئی چیزون کو جو آسمان اور زمین مین ہین یعنی آسمان سے مینھ

سجدہ

ظاہر کرتا ہے اور زمین سے ہزارون طرحکی چیزین اُگاتا ہے اپنی قدرت سے اور جانتا ہے جو کچھ تم چھپائے رکھتے ہو اپنے دلون مین اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو زبان سے سب خدائے تعالے جانتا ہے کوئی بات اُس سے پوشیدہ نہین ہے اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ خدائے تعالے برحق ہے جو نہین ہے کوئی ایسا جسکی بندگی کیجیے مگر وہی خدائے تعالی برحق جو پیدا کرنے والا ہے اور صاحب عرش بڑے کا ہے جو عرش سے بڑی کوئی چیز خدائے تعالے نے نہین پیدا کی یہ سجدہ آٹھوان ہے قرآن شریف کے سجدون سے کہتے ہین کہ جب ہدہد نے یہ تعریف بلقیس کی اور اُسکے شہر کی اور اُسکے تخت کی تمام بیان کی تب قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ کُنْتَ مِنَ الْکٰذِبِیْنَ کہا حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہ اب دیکھینگے ہم اس بات مین کہ تو نے یہ سبب اپنے غائب رہنے کا سچ کہا ہے یا ہے تو جھوٹ بولنے والون سے پھر حضرت سلیمانؑ نے ایک خط لکھکر ہدہد کو دیا اور کہا کہ اِذْھَبْ بِّکِتٰبِیْ ھٰذَا فَاَلْقِہْ اِلَیْھِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْھُمْ فَانْظُرْ مَاذَا یَرْجِعُوْنَ ہ لیجا یہ میرا خط پھر ڈالدے اس خط کو بلقیس اور اُسکے لوگون کے پاس پھر سرک کر اُنکے پاس سے کہین بیٹھکر دیکھ اُنکو جو کیا جواب دیتے ہین اور اُنکی فکر کدھر پھرتی ہے اور کیا مصلحت کرتے ہین اس خط کے جواب مین کہتے ہین کہ ایک یمن کے بادشاہ کا نام شراخیل تھا اور اُسکے گھر مین پری سے ایک بیٹی ہوئی تھی اُسکا نام بلقیس رکھا تھا اور سوائے بلقیس کے اولاد نہ تھی جب شراخیل اس جہان سے گیا تب بلقیس باپ کی جگہ بادشاہ ہوئی اور اُسکی مان کا کنبہ جو جن تھے وہ بھی رفیق ہوئے اور بلقیس کے واسطے ایک تخت بہت بڑا سونے کا اور جڑاؤ تیار کیا اور وہ لوگ وہان کے جن اور آدمی سورج کی پوجا کیا کرتے تھے سو ایک دن بلقیس دربار سے اُٹھکر اپنی خوابگاہ مین اکیلی لیٹی تھی جو ہدہد نے وہ خط بلقیس کی چھاتی پر ڈالدیا بلقیس نے اُس خط کو اُٹھا کر پڑھا اور خوابگاہ سے نکل کر پھر دربار کیا اور سب وزیر اور امرا حاضر ہوئے اور وہ خط اُنکو دیا قَالَتْ یٰٓاَیُّھَا الْمَلَؤُا اِنِّیْٓ اُلْقِیَ اِلَیَّ کِتٰبٌ کَرِیْمٌ ہ کہا اے امرا اور وزرا اور سردارو مجھ پاس یہ خط آیا ہے بڑا یعنی ایک جانور نے لاکر دیا اور اُسمین لکھی ہے بڑی بات یعنی ایسے شخص کا لکھا ہوا ہے جسکے تابعدار جانور ہین امراؤن نے یہ بات سُنکر اُس خط کو پڑھا تو یہ لکھا تھا کہ اِنَّہٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ وَاِنَّہٗ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۲ ع ۱۷ ۱۸ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَیَّ وَاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ ہ بیشک یہ خط سلیمان نبی کیطرف سے ہے اور یہ خط لکھا ہے خدائے تعالے کے نام سے جو وہ خدائے تعالے بڑا مہربان رحم کرنے والا ہے اور مدعا خط کا یہ ہے جو بڑائی اپنی نہ کرمجھپر اور آن کر حاضر ہو تابعدار حکم ماننے والی ہوکر جب بلقیس کے امراؤن اور وزراؤن نے خط کا احوال معلوم کیا جو لفظ تھوڑے ہین اور بہت معنی سمجھے جاتے ہین سوچ مین جاکر حیران ہوے تب پھر قَالَتْ یٰٓاَیُّھَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِیْ فِیْٓ اَمْرِیْ ج مَا کُنْتُ قَاطِعَۃً اَمْرًا حَتّٰی تَشْھَدُوْنِ ہ کہا بلقیس نے کہ اے سردارو کہتے ہین کہ بلقیس کے امرا تین سو تھے اور ہر ایک امیر کی دس ہزار فوج تھی سب تیین لاکھ فوج ہوئی اور جن علیحدہ تھے اُن تین سو امراؤن سے کہا کہ تدبیر بتاؤ تم میرے کام کی جو اس خط کا جواب کیا لکھون اور مین آپ اپنی تدبیر سے کام فیصل نہین کرتی تمھارے ہوتے یعنی تم سے مصلحت کرکے کام کرتی ہون جو بھلائی بُرائی سمجھکر کام کیجیے تو پیچھے پچتانا نہو قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّۃٍ وَّاُولُوْا بَاْسٍ شَدِیْدٍ لا وَّالْاَمْرُ اِلَیْکِ فَانْظُرِیْ مَاذَا تَاْمُرِیْنَ ہ کہا امراؤن نے کہ ہم بڑے زبردست ہین فوج اور لشکر ہمارا بہت ہے اور سامان لڑائی کا سب درست اور تیار ہے اور حکم تیرا ہے ہم سب تابعدار ہین تیرے پھر تو دیکھ اور غور کر جو تیری مصلحت ہو سو حکم کر ہم حاضر ہین بلقیس نے امراؤن کی گفتگو سُنکر معلوم کیا کہ لڑنے کو تیار ہین تب قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْکَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْیَۃً اَفْسَدُوْھَا وَجَعَلُوْٓا اَعِزَّۃَ اَھْلِھَآ اَذِلَّۃً ج وَکَذٰلِکَ یَفْعَلُوْنَ ہ کہا کہ بادشاہ جب کسی شہر مین آتے ہین تو لوٹ مار سے خراب کرتے ہین اُس شہر کو اور کرتے ہین اُس شہر کی عزت و حرمت والون کو خراب اور رسوا اور قیدی اور یہی دستور ہے بادشاہون کا جو یون ہی کرتے ہین پھر اب مصلحت یہ ہے کہ پہلے وَاِنِّیْ مُرْسِلَۃٌ اِلَیْھِمْ بِھَدِیَّۃٍ فَنٰظِرَۃٌ بِّمَ یَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ ہ اور مین بھیجتی ہون اُنکی طرف تحفہ اور پیشکش ایلچی کے ہاتھ پھر دیکھون مین جو کیا جواب لیکر ایلچی پھرتے ہین اگر اُسنے یہ میرا بھجوایا ہوا لیا تو وہ بادشاہ ہے اور اگر پھیر بھیجا تو وہ نبی ہے کہتے ہین کہ بلقیس نے ہزار اینٹ سونے کی اور تاج جڑاؤ بادشاہون کے لائق اور صندوقچہ بن بیدھے موتیون کا اور مشک اور کافور بہت سا اور ایک بڑا موتی ٹیڑھا سوراخ کیا ہوا مندر بیٹے عمر کے ہاتھ بھجوایا جو مندر بڑا مصاحب بلقیس کا تھا اور بہت لوگ اور فوج اُسکے ساتھ کردی اور وقت رخصت کے بلقیس نے مندر کو کہہ دیا کہ دھیان کیجیو کہ اگر اُسنے تیری طرف غصے سے دیکھا تو نہ ڈریو اور جانیو کہ بادشاہ ہے اور اگر خوشی سے دیکھے اور مہربانی سے باتین کرے تو جانیو کہ وہ نبی ہے اور نشانی اُسکے پیغمبر ہونے کی وہ ہے جو اگر اُس موتی کو جسکا کج سوراخ ہے اُسمین ڈورا پرو دیویگا یہ سب سمجھا کر رخصت کیا جب مندر روانہ ہوا ہدہد نے آکر حضرت سلیمان علیہ السلام سے وہ سب احوال کہا حضرت

سجدہ

سلیمان نے دیوؤن کو بلوا کر کہا جو بارگاہ سے سات کوس تک سونے روپے کی اینٹون کا فرش کر دو دیو حکم بجالائے پھر منذر ملازمت کے دن بائی گھوڑے لاکر اور جہانتک فوج تھی ذیوون کی اور آدمیون کی اور جنگل کے جانور اور شیر اور گینڈے سے لیکر لومڑی تک سب اپنی اپنی مثل سے پرے باندھکر کھڑے ہوئے جب منذر آیا اور اُس سونے کی اینٹون کا فرش دیکھا اور وہ جاہ و جلال نظر آیا اپنے جی مین بہت شرمندہ ہوا کہ مین کیا لیکر اُسکی نذر کو آیا جب منذر حضرت سلیمان کے تخت کے نزدیک آیا تب سلیمانؑ نے خوشی سے ہنسکر فرمایا کہ لے منذر لادہ ڈبا موتیون کا اور وہ موتی ٹیڑھے سوراخ کا اُسنے سب جو کچھ لایا تھا حاضر کیا حضرت سلیمان علیہ السلام نے چیونٹی کو حکم کیا جو منھ مین ڈورا پکڑکر اُس موتی کے سوراخ مین جاکر دوسری طرف سے نکلی ڈورا پرویا گیا تب اُس موتی کو بھی اور سب جو وہ تحفے لایا تھا حضرت سلیمانؑ نے پھیر دیے فَلَمَّا جَآءَ سُلَيْمٰنَ قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ فَمَآ اٰتٰىنِيَ اللّٰهُ خَيْرٌ مِّمَّآ اٰتٰىكُمْ ۚ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ۝ پھر جب آیا منذر بلقیس کا ایلچی سلیمان نبی کے پاس سو کہا حضرت سلیمان نے کہ اے منذر کیا تم میری مدد کرتے ہو مال سے پھر جو کچھ دیا ہے مجھے خدائے تعالے نے بے نہایت دولت اور علم اور پیغمبری بہت اچھی ہے اس مال و دولت سے جو تمھین دیا ہے بلکہ تم اپنے تحفے لائے ہوے پر خوشی اور شیخی کرتے ہو یعنی اتراتے ہو اور کہا منذر کو حضرت سلیمان علیہ السلام نے اِرْجِعْ اِلَيْهِمْ فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَآ اَذِلَّةً وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ۝ پھر جا طرف بلقیس کے اور اُسکے امراؤن کیطرف جاکر کہہ کہ یہان آن کر حاضر ہو اور اگر نہ حاضر ہوگے تو پھر لاؤنگا مین اُن پر لشکرون کو جو ایسے زور آور ہونگے وہ لشکر جو سامنے نہ آسکین گے اُن کے بلقیس کے لشکر اور البتہ نکال دینگے ہم اُنکو اُس شہر سے خوار اور رسوا کرکے جو ہونگے وہ خراب اور پریشان اور قیدی یہ باتین حضرت سلیمانؑ کی سُنکر منذر پھر آیا بلقیس کے پاس اور سارا وہانکا احوال بلقیس کے آگے بیان کیا بلقیس نے وہ سب سُنکر جلد چلنے کی تیاری کی اور اپنے تخت کو ایک اچھی جگھہ بہت محافظت سے رکھا اور اُسکے دروازے کو قفل مضبوط دیا اور کنجی اپنے پاس رکھی اور بہت لوگ اُسکی خبرداری کو چھوڑے اور سارے لشکر سمیت حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرف روانہ ہوئی یہ خبر حضرت سلیمانؑ کو پونہچی دیوؤن نے معلوم کیا کہ بلقیس آتی ہے اور وہ بہت خوبصورت ہے جب اُسے حضرت سلیمان دیکھین گے تو البتہ اُسے نکاح کرکے رکھین گے اور بلقیس سب ہمارے بھیدون سے واقف ہے حضرت سلیمان سے کیگی پھر ہمین بڑی مشکل پڑیگی پھر کچھ ایسی فکر کیجیے جو بلقیس کے حُسن کو کوئی عیب لگا ئیے تو سلیمان کا جی اُس سے پھر جاوے اور اُسکی طرف محبت کی نظر سے نہ دیکھے یہ مصلحت کرکے کئی مراد دیوون کے حضرت سلیمان کے پاس لائے جو ہمیشہ خدمت مین مصاحب تھے اور آن کر کہا کہ بلقیس نہایت احمق ہے اور گفتگو نامعقول کرتی ہے اور پانوُن اُسکے گھوڑے کے سے ہین یعنی پانون کی اُنگلیان اور پنجے اور پاشنہ نہین ہے اور بدشکل پانوُن ہین حضرت سلیمان نے یہ عیب سُنکر دل مین کہا کہ اسے معلوم کیا چاہیے جو وہ کیسی ہے اور قَالَ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ۝ کہا حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہ اے سردار عقلمند کون ہے تم مین سے ایسا جو لاوے میرے پاس تخت بلقیس کا پہلے اُس سے جو آوے بلقیس میرے پاس حکم بردار ہوکر یعنی جب وہ آپ تابعدار ہوکر آوے تو تخت اُسکا البتہ میرے پاس آویگا اور پہلے اُسکے آنے سے اسواسطے چاہتا ہون جو اُسکی صورت بدل ڈالین گے پھر دیکھین بلقیس کی عقل جو پھر اُس تخت کو پہچانتی ہے یا نہین قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَاِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ کہا ایک بڑے زور آور نے دیوون کی قوم مین سے کہ مین لاتا ہون تیرے پاس اُس تخت کو پہلے اُس سے جو تو اُٹھے اپنی جگھہ سے بیٹھکے اور مین اُس تخت کے اُٹھا لانے مین زبردست ہون اعتباری یعنی اُس تخت کے جواہرون سے کچھ چُرانے والا نہین ہون مین کہتے ہین کہ حضرت سلیمان اپنی بیٹھک مین حکومت کی عدالت کرنے کو دوپہر بیٹھتے تھے سو اُس دیو نے کہا دوپہر کے اندر اندر بلقیس کا تخت لادونگا حضرت سلیمان نے فرمایا کہ مین اس سے جلدی چاہتا ہون تو پھر قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ ؕ کہا اُس شخص نے جو پاس اُسکے تھا علم کتاب سے یعنی آصف نے کہا جو وزیر تھا حضرت سلیمان کا اور آصف کو اسم اعظم یاد تھا اُسنے کہا کہ مین لادونگا تجھے تخت بلقیس کا پہلے اُس سے جو پھرے تیری نظر کسی چیز کو دیکھکر تیری طرف یعنی اتنی دیر مین تخت لادون جو تو ایک چیز کی طرف دیکھے اور اُسے دیکھکر نظر اُٹھائے تب حضرت سلیمانؑ نے کہا اچھا لا فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ ۖ لِيَبْلُوَنِيْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ۚ وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ ۝ پھر جب دیکھا حضرت سلیمان نے تو تخت سامنے دھرا ہے تب کہا کہ یہ بزرگی

فضل میرے رب کے سے ہے تو آزماتا ہے مجکو میرا پروردگار ایسے کاموں مین جو مین شکر ادا کرون اُسکی نعمتون کا یا ناشکری کرون اور جو کوئی شکر کریگا خدائے تعالی کی نعمتون کا پھر سوائے اسکے نہین یعنی مقرر جو کوئی شکر کریگا اپنے واسطے اور جو کوئی ناشکری کریگا تو پھر بیشک خدائے تعالی بے پرواہی شکر کرنیوالے اور ناشکری کرنے والے سے کرم کرنے والا ہے جو شکر کرنے والون کو زیادہ نعمت دیتا ہے قَالَ نَكِّرُوْا لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ اَتَهْتَدِيْٓ اَمْ تَكُوْنُ مِنَ الَّذِيْنَ لَا يَهْتَدُوْنَ فَلَمَّا حضرت سلیمانؑ نے کاریگرون کو کہ اُلٹ ڈالو بلقیس کے دکھانے کو اُسکے تخت کے جواہر سب یعنی جو جواہر اوپر تھے اُنھین اُکھیڑ کے نیچے جڑو اور آگے کے پیچھے کرو اور سُرخ کی جگہ سبز اور زرد کی جگہ نیلے اور سیاہ کی جگہ سفید جواہرون کو جڑو غرضکہ اس تخت کی اور ہی شکل بدل ڈالو تو دیکھین ہم کہ بلقیس اپنے تخت کو پھر پہچانتی ہے یا ہوتی ہے اُن لوگون سے جو نہین پہچان سکتے کاریگرون نے موافق حکم کے تیار کیا فَلَمَّا جَآءَتْ قِيْلَ اَهٰكَذَا عَرْشُكِ ۭ قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ ۚ وَاُوْتِيْنَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِيْنَ ۝ پھر جبکہ آئی بلقیس حضرت سلیمانؑ کے پاس وہ تخت بلقیس کا آگے دھرا تھا حضرت سلیمانؑ نے پوچھا کہ اے بلقیس ایسا ہی ہے تیرا تخت کہا بلقیس نے گویا کہ وہ ہی ہے یعنی ویسا ہی ہے یہ کہ نہ کہا کہ وہی ہے اسواسطے کہ شاید میرا سا تخت اور بھی کہین ہو اس بات سے عقل اسکی معلوم ہوئی کہ احمق نہین ہے اور کہا بلقیس نے کہ دیا ہے ہمکو علم اور عقل خدائے تعالی کی قدرت پر اور تیری پیغمبری پر یعنی مین نے جانا کہ تو پیغمبر بیشک ہے اور خدائے تعالی سب چیز پر قدرت رکھتا ہے پہلے اس قدرت کے دیکھنے سے یعنی یہ تخت اپنا جو یہان دیکھا اس سے پہلے مین نے جانا تھا کہ تو نبی مقرر ہے اور ہمون مین فرمانبردار خدائے تعالے کے حکم کی وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ۝ اور پھیر رکھا بلقیس کو خدائے تعالے نے اپنی توفیق اور مدد سے اُس چیز سے جو وہ پوجتی تھی سوائے خدائے تعالی کے یعنی خدائے تعالے نے بلقیس کو سورج کے پوجنے سے چھڑایا بیشک جو تھی بلقیس کافرون کی قوم سے کہتے ہین کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے دوبارہ بلقیس کی عقل آزمانے کو اور اُسکے پاؤن دیکھنے کو ایک محل بنوایا جو زمین اُسکی صاف سُتھری شیشے کی تھی اُسمین پانی چھڑکا وہ ایسا ہوا جیسے دریا نظر آتا تھا حضرت سلیمان اپنا تخت وہان بچھوا کر بیٹھے اور بلقیس کو بُلوایا جب بلقیس آئی تو قِيْلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ ۚ فَلَمَّا رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَّكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا ۭ قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ ۭ کہا لوگون نے بلقیس کو کہ اندر جا اس محل کے پھر جب دیکھا بلقیس نے اُس محل کے صحن کو تو سمجھی کہ یہ پانی ہے اور اوپر کھینچا دامن کو پنڈلیون سے تو پانی مین چلے حضرت سلیمان نے دیکھا کہ اُسکے پاؤن مین کچھ عیب نہین وہ دیوون کی بات جھوٹی ہو تب کہا حضرت سلیمان نے بلقیس کو مت اُٹھا دامن کو جو یہ محل کا ہے صحن بنا ہوا درست اور صاف شیشے سے تب قَالَتْ رَبِّ اِنِّىْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کہا بلقیس نے کہ اے پروردگار میرے بیشک مین نے ظلم کیا اپنے اوپر آپ سورج کے پوجنے کے سبب اور مسلمان ہوئی مین سلیمان نبی کے ساتھ خدائے تعالے کے واسطے جو پروردگار سارے عالم کا ہے پھر حضرت سلیمان کے پاس آن کر بیٹھی اور حضرت سلیمان نے بلقیس سے نکاح کیا وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ فَرِيْقٰنِ يَخْتَصِمُوْنَ ۝ اور مقرر بھیجا ہمنے ثمود کی قوم کی طرف اُنکے بھائی صالح نبی کو اسواسطے جو صالح نبی نے جاکر اس قوم کو کہا کہ بندگی کرو خدائے تعالی کی اور اُسکے سوا کسی کو نہ پوجو پھر دو فرقے ہو کر جھگڑنے لگے یعنی بعضے ایمان لائے اور حضرت نبی کا کہا مانا اور بہتون نے نہ مانا انکے کہنے کو اور کافر ہی رہے اور جھگڑنے لگے جب تکرار اور بحث مین ہارے اور جواب نہ آیا کافرون کو تب کہا اے صالح جو تو عذاب سے ہمین ڈراتا ہے اگر سچا ہے تو جلد لا اُس عذاب کو قَالَ يٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ ۚ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ کہا حضرت صالح علیہ السلام نے کہ اے میری قوم کیون جلدی کرتے ہو عذاب کے آنے مین جو تمھارے حق مین بہت بُرا ہے پہلے ایمان لانے اور توبہ کرنے سے جو یہ تمھارے حق مین بہت بھلا ہے یعنی کفر اور ظلم سے توبہ کرنا بہتر ہے اسے چھوڑ کر تم عذاب مانگتے ہو کیون نہین بخشواتے اپنے گناہ خدائے تعالے سے شاید خدائے تعالے تمپر مہر کرے اور تمھارے گناہ بخشدے قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ مَّعَكَ ۭ قَالَ طٰۗىِٕرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ کہا قوم نے حضرت صالح نبی کو بدقوم اور بدشگن پایا تجکو اور تیرے ساتھ والون کو کہ جب سے تو نے یہ باتین شروع کی ہین تب سے سارے شہر کے لوگون پر ہر طرح کی مصیبت ہے تب کہا حضرت صالح نبی نے اُنھین کہ بدشگنی تمھاری خدائے تعالے کے پاس سے ہے مقرر کی ہوئی یعنی خدائے تعالی تمھین توفیق ایمان کی نہین دیتا تمھارے تکبر اور ظلم کے سبب نہ تم کفر اور تکبر کو چھوڑو گے نہ تمپر سے یہ آفتین اور مصیبت جاویگی بلکہ تم لوگ آزمائے جاتے ہو عیش اور مصیبت مین وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ۝ اور تھے اُس شہر مین نو شخص دولتمند اُس

۲ ع ۱۳ ۱۸

قوم کے اور بہت شریر تھے جو خرابی کرتے تھے اُس شہر مین اور بھلائی نہ کرتے تھے جب وہ اونٹنی کو مار چکے اور حضرت صالح نے اُنکو کہا کہ اب تم پر تین دن کے پیچھے عذاب آویگا تب اُنھون نے آپس مین مصلحت کرکے قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝ کہا قسم کھاکر خدائے تعالی کی جو البتہ رات کو جا پڑینگے مار ڈالنے کو صالح پر اور اُسکے لوگون پر پھر جو کوئی اُنکے خون کا دعوی کرے تو کہین ہم جو ہم نہین تھے اُس جگہ جہان وہ مارے گئے ہمین خبر نہین جو کہنے اُسے مار ڈالا وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ اور مکر کیا اُن لوگون نے مکر کرنا جو صالح نبی کو چھپکر مار ڈالین اور جب کوئی اُنکا وارث پوچھے تو کہین ہمین خبر نہین اور ہمنے مکر کیا مکر کرنا جو بدلا اُنکے مکر کا اُنھین پونچایا جو اُسی کام مین وہ آپ ہی ہلاک ہوئے اور وہ نہ جانتے تھے کہ اسطرح ہوگا **نقل** کہتے ہین کہ حضرت صالح علیہ السلام نے اُس شہر سے باہر ایک مسجد پہاڑ کی کھوہ مین بنائی تھی رات کو ہمیشہ وہان جاکر نماز اور بندگی کیا کرتے تھے جب اُنھون نے قوم سے وعدہ کیا کہ تمپر تین دن کے پیچھے عذاب آویگا اُن نو شخصون نے آپسمین مٹھکر کہا کہ صالح کا کہنا سچ ہے جو وہ وعدہ عذاب کا دیتا ہے سو وہ وہین ہوگا پر ایسا کام کیجیے کہ تین دن سے پہلے ہی اُسے آج مار ڈالیے یہ مصلحت کرکے وہ نو شخص سویرے سے اُس پہاڑ کی کھوہ مین جا بیٹھے اس ارادے پر کہ جسوقت حضرت صالح آوین بغیر بات پوچھے اُنھین مار ہی ڈالیے خدائے تعالی کی قدرت سے ایک ٹکڑا پہاڑ کا اُس کھوہ کے منھ پر اوپر سے آپڑا اور راہ بند ہوئی وہ نو شخص اُسی جگہ موئے اور باقی شہر کے لوگ حضرت جبرئیل کی چنگھاڑ سے سب مر گئے فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ پھر دیکھ جو کیسا ہوا آخر کار اُنکے فریب کا جو بیشک ہمنے ہلاک کیا اُن نو شخصون کو اُس غار مین اور باقی اُنکی قوم کو عذاب سے مار فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةً بِمَا ظَلَمُوْا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ پھر یہ ہین گھر اُنکے حجر کے شہر مین ڈھے ہوئے ویران پڑے ہین بہ سبب اُنکے ظلم کے اور پیغمبر کا کہنا نہ ماننے کے سبب بیشک اس احوال مین ہر طرح نشانی ہے خدائے تعالے کی قدرت کی واسطے اُس قوم کے جو جانتے ہین اور سمجھتے ہین اور عقل رکھتے ہین وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ اور بچالیا ہمنے اُن لوگون کو جو ایمان لائے تھے خدائے تعالے پر اور صالح نبی کو سچا جانا تھا اور تھے وہ لوگ پرہیز کرنے والے کفر سے اور شرک سے اُن سب کو عذاب سے بچا یاد کر لوطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ۝ اور بھیجا ہمنے لوط نبی کو اُسکی قوم کی طرف جب اُسنے جاکر کہا اپنی قوم کو آیا تم آتے ہو بدکام کرتے بے ملاحظہ اور تم دیکھتے ہو اور شرماتے نہین اور ڈرتے نہین خدائے تعالی سے اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ۝ اے تم آتے ہو بدکام کرنے مردون سے عورتین چھوڑکر جو خدائے تعالے نے عورتون ہی کو بنایا ہے اس کام کے واسطے بلکہ تم اے قوم بڑے احمق ہو جو انجام اپنے کام کا نہین سمجھتے فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْٓا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ۝ پھر نہ تھا جواب اُس بات کا حضرت لوط کی قوم کو مگر یہ کہ کہتے آپس مین کہ نکال دو لوط کے لوگون کو لوط سمیت اپنے شہر سے جو یہ لوگ مرد پاکیزہ ہین یعنی اپنے تئین ستھرا اور پاک جانتے ہین اور ہمین عیب کرتے ہین فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۡ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝ پھر ہمنے بچایا لوط علیہ السلام کو اور اُسکے لوگون کو عذاب سے مگر عورت اُسکی یعنی بی بی لوط نبی کی جو وہ قوم مین سے نہ نکلی سو مقرر کیا ہمنے اُس عورت کو پیچھے رہنے والون مین عذاب کے درمیان یعنی اُسے کافرون کے ساتھ عذاب سے ہلاک کرنا مقرر کیا تھا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۭ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝ اور برسایا ہمنے اُس شہر کے لوگون پر مینھ پتھرون کا پھر بہت بُرا ہے مینھ برسنا ڈرائے ہوؤن پر جب وہ سب ہلاک ہو چکے تب لوط علیہ السلام کو ہمنے فرمایا قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰي عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ۭ ءٰٓاللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ کہو تمامی تعریف اور شکر خدائے تعالی ہی کو لائق ہے اور سلام اور پرُان بندون خدائے تعالے کے جو چنے ہوے ہین اُسکے اے اب خدا تعالی اچھا ہے یا وہ جنکو تم شریک کرتے ہو اُسکا یعنی خدائے تعالی اچھا ہے یا بت اچھے ہین سمجھو تو سہی اے مشرکو

ع ۴ ۱۴ ۱۹

الجزء ۲۰

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا

شَجَرَهَا ۭ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۭ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ۝ بھلا جسنے پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو اور نیچے بھیجا تمھارے واسطے آسمان سے یا بدلی سے پانی یعنی مینھ پھر کاڑے ہمنے اُس مینھ کے پانی سے باغ بہت میوون کے بھرے ہوے اور بہار اور پھلواری والے باغ سو تمسے نہین ہو سکتا تھا یہ کہ اُگاتے تم درختون کو باغون مین اور وہ درخت میوے رکھتے پھولون سے بھرتے اے کیا ہے کوئی اور خدا ساتھ خدائے تعالے وحدہ لاشریک کے جو ایسے کام کرے بلکہ یہ مشرک پھرے جاتے ہین سیدھی راہ سے بھلا کسنے اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ

قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ بھلا کسنے بنایا زمین کو ٹھہری ہوئی رہنے کی جگہ خلقت کیواسطے اور پیدا کیں زمین کے بیچ میں ندیاں بہتی ہوئی اور بنایا زمین کی مضبوطی کیواسطے پہاڑ بھاری اور پیدا کیا دو دریاؤں کو جو میٹھے اور کھاری بہتے ہیں پردہ جو آسمیں دونوں دریاؤں میں ہے کیا کوئی اور خدا ساتھ خدائے تعالے کے جو اُسکی مدد کرے یا کام بنا لیوے یعنی ہرگز نہیں کوئی مددگار اُسکا بلکہ بہت لوگ جو کافر یا مشرک ہیں نہیں جانتے احمق ہیں اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْۗءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاۗءَ الْاَرْضِ ۭ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝ یا کوئی ہے ایسا پہونچتا ہے عاجزی اور بے کسی کے وقت پر جب اُسکو پکارے اور وہ اُٹھا دیتا ہے بُرائی کو مصیبت کی لاچاری کیوقت اور بنایا تمکو نائب ملکون میں اسے کیا ہے کوئی اور خدا ساتھ خدائے تعالے کے یعنی کوئی نہیں ہے تھوڑے ہیں وہ لوگ جو نصیحت مانتے ہیں یقین لاکر اور خدائے تعالی کی یاد کرتے ہیں اُسے ایک جان کر اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًۢا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۭ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۭ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ یا کوئی ہے راہ جو راہ دکھاوے تمکو اندھیرون میں جنگل کے اور دریاؤں کے اور کون بھیجتا ہے باؤں کو بہار کی خوشخبری دینے والی پہلے باران رحمت کے آنے سے یعنی جو باؤ مینھہ برسانے والی چلتی ہے سوائے خدائے تعالے کے کون چلاتا ہے اُس باؤ کو اسے کیا ہے کوئی اور خدا ساتھ خدائے تعالے وحدہ لاشریک کے بہت اوپر اور اونچا ہے خدائے تعالے اُن چیزون سے جن چیزون کو اُسکا شریک کرتے ہیں یعنی جو بات کہ یہ مشرک کہتے ہیں اُس بات سے خدائے تعالی پاک ہے اور بہت بلند ہے اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۭ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۭ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ بھلا کسنے پہلے پیدا کیا خلقت کو جبکہ کچھ نہ تھا پھر دوبارہ پھیر لاویگا قیامت کے دن سب کو جو مرینگے اور کون روزی دیتا ہے تمکو آسمان سے مینھہ کے سبب اور زمین میں اناج اُگانے کے سبب اسے کیا ہے کوئی اور خدا ساتھ خدائے تعالے وحدہ لاشریک کے کہلوا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان شریک کرنے والون کو کہ لاؤ کوئی دلیل کسی کے شریک ہونے کی خدائے تعالے کے ساتھ اگر تم سچے ہو تو یعنی تم جو کہتے ہو کہ خدائے تعالے کے شریک ہیں اگر یہ بات سچی ہے تو کوئی دلیل کھلی ہوئی لاؤ جس سے معلوم ہو تمھارا سچ سو کوئی دلیل نہیں ہے تم جھوٹے ہو قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۭ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝ کہوا ے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ نہیں جانتا جو کوئی کہ ہے آسمانون اور زمین میں چھپی بات کو جو پردے میں ہے یعنی فرشتے اور جن اور آدمی ان سب سے کسی کو غیب کی خبر نہیں مگر خدائے تعالے ہی کو ہے جو وہی جانتا ہے غیب کی خبر اور خدائے تعالے کے سوائے کوئی نہیں جانتا ہے کہ کسوقت یہ مردے سب جی اُٹھینگے یعنی کسیکو غیب کی خبر نہیں کہ قیامت کب ہوگی بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ ۭ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا ۭ بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ ۝ بلکہ معلوم کیا یعنی معلوم نہ کیا اُنکی عقل نے آخرت کے احوال میں بلکہ یہ شبے میں ہیں قیامت کے ہونیمیں بلکہ یہ لوگ قیامت کے احوال سے اندھے ہیں یعنی دلیلیں قیامت کے ہونے کی دیکھتے نہیں وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَاۗؤُنَآ اَىِٕنَّا لَمُخْرَجُوْنَ اور کہا کافرون نے اے کیا جب ہم ہوجاوینگے خاک اور ہمارے باپ دادا بھی خاک ہوجاوینگے اسے کیا ہم تب پھر نکلینگے قبرون میں سے لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَاۗؤُنَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ بیشک یہ وعدہ دیا تھا ہمیں اور ہمارے باپ دادا کو اس سے پہلے بھی اگلے پیغمبرون نے آگے بھی ایسی ہی باتیں ہم سن چکے ہیں نہیں ہیں یہ باتیں مگر یہ کہا تیں ہیں اگلے لوگون کی یعنی یہ بات یون ہی سُنتے ہیں کچھ اصل نہیں قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ کہوا ے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جاؤ سیر کرو ملکون میں قوم ثمود اور قوم عاد اور قوم لوط کی ان قومون کے شہرون میں جاکر پھر دیکھو اُن کے گھرون کا احوال کہ کیسا ہوا آخر کار گنہگارون کا یعنی جنھون نے پیغمبرون کا کہنا نہ مانا اُنکا حال دیکھو کہ آخر کو کیا ہوا وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ۝ اور مت غمگین ہوا ے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافرون کے جھٹلانے پر اور سچ نہ جاننے پر اُنکے خفا مت ہو اُن باتون سے جو یہ مکے کے لوگ مکر فریب کرتے ہیں وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اور کہتے ہیں کافر مسلمانون کو اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ کب ہوگا اور کہاں ہے وہ وعدہ عذاب آنیکا بتاؤ اگر تم سچے ہو قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ کہوا ے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عذاب جلد مانگنے والون کو کہ شاید وہ کہ ہووے جو تمکو پیچھے سے آملے بعض اُس چیز سے جسکی تم جلدی کرتے ہو یعنی عذاب کو جو تم جلد مانگتے ہو شاید کچھ اُسمیں سے تمپر جلد آوے جیسے قحط اناج کا یا بدر کی لڑائی وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَي النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝ اور بیشک پروردگار تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر طرح صاحب بزرگی اور مہربانی کا ہے لوگون پر جو جلد عذاب نہیں بھیجتا لیکن بہت لوگ شکر خدا کا بجا

ع ۵ ۸

نہین لاتے اور اُنکی نعمتون کا احسان نہین مانتے وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝ اور بیشک پروردگار تیرا ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر طرح جانتا ہی جو کچھ چھپی ہوئی ہے کافرون کے دلون مین دشمنی اور حسد مسلمانون کے اور تیرے اور وہ بھی جانتا ہی خدائے تعالے جو کچھ ظاہر کرتے ہین بیر اور جھٹلانا اور رسولے اُنکے چھپی اور کھلی سب باتین جانتا ہے وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝ اور نہین کوئی چیز چھپی آسمانون اور زمین مین مگر لکھی ہوئی یعنی سب چیزین جو کسی کو معلوم نہین ہین وہ سب لوح محفوظ مین لکھی ہوئی ہین خدائے تعالے کی قدرت سے اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَكْثَرَ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝ بیشک یہ قرآن سُناتا ہے بنی اسرائیل کو بہت ان چیزون سے جن باتون مین بنی اسرائیل جھگڑتے ہین جیسے احوال قیامت کا اور قبرون مین پھر جی اُٹھنا حساب دینے کو اور قصہ عزیر نبی کا جو تیسرے سپارے مین ہے ذکر اُنکا ان سب باتون کو قرآن مفصل بیان کرتا ہے اُپر وَاِنَّهٗ لَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور بیشک قرآن ہر طرح راہ دکھاتا ہے اور بخشش ہی سچ ماننے والون کو یعنی جو کوئی قرآن کو سچ کلام آسمی جانے اور اُسکے حکم کے موافق کام کریگا بیشک اُسنے راہ پائی خدائے تعالے کی خوشی کی اور اُسپر مہربانی مقرر ہی اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ بِحُكْمِهٖ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ۝ بیشک پروردگار تیرا انصاف کرنے والا ہے بنی اسرائیل کے جھگڑے مین اپنے حکم سے انصاف کریگا اور خدای تعالی زبردست ہی سب کچھ جاننے والا جو کچھ اُس سے چھپا ہوا نہین ہی فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ ۝ پھر تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھروسا کر اُسی پر اپنے سب کام سونپ دے دشمنون سے مت ڈر جو تو بیشک ہے اوپر سیدھی کھلی راہ کے جسمین ہرگز کوئی بھولے نہین کافرون کی باتون پر دھیان مت رکھ اور وہ جو تیری بات نہین سُنتے اور نہین مانتے اسواسطے غمگین مت ہو اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ۝ بیشک تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ سُنا سکے گا بات مُردون کو یعنی ان کافرون کے دل مرے ہین تیری بات نہین سمجھ سکتے اور نہین سُنا سکیگا تو پکارنا بہرون کو جسوقت کہ وہ پیٹھ پھیرکے جاوین یعنی اگر بہرا روبرو ہو تو اشارہ سے کچھ سمجھے پھر جبکہ اُسنے پیٹھ پھیری پھر وہ آواز ہرگز نہین سُننے کا ویسے ہی یہ کافر ہین جو اُنکے دل کے کان بہرے ہین اور تجھ سے بیزار ہین پھر کیونکر تیری بات سُنین اور سمجھینگے وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ۭ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ اور نہین تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راہ پر لانے والا اندھون کو بھٹکنے اور بہکنے کے سبب اُنکے یعنی یہ کافر جو اندھون کی طرح بہکتے پھرتے ہین اُنکو راہ خدا کی نہ دکھا سکیگا اور نہ سُنا ویگا ہماری باتین مگر اُسی کو جو سچ مانے گا اور تابعداری کریگا یعنی تیری بات مسلمان ہی سمجھین گے پھر وہی حکم ماننے والے ہین جو ہماری آیتون کو سچا جانین وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ۝ اور جب ٹھہر چکے گی بات یعنی عذاب کا آنا مقرر ہو چکیگا کافرون پر تب باہر نکالین ہم کافرون کے دکھانے کے واسطے ایک حیوان زمین مین سے سو وہ جانور باتین کریگا اُنسے کہ وہ لوگ یہ ہین جو ہماری باتون کو جیسے قیامت کا آنا اور مرکر دوبارہ اُٹھنا حساب دینے کو ان باتون پر یقین نہین لاتے کہتے ہین کہ دابۃ الارض کا نکلنا ایک بڑی نشانی ہے قیامت کے آنے کی نشانیون سے جو سورج کا نکلنا مغرب کی طرف سے اور دابۃ الارض کا نکلنا زمین سے آگے پیچھے نزدیک ہونگے اور وہ دابہ زمین سے نکلکر لوگون سے باتین کریگا اور اُسکی شکل اسطرح لکھی ہے کہ ساٹھ گز کا لمبا ہوگا اور چار پانون ہونگے اُسکے اور سارے بدن پر زرد رونگٹے ہونگے اور دو بازو ہونگے اُسکے اور ایسا جلد چلے گا کہ کوئی پرندہ اُسکے برابر نہ چل سکیگا اور کوئی ڈھونڈھنے والا اُسے نہ پاویگا اور اُسکا مُنھ آدمی کا سا ہوگا پر بہت روشن اور چمکتا ہوا ہوگا اور سر اور سینگ اُسکے نیل گائے کے سے اور کان ہاتھی کے سے اور رنگ چیتے کا سا اور گردن اور ٹانگین اونٹ کی سی اور چھاتی شیر کی سی اور دُم دنبہ کی سی اور مکے کے گردے مین سے نکلیگا بعض کہتے ہین کہ سر اور گردن ہی اُسکی باہر نکلیگی اور سارا بدن اُسکا چھپا رہیگا زمین مین اور مشہور یون ہے کہ حضرت موسی کا عصا اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی کا نگینہ اُسکے پاس ہوگا جسکو عصا لگاویگا وہ سفید منہ ہو جاویگا اور جسکے ماتھے کو وہ نگینہ چھواویگا اُسکا مُنھ کالا ہو جاویگا پھر کافر اور مسلمان کی یہی نشانی ظاہر ہیگی کہ سیاہ رو اور سفید رو جسکا منھ سفید ہوگا اُسے بہشتی اور جسکا منھ کالا ہوگا اُسے دوزخی کہینگے پھر بعد اُسکے سوائے ان دو لونن فرقون کے تیسرا فرقہ نہ رہیگا غرضکہ جب کافرون پر عذاب مقرر ہو چکیگا اور توبہ کا وقت نہ رہیگا تب یہ دابۃ الارض پیدا ہوگا وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۝ اور جسدن کہ اُٹھاوینگے ہم قبرون سے ہر ایک دین والون سے لشکر اُن لوگون سے جو جھوٹا کہتے تھے ہماری آیتون کو جو پیغمبر بیان کرتا تھا اُنکے آگے پھر وہ لشکر ہر ایک دین کے اپنے اپنے ٹھکانے رہین گے یعنی قیامت کو ہر ایک دین کے اشرافون اور سردارون کو علیحدہ علیحدہ کرکے کھڑا رکھین گے

ع ۱۲ ۶

جو اُس ہر ایک دین والون کے غریب اور اُنکے تابعدار آچکین پھر سب اکٹھے جب ہوچکین گے حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْ قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِيْ وَلَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّاذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ جبتک کہ آوین حضور مین تب فرمائے خدائے تعالے اے تم جھوٹ جانتے تھے میری آیتون کو سُنتے تھے بغیر دھیان کیے بن سمجھے بغیر غور کیے ان آیتون کو عقل سے یعنی ذرا عقل سے اول اُن آیتون کے معنون کو نہ سمجھے سُنتے ہی کہا کہ یہ جھوٹ ہی سب اے کیا تھا جو تم یہ کرتے تھے یعنی ایسا بُرا کام کرتے تھے جو خدا اور رسول کی باتون کو جھوٹا کہتے تھے وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ ۝ اور مقرر ہوئی اُنپر بات عذاب آنے کی یعنی اُنپر عذاب کا آنا مقرر ہوا بسبب اُسکے جو اُنھون نے ظلم کیے تھے پھر وہ کچھ بول نہین سکتے عذاب کو دیکھکر یعنی اُس عذاب کے ہول سے بات کا ہوش اور اوسان نہین اَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّيْلَ لِيَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ اے نہین دیکھتے جو ہمنے بنائے اور پیدا کی رات تو آرام کرین رات کو نیند مین سوکر اور دن بنایا اُجلا روشن تو دن کو تلاش روزی کی کرتے ہین بیشک اس رات دن کے پیدا کرنے مین ہر طرح نشانی قدرت خدائے تعالے کی ہے واسطے اُس قوم کے جو ایمان لاتے ہین اور سمجھتے ہین غور کرکے یعنی جو لوگ کہ یہ سمجھتے ہین کہ رات کو جو سوتے ہین تو کچھ خبر نہ اپنی نہ کسی کی خبر کسی طرح رہتی ہے گویا کہ مردے ہین پھر فجر کو ویسے ہی اُٹھتے ہین یہی بات دلیل ہے جو قیامت کے دن اُٹھاویگا خدائے تعالے قادر ہے وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَكُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ ۝ اور جسدن پھونکے گا فرشتہ قیامت کی مین پھر ڈر رہینگے اور گھبراوینگے ہول اور دہشت سے اُس آواز کی جو کوئی کہ ہوگا آسمانون مین اور جو کوئی کہ ہوگا زمین مین مگر وہ نہ گھبراویگا جسے خدائے تعالے چاہیگا اور سب آوینگے قیامت کے میدان مین عاجز اور بے بس ہوکر وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ؕ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيْۤ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ؕ اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ۝ اور تو دیکھیگا تو اُسدن پہاڑون کو تو دیکھکر سمجھے گا تو اُنکو جمے ہوئے اور وہ پہاڑ چلے جاتے ہین چلنا بدلی کا سا یعنی پہاڑ تو دوڑے جاتے ہونگے اور چلنا اُنکا معلوم نہین ہونے کا کاریگری ہے اُس خدائے تعالے کی جسنے سب چیزین درست جیسی چاہیے تھین ویسی ہی بنائین بیشک خدائے تعالی جاننے والا ہے جو کچھ تم کرتے ہو کوئی کام اور کوئی بات تمھاری اُس سے چھپی ہوئی نہین مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ۝ جو کوئی آوے خدائے تعالے کے پاس ساتھ بھلائی کے یعنی بھلے کام لیکر آوے جیسے ایمان اور عمل نیک پھر واسطے اسکے بھلائی ہر اچھی اُسکے کامون سے اپنی بہشت اور اُسکی نعمتین جو کبھی تمام نہون اور وہ لوگ قیامت کے دن کے ڈر سے امن مین ہونگے بے خطرہ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ ؕ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اور جو کوئی آوے خدائے تعالے کے پاس ساتھ بُرائی کے یعنی کفر اور شرک لیکر آوے پھر اوندھے منہ ہونگے اُنکے مُنھ آگ مین یعنی اُنکو اوندھے منھ ڈالینگے بدلا نہ دیا جاویگا قیامت کے دن مگر اُسی چیز کا جو تم دنیا مین کرتے تھے جیسی کہ خلاف ہے اِنَّمَاۤ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِيْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَيْءٍ ۫ وَّاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ واسطے اسکے نہین یعنی بیشک مجھے فرمایا ہے یہ کہ پوجا کرون مین ہمیشہ اس شہر کے صاحب کو یعنی مکے کے صاحب خدائے تعالے ہی کی بندگی کیا کرون وہ صاحب جسنے حرام کیا یعنی حرمت دی اس شہر کو جو نہ گھاس کاٹین نہ شکار کرین نہ کسی کو مارین نہ کسے شہر مین اور واسطے اسی صاحب کے ہر سب چیز یعنی سب چیز کا مالک وہی ہے اور فرمایا ہے مجھے کہ رہون مین مسلمان سب دینون کو چھوڑکر وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ۝ اور فرمایا مجھے کہ قرآن پڑھا کرون مین ہمیشہ اور حکم قرآن کے سُنایا کرون سب کو پھر جو کوئی راہ پاوے سیدھی اور حکم مانے مقررہ راہ پاتا ہے واسطے اپنے یعنی اس حکم ماننے کا فائدہ اُسی کو ہوتا ہے اور جو کوئی راہ بھولا اور حکم نمانا پھر کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین مقرر ڈرانے والا ہون نہ ماننے والون کو اور بھلی بری بتا دینے والا ہون جو کوئی بھلائی کریگا اپنے واسطے اور بُرائی کریگا اپنے واسطے سوائے بتانے اور سمجھانے کے میرا ذمہ کچھ نہین وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ اور کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تمامی تعریف اور سراہنا خدائے تعالے ہی کو لائق ہے جو وہی نعمتین دیتا ہے اے حکم نہ ماننے والو جلد دیکھوگے اُسکی قدرت کی نشانیان پھر پہچانوگے تم اُن نشانیون کو کہ یہ ہمارے کامون کا بدلا ہے پھر اُسوقت کچھ فائدہ نہوگا اور نہین ہے خدائے تعالے بے خبر اُن چیزون سے جو تم کرتے ہو چھپا کر اور ظاہر کام تمھارے دیکھتا ہے اور جانتا ہے اُن سب کا بدلا تمھین دیویگا

سُوْرَةُ الْقَصَصِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ ثَمَانٍ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً

طٰسٓمٓ ۝ ان ہر ایک حرفون سے اشارہ ہے ایک چیز کا چھپا ہوا سو خدائے تعالی قسم یاد کرتا ہے کہ قسم ہے طسم کی تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ جو یہ سورۃ آیتین ہین کھلی ہوئی کتاب کی ہم پڑھتے ہین یعنی ہمارے حکم سے جبرئیل علیہ السلام

کہتا ہے تیرے آگے خبر موسیٰ علیہ السلام کی اور فرعون کی سچی واسطے قوم ایمان لائے ہوون کے یعنی جبرئیل وہ خبر کہتا ہے اسواسطے جو تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سُنا اُن لوگون کو جو قرآن کو کلام اُسکی بیشک جانتے ہین اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ بیشک فرعون نے بڑائی اور غرور کیا جو وہ بادشاہ مصر کا تھا اور کیا فرعون نے مصر کے لوگونکو کئی فرقے اور ہر ایک فرقے کو ایک کام مقرر کیا پھر غریب اور عاجز مزدور کمترین مقرر کیا بنی اسرائیل کی قوم کو جو اُس فرقون کو مار ڈالتا تھا یعنی بنی اسرائیل کی قوم کے بیٹون کو اسواسطے جو نجومیون نے اُس سے کہا تھا کہ اس قوم مین سے ایک لڑکا اس برس مین پیدا ہوگا پھر جوان ہوکر تیرے راج کو کھو دیگا اور جیتا چھوڑتا تھا اُنکی عورتون کو کام خدمت کے واسطے بیشک تھا فرعون خرابی کرنے والون سے جو بیگانہ بچون کو مار ڈالتا تھا اور بنی اسرائیل کی قوم کو ناحق زبردستی بندہ گیری اور بیگار مین پکڑتا تھا وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ۝ اور چاہا ہمنے وہ کہ احسان رکھین اُس قوم پر جو عاجز اور غریب تھے مصر مین یعنی بنی اسرائیل کی قوم کو چاہا کہ اُسکو عذاب سے چھڑاوین اور کرین ہم بنی اسرائیل کو سردار مصر مین اور کرین ہم اُنکو وارث اور مالک اس شہر کے مال اور دولت حویلیون باغون کا اور چاہا کہ وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ۝ اور صاحب ملک کا کرین ہم بنی اسرائیل کو مصر کے شہر مین اور دکھلاوین فرعون اور ہامان کو جو وزیر تھا فرعون کا اور ان دونون کے لشکر کو بنی اسرائیل سے یعنی بنی اسرائیل کو دکھاوین احوال اُنکا اسپر کہ بنی اسرائیل ڈرنے والے تھے اُنسے جب فرعون وزیر اور لشکر سمیت دریا مین ڈوبنے لگا تب بنی اسرائیل دریا کے کنارے آن کر اُنکے ہلاک ہونے کا تماشا دیکھتے تھے **نقل قصہ** کہتے ہین جبکہ نجومیون نے فرعون کو کہا کہ اس برس مین بنی اسرائیل کی قوم مین سے ایک لڑکا پیدا ہوگا پھر وہ جوان ہوگا اُسکے سبب تیری بادشاہت جاویگی فرعون نے سارے شہر کی دائیون کو بلوا کر سب بنی اسرائیل کی عورتون پیٹ والیون پر مقرر کیا اور کہا کہ جو بیٹا جنے اُسی وقت بیٹے کو مار ڈالیو اور بیٹی ہو تو رہنے دیا جو دائی کہ حضرت موسیٰ کی ماں پر مقرر تھی جسوقت حضرت موسیٰ پیدا ہوئے دائی صورت دیکھتے ہی اُنکے حسن پر عاشق اور فریفتہ ہوگئی اور اُنکی ماں کو کہا کہ اے بی بی تو غم نہ کھا مین تیرا بھید کسی سے نہین کہنے کی اور فرعون کے لوگون سے کہہ دونگی کہ اس بی بی کے گھر بیٹی پیدا ہوئی تھی سو ہوتے ہی مرگئی پر تو ایسا کیجیو جو کوئی ہمسایہ اور کوئی تیرے کنبے کا بھی اس بچے کو نہ دیکھے اُس بی بی نے قبول کیا یہ بات کہکر دائی چلی گئی پھر کئی دن پیچھے جو ایک دن حضرت موسیٰ کی ماں اپنے بچے کو گود مین لیے گھر مین تنور پر روٹی بیٹھی پکاتی تھین جو یکبارگی کچھ خبر پاکر فرعون کے لوگ بچے کی تلاش کو گھر مین گھس آئے انھون نے جلدی سے حضرت موسیٰ کو تنور جلتے مین ڈال کر اُسکا منھ ڈھانک دیا لوگون نے آن کر بچے کو ڈھونڈھا کہین نہ پایا آخر خالی چلے گئے پھر اُنکی ماں نے جو تنور کھولا دیکھین تو حضرت موسیٰ آگ مین جیسے پھولون مین کھیلتے ہین اُنھون نے اُٹھا لیا اور پھر تب وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِيْ وَلَا تَحْزَنِيْ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اور کہلا بھیجا ہمنے موسیٰ کی ماں کی طرف یہ کہ دودھ پلا اپنے بچے موسے کو اور پال اُسے پھر جب تو ڈرے اُسکے واسطے کہ ایسا نہو جو فرعون کے لوگ اُسے ڈھونڈھکر مار ڈالین تو پھر ڈالدے موسیٰ کو دریا مین صندوق مین رکھکر اور مت ڈر جو اُسے کوئی مار ڈالے اور غمگین مت ہو اُسکی جدائی سے جو بیشک ہم پونہچا دینگے تیرے بچے کو تیرے پاس اور کرینگے ہم اُسکو پیغمبرون سے جیسے پیغمبر آگے گذرے ہین ایسا ہی یہ بھی ہے پھر جب حضرت موسیٰ کی ماں کو معلوم ہوا کہ فرعون کے لوگ بہت تلاش مین ہین تب ایک بڑھئی جو حضرت موسے کے باپ عمران کا آشنا تھا اُس سے کہا کہ ایک صندوق چھوٹا سا سب سے چھپا کر بنا لاوے اُس بڑھئی کا نام **حزقیل** تھا اور وہ فرعون کے چچا کا بیٹا تھا اُسنے سواگز کا صندوق بناکر حضرت موسیٰ کی ماں کو لا دیا اور اُس بڑھئی نے جی مین جانا کہ اسکا بیٹا ہے اور چاہتی ہے کہ اس صندوق مین کھکر کہین بھگا دیوے اور چاہا کہ اس بات کا چرچا کرے زبان اُسکی منھ مین بند ہوگئی پھر اپنے گھر مین گیا وہان چاہا کہ فرعون سے جاکر کہے اندھا ہوگیا دل مین جانا کہ وہ لڑکا جسے نجومی کہتے ہین یہ وہی ہے پھر توبہ کی اور بغیر دیکھے ایمان لایا قرآن مین جو اشارہ ہو کہ یعنی ایمان لایا فرعون کے لوگون سے وہ یہی ہے پھر حضرت موسیٰ کی ماں نے اُس صندوق کو لیکر روغن قیر سے خوب درست کرکے بنایا جو ذرا بھی پانی کہین سے اُسمین نہ جاوے پھر حضرت موسیٰ کو اُسمین رکھکر ایک تختہ اُسکے منھ پر ڈھانک کر سب طرف سے مضبوط بندکرکے دریائے نیل مین جو مصر کے شہر مین جاری ہے خدائے تعالے پر بھروسہ کرکے بہا دیا اُس دریا سے ایک نہر فرعون کے گھر کے باغ مین جاتی تھی یہ صندوق اس نہر کیطرف چلا فرعون کی ایک بیٹی کوڑھ کی بیماری مین گرفتار تھی

نجومیون نے کہا تھا کہ فلانی تاریخ فلان ساعت ایک بچہ دریا مین بہتا آویگا اُسکے مُنھ کے پانی سے اُس لڑکی کا مرض جاویگا اور سوا اسکے کچھ علاج نہین سو فرعون موافق نجومیون کے بتائے کے اُس لڑکی کو لیے بیٹھا تھا اور اس فرعون کی بی بی اور لوگ سب اُس بچے کی راہ دیکھتے تھے جو اتنے مین وہ صندوق بہتا ہوا سامنے فرعون کے آیا اور فرمایا کہ اس صندوق کو لاؤ اُسی وقت لوگ دوڑے فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ؕ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِـِٕيْنَ ۝ پھر اُٹھا لائے صندوق حضرت موسیٰؑ کا پانی مین سے فرعون کے لوگ تو ہوئے حضرت موسیٰؑ اُنھون کے واسطے دشمن اور غم یعنی فرعون کے لوگ حضرت موسےٰ کے سبب ہلاک ہوئے اور غمگین رہے کہتے ہین کہ اُس صندوق کو لاکر کھولا تو دیکھین کیا کہ ایک لڑکا بہت ہی خوبصورت اُسمین ہے جو اُسکی صورت دیکھتے ہی سب کے دل مین بے نہایت محبت پیدا ہوئی اور فرعون کے جی مین خیال آیا کہ یہ بچہ مار ڈالنے سے کیونکر بچا ایسا نہو کہ وہ جو نجومی کہتے تھے کہ تیری بادشاہت کھونے والا اس برس پیدا ہوگا وہ یہی نہو اسے مار ڈالنا چاہیئے فرعون کی بی بی آسیہؑ نے کہا کہ مین نے سُنا ہے کہ نجومی کہتے تھے کہ فلانی تاریخ سے وہ خطرہ گیا اور خاطر جمع ہوئی اس بچے پر وہ خیال مت رکھہ اور اپنی بیٹی کا علاج اس سے کر لیوین پھر حضرت موسےٰ کے مُنھہ کا لعاب لیکر اُس لڑکی کے بدن کو لگایا فی الفور لگاتے ہی بدن کا رنگ پھر گیا اور لڑکی اچھی ہونے لگی وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّيْ وَلَكَ ؕ لَا تَقْتُلُوْهُ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ اور کہا فرعون کی بی بی آسیہؑ نے فرعون کو کہ یہ لڑکا آنکھون کی پتلی ہے میری اور تیری جو اسکے سبب اس بیٹی کی بیماری گئی اسکے مار ڈالنے کا قصد نہ کر شاید یہ بچہ فائدہ پونہچاوے ہمکو جو نجتا ور معلوم ہوتا ہے یا فرزندی مین لیوین ہم اُسکو اور وہ لوگ نہ جانتے تھے کہ اسی کے ہاتھ سب ہلاک ہونگے جب بی بی آسیہؑ نے یہ بات کہی تب فرعون نے کہا کہ یہ بچہ مین نے تجکو بخشا وَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا ؕ اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِيْ بِهٖ لَوْلَآ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ پھر فجر کو حضرت موسی کی مان کا دل خالی صبر اور عقل سے ہوا یعنی جب سُنا کہ ایک صندوق اس طرح کا بہتا ہوا فرعون کے لوگون نے پکڑا اور اُس صندوق مین سے بچہ نکلا اور فرعون نے دیکھا اور چاہتا ہے فرعون کہ اُس بچے کو مار ڈالے یہ سُنکر بے قرار ہوئی اور ہوش جاتے رہے اور نزدیک تھا جو ظاہر کر دے کہ یہ بچہ میرا ہے اسے مت مارو اگر نہم روکتے اُسکے دل کو اور صبر نہ دیتے تو بے اختیار کہدیتی سو صبر بخشے ہوا سطے دیا کہ تو ہووے وہ یقین لانے والون سے ہمارے وعدے کو وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّيْهِ ۚ فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ اور کہا حضرت موسیٰؑ کی مان سے حضرت موسیٰؑ کی بہن کو کہ جا اپنے بھائی کے پیچھے خبر لیتی اور اُسکی خبر لاوہ مان کے کہنے سے گئی اور جا کر دیکھا اپنے بھائی کو دوسے غیر کی طرح گود مین بی بی آسیہؑ کے اور وہ لوگ نہ جانتے تھے کہ یہ بچہ اُسکا بھائی ہے اور وہ اُسکی بہن خبر لینے آئی ہے اور وہ دیکھا حضرت موسیٰؑ کی بہن نے کہ دائیان بہت سی دودھ پلانے کو آئی ہین پر حضرت موسیٰؑ کسی کا دودھ نہین پیتے جیسا کہ فرماتا ہے خدائے تعالے وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰٓى اَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ ۝ اور حرام کیا ہمنے موسی علیہ السلام پر دودھ اور سب دائیون کا پہلے سے کہتے ہین تین دن تک حضرت موسےٰؑ نے کسی کا دودھ نہ پیا اور اپنی اُنگلیان چوستے رہے تب بی بی آسیہؑ اور اُنکے دوستدار سب حیران اور لاچار ہوے جب حضرت موسے کی بہن نے اُنکو دیکھا یہ سب حیران ہین اُسکے دودھ نہ پینے پر تب کہا اے بی بی مین بتاؤن تمکو اُنھین جو اُس بچہ کو پال دین تمھارے واسطے اور وہ اُسکی چاہنے والی ہون یعنی اچھی طرح محبت سے چاہین اس بچہ کو اُنھون نے کہا جاؤ جلدی سے لے آؤ اُسے حضرت موسیٰؑ کی بہن خوش ہو کر مان کے پاس دوڑی آئی اور احوال کہا اور مان کو لیگئی اُسوقت حضرت موسی فرعون کی گود مین تھے اور دائیان آتی تھین کسی کا دودھ نہ پیتے تھے اتنے مین انکی مان آئین اور اپنے بچہ کو گود مین لیا حضرت موسےٰؑ نے اپنی مان کی بو پہچان کر دودھ پینا شروع کیا جو فرعون نے کہا سچ کہو تو کون ہے جو اُس بچہ نے اتنی دائیون سے کسی کا دودھ نہ پیا اور تیرا دودھ خوشی سے پینے لگا حضرت موسی کی مان نے کہا کہ میرا دودھ بہت میٹھا اور خوشبودار ہے سب بچے میرا دودھ خوش ہو کر پیتے ہین پھر فرعون نے اُنکو دودھ پلانے پر نوکر رکھا اور کہا آٹھوین دن میرے پاس لے آیا کر حضرت موسیٰؑ کی مان خوشی خوشی اپنے بچہ کو گھر مین لے آئین اور پالنے لگین سو خدائے تعالے فرماتا ہے فَرَدَدْنٰهُ اِلٰٓى اُمِّهٖ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ پھر پونہچا دیا ہمنے موسی علیہ السلام کو اُسکی مان کی طرف تو آنکھین اُسکی روشن ہوئین اپنے بچہ کو دیکھکر اور غمگین نہووے اُسکی جدائی سے اور جانے وہ کہ وعدہ خدائے تعالے کا سچا ہے لے پر بہت لوگ نہین جانتے اس بات کو وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰٓى اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ

ع ۱۳

وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اور جب پونہچا حضرت موسیٰ جوانی کے زور و قوت کو اور پورا مرد ہوا یعنی چالیس برس کی عمر کو پونہچے تب ہی ہمنے اُسے عقل اور سمجھ اور یون ہی ہم بدلا دیتے ہین نیک کام کرنے والون کو یعنی جس طرح موسی علیہ السلام سے سلوک کیا اسی طرح ہر ایک پیغمبر کو صبر بدلا دیتے ہین اور کافرون پر غلبہ دیتے ہین پھر ایک دن وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِيْ مِنْ عَدُوِّهٖ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ۝ حضرت موسیٰ شہر کے اندر آئے جسوقت کہ اُس شہر کے لوگ بیخبر تھے جیسے گرمی مین دوپہر کے وقت جو ہر ایک سو رہتا ہے اور راستہ کم چلتا ہے پھر پایا بازار مین دو آدمیون کو جو لڑتے تھے آپس مین یہ ایک حضرت موسیٰ کی قوم سے اور یہ دوسرا دشمن کی قوم سے یعنی وہ دو شخص جو لڑتے تھے ایک بنی اسرائیل تھا اور دوسرا فرعون کی قوم سے اور اُسی کے گھر کا نان بائی تھا سو بنی اسرائیل کو وہ نان بائی بیگار مین پکڑتا تھا پھر فریاد چاہی موسی علیہ السلام سے اُسنے جو اُنکی قوم سے تھا یعنی بنی اسرائیل نے کہا اے موسےٰ مجھے چھڑا دو بیگار سے اس فرعون کے نان بائی سے حضرت موسی نے کہا اس نان بائی سے کہ اسے چھوڑ دے اُسنے نہ مانا تب حضرت موسےٰ نے اُسے مُکا مارا وہ نان بائی حضرت موسیٰ کے مکے سے مرگیا اُسے مُردہ دیکھکر کہا حضرت موسےٰ نے کہ یہ کام شیطان کا ہے اور بیشک شیطان گمراہ کرنے والا ہے کھلا ہوا صریحًا پھر خدا ے تعالے کی جناب مین التجا کرکے قَالَ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَغَفَرَ لَهٗ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ کہا حضرت موسی نے اے پروردگار میرے بیشک ستم کیا مین نے اپنے اوپر آپ جو اُسے مار ڈالا مین نے پھر بخش مجکو پھر بخشا خدا ے تعالے نے موسی کو اور اُسکی دعا قبول کی بیشک خدا ے تعالے بخشنے والا ہے اپنے بندون کو مہربان ہے اُن پر جو توفیق توبہ کی دیتا ہو اور پھر قَالَ رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ ۝ کہا حضرت موسی نے کہ اے پروردگار میرے جیسا تو نے مجھپر انعام کیا ہے اور یہ گناہ بخشا میرا اب توبہ کرتا ہون مین اس بات سے کہ پھر ہونگا مین مدد کرنے والا گناہ کرنے والون کا یعنی ایسے کی مدد نہین کرنے کا کہ جسکی مدد کیے سے گناہ مین گرفتار ہون مین جیسے اُسکی حمایت کرنے سے گنا ہگار رہا تھا فَاَصْبَحَ فِي الْمَدِيْنَةِ خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ يَسْتَصْرِخُهٗ قَالَ لَهٗ مُوْسٰٓى اِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِيْنٌ ۝ پھر فجر کو اُٹھے حضرت موسی اُس شہر مین ڈرتے ہوئے کہ گویا کوئی ابھی پکڑ لیگا اور اُس نان بائی کے بدلے مار ڈالیگا اسی حال مین کسی کام کو بازار مین نکلے تو دیکھا اُسوقت کہ وہی شخص فریاد کرتا ہے اور حمایت چاہتا ہے حضرت موسیٰ سے جیسے پہلے روز چھڑایا تھا بیگار سے سو اُسے اور ایک فرعون کے نوکر نے بیگار مین پکڑا تھا اُسے دیکھکر کہا حضرت موسے نے کہ مقرر تو بدچلن ہے کھلا ہوا صریحًا جو کل تجھے اُسکی بیگار سے چھڑایا اور وہ مرگیا آج تو پھر فریاد کرتا ہے فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ بِالَّذِيْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ پھر چاہا حضرت موسی نے وہ کہ اُسکو جو وہ دشمن تھا ان دونون کا یعنی حضرت موسیٰ کا اور اُس فریاد کرنے والے بنی اسرائیل کا دونون کا دشمن تھا وہ فرعون کا نوکر اور اس فریاد کرنے والے بنی اسرائیل نے جانا حضرت موسےٰ نے میرے مارنے کا قصد کیا ہے یہ سمجھکر قَالَ يٰمُوْسٰٓى اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِيْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًۢا بِالْاَمْسِ ۚ بولا کہ اے موسی چاہتا ہے تو کہ مجھے مار ڈالے جیسے کہ مار ڈالا تو نے ایک آدمی کو کل اور اِنْ تُرِيْدُ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِي الْاَرْضِ وَمَا تُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ ۝ نہین چاہتا تو مگر وہی چاہتا ہے تو کہ ہووے زبردست ناانصاف بے رحم مصر مین اور نہین چاہتا وہ کہ ہووے نیک کام کرنے والون سے جبکہ یہ بات سُنی اُس فرعون کے نوکر نے جانا کہ کل اُس نان بائی کو حضرت موسے ہی نے مار ڈالا ہے جاکر فرعون سے کہا فرعون نے امراؤن سے مصلحت پوچھی سبھون نے کہا کہ انصاف اور عدالت یہی ہے کہ نان بائی کو ناحق مار ڈالا ہے اُسکے بدلے اُسے مار ڈالے فرعون نے کہا اچھا اُسے لاکر مار ڈالو وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنَّ الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّيْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ ۝ اور آیا حرقیل بڑھئی جسنے اول صندوق حضرت موسیٰ کے واسطے بنایا تھا اور بغیر دیکھے ایمان لایا تھا یہ بات سُنکر دور شہر کے کنارے سے یعنی فرعون کے دربار سے جلد آیا حضرت موسی کے پاس اور کہا اے موسی مقرر سردارون نے مشورت کی ہے تیرے مار ڈالنے کی پھر بھاگ جا تو اس شہر سے تیرے حق مین یہی بہتر ہے بیشک مین تجھے نصیحت کرنے والا ہون فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ ۚ قَالَ رَبِّ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ پھر باہر نکلا اُس شہر سے موسی علیہ السلام ڈرتا ہوا خبردار کہ ایسا نہو کوئی پیچھے سے آن کر پکڑ لیوے اور کہا اُسوقت کہ اے پروردگار میرے چھپا اور بچا مجھے ظالمون کی قوم سے کہتے ہین کہ حضرت جبرئیل نے آن کر کہا کہ اے موسی مدین کے شہر کی طرف چلا جا حضرت موسی اُسی طرف کو روانہ ہوئے وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ

ع ۱۵

سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝ اور جب چلنا شروع کیا حضرت موسیٰ نے مدین کے شہر کی طرف اور راہ نہ جانتے تھے اور مصر سے مدین آٹھ دن کی راہ تھی تب کہا حضرت موسےٰ نے کہ امید ہے جو شاید پروردگار میرا مجھے سیدھی راہ بتاوے جو مین مدین مین جا پونہچون اور راہ نہ بھولون نہ پھر کھاؤن حضرت موسیٰ نے راہ مین آٹھ دن تک سوائے گھاس جنگل کے کچھ نہ کھایا پھر بعد آٹھ دن کے وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۝ اور جب پونہچے حضرت موسیٰ مدین کے پانی پر سو وہ ایک کنوان تھا شہر کے باہر جو سارے شہر کے لوگ اور جانور اُسی کنوین کا پانی پیتے تھے اور پایا حضرت موسیٰ نے اُس کنوین پر بہت سے لوگون کو جو پانی پلاتے تھے اپنے جانورون کو حضرت موسےٰ اُس کنوین کے سامنے ایک درخت کے تلے بیٹھکر لگے دیکھنے اُنکو وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ ۚ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ۭ قَالَتَا لَا نَسْقِيْ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ ۭ وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ۝ اور پایا حضرت موسیٰ نے دو عورتون کو سوائے اُن لوگون کے سو وہ دونون عورتین روکے رکھتی تھین اپنی دنبیون بھیڑون بکریون کو جو اور لوگون کی دنبیون مین مل نہ جاوین پانی پینے کو یہ دیکھکر حضرت موسیٰ نے کہا اُن دونون عورتون کو کہ کیا حال ہے تمھارا جو اپنی دنبیون کو پانی پینے نہین دیتین تب کہا انھون نے کہ ہم پانی نہین پینے دیتے اپنی دنبیون کو جبتک کہ یہ لوگ اپنے سب جانورون کو پلالے جاوین پھر جو پانی بچیگا اُسنے تب ہم اپنے جانورون کو پلاوینگے جو ہمارا کوئی پانی کھینچنے والا نہین ہے اور باپ ہمارا بہت بوڑھا ہے اور صاحب عزت ہے جو اُس سے محنت کا کام نہین ہوسکتا کہتے ہین وہ دونون عورتین حضرت شعیبؑ نبی کی بیٹیان تھین بڑی کا نام صفیرا اور چھوٹی کا نام صفورا تھا حضرت موسیٰ نے یہ بات سُنی تو اُن عورتون کے حال پر رحم آیا اور اُن لوگون سے کہا پاس جاکر کہ یہ غریب محتاج عورتین ہین انھین کیون کھڑا کر رکھا ہے پہلے انکی دنبیون کو پانی پلا دو جو وہ جلدی سے اپنے گھر چلی جاوین اُنھون نے گھڑک کر کہا کہ ہم انھین پانی نہین پلاتے تو اگر پلا سکتا ہے تو آ حضرت موسیٰ غصے سے آگے گئے انھون نے حضرت موسیٰ کو دیکھکر ڈول چھوڑکر کنارے ہوگئے اسواسطے کہ وہ ڈول دس آدمیون سے کھنچتا تھا حضرت موسیٰؑ نے اُس ناطاقتی پر جو آٹھ دن سے اناج نہ کھایا تھا اکیلے نے وہ ڈول بھر کر کھینچا فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّىْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَىَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ۝ پھر پانی پلا دیا اُن دو عورتون کی دنبیون کو پھر وہ اپنے گھر دنبیان لیگئین اور حضرت موسےٰ کنوئین سے پھر کر سایہ کی طرف جہان پہلے بیٹھے تھے وہین بیٹھکر کہا کہ اے پروردگار میرے بیشک مین اُس چیز کا جو میری طرف بھیجے تو بھلائی سے محتاج ہون مین یعنی مین محتاج ہون میرے واسطے بھیج کچھ کھانے کو اور وہان جو وہ دونون عورتین تھین حضرت شعیبؑ کی بیٹیان سو یہ اپنے گھر مین دنبیون کو پانی پلاکر لے گئین تو اُنکے باپ نے کہا کہ آج تم سویرے کیونکر آئین اُنھون نے وہ تمام احوال کہا کہ ایک جوان اسطرح کا مسافر آیا ہے اُسنے یہ سلوک کیا حضرت شعیبؑ نے کہا ایک بیٹی کو کہ جا اور اُس جوان مسافر کو لے آ فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِيْ عَلَى اسْتِحْيَآءٍ ۡ قَالَتْ اِنَّ اَبِىْ يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ۭ پھر آئی حضرت موسیٰ کے پاس ایک عورت اُن دونون مین سے جو چال چلتی تھی شرم و حیا سے اور آن کر کہا حضرت موسیٰ کو کہ باپ میرا بُلاتا ہے تجکو تو بدلا دیوے تجھے عوض اُسکے جو پانی پلایا تو نے ہماری دنبیون کو حضرت موسےٰ اُنکے باپ کے ملنے کو شوق سے چلے اور راہ مین اُس بی بی کو کہا کہ تو میرے پیچھے پیچھے آ اور زبان سے راہ بتاتی آ فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفْ ۡ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ پھر جب آئے حضرت موسیٰؑ حضرت شعیبؑ کے پاس اور بیان کیا حضرت موسیٰ نے اپنا سارا احوال اول سے آخر تک حضرت شعیب نے جانا کہ یہ نبیون کے گھرانے سے ہے اور کہا کہ اے موسیٰ اب مت ڈر جو چھوٹا تو بے انصاف لوگون سے یعنی فرعون کے لوگون کا یہان کچھ بس نہین چلتا تو خاطر جمع سے یہان رہ حضرت شعیبؑ نے کھانے کو تیار تھا سو منگوا کر آگے رکھا حضرت موسےٰ نے کہا کہ مین نے جو پانی پلایا ہے خدا کے واسطے اُسکے بدلے یہ نہین کھاتا حضرت شعیبؑ نے کہا کہ یہ اُسکے بدلے نہین ہے بلکہ ہمارا دستور ہے کہ مسافر کو کھلاتے ہین ہم یہ بالفعل موجود ہے تب حضرت موسیٰ نے کھایا اتنے مین قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا يٰٓاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ ۡ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ ۝ کہا اُن دونون عورتون سے ایک نے کہ اے باباصاحب اس جوان کو کام کے واسطے رکھ لے جو دنبیان بھی چرایا کریگا جو بہت اچھے کام کرنے والون سے ہے زور آور اور اعتباری یعنی حضرت موسیٰ زور آور بھی ہین اور اعتباری بھی ہین کہتے ہین کہ حضرت شعیبؑ نے بیٹی سے پوچھا کہ تو نے اسکو اعتباری اور زور آور کیونکر جانا اُسنے کہا کہ دس آدمی جس ڈول کو کھینچتے تھے اسنے اکیلے کھینچا اور راہ مین آتے وقت مجھے کہا کہ پیچھے میرے چلی آ اور زبان سے راہ بتا اس سبب زور آور اور اعتباری ہونا اسکا معلوم ہوا جب حضرت شعیبؑ نے دریافت کیا تب قَالَ اِنِّىْٓ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَىَّ هٰتَيْنِ عَلٰٓى اَنْ تَاْجُرَنِىْ ثَمٰنِيَ حِجَجٍ ۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ

عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۚ وَمَآ أُرِيْدُ أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ ۚ سَتَجِدُنِيْٓ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ کہا حضرت موسیٰ کو کہ بیشک مین چاہتا ہون کہ تجھ سے نکاح کردون ایک بیٹی کا ان دونون سے اوپر اس مہر کے کہ تو میرا کام کرے آٹھ برس تک پھر اگر دو برس اور رہے اور پورے کرے تو دس برس تو وہ تیری طرف سے ہے اور نہین چاہتا مین یہ کہ محنت رکھون مین تجھپر اگر خدائے تعالیٰ چاہیگا تو پاویگا تو مجکو نیک بختون سے جو اپنا وعدہ پورا کرونگا اور تجھے آزردہ خاطر نہین کرنے کا حضرت موسیٰ نے یہ قبول کیا قَالَ ذٰلِكَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ ۖ أَيَّمَا الْأَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ۖ وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ۝ کہا حضرت شعیبؑ سے کہ یہ وعدہ ہے میرے اور تیرے بیچ مین سو کوئی ان دونون مدت سے تمام کرون مین یعنی آٹھ برس یا دس برس کے وعدے مین سے کسی وعدے کو پورا کرون مین پھر زیادتی چاہنا نہین ہے مجھپر یعنی اس وعدے کے بعد مین مختار رہون اپنی بی بی کو جہان چاہون لیجاؤن اور خدائے تعالےٰ اوپر اس بات کے جو کہتا ہون مین گواہ ہے یعنی خدائے تعالےٰ کو اپنا کام مین نے سونپ دیا ہے اُسی کی مدد سے وعدے کو تمام کرونگا مین فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْأَجَلَ وَسَارَ بِأَهْلِهٖٓ ءَانَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا ۖ قَالَ لِأَهْلِهِ امْكُثُوْٓا إِنِّيْٓ ءَانَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ ءَاتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ أَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ۝ پھر جب پورا کرچکے موسیٰ علیہ السلام مدت وعدے کی یعنی دس برس تک حضرت شعیبؑ کی خدمت کی اور اُنکی دُنبیان چرائین پھر جب وہ وعدہ تمام ہوا تب حضرت موسیٰؑ نے ارادہ کیا مصر کیطرف جانے کا اور حضرت شعیبؑ سے رخصت ہوکر اپنی بی بی کو لیکر چلے جاڑے کے موسم مین اتفاقاً راہ مین ایک رات اندھیری کو بھول کر جنگل مین اُترے اور اُنکی بی بی کو دردِ بچہ پیدا ہونے کا اُٹھا اور آگ نہ تھی انکی بی بی نے کہا کہ کہین سے آگ پیدا کرو جو سردی اور درد کی شدت سے بُرا حال ہے چمک سے چاہا کہ آگ نکالین ہرگز نہ نکلی لاچار ہوئے تب کوہ طور کی طرف سے آگ دکھائی دی تب کہا حضرت موسیٰؑ نے اپنی بی بی کو کہ ٹھہری رہو تم یعنی صبر کرو جو مین نے دیکھی ہے آگ شاید کہ لاؤن مین تمھارے واسطے اُس سے خبر یا کوئی انگارا آگ کا لاؤن مین وہان سے جو شاید تم گرم ہو اُس سے سینک کر یہ کہکر حضرت موسیٰ اُس آگ کی طرف چلے فَلَمَّآ أَتٰىهَا نُوْدِيَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْأَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ أَنْ يّٰمُوْسٰٓى إِنِّيْٓ أَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ پھر جب آپونہچے اُس آگ کے نزدیک تب آواز ہوئی حضرت موسیٰؑ کو کنارے جنگل کے داہنی طرف سے بیچ مکان بابرکت کے ایک درخت سے یعنی جب حضرت موسےٰ آگ کے نزدیک پونہچے تو دیکھتے کیا ہین کہ ایک درخت بہت بڑا ہے اور وہ تمام آگ سے بغیر دھوئین کے روشن ہے یہ دیکھکر حضرت موسیٰؑ حیران ہوئے اتنے مین ایک آواز آئی وہان سے یہ کہ اے موسیٰؑ بیشک ہم ہین خدائے تعالےٰ پیدا کرنے والے سارے عالم کے حضرت موسیٰؑ یہ سُنکر چپکے ہو رہے تب وَأَنْ أَلْقِ عَصَاكَ ۖ فَلَمَّا رَءَاهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ۖ پھر جب حضرت موسیٰ نے دیکھا اُسکو کہ ہلتا ہے اور چلتا ہے گویا کہ سانپ ہے یہ دیکھکر حضرت موسیٰ پھرے وہان سے پیٹھ پھیرکر دُور سے اور پھر اُس سانپ کیطرف مُنھ نہ کیا اور اپنے لوگونکی طرف بھاگ چلے پھر آواز آئی کہ يٰمُوْسٰٓى أَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ۖ إِنَّكَ مِنَ الْأٰمِنِيْنَ ۝ اے موسیٰ آگے آ اور مت ڈر اس سانپ سے بیشک تو امن دیے ہوؤن سے ہے یعنی تجھے کسی چیز کا خطرہ نہین ہے اور اس سانپ کو پکڑ لے حضرت موسیٰ پھر آئے اور اُسکے سر پر ہاتھ ڈال کر پکڑ لیا پھر ویسا ہی عصا ہوگیا اور حکم ہوا کہ اے موسیٰ اُسلُكْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ۖ وَاضْمُمْ إِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ چلا اپنے ہاتھ کو اپنے گریبان مین جو باہر آوے سفید جھلکتا ہوا بغیر بُرائی اور عیب کے یعنی سفید نکلے جو سب کو اچھا لگے نہ سفیدی کوڑھ کی ہو جو بُری لگے اور ملا لے اپنے ساتھ اپنے بازو ڈر کے واسطے یعنی اگر ڈرے تو تو اپنے بازو کو اپنے بدن سے لگا لے یا ہاتھ کو اپنی بغل مین داب لے تو نہ ڈرے فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ إِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَإِيْهِ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝ پھر یہ دو چیزین ایک عصا کا سانپ بن جانا اور دوسرے ہاتھ کا سفید جھلکتا نکلنا یہ دونون دلیل و نشانی ہین تیرے پروردگار کی طرف سے تیرے پیغمبر ہونے پر اور جا تو اے موسیٰ علیہ السلام طرف فرعون کے اور اُسکے امراؤن کے جو وہ سب ایک قوم حد سے باہر نکلے ہوے ہین پھر یہ حکم سُنکر قَالَ رَبِّ إِنِّيْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَأَخَافُ أَنْ يَّقْتُلُوْنِ ۝ کہا حضرت موسےٰ نے کہ اے پروردگار میرے بیشک مین نے مار ڈالا ہے اُنمین سے ایک آدمی کو پھر ڈرتا ہون مین اُس سے کہ مجھے مار ڈالین اُسکے بدلے اور مین تیرے حکم سے باہر نہین ہون پر یہ میری دعا قبول کر وَأَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ أَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَانًا فَأَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْءًا يُّصَدِّقُنِيْٓ ۖ إِنِّيْٓ أَخَافُ أَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ۝ اور میرے بھائی ہارونؑ کو جو وہ باتین اچھی طرح صاف کہتا ہے زبان سے میری نسبت سے جو حضرت موسیٰ کی زبان تتلاتی تھی بات اچھی صاف نہ کہہ سکتے تھے پھر بھیج ہارون کو ساتھ میرے مدد کرنے والا

رفیق میرا ہو مجکو سچا کرے بات مین یا میرے مدعا کو درست کرکے بیان کرے جو وہ سمجھین جو مین ڈرتا ہون اُس بات سے جو مجھے جھٹلاوین اور کہین کہ تو پیغمبر خدائے تعالے کا نہین ہے جھوٹا دعوی کرتا ہے قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِأَخِيكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطَانًا فَلَا يَصِلُونَ إِلَيْكُمَا بِآيَاتِنَا أَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغَالِبُونَ ۝ فرمایا خدائے تعالے نے کہ ہم مضبوط کرینگے اور قوت دینگے تیرے بازو کو تیرے بھائی ہارون سے یعنی تیرا رفیق کرینگے اُسکو اور کرینگے ہم تم دونون کو زور آور دشمنون پر جو پھر نہ پونہچے گا تم دونون پر کچھ انکا زور یعنی تمھارا زور اُنپر چلیگا اور وہ تمھارا کچھ نہ کرسکین گے بسبب ہماری نشانیون کے تم اور تمھارے رفیق آخر کو غالب ہونگے اور دشمن تمھارے خراب اور ہلاک ہونگے جب حکم تمام ہوچکا تب حضرت موسی وہان سے چلے اور مصر کی راہ لی اور بی بی کا کچھ دھیان اور فکر نہ کیا اُنکو خدا کے حوالے کیا پھر کئی دن مین مصر مین آپونہچے اور اپنے بھائی ہارون سے ملے اور سب احوال بیان کیا کہ خدائے تعالے نے مجھے پیغمبر کیا اور یہ دو معجزے دیے اور فرعون اور اُسکی قوم پر یون حکم ہوا پھر حضرت موسی اور حضرت ہارون کو ایک برس کی تلاش سے فرعون کی ملاقات میسر آئی فَلَمَّا جَاءَهُمْ مُوسَى بِآيَاتِنَا بَيِّنَاتٍ قَالُوا مَا هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُفْتَرًى وَمَا سَمِعْنَا بِهَذَا فِي آبَائِنَا الْأَوَّلِينَ ۝ پھر جب آئے فرعون کے اور اُسکے اُمراؤن کے پاس موسی علیہ السلام ہماری نشانیان لیکر یعنی معجزے ہمنے جو دیے تھے سو موسی علیہ السلام نے اُنھین دکھائے اُنھون نے وہ معجزے دیکھکر کہا کہ یہ سب جادو ہے بنایا ہوا جو ایسا کسی نے دیکھا نہین بلکہ سنا نہین اپنے باپ دادے جو گذر گئے یعنی ہمارے باپ دادا جو مر گئے اُنھون نے بھی ایسا نہ دیکھا ہوگا اگر دیکھتے تو بیان کرتے ہمارے بھی سننے مین آتا وَقَالَ مُوسَى رَبِّي أَعْلَمُ بِمَنْ جَاءَ بِالْهُدَى مِنْ عِنْدِهِ وَمَنْ تَكُونُ لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ۝ اور کہا موسی علیہ السلام نے کہ پروردگار میرا خوب جانتا ہے اُسکو جو آیا ہے ساتھ راہ دکھانے کے یعنی جو شخص کہ معجزے لیکر آیا ہے پروردگار کے پاس سے یعنی پیغمبر کو اچھی طرح جانتا ہے اور اُسے بھی خوب جانتا ہے خدائے تعالی جسکو ہوگا آخرت کا گھر یعنی جو دنیا سے ساتھ ایمان کے جاویگا سچ ہے وہی کہ اچھا کام نہوگا آخر کو ستمگارون کا پھر اور گفتگو بہت ہوئی آخر فرعون کو جواب معقول کوئی نہ آیا تب کھسیانا ہوا وَقَالَ فِرْعَوْنُ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِنْ إِلَهٍ غَيْرِي ۝ اور کہا فرعون نے اے سردارو عقلمندو نہین جانتا مین تمھارے واسطے کوئی خدا سوائے اپنے اور موسی کہتا ہے کہ خدا آسمان کا اور ہے فَأَوْقِدْ لِي يَا هَامَانُ عَلَى الطِّينِ فَاجْعَلْ لِي صَرْحًا لَعَلِّي أَطَّلِعُ إِلَى إِلَهِ مُوسَى وَإِنِّي لَأَظُنُّهُ مِنَ الْكَاذِبِينَ ۝ پھر سلگا آگ اے ہامان اور پھٹی لگا کر اینٹین پکوا میرے واسطے پھر بنوا ایک محل بہت بلند میرے واسطے کہ ویسا دوسرا نہو اور آسمان تک پونہچے شاید معلوم کرون اور دیکھون مین موسی کے خدا کی طرف جو مجھے گمان ہے جو موسی جھوٹ بولنے والون سے ہے یعنی مجھے موسی کے کہنے کا اعتبار نہین اپنی آنکھ سے دیکھون کہ سچ ہے یا نہین فرعون نے جانا کہ حضرت موسی کے خدائے تعالے کا بھی شکل اور صورت اور بدن ہوگا اور یہ سمجھا تھا آسمان نزدیک ہوگا جو عمارت بلند بنائے تو جا پونہچے یہ سمجھ کر محل بنوانے لگا کہتے ہین کہ فرعون کے وزیر ہامان نے پچاس ہزار کاریگر سوائے مزدورون کے جمع کیے اور کہا کہ چونہ اور اینٹین پکاؤ اور ایک محل بہت اونچا تیار کرو جب کتنے برسون مین تیار ہوا کہتے ہین کہ ایک برس کی راہ بلندی تھی اُس محل کی فرعون اُس محل پر چڑھنے لگا اور دل مین سمجھا تھا کہ آسمان تک پونہچا ہوگا جب اوپر جاکر آسمان کو دیکھا تو ویسا ہی دکھائی دیا جیسا زمین سے نظر آتا تھا یہ دیکھکر شرمندہ ہوا اور ایک تیر آسمان کی طرف پھینکا خدائے تعالے کی قدرت سے وہ تیر اُسکا لہو سے بھر کر نیچے گرا فرعون احمق نے کہا کہ مین نے موسی کے خدا کو مارا پھر خدائے تعالے نے حضرت جبرئیل کو حکم کیا جو اُنھون نے ایک پر ایسا مارا کہ اُس محل کے تین ٹکڑے ہوے ایک دریا مین اور دوسرے کے تلے ہزاردن تابعدار فرعون کے موے اور تیسرے ٹکڑے سے کوئی کاریگر اُسکا بنانے والا اور مزدور جیتا نہ رہا یہ حال دیکھکر بھی فرعون ایمان نہ لایا اور اپنے غرور کو نہ چھوڑا وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُودُهُ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ إِلَيْنَا لَا يُرْجَعُونَ ۝ اور تکبر کیا فرعون نے اور اُسکے لشکرون نے مصر مین ناحق اور وہ سب سمجھے تھے کہ ہمارے پاس پھر نہ پھرینگے یعنی نہ جانتے تھے کہ قیامت کے دن قبرون سے اُٹھکر حساب نیکی اور بدی کا دینا ہی فَأَخَذْنَاهُ وَجُنُودَهُ فَنَبَذْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظَّالِمِينَ ۝ پھر غضب سے عذاب مین پکڑا ہمنے فرعون کو اور اُسکے لشکرون کو پھر ڈالا ہمنے اُن سب کو دریا مین پھر دیکھ کہ کیا حال ہوا آخر کو ستم کرنے والون کا وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يُنْصَرُونَ ۝ اور کیا ہمنے فرعون کو اور اُسکی قوم کو آگے چلنے والے عذاب مین اور گمراہی مین بلاتے ہین طرف آگ کے یعنی وہ ایسے کام کرگئے ہین کہ جو کوئی ویسے کام کریگا تو اُنکے پیچھے آگ مین جاویگا اور دن قیامت کے وہ اور ویسے کام کرنے والے مدد نہ کیے جاوینگے یعنی اُنکو کوئی نہ بخشوا ویگا

ع ۱۱ عند التکوین

اُنسے کچھ عذاب کم نہوگا نہ اُنپر رحم کیا جاویگا وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ ۝ اور پیچھے سے لائے ہم اُنکے اس دنیا مین لعنت یعنی دنیا مین ہمنے اُنپر لعنت رکھی ہے ہمیشہ اور قیامت کے دن وہ ہون گے بہت خوار اور بدشکل وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى بَصَآئِرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ اور بیشک دی ہمنے موسیٰ علیہ السلام کو توریت پیچھے اُسکے جو ہلاک کرچکے اگلے زمانے کے لوگون کو جیسے حضرت لوط اور حضرت صالح اور حضرت ہود کی قومون کو ہلاک کرچکے تب حضرت موسیٰ کو پیدا کیا اور توریت اور پیغمبری دی اُنکو سو وہ کتاب سمجھ ہے اور روشنائی آنکھون کی ہے بنی اسرائیل کے واسطے اور راہ پاتا ہے خدا ے تعالے کی یعنی اُس کتاب سے راہ خدا ے تعالے کی پائی جاتی ہے اور مہربانی سے خدا ے تعالے کی وہ کتاب جو شاید یہ بنی اسرائیل سمجھین اور نصیحت مانین وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ قَضَيْنَآ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ اور نہ تھا تو لے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جدھر کو سورج ڈوبتا ہے سو اس گڑھے مین کوہ طور ہے خدا ے تعالے فرماتا ہے اپنے حبیب کو کہ یہ مکے کے لوگ جو تجھے کہتے ہین کہ قرآن اپنے جی سے بناتا ہے تو سو تو اُسوقت کہان تھا جسوقت حکم بھیجا ہمنے موسیٰ علیہ السلام کیطرف تجھے کیا خبر ہے وہان کی اور نہ تھا تو اس حال کا دیکھنے والا یعنی تیرے روبرو کچھ نہوا تھا وہان کا معاملہ وَلٰكِنَّآ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۚ وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۝ ولیکن ہمنے بھیجین وہ خبرین تجھے اسواسطے جو پیدا کیے ہمنے کئی زمانے کے لوگ پیچھے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اور کئی طرح کی قوم پھر نبی کین ہمنے اُنکی عمرین اور وہ زمانہ مدت تک رہا جو پھر لوگون نے نیک کام اور دین کی راہ چھوڑ دئے اور علم پڑھے ہوئے نیک بخت لوگ سب جاتے رہے اور دین کا علم پرانا ہوگیا اور جاہل انجان پیدا ہوئے اسواسطے اب تجھے پیدا کیا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تیرے پاس اُسوقت کی خبرین بھیجین ہمنے جو تو نہ تھا رہنے والا مدین شہر کے رہنے والون مین جہان حضرت شعیب رہتے تھے اور حضرت موسیٰ بھاگ کر مصر سے وہان پونہچے تھے وہان تو نہ رہتا تھا جو پڑھتا اُنپر یا تین ہماری اور وہان کا احوال بیان کرتا مکے مین تجھے وہان کی خبر نہ تھی پر ہم ہین بھیجتے ہین احوال وہان کا اور خبرین اسوقت کی تجھے درست کہلا بھیجتے ہین وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ اور نہ تھا تو لے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طرف کوہ طور کے جسوقت پکارا ہمنے موسیٰ علیہ السلام کو اور توریت دی تجھے اس قصہ کی خبر ہوتی لیکن بخشش اور انعام ہے تیرے پروردگار کا جو تجھے یہ قصہ وہان کا بھیجتا ہے اسواسطے جو تو ڈراوے اُس قوم کو جن پاس نہین آیا کوئی ڈرانے والا پہلے تجھ سے شاید جو یہ قوم یعنی مکے کے لوگ سمجھین اور نصیحت مانین وَلَوْلَآ اَنْ تُصِيْبَهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اگر نہ یہ واسطہ ہوتا کہ پہونچتا اُنپر عذاب سب اُسکے جو بھیجا ہے اُنکے ہاتھون نے آگے اپنے مرنے سے یعنی اُنھون نے جو کام عذاب مین گرفتار ہونے کے کیے ہین اُس سب اُنپر عذاب ہوگا تو پھر کہتے یہ لوگ کہ اے پروردگار ہمارے کیون نہ بھیجا تو نے ہماری طرف کوئی پیغمبر جو ہم تابعداری کرتے تیری نشانیون کی اور آیتون کی۔ اور اس پیغمبر کو سچا جانتے ہم اور ہوتے ہم ایمان لانے والون سے اسواسطے بھیجا ہے تو اُنکو بات کہنے کی جگہ نہ رہے اور شرمندہ ہوون عذاب کے وقت اور پچھتاوین کہ ہاے ہمنے پیغمبر کا کہنا سچ کیون نہ جانا **قصہ** کہتے ہین کہ ایک قریش کی قوم نے یہودیون کو کہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جو دعوی پیغمبری کا کرتا ہی یہ کیونکر ہو یہودیون نے توریت سے تعریف اور صفت اور شکل سب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیان کی اور کہا کہ یہ مقرر پیغمبر ہے قریش نے توریت کا بھی حکم نہ مانا اور کہا کہ اگر یہ سچ پیغمبر ہوتا تو حضرت موسیٰ کے بیٹے اُنکے بھی معجزے ہوتے تب یہ آیت اُتری فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا لَوْلَآ اُوْتِيَ مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى ۝ پھر جسوقت آیا مکے کے لوگون پاس سچ اور درست یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم آیا ہمارے پاس سے تو کہا اُن لوگون نے کہ کیون نہ دیا معجزہ ویسا اُنکو جیسا کہ دیا معجزہ موسے علیہ السلام کو کہ عصا اژدہا ہوتا تھا اور ہاتھ بغل مین سے جھمجھاتا نکلتا تھا سو خدا ے تعالے فرماتا ہے کہ اسپر کیا موقوف ہے اَوَلَمْ يَكْفُرُوْا بِمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ۭ قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا ۡ وَقَالُوْٓا اِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوْنَ ۝ اے کیا کافر نہوئے تھے اسوقت کے ساتھہ اس چیز کے جو دیا تھا موسیٰ علیہ السلام کو پہلے اس سے یعنی حضرت موسیٰ کے معجزے کو نہ مانا تھا اسوقت کے لوگون نے اور کہتے تھے فرعون کی قوم کہ موسیٰ اور ہارون علیہما السلام دونون جادوگر ہین جو ایک کی مدد ایک کرتا ہے جادو دکھانے مین ویسے ہی یہ مکے کے لوگ کہتے ہین کہ ہم اس سب کو نہین مانتے یعنی توریت کو اور قرآن کو نہین سچ جانتے سو تو قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى مِنْهُمَآ اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ لاؤ کوئی کتاب

خدائے تعالے کے پاس سے جو وہ راہ دکھانے والی زیادہ ہووے توریت اور قرآن شریف سے تو مین تابعداری کرون اُس کتاب کی اگر ہو تم سچے اس بات مین کہ توریت اور قرآن جادو ہین تم اُن دونون سے کوئی اچھی کتاب لاؤ اِن لَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكَ فَاعْلَمْ أَنَّمَا يَتَّبِعُونَ أَهْوَاءَهُمْ ۚ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝ پھر اگر نہ مانین تیری بات کو یہ لوگ تو پھر مقرر جان تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تابعداری کرتے ہین اپنے جی کی خوشی کی بغیر سند اور دلیل کے اور کون ہے اُس سے گمراہ زیادہ جو اپنے جی کی خوشی کی تابعداری کرے ناحق بغیر راہ دکھائے سیدھی خدائے تعالے سے سو خدائے تعالے راہ سیدھی نہین دکھاتا انصاف لوگون کو وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۝ اور بیشک ہم ملائے جاتے ہین اُسکے واسطے بات کو یعنی احوال اور مثالین پچھلے لوگون کی اور دلیلین کہتے جاتے ہین کہ شاید یہ لوگ سمجھ کے نصیحت مانین اور ایمان لاوین اَلَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ مِن قَبْلِهِ هُم بِهِ يُؤْمِنُونَ ۝ وہ لوگ جنکو ہمنے کتاب دی ہے یعنی توریت یا انجیل پہلے قرآن سے وہ لوگ ایمان لاتے ہین ساتھ قرآن کے سو کوئی یہودی اور نصرانی ایمان لائے ہین وہ ایسے ہین وَإِذَا يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ قَالُوا آمَنَّا بِهِ إِنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّنَا إِنَّا كُنَّا مِن قَبْلِهِ مُسْلِمِينَ ۝ اور جبکہ پڑھتے ہین اُنکے روبرو قرآن کو تو کہتے ہین وہ لوگ کہ ایمان لائے ہم قرآن پر اور جانا ہمنے کہ وہ کلام خدائے تعالے کا ہے سچ اُترا ہوا ہے ہمارے پروردگار کے پاس سے اور ہم تو پہلے ہی اُسکے آنے سے ماننے والے ہین جو اگلی کتابون مین اُسکے آنے کی خبر پڑھی تھی ہمنے تب سے ہم واقف ہین اور سچا جان چکے ہین ہم قرآن کو أُولَٰئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُم مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوا وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ۝ وہ لوگ یہودی اور نصاری جو قرآن پر ایمان لائے اُنکو دیا جاویگا دوہرا بدلا ایک توریت اور انجیل پر ایمان لانے کا ثواب اور دوسرا قرآن پر ایمان لانے کا ثواب ملیگا اُنکو بسبب اُسکے جو صبر کیا اپنے قوم کے طعنون پر اور ثابت اور مضبوط رہے ایمان پر اور اگلی کتابون کو اور قرآن کو سچ کلام الٰہی جانا اور بتاتے ہین اور دور کرتے ہین ساتھ بھلائی کے بُرائی کو اُس چیز سے جو اُنکو روزی دی ہے خدائے تعالی نے اُسمین سے بانٹتے ہین محتاجون کو خدائے تعالے کی راہ مین کہتے ہین کہ کئی نصرانی ایمان لائے تھے اُنکو کافر اور مشرک طعنے دیتے تھے اور بُرا کہتے تھے اور وہ مومن اُنکے طعنے سُن کر سہج مین کہتے کہ خدائے تعالی تمکو توفیق ایمان کی دیوے اور اُنکی بُرائی پر صبر کرتے اور نرمی سے جواب دیتے تھے سو خدای تعالی فرماتا ہے کہ ساتھ بھلائی کے دشمنون کی بُری بات کو ٹال دیتے تھے وَإِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ أَعْرَضُوا عَنْهُ وَقَالُوا لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجَاهِلِينَ ۝ اور جب سُنتے ہین وہ مسلمان بیہودہ بات یعنی کافرون کے طعنے اور بُرا کہنا اُنکا تو مُنھ پھیر لیتے ہین اور دھیان نہین کرتے اُنکی باتون پر اور کہتے ہین اُن طعنے دینے والون کو کہ ہمارے واسطے ہین کام ہمارے اور تمھارے واسطے ہین کام تمھارے یعنی ہمارے کامون کی بھلائی بُرائی ہمارے واسطے ہو اور تمھارے کامون کی تمھارے واسطے سلام تم پر یعنی ہمین کچھ تمسے کام نہین جاؤ اپنے کام لگو ہم نہین چاہتے جو ملا کرین اور پاس بیٹھا کرین بے سمجھون کے کہتے ہین کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے نہایت چاہتے تھے ہمیشہ سے کہ ابو طالب چچا اُنکے ایمان لاوین جب ابو طالب کا وقت آخر کا آیا اور حالت جان کندنی کی پونہچی حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر پونہچی اور اُنکے سرہانے آن کر فرمایا کہ اے چچا اتنا کہو کہ لا الٰہ الا اللہ تو مین اُسی دلیل سے خدائے تعالے سے بخشواؤن ابو طالب نے کہا کہ اے بھتیجے میرے مین جانتا ہون کہ تو سچا ہے پر اتنی بات کی غیرت آتی ہے مجکو جو مکے کے لوگ کہینگے کہ ابو طالب نے موت سے ڈر کر کلمہ پڑھا اگر یہ نہوتا تو البتہ مین تیری خوشی کرتا تب یہ آیت اُتری کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ ۚ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ۝ بیشک تو نہین راہ دکھا سکتا ایمان کی طرف جسکو چاہتا ہے تو اور اُسکے مسلمان ہونے کی آرزو رکھتا ہے تو لیکن خدائے تعالی راہ دکھاتا ہے ایمان کی طرف جسے چاہتا ہے وہ آپ اور خدائے تعالے ہی خوب جانتا ہے اُنکو جو راہ پانے والے ہین اور مسلمان ہونے والے ہین کہتے ہین کہ حارث بیٹا عثمان کا اور پوتا نوفل کا حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین آیا اور کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتا ہون مین تیری بات سچی ہے اور جو کچھ کہتا ہے تو ہماری بھلائی کی کہتا ہے اور تیرے کہنے مین ہماری عاقبت کی بھلائی ہے پر تابعداری تیری دشمنی ہے مکے کے لوگون سے ڈرتا ہون مین کہ اگر تیری راہ پر چلون تو مجھے یہ لوگ مکے کے شہر سے نکال دیوینگے اور مین اُنسے برابری نہین کر سکتا کا جو میرا حمایتی کوئی نہین میرے کہنے سے تب یہ آیت اُتری وَقَالُوا إِن نَّتَّبِعِ الْهُدَىٰ مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ أَرْضِنَا ۚ أَوَلَمْ نُمَكِّن لَّهُمْ حَرَمًا آمِنًا يُجْبَىٰ إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّن لَّدُنَّا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ اور کہتے ہین بعضے کافر کہ اگر تابعداری کرین ہم سیدھی راہ

ع ۸ نصف

اسلام کی ساتھ تیرے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی اگر ایمان لاوین ہم تجھپر تو جلد لیجاوین ہمکو ہمارے شہر سے یعنی مکے کے لوگ اُسی وقت نکالدین زور سے سو خدائے تعالیٰ اُنکے جواب مین فرماتا ہے کہ کیا ہمنے نہین جگہ دی اُنکو مکے مین امن سے یعنی یہ کافر جو ڈرتے ہین اپنی قوم سے جو مکے سے نکالدین کیا انھون نے بسایا ہے اُنکو نہین یہ بات اُنکا بہانہ ہے بلکہ چاہیے کہ ہم سے ڈرین جو ہمنے بسایا ہے اُنکو امن کے شہر مین جو کھینچتا ہوا آتا ہی اس شہر کی طرف ہر جگہ سے سب طرحکا میوہ اُنکے کھانے کو اور ہر طرحکی جنس جو روزی ہے اُنکے واسطے ہماری طرف سے بے نہایت اگر یہ ایمان لاوین تو البتہ اُنکی قوم کے عذاب سے اُنھین بچالیوین لیکن بہت لوگ نہین جانتے اس بات کو وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِن قَرْيَةٍ بَطِرَتْ مَعِيشَتَهَا فَتِلْكَ مَسَاكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَن مِّن بَعْدِهِمْ إِلَّا قَلِيلًا وَكُنَّا نَحْنُ الْوَارِثِينَ ۝ اور بہت مار کھپائے ہمنے لوگ گانوُن اور شہرون کے جو اترا تے تھے اور غفلت سے خوش تھے اپنی گذران اور جمعیت پر پھر پڑے ہین یہ اُنکے گھر ویران جو نہ بسا کوئی اُن گھرون مین پیچھے اُنکے ہلاک ہونے کے مگر تھوڑے سے مسافر راہ گیر جو آن کر کوئی دم یا کوئی دن رہتے تھے اور آخر کو ہم ہی وارث اور مالک ہین اُن شہرون کے اور اُن گانوُن کے وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ حَتَّىٰ يَبْعَثَ فِي أُمِّهَا رَسُولًا يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرَىٰ إِلَّا وَأَهْلُهَا ظَالِمُونَ ۝ اور نہین ہے پروردگار تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا جو مار کھپا دے گانوُن کے لوگون کو جبتک نہ اُٹھاوے اُنکے بڑے شہر سے ایک پیغمبر تو پڑھے اُس شہر کے لوگون پر آیتین ہماری یعنی اول ہم ایک بڑے شہر مین جو وہان عقلمند اور اشراف دانا بستے ہون پیغمبر کے ہاتھ پیغام بھیجتے ہین جب وہ نہین مانتے اُس پیغمبر کا کہنا تب اُس شہر کو اور اُسکے گرد کے گانوُن سمیت سب وہان کے رہنے والون کو ہلاک کرتے ہین اور نہین ہم ہلاک کرنے والے گانوُن اور شہر کے لوگون کو مگر اُس شہر کے لوگ ظلم کرنیوالے ہون اور پیغمبرون کو جھوٹا کہنے والے ہون اور ستانے والے ہون یعنی سوائے ظالم اور کافرون کی بستی کے کسی بستی کو نہین مار کھپایا ہمنے وَمَا أُوتِيتُم مِّن شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَزِينَتُهَا ۖ وَمَا عِندَ اللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ اور وہ چیزین جو تمھین دی ہین پھر وہ چیزین دنیا کی زندگانی کے مزے کی ہین اور دنیا کے بناؤ کی اور آرائش کی اور شیخی اور بڑائی کی ہین اور وہ جو خدائے تعالیٰ کے پاس ہے سو بہت اچھا ہے اُس سے اور اصل اور ہمیشہ رہنے والا ہے اے کیا تم نہین سمجھتے عقل سے اور نہین معلوم کرتے کہ دنیا کے عیش رہنے والے نہین ہین اور آخرت کی نعمتین ہمیشہ رہنے والی ہین أَفَمَن وَعَدْنَاهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيهِ كَمَن مَّتَّعْنَاهُ مَتَاعَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْمُحْضَرِينَ ۝ اور پھر کیا جسکو وعدہ دیا ہمنے سچا مین جانے کا آخرت مین اور فتح پانے کا دنیا مین وعدہ اچھا جو اُسمین جھوٹ نہین وہ کیا اُسکے برابر ہے جیسے مقصود پانا اور کام چلانا دنیا کا دیا ہمنے اور دنیا کی زندگانی کا عیش پھر یہ دنیا مین عیش کرنے والا قیامت کے دن سامنے پکڑا آویگا عذاب کے واسطے وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ ۝ اور جسدن پکاریگا خدائے تعالیٰ کافرون کو اور فرماویگا کہ کہان ہین شریک میرے جنکو تمنے سمجھا تھا کہ وہ شریک خدائی تعالیٰ کے ہین اب لاؤ اُنکو قَالَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ أَغْوَيْنَا أَغْوَيْنَاهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۖ تَبَرَّأْنَا إِلَيْكَ ۖ مَا كَانُوا إِيَّانَا يَعْبُدُونَ ۝ کہین گے وہ لوگ جنپر ٹھیک اور ثابت ہوئی بات عذاب کی کہ اے پروردگار ہمارے یہ وہ لوگ ہین جنکو بہکایا ہمنے اسلام کی راہ سے اور مسلمان ہونے نہ دیا بہکایا ہمنے اُن کو جیسے ہم آپ بہکے اور بھولے ہوے تھے سیدھی راہ اسلام کی اب بیزار ہوئے ہم اُنسے اور تیری طرف کو پھرے ہم اور نہ تھے وہ در اصل ہمکو پوجنے والے بلکہ اپنے جی کی خوشی کرتے تھے وَقِيلَ ادْعُوا شُرَكَاءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ وَرَأَوُا الْعَذَابَ ۚ لَوْ أَنَّهُمْ كَانُوا يَهْتَدُونَ ۝ اور کہین گے کافرون کو کہ پکارو اپنے شریکون کو یعنی جنکو تم شریک خدائے تعالیٰ کا سمجھتے تھے اُنکو اپنی حمایت کرنے کو بلاؤ پھر پکارینگے کافر بتون کو جو آوین اور ہمین عذاب سے چھڑاوین وہ بت اُنکا پکارنا نہ مانین گے اپنی لاچاری سے اور دیکھین گے بت اور کافر عذاب کو اور آرزو کرینگے کہ کیا اچھا ہوتا کہ اگر یہ ہوتے راہ پانے والے امن کی تو عذاب سے چھوٹتے وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ مَاذَا أَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِينَ ۝ اور جسدن پکاریگا خدائے تعالیٰ اُنکو جو پیغمبرون کو جھوٹا جانتے تھے پھر فرماویگا کہ کیسا مانا اور قبول کیا تمنے میرے بھیجے ہوؤن کو فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْأَنبَاءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَاءَلُونَ ۝ پھر چھپ جاوینگی اُن پر خبرین اُسدن یعنی کچھ یاد نہ رہیگا اُنکو جو اُسدن جواب دیوین جو مارے ڈر کے کسی کو ہوش نہ رہیگا یعنی آپسمین ایک دوسرے سے کچھ سوال نہ کر سکے گا فَأَمَّا مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسَىٰ أَن يَكُونَ مِنَ الْمُفْلِحِينَ ۝ پھر اگر جو کوئی توبہ کرے شرک سے اور ایمان لاوے خدا اور رسول پر اور اچھے کام کرے یعنی پیغمبر کی تابعداری کرے پھر ایسا شخص توبہ کرنے والا البتہ ہوویگا عذاب سے چھٹکارا پانے والون سے کہتے ہین کہ سردار

اشراف عرب کے طعنہ اور حسد سے کہتے تھے کہ خدائے تعالےٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیغمبری کیون دی لائق وہ تھا جو کسی سردار طائف کے یا مکے کے کو پیغمبر کرتا سو خدائے تعالےٰ فرماتا ہے وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ۗ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ۗ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ اور پروردگار تیرا پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے اور پسند کرتا ہے جسے چاہتا ہے پیغمبری دینے کے واسطے نہ لائق ہے اُن لوگون کو جو اپنی پسند کا پیغمبر چاہین یعنی یہ نہین لائق جو آدمی ملکر اپنی خوشی سے ایک شخص کو پیغمبری دیوین اور نبی مقرر کرین اور اُنسے نہو سکے ایسا کام بلکہ خدائے تعالےٰ ہی مختار ہے جسے چاہے اُسے پیغمبر کرے پاک ہے خدائے تعالےٰ سب عیب اور نقصانون سے اور بلند ہے سب کی سمجھ سے اور فہم سے اور اس چیز سے جو یہ لوگ شریک کرتے ہین وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝ اور پروردگار تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتا ہے جو کچھ چھپا رکھتے ہین سینے کافرون کے اور جو کچھ حرکت کرتے ہین برائی اور عداوت تجھ سے یعنی کافر جو تیری دشمنی دل مین چھپی ہوئی رکھتے ہین اور بھی جانتا ہے خدائے تعالےٰ اور جو برائی ظاہر مین کرتے ہین وہ بھی جانتا ہے خدائے تعالےٰ سے کچھ چھپا ہوا نہین ہے وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ ۡ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ اور وہی خدائے تعالےٰ جو نہین کوئی لائق پوجنے کے مگر وہی وحدہ لاشریک ہے اُسی کے لائق ہین تمامی تعریف کرنا دنیا مین اور دین مین جو وہی ہے دونون جہان کا مالک اور اُسی کا حکم چلتا ہے سب جگہ اور اُسی کی طرف سب پھروگے آخر کو اور جا کر اُسی کے روبرو حاضر ہوگے قیامت کے دن قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ ۭ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ۝ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن لوگون کو کہ اے بھلا دیکھو تو اور دھیان کرو تو کہ اگر کرے خدائے تعالےٰ تمپر رات ہی ہمیشہ قیامت کے دن تک جو سورج زمین سے اوپر نہ آوے تو کونسا خدا ہے سوائے خدائے تعالےٰ برحق کے جو آوے تمھارے واسطے روشنی یعنی پیدا کرے جو تم اُجالے مین چلو پھرو اپنے کاروبار کو اے پھر تم نہین سنتے عقل کے کانون سے اور قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ ۭ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن مشرکون کو کہ اے بھلا دیکھو تو سمجھ کر کہ اگر کرے خدائے تعالےٰ تمپر دن ہی ہمیشہ قیامت کے دن تک جو ہر گز کبھی سورج ڈوبے نہین زمین مین جو شام اور رات ہووے تو کونسا خدا ہے سوائے خدائے تعالےٰ وحدہ لاشریک کے جو لاوے تمھارے واسطے رات جو تم آرام کرو اور سارے دن کی ماندگی جاوے اے پھر نہین دیکھتے ہوش اور عقل کی آنکھون سے جو شریک کرتے ہو بتون کو خدائے تعالےٰ کے ساتھ وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ اور خدائے تعالےٰ نے اپنی مہربانی سے پیدا کیا تمھارے واسطے رات اور دن تو آرام کرو اور سو رہو رات کو جو سارے دن کی ماندگی جاوے اور دن کو پیدا کیا تو ڈھونڈھو اور تلاش کرو اپنی روزی کو خدائے تعالےٰ کے فضل سے جو تمھارے نصیب مین لکھی ہے اور تو شاید کہ تم شکر بجا لاؤ خدائے تعالےٰ کی نعمتون کا جو رات دن بنایا ہے تمھارے واسطے اور یاد کر یعنی بیان کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرکون کے آگے کہ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَاۗءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝ اور جس دن پکارے گا خدائے تعالےٰ بت پوجنے والون کو پکار کر پھر فرماوے گا کہ کہان ہین وہ شریک میرے جنکو تم دنیا مین میرا شریک سمجھتے تھے بلاؤ اُنکو جواب تمھین عذاب سے چھٹا وین اور راہ امن کی بتا وین وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا فَقُلْنَا هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوْٓا اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ اور نکالین گے ہم باہر قوم مین سے شاہدی دینے والا جو اُس قوم کے کامون پر اور باتون پر گواہی دیوے یعنی پیغمبر ہر ایک قوم کا گواہی دیوے گا جو کچھ انھون نے کیا ہوگا پھر کہین گے ہم اس قوم کو لاؤ دلیل اپنی بات کی جو تمنے شریک مقرر کر رکھا تھا اور پیغمبرون کو جھوٹا کہتے تھے اُسکی دلیل لاؤ پھر جانین گے کافر اور مشرک اُسوقت وہ کہ سچ اور ٹھیک ہے جو خدائے تعالےٰ کا کوئی شریک نہین ہے اور غائب اور ناپید ہو جاویگا ان مشرکون سے جو کچھ وہ جھوٹ بناتے تھے کہ بت ہمین چھٹا وینگے عذاب سے قیامت کے دن اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ۠ وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَآ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْۗءُ بِالْعُصْبَةِ اُولِي الْقُوَّةِ ۚ بیشک قارون تھا موسیٰ علیہ السلام کی قوم سے کہتے ہین کہ حضرت موسیٰ کا بھانجا یا چچا کا بیٹا تھا اور توریت خوب پڑھتا تھا اور مفلسی کے وقت نیکبخت تھا جب خدائے تعالیٰ نے اسے دولت دی تو پھر زور کرنے لگا اور حکم چلانے لگا بنی اسرائیل پر یعنی چاہا قارون نے کہ سب بنی اسرائیل میرے تابعدار رہین اور خدای تعالیٰ فرماتا ہے کہ دیا ہمنے قارون کو خزانون سے یعنی کئی خزانے دولت کے دیے ایسے جو گمان ان خزانون کی بھاری تھین جو تھک جاتے تھے اُنکے اٹھانے والے زور آور یعنی بیس پچیس آدمی زور آور اُن کنجیون کو اُٹھا نہ سکتے تھے اور یاد کر کہ اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ۝ جب کہا قارون کو اُس کی قوم نے یعنی

ع ۱۵ ۱۰

بنی اسرائیل کے مسلمانون نے نصیحت کی کہ اے قارون خوشی اور شادی مت کر دنیا کی دولت پر بیشک خدائے تعالی نہین چاہتا ہو دنیا کی دولت پر خوشی کرنے والون کو اور یہ نصیحت کی اُنھون نے وَابْتَغِ فِيمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا لے اور کمائی کر لے اس چیز سے جو دی ہو تجکو خدائے تعالے نے دنیا کی دولت کمائی آخرت کو یعنی دنیا مین اس دولت کے سبب آخرت مین عیش کرنے کا کام کر لے اور مت بھول اپنا حصہ دنیا سے مرنے کے وقت کا یعنی دنیا سے سوائے کفن کے کچھ سات نہ لیجاویگا وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ اور نیکی کر خدائے تعالے کے بندون سے یعنی محتاجون کو دے اور مت ستا کسی کو جیسے کہ نیکی کی خدائے تعالی نے تجھ سے جو یہ خزانے بے محنت دیے اور مت ڈھونڈھ خرابی اور تکبر زمین مین بیشک خدائے تعالی دوست نہین رکھتا خرابی کرنے والون کو قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِيْ ۭ اَوَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ مِنَ الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّاَكْثَرُ جَمْعًا ۭ وَلَا يُسْـَٔـلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ کہا قارون نے کہ مقرر مجکو دیا ہی یہ مال اور دولت اوپر عقل کے جو مین جانتا ہون کہتے ہین کہ حضرت موسی علیہ السلام نے کیمیا اپنی بہن کو سکھائی تھی اُسنے قارون کو بتائی قارون نے سیکھ کر وہ خزانے جمع کیے تھے سو اسطے کہا قارون نے کہ خزانے مین نے کیمیا کے علم سے پیدا کیے ہین اب خدائے تعالی فرماتا ہی کہ اے کیا نہ جانا قارون نے اور تورت مین کیا نہ پڑھا تھا وہ کہ خدائے تعالی نے مقرر مار کھپائے پہلے قارون کے پیدا ہونے سے زمانے کے لوگ جو وہ زور آور زیادہ تھے قوت مین اور بہت زیادہ تھے دولت مین جیسے شداد اور نمرود چھینگے گناہگارون سے گناہ اُنکے جو نفیر پوچھے اُنکی صورت سے معلوم ہوگا کہ یہ دوزخی ہین فَخَرَجَ عَلٰي قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ ۭ قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ قَارُوْنُ ۙ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝ پھر باہر نکلا قارون بنی اسرائیل کے سامنے اپنے ٹھاٹھ اور بناؤ سے کہتے ہین کہ قارون ایک گھوڑے نقرئی پر جو اُسکا سنہرا ساز اور زین تھا سرخ پوشاک پہنے ہوے سوار نکلا اور کئی ہزار سوار تحفہ گھوڑون پر جو سنہرے روپہلے اُنکے ساز تھے ساتھ اُسکے نکلے اور اُن سب کے سنہرے ہتھیار اور رنگین پوشاکین اور خاصے یراق اور ساز تھے جب اُس تیاری اور ٹھاٹھ سے نکلا اور لوگون نے دیکھا تو کہا اُن لوگون نے جو چاہتے تھے دنیا کی زندگانی کو کہ کیا خوب ہوتا جو ہم پاس بھی ہوتا ایسا مال جیسا قارون کو دیا ہی البتہ قارون بڑے مزے اور عیش کرتا ہی وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ وَلَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ۝ اور کہا اُن لوگون نے جنکو دی تھی عقل اور سمجھ اور آخرت کا احوال جانتے تھے اور قناعت اور توکل رکھتے تھے جیسے حضرت یوشع اور یار اُنکے کہ افسوس اور کمبختی تم پر جو آرزو کرتے ہو قارون کے سے مال کی اچھا بدلا آخرت مین خوب ہے ایمان لانے والون کو اور اچھے کام کرنے والون کو اور یہ بات نہ مانیگا اور نہ سیکھے گا اس نصیحت کو مگر صبر کرنیوالا مصیبتون اور محنتون پر دنیا کی **قصۂ قارون** نقل کرتے ہین جو قارون حضرت موسی اور حضرت ہارون پر حسد لیجاتا تھا کہ یہ پیغمبر کیون ہوئے مین پیغمبر کیون نہوا جو ایسا عقلمند اور دولتمند ہون مین اور ہمیشہ طرح طرح سے حضرت موسی علیہ السلام کو ستاتا تھا اور عداوت کرتا تھا حضرت موسی علیہ السلام درگذر اور صبر کرتے تھے جبتک کہ خدائے تعالے کا حکم آیا کہ اے موسی دولتمندون کو کہو کہ موافق اپنے مال اور دولت کے زکوۃ دیوین حضرت موسی علیہ السلام نے موافق حکم آلہی کے قارون کو بھی کہا قارون نے کہا کتنا مال زکوۃ کا دیا چاہیے دسوان حصہ یا بیسوان حصہ مال کا چاہیے تھا حضرت موسی نے قارون کو کہا کہ تو سو دینار سے ایک دینار زکوۃ دے مین خدائے تعالے سے معاف کروالون گا قارون نے حساب کیا تو بہت دینار دینے آئے زر کی محبت اُسے آئی اور زکوۃ کا مال اُسکے جی نے نہ چاہا کہ دیوے اور وہ زکوۃ کا مانگنا اُسے بُرا لگا تب اپنے آشنا اور دوستون کو جمع کر کے کہا کہ اے قوم بنی اسرائیل انصاف کرو تم کہ موسی علیہ السلام نے جو کچھ کہا ہمنے سب اُسکا کہا مانا اب چاہتا ہی کہ تم سے تمھارا مال لیوے سبھون نے کہا کہ تو ہمارا سردار ہے جو تو کہے سو کرین اسکا علاج بتلا قارون نے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ موسی کو ساری قوم بنی اسرائیل کی مین رسوا کرون ایسا کہ پھر کچھ بات نہ کہ سکے لوگون نے کہا کہ تو جان جو اچھا جانے سو کر تب قارون نے ایک عورت بدکار کو بلا کر ایک تھیلی زر کی دی اور کہا کہ ایک اور دونگا پر اس شرط سے جو تو کل آن کر سب چھوٹے بڑے لوگون مین یہ بات کہہ کہ موسے نے مجھ سے بُرا کام کیا ہے وہ عورت راضی ہو کر تھیلی زر کی لیگئی دوسرے دن حضرت موسی علیہ السلام موافق معمول کے آن کر قوم مین بیٹھے اور نصیحت کرنے لگے اور فرمایا کہ جو کوئی چوری کرے تو اُسکا ہاتھ کاٹو اور جو کوئی پرائی عورت سے بُرا کام کرے اگر کنوارا ہووے تو سو دُرّے مارو اور اگر بیاہا ہووے سنگسار کرو یعنی مارے پتھرون کے مار ڈالو اتنے مین قارون اُٹھ بولا کہ اے موسی اگر تو ہی ہو حضرت موسی علیہ السلام نے کہا اگر مین ہون تب بھی یہی حکم ہے قارون نے کہا کہ قوم کو گمان ہے کہ تو نے فلانی عورت سے بُرا کام کیا ہے تب حضرت موسی علیہ السلام نے کہا کہ پناہ مانگتا ہون مین خدائے تعالے سے بلاؤ اُس عورت کو جب وہ عورت سامنے آئی تب حضرت موسی علیہ السلام نے کہا

کہ اے عورت تجھے قسم ہے اُس پروردگار کی کہ جسنے دریا کو پھاڑ کر فرعون کو لشکر سمیت ڈبو دیا اور توریت بھیجی مجھپر تو سچ کہہ کہ یہ کیا ماجرا ہی وہ عورت خدای تعالے کے خوف سے ڈر کر کانپی اور کہا اے موسیٰ قارون نے مجھے ایک تھیلی زر کی دی ہی اور دوسری کا وعدہ کیا ہی اسواسطے کہ تجھپر مین بہتان اس بات کا کرون اگرچہ مین بدکار ہون لیکن مجھ سے نہوسکیگا کہ تجھپر بہتان کرون اور وہ تھیلی نکال کر سب کے روبرو دھری لوگون نے اُس تھیلی پر مہر قارون کی دیکھی اور شرارت اور فریب قارون کا سب پر کھلا حضرت موسی علیہ السلام نے سر اوپر زمین کے رکھکر جناب الٰہی مین عاجزی سے التجا کی کہ اے پروردگار قارون نے مجھے بہت ستایا ہے جناب الٰہی سے حکم آیا اے موسی زمین کو تیرے حکم مین کردیا جسنے جو چاہے سو کر حضرت موسی علیہ السلام نے زمین پر سے سر اُٹھا کر کہا کہ اے بنی اسرائیل خدای تعالے نے مجھے قارون پر مختار کیا ہے جیسے فرعون پر مختار کیا تھا اب جو کوئی کہ قارون کا ساتھی ہی وہ تو اُسکے پاس رہے اور جو کوئی میرے ساتھ ہی وہ اُسکے پاس سے ہٹ کر کنارے ہو جاوے یہ بات سُن کر سب لوگ اُسکے پاس سے سرک کر کنارے ہوے مگر دو شخص قارون کے پاس کھڑے رہے پھر فرمایا حضرت موسی علیہ السلام نے زمین کو کہ پکڑ انکو زمین نے ٹخنون تک اُنکے پانون پکڑ لیے یعنی وہ تینون شخص ٹخنون تک زمین مین دھنس گئے اور عاجزی سے فریاد کرنے لگے اور کہنے لگے کہ یا موسی ہمین بچا حضرت موسی علیہ السلام نے اُنکی فریاد پر دھیان نہ کیا اسواسطے کہ وہ جھوٹا تھا اور اُسوقت کی توبہ قبول نہین اور پھر زمین کو کہا حضرت موسی علیہ السلام نے کہ پکڑ انکو تب گھٹنون تک مین مین دھنس گئے پھر کمر تک پھر چھاتی تک پھر گلے تک دھنسے اور فریاد کرتے رہے حضرت موسی علیہ السلام کا غصہ کم نہوا یہانتک کہ زمین کے اندر سب غائب ہوئے پھر کئی دن کے بعد بعضے بنی اسرائیل سست ایمان والون نے کہا کہ موسی علیہ السلام نے دعا کرکے قارون کو زمین مین جیتا دھنسایا اسواسطے کہ اسکا خزانہ اور دولت ہاتھ آوے حضرت موسی علیہ السلام نے یہ سُنکر جناب الٰہی مین التجا کی کہ اے پروردگار قارون کے خزانے اور دولت بھی مین مین دھنس جاوین خدای تعالے نے حضرت موسی علیہ السلام کی دعا قبول کی جیسے کہ فرماتا ہی کہ فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ پھر ہمنے دھنسا دیا زمین مین قارون کو اور اُسکے گھر کو اُسکے خزانون اور مال سمیت کتنے ہین ہر روز قارون سمیت اپنے خزانون اور گھر کے اپنے قد کے برابر نیچے زمین کے دھنستا ہے قیامت تک نیچے کی زمین مین جو ساتوین ہی پونہچیگا اور نہ تھا قارون کو کوئی یارون سے جو اُسوقت حمایت کرتا اُسکی سوای خدای تعالے کے یعنی اگر خدای تعالے کی جناب مین فریاد کرتا اور توبہ دل سے کرتا تو البتہ خدای تعالے اُسے بچاتا اور نہ وہ آپ تھا ایسا کہ اپنے تئین اس عذاب سے بچاتا جب لوگون نے دیکھا کہ اسطرح قارون جیتا خزانون سمیت زمین مین دھنس گیا تب وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ ۚ لَوْلَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ۭ وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ اور دوسرے دن فجر کو وہ لوگ جو آرزو کرتے تھے قارون کی سی جگہ ہونے کو دولت اور مال مین یعنی وہ جو چاہتے تھے کہ قارون کی سی دولت ہمین ہووے وہ لوگ کہتے تھے قارون کا حال دیکھکر کہ ارے نہین دیکھتا تو وہ کہ خدای تعالے روزی کی کشایش کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اپنے بندون سے اور تنگ روزی کرتا ہے جسے چاہتا ہے یہ دونون حکمت سے خالی نہین اگر خدای تعالے نہ احسان کرتا ہم پر اور دولت قارون کی سی دیتا تو البتہ دھنسا تا ہمکو بھی زمین مین یعنی اگر قارون کی سی دولت ہمارے پاس ہوتی تو ویسی ہی دولت کی محبت ہوتی اور زکوۃ نہ دیتے ہم بھی تو پھر مقرر زمین مین ہم بھی دھنس جاتے یہ بڑا احسان ہے خدای تعالے کا جو ایسی دولت نہوئی ہمکو ارے دیکھا تو نے وہ کہ چھٹکارا نہین پاتے عذاب سے خدای تعالے کا شکر نہ کرنے والے نعمتون کا تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ وہ گھر دوسرا یعنی بہشت کو بنایا ہے ہمنے واسطے اُن لوگون کے جو نہین چاہتے بڑائی اور شیخی ملکون مین لوگون پر اور نہ خرابی اور ظلم غریبون پر جیسے قارون نے کیا تھا اور آخر کو بھلائی ہے پرہیز کرنے والون کو اور بچنے والون کو بُرے کامون سے مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ اور جو کوئی کہ آوے ساتھ نیک کامون کے یعنی نیک کام اپنے ساتھ لاوے پھر اُسکے واسطے ہے نیکی اُس سے اچھی جیسے ایک نیکی کے بدلے ستر نیکی ملینگی اور جو کوئی آوے ساتھ بُرے کامون کے جیسے شرک اور پیغمبرون کو جھوٹا جاننا پھر نہ بدلا ملیگا اُن لوگون کو جنھون نے بُرے کام کیے ہین مگر وہی جو اُنھون نے کیا ہے اُسی کا بدلا ملیگا یعنی عذاب زیادہ نہوگا اُنکے گناہون سے کہتے ہین کہ جب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے سے ہجرت کرکے کئی دن بعد مکے کی زیارت کو انکا جی چاہا تب یہ آیت اتری ع ۱۱

اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰی مَعَادٍ ؕ قُلْ رَّبِّیْۤ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰی وَمَنْ هُوَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ بیشک جسنے فرض کیا تجھپر قرآن البتہ پھر پونہچاویگا تجاو پھرنے کی جگہ یعنی خدای تعالی تجھے پھر مکے مین پونہچاویگا کہہ تو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگون کو کہ پروردگار میرا خوب جانتا ہی اسکو جو کوئی لایا ہی راہ سیدھی سوجھ کی یعنی ایمان کی راہ اور جو کوئی کہ ہووہ بیچ گمراہی ظاہر کے جیسے شرک اُسے بھی جانتا ہی خدائے تعالے یعنی خدائے تعالے سے کسی شخص کا احوال چھپا ہوا نہین ہی وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْۤا اَنْ یُّلْقٰۤی اِلَیْكَ الْكِتٰبُ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِیْرًا لِّلْكٰفِرِیْنَ ۝ اور نہ تھا تواے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امیدوار اُسکا کہ اُترے تجھپر قرآن اور سبب بھیجنے قرآن کا اور کچھ نہین تھا مگر رحمت اور مہربانی ہی اور بخشش تیرے پروردگار کی تجھپر اور تیری اُمت پر پھر مت رہ تو مدد کرنے والا اور دوستدار کافرون کا یعنی کافرون سے مدارات مت کر اور اُنکا کہا مت مان وَلَا یَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَیْكَ وَادْعُ اِلٰی رَبِّكَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝ اور نہ روک رکھین گے تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نہ روک سکین گے خدائے تعالے کی آیتون سے اور اُن آیتون کے حکم پر چلنے سے منع کر سکین گے جبکہ وہ آیتین اُتر چکین گی تجھپر اور بلا خلقت کو خدائے تعالے کی راہ پر جو ایمان اور اسلام ہے اور مت ہو مشرکون کا ساتھی یعنی مشرکون کا کہنا مت قبول کر وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ؕ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ اور مت پکار خدائے تعالی وحدہ لاشریک کے ساتھہ دوسرے خدا کو جو در اصل نہین ہے کوئی خدا جسکی بندگی کیجیے مگر وہی ایک خدائے تعالی ہے لائق جو اُسکی بندگی کیجیے سب چیزین جہانتک کہ پیدا ہوئین ہین اور پیدا ہونگی سب جاتی رہینگی اور کچھہ نہ رہیگا مگر ذات خدائے تعالے کی جو وہی ایک رہیگا ہمیشہ اور ہمیشہ سے ہی اور کبھی کچھ کسیطرح تفاوت نہوا ہی اُسمین اور نہوگا کبھی اُسی کا حکم ہی ہمیشہ سے اور سدا اُسی کا حکم رہیگا اور اُسی کیطرف تم سب پھر کر جاؤگے اور رجوع کروگے مقرر قیامت کے دن اور وہی خدائے تعالے تم سب سے ذرہ ذرہ نیکی اور بدی کا حساب لیویگا اور ہر ایک کو موافق اُسکے کام کے بدلا دیویگا اسمین کچھہ شک نہین

سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ مَكِّیَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | وَهِیَ تِسْعٌ وَسِتُّوْنَ اٰیَةً

الٓمّٓ ۝ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَكُوْۤا اَنْ یَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ۝ یہ حرف اول اس صورت کے کہا ہے الف سے اشارہ ہے ساتھہ نام اللہ کے اور لام سے ساتھہ لطیف کے اور میم سے ساتھہ مجید کے کہ مین ہون اللہ بندگی میری کرو اور مراد لطیف سے عبادت پاکیزہ اور مجید یعنی سوای میرے بزرگ اور کونہ جانو آیا جانا لوگون نے یہ کہ چھوڑی جاوین ساتھہ اُسکے کہ کہین ایمان لائے ہم اور حالانکہ وہ آزمائے نہ جاوین ساتھہ امر اور نہی کے وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۪ فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَلَیَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِیْنَ ۝ اور تحقیق کہ ہمنے امتحان کیا اُنکے تئین کہ اگے ان مومنون سے تھے پس ظاہر کرتا ہی خدا اُنکے تئین کہ سچ کہا انھون نے یعنی بیچ دعوی ایمان کے اور البتہ جانتا ہی جھوٹھ کہنے والون کو یعنی جون سے جھوٹ کہتے ہین کہ ایمان لائے ہم اور احکام دین کے دل سے نہین مانتے ہین اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ اَنْ یَّسْبِقُوْنَا ؕ سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ ۝ بلکہ جانتے ہین وہ لوگ کہ کرتے ہین برائیان وہ کہ بہتر ہے اور سبقت پکڑین اوپر ہمارے برا حکم ہے وہ کہ کرتے ہین مَنْ كَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ؕ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ جو کوئی کہ امید رکھے دیکھنے خدا کے کو یعنی بہشت مین پس تحقیق وہ مدت کہ اللہ نے مقرر کی ہی البتہ آنے والی ہی اور وہ سننے والا جاننے والا ہی یعنی جو کچھہ کہ کہتے ہو اور دل مین رکھتے ہو وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا یُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اور جو کوئی لڑائی کرے کفار سے پس سوائے اسکے نہین ہی کہ لڑائی کرتا ہے واسطے اپنے تحقیق کہ اللہ تعالی البتہ بے پرواہ ہی عالمون سے یعنی بندگی اور لڑائی کرنے اُنکے سے بے پرواہ ہے وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِیَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِیْ كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ اور جو کوئی کہ ایمان لائے ہین اور کیے ہین کام اچھے البتہ دور کرون مین اُنسے برائیان اُنکی اور البتہ جزا دون مین اُنکو بہت اچھی اسواسطے کہ تھے وہ عمل کرتے یعنی اچھے عمل کرتے تھے ڈرسے میرے وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ حُسْنًا ؕ وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ؕ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اور حکم کیا ہمنے آدمی کو واسطے باپ اور ماں اُسکی کے نیکی کرنا اور جو سعی کرین ماں باپ اور لڑائی کرین ساتھہ تیرے تو شریک لاوے تو ساتھہ میرے اُس چیز کو کہ نہین ہے تیرے تئین ساتھہ اُلوہیت اُسکی کے خبر یعنی اگر ان باپ کہین مجکو شرک کرنے کو ساتھہ اُلوہیت اور کے پس حکم اُنکا نہ مان طرف میرے ہی پھرنا تمہارا پس خبر دونگا مین تمکو ساتھہ اُس چیز کے کہ تم کرتے تھے وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِی الصّٰلِحِیْنَ ۝

ع ۹ وقفہ لازمہ ۱۶ ع ثلث

اور وہ کہ ایمان لائے ہین پیچھے کفر کے اور کیے ہین کام اچھے البتہ داخل کرونگا مین اُنکو بیچ گروہ نیکون کے یعنی بہشت مین داخل کرونگا وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ۭ وَلَىِٕنْ جَاۗءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ۭ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِيْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ ۱۰ اور لوگون مین سے کوئی ہی کہ کہتا ہے ایمان لائے ہم ساتھ خدا ے تعالے کے مرا د منافق ہین پس کیونکر اینا کیے جاوین بیچ راہ خدا کے ساتھ سبب دین اُسکے کے کرے رنج اور عذاب لوگون کے تئین مانند عذاب خدا کے یعنی ایمان چھوڑ دیوے ڈر اور عذاب خلق کے سے اور جو آوے یاری نزدیک پروردگار تیرے کے سے یعنی فتح البتہ کہین تحقیق کہ ہم ہین ساتھ تمھارے دین اور مذہب مین آیا نہین ہے خدا جاننے والا زیادہ ساتھ اسکے کہ جو کچھ بیچ سینہ عالمون کے ہے صفائی اخلاص کی سے اور کدورت نفاق کی سے وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ۱۱ اور البتہ جانتا ہے خدا اُن لوگون کو کہ ایمان لائے ہین ساتھ دل کے اور جانتا ہے منافقون کو وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ وَمَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ اور کہا اُنھون نے کہ ایمان نہ لائے یعنی کافرون نے کہا خاص اُنھون کو کہ ایمان لائے یعنی مسلمان کہ پیروی کرو راہ ہماری کی یعنی تم بھی ہمارے مشرب مین مل جاؤ اور چاہتے کہ ہم اُٹھالیوین گناہون تمھارے کو اور حالانکہ نہین ہین کافر اُٹھانے والے مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ گناہون مومنون کے سے کوئی چیز تحقیق کہ وہ جھوٹے بولنے والے ہین وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ۡ وَلَيُسْـَٔلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۱۳ اور تحقیق اُٹھاوینگے بیچ قیامت کے بوجھ بھاری گناہون اپنے کے اور بوجھ بھاریون اوردن کے کو ساتھ بوجھون بھاریون اپنے کے اور تحقیق سوال کیے جاوینگے دن قیامت کے اُس چیز سے کہ جھوٹھ جوڑتے تھے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۱۴ اور تحقیق کہ بھیجا ہمنے حضرت نوح علیہ السلام کو طرف قوم اُسکی کے پس ڈھیل کی درمیان اُنکے یعنی واسطے دعوت اُنکی کے طریق حق مین ہزار برس مگر پچاس برس روایت مشہور یہ ہی کہ حضرت نوح علیہ السلام چالیسوین برس مین پیغمبر ہوئے اور نو سو پچاس برس خلق کو دعوت طرف خدا کے کی اور پیچھے طوفان کے ساٹھ برس جیے اور احقاف مین وہب نے کہا ہی کہ ایک ہزار اور چار برس کے تھے اور عین المعانی مین ہے کہ تین سو ستر برس کے تھے کہ پیغمبر ہوئے اور نو سو اور پچاس برس دعوت کی اور پیچھے طوفان کے ساڑھے تین سو برس جیے اور بھی روایتین ہین اس قصہ مین لیکن ضعیف صحیح یہی ہین پس پکڑا اُنکو طوفان عذاب نے اور وہ ستمگار تھے یعنی ساتھ کفر کے فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ وَجَعَلْنٰهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۱۵ پس نجات دی ہمنے نوح کو اور یارون کشتی کو یعنی اہل اُسکے کو مومنون سے اور جانورون سے اور گردانا ہمنے کشتی کو یا قوم نوح کو دہشت واسطے عالمون کے یعنی تو ساتھ اُسکے نصیحت پکڑین وَاِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۱۶ اور یاد کر ابراہیم کو کہ جسوقت کہا خاص قوم اپنی کو کہ پوجو تم خدا کو اور ڈرو عذاب اُسکے سے یہ بندگی اور ڈرنا بہتر ہی خاص تمکو اگر ہو تم کہ جانتے ہو یعنی خیر کو شر سے بہتر جانتے ہو اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ۭ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ سوائے اسکے نہین ہے کہ پوجتے ہو بتون کو سوائے خدا کے اور جوڑتے ہو جھوٹھ کو یعنی ان بتون کو خدا کہتے ہو تحقیق کہ اُن بتون کو پرستش کرتے ہو سوا خدا کے قدرت نہین رکھتے یعنی روزی دینے کی یا اور کسی چیز کی خاص تمھارے تئین رزق دینا پس ڈھونڈھو تم نزدیک خدا کے روزی کو اور پوجو تم خدا کو اور شکر کرو تم خاص اُسی کو طرف اُسکے پھر پھیرے جاؤگے تم یہانتک کلام حضرت ابراہیم صلوٰۃ اللہ کا تھا اب آگے خدا ے تعالے فرماتا ہے قریش کے تئین وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ۭ وَمَا عَلَي الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۱۸ اور جو جھٹلاتے ہو تم یعنی پیغمبر میرے کو پس تحقیق کہ جھوٹا جانا ہے گروہون نے آگے تمسے پیغمبرون اپنے کو اور نہین ہے اوپر بھیجے ہوئے کے مگر پونچانا ظاہر یعنی دعوت کرنا طرف خدا کے اور ڈرانا عذاب سے اَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۱۹ آیا نہین دیکھتے ہو تم یہ خطاب نہ دیکھنے کا طرف منکرون بعث کے ہے کہ کیونکر ظاہر کرتا ہے خدا ے تعالے یعنی نیست سے ہست کرتا ہے پس پھر پھیریگا اُنکو یعنی بعد موت کے طرف حیات کے تحقیق کہ یہ پیدا کرنا اور جلانا بعد مرنے کے اوپر خدا کے آسان ہے قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ۚ ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۲۰

ع ۱۳ ۱۳

کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاص اُن منکرون کو کہ راہ تفکر سے سیر کرو تم زمین مین پس دیکھو تم کہ کیونکر پیدا کیا ہے خدا نے خلق کو پس خدا قادر ہے کہ پیدا کرنے دوسری بار کے کو حاصل کلام کا یہ ہے کہ جب دیکھا تمنے غور سے پیدائش کو اور جانا کہ پیدا کرنے والا اُنکا خدا ہے پس تمپر حجت لازم ہوئی کہ پیدا کرنے والا خلقت کا پھر بھی دوبارہ پیدا کر سکتا ہے تحقیق کہ خدا اوپر سب چیز کے قدرت رکھنے والا ہے یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ وَیَرْحَمُ مَنْ یَّشَآءُ وَاِلَیْهِ تُقْلَبُوْنَ عذاب کرے جس کسی کو چاہے یعنی عذاب کرنا اُسکا اور بخشنے جس کسی کو چاہے یعنی رحمت اسکی اور اُسی کی طرف پھیرے جاؤ گے تم بیچ دن قیامت کے اور کہا ہے کہ عذاب کریگا واسطے رسوا ہونے بندے کے اور بخشے گا ساتھ توفیق ایمان کے اس آیت مین بیچ بیان رحمت اور عذاب کے روایتین بہت ہین جو کوئی چاہے تفسیرون مین ملاحظہ کرے وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ اور نہین ہو تم اے آدمیو عاجز کرنے والے یعنی خاص خدا کو عذاب اپنے سے بیچ زمین کے اور نہ آسمان مین یعنی بر تقدیر اگر اوپر آسمان کے پونہچو تو بھی عاجز نہین کر سکتے اور نہین ہے تمھارے تئین سوائے خدائے تعالے کے کوئی دوست دار یعنی ایسا کہ بچاوے عذاب خدا کے سے اور نہ کوئی مدد کرنے والا وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَلِقَآئِهٖٓ اُولٰٓئِكَ یَئِسُوْا مِنْ رَّحْمَتِیْ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ اور وہ لوگ کہ ایمان نہ لائے ساتھ آیتون خدا کے اور دیدار اُسکے کے وہ گروہ ہین کہ ناامید ہوئے بخشش میری سے دنیا مین یا عاقبت مین ناامید ہونگے اور وہ گروہ کہ خاص اُنکے تئین ہے عذاب سخت یعنی ہمیشہ بسبب کفر اُنکے کے فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ پس نہ تھا جواب قوم اُسکی مین یعنی ابراہیم علیہ السلام کی قوم کو بعد توڑنے بتون کے مگر یہ کہ کہا بعض اُنکے نے ساتھ بعض کے کہ مارو اُسکو یا جلاؤ اُسکو پس آگ مین ڈالا پس چھڑایا اُسکو خدائے تعالے نے آگ سے یعنی ضرر آگ کے سے تحقیق کہ بیچ اس چھڑانے کے نشانیان ہین قدرت کی واسطے اُس گروہ کے کہ ایمان لائے ہین وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا مَّوَدَّةَ بَیْنِكُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ ثُمَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّیَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۫ وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ اور کہا ابراہیم علیہ السلام نے سوائے اسکے نہین ہے کہ پکڑا تمنے سوائے خدائے تعالے کے بتون کو ساتھ خدا کے واسطے دوستی درمیان اپنے کے بیچ زندگانی دنیا کے پس دن قیامت کے کافر اور بیزار ہووے بعض تمھارا بعض سے اور لعنت کریں تھوڑے تمھارون سے خاص تھوڑون کے تئین اور پھرنے کی جگہ تم سب کی دوزخ ہے اور نہین تمکو بیچ اُسکے یار اور مددگار کہ چھڑا سکے یا تم مدد اُنکی سے

وقف لازم

جب حضرت ابراہیمؑ اُس آگ سے سلامت باہر آئے لُوطؑ کہ بھتیجا یا بھانجا تھا ایمان لایا چنانچہ خدائے تعالے فرماتا ہے فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّیْ مُهَاجِرٌ اِلٰی رَبِّیْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ پس ایمان لایا لوط علیہ السلام اور کہا ابراہیمؑ نے خاص اُسکے تئین اور سارہ بیٹی چچا کی تھی اور ایمان لائی تھی تحقیق کہ مین جدائی کرنے والا ہون اِس قوم سے اُس جگہ کہ حکم خدا میرے کا ہے تحقیق کہ خدا غالب ہے میرے تئین مغلوب دشمنون کا نہ کریگا دانا ہے ساتھ حکمت کے کام میرا بنانا ہے پس لوط اور سارہ نے ساتھ اسکے اتفاق کیا اور ہجرت کر کے ولایت شام مین گئے اور لوط مؤتفکہ مین گیا صاحب کشاف نے کہا ہے کہ ہجرت کے وقت پچھتر برس کی عمر تھی کہ اُس برس اسمٰعیل علیہ السلام ہاجرہ سے کہ لونڈی سارہ کی تھی پیدا ہوئے اور جب عمر اُنکی ایک سو بارہ برس کی یا ایک سو بیس برس کی ہوئی خدا نے سارہ کو بیٹا دیا جیسے کہ فرماتا ہے وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِیْ ذُرِّیَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وَاٰتَیْنٰهُ اَجْرَهٗ فِی الدُّنْیَا ۚ وَاِنَّهٗ فِی الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ اور بخشا ہمنے خاص اُسکے تئین یعنی بیچ برسھاپے کے بیٹا اسحٰق نام اور پوتا دیا ہمنے یعقوب نام اور کیا ہمنے بیچ اولاد اُسکی کے پیغمبری کو اور کتابون کو یعنی توریت اور انجیل اور زبور اور قرآن کو اور دی ہمنے اُسکے تئین مزدوری ہجرت کی بیچ اس جہان کے اور تحقیق کہ وہ اس جہان کے نیکون سے ہے وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ۡ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ اور یاد کر لوط علیہ السلام کو جب کہا خاص گروہ اپنے کو یعنی وہ جو رہنے والے مؤتفکات کے تھے آیا تم آتے ہو ساتھ اُس بُرے کام کے اور ساتھ سبب قباحت اُسکے کے سبقت نہ پکڑی اوپر تمھارے کسی نے عالمون سے یعنی کسی نے آگے تمسے ایسا بُرا کام نہین کیا کر بُرا ہے نزدیک اچھے آدمیون کے اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِیْلَ ۙ وَتَاْتُوْنَ فِیْ نَادِیْكُمُ الْمُنْكَرَ ۭ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ آیا آتے ہو تم ساتھ مردون کے بطریق جماع کے اور کاٹتے ہو تم راہ راہ گذرون کی یعنی مال اُنکا چھین لیتے ہو اور مارتے ہو اُنکے تئین اور اس سبب سے آنا موقوف کیا ہے لوگون نے اور راستہ بند ہوا ہے اور آتے ہو بیچ مجلس اپنی کے

بیچ کامون برے کے پس نہ تھا جواب قوم اُسکی کو بات اُسکی کا مگر یہ کہ کہا انھون نے لاعذاب خدا کے کو اوپر ہمارے اگر ہو تو سچ کہنے والون سے یعنی تو جو کہتا ہے کہ یہ کام بُرے ہین اور بسبب اِن کامون کے عذاب آویگا پس خدا کو کہہ کہ عذاب بھیجے اوپر ہمارے قَالَ رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَی الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ ۝ کہا لوط نے بطریق مناجات کے اے خدا یاری دے میرے تئین ساتھ بھیجنے عذاب کے اوپر گروہ بدکارون کے وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِیْمَ بِالْبُشْرٰی ع ۳ ۱۰ ۱۵ قَالُوْٓا اِنَّا مُهْلِكُوْٓا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِیْنَ ۝ اور جسوقت کہ آئے بھیجے ہوے ہمارے یعنی فرشتے طرف ابراہیم کے واسطے خوشخبری بیٹے کے کہا اُنھون نے تحقیق کہ ہم مارنے والے ہین لوگون اس قریہ کے کو کہ سدوم نام تھا اسواسطے کہ بھلا بُرا تیرے کو جھٹلاتے ہین تحقیق کہ صاحب اس گانُون کے ستم کرنے والے ہین ساتھ کفر کے قَالَ اِنَّ فِیْهَا لُوْطًا قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِیْهَا لَنُنَجِّیَنَّهٗ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِیْنَ ۝ کہا ابراہیم علیہ السلام نے تحقیق کہ بیچ اُس گانُون کے لُوط ہی اور وہ ظالمون سے نہین ہی کہا فرشتون نے کہ ہم جاننے والے زیادہ ہین ساتھ اُسکے کہ بیچ اُس گانُون کے ہے مومن سے اور کافر سے البتہ اُسکو نجات دیوینگے ہم اور لوگون اُسکے کو مگر جورو اُسکی کو کہ وہ ہووے باقی ماندون سے یعنی عذاب مین یا گانُون مین یعنی کمین گے ہم تو لوط ساتھ قوم اپنی کے گانُون سے باہر جاوے مگر جورو اُسکی درمیان اُس قوم کے رہے اور ساتھ اُنکے ہلاک ہووے وَلَمَّآ اَنْ جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالُوْا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَاَهْلَكَ اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِیْنَ ۝ اور جسوقت کہ آئے بھیجے ہوے ہمارے طرف لوط کے غمگین ہوا ساتھ اُنکے اور تنگ ہوا ساتھ سبب اُنکے دل کی طرف سے یعنی تنگدل ہوا کہ مبادا قوم سے انکو ایذا پونچے اسواسطے کہ وہ قوم غریبون کو ایذا دیتے تھے جب فرشتون نے لوط کو آزردہ پایا تسلی کی اُسکی اور کہا فرشتون نے مت ڈر اور غم مت کھا تحقیق کہ ہم نجات دینے والے ہین تیرے تئین اور تیرے اہل کو مگر عورت تیری کہ وہ ہووے پیچھے رہے ہوؤن سے اور ہلاک ہونے والون سے اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰٓی اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا یَفْسُقُوْنَ ۝ تحقیق کہ ہم اُتارنے والے ہین اوپر لوگون اُس گانُون کے ایک عذاب آسمان سے یعنی پتھر برساوین بسبب اُسکے کہ بدکاری کرتے تھے پس ساتھ حکم الٰہی کے لوط کو ساتھ اہل اُسکی کے نجات دی اور کافرون مؤتفکہ کو ہلاک کیا اور شہرہ خرابی اُنکی کا عبرت اور رونکی ہوئی جیسے خدای تعالے فرماتا ہے وَلَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَآ اٰیَةًۢ بَیِّنَةً لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۝ اور تحقیق کہ چھوڑا ہمنے اُس گانُون سے نشانیان روشن واسطے اُس گروہ کے جو سمجھنے والے ہین ابتک کہتے ہین کہ پانی وہان کا سیاہ ہی وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَارْجُوا الْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ۝ اور بھیجا ہمنے طرف لوگون مدین کے بھائی اُنکے شعیب کو پس کہا اے گروہ میرے پوجو تم خدا کو اور امید رکھو ثواب عاقبت کی کو یعنی عمل کرو کہ ساتھ اُنکے امید ثواب کی سکیے رکھنا یا ڈرو تم سختی روز قیامت کی سے اور نہایت تباہی نہ ڈھونڈھو تم بیچ زمین مدین کے بیچ اُس حالت کے کہ قصد کرنے والے فساد کے ہو تم فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ ۝ پس جھوٹا جانا اُسکو یعنی شعیب علیہ السلام کو پس پکڑا اُنکو زلزلہ سخت نے یا آواز جبرئیل نے کہ دل اُنکے کانپے پس فجر کی اُنھون نے بیچ گھرون اپنے کے اوندھے پڑے ہوئے یعنی موے ہوے رہگئے زانو پر پڑے ہوئے ہیبت آواز کی سے یا آنے زلزلہ کے سے وَعَادًا وَّثَمُوْدَا وَقَدْ تَّبَیَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ وَزَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِیْلِ وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِیْنَ ۝ اور یاد کرو قوم عاد اور ثمود کو یعنی ہلاکت اُنکی کو اور تحقیق کہ روشن ہوئی ہی یعنی ہلاکت اُنکی خاص تمھارے تئین گھرون اُنکے سے کہ حجاز اور یمن ہی یعنی جسوقت تم وہان گذرتے ہو آثار عذاب اُنکے کو دیکھتے ہو اور بنایا واسطے اُنکے شیطان نے اعمالون اُنکے کو یعنی کفر اور جھوٹھ سے پس دور رکھا اُنکو سیدھی راہ سے اور تھے دیکھنے والے یعنی اچھا بُرا دیکھتے تھے اور عمل اچھے نہ کرتے تھے وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ ۫ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰی بِالْبَیِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا فِی الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا سٰبِقِیْنَ ۝ اور یاد کرو قارون اور فرعون اور ہامان کو اور تحقیق کہ آیا ساتھ اُنکے موسی علیہ السلام ساتھ معجزون روشن کے پس غرور کیا اُنھون نے بیچ زمین مصر کے اور نہ تھے سبقت لیجانے والے یعنی اوپر حکم خدا کے فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِ حَاصِبًا ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّیْحَةُ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ۝ پس ان سب کو پکڑا ہمنے ساتھ عذاب کے بسبب گناہ کے پس بعضے اُنسے وہ کوئی تھا کہ بھیجی ہمنے اوپر اُسکے باد سخت کہ اُسمین کنکر تھے یعنی قوم لوط پر اور بعض اُنسے وہ کوئی تھا کہ پکڑا اُسکو عذاب آواز کے نے یعنی قوم ثمود اور لوگ مدین کے اور بعض اُنسے وہ تھا کہ غرق کیا ہمنے اُسکو بیچ زمین کے یعنی قارون کو اور بعض اُنمین

سے وہ کوئی تھا کہ ڈبویا ہمنے اُنکو بیچ پانی کے یعنی قوم نوح اور فرعونیون کو اور نہ تھا خدا ایسا کہ ستم کرے اوپر اُنکے یعنی بیگناہ عذاب کرے ولیکن تھے وہ اوپر
وقف لازم
جانون اپنی کے ستم کرتے تھے ساتھ کفر اور گناہ کے مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ۚ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ۭ وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ
لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ مانند اُن لوگون کے کہ پکڑا اُنھون نے سوائے خدا کے دوستون کو یعنی بتون کو خدا جانا مانند مکڑی کے ہے
کہ واسطے اپنے پکڑے گھر کو اور تحقیق بودا یا وہ گھرون سے گھر مکڑی کا ہی کہ نہ چھت ہے نہ دیوار ہے اور نہ جاڑا رُکے نہ گرمی اگر ہووین کافر کہ جانین
البتہ یہ مثل اسواسطے ہے کہ جیسے گھر مکڑی کا سست اور بے بنیاد ہے اسی طرح دین اُنھون کا بھی سست اور خوار ہے خلاصہ تفسیر کا یہ تھا جو لکھا
گیا اور تفسیر اسکی بہت ہے زیادتی کے واسطے نہین لکھی جو کوئی مفصل چاہے تفسیر حسینی مین یا بحر الحقائق مین ملاحظہ کرے اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ
دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ تحقیق کہ خدا جانتا ہے جو کچھ کہ بلاتے ہو تم سوائے اسکے ہر چیز سے مانند بتون کے یا فرشتون کے یا ستارون کے
اور وہ غالب ہے یعنی بیچ ملک اپنے کے شریک نہین رکھتا حکم ہے ساتھ حکمت عذاب کافرون کے یعنی ڈھیل کرتا ہے وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا
لِلنَّاسِ ۚ وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ۝ اور یہ مثالین لاتے ہین ہم اور بیان کرتے ہین واسطے آدمیون کے اور نہین پاتے ہین یعنی فائدہ اُسکا
مگر دانا اور عقلمند خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ پیدا کیا اللہ نے آسمانون اور زمین کو واسطے
اظہار کرنے بیچ کے نہ واسطے جھوٹھ کے اور بازی کے تحقیق بیچ اس پیدا کرنے کے نشانی ہے واسطے ایمان لانے والون کے

اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ۭ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ ۭ الجزء ۲۱

پڑھ جو کچھ بھیجا جاتا ہے طرف تیرے قرآن سے اور قائم رکھ نماز کو تحقیق نماز باز رکھتی ہے کام بُرے سے اور اس عمل سے کہ ساتھ حکم شرع کے منع
ہووے یعنی اُسکے سبب سے آدمی گناہ سے باز رہتا ہے اور روایت ہے کہ ایک جوان انصاریون سے ساتھ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
نماز ادا کرتا تھا اور کوئی کام بدکاریون سے ایسا نہ تھا کہ وہ نہ کرتا تھا جب یہ باتین اُسکی حضرت سے عرض ہوئین حضرت نے فرمایا کہ قریب ہے کہ نماز
باز رکھے اُسکو اُن باتون سے کہ بدی کرتا ہے تھوڑی مدت مین اُسنے توفیق توبہ کی پائی اور صحابیون سے ہوا اور وسیط مین انس بن
مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسالت پناہ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی باز نہ رکھے اُسکو نماز اُسکی بدکاری سے زیادہ نہووے اُسکو
ساتھ اُس نماز کے مگر گردش اور تاویلات مین مذکور ہے کہ ہر ایک کے تئین تن سے اور نفس سے اور دل سے اور سر سے اور روح سے اور خفی سر ایک
نماز ہے باز رکھنے والی نماز تن کی منع کرنے والی ہے گناہون سے اور نماز نفس کی مانع ہے علائق سے اور نماز دل کی باز رکھتی ہے زیادتی غفلت سے
اور نماز سر کی منع کرے متوجہ ہونے ماسوا خدا کی سے اور نماز روح کی منع کرے دیکھنے غیر کے سے اور نماز خفی کی پونہچاوے آدمی کو مرتبہ امانیت مین کہ اوپر
اُسکے ظاہر ہووے حقیقت جیسے کسی نے کہا ہے ؎ جز یکی نیست نقد این عالم ؛ باز مین و بعالمش مفروش ؛ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ
اور البتہ ذکر خدا کا بڑا ہے یعنی اور چیزون کے ذکر سے اسواسطے کہ ذکر اُسکا بندگی ہی اور ذکر اورون کا بندگی نہین ہی اور خدا جانتا ہے جو کچھ کہ
کرتے ہو تم نماز سے اور سوائے اُسکے پس ویسی ہی جزا دیوینگا وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ڰ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا
بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝ اور لڑائی نہ کرو تم ساتھ اہل کتاب کے مگر ساتھ اُس خصلت کے
کہ اچھی ہے مگر اُنھون نے کہ ستم کیا اُنمین سے یعنی عہد توڑا اور کہتے ہین ظالم اہل کتاب سے وہ ہین کہ ثابت کرتے ہین واسطے خدا کے بیٹا اور کہو تم اُنسے
کہ ساتھ صدق تمام کے ایمان لائے ہین ہم ساتھ اُس چیز کے کہ نیچے بھیجی گئی ہے طرف ہمارے یعنی قرآن اور ساتھ اُس چیز کے جو بھیجی ہے طرف
تمھارے یعنی توریت اور انجیل اور زبور اور خدا تمھارا اور خدا ہمارا ایک ہے اور ہم خاص خدا کے تئین اسلام لانے والے ہین وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَآ
اِلَيْكَ الْكِتٰبَ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَمِنْ هٰٓؤُلَاۗءِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ ۭ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ۝ اور اسی طرح یعنی بھیجا ہمنے
اوپر پیغمبرون کے کتابون اپنی کو بھیجا ہمنے اوپر تیرے قرآن کو پس وہ لوگ کہ دیا ہمنے اُنکو علم کتاب کا ایمان لاتے ہین ساتھ قرآن کے اور اس گروہ
عرب سے کوئی ہے کہ ایمان لاتا ہے ساتھ قرآن کے یا ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور منکر نہین ہوتے ساتھ آیتون کتاب ہماری کے مگر کافر

لوگ کافرون سے مراد کعب بن اشرف اور ابو جہل اور مانند اُنکے ہین وَمَا كُنْتَ تَتْلُوا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝ اور نہ تھا تو کہ پڑھتا تو آگے قرآن سے کتابون اتری ہوئی سے اور نہین لکھتا ہے تو کسی کتاب کو ساتھ ہاتھ سیدھے اپنے کے یہ لفظ تاکید ہے کہ ہرگز پڑھنا لکھنا نہ جانتا تھا تو اگر جانتا ہوتا اسوقت شک مین پڑتے تباہ کار یعنی مشرک عرب کے کہتے کہ پڑھا لکھا ہوا ہے قرآن کے تئین بھی کتابون اگلی سے نکال کر پڑھتا ہے یا یہودی اس شک مین پڑتے کہ ہمنے اپنی کتابون مین پڑھا ہے کہ پیغمبر آخر زمانے کا ناخواندہ ہوویگا جو پڑھنا لکھنا ہے پس وہ پیغمبر نہین ہے بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ۭ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ۝ بلکہ قرآن آیتین روشن ہین بیچ سینون اُنکے کہ دیے گئے ہین علم کو یعنی مسلمان کتاب والے اور منکر نہین ہوتے خاص آیتون ہماری کو مگر جون سے کامل ہین ظلم مین کہ دلیلین واضح دیکھتے ہین اور جھگڑتے ہین وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ اور کہا کافرون نے کیون نہ بھیجا اُسپر نشانیان جو ہمنے مانگین یعنی معجزے جیسے اونٹنی حضرت صالحؑ کی اور عصاے موسیٰؑ کی اور ید عیسیٰؑ کے صلوات اللہ علیہم کہدے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوا اسکے نہین ہے کہ آیتین اور معجزے نزدیک اللہ کے ہین جسوقت جس کسی پر چاہے بھیجے میرے اختیار مین نہین ہے اور سوا اسکے نہین ہے کہ مین ڈرانے والا ہون ظاہر یعنی ڈراتا ہون مین تمکو اس نعمت مین کہ بھیجو تم اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ یا کفایت نہین کرتا اُنکے تئین معجزہ یہ کہ بھیجا ہمنے اوپر تیرے قرآن کو پڑھا جاتا ہے اوپر اُنکے بیچ زبان اُنکی کے اور وہ فصیح گوہین اور چھوٹی سی سورۃ برابر قرآن کے اُنسے مانگتا ہے تو بقا بالہ تیرے لشکر آراستہ کرتے ہین اور مال اور جان خرچتے ہین اور سورۃ ویسی نہین بنا سکتے ہین اس سے زیادہ روشن معجزہ کیا ہوگا تحقیق کہ بیچ اس کتاب کے البتہ ایک بخشش ہے یا نعمت بڑی ہے اور نصیحت ہے واسطے اُس گروہ کے کہ تصدیق سے ایمان لاتے ہین قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۭ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بس ہے خدا درمیان میرے اور تمہارے گواہ یعنی ساتھ بات میری کے جانتا ہے جو کچھ بیچ آسمانون کے اور زمین کے ہے پس حال میرا اور تمہارا بھی اُس سے چھپا نہ رہیگا اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین ساتھ باطل کے اور کفر کیا ہے ساتھ خدا کے وہ گروہ وہ ہین نقصان کرنے والے کہ بدل کیا ہے ایمان کو ساتھ کفر کے وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ۭ وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَاۗءَهُمُ الْعَذَابُ ۭ وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ اور جلدی کرتے ہین کافر تیرے تئین ساتھ اُتارنے عذاب کے اور جو نہوتی مدت مقرر کیگئی واسطے عذاب ہر قوم کے البتہ آتا ساتھ اُن شتاب مانگنے والون کے عذاب وعدہ کیا گیا اور بے شبہہ آویگا وہ عذاب ساتھ اُنکے ناگاہ یعنی بیچ دنیا کے یا وقت مرنے کے یا آخرت مین اور وہ نہ جانین آنے اُسکے سے يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ۭ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ۝ شتابی کرتے ہین تیرے تئین واسطے آنے عذاب کے اور حالانکہ دوزخ نے پکڑا ہے اور گھیر لیا ہے ساتھ کافرون کے یعنی جو گناہ کہ لائق جہنم کے ہین اُنھون نے گھیرا ہے کافرون کو يَوْمَ يَغْشٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اُسدن کہ آوے عذاب ساتھ اُنکے اوپر سرون اُنکے کے اور نیچے پاؤن اُنکے سے اور کہے اللہ یا فرشتہ حکم اُسکے سے دوزخ والون کو کہ چکھو تم بدلا اُس چیز کا کہ کرتے تھے یعنی دنیا سرا عمل کی تھی اور عاقبت سرا ہے بدلہ کی **نقل** ہے کہ ایک گروہ نے مومنون سے بیچ مکے کے اقامت کی تھی اور واسطے قلت خرچ کے یا محبت وطن کے یا صحبت بھائیون کے مکے سے جدا نہوتے تھے اور ساتھ خوف کے عبادت خدا کی کرتے تھے خدا نے تعالے نے یہ آیت بھیجی کہ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ۝ اے بندو میرے وہ کہ ایمان لائے ہو تم یعنی اہل شرک سے کنارے ہو جاؤ تم اور جس شہر مین کہ عبادت ظاہر نہ کر سکو تم تحقیق کہ زمین میری کشادہ ہے یعنی سفر کرو تم اس خوف کے شہر سے پس خاص میرے تئین بندگی کرو تم اور اس جگہ کہا ہے ؎ سفر کن چو جا یست ناخوش بود ٭ کزین جاے رفتن بدان ننگ نیست ٭ وگر تنگ گردد ترا جاے گاہ ٭ خداے جہان را جہان تنگ نیست ٭ اگر جو رو بیٹے سے یا شہر سے دوستی ہی پس ایک دن آخر جدائی ہوویگی كُلُّ نَفْسٍ ذَاۗىِٕقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ۝ ہر نفس چکھنے والا موت کا ہے اور جسوقت موت آویگی ناچار سب سے جدائی ڈالیگی پس طرف ہمارے پھرنے والے ہوگے تم وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝ اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین ساتھ خدا کے اور پیغمبر کے اور کیے ہین عمل اچھے البتہ اُتاریںگے ہم اُنھون کو بہشت مین

ع ۷

بیچ مکانون بلند کے کہ جاری ہین نیچے اُن مکانون کے نہرین بیچ اُس حالت کے کہ ہمیشہ رہین بیچ اُن منزلون کے یا بہشت کے اچھا اجورہ ہے خاص عمل خیر کرنے والون کو الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ۝ اُن لوگون نے کہ صبر کیا اوپر ایذا کافرون کے یا جدائی وطن کے اور اوپر پروردگار اپنے کے توکل کرتے ہین اور کام اپنے ساتھ اُسکے سونپتے ہین کہتے ہین مسلمانون مکے کے نے ان آیتون کو سُنکر قصد ہجرت کا طرف مدینے کے کیا اور یہ وسواس اُنکو آیا کہ بیچ اُس شہر کے اسباب معاش ہمارے کے موجود نہ ہووین کسطرح جا سکین یہ آیت آئی کہ وَكَاَیِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۖ اَللّٰهُ یَرْزُقُهَا وَاِیَّاكُمْ ۚ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ اور بہت جانورون سے کہ کسی طرح نہین اُٹھاتے روزی اپنی کو اللہ روزی دیتا ہی اُنکو اور تمھارے تئین بھی پس اندیشہ نہ کرو معاش سے بیچ شہرون سفر کے اور وہ سننے والا ہے یعنی خاص قول تمھارے کو جو تم کہتے ہو کہان سے کھاوینگے ہم جاننے والا ہے ساتھ اُسکے جو تمھارے تئین رزق کہان سے دیوے وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى یُؤْفَكُوْنَ ۝ اور جو پوچھے تو اہل مکہ کو کسنے پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو اور تابعدار کیا سورج اور چاند کو البتہ کہین کہ اللہ نے پس کہان پھرے جاتے ہین توحید سے یعنی کیون مُنھ سے راہ حق سے پھیرتے ہین اور طرف راہ باطل کے دوڑتے ہین اَللّٰهُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَیَقْدِرُ لَهٗ ۚ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝ اللہ کشادہ کرتا ہے روزی کو جس کسی کے واسطے چاہتا ہے بندون اپنے سے اور تنگ کرتا ہے خاص اُنکو کہ چاہتا ہی تحقیق کہ خدا ساتھ ہر چیز کے یعنی کشادگی اور تنگی کے جاننے والا ہے وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِهَا لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ۝ اور اگر پوچھے تو کافرون عرب کے سے کہ کسنے نیچے بھیجا ہے آسمان سے پانی کو پھر جلا دیا ساتھ اُسکے زمین کو پیچھے مرنے اُسکے سے البتہ کہتے ہین اللہ نے یعنی اقرار کرنے والے ہین کہ ایجاد کرنے والا سب کا اور دونون جہان کا وہ ہی اور پھر بعض چیزون کو بیچ بندگی کے شریک اُسکا کرتے ہین کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شکر خاص خدا کو کہ اس گمراہی سے مجھے اور میرے تابعدارون کو نگاہ رکھا بلکہ بہت کافر نہین سمجھتے ہین وَمَا هٰذِهِ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ۚ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِیَ الْحَیَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ۝ اور نہین ہی یہ زندگانی دنیا کی مگر کھیل اور بیکاری اور تحقیق کہ سرای دوسری یعنی عاقبت وہ ہے گھر زندگانی ہمیشہ کی کاش یعنی زندگانی ہمیشہ کی اُسمین ہووے اگر ہووین آدمی کہ جانین یعنی اختیار نہ کرین دنیا کو کہ جانے والی ہے اوپر عاقبت کے کہ ہمیشہ رہنے والی ہے فَاِذَا رَكِبُوْا فِی الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ یُشْرِكُوْنَ ۝ پس جسوقت کہ بیٹھین کافر بیچ کشتی کے اور بسبب موج کے بیچ بھنور بیقراری کے پڑین بلا وین خدا کو یعنی رجوع کرین اُس حالت مین کہ خالص کرنے والے ہووین واسطے خدا کے دین اپنے کے تئین پس اُسوقت کہ نجات دیوے خدا اُنکو یعنی دریا سے اور سلامت باہر لاوے طرف خشکی کے اُسوقت وہ شریک لاوین یعنی پھر کافر ہووین لِیَكْفُرُوْا بِمَاۤ اٰتَیْنٰهُمْ ۚ وَلِیَتَمَتَّعُوْا ۟ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ۝ تو کافر ہووین ساتھ اُس چیز کے کہ دی ہے ہمنے اُنکے تئین نعمت نجات کی ہے اور تو برخوردار رہووین یعنی جمع ہووین واسطے بندگی بتون کے پس شتابی ہووے کہ جانین یعنی عاقبت کام اپنے کی وقت عذاب کے اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّیُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۚ اَفَبِالْبَاطِلِ یُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ یَكْفُرُوْنَ ۝ یا نہین دیکھا مکے والون نے وہ کہ کیا ہمنے شہر اُنکا ایک حرم صاحب امن یعنی قتل اور غارت سے اور حالانکہ لیے جاتے ہین مال لوگون کا گرد اُسکے سے جو اُس پاس لوٹ لیتے ہین لوگون کو اور مارتے ہین اور قید کرتے ہین گرد پیش مکے کے اور کوئی مزاحم اُنکا نہین ہوتا آیا ساتھ باطل کے کہ بت ہین ایمان لاتے ہین اور ساتھ نعمت خدا کے کافر ہوتے ہین اور دلیل کافر ہونے اُنکے کی شرک ہے وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ۚ اَلَیْسَ فِیْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِیْنَ ۝ اور کون ہے ظلم کرنے والا زیادہ اُس کسی سے کہ جوڑے اوپر اللہ کے جھوٹھ کو یعنی گمان کرے کہ اُسکے تئین شریک ہی یا جھوٹھا جانے قرآن کو یا پیغمبر کو اُسوقت کہ آوے ساتھ اُسکے آیا نہین ہے بیچ دوزخ کے جاے مقام واسطے کفر کرنے والون کے وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۚ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ اور وہ لوگ کہ سعی کرتے ہین بیچ کام ہمارے کے اور قائم کرتے ہین دین ہمارا البتہ راہ دکھلاوین ہم اُنکو ساتھ راہ اپنی کے اور تحقیق کہ اللہ ساتھ نیک کام کرنے والون کے ہی شیخ سہیل نے فرمایا ہے جو کوئی سعی کرے قائم ہووے سنت پر دکھلاوین ہم اُسکو راہ جنت کی اور روایتین اس آیت کی تفسیر مین بہت ہین جو کوئی طالب ہووے تفسیر حسینی مین دیکھے

سورۃ الروم مکیۃ ۶ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | وھی ستون ایۃ ۶

الٓمّٓ ۝ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ۝ فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَیَغْلِبُوْنَ ۝ فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ ؕ ابوالجوزا رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عباس سے نقل کی ہو کہ حرف جدا کیے گئے صفت ثنا خدا کے ہین جیسے ان کلمون سے اشارہ ہے کہ الف اُلوہیت کا ہے اور لام لطف سے ہو اور میم ملک سے ہے اور بعضے کہتے ہین کہ الف اللہ کا اور لام جبرئیل اور میم اسم محمد کا ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی اللہ نے بواسطہ جبرئیل کے وحی بھیجی طرف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلبہ کیے گئے ہوئے رومی یعنی فارس والے اوپر ان کے غالب ہوئے نزدیک ترزمین کے کہ نسبت عرب کی ساتھ زمین روم کے ہووے **قصہ** اسکا یہ ہو کہ خسرو پرویز ایک بادشاہ تھا شہریار اور فرخان دونون امیرون کو بہت لشکر سے بھیجا کہ اُنھون نے بھی بعض مکان کہ متعلق روم کے تھے اپنے تصرف مین کیے اور لوگ روم کے بھاگے اور نوین برس مین پیغمبر ہونے کے بعد حضرت محمد کی یہ خبر پونہچی کافرمکے کے خوش ہوئے اور ازراہ طعن کے ایمان لانے والون کو کہا کہ تم اور قوم ترسایون کی اہل کتاب ہو اور ہم اور فارس والے جاہل ہین پس غلبہ فارس والون کے سے اوپر اہل روم کے شگون لیتے ہین کہ ہم اوپر تمھارے غالب ہو ینگے پس خدائے تعالے نے یہ آیت بھیجی کہ رومی پیچھے غالب ہونے اُنکے کے یعنی فارس والون کے قریب ہو کہ غالب ہووین بیچ تھوڑے برسون کے یعنی تین برس یا نو برس مین قصہ اس آیت کا بہت تھا مختصر کیا کہ پڑھنے والون کو آسان ہووے جو کوئی چاہے تفسیر حسینی مین دیکھے لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ ؕ وَیَوْمَىٕذٍ یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ خاص اللہ کو ہی حکم اُسکے غلبہ فارس کے سے اوپر روم کے اور پیچھے غالب ہونے روم کے سے اوپر فارس کے یعنی ہر وقت حکم اُسکا جاری ہے اوپر کامون کے اور اُسدن کہ رومی اوپر فارسیون کے غلبہ کرین خوش ہو ینگے مسلمان بِنَصْرِ اللّٰهِ ؕ یَنْصُرُ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ۝ ساتھ مدد کرنے اللہ کے یاری دیتا ہی اللہ جس کسی کو کہ چاہتا ہے اور وہ غالب ہی بدلہ لینے مین مہربان ہی غلبہ دیوے ایک گروہ کو اوپر دوسرے گروہ کے وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا یُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ وعدہ کیا اللہ نے حق وعدہ کرنے کا یعنی رومیون کو غالب کرے اوپر فارسیون کے خلاف نہین کرتا ہے اللہ وعدے اپنے کو لیکن بہت آدمی نہین جانتے ہین سچے وعدے اُسکے کو یَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ۝ جانتے ہین چیز ظاہر کو زندگانی دنیا کی سے اور وہ کامون آخرت کے سے غافل اور بیخبر ہین اَوَلَمْ یَتَفَكَّرُوْا ۗ فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَاۤ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ وَاِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ۝ آیا فکر نہین کرتے بیچ ذاتون اپنی کے کہ نہین پیدا کیا اللہ نے آسمانون کو اور زمین کو اور جو کچھ کہ بیچ آسمانون اور زمین کے ہے مگر واسطے اظہار حق کے یعنی ثواب اور عذاب اور واسطے وقت مقرر کیے گئے کے کہ جب وہ وقت پونہچے آخر ہووین یعنی روز قیامت اور تحقیق کہ بہت آدمیون سے یعنی کافر ساتھ دیدار پروردگار اپنے کے کافر ہین اَوَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْۤا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَاۤ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ ؕ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ۝ آپاسیر نہین کرتے بیچ زمین کے یعنی جگہ گذرنے قوم عاد اور ثمود کے تو دیکھین کہ کیونکر تھا آخر کار اُن لوگون کا کہ تھے آگے اُنسے اُمت گذری ہوئی سے تھے وہ گروہ سخت زیادہ مکے والون سے قوت مین مانند عادیون کے اور مانند اُنکے اور پھاڑا اُنھون نے زمین کے تئین واسطے کھیتی کے اور عمارت کے خاص اُسکے تئین بہت اُس چیز سے کہ عمارت کی مکے والون نے اور آئے ساتھ اُنکے پیغمبر اُنکے ساتھ آیتون روشن کے یا معجزون ظاہر کے اور وہ ساتھ اُنکے ایمان نہ لائے پس نہین ہے اللہ ایسا کہ ظلم کرے ساتھ اُنکے ولیکن تھے کہ اوپر ذاتون اپنی کے ستم کرتے تھے یعنی بسبب کفر کے اور جھوٹھ جاننے کے ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِیْنَ اَسَآءُوا السُّوْۤاٰۤى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ پس ہے آخر کار اُن لوگون کا کہ بُرا کیا اُنھون نے یعنی کفر کیا نتیجہ بُرا یعنی عذاب ہووے گا اُنکو بسبب اُسکے کہ جھٹلایا اُنھون نے آیتون کو اللہ کی کہ اعتقاد نہ لائے ساتھ قرآن کے یا دہشت نہ پکڑی ساتھ دلیلون قدرت کے اور تھے جو ساتھ اُن آیتون کے ٹھٹھا کرتے تھے اَللّٰهُ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ ثُمَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ اللہ پیدا کرتا ہی خلق کو نطفہ سے یعنی پانی منی کے سے پس دوسری بار جلاتا ہے اور اُٹھاتا ہے پیچھے مرنے کے پس طرف حکم اُسکے کے پھیرے جاتے ہین وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ یُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ اور بیچ اُس دن کے کہ قائم ہووے قیامت چپکے ہووین کافر یعنی از روی شرمندگی کے کہ جواب نہ آویگا اُنکو وَلَمْ یَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ شُرَكَآىِٕهِمْ شُفَعٰٓؤُا وَكَانُوْا بِشُرَكَآىِٕهِمْ كٰفِرِیْنَ ۝ اور نہووے خاص اُنکے تئین شریکون اُنکے سے کہ بُت تھے جو اُنکو اللہ مقرر کیا تھا شفاعت کرنے والا یعنی دُنیا مین

۱۶ ۴

کہتے کہ خدا ہمارے شفاعت کرنے والے ہمارے ہوویںگے اُسدن شفاعت اُنکی سے ناامید اور محروم رہین اور ہووین کافر ساتھ اُن شریکون کے نامعقد وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَتَفَرَّقُونَ ۝ اور جسدن کہ قائم ہووے قیامت اُسوقت پریشان ہوویںگے لوگ اور آپس سے جُدا ہووین ایک گروہ منھ اپنے طرف اعلی علیین کے لاوین اور ایک جماعت بیچ اسفل السافلین کے پڑین فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَهُمْ فِي رَوْضَةٍ يُحْبَرُونَ ۝ پس لے پر وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین اور عمل اچھے کیے ہین پس وہ بیچ باغون کے خوش کیے جاوین وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الْآخِرَةِ فَأُولَٰئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُونَ اور اے پر وہ لوگ کہ کافر ہین اور جھوٹا جانا ساتھ آیتون ہماری کے یعنی قرآن کے اور دیکھنے قیامت کے کوپس وہ گروہ بیچ عذاب کے حاضر ہونے والے ہین فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ مصدر ہی ساتھ معنی امر کے یعنی تسبیح کہو اللہ کی یا نماز ادا کرو وقت رات کے مراد نماز مغرب کی اور عشا کی ہی اور اُسوقت کہ بیچ فجر کے آوے مراد نماز صبح کی ہے وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ ۝ اور خاص اُسکو ہے تعریف اور ثنا بیچ آسمانون کے اور زمین کے یعنی جو کوئی کرے بیچ آسمان اور زمین کے ہے شکر اُسکا کہتا ہے اور نماز ادا کرو تم آخر دن کی مراد نماز عصر کی ہے اور جسوقت کہ آتے ہو بیچ وقت ظہر کے یعنی نماز پیشین ادا کرو يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذَٰلِكَ تُخْرَجُونَ ۝ ہرلاتا ہے خدا زندے کو مردے سے جیسے مرغ بیضہ سے اور آدمی منی سے یا مسلمان کافر سے اور اچھا بُرے سے یا عالم جاہل سے اور باہر لاتا ہے مردے کو زندے سے برعکس اُنھون کے کہ مذکور ہوئے اور جلاتا ہے زمین کو یعنی گھاس اُگاتا ہے پیچھے مرنے اُسکے سے اور اسی طرح باہر نکالے جاؤگے تم قبرون سے وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ إِذَا أَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُونَ ۝ اور نشانیون قدرت اُسکی سے وہ ہے کہ پیدا کیا اصل تمھاری کو یعنی آدم علیہ السلام کو خاک سے پس اب تم آدمی ہو پراگندہ ہوتے ہو بیچ زمین کے واسطے تصرف اسباب معیشت کے وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۝ اور نشانیون قدرت اُسکی سے وہ ہے کہ پیدا کیا واسطے تمھارے ہمجنس تمھارے سے عورتون کو تو کہ خواہش کرو بسبب جنسیت کے ساتھ اُنکے اور آرام پکڑو تم ساتھ اُنکے اسواسطے کہ ایک جنس ہونا سبب رغبت کا ہے اور خلاف ہونا سبب نفرت کا اور کیا یعنی ظاہر لایا درمیان تمھارے اور جوروون تمھاری کے دوستی اور مہربانی تحقیق کہ بیچ اُس پیدائش کے البتہ دلیلین ہین خاص اُس گروہ کو کہ فکر کرتے ہین اور اوپر حکمت اس صورت کے خبردار ہووین وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَانِكُمْ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْعَالِمِينَ ۝ اور نشانیون قدرت اُسکی سے پیدا کرنا آسمانون اور زمین کا ہے اور اختلاف زبانون تمھاری کا بیچ بات کہنے کے یعنی کوئی بلند آواز ہے اور کوئی پست آواز ہی یا کوئی فصیح گو ہے اور کوئی ہکلاتا ہے اور اختلاف رنگون تمھارے کا کہ کوئی سفید ہے کوئی سُرخ کوئی زرد ہے کوئی کالا ہے تحقیق کہ بیچ مخالفت زبانون اور رنگون آدمیون کے حالانکہ ایک ماں باپ سے پیدا ہوے ہین البتہ نشانیان قدرت اور حکمت کی ہین تمام عالمون کے لیے یعنی اوپر کسی عالم کے فرشتون اور آدمیون اور جنون سے پوشیدہ نہین ہے کہ بیچ اس اختلاف کے حکمت کلی ہے اسواسطے کہ اگر سب آدمی صورتون مین اور گفتگو مین یکسان ہوتے امتیاز ایک دوسرے مین نہ رہتا اور اس سبب سے بہت کام دنیا کے خراب اور موقوف ہوتے وَمِنْ آيَاتِهِ مَنَامُكُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَاؤُكُمْ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَسْمَعُونَ ۝ اور نشانیان قدرت کاملہ اُسکی سے ہے سو رہنا تمھارا بیچ رات کے اور دن کے آرام واسطے قوت نفسانی کے اور ڈھونڈھنا تمھارا روزی کو بخشش اُسکی سے یعنی جستجو معاش کی دن مین اور رات مین اور کہا ہے سونا کیا گیا ہی ساتھ رات کے اور ڈھونڈھنا روزی کا تعلق کیا گیا ہے ساتھ دن کے اور بیچ آیت کے پس وپیش ہے موافق معنی کے تحقیق کہ بیچ خواب سب کے اور تلاش روزی کے البتہ دلیلین ہین واسطے اُس گروہ کے کہ سُنتے ہین ساتھ کانون ہوش کے وَمِنْ آيَاتِهِ يُرِيكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيُحْيِي بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝ اور نشانیون حکمت اُسکی سے وہ ہے کہ دکھلاتا ہے ساتھ تمھارے بجلی کو واسطے ڈرانے کے اور بیچ لالچ کے ڈالتا ہے یہ کہ مینھہ برسے اور نیچے بھیجتا ہے طرف آسمان کے سے بادل کی طرف سے پانی کو پس جلاتا ہے ساتھ اُس پانی کے زمین کو یعنی گھاس تروتازہ اُگاتا ہے پیچھے مرجھانے اُسکے کے تحقیق کہ بیچ اس بجلی اور مینھہ کے نشانیان ہین اوپر قدرت الٰہی کے خاص اُس گروہ کے تئین

جو مجھتے ہین وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ۭ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ۡ مِّنَ الْاَرْضِ ۡ اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ۝ اور نشانیون قدرت اُسکی سے وہ ہے کہ کھڑا رہتا ہے آسمان بے ستون اور زمین اوپر پانی کے ساتھ حکم اُسکے کے پس جسوقت بلاوے تمکو یعنی اسرافیل ساتھ نفخۂ اخیر کے حق بآواز یعنی آواز دیوے کہ اے مردو باہر آؤ زمین سے اُسوقت تم باہر آؤ قبرون اپنی سے اور وہ باہر آنا قبرون سے ایک نشانیون قدرت اُسکی سے ہے وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ۝ اور خاص اُسکے تئین ہے جو کوئی بیچ آسمانون کے اور زمین کے ہے خاص اُسی کے فرمانبردار ہین بیچ موت اور زندگی کے اور اس احوال مین حکم اُسکے سے پھر نہین سکتے کے وَهُوَ الَّذِيْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ ۭ وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ اور وہ ایسا ہے کہ پہلی بار پیدا کیا خلقت کو پس مارے پس پھر جلاوے اُسکو اور وہ یعنی پھر جلانا آسان زیادہ ہے اوپر اللہ کے اور خاص اُسکے تئین ہے صفت بلند بیچ آسمانون کے اور زمین کے اور وہ غالب ہے جاننے والا ہے ساتھ ثواب کے کہ فعل اُسکے اور پر حکمت کے ہووین ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ۭ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَاۗءَ فِيْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَاۗءٌ تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ بیان کرتا ہے خدا واسطے تمھارے ایک مثل احوال نفسون تمھارے کے سے آیا ہے تمھارے تئین اے آزاد و ملکون تمھارے سے کہ ملک مین ہے کوئی شریک بیچ اُس چیز کے کہ دیا ہے ہمنے تمھارے تئین مال اور اسباب سے پس تم اور وہ بیچ اُس چیز کے یکسان ہوؤ ڈرو تم اُنسے جو بیچ دخل کرنے کے محکم ہووین مانند ڈرنے تمھارے کے آزادون سے ذاتون تمھاری سے یعنی شریکون آزاد سے حاصل کلام بات کا یہ ہو کہ اے صاحبو تم غلامون کو بیچ مال اور ملک اپنے کے شریک نہین کرتے محکم ہونے اُنکے سے ڈرتے ہو بیچ عین المعانی کے اور تفسیرون مین ہو کہ جب حضرت رسالت پناہ نے اوپر کافرون قریش کے یہ آیت پڑھی کہنے لگے یہ ہرگز نہین ہونے کا پس حضرتؐ نے فرمایا کہ تم غلامون اپنے کو اپنے مال مین شراکت نہین دیتے پس کسطرح پیدا کیے ہووین اللہ کے کوئی بیچ ملک اُسکے کے شریک کرتے ہو مانند اس تفصیل کے بیان کرتے ہین ہم دلیلین قدرت وحدت کی واسطے اُس گروہ کے جو عقلمند ہین لے پر جاہل اور ستمگار حقیقت ان باتون کی سے بیخبر ہین بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَهْوَاۗءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ يَّهْدِيْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ۭ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝ بلکہ تابعداری کرتے ہین وہ لوگ کہ ستم کرتے ہین اوپر اپنے ساتھ شرک کے آرزوؤن ذاتون اپنی کو نادانستہ پس کون ہے کہ راہ دکھلاوے اُسکو کہ چھوڑا اللہ نے اور نہین مشرکون گمراہ کو کوئی یاری دینے والا کہ عذاب دونخ کے سے اُنکو چھڑاوے فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۭ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۭ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ پس قائم رکھ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مُنھ اپنا واسطے بندگی خدا کے بیچ اُس حالت کے کہ رغبت کرنے والا ہووے تو سب دینون سے طرف دین اسلام کے اور مت کو کہو کہ پیروی کرد سب دین اللہ کی کو ایسا اللہ کہ ساتھ حکمت کے پیدا کیا آدمیون کو واسطے اُسکے یعنی بندگی کے اور کہتے ہین مراد فطرت سے پہچاننا صانع کا ہے تبدیل نہ دو تم خاص پیدائش اللہ کی کو یعنی دین کو کہ خدا نے خلق کو واسطے اُسکے پیدا کیا وہی دین سیدھا اور راہ مضبوط و لیکن بہت لوگ نہین جانتے مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ یعنی اے پیغمبر منھ طرف دین کے لاساتھ امت اپنی کے بیچ اس حالت کے کہ پھرنے والے ہووین طرف اُسکے یعنی اللہ کی طرف غیر اُسکے سے اور ڈرو تم اُس سے اور قائم رکھو تم نماز کو اور نہو تم شرک لانے والون سے یعنی جو کوئی نماز قصداً چھوڑے مشرک ہوتا ہے مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ۭ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝ اور نہو تم اُن لوگون سے کہ جدا کیا دین اپنے کو اور ہوئے گروہ گروہ مراد کافر ہین کہ دین اسلام کو چھوڑ کر کسی نے بُت پوجے اور کسی نے فرشتے اور کسی نے تارے ہر گروہ جو کچھ کہ نزدیک اُنکے ہے دین سے خوش ہے اور انکو یہ گمان ہے کہ دین ہمارا خوب ہے وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ۝ اور جب پونہچے آدمیون کو یعنی مشرکون کو سختی یا بیماری یا فقر یاد کرین ساتھ زاری کے پروردگار اپنے کو پھرے ہوئے طرف حق کے پس جب چکھاوے خدا اُنکو نزدیک اپنے سے آسانی یا صحت یا دولتمندی اُسوقت ایک گروہ ساتھ پروردگار اپنے کے شریک لاوین لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۭ فَتَمَتَّعُوْا ۣ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ تو کفر کرین ساتھ اُسکے جو کچھ بخشا ہمنے اُنکو نعمت عاقبت کی سے پس اے کافرو پھل کھاؤ دو تین دن نعمتون دنیا کی سے پس شتابی ہووے کہ حکم جانو تم سرانجام کام اپنے کا اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ۝ آیا بھیجا ہے ہمنے اوپر کافرون کے کتاب کو یا پیغمبر کو پس وہ پیغمبر بات کہے یا کتاب سے بات کرے ساتھ اُس چیز کے کہ ہین ساتھ اُسکے

شرک لاتے ہین یعنی دلیل ہووے اوپر شرک لانے کے وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا ۭ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ۝ اور جسوقت چکھاوین ہم مشرکون کو کوئی نعمت صحت سے یا وسعت سے خوش ہووین ساتھ اُسکے اور جو پونہچے اُنکو کوئی زحمت مرض سے یا قحط سے ساتھ سبب اُسکے کہ آگے بھیجا ہے ہاتھون اُنکے نے اُسوقت ناامید ہوتے ہین یعنی نہ شکر نعمت کا کرتے ہین اور نہ صبر اوپر محنت کے اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ آیا نہین جانا ہے یہ کہ اللہ کشادہ کرتا ہے روزی واسطے جس کسی کے چاہتا ہے اور تنگ کرتا ہے اوپر جس کے چاہتا ہے تحقیق کر بیچ اس کھولنے اور تنگ کرنے کے البتہ نشانیان عبرت کی ہین خاص اُس گروہ کو کہ ایمان لاتے ہین فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ۡ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ پس دے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحب قرابت کو یعنی بنی ہاشم کو حق اُنکا یعنی لوٹ سے یہ خطاب طرف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہے لیکن سب مومن داخل ہین اسمین کہ حق قرابت والون کا دیوین اور وہ حق محتاج کا اور مسافر کا یعنی زکوۃ مین سے حق اُنکا دو یہ دینا حقوق کا بہتر ہے نہ دینے سے واسطے اُن لوگون کے کہ چاہتے ہین دیدار اللہ کا یا رضامندی اُسکی اور وہ گروہ یعنی جون سے یہ حق ادا کرتے ہین وہ ہین چھٹکارا پانے والے وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا۟ فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ۝ اور جو کچھ دیتے ہو تحفے سے اور عطیہ سے تو زیادہ کرے مال تمھارا مال لوگون کے سے پس زیادہ نہین ہوتا وہ مال نزدیک اللہ کے اور برکت اُسکی اُٹھ جاتی ہے مراد اُس سے سود کھانا ہے اور جو کچھ دیتے ہو زکوۃ سے کہ فرض ہے چاہتے ہو اس دینے سے ثواب اللہ کا پس وہ گروہ کہ زکوۃ اور صدقہ دیتے ہین واسطے ثواب کے وہ ہین پانے والے زیادتی کے کہ ایک کے دس زیادہ پاوین اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ۭ هَلْ مِنْ شُرَكَاۗىِٕكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ خدا برحق وہ ہے کہ پیدا کیا تمکو با وجودیکہ نہ تھے تم پس روزی دی تمکو اور دیتا ہے جبتک کہ زندہ رہوگے پس ماریگا تمکو پھر زندہ کریگا تمکو یعنی اُٹھاویگا قبرون سے قیامت کو آیا ہے شریکون تمھارے سے یعنی بتون سے وہ کوئی کہ کرے اِن چیزون سے یعنی خلقت کر سکے یا روزی دے سکے یا مارے یا جلاوے کوئی چیز کہ اُس سبب سے لائق پرستش کے ہووے اور جو کوئی کام اُس سے نہووے پس وہ بندگی کے نہین لائق ہے پاک ہے خدا اور بلند تر ہے اُس چیز سے کہ شریک لاتے ہین ساتھ اُسکے ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ ظاہر ہوئی تباہی بیچ جنگل کے یعنی خشکی مین مرنے چارپایون کے سے اور بیچ دریا کے ساتھ طوفان کے اور غرق ہونے کشتی کے بسبب اُس چیز کے کہ کیا ہے ہاتھون نے آدمیون کے یعنی بسبب گناہون اُنکے کے اکثر علما اور پراسکے ہین کہ مراد فساد سے خشک سالی ہے اور بھی روایتین ہین تا چکھا دے اُنکو تھوڑی سی جزا اُس چیز کی سے کہ کیا ہے شاید وہ ساتھ چکھنے اس تھوڑے کے پھرنے والے ہووین یعنی شرک سے توحید کیطرف قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ ۭ كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرکون کو کہ سیر کرو تم زمین مین پس دیکھو تم کہ کیونکر تھا آخرکار اُن لوگون کا کہ آگے اُنسے تھے بہت اُنسے یعنی ہلاک ہوئے والون سے شرک لانے والے فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ يَوْمَىِٕذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ ۝ پس قائم کر اپنے تئین واسطے دین راست کے یا منھ لا طرف دین درست کے آگے اُس سے کہ آوے وہ دن کہ پھرنا نہین ہے خاص اُسکے تئین نزدیک اللہ کے سے یعنی اللہ اُسکو نہ پھیرے یا کوئی نہ پھیر سکے اُسدن کو وہ دن کہ جدا ہووین آدمی آپس سے یعنی اوپر دو راہون کے ایک گروہ بیچ بہشت کے اور ایک گروہ بیچ دوزخ کے مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ ۝ جو کوئی کہ کافر ہووے پس اوپر اُسکے ہے سزا کفر اُسکے کی اور جو کوئی کام کرے نیک پس واسطے ذات اپنی کے بچھاتے ہین یعنی جگہ اپنی راست کرتے ہین بیچ بہشت کے اور تفرقہ لوگون کا بیچ قیامت کے واقع ہووے لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝ تا اللہ جزا دیوے اُن لوگون کو کہ ایمان لائے ہین اور کیے ہین کام نیک بخشش اپنی سے ذکر جزا کافرون کا نہ کیا سوا سطے کہ مقصود بالذات مسلمان ہین تحقیق کہ اللہ دوست نہین رکھتا کافرون کو کہ ساتھ مسلمانون کے جمع کرے بلکہ اُنکو جدا کر کے دوزخ مین بھیجے وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّلِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ اور نشانیون قدرت اُسکی سے وہ ہے کہ بھیجتا ہے

باؤن کو خوشخبری دینے والی ساتھ مینھ کے تو فریاد کو تمھاری پونھچے اور تو چکھاوے تمکو اُس نعمت سے کہ تابع مینھ کے ہے اور واسطے اُسکے یعنی بسبب باؤن
کے جاوے کشتی بیچ دریا کے ساتھ حکم خدا کے اور تو ڈھونڈھو بیچ سوداگری دنیا کے روزی کہ اللہ محض فضل اپنے سے دیتا ہے اور تو شاید کہ تم شکر کہو اوپر
اُن نعمتون کے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا ؕ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ
اور البتہ بھیجا ہے آگے تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبرون کو آدمیون سے طرف گروہ اُنکے کے پس آئے بھیجے ہوے ہمارے طرف قوم اپنی
کے ساتھ معجزون روشن کے یا احکامون ظاہر کے حلال اور حرام سے بعضے قوم اُنکی سے ساتھ اُنکے ایمان لائے اور بعض کافر ہوئے پس ہمنے بدلا لیا
اُن لوگون سے کہ کافر ہوئے یعنی اُنکو ہلاک کیا ہمنے اور مددگاری کی اُنھون کی کہ ایمان لائے تھے اور ہے لائق اوپر ہمارے مدد کرنی مومنون کی
اسواسطے کہ وہ حق دار مدد کرنے کے ہین اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ وَيَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ
يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ اللہ برحق وہ ہی کہ بھیجتا ہے باؤن کو پس اُٹھاتی ہین باؤین ابر کو
اور بیچ ہوا کے لاتی ہین پس اللہ پھیلاتا ہے اُنکو طرف آسمان کے جس طرف چاہتا ہے یعنی چلنے والا یا کھڑا ہوا اور گردانتا ہے اُسکو کئی ٹکڑے
ٹکڑے پس تو دیکھتا ہے مینھ کو کہ ساتھ حکم اللہ کے باہر آتا ہے ابرین سے پس جسوقت پونھچاتا ہے اللہ مینھ کو بیچ زمین کے اور شہر جسکے کہ چاہتا ہے
بندون اپنے سے اُسوقت وہ خوش ہوتے ہین وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِيْنَ اور تحقیق کہ تھے آگے اُس سے کہ نیچے
بھیجا جاوے اوپر اُنکے مینھ آگے ظاہر ہوئے ابر کے ونا امید مینھ سے فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ
الْمَوْتٰى ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پس دیکھ طرف نشانیون رحمت اللہ کے کہ کیونکر اللہ ساتھ اُن نشانیون کے جلاتا ہے زمین کو یعنی ساتھ درختون میوہ دار
کے اور گھاس کے پیچھے مرنے اور مرجھانے اسکے کے تحقیق وہ جو قادر ہے اوپر جلانے زمین کے بعد مرنے اُسکے کے البتہ جلانے والا مردون کا ہے
اور اللہ اوپر سب چیز کے زور آور ہے بیچ حقائق کے لایا ہے کہ نشانی رحمت کی ظاہر ہے مینھ سے کہ زندگی سب کی بسبب اُسکے ہے وَلَئِنْ اَرْسَلْنَا
رِيْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا لَّظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ اور اگر بھیجتے ہم باؤن کو اذا دینے والی ہون ساتھ ہلاک کے پس دیکھین کھیتون زرد رنگ ہوئے پیچھے
سبز ہونے کے ایسے کہ اُس سے نفع نہ لے سکتے البتہ ہووین پیچھے زرد ہونے کھیتی کے کہ کافر ہووین ساتھ نعمتون گذری ہویون کے اور چاہیئے تھا
کہ التجا طرف خدا کے کرتے اور رحمت اُسکی سے ناامید نہوتے اور اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافرون سے یہ طمع نرکھ کہ باتین تیری سمجھین اور کہا تیرا قبول
کرین فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ۝ پس تحقیق کہ تو بات نہ سُنا سکے گا مردون کو اور کافر حکم انکار کرتے ہین اسواسطے کہ دل
اُنھون کے مردے ہین اور نہ سُنا سکے گا تو بہرون کو پکارنا جب پھرین پھرنے والے پڑھنے والے کلام کرنے والے سے قید پھرنے کی اور ادبار واسطے اُنکے تاکید
حکم کی ہو وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ اور نہین ہو تو راہ دکھلانے والا اندھے دلون کا گمراہی اُنکی سے
یعنی قادر نہین ہے اوپر اُسکے کہ توفیق ایمان کی دیوے تو مشرکون کو نہین سُنواتا ہے تو نصیحتین قرآن کی مگر اُسکے تئین کہ ایمان لایا ہے ساتھ آیتون کتاب
ہماری کے پس وہ گردن رکھنے والے ہین خاص امر اور نہی کے تئین اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضَعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ
قُوَّةٍ ضَعْفًا وَّشَيْبَةً ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ اللہ برحق وہ ہے کہ پیدا کیا تمکو چیز سُست سے یعنی منی سے پس دی تمھارے تئین
پیچھے سستی لڑکپن کے سے قوت یعنی جوانی پس دی پیچھے قوت جوانی کے سے سستی اور بڑھاپا پیدا کرتا ہے جو کچھ کہ چاہتا ہے سستی اور قوت اور جوانی
اور بڑھاپے سے اور وہ جاننے والا ہے اوپر احوال بندون کے قدرت رکھنے والا ہے اوپر بدلنے صفتون انکی کے وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۙ
مَا لَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ ؕ كَذٰلِكَ كَانُوْا يُؤْفَكُوْنَ اور جسدن کہ قائم ہووے قیامت قسم کھاوین کافر اس مضمون سے کہ دیر نہین کی ہمنے دنیا مین یا قبرون
مین سوائے ایک ساعت کے اور سب مسلمان جانین کہ یہ جھوٹ کہتے ہین مانند اُس پھرنے کے راستی سے آخرت مین ہینگے بیچ دنیا کے کہ ساتھ
انکار قیامت کے اور اُٹھنے کے پھرے جاتے ہین یعنی راہ راستی سے کہ کام اُنکا جھوٹھ کہنا ہے دنیا مین بھی اور آخرت مین بھی وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ
وَالْاِيْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ ۚ فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ اور پیچھے سوگند انکے کے اوپر دیر نہ کرنے کے بیچ
دنیا کے کہین وہ کہ دیا ہے اُنکو علم اور ایمان کہ کیون جھوٹھ کہتے ہو تحقیق کہ ڈھیل کی تمنے بیچ دنیا کے اور دیر تمھاری لکھی ہوئی ہے بیچ لوح محفوظ کے

یا قرآن مین دن اُٹھانے تک پس یہی ہے دن اُٹھانے کا کہ انکار کرتے تھے ولیکن تھے تم کہ زیادتی نادانی کی سے نہین جانتے تھے کہ اُٹھنا برحق ہی پس کافر غدر شروع کرکے طلب دنیا مین پھرنے کی کرین اور اجازت نہ پاوین فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنفَعُ الَّذِينَ ظَلَمُوا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ۝ پس اُسدن مین فائدہ نہ کرے اُن لوگون کو کہ ستم کیا اوپر اپنے ساتھ کفر کے عذرخواہی اُنکی اور نہ وہ بُلائے جاوینگے ساتھ اُس چیز کے کہ دور کرنے والی عذاب اُنکے کی ہووے یعنی اُنکو نہ کہین کہ رضامندی خدا کی کروا سواسطے کہ خدا اُنسے راضی ہووے وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِن كُلِّ مَثَلٍ وَلَئِن جِئْتَهُم بِآيَةٍ لَّيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ أَنتُمْ إِلَّا مُبْطِلُونَ ۝ اور البتہ بیان کیا ہمنے واسطے لوگون کے بیچ اس قرآن کے ہر مثال سے کہ کام آوے بیچ بیان توحید کے اور قیامت کے اور صدق پیغمبر کے اور اگر لاوے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ اُنکے یعنی منکرون کے کہ معجزے مانگتے ہین کوئی نشانی البتہ کہینگے وہ لوگ کہ کافر ہین نخل سے اور دشمنی سے نہین ہو تم یعنی پیغمبر اور مسلمان مگر تباہ کار اور جھوٹھ بولنے والے كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۝ اسی طرح مہر رکھتا ہے اللہ تعالے اوپر دلون اُن لوگون کے کہ نہین جانتے ہین فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِينَ لَا يُوقِنُونَ ۝ پس صبر کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوپر ایذا اُنکی کے تحقیق کہ وعدہ اللہ کا ساتھ مدد تیری کے اور غالب ہونے دین تیرے کے سچا ہے اور خدا تعالی ساتھ اُس وعدے کے وفا کریگا اور تیرے تئین سبکسار نہ جانین اوپر اُسکے کہ بیگمان نہین ہوتے ہین اوپر وعدے کے اور اُسکے تئین اوپر اسکے نہ لاوین کہ شتابی کرے تو بیچ دعا عذاب کے اوپر اُنکے کہ وہ اوپر وقت مقرر کے موقوف ہے اور جب وہ وقت آوے حکم آہی ظاہر ہووے جیسے کسی نے کہا ہی ؎

نگہدارید وقت کار ہا را ✦ کہ ہر کاری بوقتے باز بستہ است

سُورَةُ لقمٰن مكيّة وهي ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اربع وثلثون اٰية

الٓمّٓ ۝ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ۝ حروف مقطعہ ابتدا کرنا سورۃ کا اور کنجی خزانہ عزت کی ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ الف سے اشارہ انا کا ہے کہ مین ہون اور لام ساتھ تی کے کہ واسطے میرے ہے اور میم سے اشارہ منی یعنی مجھ سے ہے حاصل کلام یہ کہ ہم ہین خدا تعالے جو ہمارے واسطے ہین صفتین بزرگ اور مجھ سے ہین بخشش اور احسان یہ آیتین قرآن کی ہین صاحب حکمت یا محکم کہ شکست اُسکو نہین ہے یا صاحب حکم کہ حلال و حرام مین حکم کرے هُدًى وَرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِينَ ۝ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُم بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ۝ راہ سیدھی دکھانے والا ہے اور بخشائش ہے خدا سے خاص اچھے کام کرنے والون کو وہ لوگ کہ قائم رکھتے ہین نمازون فرض کی گئی کو اور دیتے ہین زکوۃ واجب کو اور وہ ساتھ قیامت کے یقین لانے والے ہین یعنی اُٹھنے کو بعد مرنے کے اور جزاے اعمال کو بیچ جانتے ہین أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ وہ گروہ کہ ساتھ اُن صفتون کے اوپر راہ سیدھی کے ہین پیدا کرنے والے اپنے سے وہی گروہ وہی چھٹکارا پانے والے ہین لائے ہین کہ نضر بن حارث واسطے سوداگری کے فارس کی طرف گیا تھا اور قصہ رستم اور اسفندیار کا خرید کر بیچ مجمع قریش کے سناتا تھا کہ سب شیفتہ اُسکے ہوتے تھے اور لاف مارتا تھا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم قصہ عاد اور ثمود کے سے اور بزرگی ملک سلیمان اور داؤد کی سے خبر دیتا ہے مین کشادگی مملکت اور زیادتی دبدبہ بادشاہون عجم کے سے باتین کہتا ہون اللہ تعالے نے آیت بھیجی کہ وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ۝ اور آدمیون سے کوئی ہے کہ خریدتا ہے باتین بیہودہ یعنی اختیار کرتا ہے کہانی بے اعتبار کو تو گمراہ کرے لوگون کو راہ خدا کی سے یعنی دین اُسکے سے یا باز رکھے سُننے سے یا پڑھنے قرآن کے سے بغیر عقل کے بیچ علم کے اور پکڑتا ہے قرآن کو بازی وہ گروہ خاص اُنکے تئین ہے عذاب خوار کرنے والا کہ قتل ہے بیچ دنیا کے اور عذاب اور خواری ہے بیچ آخرت کے اور کہتے ہین آیت بیچ شان اُنھون کے ہے کہ لونڈیان خوش آواز خریدتے تھے اور لوگون کو ساتھ سُنانے آواز اور الحان کے سُننے حق کے سے باز رکھتے تھے وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا وَلَّىٰ مُسْتَكْبِرًا كَأَن لَّمْ يَسْمَعْهَا كَأَنَّ فِي أُذُنَيْهِ وَقْرًا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ اور جب پڑھی جاوین اُسپر اُس کسی کے کہ کہانی خریدی ہے اُسنے آیتین کلام ہمارے کی منھ پھیرے اُس حال مین کہ تکبر کرنے والا ہووے یعنی دھیان سے نہ سُنے گویا کہ ہرگز نہین سُنا گویا دونون کان اُسکے مین گرانی ہے یعنی بہرے ہین پس ڈرا تو اُسکو یعنی بجاے خوشخبری کے ڈرا عذاب درد دینے والے سے إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتُ النَّعِيمِ ۝ خَالِدِينَ فِيهَا وَعْدَ اللَّهِ حَقًّا وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ تحقیق وہ لوگ

کہ ایمان لائے ہین ساتھ خدا کے اور رسول اُسکے کے اور کیے ہین عمل اچھے خاص اُنکو ہین بہشتین نعمت والی بیچ اُس حال کے ہمیشہ رہین بیچ اُسکے وعدہ کیا ہے اللہ نے وعدہ کرنا درست اور راست اور وہ صاحب ہے غالب کہ کسی کے تئین وفا وعدے سے منع نہ کرے راست کار ہے کہ جو کچھ کرے طریق حکمت سے نہ بیچ وعدے اُسکے کے نقصان ہے اور نہ خلاف ہے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ پیدا کیا آسمانون کو بے ستون دیکھتے ہو تم اُسکے تئین اُٹھا ہوا اور رکھی بیچ زمین کے یعنی پیدا کیے بیچ اُسکے پہاڑ بلند اور پائدار تو تھارے تئین حرکت نہ دیوے اور ہر اسان نہ کرے ہواسطے کہ زمین اوپر پانی کے ہلتی تھی مانند کشتی کے اور ساتھ پہاڑون کے آرام پایا اور پراگندہ کیا بیچ زمین کے ہر جانور چار پائے سے اور نیچے بھیجا ہمنے ابر سے یا آسمان سے پانی کہ مینھ ہے پس اُگاوین ہم بیچ زمین کے ساتھ اُس پانی کے ہر طرح سے گھانس اچھی اور بہت فائدہ هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ یہ کہ مذکور ہوا آسمان اور زمین اور پہاڑ اور حیوان اور گھانس سے پیدا کیے ہوئے خدا کے ہین پس دکھلاؤ مجکو بیچ عالم کے کونسی چیز پیدا کی اُنھون نے کہ سوائے اُسکے ہین مراد بتون سے ہے کہ کافر اُنکو شریک خدا کا کہتے ہین بلکہ شریک کرنے والے بیچ گمراہی ظاہر کے ہین کہ عاجز کو ساتھ قادر کے اور پیدا کیے گئے کو ساتھ پیدا کرنے والے کے شریک کرتے ہین اور لائے ہین کہ قصہ لقمان حکیم کا یہود کے نزدیک شہرت بہت رکھتا تھا اور عرب جس مہم مین کہ رجوع ساتھ اُسکے کرتے تھے حکمتون لقمان کی سے واسطے انکے مثل مارتے تھے اللہ تعالے نے حال اُسکے سے خبر دی اور فرمایا کہ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ اور تحقیق کہ دی ہمنے لقمان بیٹے باعورا کو حکمت اور کہا ہمنے اُسکو یہ کہ شکر کہہ تو اللہ کو اور ہر نعمت حکمت کے اور جو کوئی کہ شکر کرے پس سوائے اسکے نہین ہے کہ شکر کرتا ہے واسطے اپنے اسواسطے کہ نفع شکر کا کہ دوام نعمت سے ساتھ اُسکے پہنچے اور جو کوئی کہ ناشکری کرے پس تحقیق کہ اللہ بے پرواہ ہے شکر آدمیون کے سے لائق حمد کے ہے اگرچہ کوئی حمد نہ کرے **قصہ** لقمان کا یہ ہے کہ حکمت سے مراد قول صائب ہی یا فعل کامل ہے یا پہچان توحید کی اور نہ کرنا شرک کا علماؤن کو بیچ نبوت لقمان کے اختلاف ہے سدی اور عکرمہ اور شعبی رحمہم اللہ کہتے ہین کہ پیغمبر تھا اور مراد حکمت سے بیچ اس آیت کے نبوت ہے اور وہ بھانجا حضرت ایوب پیغمبر علیہ السلام کا تھا یا خالہ زادہ اُنکا تھا اور **تیسیر** مین کہا ہے کہ لقمان حکیم بیٹا باعورا بیٹا ناخور بیٹا تارخ کا ہے اور تارخ کا لقب آذر جو باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تھا اور **عین المعانی** مین لایا ہے کہ دسوین برس مین سلطنت داؤد علیہ السلام کی سے پیدا ہوا اور یونس علیہ السلام کے عہد تک عمر پائی اور بعضے کہتے ہین ہزار برس جیا اور اکثر علما کہتے ہین پیغمبر نہ تھا حکیم تھا اور کہتے ہین غلام کسی کا تھا اور چرواہی کرتا تھا یا درزی یا بڑھئی تھا اور کہتے ہین کہ حبشی تھا اور بقول امام سجاوندی کے ثوبہ کے غلامون مین تھا سیاہ رنگ اور ہونٹھ لٹکے ہوے موٹے تھے ایک دن دوپہر کو وقت سونے کے ایک جماعت فرشتون کی گھر مین اُسکے آئی اور سلام کیا اُنھون نے اور جواب دیا لقمان نے لیکن دیکھا نہ تھا کہ کون ہے کہا فرشتون نے کہ اے لقمان ہم بھیجے ہوے پروردگار تیرے کے ہین تجکو بادشاہ زمین کا کرتے ہین ہم کہ حکم کرے تو لوگون مین ساتھ راستی کے لقمان نے جواب دیا کہ اگر حکم مقرر ہے پروردگار میرے سے ساتھ اُس کام کے از راہ فرمانبرداری کے قبول کرتا ہون مین اور امیدوار ہون کہ میرے تئین توفیق اور یاری دیوے والا فتنہ اُٹھانے والا نہین ہوتا مین فرشتون کو اس بات سے تعجب آیا اور اللہ نے قول اُسکا پسند کیا اور حکمت اوپر اُسکے اسقدر بڑھائی کہ دس ہزار کلمہ حکمت کے اُس سے منقول ہین یہ قصہ بہت ہے مفصل تفسیر حسینی سے معلوم ہووے وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ۝ اور یاد کر جب کہا لقمان نے خاص بیٹے اپنے کو کہ انعام تھا اُسکا اور نام مین اختلاف ہے اور لقمان نصیحت دیتا تھا اُسکو اور کہتا تھا اے بیٹے میرے شرک نہ لا ساتھ اللہ کے تحقیق کہ شرک کرنا البتہ ستم بڑا ہی اسواسطے کہ برابر کرتے ہین پیدا کرنے والے کے ساتھ پیدا کرنے والے کے وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ؕ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ۝ اور وصیت کی ہمنے آدمی کو اور فرمایا ہمنے ساتھ نیکی کرنے کے ماں باپ کے ساتھ اور موجب نیکی کرنے کا ایک یہ ہے کہ اُٹھایا بچے کو ماں اُسکی نے کتنے وقت اور سست ہوئی ہر اُٹھانے اُسکے سے سست ہونا اور پست ہونے کے بازر کھنا اُسکے تئین دودھ سے بیچ مدت دو برس کے اور بیچ اس مدت کے دودھ پلانا اور وصیت کی ہمنے آدمی کو یہ کہ شکر کر تو میرے تئین اور خاص ماں باپ اپنے کو طرف حکم میرے

کے ہے پھرنے کی جگہ سب کی اور شکر اور شرک پر جزا دونگا مین وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اور اگر کوشش کرین مان باپ تیرے اوپر اس بات کے کہ شرک لاوے تو ساتھ میرے اُس چیز کو کہ نہین ہے تیرے تئین ساتھ استحقاق شرکت اُسکی کے عقل پس حکم نہ مان اُنکا اور مصاحبت کر ساتھ اُن کے بیچ زندگانی دنیا کے مصاحبت اچھی کہ پسند شرع کے اور موافق خواہش کرم کے ہووے اور پیروی کر بیچ دین کے راہ اُسکی کی کہ پھرا ہے طرف میرے ساتھ توحید کے اور اخلاص کے پس طرف مجازات میری کے ہے بازگشت تمھاری پس آگاہی دونگا مین تمکو ساتھ اُس چیز کے کہ ہوتم کرتے بھلائی اور بُرائی سے اُترنا اس آیت کا بیچ شان سعد بن وقاص کے ہے جیسے سورۂ عنکبوت مین مذکور ہوا اور ذکر اس قصے کا بیچ مقدمۂ لقمان کے ساتھ مناسبت منع کرنے کے ہے شرک سے لائے ہین کہ سعد کی مان نے تین روز دانہ پانی نہ کھایا تو منھ اُسکے کو ساتھ لکڑی کے چیرا اور پانی منھ مین ڈالا اور سعد کہتا تھا کہ اگر اُسکو ستر روحین ہووین اور ایک ایک اُن مین سے قبض کرین یعنی اگر بالفرض ستر بار مرون مین دین اسلام سے نہ پھرون پس دوسری بار وصیت لقمان کی سے خبر دیتا ہے کہ بیٹے اپنے کو کہا يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ۝ اے بیٹے میرے تحقیق کہ وہ عمل کہ آدمی کو ہووے اچھے سے اور بُرے سے اگر ہووے رائی کہن مین برابر دانے کے اسبند سے کہ چھوٹا بہت ہے اور چیزون سے پس ہووے وہ نیچے صخرۂ سبز کے کہتے ہین کہ صخرہ بعد ہفت زمین کے ہے یا وہ عمل بیچ آسمانون کے ہووے یا بیچ زمین کے مکان پوشیدہ مین لاوے اللہ اُسکو اور حاضر کرے اور اوپر اُسکے حساب کرے تحقیق کہ اللہ باریک بین ہے یعنی علم اُسکا ہر چیز چھپی ہوئی کو جانتا ہے دانا ہے ساتھ مکان ہر چیز کے يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰي مَآ اَصَابَكَ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝ اے بیٹے میرے قائم رکھ نماز کو اور حکم کر ساتھ نیکی کے اور باز رکھ منکر سے یعنی بُرے کام سے تا اور تجھ سے کامل ہووین معروف اُسکو کہتے ہین موافق سنت کے اور شرع کے ہووے اور منکر وہ ہے کہ مخالف عقل اور نقل کے ہووے اور صبر کر اوپر اُس چیز کے کہ ساتھ تیرے پونہچے سختی سے خصوصًا امر اور نہی سے تحقیق کہ جو کچھ حکم کیا گیا واجبات حکمون سے ہے وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۝ اور ایک طرف نہ لیجا منھ اپنے کو واسطے لوگون کے یعنی متکبر کی طرح سے منھ نہ پھیر بلکہ تواضع اختیار کر اور نہ چل بیچ زمین کے واسطے بازی کے یعنی مانند جاہلون کے بازی مین نہ رہ تحقیق کہ اللہ دوست نہین رکھتا ہر چلنے والے کو کہ متکبر ہووے فخر کرنے والا کہ بسبب دولتمندی کے اوپر لوگون کے زیادتی کرے وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ۭ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ۝ اور میانہ رہ بیچ چلنے اپنے کے یعنی سرعت اور دیر مین میانہ رہ نہ جلدی کر اور نہ دیر کر اسواسطے کہ جلدی چلنے مین ہبکساری ہے اور دیر کرنے مین تکبر معلوم ہوتا ہے پس قدم تواضع سے رکھ اور نیچے لا اور کم کر آواز اپنی سے یعنی فریاد کرنے والا اور چلانے والا اور زبان دراز اور سخت گو نہ رہ تحقیق کہ بدترین آوازون کی آواز گدھے کی ہے یعنی بلندی آواز مین کچھ بزرگی نہین ہے کہ آواز گدھے کی باوجود بلندی اُسکی کے مکروہ ہے **عین المعانی** مین لایا ہے کہ مشرک عرب کے بلند آواز پر فخر کرتے تھے ساتھ اس آیت کے رد فخر اُنکے کا کیا اور روایتین اس آیت مین بہت ہین تفسیر حسینی سے معلوم کرے یہان بوجہ زیادہ ہونے کے نہین لکھا اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً ۭ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۝ آیا نہین دیکھتے اے آدمیو اُسکے تئین کہ اللہ نے تابعدار کیا واسطے نفع تمھارے کے جو کچھ کہ بیچ آسمانون کے ہے یعنی چاند سورج تو روشنی اُنکی سے فائدہ پاتے ہو اور تمارے کہ ساتھ اُنکے راہ چلتے ہو اور جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہے یعنی پہاڑ اور جنگل اور حیوانات اور گھانس اور دریا اور کھانین تا اُنسے نفع لیتے ہو اور تمام کیا اوپر تمھارے نعمتین چھپی ہوئی اور ظاہر اور باطن مین علماؤن نے بہت باتین کہین ہین اور تیسیر والا لایا ہے کہ بحر العلوم مین نعمت کی تین سو تفسیر کہی ہین اور جو کچھ کہ مشہور ہین نعمت ظاہر سے مراد نصرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نعمت باطن سے مدد فرشتون کی ساتھ پیغمبر علیہ السلام کے اور ساتھ ایک قول کے نعمت ظاہرہ اور باطنہ حسن خلق اور نیکوئی خلق سے یا اقرار اور تصدیق یا گویائی اور عقل یا یاد کرنا قرآن کا اور سمجھنا اُسکا یا دن اور رات یا نماز اور روزہ باقی اور وجہین بہت ہین جواہر التفسیر سے معلوم کرے اور لوگون سے کوئی ہے کہ

لڑائی کرے بیچ مقدمۂ کتاب اللہ کے یعنی بیٹا حارث کا کہتا تھا کہ کہانیان اگلوں کی ہین بے علم اور بے بیان نزدیک اللہ کے سے اور بغیر کتاب روشن کے بلکہ محض تقلید کرے جیسے کہ فرماتا ہے وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ۭ اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝ اور جب کہین خاص اُنکو کہ ساتھ صدق کے پیروی کرو اُس چیز کی کہ اُتارا ہے اللہ نے یعنی قرآن اور ساتھ اُسکے ایمان لاؤ کہین کہ نہین گرویدہ ہوتے ہم اور متابعت نہین کرتے ہم بلکہ پیروی کرتے ہین ہم اُس چیز کی کہ پایا ہمنے اوپر اُسکے باپ دادا ؤن اپنے کو آیا اگر شیطان ساتھ وسواس کے بلاوے اُنکے تئین طرف عذاب دوزخ کے وہ ایسی پیروی کرین اُسکے تئین اور تقلید سے نہ گذرین وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۭ وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ اور جو کوئی خالص کرے دین اپنا یا عمل اپنا ساتھ اخلاص کے تو بہ کرے بیچ درگاہ اللہ کے اور حالانکہ وہ نیکوکار ہووے پس البتہ ہاتھ مارا ہووے ساتھ دستآویز مضبوط کے کہ کلمۂ شہادت ہی یا اسلام ہی یا قرآن ہی اور طرف اللہ کے ہے بازگشت سب کامونکی یعنی اہل امور کو کہ خلقت ہین بازگشت طرف اُسکے ہوویگی وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ۭ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ اور جو کوئی کہ کافر ہووے پس چاہیے کہ غمگین نہ کرے تجکو کفر اُنکا طرف ہمارے ہو بازگشت اُنکی پس خبردار کرے اللہ اُنکو ساتھ اُس چیز کے کہ کیا ہے یعنی تنبیہ اُنکو ساتھ عذاب کے ہوویگی تحقیق کہ اللہ جاننے والا ہے ساتھ اُس چیز کے کہ بیچ سینون کے ہے خیر اور شر سے نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ ۝ فائدہ مندی دون مین اُنکو ساتھ نعمت اور خوشی کے تھوڑا زمانہ پس لاؤن مین اُنکو ساتھ بیچارگی کے یعنی ناچار آوین طرف عذاب سخت اور بھاری کے کہ ہرگز ہلکا نہووے وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۭ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ اور اگر پوچھے تو خاص کافرون سے کسنے پیدا کیا آسمان اور زمین البتہ کہین اللہ نے کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شکر خاص اللہ کے تئین کہ اقرار کرتے ہین ساتھ اُسکے کہ موافق اعتقاد اُنکے کے باطل ہے بلکہ بہت اُنکے نہین جانتے ہین کہ ساتھ اس اقرار کے قائل اور لازم ہوتے ہین لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝ خاص اللہ ہی کو ہے جو کچھ کہ بیچ آسمانون کے اور زمین کے ہے یعنی سب مخلوقات اُسکے ہین پس آسمانون مین اور زمین مین سوائے اُسکے لائق عبادت کے نہووے تحقیق کہ وہ بے نیاز ہے اور لائق تعریف کے ہے بیچ صفات اپنی کے یا بے پرواہ ہے تعریف تعریف کرنیوالون کی سے اور ستودہ ہے بغیر تعریف کرنے اُنکے کے سورۂ کہف کے اخیر مین ہے کہ جہودون نے اعتراض کیا اوپر قرآن کے کہ کہین کہتا ہے کہ تجکو ساتھ حکمت کے خبر بہت دی ہمنے اور کسی جگہ فرماتا ہے کہ وما اوتیتم من العلم الا قلیلا یعنی نہین دیا ہمنے علم سے مگر تھوڑا اور آیت آئی کہ قل لو کان البحر مدادا الخ یعنی کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر ہووے دریا بجاے سیاہی کے اور درخت قلم ہووین نہ لکھ سکین کلمات پروردگار میرے کے اس سورۃ مین بھی واسطے تاکید اُسکی کے خبر دیتا ہے کہ وَلَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ اور اگر وہ کہ ہوتا جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہے درختون سے قلمین اور دریاے محیط ساتھ کشادگی اپنی کے روشنائی ہوتا روشنائی دیتا دریاے محیط کو پیچھے فنا ہونے پانی اُسکے کے ساتھ دریاؤن اور کے مانند اُسکے اور ساتھ اُن قلمون اور روشنائی کے کتابت کرتے آخر نہ پہنچتے علم اللہ کے تحقیق کہ اللہ غالب ہے بیچ فرمان بے نہایت اپنے کے دانا ہے کہ کوئی چیز علم اور حکمت اُسکی سے خارج نہین ہے مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝ نہین ہے پیدا کرنا تمھارا اے اہل مکہ اور نہ اُٹھانا تمھارا یعنی پیچھے مرنے کے مگر مانند پیدا کرنے اور اُٹھانے ایک تن کے اسواسطے کہ حق تعالے بیچ پیدا کرنے کے ساتھ ہتھیارون اور اوزارون کے محتاج نہین ہے بلکہ ساتھ کلمۂ کن کے لاکھ عالم کو پیدا کرے اور اسی طرح بیچ اُٹھانے کے قبرون سے ساتھ ترتیب کرنے مقدمات کے احتیاج نہین رکھتا بلکہ اسرافیل علیہ السلام کو فرماوے کہ کہہ اُٹھین قبرون سے پس ساتھ بلانے اُسکے کے ساری خلائق قبرون سے باہر آوین تحقیق کہ اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۙ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۙ كُلٌّ يَّجْرِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّاَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ آیا نہ دیکھا تو نے کہ تحقیق اللہ لاتا ہے اندھیری رات کی کو بیچ روشنی دن کے یعنی دن سے رات کرتا ہے اور داخل کرتا ہے روشنی دن کی بیچ سیاہی رات کے یعنی رات سے دن کرتا ہے اور فرمانبردار کیا سورج اور چاند کو کہ منفعت خلقت کے ہین ہر ایک اُنسے یعنی سورج اور

چاند سے جاتے ہین بیچ آسمان اپنے کے وقت مقرر تک کہ دن قیامت کا ہے اُسدن پھرنا اُنکا موقوف ہووے اور تحقیق اللہ ساتھ اُسکے کہ کرتے ہو جاننے والا ہے ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ یہ کشادگی علم کی اور شامل ہونا قدرت کا بسبب اسکے ہے کہ اللہ وہ ہے ثابت بیچ ذات اپنی کے اور جو کچھ کہ تم دعوت کرتے ہو یعنی مشرک پوجتے ہین سوائے اللہ کے باطل اور بیہودہ اور ناحق ہے اور بسبب اُسکے ہے کہ اللہ وہ ہے بلند تر یعنی غالب اوپر سب کے بزرگ کہ اُس سے بزرگتر نہین ہے اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ آیا نہ دیکھی تونے کہ کشتی جاتی ہے بیچ دریاؤن کے ساتھ احسان اُسکے کے کہ اُسکو اوپر مُنھہ پانی کے نگاہ رکھتا ہے اور ہاؤکو واسطے چلنے اُسکے کے بھیجتا ہے تو دکھلادے تمکو بعض دلیلین قدرت اپنی سے تحقیق کہ بیچ امر کشتی کے اور دریاؤن کے البتہ نشانیان ہین اوپر شامل ہونے قدرت کے اور کمال حکمت کے اور زیادتی نعمت کے خاص ہر صبر کرنیوالے کو اوپر بلا اُسکی کے شکر کرنے والے کو اوپر نعمتون اُسکی کے وَاِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ اور جسوقت ڈھانکے اہل کشتی کو اور تلے اُنکے سے آوے موج دریا کی بیچ بزرگی کے مانند سائبانون کے یا مانند پہاڑون کے یا ابرون کے دعوت کرتے ہین اللہ کی اُس حالت مین کہ پاک کرنے والے ہین واسطے اللہ کے دین اپنے کو فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ؕ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَاۤ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ پس جسوقت کہ چھوڑایا اُنکو اور سلامت پونہچایا طرف جنگل کے پس بعض اُنسے راست ہین اوپر طریق توحید کے اور بعض پھرے ہوئے ہین راہ حق سے یعنی مسلمان کشتی والے ثابت ہین اوپر دعا اور نیاز کے اور مشرک منکر ہین اور انکار نہ کرے نشانیون قدرت ہماری کے سُبن مگر ہر مکر کرنے والا عہد توڑنے والا ناشکر نعمتون پروردگار کا مراد کافر ہین يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ۫ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۪ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۔ ندا عام ہے یعنی اے سب دمیوڑ روتم عذاب پروردگار اپنے کے سے اور ڈرو تم اُس دن سے کہ دور نہ کرے عذاب کے تُبن اور باز نہ رکھے باپ بیٹے اپنے سے اور نہ بیٹا وہ باز رکھنے والا ہووے باپ اپنے سے کسی چیز کو عذاب سے کہتے ہین یہ خبر خاص کفار کو ہے اسواسطے کہ اولاد اور مان باپ مومنون کے بعضے بعضون کی شفاعت کرین تحقیق کہ وعدہ اللہ کا ساتھ ثواب اور عذاب کے راست ہے اُسمین خلاف نہووے گا پس چاہیے کہ فریب نہ دیوے تمکو زندگی دنیا کی اور چاہیے کہ مغرور نہ کرے تمکو ساتھ بخشائش اور مہربانی اللہ کے یا مہلت دینے اُسکی کے کہ شیطان فریب دینے والا ہے اور لائے ہین کہ حارث یا وارث بیٹا عمر کا بیچ جناب حضرت رسالت پناہ کے آیا اور کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کب ظاہر ہووے گی اور مین نے زمین مین تخم بویا ہے ابر سے مینھہ کب برسے گا اور عورت میری حاملہ ہے بیٹا ہووے گا یا بیٹی ہووے گی اور کل کے دن مین کیا کام کرونگا اور کون سی جگھہ میرے مرنے کی ہے حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ ان پانچون علم کی کنجی بیچ خزانہ تقدیر میرے کے ہے کسی کو خبر ان باتون کی نہین ہے اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ؕ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ تحقیق کہ اللہ نزدیک اُسی کے ہے جاننا وقت قیامت کا اور بھیجتا ہے مینھہ سے جسوقت اور جس جگہ مقرر اور مقدر ہے اور جانتا ہے جو کچھ بیچ بچہ دانون کے ہے بیٹا اور بیٹی اور نہین جانتا کوئی نفس کہ کس جگہ مریگا اور کسوقت مریگا تحقیق اللہ جاننے والا ہے ان باتون کا خبردار واقف عیب کا

سُوْرَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً

الٓمّٓ ۚ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ نقل ہے علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے کہ جو کتاب خدا کی ہے اُسمین ایک بات خلاصہ ہے اور خلاصہ قرآن کا حروف مقطعات ہین بیچ بھیجنا کتاب کا یعنی قرآن کا کہ نہین کچھ شک بیچ اُسکے نزدیک پروردگار عالمون کے سے اسواسطے ہے کہ آیا اہل مکہ سچ جانتے ہین اُسکو اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّاۤ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۔ یا کہتے ہین جوڑا ہے اسکو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلکہ قرآن درست ہے پروردگار تیرے سے تاکہ ڈراوے تو اُس قوم کو کہ نہین آیا ہے ساتھ اُنکے کوئی ڈرانے والا

یعنی عذاب خدا کے سے آگے تجھ سے شاید کہ وہ تیرے ڈرانے سے راہ پاوین نیک اللہ الذی خلق السموٰت والارض وما بینہما فی ستۃ ایام ثم استوی علی العرش ما لکم من دونہ من ولی ولا شفیع افلا تتذکرون۔ خدا وہ ہے کہ پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو بیچ چھہ دن کے پس غالب ہوا حکم اُسکا اوپر عرش کے نہین تمھارے تئین سوائے اُسکے کوئی دوست اور نہ کوئی چاہنے والا یعنی چھٹکارا چاہنے والا تمھارا عذاب اُسکے سے کوئی نہین ہے آیا نصیحت قبول نہین کرتے ہو تم یعنی قرآن سے اور پیغمبر سے یدبر الامر من السماء الی الارض ثم یعرج الیہ فی یوم کان مقدارہ الف سنۃ مما تعدون۔ تدبیر کرتا ہے کام دینے کی یعنی حکم کرتا ہے ساتھ اُسکے اور بھیجتا ہے فرشتے کو کہ تعینات ہے اوپر اُس کام کے آسمان سے طرف زمین کے پس لمبند ہوتا ہے وہ فرشتہ طرف آسمان کے بیچ اُسدن کے کہ ہے اندازہ اُسکا ہزار برس اُس سے کہ تم گنتے ہو یعنی فرشتہ نیچے آتا ہے آسمان سے اور اوپر جاتا ہے بیچ اتنی مدت کے کہ اگر آدمی آئے اور جائے پانچسو برس آئے اور پانچ سو برس جاتے لگین کہ آسمان سے زمین تک پانچسو برس کی راہ ہے آدمی کی ذلک علم الغیب والشہادۃ العزیز الرحیم۔ وہ خدا ہے جاننے والا چھپے ہوے کا اور ظاہر کا اور غالب ہے مہربان ہے اوپر بندون اپنے کے۔ الذی احسن کل شیء خلقہ وبدا خلق الانسان من طین۔ وہ خدا ایسا ہے کہ اچھا کیا ہر چیز کے تئین کہ پیدا کیا اُسکو اور شروع کیا پیدا کرنا آدم کا مٹی سے ثم جعل نسلہ من سلالۃ من ماء مہین۔ پس پیدا کیا اولاد اُسکی کو خلاصہ باہر لا کر میٹھے سے پانی کمزور گندے سے کہ منی ہے ثم سواہ ونفخ فیہ من روحہ وجعل لکم السمع والابصار والافئدۃ قلیلا ما تشکرون۔ پھر برابر کیا اُسکو یعنی قالب آدم علیہ السلام کے کو اور پھونکا اُسمین روح اپنی سے اور بنایا واسطے تمھارے کانون کو اور آنکھون کو اور دلون کو یعنی اسواسطے کہ دیکھو تم اور سنو تم اور پاؤ تم تھوڑا شکر کرتے ہو تم یعنی اوپر ایسی نعمتون کے وقالوا اءذا ضللنا فی الارض ءانا لفی خلق جدید۔ اور کہا منکرون نے جو بعد مرنے کے اُٹھنے سے منکر ہین آیا جسوقت گم ہووین ہم بیچ زمین کے یعنی خاک ہووین آیا ہم بیچ پیدائش کے نئے ہووین ہم یعنی پھر پیدا ہووینگے نہین ہونے کے بل ہم بلقاء ربہم کفرون۔ نہ اس طرح سے ہے کہ وہ کہتے ہین بلکہ وہ یعنی منکر ساتھ دیکھنے پروردگار اپنے کے منکر ہین یعنی ساتھ آخرت کے ایمان نہین رکھتے ہین قل یتوفکم ملک الموت الذی وکل بکم ثم الی ربکم ترجعون۔ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن منکرون کو کہ قبض کریگا تمھاری روحون کو فرشتہ موت کا یعنی عزرائیل کہ وہ مقرر کیا ہوا ہے واسطے قبض ارواح تمھاری کے پس طرف پروردگار اپنے کے پھرنے والے ہوگے تم واسطے حساب کے اور جزا کے ولو ترٰی اذ المجرمون ناکسوا رؤسہم عند ربہم ربنا ابصرنا وسمعنا فارجعنا نعمل صالحا انا موقنون۔ اور جو دیکھے تو جسوقت مشرک اور منکر ڈالنے والے ہووین سرون اپنے کو یعنی نہایت شرمندگی سے نزدیک پروردگار اپنے کے کہ اے رب ہمارے دیکھا ہمنے یعنی جو کچھ وعدہ کیا تھا اور سنا ہمنے یعنی آواز صور کی سنی ہمنے پس پھیر ہمکو یعنی بیچ دنیا کے تو کرین ہم عمل نیک تحقیق کہ بیگمان ہین ہم یعنی آخرت دیکھی ہمنے اُسوقت حق تعالے فرماویگا ولو شئنا لاتینا کل نفس ہدٰہا ولکن حق القول منی لاملئن جہنم من الجنۃ والناس اجمعین۔ اور اگر چاہتے البتہ دیتے ہم ہر ایک کے تئین وہ چیز کہ راہ پاتا ساتھ اُسکے طرف ایمان کے ولیکن ثابت ہوا ہے یہ حکم مجھ سے کہ البتہ بھروینگا مین دوزخ کو دیوون کافرون سے اور آدمیون کافرون سے سب وہ فذوقوا بما نسیتم لقاء یومکم ہذا انا نسینٰکم وذوقوا عذاب الخلد بما کنتم تعملون۔ پس چکھو تم یعنی عذاب کو بسبب اُسکے کہ بھول گئے تم دیکھنے اُسدن کے کو کہ ایمان نہ لائے قیامت آنے پر تحقیق ہم بھی بھول گئے تمکو اور چھوڑا ہمنے بیچ عذاب کے اور چکھو تم عذاب ہمیشہ کا بوجھ کہ تھے تم عمل کرتے انما یؤمن بایٰتنا الذین اذا ذکروا بہا خروا سجدا وسبحوا بحمد ربہم وہم لا یستکبرون۔ سوائے اسکے نہین ہے کہ ایمان لاتے ہین ساتھ آیتون ہماری کے وہ لوگ کہ جسوقت نصیحت دیے جاتے ہین ساتھ ان آیتون کے گرتے ہین اوپر منھ کے سجدہ کرنے والے اور پاک کرتے ہین یعنی پروردگار اپنے کو نالائق چیزون سے ساتھ تعریف پروردگار اُنکے کے اور وہ سرکشی نہ کرین یعنی سجدہ کرنے سے اور بندگی کرنے سے تتجافی جنوبہم عن المضاجع یدعون ربہم خوفا وطمعا ومما رزقنٰہم ینفقون۔ دور ہوتے ہین پہلو اُنکے جگہہ خواب کی سے پکارتے ہین پروردگار اپنے کو خطرہ غصے کے سے اور ساتھ امید خوشنودی کے اور ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ یہ آیت اُنکی شان مین ہے کہ نماز عشا کی اور صبح کی جماعت سے ادا کرتے ہین یا یہ کہ تہجد پڑھنے والون کی شان مین ہے اور روایتین

بہت ہین اس آیت کی شان نزول مین فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ پس نہین جانتا ہی کوئی شخص یعنی نہ آدمی نہ فرشتہ نہ نبی وہ چیز کہ پوشیدہ رکھی ہوئی ہے واسطے اُنکے یعنی وہ جو مذکور ہوئی ہین روشنی آنکھون کی سے یعنی ایسی چیز کہ آنکھین روشن ہوو ین اُس سے جزا ایسے جاوین جو کچھ کہ عمل کرتے تھے اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ؕ لَا یَسْتَوٗنَ ۝ آیا وہ کوئی ہے ایمان لانے والا ساتھ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مراد اس جگہ حضرت مرتضی علی ہین مانند اُس کسی کے کہ ہے باہر گیا ہو فرمان سے مراد ولید ہی برابر نہین ہین یعنی بیچ مرتبہ اور ثواب کے اَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰی ۫ نُزُلًۢا بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ لے پروہ لوگ کہ ایمان لائے ہین اور کام اچھے کیے ہین پس خاص اُنکے تئین ہے جنت الماوی یعنی بہشت بیچ اس طرح کے جیسے واسطے مہمان کے پیش کش لاتے ہین ساتھ اس سبب کے جو تھے عمل کرتے لائق بزرگی کے وَاَمَّا الَّذِیْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ كُلَّمَاۤ اَرَادُوْۤا اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَاۤ اُعِیْدُوْا فِیْهَا وَقِیْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝ اور اے پروہ لوگ کہ بدکار ہین پس پھرنے کی جگہ اُنھون کی دوزخ ہے جسوقت چاہین کہ باہر آوین اُس سے یعنی دوزخ سے پھر پھیرے جاوین بیچ آتش کے اور کہین یعنی فرشتے خاص اُنکے تئین کہ چکھو عذاب آگ کا وہ عذاب کہ تھے تم ساتھ اُسکے جھٹلانے والے یعنی کہتے تھے کہ جب مرگیا آدمی پھر کہان جیویگا کہ عذاب ہوویگا وَلَنُذِیْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰی دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ۝ اور البتہ ہم چکھاوینگے اہل مکہ کو عذاب سے کیسا عذاب کہ نزدیک تر دنیا مین سوائے عذاب بڑے کے کہ ہمیشہ ہے آگ مین شاید کہ وہ یعنی جو باقی رہینگے اُنمین سے پھرین راہ حق مین اور کفر سے توبہ کرین وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰیٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ؕ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِیْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ۝ اور کون ہے تمگار زیادہ اُس کسی سے کہ نصیحت کیا جاوے ساتھ آیتون پروردگار کے پس وہ منھ پھیرے اُس سے یعنی اس نصیحت کو نہ مانے تحقیق کہ ہم گنہگار سے بدلا لینے والے ہین ساتھ عذاب کے وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِیْ مِرْیَةٍ مِّنْ لِّقَآىِٕهٖ ۖ وَجَعَلْنٰهُ هُدًی لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ۚ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَىِٕمَّةً یَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا ؕ وَكَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یُوْقِنُوْنَ ۝ اور تحقیق دی ہمنے موسی کے تئین توریت جیسے دیا ہمنے تیرے تئین قرآن پس نہ ہو بیچ شک دیکھنے موسی کے سے اور کیا ہمنے توریت کو راہ دکھلانے والی خاص بنی اسرائیل کو اور کیا ہمنے بنی اسرائیل کو پیشوا کہ راہ دکھلاوین خلق کو ساتھ حکم توبیت کے موافق فرمان ہمارے کے اُسوقت کہ صبر کیا اُنھون نے یعنی اوپر ایمان کے یا اوپر سختیون قوم کے کہ ساتھ آیتون ہماری کے یقین تھے اِنَّ رَبَّكَ هُوَ یَفْصِلُ بَیْنَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ۝ تحقیق کہ پالنے والا تیرا وہ حکم کرے درمیان لوگون کے دن قیامت کے درمیان اُس چیز کے کہ تھے بیچ اُسکے خلاف کرنیوالے امر دین مین پس حکم خدا کا جدا کرے حق کو باطل سے اور موافق اُس عمل کے جزا دیوے اَوَلَمْ یَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ یَمْشُوْنَ فِیْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ ؕ اَفَلَا یَسْمَعُوْنَ ۝ کیا نہین راہ دکھائی اُنکے واسطے جو عذاب دکھایا ہمنے منکرون کا جو بہت ہلاک کیے ہمنے پہلے ان مکے کے لوگون سے اگلے قرن کے لوگون کو قوم عاد اور ثمود کے جاتے ہین وہ بیچ گھرون اُنکے کے تحقیق کہ یہ ہلاک کرنا اُن کا نشانیان ہی عبرت کی واسطے لوگون کے یعنی جون سے پیچھے اُنکے پیدا ہوئے ہین آیا نہین سنتے ہین وہ احوال اُنکا اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَی الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ ؕ اَفَلَا یُبْصِرُوْنَ ۝ آیا نہین دیکھتے اُسکے تئین کہ ہم پانی کو جاری کرتے ہین یعنی مینہ برساتے ہین ہم طرف زمین خالی کے گھاس سے پس باہر لاتے ہین ہم اُس زمین سے ساتھ اُس پانی کے کھیتی کہاتے ہین اُس کھیتی سے چارپائے اُنکے اور کھاتے ہین وہ یعنی آدمی آیا نہین دیکھتے ہین اثر اس قدرت کا وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰی هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ اور کہتے ہین یعنی کفار مکے کے کہ کب ہوویگی یہ فتح کہ مومن کہتے ہین جلدی دکھلاؤ ہمکو اگر ہوتم سچے قُلْ یَوْمَ الْفَتْحِ لَا یَنْفَعُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِیْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ یُنْظَرُوْنَ ۝ کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دن فتح کا نفع نہ نہ دیویگا اُن لوگون کو کہ کافر ہین ایمان لانا اُنھون کا نہ ڈھیل دیے جاوینگے یعنی جو کوئی فتح بدر مین یا مکے مین ایمان لاوینگے فائدہ نہ دیویگا وہ ایمان اور ڈھیل نہ ہوویگی آخرت مین عذاب کرنے اُنکے مین فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ۝ پس منھ پھیر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی اہانت سے اُن کافرون کی یعنی جبتک کہ آوے آیت سیف کی اور راہ دیکھنے والا رہ تحقیق کہ وہ بھی راہ دیکھنے والے ہین یہ کہ غلبہ کرین اوپر تیرے اور ضرا غالب کرے تجکو

وقف غفران

ثلث

ع ۱۱ ۱۵

ع ۱۲ ۱۶

سُوْرَةُ الاحزاب مدنیۃ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | وھی ثلث وسبعون آیۃ

کہتے ہین کہ ابوسفیان پہلے مسلمان ہونے سے اور عکرمہ مکے سے مدینے مین آن کر اُبی منافق کے گھر مین اُترے اور دوسرے دن یہ سب مل کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس مین آئے اور جان کی امان مانگ کر کہا کہ ہمکو بتون کے پوجنے سے منع نہ کرو اور کہو کہ یہ بت قیامت کو بخشوا دینگے تو ہم بھی تیرے مزاحم نہوین تو اپنے خدا کو خاطر جمع سے پوجا کرو اور اُبی منافق اور اُسکے یارون نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ اشراف ہین مکے کے انکی باتون کو مان جو اسمین بہت بھلائیان ہین یہ باتین اُن مشرکون اور منافقون کی حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت بری لگین اور رنگ مُنھ مبارک کا سُرخ ہوا غصے سے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دین کی غیرت آئی اور چاہا کہ اُن کافرون کو قتل کرین حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کمال تحمل اور جوانمردی سے فرمایا کہ اے عمر صبر کر جو مین نے اُن کو جان سے امان دی ہو قول کا توڑنا نہین سکتے مین یہ آیت اُتری کہ یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اتَّقِ اللّٰہَ وَلَا تُطِعِ الْکٰفِرِیْنَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ ط اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیْمًا حَکِیْمًا اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثابت رہ قول پر اور ڈر خدائے تعالے سے قول توڑنے مین اور تابعداری مت کر اور کہا مت مان کافرون کا اور منافقون کا یعنی جو کچھ ابوسفیان اور عکرمہ مشرک اور اُبی منافق کہتے ہین مت مان بیشک خدائے تعالے جانتا ہے اُنکی باتون کو حکم کرنے والا ہے کہ عہد نہ توڑو یعنی نہ اُنکو قتل کرو اور نہ اُنسے دوستی کرو وَّاتَّبِعْ مَا یُوْحٰٓی اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ ط اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا اور اُسپر چل جو حکم آوے تیری طرف پروردگار تیرے سے یعنی جو خدائے تعالی کا حکم آوے وہ کر بیشک ہے خدائے تعالے جاننے والا اُس چیز کا جو تم کرتے ہو وَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ ط وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلًا ۝ اور بھروسا کر خدائے تعالے پر یعنی اپنے کام سب اُسے سونپ دے بس ہے خدائے تعالے کام بنانے والا **نقل** ہے کہ ایک شخص کافرون مین بہت عقلمند تھا اور علم پڑھا تھا اور اُستادی کرتا تھا نام اُسکا ابومعمر جمیل تھا باپ یا قبیلہ اوس تھا وہ ہمیشہ کہتا تھا کہ میرے دو دل ہین جو مین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ سمجھ رکھتا ہون عرب کے لوگ اُسے ذوقلبین کہتے تھے یہ شخص جمیل بدر کی لڑائی مین سے بھاگ کر نکلے مین آیا تو نہایت بیحواسی سے ایک نعلین پانون مین اور ایک ہاتھ مین لیے جاتا تھا آگے ابوسفیان ملا اور پوچھا کہ قوم کا کیا حال ہوا اُسنے کہا کتنے مارے گئے اور کتنے بھاگے ابوسفیان نے کہا تیرا کیا حال ہے جو ایک جوتی پانون مین اور ایک ہاتھ مین جمیل نے اپنا حال دیکھا اور کہا مجکو ابتک اس حال کی خبر نہین خدائے تعالے نے اُسے جھوٹا کیا اور سب نے جانا جو اُسکے دو دل نہ تھے اور یہ آیت اُتری کہ مَا جَعَلَ اللّٰہُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِہٖ ج نہین پیدا کیے خدائے تعالے نے کسی مرد کے اندر دو دل منافق جو آپسمین مصلحت کرتے تو خدائے تعالے اپنے حبیب کو اس مصلحت کی خبر کہلا بھیجتا اس سبب وہ کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو دل ہین ایک سے ہماری باتون کی خبر رکھتا ہو اور دوسرے سے اپنے یارون مین مشغول رہتا ہے سو خدائے تعالے نے فرمایا کہ وہ جھوٹے ہین کسی آدمی کے دو دل نہین بنائے اور اسی طرح وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَکُمُ الّٰٓئِیْ تُظٰھِرُوْنَ مِنْھُنَّ اُمَّھٰتِکُمْ اور نہین بنائے جوروؤن تمھاری اُن عورتون کو جنکو ماں کہہ بولتے ہو کبھی ماُین تمھاری نہین ہوتین یعنی اگر جورو کو کہے کہ تیری پیٹھ یا کوئی بدن تیرا مان کا سا ہی تو وہ مان نہین بنجاتی عرب مین دستور تھا کہ جو کوئی اپنی جورو کو کہتا کہ انت علی کظھر امی یعنی مجھپر تیری پیٹھ میری مان کی سی ہی اُسے ظہار کہتے ہین تو وہ جورو اُسپر حرام ہوتی تھی جیسے طلاق دی سو خدائے تعالے فرماتا ہے کہ جن جوروؤن سے ظہار کرتے ہو اونکو تمھاری ماُین نہین بنائی اور ایسا ہی وَمَا جَعَلَ اَدْعِیَآءَکُمْ اَبْنَآءَکُمْ ط ذٰلِکُمْ قَوْلُکُمْ بِاَفْوَاھِکُمْ ط وَاللّٰہُ یَقُوْلُ الْحَقَّ وَھُوَ یَھْدِی السَّبِیْلَ ۝ اور نہ بنایا تمھارے مُنھ بولے بیٹون کو بیٹے تمھارے عرب مین یہ دستور تھا کہ لے پالک بیٹا سگے بیٹے کے برابر حصہ ورثہ لیتا تھا سو خدائے تعالے فرماتا ہے کہ یہ بات تمھارے مُنھ کی کہی ہوئی ہے در اصل نہین جو لے پالک سگے بیٹے کے برابر ہو یا جورو نکاحی ماں ہووے اور خدائے تعالے فرماتا ہے سچ اور درست اور راہ بتاتا ہے سیدھی یہ آیت واسطے زید بیٹے حارث کے اُتری ہی جو زید حضرت بی بی خدیجہ کا غلام تھا انھون نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشا تھا حضرت نے زید کو آزاد کر کے بیٹون کی طرح پالا تھا اس سبب سے لوگ زید کو حضرت کا بیٹا کہتے تھے سو خدائے تعالے نے یہ آیت بھیجی اور فرمایا کہ اُدْعُوْھُمْ لِاٰبَآئِھِمْ ھُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰہِ ج فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآءَھُمْ فَاِخْوَانُکُمْ فِی الدِّیْنِ وَمَوَالِیْکُمْ ط پکارو اُن کو اُنکے باپ کے نام سے یعنی لے پالکون کو اصل باپ کا نام لیکر پکارو کہ اے فلانے کے بیٹے جو اسیطرح پکارنا اچھا ہے اور انصاف ہے خدائے تعالے کے آگے پھر اگر تم نہ جانو اُنکے اصل باپ کا نام تو پھر وہ تمھارے بھائی ہین دین اسلام کے اور دوست ہین تمھارے یعنی بھائی کہکر پکارو یا دوست آشنا کہکر پکارو وَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ فِیْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِہٖ وَلٰکِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُکُمْ ط وَکَانَ

اللہ غفورا رحیما اور نہیں ہے تم پر کچھ گناہ اُس کام مین جو انجانی سے گناہ کرتے ہو جیسے کہ کہتے تھے زید بن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وہ گناہ جو جان کر کرین دل تمھارے اور رہے خدا تعالے بخشنے والا جو انجانی سے گناہ کرنے والے کو بخشتا ہے مہربان ہے جو توبہ قبول کرتا ہے اُس گناہگار کی جو گناہ کرکے شرمندہ ہو اور پچتاوے النبی اولی بالمؤمنین من انفسہم وازواجہ امہتہم ط پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہتر اور لائق تر ہے مسلمانون کو اپنی جان اور تن سے یعنی جیسی محبت اور محافظت اپنی کرین مسلمان اُس سے زیادہ پیغمبر صلعم کی کرنی چاہیے اور پیغمبر صلعم کی بیبیان مائین ہین سب مسلمانون کی بزرگی اور درجے مین جب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے سے مدینے مین آئے تھے تو مسلمان بھی اپنا گھر اور کنبہ کافر مکے مین چھوڑ کر مدینے مین آبسے تھے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنمین سے ہر ایک ایک کو مدینے کے رہنے والے سے آپسمین بھائی کردیا تھا ان مُنھ بولے بھائیون مین ایسی یگانگت اور اخلاص ہوا جو موت اور زندگانی مین ایک دوسرے کا وارث ہوا پھر وہ جو مکے مین کنبہ کافر چھوڑ کر آئے تھے وہ بھی مسلمان ہوکر مدینے مین آئے اور اپنے سگے بھائیون کا ورثہ چاہنے لگے ان مُنھ بولے بھائیون نے اس بات کو نہ مانا تب یہ آیت اُتری واولوا الارحام بعضہم اولی ببعض فی کتاب اللہ من المؤمنین والمہجرین الا ان تفعلوا الی اولیائکم معروفا کان ذلک فی الکتاب مسطورا اور سگے ناتے دار آپسمین بہتر ہین لکھے ہوئے خدا تعالے کی کتاب مین مُنھ بولے بھائیون مسلمانون سے جو مدینے کے رہنے والے ہین اور جو مکے سے گھر چھوڑ کر مدینے مین آبسے ہین یعنی خدا تعالے نے یون حکم کیا ہے کہ مسلمان مدینے کے رہنے والے اور مکے سے آئے ہوئے جو آپس مین مُنھ بولے بھائی ہین اُن مُنھ بولے بھائیون سے اپنے سگے ناتے دار بہتر ہین ورثہ لینے مین مگر یہ چاہیے کہ نیکی کرو اپنے دوستون سے اور کرنا مُنھ بولے بھائیون سے نیکی یہ بات لکھی ہوئی ہو لوح محفوظ مین یعنی نیکی کرین پر ورثہ سگے ناتے دار ہی لیوین مُنھ بولے بھائیون کو ورثہ نہین پونہچتا واذ اخذنا من النبیین میثاقہم ومنک ومن نوح وابراہیم وموسی وعیسی ابن مریم واخذنا منہم میثاقا غلیظا اور جبکہ ہمنے لیا قول پیغمبرون سے اس بات کا جو آپ خدا تعالے کی بندگی کرین اور خلقت کو کہین کہ خدا تعالی کو ایک جانو اور اپنی امت کو خبر دو کہ میرے بعد اور پیغمبر آویگا اور تجھ سے بھی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم قول لیا ہے اور نوح پیغمبر سے اور ابراہیم پیغمبر سے اور موسی پیغمبر سے اور عیسی مریم کے بیٹے پیغمبر سے بھی قول لیا ہمنے ان سب سے قول مضبوط اور پکا جو اس قول مین کسیطرح خلل نہ آوے اور قول تاکید سے اسواسطے لیا ہے کہ لیسئل الصدقین عن صدقہم واعد للکفرین عذابا الیما تو پوچھیگا خدا تعالے سچون سے یعنی پیغمبرون سے سچ اُنکا یعنی تم سے جو قول لیا تھا کہ خلقت کو کہو جو خدا تعالے کو ایک جانو پیغمبر جواب دینگے کہ ای پروردگار ہمنے کہا تھا کتنون نے مانا اور کتنون نے قبول نہ کیا پھر جنھون نے پیغمبرون کا کہنا نہ مانا وہ کافرہین اور تیار کر رکھا ہے کافرون کے واسطے عذاب دُکھ دینے والا یاایہا الذین امنوا اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جاءتکم جنود فارسلنا علیہم ریحا وجنودا لم تروہا وکان اللہ بما تعملون بصیرا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو یاد کرو خدا تعالے کی نعمت کو جو تم پر ہوئی جسوقت کہ آئے تم پر کئی لشکر جمع ہوکر کتنے قبیلون کے پھر بھیجا ہمنے اُن لشکرون پر باؤ کو سحر کے وقت اور لشکر بھیجے ہمنے تمھاری مدد کو جو تم نہ دیکھتے تھے اس لشکر کو یعنی فرشتون کا لشکر بھیجا تھا اور ہے خدا تعالے دیکھنے والا جو کچھ کہ تم کرتے ہو تھا رے سب کام دیکھتا ہے اس آیت سے اشارہ ہے احزاب کی لڑائی کا اور قصہ اُس لڑائی کا تھوڑا سا اس طرح ہے **قصہ** حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیون بنی نضیر کو جلا وطن کیا تو انمین سے حی بیٹا اخطب کا جو سردار یہودیون کا تھا اور کئی سردار یہودیون کو لیکر مکہ مین جاکر ابوسفیان اور وہان کے سردارون سے ملے اور آپسمین قول وقسم مضبوط کیا کہ ہم سب مل کر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لڑین ایسا کہ جبتک ہم مین سے ایک بھی جیتا ہے تو بھی لڑین لڑائی سے مُنھ نہ پھیرین مکے کے سردار سب اس بات سے خوش ہوئے اور تیاری لڑائی کی کرنے لگے اور ہر طرف سے لوگ بلاکر اپنے ساتھ جمع کیے غرضکہ دس ہزار سوار اور پیادے کافر لڑنے مرنے والے لیکر مدینے کی طرف روانہ ہوئے جب یہ خبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی اُنھون نے بھی تیاری مقابلہ کرنے کی کی اور تین ہزار مسلمان ساتھ ہوئے اور مدینے سے باہر نکلے لیکن کاذبست تھے اور مسلمان تھوڑے حضرت سلمان فارسی صحابی نے عرض کی کہ یا حضرت ہمارے ملک مین دستور ہے کہ جب ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ دشمن بہت چڑھ آوین تو اپنے گرد خندق کھودتے ہین یہ تدبیر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پسند آئی اور تیاری کو حکم فرمایا صلاح یون ٹھہری کہ پساڑ

صلع کو پشت پر رکھکر گرد خندق کھودنی شروع کی تین ہزار آدمی نے چھ روز مین خندق کھودی اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ بھی اصحابون کے ساتھ خندق کھودنے مین شریک تھے اور بہت معجزے حضرت سے اُس چھ دن مین ظاہر ہوئے جو مفصل احوال کتابون مین لکھا ہے ابھی خندق ایک جگھہ سے کچھ ناتمام تھی جو کافرون کے لشکر آپونچے اور یہود بنی قریظہ جو مدینے کے پاس رہتے تھے اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انھون نے صلح کا قول و قسم کیا ہوا تھا یہ بھی حی بیٹے اخطب کے بہکانے سے اور کفار کے لشکر کا انبوہ دیکھکر اُن لشکرون مین کافرون کے جاملے اور عہد اور قول صلح جو حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا تھا توڑا جب لشکر کافرون کا خندق کے کنارے پر آیا خندق کو دیکھکر تعجب کیا جو کبھی اس طرح نہ دیکھا تھا غرض کافرون نے خندق کو گھیر لیا اور مسلمان لشکر کا انبوہ دیکھکر ڈرے اور بہت گھبرائے اور بنی قریظہ کے جاملنے سے نہایت خوف کھایا جیسے کہ خدا ے تعالے فرماتا ہے کہ اے مسلمانو یاد کرو اُسوقت کو کہ اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ۝ جب آئے تم پر کئی لشکر کافرون کے کوئی لشکر اوپر کی طرف سے اور کوئی نیچے کی طرف سے تھے یعنی سب طرف سے لشکر آئے تھے اور یاد کرو کہ جب پھر گئین آنکھین تمھاری حیرت سے اور آپونچے دل تمھارے حلقون تک گھبراہٹ سے اور ڈر سے یعنی تمھاری جان نکلنے لگی ڈر سے اور حیران رہگئین آنکھین تمھاری اور گمان کرنے لگے تم خدا ے تعالے پر گمان طرح طرح کے یعنی خالص مسلمانون کو گمان تھا کہ آخر فتح اور مدد کریگا خدا ے تعالے اپنے رسول کی اور مسلمانون کی اور منافق کہتے تھے کہ مسلمان اس لڑائی کی طاقت نہین لاسکینگے اور سب مارے جاوینگے اور قید ہوینگے هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ۝ وہان آزمائے گئے مسلمان خالص مضبوط دین مین اور مصمت ایمان والے ہول دلی اور لرزہ دیا لرزہ دینا سخت جو نامراد اُسوقت کہتے تھے اب کہان اور کس طرح یہان سے بھاگ جائے اور یاد کرو اُسوقت کو کہ وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اِلَّا غُرُوْرًا ۝ جب کہتے تھے منافق اور وہ لوگ جنکے دل مین بیماری تھی یعنی سست مسلمان بد اعتقاد کہ نہین دیا وعدہ ہمکو خدا ے تعالے نے اور رسول اُسکے نے مگر فریب یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو قرآن کی آیتین پڑہتے ہین کہ خدا ے تعالے مسلمانون کی مدد کرتا ہے یہ بات کچھ ہنسی اور فریب سا ہے اور یاد کر اُسوقت کو جو وَاِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ يٰٓاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۝ اور جب کہا ایک قوم نے منافقون مین سے کہ اے مدینے کے رہنے والو تمھارے رہنے کی جگھہ نہین ہے یعنی تمھارا ٹھکانا نہین ہے اس لشکر مین پھر جاؤ اپنے گھرون کو نہین تو مارے جاؤگے یا قید مین پڑوگے وَيَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۛ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۛ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ۝ اور رخصت گھر مین جانے کی مانگتے ہین ایک قوم اُنمین سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو کہتے ہین یا رسول اللہ مقرر ہمارے گھر خالی ہین دشمن جا پڑینگے ہمین رخصت دے جو ہم جاکر اپنے گھر کی خبرداری کرین اور درحال گھر اُنکے خالی نہ تھے یعنی ایسے نہ تھے جو دشمنون سے اُنکے گھرون کی خرابی ہوتی بلکہ مضبوط تھے گھر اُنکے کچھ اندیشہ اور خطرہ نہ تھا نہ چاہتے تھے اس رخصت مانگنے سے مگر بھاگ جانا یعنی چاہتے تھے کہ اس بہانے سے بھاگ جائین وہ رخصت مانگنے والے بنی حارث اور بنی سلمہ تھے وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَآ اِلَّا يَسِيْرًا ۝ اور اگر گھس آوین دشمن یعنی اگر فوج کافرون کی گھس آوے منافقون پر کنارون سے مدینے کے اور گھیر لیوین اُنکو پھر چاہین کافر اُنسے ہنگامہ اور خرابی یعنی اگر منافقون کو کافر کہین گھبراکر کہ تم بھی ہمارے ساتھ ہو اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لڑو تو البتہ آوین اُسپر اور راضی ہوویں اور کافرون کا کہنا مانین اور دیر نہ کرین اُنکی بات ماننے مین مگر تھوڑا سا یعنی جلد کافرون کے رفیق ہوکر مسلمانون سے لڑنے کو تیار ہوویں وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ۭ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْـُٔوْلًا ۝ اور بیشک تھے وہ رخصت مانگنے والے یعنی بنی حارث اور بنی سلمہ جو اُنھون نے عہد اور قول کیا تھا خدا ے تعالے سے پہلے اس لڑائی خندق کی سے جنگ احد کے دن کہ پیٹھ نہ پھیرینگے لڑائی مین اور ہے قول خدا ے تعالے کا جو پوچھا جاویگا یعنی قیامت کے دن پوچھینگے کہ تمنے قول کرکے کیون توڑا قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ کہدے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن رخصت مانگنے والون کو کہ ہرگز فائدہ نہ کریگا تمکو بھاگنا اگر بھاگو تم موت سے یا مارے جانے سے کسواسطے کہ جس طرح موت تقدیر مین لکھی ہے پھرنے کی نہین اور اسوقت کہ جو بھاگو تم مقصود نہ پاؤگے اپنا مگر ذرا سا جو آخر مزا مقرر ہے اور قُلْ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْۗءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ۭ وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝ کہ اے محمد صلی اللہ

صلع عند المتقدمین

علیہ وآلہ وسلم اُنکو کہ کون ہے ایسا جو بچاوے تمکو عذاب خدائے تعالے کے سے اگر چاہے تمکو بُرائی یا چاہے خدائے تعالے ساتھ تمھارے بھلائی تو کون منع کر سکے اور نہ پاوینگے یہ لوگ اپنے واسطے سوائے خدائے تعالے کے کوئی دوست اور نہ مدد کرنے والا ف کہتے ہین کہ بعضے اس لڑائی سے کنارہ کرکے اپنے گھرون مین آپ تو جاتے تھے اور اپنے دوستون کو بھی کہتے تھے کہ تم بھی ہمارے ساتھ آکر بیٹھ رہو اور اپنے تئین ہلاکت مین مت ڈالو جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور یار اُسکے اس لڑائی سے سلامت نہ رہین گے جیسے کہ خدائے تعالی فرماتا ہے قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَآئِلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا ۚ وَلَا يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا ۔ بیشک خدائے تعالے جانتا ہے روکنے والون کو تم مین سے جو منع کرتے ہین لوگون کو جو لڑائی مین شریک نہو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اور اُنکو بھی جانتا ہے خدائے تعالے جو کہتے ہین اپنے بھائیون کو کہ آؤ ہمارے پاس بیٹھ رہو اور لڑائی مین مت جاؤ اور آپ نہین آتے لڑائی مین مقابلہ دشمن کے مگر تھوڑا سا لوگون کے دکھلانے کو ظاہر مین اور جی نہین چاہتا اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۚ فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۔ بخیلی کرنیوالے ہین مدد کرنے مین تمپر بخیلی کرتے ہین تمپر کہ لوٹ نہ ہاتھ لگے تمھارے پھر جب آوے ڈر دشمن کا تو اُسوقت دیکھے تو اُنکو نہایت نامردی سے جو دیکھ رہے ہین ہر طرف گھبرائے ہوئے سے اور پھرنے لگین اُنکی آنکھین جیسے کوئی بیہوش ہوا ور غش آوے اُسپر موت سے جانکندنی کے وقت فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ۚ اُولٰٓئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ۚ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۔ پھر جب جاتے ڈر دشمنون کا یعنی جب فتح ہووے تو سخت گفتگو کرین تیز زبانی سے اور جھگڑین بخیلی کرتے ہوئے لوٹ کے مال پہ یعنی جب لڑنے کا وقت ہو تو ڈرین اور گھبراوین اور چاہین کہ کسی طرح یہان سے نکل جاوین اور جب فتح ہو اور لوٹ بانٹنے کا وقت آوے تو حصہ لینے مین جھگڑین اور سخت باتین بناوین وہ لوگ ایمان نہین لائے ہین پھر اُنکے اعمال اور ناکارہ کیے خدائے تعالے نے کام اُنکے اُنھین کچھ لڑائی کا اجر نہوگا اور ہے یہ بات خدائے تعالے پر آسان يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا ۚ وَاِنْ يَّاْتِ الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِى الْاَعْرَابِ يَسْـَٔلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ ۚ وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا قَاتَلُوْٓا اِلَّا قَلِيْلًا ۔ سمجھتے ہین منافق کہ یہ لشکر کافرون کے نہین پھر گئے یعنی منافق ایسے ڈرتے ہین کہ جو لشکر کافرون کے پھر گئے ہون تو بھی اُنھین یقین نہووے اور اگر پھر آوین لشکر کافرون کے لڑنے کو تو چاہین منافق کہ جنگل مین رہتے ہوتے تو کیا اچھا ہوتا تو پوچھتے خبرین تمھاری اور دشمنون کی اور اگر ہوین وہ منافق تم مین لڑائی کے وقت نہ لڑین مگر تھوڑا سا شرماشرمی ناچاری سے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۔ بیشک تمھارے واسطے اے ڈرنے والو نامردو چلن اچھا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یعنی تمھارے حق مین یہی بہتر ہے جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چال چلے جاؤ یعنی جو وہ کرین یا فرماوین وہی کرو اور محنت اور مصیبت پر صبر کرو اور یہ بات اُسکے واسطے ہی جو امیدوار ہے خدائے تعالے کی رحمت کا اور آخر کے دن کو آرام کو چاہتا ہے اور یاد خدائے تعالے کی کرتا ہے بہت یعنی ہمیشہ یاد الٰہی مین رہتا ہے حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن لشکرون کے آنے سے پہلے خبر دی تھی صحابیون کو کہ کافرون کے لشکر جمع ہوکر آوینگے اور تمپر مشکل پڑیگی پھر آخر کو تمھاری فتح ہوگی وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۚ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ۔ اور جب دیکھے مسلمانون خالص نے لشکر کافرون کے خندق کی لڑائی کے دن اور مقابلہ ہوا تو کہا یہ وہ وعدہ ہے جو ہمکو دیا تھا خدائے تعالے نے اور اُسکے بھیجے ہوئے نے اور سچ کہا خدائے تعالے نے اور اُسکے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور زیادہ نہوا اور نہ بڑھا خالص مسلمانون کو لشکرون کے دیکھنے سے مگر ایمان اور فرمانبرداری اور یقین پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانے پر کہتے ہین کہ کئی صحابیون نے جیسے حضرت حمزہ اور حضرت مصعب اور حضرت عثمان اور حضرت طلحہ اور حضرت انس نے اور کئی انیسون نے رضی اللہ تعالے عنہم منت مانی تھی کہ ہم اگر حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ لڑائی مین ہون تو ایسے لڑین جو شہید ہون خدائے تعالے کی راہ مین اور جیتے نہ رہین اُن صحابیون کی صفت مین یہ آیت آئی مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۡ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ۔ خالص مسلمانون سے وہ مرد ہین جنھون نے سچا کیا وہ جو قول و اقرار کیا تھا خدائے تعالے کے ساتھ اُسپر یعنی خدائے تعالے کی راہ مین لڑنے کا جو قول کیا تھا سو سچا کیا پھر اُن مسلمانون سے کوئی ہے جو اوا کرتا ہے منت جو شہید ہوئے جیسے حضرت حمزہ اور حضرت مصعب اور حضرت انس جو شہید ہوئے اور اُن مسلمانون

خالص سے کوئی ہے جو راہ دیکھتا ہے جیسے حضرت عثمان اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہم اور بدلتے نہین اپنے قول کیے ہوئے کو بدلنا کسی طرح اس واسطے کہ لِيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ تو بدلا دیوے خدا تعالے سچون کو جو قول اپنا پورا کرتے ہین اُنکے سچ بولنے کا اور قول پورا کرنے کا اور عذاب کرے خدا تعالے منافقون کو اگر چاہے اس حال مین مارے یا توبہ کی توفیق دیکر توبہ قبول کرے اُنکی بیشک خدا تعالے بخشنے والا مہربان ہے **قصۂ خندق** کہتے ہین کہ وہ لشکر کافرون کے خندق کے گرد بیس دن یا ستائیس دن رہے اور ہر روز چڑھ آتے اور لڑائی ہوتی اور ہر رات ارادہ شبخون کا کرتے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابیون کو ساتھ لیجا کر اُنھین دفع کرتے تھے ایک دن عمرو بیٹا عبدود کا جو بڑا بہادر سارے عرب مین مشہور تھا ایسا جو اُسے ہزار مرد کے برابر کہتے تھے اور بڑا زور آور تھا ایک یہ اور تین بہادر اور اُسکے ساتھ سوار خندق کے اندر گھس آئے اور عمرو بیٹے عبدود نے کہا کہ ہے کوئی جو ہمارے مقابل ہو مسلمانون کی صف مین سے کوئی اُسکے سامنے نہ نکلا جو جانتے تھے کہ بڑا بہادر اور بڑا شہ زور ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہے کوئی ایسا جو اُسکو یہان سے ہٹا دے حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ بولے یا حضرت مجھے رخصت دیجیے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دم چپ ہو کر پھر فرمایا کہ ہے کوئی ایسا جو اس دشمن کو دفع کرے پھر حضرت اسد اللہ الغالب نے کہا کہ مجھے رخصت فرمایئے تو مین اُس سے جا کر مقابلہ کرون حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے شمشیر ذوالفقار حضرت شاہ ولایت کے گلے مین حمائل کی اور اپنی زرہ پہنائی اور دستار خود اپنا خاص اُنکے سر پر رکھا اور جناب الٰہی مین دعا مانگی کہ اے پروردگار علی کی مدد کر اور اسے غالب کر عمرو عبدود کے بیٹے پر یہ دعا مانگ کر رخصت کیا حضرت حیدر کرار پیادے اُسکی طرف روانہ ہوئے نزدیک جا کر فرمایا کہ اے بیٹے عبدود کے تین باتون مین سے ایک مان اُسنے کہا کہو فرمایا کہ اول یہ کہ گواہی دے کہ خدا تعالے ایک ہے اور محمد اُسکا بھیجا ہوا ہے اور فرمانبرداری کر رسول اللہ کی اُسنے کہا یا علی اس بات کی توقع مجھ سے نہ رکھ پھر حضرت شاہ ولایت نے کہا یہ نہین تو پھر جا اپنے گھر اور محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم سے مت لڑ جو اُنکو اگر خدا تعالے نے فتح دی تو بھی مت ایمان لائیو اگر مقدمہ اُلٹا ہو تو تیرا مدعا بغیر لڑائی کے حاصل ہوگا اُسنے کہا کہ یہ بھی مجھ سے نہوگا پھر حضرت شاہ ولایت نے فرمایا کہ تو پھر آ لڑ یہ سُنکر وہ ہنسا اور کہا یا علی کسی عرب کے بہادر کا مقدور نہین جو مجھ سے لڑنے کو آوے اور تو بھی لڑنے کے لائق نہین تجھپر رحم آتا ہے حضرت شاہ مردان نے فرمایا کہ مین تجھے لڑنے کو نہین بلاتا بلکہ چاہتا ہون مین کہ خدا تعالے کی خوشی کیواسطے تجھے قتل کرون یہ بات سنتے ہی اُسے غصہ آیا اور گھوڑے سے اُتر کر گھوڑے کی کوچین کاٹین اور حضرت شاہ ولایت کی طرف آیا حضرت عبد اللہ انصاری کہتے ہین کہ جب یہ دونون لڑنے لگے تو ایسی گرد اُٹھی جو نظر آنے سے رہگئے غرضکہ بہت ردو بدل کے بعد عمرو عبدود کے بیٹے نے تلوار چلائی اور حضرت شاہ ولایت نے سپر پر روکی اُس تلوار نے سپر کو کاٹ کر اثر زخم کا حضرت شاہ مردان کی گردن پر پونہچایا حضرت اسد اللہ الغالب نے اللہ اکبر کہکر اُسی گرمی مین ایسی ایک تلوار ماری کہ اُسکے دو ٹکڑے ہو گئے اور تکبیر کی آواز سب یارون نے سُنی اور جانا کہ علی مرتضی نے اُسے مار ڈالا اُسکے مرتے ہی اُسکے رفیق ضرار اور ہبیرہ حضرت علی مرتضی کیطرف دوڑے حضرت شاہ ولایت انکی طرف متوجہ ہوئے ضرار تو حضرت شاہ مردان کی صورت دیکھتے ہی بھاگا اور طاقت مقابلہ کی نہ لایا اور ہبیرہ ایک دم ٹھہرا اور زخمی ہو کر بھاگا اور اُس روز بڑی فتح مسلمانون کی ہوئی اور عبدود کے بیٹے کے مارے جانے سے سب کافرون نے خوف کھایا اتفاقاً نعیم بیٹے مسعود غطفانی کے دل مین خدا تعالے نے ڈالا جو وہ مسلمان ہوا اور سب سے چھپ کر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ یا رسول اللہ میرے ایمان لانے کی کسی کو خبر نہین اگر مجھے فرمایئے تو مین جا کر ان لشکرون کو جُدا جُدا کردون حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رخصت دی نعیم نے جا کر ایسی تدبیر کی جو لشکر کافرون کے آپسمین بے اعتبار ہو گئے اور بدل ہوئے پھر ایک رات خدا تعالے نے ایک ہوا سرد اُس لشکر پر ایسی بھیجی کہ اُنکے خیمون کو اُکھیڑ کر پھینک دیا ناچار اور حیران ہو کر مکے کو کوچ کیا جیسے کہ خدا تعالے فرماتا ہے وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ۭ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ۝ اور پھیر دیا خدا تعالے نے کافرون کے لشکرون کو مدینے سے جو مسلمانون سے لڑنے آئے تھے اور خندق کو گھیر لیا تھا سو وہ پھر گئے اپنے غصے مین جو نہ پایا اُنھون نے بھلائی کو یعنی فتح اپنی اور لوٹ اور سبج اور آسان کیا خدا تعالے نے مسلمانون سے لڑائی کو فرشتون کا لشکر اُنکی مدد کو بھیجکر اور ہے خدا تعالے زبردست زور آور سب کچھ کر سکنے والا جب لشکر کافرون کے خندق کی لڑائی چھوڑ کر شرمندہ ہو کر گئے اپنے اپنے

مکان مین اور یہود بنی قریظہ جو عہد و قول حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا ہوا توڑکر کافرون کے شریک ہوئے تھے یہ بھی اپنے گھر مین گئے اُسی دن پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم پروردگار کا آیا کہ یہود بنی قریظہ سے لڑنے کو جاؤ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موافق حکم الٰہی کے اصحابون کو لیکر یہود بنی قریظہ پر تشریف لیگئے اور پندرہ دن اُس گڑھی کو مسلمان گھیرے رہے آخر کو یہود ہیبت الٰہی سے ناچار ہوکر راضی ہوے اس بات پر کہ جو سعدؓ بیٹا معاذؓ کا اُنکے حق مین حکم کرے سو قبول ہے اس بات کو مقرر کرکے گڑھی سے نکل کر سب قیدی ہوکر آئے حضرت سعدؓ نے حکم کیا جو سب مردون کو اُنکے قتل کرو اور اُنکے بچون اور عورتون کو لونڈی غلام کرو اور مال اُنکا مسلمانون کو بانٹ دو حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے سعدؓ تو نے وہ حکم کیا جو خدا ے تعالے نے عرش پر اُنکے حق مین حکم کیا جیسا کہ خدا ے تعالے فرماتا ہے وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا اور اُتارا خدا ے تعالے نے اُن لوگون کو جو حمایت اور مدد کرتے تھے کافرون کی جو کتاب توریت والے تھے یعنی یہود بنی قریظہ کو اُتارا اُنکی گڑھیون سے اور ڈالا اُنکے دلون مین خدا ے تعالے نے ڈر مسلمانون کا جو ایک قوم کو اُنمین سے مار ڈالا تمنے جو مرد اُنکے نو سو یا سات سو کو قتل کیا اور ایک قوم کو قیدی کیا تمنے جو عورتین اور بچے اُنکے تھے وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَئُوْهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا اور ورثہ دیا تمکو اے مسلمانو زمین یہودیون کی یعنی باغ اور حویلیان اور مال اُن کا نقد اور جنس اور اونٹ گھوڑے اور دنبیان اور اُسکے سوا اور زمین دی تمکو جہان تم نہ گئے یا مالک نہوے تھے اُس شہر کے سو وہ زمین شہر اور قلعہ خیبر کا ہے اور ہے خدا ے تعالے سب چیز پر قدرت رکھنے والا جسے چاہے فتح اور ملک بخشے اور جسے چاہے ہلاک کرے تفسیر لکھنے والے یون لکھتے ہین کہ ہجرت سے نوین برس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی نکاحیون سے جو بیبیان تھین سب سے کنارے ہوئے اور قسم کھائی تھی جو ایک مہینے تک اُنسے نہ بولین اور اسکا سبب یہ تھا کہ بیبیان خرچ اور پوشاک زیادہ مانگتی تھین ایسا کہ جو حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس نہ تھا اور سوا ے اسکے اور بھی سبب لکھتے ہین غرضکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قسم کھاکر مسجد کے ایک مکان مین اکیلے ملول بیٹھے بعد اُنتیس دن کے جو مہینہ تمام ہوا حضرت جبرئیل علیہ السلام یہ آیت لیکر آئے کہ خدا ے تعالے نے فرمایا ہے يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہہ اپنی نکاحیون کو کہ اگر تم چاہتی ہو دنیا کی زندگانی اور بنا ؤ یعنی پوشاک اور زیور عمدہ تو پھر آؤ دون مین تمکو خرچ اور حق تمھارا جیسے طلاق دی ہوئی عورتون کو دیتے ہین اور چھوڑ دون تمکو چھوڑنا اچھی طرح سے وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا اور اگر چاہتی ہو خدا ے تعالے کو اور اُسکے بھیجے ہوے کو یعنی اگر محبت خدا اور رسول کی ہے اور چاہتی ہو وہان کے گھر کو یعنی بہشت کو پھر بیشک خدا ے تعالے نے تیار کر رکھا ہے واسطے نیکبخت عورتون کے تم مین سے جو خدا اور رسول کو چاہتی ہین بدلا بہت بڑا جو اُسکی نسبت ساری دنیا کی نعمت اور دولت جمع کیجیے تب بھی کچھ نہین کہتے ہین کہ سب بیبیون سے پہلے حضرت بی بی عائشہؓ نے قبول کیا خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا اے نکاحیو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو کوئی تم مین سے آویگی واسطے بُرے کام کھلے ہوے کے یعنی تم مین جو کوئی فرمانبرداری خدا اور رسول کی نہ کریگی تو اُسکو دوہرا عذاب ہوگا یعنی اور عورتون گنہگار سے دوچند عذاب ہوگا اور یہ دوحصے عذاب دینا خدا ے تعالی پر آسان ہے کسی کا کچھ خطرہ اور ملاحظہ نہین

ع ۳ ۷ ۱۹

۲۲ الجزء

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا

اور جو کوئی ہمیشہ حکم مانے اور تابعداری کرے تم مین سے خدا اور رسول اللہ کی اور کرے اچھے پاکیزہ کام دیونگے ہم اُسکو بدلا اُسکا دوہرا جیسے گناہ کا عذاب دوگنا ہے اُسکو ویسا ہی نیکی کا بدلا بھی دوچند ہے اور عورتون سے اور تیار کی ہے ہمنے اُسکے واسطے روزی اچھی خاص بہشت مین يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا اے نکاحیو پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نہین ہو تم مانند اور عورتون کے جو تھین بڑائیان اور سب عورتون سے بہت ہین اگر ڈرنے والی ہو تم خدا ے تعالے سے پھر نرمی اور عاجزی نہ کرو بات کرنے مین لوگون سے جو لالچ کرے وہ کوئی جسکے دل مین بیماری ہے نفاق کی یا شرارت کی اور کہو بات نیک اور بھلی صاف اور سیدھی

وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُوْلٰى اور بیٹھ رہو اپنے گھرون مین اور مت بناؤ کرکے اپنے گھر سے نکل کر دکھاتی پھرو اپنا گہنا جیسے بناؤ کرکے گھر سے نکل کر دکھاتی پھرتی تھین اگلی انجانی کے وقت مین سو وہ وقت حضرت ابراہیمؑ سے پہلے تھا جو عورتین گہنا اور پوشاک عمدہ پہن کر مردون کو دکھاتی پھرتی تھین وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا اور قائم رکھو نماز کو اور دیا کرو زکوۃ کو اور تابعداری کرو خدا‌ے تعالے کی اور اُسکے پیغمبرؐ کی اور خدا‌ے تعالے بھی چاہتا ہے کہ دور کرے تم سے گندگی اور ناپاکی کو یعنی تم سے گناہ دور کیا چاہتا ہے اے پیغمبرؐ کی گھر والیو اور چاہتا ہے کہ پاک کرے خدا‌ے تعالے تمکو سب گناہون سے پاک کرنا سب طرح سے اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل بیت ازواج مطہرات ہین اور روایتون مشہور سے یون ہے کہ اہل بیت حضرت فاطمہ اور حضرت مرتضی علی اور حضرت حسنین رضی اللہ تعالے عنہم ہین آے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نکاحیو وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا اور یاد کرو اُسکو جو پڑھا جاتا ہے تمھارے گھرون مین خدا‌ے تعالی کی آیتون سے یعنی قرآن کی آیتین یاد کرو اور عقلمندی کی باتین یاد کرو یعنی حدیث جو کلام پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے بیشک خدا‌ے تعالے اچھے کام کرنے والا جاننے والا سب چیزون کا ہے کہتے ہین کہ جب یہ آیتین ازواج مطہرات کی شان مین اُتین تب اور مسلمان عورتون نے کہا کہ کوئی آیت ہمارے حق مین نہین آئی تب سبحانہ تعالی نے یہ آیت اُنکے واسطے بھیجی اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّاۗىِٕمِيْنَ وَالصّٰۗىِٕمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا بیشک اسلام لانے والے مرد اور اسلام لانے والیان عورتین اور ایمان لانے والے دل سے مرد اور ایمان لانے والیان دل سے عورتین اور فرمانبرداری کرنے والے مرد اور فرمانبرداری کرنے والیان عورتین اور سچ بولنے والے مرد اور سچ بولنے والیان عورتین اور صبر کرنے والے بندگی مین مرد اور صبر کرنے والیان بندگی مین عورتین اور تواضع کرنے والے مرد اور تواضع کرنے والیان عورتین اور خدا‌ے تعالی کی راہ مین خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والیان عورتین اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والیان عورتین اور نگہبانی کرنے والے مرد اپنی شرم کی جگہ کی بُرے کامون سے اور نگہبانی کرنے والیان عورتین اپنی شرم کی جگہ کی بُرے کامون سے اور خدا‌ے تعالے کی یاد بہت کرنے والے مرد اور خدا‌ے تعالے کی یاد کرنے والیان عورتین ایسی خو اور عادت رکھنے والون کے واسطے تیار کر رکھا ہے خدا‌ے تعالے نے بخشنا اُنکے گناہون کا اور بدلا بہت بڑا اُنکے کامون کا جو بہشت اور اُسکی نعمتین بے نہایت ہین کہتے ہین کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بی بی زینبؓ بنت جحش کو واسطے زید بیٹے حارث کے جو اُسے آزاد کرکے بیٹے کی طرح پالا تھا نکاح کا پیغام بھیجا بی بی زینبؓ نے جانا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے واسطے پیغام بھیجا ہے قبول کیا پھر جب جانا کہ یہ پیغام زید کے واسطے ہے نہ مانا اور کہا مجھے قبول نہین کسواسطے کہ بی بی زینبؓ بہت عمدہ مزاج اور صورت مین تھین اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی کی بیٹی تھین اور عبد اللہ اُنکا بھائی بھی بہن کے ساتھ موافق تھا اس بات مین کہ آزاد کیے ہوے سے کیون نکاح کرے تب یہ آیت اُتری وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ۭ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا اور نہ چاہیے اور لائق نہین کسی مسلمان مرد کو اور نہ کسی مسلمان عورت کو کہ جب حکم کرے خدا‌ے تعالے اور پیغمبر اُسکا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی کام کو تو نہ چاہیے کہ رہے پھر اختیار اُس اپنے کام مین اُنکو یعنی جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکا نکاح مقرر کیا تو پھر نہ چاہیے بی بی زینب اور اُنکے بھائی عبد اللہ کو جو کچھ اُنھین اختیار رکھین بلکہ راضی رہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مرضی پر اور اگزا فرمانی کرین خدا اور اُسکے پیغمبر کی پھر بیشک گمراہ ہوے گمراہ ہونا صریحًا کھلا ہوا جب یہ آیت اُتری تب بی بی زینبؓ خدا‌ے تعالے کے حکم پر راضی ہوئین اور زید سے نکاح ہوا خدا‌ے تعالے نے اپنے حبیب کو کہلا بھیجا کہ زینب تیری نکاحون مین داخل ہوگئی اور پھر بی بی زینب مین اور زید رضی اللہ تعالے عنہما مین ذرہ موافقت نہوئی یہانتک کہ زید نے چاہا کہ طلاق دیوے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا جیسے کہ خدا‌ے تعالے فرماتا ہے وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ اور جب کہا تونے اے محمد صلی اللہ

ع ۱۷

علیہ وآلہ وسلم اُس شخص کو یعنی زید کو جو انعام کیا خدائے تعالے نے اُسپر جو توفیق ایمان کی اور تیری خدمت کی دی اُسکو اور انعام کیا تو نے اُسپر جو آزاد کیا اور بیٹا کرکے پالا یعنی کہا تو نے زید کو کہ رکھ اپنے واسطے اپنی نکاحی کو یعنی طلاق نہ دے زینبؓ کو اور ڈر خدائے تعالے سے اُسکے طلاق دینے مین اور چھپاتا ہے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے جی مین اُس بات کو جسکو خدائے تعالے ظاہر کیا چاہتا ہے کہ بی بی زینب تیری نکاحیون مین داخل ہو اور تو ڈرتا ہے لوگون کے طعنون سے جو کہین گے کہ بہو سے نکاح کیا اور خدائے تعالے بہت لائق ہے اس بات کے جو اُس سے ڈرے تو کہتے ہین زید رضی اللہ تعالے عنہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے صبر کیا اور طلاق نہ دی لیکن پھر آخر کو موافقت نہوئی ناچار ہوکر حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجازت لیکر طلاق دی جب مدت عدت کی جو چار مہینے اور پندرہ دن ہوتے ہین ہوچکی تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے نکاح کا پیغام زید ہی کے ہاتھ بھیجا اسواسطے تو کہ معلوم ہووے کہ اُسکے دل مین بھی زینب کی محبت نہین رہی جب یہ نے وہ پیغام دیا تو بی بی زینبؓ نے دو رکعت نماز شکرانے کی جناب الٰہی مین ادا کی اور دعا مانگی کہ اے پروردگار اگر مین تیرے حبیب کی صحبت کے لائق ہون تو مجھے پونہچا خدائے تعالے نے یہ آیت بھیجی فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝ پھر اُسوقت جو پونہچا زید بی بی زینب سے اپنی آرزو کو جو طلاق تھی یعنی جب طلاق دے چکا اور مدت عدت کی تمام ہوئی تو نکاح کردیا ہمنے تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زینب سے تو نہووے اس مقدمہ کے بعد مسلمانون پر دُکھ اور گناہ اور اٹکاؤ اپنے لے پالکون کی جوروون سے نکاح کرنے مین جبکہ یہ لے پالک پونہچین اُن اپنی جوروون سے اپنی آرزو اور مراد کو یعنی جب طلاق دے چکین اور مدت عدت کی ہوچکے اور ہے خدائے تعالے کا کام ہونے والا یعنی جو خدائے تعالے نے چاہا وہ مقرر ہونے والا ہے مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرًا ۝ نہین ہے اوپر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کچھ گناہ اور اٹکاؤ اُس چیز مین جو مقرر کردیا ہے خدائے تعالے نے اُسکے واسطے اور یہ بات تو رسم خدائے تعالی کی ہے اُن لوگون مین بھی جو گذر گئے ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اگلے پیغمبر علیہم السلام اُنپر بھی حرج نہ تھا اور ہے حکم خدائے تعالے کا ہونے والا اور وہ گذرے ہوے لوگ الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝ وہ تھے جو پونہچاتے تھے پیغام خدائے تعالے کے اپنی امتون کو اور ڈرتے تھے آپ خدائے تعالے سے اور نہ ڈرتے تھے کسی سے سوائے خدائے تعالے کے اور بس ہے خدائے تعالی حساب لینے والا جب بی بی زینبؓ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر مین آگئین تب بیدین لوگون نے طعنے دینے شروع کیے کہ یہ شخص ہمکو تو منع کرتا ہے کہ بیٹون کی جوروین تم پر حرام ہین اور آپ کرتا ہے جو وہ لوگ لے پالک بیٹون کو اصل بیٹے کے برابر سمجھتے تھے تب یہ آیت اُتری مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ نہین ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باپ کسی ایک مرد کا تم مین سے پر بھیجا ہوا ہے خدائے تعالی کا اور سب پیغمبرون کا تمام کرنے والا ہے جو اُنکے بعد کوئی نبی نہ آویگا اور ہے خدائے تعالی سب چیزون سے خبردار یعنی سب چیز کی اُسے خبر ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۝ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو یاد کرو خدائے تعالے کی یاد کرنا بہت اور تسبیح پڑھو یا نماز ادا کرو صبح اور شام یعنی ہمیشہ خدائے تعالے کی یاد مین رہو هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ۝ وہ خدائے تعالے ہے جو بھیجتا ہے رحمت تمپر اور فرشتے بھی اُسکے تمپر رحمت بھیجتے ہین لے مومنو تو باہر نکالے تمکو اندھیری شک کی سے طرف روشنائی یقین کے اور ہے خدائے تعالے مومنون پر رحم کرنے والا جو فرشتون کو فرمایا ہے جو مومنون کے بخشوانے کی دعا مانگین تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚ وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ۝ مبارکباد ہوگی مومنون کو خدائے تعالے کیطرف سے جسدن کہ دیدار خدائے تعالے کا میسر ہوگا حالت سلامتی کی مین یعنی اُسدن مومن سب آفت اور ڈر سے سلامت ہونگے اور تیار کیا ہے خدائے تعالے نے مومنون کے واسطے بدلا اُنکے کامون کا بڑا اور خاصا جو بہشت اور اُسکی نعمتین ہین جو تعریف اُنکی لائق اُنکے نہین ہوسکتی يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝ اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیشک ہمنے بھیجا تجکو گواہی دینے والا امت کا اور خوشخبری دینے والا مومنون کو بہشت مین داخل ہونے کی اور ڈرانے والا کافرون کو دوزخ کے عذاب سے اور بلانے والا خدائے تعالے کی طرف اُسی کے حکم سے اور چراغ روشن

ع ۶ ۲

ایسا جو کبھی اُسکی روشنی کم نہو یہ سب صفتین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین ہین وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا اور خوشخبری دے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایمان والون کو اُس چیز کی جو اُنکے واسطے ہی خدائے تعالے سے بخشش اور بڑائی بہت بڑی جو اُمیدواری دیدار خدائے تعالے کی ہے وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا اور کہا مت مان کافرون اور منافقون کا اور چھوڑ دے اور موقوف کر اُنکا دکھ دینا جیسے وہ دکھ دیتے ہین یعنی اُنسے بدلا لینے کا ارادہ نہ رکھہ مین سمجھ لونگا اور بھروسا کر خدائے تعالے پر اور بس ہے خدائے تعالے ہی کام بنانے والا یٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو جب تم نکاح کرو مسلمان عورتون سے پھر طلاق دو تم اُنکو پہلے ہاتھ لگانے سے یعنی اگر پہلے صحبت سے دو تو پھر نہین تمکو اُن عورتون پر کچھ شمار دنون کا یعنی مدت عدت کی جو چار مہینے اور پندرہ دن ہین تب لازم نہین پھر دو مہر مقرر کیا ہوا اُنکا آدھا اور چھوڑ دو اُنکو چھوڑنا اچھا یعنی اپنے گھرون سے رخصت کرو بخوشی يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بیشک ہمنے حلال کین تیرے واسطے نکاح مین تیری وہ نکاح مین جو دے چکا تو مہر اُنکا اور وہ بھی حلال کین جو مالک ہوا تو اپنے ہاتھ جیسے بندی مین آئی ہو مین وہ جو پونہچائین خدائے تعالے نے تجھپر اور حلال کین تجھپر وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ اور بیٹیان تیرے چچا کی بھی اور بیٹیان تیری پھوپھیون کی بھی اور بیٹیان تیرے ماموؤن کی بھی اور بیٹیان تیری خالاؤن کی بھی جو وہ وطن اور اپنے گھر چھوڑ کر کے سے تیرے ساتھ آئین یہ سب حلال ہین اور اُنکے سوا حلال کین تجھپر اے محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ط اور وہ عورت ایمان لائی ہوئی جو بخش دے اپنے آپ کو واسطے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اگر چاہے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کہ نکاح کرے اُس سے تو وہ عورت تیرے واسطے ہے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوائے اور مسلمانون کے یعنی جس عورت سے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہین کہ نکاح کرین وہ عورت خاص اُن ہی کو ہے اور کسی مسلمان کو نہ چاہیے جو اُس سے نکاح کرے قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ط وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا تحقیق جانتے ہین ہم جو کچھ مقرر کر چکے مسلمانون پر ترسلین نکاح کی اُنکی جورودن کے حق مین جیسے مہر اور گواہ اور ذمہ نان ونفقہ کا اور جن عورتون پر مالک ہوا ہے ہاتھ اُنکا جیسے لونڈیان تو نہ ہووے تجھپر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ اٹکاؤ اور ہے خدائے تعالے بخشنے والا رحم کرنے والا تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِيْٓ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ ط وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ط ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَآ اٰتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ط وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ط وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَلِيْمًا تیچھے رکھہ اُن عورتون اپنی سے جسکو چاہے تو اور پاس بُلا اپنے جسکو چاہے تو اور جسکو چاہے پھر ڈھونڈہ یعنی پاس بُلا اُسنے جنکو پرے رکھا ہے اور چھوڑ رکھا ہے پھر نہین کچھ گناہ تجھپر اس بلانے اور چھوڑنے مین یہ بہت نزدیک ہے جو ٹھنڈی ہون آنکھین اُنکی اور غمگین نہون اور خوش رہین سب ساتھ اُس چیز کے جو دیوے تو اُنکو اور خدائے تعالے جانتا ہے جو کچھ تمھارے دلون مین ہے اور ہے خدائے تعالے جاننے والا تحمل کرنے والا جوگنا ہگارون پر جلد عذاب نہین کرتا لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ ط وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيْبًا حلال نہین تیرے واسطے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد اُن نو بیبیون کے جو یہ تیری نکاحیان اب موجود ہین اور نہ وہ حلال ہے جو اُنکے بدلے اور نکاح کرے اگرچہ پسند آوے حسن اور صورت تجکو اُن کا یعنی اِن نو بیبیون سے کسی کو طلاق دیکر اور کسی کی صورت خوش آوے اور چاہے اُس سے نکاح کرے تو یہ بھی حلال نہین مگر وہ جسپر مالک ہوا ہے ہاتھ تیرا یعنی لونڈیان اور ہے خدائے تعالے سب چیز کی نگہبانی کرنے والا یعنی سب چیز خدائے تعالے کے دھیان مین ہے کہتے ہین کہ جب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدائے تعالے کے حکم سے بی بی زینب کو قبول کرکے گھر مین لائے اور کچھ کھانے کو پکوایا اور مومنون کی مہمانی کی لوگ کھاکر پھر باتون مین مشغول پڑے دیر تک بیٹھے رہے اور بی بی زینبؓ ایک کونے مین گھر کے دیوار کی طرف مُنھہ اور لوگون کی طرف پیٹھہ کیے بیٹھی رہین اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاہا کہ لوگ اب باہر جاوین کوئی نہ گیا اور شرم سے کسی کو رخصت نہ کیا آپ ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجلس سے

ع ۶ ۳۲ ۳

اُٹھے کتنے لوگ تو ساتھ اُٹھے پر تین آدمی اُسی طرح باتین کرتے رہے پھر آپ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دروازے پر کھڑے ہوے اور حیا سے اُنھین نہ اُٹھایا آخر کو جب وہ بھی گئے تو حضرت انس صحابی نے چاہا کہ اندر آوے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجرے کے دروازے پر پردہ ڈالا تب یہ آیت حجاب کی اُتری یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّآ اَنْ یُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَیْرَ نٰظِرِیْنَ اِنٰىهُ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِیْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِیْنَ لِحَدِیْثٍ ۚ وہ لوگو جو ایمان لائے ہو خدا اور رسول پر مت چلے آؤ بن پوچھے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھرون مین مگر جبکہ بلاوین تمکو تب آؤ کھانے کے واسطے نہ راہ دیکھو کھانا پکنے کی بعضے لوگ ایسے تھے کہ جب پکانے کا وقت ہوتا تو آنکر بیٹھے رہتے حکم ہوا کہ یون نہ کیا کرو اور بغیر بُلائے نہ آیا کرو پھر جب بلاوین تمکو تب چلے آؤ پھر جب کھانا کھا چکو تب چلے جاؤ بیٹھ نہ رہا کرو آرام سے باتین کرنے کو آپس مین کسواسطے کہ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ یُؤْذِیْ النَّبِیَّ فَیَسْتَحْیٖ مِنْكُمْ ۫ وَاللّٰهُ لَا یَسْتَحْیٖ مِنَ الْحَقِّ ۭ بیشک کھانا کھا کے بیٹھ رہنا تمھارا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر مین ستانا ہے اور بے آرام کرنا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پھر شرماتا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جو کہے تمکو کہ باہر چلے جاؤ اور خدا ے تعالے نہین شرماتا سچی بات سے وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔـلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاۗءِ حِجَابٍ ۭ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ۚ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا ۭ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِیْمًا ۝ اور جب کچھ مانگو تم اے مومنو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیون سے تو مانگو پردے کے پیچھے سے جو یہ بات بہت پاکیزہ اور ستھری ہے تمھارے دلون کے واسطے اور اُن بیبیون کے بھی دلون کے واسطے اور نہ چاہیے تمکو اے مومنو وہ کہ آزردہ کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی وہ کام نہ کرو جس سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آزردہ اور ناخوش ہوین اور نہ چاہیے تمکو اے مومنو کہ نکاح کرو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیون سے بعد اُنکی وفات کے کبھی ہرگز جو وہ تمھاری مان کے برابر ہین درجہ مین یہ بات یعنی ستانا اور آزردہ کرنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خدا ے تعالے کے نزدیک بہت بڑا گناہ ہے اِنْ تُبْدُوْا شَیْـًٔا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ۝ اگر تم اے مومنو ظاہر کروگے کوئی بات یا چھپاؤگے بیشک ہے خدا ے تعالے سب چیز سے خبردار کچھ چھپا نہین رہتا اُس سے جب یہ آیت اُتری تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ عورتین سب مردون سے چھپا کرین پھر عورتون کے باپ اور بھائی اور نزدیک ناتے دارون نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ہم بھی پردے کے باہر ہو کے باتین کیا کرین یا نہین ہمین کیا حکم ہے تب یہ آیت اُتری لَا جُنَاحَ عَلَیْهِنَّ فِیْٓ اٰبَاۗىِٕهِنَّ وَلَآ اَبْنَاۗىِٕهِنَّ وَلَآ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَاۗءِ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَاۗءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَاۗىِٕهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُنَّ ۚ وَاتَّقِیْنَ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰي كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدًا ۝ نہین ہے گناہ عورتون پر بیچ اُسکے جو منھ دکھاوین اپنے باپون کو اور نہین گناہ اُنکو اپنے بیٹون کے مُنھ دکھانے مین اور نہین گناہ اُنکو اپنے بھائیون کے مُنھ دکھانے مین اور نہین گناہ اُن کو اپنے بھتیجون کے منھ دکھانے مین اور نہین گناہ اُنکو اپنے بھانجون کے مُنھ دکھانے مین اور نہین گناہ اُنکو اپنی عورتون کے منھ دکھانے مین اور نہین گناہ اُنکو اپنی لونڈیون اور غلامون کے مُنھ دکھانے مین اور سوا ے اُن بیان کیے ہوؤن کے سب سے مُنھ اپنا چھپایا کرین اور ڈرو خدا ے تعالے سے اے مسلمان عورتو جو بیشک خدا ے تعالی سب چیز پر گواہ ہے یعنی جو کچھ تم کرتے اور کرتے ہو اور جو تمھارے دلون مین خیال آتے ہین سب اُسکے سامنے ہین کسی چیز سے بیخبر نہین اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰۗىِٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَي النَّبِیِّ ۭ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ بیشک خدا ے تعالی اور فرشتے اُسکے رحمت بھیجتے ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم بھی درود بھیجو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور سلام اور دعا بھیجو تابعداری سے سلام بھیجنا ادب سے خدا ے تعالی کی طرف سے درود اور سلام اور صلوۃ بندون پر رحمت ہے اور سوا ے خدا ے تعالے کے جیسے ہر ایک شخص پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یا کسی اولیا پر درود بھیجے تو رحمت چاہے خدا ے تعالے سے اس آیت سے معلوم ہوا کہ درود اور صلوۃ اور سلام پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھیجنا واجب ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا ۝ بیشک وہ لوگ جو آزردہ کرتے ہین اور ستاتے ہین خدا ے تعالے کو یعنی خدا ے تعالے کو غصہ دلاتے ہین نالائق باتون سے جو اُسکی شان کے لائق نہین جیسے شریک اور فرزند اُسکے کہنا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ستاتے ہین شاعر اور ساحر کہکر ایسے لوگون کو دور کیا اور نکالدیا خدا ے تعالے نے اپنی رحمت سے دین اور دنیا مین اور تیار کیا ہے خدا ے تعالی نے اُن لوگون کے واسطے عذاب خوار اور خراب کرنے والا وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا ۝

اور وہ لوگ جو ستاتے ہین مسلمان مردون کو اور مسلمان عورتون کو بغیر اُسکے جو اُنھون نے کچھ گناہ اور تقصیر کی ہو پھر وہ لوگ ستانے والے اُٹھاتے
ہین جھوٹ اور بہتان اور گناہ صریحًا کھلا ہوا یعنی عذاب کے لائق آپ ہوتے ہین اُسوقت دستور تھا کہ بیبیان اور نیک بخت عورتین منھ اور سر ڈھانک
کے بازار مین نکلتین اور لونڈیان سر منھ کھلے پھرتی تھین سو بدکار شریر مرد راہ مین لونڈیون کو چھیڑتے تھے اور بیبیون سے جو سر منھ اپنا ڈھانک کر پھرتی
تھین اُنھین کچھ نہ کہتے تھے تب یہ نصیحت اس آیت مین آئی یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ
ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۝ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی لگاحیون کو اور اپنی
بیٹیون کو اور مسلمانونکی عورتون کو کہ جب گھر سے باہر نکلین تو نیچے چھوڑین سر سے اپنی چادرون کو جو منھ اور بدن ڈھکے یہ بدن اور منھ کا ڈھانکنا نزدیک
ہے جو پہچانی نہ جائینگی نیک بختین پھر ستائی نہ جاوینگی اور ہے خدا تعالے بخشنے والا گذرے ہوئے گناہون کا توبہ کے سبب سے مہربان ہے جو
بھلائی کا چلن اور نیکی کی بات سکھاتا ہے اپنے بندون کو لَىِٕنْ لَّمْ یَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِی الْمَدِیْنَةِ لَنُغْرِیَنَّكَ
بِهِمْ ثُمَّ لَا یُجَاوِرُوْنَكَ فِیْهَاۤ اِلَّا قَلِیْلًا ۝ اگر نہ چھوڑینگے نفاق کرنے والے اپنے نفاق کو یعنی وہ لوگ جو ظاہر مین دوست اور دلون مین مخالف ہین اور
وہ اپنی مخالفت کو نہ چھوڑینگے اور وہ لوگ جنھون کے دلون مین بیماری ہے یعنی قصد شرارت کا رکھتے ہین وہ اپنی شرارت اگر نہ چھوڑینگے اور جھوٹی
اور بُری خبرین کہنے والے مدینے کے شہر مین جھوٹی خبرین اُڑانی نہ چھوڑینگے تو البتہ تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُنھون پر مقرر کرکے بھیجین گے
اور غالب کرینگے تجکو اور حکم قتل کا دینگے اور شہر بدر کرینگے اُنکو پھر وہ تیرے ہمسایہ نہ رہینگے مدینے کے شہر مین مگر تھوڑے دن یعنی جلد شہر مدینے سے
نکالے جاوینگے مَّلْعُوْنِیْنَ ۚ اَیْنَمَا ثُقِفُوْۤا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِیْلًا ۝ نکلین گے مدینے کے شہر سے ساتھ خرابی اور رسوائی کے جس جگہ پاوینگے پکڑے
جاوینگے اور مارے جاوینگے مارا جانا خواری اور رسوائی اور بیحرمتی سے اور یہ بات کچھ ان ہی کافرون اور منافقون پر نہین بلکہ سُنَّةَ اللّٰهِ فِی الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ
قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِیْلًا ۝ رسم رکھی ہوئی ہے خدا تعالے کی اُن لوگون مین جو گذر گئے ہین پہلے تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
یعنی یہ مقرر کی ہوئی ہے اگلی امت مین بھی جو منافق اور مشرکون کے حق مین حکم قتل کا آیا تھا اور نہ پاویگا تو خدا تعالے کی رسم رکھی ہوئی بدلنی یعنی
جو رسم خدا تعالے نے مقرر کر رکھی ہے ہرگز وہ بدلی نہ جاویگی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یَسْـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ
وَمَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِیْبًا ۝ پوچھتے ہین تجھ سے لوگ کافر ازمانے کو مزاح سے قیامت کے آنے کا وقت جو کب آویگا کہہ اور جواب دے
اُنکو کہ خبر قیامت کے آنے کی خدا تعالے ہی کے پاس ہے اور سوائے خدا تعالے کے کسی کو خبر نہین جو کب آویگی اور کس چیز نے تجھے خبردار کیا
جو کب آویگی قیامت یعنی تو ہرگز نہین جانتا اُسکے آنے کا وقت شاید کہ قیامت نزدیک ہی ہووے اور جلد آوے کسے خبر ہے اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِیْنَ
وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِیْرًا ۝ بیشک خدا تعالے نے نکالا اور دور کیا اپنی رحمت سے کافرون کو اور تیار کیا ہے خدا تعالی نے کافرون کے واسطے
عذاب بھڑکتی آگ کا جو خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ۚ لَا یَجِدُوْنَ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا ۝ ہمیشہ رہینگے کافر اُس بھڑکتی آگ مین کبھی نہ چھٹین گے وہان سے نہ پاوینگے
کوئی دوست جو نکالے وہان سے اُنھین اور نہ کوئی مددگار پاوینگے جو کچھ بھی عذاب کم ہو اُنپر سے یَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِی النَّارِ یَقُوْلُوْنَ
یٰلَیْتَنَاۤ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ۝ جسدن اُلٹے جاوینگے کافرون کے منھ آگ مین یعنی کروٹین دیوینگے یا اوندھا سید ہا کرینگے دوزخ مین تو کہینگے
کافر ہاے کیا اچھا ہوتا جو ہمنے کہا مانا ہوتا خدا تعالے کا اور فرمانبرداری کی ہوتی ہمنے دنیا مین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی قرآن اور پیغمبر کو سچا
جان کر ایمان لاتے ہم تو کیا خوب ہوتا اور یہ عذاب ہم پر آج نہوتا وَقَالُوْا رَبَّنَاۤ اِنَّاۤ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِیْلَا ۝ رَبَّنَاۤ
اٰتِهِمْ ضِعْفَیْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِیْرًا ۝ اور کہینگے غریب کافر تابعدار کافرون کے دوزخ مین کہ اے پروردگار ہمارے بیشک ہمنے تابعداری کی
دنیا مین اور کہا مانا اپنے سردارون کا اور اشرافون کا پھر راہ سیدھی اسلام کی سے بھلایا ہمکو اُنھون نے اے پروردگار ہمارے دے اُنکو دونا عذاب
ہمسے جو وہ آپ راہ بھولے ہوے تھے اور ہمکو بھی بہکایا اور نکالدے اُنکو اور دور کر عزت حرمت اُنکی نکالنا بڑا یعنی بہت بے عزت کر اور خوار کر
عذاب مین اُنکو یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ؕ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِیْهًا ۝ اے وہ لوگ
جو ایمان لائے ہو مت ہو تم مانند اُن لوگون کے جنھون نے ستایا بہتان کرکے موسے علیہ السلام کو جیسے قارون نے ایک عورت کو

الربع

مع ۱۲

عند المتاخرین

الربع

ع ۱۰

رشوت دیکر سکھایا تھا جو اپنے سے زنا کی تہمت کرے اور اسی طرح کئی شخصون نے حضرت موسی علیہ السلام کو ستایا تھا پھر پاک کیا خدائے تعالی نے موسی علیہ السلام کو اُن تہمتون سے اور تھا موسی علیہ السلام خدائے تعالے کے پاس مقبول اور حرمت والا یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو خدائے تعالے کے عذاب سے گناہون کے کرنے مین اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ستانے مین یعنی ایسا کام نہ کرو جسمین پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناخوش ہوون اور کہو بات سچی اور درست اور سیدھی جسمین کسی طرحکا فریب نہو اور نقصان نہو مسلمانون کے حق مین اور نہ بہتان ہو اور نہ مزاح ہو بلکہ ایسی بات کہو کہ یُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا ساتھ بھلائی کے لاوے تمھارے واسطے تمھارے کامون کو یعنی تمھارے دین دنیا کا بھلا ہو اور بخشے جاوین تمھارے گناہ اور جو کوئی فرمانبرداری کرے خدائے تعالی کی اور اُسکے بھیجے ہوے کی پھر وہ بیشک مقصود کو پونہچا اور تمامی برائیون سے اور سب ڈرون سے چھوٹا اور بڑا مدعا حاصل کیا اُسنے اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ الْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا وَ اَشْفَقْنَ مِنْهَا وَ حَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۝ بیشک ہمنے امانت سونپنے کو کہا آسمانون کو اور زمین کو اور پہاڑون کو یعنی اُن سب کو ہمنے کہا کہ ہماری امانت تم رکھ سکوگے اور اُسے اُٹھا سکوگے پھر اُن سب نے نہ مانا اور ڈرے اُسکے اُٹھانے سے اور کہا کہ ہم مین مقدور نہین اس امانت کی رکھوالی کا امانت سے بعضون نے اشارہ نماز روزہ اور حج زکوۃ کا کیا ہی اور بعضے کچھ اور سمجھتے ہین غرضکہ اُس امانت کو وہ سب نہ اُٹھا سکے اور اُٹھایا اس امانت کو آدم علیہ السلام نے جو سب دمیون کا باپ تھا بیشک آدمی ستم کرنے والا ہے اپنے اوپر جو ایسی امانت کے اُٹھانے کا ذمہ کیا جسے آسمان اور پہاڑ نہ اُٹھا سکے اور ڈرے انجان ہے جو نہ سمجھا کہ آخر کو کیونکر تھام سکے گا اور امانت بے خیانت کیونکر درست پونہچا ویگا اور خدائے تعالے نے یہ امانت اسواسطے سونپائی تھی تو آزماوے لوگون کو جو کون اس امانت کو پورا پونہچاتا ہے اور جو کوئی اُسمین خیانت کریگا تو پھر لِّیُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِیْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتِ وَ الْمُشْرِكِیْنَ وَ الْمُشْرِكٰتِ وَ یَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۝ تو عذاب کرے خدائے تعالے منافق مردون کو اور منافق عورتون کو اور مشرک مردون کو اور مشرک عورتون کو اور توبہ قبول کرے خدائے تعالے مسلمان مردون کی اور مسلمان عورتون کی اور ہے خدائے تعالے بخشنے والا توبہ کرنے والون کو مہربان ہر اُنپر ع ۱۵

سُوْرَةُ السَّبَاِ مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　اَرْبَعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰیَةً

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ وَ لَهُ الْحَمْدُ فِی الْاٰخِرَةِ ؕ وَ هُوَ الْحَكِیْمُ الْخَبِیْرُ ۝ تمامی تعریف اور سراہنا خدائے تعالی ہی کو لائق ہے وہ خدائے تعالے جو واسطے اُسی کے ہے جو کچھ آسمانون مین اور جو کچھ زمین مین ہے یعنی سب آسمان اور زمین کی چیزین اور رہنے والے خدا کا مال ہین ان سب کا مالک اور حاکم خدائے تعالے ہے اور خدائے تعالے ہی کے واسطے ہے سب سراہنا اور تعریفین دوسرے گھر مین یعنے آخرت مین خدائے تعالے کے سوا کسی کی تعریف نہین سب اُسی کی حمد اور ثنا کرینگے اور کرتے ہین اور وہی ہے حکم کرنے والا سب کچھ جاننے والا یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَ مَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَ مَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَ مَا یَعْرُجُ فِیْهَا ؕ وَ هُوَ الرَّحِیْمُ الْغَفُوْرُ ۝ جانتا ہے خدائے تعالے وہ جو نیچے جاتا ہے یعنی اندر گھستا ہے زمین کے جیسے مینھ کا پانی اور سب طرح کے بیج اور جو کچھ باہر نکلتا ہے زمین سے جیسے گھانس اور درخت اور کھیتی اور جو کچھ نکلتا ہے زمین سے جیسے سونا لوہا جواہر اور جو کچھ اُترتا ہے آسمان سے جیسے باران رحمت جو سب خوبیان اور آبادی زمین کی اُسی سے ہے اور فرشتے اور حکم پیغمبرون کو اور روزی بندون کو اور جو کچھ اوپر جاتا ہے آسمان مین زمین کی طرف سے جیسے اعمال بندون کے اور دعائین اور تسبیح اور کلمے اور ذکر کرنا خدائے تعالے کا اور پاک مومنون کی روحین یہ سب جانتا ہے خدائے تعالی اور وہ خدائے تعالے مہربان ہے بخشنے والا گناہون کا اپنی مہربانی سے وَ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِیْنَا السَّاعَةُ ؕ قُلْ بَلٰى وَ رَبِّیْ لَتَاْتِیَنَّكُمْ ۙ عٰلِمِ الْغَیْبِ ۚ لَا یَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِی الْاَرْضِ وَ لَاۤ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَ لَاۤ اَكْبَرُ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۝ اور کہا کافرون نے ضد سے کہ ہمپر قیامت نہ آویگی کہدے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنکو کہ ہان آویگی اور قسم ہے اپنے پروردگار کی جو البتہ قیامت آویگی تم پر خدائے تعالی جاننے والا ہے چھپی ہوئی چیزون کا اور چھپی باتون کا چھپا نہ رہیگا خدائے تعالے سے ذرہ بھی آسمانون کا اور زمین کا احوال اور نہ چھوٹا اور نہ بڑا کام اُس سے چھپا رہے یہ سب ذرہ ذرہ مگر وہ کہ لکھا ہے لوح محفوظ مین کوئی بات ایسی نہین جو اُسمین

لکھی ہوئی نہین ہے اور وہ لوح محفوظ خدائے تعالے کے آگے ہے اور یہ سب کا احوال اسواسطے لکھا ہے لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ تو بدلا دیوے خدائے تعالے اُن لوگون کو جو ایمان لائے ہین اور اچھے کام کیے ہین اُس قوم نیک کام کرنے والون کے واسطے بخشش گناہون کی اور روزی ہے خاصی اور اچھی بہت بڑی وَالَّذِينَ سَعَوْا فِي آيَاتِنَا مُعَاجِزِينَ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّن رِّجْزٍ أَلِيمٌ اور وہ لوگ جو دوڑتے ہین اور تلاش کرتے ہین ہماری آیتون مین ہرانے کے واسطے یعنی کافر کوشش کرتے ہین کہ قرآن شریف کی آیتون کے حکم کو ٹالین اس قوم کیواسطے ہے عذاب بڑا دکھ دینے والا نزدیک وَيَرَى الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ الَّذِي أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ وَيَهْدِي إِلَىٰ صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ اور جانتے ہین وہ لوگ جنکو عقل اور سمجھ دی ہے یعنی اصحاب جانتے ہین اُس چیز کو جو نیچے اُترا ہے تیری طرف اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے پروردگار کے پاس سے سو وہ سچ ہے اور درست ہے اور راہ دکھاتی ہے اور سوجھہ ہے طرف زبردست تعریف کیے ہوے کے یعنی مومن جانتے ہین کہ قرآن شریف سچ کلام الٰہی ہے امین کچھ شبہ اور غلط نہین اور یہ سچ جاننا اور اُسکے حکم کو ماننا خدائے تعالے کی راہ پانا ہے وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلَىٰ رَجُلٍ يُنَبِّئُكُمْ إِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ إِنَّكُمْ لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ اور کہتے ہین کافر یعنی وہ لوگ جو قیامت کے آنے کو جھوٹ جانتے ہین آپسمین کہتے ہین کہ لے ہم بتاوین ایک مرد یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتاوین ہم جو خبر کہتا ہے تمکو کہ جب تم مرکر قبرون مین جاؤگے اور وہان بدن تمھارے گل کر ٹکڑے ٹکڑے ہوجائینگے اور ذرہ ذرہ ہوکر گریگا تب پھر نئے سرے پیدا ہوگے یعنی پھر دوبارہ نئے سرے پھر جیوگے اور بدن سب تمھارا پھر درست ہوگا اور وہ کافر کہتے ہین کہ یہ سب أَفْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَم بِهِ جِنَّةٌ بَلِ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلَالِ الْبَعِيدِ وہ بنائی ہوئی باتین ہین خدائے تعالے پر جھوٹی یا اسکے ساتھ کوئی دیو ہے یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق مین کافر کہتے تھے کہ کوئی دیو اُسے یہ باتین سکھاتا ہے یا دیوانہ ہے کہ سمجھکر بات نہین کہتا یعنی ایسی بات کہتا ہے جو کسی کی عقل مین نہین آتی سو اب خدائے تعالے فرماتا ہے کہ کافر یہ جھوٹی بات کہتے ہین بلکہ وہ لوگ سچ نہین جانتے آخرت کو اور قیامت کے آنے پر ایمان نہین لاتے اسی سبب سے وہ عذاب مین ہین اور بڑے گمراہ ہین اور بہکانے مین بڑے ہین أَفَلَمْ يَرَوْا إِلَىٰ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِن نَّشَأْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَاءِ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيبٍ اے پھر کیا نہین دیکھتے کافر طرف اُس کے جو اُنکے آگے ہے اور جو پیچھے ہے آسمان اور زمین سے یعنی آسمان زمین مین سے نکل نہین سکتے اور اُسمین قید ہین اگر چاہین ہم تو دھنسا دیوین اُنکو زمین مین یا ڈال دیوین ہم اُنپر ایک ٹکڑا آسمان سے تو پھر کہان بھاگ کر جاسکین گے بیشک اس بات مین ہر طرح نشانی ہے واسطے ہر بندے تابعدار حکم ماننے والے کے وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُودَ مِنَّا فَضْلًا يَا جِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ وَالطَّيْرَ وَأَلَنَّا لَهُ الْحَدِيدَ اور بیشک دیا ہمنے داؤد پیغمبر علیہ السلام کو اپنے پاس سے زیادتی اور بڑائی یعنی پیغمبری دی ہمنے اُسکو اور کہا ہمنے کہ اے پہاڑو آواز کرو اُسکے ساتھ اور اے جانورو تم بھی آواز کرو اُسکے ساتھ کہتے ہین کہ حضرت داؤد علیہ السلام یاد الٰہی کرتے اور زبور پڑھتے تو پہاڑ اور جانور بھی اُنکے ساتھ ذکر کرتے تھے اور نرم کردیا ہمنے داؤد علیہ السلام کے واسطے لوہا ایسا جو بغیر آگ اور اوزارون کے موم کی طرح اُنکے ہاتھ مین نرم ہوجاتا تھا پھر حکم کیا ہمنے داؤد علیہ السلام کو أَنِ اعْمَلْ سَابِغَاتٍ وَقَدِّرْ فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ یہ کہ بنا زرہین کشادہ گھیردار اور موافق اور درست رکھہ کڑیان زرہ کی آپسمین جوڑ کر بنانے کے واسطے اور اے داؤد علیہ السلام تو اور تیری اولاد تم سب کرو اچھے کام مین دیکھتا ہون سب کچھ جو تم کرتے ہو اور تمھارے کامون کے موافق تعین بدلا دونگا قیامت کے دن وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ وَأَسَلْنَا لَهُ عَيْنَ الْقِطْرِ وَمِنَ الْجِنِّ مَن يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِإِذْنِ رَبِّهِ وَمَن يَزِغْ مِنْهُمْ عَنْ أَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ اور واسطے سلیمان علیہ السلام کے باؤ کو تابعدار کیا یعنی اُنکے حکم مین باؤ کو کیا خدائے تعالے نے جو دن چڑھتے ایک مہینے کی راہ لیجاتی تھی اور دن اُترتے ایک مہینے کی راہ لیجاتی تھی تخت کو حضرت سلیمان علیہ السلام کے اور بہا دی ہمنے ندی تانبے کی سلیمان علیہ السلام کے واسطے کہتے ہین کہ یمن کے ایک گانون کیطرف ایک جگہ سے تانبا پانی کیطرح بہکر نکلتا تھا پھر اُس سے جو چاہتے تھے سو بناتے تھے اور کتنے دیوون کی قوم سے تابعدار رہتے حضرت سلیمان علیہ السلام کے سو وہ دیو کام کرتے تھے آگے حضرت سلیمانؑ کے اور جو حضرت سلیمانؑ خدائے تعالے کے حکم سے دیوون کو فرماتے تھے وہ بجالاتے تھے اور یہ مقرر کیا ہوا تھا کہ جو کوئی دیوون کی قوم سے پھرتا اور نافرمانی کرتا ہمارے حکم سے اور حضرت سلیمانؑ کی تابعداری سے تو چکھاوین ہم اُس دیو کو عذاب آگ کا کہتے ہین کہ ایک فرشتہ آگ کا چابک لیے اُن دیوون

ع ۱۹

پر تعینات تھا کہ جو دیو حکم نہ مانتے تو وہ فرشتہ اُسے آگ کا چابک مار کر اُسی وقت جلا دیتا یَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا یَشَآءُ مِنْ مَّحَارِیْبَ وَتَمَاثِیْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِیٰتٍ ؕ اِعْمَلُوْۤا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ وَقَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّكُوْرُ ؕ کام اور خدمت کیا کرتے تھے دیو حضرت سلیمان علیہ السلام کے واسطے جو کچھ چاہتے تھے حضرت سلیمان اور فرماتے تھے جیسے کہ قلعہ مضبوط اور بالاخانہ جھروکے دار و منزلہ او رسہ منزلہ او رتصویرین پیغمبروں کی اور بڑے بڑے قدح اور پیالے لکڑی کے جیسے حوض اور دیگین پتھر کی بڑی بڑی جیسے پہاڑ جسمین کئی کئی ہزار من کھانا پکے یہ نعمتین دیکر فرمایا کہ کرو اے آل داؤد پیغمبر علیہ السلام کی شکر ان نعمتون کا اور تھوڑے ہین میرے بندون سے شکر کرنے والے کہتے ہین کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے خدا ے تعالے کے حکم سے بیت المقدس کا بنانا شروع کیا تھا اور کچھ تھوڑی سی نیو بنی تھی سو حضرت داؤد علیہ السلام کا وصال ہوا بعد اُنکے حضرت سلیمان علیہ السلام نے خدا ے تعالے کے حکم سے دیوون کو فرمایا کہ بیت المقدس کو بنا کر پورا کرو دیو بیت المقدس کو بنانے لگے یہانتک کہ ایک برس کا کام اُسمین باقی رہا تھا جو حضرت سلیمان کا بھی وقت آخر آپونچا اور زندگانی تمام ہوئی تب حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے محرم لوگون کو یہ وصیت کی کہ میری عمر اب تمام ہوئی ہے اور بیت المقدس مین ایک برس کا کام باقی ہے جب میری روح بدن سے قبض کر چکے کسی کو خبر نہ کرنا اور مجھے شیشے کے بنگلے مین عصا کے سہارے سے کھڑا کر دینا جو دیو دیکھین اور جانین کہ حضرت سلیمان کھڑے ہین یہ جان کر کام کیے جاوین اور محرم لوگون نے موافق حضرت سلیمان علیہ السلام کے وصیت کے کیا پھر جب بعد ایک برس کے بیت المقدس بھی تیار ہو چکا تھا جو خدا ے تعالی کی قدرت سے دیمک نے حضرت سلیمانؑ کے عصا کو زمین کیطرف سے کھایا اور وہ لکڑی گل کر حضرت سلیمان علیہ السلام سمیت زمین پر گری اور سب نے جانا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا وصال ہوا یہ حال دیکھتے ہی سب دیو بھاگ گئے جیسے کہ خدا ے تعالے فرماتا ہے فَلَمَّا قَضَیْنَا عَلَیْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰی مَوْتِهٖۤ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَیَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ الْغَیْبَ مَا لَبِثُوْا فِی الْعَذَابِ الْمُهِیْنِ پھر جب ہمنے مقرر کیا حضرت سلیمان پر موت کو یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام کی جان قبض ہوئی اور عصا کے سہارے کھڑے رہے ایک برس تک تو کسی نے خبر دار نہ کیا حضرت سلیمان علیہ السلام کے مرنے پر مگر دیمک نے جو کھایا نیچے سے اُنکے عصا کو پھر جب عصا گل کر حضرت سلیمان علیہ السلام سمیت گرا تو جب جانا دیوون نے کہ حضرت سلیمان نے وفات پائی اگر دیو ہوتے جاننے والے غیب کی خبر کے تو دیر نہ کرتے ایک برس کے دُکھ مین خراب ہونے کی یعنی اگر دیو غیب کی خبر جانتے تو اُنھین معلوم ہوتا کہ حضرت سلیمان کا وصال ہو چکا تو ہرگز بیت المقدس کے بنانے کی محنت مین گرفتار اور خراب نہ رہتے دیو جو بات کسی فرشتون سے سُن کر کسی اپنے دوست آدمی کو کہتے تھے اور وہ بات اُسی طرح ہوتی تھی تو وہ لوگ جانتے تھے کہ دیو غیب کی خبر جانتے ہین سو یہ بات جھوٹ ہے اگر غیب کی خبر دیوون کو ہوتی تو اُس محنت مین نہ رہتے کسواسطے کہ جب حضرت سلیمان کو دیکھا کہ گرے زمین پر اور جانا کہ اُنکا وصال ہوا تو اُسی وقت سب بھاگ گئے لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِیْ مَسْكَنِهِمْ اٰیَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ یَّمِیْنٍ وَّشِمَالٍ ؕ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ بَلْدَةٌ طَیِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ؕ بیشک جو تھا سبا کی اولاد کو اُنکے شہر مین نشانی خدا ے تعالے کی قدرت کی دو باغ ایک داہنی طرف اور ایک بائین طرف شہر کے کہتے ہین کہ سبا حضرت ہود نبی علیہ السلام کے پوتے کا پوتا تھا اُسنے اپنے نام پر شہر سبا مین کی طرف آباد کیا تھا اس قوم مین خدا ے تعالے نے کئی پیغمبر بھیجے کچھ کہا اُن پیغمبرون نے کہ کھاؤ اُن باغون کے میوے جو یہ روزی انعام ہے خدا ے تعالے کی طرف سے اور شکر کرو خدا ے تعالے کا کہتے ہین کہ اسقدر میوہ دار درخت دو رستہ مین تھے جو اگر کوئی ٹوکری سر پر رکھکر تھوڑی راہ بھی چلتا تو ٹوکری بغیر توڑے بھر جاتی سو کہا پیغمبرون نے کہ اس نعمت کا شکر یہ ادا کرو جو خدا ے تعالے نے دی ہے تمکو اور یہ شہر ہے پاکیزہ اور ستھرا جو اُس شہر مین مچھر اور پسو اور سانپ بچھو اور کوئی موذی جانور نہ تھا بلکہ اگر کوئی مسافر اُس شہر مین غریب آتا اور اُسکے کپڑون مین جوئین ہوتین تو سب مر جاتین ایسی ہوا تھی اُس شہر کی اور پروردگار مہربان بخشندہ ہے **نقل** ہے کہ وہ قوم سبا کی اولاد مین کے ملک کی طرف آباد تھی سو وہ بستی دو پہاڑون مین تھی پاؤ کوس کے میدان مین اور اُسکے اوپر کیطرف ایک تالاب سرجبون تھا اُسی سے کھیتی اور باغون کو پانی پونہچتا تھا کبھی وہ تالاب جو جھڑتا تھا تو اُنکو بہت نقصان ہوتا تھا اسواسطے اُن لوگون نے اُن دونون پہاڑون کے بیچ مین ایک بند باندھا تھا اور اُسکے تین دہانے رکھے تھے جو سب پانی یہین جمع ہوتا تھا اول اوپر کا مُنھ کھولتے جو پانی موافق کھیتون اور باغون کے آتا جب پانی اُترتا تو درمیان کا مُنھ کھولتے جب اُس سے بھی کم ہوتا تو سب سے نیچے کا مُنھ کھولتے اور اپنی خاطر خواہ اُس تالاب سے پانی لیتے تھے

جب پیغمبر نے اُنھین کہا کہ خدائے تعالے کی نعمتون کا شکر کرو اُس قوم نے الٹا کہنا نہ مانا جیسے کہ خدائے تعالے فرماتا ہے فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّاَثْلٍ وَّشَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ۝ پھر نہ مانا اور مُنھ پھیرا اُس بستی کے لوگون نے پیغمبرون کے کہنے سے پھر بھیجا ہمنے اُن لوگون پر رود پانی کی بڑی کتے ہین کہ خدائے تعالے کے حکم سے جنگلی چوہون نے اُس بند کو کاٹ دیا اور رات کے وقت جو یہ سب لوگ سوتے تھے پانی کی رو آئی ایسے زور سے جو گھر اُنکے اور جانور اور باغ اور بہت لوگ اُس قوم کے ہلاک ہوئے اور کچھ بچ گئے اور سب بستی خراب ہوئی خدائے تعالے فرماتا ہے کہ اور بدلے اُن دو باغون کے جو تھے اُس قوم کو اور دو باغ دیے ہمنے اُنکو جن باغون مین کڑوے اور کسیلے پھل تھے اور جھاڑ اور کچھ بیر کے درخت تھوڑے سے ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ۭ وَهَلْ نُجٰزِيْٓ اِلَّا الْكَفُوْرَ ۝ یہ سزا دی ہمنے اُنکو بسبب اُنکی ناشکری کے اور سزا دیتے ہین ہم یعنی سزا نہین دیتے ہم مگر ناشکرہ کرنے والون کو اور شکر کرنے والون پر نعمت زیادہ کرتے ہین کہتے ہین کہ وہ لوگ جو اُس پانی کی رو کے عذاب سے بچے تھے اپنے وقت کے پیغمبر سے کہا کہ ہمنے توبہ کی اور جانا ہمنے کہ ہماری ناشکری سے یہ عذاب آیا ہم پر اگر خدائے تعالے ہمین پھر نعمت دیوے اور رحمت کرے تو ہم ویسی ناشکری نہ کرینگے بلکہ ایسا شکر بجا لاوینگے جو کسی قوم نے اُس طرح کا شکر ادا نہ کیا ہوگا خدای تعالی نے پھر دوبارہ اُنپر دروازہ رحمت کا کھولا جیسے کہ فرماتا ہے وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَّقَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ ۭ سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِيَ وَاَيَّامًا اٰمِنِيْنَ ۝ اور کیا ہمنے سبا کی قوم کے بیچ اور اُن گانؤن والون کے بیچ مین جنکو برکت دی ہمنے اُن گانؤن مین شام کے ملک کے گانؤن آباد اور نزدیک نزدیک راہ کے سرون پر تھے کہتے ہین کہ جس مکان مین سبا کی اولاد رہتی تھی وہان سے شام کے ملک تک چار ہزار سات سو گانؤن آباد پاس پاس ہوئے اور مقرر کیا اُن گانؤن کے بیچ راہ چلنا اور مسافری راتون کی اور دنون کی امن مین بے ڈر یعنی گانؤن ایسے برابر آباد تھے جو رات دن مسافر چلے جاوین کہین جنگل نہ آوے اور کچھ خطرہ کسی طرح چور قزاق کا نہ شیر بھیڑیے کا تھا اور نہ بھوک پیاس کا اندیشہ آبادی کے سبب مین سے شام تک ایسی بستی تھی تب دولتمندون کو غریب لوگون پر حسد آئے کہ ہم اور یہ برابر ہین جیسے ہمین مسافرت مین آرام ہے اُنکو بھی کچھ دکھ اور محنت نہین گویا شہر ہی مین چلے جاتے ہین اور جس جگہہ رات آتی ہے گویا اپنے گھر مین آرام سے رہتے ہین اس حسد سے خدائے تعالی سے دعا مانگی اور قَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا وَظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝ پھر کہا اے پروردگار ہمارے مسافت لمبی کر بیچ مسافری ہماری کے یعنی منزلون کے بیچ مین جنگل اور ویرانہ پیدا کر جو لوگ بغیر سواری کے نہ چل سکین اور محنت سے منزل پر پونہچکر تھکین سو خدائے تعالے فرماتا ہے کہ ایسی دعا مانگ کر ستم کیا اُنھون نے اپنے اوپر آپ پھر کیا ہمنے اُنکی ناشکری سے اُنکو کہانی اور قصے کی باتین یہ کہ اُنھون نے ایسی عیش اور آرام کی قدر نہ جانی اور گھبرا کر آبادی سے ویرانے کی طرف آرزو کی اور ہمنے پھاڑ کر ان سب کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا یعنی اُنکا ایسا حال ہوا جو کوئی کسی شہر مین اور ملک مین اور کسی گانؤن مین وہان سے سب اُجڑ کر جا رہے اور وہ آبادی سب جنگل ہوئی بیشک یہ مذکور ہر طرح نشانی ہے خدائے تعالے کی قدرت کی واسطے سب صبر کرنے والون شکر کرنے والون کے وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور بیشک سچ پایا سبا کی قوم پر یا سب کافرون پر شیطان نے اپنے گمان کو یعنی شیطان جو سمجھا تھا کہ مین بنی آدم پر قدرت پاؤن گا اور خدائے تعالے کی راہ سے اُنھین بہکاؤن گا سو اُن لوگون پر سچ ہوا جو پھرا تابعداری کی سبا کی قوم نے شیطان کی مگر ایک قوم نے مومنون کی جو ایمان لائے خدائے تعالے پر اور اُسکے پیغمبرون کا کہا مانا اور نعمتون پر شکر کیا اور مصیبت مین صبر کیا وہ قوم شیطان کے فریب اور مکر مین نہ آئی وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِيْ شَكٍّ ۭ وَرَبُّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ۝ اور نہ تھا شیطان کا مومنون پر کچھ غلبہ اور زور مکر کا سوا اسکے کہ تو جانین ہم یعنی آزماوین اور جدا کرینگے ہم اُن لوگون کو جو ایمان لائے آخرت پر اور سچ جانا قیامت کے آنے کو اُن لوگون سے جو وہ لوگ آخرت سے شک مین ہین یعنی کافر جو قیامت کے آنے کو سچ نہین جانتے اُنکو مومنون سے جدا کرینگے قیامت کے دن اور پروردگار تیرا سب چیزون پر نگاہبان ہے یعنی سب چیز کی اُسے خبر ہے قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ۝ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافرون کو کہ بلاؤ اور پکارو اُنکو جنکو گمان کرتے تھے کہ وہ خدا ہین سوا اے

ع ۱۲ ۸

خدائے تعالے کے یعنی جنکو تم خدا سمجھتے تھے اُنھین پکارو تو جواب نہین دیتے ہین اور کیونکر جواب دیوین جو ہرگز مالک نہین ذرہ بھر بھی آسمان مین اور نہ زمین مین اور نہین تمون کو آسمان اور زمین مین کچھ شرکت اور نہ خدائے تعالی کو ہی تمون سے کچھ مدد یعنی بت کچھ کام نہین بٹا سکتے وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ؕ حَتّٰٓى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ۝ اور فائدہ نہین کرتا بخشوانا قیامت کے دن خدائے تعالے کے آگے مگر واسطے اُس شخص کے جو منحصت اور پروانگی دی ہوئی ہووے اُسکے بخشوانے کی قیامت کے دن بہت دیر تک راہ دیکھین گے بخشوانے والے کی اور گھبراوینگے اور بیقرار ہونگے کہ حکم خدائے تعالے کا کیا ہوتا ہی یہانتک کہ گھبراہٹ اُٹھیگی اُنھون کے دلون سے اور پروانگی ہوگی بخشوانے کی کہین گے کہ کیا فرمایا تمھارے پروردگار نے بخشولنے کے حق مین کہین گے وہی بات ٹھیک ہے اور سچ ہے اور درست جو مسلمانون کو بخشواوینگے اور مشرکون کو نہین اور وہی خدائے تعالے جو بہت اونچی ہے شان اُسکی بہت بڑی قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّآ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرکون کو یعنی پوچھ اُن سے جو کون روزی دیتا ہے تمکو آسمان سے مینھہ برساکر اور زمین سے کھیتی اُگاکر کہ خدائے تعالی دیتا ہی روزی یہ قدرت اُسی کو ہی اور ہم مسلمان جو خدای تعالی کو ایک جان کر بندگی کرتے ہین یا تم مشرکو جو خدائے تعالے کے ساتھ شریک مقرر کرتے ہو سیدھی راہ پر ہین یا راہ بھولے ہوے ہین صریحًا یعنی تم دل مین غور کرو اور انصاف سے کہو کہ ہم سیدھی راہ پر ہین یا تم اور ہم تمین سے کون گمراہ ہی صریحًا اور قُلْ لَّا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّآ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم پوچھے نہ جاؤگے یعنی تمھین نہ پوچھینگے اُس چیز سے جو ہم بُرے کام کرتے ہین اور ہم بھی نہ پوچھے جائینگے اُس چیز سے جو تم کرتے ہو ہر ایک شخص کو اُسی کے کام سے پوچھین گے اور اُسی کے کامون کے موافق جزا اُسکو دینگے اور قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ؕ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ ۝ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اکٹھا کریگا ہم سب کو پروردگار ہمارا قیامت کے دن پھر حکم کریگا ہم سب مین سچا اور ٹھیک اور وہ خدائے تعالی جو ہمارا پروردگار ہے حکم کرنے والا ہے سب کچھ جاننے والا کھلی اور ڈھکی باتون کا اور کامون کا اور قُلْ اَرُوْنِيَ الَّذِيْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَآءَ كَلَّا ؕ بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بھلا دکھاؤ تو مجکو اُنھین جنکو تمنے بنا لیا ہے خدائے تعالے کے ساتھ شریک یعنی کس بات سے تمنے بتون کو شریک کیا ہے وہ بات مجھے بتاؤ یہ غلط ہی درست نہین بلکہ وہ خدائے تعالے زبردست ہے سب سے ایسا جو کوئی اُسکا شریک نہین ہوسکتا حکمت والا حکم کرنے والا ہی سب چیزین اُسی کی پیدا کی ہوئی ہین وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ اور نہین بھیجا ہمنے تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مگر ساری خلقت پر آدمیون سے خوشخبری دینے والا بہشت مین جانے کی ایمان لانے والون کو اور ڈرانیوالا دوزخ سے مشرکون کو اور لیکن بہت لوگ نہین جانتے تیری قدر اور مرتبے کو وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اور کہتے ہین نہ ماننے والے نہایت احمق پنے سے جو کب ہوگا یہ وعدہ یعنی قیامت کون سے دن آویگی بتاؤ تو اگر تم سچے ہو اے مسلمانو قُلْ لَّكُمْ مِّيْعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ۝ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے جواب مین کہ تمھارے واسطے ایک دن مقرر کیا ہوا ہی جب وہ آپہنچیگا تو نہ پیچھے رہیگا ایک گھڑی وہ وقت اور نہ آگے بڑھیگا ایک گھڑی کہتے ہین کہ مکے کے لوگ یہودی اور نصاری سے احوال حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پوچھتے تھے اُنھون نے کہا کہ ہمنے توریت اور انجیل مین اُنکی تعریف لکھی ہوئی دیکھی ہی یہ مقرر پیغمبر ہین ابوجہل نے اور ایسے ہی کتنے لوگون نے کہا کہ ہم تمھاری کتابون کو بھی نہین مانتے جیسے خدائے تعالے فرماتا ہی کہ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ اور کہتے ہین وہ لوگ جو کافر ہین کہ نہین ایمان لاتے ہم ساتھ اس قرآن کے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اُترا ہی اور نہ اسپر ایمان لاتے ہین ہم جو اس قرآن سے آگے کتابین آئی ہین یعنے توریت اور انجیل پر بھی ایمان نہین لاتے ہمہ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ ِۨالْقَوْلَ ۚ اور دیکھے تو اے دیکھنے والے جسوقت کہ ظالم یعنی مشرک پھیر رکھے جاوینگے اپنے خدائے تعالے کے آگے جانے سے یعنی بہت دیر کھڑے رہینگے قیامت کے میدان مین اور اُنکے حساب کی باری نہ آویگی اور بخشے جانے کی امید نہوگی اپنے پروردگار کے آگے تب پھر آوینگے بعضے اُنمے بعضون کی طرف بات کو یعنی اُس مصیبت مین باتین کرینگے اور يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْلَآ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ۝ کہینگے وہ لوگ جو غریب

ع ۹ ص ۲۰

اور تابعدار تھے دنیا مین اُن لوگون کے جو زبردست تکبر کرنے والے تھے یہ بات کہینگے کہ اگر تم نہوتے یعنی تم اگر ہمین منع نہ کرتے تو ہم البتہ ایمان لاتے یعنی تمنے ہمکو کافر رکھا پھر قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْٓا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ۝ کہینگے وہ لوگ جو تکبر اور بڑائی کرتے تھے اپنی دنیا مین اُن لوگون سے جو غریب اور کمزور تھے دنیا مین کیا ہمنے روک رکھا تھا تمکو سیدھی راہ سے یعنی ایمان لانے سے جب تم پاس آچکا تھا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلکہ تم آپ ہی تھے گنہگار یعنی تم آپ ہی نہ مانتے تھے پیغمبر کو پھر وہ جواب دیوینگے وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗٓ اَنْدَادًا اور کہین گے غریب اور عاجز اُن لوگون کو جو بڑائی اور تکبر کرتے تھے دنیا مین کہ نہین یہ بات جو تم کہتے ہو بلکہ تمھارے مکر رات دن کے نے پھیر رکھا ہمکو ایمان لانے سے جو تم کہتے تھے ہمکو وہ کہ نہ مانین اور کافر ہووین ہم خدا تعالے سے اور پکڑین اور بناوین ہم خدا تعالے کے ساتھ برابر کے شریک یہ باتین تم سکھاتے تھے ہمیشہ ہمکو تب ہم کافر ہوئے اس طرح جھگڑینگے کافر قیامت کے دن آپسمین وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۭ وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِيْٓ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ اور چھپاوینگے اپنا پچتانا اُس دن دولتمند تکبر کرنے والے بھی اور غریب اُنکے تابعدار بھی جبوقت دیکھینگے عذاب کو اور ڈالین گے ہم اُسدن طوق اُنکی گردنون مین جو کافر تھے اور نہ مانتے تھے دنیا مین پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہنا اسکیا جزا دیے جاوینگے یعنی جزا نہ دیے جاوینگے مگر وہی کہ جو کام کرتے تھے دنیا مین اُن ہی کامون کا بدلا ملیگا آپ واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تسلی کے فرماتا ہے وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝ اور نہین بھیجا ہمنے کسی گانون اور کسی شہر مین کوئی ڈر لانے والا پیغمبر مگر جو کہا یعنی سب پیغمبرون کو کہا اُس شہر کے دولتمندون نے اور جو عیش کرنے والے تھے کہ ہم اُس چیز سے جو تمھارے ساتھ بھیجی ہے کافر ہین یعنی جو حکم تم لیکر آئے ہو اُسے ہم نہین مانتے وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۙ وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ۝ اور کہا کہ ہمارے پاس مال اور دولت اور اولاد بہت ہی تھے اور ہمکو عذاب نہین ہونیکا جیسی ہماری یہان عزت اور بڑائی ہوا اسی طرح وہان بھی ہوگی قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ کہدے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیشک پروردگار میرا کشادہ کرتا ہے روزی جسکی چاہتا ہے اور تنگ روزی کرتا ہے جسکی چاہتا ہے لیکن بہت لوگ نہین جانتے کہ اسمین حکمت کیا ہے وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۠ فَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ جَزَاۗءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ۝ اور نہ مال تمھارے اور نہ اولاد تمھاری وہ چیز ہے جس سے تمکو درجہ نزدیک ملے ہمارے مگر وہ کہ جو کوئی ایمان لاوے اور اچھے کام کرے جیسے بندگی خدا تعالے کی اور تابعداری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور محتاجون کو دینا خدا تعالے کی راہ مین پھر ایسے لوگون کے واسطے ہی بدلا دوحصے بسبب اُن کامون کے جو انھون نے کیے ہین دنیا مین اور وہی لوگ بالاخانون اور حجروکون مین بیٹھینگے امن اور آرام سے وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰۗىِٕكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ۝ اور وہ لوگ جو دوڑتے ہین اور تلاش کرتے ہین ہمارے قرآن کی آیتون مین اور طعنہ اور نقص نکالتے ہین اُسمین ہمین عاجز کرنے کے واسطے اور ہرانے کے واسطے وہ لوگ قیامت کے دن دوزخ کے عذاب مین حاضر اور موجود ہونے والے ہین قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۭ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ کہدے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بیشک پروردگار میرا کشادہ اور رکھولتا ہے روزی جسکے واسطے چاہتا ہے اپنے بندون سے اور جسکی چاہتا ہے تنگ کرتا ہے مختار ہے اور وہ چیز کہ خرچ کرتے ہو اور بانٹتے ہو خدا تعالے کی راہ مین پھر خدا تعالی بدلا دیتا ہے اُسکا تمھین اور خدا تعالے بہت اچھا روزی دینے والا ہے سب روزی دینے والون سے وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ اَهٰٓؤُلَاۗءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ۝ اور جسدن اُٹھاویگا خدا تعالے قہرون سے سب فرشتون کے پوجنے والون کو قیامت کے دن پھر کہیگا خدا تعالے فرشتون کو کہ اے یہ وہ قوم ہین جو تمھین پوجا کیا کرتے تھے یعنی یہ لوگ تمھاری بندگی کرتے تھے دنیا مین قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ۝ کہینگے فرشتے کہ پاک ہے تو سب عیبون سے اور بلند زیادہ ہے سب تعریفون سے تو ہی ہے صاحب ہمارا ہم سب تیرے بندے ہین پیدا کیے ہوئے اور تو ہی دوست ہمارا ہی سوے اُنکے یعنی اُن لوگون سے ہمین کچھ کام نہین اور اُن کے پوجنے سے ہم راضی نہ تھے بلکہ یہ پوجتے تھے دیوون کو یعنی اُن کا کہا مانتے تھے اور اُنکے بہکائے پر بہکتے تھے بہت ان لوگون سے یعنی آدمیون

ع ۴ ۱۰

کی خلقت سے دیوون کو مانتے تھے فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ۭ وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝ پھر آج کے دن خدائے تعالے ہی کا حکم ہے صرف نہین مالک ہوسکتا کوئی تم مین سے کسی واسطے یعنی تم مین سے کوئی کسی کو فائدہ اور نقصان نہین پونہچا سکتا سب عاجز ہین آج کے دن اور کہینگے ہم اُن لوگون کو جنھون نے ستم کیا جو سوائے خدائے تعالے کے اورون کی بندگی کی جو وہ اس لائق نہ تھے جو اُنکی بندگی کیجیے کہ چکھو تم عذاب اس آگ دوزخ کی کا جسکے تم منکر تھے اور نہ مانتے تھے اور جھوٹ جانتے تھے دوزخ کو وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَاۗؤُكُمْ ۚ اور جسوقت پڑھی جاتی ہین اُنکے آگے ہمارے قرآن کی آیتین روشن جنکے معنے کھلے ہوے صاف ہین تو کہتے ہین کہ نہین ہے یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر ایک مرد ہے کہ چاہتا ہے کہ پھیر رکھے تمکو اُس چیز سے جس چیز کو ہمیشہ پوجتے تھے تمھارے باپ اور دادا یعنی بتون کا پوجنا موقوف کرایا چاہتا ہے وَقَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًى ۭ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَاۗءَهُمْ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ اور کہا کافرون نے کہ یہ قرآن جو پڑھتا ہے نہین ہے یہ مگر بہتان باندھا ہوا ہے یعنی زا جھوٹ بنایا ہوا ہے اور کہتا ہے کہ خدائے تعالے کا کلام ہے میرے پاس بھیجا ہوا اور کہا کافرون نے قرآن کو جو سچی بات ہے جب کہ آیا اُن پاس کہ یہ نہین ہے مگر جادو ہے صریحًا سو خدائے تعالے فرماتا ہے کہ ان لوگون نے کیونکر اور کس دلیل سے اس قرآن کو بہتان باندھا ہوا اور جادو صریحًا سمجھتے ہین وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ ۝ اور نہین دی ہمنے کوئی کتاب جو وہ لوگ پڑھین اُس کتاب کو اور اُسمین کوئی دلیل ہو جس سے قرآن کو جھوٹ جانین اور نہین بھیجا ہمنے مکے کے لوگون کیطرف پہلے تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی ڈر سنوالا یعنی کوئی پیغمبر اُنمین نہین آیا جو خدائے تعالے کی راہ بتاتا اُنھین اور نہ ماننے پر خدائے تعالے کے عذاب سے ڈراتا وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ ۣ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝ اور جھوٹا جانا پیغمبرون کو اُن لوگون نے جو پہلے تھے مکے کے لوگون سے اور نہ پونہچا مکے کے لوگون کو دسوان حصہ بھی اُس چیز سے جو اُن اگلے لوگون کو دیا تھا ہمنے زور اور مال اور عمر پھر ان لوگون نے جھوٹا جانا ہمارے پیغمبر بھیجے ہوون کو پھر کیسا ہوا نہ ماننا میرا اُنکو جو عذاب سے وہ سب ہلاک ہوئے اور وہ مال اور دولت اور زور اور قوت اور حمایت اُنکی کچھ کام نہ آئی پھر چاہیے کہ مکے کے لوگ سمجھین جو ویسون کا عذاب سے وہ حال ہوا یہ سُنکر ڈرین کہ کہین ایسا حال ہمارا ہو قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا ۭ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن مکے کے لوگون کو کہ مین تمکو ایک نصیحت کرتا ہون یہ کہ اُٹھو تم خدائے تعالے کے کام پر یا خدائے تعالے کے واسطے دو دو آدمی کنارے مین بیٹھکر مشورہ کرو اور ایک ایک جدا جدا اپنے دل مین غور اور دھیان کرو اول سے آخر تک یعنی پچھین سے آج کے دن تک میرے احوال مین فکر کرو تو جانو کہ نہین ہے تمھارے پاس بیٹھنے والا دیوانہ یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ اثر نہین ہے دیوانے پن سے یعنی تم جو کہتے ہو کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیوانہ ہے پھر اچھی طرح دو دو ایک ایک آدمی علیحدہ بیٹھکر دلون مین انصاف سے فکر کرو جو کوئی بات بھی دیوانے پن کی ظاہر ہوتی ہی نہین ہے مگر وہ ڈرانے والا ہے واسطے تمھارے آگے کے سخت عذاب سے یعنی تم جو یہ شرک کرتے ہو اس سبب سے سخت عذاب آویگا تمھارے آگے قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَي اللّٰهِ ۚ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ وہ جو مین مانگتا تھا تم سے بدلا اس پیغام پونہچانے کا سو وہ بدلا تمھارے ہی پاس ہے یعنی مجھے نہین چاہیے تم اپنے ہی پاس رہنے دو نہین ہے میرا بدلا مگر خدائے تعالے پر یعنی اُسی سے مجھے امید ہے اور خدائے تعالے سب چیز پر گواہ ہے یعنی یہ سب احوال اسکے آگے ہے اُس سے کچھ چھپا ہوا نہین ہے قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے کے لوگون سے کہ بے شک پروردگار میرا ڈالتا ہے سچی بات یعنی وحی بھیجتا ہے خدائے تعالے جسپر چاہتا ہے خدائے تعالے جاننے والا ہے چھپی چیزون اور باتون کا اُسے سب خبر ہے قُلْ جَاۗءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آئی سچی بات یعنی قرآن یا اسلام اور نہین پیدا کرسکتا جھوٹ کچھ چیز یعنی یہ بت جنکو تم پوجتے ہو یہ جھوٹ اور ناحق ہین نہ یہ کچھ پیدا کرسکتے اور نہ پھیر لاسکتے ہین اور قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰي نَفْسِيْ ۚ وَاِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوْحِيْٓ اِلَيَّ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اگر مین بھولا سیدھی راہ سے پھر سوائے اسکے نہین جو بھولا مین

ع ۱۱

اپنے آپ پر یعنی میری خطا اور تقصیر کی بُرائی مجھی پر ہے اور اگر سیدھی راہ چلتا ہون مین تو پھر سبب وہ ہے کہ چھپے پیغام بھیجے ہوئے سے جو آتا ہو میری طرف میرے پروردگار سے یعنی خدائے تعالے اپنے فضل سے مجھے پیغام بھیجتا ہے اُسی کے حکم کے موافق مین چلتا ہون اور تمھین کہتا ہون بیشک خدائے تعالے سننے والا ہے پاس اور نزدیک اپنے بندون کی دعا کو وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ۙ اور اگر دیکھے تو کافرون کو جسوقت ڈرین اور گھبراوین پھر نہوگا کچھ عذاب کم بھاگنے سے یا پناہ کے ڈھونڈھنے سے یعنی کہین بھاگ نہ سکین گے اور پکڑے آوینگے پاس کی جگہ سے یعنی کچھ تردد اور تلاش اُنکے پکڑنے مین نہوگا سہج مین جلد پکڑ لینگے عذاب کے واسطے وَّقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ۚ اور کہینگے کافر جسوقت کہ عذاب سامنے دیکھین گے کہ ایمان لائے ہم خدائے تعالے پر اور قیامت کو سچ جانا ہمنے ہمین دنیا مین پھر بھیجے تو بندگی کرین خدائے تعالے کی اور فرمان بجالاوین پیغمبر کا لیکن اُسوقت کا ایمان کیا فائدہ اور کب ہووے انکو پھرنا دنیا مین اور کہان ہووے انکو ایمان لینا دور کی جگہ سے جو آخرت سے پھر دنیا مین آنا بہت دور ہے اور اُسوقت کا ایمان لانا بے فائدہ ہے وَقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ۚ اور پہلے تو کافر ہوئے خدائے تعالی سے اور پیغمبر کا کہنا نہ مانا جب وقت تھا حکم ماننے اور ایمان لانے کا تب پھینکتے تھے باتین بغیر دیکھے اور بغیر سمجھے اپنے گمان سے جو قرآن پر اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن کرتے تھے دور کی جگہ سے یعنی دور تھے ان باتون سے اور نہ سمجھتے تھے آیتون کو اور اسمین فکر نہ کرتے تھے وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ۝ اور روک ہوگی اور اُوٹ کیجاویگی کافرون مین اور کافرون کی آرزو مین جو آرزو کرہ وہ چاہینگے یعنی کافر چاہینگے کہ ایمان کو قبول کرین یا دنیا مین پھر دوبارہ آوین اس آرزو سے دور اور جدا رہین گے جیسے کہ کیا اُنکے ساتھیون سے اور ہمراہیون سے یعنی اگلے کافرون سے بھی اسیطرح کیا گیا پہلے اُنسے جو تھے وہ کافر دنیا مین گمان اور شبہے سے دھوکے مین پڑے ہوئے تھے اُنسے بھی یہی سلوک کیا جو اُسوقت کا ایمان اُنکا بھی قبول نہوا اور پشیمان ہی رہے

ع ۶ ۹ ۱۲

سُوْرَةُ فَاطِرٍ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　خَمْسٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰۗىِٕكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۭ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ تعریفین سب طرح کی جتنی کچھ ہین تمامی خدائے تعالے ہی کو لائق ہین جو بنانے والا آسمانون اور زمین کا ہے فرشتون کے ہاتھ پیغام بھیجنے والا جن فرشتون کے پر دو دو ہین اور بعضون کے تین تین پر ہین اور بعضون کے چار چار پر ہین خوبصورتی کے واسطے اس سے زیادہ کرتا ہو خدا سی تعالی پیدایش مین جو چاہتا ہے یعنی چاہے تو چار سے زیادہ بھی فرشتون کو دے بیشک خدائے تعالے سب چیز کر سکتا ہے کسی چیز مین عاجز نہین ہے مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ جو کچھ کہ کھولے یعنی جو چیز کہ بھیجے خدائے تعالے واسطے آدمی کے اپنی مہربانی سے تو پھر کوئی نہین روکنے والا اُس چیز کو اور جو کچھ کہ اٹکا رکھے خدائے تعالے پھر کوئی نہین بھیجنے والا اُسکا خدائے تعالے کے اٹکائے کے پیچھے یعنی جو چیز کہ خدائے تعالے کسی کو دیا چاہے تو کوئی روک نہین سکتا اور اگر نہ دیوے تو کوئی لے نہین سکتا اور خدائے تعالے ہی زبردست ہے سب سے حکمت والا جو کام کرتا ہے حکمت سے خالی نہین يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۭ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝ اے لوگو یاد کرو خدائے تعالے کی نعمتون کو جو انعام کی ہین تمپر سو وہ بے انتہا ہین ہے کیا کوئی پیدا کرنے والا سوائے خدائے تعالے کے جو روزی دے تمکو آسمان سے مینھ برسا کر اور زمین سے کھیتی اُگا کر نہین ہے کوئی خدا ایسا جسکی بندگی کیجیے مگر وہی وحدہ لاشریک ہی پھر کہان اُلٹے جاتے ہو اور بہکتے پھرتے ہو وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ اور اگر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تجھے مکے کے لوگ کہتے ہین کہ تو جھوٹا ہے تو پھر مقرر پیغمبرون کو جھوٹا کہا ہو پہلے اس نہ ماننے سے اُسوقت کے لوگون نے یعنی یہ بات کچھ ان کافرون نے نئی نہین کہی بلکہ ہر وقت کے کافرون نے اپنے وقت کے پیغمبرون کو جھوٹا کہا ہے تو غم نہ کھا اور صبر کر اور خدائے تعالے کیطرف پھرتے ہین سب کام اور خدائے تعالے انصاف کریگا آخر کو يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۪ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝ اے لوگو بیشک وعدہ خدائے تعالے کا سچا ہے جو قیامت ایک دن ہونیوالی ہے اور سکو

اپنے اپنے کامون کی اور باتون کی جزا اور سزا ملیگی پھر چاہیے کہ نہ بہکاوے تمکو دنیا کی زندگانی جو آخرت کو بھول جاؤ تم اے مسلمانو اور نہ بہکاوے تمکو ساتھ خدائے تعالے کے کرم اور رحم کے بہکانے والا شیطان یعنی شیطان تمھارے دلون مین ڈالتا ہے کہ اب تو عیش کرو اور گناہ کرنے سے مت ڈرو پھر توبہ کر لیجیو خدائے تعالے کریم اور رحیم ہے بخش دیویگا اس بہکانے پر گناہ نہ کیجیو اگرچہ خدائے تعالے بخشنے والا مقرر ہے شاید موت جلد پہلے توبہ کرنے سے آپونہچے یہ مثل ایسی ہے جو کسی پاس تریاق ہووے اور اُسکے بھروسے پر زہر کھاوے تو احمق ہو تو چاہیے کہ شیطان کے بہکانے سے ہرگز قصد کر کے گناہ نہ کرے اور اگر گناہ اتفاقا ہو جاوے تو اُسی وقت جلد پشیمان ہو اور بچتا وے اور توبہ کرے کہ پھر نہ کرونگا اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ۭ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۭ بیشک شیطان تمھارا دشمن ہے پھر تم بھی اُسکو دشمن ہی جانو اور اُسکا کہا نہ مانو اور شیطان اسی واسطے بلاتا ہے اور یہی چاہتا ہے کہ قوم اپنی کو یعنی لوگ کہ اُسکا کہا مانین آخرت مین اُسکے ساتھ دوزخ مین ہوون یعنی شیطان چاہتا ہے کہ مین آدمیون کو بھی اپنے ساتھ دوزخ مین لیجاؤن پھر تم بھی اُس سے دشمنی کرو **نقل** ایک بزرگ سے کسی نے پوچھا کہ شیطان سے کیونکر دشمنی کیجیے جواب دیا کہ جو کچھ خلاف شرع جی چاہے نہ کیجیے اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝ وہ لوگ جو کافر ہوئے اور شیطان کے کہنے پر چلے اُن لوگون کے واسطے عذاب سخت ہے اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہین اور شیطان سے مخالفت کی اور اچھے کام کیے یعنی متابعت کی حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُن لوگون کے واسطے بخشش ہے اُنکے پروردگار کی اور بدلا ہے بہت بڑا اُنکے کامون کا اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْۗءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ۭ فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۠ اے پھر وہ شخص جسکے واسطے سنوارا کام بُرا کام اُسکا پھر دیکھا اُسنے اپنا بُرا کام اچھا یعنی جو شخص اپنے بُرے کام کو اچھا جانے وہ گمراہ ہے پھر بیشک خدائے تعالے گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور سیدھی راہ دکھاتا ہے جسے چاہتا ہے اور توفیق نیک دیتا ہے جسے چاہتا ہے فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝ پھر چاہیے کہ نہ جاتا رہے دل تیرا رحم دلی سے ان کافرون پر افسوس سے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی تو اُن کافرون کے کامون پر افسوس اور غم سے اپنے تئین ہلاک نہ کر بیشک خدائے تعالے جانتا ہے جو کچھ یہ کافر بناتے ہین مگر سب کامون کی جزا دیویگا وَاللّٰهُ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ۝ اور خدائے تعالے وہ ہے جسنے بھیجا ہے باؤن کو پھر اُٹھایا اُن باؤن نے بدلی کو پھر ہانک دیا ہمنے اُس بدلی کو موئے ہوئے شہر کی طرف یعنی جس شہر کی زمین سوکھی بغیر ہری گھانس کے پڑی تھی اُس طرف بدلی کو باؤ مین چلا کر بھیجا پھر وہان جا کر مینھ برسا اُس مینھ کے سبب پھر ہمنے جلایا زمین کو موئے پیچھے زمین کے جو اُس زمین مین سبزہ اور کھیت اُگے اور اسی طرح جی اُٹھنا ہے قیامت کے دن قبرون مین سے سب کو بعد موت کے جیسے مردہ زمین کو جلاتے ہین اسی طرح آدمیون کو قبرون سے جلا کر اُٹھاوینگے مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ۭ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ۭ جو کوئی کہ چاہتا ہے عزت اور آبرو کو اُسے کہدے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ عزت خدائے تعالے کے حکم ماننے مین ہے جو پھر خدائے تعالے ہی کو تمامی عزت ہے جسے چاہے اُسے دیتا ہے خدائے تعالے ہی کی طرف اوپر جاتی ہین ستھری پاکیزہ باتین اور بھلے کام اُنکو اوپر چڑھاتے ہین یعنی فقط بات اچھی بغیر عمل نیک کے فائدہ نہین رکھتی پھر چاہیے کہ مُنھ سے تسبیح اور حمد اور یاد الٰہی بھی ہو اور ہاتھ سے خیرات بھی للہ کیجیے یعنی زبان سے اور ہاتھ پاؤن سے خدائے تعالے کے کامون مین مشغول ہونا چاہیئے وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۭ وَمَكْرُ اُولٰۗىِٕكَ هُوَ يَبُوْرُ ۝ اور وہ لوگ جو بڑے فریب کرتے ہین اُنکے واسطے عذاب سخت ہے اور فریب اس قوم کا نکما اور بے رونق ہے وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ۭ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ۭ اور خدائے تعالے نے پیدا کیا تمکو یعنی تم سب کے باپ آدم علیہ السلام کو خاک سے پھر تمکو یعنی آدم علیہ السلام کی اولاد کو پیدا کیا بوند سے جو مان کے پیٹ مین جاتی ہے پھر تمکو بنایا جوڑا عورت اور مرد اور نہین اُٹھاتی کوئی عورت پیٹ والی اپنے پیٹ مین بچے کو اور نہ کوئی عورت بچہ جنتی ہے مگر ساتھ جاننے خدائے تعالے کے ہے یعنی جو بچہ پیدا ہوتا ہے یا پیٹ مین پڑتا ہے سب کی خدائے تعالے کو خبر ہے وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝ اور نہین عمر دی جاتی کسی بڑے عمر والے کی اور نہ کم کیجاتی ہے اُسکی عمر سے مگر لیخ کتاب کے لکھا ہے یعنی کم ہونا

ع ۱۳

عمر کا اور زیادہ ہونا یعنی بوڑھا ہونا یا چھوٹی ہی عمر میں مرجانا سب یہ لوح محفوظ میں لکھا ہے اُس لکھے ہوئے سے نہ کسی کی عمر زیادہ ہوتی ہے اور نہ کم ہوتی ہے بیشک یہ کم کرنا یا عمر کا اور کسی کی زیادہ بہت کرنی یعنی بوڑھا کرنا یعنی بوڑھا کرکے مارنا یا جوان یا بچہ ہی مارنا خدائے تعالے پر آسان ہے جو چاہے سو کرے وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرَانِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا اور برابر نہیں ہیں دو دریا جو یہ ایک کا پانی میٹھا فرحت دہ اور یہ دوسرے کا کھاری کڑوا پانی ہے اور دونوں سے کھاتے ہو تم گوشت تازہ مچھلی کا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ اور ان دونوں دریا سے نکالتے ہو اور باہر لاتے ہو گہنے بنانے کو موتی مونگا جو پہنتے ہو یعنی اپنی عورتوں کو پہناتے ہو اور دیکھتا ہے تو لے دیکھنے والے ناؤں کو ان دونوں دریاؤں میں جو پھاڑتی چلتی ہیں پانی کو تو اُن ناؤں میں چڑھکر ڈھونڈھو تم خدائے تعالے کے فضل سے نفع سوداگری کے یہ انعام ہے تمپر اسواسطے کہ شاید تم اُن نعمتوں کا شکر بجالاؤ اور دیکھو قدرت خدائے تعالے کی جو اپنی قدرت سے يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى سما دیتا ہے اور داخل کرتا ہے تھوڑی سی رات دن میں گرمی کے موسم کے اندر جو دن بڑے ہوتے ہیں اور راتیں چھوٹی اور سما دیتا ہے تھوڑا سا دن رات میں جاڑے کے موسم میں جو راتیں بڑی ہوتی ہیں اور دن چھوٹے اور تابعدار کیا سورج اور چاند کو جو خدمتیں اُنپر مقرر کی ہیں جو یہ سب چلے جاتے ہیں اُسواسطے ایک وقت مقرر کے یعنی قیامت تک تو دن اور رات اور برس اور مہینے معلوم ہوتے ہیں ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ یہ ہے خدائے تعالے پروردگار تمہارا اسکے واسطے ہے بادشاہت سب زمین اور آسمان کی اور وہ جنکو پکارتے ہو سوا ئے خدائے تعالے کے مالک نہیں ہوسکتے کھجور کی ایک گٹھلی کے بھی یعنی ایک چھلکے کے پر مالک نہیں ہوسکتے تب بھلا پھر ایسے بے مقدور خدائے تعالے کے شریک کیونکر ہوسکتے ہیں اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ اگر پکارو یعنی دعا مانگو بتوں سے جنکو شریک کرتے ہو خدائے تعالے کے ساتھ اُسنے جو دعا مانگتے ہو تو وہ نہیں سنتے تمہارے پکارنے کو جو وہ بیجان ہیں اور اگر بھلا قبول کیا کہ سنیں تمہارا پکارنا تو قبول نہ کریں تمہاری دعا یعنی تمہارا مدعا پورا نہ کرسکیں جو اُنمیں قدرت نہیں نفع پونہچانے کی اور نقصان دور کرنے کی اور قیامت کے نہ ماننے کی اور منکر ہوینگے بت تمہارے شرک کرنے سے یعنی بت کہیں گے قیامت کو جو یہ ہمیں پوجتے تھے بلکہ اپنے جی کی خوشی کرتے تھے اور خبر نہ کریگا کوئی تجھکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصل کام کی جیسے کہ خبر دیوے خبر جاننے والا یعنی جیسے خبر خدائے تعالی تجھے سُناتا ہے سچی قیامت کے احوال کی ایسی خبر کوئی نہیں کہنے کا يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ اے لوگو تم محتاج ہو مُنتا ہو خدائے تعالے کے یعنی روزی اور گناہ معاف کروانے ہمیشہ اُس سے چاہتے ہو اور خدائے تعالے بے پرواہ ہے تعریف کیا گیا خوبیوں والا اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ اگر چاہے تو لیجاوے تمکو دنیا سے اور نا پیدا کرے اور لے آوے یعنی پیدا کرے نئی خلقت ایسی جو حکم سب خدائے تعالے کے بجالاوین اور نہیں ہے یہ بات یعنی تمکو فنا کرنا اور نئی خلقت کا پیدا کرنا خدائے تعالے پر بھاری اور مشکل یعنی بہت آسان ہے وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى اور نہ اُٹھاویگا بوجھ کوئی بوجھ اُٹھانے والا بوجھ کسی اور کا اور اگر پکارے کوئی بوجھل کسی کو جو بوجھ اُٹھائے اُسکا تو ہرگز نہ اُٹھایا جاویگا اُس بوجھ سے ذرا بھی اگرچہ ہووے نزدیکی ناتے دار یعنی کیسا ہی عزیز اور پیارا ناتے دار اُسکا ہو تو بھی کسی کے گناہ کا بوجھ قیامت کے دن نہ اُٹھاویگا بلکہ سب اپنی اپنی حالت میں گرفتار ہونگے اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ تو اسکے نہیں یعنی مقرر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ڈراتا ہے اُن لوگوں کو جو ڈرتے ہیں اپنے پروردگار سے بغیر دیکھے یعنی وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں بن دیکھے وہی تیری بات سچی جانتے ہیں اور قائم رکھتے ہیں نماز کو جو وقت پر ادا کرتے ہیں اور جو کوئی پاک ہووے گناہوں سے تو وہ البتہ پاک ہوا اپنے واسطے یعنی فائدہ اُسکا اُسی کے واسطے ہوا اور خدائے تعالے کی طرف پھرنا ہے سب کو اور اپنے اپنے کاموں کی جزا پانی ہے وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ وَمَا يَسْتَوِي الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِيْرٌ اور نہیں یکساں اندھا یعنی کافر گمراہ اور دیکھنے والا یعنی مومن جو سیدھی راہ چلتا ہے اور نہ برابر ہے اندھیرا

یعنی نادانی اور جہالت کفر کی اور اُجالا یعنی جاننا خدائے تعالے کی راہ کا اور علم دین کا اور یکسان نہین چھانون بہشت کی اور نہ گرمی دوزخ کی اور برابر نہین جیتے ہوے اور مُردے یعنی مومن جو حکم خدائے تعالے کا اور اُسکے پیغمبر کا بجالاتے ہین وہ زندہ ہین اور کافر جو سمجھتے نہین سچی بات اور دیکھتے نہین نشانیان قدرت کی اور معجزے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے سو مردے ہین بیشک خدائے تعالے سنوارتا ہے اور سمجھہ دیتا ہی جسے چاہتا ہی اور نہین ہے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو سنا سکے بات اُس شخص کو جو گور مین مردہ پڑا ہے یعنی یہ کافر تیری بات ہرگز نہین سُنتے جیسے گور مین کے مردے نہین سُنتے اور نہین ہے مگر تو ڈرانے والا خدائے تعالے کے عذاب سے یعنی تیرا کام ڈرانا ہے اور کچھ تیرا ذمہ نہین اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۚ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ۝ بیشک ہمنے بھیجا تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھہ دین سچے کے جو اسلام ہے تو خبری دینے والا ثواب کی مومنون کو بدلے نیک کامون کے اور ڈرانے والا عذاب سے گناہ کرنے کے سبب اور نہ تھا کوئی فرقہ مگر وہ جو گذرا اُس فرقہ مین ڈرانے والا یعنی ہر ایک قوم مین ہمنے پیغمبر بھیجا تھا ڈرانے کو وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ۝ اور اگر یہ لوگ مکے کے جھوٹا کہین تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو تعجب مت جان اور غمگین نہو جو مقرر جھوٹا کہہ چکے ہین پیغمبرون کو وہ لوگ جو اُنسے پہلے تھے جو آئے تھے اُن پاس اُسوقت کے پیغمبر مع نشانیون اور معجزون روشن کے اور ساتھہ ورقون کے یعنی چھوٹی کتابین جیسے حضرت ادریسؑ اور حضرت شیثؑ اور حضرت نوح علیہم السلام کے صحیفے تھے اور کتابون بڑی اور روشن کے جیسے توریت اور انجیل وہ پیغمبر ایسی نشانیان لیکر آئے تھے سو اُسوقت کے کافرون نے اُن سب پیغمبرون کو جھوٹا کہا تھا سو وہ اپنی سزا کو پونہچے یہ کافر بھی اپنے کامون کی سزا پاوینگے ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۫ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝ پھر پکڑا ہمنے اُن کافرون کو عذاب مین جنھون نے پیغمبرون کو جھوٹا کہا تھا پھر کیسا ہوتا ہے نہ ماننا ہمارے حکم کا جو پیغمبرون کی زبانی بھیجا ہمنے جو حال اُن کافرون کا مشہور ہے جو کسطرح عذاب مین ہلاک ہوے اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ۚ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ ۝ کیا نہین دیکھا تو نے جو خدائے تعالے نے نیچے بھیجا آسمان سے پانی پھر باہر نکالے ہمنے اُس پانی سے میوے طرح طرح کے رنگ کے اور پہاڑون سے راہین سفید اور لال کئی رنگ کی اور کالی بہت سیاہ یا جواہر سفید اور سرخ کئی رنگ کے اور پیدا کیے وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ۗ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ۗ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ۝ آدمیون کی خلقت سے اور جو پائے جانور اور بیل گائے اونٹ طرح طرح کے رنگ کے اسیطرح سوے اسکے نہین کہ مقرر ڈرتے ہین خدائے تعالے کے بندے عقلمند یعنی جن لوگون کو عقل اور سمجھ ہے وہی ڈرتے ہین تو گناہ نہین کرتے اور حکم رسول کا اچھی طرح بجالاتے ہین بیشک خدائے تعالے زبردست ہے جو کسی سے نہین ڈرتا بخشنے والا ہے ڈرنے والون کے گناہون کو اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ۝ بیشک وہ لوگ جو پڑھتے ہین خدائے تعالے کی کتاب کو یعنی قرآن پڑھتے ہین اور قائم رکھتے ہین نماز کو اور بانٹتے ہین ہماری راہ مین اُس چیز سے جو ہمنے روزی دی ہے اُنکو اُسمین سے خیرات کرتے ہین چھپا کر محتاجون کو دیتے ہین اور سب کے روبرو اور حقدارون کو دیتے ہین جو امید رکھتے ہین ایسی سوداگری مین ہرگز نقصان اور ٹوٹا نہو اور اس امید پر یہ کام کرتے ہین لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۗ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۝ تو پورا دیوے خدائے تعالے اُنکو بدلا اُنکے کامون کا اور زیادہ دیوے اپنی بخشش سے بیشک خدائے تعالے بخشش کرنے والا ہے اُن بندون پر جو اُسکا حکم بجالاتے ہین اور بدلا شکر کا دینے والا ہے شکر کرنے والون کو وَالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ۝ اور وہ جو کہلا بھیجا ہمنے تیری طرف قرآن سے یعنی قرآن کی آیتین جو ہمنے بھیجا تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سو سچ ہے اور درست ہے موافق اگلی کتابون کے یعنی بہت باتین توریت اور انجیل کی قرآن کے موافق ہین جو غور کرو تو بیشک خدائے تعالی اپنے بندون کے احوال سے خبر رکھتا ہے اور اُنکے کامون کو دیکھتا ہے ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۗ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ۝ پھر وارث کیا ہمنے قرآن کا اُن لوگون کو جنکو چن لیا ہمنے اپنے بندون سے یعنی مومن اور مسلمان امت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھر اُنمین سے کوئی ظلم کرنے والا ہے اوپر اپنے جو گناہ

ع ۱۲ پ ۱۵

کرتے ہین اور اچھے کام نہین کرتے اور اُنمین سے بعضے بیچ کے حال مین ہین یعنی اچھے کام بھی کرتے ہین تھوڑے اور گناہ بھی کرتے ہین پھر توبہ کرتے ہین پھر گناہ ہوتے ہین اُنسے پھر بچتے ہین اپنے گناہون پر اور اُنمین سے بعضے اللہ تعالے کے فضل سے آگے بڑہ گئے ہوئے ہین نیک کامون مین یعنی اُنسے گناہ بڑے اور چھوٹے شریعت کے نہین ہوتے اور رات دن نیک کام ہی کرتے ہین حکم خدائے تعالے کے سب بجالاتے ہین یہی ہے وہ بخشش اور فضل وکرم خدائے تعالے کا بڑا پھر وہ چنے ہوئے لوگ جو امت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اُنکے واسطے جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ لُؤْلُؤًا ۚ وَ لِبَاسُهُمْ فِیْهَا حَرِیْرٌ باغ ہین ہمیشہ رہنے کو جو لاوینگے اُن باغون کے اندر اُنکو پہناوینگے اُن باغون مین لیجاکر کنگن سونے کے اور موتی پہناوینگے اور پوشاک اُنکی ہوگی بہشت مین ریشمی باریک ستھری عمدہ پھر وہ لوگ بہشت مین عیش کرینگے وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُ ۙ اور کہینگے کہ تمامی تعریف خدائے تعالے ہی کو لائق ہے جسنے کھویا ہمسے عذاب کے غم کو بیشک پروردگار ہمارا ہر طرح بخشنے والا ہے گناہون کا بدلا دینے والا ہے شکر کا شکر کرنے والون کو نِ الَّذِیْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۖ لَا یَمَسُّنَا فِیْهَا نَصَبٌ وَّ لَا یَمَسُّنَا فِیْهَا لُغُوْبٌ ۝ وہ خدائے تعالے جسنے اُتارا ہمکو ہمیشہ رہنے کے گھر مین اپنی بخشش سے نہین پہونچتی اُس گھر مین محنت اور دُکھ کھانے پینے کا اور نہ یہان ہمکو تھکنا ہے کسی کام سے اور نہ دلگیری ہی اور نہ فکر اور نہ اندیشہ ہے کسی چیز سے وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا یُقْضٰى عَلَیْهِمْ فَیَمُوْتُوْا وَ لَا یُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِیْ كُلَّ كَفُوْرٍ ۝ اور وہ لوگ جو ایمان نہ لائے اور کافر رہے واسطے اُنکے آگ ہی دوزخ کی حکم نہ ہوگا اُنپر موت کا یعنی دوزخ مین کافر نہ مرینگے جو آگ کے عذاب سے چھوٹین اور وہ عذاب نہ کچھ کم ہوگا اُنسے بلکہ زیادہ ہی ہوتا جاویگا ایسا ہی بدلا دیتے ہین ہم ہر کافر کو جسنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا نہ مانا اور اُن سے دشمنی کی وَهُمْ یَصْطَرِخُوْنَ فِیْهَا ۚ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَیْرَ الَّذِیْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ اَوَ لَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا یَتَذَكَّرُ فِیْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَ جَآءَكُمُ النَّذِیْرُ ؕ اور کافر فریاد کرتے ہین دوزخ مین اور کہتے ہین اے پروردگار ہمارے باہر لا ہمکو دوزخ سے اور دنیا مین بھیج تو کرین ہم اچھے کام سوائے اُن کاموں کے جو کرتے رہے ہم اتبک دنیا مین جو اب عذاب دیکھا ہمنے اور جانا ہمنے کہ جو کیا تھا دنیا مین اُسکا بدلا ایسا ہی ہوتا ہے پھر خدائے تعالے کے حکم سے فرشتہ کہیگا اُنکو کہ اے کیا زندگانی نہ دی تھی ہمنے دنیا مین اتنی جو نصیحت مانتے اس زندگانی مین جو کوئی چاہے کہ نصیحت مانے تو غنیمت سمجھے اُس زندگانی کو اور آیا تمھارے پاس ڈرانے والا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پھر جب اس زندگانی مین تمنے نصیحت نہ مانی اور اب دوبارہ دنیا مین پھر جانا نہین فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ نَّصِیْرٍ ۝ پھر چکھو عذاب دوزخ کا اور نہین واسطے ظالمون کے کوئی یار مدد کرنے والا جو عذاب سے چھڑاوے یا کچھ عذاب مین کمی کروادے اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَیْبِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ ع ۱۱ ۱۶ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ بیشک خدائے تعالے جاننے والا ہی چھپی آسمانون اور زمین کی باتون کا مقرر خدائے تعالے واقف ہے دلون کے بھیدون کا هُوَ الَّذِیْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ فِی الْاَرْضِ ؕ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَیْهِ كُفْرُهٗ ؕ وَ لَا یَزِیْدُ الْكٰفِرِیْنَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا ۚ وَ لَا یَزِیْدُ الْكٰفِرِیْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ۝ وہی ہے خدائے تعالے جسنے کیا تمکو نائب یعنی بادشاہت دی تمکو زمین مین پھر جو کوئی نافرمانی کرے اور شکر اس نعمت کا بجا نہ لاوے پھر اُسی پر ہے خرابی شکر نہ کرنے کی اور زیادہ نہین کرتے شکر نہ کرنے والون کو انکی ناشکری اُنکے پروردگار کے پاس سوائے بیزاری کے اور غصے کے اور نہین زیادہ کرتا کافرون کو کفر اُنکا مگر نقصان اور ٹوٹا یعنی اُنکے شکر نہ کرنے سے اور کافر ہونے سے دو چیزون کے سوا کچھ اور فائدہ نہین ہی ایک تو بیزار ہونا اور غصہ خدائے تعالے کا اور دوسرے نقصان اور ٹوٹا اُنکا آخرت مین قُلْ اَرَءَیْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِی السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ اٰتَیْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰى بَیِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ یَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اے بھلا دیکھو تو اپنے ان شریکون کو جنکو پکارتے ہو سوائے خدائے تعالے کے دیکھو دکھاؤ تو مجھے جو انھون نے پیدا کیا ہی زمین مین سے یا کچھ اُنکا ساجھا ہے آسمانون مین یا دی ہے ہمنے کوئی کتاب اُن شریک کرنے والون کو جو پھر وہ حجت اور دلیل پر ہوون اُس کتاب سے وہ اصل نہین ہے جو وہ کہتے ہین بلکہ وعدہ نہین دیتے یہ بعضے مشرک بعضون کو کہ بت بخشوا وینگے ہمکو قیامت مین مگر فریب اور دغا اور دھوکا ہے یعنی یہ وعدہ نرا جھوٹھ ہے کسواسطے کہ بت قیامت کو آپ ہی عاجز و حیران ہونگے عذاب مین اور بیزار ہونگے اپنے پوجنے والون سے اِنَّ اللّٰهَ یُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَ لَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا ۝ بیشک

خدائے تعالے تھامے رکھتا ہے آسمانون کو اور زمین کو اسواسطے کہ اپنی جگہ سے جاتے نہ رہین یعنی ڈھیلے اور گرنے سے بچین اور اگر آسمان اور زمین اپنی جگہ سے جاتے رہین تو کوئی انھین تھام نہین سکتا پیچھے اسکے کہ یہودی حضرت عزیر کو اور نصارے حضرت عیسی علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہتے تھے تو یہ ایسی سخت بات ہے کہ آسمان گرے اور زمین پھٹے سو خدائے تعالے فرماتا ہے کہ مین نے انھین تھام رکھا ہے نہین تو ایسی باتون سے کر پڑے تو کوئی ایک بھی ایسا نہ تھا اور نہ ہے جو انھین تھامے رکھتا بیشک خدائے تعالے تحمل کرنے والا ہے جو ایسون کے عذاب کرنے مین جلدی نہین کرتا بخشنے والا ہے اگر توبہ کرین ایسی باتون سے مکے کے لوگ پہلے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے سے سنتے تھے کہ یہود اور نصارے نے اپنے اپنے پیغمبرون کو جھوٹا کہا تھا یہ سنکر قسم کھا کر کہتے تھے کہ اگر کوئی پیغمبر ہمارے پاس آتا تو ہم البتہ اُس پیغمبر کو سچا جانتے اور اُسکی تابعداری کرتے جیسے کہ خدائے تعالے فرماتا ہے وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا اور قسم کھاتے تھے خدائے تعالے کی بڑی سخت قسم اپنی اس بات پر کہ اگر آوے اُن پاس کوئی ڈرانے والا پیغمبر تو ہر طرح ہوتے راہ پانے والے زیادہ کسی اور دین والون سے یعنی جیسے اگلے لوگ ایمان لائے ہم اُنسے بہت اچھی تابعداری کرتے اپنے پیغمبر کی یہ بات قسمین سخت کھا کر کہتے ہین پھر جبکہ آیا ان مکے کے لوگون کے پاس ڈرانے والا یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو نہ زیادہ کیا ان مکے کے لوگون کو اُنکے آنے نے مگر پرے ہٹنا اور دور بھاگنا ایمان سے اور زیادہ ہوا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنے سے مکے کے لوگون کو اِسْتِكْبَارًا فِي الْاَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ۭ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ۭ تکبر خدائے تعالے کے حکم سے زمین مین یعنی دنیا مین اور فریب کرتے ہین بڑے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہلاکی کے واسطے اور پھر نہین پھرتا بڑا فریب مگر اُسی پر جو فریب کرتا ہے یعنی دغا کرتا ہے اُلٹ پڑتا ہے دغابازون پر آخر کو فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ۝ پھر یہ مکے کے لوگ نہین راہ دیکھتے مگر پہلے لوگون کی ریت رسم کی کہ جیسے پہلے لوگون پر جھٹلانے والے نے اپنے وقت کے پیغمبرون کو جھوٹا کہا اور دشمنی کی اُنپر مقرر عذاب آیا ویسا ہی یہ لوگ بھی عذاب کی راہ دیکھتے ہین پھر نپا دے تو خدائے تعالے کی ریت کو بدلتا اور نہ پاوے تو خدائے تعالے کی رسم کو پھرجانا یعنی جو رسم کہ خدائے تعالے کی ہر کہ جس قوم نے اپنے وقت کے پیغمبر کو ستایا اور جھوٹا کہا اُس قوم پر مقرر ایسا عذاب آیا جو وہ سب ہلاک ہوئے اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ وَكَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۭ کیا نہین مسافری کرتے ہین مکے کے لوگ ملک مین جو دیکھین شام اور مین کی راہ مین جو کیسا ہوا آخر کار اُن لوگون کا جو پہلے اُن لوگون سے تھے جیسے قوم عاد اور ثمود کی جو تھے وہ بہت زور آور مکے کے لوگون سے یعنی زور آور جنکی عمر بھی بڑی اور دولت بھی بہت تھی اُنسے ویسون کو عذاب سے مار کر ہلاک کیا چاہیے کہ یہ لوگ اُنکا حال سُنکر اُنکے مکان ویران دیکھکر ڈرین اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا جان کر تابعداری کرین تو اُنکے حق مین بھلائی ہے یہ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ۝ اور نہین ہے خدائے تعالے ایسا جو کوئی چیز اُسے عاجز کر سکے آسمانون مین اور زمین مین پھر جو چاہے خدائے تعالی سو کر سکتا ہی بیشک خدائے تعالے جاننے والا ہے سب چیز کا سب کچھ کر سکنے والا زبردست ہے وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰي ظَهْرِهَا مِنْ دَاۗبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَاۗءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ۝ اور اگر پکڑے خدائے تعالے لوگون کو بسبب اُن کامون کے جو وہ کرتے ہین تو نہ چھوڑے زمین کی پیٹھ پر ایک چلنے پھرنے والے کو بھی لیکن ڈھیل دیتا ہی اُن کو خدائے تعالی اپنے فضل سے ایک وقت مقرر کیے ہوئے تک جو موت ہے پھر جب آوے وقت اُنکی موت کا تو پھر بیشک خدائے تعالے ہے اپنے بندون کے احوال دیکھنے والا یعنی دیکھتا ہی اور جانتا ہے سب کے احوال کو پھر جیسا کچھ وہ بھلا اور بُرا کام کرتے ہین ہر ایک کو اُسکے کام کے موافق بدلا دیوے گا قیامت کے دن

ع ۵ ۱۷

سُوْرَةُ يٰسٓ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ　　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　　ثَلٰثٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً

يٰسٓ ۝ حرف جدا جدا جو قرآن مین ہین یہ بھید ہے خدائے تعالے اور رسول کے بیچ جو کوئی اُس بھید سے واقف نہین مگر عالمون نے کچھ کچھ کہا ہی بعضے کہتے ہین کہ یہ نام خدائے تعالے کا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ نام سورۃ کا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ سات نام جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن مین ہین اُنمین سے ایک یہ بھی ہے جیسے کہ اہل بیت کو آل یٰسین کہتے ہین تفسیر کرنے والے کہتے ہین جو کافرمکے کے حضرت پیغمبر صلے اللہ

علیہ وسلم کو کہتے تھے کہ تو بھیجا ہوا خدائے تعالے کا نہین ہی سو خدائے تعالے فرماتا ہے کہ یٰسٓ اے سید یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ قسم ہے قرآن حکم کرنے والے کی یعنی قرآن جو حکم کرتا ہے سچا اور مضبوط اسکی قسم ہے کہ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ لا بیشک تو بھیجے ہوؤن سے ہے عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ اوپر راہ سیدھی کے جو دین اسلام ہے یعنی جیسے حضرت ابراہیم اور حضرت عیسی اور حضرت موسی علیہم السلام آئے تھے تو بیشک ویسا ہے اور وہ قرآن جسکی قسم کھائی تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۝ نیچے بھیجا ہے خدائے تعالے زبردست مہربانی کرنے والے نے تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسواسطے بھیجا ہے لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ۝ جو تو ڈراوے ایک قوم کو عذاب سے خدائے تعالے کے جو نہین ڈرایا کسی پیغمبر نے اس قوم کے باپ دادا کو یعنی جبکہ اُنکے باپ دادا کو کسی نبی نے خدا کی راہ نہین بتائی اس سبب یہ واقف نہین اور بیخبر ہین خدائے تعالے کی صفتون سے اور اُسکی رحمت اور عذاب سے تو انھین خبردار کر تو جانین اور حکم خدائے تعالے کا بجالاوین اور اُسکے عذاب سے ڈرین مکے کے لوگون مین بعد حضرت اسمعیل علیہ السلام کے کوئی نبی نہین آیا تھا لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ بیشک ثابت اور درست ہوئی بات عذاب کی اوپر بہت اُن کافرون کے پھر یہ ایمان نہین لانے کے یعنی ہمین یقین ہے کہ یہ بہت مکے کے لوگون سے ایمان نہین لانے کے اسواسطے اُنپر عذاب ثابت ہوا اور مقرر ہو لیا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ۝ مقرر ہمنے ڈالے ہین اُنکی گردنون مین طوق جو وہ طوق ٹھوڑیون تک ہین پھنسے ہوئے پھر وہ کافر سر نہین ہلا سکتے اور نہین پھر سکتے کسی طرف اس طوق کے سبب وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝ اور بنایا ہمنے روبرو اُنکے ایک دیوار اور پیچھے اُنکے ایک دیوار پھر ڈھانکا ہمنے اُنکی آنکھون کو پھر کچھ اُنکو نظر نہین آتا وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ اور برابر ہے اُن پر جنپر عذاب مقرر ہو چکا ہے کہ تو ڈراوے یا نہ ڈراوے اُنکو وہ ایمان نہین لانے کے اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ۝ اور سولے اسکے نہین یعنی مقرر تو ڈراویگا اُسکو جو تابعداری کریگا قرآن کی اور ڈریگا خدائے تعالے سے بغیر دیکھے اُسکے عذاب کے اپنے دل مین ایسے شخص کو خوشخبری دے گناہ معاف ہونے کی اور بدلا ملنے بڑے کی یعنی خوشخبری دے اُس ڈرنے والے کو جو تیرے گناہ بخشے جائینگے اس ڈرنے کا بہت بڑا بدلا ملیگا جو تیری سمجھ مین نہ آوے اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝ اور ہم جلاتے ہین مردے کو اور لکھتے ہین ہم جو آگے بھیجتے ہین نیکی اور بدی سے اور نشانیان بھی اُنکی لکھی ہین جتنے جو چھوڑ گئے ہین اور سب چیز کا حساب کیا ہے ہمنے کتاب مین کھلا ہوا روشن یعنی لوح محفوظ مین سب لکھا ہوا ہے وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝ اور بیان کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور کہہ مکے کے لوگون کو کہاوت اور خبر گاؤن کے رہنے والون کی جسوقت کہ آئے اُس گاؤن مین بھیجے ہوئے کہتے ہین کہ جب حضرت عیسی علیہ السلام آسمان پر گئے تو پیچھے اُنکے حضرت شمعون الصفا اُنکی جگہ خلیفہ ہوئے یون کہتے ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے پہلے آسمان پر جانے سے یا حضرت شمعون نے بعد اُنکے دو آدمیون کو اپنے یارون سے انطاکیہ کے شہر مین بھیجا تو خلقت خدائے تعالے کی کو راہ بتاوین وہ دونون جب شہر کے نزدیک پونہچے تو ایک بوڑھے کو دیکھا کہ دنبیان چراتا تھا اُسنے پوچھا کہ تم کون ہو اُنھون نے کہا کہ ہمین حضرت عیسی علیہ السلام نے بھیجا ہے تو خلقت کو بت پرستی سے منع کرین اور خدائے تعالی وحدہ لا شریک کی راہ بتاوین اس بوڑھے نے کہا کہ کیا دلیل ہے تمھاری اس سچ بولنے پر اور تمھین سچا کیونکر جانین اُنھون نے کہا کہ ہم مان کے پیٹ کے اندھون کو اور

ع ۱ ۱۲ ۱۹

کوڑھیون کو اچھا کرتے ہین اُسنے کہا کہ کئی برس سے میرا بیٹا بیمار ہے اور کسی حکیم کی دوا اُسے اثر نہین کرتی اور وہ تندرست نہین ہوتا اگر تم اُسے اچھا کردو تو مین تمھارے خدا کو مانون وہ دونون اُس بیمار کے سرہانے آگئے اور دعا مانگی خدائے تعالے نے اُسی وقت اُسے شفا دی اور وہ لڑکا مسلمان ہوا اسی کو حبیب نجار کہتے ہین پھر یہ خبر اُن دونون شخصون کی اُس شہر مین مشہور ہوئی اور وہان کے بادشاہ کا نام انطیخش رومی تھا اور بت پرستی کرتا تھا اُس نے اُن کا احوال معلوم کرکے اُن دونون کو قید کیا پھر حضرت شمعون الصفا نے آن کر انطیخش سے دوستی اور یارانہ پیدا کرکے اُنھین چھڑایا جیسے کہ خدائے تعالے فرماتا ہے اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ جب بھیجا ہمنے شہر انطاکیہ کے رہنے والون کی طرف دو پیغمبر ہمارے حکم سے جو عیسیٰ علیہ السلام نے بھیجے تھے پھر اُس شہر کے لوگون نے اُن دونون کو جھوٹا جانا یعنی اُنکو کہا کہ تم جھوٹے ہو اور اُنھین قید کیا پھر ہمنے قوت اور مضبوطی دی تیسرے سے پھر کہا اُن پیغمبرون نے کہ ہم بیشک تمھاری طرف بھیجے ہوے ہین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ کہا اُس شہر کے لوگون نے نہین ہو تم مگر آدمی ہم جیسے یعنی جیسے ہم ہین ویسے تم ہو اور نہین بھیجی خدائے تعالے نے کوئی چیز یعنی خدائے تعالے نے کچھ نہین بھیجا تم جھوٹے ہو قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ کہا اُن بھیجے ہوؤن نے کہ پروردگار ہمارا جانتا ہے کہ بیشک ہم تمھاری طرف بھیجے ہوے ہین اور نہین ہم پر مگر پہنچانا کھلا ہوا یعنی ہمارا ذمہ یہی تھا جو حکم تمکو پونہچا دیا آگے تم جانو اگر نہ مانوگے ہمارا کہنا تو تم پر عذاب آویگا کہتے ہین کہ اُس شہر مین اناج مہنگا ہوا تو پھر قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ کہا اُس شہر کے لوگون نے کہ ہمنے شگون بُرا جانا تمھارے آنے سے یعنی جب سے تم آئے ہو مینھ نہین برسا اور کھیت سوکھ گئے اگر تم اپنی بات کو نہ چھوڑوگے تو ہم تمھین پتھراؤ کرینگے اور ہر طرح پونہچے گا تمکو ہمسے بڑا عذاب سخت قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ کہا اُن بھیجے ہوؤن نے کہ شگون بدتمھارا تمھارے ساتھ ہے یعنی تم جو ہمین جھوٹا جانتے ہو اور حکم پیغمبر کا نہین مانتے اس سبب سے مینھ نہین برستا اور تم پر یہ سختی ہے اے کیا نصیحت جو کرتے ہین تمکو یہ شگون بدجانتے ہو اور ہمین تم ڈراتے ہو کہ ہم عذاب کرینگے تمکو یعنی ہم تمھین نصیحت کرتے ہین اُسکو شگون بد جانتے ہو اور کہتے ہو کہ پتھراؤ کرینگے اور دُکھ دیوینگے تمھین انصاف نہین بلکہ ہو تم لوگ حد سے بڑھے ہوے کہتے ہین کہ پہلے دو شخص آئے تھے اُنکو بعد اس گفتگو کے قید کیا پھر جو حضرت شمعون الصفا آئے اور انطیخش بادشاہ سے ملے اور اُسکے مصاحب ہوے اور بادشاہ کے ساتھ تبخانے مین جاتے تھے اپنے خدائے تعالے کو سجدہ کرتے تھے وہ جانتے تھے کہ ہمارے بتون کو سجدہ کرتا ہے یہانتک بادشاہ سے دوستی پیدا کی جو بادشاہ کوئی کام بغیر مصلحت اُنکے نہ کرتا تھا ایک دن حضرت شمعون الصفا نے بادشاہ سے پوچھا کہ مین نے سُنا ہے کہ دو مسافرون کو قید کیا ہے لیکن قید کرنے کا سبب معلوم نہین بادشاہ نے کہا کہ وہ کہتے ہین کہ ان بتون کے سوا اور ایک خدا ہے حضرت شمعون نے کہا کہ یہ تعجب کی بات ہے بھلا یہ تو ہمی اُنکو مین بھی سُنون جو وہ کیا کہتے ہین بادشاہ نے اُنکو بُلوایا جب اُنھون نے آن کر حضرت شمعون کو دیکھا تو خوش ہوے اور بے ڈر ہوکر خاطر جمع سے بیٹھے حضرت شمعون نے پوچھا کہ تم کسے پوجتے ہو اُنھون نے کہا کہ جسنے آسمان زمین بنایا ہے اُسے ہم پوجتے ہین پھر حضرت شمعون نے پوچھا کہ تمھارا خدا کیا کرتا ہے اُنھون نے کہا کہ ہمارا خدا اندھون کو آنکھین دیتا ہے حضرت شمعون نے کہا بادشاہ کو کہ ایک اندھے کو بلاؤ اندھا آیا اور کہا اُنکو کہ اپنے خدا کو کہو کہ اسکی آنکھین اچھی ہون اُنھون نے دعا مانگی اُسی وقت وہ اچھا ہوا حضرت شمعون نے کہا کہ ہم بھی اپنے اُن خداؤن سے کہین تو یہ بھی اسی طرح اندھے کو آنکھین دیوین بادشاہ نے حضرت شمعون سے آہستہ کہا کہ بتون کو کچھ قدرت نہین نہ وہ سنتے ہین نہ کچھ دیکھتے ہین حضرت شمعون نے پھر اُن دونون سے کہا کہ خدا تمھارا اور کیا کرتا ہے اُنھون نے کہا کہ اور مردے جلاتا ہے حضرت شمعون نے کہا کہ اگر یہ بات ہو تو ہم تمھارے خدا کو سب پوجا کرین ایک بیٹی بادشاہ کی کئی دن کی موئی ہوئی تھی اُسکو اُنھون نے حکم خدائے سُبحانہ و تعالے سے جلایا بادشاہ اور کئی آدمی اُسکے ساتھ مسلمان ہوئے اُس شہر کے لوگون نے ان سب کے مار ڈالنے کی فکر کی یہ ماجرا حبیب نجار نے سُنا اور دوڑے جیسے کہ خدائے تعالے فرماتا ہے وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ اور آیا دور سے شہر کے ایک مرد یعنی حبیب نجار جلد اس حال مین اور کہا کہ اے قوم میری تابعداری کرو پیغمبرون کی اور کہا مانو اُنکا اُس قوم نے یہ بات سُنکر حبیب سے کہا کہ کیا تو اُنکے خدا پر ایمان لایا ہے

پھر حبیب نے انکو کہا کہ جو نہیں مانگتے تم سے کچھ مزدوری اس پیغام پہونچانے پر اور وہ آپ راہ پائے ہوئے ہین یعنی واقف ہین خدائے تعالی کی سیدھی راہ سے

وَمَا لِيَ لَا أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ

الجزء ۲۳

اور کیا ہوا مجکو جو نہ پوجون مین اُسکو جسنے پیدا کیا مجھے اور تم بھی اُسی کو پوجو کسواسطے کہ تم سب کو اُسی کی طرف پھرنا ہے قیامت کو حساب کے واسطے اور جیسا کام تمنے کیا ہوگا ویسا ہی بدلا پاؤگے اے احمقو تمھاری طرح ءَأَتَّخِذُ مِن دُونِهِ آلِهَةً إِن يُرِدْنِ الرَّحْمَٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَلَا يُنقِذُونِ کیا پکڑون مین اور پوجون مین سوائے اُس خدائے تعالے کے اور خداؤن کو جو اگر چاہے وہ خدائے تعالی میری برائی تو نہ دور ہو مجھسے وہ برائی اُن خداؤن کے بخشوائے سے ذرا بھی یعنی اگر خدائے تعالی مجھپر غصہ ہو اور عذاب کیا چاہے تو یہ بت نہ بخشوا سکین مجکو اور نہ چھڑا سکین مجکو پھر اگر ویسے زبردست خدا کو چھوڑ کر ایسے بے طاقتون اور کمزورون کو پوجون تو إِنِّي إِذًا لَّفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ مقرر تب مین بہر طرح بڑا گمراہی مین ہون کھلا ہوا یعنی جان بوجھکر سیدھی راہ چھوڑون جب قوم نے جانا کہ حبیب نجار مقرر بتون سے پھرا تب قصد کیا اُسکے قتل کا اور لگے پتھر مارنے تب حبیب نے اُن پیغمبرون کی طرف مُنہ کیا اور کہا إِنِّي آمَنتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُونِ بیشک مین ایمان لایا ہون تمھارے پروردگار پر تم سنو اور میرے ایمان کے گواہ رہو یہ بات حبیب نجار کہتا تھا اور کافر پتھر مارتے تھے یہانتک کہ وہ مرگیا اور بازار مین شہر انطاکیہ کے حبیب نجار کی قبر ہے کہتے ہین فرشتون نے انکو وقت مرنے کے قِيلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ کہا کہ آؤ بہشت مین جب حبیب نجار نے بہشت مین جاکر وہان کی نعمتین دیکھین تو قَالَ يَا لَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُكْرَمِينَ کہا کیا خوب ہوتا اگر جانتی قوم میری جو کس سبب سے بخشا مجکو میرے خدائے تعالے نے اور کیا مجکو بڑے باعزتون سے یعنی خدائے تعالے نے بڑی عزت و مرتبہ دیا مجکو کہتے ہین کہ اُن کافرون نے پیغمبرون کو اور بادشاہ کو اور جو کوئی ایمان لایا تھا سب کو مار ڈالا اور بعضے کہتے ہین حبیب کو مار ڈالا باقی سب بھاگ کر نیچے وَمَا أَنزَلْنَا عَلَىٰ قَوْمِهِ مِن بَعْدِهِ مِن جُندٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَمَا كُنَّا مُنزِلِينَ اور نہ بھیجا ہمنے اوپر قوم حبیب نجار کے اُسکے مرنے کے پیچھے کوئی لشکر آسمان سے یعنی جب وہ قصہ ہوچکا تو کوئی فوج آسمان سے نہین بھیجی اُن پر اور نہین ہم بھیجنے والے یعنی کافر اس لائق نہین جو اُنکے مارنے کو فرشتے بھیجین اور یہ جو حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کو جو حنین کی لڑائی مین فرشتون کا لشکر بھیجا تھا سو واسطے بڑائی اور بزرگی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے آیا تھا إِن كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ خَامِدُونَ نہ تھا واسطے عذاب اُس قوم کے مگر ایک چنگھاڑ حضرت جبرئیل علیہ السلام کی پھر وہ وہان بجھے ہوئے پڑے تھے یعنی آواز سے سب مرگئے جیسے آگ بجھکر راکھ ہوجاتی ہے يَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ہائے افسوس اُن بندون پر جو نہ آیا کوئی پیغمبر جو اُنھون نے اُس سے ٹھٹھا ہی کیا یعنی جتنے نبی آئے سب سے مسخری اور مزاح ہی اُنھون نے کیا أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّنَ الْقُرُونِ أَنَّهُمْ إِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُونَ ہائے کیا نہ دیکھا اور جانا جو کتنے شہرون کے لوگون کو مار کھپا دیا ہمنے پہلے ان مکے کے لوگون سے یہ کہ وہ لوگ اس بات کو نہین سمجھتے کہ اُن سے پہلے کتنے شہرون کے لوگون کو مار کھپا دیا اُنمین سے اُن پاس کوئی نہ پھرا یعنی مرکر پھر دنیا مین نہین آیا وَإِن كُلٌّ لَّمَّا جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ اور یہ سب جمع ہوکر ہمارے آگے حاضر آوینگے یعنی وہ جو آگے موئے اور یہ جو مین اور آگے جو پیدا ہونگے قیامت کو سب اکٹھے ہوکر آگے ہمارے حاضر آوینگے وَآيَةٌ لَّهُمُ الْأَرْضُ الْمَيْتَةُ أَحْيَيْنَاهَا وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَأْكُلُونَ اور نشانی ہے ہماری قدرت کی مردے کے جلانے پر واسطے اُنکے زمین موئی ہوئی کو یعنی خشک بغیر گھانس کے اور سبزی کے جلایا ہمنے اُسے بسبب مینھ کے پانی کے اور باہر لائے ہم اُس زمین سے یعنی اُگایا ہمنے زمین سے دانے اناج اور میوے کے پھر اُن دانون سے تم کھاتے ہو وَجَعَلْنَا فِيهَا جَنَّاتٍ مِّن نَّخِيلٍ وَأَعْنَابٍ وَفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ الْعُيُونِ لِيَأْكُلُوا مِن ثَمَرِهِ وَمَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ أَفَلَا يَشْكُرُونَ اور پیدا کیا ہمنے اُس زمین مین باغ جو اُنمین درخت ہین کھجورون کے اور انگورون کے اور زمین مین بہائین ہمنے نہرین پانی کی تو کھاؤ تم میوے باغون کے اور ان میوون کو نہین بنایا تمھارے ہاتھون نے یعنی خدائے تعالے کی قدرت سے پیدا ہوتے ہین اے پھر یہ لوگ شکر نہین کرتے ایسی نعمتون کا سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنبِتُ الْأَرْضُ وَمِنْ أَنفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ پاک ہے خدائے تعالے سب عیبون اور نقصانون سے جسنے پیدا کیا جوڑا سب چیز کا جو اُگتا ہے زمین سے اور جوڑا پیدا کیا آدمیون سے یعنی عورت مرد اور اس خلقت کا بھی جو اُنکو نہین جانتے وَآيَةٌ لَّهُمُ اللَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَإِذَا هُم مُّظْلِمُونَ اور نشانی ہماری قدرت کی اُنکے واسطے رات جو حکمت سے ہم کھینچ لیتے ہین اُس سے دن کو پھر تب

ع ۲۰

یہ اندھیرے مین رہجاتے ہین وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۝ اور نشانی قدرت کی سورج ہے جو چلا جاتا ہے اپنے ٹھہرنے کی جگہ تک یہ ٹھہراؤ مقرر کرنا خدائے تعالے زبردست خبردار سے ہے وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِیْمِ ۝ اور نشانیون قدرت خدائے تعالے کی سے چاند ہے جو مقرر کیا ہمنے اُسکی منزلین یہانتک کہ پھر ہوتا ہے جیسے ڈالی سوکھی پُرانی کھجور کی لَا الشَّمْسُ یَنْۢبَغِیْ لَهَاۤ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّیْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ وَكُلٌّ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ ۝ نہ سورج کو چاہیے کہ پاوے چاند کو دوڑنے مین کسواسطے کہ چاند ایک مہینے مین بارہ برجون کی سیر کرتا ہے اور سورج ایک برس مین اور نہ رات آگے بڑھتی ہے دن سے روشنی مین یعنی چاندنی دھوپ سے زیادہ روشن نہین ہوسکتی بلکہ برابر بھی نہین ہے خدائے تعالے نے ہر چیز کو جیسا بنایا ہے اُس سے کم اور زیادہ نہین ہوسکتا اور سب تارے اور چاند سورج آسمان چوڑے مین تیرتے ہین جیسے مچھلیان دریا مین وَاٰیَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّیَّتَهُمْ فِی الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝ اور نشانیان اور نشانیون سے ہماری قدرت کی انکے واسطے وہ ہے کہ اُٹھایا ہمنے اُنکی اولاد کو ناؤ مین بھر کر یعنی دریا مین ناؤ کا چلنا نشانی ہے خدائے تعالے کی قدرت سے وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا یَرْكَبُوْنَ ۝ اور بنایا ہمنے اُنکے واسطے ناؤ سا جسپر چڑھتے ہین یعنی اونٹ جو جنگل کی ناؤ ہین وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِیْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ یُنْقَذُوْنَ ۝ اور اگر چاہین ہم کہ ڈبا دین ناؤ کے بیٹھنے والون کو تو پھر کوئی نہین جو اُنکی فریاد کو پہونچنے والا ہو اور نہ یہ چھوٹنے والے ہین ڈوبنے سے اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِیْنٍ ۝ مگر بخشش اور مہربانی ہم ہی سے اور کارروائی اُنکی ہے ایک وقت مقرر تک یعنی ہمنے جو اُنکی عمر مقرر کر رکھی ہے تب تک ہماری مہربانی اور بخشش سے اپنا مقصود کرلین وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَیْنَ اَیْدِیْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ اور جب کہتے ہین اُنکو کہ ڈرو عذاب سے جو آگے تمھارے ہوا اگلے کافرون پر اور پیچھے تمھارے جو چلا آتا ہے قیامت کے دن کا شاید تم پر مہربانی ہووے وَمَا تَاْتِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ مِّنْ اٰیٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ ۝ اور نہ آئی کوئی نشانی نشانیون پروردگار انکے سے مگر یہ تھے اُس نشانی سے مُنھ پھیرنے والے یعنی جو آیت قرآن کی اور جو معجزے رسول کے آئے سب سے مُنھ پھیرا کافرون نے اور کسی کو نہ مانا وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ یَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗۤ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ اور جب کہتے ہین اُنکو کہ محتاجون کو بانٹو اور خیرات کرو اُسمین سے جو روزی دی ہو تمکو خدائے تعالے نے تب کہتے ہین کافر مسلمانون کو لے کیا کھلاوین ہم اُنکو جو خدائے تعالے اگر چاہتا تو کھلاتا اُنکو یعنی کافر مسلمانون سے کہتے تھے کہ تم کہتے ہو کہ خدائے تعالی سب کو روزی دیتا ہے جب خدا نے اُنکو نہ دی تو ہم کیون دین تم اے مسلمانو مقرر کھلی گمراہی مین ہو صریحًا جو ہمین کہتے ہو کہ خیرات کرو وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ اور کہتے ہین کافر پیغمبرون سے کہ کب ہوگا یہ وعدہ جو تم کہتے ہو کہ قیامت آئیگی بتاؤ کب آئیگی اگر سچے ہو اب خدائے تعالی فرماتا ہے مَا یَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ یَخِصِّمُوْنَ ۝ نہین راہ دیکھتے یہ مگر ایک چنگھاڑ کی جو پکڑے اُنکو اور یہ آپ دنیا کے معاملے مین جھگڑتے ہونگے یعنی مشغول ہونگے فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ تَوْصِیَةً وَّلَاۤ اِلٰۤى اَهْلِهِمْ یَرْجِعُوْنَ ۝ پھر نہ سکین گے جو کچھ کہہ مرین اور نہ اپنے کنبے پاس پھر سکین گے یعنی اتنی بھی فرصت نہوگی جو بات کرین یا کسی عزیز سے ملین وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ یَنْسِلُوْنَ ۝ اور جب پھونکا جاویگا تیسری بار سنگا پھر اُسوقت یہ لوگ قبرون سے باہر آن کر اپنے پروردگار کی طرف دوڑینگے قَالُوْا یٰوَیْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ؕ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ۝ کہین گے اے خرابی اور کمبختی ہماری کسنے ہمکو اُٹھایا ہمارے سونے کی جگہ سے تب فرشتے کہین گے کہ یہ ہے وہ جو وعدہ کیا تھا خدائے تعالی نے اور سچے تھے پیغمبر اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا مُحْضَرُوْنَ ۝ نہ تھی مگر ایک چنگھاڑ پھر یہ اُسوقت سب ہمارے آگے حاضر ہونے والے ہین فَالْیَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَیْـًٔا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ پھر آج کے دن کسی پر کچھ ظلم نہوگا اور بدلا نہ ملیگا مگر وہی جو کرتے تھے تم دنیا مین نیکی اور بدی سے اُسی کا بدلا ملیگا کم اور زیادہ نہوگا اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْیَوْمَ فِیْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ۝ بیشک بہشت کے رہنے والے آج کام مین ہین خوش میوہ کھاتے ہوے عیش مین ہونگے هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِیْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ۝ بہشت کے رہنے والے اور اُنکی لگا حیان بیبیان چھاؤن مین محلون کے اندر تختون کے اوپر تکیے لگا کر بیٹھین گی عزت اور شان سے لَهُمْ فِیْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا یَدَّعُوْنَ ۝ واسطے بہشتیون کے بہشت مین طرح طرح کے میوے ہین اور اُنکو ہوگا جو چاہین گے سب موجود اور تیار رکھا ہوا سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ۝ سلام کا فرمایا ہوگا پروردگار مہربان سے قیامت کو بعد حساب کے حکم ہوگا کہ وَامْتَازُوا الْیَوْمَ اَیُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۝ جدا ہو جاؤ آج اے کافرو مسلمانون سے اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَیْكُمْ یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ اَنْ لَّا

وقف منزل
وقف لازم

تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ اے کیا نہ کہا تھا تمکو اے اولاد آدم کی وہ کہ نہ پوجو شیطان کو یعنی شیطان کا کہا نہ مانیو جو بیشک شیطان تمھارا دشمن ہی کھلا ہوا صریحاً وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝ اور یہ کہ بندگی کرو میری جو یہ سیدھی راہ ہے تمھارے چھٹکارے کی اور بہشت میں جانے کی یعنی اُن دونوں باتوں کا تم سے قول کیا تھا سو تمنے دونوں کو اُلٹا کیا کہ میری بندگی نہ کی اور شیطان کا کہا مانا وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ۭ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ۝ اور بیشک بہکایا اور بھلایا شیطان نے تم میں سے بہت خلقت کو اے پھر کیا تم نہیں سمجھتے تھے اور اسکے فریب سے نہ بچ سکتے تھے پھر کافروں کو مسلمانوں سے جدا کر کے کہیں گے هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝ یہ دوزخ وہ ہے جسکا دنیا میں تمھیں وعدہ دیتے تھے بغیر اور تم جھوٹھ جانتے تھے آؤ اسمیں آج اس سبب جو تھے تم دنیا میں نہ ماننے والے بغیر دین کا کہنا اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ آج مہر رکھینگے ہم اُن کے مُنھوں پر اور باتیں کرینگے ہمسے ہاتھ اُنکے اور پانوں اُنکے اور بتاوینگے جو کچھ یہ کرتے تھے دنیا میں یعنی ساری عمر کی نیکی اور بدی کی ہوئی ہاتھ اور پانوں کہدینگے قیامت کو وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ۝ اور اگر ہم چاہیں تو دنیا میں غائب ہونے اور مٹانے کا حکم کریں اُنکی آنکھوں پر تو پھر یہ دوڑیں راہ چلنے کو جیسے عادت ہے اُنکی پھر کیونکر دیکھیں راہ وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰي مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ۝ اور اگر چاہیں ہم تو صورت بدل دیں اُنکی اوپر جگہ اُنکی کے یعنی جس مکان پر ہوں وہیں رہجائیں پھر نہ سکیں آگے چلنا اور نہ پیچھے پھر سکیں وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ۭ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ۝ اور جسکو بوڑھا کرتے ہیں ہم پھیرتے ہیں ہم اُسکے بدن میں رہجانیں قوت کے بدلے سستی اور عوض جوانی کے بڑھاپا پھر کیا نہیں سمجھتے اس بات کو اور خدا کے تعالے کی قدرت نہیں دیکھتے کہتے ہیں کہ مکے کے لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہتے تھے کہ شاعر ہے اور قرآن کو اپنے دل سے بناتا ہے سو خدا کے تعالے فرماتا ہے کہ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ۝ اور نہیں سکھایا ہمنے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شعر یعنی ہمنے اُسے علم شعر کہنے کا نہیں دیا اور نہیں لائق ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو شعر کہے نہیں ہے یہ قرآن مگر نصیحت اور کتاب ہے کھلی ہوئی جو اُسکے معنی روشن ہیں اور اسواسطے بھیجا ہی لِيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ تو ڈراوے تو خدا کے تعالے کے عذاب سے جو جیتا ہووے یعنی مسلمان ہووے اور کافر تو مثل مُردے کے ہیں اور ثابت اور مقرر ہوچکی بات عذاب کی کافروں پر اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ۝ اے کیا نہیں دیکھتے اور نہیں سمجھتے یہ کہ ہمنے پیدا کردیے اُنکے واسطے اپنے ہاتھوں سے حیوان جیسے اونٹ اور گائے اور دنبے اور بکریاں پھر یہ لوگ آپ اُن کے مالک ہیں وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ۝ اور رام کیا ہمنے حیوانوں کو آدمیوں کے پھر یہ لوگ اُن حیوانوں میں سے سواری بھی کرتے ہیں اور اُنمیں سے کھاتے بھی ہیں وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ۭ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ۝ اور واسطے اُن لوگوں کے حیوانوں میں فائدے ہیں جیسے اُون اور کھالیں اور پینے کو دودھ کیا پس شکر نہیں کرتے ایسی نعمتوں کا بلکہ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ اور پکڑتے ہیں سوائے خدا کے تعالے کے اور خداؤں کو یعنی بتوں کو اسواسطے کہ شاید مدد کریں وہ بُت پر وہ خدا اُنکے یعنی بت لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ۝ نہیں کرسکتے مدد اُنکی کسواسطے کہ وہ آپ ہی کچھ طاقت نہیں رکھتے بلکہ ان ہی کے محتاج ہیں جو اُٹھاوین تو اُٹھیں نہیں تو پڑے رہیں بے اختیار اور یہ بُت پوجنے والے اُن اپنے خداؤں کی فوج ہیں حاضر ہونے والے اب تو انکی نگہبانی کے واسطے فوج ہیں تو کوئی توڑے نہیں اور قیامت کو اُنکے ساتھ دوزخ میں جائینگے اب خدا کے تعالے اپنے حبیب کی تسلی کے واسطے فرماتا ہے کہ فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝ پھر چاہیے کہ غمگین نہ کرے تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافروں کی بات بیشک ہم جانتے ہیں وہ جو چھپا رکھتے ہیں دل میں اور جو کچھ ظاہر میں کرتے ہیں ہم سب جانتے ہیں اور سب کا بدلا دینگے ہم انکو کہتے ہیں کہ ایک دن پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی مجلس میں بیٹھے تھے اور کئی سردار قریش کے بھی حاضر تھے جو اُبی بیٹا خلف کا ایک ہڈی پرانی گلی ہوئی ہاتھ میں لیکر ملتا ہوا آیا اور کہا کہ کون ہے جو اسے پھر دوبارا درست کرے اور بناوے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پروردگار بناویگا جسنے پہلے اسے اور تجھے بنایا تھا خدا کے تعالے نے یہ آیت بھیجی اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ۝ اے کیا نہیں دیکھتا آدمی یعنی اُبی کہ بیشک پیدا کیا ہمنے اُسکو بوند منی کے سے جو اصل پیدائش آدمی کی ہے پھر آپ اُسوقت جھگڑتا ہے سامنے کھلا ہوا صریحاً اور اپنے تئیں نہیں سمجھتا ہے کہ میں کیا تھا اور کیونکر پیدا ہوا وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ۭ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ۝ اور ماری

ع ۱۷ ۳

ی کہی ہمارے واسطے مثل کہ پرانی گلی ہوئی ہڈی کو ہاتھ مین مل کر پھونک سے اُڑا دی اور بھلا یا پیدا ہونے اپنے کو یعنی نہین سمجھتا کہ مین کیونکر پیدا ہوا تھا
کہا کہ کون جلا ویگا ہڈی کو جو یہ گل کر خاک ہوگئی تھی قُلْ یُحْیِیْهَا الَّذِیْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِیْمُۨ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکو کہ
ویگا اس گلی ہوئی ہڈی کو وہ پروردگار جسنے اپنی قدرت سے پیدا کیا پہلی بار اور سب خلقت سے خبردار ہے الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ
نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ۝ وہ پروردگار جسنے پیدا کیا تمھارے واسطے ہرے درخت سے آگ کو پھر وہان تم اُس ہرے درخت سے آگ
نکالتے ہو عرب کے ملک مین بہت جگہ درخت ہین ایک کا نام مُرخ ہے اور دوسرے کا نام عفار ہے جب مُرخ کی ڈالی عفار کی ڈالی پر زور سے پھیرتے
ین تو آگ نکلتی ہے سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو ہرے درخت سے آگ نکال سکتا ہی البتہ وہ مردون کو جلا سکتا ہے دوبارہ اَوَلَیْسَ الَّذِیْ خَلَقَ
وقف غفران
سَمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓی اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ۭ بَلٰی ۚ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِیْمُ ۝ اے کیا نہین ہے وہ شخص جسنے پیدا کیا آسمانون اور زمین کو
سکنے والا اُن جیسون کو یعنی جسنے آسمانون اور زمین کو پیدا کیا ہی وہ کیا مانند انکے اور نہین پیدا کر سکتا ہان پیدا کر سکتا ہے اور وہی ہی بہت خلقت پیدا
نے والا سب کے احوال کا جاننے والا اُس سے کچھ چھپا ہوا نہین ہے اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَیْـًٔا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ۝ سوائے اسکے نہین کام
ر حکم اُسکا جب چاہتا ہے کسی چیز کے پیدا کرنے کو تو فرماتا ہے اُسکو کہ بن جا بن جاتی ہے اُسی وقت کچھ اسباب اور مصالح کی اور مدد کرنیوالے
ی اور ڈھیل کی احتیاج نہین ہی فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ پھر پاک ہے خدائے تعالیٰ سب عیبون اور نقصانون
ے وہ خدائے تعالیٰ جسکی قدرت کے ہاتھ مین ہی بادشاہی سب چیزون کی اور اُسی کی طرف تم سب پھر پھیرو گے قیامت کے دن حساب کے واسطے مقرر
ع ۵ ۶

منزل ۶

سورۃ والصّٰفّٰت مکیۃ وھی ۱۸۲ ایاتھا ۵ رکوعاتھا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۝ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۝ فَالتّٰلِیٰتِ ذِكْرًا ۝ قسم ہے ساتھ فرشتون صف باندھنے والون کے واسطے بندگی کے پس قسم ہے فرشتون دور کرنے
لون کی کہ شیطانون کو دور کرتے ہین پس قسم ہے فرشتون پڑھنے والون کی کہ وحی اللہ کی پڑھتے ہین اوپر پیغمبرون کے حق تعالیٰ قسم کھاتا ہی فرشتون
ی کہ صف مین کھڑے ہین درمیان ہوا کے ساتھ جس چیز کے حکم پہنچے قیام کرین یا قسم کھاتا ہے ساتھ غازیون کے کہ صفین جہاد مین باندھتے ہین
مومنون کی کہ جماعت کی صف مین کھڑے ہووین یا ساتھ علماؤن کے کہ بیچ صف فیض لینے کے قائم ہووین یا ساتھ جانورون کے کہ درمیان ہوا کے
صف باندھین اگر مراد فرشتے ہین پس زاجرات بھی وہی ہین کہ بادلون کو ہانکتے ہین اور تالیات ہین کہ ہمیشہ سات حمد اور تسبیح اللہ کی کے مشغول ہین اور اگر
اعت جماعت غازیون کی ہین زجران کا ہانکنا گھوڑے کا ہووے یاد کرنا دشمنون کا ہووے اور پڑھنا اُنکا اوا کرنا تکبیر کا اور اگر مومن ہووین ساتھ
نوار خدمت کے زجر کرنے والے شیطانون کے ہین اور درمیان نماز کے پڑھنے والے قرآن کے ہین اور اگر اہل علم ہین کفر اور فسق سے ساتھ دلیل اور
جت کے اوپر خلق کے پڑھتے ہین احکام شریعت کے اور اگر جانور ہین ساتھ کہنے ذکر اللہ کے طرح طرح کی آفتون کو اپنے سے دور کرتے ہین اس آیت
ین دلیلین علماؤن نے بہت کی ہین واسطے طول کے نہین لکھا اگر مفصل چاہے تفسیر حسینی مین دیکھے لائے ہین کہ کفار مکے کے ازراہ تعجب کے کہتے تھے
ہ محمد سب خداؤن کو ایک خدا کہتا ہے حق تعالیٰ نے بیچ اس آیت کے قسم یاد کی کہ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۝ تحقیق کہ اللہ تمھارا بیچ ذات اپنی کے
ایک ہے رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۝ اور پیدا کرنے والا آسمانون کا اور زمین کا اور پیدا کرنے والا اُس چیز کا کہ درمیان
اُن دونون کے ہے حیوانات سے اور اثمار سے اور پہاڑون سے اور پیدا کرنے والا مشرقون ستارون کا کیونکر کہ ہر ستارون کو ایک مشرق ہی کہ اُس
جگہ سے نکلتا ہے یا مراد مشارق آفتاب ہے کہ ہر روز اور مشرق سے نکلتا ہے اور مغرب اُسکے بھی مختلف ہین کہ ہر روز اور مغرب مین چھپتا ہے اور
ساتھ مشارق کے اکتفا کی مغربون کا مذکور نہ کیا اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِزِیْنَةِ ِۨالْكَوَاكِبِ ۝ تحقیق ہمنے آرایش دی ہے آسمان دنیا کے کو یعنی جو آسمان
کہ نزدیک تر ہی زمین سے ساتھ آرایش ستارون کے اور حفص ساتھ اضافت کے پڑھتا ہے یعنی آرایش دی ہمنے آسمان دنیا کے کو ساتھ آرایش
ستارون کے وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَیْطٰنٍ مَّارِدٍ ۝ لَا یَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَیُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۝ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۝ اِلَّا مَنْ
خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝ اور نگاہ رکھا ہمنے آسمان کو نگاہ رکھنا ہر شیطان سرکش نافرمان سے نہین سنتے اور طاقت سننے کی نہین رکھتے طرف

باتون گروہ بلند تر کے کہ اشراف فرشتے واقف اسرار ہین اور ڈالے جاتے ہین شیطان یعنی اوپر اُنکے چنگاریان آگ کی ڈالتے ہین یا دور کیے جاتے ہین ہر طرف سے خواری اور رسوائی کو دور کرنا اور واسطے شیطانون کے عذاب ہی دُکھ دینے والا آخرت مین یا ہمیشہ بیچ دنیا کے اور اُنکو قوت سننے کلام فرشتون کی نہووے مگر جو شیطان کہ اُچک لیجاوے بات فرشتے کی اچک لیجاوے یعنی چراوے بات کو فرشتے سے پس پیچھے سے آتا ہے اُسکے ستارہ روشن یا آگ جلانے والی اور راندے ہوے کو ایذا کرے یا جلاوے لائے ہین کہ رکانہ ابن زید اور ابو الاشدین کہ منکر بعث اور حشر کے تھے ہمیشہ دعوی حملہ اور قوت کا کرتے تھے اور درمیان قریش کے از روے تکلف کے نشان بزرگی کا بلند کرتے تھے حق تعالیٰ نے آیت بھیجی کہ فَاسْتَفْتِهِمْ أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ۚ إِنَّا خَلَقْنَاهُم مِّن طِينٍ لَّازِبٍ ۝ پس پوچھ اے محمد مشرکون سے کہ آیا وہ سخت زیادہ ہین از روے پیدایش کے یا جو کچھ کہ پیدا کیا ہے ہمنے فرشتون سے اور آسمانون سے اور زمین اور ستارون سے اور مشرقون اور انگارون آگ کے سے تحقیق ہمنے پیدا کیا ہے آدمیون کی اصل کو مٹی چپکنے والی سے پس مادۂ اصلی اُنکا مٹی ہے اور وہ حاصل ہووے ملنے جز پانی کے سے اور بیچ معالم کے آیا ہے کہ گمان پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ تھا کہ جو کوئی قرآن سُنے ساتھ اُسکے ایمان لاوے مشرکون نے سُنا اور ساتھ اُسکے ٹھٹھا کیا پیغمبر نے اس حال سے تعجب کیا آیت آئی کہ بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُونَ ۝ واسطے قطع کلام اول کے ہیا اور **زاد المسیر** مین لایا ہے معنی بل کے جیسے کہ دع یعنی چھوڑ کلام کفار کو تعجب کیا تو نے اے محمد اُنکے ایمان نہ لانے پر ساتھ قرآن کے اور وہ ٹھٹھا کرتے ہین ساتھ اُسکے یا تعجب رکھتا ہے تو کہ وجود قدرت الٰہی کی کیون انکار بعث کا کرتے ہین اور وہ افسوس رکھتے ہین تعجب تیرے سے وَإِذَا ذُكِّرُوا لَا يَذْكُرُونَ ۝ وَإِذَا رَأَوْا آيَةً يَسْتَسْخِرُونَ ۝ اور جبوقت نصیحت دی جاتی ہے ساتھ کسی چیز کے نہین یاد کرتے اُسکو اور ساتھ اُسکے نصیحت پکڑنیوالے نہووین اور جبوقت دیکھتے ہین کسی معجزے کو کہ سبب سچ ہونے گفتگو تیری کا ہے جیسے شق ہوجانا چاند کا ٹھٹھا کرتے ہین ساتھ اُسکے آپس مین وَقَالُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ۝ أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ۝ أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ ۝ اور کہتے ہین نہین ہے یہ معجزہ کہ دیکھا ہے ہمنے مگر جادو ظاہر آیا جبوقت کہ مرجاوینگے ہم دنیا سے اور ہوجاوینگے مٹی خشک اور ہڈیان بے گوشت اور پوست آیا ہم البتہ اُٹھائے گئے ہونگے آیا اور باپ دادے ہمارے بھی کہ پہلے تھے قُلْ نَعَمْ وَأَنتُمْ دَاخِرُونَ ۝ فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ فَإِذَا هُمْ يَنظُرُونَ ۝ کہہ تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ہان اُٹھائے جاؤگے تم ساتھ باپ دادون کے جس حال مین کہ خوار ہوگے اور جبوقت کہ قیامت آوے پس سوائے اسکے نہین ہے کہ وہ ایک ہانکنا ہے کہ صور پھونکین گے پس یکایک تمام آدمی زندہ ہوکر قبرون سے دیکھین گے وَقَالُوا يَا وَيْلَنَا هَٰذَا يَوْمُ الدِّينِ ۝ اور کہین گے کہ اے افسوس اوپر ہمارے یہ دن قیامت ہے کہ ہمکو وعدہ دیتے تھے اور فرشتے کہین گے کہ ہان هَٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِي كُنتُم بِهِ تُكَذِّبُونَ ۝ یہ دن جدا کرنے نیکون کا بدون سے ہے یا دن حکم کا وہ دن کہ تھے تم ساتھ اُسکے جھوٹ جانتے تھے اور یقین نہ کرتے تھے پس اللہ تعالیٰ سے حکم پہونچے ساتھ فرشتون کے کہ احْشُرُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا وَأَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ ۝ جمع کرو تم اُن لوگون کو کہ ظلم کیا اُنھون نے اوپر اپنے ساتھ شرک کے اور مانندون اُنکے کو یعنی بت پرست کو ساتھ بت پرست کے اور ستارہ پرست کو ساتھ ستارہ پرست کے اور اسی طرح کے یا نزدیکیون اُنکے کو یعنی شیطانون سے یا جورُون اُنکی کو کہ کافر تھین اور کہتے ہین مراد ظلم کرنے والون سے تمگار ہین اوپر خلق کے ساتھ ظلم کے اور اوپر اپنے اور حشر وہ ہے کہ اُنکو موقف مین رکھین یا مانندون اُنکے کے جیسے زانی کو ساتھ زانی کے اور شرابی کو ساتھ شرابی کے یا مددگارون اُنکے کو کہ ظلم کرنے مین شریک تھے جیسے نوکر **قوت القلوب** مین لایا ہے کہ ایک نے عبد اللہ مبارک قدس سرہ کو پوچھا کہ مین درزی ہون اور اتفاقاً کپڑے ظلم کے سیتا ہون مین مبادا مددگارون اُنکے سے نہون مین ابن مبارک قدس سرہ نے فرمایا کہ تو مددگارون سے نہین ہے بلکہ ظالمون سے ہے مددگار ظالمون کے وہ لوگ ہین کہ سوئی تاگا تیرے ہاتھ بیچتے ہین ؎ یار ظالم مباش تا نفروی ۔ روز حشر از شمارۂ ایشان ۔ اور صحیح تر وہ ہے کہ یہ ظلمہ مشرک ہین ساتھ دلیل اسکے کہ کہتا ہے جمع کرو تم اُنکو اور اُس چیز کو بھی کہ پوجتے تھے مِن دُونِ اللَّهِ فَاهْدُوهُمْ إِلَىٰ صِرَاطِ الْجَحِيمِ ۝ سوائے اللہ کے سے بتون سے یا شیطان اور لشکر اُسکے سے اور یہ عام ہے اختصاص یا ہوا ساتھ آیت اِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُم مِّنَّا الْحُسْنَىٰ اولئک عنہا مبعدون کے پس راہ دکھاؤ تم ظلمہ کو اور خداؤن اُنکے کو طرف راہ دوزخ کے وَقِفُوهُمْ إِنَّهُم مَّسْئُولُونَ ۝ اور کھڑا کرو اُنکو اوپر کنارے دوزخ کے یا اوپر پل صراط کے تحقیق یہ لوگ پوچھے گئے ہین عقائدون سے اور اعمالون سے اور انکو کہین مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُونَ ۝ کیا ہے تمکو ہے کہ نہ مدد کرو کہ یاری ایک دوسرے کی نہین کرتے ہو اور قید سے نہین چھڑاتے وہ جواب نہ دینگے اور حق تعالیٰ ساتھ

الربع

فرشتون کے کہے کہ وہ ایک دوسرے کو یاری نہ دیوے بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ○ بلکہ کافر آج کے دن تابعدار ہین وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ○ اور مقابل ہوگا بعضا اُنکا اوپر بعضے کے یعنی سردار قوم کے اور ضعیف اُنکے آپس مین سوال کرینگے کہ یہ کیا حال ہے کہ ہمکو پیش آیا یا سرزنش کرین ایک دوسرے کو قَالُوْٓا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ○ تابع کہین گے سردارون کو تحقیق کہ تم تھے کہ آتے تھے ہمارے پاس قسم سے از روے ضیحت کے یا از روے قوت کے اور قہر کے کہ ہم اوپر راہ سیدھی کے ہین قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ○ سردار کہین گے بلکہ نہ تھے تم ایمان لانے والے یعنی تم اوپر راہ سیدھی کے نہ تھے کہ ہمنے تمکو گمراہ کیا ہووے وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ○ اور نہ تھا ہمکو اوپر تمھارے کچھ غلبہ کہ زبردستی تمکو گمراہ کرتے ہم بلکہ تھے تم گروہ حد سے گذرنیوالے فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَا ۚ اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ○ پس واجب ہوگیا اوپر ہمارے کہنا پروردگار ہمارے کا یعنی لَاَمْلَئَنَّ جہنم کہ کلمۂ عذاب ہے ساتھ عتاب کے تحقیق ہم البتہ چکھنے والے ہین عذاب کے بیچ اُس دن کے فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ○ پس بہکایا ہمنے تمکو اسواسطے کہ تحقیق ہم بھی گمراہ تھے چاہا ہمنے کہ تم بھی مانند ہمارے ہو جاؤ جیسے کہ کہا ہے من مستم خواہم کہ تو ہم مست شوی تا ہمچو من سوختہ از دست شوی ۔ حق سبحانہ تعالی نے فرمایا کہ فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِى الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ○ پس تحقیق تابع اور متبوع اُس دن بیچ عذاب کے شریک ہونے والے ہونگے جیسے گمراہی مین شریک تھے اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ○ تحقیق ہم اسی طرح کرتے ہین ساتھ مشرکون کے اور کافرون کے اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ ○ تحقیق مشرک تھے کہ جسوقت کہا جاتا تھا اُنکو کہ نہین ہے کوئی خدا سوائے اللہ کے یعنی جسوقت کلمۂ توحید کو سنتے ہین سرکشی کرتے ہین کہنے اُسکے سے وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ○ اور کہتے ہین آیا تحقیق ہم البتہ چھوڑنیوالے ہین بندگی خداؤن اپنے کی واسطے ایک شاعر پوشیدہ عقل یعنی دیوانہ کے یعنی ساتھ کہنے اُسکے کے بندگی خداؤن اپنے کی یعنی بتون کی نہ چھوڑینگے ہم کافر آن حضرت کو ساتھ شعر اور جنون کے نسبت کرتے تھے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ○ نہ اس طرح ہے بلکہ لایا ہی محمد ساتھ دین سچ کے اور سچ دیا ہے پیغمبرون کو کہ آگے اُس سے تھے اِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ○ تحقیق تم اے کافر والبتہ چکھنے والے عذاب دکھ دینے والے کے ہو دوزخ مین بسبب شرک کے اور جھٹلانے کے وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ اور جزا نہ دیے جاؤگے تم مگر اُس چیز کی کہ تھے تم عمل کرتے اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ○ مگر بندگی اللہ کی پاک کی گئی ناپاکی شک اور شرک کی سے جنز اُنکی دوچند ہوویگی اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ○ فَوَاكِهُ ۚ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ○ فِىْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ○ عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ○ وہ گروہ واسطے اُنکے ہے رزق جانا گیا یعنی ظاہر نہ پوشیدہ یا معلوم ہوگی خاصیت اُسکی ہمیشگی باقی رہنے کے سے اور لذت بخش اور وہ میوے ہین ہر طرح کے تر اور خشک اور بہشتی بہشت مین تعظیم کیے گئے ہونگے بیچ بہشتون ناز و نعمت کے اوپر تختون آراستہ کے بیٹھے ہوے تکھا ایک دوسرے کی طرف کیے ہوے تا ساتھ دیدار ایک دوسرے کے خوشوقت ہوین يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ○ بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ○ لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ○ پھیرا جاویگا اوپر اُنکے پیالہ بھرا ہوا شراب چشمہ جاری ہونے والے سے سفید رنگ لذت دار واسطے پینے والون کے نہ بیچ اُس شراب کے بہکنا ہوگا جیسے شراب دنیا کی مین ہے کہ فساد کرے اور عقل کھو دیوے اور نہ بہشتی اُس شراب سے بے عقل ہونگے اور عقل بدہوش اُنکا دور نہووے وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ○ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ○ اور نزدیک اُنکے یعنی بیچ مکانون کے حورین کوتاہ کرنے والی آنکھون کی ہونگی کہ سوا شوہر کے نہین دیکھتی ہین کشادہ چشم گویا کہ تحقیق وہ حورین انڈھی ہین چھپائی گئی صفائی مین مثال دیتا ہے حورون کی بیچ نطافت اور خوش رنگی کے ساتھ انڈے جانور کے اسواسطے کہ مقرر ہے کہ ستر مرغ بیضہ اپنے کو نیچے پرون اپنے کے چھپاتا ہو کہ گرد آلودہ نہووے اور بیضہ اُسکا سفید ہوتا ہے سبزی ملا ہوا اور نیک ترین رنگون بدن کا نزدیک عرب کے وہ ہووے فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ○ پس منھ کریگا بعضا اُنکا اوپر بعضے کے سوال کرینگے آپس مین ایک دوسرے سے احوال دنیا کا یا دوست دشمن کا قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّىْ كَانَ لِىْ قَرِيْنٌ ○ يَّقُوْلُ اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ○ کہیگا ایک کہنے والا اُنمین سے کہ تحقیق مین تھا میرا ایک دوست کہ منکر بعث کا تھا مقاتل کہتا ہے کہ وہ دو بھائی ہین کہ سورۂ کہف مین ذکر اُن کا ہے یہودا مومن ہے اور کے ساتھ بہتیرون کے کہ میرے تین ایک بھائی تھا قطروس کہ بیچ دنیا کے سرزنش کرکے کہتا تھا کہ آیا تو باور رکھنے والون سے ہے خاص قیامت کو ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ○ قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ○ آیا جسوقت مرجاوینگے ہم اور ہوجاوینگے ہم قبر مین مٹی خشک اور ہڈیان پرانی آیا تحقیق ہم البتہ جزا دیے گئے ہین یعنی ہمکو جلد دین

اور بدلہ دیوین گیگا یہود ابہشتیون کو کہ آیا تم بھی جھانکنے والے ہو دوزخیون کو مراد وہ ہی کہ دیکھو تم دوزخیون کو تو حال بھائی میرے کا معلوم کرو تم کہ بیچ کس رکہ کے ہے اور ساتھ کس طرح کے عذاب مین گرفتار ہوا ہی بہشتی کرینگے کہ تو اُسکو خوب پہچانتا ہی تو ہی دیکھ طرف دوزخ کے فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ۝ قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ ۝ پس جھانکے گا یہود اطرف دوزخ کے یعنی دیکھیگا پس دیکھے قطردس کو بیچ درمیان دوزخ کے کہیگا یہود اساتھ اُسکے کہ اے قطردس کہ قسم ہے اللہ کی کہ تحقیق قریب تھا کہ ہلاک کرے مجکو اپنے وسواس سے اور گمراہ کرے تو وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ۝ اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ۝ اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ۝ اور اگر نہوتی بخشش پروردگار میرے کی کہ مجکو ایمان دیا اور فتنے تیرے سے نگاہ رکھا البتہ ہوتا مین حاضر کیے گیون سے دوزخ مین ساتھ تیرے پس یہود اساتھ فرشتون کے کہے اس طرح کہ بھائی اُسکا سنے آیا پس نہین ہین ہم مرنے والے بہشت مین یعنی کہ ہم ہمیشہ رہینگے اور مرینگے مگر مرنا ہمارا پہلی بار دنیا مین اور نہین ہین ہم عذاب کیے گئے فرشتے کہین گے کہ ہان ہرگز نہ مروگے اور عذاب دیے گئے نہوگے اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ کیگا یہود اتحقیق یہ ہمیشگی کی نعمت اور بے خطرہ ہونا عذاب سے البتہ وہی مطلب پانی ہے بڑی لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ۝ واسطے اس نعمت کے پس چاہیے کہ عمل کرین عمل کرنیوالے نہ واسطے دولت اور مرتبۂ دنیا کے کہ اوپر زوال اور انتقال کے ہے اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ۝ آیا یہ نعمت بہتر ہے ازروے تحفہ کے یا درخت زقوم کا اور وہ ایک درخت ہی بیچ ولایت تہامہ کے کہ پتے چھوٹے رکھتا ہے اور میوہ اُسکا نہایت بے مزہ اور کڑوا ہے حق تعالیٰ نے اُسی درخت کو کہ میوہ اُسکی مہمانی دوزخیون کی ہووے اور زبردستی اُنکو کھلاوین ساتھ اس اسم کے نام رکھا اور فرمایا کہ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ۝ تحقیق ہمنے کر دیا ہے اُس درخت کو آزمایش واسطے ظالمون کے اسواسطے کہ جب اُنھون نے سُنا کہ زقوم ایک درخت ہی دوزخ مین کہا کہ یہ کس طرح ہوسکے حالانکہ آگ لوہے کو گلاتی ہے اور نہ جانا کہ جو کوئی قادر ہے اوپر پیدا کرنے حیوان آتشی کے جیسے سمندر صاحب قدرت ہی اوپر پیدا کرنے درخت کے بیچ آگ کے اور نگاہ رکھنے اُسکے سوزش سے **معالم** مین لایا ہی کہ ابن الزبعری نے بت پرستون قریش کو کہا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمکو ڈراتا ہے ساتھ زقوم کے اور زقوم پنیر لغت بربر کے مسکہ اور خرما کو کہتے ہین ابوجہل اُٹھا اور اکابر عرب کو گھر مین لاکر لونڈی اپنی کو کہا کہ زقمینا یعنی زقوم دے ہمکو لونڈی مسکہ اور خرما لائی ابوجہل نے کہا کہ کھاؤ تم کہ یہ وہ زقوم ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمکو ساتھ اُسکے وعدہ کرتا ہی خدا تعالیٰ نے آیت بھیجی کہ زقوم وہ نہین کہ وہ گمان کرتے ہین اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ۝ تحقیق وہ درخت زقوم کا نکلتا ہے بیچ جڑ تہامہ دوزخ کی سے اور شاخین اُسکی بلند ہوکر بیچ سب درکون کے پونہچین طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ۝ فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۝ خوشے اُس درخت کے گویا کہ وہ سر شیطانون کی ہی بدشکل مین اور بدرنگی مین اور کہتے ہین شیاطین سانپ بدصورت اور پرہول ہین اور کہا ہے پتھر سیاہ تھے گرد وپیش مکے کے کہ اُنکو رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ کہتے تھے پس تحقیق کافر البتہ کھانیوالے ہین اُس درخت سے پس بھرنیوالے ہین اُس درخت سے پیٹون اپنے کو نہایت بھوک سے یا کھلاوین اُنکو زبردستی ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ۝ پس تحقیق واسطے اُنکے اوپر زقوم کے یعنی پیچھے کھانے اُسکے سے البتہ ملونی ہوگی پانی گرم کی ہی پانی گرم سے ایسا گرم پانی کہ انتڑیون کے ٹکڑے کرے یعنی جب زقوم کھاوین پانی گرم اوپر اُس کے ساتھ اُنکے دیوین تو ساتھ زقوم کے لجاوے ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ۝ پس تحقیق بازگشت اُن کی پیچھے کھانے زقوم کے اور پانی گرم پینے کے البتہ طرف دوزخ کے ہی اور یہ مہمانی اور تحفہ واسطے اُنکے تھا اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ ۝ فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ۝ تحقیق اُنھون نے پایا تھا باپ دادا اُون اپنے کو گمراہ راہ سیدھی سے اور وہ اوپر نشانون قدمون باپ دادا اُون اپنے کے دوڑتے ہین یعنی نقل اُنکی کرتے ہین وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ۝ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ اور حالانکہ البتہ تحقیق گمراہ ہوے تھے آگے اُنسے بہت پہلے لوگ جیسے قوم نوح کی اور عاد کی اور ثمود کی اور البتہ تحقیق بھیجا تھا ہمنے بیچ پہلون کے ڈرانے والون کو کہ پیغمبر تھے کہ انکو عذاب ہمارے سے ڈرایا اور اُنھون نے قبول نہ کیا پس دیکھ تو اے محمدؐ کہ کیونکر ہوا آخرکار ڈرائے گیون کا یعنی جھٹلانے والون کا کہ عذاب اُنپر اُترا مگر بندے اللہ کے پاک کیے گئے شرک اور شبہہ سے کہ ساتھ ڈرانے کے فائدہ لینے والے ہوے وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ۝ اور البتہ تحقیق پکارا ہمکو نوح علیہ السلام نے اور ہلاک ہونا قوم کا چاہا اور ہمنے قبول کیا دعا اُسکی کو پس ہم نیک قبول کرنے والے ہین کہ غرق کیا ہمنے کافرون قوم اُسکی کو وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝ اور نجات دی ہمنے اُسکو اور اہل اُسکی کو غم بڑے سے کہ غم غرق ہونے کا تھا یا آزار قوم کا وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ۝ اور مقرر کیا ہمنے اولاد نوح کی کو وہی باقی رہین واسطے نسل کے قیامت تک حدیث مین ہے کہ کشتی والون سے سوائے حام

ع ۳ ۲

اور سام اور یافث اور جو رُون اُنکی کے کوئی نہ رہا اور ساری خلقت نسل اُنکی ہین سام باپ عرب اور فارس اور روم کا ہے اور یافث باپ ترک اور خزر اور سقلاب کا اور حام باپ ہند اور حبش اور زنگ اور بربر کا ہے وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ۝ اور باقی چھوڑی ہمنے اوپر نوح کے تعریف نیک بیچ پچھلے لوگون کے کہ امت محمدؐ کی ہے سَلٰمٌ عَلٰى نُوحٍ فِي الْعٰلَمِينَ ۝ سلام اوپر نوح کے بیچ تمام عالم کے ایک قول ہے کہ ابتدا کلام کا ہے خدا سلام کہتا ہو اوپر نوح علیہ السلام کے اور فرماتا ہے کہ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ تحقیق ہمنے جس طرح نوح کو جزا دی اسی طرح جزا دیتے ہین ہم نیکی کرنے والون کو اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ۝ تحقیق نوح ہمارے بندون مومنون سے ہے ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِينَ ۝ پس دعا نوح کی سے غرق کیا ہمنے دوسرون کو کہ قوم اُسکی تھی کافرون کو وَاِنَّ مِنْ شِيعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيمَ ۝ اور تحقیق تابعداری کرنے والون نوح کے سے البتہ ابراہیم ہے یعنی اصول شرع کے مین اور طریقہ توحید کے مین تابعدار اُسکا تھا اور بیچ لباب کے فراء رحمہ اللہ سے نقل کرتا ہے کہ ضمیر پھیرنے والا طرف حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہو کنایہ غیر مذکور اور ابراہیم صلوٰۃ اللہ اگرچہ ساتھ ظاہر کے آگے ہو لیکن بیچ معنی کے تابعدار اُسکا ہو اسواسطے کہ مانند تابعون کے ساتھ فضل اُسکے کے پہچانا ہوا ہو اور دین اُسکے کو اچھا کیا ہو اور واسطے اُسکے دعا کی کہ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ آخر آیت تک جیسے کہ کہا ہے ؎ پیش از تو آمدند بسی انبیا و تو + گر آخر آمدی ہمہ را پیشوا توئی + خوان خلیل ہست نمکدان خوان تو + برخوان اصطفا نمک انبیا توئی + اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ۝ یاد کر جبوقت آیا ابراہیم نزدیک پروردگار اپنے کے ساتھ دل سلامت کے یا پاک کے علائق دنیا کے سے یا خالی محبت دنیا اور اغیار کے سے یعنی مُنہ رکھا بیچ درگاہ خدا کی کے ساتھ اُس دل کے کہ تعلق دونون جہان کے سے آزاد تھا اِذْ قَالَ لِاَبِيهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُونَ ۝ جبوقت کہا باپ اپنے کو اور قوم اپنی کو کہ کس چیز کو پوجتے ہو تم اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُونَ اللّٰهِ تُرِيدُونَ ۝ آیا ازروے جھوٹ کے اور خداؤن کو سوائے اللہ تعالیٰ کے چاہتے ہو تم فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِينَ ۝ پس کیا ہے گمان تمھارا ساتھ پروردگار عالمون کے کہ تمکو عذاب کرے اوپر اُسکے کہ بندگی اُسکی کہ لائق عبادت کے ہے ترک کی ہے تمنے اور غیر اُسکے کو پوجتے ہو قوم نے باپ ابراہیمؑ کے یہ جواب دیا کہ کل عید ہماری ہے اور طرف جنگل کے جاوینگے ہم آج کھاتے پکاتے ہین ہم اور گرد بتون کے چھوڑتے ہین ہم تو جبوقت جنگل سے پھرین ہم تبخانے مین آکر ساتھ رسم تبرک کے اُس کھانے کو باٹین ہم تو بھی آ اور مجمع ہمارے کو تماشا کر اور اُس جگہ سے ہمارے ساتھ تبخانے مین آ تا زیب و زینت بتون کی اور صورت اور شکل اُنکی دیکھے تو اور جانتے ہین ہم کہ بعد تماشا دیکھنے اُنکے کے زبان ملامت کی بند کرے تو اور ہمارے تئین بیچ پرستش اُنکی کے معذور رکھے تو ؎ گوئی کہ چرا از عاشقی رنجوری + تو روی بتم ندیدہ معذوری + ابراہیم علیہ السلام نے جواب نہ دیا دوسرے دن باپ اور یارون اُسکے نے کہا اے ابراہیم آ تا چلین ہم فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُومِ ۝ پس دیکھا ابراہیمؑ نے ایک دیکھنا بیچ ستارون کے یا بیچ تقویم کے اور اُنکو فرمایا فَقَالَ اِنِّي سَقِيمٌ ۝ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِينَ ۝ پس کہا کہ تحقیق مین بیمار ہون یعنی استدلال کرتا ہون مین کہ میرے تئین طاعون جان لیویگا وہ گروہ طاعون سے بری تھے پس پھرے ابراہیمؑ سے منھ پھیرنے والے اس ڈر سے کہ جو طاعون بیماریون متعدیہ سے ہے ناگاہ ساتھ اُنکے نہ دوڑے اور جب قوم ابراہیمؑ کو چھوڑ کر طرف جنگل کے گئے آن حضرتؑ طرف تبخانے کے متوجہ ہوے فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُونَ ۝ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُونَ ۝ پس پوشیدہ گیا ابراہیمؑ طرف بتون اُنکے کے بتون کو دیکھا آراستہ اور خوان طعام کے آگے اُنکے رکھے ہوے پس کہا بتون کو ازروے ٹھٹھے کے آیا نہین کھاتے ہو تم اس کھانے کو اور جب جواب نہ سنا ازروے زور کے دوسری بار کہا کیا ہے تمکو کہ نہین بولتے ہو تم اور مجکو جواب نہین دیتے فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِينِ ۝ پس پوشیدہ گیا ابراہیمؑ اوپر بتون کے مارا اُنکو مارنا ساتھ داہنے ہاتھ کے یا زور سے یا بسبب سوگند کے کہ کھائی تھی اور فرمایا کہ وَتَاللّٰهِ لَاَكِيدَنَّ اَصْنَامَكُمْ اقصہ ابراہیم علیہ السلام نے بتون کو ٹکڑے ٹکڑے کیا جیسے کہ سورۂ انبیا مین گذرا اور مزدوی عیدگاہ سے بیچ تبخانے کے آئے صورت حال کو دیکھکر جانا کہ یہ کام ابراہیمؑ کا ہو فَاَقْبَلُوٓا اِلَيْهِ يَزِفُّونَ ۝ پس متوجہ ہوے طرف اُسکے کہ شتابی کرتے تھے تو اُسکو پکڑ کر نزدیک مزود کے لائے اور پیچھے جھگڑے بہت کے کہ تھوڑا سا اُسمین سے آگے بھی مذکور ہو چکا ہی قَالَ اَتَعْبُدُونَ مَا تَنْحِتُونَ ۝ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ ۝ کہا ابراہیمؑ نے کہ آیا بندگی کرتے ہو تم اُس چیز کی کہ اپنے ہاتھ سے تراشتے ہو تم اُسکو اور اللہ نے پیدا کیا ہے تمکو اور جو چیز کہ بناتے ہو اپنے ہاتھ سے اس آیت مین دلیل ہے اوپر اُسکے کہ افعال بندون کی بھی پیدا کیے ہوے پروردگار کے ہین اور جب ابراہیمؑ نے اُنکو الزام دیا قَالُوا ابْنُوا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوهُ فِي الْجَحِيمِ ۝ کہا مزودنے اور خواص اُسکے نے کہ بنا کرو تم واسطے جلانے ابراہیمؑ کے ایک بنیاد کو پس ڈالو تم ابراہیمؑ کو بیچ آگ جلانے والی کے فَاَرَادُوا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِينَ ۝ پس چاہا مزودیون نے ساتھ ابراہیمؑ کے مکر کو

وقف لازم

کہ جلادین اُسکو بس کر دیا ہمنے اُسکو پست زیادہ اور خوار زیادہ کہ آگ اُنکی اوپر اُسکے باغ کیا ہمنے اور وہ ایک دلیل روشن ہوئی اوپر سچ اُسکے کے اور جھوٹ اُنکے کے وقال اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ ۝ اور کہا ابراہیم نے کہ تحقیق مین جانے والا ہون طرف پروردگار اپنے کے یعنی جس طرف پروردگار میرے نے فرمایا ہے وہ زمین شام کی ہے قریب ہے کہ راہ دکھاویگا مجکو ساتھ مقصود کے یا ساتھ نیکی کے دنیا مین اور آخرت مین پس ابراہیم علیہ السلام متوجہ طرف شام کے ہوے اور بیچ راہ کے ہاجرہ بی بی سارہ کے ہاتھ آئی اور اُسکو ابراہیم علیہ السلام کو دیا اور جب ہاجرہ ملک انکی ہوئی دعا کی کہ رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ اے پروردگار میرے بخش تو مجکو بیٹا نیکبختون سے کہ مددگار میرا ہووے اوپر بندگی کے اور دوست ہووے اوپر غربت کے فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِیْمٍ ۝ پس خوشخبری دی ہمنے اُسکو ساتھ بیٹے بردباشت کرنیوالے کے یعنی جب بالغ ہووے بردباشت کرنیوالا ہووے اور وہ اسماعیل تھا کہ اُسکو ہاجرہ علیہا السلام سے دیا ہمنے اور ساتھ حکم بسجانی کے ہاجرہ اور بیٹے اُسکے کو زمین شام کی سے پھر مکے کے لایا اور اسماعیل علیہ السلام نے اُس جگہ نشو ونما پایا ایک وقت ابراہیم شام سے واسطے دیکھنے بیٹے کے آیا تھا تین رات پیہم خواب مین دیکھا کہ بیٹے اپنے کو قربان کر یہ دن عید نحر کا تھا کہ ابراہیم اسماعیل علیہ السلام کو ہمراہ لیکر متوجہ منا کا ہوا فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْیَ قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیْٓ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی قَالَ یٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ۝ پس جس وقت پونہچا ابراہیم ساتھ اُسکے مقام دوڑنے کے مین یعنی درمیان صفا اور مروہ کے کہ دو پہاڑ ہین اور کہا ہے کہ مراد جانا ہے طرف کوہ منا کے کہا ابراہیم نے کہ اے بیٹے میرے تحقیق مین دیکھتا ہون خواب مین ہمیشہ یہ کہ ذبح کرتا ہون مین تجکو منا مین یعنی خواب مین دیکھتا ہون مین کہ کہتے ہین بیٹے کو ذبح کر پس دیکھ تو اس کام مین کہ کیا چیز دیکھتا ہے تو اور عقل تیری کیا چاہتی ہے کہا اسماعیل نے کہ اے باپ میرے کر تو جو چیز کہ حکم کیا گیا ہے ذبح کرنے سے قریب ہے کہ پاویگا تو مجھکو اگر چاہیگا اللہ صبر کرنے والون سے ذبح مین یا حکم قضا مین فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ ۝ پس جسوقت گردن رکھی دونون نے اور بیٹا ساتھ فدا کرنے سر کے خوش ہوا ظاہر ہوا جو کچھ کہ ظاہر ہوا اور لٹایا ابراہیم نے بیٹے کو اوپر ماتھے کے یعنی پیشانی اُسکی اوپر زمین کے رکھی ساتھ التماس اُسکے کے معالم مین لایا ہے کہ جسوقت ابراہیم نے قصد ذبح کرنے اسماعیل کا فرمایا اسماعیل نے کہا اے باپ ہاتھ پانون میرے مضبوط باندھ تو بیقراری نہ کرون مین اسواسطے کہ وقت اضطراب کے شاید کہ جامہ تیرا خون آلودہ ہووے اور مین اس بے ادبی سے بدنام ہون ؎ اگر خونم بریزی غم ندارم زان ہمے ترسم + کہ ناگہ دامن پاکت شود از خونم آلودہ + دوسرے جب گھر مین پھر جاوے تو سلام میرا مادر دل افگار میری کو پونہچا اور پیراہن میرا اُسکو دے تو اُسکو تسلی ہووے تیسرے مُنہ میرا اوپر خاک کے رکھ تو وقت چھری چلانے کے نظر تیری اوپر مُنہ میرے کے نہ پڑے اور سلسلہ محبت پدری کا حرکت مین نہ آوے مبادا کہ بیچ امر الٰہی کے تاخیر اور تقصیر ہووے ابراہیم نے ساتھ دل قوی کے ہاتھ پانون بیٹے کے باندھے اور چھری اوپر حلق اُسکے کے رکھی حق تعالیٰ مکڑا تانبے کا بیچ حلق اسماعیل کے ظاہر لایا تا چھری کو کاٹنے سے باز رکھا اور کہا ہے حلق اُسکا کاٹتا تھا اور پھر درست ہوتا تھا پس حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمنے کام ابراہیم کا پسند کیا وَنَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰٓاِبْرٰهِیْمُ ۝ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۝ اور پکارا ہمنے کہ اے ابراہیم تحقیق سچ کر دیا تو نے اُس خواب کو کہ دیکھا تھا وسیط مین لایا ہے کہ اُسنے خواب مین دیکھا تھا کہ بیٹے کو ذبح کرتا ہے لیکن اثر خون سے نہ دیکھا تھا بیچ بیداری کے بھی وہی صورت ظاہر ہوئی تحقیق ہم اسی طرح بدلہ دیتے ہین نیکی کرنے والون کو اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ ۝ وَفَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ ۝ تحقیق یہ البتہ وہی آزمایش ظاہر ہی کہ ساتھ اُسکے مخلص اور غیر مخلص جدا ہووے اور بدلہ دیا ہمنے اسماعیل کو دُنبا موٹا کہ سینگ دور رکھتا تھا اور جالیس برس بیچ چراگاہ بہشت کے چگا تھا اور کہتے ہین وہ دنبا تھا کہ ہابیل نے قربان کیا اور خدا نے قبول کیا ایک دنبا تھا کہ پہاڑ ثبیر کے سے اترا اور آگے ابراہیم کے کھڑا ہوا اور مشہور بہت یہ ہے کہ جبرئیل علیہ السلام آسمان سے لایا اور قصہ قربان اُسکے کا ساتھ شرح لائق اور بیان موافق کے جواہر التفسیر مین مذکور ہوا ہے اگر چاہے ملاحظہ کرے وَتَرَكْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ ۝ اور باقی چھوڑی ہمنے اوپر ابراہیم کے تعریف نیک بیچ پچھلون کے کہ امت محمدی ہو یا اُسکو باقی رکھا ہمنے کہ آدمی کہین سَلٰمٌ عَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ ۝ سلام اوپر ابراہیم کے باہم سلام کہتے ہین اوپر اُسکے كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۝ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ اسی طرح بدلہ دیتے ہین ہم نیکی کرنے والون کو تحقیق ابراہیم ہمارے خاص بندون مومنون سے ہو وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِیًّا مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ اور خوشخبری دی ہمنے اُسکو ساتھ اسحاق پیغمبر کے نیکبختون سے کہ پیچھے اسماعیل کے ہوا وَبٰرَكْنَا عَلَیْهِ وَعَلٰٓی اِسْحٰقَ ؕ وَمِنْ ذُرِّیَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِیْنٌ ۝ اور برکت کی ہمنے اوپر ابراہیم کے اور اوپر اسحاق کے کہ صلب اُسکے سے انبیا بنی اسرائیل کے اور سوائے اُسکے مانند ایوب

علیہ السلام کے باہر لائے ہم اور اولاد اُن دونون کی سے نیکی کرنیوالا ہی بیچ عمل اپنے کے ساتھ ایمان اور طاعت کے اور ظالم ہی اوپر ذات اپنی کے ساتھ کفر اور گناہون کے ظاہر ہین یعنی نسل اُسکی سے بھی ایمان لانے والے نیکی کرنے والے ہوون اور بھی کافر اور ظالم وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۝ وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝ اور البتہ تحقیق احسان کیا تھا ہمنے اوپر موسیٰ اور ہارون کے ساتھ نعمت نبوت کے اور نجات دی ہمنے اُن دونون کو اور قوم اُنکی کو یعنی بنی اسرائیل کو دُکھ بڑے سے کہ فرعون کے ہاتھ سے چھڑا دیا وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ۝ وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ۝ اور یاری کی ہمنے اُنکی ساتھ قوم اُنکی کے پس تھے وہ غلبہ کرنے والے اوپر دشمنون کے اور دی ہمنے موسیٰ کو اور ہارون کو کتاب روشن کہ توریت ہی وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ اور راہ دکھائی ہمنے اُن دونون کو راہ سیدھی پونہچانے والی ساتھ مقصود کے اور چھوڑی ہمنے اوپر دونون کے تعریف نیک بیچ پچھلون کے کہ امت محمد کی ہے تا جو کچھ باقی چھوڑا ہمنے یہ تھا کہ کہین سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۝ سلام ہمارا اوپر موسیٰ اور ہارون کے یا کہتے ہین ہم سلام اوپر دونون کے اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ تحقیق ہم اسی طرح بدلہ دیتے ہین نیکی کرنے والون کو اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ تحقیق کہ موسیٰ اور ہارون بندون ہمارے مومنون سے ہین وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اور تحقیق کہ الیاس ہیٹا یاس کا یا الیاس بیٹا میتی بیٹا فتحاص بیٹی غیزار بیٹی ہارون علیہ السلام کی البتہ پیغمبرون سے ہے واسطے دعوت خلق کے اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ یاد کر جبوقت کہا واسطے قوم اپنی کے آیا نہین ڈرتے ہو تم عذاب الٰہی سے اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخٰلِقِيْنَ ۝ اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ آیا پرستش کرتے ہو تم بعل کی ساتھ خدائی کے اور وہ ایک بت تھا بنیں گز قد اُسکا اور چار مُنھ رکھتا تھا اور ایک نام زمین کا ہے ولایت شام کی سے اور بعل جو اُسمین تھا اُسکو بعلبک کہا اور ساتھ اس نام کے مشہور ہے **القصہ** الیاس نے کہا پرستش کرتے ہو تم بعل کی اور چھوڑتے ہو تم بندگی نیک ترین پیدا کرنے والے کی اللہ پروردگار تمھارا ہے اور پروردگار باپ دادون تمھارے کا کہ پہلے تھے پس اُسکو پوجو تم اور ساتھ اُسکے شرک نہ لاؤ تم خدا ے تعالیٰ نے الیاس کو بعلبک والون پر بھیجا اور وہ ایک بادشاہ رکھتے تھے کہ اجب نام تھا اور پہلے مسلمان تھا اور آخر ساتھ بہکانے جورد اپنی اربیل کے بت پرست ہوا اور الیاس علیہ السلام نے دعا کی تو تین برس ساتھ قحط کے گرفتار ہوے اور ساتھ الیاس کے رجوع کی اور علاج خلل اپنے کا پوچھا الیاسؑ نے فرمایا کہ ایمان چاہیے لانا اور خدا کی یگانگی پر اقرار چاہیے کرنا وہ متامل ہوے الیاسؑ نے کہا اگر چاہتے ہو تم کہ جھوٹ اور سچ دین تمھارے کا ظاہر ہو وے آؤ تو مین خدا اپنے کو بلاؤن اور تم خداؤن اپنے کو جو نسا قبول کرے لائق بندگی کے ہووے وہ اس بات پر راضی ہوے اور بت اپنے کو آراستہ کرکے اور تعریف بہت کرکے اُس سے مینھ مانگا اثر قبول کا ظاہر نہوا اور الیاس نے دعا مانگی اُسی وقت مینھ آیا اور قوم اُسکی انکار مین زیادہ ہوئی فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ۝ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ پس جھٹلایا الیاس کو پس تحقیق کہ وہ لیعنی کافر قوم اُسکی کے البتہ حاضر کیے گئے ہین بیچ عذاب کے اور سب قوم نے جھٹلایا مگر بندگی اللہ کی پاک کی گئی شرک اور شبہہ اور نفاق سے لائے ہین کہ الیاسؑ نے آزردہ ہوکر خدا سے چاہا کہ آگے عذاب سے اُسکو قوم مین سے باہر لیجاوے حکم پونہچا کہ فلانے دن فلانی جگہ جا اور جو کچھ اوپر تیرے ظاہر ہووے اوپر اُسکے سوار ہوا الیاس اُس جگہ گیا اور صورت شیر کی یا گھوڑے کی آگ سے آگے اُسکے آئی اوپر اُسکے سوار ہوا اور الیسعؑ کو خلیفہ اپنا کیا اور اللہ نے اُسکو پر و بال دیکر شہوت یعنی خواہش کھانے اور پینے کی اُس سے دور کی اور ساتھ فرشتون کے بیچ پرواز کے آیا اور تعریف اُسکی مین کہا ہی کہ یہی آدمی ہی اور یہی فرشتہ ہی اور یہی زمین پر ہی اور یہی آسمان پر ہی اور وہ تعینات ہی اوپر جنگلون کے جیسے خضر اوپر دریاؤن کے اور بیچ عرفون کے آپس مین ملتے ہین اور رمضان مین اکٹھے بیت المقدس مین روزہ کھولتے ہین اور ایک جماعت نیکون اُمت کی سے اُنکو دیکھتے ہین وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ اور چھوڑی ہمنے تعریف نیک اوپر الیاس کے بیچ پچھلون کے کہ امت محمدؐ کی ہے یا وہ کہ چھوڑی ہمنے کہ کہین سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ۝ سلام اوپر قوم الیاس کے اور کہا ہی الیاسین بھی نام اُسکا ہی جیسے کہتے ہین میکال و میکائیل اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ تحقیق ہم اسی طرح بدلہ دیتے ہین نیکی کرنے والون کو اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ تحقیق الیاس بندون ہمارے مومنون سے ہے ایمان ایک اسم جامع ہے سب کمالات ظاہر اور باطن کا اور نام بندگی بزرگ کا ہی خاص واسطے خاص لوگون کے ؎ اگر بندۂ خویش خوانی مرا + بہ از شاہی جاودانی مرا + شہانی کہ باتخت فرخندہ اند + ہمہ بندگان ترا بندہ اند + وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اور تحقیق لوط بیٹا ہارن کا البتہ پیغمبرون بھیجے ہوؤن سے ہی اِذْ نَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ۝ اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ۝ یاد کر جبوقت نجات دی

رہنے اُسکو اور سب اہل اُسکے کو مگر ایک بڑھیا کہ جورو اُسکی تھی قرار پکڑا اُسنے بیچ باقی رہنے والون عذاب کے اور ساتھ لوط علیہ السلام کے موافقت نہ کی ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِیْنَ ۝ پس ہلاک کیا ہمنے اورون کو قوم اُسکی سے اور شہر انکا اُلٹ دیا ہمنے وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ ۝ وَبِالَّيْلِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ اور تحقیق تمسے اے گروہ قریش کے البتہ گذرتے ہو اوپر مکانون اُنکے کے جو وقت واسطے تجارت شام کے جاتے ہو تم جس حال مین داخل ہو تم بیچ صبح کے اور بیچ رات کے یعنی اوپر مکانون اُنکے کے گذرتے ہو تم دن کو اور رات کو آیا نہین سمجھتے تم اور اندیشہ نہین کرتے کہ آخر کار جھٹلانے والون کا سوائے ہلاک کے نہین ہوتا وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اور تحقیق یونس بیشک مرسلون بھیجے گیون سے ہے اُسکو خدائے تعالیٰ نے اوپر اہل نینوا کے کہ ایک شہر ہے شہرون موصل کے سے بھیجا جیسے کہ سورۂ یونس مین گذرا قوم اُسکی نے اُسکو جھٹلایا اُسنے عذاب مانگا اور قوم سے باہر گیا اور پیچھے ظاہر ہونے عذاب کے قوم یونس کی ایمان لائی اور عذاب دور ہوا یونس علیہ السلام نے اس حال سے خبر پائی اور اُسنے وعدہ دیا تھا کہ عذاب ساتھ تمھارے اُتریگا پس اندیشے اس بات کے سے کہ لوگ اُسکو ساتھ جھوٹ کے نسبت نہ دیوین متوجہ طرف دریا کے ہوا اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝ یاد کر جبوقت کہ بھاگا یونس قوم اپنی سے طرف کشتی کے کہ بھری ہوئی تھی آدمیون سے اور جنس سے لائے ہین کہ جب یونس اوپر کنارے دریا کے پونہچا ایک سوداگرون سے کشتی پر سوار ہوتے تھے یونس بھی اُنکے ساتھ کشتی مین سوار ہوا اور جبوقت کشتی درمیان دریا کے پونہچی کھڑی ہوئی ملاحون نے کہا ایک بندہ بھاگا ہوا اس کشتی مین ہے کہ کشتی نہین چلتی یونس علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ بھاگا ہوا مین ہون کہا کشتی والون نے کہ قسم اللہ کی کہ تو بندہ نہین ہے کہ پیشانی تیری سے آزادی اور صلاحیت ظاہر ہے یونس نے تکرار کی کہ بھاگا ہوا مین ہون اور دستور اُس قوم کا یہ تھا کہ بندے بھاگے ہوے کو دریا مین ڈالتے تھے تو کشتی چلتی تھی جب یونس نے اُس بات مین مبالغہ بہت کیا اور قوم نے یقین نہ جانا فرمایا کہ قرعہ نکالین ہم فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ۝ پس قرعہ ڈالا ملاح نے تین بار کہ کونسا غلام بھاگا ہوا ہے پس تھا یونس قرعہ اوپر اُسکے پڑنے والون سے یعنی تینون بار قرعہ اوپر نام اُسکے کے نکلا کشتی والون نے اُسکو اُٹھا کر قصد کیا کہ بیچ دریا کے ڈالین اللہ تعالیٰ نے مچھلی کو وحی بھیجی تا آگے کشتی کے اگر منھ کھولا ملاح اُسکو دوسری طرف لے گئے مچھلی اُسی طرف کو ظاہر ہوئی پس ناچار اُسکو دریا مین ڈالا فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ ۝ پس نگل گئی اُسکو مچھلی اور یونس ملامت کرنے والا تھا نفس اپنے کو کہ کیون قوم اپنی سے بھاگا حکم بھیجا مچھلی کو کہ مین نے اُسکو لقمہ تیرا نہین کیا ہے بلکہ پیٹ تیرا فید خانہ اُسکا بنایا ہے چاہیے کہ صورت اُسکی مبدل نہووے مچھلی بیچ محافظت اُسکی کے سعی کرتی تھی جیسے مان بیچ نگاہ رکھنے فرزند کے رعایت کرتی ہے اور سرپائی سے باہر نکالے ہوے پھرتی تھی اور یونس پیٹ مین اُس کے دم مارتا تھا سات دن تک یا تین دن تک اور مشہور یہ ہے کہ چالیس دن بیچ پیٹ مچھلی کے رہا اور وہ مچھلی ساتون دریاؤن مین پھری اور خدائے تعالیٰ نے گوشت اور پوست اُسکا نازک اور صاف کیا تھا مانند شیشے کے تو یونس علیہ السلام نے عجائب اور غرائب دریا کے دیکھے اور ہمیشہ ساتھ ذکر خدائے تعالیٰ کے مشغول تھا فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ۝ پس اگر نہوتا یہ کہ یونس تسبیح کرنے والون سے تھا بیچ پیٹ مچھلی کے اور کہتا تھا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ یا اگر نہوتا یہ کہ یونس آگے اُس سے کہ پیٹ مچھلی کے مین جاوے ذکر کرنیوالون سے اور نماز پڑھنے والون سے تھا لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ البتہ دیر لگاتا بیچ پیٹ مچھلی کے تا اُسدن تک کہ اُٹھائے جاوین آدمی قبرون سے لیکن برکت ذکر کی ساتھ حال اُسکے کے پونہچی فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ ۝ پس ڈالا ہمنے یونس کو مچھلی کے پیٹ سے یعنی مچھلی کو حکم کیا ہمنے تو اُسکو پیٹ اپنے سے باہر ڈال بیچ جنگل بے آب و دانے کے یعنی بیچ اُس جنگل کے درخت اور گھانس اور پہاڑ کچھ نہ تھا اور جس حال مین کہ یونس بیمار تھا یعنی ناتوان ایسا تھا جیسے لڑکا مان کے پیٹ سے پیدا ہووے وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ۝ اور اُگایا ہمنے اوپر یونس کے درخت کدو کا کہ سایہ کرے اور مکھیون سے بچے اور زاد المسیر مین لایا ہے کہ خاصیت کدو کے پتون کی یہ ہے کہ مکھی پاس اُسکے نہ آوے اللہ تعالیٰ نے اُسکو ساتھ درخت یقطین کے یعنی کدو کے ڈھانکا تا خلل مکھیون سے اور گرمی دھوپ کی سے بخیرہ ہو اور پہاڑ والی بکریون کو حکم کیا تو آتی تھین اور چوچی اپنی یونس کے منھ مین رکھتی تھین اُسوقت تک کہ گوشت اور پوست یونس کا اوپر حالت اصلی کے ہوا وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ۝ اور بھیجا تھا ہمنے یونس کو طرف لاکھ آدمی کے یا زیادہ تھے بیس ہزار یا ستر ہزار جب مجر یونس کی نینوا والون کو پونہچی بادشاہ ساتھ تمام لشکر کے واسطے استقبال اُسکے کے باہر آیا فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ۝ پس ایمان لائے ساتھ یونس علیہ السلام کے نئے سرے سے پس فائدہ مندی دی ہمنے اُنکو مدت اجل تک فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنٰتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ۝ پس پوچھ تو مشرکون

النصف

سے مراد بنو خزاعہ اور بنو ملیح اور جہینہ ہین کہ فرشتون کو بیٹیان خدا کی کہتے تھے یعنی وجہ قسمت سے سوال کرایا واسطے پروردگار تیرے کے بیٹیان ہین اور واسطے اُنکے بیٹے ہین اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ ۝ یا یہ کہ پیدا کیا ہمنے فرشتون کو عورتین اور وہ حاضر تھے پیدا کرتے وقت اَلَآ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ۝ وَلَدَ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ خبردار ہو جاؤ تحقیق مشرک جھوٹے اور بہتان اپنے سے البتہ کہتے ہین کہ جنا ہے اللہ نے بیٹیون کو اور تحقیق مشرک بیچ نسبت والدیت خدا کی کے البتہ جھوٹ بولنے والے ہین اَصْطَفَى الْبَنٰتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ۝ آیا پسند کیا ہے اللہ نے بیٹیون کو کہ تمھارے نزدیک مکروہ اور بُری ہین اوپر بیٹون کے کہ اسباب فخر کا ہے اور پشت گرمی تمھارے وہ ہین مَا لَكُمْ ۫ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝ کیا ہی تمکو بیچ اس قسمت کے کیونکر حکم کرتے ہو تم اور نسبت دیتے ہو ساتھ اللہ کے اُس چیز کو کہ آپ پسند نہین کرتے ہو تم اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ آیا نصیحت نہین پکڑتے ہو اور اندیشہ نہین کرتے ہو تم کہ اللہ تعالیٰ پاک ہے جورو اور بیٹی سے اسواسطے کہ بیٹا اُس سے ہوتا ہے کہ وہ بھی بیٹا کسی کا ہووے اور اللہ تعالیٰ اس بات سے پاک ہے کہ مثل اور مانند اپنے نہین رکھتا نہ باپ ہے کسی کا نہ بیٹا ہے اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ ۝ فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ یا واسطے تمھارے اس بات مین حجت روشن ہے یا کتاب اُتری ہے آسمان سے اور ثابت ہونے اس بات کے کہ فرشتے بیٹیان اللہ کی ہین پس لاؤ تم اُس کتاب اپنی کو اگر ہو تم سچ بولنے والے اپنے دعوے مین لائے ہین کہ بعضون نے بنو خزاعہ مین سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ساتھ جن کے خوشی کی اور بعضون کو سردارون اُنکے سے پسند فرمایا اور فرشتے اُنسے پیدا ہوے ہین یا اس بات پر تھے کہ خدا اور شیطان بھائی ہین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ۭ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ۝ اور مقرر کیا مشرکون نے درمیان اللہ کے اور درمیان جنون کے کہ شیطان اُنمین سے ہے نانے کو اور البتہ تحقیق جانا ہے جنون نے اور پریون نے کہ روز قیامت کے کہ تحقیق وہ یعنی کہنے والے اس بات کے یا وہی جن اور پری البتہ حاضر کیے گئے ہین واسطے عذاب کے ایک گروہ اوپر اس بات کے ہین کہ مراد جنون سے فرشتے ہین اسواسطے کہ جو چیز آنکھ سے پوشیدہ ہوئی عرب اُسکو جن کہتے ہین اور کافرون نے حق سبحانہ تعالیٰ سے اور اُن سے نسبت کی یعنی کہا کہ بیٹیان اُسکی ہین اور فرشتے جانتے ہین کہ اُنکو واسطے سوال کے حاضر کرینگے اور پرسش کافرون کی سے خاص اُنکو پوچھینگے اور وہ جواب دیونگے کہ بل کانوا یعبدون الجن جیسے سورۂ سبا مین پہلے ذکر ہوا سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ پاک ہے اللہ جس چیز سے کہ صفت کرتے ہین کافر یعنی نسبت خویشی کی سے اور جنے بیٹی کے سے اور بیزار ہے اللہ گفتگو کافرون کی سے اور شریرون کی سے اور سب وہ خدا کو اسی طرح تعریف کرتے ہین اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ۝ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ۝ مگر بندے اللہ کے پاک کیے گئے ناپاکی شک اور شرک کی سے کہ وہ لائق اُسکے تعریف اُسکی کرتے ہین پس تحقیق تم اے کافرو اور جو چیز کہ پوجتے ہو تم اُسکو بتون سے نہین ہو تم سب اوپر اللہ کے فتنہ کرنے والے اور تباہ کرنے والے اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ ۝ مگر جو کوئی کہ آنے والا ہی دوزخ مین یعنی روز ازل سے لکھا گیا ہی دوزخیون مین کہ وہ بے شبہ دوزخ مین جاویگا اور واسطے رد کرنے بات اُنکی کے کہ فرشتون کو پوجتے ہین ذکر پہچاننے فرشتون کا ساتھ بندگی کے کرتا ہے کہ وہ کہتے ہین وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ۝ اور نہین ہے ہم مین سے کوئی فرشتہ مگر واسطے اُسکے مقام مقرر ہے بندگی کا کہ اُس جگہ سے تفاوت نہین کر سکتے ہم شیخ ابو بکر وراق قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ مراد مقامات سے رستہ ہے جیسے بیم اور امید اور محبت اور رضا کہ ہر ایک مقربون سے بیچ ایک مقام کے اُس سے قرار پکڑنے والے ہین وَاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ۝ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ۝ اور تحقیق ہم البتہ صف باندھنے والے ہین بیچ ادا کرنے بندگی کے اور تحقیق ہم البتہ تسبیح کرنے والے ہین واسطے اللہ کے لباب مین لایا ہے کہ یہ کلام آن حضرتؐ کا اور مومنون کا ہی کہ کہتے ہین کہ ہر ایک مین سے قیامت کے دن مقام معلوم رکھتے ہین بہشت مین اور آج کے دن یعنی دنیا مین صف باندھکر کھڑے ہونے والے ہین نماز مین اور ساتھ پاکی کے یاد کرنیوالے ہین خدا کو وَاِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ ۝ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۝ لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ اور تحقیق کافر قریش کے تھے کہ کہتے تھے آگے آنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سے کہ اگر تحقیق نزدیک ہمارے کتاب ہوتی کہ سبب نصیحت کا ہووے کتابون پہلون کی سے یعنی اگر ہمارے تئین بھی کتاب ہوتی اور حکم اوپر ہمارے اُترتا البتہ ہوتے ہم بندے اللہ کے پاک کیے گئے شرک سے اور جبوقت آئی اُنکے پاس وہ کتاب کہ بزرگ کتابون آسمانی کی سے ہو فَكَفَرُوْا بِهٖ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ۝ پس کفر کیا اُنھون نے ساتھ کتاب کے پس قریب ہو کہ جانین گے آخر کار کھڑا اپنے کاکہ عذاب اور عاجزی ہو اور البتہ تحقیق آگے ہو گیا کہنا ہمارا یعنی وعدہ فتح کا کہ کیا ہے ہمنے واسطے بندون ہمارے کے کہ پیغمبر ہین اور حکم اس وعدے

کا لوح محفوظ مین لکھا ہوا ہی جیسے کہ کہا ہی وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ ۝ إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُورُونَ ۝ وَإِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ ۝ تحقیق پیغمبر البتہ وہی یاری دیے گئے ہین ساتھ حجت کے یا ساتھ نصرت کے اور غلبہ کافرون کا اوپر اُنکے باعث تعجب ہوا اور تحقیق کہ لشکر ہمارا یعنی تابعدار پیغمبرون کے البتہ وہی یاری دیے گئے ہین فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ۝ وَأَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ ۝ پس روگردانی کر تو ای محمدؐ کافرون سے تا وقت حکم قتال کے یا وقت وعدۂ نصرت کے تک کہ دن بدر کا ہی یا دن فتح مکے کا اور دیکھ تو حال اُنکا اُسدن پس قریب ہی کہ دیکھین گے فتح تیری دنیا مین اور بلندی مرتبہ تیرے کی آخرت مین لائے ہین کہ جب کافرون نے وعدہ فسوف یبصرون کا سنا کہنے لگے یہ کب ہوویگا آیت آئی کہ أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ ۝ آیا پس ساتھ عذاب ہمارے کے جلدی کرتے ہین کافر اور وقت اُترنے اُسکے کا پوچھتے ہین فَإِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ ۝ پس جسوقت اُترے وہ عذاب بیچ صحن گھر اُنکے کے پس بری ہوگی صبح ڈرائے گیون کی لائے ہین کہ بیچ عرب کے قتل اور لوٹ بہت تھی جو لشکر کہ قصد قبلہ کا رکھتا تھا راتون رات راہ قطع کر کے وقت فجر کے کہ سونے کا ہی گرد پیش اُنکے آتے تھے اور ہاتھ ساتھ قتل اور لوٹ کے اور قید کے کھول کر قوم کو ویران کرتے تھے اور ساتھ اسی سبب کے کہ اغلب قتل اور لوٹ صبح کو واقع ہوتی تھی غارت کا صبح نام کیا جو اور وقت بھی واقع ہوتے تھے وہی صباح کہتے تھے اس آیت مین مثال دی عذاب ساتھ اُس لشکر کے کہ یکایک اُن پر اکٹھا ہو دیگا اور ساتھ غارت کرنے اُنکے کے آویگا وہ کہ وہ عذاب جڑ اکھیڑنے کا ہی **روایت ہے** کہ بیچ اُس صباح کے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیچ زمین خیبر کے پونہچے اور قلعون اُنکے کو دیکھا فرمایا کہ اللہ اکبر خربت خیبر اما اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین پس حق سبحانہ دوسری بار واسطے تاکید کے فرماتا ہی کہ وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ۝ وَأَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ ۝ اور روگردانی کر تو اے محمدؐ اُسوقت تک کہ آیت سیف اُترے اور دیکھ تو اُس عذاب کو کہ ساتھ اُنکے آوے پس قریب ہے کہ دیکھین گے کافر عذاب طرح طرح کے دنیا مین اور آخرت مین سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝ پاک ہے پروردگار تیرا صاحب غلبہ اور قوت کا اُس چیز سے کہ صفت کرتے ہین کافر وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ اور سلام ہے اوپر تمام رسولون کے اور تمام تعریفین ثابت ہین واسطے اللہ کے کہ پروردگار عالمون کا ہی اس آیت مین بندون کو تعلیم تسبیح کرنے کی اور حمد کرنے کی دی ہی اور امام محی السنۃ رحمۃ اللہ علیہ معالم التنزیل مین ساتھ اسناد اپنی کے امیر المومنین کرم اللہ وجہہ سے نقل کرتا ہی کہ جو کوئی دوست رکھتا ہی یہ کہ پورا دیوین ثواب اُسکا چاہیے کہ آخر کلام اُسکا مجلس اُسکی سے یہ آیت ہووے یعنی ہر وقت یہ آیت پڑھے واللہ اعلم بالصواب ع ۹

سُورَةُ صٓ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | ثَمَانٌ وَثَمَانُوْنَ اٰيَةً

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ ۝ صاد نام دریا کا ہی کہ عرش اوپر اُسکے ہی یا قسم ہی صاد صمدیت اور صدق کی یعنی اس حرف کے بہت معنی ہین اگرچاہے **تفسیر حسینی** مین ملاحظہ کرے اور قسم قرآن صاحب شرف کی اور بزرگی کی یا صاحب شہرت کی بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي عِزَّةٍ وَشِقَاقٍ ۝ جواب قسم کا یہ کہ کام نہ وہ ہی کہ کافر جانین بلکہ جن لوگون نے کفر کیا ہی سردارون قریش کے سے بیچ سرکشی کے ہین قبول کرنے حق کے سے اور بیچ مخالفت اور جدائی کے ہین خدا سے اور دشمن ہین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَلَاتَ حِينَ مَنَاصٍ ۝ کتنے ہلاک کیے ہمنے آگے کفار مکے کے سے ایک زمانے کے لوگون کو یعنی امتین گذری ہوئین واسطے سرکشی اور بدبختی اُنکی کے پس پکارا اُنھون نے تو کوئی اُنکو ساتھ فریاد کے پونہچے اور نہین ہے وہ وقت بھاگنے کا اور معالم مین لایا ہی کہ عادت مکے کے کافرون کی وہ تھی کہ جسوقت بیچ لڑائی کے اُنپر تنگی ہوتی تھی کہتے تھے مناص مناص یعنی بھاگو بھاگو اللہ تعالی خبر دیتا ہے کہ وقت اُترنے عذاب روز بدر کے مناص مناص کہینگے اور اُس جگہ بھاگنے کو جگہ نہوویگی وَعَجِبُوا أَنْ جَاءَهُمْ مُنْذِرٌ مِنْهُمْ وَقَالَ الْكَافِرُونَ هَٰذَا سَاحِرٌ كَذَّابٌ ۝ اور تعجب کیا کافرون نے اس سے کہ آوے ساتھ اُنکے پیغمبر ڈرانیوالا اُنکی جنس سے یعنی آدمی اور کہا کافرون نے کہ یہ پیغمبر جادوگر ہی یعنی اُس چیز مین کہ ہمکو دکھاتا ہی جھوٹا ہی بیچ دعوت نبوت کے یا اسناد قرآن مین قسم خدا کی کہ کیا تیرہ رائے ہین کہ روشنی چمکاری وحی کی کو تاریکی جادو کی سے جدا نہین سمجھتے اور کیا اندھلاپن ہی کہ نشانی روشن بیچ کی کو جھوٹ سے جدا نہین جانتے ؎ گشتہ طالع آفتاب عالم افروز این چنین + دیدۂ خفاش را یک ذرہ دروی نور نہ + از شعاع روز روشن روی گیتی دیتیز + تیرگی شب ہنوز از دیدہ وی دور نہ + لائے ہین کہ بعد مسلمان ہونے حمزہ اور عمر رضی اللہ عنہما کے اشراف قریش کے اضطراب سے نزدیک ابو طالب کے گئے اور کہا اے بیٹے عبد مناف کے تو بزرگتر اور سردار ہمارا ہی آئے ہین ہم تیرے پاس

تا درمیان ہمارے اور بھیجے اپنے کے حکم کرے تو کہ ایک کو احمقون قوم ہماری کی سے بہکاتا ہی اور دین نئے اپنے کو درمیان اُنکے ظاہر کرتا ہی پریشانی درمیان جماعت ہماری کے ڈالی ہی اور نوبت یہانتک پونہچی کہ علاج اسکا مشکل ہووے ابوطالب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا کر کہا ای محمد قوم تیری آئی ہین اور تجھسے ایک مدعا ہی ایکبارگی راہ سے نہ پھیر اور بیچ خواہش اُنکی کے تامل کر آن حضرت نے فرمایا کہ اے گروہ قریش کے مطلب تمھارا مجھ سے کیا ہی کہا اُنھون نے یہ کہ ہاتھ توڑنے دین ہمارے کے سے باز رکھے تو اور برا کہنا خداؤن ہمارے کا چھوڑ دے تو ہم بھی مزاحم تیرے اوتابعدارون تیرے کے نہووین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین بھی بیچ ایک چیز چاہتا ہون کہ ساتھ ایک کلمے کے متفق میرے ہو تم تو ممالک عرب کا تمھارا محکوم ہووے اور اکابر عجم کے کمر فرمانبرداری تمھاری پر باندھین کہا اُنھون نے کہ وہ کونسا کلمہ ہے سید عالم نے فرمایا کہ کہو تم لا الہ الا اللہ یکایک اشراف قریش نے آن حضرت سے مُنھ پھیر کر آپس مین کہا اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ ۝ آیا کر دیا اُسنے تمام خداؤن کو ایک خدا اکیلا تحقیق ایک ہونا اللہ کا البتہ ایک چیز ہی اچنبھے کی اسواسطے کہ تین سو ساٹھ بت کہ ہم رکھتے ہین کام ایک شہر مکے کا نہین کر سکتے ایک خدا کہ محمدؐ کہتا ہی کام تمام عالم کا کیونکر سرانجام کرے گا وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ یُّرَادُ ۝ اور چلا گیا گروہ اشراف قریش کا ابوطالب کے گھر سے جماعت قریش کی سے آپس مین ایک دوسرے کو کہتے تھے کہ چلو تم اور صبر کرو اوپر بندگی خداؤن اپنے کے تحقیق مخالفت محمدؐ کی ہمسے البتہ ایک چیز ہی کہ چاہی گئی ہے ساتھ ہمارے حادثہ زمانہ کے سے اور واقع ہونے اُسکے سے کچھ علاج نہین ہی یا رفعت اور غلبہ محمدؐ کا ایک چیز ہی کہ چاہی گئی ہی یعنی سب چاہتے ہین کہ بلند اور غالب ہووے مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۖ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۝ سنا نہین ابتک ایک ہونا خدا کا بیچ مذہب آخر کے کہ ہمارے باپ دادے اُسمین تھے یا بیچ مذہب عیسیٰ علیہ السلام کے کہ آخر مذہبون کا وہ تھا اسواسطے کہ وہ تین خدا کے قائل ہین نہ ایک کے نہین یہ ایک ہونا اللہ کا مگر جھوٹ باندھا ہوا یعنی ایک جھوٹ ہی کہ محمد آپ جوڑتا ہے اَءُنْزِلَ عَلَیْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَیْنِنَا ۭ بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِیْ ۚ بَلْ لَّمَّا یَذُوْقُوْا عَذَابِ ۝ آیا نیچے اُتارا گیا ہی اوپر محمدؐ کے قرآن درمیان ہمارے سے یعنی کیونکر وہ ہمارے سے وہ خاص ہوا ساتھ وحی کے اور بزرگ قوم کے اُس سے محروم رہین اور اُنھون نے یہ بات حسد سے کہی بلکہ وہ یعنی کافر بیچ شک کے ہین وحی میری سے بلکہ کافرون نے نہین چکھا ہی عذاب میرے کو جب چکھین گے شک دور ہو جاویگا کہ جو کچھ پیغمبر میرے نے طریقہ حق کا اذا کیا تھا بیچ تھا یعنی وقت اُترنے عذاب کے دم صدق کا مارینگے اور فائدہ نہ دیویگا اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآىِٕنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِیْزِ الْوَهَّابِ ۝ آیا نزدیک اُنکے ہی خزانہ رحمت پروردگار تیرے کی کا پروردگار غالب کہ عاجز نہووے بخشنے والا کہ جو کچھ بخشے ساتھ حقدار اُسکے کے بخشے یعنی کنجیان نبوت کی بیچ ہاتھ کافرون کے نہین ہین کہ صنادید اپنے کو دیوین بلکہ ایک بخشش خدائے تعالیٰ کی ہے کہ ساتھ فضل اپنے کے جس کو چاہے دیوے ؎ چون زحال مستحقان آگہی ✦ ہر چہ خواہی ہر کرا خواہی دہی ✦ دیگران را این تصرف کے رواست ✦ اختیار این تصرف ہا تراست ✦ اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا ۖ فَلْیَرْتَقُوْا فِی الْاَسْبَابِ ۝ یا واسطے اُنکے ہے بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی اور جو کچھ درمیان اُن دونون کے مخلوقات سے ہے اور اگر وہ مالک اس مُلک کے ہین پس چاہیے کہ اوپر چڑھین بیچ سببون کے کہ ساتھ اُسکے اوپر آسمان کے جاتے ہین لباب مین لایا ہی کہ اسباب وہ ہی کہ ملائکہ بیچ وقت چڑھنے آسمانون کے اوپر اُسکے اعتماد کر کے چڑھتے ہین حاصل کلام کا یہ کہ اگر کافرون کو بیچ ملک آسمان اور زمین کے اختیار اور قدرت ہی چاہیے کہ جاوین اوپر آسمان کے اور عرش پر قرار پکڑین اور ساتھ تدبیر کاموں عالم کے مشغول ہووین اور وحی جس سے چاہین پھیرین اور جسکو چاہین دیوین جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ ۝ کافر ایک لشکر ہین اُس جگہ بھاگا ہوا یعنی روز بدر کے لشکرون پیغمبر کے سے ایک دلیل معجزون قرآن کے سے یہ ہی کہ اللہ نے خبر دی ہی پیغمبر اپنے کو کہ مکے مین عنقریب لشکر قریش کا قتل کیا گیا اور بھاگا ہوا ہوویگا جیسے کہ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ ۝ وَثَمُوْدُ جھٹلایا آگے مکے والون سے قوم نوح کی نے نوح کو اور قوم عاد کی نے ہود کو اور جھٹلایا فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کو کہ صاحب میخون کا تھا صفت فرعون کی ہی اور مراد ان میخون سے ملک ثابت ہی تشبیہ کیا ملک اُسکے کو ساتھ خیمے کے کہ طنابین اُسکی ساتھ میخون کے مضبوط ہوتی ہین اور کہتے ہین مراد چار میخین ہین کہ مومنون کو ساتھ اُنکے عذاب کرتا تھا اور جھٹلایا ثمود نے صالح علیہ السلام کو ایکہ مین اور عیصون مین لایا ہی کہ جھٹلانا قوم کا صالح کو بیچ وقت دعوت دوسری کے تھا اسواسطے کہ پہلی بار جو صالح علیہ السلام نے دعوت فرمائی سب ایمان لائے اور جب اُسنے وفات کی کافر ہوے اللہ تعالیٰ نے پھر اُسکو جلا کر اُنکے پاس بھیجا اور اُنھون نے اُسکو نہ پہچانا

اور معجزہ مانگا اور نکلنا اونٹنی کا واقع ہوا بعضے ایمان لائے اور بعضون نے جھٹلایا اور بسبب پے کرنے اونٹنی کے ہلاک ہوے وَقَوْمُ لُوطٍ وَّاَصْحٰبُ لْئَيْكَةِ اُولٰٓئِكَ الْاَحْزَابُ ۝ اور جھٹلایا قوم لوط کی نے لوط علیہ السلام کو اور صاحبون نیستان کے نے شعیبؑ کو وہ گروہ جھٹلانے والون کے لشکر ہین شکست پائے ہوے اور کتنے قریش بھی اُنمین سے ہونگے اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ۝ نہ تھا کوئی اُنکا مگر جھٹلایا اُسنے پیغمبرون کو پس لائق ہوا اُنکو عذاب میرا اور اُترا اوپر اُنکے عذاب میرا وَمَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ۝ اور انتظار نہین کرتا گروہ قوم تیری کا مگر ایک آواز تند کی کہ اسرافیل پھونکے گا اور وہ پہلا نفخہ ہے کہ سب مرجاوین ہونگا اُس آواز کو کوئی پھیرنے والا کہ رد کرے وَقَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ۝ اور کہا کافرون قریش کے نے جیسے نضر بن حارث اور مانند اُسکے کہ اے پروردگار ہمارے جلدی دے تو واسطے ہمارے حصہ ہمارا عذاب سے کہ محمدؐ ہمکو وعدہ کرتا ہے یا جلدی دی تو ہمکو اعمال نامہ ہمارا تو دیکھ لین ہم آگے دن حساب کے سے یہ جلدی از روے ٹھٹھے کے کرتے تھے اور خاطر مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آزردہ ہوتی تھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ ۚ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝ صبر کر تو اسے محمدؐ اوپر اُس چیز کے کہ کہتے ہین کافر یہ حکم ساتھ آیت سیف کے منسوخ ہے اور یاد کر تو اے محمدؐ بندے ہمارے داؤد کو کہ صاحب قوت کا دین مین یا لڑائی مین یا ملک داری مین اور کہا ہے عبادت مین صاحب قوت کا تھا کہ آدھی رات عبادت مین گذارتا تھا اور ایک دن روزہ رکھتا تھا اور ایک دن افطار کرتا تھا تحقیق داؤد بہت رجوع کرنے والا تھا توبہ سے اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ ۝ تحقیق ہمنے تابعدار کیا تھا پہاڑون کو ساتھ داؤد علیہ السلام کے جس جگہ چاہتا تھا جاتے تھے ساتھ اُسکے تسبیح کرتے تھے رات کے وقت اور وقت نکلنے آفتاب کے **کشف الاسرار** والا فرماتا ہے کہ تسبیح پہاڑون کی اگرچہ عقل مین نہین آتی ولیکن قدرت اللہ تعالیٰ سے دور نہین ایک نے اولیاؤن مین سے ایک پتھر کو دیکھا کہ مانند قطرون مینھ کے اُس مین سے پانی ٹپکتا تھا ایک ساعت توقف کرکے ساتھ تامل کے اُسکو دیکھا تو وہ پتھر بولا کہ اے ولی اللہ کے کتنے برس ہوئے ہین کہ اللہ تعالیٰ نے مجکو پیدا کیا ہے خطرے سیاست اُسکے سے اتنک حسرت ٹپکاتا ہون مین اُس ولی نے مناجات کی کہ اے خدا اس پتھر کو بخوف کر وہ دعا اُسکی قبول ہوئی اور خوشخبری امان کی اُس پتھر کو پونہچی اور وہ ولی بعد ایک مدت کے پھر اُس جگہ وارد ہوا اور اُسی پتھر کو دیکھا کہ بہت قطرے گراتا تھا فرمایا کہ اے پتھر جب بخوف ہوا تو نوحہ گریہ کیا ہے جواب دیا کہ اول روتا تھا مین خوف سے قطعیت کے اور اب روتا ہون مین خوشی امن اور سلامتی کی سے مجکو اوپر اُس درگاہ کے سوائے رونے کے کام نہین ہے وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً ۭ كُلٌّ لَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝ وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ اور تابعدار کیا ہمنے جانورون کو جمع کیے گئے نزدیک اُسکے اور صف باندھنے والے اوپر سر اُسکے کے ہر ایک پہاڑون سے اور جانورون سے واسطے داؤد کے تابعدار تھا پھیرنے والا آواز اپنی کا ساتھ اُسکے واسطے تسبیح کے اور محکم کیا تھا ہمنے ملک اُسکے کو ساتھ دعا مظلومون کے یا ساتھ وزیرون نصیحت کرنے والون کے یا ساتھ کوتاہ کرنے ہاتھ ظلم کے رعیت سے یا ساتھ ڈالنے ڈر اُسکے کے بیچ دل دشمنون کے یا ساتھ بنانے زرہ کے اور بنانے اسباب لڑائی کے یا ساتھ زیادتی لشکر کے یا ساتھ لشکر نگہبانون کے اور چوکیدارون کے کہ ہر رات کو چھتیس ہزار آدمی نگہبانی گھر اُسکی کی رکھتے تھے امام **ابو اللیث** رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ مضبوطی ملک اُسکے کی ساتھ سبب کے تھی کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے ایک زنجیر بھیجی اور وہ زنجیر اوپر محکمہ داؤد علیہ السلام کے ایستادہ تھی دو جھگڑنیوالون سے جو کوئی سچا ہوتا ہاتھ اُسکا اُس تک پونہچتا اور وہ دوسرا کپڑنے اُسکے کی قدرت نہ رکھتا واللہ اعلم بالصواب وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ۝ اور دیا تھا ہمنے داؤد کو تمام علم اور کمال عمل اور دیا تھا ہمنے داؤد کو علم قضیہ چکانے کا اور چاہیے جاننا کہ بیچ قصہ داؤد علیہ السلام کے اور نکاح کرنے جورو **اوریا** کے مین اختلاف بہت ہے اور بعضے تفسیر والون نے اس قصے کو اوپر اس طرح کے وارد کیا ہے کہ شرع اور عقل قبول کرنے سے اُسکے انکار کرے اور جو کچھ ساتھ حجت کے نزدیک دکھلائی دیتا ہے وہ ہے کہ اُوریا نے ایک عورت کو منگنی کی تھی اپنے ساتھ اور نزدیک تھا کہ ساتھ اُسکے نکاح باندھے وارثون عورت کے سے ساتھ اُسکے مخالفت پڑی اور اُسکو نہ دی اور حضرت داؤد علیہ السلام نے مانگی اور اُنکو آگے اس سے ننانوے یعنی ایک کم سو جورو تھین اُسکو بھی درخواست کیا اور **زاد المسیر** مین لایا ہے کہ عتاب اللہ کا اوپر اُسکے یہ تھا کہ بعد مانگنے اُوریا کے اُسکو چاہا اور صورت عتاب کی قرآن مین اوپر اس طرح کے ہے کہ وَهَلْ اَتٰىكَ نَبَؤُا الْخَصْمِ ۔ اور آیا تیرے پاس خبر جھگڑا کرنے والون کی **تبیان** مین بیان کیا ہے کہ جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام ساتھ صورت دو جھگڑا کرنے والون کے نزدیک داؤد علیہ السلام کے آئے اور حضرت داؤد علیہ السلام نے دنون کو مقرر کیا تھا

وقف لازم

ایک دن عبادت کرتے تھے اور ایک دن حکومت اور عدالت فرماتے تھے اور ایک دن وعظ کہتے تھے اور ایک دن ساتھ کا مون خاص اپنے کے مشغول ہوتے تھے عبادت کے دن بالاخانے مین آتے تھے اور چوکیدار لوگون کو اُنکے پاس آنے سے منع کرتے تھے فرشتے اُسدن ساتھ صورت آدمی کے بیچ گھر داؤد علیہ السلام کے آئے اور عبادت خانے مین اوپر سے آئے جیسے کہ فرماتا ہی وَهَلْ اَتٰىكَ نَبَؤُا الْخَصْمِ اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ۙ اِذْ دَخَلُوْا عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ ۭ قَالُوْا لَا تَخَفْ ۚ خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰي بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَآ اِلٰى سَوَاۗءِ الصِّرَاطِ ۭ یاد کر جسوقت چڑھ گئے اوپر دیوار فصیل محراب داؤد کے جسوقت داخل ہوے اوپر داؤد کے اور داؤد علیہ السلام نے اُنکو دیکھا پس ڈر گیا داؤد اُنسے کہ کیون بے اجازت دروازے سے آئے کہا اُنھون نے مت ڈر تو اے داؤد ہم دو جھگڑالو ہین ظلم کیا ہے بعضے نے ہمارے اوپر بعض کے پس حکم کر تو درمیان ہمارے ساتھ سچ کے اور ظلم نہ کر تو اوپر حکم اپنے کے اور راہ دکھا ہمکو تو طرف میانہ راہ کے کہ عدل ہے پس داؤد علیہ السلام نے فرمایا کہ بات کہو تم ایک نے اشارہ طرف دوسرے کے ساتھ داؤد کے کیا اِنَّ هٰذَآ اَخِيْ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ فَقَالَ اَكْفِلْنِيْهَا وَعَزَّنِيْ فِي الْخِطَابِ ۝ تحقیق یہ مرد بھائی میرا ہی دین مین اُسکے ایک کم سو بھیڑین ہین اور میرے تین ایک بھیڑ ہی پس کہا اُسنے کہ سونپ دے تو وہ بھیڑ مجکو اور غلبہ کیا ہے اوپر میرے مانگنے مین اور فرصت نہ دی کہ دیر کرون مین اُسمین قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْخُلَطَاۗءِ لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ عَلٰي بَعْضٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ ۭ وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ ۝ کہا داؤد نے کہ البتہ تحقیق ظلم کیا اوپر تیرے ساتھ مانگنے بھیڑ تیری کے اور جمع کرنے مین اپنے پاس طرف بھیڑون اپنی کے اور تحقیق بہت شریکون سے کہ مالون کو ملا دیتے ہین البتہ ظلم کرتا ہے بعضا اُنکا اوپر بعضے کے اور زیادہ حق اپنے سے جا ہتے ہین مگر وہ لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کیے نیکون کے اور تھوڑے ہین وہ لوگ درمیان شریکون کے مانند داؤد علیہ السلام کے یہ بات ہے وہ اُٹھے اور نظر اُسکی سے غائب ہوے داؤد علیہ السلام فکرمند ہوا اور گمان لیگیا داؤد علیہ السلام کہ تحقیق ہمنے آزمایا ہی اُسکو ساتھ اس حکومت کے تا خبردار ہووے اور جانے پس استغفار کی پروردگار اپنے سے اور گر پڑا داؤد رکوع کرنے والا جس حال مین کہ سجدہ کرنے والا تھا اور رجوع کی اللہ کی طرف پس بخشدیے ہمنے اُسکو یہ بات تحقیق اُسکے لیے نزدیک ہمارے نزدیکی ہے اور بہتر ٹھکانے کی ہے نزدیک امام اعظم رحمہ اللہ کے سجدہ عزیمت ہے اور کہتا ہے کہ بیچ تلاوت کے سجدہ چاہیے کرنا نماز مین اور سوائے نماز کے اور نزدیک شافعی کے سجدہ عزیمت نہین اور امام احمد حنبل سے اس سجدے مین دو روایتین ہین اور یہ سجدہ دسوان ہے ساتھ قول امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے فتوحات مکی مین اس سجدے کو سجدۂ انابت کا کہا ہی فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ۭ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ۝ پس بخشی ہمنے اُسکی یہ خطا اور تحقیق واسطے داؤد کے نزدیک ہمارے نزدیکی ہے بعد بخشش کے اور نیک بازگشت ہی بہشت مین يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ ۝ کہا ہمنے اے داؤد تحقیق ہمنے تجکو کیا ہے خلیفہ بیچ زمین کے یعنی بادشاہی روے زمین کی تجکو بخشی ہمنے یا تجکو خلیفہ پیغمبرون کا کہ آگے تجھ سے تھے کیا ہمنے پس حکم کر درمیان آدمیون کے ساتھ سچ کے اور عدل کے اور پیروی نہ کر تو خواہش نفس کی پس گمراہ کریگی تجکو خواہش راہ اللہ کی تحقیق جو لوگ کہ گمراہ ہوتے ہین راہ اللہ کی سے واسطے اُنکے ہی عذاب سخت بسبب اُس چیز کے کہ بھول گئے تھے دن حساب کا اور واسطے اُس دن کے کوئی کام نہین کیا **فوائد السلوک** مین لایا ہی کہ دیکھ بادشاہی کیا سخت کام ہی اور بادشاہت کیا بوجھ بھاری ہی کہ حضرت داؤد علیہ السلام ساتھ کمال درجۂ نبوت کے ساتھ خطاب بھاری کے مخاطب ہوا کہ فاحکم بین الناس بالحق کہ حکم کر درمیان آدمیون کے ساتھ عدل کے اور انصاف کے اور پانوں اوپر راہ حق کے رکھنا اور پر راہ باطل کے اور پیروی خواہش نفس کی اور بیمراد اپنی کے اختیار نہ کر کہ تجکو راہ رضامندی ہماری سے گمراہ کرے وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاۗءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ۭ اور نہین پیدا کیا ہمنے آسمانون کو اور زمین کو اور جو چیز کہ درمیان اُن دونون کے ہے جھوٹ اور عبث بلکہ اسواسطے کہ دلالت کرین ساتھ اُسکے اوپر قدرت کاملہ اور حکمت کے ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ۝ یہ گمان اُن لوگون کا ہے کہ کافر ہوے ساتھ پیدایش کے ٹھوکر نہ لے گئے پس افسوس ہے واسطے اُن لوگون کے کہ کافر ہوے اور اس طرح گمان لیگئے آگ دوزخ کی سے لائے ہین کہ کافر قریش کے کہتے تھے مومنون کو کہ ہمکو آخرت مین برابر تمھارے یا زیادہ تمسے عطا دینگے آیت آئی کہ اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ ۝ نہ اس طرح ہے کہ آیا کر دین ہم اُن لوگون کو کہ ایمان لائے ہین اور عمل کیے نیکون کے بیچ جزا اور عطا کے مانند خرابی کرنے والون کے بیچ زمین کے یعنی مانند کافرون کے

السجدة ع ۲

یا گردانین ہم پرہیزگارون کو مانند بدکارون کے یعنی نہین کرتے ہم کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ یہ کتاب ہے تعینی قرآن کہ اُتارا ہے ہمنے اُسکو طرف تیرے اے محمدؐ بہت برکت دیا ہوا اسواسطے کہ اندیشہ کرین پیچ آیتون اُسکی کے اور فکر کرین پیچ معنی اور حقیقت اُسکی کے اور اسواسطے کہ نصیحت پکڑنے والے ہووین صاحب عقلون کے کہ صاف اور خالص ہین وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ۭ نِعْمَ الْعَبْدُ ۭ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ اور بخشا ہمنے واسطے داؤدؑ کے سلیمانؑ بیٹا نیک بندہ تھا سلیمان تحقیق وہ رجوع کرنے والا تھا ساتھ خدا کے سب حال مین لائے ہین کہ سلیمان علیہ السلام نے ساتھ کافرون دمشق کے لڑائی کی اور ہزار گھوڑے اُنسے لیے اور کہتے ہین داؤد علیہ السلام نے ساتھ عمالقہ کے غزا کی تھی اور ہزار گھوڑے لیے تھے اور سب میراث ساتھ سلیمان علیہ السلام کے پونہچی تھی اور معالم مین لایا ہے کہ گھوڑے دریائی تھے اور پر رکھتے تھے اور دیو واسطے سلیمان علیہ السلام کے لائے تھے غرضکہ سلیمان علیہ السلام نے چاہا کہ اُنکو دیکھے بعد نماز ظہر کے ساتھ دیکھنے اُنکے کے مشغول ہوے اور سلیمان علیہ السلام کو اس سبب سے نماز عصر کی قضا ہوئی اُن سب گھوڑون کو قربان کیا جیسے حق تعالیٰ فرماتا ہے اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ۙ فَقَالَ اِنِّيْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ۝ یاد کر جبوقت ظاہر کی گئی اوپر سلیمانؑ کے آخر روز ہزار گھوڑے تین پانوُن پر کھڑے ہونیوالے تیز رو اور ریخوبی گھوڑون کی ہے یاد ازگردن اور سلیمانؑ دیکھنے اُنکے مین مشغول ہوے تا ورد اُنکا فوت ہوا پس کہا کہ تحقیق مین نے دوست رکھا دوستی مال بہت کی کو یعنی گھوڑون کی کو اس حد تک کہ باز رہا مین ذکر پروردگار اپنے کے سے اُسوقت تک کہ چھپ گیا آفتاب پیروی رات کی مین رُدُّوْهَا عَلَيَّ ۭ فَطَفِقَ مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ۝ کہا سلیمان نے کہ پھیرلاؤ گھوڑون کو اوپر میرے پس کھڑا ہوا اور ملنا تھا تلوار کو ملنا ساتھ پنڈلیون گھوڑون کے کہ پکڑتا تھا اور ساتھ گردنون کے کاٹتا تھا سر اُنکے اور اُسوقت مین گوشت گھوڑے کا حلال تھا اور اُنکو بیچ راہ خدا کے واسطے قربان کے ذبح کرتے تھے اور بعضے علما اوپر اُسکے ہین کہ مراد ذکر سے نماز عصر کی ہے کہ سلیمان علیہ السلام سے بسبب دیکھنے اُنکے کے فوت ہوئی اور آفتاب چھپ گیا سلیمان علیہ السلام نے ساتھ حکم پروردگار کے فرشتون کو کہ آفتاب پر تعین تھے فرمایا رد وہا علیّ یعنی پھیرو تم آفتاب کو واسطے میرے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو آفتاب کو پھر پھیرا تو سلیمانؑ نے اُس نماز کو ادا کیا اور ایکبار آفتاب ساتھ دعا پیغمبر ہمارے صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ جنگل خیبر کے بعد غروب کے پھر پھرا اور جگہ عصر کی آیا تو مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے نماز عصر کی ادا کی نزدیک صاحب حدیثون کے مشہور ہے روایت اُس آیت کی تفسیر مین بہت ہین **تفسیر حسینی** سے معلوم کرے لائے ہین کہ اللہ تعالیٰ نے سلیمان کو ایک بیٹا بخشا ایک گروہ دیوون کے نے اس ڈر سے کہ وہ بھی مانند باپ کے اُنکو محکوم کرے جمع ہوکر اوپر قتل اُس کے کے اتفاق کیا سلیمان علیہ السلام نے اس بات سے خبر پاکر اُس لڑکے کو ساتھ سحاب کے سونپا کہ دودھ پلاوے اُسکو ضحنا آئی وہ لڑکا موا اُس موے ہوے کو اوپر تخت سلیمان کے ڈالا جیسے خدا نے خبر دی وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰي كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ۝ اور البتہ تحقیق آزمایا ہمنے سلیمانؑ کو اور فتنے مین ڈالا اوروُ ڈالا ہمنے اوپر تخت اُسکے کی بدن مردہ جو کچھ کہ کیا تھا اُس سے پشیمان ہوا کہ بیٹے کو ساتھ ابر کے سونپا اور اوپر اللہ تعالیٰ کے توکل نہ کیا پس رجوع کی سلیمانؑ نے اللہ کی طرف اور اوپر لوگون کے ظاہر ہوا کہ توکل سواے اوپر اللہ کے نہ کیا چاہیے اور **لباب** مین لایا ہے کہ سلیمان بیمار ہوا اسقدر کہ نہایت ضعف سے بدن مردہ دکھائی دیتا تھا اور اُسکو اوپر تخت کے بٹھاتے تھے تو کام ملک کے خلل نہ پاوین پس پھر اطرف صحت کے ارادے اللہ کے سے اور مشہور وُہ ہے کہ سبب ترک بے ادبی کے انگوٹھی بادشاہ کی ہاتھ صخرۂ جنی کے پڑی اور صخرہ چالیس دن اوپر تخت سلیمان کے بیٹھا پھر وُہ انگوٹھی سلیمان علیہ السلام کے ہاتھ آئی ساتھ بادشاہت کے ممتاز ہوا اور از روے نیاز کے ساتھ دعا کے مشغول ہوا قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ ۚ کہا کہ اے پروردگار میرے بخش تو مجکو گناہ میرا اور دے تو مجکو ایسی بادشاہت کہ لائق نہو واسطے کسی کے پیچھے میرے تو ایسا ملک معجزہ میرا ہووے یا کوئی مجھ سے چھین نہ سکے مانند صخرۂ جنی کے **بحر الحقائق** مین فرمایا ہے کہ مجکو ایسا ملک دے کہ کوئی ہوس اُسکی طلب نہ کرے اور بیچ فتنے کے نہ پڑے اسواسطے کہ بیچ ملک اتنے بڑے کے سواے قوت نبوت کے فتنے سے بخیر نہو سکے اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ تحقیق تو بخشنے والا ہے جو کچھ چاہتا ہے اور جسکو چاہتا ہے بخشتا ہے امام **قشیری** رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ سلیمان علیہ السلام ساتھ الہام الٰہی کے جانتا تھا کہ حضرت پیغمبر ہماری صلعم ساتھ ملکون دنیا کے التفات نہ فرماوینگے اسواسطے ساتھ اس دعا کے دلیری کی کہ برابر اُسکے دنیا اور جو چیز کہ بیچ اُسکے ہے پریشہ کی قدر نہین رکھتے ؎ عارفان ہرچہ ثباتے وبقائے نکند ✤ گرہمہ ملک وجہان است بہیچش نخرند ✤ اور **صاحب فتوحات**

نے فرمایا ہے کہ مراد سلیمان کی وہ تھی کہ مجکو وہ ملک بخش کہ ظاہر ہونا اُسکا اب کسیکو نہ لائق ہووے اِسواسطے کہ باطن مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ ملک حاصل تھا جیسے صحیحین مین مذکور ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک نیوجنات سے پاس سے آیا تو نماز میری توڑی اللہ تعالیٰ نے مجکو توت دی تو اُسکو پکڑا مین نے اور چاہا مین نے کہ اوپر ایک ستون کے ستونون مسجد کے باندھون مین تو تم اُسکو دیکھو پس یاد کی مین نے دعا سلیمان علیہ السلام کی رب اغفرلی وہب لی ملکا لاینبغی لاحد من بعدی اُسکو چھوڑا مین نے تو بیفائدہ اور نا امید پھر گیا فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ رُخَاءً حَيْثُ أَصَابَ ۝ وَالشَّيَاطِينَ كُلَّ بَنَّاءٍ وَغَوَّاصٍ ۝ وَآخَرِينَ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ۝ پس تا بعدار کیا ہمنے واسطے سلیمان کے باؤن کو کہ جاری ہوتی تھین ساتھ حکم اُسکے کے نرم اور خشک جس جگہ قصد کرتا تھا پہونچتا تھا اور تا بعدار کیا ہمنے اُسکا شیطانون کو ہر ایک بنا کرنے والا عمارت کا تھا اور ہر غوطہ کھانے والا دریا مین جواہر نکالنے کو اور تا بعدار کیے ہمنے باقی شیطان پاس پاس جکڑے ہوے تھے لوہے کی زنجیرون مین یعنی ہر ایک شیطانون مین سے کہ کارندے تھے واسطے اُسکے کام کرتے تھے اور ایک گروہ کہ مروہ ہوتے تھے بیچ زنجیرون کے بندھوتے تو ایذا کسی کو نہ پونچاوین پس کہا ہمنے سلیمان کو هٰذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ یہ بخشش ہماری ہے اے سلیمان ساتھ تیرے کہ ایسا ملک دیا ہمنے تجکو پس احسان کر اوپر خلق کے جسپر چاہے تو یا بند کر بخشش اپنی جن سے چاہے تو بغیر حساب کے دینے مین اور نہ دینے مین وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَآبٍ ۝ اور تحقیق واسطے سلیمان کے نزدیک ہمارے البتہ قریب ہے ساتھ بند گی اُسکی کے یا آخرت مین نزدیکیون درگاہ ہماری کے سے ہووے گا باوجود اِس ملک بڑی کے کہ دنیا مین رکھتا تھا اور نیک بازگشت ہے یعنی بہشت وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ ۝ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ وَعَذَابٍ ۝ اور یاد کر بندے ہمارے کو کہ ایوب ہے جسوقت دعا مانگی پروردگار اپنے سے کہ تحقیق پونہچایا ہے مجکو شیطان نے دکھ اور عذاب اور قصہ اس طرح ہے کہ شیطان طعنہ دیتا تھا ایوب علیہ السلام کو کیا کیا تونے کہ اللہ تعالیٰ نے فائدے اچھے تجھ سے چھینے اور سختیان دکھ کی اوپر تیرے بھیجین اور کہا ہے کہ بہکاتا تھا تا بعون اُسکے کو اس حد تک کہ اُنھون نے ایوب کو شہر اپنے سے نکالدیا اور تھوڑا سا وجہ شکایت ایوب کی سے سورۂ انبیا مین گذرا ہی القصہ اللہ تعالیٰ نے دعا اُسکی قبول کر کر جبرئیل علیہ السلام کو اُسکے پاس بھیجا جبرئیل علیہ السلام آیا اور ایوب کو کہا اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۖ هٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ ۝ کہ مار تو پانون کو اپنے اوپر زمین کے جسوقت ایوب نے ساتھ کہنے جبرئیل کے مارا پانون کو اوپر زمین کے اور چشمے پانی کے نے نیچے پانون اُسکے کے جوش مارنا شروع کیا ایک گرم اور ایک سرد جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ چشمہ گرم جاے غسل کی ہے یعنی پانی ہے کہ اُسمین نہاوین اور دوسرا چشمہ سرد پانی کا ہے کہ پیوین پس ایوب علیہ السلام نے ساتھ اُس چشمۂ گرم کے غسل فرمایا تمام مرض ظاہری اُس سے دور ہوے اور اُس چشمۂ سرد سے پیا تمام بیماریان باطن کی جاتی رہین اور کہا ہے کہ چشمہ ایک ہی تھا وقت پینے کے سرد اور وقت غسل کے گرم ہوتا تھا وَوَهَبْنَا لَهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ رَحْمَةً مِنَّا وَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ۝ اور بخشا ہمنے ایوب کو ناتے دارون اُسکے کو یعنی بیٹون اُسکے کو جلایا کہ شیطان نے ہلاک کیے تھے اور مانند اُنکے ساتھ اُنکے تو اولاد اُسکی اُس سے دوچند ہوئی کہ تھے واسطے بخشش کے کہ پونہچے ہماری طرف سے اور واسطے نصیحت پکڑنے صاحب عقلون کے تونیچ بلا اور مصیبت کے خداے تعالیٰ سے پناہ مانگین کہ رحمت آلہی نے خوشی کو ساتھ صبر کے ملایا ہے جیسے کہ حدیث ہے الصبر فالصبر مفتاح الفرج ۵ کلید صبر کسی راکہ باشد اندرست ✦ ہر آئینہ در گنج مراد بکشاید ✦ بشام تیرہ محنت بساز و صبر نمائی ✦ کہ ہمدمی سحر از پردہ روے بنماید ✦ لائے ہین کہ بیچ وقت مرض ایوب علیہ السلام کے جو رواُسکی کہ نام اُسکا رحمت تھا واسطے کسی کام کے گئی تھی اور دیر لگائی ایوب نے قسم کھائی کہ اُس کو سو لکڑیان مارے جب تندرست ہوا اور ایوب بحالت جوانی کے ہوگیا چاہا کہ قسم اپنی ادا کرے خطاب آیا کہ وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِهِ وَلَا تَحْنَثْ ۗ إِنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِرًا ۚ نِّعْمَ الْعَبْدُ ۖ إِنَّهُ أَوَّابٌ ۝ اور لے تو بیچ ہاتھ اپنے کے ایک دستہ گھانس کا کہ سو تنکے ہووین گنتی مین پس مار تو ساتھ اُسکے عورت اپنی کو اور قسم نہ توڑ تحقیق ہمنے پایا ہے ایوب کو صبر کرنے والا اسمین کہ ذات اُسکی کو اور مال اُسکے کو اور بیٹون اُسکے کو پونہچا نیک بندہ ہے ایوب تحقیق وہ رجوع کرنے والا ہی بیچ درگاہ ہماری کے وسلم وَاذْكُرْ عِبَادَنَا إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ أُولِي الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارِ ۝ اور یاد کر بندون ہمارے کو ابراہیم خلیل اللہ کو اور بیٹے اُسکے اسحاق اور پوتے اُنکے یعقوب کو کہ صاحب ہاتھون کے اور آنکھون کے تھے مراد اعمال اچھے اور علم نافع ہین ظاہر کیا ساتھ ہاتھ کے عمل سے کہ اکثر عمل ہاتھون سے ہوتے ہین اور ساتھ آنکھون کے معرفت سے مراد ہے کہ قوی تر مددگارون معارف کے آنکھین

ہین یا مراد ہاتھون سے قوت ہی بیچ طاعت کے اور مراد آنکھون سے دیکھنا بیچ دین کے اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ تحقیق ہمنے خالص کیا تھا اُنکو ساتھ ایسی خصلت کے کہ پاک تھے ملونی عیبون کی سے وہ خصلت یاد کرنا آخرت کے گھر کا ہے اسواسطے کہ مدنظر انبیاء کا سواے دیدار اللہ کے نہین ہے اور وہ آخرت مین میسر ہوگا جیسے اس مضمون مین کسی نے کہا ہے ؎ نہ جنت خواہم و نے حور عین اینہا ہمہ ہیچ اہم ✦ بتو ار زانی اے زاہد ہمہ من یار می خواہم ✦ وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ اور تحقیق کہ یہ پیغمبر نزدیک ہمارے البتہ قبول کیے گیون سے ہین اور نیکون سے ہین وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ اور یاد کر تو اسمعیل ذبیح اللہ کو اور یاد کر الیسع بیٹے اخطوب کے کو اور صاحب ضامنی کے کو کہ بشیر بیٹا یعقوب کا تھا اور سو پیغمبرون کے قتل سے بھاگے ہین ضامن ہوا اور **تبیان** مین فرمایا ہے کہ وہ بیٹا ایوب کا ہے اور پیچھے باپ کے مبعوث ہوا طرف ایک قوم شام کے اور اللہ تعالیٰ نے اُسکا ذوالکفل نام رکھا اور بعضے کہتے ہین الیسع اور ذوالکفل دونون نام ایک ہی کے ہین کہ الیاس علیہ السلام کا ضامن ہوا کر اور پر حکم دین کے قیام کرے وَكُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ اور سب یہ پیغمبر نیکون سے ہین هٰذَا ذِكْرٌ وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ یہ خبر پیغمبرون کی سبب ذکر کا ہے اے محمد تنکو اور قوم تیری کو اور تحقیق واسطے پرہیزگارون کے البتہ نیک بازگشت ہی جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ باغ ہمیشگی کے ہین جس حال مین کہ کھولے گئے ہین واسطے اُنکے دروازے بہشت کے مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ تکیہ لگائے ہوے اوپر تختون کے بیچ بہشت کے مانگین گے بیچ اُسکے میوون بہت کو اور پینے کی چیزون کو وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ اور نزدیک بہشتیون کے ہونگی حورین کوتاہ کرنے والیان آنکھا اپنی کو کہ سواے خاوند کے کسی کو نہ دیکھین ہمزاد اور ہم عمر یعنی سب وہ ایک عمر ہووین اور کہا ہے کہ تمام حورین بہشت کی برابر عمر خاوندون کے ہووین سب تینتیس برس تک اور بعضے اوپر اُسکے ہین کہ مراد اتراب سے عورتین برابر کی ہین جُن مین یعنی ایک کو اوپر دوسری کے بزرگی نہووے بیچ اُس کے هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ تو طبیعت طرف نیک تر کے کھچے اور اُس سے پھر جاوے یہ ہے کہ وعدہ دیے گئے تم دن حساب کے یہ بہشتی از روے خوشی کے کہین اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ هٰذَا وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ تحقیق جو چیز کہ دیکھتے ہین ہم نعمت سے البتہ روزی ہماری ہے کہ حضرت رزاق نے بے منت ہمکو دی ہے کہ نہین ہے ہونا اُسکو تمام اور کم یہ نعمت بہشتیون کی ہے اور تحقیق واسطے بیفرمانون کے یعنی کافرون کے البتہ بری بازگشت ہے جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمِهَادُ هٰذَا فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖٓ اَزْوَاجٌ دوزخ مین کہ داخل ہونگے تنگی سے بیچ اُسکے پس بُرا بچھونا ہے دوزخ یہ عذاب ہے پس چاہیے کہ اب چکھو اُسکو وہ عذاب گرم پانی ہے نہایت گرمی مین کہ جسوقت آگے لب کے پونہچے اُسکو جلادے اور جب پیوین انتڑیان جلادے اور ٹکڑے کرے اور پیپ ہے کہ دوزخیون کو ساتھ سردی کے جلاوے جیسے آگ گرمی سے جلاتی ہے اور کہتے ہین غساق گندی چیز کو بیچ لغت شرک کے جیسے مذکور ہوئی پہلے کہ پیپ اور خون ہے اور یہان مراد پیپ سے ہے کہ گوشت اور پوست اور سترگاہ دوزخیون کے سے جاری ہووے پس اُسکو جمع کر کر دوزخیون کو کھلاوین اور اُنکو دوسرا عذاب مانند عذاب مذکور کے طرح طرح کا ہووے بیچ عذاب کرنے کے لائے ہین کہ جب سردارون کا فرون کے کو دوزخ مین لاوین تابعدار اُنکے کو بھی ساتھ اُنکے لاوین اور فرشتے سردارون کو کہین هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ لَا مَرْحَبًا بِهِمْ اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ یہ گروہ کافرون کا آنے والا ہی مشقت سے دوزخ مین ساتھ تمھارے پس وہ کہین کچھ مرحبا نہین ہے اُنکو یعنی خوش آنا تحقیق وہ لوگ داخل ہونے والے آگ کے ہین بسبب علمون اپنے کے جیسے کہ ہم آئے ہین مرحبا ایک لفظ ہے کہ واسطے تعظیم مہمان کے کہین سردار تابعدارون اپنے کو سرزنش کرین ساتھ حرف لا مرحبا کے اور جب تابع سردارون کے یہ بات سُنین قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ لَا مَرْحَبًا بِكُمْ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا فَبِئْسَ الْقَرَارُ کہین گے بلکہ تم اے سردار کافرون کے نہین کچھ خوش آنا تمکو اور تم ساتھ سرزنش کے لائق زیادہ ہو ہمسے آگے رکھا سببون عذاب کے کو واسطے ہمارے کہ گمراہ کیا تا بسبب ہونے کے دوزخ مین آئے ہم پس بری قرارگاہ ہے دوزخ قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ دوسری بار تابع کہین گے اے پروردگار ہمارے جس کسی نے آگے رکھا ہووے واسطے ہمارے کفر کو اور گمراہی کو پس زیادہ کر تو اُسکو عذاب دوچند بیچ آگ کے گمراہی اُنکی کا اور ہماری کا اور کہتے ہین سانپ بچھو دوزخ کے ساتھ اُنکے چھوڑین وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ اور کہین سردار قریش کے دوزخ مین کہ کیا ہی ہمکو کہ آج نہین دیکھتے ہم اُن مردون کو کہ دنیا مین کہتے تھے ہم اُنکو برے اور مردود یعنی بلال اور صہیب اور عمار اتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ پکڑا تھا ہمنے اُنکو

دنیا مین سخری دوزخ مین نہین آئے یا ٹیڑھی ہوگئین اُنسے آنکھین ہماری یعنی ہم نہین دیکھتے اُنکو آثار مین لایا ہے کہ حق تعالیٰ اُس فرقہ فقیرون کے کو فرماوے تو اوپر بالا خانون بہشت کے دکھلائی دیوین تو کافر اُنکو دیکھین اور حسرت اُنکو زیادہ ہووے اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ یہ تحقیق یہ حکایت دوزخیون کی البتہ سچ ہے وہ جھگڑا کرنا دوزخ والون کا ہو دوزخ مین قُلْ اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ ۖ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ کہہ تو اے محمد کہ تو سوائے اسکے نہین ہے کہ مین ڈرانے والا ہون عذاب اللہ کے سے اور نہین ہے کوئی خدا لائق بندگی کے مگر اللہ ایک ذات کہ شریک قبول نکرے اور کثرت کو ساتھ وحدانیت اُسکی کے راہ نہووے قہر کرنے والا اوپر دشمنون کے ؎ غیرتش غیر در جہان نگذاشت ✦ وحدتش رسم این و آن برداشت ✦ گم شود جملہ ظلمت پندار ✦ نزد انوار واحد قہار ✦ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ۝ پروردگار اور پیدا کرنے والا آسمانون کا اور زمینون کا اور جو چیز کہ درمیان اُن دونون کے ہے مخلوقات سے خدا غالب بخشنے والا دوستون کو قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ۝ اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ۝ کہہ تو اے محمد کہ چیز کہی مینے خبر بزرگ ہے کہ تم اُس چیز سے روگردانی کرنے والے ہو نہایت غفلت سے یا نبوت میری شان بزرگ رکھتی ہو اور تم اُس سے روگردانی کرتے ہو آخر غور کرو کہ اگر مین نبی نہوتا وحی مجکو نہ آتی مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰٓى اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ۝ نہوتا مجکو کچھ علم سے ساتھ گروہ بلند تر کے یعنی فرشتون کے جسوقت جھگڑتے تھے بیچ شان آدم کی کے کہ آیا بناتا ہے تو بیچ زمین کے پس اوپر نبوت میری کے دلیل روشن تر ہے کہ قصہ فرشتون کا اور آدم کا بیان کرتا ہون اوپر اُس طرح کے کہ اگلی کتابون مین مذکور ہے بغیر پڑھنے کتابون کے اور بے سنے اُستاد کے اِنْ يُّوْحٰٓى اِلَيَّ اِلَّآ اَنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ نہین وحی کی جاتی ہے طرف میرے مگر وہ کہ سوائے اسکے نہین ہے کہ مین ڈرانے والا ہون ظاہر سببون عذاب کے سے اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ ۝ جسوقت کہا پروردگار تیرے نے خاص فرشتون کو کہ تحقیق مین پیدا کرنے والا ہون آدم کا کیچڑ سے مراد حضرت آدم علیہ السلام ہین فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ۝ پس جسوقت سیدھا بناؤن مین اُسکو اور قالب اُسکا خوبصورت تیار کرون مین اور پھونکون مین بیچ اُسکے روح اپنی سے خدائے تعالیٰ نے روح کو بزرگی بخشی یعنی ساتھ ذات اپنی کے بزرگی اضافت کی دی واسطے پاکیزگی کے اور حاصل کلام کا یہ کہ جب روح بیچ قالب اُسکے کے ڈالون مین اور زندہ ہووے پس بے اختیار گر پڑو تم اُسکو سجدہ کرنے والے واسطے تکریم اُسکی کے فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ۝ اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۖ اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ پس سجدہ کیا فرشتون نے تمام ایک مرتبہ خاص آدم کو پیچھے پھونکنے روح کے بیچ اُسکے مگر شیطان نے سجدہ نہ کیا بڑا جانا تئین اور فرمان بجا نہ لایا اور تھا شیطان روز ازل مین کافرون سے قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ۭ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ ۝ کہا اللہ نے کہ اے شیطان کس چیز نے باز رکھا تجکو اس سے کہ سجدہ کرے تو اُس چیز کو کہ پیدا کیا ہے مین نے اُسکو ساتھ دونون ہاتھ اپنے کے ذکر ہاتھ کا واسطے تحقیق اضافت خلقت آدم کے ہے ساتھ حق سبحانہ تعالیٰ کے یعنی ساتھ ذات اپنی کے پیدا کیا اُسکو مین نے بے مادر اور پدر کے **انوار** مین لایا ہے کہ ذکر بِيَدَيَّ کا خبردار کرتا ہے اوپر زیادتی قدرت کے بیچ پیدایش آدم کے اور بعضی تفسیرون مین آیا ہے کہ مراد ید قدرت اور نعمت ہے اور **فتوحات** مین فرمایا ہے کہ قدرت اور نعمت ملی ہوئی ہے سب موجودات کو پس ساتھ اس تاویل کے آدم کو کچھ شرف حاصل نہووے پس ضرور ہے اُس سے کہ بیچ بِيَدَيَّ کے معنی ہووین کہ دلالت کرین اوپر بزرگی آدم کے پس احتمال اوپر دو نسبتون کے تنزیہ اور تشبیہ کے کہ آدم جمع کرنے والا دونون صفتون کا ہے مناسب دکھائی دیتا ہے اور **بحر الحقائق** مین لایا ہے کہ مراد دو صفتون سے لطف اور قہر ہے اسواسطے کہ یہ دو صفتین اوپر سب صفتون اللہ کی کے ملی ہوئی ہین کیونکر کہ کوئی صفت نہین ہے کہ لطف سے یا قہر سے خالی ہووے بعضے جلالی اور بعضے جمالی ہین تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ اور کوئی مخلوق نہووے کہ ان دونون صفتون سے ایک نہ رکھتا ہووے جیسے کہ فرشتے لطف کرنیوالے ہین اور شیطان قہر اور آدمی جگہ ظاہر ہونے دونون صفتون کا ہے اور ساتھ جمع ہونے دونون قابلیت کے سجدہ قبول کیا ہے اور اس معنی مین کہا ہے ؎ آمد آئینہ جملہ کون ولی ✦ آدمی زائنہ نکردہ جلی ✦ گشتہ آدم جلاے این مرآت ✦ شد عیان ذات او بجملہ صفات ✦ مظہری گشت کلی و جامع ✦ سر ذات و صفات اولامع ✦ القصہ حق سبحانہ تعالیٰ نے شیطان کو کہا کیون سجدہ نہ کیا تو نے پیدا کیے ہوے ہاتھون میرے کو آیا غرور کیا تو نے یا ہے تو بلند ہونے والون سے کہ لائق فوقیت کے ہین قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۭ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۝ شیطان نے دوسری قسم کو اختیار کرکے کہا کہ مین بہتر ہون آدم سے پس وجہ بہتر ہونے کی بیان کرتا ہے کہ پیدا کیا ہے تو نے مجکو آگ سے کہ پاک اور نورانی ہے اور پیدا کیا آدم کو کیچڑ سے کہ اُسمین کثافت اور سیاہی ہے اور اس قیاس مین

خطا کی اور تھوڑا سا اس مذکور سے سورۂ اعراف مین گذرا ہے اور **کشف الاسرار** مین فرمایا ہے کہ آگ سبب جدائی کا ہے اور خاک وسیلہ ملنے کا آگ سے پھیرنا آتا ہے اور خاک سے ملنا آدم کہ خاک سے تھا ملگیا توخلعت۔ فَاُجْتَبَاهُ کی بانی شیطان کہ آگ سے تھا پھر گیا تو ساتھ کہنے فَاهْبِطْ منہا کے مردود ہوا ایک دن ایک سودائی نے ساتھ **سلطان العارفین** کے کہا کیا ہوتا اگر یہ خاک نہوتی **ابو یزید** نے شور کیا اُسکو اور کہا کہ اگر یہ خاک نہوتی آگ عشق کی روشن نہوتی اور سوز سینون کا اور پانی آنکھون کا ظاہر نہوتا اگر خاک نہوتی تو مہمانزل کی کون سنتا اور آشنا قرب لم یزل کا کون ہوتا ؎ ای خاک چہ خوش طینت قابل داری + گلہای لطیف ست کہ در گل داری + و در مغز ن کمنت کنز ہر نقد کہ بود + تسلیم تو کردہ اند در دل داری + قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ۝ کہا اللہ نے کہ بس باہر نکل تو بہشت سے یا آسمان سے یا صورت فرشتون کی سے پس تحقیق تو راندہ گیا ہے اور سنگسار کیا گیا ہے رحمت سے اور مرتبہ کرامت کے سے وَاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْٓ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اور تحقیق اوپر تیرے لعنت میری ہے تا دن قیامت کے قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ کہا شیطان نے کہ اے پروردگار میرے پس فرصت دے تو مجکو اس دن تک کہ اُٹھائے جائین آدمی قبرون سے غرض شیطان کی یہ تھی کہ شربت موت کا نہ چکھے قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۝ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ۝ کہا اللہ نے کہ پس تحقیق تو اے شیطان فرصت دیے گیون سے ہے اُس دن تک بیچ وقت معلوم کے کہ پہلی بار صور مین پھونکنا ہے کہ سب مرجاوین قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ کہا شیطان نے کہ بس قسم ہے ساتھ عزت تیری کے البتہ گمراہ کرونگا مین اُن سب کو یعنی اولاد آدم کی کو مگر بندے تیرے اُنمین سے کہ پاک کیے گئے ہین ناپاکی شرک اور شبہہ سے قَالَ فَالْحَقُّ ۚ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ کہا اللہ نے کہ پس سچ میری طرف سے ہے اور سچ کہتا ہون مین کہ البتہ بھرونگا مین دوزخ کو تجھ سے اور اُنسے کہ تابعداری تیری کرینگے آدمیون اور جنون سے سب اُنکے قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ۝ کہ تو اے محمد کہدین مانگتا ہون مین تمسے اوپر پہونچانے احکام کے مزدوری کو اور نہین ہون مین تکلف کرنے والون سے کہ اپنی طرف سے کچھ جوڑون اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ ۝ نہین ہے قرآن مگر نصیحت اور شرافت واسطے عالمون کے جن اور آدمیون کے اور البتہ جانوگے تم خبر قرآن کی یعنی جو کچھ کہ اُسمین ہے وعدے وعید سے یا جانوگے تم خبر محمد کی اور سچ کہنے کی اُسکے بعد وقت مرنے کے یا دن قیامت کے یا وقت ظہور اسلام کے واللہ اعلم بالصواب

ع ۱ ۱۲ ۱۴

سُوْرَةُ الزُّمَرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝ اُتارنا ہے کتاب کا یعنی قرآن شریف اُترا ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر خدا ے تعالیٰ کی طرف سے جو خدا ے تعالیٰ بڑا زبردست درست کام کرنے والا ہے سو خدا ے تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝ مقرر ہمنے نیچے بھیجا ہے قرآن تیری طرف اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق جو اُسمین کچھ شک اور شبہہ نہین پھر تو بندگی کر خدا ے تعالیٰ ہی کی نری اُسی کو واسطے پاک کرکے اپنے دین کو سب دینون سے اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ۭ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝ ٹھیک اس بات کو جان کہ خدا ے تعالیٰ ہی ہے ایسا جو اُسکی نری بندگی کیجیے یعنی اُسی کی بندگی کیا چاہیے سب کو چھوڑ کر اور وہ لوگ جو دوست پکڑتے ہین بتون کو سوا ے خدا ے تعالیٰ کے اور کہتے ہین ہم بتون کی بندگی اسواسطے کرتے ہین کہ ہم بتون کی بندگی اسواسطے کرتے ہین تو نزدیک کردین وہ بت ہمکو خدا ے تعالیٰ سے اور ہمارے گناہ بخشوادین بے شک خدا ے تعالیٰ قیامت کے دن حکم کریگا اُن لوگون مین بیچ اُس چیز کے جو وہ آپس مین جھگڑتے تھے کوئی فرشتون کو پوجتا تھا اور کوئی سورج کو اور کوئی تارون کو کوئی حضرت موسیٰ کو یا عیسیٰ کو خدا سمجھکر بندگی کرتے تھے اور کوئی بت پتھر کا یا سونے روپے کا بنا کر پوجتا تھا اور ہر ایک جانتا ہے اور کہتا ہے کہ یہی میرا خدا سچا ہے اور سبھون کے جھوٹے خدا ہین خدا ے تعالیٰ قیامت کے دن سوا ے مومنون کے سب کو جھوٹا کریگا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ۝ بیشک خدا ے تعالیٰ راہ سیدھی نہین دکھاتا اُسکو جو کوئی جھوٹا ہو شکر نہ کرنے والا یعنی قرآن جو سچا ہے جو اُسے جھوٹ کہے ایسے شخص کو خدا ے تعالیٰ سیدھی راہ دین کی سے گمراہی مین خراب کرتا ہے لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۙ سُبْحٰنَهٗ ۭ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ اگر چاہتا خدا ے تعالیٰ وہ کہ اولاد اختیار کرے جیسے کہ یہ کافر گمان کرتے ہین تو چن لیتا اپنے بنائے ہوؤن مین سے جسے چاہتا سو پاک ہے خدا ے تعالیٰ تمہارے گمانون سے وہی ہے خدا ے تعالیٰ اکیلا وہم خیالون کا

وقف لازم

توڑنے والا زبردست اُسی خدا ے تعالیٰ نے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ یُکَوِّرُ الَّیْلَ عَلَی النَّهَارِ وَیُکَوِّرُ النَّهَارَ عَلَی الَّیْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ کُلٌّ یَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ اَلَا هُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفَّارُ ۝ پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو درست جو اُسمین کچھ شک نہین لپیٹتا ہے رات کو دن پر جاڑے کے موسم مین جو دن چھوٹے ہوتے ہین اور راتین بڑی اور لپیٹتا ہے دن کو اوپر رات کے گرمی کے موسم مین جو دن بڑے ہوتے ہین اور راتین چھوٹی اور تابعدار کیا خدا ے تعالیٰ نے سورج اور چاند کو جو یہ سب چلے جاتے ہین ایک وقت مقرر کیے ہوے تک جانوالے لوگو کہ وہی خدا ے تعالیٰ بڑا زبردست ہے سب سے بخشنے والا خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِیَةَ اَزْوَاجٍ پیدا کیا خدا ے تعالیٰ نے تم سب کو اے آدمیو ایک اکیلے شخص سے جو حضرت آدم علیہ السلام تھے پھر پیدا کیا اُسے ایک اکیلے شخص مین سے اُسکا جوڑا یعنی بی بی حوّا کو اُنکی بائین پسلی سے پیدا کیا پہلے پھر تم سب کو اُن سے پیدا کیا اور اُتارا تمھارے آرام کے واسطے چوپاؤن کی قسم سے آٹھ زیادہ ایک جوڑا اونٹ کا دوسرا گاے کا تیسرا بھیڑ کا چوتھا بکری کا جوڑا جو اُنھون سے تمکو فائدے ہوین بہت طرح کی غذا اچھی سواری پوشاک فرش کیسے اور بہت فائدے ہین اور پھر یَخْلُقُكُمْ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِیْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ؕ پیدا کیا تمکو اے لوگو تمھاری ماؤن کے پیٹ مین سے پیدایش پھر پیدایش طرح طرح کی یعنی پہلے سفید پانی پھر گوشت کی بوٹی پھر ہڈی رگین چمڑا تین اندھیریون مین ایک اندھیارا ان کے پیٹ کا دوسرے پیٹ کے اندر جگہ بچے کے رہنے کی تیسرے اُسمین جھلی جسمین بچہ ہوتا ہے پھر بچا یا تو کہ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝ یہ ہے تمھارا خدا ے تعالیٰ جسنے تمکو پیدا کیا اور پالا اُس طرح سے جو بیان کیا اُسنے کہ ہے بادشاہی ہمیشہ کی نہین ہے کوئی ایسا سوا اُسکے مگر وہی پروردگار ہے اِس لائق جو اُسکی بندگی کیجاوے پھر کہان بہکتے بھٹکتے پھرتے ہو اورون کی طرف اُسے چھوڑکر اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنْكُمْ ۚ وَلَا یَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ تَشْكُرُوْا یَرْضَهُ لَكُمْ ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ اور ناشکری کروگے تم اے مکے کے لوگو تو پھر خدا بے پروا ہ ہے تمھارے شکر نہ کرنے سے اور بندگی سے کچھ تمھاری بندگی کرنے سے نفع نہین خدا ے تعالیٰ کو اور تمھارے کافر ہونے سے نقصان نہین اور اُسے خوش نہین آتا اپنے بندون سے جو کافر ہو دین اور ناشکری کرین اسواسطے جو بندون ہی کے حق مین بُرا ہے اور اگر اُسے بندو شکر کرو تو خوش ہو خدا ے تعالیٰ تمتے جو تمھارے حق مین بہتر ہی اور نہ اُٹھاوے کوئی اُٹھانے والا بوجھ دوسرے کا یعنی کوئی کسی کا عذاب اپنے اوپر نہ لیویگا جو ہر ایک اپنے ہی حال مین گرفتار ایسا ہوگا قیامت کے دن جو چھوٹنا مشکل ہوگا ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ پھر تمکو اپنے پروردگار ہی کی طرف پھر جانا ہے پھر خبر دیگا اور جتاویگا تمکو تمھارا پروردگار قیامت کے دن وہ چیزین جو تم دنیا مین کیا کرتے تھے اور اُن کامون کا بدلہ دیویگا بیشک خدا ے تعالیٰ جانتا ہے وہ کچھ جو کہ دلون مین بھری ہین بتین اور ارادے تمھارے کچھ اُس سے چھپا ہوا نہین ۝ وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِیْبًا اِلَیْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِیَ مَا كَانَ یَدْعُوْۤا اِلَیْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِیْلًا ۫ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۝ اور جسوقت پونہچے کافر کو سختی مصیبت بیماری کی یا فرفاقہ کی تب پکارے پروردگار اپنے کو سب کی طرف سے پھر کر اُسی کی طرف التجا کرے یعنی مصیبت کے وقت بتون کا پوجنا بھول کر خدا ے تعالیٰ کی طرف دل سے رجوع ہو کر دعا مانگے پھر جب دیوے خدا ے تعالیٰ نعمت صحت کی یا جمعیت کی اپنے پاس سے اور رحم کرے اُسپر اپنے فضل سے اور وہ مصیبت جاتی رہے تو بھول جاوے وہ کافر اُس اپنے پکارنے کو اور رجوع کرنے کو جس واسطے پکارتا تھا پہلے نعمت کے آنے سے اور بنا دے خدا ے تعالیٰ کے واسطے شریک برابر کے عبادت کرنے مین یعنی بتون کو پوجنا شروع کرے تو گمراہ کرے سیدھی راہ اسلام کی سے وہ بت کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کافر کو کہ مزے اور عیش کرے اپنے کفر مین تھوڑا سا بیشک تو آخر کو رہنے والون دوزخ کے سے ہے تو ہزار برس کا عیش قیامت کے عذاب کے مقابلہ جو ہمیشہ رہیگا تھوڑا ہے اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا یَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَیَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا یَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ اے بھلا وہ شخص جو تابعداری اور فرمانبرداری کرے یعنی بندگی مین حاضر ہے گھڑی پہرون رات کے سجدہ کرتا ہوا یا کھڑا ہوا نماز مین رہے ڈرتا ہے آخرت کے عذاب سے اور امید رکھتا ہے اپنے پروردگار کی مہربانی سے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اسے کیا برابر ہوین وہ جو جاننے والے ہون اور نہ جاننے والے ہون البتہ عقلمند ہی نصیحت مانتے ہین ۝ قُلْ یٰعِبَادِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا

ع ۹ ۱۵

اتَّقُوا رَبَّكُمْ ۚ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۗ وَأَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةٌ ۗ إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن لوگون کو جو ایمان لائے ہین کہ اے میرے بندو ڈرو تم اپنے پروردگار سے یعنی بندگی کرو اور نافرمانی مت کرو واسطے اُن لوگون کے نیکی ہے آخرت مین جنھون نے بھلائی کی ہے اس دنیا مین یعنی جو کوئی یمان لایا اور اچھے کام کیے اُسکے واسطے آخرت مین بھلائی ہے بہشت بھرا ہوا نعمتون سے اور زمین خدائے تعالیٰ کی بہت چوڑی ہے البتہ صبر کرنے والون کو پورا دیا جاویگا بدلہ اُنکو بیشمار یعنی جو لوگ مصیبت مین یا عبادت کی سختی مین صبر کرتے ہین اور گلہ مصیبت کا اور کاہلی عبادت مین نہین کرتے اُنکو بے نہایت نعمتین ملین گی کہتے ہین کہ کافر مکے کے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے تھے کہ سو واسطے اپنے باپ دادا کا دین قدیم بتون کا پوجنا چھوڑ کر نیا دین پیدا کیا تب یہ آیت اُتری کہ قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ ۝ وَأُمِرْتُ لِأَنْ أَكُونَ أَوَّلَ الْمُسْلِمِينَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِن مکے کے لوگون کو کہ بیشک مجکو حکم کیا ہے یہ کہ پوجون اور بندگی کرون نری خدائے تعالیٰ ہی کی پاک کرکے اُسکے واسطے دین کو سب دینون کو چھوڑ کر اور حکم کیا ہے مجکو وہ کہ ہون مین سب سے پہلے حکم بجالانے والا تابعدار اور قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ کہہ کہ مین ڈرتا ہون اگر نافرمانی کرون مین اپنے پروردگار کی اور تمھارا کہا مانون تو گرفتار ہون عذاب مین بڑے دن کے جو وہ دن قیامت کا ہے اور قُلِ اللَّهَ أَعْبُدُ مُخْلِصًا لَهُ دِينِي ۝ فَاعْبُدُوا مَا شِئْتُمْ مِنْ دُونِهِ ۗ کہہ خدائے تعالیٰ ہی کی بندگی کرتا ہون مین نری اُسی کے واسطے پاک کرکے اپنے دین کو سب دینون سے پھر تم بندگی کرو جسکی چاہو سوا ے خدائے تعالیٰ کے اپنی سزا پاؤگے جب کافرون نے یہ سُنا تو کہا کہ نقصان کیا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ کر تب یہ آیت آئی قُلْ إِنَّ الْخَاسِرِينَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ أَلَا ذَٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بیشک نقصان پائے ہوے وہی لوگ ہین جنھون نے نقصان کیا اپنا آپ اور اپنے لوگون کا قیامت کے دن یعنی قیامت کے دن دیکھیگا کافر کہ ایمان لانے والون کو کیا کچھ نعمتین ملینگی اُنکے عزیزون سمیت اگر وہ ایمان لاتا تو ویسی ہی نعمتین اُسے بھی ملتین تب اپنا نقصان جانے گا اور اپنے عزیزون سے جدا پڑیگا جاتوا سے لوگو یہی ہے بڑا نقصان صریحا جو اسوقت سب دیکھین گے رسوائی اور خواری اُنکی لَهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ۗ ذَٰلِكَ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِ عِبَادَهُ ۗ يَا عِبَادِ فَاتَّقُونِ ۝ واسطے اُن نقصان پائے ہوون کے اس طرح کا عذاب ہے جو سر پر اُنکے سائبان ہوگا آگ سے اور نیچے سے بھی اُنکے آگ چھا رہی ہو ایسے عذاب سے ڈراتا ہی خدائے تعالیٰ اپنے بندون کو تو بچین ویسے عذاب سے یعنی کفر شرک کو چھوڑ دین تو اُس عذاب مین گرفتار نہون اے بندو میرے ڈرو مجھ سے اور حکم مانو میرا کئی شخص پہلے ہی سے خدائے تعالیٰ کو ایک جانتے تھے اور بتون کے پوجنے سے بیزار تھے جیسے حضرت سلمانؓ فارسی اور حضرت ابوذرؓ غفاری اُنکے حق مین یہ آیت اُتری کہ وَالَّذِينَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوتَ أَنْ يَعْبُدُوهَا وَأَنَابُوا إِلَى اللَّهِ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ۝ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ ۗ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ ۝ اور وہ لوگ جو بچتے ہین اور کنارے ہوتے ہین شیطانون سے اور بتون سے وہ جو پوجین اُنھین اور رجوع کرتے ہین خدائے تعالیٰ کی طرف اُن کو خوشخبری ہے دین اور دنیا مین پھر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو خوشخبری دے میرے اُن بندون کو جو سنتے ہین بات دین کی پھر تابعداری کرتے ہین اچھی سے اچھی اُسکی وہ لوگ جنکو دکھائی سیدھی راہ اسلام کی خدائے تعالیٰ نے اور وہی لوگ عقلمند ہین جو اچھی بات سنکر مانتے ہین اور تیری بات سے بیزار نہین ہوتے أَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ۗ أَفَأَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ ۝ اے پھر وہ کوئی جسپر لازم اور ثابت ہو چکا حکم عذاب کا اے پھر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا ہے جو چھڑاوے اُسکو جو پڑا ہوا ہو آگ مین یعنی جسے توفیق ایمان کی نہین دی ہمنے اُسے تو مسلمان نہین کر سکتا لٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۚ وَعْدَ اللَّهِ ۖ لَا يُخْلِفُ اللَّهُ الْمِيعَادَ ۝ اے پر وہ لوگ جو ڈرتے ہین اپنے پروردگار سے اور حکم بجالاتے ہین خدائے تعالیٰ کا اور بُرے کامون سے بیزار ہین اُنکے واسطے بہشت مین ہین بالاخانے جھروکون کے اور اُن بالاخانون پر اور مکان ہین جھروکون دار یعنی دو منزلہ سہ منزلہ مکان ہین بنائے ہوے قدرت کے جو بہتی ہین نیچے اُن مکانون کے نہرین پاکیزہ ہمیشہ وعدہ کیا ہے خدائے تعالیٰ نے ایسی نعمتون کا مومنون سے خلاف نہ کریگا خدائے تعالیٰ اپنے وعدے کو ہرگز أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَلَكَهُ يَنَابِيعَ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهُ حُطَامًا ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ۝ اے کیا نہین دیکھا تو نے وہ کہ خدائے تعالیٰ نے نیچے بھیجا آسمان سے پانی منھ کا پھر چلایا اُس پانی کو زمین کے سوتون مین پھر باہر نکالا اور پیدا کیا اُس پانی سے کھیت

ع ۲ ۱۲ ۱۶

طرح طرح رنگ کے پھر بہار کا سبزہ یعنی اناج کئی رنگ کا پھر خشک ہوتی ہے اور پکنے پر آتی ہے وہ کھیتی پھر دیکھتا ہے تو اُس کھیتی کو زرد ہو گئی ہوئی پھر کرتا ہے اُسکو خدائے تعالیٰ ٹوٹے آپسمین روندے ہوئے بدستور بیشک اِن باتون مین البتہ سمجھوتی اور نصیحت ہے عقلمندون کے واسطے اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ ای پر جبکا کھلا ہوا ہی سینہ واسطے دین اسلام کے یعنی جو شخص ایمان لایا اور محمد صلعم کی تابعداری اختیار کی پھر وہ روشنی مین ہی اپنے خدائے تعالیٰ کی مہربانی سے پھر بڑا عذاب ہوتا ہی سخت دلون کے واسطے جن دلون مین مہر نہین اور پھرے ہوے ہین خدائے تعالیٰ کی یاد سے وہی لوگ ہین سیدھی راہ بھولے ہوے صریحًا اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ خدائے تعالیٰ نے نیچے بھیجین اچھی سی اچھی باتین سو وہ کتاب ہے یکسان دوہرائی ہوئی یعنی قرآن جو اُسکی آیتون مین خلاف اور ضد نہین اور مقابلہ ہی دو دو چیزون کا جیسے ذکر رحمت اور عذاب کا اور بہشت اور دوزخ اور مومن کافر کا جس اچھی بات کے سننے سے رونگٹے کھڑے ہون اُن لوگون کی کھال کے جو لوگ کہ ڈرتے ہین اپنے پروردگار سے پھر نرم اور ملائم ہو جاوی کھال اور دل اُنکا خدا کی یاد کرنے کے واسطے یعنی مومن قرآن کو سُن کر خوف سے کانپین اور خدائے تعالیٰ کی رحمت سنکر اُسکی یاد مین محبت سے مشغول ہوون ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝ یہ ہی راہ دکھانا خدائے تعالیٰ کا راہ دکھاتا ہی خدائے تعالیٰ سبب اِس قرآن کے جسے چاہتا ہی اور جسے گمراہ کرے خدائے تعالیٰ پھر نہین اُسکے واسطے کوئی راہ دکھانے والا جو اُسے راہ پر لاوے سوائے خدائے تعالیٰ کے اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ سُوْۗءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۝ اے پھر بھلا وہ شخص جو روکتا ہے اپنے منہ پر بُری طرح کا عذاب قیامت کے دن اور کہین گے ستم کرنے والون کو جو لوگ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جادوگر اور جھوٹا کہتے تھے اُن ظالمون کو کہینگے کہ چکھو مزا تم اُن کامون کا جو دنیا مین تم کرتے تھے كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ جھوٹا کہا اُن لوگون نے جو اُن سے کے لوگون سے پہلے تھے اپنے وقت کے پیغمبرون کو پھر آیا اُنپر عذاب خدائے تعالیٰ کا اُس جگہ سے جو وہ لوگ نہ جانتے تھے کہ اُس جگہ سے اس طرح کا عذاب آویگا فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ پھر چکھائی اُن لوگون کو جو پیغمبر کو جھوٹا کہتے تھے خدائے تعالیٰ نے رسوائی اور خرابی دنیا کی زندگانی مین یعنی قتل ہوے اور جلاوطن ہوے اور بند مین پکڑے گئے اور بعضون کی صورتین حیوانون کی ہو گئین یہ عذاب دنیا کا تھا اور عذاب آخرت کا تو بہت بڑا ہی اگر وہ ہوتے جاننے والے اس بات کے تو اُنکے حق مین بھلا تھا وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ اور مقرر ہمنے مثلین مارین اور کہاوتین کہین اس قرآن مین سب چیزون سے کے کے لوگون کے واسطے جو شاید کہ نصیحت مانین اور سوچ کرین اس قرآن کی صفت بیان فرماتا ہے جس قرآن مین مثلین مارین کہ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝ قرآن ہے عربی زبان مین جو اُسمین کچھ کسی طرح کی کجی اور موڑ نہین یعنی کچھ عیب اور نقصان نہین شاید کہ کے لوگ خوف الٰہی سے ڈرین اور کفر اور شرک کو چھوڑین ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَاۗءُ مُتَشٰكِسُوْنَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ۭ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ۭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ بیان کرتا ہی خدائے تعالیٰ ایک مثل مشرکون کی اور خدا کو ایک جاننے والون کی سچ یہ مثل ہی کہ ایک آدمی جو اُسمین کئی ساجھی ہوون جھگڑالو مزاج یعنی ایک غلام کئی شریکون کا ہووے اور شریک آپس مین موافق نہوون ہر ایک اُس غلام کو کام خدمت کہین وہ غلام ایک کا بھی حکم پورا نہ کر سکے کوئی خاوند اُس غلام سے راضی نہووے اور ایک مرد نرا ایک شخص کا غلام ہووے اور یہ غلام اپنے ایک مالک کا حکم بجالاوے راضی کر سکے پھر یہ مثل اُن دونون غلامون کی برابر ہی ایسی مثل مشرک کی ہے جو کئی خدا کو پوجا اور بندگی کرتا ہے جو ایک کی پوجا کرتا ہووے دوسرے خدا اور تیسرے خدا کی طرف دھیان رہتا ہی اور جو شخص خدائے تعالیٰ کو وحدہ لاشریک سمجھکر دل لگاکر دھیان سے بندگی کرتا ہی یہ اور وہ کب برابر ہو سکتے ہین تمامی تعریفین اور سراہنا اچھے سے اچھا اول سے آخر تک خدائے تعالیٰ ہی کو لائق ہی پر بہت لوگ نہین جانتے اس بات کو کہتے ہین کہ کافر کہتے تھے کہ ہم راہ دیکھتے ہین کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مرجاوین تو ہم چھوٹین خدائے تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ۝ بیشک تجکو مرنا ہے اور مقرر سب مرنیوالے ہین جلد پھر جبکہ سب کو مرنا ہے دوسری کی موت کا دیکھنا نادانی ہے ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ۝ پھر مقرر تم قیامت کے دن اپنے پروردگار کے آگے جھگڑوگے آپس مین جیسے کوئی کسی کا قرضدار ہو یا کسی کا کسی نے کسی طرح جرایا ہو یا ستایا ہو

وقفہ کافی ۳ ع ۱۴

تو دعوے کرے گا اور خدائے تعالیٰ اُسے داد کو پہنچاوے گا اور سب کا حق دلاویگا جو وہ دن انصاف کا ہے اب خدائے تعالیٰ فرماتا ہے

الجزء ۲۴

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝

پھر کون ہے اُس سے بڑا ظالم جو جھوٹ کہے خدائے تعالیٰ پر کہ اُسے جورو اور بچے مقرر کیے یعنی سب سے بڑا ظالم وہی ہے اور جھوٹ جانے قرآن کو جو سچ ہے یعنی جب قرآن کو آگے اُسکے پر ملھین تو کہے خدا کا کلام نہیں یا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہے جھوٹا وہ بڑا ظالم ہے اے کیا نہیں ہے دوزخ میں ٹھکانا اور رہنے کی جگہ کافروں کو یعنی مقرر کافر دوزخ ہی میں رہینگے وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ اور وہ شخص جو آیا سچی بات لیکر یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وہ شخص جسنے سچ جانا اُسے یعنی حضرت صدیق اکبر یا حضرت مرتضی علی رضی اللہ عنہما یہی لوگ ہیں ڈرنے والے جو خدائے تعالیٰ سے ڈرتے ہیں لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ۝ واسطے اُن لوگوں کے ہے جو کچھ چاہیں اُنکے پروردگار کے پاس سب طرح کی نعمت موجود ہی یہ ہے بدلہ بھلائی کرنیوالوں کا لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ تو ڈھانکے اور دور کرے خدائے تعالیٰ اُن لوگوں سے وہ برائی جو کی تھی اِنھوں نے دنیا میں اور بدلہ دیوے اُنکو بہت اچھے کاموں کا اُن کے جو کیے تھے اُنھوں نے دنیا میں اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ اے کیا نہیں ہے خدائے تعالیٰ کام بنانے والا اپنے بندے کے جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی جو اُسکے دشمنوں کو زبر کرے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو بتوں کا عیب ظاہر کرتے تھے تو مشرک کہتے تھے کہ ایسی بات نہ کہو جو ایسا نہو کہ ہمارے خداؤں سے تجھے دکھ پہنچے اور تیرا برا حال ہووے سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہی وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝ اور ڈراتے ہیں تجکو یہ مشرک اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسنے جنکو پوجتے ہیں وہ سوائے خدائے تعالیٰ کے یعنی بتوں سے تجھے ڈراتے ہیں اور جسکو گمراہ کرے خدائے تعالیٰ پھر اُسکو کوئی راہ دکھانیوالا نہیں جو سیدھی راہ پر لاوے وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِي انْتِقَامٍ ۝ اور جسکو راہ سیدھی دکھاوے خدائے تعالیٰ پھر نہیں کوئی اُسے گمراہ کرنیوالا اور بہکانیوالا اے کیا نہیں ہی خدائے تعالیٰ زور آور بدلہ لینے والا دشمنوں سے جو اُسکے بھیجے ہوئے کو ستاتے ہیں اور جھوٹا کہتے ہیں وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ اور اگر پوچھے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن مشرکوں سے جو کسنے پیدا کیا ہے آسمانوں اور زمین کو البتہ کہینگے خدائے تعالیٰ نے پیدا کیا ہے پھر تو قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۙ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بھلا تم دیکھو تو غور کر کے جو کسکو پکارتے ہو سوائے خدائے تعالیٰ کے اور اُنکو پوجتے ہو سمجھو تو کہ وہ کیا ہیں اور کون ہیں اگر چاہے خدائے تعالیٰ جو مجھپر سختی اور محنت اور تنگی ڈالے تو وہ تمھارے خدا ایسے ہیں جو کھولدیں میری سختی تنگی کو یا خدائے تعالیٰ چاہے کہ مجھپر مہر کرے اور نعمت دیوے تو پھر وہ ایسے ہیں کہ روک رکھیں خدائے تعالیٰ کی نعمت کو مجھسے یہ سنکر مشرکوں کو جواب نہ آیا چپ ہو رہے تب خدائے تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ؕ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کفایت کرے اور بس ہی مجکو خدائے تعالیٰ وحدہ لاشریک اُسی پر بھروسہ کرتے ہیں بھروسا کرنے والے اور اپنے کام اُسے سونپ دیتے ہیں قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے کے لوگوں کو کہ اے قوم میری کر دیکھو تم کام اپنے جیسکہ جو تمھارا جی چاہتا ہی اور میں بھی کرتا ہوں اپنا کام پھر سویرے جانوگے جو کسپر عذاب رسوا کرنے والا آتا ہی اور کس پر اُترتا ہی عذاب ہمیشہ رہنے والا اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝ بیشک ہمنے اُتاری تجھپر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کتاب سچ اور درست یعنی قرآن واسطے لوگوں کے پھر جو کوئی راہ پر آیا اور قرآن کا حکم مانا پھر فائدہ اُسکا اُسی کے واسطے ہی اور جو کوئی گمراہ ہوا اور قرآن سے مُنھ پھیرا پھر ٹھیک گمراہی اُسکی اُسی پر ہے اور تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں اُنپر ذمہ دار تیرا کام سُنا دینا ہے اور بس اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰٓى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ خدائے تعالیٰ کھینچ لیتا ہی جانوں کو اُن کے مرنے کے وقت اور وہ جانیں جو نہیں مرتیں ابھی اُنکو نیند میں کھینچتا ہی پھر رکھ چھوڑتا ہی اُن جانوں کو جنپر موت مقرر ہو چکی ہی اور پھر بھیجتا ہی اُن جانوں کو جو موئی نہیں ہیں ایک وقت مقرر کیے ہوئے تک یعنی موت کے وقت تک اِن باتوں میں البتہ نشانیاں ہیں خدائے تعالیٰ کی قدرت کی واسطے اُس

ع ۴ ۱

قوم کے جو غور سے فکر کرتے ہین اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ ۭ قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَعْقِلُوْنَ ۝ اے کیا مشرکون نے پکڑے ہین سوائے خدائے تعالیٰ کے سفارشی چھٹانے والے عذاب سے کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اگر نہووے کچھ اُنکو اختیار چھٹانے کا اور نہ جانین وہ انہین خبر نہو کہ ہماری پوجا کون کیا کرتا تھا قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ۭ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ خدائے تعالیٰ ہی کو ہی سفارش اور بخشوانا تمامی یعنی وہی مالک ہی اور اُسکے حکم بغیر کوئی نہ بخشوادیگا خدائے تعالیٰ ہی کو ہی بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی پھر اُسی کی طرف تم سب پھر جاؤگے وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ اور جب مذکور ہوتا ہے خدائے تعالیٰ وحدہ لاشریک کا تو ہٹ جاتے ہین اور اُداس ہوتے ہین دل اُن لوگون کے جو آخرت پر ایمان نہین لائے اور قیامت کو سچ نہین جانا اور جب مذکور ہووے اُنکا جو سوائے خدائے تعالیٰ کے ہین اُسی وقت خوش ہووین اُنکے جی اُس مذکور سے قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے پروردگار بنانے والے آسمانون کے اور زمین کے جاننے والے چھپے ہوئے اور کھلے ہوے کے تو ہی حکم کریگا اپنے بندون مین قیامت کے دن جس چیز مین وہ جھگڑتے ہین یعنی دین مین وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْۗءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ۝ اور اگر ہووے اُن لوگون کو جنھون نے ظلم کیا یعنی ایمان نہ لائے جو کچھ کہ ہے زمین مین مال ساری دنیا کا یعنی کافر اگر ساری دنیا کے مال پر مالک ہووین اور اُتنا ہی اور بھی اُن پاس ہووے اُسکے ساتھ یہ سب مال اپنی چھڑ دائی کے بدلے مین دیوین جو اُس سب مال کو دیکر چھوٹے بڑے عذاب سے قیامت کے دن اور ظاہر ہوگا اُنکے سامنے خدائے تعالیٰ کی طرف سے جو اُنکے خیال مین نہ تھا یعنی مشرک سمجھتے ہین کہ بتون کے طفیل ہم خدائے تعالیٰ کے نزدیکی ہونگے قیامت کے دن سو اُسدن اُلٹا اُنکی سمجھ سے اُنھین نظر آویگا جو ان ہی بتون کے سبب سے خدائے تعالیٰ کے غضب مین گرفتار اور خدائے تعالیٰ سے دور ہونگے وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ اور ظاہر ہوگی سامنے اُنکے برائی اُن کامون کی جو وہ کرتے تھے اور گھیر لیگا اور اُلٹا پڑیگا اُنپر وہ جو اُس سے ٹھٹھا کرتے تھے یعنی قیامت کے دن کے عذاب کو جھوٹ جان کر ٹھٹھا کرتے تھے سو اُسمین گرفتار ہونگے فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا ۙ قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰي عِلْمٍ ۭ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ پھر جب پونہچے کافر کو سختی مفلسی یا بیماری سے تو پکارے ہمکو اور دعا مانگے اور عاجزی کرے ہماری درگاہ مین پھر جب دیوین ہم اُسکو بخشش اپنے پاس سے اور اُس بلا اور سختی سے چھوٹے تو کہے کہ البتہ یہ نعمت مال مجھے دیا ہے سو میری عقل کے سبب دیا ہے یعنی اپنے جی مین سمجھتا ہے کہ مین اس دولت کے لائق ہون اور اپنی دانائی سے پیدا کیا ہے مین نے جیسے کہ ایسا ہی قارون نے کہا تھا یہ بات غلط سمجھا ہے بلکہ یہ مال دولت آزمایش کو دی ہے تو جانین لوگ کہ خدائے تعالیٰ کا شکر بجا لاتا ہے یا ناشکری کرتا ہے پھر بہت لوگ اس بات کو نہین جانتے قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ تحقیق جو کہا اُس بات کو اُن لوگون نے جو پہلے اُنسے تھے جیسے قارون نے کہا تھا کہ مین نے یہ دولت اپنی عقل اور قابلیت سے پیدا کی ہے اور مین ہی اس لائق تھا اور اُسکے دوستون نے بھی اس بات کو سچ جانا سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہی کہ پھر اُنکے کام نہ آئی وہ دولت اور عذاب اُنپر سے دور نہ کیا اُس دولت نے جو اُنھون نے کمائی کرکے پیدا کیے تھے فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۭ وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰٓؤُلَاۗءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝ پھر پونہچی اُن اگلے لوگون پر برائی اُن کامون کی جو وہ کرتے تھے اور وہ لوگ جنھون نے ستم کیا ناشکری کرکے اسوقت کے لوگون سے سو پرے اُنکو بھی پونہچے گا بدلہ برائی کا اُنکے کامون کا جو اُنھون نے کیے ہین اور نہین یہ لوگ عاجز کرنے والے خدائے تعالیٰ کے جو اُنپر عذاب نہ کرسکے اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ اے کیا مکے کے لوگ نہین جانتے وہ کہ خدائے تعالیٰ کشادہ کرتا ہے روزی جسپر چاہتا ہے مختار ہے بیشک ان باتون مین البتہ نشانیان ہین واسطے اُن لوگون کے جو ایمان لائے ہین اور خدائے تعالیٰ ہی کو روزی دینے والا جانتے ہین بعضے کافر اور مشرک جو بہت طرح طرح کے گناہ کرتے تھے وہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین آئے اور عرض کی یا رسول اللہ یہ جو تم کہتے ہو کہ ایمان لاؤ یہ بہت اچھی بات ہی پر ایک طرح ہم قبول کرتے ہین کہ ہمین بتاؤ جو ہمنے آج تک گناہ کیے ہین یہ سب خدائے تعالیٰ بخشے گا یا نہین تب یہ آیت اُتری

ع ۱۱ / ۳

کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۝
کہہ کر اے وہ بندو میرے جنھون نے بہت گناہ بے اندیشہ کیا ہی اور کرتے چلے گئے اپنی جی کی خوشی اُنکو کہہ کہ نا امید مت ہو تم خدا سے تعالی کی مہر سے بیشک
خدا سے تعالی بخشدیویگا سارے گناہ بغیر شرک کے یعنی مشرک نہ بخشے جاوینگے بیشک خدا سے تعالی ہی بخشنے والا مہربانی کرنے والا ہے اپنے بندون پر
جو شرک اور کفر چھوڑ دیوین وَاَنِیْبُوْٓا اِلٰی رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝ اور جھک رہو سب کو چھوڑ کر اپنے
پروردگار کی طرف اور حکم مانو اپنے خدا سے تعالی کا پہلے اُس سے جو آوے تمپر عذاب یعنی جب عذاب آویگا تو پھر کوئی تمھاری مدد نہ کریگا اور عذاب
سے نہ چھڑا سکے گا اور اُسوقت توبہ بھی نہ قبول ہوگی وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ
لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ اور پیروی اور تابعداری کرو بہت اچھی اُس چیز سے جو تمھاری طرف اُتارا ہے تمھارے پروردگار نے یعنی قرآن مین جو لکھا ہی اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو فرماوین وہی کرو پہلے اُس سے جو آوے تمپر عذاب یکایک اور تم نہ جانو اُسکے آنے کو جو علاج کرو اگر چہ نہ کر سکوگے
اور تابعداری کرو پہلے اُس سے اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ یّٰحَسْرَتٰی عَلٰی مَا فَرَّطْتُّ فِیْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِیْنَ ۝ جو کہ کہے کوئی شخص کہ ہاے
افسوس اسواسطے جو کیسی تقصیر کی مین نے خدا سے تعالی کے نزدیک ہونے کے کامون مین اور رہا مین ہنسی مین یعنی خدا سے تعالی اور رسول کی باتون کو ہنسی
اور ٹھٹھے مین ڈالا اور اُنکو سچ جان کر نہ مانا اور تابعداری کرو اُس سے پہلے جو اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِیْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ۝ اَوْ تَقُوْلَ حِیْنَ تَرَی
الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِیْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ یا کہے کہ اگر خدا سے تعالی راہ دکھاتا تو البتہ مین ہوتا ڈرنے والون سے اور شرک نہ کرتا مین یا کہے
جسوقت کہ عذاب سامنے صریحًا نظر آئے کہ اے اچھا ہوتا جو کسی طرح پھرنا ہوتا مجھے دنیا مین دوبارہ تو پھر جاکر وہان ہو جاؤن مین نیک کام کرنیوالون
سے یعنی نیک بختون مین داخل ہوتا مین بھی تب اُس بچانے والے کو کہینگے کہ بَلٰی قَدْ جَآءَتْكَ اٰیٰتِیْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ
الْكٰفِرِیْنَ ۝ ہان مقرر آیا تھا تجھ پاس ہمارا حکم پیغمبر کی زبانی پھر تونے جھٹلایا اُسکو اور تکبری کی اور نہ مانا اُسے اور تھا تو کافرون سے وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ تَرَی
الَّذِیْنَ كَذَبُوْا عَلَی اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ اَلَیْسَ فِیْ جَهَنَّمَ مَثْوًی لِّلْمُتَكَبِّرِیْنَ ۝ اور قیامت کے دن دیکھیو اُنکو جنھون نے جھوٹ کہا خدا سے
تعالی پر یعنی کہا کہ اُسے جورو اور بچے ہین منھ اُنکا کالا ہوا دیکھے گا تو جو بچانے جاوینگے کہ یہ دوزخی ہین اسے کیا نہین دوزخ مین گھر اور مکان ہمیشہ رہنے کا تکبری
کرنے والون کے واسطے وَیُنَجِّی اللّٰهُ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ ۚ لَا یَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ اور بچا لیویگا اور چھڑا دیوے گا خدا سے تعالی سب
طرح کے عذاب سے اُن لوگون کو جو ڈرتے تھے اور بچے رہتے تھے دنیا مین شرک سے سب چھٹکارے اُنکے کے یعنی اُنھون نے عذاب سے چھوٹنے
کے کام کیے تھے نہ پہنچے گی اُن تک برائی اور نہ وہ لوگ غمگین ہونگے اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ ۫ وَّهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ وَّكِیْلٌ ۝ خدا سے تعالی پیدا کرنے والا
ہے سب چیز کا اور وہی سب چیز پر اختیار رکھتا ہے لَهٗ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ اُسی پاس ع ۱۱ ۳
ہین کنجیان آسمانون کی اور زمین کی یعنی وہی مالک ہے آسمانون اور زمین کا اور وہ لوگ جو نہین مانتے خدا سے تعالی کے قرآن کو اور آیتون کو
اور اُسکی قدرت کی نشانیون کو وہی لوگ نقصان پائے ہوئے ہین کافر مکے کے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہتے تھے کہ اپنے باپ دادا کا دین
قبول کر اور یہ نیا دین چھوڑ دے سو خدا سے تعالی فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم قُلْ اَفَغَیْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّیْٓ اَعْبُدُ اَیُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ۝ کہہ تو کہ اے
کیا سوا سے خدا سے تعالی کے کہتے ہو تم مجکو کہ بندگی کرون مین اور کسی کی اے احمقو وَلَقَدْ اُوْحِیَ اِلَیْكَ وَاِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ
وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝ اور مقرر پیغام بھیجا تیری طرف اور اُنکی طرف جو تجھ سے پہلے پیغمبر تھے ہر ایک کو کہا تھا کہ اگر شریک پکڑا تو نے کسی کو خدا سے
تعالی کے ساتھ تو البتہ نکمے اور خراب ہو جاوینگے سب نیک کام تیرے اور البتہ ہوویگا تو نقصان پائے ہوون سے بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِیْنَ ۝
بلکہ خدا سے تعالی ہی کی بندگی کر اور ہو تو شکر کرنے والون مین سے جو ہمیشہ اُسکی نعمتون کا شکر کرتا رہے وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا
قَبْضَتُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌۢ بِیَمِیْنِهٖ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۝ اور قدر نہین جانتے اور تعظیم اور تعریف نہین کرتے خدا سے تعالی کی
یہودی جیسے کہ تعظیم اور تعریف اُس کے لائق ہے اور زمین ساری اور سب اُسکی مٹھی مین ہونگی قیامت کے دن اور آسمان لپٹے ہوے ہونگے
اُسکے داہنے ہاتھ مین سو ان باتون کو خدا سے تعالی ہی جانے جو کیونکر ہین پاک ہے خدا سے تعالی اور بلند ہے وہم اور خیال سب کے سے اور جو

پھر کہ یہ شریک بتاتے ہین اُس سے بیباک ہے وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ۝ اور پھونکین گے قرنائی مین پہلی بار پھر اُسکی آواز سے بیہوش ہوکر گریگا جو کوئی کہ ہوگا آسمانون مین اور جو کوئی کہ ہوگا زمین مین یعنی اُس قرنائی کی پہلی آواز سے آدمی اور فرشتے اور جن اور پری حیوان جو کوئی اُسوقت ہوگا سب بیہوش بلکہ بیجان ہوجاویگا مگر وہی جسکو چاہے خدائے تعالیٰ جیسے عرش کے اُٹھانے والے فرشتے اور بہشت و دوزخ کے دربان ہوش مین رہین گے پھر کئی ہزار برس پیچھے پھونکا جاویگا قرنائی مین دوسری بار تو پھر اُسوقت سب وہ جو بیہوش ہوے تھے اور سب مردے قبرون سے اُٹھ کھڑے ہوکر دیکھین گے ہر طرف حیران سے وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ اور روشن ہوگی زمین قیامت کے دن اپنے پروردگار کے نور سے اور رکھی جاوے کتاب یعنی اعمال نامہ ہر ایک کے ہاتھون مین رکھین گے اور بلاوینگے پیغمبرون کو اور گواہی دینے والون کو اور انصاف کیا جائیگا اُن لوگون مین سچ اور درست اور وہ سب یعنی کسی پر ظلم اور ناحق نہوگا نہ کسی کا کام ضائع ہوگا اور نہ کسی پر اُسکے گناہ سے زیادہ عذاب ہوگا وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝ ع ۴۷ اور پورا دیا جائیگا ہر ایک شخص کو بدلہ جیسا کچھ اُسنے کام کیا ہے دنیا مین اور خدائے تعالیٰ خوب جانتا ہے جو کچھ کہ یہ لوگ کرتے ہین بھلائی اور برائی اُس سے ذرہ چھپا ہوا نہین ہے وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا اور ہانکے ہوے جاوینگے وہ لوگ جو کافر ہے طرف دوزخ کے سختی اور غصے سے گروہ گروہ اور جتھے جتھے جبکہ آوین دوزخ کے نزدیک تو کھلے دروازہ دوزخ کا اُن کے واسطے وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا اور کہین گے اُنکو دوزخ کے دربان طعنہ دیکر اے کیا نہ آئے تھے تم پاس بھیجے ہوے خدائے تعالیٰ کے تمھاری قوم سے جو پڑھتے تھارے آگے آیتین تمھارے پروردگار کی بھیجی ہوئی اور ڈراتے تمکو آج کا دن دیکھنے سے تب کافر قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ کہینگے ہان آئے تھے پیغمبر اور ڈرایا تھا ہمکو اور اب پھر درست ہوئی بات عذاب کی کافرون پر جو اُنھون نے اقرار کیا پیغمبرون کے آنے کا اپنے نہ ماننے کا تب دوزخ کے دربان قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝ کہین گے کافرون کو کہ داخل ہوتم اب دوزخ کے دروازون مین ہمیشہ رہوتم اُسی مین پھر بُری جگہ ہے رہنے کی غرور کرنے والون کی دوزخ مین وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ۝ اور ہانکے ہوے جاوینگے خوشی خوشی وہ لوگ جو ڈرتے تھے اپنے پروردگار سے اور شرک اور بُرے کام نہ کرتے تھے بہشت کی طرف گروہ گروہ اور جتھے جتھے جبتک کہ آوین بہشت تک اور کھلین دروازے بہشت کے اور کہین گے اُنکو بہشت کے دربان کہ سلام تم پر یا سلامتی ہو تم پر جو پاکیزہ ستھرے تھے تم دنیا مین شرک اور برے کامون سے پھر داخل ہو تم بہشت مین ہمیشہ رہا کرو اُس مین وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝ اور کہینگے مسلمان بہشت مین جاکر کہ تمام سراہنا اور تعریف اچھی سے اچھی اول سے آخر تک اُسی خدائے تعالیٰ کو لائق ہی جسنے ہمسے سچ کیا اپنے وعدے کو اور ورثہ دیا ہمکو زمین بہشت کی جو مکان لیتے ہین بہشت مین جس جگہ چاہتے ہین یعنی بہشت مین جہان چاہتے ہین وہان رہتے ہین کسی کی مزاحمت نہین پھر کیا خوب ہے بدلہ اچھے کام کرنے والون کا وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ ع ۵ اور تو دیکھتا ہی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرشتون کو جو گھیرے ہوے ہین گرد عرش کا یعنی طواف کرتے ہین تسبیح کرتے ہوے اپنے پروردگار کی تعریف کی اور انصاف ہوگا خلقت مین ساتھ واجبی کے قیامت کے دن ناحق عذاب کسی پر نہوگا اور کہینگے سب کہ تمامی تعریف اور سراہنا خاصے سے خاصا خدائے تعالیٰ ہی کو لائق ہی جو پروردگار سارے عالم کا پیدا کرنیوالا ہی

سورۃ المؤمن مکیۃ وھی | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | خمس وثمانون ایۃ

حٰمٓ ۝ یہ حرف جدا جدا بھید ہین خدائے تعالیٰ کے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان اور بعضے علما کہتے ہین کہ حا سے اشارہ ساتھ حکم خدائے تعالیٰ کے ہی جو ہرگز ٹلتا نہین اور میم سے اشارہ ہی ساتھ ملک خدائے تعالیٰ کے جو اُسے ہرگز کبھی کمی اور زیادتی نہین سو خدائے تعالیٰ قسم یاد فرماتا ہی اپنے حکم اور ملک کی اس بات پر کہ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ نیچے بھیجنا قرآن کا خدائے تعالیٰ کے پاس سے ہی

کیسا خدائے تعالےٰ جو بڑا زبردست سب کچھ جاننے والا ہے اور وہ خدائے تعالیٰ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ إِلَيْهِ الْمَصِيرُ ۝ بخشنے والا گناہون کا اور قبول کرنے والا توبہ کا مسلمانون کی جنھون نے صدق دل سے کلمہ پڑھا سخت عذاب کرنے والا ہی کافرون پر صاحب ہی نیک کامون کا اور بڑائی کا نہین کوئی خدا ایسا جسکی بندگی کیجیے مگر وہی وحدہ لاشریک جو اُسی کی طرف سب کو پھر جانا ہی اپنے اپنے کامون کا حساب دیکر موافق اُن کامون کے بدلہ لینے کو مَا يُجَادِلُ فِي آيَاتِ اللَّهِ إِلَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ۝ نہین جھگڑتے آیتون مین جو خدائے تعالیٰ نے بھیجی ہین مگر وہی لوگ جو ایمان نہین لائے یعنی سوائے کافرون کے اور کوئی قرآن کی آیتون مین کسی طرح کی تکرار نہین کرتا پھر چاہیے تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نہ بہکاوے پھرنا کافرون کا جو شہرون مین سوداگری کو جاتے ہین یعنی یہ اپنے جی مین نہ سمجھو کہ کافر سوداگری سے دولتمند ہونگے یہ بات نہین بلکہ آخر کو اُنھین نقصان اور خرابی ہوگی كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَالْأَحْزَابُ مِنْ بَعْدِهِمْ ۖ وَهَمَّتْ كُلُّ أُمَّةٍ بِرَسُولِهِمْ لِيَأْخُذُوهُ وَجَادَلُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ فَأَخَذْتُهُمْ ۖ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۝ جھٹلا چکی پہلے ان مکے کے لوگون سے قوم نوح نبی علیہ السلام کی اُن ہی کو اور کئی قوم جھٹلا چکین اپنے اپنے وقت کے پیغمبرون کو نوح علیہ السلام کی قوم سے پیچھے اور ہر ایک قوم نے قصد کیا اپنے اپنے وقت کے پیغمبر پر جو اُسے پکڑ لین دُکھ دینے کو اور لڑے جھگڑے پیغمبرون سے ناحق اسواسطے کہ نکما اور عبث کرین اُس جھگڑنے سے سچی بات یعنی اسواسطے جھگڑتے تھے جو خدا اور رسول کے حکم کو نکما کرین سو یہ کیونکر ہوتا پھر پکڑا اپنے اُن کافرون کو عذاب مین جو ناحق لڑتے تھے پیغمبرون سے عذاب مین پکڑکے ہلاک کیا اُن سب کو پھر کیسا ہے ہمارا عذاب کرنا دیکھو تو دھیان کرکے وَكَذَٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ أَصْحَابُ النَّارِ ۝ اور ایسے ہی درست اور ثابت ہوا حکم تیرے پروردگار کا اوپر اُن لوگون کے جو ایمان نہ لائے اور کافر ہی رہے وہ حکم کہ کافر رہنے والے دوزخ کے ہین اور

وقف لازم

الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا ۚ وہ فرشتے جو اُٹھاتے ہین عرش کو اور وہ فرشتے جو عرش کے آس پاس رہتے ہین تعریفین اور بڑائیان ہمیشہ کرتے ہین اپنے پروردگار کی اور ایمان لائے ہین خدائے تعالیٰ پر اور بخشواتے ہین خدائے تعالیٰ سے اُن لوگون کو جو ایمان لائے ہین اور کہتے ہین وہ سب فرشتے کہ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ۝ اے پروردگار ہمارے پہونچ گئی ہی سب چیز پر تیری بخشش اور سمجھ بوجھ تیری یعنی سب چیز کی تجھے خبر ہی اور سب پر تیری مہر ہی پھر بخش تو گناہ اُن لوگون کے جنھون نے توبہ کی اور تابعداری کرتے ہین تیری راہ کی جو دین اسلام ہے اور اپنی پناہ مین رکھ اُن توبہ کرنے والون کو عذاب سے دوزخ کے اور کہتے ہین وہ سب فرشتے کہ رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدْتَهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ اے پروردگار ہمارے پہونچا دے اُن توبہ کرنے والون کو باغون مین ہمیشہ رہنے کے اپنے فضل سے یعنی اُس بہشت مین داخل کر اُنکو جس بہشت کا وعدہ دیا ہے تو نے اُنکو قرآن مین اور لا اُو بہشت مین اُنکے باپ دادا سے اُسکو جو نیک بخت ہوا اور اُنکی جورُون سے اور اُنکی اولاد جو کہ نیک بخت اچھے کام کرنے والے ہوون اُنکو بہشت مین داخل کر بیشک تو بڑا زبردست ہے سب کچھ سمجھنے جاننے والا اور کہتے

ع ۶

ہین وہی فرشتے وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ ۚ وَمَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ ۚ وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ اور اپنی پناہ مین رکھ اُن ہی توبہ کرنے والون کو بری چیزون سے اور بُرے کامون سے اور جسکو بچاوے برائیون سے اُسدن دنیا مین پھر بیشک کہ بخشش کی تو نے اُس پر آخرت مین اور یہ بات وہی پانی ہے اور بڑے مدعا کو پونہچنا ہے إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللَّهِ أَكْبَرُ مِنْ مَقْتِكُمْ أَنْفُسَكُمْ إِذْ تُدْعَوْنَ إِلَى الْإِيمَانِ فَتَكْفُرُونَ ۝ بیشک وہ لوگ جو کافر ہوے پکارے جاوینگے یعنی جسوقت کہ کافر دوزخ مین جانے لگین گے تو اپنے اوپر آپ غصہ کرینگے کہ کیون ہم دنیا مین ایمان نہ لائے اور دشمنی کرینگے اپنے سے آپ تب فرشتے اُنکو پکار کر کہین گے کہ ہر طرح بیزاری اور دشمنی خدائے تعالیٰ کی تمپر بہت زیادہ ہے اس دشمنی اور بیزاری سے ہمتمھاری سے جو تم اپنے سے آپ کرتے ہو اسواسطے کہ جب تمکو دنیا مین بلاتے تھے ایمان کی طرف یعنی کہتے تھے کہ ایمان لاؤ پھر اُسوقت تم نہ مانتے تھے اور ایمان نہ لاتے تھے تب پھر قَالُوا رَبَّنَا أَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَأَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا فَهَلْ إِلَىٰ خُرُوجٍ مِنْ سَبِيلٍ ۝ کہین گے کافر کہ اے پروردگار ہمارے مارا تو نے ہمین دوبارا اور جلایا تو نے ہمین دوبارا ایک بار مارا موت کے وقت پھر قبر مین جلایا ہمکو فرشتون سے جواب کرنے کو پھر مارا قبر مین دوسری بار پھر جلایا اب قیامت کے دن پھر ہمنے اقرار کیا اور پہچانا اپنے گناہون کو پھر اب کہین راہ باہر نکلنے کی ہی دوزخ سے

یعنی ہمنے قبول کیا کہ ہم مقرر گنہگار ہین ہماری تقصیر معاف کر یہان سے نکلنے کی راہ بتا تب فرشتے اُنکو نکلنے سے نا امید کرکے کہین گے ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗٓ اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ ۚ وَاِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ۭ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ ۝ یہ عذاب ہمیشہ کا تمپر اس سبب سے ہی کہ جسوقت تمھارے سامنے پکارتے تھے خدائے تعالیٰ کو جو وہ ایک ہی تو تم کافر ہوتے تھے اور نہ مانتے تھے اور اگر خدا کے ساتھ شریک کرتے تو تم ایمان لاتے تھے اور مان لیتے تھے اس بات کو تم دنیا مین پھر اب حکم خدائے تعالیٰ بہت بڑے بزرگوار کا ہی کہ تم سدا دوزخ مین رہو هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ رِزْقًا ۭ وَمَا يَتَذَكَّرُ اِلَّا مَنْ يُّنِيْبُ ۝ وہ ہی خدائے تعالیٰ جو دکھاتا ہی تمکو نشانیان اپنی قدرت کی اور نیچے بھیجتا ہے تمھارے واسطے آسمان سے روزی یعنی مینھ برساتا ہی آسمان سے تو اناج پیدا ہوتا ہی اور نصیحت نہین مانتا مگر وہی جو پھرے خدائے تعالیٰ کی طرف سب گناہون کو چھوڑ کر چاہیے تم کو ای لوگو فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝ پھر بندگی کرو تم سب خدائے تعالیٰ کی نری جو صرف اُسی کی خوشی کے واسطے بندگی ہو اور کچھ کسی طرح کی غرض نہ رکھو اگرچہ کافر برا بھی مانین تو بھی تم اُسکی بندگی نہ چھوڑو ہرگز جو وہ خدائے تعالیٰ جل جلالہ رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ۝ يَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ۚ لَا يَخْفٰى عَلَي اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ۭ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۭ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝ اونچے درجے نیک بندون کے اور صاحب ہے عرش کا یعنی پیدا کرنے والا اور مالک ہے عرش کا بھیجتا ہے روح الامین کو یعنی حضرت جبرئیل علیہ السلام کو بھیجتا ہے اپنے حکم سے جسپر چاہتا ہے اپنے بندون سے یعنی جسے چاہتا ہے پیغمبری دیتا ہے اور پیغام اپنے بھیجتا ہی تو وہ بندہ یعنی پیغمبر ڈرا دے دن ملاقات کے سے یعنی پیغمبر کہے اپنی امت کو کہ ڈرو اُس دن سے جسدن تم اپنے کئے کا مون کو روبرو پاؤگے ایسے کام نہ کرو جو اُس دن شرمندہ ہو جس دن کہ لوگ نکل پڑین گے اپنی قبرون سے باہر یعنی قیامت کو سو اُس دن چھپی نہ رہیگی خدائے تعالیٰ پر اُن لوگون کے کامون سے کوئی چیز اور پکاریگا پکارنیوالا اُس دن جو کسکی بادشاہت ہے آج کے دن اور حکم کسکا جاری ہے تب سب بندے کہین گے کہ خدائے تعالیٰ ہی کا حکم جاری ہی اور اُسی کی بادشاہت ہی جو وہ ایک بڑا زبردست ہی اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ ۭ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ آج کے دن بدلا دیا جاویگا ہر آدمی کو اُس کام کا جو اُسنے کیا ہی دنیا مین نہ ظلم ہوگا آج کے دن یعنی نہ کسی کے بدلے کسی کو عذاب ہوگا اور نہ کسی کو گناہ سے زیادہ عذاب ہوگا اور نہ کسی کے نیک کام کے بدلے برائی ملیگی بیشک خدائے تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہی یعنی ایک شخص کے حساب لینے کی دوسرا شخص راہ نہ دیکھے گا بلکہ سب کا حساب برابر ایک وقت مین لیا جاویگا وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَي الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ۭ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ۝ اور ڈرا اُن لوگون کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یاس کے دن سے جسوقت کہ پونہچین گے دل اُنکے نزدیک گلون کے یعنی قیامت کے دن نہایت خوف اور دہشت اور گھبراہٹ سے جانین حلق تک آن پونہچین گی اور سب لوگ غم و غصے مین ہونگے نہین کوئی ظالمون کا اُسدن دوست مہربان اور نہ کوئی بخشانے والا جسکی باتون کو مانین یعنی اُس دن کافرون کو کوئی بڑا دوست بخشانے والا ایسا نہوگا جسکے بخشانے سے بخشے جاوین اور اُنکی بات قبول ہووے يَعْلَمُ خَاۗىِٕنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ۝ جانتا ہے خدائے تعالیٰ آنکھون کی چوری کو یعنی جس چیز کا دیکھنا حرام ہے اُسپر گناہ کرنا اور جانتا ہے خدائے تعالیٰ وہ جو تم چھپاتے ہو اپنے سینون مین عداوت مسلمانون کی وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ۭ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝ اور خدائے تعالیٰ حکم چلاتا ہے سچا اور درست اور وہ جو جنکو پکارتے ہین بت پوجنے والے سواے خدائے تعالیٰ کے وہ حکم نہین چلاتے کچھ بھی یعنی بتون کو کچھ مقدور اور قدرت نہین جو کچھ بھی حکم چلا سکین بیشک خدائے تعالیٰ سننے والا ہی سب کی باتون کا دیکھنے والا ہے سب کے کامون کا ع ۲ ۱۱ ۷ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ۝ اے کیا مسافری نہین کرتے مکے کے لوگ ملک مین شام اور یمن کی طرف سوداگری کرنے کو پھر دیکھین جو کیسا ہوا آخر کام اُن لوگون کا جو تھے انسے پہلے جیسے عاد اور ثمود کی قوم جو تھے وہ بہت سرکش اور افزود زور آور اور قوت اور ڈیل اور قد مین مکے کے لوگون سے اور نشانیان چھوڑ گئے وہ ملک مین جیسے قلعے بڑے بڑے مضبوط اور حویلیان بڑی بڑی جو یہ اُجڑی ہوئی دیکھتے ہین راہ مین اُس طرف کی پھر جب ویسے لوگون کو پکڑا خدائے تعالیٰ نے عذاب مین سبب اُنکے گناہون کے جو کرتے تھے وہ سلوک پیغمبرون سے نہ تھا کوئی اُنکو خدائے تعالیٰ کے عذاب سے بچانے والا ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ

یہ پکڑنا عذاب مین اس سبب تھا جو آئے اُن پاس پیغمبر اُنکے وقت کے نشانیان روشن ساتھ لیکر اپنے پیغمبر ہونے کی پھر وہ لوگ کافر ہوے اور پیغمبرون کو کہا کہ تم جھوٹے ہو پھر پکڑا عذاب مین اُنکو خدا ے تعالیٰ نے بیشک خدا ے تعالیٰ زبردست سخت عذاب کرنیوالا ہی کافرون کو وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰی بِاٰیٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ۙ اِلٰی فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۝ اور بیشک ہمنے بھیجا موسیٰ علیہ السلام کو سمیت اپنی نشانیون کے اور دلیلون روشن کے فرعون کی طرف اور ہامان کی طرف جو وزیر تھا فرعون کا اور قارون کی طرف جو نزدیک رہنے والا اور مصلحت مین بیٹھنے والا تھا فرعون کی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے معجزے دکھائے اور کہا کہ خدا ے تعالیٰ کو برحق ایک جان کر اُسی کی بندگی کرو اُنھون نے نہ مانا اور کہا یہ معجزہ جو دکھاتا ہی یہ جادو ہی اور یہ جو باتین کہتا ہی کہ خدا ایک ہی اور اُسکے پیغام لایا ہون یہ سب جھوٹ ہی فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْٓا اَبْنَآءَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَاسْتَحْیُوْا نِسَآءَهُمْ ؕ وَمَا كَیْدُ الْكٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ ۝ پھر جب آیا فرعون کے پاس اور اُسکی قوم کے پاس پیغام سچا ہماری طرف سے یعنی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اُن پاس آئے اور پیغام خدا ے تعالیٰ کا اُنسے کہا تب کہا اُنھون نے آپس مین مصلحت کرکے کہ مار ڈالو بیٹے اُن لوگون کے جو موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ایمان لائے ہین تو حمایت نہ کرین موسیٰ علیہ السلام کی اور بیٹیان اُنکی چھوڑ دو جو ہماری قوم کا کام خدمت کیا کرین آب خدا ے تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ اُنھون نے فند کیا اور نہین ہے فند اور مکر کافرون کا مگر بیچ گمراہی کے یعنی جو تدبیر کرتے ہین آپ ہی اُسمین گرفتار ہوتے ہین وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِیْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰی وَلْیَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّیْٓ اَخَافُ اَنْ یُّبَدِّلَ دِیْنَكُمْ اَوْ اَنْ یُّظْهِرَ فِی الْاَرْضِ الْفَسَادَ ۝ اور کہا فرعون نے چھوڑو مجکو تو مین مار ڈالون حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اور وہ پکارے اپنے پروردگار کو جو چھڑاوے اُسے میرے ہاتھ سے اور بچاوے مارے جانے سے یعنی فرعون نے اپنا زور بیان کیا جو کسی طرح مین اُسے نہ چھوڑونگا اور مار ہی ڈالونگا کسواسطے کہ ڈرتا ہون مین اس بات سے کہ موسیٰ علیہ السلام بدل ڈالے دین تمھارا اور میری بندگی کرنے سے چھڑادے تمکو تو پیر آفت آوے یا وہ کہ ظاہر کرے نیا دین کنال کر ملک مین خرابی یعنی لوگون کو نئے دین مین لیکر جمع کرے پھر تمسے لڑنے آوے ہنگامہ اُٹھے یہ بات فرعون کی سُنی وَقَالَ مُوْسٰٓی اِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَرَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا یُؤْمِنُ بِیَوْمِ الْحِسَابِ ۝ اور کہا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم بنی اسرائیل کو کہ مین نے پناہ پکڑی ہی اپنے اور تمھارے پروردگار کی ہر ایک تکبری اور غرور کرنے والے سے جو اپنے غرور کے سبب نہین مانتے حساب کے دن کو اور نہین ڈرتے ظلم کرنے سے نہین سمجھتے کہ قیامت کے دن حساب دینا ہوگا جبکہ فرعون نے کہا کہ مین حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مار ڈالونگا تو دشمن خوش ہوے اور دوست حضرت موسیٰ کے غمگین ہوے تب دوستون مین ایک نے جرأت کی وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یَكْتُمُ اِیْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَیِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَاِنْ یَّكُ كَاذِبًا فَعَلَیْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ یَّكُ صَادِقًا یُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِیْ یَعِدُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ۝ اور کہا ایک مرد مومن نے جو فرعون کے لوگون سے تھا وہ چھپائے رکھتا تھا اپنے ایمان لانے کو یعنی چھپے سب سے ایمان لایا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام پر سو وہ مرد **حزقیل** تھا جسنے صندوق بنا دیا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے کے دن اُس مرد نے کہا فرعون کو اے کیا مار ڈالتے ہو تم ایک مرد کو اسواسطے جو وہ کہتا ہے کہ پروردگار میرا خدا ے تعالیٰ ہی اسپر کہ لایا ہی وہ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام معجزے روشن لایا ہے تمھارے پروردگار کے پاس سے اور اگر وہ جھوٹا ہے تو پھر اُسی پر پڑیگا اُسکا جھوٹ بولنا اور اگر وہ سچا ہے تو پہنچے گا کچھ اُس کا ڈر جو تمھین دیتا ہے یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام جو کہتے ہین کہ اگر تم ایمان نہ لاؤ گے تو پہنچے عذاب آویگا اگر وہ سچا ہے تو کچھ عذاب مقرر ہی آویگا بیشک خدا ے تعالیٰ راہ نہین دکھاتا سیدھی دین اسلام کی اُسکو جو کوئی حد سے زیادہ بے ادب ہو جھوٹ بولنے والا یعنی بہت بے ادب جھوٹے کو خدا ے تعالیٰ توفیق اسلام کی نہین دیتا جس سے ہمیشہ کے عذاب سے چھوٹے اور کہا اُسی مومن نے یٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْیَوْمَ ظٰهِرِیْنَ فِی الْاَرْضِ ۡ فَمَنْ یَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ؕ اے قوم میری آج تمھاری سلطنت ہے بنی اسرائیل کی قوم پر زور سے تمھارے مصر کے ملک مین پھر کون ہی جو مدد اور حمایت کرے تمھاری خدا ے تعالیٰ کے عذاب سے اگر آوے عذاب تم پر جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کہتا ہی پھر بہتر یہی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کے مار ڈالنے کا قصد نہ کرو جب یہ بات فرعون نے سنی تب امراؤن سے قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ اُرِیْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰی وَمَآ اَهْدِیْكُمْ اِلَّا سَبِیْلَ الرَّشَادِ ۝ کہا فرعون نے نہین دکھاتا مین تمکو مگر وہی جو دیکھتا ہون مین اچھا تمھارے حق مین اور نہین راہ بتاتا مین تمکو مگر راہ مضبوط سیدھی یعنی مین تمھین اچھی بات بتاتا ہون کہ موسیٰ علیہ السلام کو مار ہی ڈالو یہی مصلحت اچھی ہے اُس مومن نے یہ بات فرعون کی سُنی پھر اُسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی

ع ۳ ۷ ۸

محبت نے جوش کیا وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ۝ مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۭ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ۝ اور کہا اُسنے جو چھپے سے ایمان لایا تھا کہ اے قوم میری بیشک مجکو ڈر لگتا ہے تمھارے حال پر جو تم موسیٰ علیہ السلام کو جھوٹا کہتے ہو کہین تمھارا ویسا حال نہو جیسا اُن لشکرون کا ہوا تھا پیغمبرون کے جھوٹا کہنے سے جیسے حال نوح علیہ السلام کی قوم کا جو سب طوفان مین ڈوب مرے اور جیسے ثمود کی قوم کا حال جو حضرت جبرئیل کی چنگھاڑ سے سب مرگئے اور جیسا حال اُن لوگون کا ہوا جو پیچھے اُن سے پیدا ہوے وہ بھی عذاب سے ہلاک ہوے اور خدا ے تعالیٰ نہین چاہتا جو ظلم کرے بندون پر جو ناحق عذاب کرے پہلے بندے ظلم کرتے ہین اور خدا ے تعالیٰ کے بھیجے ہوے کو جھوٹا کہتے ہین اور اُسے دُکھ دیتے ہین تب خدا ے تعالےٰ اُن پر عذاب کرتا ہے اور کہا اُسی مؤمن نے وَيٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ۝ يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝ اور اے قوم ڈرتا ہون اوپر تمھارے دن پکارنے کے سے ایک دوسرے کو یعنی دن قیامت کے سے کہ بعضے پکارین گے ساتھ فریاد کے بعضون کو اور کوئی کسی کی فریاد کو نہین پونہچیگا یا اہل بہشت اور دوزخ ایک دوسرے کو ندا کرینگے چنانچہ سورۂ اعراف مین گذرا بعد ذبح کرنے موت کے ندا کرینگے کہ اے بہشت والو ہمیشہ رہو اور نہین موت اور اے دوزخیو ہمیشہ رہو اور نہین موت یا اُس دن پکارنے والا پکاریگا کہ فلانا شخص نیک بخت ہوا کہ ہرگز بدبخت نہوگا اور فلانا بدبخت ہوا کہ تا ابد نیک بخت نہوگا اُس دن کہ پھر جاؤ گے تم موقف حساب سے پیٹھ پھیر کر طرف دوزخ کے نہین واسطے تمھارے عذاب دوزخ کے سے کوئی بچانے والا اور جسکو چھوڑ دے گمراہی مین اللہ بس نہین واسطے اُسکے کوئی راہ دکھانے والا کہ منزل مقصود تک پونہچا دے وَلَقَدْ جَاۗءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَاۗءَكُمْ بِهٖ ۭ حَتّٰٓى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُۨ ۝ اور بیشک آیا تھا تمھارے پاس یوسف پیغمبر موسیٰ علیہ السلام سے پہلے دلیلین روشن لے کر پھر تم ہمیشہ شک ہی مین رہے اُس چیز سے جو حضرت یوسف علیہ السلام حکم لائے تھے دین کا جبتک کہ یوسف علیہ السلام نے وفات پائی اور مونہ سے تمنے کہا کہ اب نہ اُٹھاویگا اور نہ بھیجیگا خدا ے تعالیٰ یوسف علیہ السلام کے پیچھے کسی پیغمبر کو یعنی ہمنے جو اس پیغمبر کی بات نہ مانی اور اُسے جھوٹا جانا تو اب کوئی پیغمبر نہ آویگا ایسا ہی گمراہ کرتا ہے اور راہ بھلا دیتا ہے خدا ے تعالیٰ اُسکو کہ جو کوئی بے ادب حد سے زیادہ تک لانے والا پیغمبرون کو سچا نہ جاننے والا ہے اَلَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۭ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ۝ وہ لوگ جو جھگڑتے ہین خدا ے تعالیٰ کی آیتون مین یعنی خدا ے تعالےٰ کے پیغامون کو اور پیغمبرون کو جھوٹا کہتے ہین بغیر دلیل کے جو آئی ہو اُن پاس یعنی کوئی دلیل اُن پاس نہین آئی جو اُس دلیل سے بات کرین بڑے غصہ کی بات ہے یہ جھگڑنا خدا ے تعالیٰ کے پاس اور اُن پاس جو ایمان لائے ہین ایسی ہی مہر کرتا ہے خدا ے تعالیٰ دلون پر بسبب تکبر کرنے والون غرور کرنے والون کے جو ہر گز بھی بات اپنی بھلائی کی نہین سمجھتے بسبب تکبری اور غرور کے جب یہ سب باتین حزقیل کی فرعون نے سنین تب اندیشہ کیا کہ ایسا نہو جو لوگون کے دلون مین ان باتون کا اثر ہو اور تب وزیر کو بلاکر وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ۝ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ۭ اور کہا فرعون نے کہ اے ہامان بنا اور تیار کر میرے واسطے ایک محل ایسا جو آسمان تک پونہچے شاید کہ اُس محل پر چڑھکر پونہچون مین راہ کو راہ آسمانون کی پھر دیکھون مین موسیٰ علیہ السلام کے خدا کی طرف اور جانون مین کہ وہ کیسا ہے اور بیشک مجھے شبہہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام جھوٹا ہی وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْۗءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ۭ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ۝ ع ۱۰ ۹ اور ایسے ہی سنوارے گئے فرعون کے لیے بُرے کام اُسکے اور پھیر رکھا فرعون نے اپنی قوم کو سیدھی راہ سے اور نہ تھا مکر فرعون کا مگر بیچ خواری اور خرابی اور ہلاک ہونے کے کہتے ہین ہامان محل بنانے لگا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خدا کے آگے زاری کی خدا ے تعالیٰ نے فرمایا کہ صبر کر اور دیکھ کہ مین اُن سے کیا سلوک کرتا ہون پھر جب وہ محل تیار ہوا خدا ے تعالیٰ کے حکم سے ٹکڑے ہوکر گرا قصہ اُس کا سورۂ قصص مین لکھا ہے وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ۝ اور کہا اُسنے جو ایمان لایا تھا سب سے چھپ کر یعنی حزقیل نے کہا کہ اے قوم میری بات مانو اور میرے کہے پر چلو جو مین راہ دکھاتا ہون تمھین فائدہ پانے کی سیدھی مضبوط تمھاری بھلائی کی يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ۡ وَاِنَّ

الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ۝ اے قوم سوائے اسکے نہین یعنی تحقیق زندگانی دنیا کی فائدہ پانا ہے تھوڑا سا جو پھر جاتا رہتا ہے اور بیشک گھر آخرت کا ہے جگہ قائم رہنے کی جو ہمیشہ ہے وہان کا عیش مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ جو کوئی کرے کام برے جیسے شرک یا گناہ اُسے اُتنا ہی بدلہ اُسکا عذاب ملے گا اور جو کوئی اچھے کام کرے مرد یا عورت اور ہووے وہ مؤمن مسلمان پھر اُن لوگون کو داخل کرین گے بہشت مین وہان روزی دیوین گے اُن کو اَن گنت اور بے شمار جب حزقیل نے یہ باتین کہین تو فرعون کے لوگون نے جانا کہ اس نے موسیٰ کی خدائے تعالیٰ کو مانا اور ایمان لایا اور کہنے لگے کہ تجھے شرم نہین آتی جو فرعون سے خدا کو چھوڑ کر موسی کے خدائے تعالیٰ کو مانتا ہے فرعون کیسی نعمتین اور دولت دیتا ہے پھر حزقیل اُن کو نصیحت کرنے لگا کہ شاید سمجھین اور ایمان لاوین یہ نیت کی اور کہا وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ۝ اور اے قوم میری مجھے کیا ہوا جو مین بلاتا ہون تمھین امن کی طرف جو ایمان ہے اور تابعداری ہے موسیٰ علیہ السلام کی تمھی مین کہتا ہون کہ تم پیغمبر کا کہا مانو تو عذاب سے چھوٹو اور بہشت کی عیش مین پونہچو اور تم مجھے بلاتے ہو آگ کی طرف یعنی تم کہتے ہو پیغمبر سے دشمنی کرو اور فرعون کو خدا جان یہ کام دوزخ مین جانے کے ہین تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ۝ بلاتے ہو مجھے اپنے دین مین تو مین نہ مانون خدائے تعالےٰ کو اور کافر ہون اُس سے اور شریک بناؤن خدائے تعالیٰ کا اُس کے جسکی مجھے خبر نہین یعنی فرعون کو خدا کہون سو مین نہین جانتا کہ وہ خدا ہے اور مین بلاتا ہون تمھین طرف بڑے زبردست بہت بخشنے والے کے لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَآ اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ۝ غرض کہ سچ یہ ہے کہ تم بلاتے ہو مجھے اُس کی طرف یعنی کہتے ہو فرعون کو خدا جان سو نہین ہی فرعون کی بات جو کہتا ہے کہ میری بندگی کرو یہ بات کچھ اعتبار نہین رکھتی دنیا مین اور نہ آخرت مین اور بیشک ہمین پھر جانا ہے خدائے تعالےٰ کی طرف وہ ہمسے حساب لیوے گا ہمارے کامون کا اور موافق اُن کامون کے بدلہ دیوے گا اور مقرر بے ادب ہی دوزخ مین رہنے والے ہین فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ پھر تم جلد یاد کروگے میری نصیحت کو جو کہتا ہون مین تمھین جب سامنے عذاب کو دیکھوگے تو کہوگے کہ سچ کہتا تھا اور مین نے تو سونپ دیا اپنا سب کام خدائے تعالیٰ کی طرف جو تمھاری برائی سے مجھے بچاوے بے شک خدائے تعالیٰ دیکھنے والا ہی سب کام بندون کے میرا یہ جواب وسوال اور تمھارا سلوک سب دیکھتا ہی اُس سے کچھ چھپا نہین کہتے ہین کہ جب **حزقیل** نے ایسی باتین کہین تو فرعون نے حکم کیا کہ اسے مار ڈالو وہ بھاگ کر پہاڑ پر چڑھا اور نماز مین مشغول ہوا خدائے تعالیٰ نے شیرون کو اور بھیڑیون کو اس کی رکھوالی کو بھیجا فرعون کے لوگ جو اُس کے پیچھے مار ڈالنے کو آئے تھے یہ حال دیکھا اور کچھ بس نہ چلا ناچار ہو کر پھر آئے اُس نے جو اپنے تئین خدائے تعالےٰ کو سونپا تھا خدائے تعالےٰ نے اُسے ظالمون کے ہاتھ سے اُس طرح بچایا جیسا کہ فرماتا ہے کہ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ۝ پھر بچا لیا اُس کو یعنی حزقیل کو خدائے تعالیٰ نے برائی سے جو فرعون کے لوگون نے فکر کی تھی اُس کے مار ڈالنے کی اور گھیر لیا فرعون ہی کے لوگون کو بُرے عذاب نے سو وہ بڑا عذاب اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ۝ آگ ہے جو دکھائی جاتی ہے فرعون کی قوم کو صبح اور شام کے وقت ہمیشہ اور جب قیامت قائم ہوگی تو فرشتے کہینگے اُن کو خدائے تعالیٰ کے حکم سے کہ اندر جاؤ اے فرعون کے لوگو بہت بڑے عذاب مین یعنی اب تک تو تھوڑا عذاب تھا تم پر جو دیکھتے تھے آگ کو لیکن اب بڑا عذاب ہے کہ آگ کے اندر جاؤگے اور ہمیشہ اُس مین رہوگے اور خبر دے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قوم کو وَاِذْ يَتَحَآجُّوْنَ فِي النَّارِ فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ۝ جس وقت جھگڑین گے دوزخ کے رہنے والے آگ مین پھر کہین گے غریب تابعدار اُن لوگون کو جو غرور اور تکبری کرنے والے تھے دولتمند دنیا مین کہ بیشک ہم تھے دنیا مین تمھارے تابعدار پھر تم ایسے ہو جو دور کرو ہم سے تھوڑی سی آگ یعنی ایک دن یا پہر دو پہر تو اس عذاب سے چھوٹین اتنا تو کرو

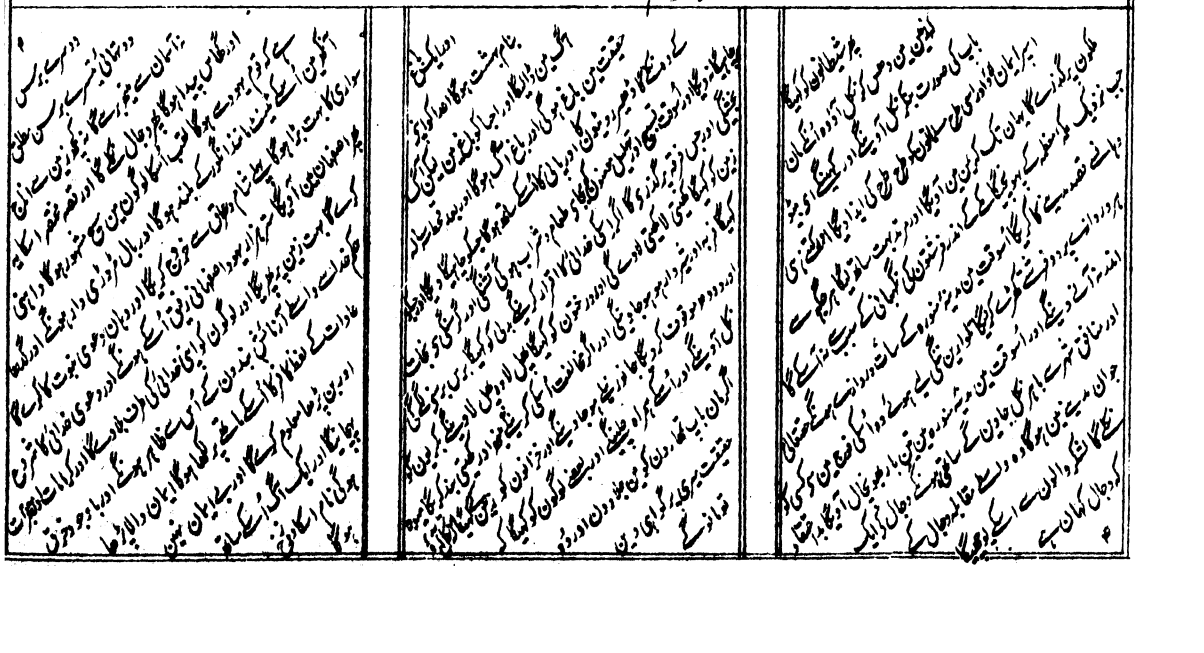
دنیا مین تو ویسے زبردست تھے قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ۝ کہین گے وہ لوگ جو زبردست اور دولتمند غرور کرنے والے تھے دنیا مین کہ ہم سب پڑے ہین آگ مین تمھین کیونکر چھڑاوین اگر ہمین اب کچھ قدرت ہوتی تو پہلے اپنے تئین چھڑاتے کوئی گھڑی آرام کرتے بیشک خدا نے تعالے حکم کرچکا بندون مین اُسکا حکم پھرتا نہین ہر ایک کو اُس کے لائق کی جگہ بھیج چکا جب اُس پس مین کی حمایت سے ناامید ہون گے تب پھر وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ۝ اور کہین گے وہ لوگ جو دوزخ کی آگ مین ہون گے دوزخ کے دربانون سے کہ پکارو اپنے پروردگار کو یعنی دعا مانگو ہمارے واسطے جو کم کرے ہمپر سے ایک دن عذاب تو آرام کرین ایک دن پھر قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۭ قَالُوْا بَلٰى ۭ قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝ کہینگے دوزخ کے دربان کہ اے کیا تمھارے پاس نہ آئے تھے تمھارے وقت کے پیغمبر اور تمھین راہ چھٹکارے کی یہان سے نہ بتائی تھی کہین گے کہ ہان آئے تھے پر ہمنے اُنھین جھوٹا جانا اور انکا کہا نہ مانا تھا پھر کہین گے دوزخ کے دربان کہ تم ہی پکارو اور دعا مانگو خدا نے تعالی سے تو ایک دن عذاب سے چھوڑے اور ہمین تو حکم نہین کہ تم جیسون کے واسطے دعا مانگین پھر دوزخ کے رہنے والے دعا مانگینگے قبول نہین ہونے کی کسواسطے کہ اور نہین ہو دعا کافرون کی مگر ہیچ گمراہی کے یعنی ہرگز قبول نہین ہے اب خدا نے تعالی فرماتا ہے کہ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ۝ بیشک ہے کہ ہم البتہ مدد کرینگے اپنے بھیجے ہوؤن کی اور اُن لوگون کی جو ایمان لائے ہین اور پیغمبرون کی تابعداری کی ہے دنیا کی زندگی مین یعنی دنیا مین مدد کرین گے پیغمبرون کی اور مسلمانون کی اور اُس دن بھی مدد کرین گے ہم جس دن کھڑے ہون گے گواہی دینے والے قیامت کے دن يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ۝ جس دن کہ فائدہ نہ کریگا ظالمون کو جنھون نے پیغمبرون کا کہا نہ مانا اور ستایا اُنکو فائدہ نہ کریگا کوئی بہانہ انکا یعنی کوئی بات اُنکی قبول نہوگی اور اُنھین دور ہونا ہی رحمت اور بخشش سے خدا نے تعالی کی اور اُنکے واسطے بُرا گھر ہے ہمیشہ کے رہنے کو یعنی دوزخ ہی مین رہین گے سدا وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ الْكِتٰبَ ۝ هُدًى وَّذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ۝ اور بیشک ہمنے دیا موسی علیہ السلام کو راہ دکھانا اور ورثہ دیا ہمنے یعقوب نبی کی اولاد کو توریت راہ دکھانے والی اور نصیحت دینے والی عقلمندون کے واسطے جو اُسپر یقین لائے اور اُسکے حکم مانے فَاصْبِرْ ۭ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ۝ پھر صبر کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافرون کے دکھ دینے پر بیشک وعدہ خدا نے تعالی کا سچا ہے کہ کافرون کو ہلاک کریگا اور پیغمبر کی مدد کریگا اس بات مین جھوٹ نہین اور بخشو اگناہ اپنے یا اپنی امت کے اور پاکیزہ اور ستھرائی سے تعریف کر اپنے پروردگار کی شام کو وقت اور فجر کے وقت اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝ بیشک وہ لوگ کہ جھگڑتے ہین خدا کی بھیجی ہوئی آیتون مین یعنی کہتے ہین کہ قرآن خدا ہی تعالی کا کلام نہین بغیر دلیل کے جو آئی ہو اُن پاس نہین ہے اُن کے دلون مین مگر غرور ہی بھرا ہے ارادہ سرداری کا اور حکومت کا سو نہین پونچین گے اُسکو یعنی اُنکو وہ حکومت اور سرداری جو چاہتے ہین میسر نہوگی پھر تو پناہ پکڑ خدا نے تعالی کی اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِنکی برائی سے بیشک خدا نے تعالی وہ سننے والا ہے سب کی باتون کا دیکھنے والا ہے سب کے کامون کا لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ ہر طرح پیدا کرنا آسمانون اور زمین کا بہت بڑا ہے آدمیون کے پیدا کرنے سے پھر جسنے پہلے بنایا پھر دوبارہ قیامت کے دن پیدا کرنا کیا مشکل ہے لیکن بہت لوگ نہین جانتے اور اِس بات پر یقین نہین لاتے وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

ع ۵ ۱۱ ۱۰

فائدہ

حضرت عزیر کہتے ہین کہ حضرت داؤد کے بعد بنی اسرائیل مین بدعتین پیدا ہوئین اور توریت کو بھلا بیٹھے حضرت عزیر کے دل مین یہ بات آئی کہ توریت کو لکھ لین اور لوگون مین پھیلا دین اور یہ بات اللہ کو منظور تھی اور یہ بھی کہتے ہین کہ حضرت عزیر کے دل مین یہ بات آئی کہ توریت کو لکھ لین اور لوگون مین پھیلا دین اور یہ بات اللہ کو منظور تھی اور یہ بھی کہتے ہین کہ حضرت عزیر کے دل مین یہ بات آئی کہ توریت کو لکھ لین اور لوگون مین پھیلا دین اور یہ بات اللہ کو منظور تھی

الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِیْٓءُ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَتَذَکَّرُوْنَ ۝ اور برابر نہین ہے اندھا اور دیکھنے والا اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہین اور اچھے کام کرتے ہین اور نہ بدکار
کافر برابر ہین یعنی جیسا اندھے اور دیکھنے والے مین تفاوت ہے ایسا ہی مسلمان اور کافر مین فرق ہے تھوڑی سمجھ کرتے ہین یعنی خوب طرح غور کر کے
نہین سمجھتے کافر اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِیَةٌ لَّا رَیْبَ فِیْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ بیشک قیامت آنے والی ہے نہین کچھ شبہہ اور شک اُسکے آنے مین
لیکن بہت لوگ نہین مانتے اور یقین نہین لاتے اس بات پر اور خبر دے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قوم کو کہ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ
اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِیْنَ ۝ اور فرماتا ہی پروردگار تمھارا کہ پکارو مجھے یعنی دعا مانگو مجھ سے قبول کرون مین　ع ۱۱
تمھاری بندگی اور دعا بیشک وہ لوگ جو تکبری اور غرور کرتے ہین میری بندگی کرنے سے جلد آوین گے جو لوگ دوزخ مین خوار اور نا چار بے بس
یعنی اُنکو بری طرح گھسیٹ کر دوزخ مین ڈالین گے اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ لِتَسْكُنُوْا فِیْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ
اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ ۝ وہ ہے خدائے تعالیٰ جسنے بنائی تمھارے واسطے رات تو آرام کرو تم اُس مین اور بنایا تمھارے واسطے دیکھنے کا یعنی
دن کو سب کچھ دکھائی دیتا ہی بیشک خدائے تعالیٰ ہر طرح بخشش کرنے والا ہے لوگون پر اسے پر بہت آدمی شکر نہین کرتے اُسکے فضل اور بخشش اور نعمتون کا
ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ ۖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝ وہ خدائے تعالیٰ ہے پالنے والا تمھارا پیدا کرنے والا سب چیز کا ہے نہین ہے کوئی　وقف لازم
خدا ایسا جو اُسکی بندگی کیجیے مگر وہی وحدہ لاشریک ایسا ہے جو اُسی کی بندگی کیجیے پھر کہان بہکے پھرتے ہو ایسے خدائے تعالیٰ برحق کو چھوڑ کر جھوٹے
خداؤن کو ڈھونڈھتے پھرتے ہو كَذٰلِكَ یُؤْفَكُ الَّذِیْنَ كَانُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ یَجْحَدُوْنَ ۝ یون ہی بہکے پھرتے ہین وہ لوگ جو خدائے تعالیٰ کی آیتون
کو نہین مانتے ہین اور جھگڑتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ شاعر کا بنایا ہوا ہے اور دل سے جوڑا ہوا ہے اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّ
السَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ خدائے تعالیٰ وہ ہی جسنے
بنائی تمھارے واسطے زمین جگہ ٹھہرنے کی جسپر تم چلتے پھرتے ہو بیٹھتے سوتے ہو رہتے آرام سے اور آسمان بنایا تمھارے واسطے محل بڑی اونچی
چھت کا اور صورت بنائی تمھاری پھر اچھی نکل بنائی تمھاری خوبصورت سب حیوانون سے اور سب بدن موافق بنایا اور روزی دی تمکو پاکیزہ ستھری
مزیدار چیزون سے یہ ہے خدائے تعالیٰ تمھارا پروردگار جسکی یہ صفتین اور نعمتین ہین اور احسان بیان کیے ہین اُسکی بندگی کرو اور سوائے اُس خدائے
تعالیٰ کے سب کی بندگی سے بیزار ہو پھر وہ خدا پروردگار تمھارا بہت بڑا برکت کا صاحب ہے خدائے تعالیٰ پروردگار سارے عالم اور سب خلقت کا
ہے هُوَ الْحَیُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ وہی خدائے تعالیٰ جیتا ہے ہمیشہ سے اور سدا جیتا رہیگا جو
نہین کوئی خدا اُسکے سوا ایسا جو اُسکی بندگی کیجیے مگر وہ ہی پھر کرو تم بندگی نری اُسی کی دل اور جان کی محبت سے اُسی کی خوشی کے واسطے اور کچھ کسی



طرح کی غرض نہ رکھو دین مین اور کہے کہ تمام تعریفین اور بڑائیان خدائے تعالیٰ ہی کو لائق ہین جو پالنے والا اور پیدا کرنے والا ساری خلقت جانتک
دیو پری پرند چرند جانور اور آدمی سب کا وہ ایک پروردگار ہی قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِیَ الْبَیِّنٰتُ
مِنْ رَّبِّیْ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قوم کو جو وہ کہتے ہین تجکو کہ اپنے باپ دادا کے دین پر رہ انکو
یون کہے کہ بیشک مجھے منع کیا ہے اُس بات سے کہ پوجون مین اُنکو جنکو تم بلاتے ہو سوائے خدائے تعالیٰ کے یعنی جنکو تم خدائے تعالیٰ کے سوا پوجتے ہو
مجھے اُنکی بندگی کرنے کو منع کیا ہے جب سے کہ آئی میرے پاس دلیل روشن میرے پروردگار کے پاس سے اور فرمایا مجھے وہ کہ تابعداری کرون
اور حکم بجالاؤن سارے عالم کی خلقت کے پالنے والے کا یعنی ساری خلقت کے پالنے والے کا حکم بجالاؤن اور اُسکے حکم کے سوائے کچھ نہ کرون
هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ یُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُیُوْخًا ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ یُّتَوَفّٰى مِنْ
قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ وہ خدائے تعالیٰ پالنے والا ساری خلقت کا ہے جسنے پیدا کیا تم سب کے باپ آدم علیہ السلام کو مٹی
سے جو تم سب اُس سے پیدا ہوے پھر تمکو پیدا کیا بوند پانی سے جو ماں کے پیٹ مین جاتی ہی پھر اُس سے گوشت کی بوٹی پیدا کی پھر باہر نکالتا ہے
خدائے تعالیٰ ماں کے پیٹ سے تمکو بچہ پھر عمر دیتا ہے تو تم پونہچتے ہو جوانی کی قوت کو پھر ہوتے ہو تم بوڑھے اور کوئی تم مین سے مر بھی جاتا ہے پہلے
بوڑھے ہونے سے اور پونہچتے ہو تم وقت مقرر کیے ہوے تک جو موت کا وقت ہی اور پیدا کیا اسی طرح تمکو شاید تم فکر کرو اُس پیدا ہونے کے احوال کا اور
پچانوا اپنے پیدا کرنے والے کو هُوَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ۝ وہ خدائے تعالیٰ ہی جو وہی سب کو جلاتا ہے اور
مارتا ہی اپنے حکم سے پھر جب چاہے کہ حکم کرے کسی کام کو تو پھر یہی ہی کہ کہے اُس کام کو کہ ہو وہ ہو جاوے اُسی وقت اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِ اللّٰهِ ع ۱۲
اَنّٰى یُصْرَفُوْنَ ۝ اے کیا نہ دیکھا تونے اُن لوگون کی طرف جو جھگڑتے ہین آیتون مین جو خدائے تعالیٰ نے بھیجی ہین جو خدائے تعالیٰ نے بھیجی ہین کیونکر کہان پھرے جاتے ہین انصاف
سے اور سیدھی سچی راہ سے اور پھرنے والے الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ۚ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ۝ وہ لوگ نہین جو جھوٹا کہتے ہین قرآن کو
یعنی کہتے ہین کہ کلام الٰہی نہین آدمی کا بنایا ہوا ہے اور نہین مانتے اُس چیز کو جو بھیجی تھی اپنے پیغمبرون کے ہاتھ یعنی پیغمبرون کے معجزون کو نہین مانتے
کہتے ہین کہ یہ جادو ہی پھر جلد جانین گے اپنا سچ اور جھوٹ تب بچتا دین گے اور بچتا نا اُسوقت کا کچھ کام نہ آویگا اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ۭ
یُسْحَبُوْنَ ۝ فِی الْحَمِیْمِ ۝ ثُمَّ فِی النَّارِ یُسْجَرُوْنَ ۝ جسوقت کہ طوق پڑین گے اُنکی گردنون مین اور زنجیرون مین بندھے ہونگے اوندھے کھینچے ڈالینگے
کھولتے پانی مین پھر وہان سے پھینکتے بجاوینگے آگ مین پھنین گے اور جلین گے طرح طرح کا عذاب ہوگا اُنپر ثُمَّ قِیْلَ لَهُمْ اَیْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۝ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ شَیْـــًٔا ۭ كَذٰلِكَ یُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِیْنَ ۝ پھر کہین گے فرشتے اُنکو کہ کہان ہین وہ جنکو تم
شریک کرتے تھے دنیا مین سوائے خدائے تعالیٰ کے اب بُلاؤ اُنکو جو چھڑاوین تمکو اس عذاب سے کہین گے اور جواب دینگے کہ وہ تو اب کھوئے گئے
ہمسے ہم اُنھین نہین پاتے بلکہ ہم پکارتے ہی نہ تھے اُنکو گویا کہ پہلے اُنسے دنیا مین یعنی ہمین اب معلوم ہوا کہ وہ کچھ چیز ہی نہ تھے جسکو ہم بلاتے تھے دنیا مین
اسی طرح راہ بھلاتا ہی خدائے تعالیٰ کافرون کو ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ۝ یہ رسوائی اور عذاب آج تمکو اس سبب
سے ہی جو تھے تم خوشیان کرنے والے شہرون مین ناحق اور اس سبب سے ہی یہ عذاب کہ تم اتراتے تھے اپنی دولت اور مال پر اور پیغمبرون پر شیخی اپنی اور

اگلی لوگ اپنی بے دینی
بیگانگی اور بہان سے بھاگنے کی وجہ سے کوئی نہ دیکھا
حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوسرے آسمان پر اور حضرت ادریس چوتھے آسمان پر اور حضرت ہارون
چھٹے آسمان پر اور حضرت موسیٰ ساتوین آسمان پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام بیت المعمور
کے ساتھ ٹیک لگائے ہوے ہین اور بیت المعمور کے ستر ہزار فرشتے ہر روز عبادت کرتے ہین
جو ایک بار عبادت کر چکتے ہین پھر انکی باری قیامت تک نہین آتی اور ساتوین آسمان پر
حضرت ابراہیم علیہ السلام بیت المعمور کے ساتھ ٹیک لگائے ہوے ہین اور بیت المعمور کے
ستر ہزار فرشتے ہر روز عبادت کرتے ہین جو ایک بار عبادت کر چکتے ہین پھر انکی باری
قیامت تک نہین آتی اور ساتوین آسمان پر حضرت ابراہیم علیہ السلام بیت المعمور کے

بڑائی اپنی کرتے تھے اور اُنکا کہنا نہ مانتے تھے پھر اب اُدْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝ گھسو اور جاؤ دوزخ کے دروازہ کے اندر ہمیشہ رہو اُسمین پھر کیا برا گھر ہے غرور کرنیوالون کا جسمین بہت طرح کا دُکھ ہے اور کسیطرح کا آرام نہین فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ۝ پھر صبر کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافرون کے دکھ دینے پر بیشک وعدہ خدا تعالیٰ کا سچ ہے جو پیغمبرون کی اور مومنون کی مدد کریگا اور اُن کے دشمنون کو عذاب سے ہلاک کریگا آخر کو پھر اگر دکھاوین تجھے کوئی عذاب جو کافرون پر آنے کا وعدہ کیا ہے ہمنے یعنی تیری روبرو اُنپر عذاب آوے یا تیری جان قبض کر لیوین ہم پہلے اُنپر عذاب آنے سے ہر طرح ہماری طرف سب کو آنا ہے قیامت کے دن اور اپنے کامون کا بدلہ پانا ہے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ۭ اور بیشک ہمنے بھیجے پیغمبر پہلے تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن مین سے کئی کا قصہ اور احوال بیان کیا تجھ سے اور اُن مین سے کئی کا قصہ نہ کہا تجھ سے یعنی تھوڑے پیغمبرون کا احوال کہا اور بعضون کا نام ہی کہا اور قصہ نہ کہا اور بعضون کا احوال اور نام کچھ ذکر نہین کیا تجھ سے وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَاۗءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝ اور نہ تھا اور نہ چاہیے کسی پیغمبر کو کہ لاوے معجزہ اور نشانی اپنے پیغمبر ہونے کی بغیر حکم خدا تعالیٰ کے پھر جب آوے حکم خدا تعالیٰ کا کافرون پر عذاب کے واسطے حکم جاری ہووے سچا تبھی پھر وہ حکم نہ پھیرے پھر ٹوٹا اور نقصان ہوا اُس جگہ جھوٹون کا اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝ وہ ہے خدا تعالیٰ جسنے بنائے تمھارے واسطے چوپائے جانور تو سوار ہو تم بعضون پر اُن جانورون سے جیسے اونٹ اور گھوڑا اور بعضون کو اُن مین سے کھاتے ہو جیسے دنبے بکری گائے وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ۝ اور واسطے تمھارے کئی فائدے ہین اُن حیوانون مین جیسے دودھ اور گھی جو غذا ہے تمھاری اور اُون جس سے پوشاک بناتے ہو اور یہ فائدہ ہے کہ تو پہنچو تم اُن پر سوار ہو کر اپنے کامون ضروری کو جہان تمھارا جی چاہتا ہو اُنپر سوار ہو جنگلون مین اور کشتیون مین سوار ہوتے ہو دریاؤن مین وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ ۡ فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ۝ اور دکھلاتا ہے خدا تعالیٰ تمکو اپنی قدرت کی نشانیان یعنی معجزہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر کونسی نشانی کو خدا تعالیٰ کی نشانیون سے نہین مانتے تم اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَاَشَدَّ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ اے پھر کیا مسافری نہین کرتے شہرون مین عاد اور ثمود کے جو دیکھو کہ کیا حال ہوا آخر کو اُن لوگون کا جو پہلے اِنسے تھے اور وہ لوگ تھے اُن لوگون سے بہت زور اور قوت اور دولت مین اور نشانیون مین عمارت کی شہرون مین پھر اُس قوت اور دولت پر بھی نہ دور کیا اُن سے عذاب کو اُسنے جو اُنھون نے کام کیے تھے یعنی اُن لوگون نے جو مال اور رفیق جمع کیے تھے کچھ کام نہ آیا عذاب کے وقت فَلَمَّا جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ پھر جس وقت آئے اُن پاس پیغمبر اُن کے وقت کے ساتھ معجزون روشن کے پھر وہ لوگ خوش ہوے اُس چیز پر جو اُن پاس تھی سمجھ اور دانائی دنیا کے کامون کی جیسے سوداگری کے ہنر اور حکمت نجوم کا علم جو اُسپر بھروسہ کر کے معجزون پر ہنسی مارتے تھے پھیر گھیر لیا اُن ہی کو اُس چیز نے جسکے سبب ہنسی مارتے تھے اور مسخری کرتے تھے پیغمبرون سے فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ۝ پھر جس وقت دیکھا ہمارے عذاب کو صریحًا تو کہا اُنھون نے کہ ایمان لائے ہم ساتھ خدا تعالیٰ کے جو وہ ایک ہے اور

ع ۱۳

کافرون کے ایمان لانے کا وقت وہ ہے جب عذاب آنکھ سے دیکھ لیوے اُس وقت کا ایمان کچھ کام نہین آتا

عذاب کی دو قسمین ہین ایک تو دنیا مین ہی ہوتا ہے جیسے قوم نوح اور عاد اور ثمود پر ہوا دوسرا عذاب آخرت کا ہے جو مرنے کے بعد ہوگا

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنون کو بدر مین قتل کیا اور بعضون کو فتح مکہ کے بعد قتل کیا اور بعضون کو اور طرح سے ہلاک کیا

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنون کو بدر مین قتل کیا اور بعضون کو فتح مکہ کے بعد قتل کیا اور بعضون کو اور طرح سے ہلاک کیا

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنون کو بدر مین قتل کیا اور بعضون کو فتح مکہ کے بعد قتل کیا اور بعضون کو اور طرح سے ہلاک کیا

نہ ماننے والے ہوے ہم اُن چیزون سے جو تھے ہم کہ خدا ے تعالیٰ کے ساتھ شریک کرتے تھے فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ إِيمَانُهُمْ لَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا پھر نہ تھا جو فائدہ کرتا اُن کو ایمان اُن کا جس وقت کہ دیکھا عذاب ہمارا یعنی عذاب دیکھکر ایمان لانا فائدہ نہ کیا اُنکو اور یہ بات سُنَّتَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ فِي عِبَادِهِ ۖ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكَافِرُونَ ۝ رسم رکھی ہوئی ہے خدا ے تعالیٰ کی وہ رسم جو گذری خدا ے تعالے کے بندون مین کہ عذاب کو صریحًا دیکھکر ایمان لانا فائدہ نہین کرتا اور ٹوٹا اور نقصان ہوا اُس جگہ کافرون کا جو ساری عمر کی کمائی اُن کے کچھ کام نہ آئی اور اُنپر سے نہ کچھ کم ہوا عذاب

سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ اَرْبَعٌ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً

حٰمٓ ۝ یہ حروف جو اجدا بھید ہو خدا ے تعالیٰ کا اپنے حبیب سے اس بھید کو سوا ے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کوئی کم واقف ہی پر بعضے عالمون نے کہا ہی کہ حا سے اشارہ ہو ساتھ نام رحمن کے اور میم سے اشارہ ہو ساتھ نام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کوئی کم واقف ہی جو ان دونون ناموں کے بیچ مین یہ دو حرف ہین سو خدا ے تعالیٰ قسم یاد فرماتا ہی ان دونون ناموں کی اس بات پر جو یہ قرآن تَنْزِيلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اُترا ہی پروردگار کی طرف سے جو وہ بہت بخشش کرنے والا نہایت مہربان ہے اپنے بندون پر اور یہ قرآن كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۝ ایک کتاب ہو کھلی باتین ہین اُسکی صاف پڑھنے والون کو عربی زبان مین سمجھنے والے لوگون کے واسطے جو عرب کے لوگ جلد سمجھین اور وہ قرآن خوش خبری دینے والا ہے بہشت کی اُنکو جو اُسکے حکم مانین اور ڈرانے والا ہو دوزخ سے اُسکو جو اُسے نہ مانے اور جھٹلا جانے پر بہت لوگون نے اُس سے منھ پھیرا ہو اور نہین مانتے پر وہی لوگ جو نہ سننے والے ہین قرآن کو یعنی حکم اُسکا نہین مانتے

وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ۝ اور کہتے ہین وہ نہ ماننے والے اپنے پیغمبر کو کہ دل ہمارا اوجھل اور اوٹ مین ہی اُن باتون سے جن باتون کی طرف تو ہمین بلاتا ہی اور ہمارے کانون مین بھرا رہا ہے بوجھ جو نہین سنتے تیری بات اور ہمارے تیرے بیچ مین پردہ ہے جو وہ تجھ سے ملنے نہین دیتا پھر کر جو تجھ سے ہو سکے اور ہم بھی کرنے والے ہین اپنے کام یعنی تو اپنے دین پر رہ اور ہم اپنا دین نہین چھوڑنے کے قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ۗ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن نہ ماننے والون کو کہ سوا ے اِس کے نہین یعنی مقرر مین آدمی ہون تم ہی جیسا پر جیسا پیغام خدا ے تعالیٰ کا آتا ہی میری طرف وہ پیغام کہ خدا ے تعالیٰ تم سب کا خدا اکیلا ہے تو سیدھے تم چلے جاؤ اُسی کی طرف اور ہرگز منھ نہ پھیرو اُس سے اور کی طرف یعنی کسی کو سوا ے خدا ے تعالیٰ کے اور خدا نہ جانو اور شریک اُسکا کسی کو نہ سمجھو اور اپنے گناہ اُس سے بخشواؤ اور سختی عذابون کی یعنی شریک کرنے والون کے واسطے ہو جو لوگ کہ مال کی زکوۃ نہین دیتے اور وہ آخرت کے دن کو نہین مانتے وہ لوگ کہتے ہین کہ یہ جھوٹ ہو قیامت نہو گی حساب دینا اور مر کر پھر جینا نہو گا اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے ہین اور کیے اُنھون نے کام اچھے اُن لوگون کے واسطے ہو بدلہ بیحساب ہمیشہ جو کبھی کم نہو وے یعنی بہشت اور اُسکی نعمتین جو اُسے کبھی زوال اور کمی نہین ہے قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ۚ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرکون کو کہ آیا کیا تم نہین مانتے اُسکو یعنی خدا ے تعالیٰ کو جسنے بنایا زمین کو دو دن مین اور بناتے ہو تم خدا ے تعالیٰ کے واسطے ساتھی یعنی شریک مقرر کرتے ہو اُس خدا ے تعالیٰ کے جسنے زمین کو پیدا کیا وہی ہے پیدا کرنے والا سارے عالم کی خلقت کا اور روزی دینے والا ہی اُسی خدا ے تعالیٰ نے وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ۭ سَوَاۗءً لِّلسَّاۗىِٕلِيْنَ ۝ اور پیدا کیا زمین مین پہاڑون کو اونچا زمین پر تو سب دیکھین خدا ے تعالیٰ کی قدرت کو اور برکت کی اُسمین جو بہت طرح کے فائدے ہین اسمین اور مقرر کیا زمین مین کھانے کی چیزون کو یعنی سب چیز کو زمین سے پیدا کیا خدا ے تعالیٰ نے اپنی قدرت سے بغیر کسی کی مصلحت اور تدبیر کے چارون کی باقی مین یعنی دو دن مین زمین کو پیدا کیا اور دو دن مین تمامی سب طرح کے درخت اور کھیت اناجون کے اور سب طرح کے حیوان چرند اور پرند پیدا کیے جو کھانے کی چیزین ہین حیوان اور انسان کے برابر صاف کھولدیا سب پوچھنے والون کو جو کوئی پوچھے کہ کتنی مدت مین یہ سب کچھ پیدا ہوا ہی کہتے ہین کہ

یکشنبہ کے دن زمین کو پیدا کیا اور دوشنبہ کے دن بچھایا زمین کو اور سہ شنبہ اور چہار شنبہ کو جو زمین کے اوپر ہی اور اُس سے پیدا ہوتا ہی خدائے تعالیٰ نے پیدا کیا ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا قَالَتَآ اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ ۝ پھر قصد کیا طرف آسمان کے بنانے کے اور وہ دھوان تھا یعنی ایک بخار سا تھا جس سے آسمان بنے پھر فرمایا خدائے تعالیٰ نے آسمان کو اور زمین کو کہ آؤ میری حکم برداری مین خوشی سے یا ناخوشی سے یعنی تمھین تابعداری کرنا ضرور ہی سوائے فرمانبرداری کے تم کچھ نہ کرسکوگے تمھین کچھ مقدور نہین میری قدرت کے آگے تب کہا آسمان اور زمین نے آئے ہم خوشی سے دونون یعنی ہم جانتے ہین کہ تو پروردگار اسی لائق ہے کہ تیری فرمانبرداری کرنے مین عزت اور بڑائی ہے کہتے ہین کہ اول خدائے تعالیٰ نے اپنی قدرت سے ایک جوہر سبز پیدا کیا پھر اُسپر ایک نظر ہیبت سے کی وہ جوہر خوف سے پانی ہوگیا اُسپر آگ کو مقرر کیا ایسا کہ پانی نے جوش کھایا اور اُسپر کف آئے اور بھاپ اُٹھی اُس کف کی زمین بنی اور اُس بھاپ سے آسمان بنے جیسا کہ فرماتا ہے فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَحِفْظًا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ پھر مقرر کیا اُنکو سات آسمان دو دن مین **پنجشنبہ** اور **جمعہ** کے دنون مین چھہ روز مین خدائے تعالیٰ نے تمام موجودات کو پیدا کیا ظاہر اور حکم کیا سب آسمانون کی خلقت مین کام اُنکے یعنی ہر ایک کو ایک خدمت مقرر کردی جیسے تارون کو فرمایا تم پھرا کرو فرشتون کو فرمایا تم عبادت کیا کرو طرح طرح کی کتنے فرشتے سبحان اللہ ہی کہتے ہین کتنے الحمد للہ ہی کہتے ہین اور بنا کردیا ہمنے دنیا کے آسمان کو چراغون سے دن کا چراغ آفتاب ہوا اور رات کو چاند اور تارے دیے اور پناہ مین رکھا آسمانون کو خوب ایسا کہ وہ گرین نہ پرانے ہون نہ کوئی وہان تک جاسکے نہ کچھ آسیب پونہچا سکے کوئی یہ جو بیان کیا ہی مقرر رکھنا بڑے زبردست سب کچھ جاننے والے کا فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ ۝ اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ پھر اگر منھ پھیرین مکے کے لوگ اور کہا نہ مانین تیرا ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو پھر کہہ اُنکو مین نے ڈرایا تمکو عذاب بیہوش کرنے والے سے جیسا عذاب بیہوش کرنیوالا عاد اور ثمود کی قوم پر آیا تھا جسوقت کہ عاد اور ثمود کی قوم پاس آئے پیغمبر اُنکے یعنی حضرت ہود نبی عاد کی قوم مین اور حضرت صالح نبی ثمود کی قوم مین آگے سے اور پیچھے سے یعنی سب طرح سے جیسے کہ غصہ اور دلاسا اور نصیحت سے مجلس مین اور اکیلے سمجھا کر کہا وہ کہ نہ پوجو کسی کو سوائے خدائے تعالیٰ کے تب قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝ کہا عاد اور ثمود کی قوم نے اپنے اپنے پیغمبرون کو کہ تم جھوٹے ہو کسواسطے کہ اگر چاہتا پروردگار ہمارا کہ پیغام بھیجے تو البتہ بھیجتا فرشتے کے ہاتھ تم آدمیون کو نہ بھیجتا پر جو کچھ کہ تمھارے ہاتھ بھیجا ہے اُسے ہم نہین مانتے جو تم بھی آدمی ہو ہم جیسے تمھین بڑائی کیا ہی جو ہم تمکو پیغمبر جانین اب خدائے تعالیٰ اُنکا احوال فرماتا ہے کہ اُن کو کس طرح آخر کو ہلاک کیا پیغمبرون کے جھوٹ جاننے کے سبب فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝ پھر قوم نے عاد کی تکبری کی تھی یمن کے ملک مین رہکر ناحق اور کہتے تھے کون ہے ہم سے بڑا زور آور قوت مین وہ اپنے زور پر مغرور ہوے جو اُنکے قد اور عمر بڑی تھین اور زور ایسا تھا جو پہاڑ سے ہاتھ مار کر بیٹھ توڑ لیتے تھے یہ نہ دیکھا اُنھون نے کہ وہ خدائے تعالیٰ جسنے اُنھین پیدا کیا وہ زبردست یا وُنسے ہی اور تھی وہ قوم عاد ہماری آیتون کو نہ ماننے والی فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝ پھر بھیجا ہمنے اُس قوم پر باؤ ٹھنڈھی ڈراونی آواز کی نحس دنون مین کہتے ہین وہ باؤ صفر کے آخر مہینے مین بدھ کے دن فجر سے شروع ہوئی تھی اور آخری چہار شنبہ کی شام کو بند ہوئی آٹھ دن اور آٹھ رات چلائی اسواسطے تو چکھین قوم عاد رسوائی کے عذاب کا مزا زندگانی مین دنیا کی سو وہ سب برے حال سے ہلاک ہوے اُس باؤ سے اور عذاب آخرت کا تو بہت رسوا کرنے والا ہی اور عاد کی قوم کا اُسوقت کوئی مدد کرنے والا نہ تھا جو ذرا بھی عذاب اُنسے کم ہوتا وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ اور ثمود کی قوم کو دکھائی ہمنے راہ امن کی یعنی صالح نبی نے ہمارے حکم سے انکو سیدھی راہ عذاب سے چھٹنے کی بتائی پھر قوم ثمود نے چاہا اور اختیار کیا اندھا ہی رہنے کو راہ دیکھنے پر یعنی کفر اور گمراہی قبول کی اور ایمان کو چھوڑا پھر پکڑا اُن کو صاعقہ کے عذاب نے جو رسوا کرنے والا تھا یعنی ایک چنگھاڑ حضرت جبرئیل نے ایسی کی جو سب بیہوش ہوکر سوختہ ہوی سبب اُن کافرون کے جو وہ کرتے تھے حضرت صالح علیہ السلام کو ستاتے تھے اور اونٹنی کی کو چین کاٹین وَنَجَّيْنَا

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ اور چھڈایا ہمنے اُس صاعقہ کے عذاب سے اُن لوگون کو جو ایمان لائے تھے صالح نبی علیہ السلام کے ساتھ اور وہ ڈرتے تھے شرک کرنے سے اور پیغمبر کی نافرمانی سے وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۝ اور جسوقت کہ اکٹھے کیے جاوینگے دشمن خدائے تعالیٰ کے یعنی جب کافر جمع ہونگے دوزخ کی آگ کی طرف پھر اُن سب کو ٹھہرا رکھینگے دوزخ کے آگے جب سب اول آخر کے کافر آچکین گے تب سب کو دوزخ مین ڈالینگے حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ یہانتک کہ جب آوین دوزخ کے پاس تب گواہی دیوین کافرون پر کان اُنکے کہ ہمسے ایسی باتین سنتے تھے اور پیغمبر کی نہ سنتے تھے اور آنکھین اُنکی گواہی دینگی کہ جو سلوک پیغمبر سے کرتے تھے ہم دیکھتے تھے اور کھال اُنکی یعنی سارا بدن اُنکا گواہی دیگا اُس چیز پر جو کچھ وہ کرتے تھے وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ۭ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ اور کہینگے اپنی کھال کو یعنی اپنے بدن کو کہین گے کہ کیون گواہی دی تمنے ہمارے کامون پر اور ہمین رسوا کیا کہین گے ہاتھ پانؤن اُنکے کہ ہم آپسے نہین بولتے تھے ہمین خدائے تعالیٰ نے بلوایا اپنی قدرت سے وہ خدائے تعالیٰ جسنے بات کرنے کی قدرت دی سب چیز کو اور اُسنے تمکو پیدا کیا تھا پہلی بار دنیا مین اور اُسکی طرف تم پھرنے والے ہو اپنے کامون کا بدلہ پانے کو پھر فرشتے کہین گے اُنکو وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ اور نہ تھے تم ایسے جو چھپے رہتے اُس بات سے جو وہ گواہی دیتے تمپر کان تمھارے اور نہ گواہی دیتین آنکھین تمھاری اور نہ گواہی دیتا سارا بدن تمھارا اور لیکن تمھین گمان تھا وہ کہ خدائے تعالیٰ نہین جانتا بہت باتین جو تم کرتے ہو یعنی تمھین گمان تھا وہ کہ جو کام کرتے ہین کوئی ایک دو کام کی خبر ہی خدائے تعالیٰ کو اور سب کامونکی خبر نہین وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ اور اُسی تمھارے گمان نے وہ جو گمان کرتی تھے تم اپنے پروردگار سے کہ ہمارے کامون کی خدائے تعالیٰ کو خبر نہین اور اُسی گمان نے تمکو ہلاک اور دور کیا خدائے تعالیٰ کی رحمت اور مہر سے آخرت مین پھر ہوتے تم نقصان پائے جو دنیا کے سارے کام ضائع ہوے اور تمھارے اِس وقت کام نہ آئے فَاِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ۝ پھر اگر صبر کرین یا واویلا کرین پھر آگ ہے اُن کے رہنے کی جگہ اور چاہین کہ غصہ نہ کرے خدائے تعالیٰ پھر وہ ایسے نہین جو غصہ جاوے اُنپر سے وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ۝ اور لگا دیے ہمنے کافرون کے واسطے دوست پاس رہنے والے اُنکے بد یعنی بُرے لوگون کو کافرون کی ہم صحبتی کی ہمنے پھر اُن بُرے لوگون نے سنوارا اور اچھا بنایا کافرون کے واسطے اُنکے آگے پیچھے کی چیزین یعنی اُن پاس بیٹھنے والون نے یہ مصلحت بتائی کہ دنیا کا عیش خوب ہے اور آخرت کسنے دیکھی ہے وہ دراصل کچھ بھی نہین جھوٹا ڈر کا ہے اس سبب درست اور ثابت ہوئی کافرون پر عذاب کی بات اور لوگون کی طرح جو گذر گئے اس سے پہلے دیو اور آدمی کی خلقت سے یعنی جیسا اُن اگلے دیوون اور آدمیون پر عذاب ہونا ثابت اور لائق ہوا ویسا ہی اِسپر بھی لازم ہوا پر وہ سب قومین نقصان پائی ہوئی تھین کہتے ہین کہ کافرون نے مکے کے آپس مین مصلحت کی کہ جسوقت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن پڑھین تو اُسی وقت ایسا کچھ کیا چاہیے کہ وہ پڑھنا بھول جاوین یا بہک جاوین جیسا کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ۝ اور کہا کافرون نے آپس مین کہ مت سنو اور دھیان نہ کرو اِس قرآن کی طرف جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھتے ہین اور اُس وقت نکمی بیہودہ باتین پکار پکار کے کرو شاید کہ تم اِس تدبیر سے غالب ہو اور یہ بات بن آئے ان کافرون کے حق مین فرماتا ہے فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ پھر ہم چکھاوینگے اُن لوگون کو جو کافر ہوے سخت عذاب کا مزا اور بدلہ دینگے ہم اُنکو برے سے برا جیسا کہ وہ کام کرتے تھے ذٰلِكَ جَزَاۗءُ اَعْدَاۗءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ لَهُمْ فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ ۭ جَزَاۗءًۢ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝ یہی بڑا عذاب ہے سزا ہی خدائے تعالیٰ کے دشمنون کو آگ کا واسطے کافرون کے آگ مین گھر ہے ہمیشہ رہنے کا یہ سزا اُس سبب ہے جو تھے وہ کہ ہماری آیتون کو نہ مانتے تھے وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنِنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ ۝ اور کہین گے وہ لوگ جو کافر ہوے دوزخ مین جا کر وہان سے نکلنے سے ناامید ہو کر کہین گے کہ اے پروردگار ہمارے دکھلا ہمکو وہ دونون شخص جن دونون نے بہکایا ہمکو اور ایمان نہ لانے دیا دیوون اور آدمیون کی خلقت سے دیوون کی خلقت سے شیطان جو اُسنے پہلے سب سے نافرمانی کی اور آدمیون سے اول **قابیل** نے ناحق خون اپنے بھائی **ہابیل** کا کیا سو سب گنہگارون سے سرے وہ ہین اُن دونون کو دکھا تو کرین ہم اِن دونون کو اپنے پانؤن کے نیچے جو اُنھون نے اول نافرمانی کی سب سے اُن سے

سکھی تو ہوے وہ سب سے نیچے دوزخ مین اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ بیشک وہ لوگ جنھون نے کہا کہ پروردگار ہمارا خداے تعالیٰ ہے پھر اُسی بات پر ٹھہرے رہے مضبوط اُن لوگون پر اُترتے ہین فرشتے رحمت کے تسلی دینے کو آخرت کے عذاب سے موت کے وقت یا گور مین سوال کے بعد کہتے ہین کہ مت ڈرو تم آخرت کے عذاب سے اور غم نہ کھاؤ تم دنیا کے مال اور اولاد کا جو چھوڑ آئے ہو تم اور خوش ہو تم ساتھ خوشخبری کے اُس بہشت کی جو تھے تم دنیا مین اُس بہشت سے وعدہ دیے گئے یعنی جس بہشت کا دنیا مین تم سے وعدہ کیا تھا قرآن مین اُس بہشت مین جاکر رہو گے ہمیشہ اور یہ کہین گے فرشتے کہ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَشْتَھِیْٓ اَنْفُسُکُمْ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ ۝ اور ہم دوست تھے تمھارے جب تم جیتے تھے دنیا مین جو بلاؤن سے بچاتے تھے اور بھلے کامون کی طرف تمھارے دلون کو پھیرتے تھے اور اب آخرت مین بھی ہم تمھارے دوست ہین جو تمھاری عزت کرتے ہین اور خداے تعالیٰ سے تمھارے گناہ بخشواتے ہین اور ہے تمھارے واسطے آخرت مین جو تمھارا جی چاہے سب موجود ہے اور ہے آخرت مین جو تم مانگو یہ مہربانی ہے خداے تعالیٰ کی طرف سے تمھارے وہ خداے تعالیٰ جو بخشنے والا مہربان ہے وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ اور کون ہے اچھی بات کرنے والا اُس سے جو بلاتا ہے لوگون کو خداے تعالیٰ کی طرف اور آپ اچھے کام کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مقرر مین فرمانبردار ہون خداے تعالیٰ کے حکم کا یہ آیت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مین ہے کہ آپ بھی خداے تعالیٰ کی بندگی کرتے تھے اور لوگون کو بھی خداے تعالیٰ کی بندگی کے واسطے بلاتے تھے اور سکھاتے تھے وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَۃُ وَلَا السَّیِّئَۃُ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَکَ وَبَیْنَہٗ عَدَاوَۃٌ کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ۝ اور برابر نہین بھلائی اور برائی ٹال دے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برائی کو اُس بات سے جو بہت اچھی ہو یعنی جب کافرون کے سلوک پر غصہ آوے تو صبر کرکے سہج سا یعنی آہستہ جواب دے اور یہو وہ بات سے تغافل کر پھر جب سلوک ایسا کیا کریگا تو تجھ مین اور جس مین دشمنی تھی دوستی گرم اور اپنا بہت ہو جائیگی وَمَا یُلَقّٰھَآ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَمَا یُلَقّٰھَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ اور نہین سکھاتے وہ بات یعنی غصہ کے وقت سہج سے نرم جواب دینا اُسی کو سکھاتے ہین جو کوئی صبر کرتا ہے مصیبت کے وقت اور نہین ڈالے جاتے ایسے صبر پر جو بڑے نصیب والا ہو وَاِمَّا یَنْزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ اور اگر پونہچے تجھے خطرہ شیطانی یعنی اگر شیطان تیرے جی مین ڈالے کہ غصہ کے وقت صبر نہ کر تو اُسوقت پناہ مانگ خداے تعالیٰ سے بیشک خداے تعالیٰ سننے والا جاننے والا ہے سب کچھ وَمِنْ اٰیٰتِہِ الَّیْلُ وَالنَّھَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَھُنَّ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ ۝ اور خداے تعالیٰ کی قدرت کے ہین رات اور دن اور سورج اور چاند تم اے لوگو سجدہ نہ کرو سورج کو اور نہ چاند کو اور سجدہ تم سب کرو اُس خداے تعالیٰ کو جسنے پیدا کیا چاند اور سورج کو اگر ہو تم خداے تعالیٰ ہی کی بندگی کرنے والے فَاِنِ اسْتَکْبَرُوْا فَالَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّکَ یُسَبِّحُوْنَ لَہٗ بِالَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَھُمْ لَا یَسْئَمُوْنَ ۝ پھر اگر تکبر ہی کرین یہ لوگ اور سجدہ نہ کرین خداے تعالیٰ کو تو پھر وہ تیرے پروردگار کے پاس ہین یعنی فرشتے تسبیح پڑھتے ہین خداے تعالیٰ کی رات دن اور وہ ملول نہین ہوتے تسبیح پڑھنے سے ہمیشہ کی خداے تعالیٰ کو کیا پروا ہے ان لوگون کے سجدہ کرنے کی یہ سجدہ گیا رہوان ہے قرآن کے سجدون سے وَمِنْ اٰیٰتِہٖٓ اَنَّکَ تَرَی الْاَرْضَ خَاشِعَۃً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْھَا الْمَآءَ اھْتَزَّتْ وَرَبَتْ اِنَّ الَّذِیْٓ اَحْیَاھَا لَمُحْیِ الْمَوْتٰی اِنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ اور خداے تعالیٰ کی قدرت کی نشانی ہے وہ کہ دیکھتا ہے زمین کو جو عاجز اور خشک پڑی ہے پھر جب ہمنے اُتارا اُس زمین پر پانی مینھ کا تو پھلی اور پھولی اور کانٹنے کے واسطے گھاس اور کھیت بڑھنے لگا بیشک وہ شخص جسنے زمین مردہ کو جلایا ہر طرح جلاویگا سب مردون کو قیامت کے دن بیشک خداے تعالیٰ سب چیز پر قدرت رکھتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا لَا یَخْفَوْنَ عَلَیْنَا اَفَمَنْ یُّلْقٰی فِی النَّارِ خَیْرٌ اَمْ مَّنْ یَّاْتِیْٓ اٰمِنًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ اِنَّہٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝ بیشک وہ لوگ جو بڑھے چلتے ہین ہمارے قرآن کی آیتون مین یعنی طعن اور عیب کرتے ہین یا معنی اُلٹے سمجھتے ہین ایسے لوگ ہمسے چھپے ہوے نہین ہین اے پھر وہ کیا کوئی جو ڈالا جاوے آگ مین یہ اچھا ہے یا جو کوئی کہ چلا آوے بے ڈر دوزخ سے قیامت کے دن وہ اچھا ہے کرو تم اے کافرو جو تمھارا جی چاہے بیشک خداے تعالیٰ جو کچھ کہ تم کرتے ہو دیکھتا ہے اُس سے کچھ چھپا ہوا نہین سب تمھارے کامون کا بدلا دیوے گا اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِالذِّکْرِ لَمَّا جَآءَھُمْ وَاِنَّہٗ لَکِتٰبٌ عَزِیْزٌ ۝ لَّا یَاْتِیْہِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْہِ وَلَا مِنْ خَلْفِہٖ تَنْزِیْلٌ مِّنْ

ع ۱۸

السجدۃ

حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ۝ بیشک وہ لوگ جو کافر ہوے قرآن شریف سے جبوقت کہ آیا وہ قرآن اُن پاس اور وہ قرآن شریف کتاب ہے بڑی صاحب عزت حرمت والی خداے تعالیٰ کے پاس جو ویسی اور کوئی نہین نہ آیا اُس کتاب مین کوئی ذرا جھوٹ آگے سے نہ پیچھے سے یعنی جو مجرا اگلی یا پچھلی یہین مذکور ہے ذرا جھوٹ نہین سب سچ ہے سو وہ قرآن اُترا ہوا ہے سب کچھ سمجھنے والے تعریف ہوے کے پاس سے اب خداے تعالےٰ اپنے حبیب کی تسلی کے واسطے فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو ملول نہو کافرون کی باتون سے کس واسطے کہ مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ ۝ نہین کہتے تجکو یہ مکے کے لوگ مگر وہ ہے کہ جو کہہ چکے ہین اگلے پیغمبرون کو اُنکی قوم پہلے تیرے پیدا ہونے سے یعنی جو کچھ اگلون نے اپنے وقت کے پیغمبرون کو کہا تھا ویسی ہی باتین تیری قوم تجھ سے کہتی ہے تو صبر کر بے شک پروردگار تیرا البتہ بخشنے والا پیغمبرون کو اور اُن کے تابعدارون کو ہے اور صاحب عذاب دکھ دینے والے کو بھیجنے والا ہے کافرون پر جو پیغمبرون اور مسلمانون کو ستاتے ہین وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ؕ اَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ؕ اور اگر کرتے ہم اُس قرآن کو سواے عرب کے اور زبان مین تو البتہ کہتے مکے کے لوگ کہ کیون نہ کھول کر بیان کین آیتین اُسکی ایسی جو ہم سمجھ سکتے اے کیا زبان اور کوئی اوپری بھیجی عرب کے لوگون پاس پھر کیونکر سمجھین ہم قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ؕ وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ؕ اُولٰٓئِكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ وہ قرآن واسطے اُن لوگون کے ہے جو ایمان لائے ہین راہ دکھانا اور تندرستی یعنی مومنون کے دل کی بیماری قرآن کھوتا ہے اور راہ خداے تعالےٰ کی خوشی کی دکھاتا ہے اور وہ لوگ جو اُسے نہین مانتے اُنکے کانون مین بوجھ ہے جو قرآن کے معنی نہین سُنتے اور وہ قرآن کی خوبی دیکھنے سے اندھے ہین یہ لوگ اندھے اور بہرے پکارے جاتے ہین دور کی جگہ سے یعنی یہ کافر جو قرآن کو نہ دیکھتے ہین نہ سنتے ہین تو گویا کہ اندھے اور بہرے ہین دور کی آواز کیونکر سنین وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ۝ اے بیشک دی ہمنے موسی علیہ السلام کو کتاب توریت پھر اُسے کسی نے سچ جانا اور کسی نے نہ مانا کہ یہ خداے تعالیٰ کا کلام نہین ہے اور ایمان نہ لائے اُسپر اور اگر ایک بات پہلے ہی مقرر نہ کر چکتا تیرا پروردگار کہ نہ ماننے والون پر قیامت کے دن عذاب ہوگا اور دنیا مین وہ لوگ ویسا عذاب ہلاک ہونے کا نہ دیکھین گے تو البتہ حکم ہوتا اُن مین ہلاک ہونے کا یعنی یہ کافر اس لائق ہین اور ایسے کام کرتے ہین کہ انھین ابھی سب کو ہلاک کیجیے لیکن انپر عذاب مقرر ہو چکا قیامت ہی کے دن جو اُس عذاب سے کبھی کسی طرح نہ چھوٹین گے اور بیشک یہ کافر اور مشرک شک مین ہین اس کتاب سے کہ سچ خداے تعالیٰ کا کلام ہے یا آدمی کا بنایا ہوا ہے اس شبہہ مین حیران ہین مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝ جسنے کیا اچھا کام پھر وہ اپنے واسطے اچھا کرتا ہے جو اُسے نیک بدلہ ملیگا اور جو کوئی بُرے کام کرے پھر اُسی پر ہے برائی اُن کامون کی اور نہین ہے پروردگار تیرا ظلم کرنے والا اپنے بندون پر جو اس کے کام کے موافق بدلہ نہ دیوے

اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ؕ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ مِّنْ اَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ

مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اَيْنَ شُرَكَآءِيْ قَالُوْٓا اٰذَنّٰكَ مَا مِنَّا مِنْ شَهِيْدٍ ۝ خداے تعالیٰ ہی کی طرف پھیر پھرتی ہے خبر قیامت کی یعنی اگر کوئی پوچھے کہ قیامت کب آوے گی جواب یہی دیجیے کہ خدا کے سوا کوئی نہین جانتا جو کس وقت آویگی اور کتنی مدت پیچھے ہوگی اور نہین نکلتا کوئی میوہ اپنے غلاف اور گھونگھٹ سے اور کوئی پیٹ والی مادہ بچہ نہین جنتی مگر ساتھ جاننے خداے تعالیٰ کے یعنی خداے تعالیٰ کو سب چیز کی خبر ہے اور جسدن پکاریگا خداے تعالیٰ مشرکون کو غصہ سے کہ کہان ہین وہ شریک میرے جو تنے دنیا مین مقرر کر رکھے تھے اپنی سمجھ سے کہ عذاب سے چھڑاوینگے بلاؤ اُنکو جو آوین اور تمھین ہمارے عذاب سے چھڑاوین تب کہین گے مشرک کہ ہمنے سنا دیا تجکو کہ نہین ہے کوئی ہم مین سے اقرار کرنے والا تیرے ساتھ شریک ہونے کا یعنی آج کوئی دکھائی نہین دیتا جسے کہین کہ تیرا شریک ہے وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَدْعُوْنَ مِنْ قَبْلُ وَظَنُّوْا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ۝ اور غائب ہوگئے سب وہ اُن سے جنکو پکارتے تھے مشرک پہلے اس سے دنیا مین اور جانین گے کہ نہین ہے مشرکون کو آج کے دن کہین بھاگنے کی جگہ جو عذاب سے بچین اور امن مین رہین لَا يَسْـَٔمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَآءِ الْخَيْرِ ۖ وَاِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَئُوْسٌ قَنُوْطٌ ۝ نہین تھکتا اور نہین ملول ہوتا آدمی بھلائی مانگنے سے

یعنی دولت کے مانگنے سے بس نہین کرتا دنیا مین اور اگر پونہچے اُسے بُرائی جیسے مفلسی یا بیماری تو پھر نا امید ہوتا ہے خدائے تعالیٰ کی رحمت سے آس توڑ دیتا ہے یہ صفت کافرون کی ہے اور مومن خدائے تعالیٰ کی رحمت سے ہرگز نا امید اور ہراس نہین ہوتا وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا لِيْ ۙ وَمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنْ رُّجِعْتُ اِلٰى رَبِّيْٓ اِنَّ لِيْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى ۚ اور اگر چکھاوین ہم کافرون کو مزا اپنی مہربانی کا اپنی طرف سے پیچھے سختی کے کسے جو پونہچی ہوئی ہو تو البتہ کہے وہ کافر کہ یہ بھلائی میرے واسطے ہے یعنی مین اس لائق ہون اور یہ نعمت میرا حق ہے اور میرے گمان مین قیامت آنے والی نہین ہے اور اگر شاید اپنے پروردگار کی طرف پھر جاؤن مین یعنی اگر قیامت ہوئی تو مقرر مجھے ہے خدائے تعالیٰ کے پاس سے بھلائی جیسے دنیا مین مجھے دولت دی ہے تو وہان مجھے ایسا ہی کچھ دیوگا اب خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ۝ پھر البتہ ہم جتا دینگے اور خبردار کرینگے اُن لوگون کو جو کافر ہوے اُس چیز کو جو اُنھون نے کیا ہے دنیا مین یعنی کافرون نے جو دنیا مین کام کیے ہین قیامت کے دن جانینگے جو ہمنے کیا کیا تھا اور چکھاوینگے ہم اُنکو عذاب گاڑھا جو قیامت کے آنے کے شبہہ مین ہین وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ ۝ اور جب نعمت دیوین ہم کافر پر تو مُنھ پھیرے شکر سے اور ٹلا دیوے اور سر کجا و شکر کرنے کے وقت اور جب پونہچے بُرائی یعنی کوئی محنت یا مصیبت اُسپر آوے تو پھر وہ دعا مانگے گا چوڑے اور چکلے ہاتھ پھیلا کر یعنی فراخی سے مانگیگا دعا کو قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِيْ شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ ۝ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بھلا بتاؤ تم مجھے کہ اگر وہ اصل ہو قرآن خدائے تعالیٰ کے پاس سے سچ پھر تم اسے نہین مانتے بنا غور کیے اُسمین پھر کون گمراہ زیادہ ہے اُس سے جو وہ دور پھٹا پھرے ہے قرآن سے یعنی پھر تم ہی بڑے گمراہ ہو سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ۭ اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ جلد دکھاوین گے ہم کافرون کو اپنی قدرت کی نشانیان جہان مین اور اُن کی جانون مین اور بدنو مین دکھاوین گے قدرت کی نشانیان جبتک کہ ظاہر ہو اُن کو کہ سچ ہے اور درست ہے قیامت اے کیا نہین کفایت کرتا پروردگار تیرا اُس بات کو کہ وہ سب چیز پر گواہ ہے یعنی اگر کافر تیرے معجزے نہین مانتے تو خدائے تعالیٰ ہی بس ہے گواہ تیری پیغمبری پر اَلَآ اِنَّهُمْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَاۗءِ رَبِّهِمْ ۭ اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ ۝ اور جان کہ بے شک کافر شبہے مین ہین اپنے پروردگار کے دیدار سے یعنی کافرون کو یقین نہین کہ ہین خدائے تعالیٰ کے حضور جانا ہے قیامت کے دن حساب دینے کو اور جان کہ بیشک خدائے تعالیٰ سب چیز کو گھیرنے والا ہی یعنی کوئی اُسکے علم سے باہر نہین ع ۶

سُوْرَةُ الشُّوْرٰى مَكِّيَّة — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — وَهِيَ ثَلٰثٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَة

حٰمٓ ۝ عٓسٓقٓ ۝ یہ حرف جدا جدا اشارے ہین اُن انعامون سے جو خدائے تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر مقرر کر رکھا ہی جیسے کہ حا سے حوض کوثر اور میم سے مُلک مشرق سے مغرب تک اُنکی امت کے تصرف مین آویگا اور عین سے عزت جو سب چیز سے اُنکو بہتر خدائے تعالیٰ نے بنایا اور سین سے سنا اور قاف سے مقام محمود جو معراج کی رات وہان پونہچے تھے اور قیامت کے دن اس مقام مین کھڑے ہو کر امت کو بخشوا دینگے سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۙ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ جیسا کہ اس سورۃ مین احوال ہے ایسا ہی بھیجا کرتا ہی تیری طرف اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جو تجھ سے پہلے تھے پیغمبر اُنکی طرف بھی بھیجا تھا خدائے تعالیٰ زبردست سب کچھ جاننے والے نے لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝ اُسی کا مال ہی جو کچھ کہ ہے آسمانون مین اور زمین مین اور وہی ہے سب سے اوپر بہت بڑا صاحب بزرگ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ نزدیک ہی جو پھٹ جاوین آسمان اوپر سے خدائے تعالیٰ کی بزرگی اور بڑائی سے اور فرشتے تسبیح پڑھتے ہین ساتھ تعریف اپنے پروردگار کے اور بخشواتے ہین اُن کو جو زمین مین رہتے ہین مسلمان نیک بخت جانو کہ بیشک خدائے تعالیٰ وہی ہے بخشنے والا مہربان اپنے بندون پر وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ۡ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝ اور وہ لوگ جنھون نے پکڑے ہین سوائے خدائے تعالیٰ کے دوست جیسے بت پوجنے والون نے بتون کو سمجھا جو ہمین بخشوا دینگے خدائے تعالیٰ نگہبان ہے اُنکی باتون پر اور کامون پر سب کا بدلہ دیوگا اور تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہین ہے انکا

ذمہ دار تیرا کام اتنا ہی ہے کہ پیغام ہمارے سناوے اور بس جیسا وہ کرینگے ویسا پاوینگے وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ۝ اور ایسا ہی بھیجا ہمنے تیری طرف اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن عربی زبان مین جو عرب کے لوگ جلد بغیر غور کیے سمجھین اسواسطے بھیجا قرآن جو توڑ اوے مکے کے لوگون کو اور اُسکے گرد کے رہنے والون کو اور ڈراوے قرآن کی آیتین سُنا کر اکٹھے ہونے کے دن سے جو قیامت کا دن ہے اُسدن سب اگلے پچھلے لوگ جمع ہونگے اور سب سے حساب ہوینگے شک نہین اُسدن کے ہونے مین مقرر وہ دن آویگا پھر اُس دن ایک قوم بہشت مین جاوینگی اور ایک قوم دوزخ مین پہنچے گی وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَاۗءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝ اور اگر چاہتا خدا اے تعالیٰ تو البتہ کرتا سارے عالم کی خلقت کو ایک قوم یعنی سب کو بہشتی کرتا یا سبکو دوزخی کرتا اے پر لے آتا ہے جسے چاہتا ہے اپنی رحمت اور مہربانی مین یعنی توفیق اچھے کامون کی دیتا ہے جو اُن کامون کے سبب مہر انپر ہو اور ظالمون کو نہوگا کوئی دوست اور نہ کوئی حمایتی مدد کرنے والا جو عذاب سے چھڑاوے اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى ۡ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اے کیا پھر پکڑتے ہین سوائے خدائے تعالیٰ کے دوست بتون کو پھر خدائے تعالیٰ جو وہی ہے اصل دوست اور وہی جلاتا ہے مردون کو اور وہ سب چیز پر قدرت رکھتا ہے اور بت کچھ نہین کر سکتے اور کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لوگون کو وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ۝ اور جس چیز مین کہ تم سب جھگڑتے ہو پھر اُس چیز کا انصاف خدائے تعالیٰ کے پاس ہے یہ خدائے تعالیٰ ہے پروردگار میرا اُسی پر بھروسہ کیا ہے مین نے سب کام اپنے اُسی کو سونپ دیے ہین اور اُسی کی طرف میری رجوع ہے سب کامون مین فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ۭ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝ پیدا کرنے والا آسمانون کا اور زمین کا سوبنایا تمھارے واسطے تمھاری ہی جنس سے جوڑے تمھارے یعنی مرد اور عورت اور حیوانون سے بھی جوڑے بنائے یعنی نر مادہ تمھارے واسطے اس سبب بڑھاتا ہے اور زیادہ کرتا ہے خلقت تمھاری جوڑے بنانے سے اولاد بڑھتی ہے نہین ہے مانند اُسکے کوئی چیز اور وہی ہے سننے والا سب کی باتون کا دیکھنے والا سب کے کامون کا لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ اُسی پاس ہین کنجیان آسمانون کی اور زمین کی کشادہ کرتا ہے روزی جسکے واسطے چاہتا ہے اور تنگ کرتا ہے روزی جسے چاہتا ہے بیشک خدائے تعالیٰ سب چیز کی خبر رکھتا ہے دولت مند اور مفلس اُس سے چھپے ہوے نہین ہین شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى ۭ اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ۭ راہ دکھاوے تمکو دین کی وہ راہ جو کہہ دیا تھا اُس راہ چلنے کو نوح نبی علیہ السلام سے اور وہ جو پیغام بھیجا ہمنے تیری طرف اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وہ جو کہہ دیا ہمنے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کو وہ کہ قائم اور پابدار رہو دین پر اور جدا جدا پھوٹ کر مت ہو اُس دین مین یعنی دراصل ایک دین رکھو کہ خدائے تعالیٰ ایک ہے اور اُسکا ساجھی کوئی نہین کسی بات مین نہ کسی چیز مین كَبُرَ عَلَي الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ۭ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ۝ بھاری ہے اور بڑی ہے مشرکون پر وہ بات جسکی طرف تو بلاتا ہے اُنکو یعنی تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو مشرکون کو کہتا ہو کہ خدائے تعالیٰ کا کوئی شریک نہین تم اُسی ایک اکیلے کی بندگی کرو یہ بات مشرکون پر بھاری ہے وہ نہ مانین گے خدائے تعالیٰ چُن لیتا ہے اُس دین کی طرف جسے چاہتا ہے اور راہ دکھاتا ہے اُسی دین کی طرف اُسکو جو شخص خدائے تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے اور التجا کرتا ہو وَمَا تَفَرَّقُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ۝ اور جدا جدا نہوے آپس مین اگلے زمانے کے لوگ مگر پیچھے اُس سے جو آئی اُن پاس خبر پیغمبر کے سبب یعنی حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے یہود اور نصاریٰ موافق توریت اور انجیل کی آیتون کے راہ دیکھتے تھے کہ جب وہ پیغمبر پیدا ہوگا تو ہم سب ایمان لاوین گے جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوے تو اُس بات سے پھٹ گئے اور توریت انجیل کی آیتون کو پھیر لے واہی اور سرکشی سے آپس مین اور اگر نہ ایک بات پہلے ہی مقرر ہو چکی ہوتی تیرے پروردگار کے پاس سے ٹھہرے ہوے وقت مقرر تک یعنی انکے عذاب آنے مین اگر ڈھیل موت کے وقت تک مقرر نہو چکتی تو البتہ حکم جاتا اُن مین عذاب کا جو مقرر عذاب سے ہلاک ہوتے اور بیشک وہ لوگ جن کو دی ہے کتاب یعنی قرآن پیچھے اگلی قومون کے یعنی یہود اور نصاریٰ کو جو توریت اور انجیل دی بعد اُنکے

ع ۲

قرآن مجید کے کہ لوگون پر اُترا ہے تو یہ شک مین ہین قرآن کے اُترنے سے دھوکے مین پڑے ہین حیران یعنی یقین نہین اُنکو کہ یہ قرآن کلام الٰہی ہے
فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ۚ پھر اسی واسطے جو
یہ جدا جدا ہوکر پھٹ گئے ہین دین مین تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلا ایک دین برحق کی طرف اور اسی بات پر قائم اور مضبوط رہ جیسا کہ حکم ہوا تجکو
کہتے ہین **ولید بیٹا مغیرہ** کا کہتا تھا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر ہمارے دین مین آوے تو آدھا مال تجھے اپنا بانٹ دون اور **شیبہ** بیٹا
ربیعہ کا کہتا تھا کہ اگر یہ اپنا نیا دین چھوڑ دے تو مین اپنی بیٹی سے تیرا بیاہ کردون سو خدا اے تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی دین
پر قائم اور مضبوط رہ اور تابعداری مت کر کافرون کی جی کی خوشی کی اور کہہ کہ ایمان لایا مین اُس چیز پر جو اُتاری خدا ے تعالیٰ نے کتاب اور حکم کیا مجکو
کہ انصاف کرون مین تمھارے بیچ مین اللہ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ۚ اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝
خدا ے تعالیٰ پروردگار ہے ہمارا اور تمھارا ہمارے واسطے ہمارے کام ہین اور تمھارے واسطے تمھارے کام ہین یعنی نہ تمھارے کامون کا حساب
مجھ سے لیوین گے نہ میرے کامون کا تمسے نہین جھگڑا ہمارے تمھارے بیچ مین خدا ے تعالیٰ اکٹھا کریگا ہم سب کو قیامت کے دن اور اُسی کی طرف
پھر پھرنا ہے سب کو مقرر وَالَّذِيْنَ يُحَآجُّوْنَ فِي اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ
شَدِيْدٌ ۝ اور وہ لوگ جو جھگڑتے ہین خدا ے تعالیٰ کے دین مین بعد اُسکے جو قبول کرچکے خدا ے تعالیٰ کا حکم یعنی یہود توریت پڑھکر قبول کرچکے
تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین مین آوینگے اور اُنھین پیغمبر برحق جانینگے سو اب جھگڑتا اُنکا جھوٹا اور بے بنیاد ہے اُن کے پروردگار کے پاس اور
اُنپر غضب خدا ے تعالیٰ کا ہے اور اُنکے واسطے عذاب سخت مقرر کیا ہوا ہے قیامت کے دن اَللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ ۚ وَمَا يُدْرِيْكَ
لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ ۝ وہ خدا ے تعالیٰ ہے جس نے اُتارا قرآن شریف سچ اور برحق اور ترازو اُتاری جو کسی کا حق کسی کی طرف نہ جاوے اور کس چیز نے
جتایا تجھے جو کب اور کسوقت قیامت ہوگی شاید کہ نزدیک ہی ہووے قیامت کا دن يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ
مِنْهَا ۙ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ ۗ اَلَآ اِنَّ الَّذِيْنَ يُمَارُوْنَ فِي السَّاعَةِ لَفِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ۝ جلدی کرتے ہین قیامت کے دن کی وہ لوگ جو ایمان نہین
لائے یعنی جنھون نے قیامت کا آنا سچ نہین جانا وہ لوگ مزاح سے کہتے ہین کہ جلدی آوے اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہین اُسپر اور سچ جانتے ہین
کہ مقرر قیامت آویگی وہ ڈرتے ہین اُسدن سے اور برے کام نہین کرتے یقین ہے اُنکو جو قیامت کا دن چلا آتا ہی جانو بیشک کہ وہ لوگ جو جھگڑتے
ہین قیامت کے دن آنے مین البتہ وہی گمراہ ہین اور بھولے پھرتے ہین دور اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ۝ ع ۲
خدا ے تعالیٰ بہت مہربان ہے اپنے بندون پر روزی دیتا ہے فراخ جسے چاہتا ہے اور وہ قوت اور قدرت رکھنے والا ہے بڑا زبردست سب چیز پر
مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۙ وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ۝ جو کوئی چاہے
اور آرزو رکھے آخرت کی کھیتی کی یعنی دنیا مین جو کام اچھے کرے اُسکے ثواب کی توقع آخرت مین رکھین تو خدا ے تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم افزود کرین اُسکی
کھیتی یعنی اسکے کام سے زیادہ پھل دینگے آخرت مین اور جو کوئی چاہے اپنے کامون کے بدلے دنیا کی کھیتی یعنی اُن نیک کامون کا بدلہ یہین مانگین اور
آخرت کا دھیان نہ کرین تو دیتے ہین ہم اُسے دنیا مین اور نہین اُسے آخرت مین حصہ اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ۚ
وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۗ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ اے کیا اُنکے ساتھ شریک ہین یعنی کافرون کے ساتھ دیوگناہ کرنے مین شریک
ہین جو راہ بتاتے ہین اُنھین برے دین کی جو شریک مقرر کرنا خدا ے تعالیٰ کے ساتھ روز قیامت کو سچ نہ جاننا یہ بری راہ ہے نہین فرمایا خدا ے
تعالیٰ نے اس راہ چلنا اور اگر نہ ایک بات ہوچکی ہوتی کہ اپر عذاب کے آنے مین ڈھیل ہے تو البتہ حکم ہوتا اُنکے ہلاک ہونے کا اور بیشک ظالمون
کے واسطے عذاب مقرر کیا ہوا ہے دُکھ دینے والا جو کبھی کم نہوویگا تَرَى الظّٰلِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ فِيْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۗ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ۝ دیکھیگا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظالمون کو نہایت ڈرتا
ہوا قیامت کے دن سبب اُن کامون کے جو کیے ہین اُنھون نے دنیا مین اور وہ دن اُنھین پونہچنا ہے اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور سچ جانا قیامت
کے دن کو اور اچھے کام کیے وہ لوگ بہشت کے باغون مین ہونگے خوش اُن لوگون کے واسطے ہے جو چاہین اپنے پروردگار کے پاس سے کسی

چیز کی کمی نہین یہ بہشت کے باغ اور وہان کا عیش اور نعمتین خدائے تعالیٰ کے انعام سے یہی ہے بڑی بڑائی ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۭ قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ۭ وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۝ یہ خبر بہشت کی نعمتون کی وہ ہے کہ خوشخبری دیتا ہے خدائے تعالیٰ اپنے اُن بندون کو جو ایمان لائے ہین قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا جانتے ہین اور اچھے کام کرتے ہین اُنکو خوشخبری ہے کہتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مکے سے مدینے مین تشریف لائے تو مدینے کے لوگون نے کہا کہ ہم دیکھتے ہین کہ خرچ تمھارا بہت ہے اور آمدنی کم اگر فرماؤ تو ہم اپنے جی کی خوشی سے سب ملکر اپنے اپنے مال سے لاکر حاضر کرین تو خرچ مین تنگی نہو سو اللہ تعالیٰ نے یہ کہلا بھیجا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہدو اُنکو کہ نہین چاہتا مین تمسے کچھ مزدوری خدائے تعالیٰ کے پیغام پہونچانے پر مگر چاہتا ہون مین کہ تم دوستی کرو کنبہ سے یعنی قریش جو ایمان لاکر اپنے گھر کے مین سب چھوڑ آئے ہین صرف دین کے واسطے اُن سے دوستی کرو اور خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کوئی بھلی کمائی کرے یعنی پیغمبر کا فرمانا بجا لاوے تو زیادہ کرون مین اُسکے واسطے اُسکی کمائی مین بھلائی یعنی اُسکا ثواب بڑھاؤنگا بیشک خدائے تعالیٰ بخشنے والا ہے بے نہایت قبول کرنے والا ہے شکر کرنے والون کی بندگی اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۚ فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰي قَلْبِكَ ۭ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ اے کیا کہتے ہین کافر کہ آپ بناتا ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدائے تعالیٰ پر جھوٹ یعنی کافر کہتے ہین کہ اپنے جی سے بناکر کہتا ہے کہ یہ آیت خدائے تعالیٰ نے بھیجی ہے پھر اگر چاہتا خدائے تعالیٰ تو مہر کرتا تیرے دل پر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر تو جھوٹ بولتا اور مٹا دیتا ہے خدائے تعالیٰ جھوٹ کو اور سچ کو سچا کر دیتا ہے اپنی باتون سے بیشک خدائے تعالیٰ جاننے والا ہے ان باتون کو جو اندر دلون کے ہین چھپی ہوئین وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝ اور وہی خدائے تعالیٰ قبول کرتا ہے توبہ اپنے بندون کی اور معاف کرتا ہے اُنکی تقصیرین اپنے کرم سے اور جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو کام وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۝ اور مان لیتا ہے اور قبول کرتا ہے خدائے تعالیٰ دعا اُن لوگون کی جو ایمان لائے ہین اور اچھے کام کرتے ہین اور زیادہ دیتا ہے اُنکی آرزو اور مراد اپنے فضل و کرم سے اور کافرون کے واسطے مقرر کر رکھا ہے عذاب سخت قیامت کے دن جو کبھی کم نہو ویگا وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ۝ اور اگر کھولتا اور فراخ کرتا خدائے تعالیٰ روزی اپنے بندون کے واسطے تو البتہ بندے نافرمانی کرتے ملک مین اور ظلم اُٹھاتے اور دھوم مچاتے پر اُتارتا ہے روزی خدائے تعالیٰ موافق ہی جتنی چاہتا ہے اور جسپر چاہتا ہے بیشک خدائے تعالیٰ اپنے بندون کے حال سے خبر رکھتا ہے دیکھتا ہے اُن کے کامون کو وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ۭ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ۝ اور وہی ہے خدائے تعالیٰ جو بھیجتا ہے مینھ پیچھے ناامید ہونے کے مینھ سے اور پھیلا دیتا ہے اپنی رحمت کو یعنی بدلی کو پھیلا کر پھر سب جگہ مینھ برساتا ہے اور وہی دوست ہے بندون کا تعریف کیا گیا سب زبانون مین

ع ۴ الربع ۴

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَاۗبَّةٍ ۭ وَهُوَ عَلٰي جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَاۗءُ قَدِيْرٌ ۝ خدائے تعالیٰ کی قدرت کی نشانی ہی پیدا کرنا آسمانون کا اور زمین کا اور جو کچھ بکھیرا ہے آسمانون اور زمین مین ملنے چلنے والون سے جیسے فرشتہ اور دیو اور آدمی اور سب جانور یہ نشانی ہے اُسکی قدرت کی اور وہی اُنکے اکٹھا کرنے پر قدرت رکھتا ہے قیامت کے دن سب کو جمع کریگا جب چاہے گا وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۝ اور جو کچھ پہونچتی ہین تمکو مصیبتین سو سب تمھارے کامون کے سبب ہین جو اپنے ہاتھون سے کرتے ہو اور معاف کرتا ہے خدائے تعالیٰ تمھارے گناہون کو اور نہین ہو تم ایسے جو عاجز کر دو خدائے تعالیٰ کو جو وہ تمکو عذاب نہ کر سکے دنیا مین یا آخرت مین اور نہین ہے واسطے تمھارے سوائے خدائے تعالیٰ کے کوئی دوست اور نہ کوئی مدد کرنے والا وَمِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۝ اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰي ظَهْرِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝ اور خدائے تعالیٰ کی قدرت کی نشانی سے ہے جو ناؤین چلتی ہین دریاؤن مین جیسے پہاڑ اگر چاہے خدائے تعالیٰ تو باؤ کو تھام دے پھر رہین ناؤین چلنے سے پانی کی پیٹھ پر ٹھہری ہین اور ناؤ کے اندر بیٹھنے والے گھبراوین بیشک ناؤ کے چلے جانے مین دریا کے اوپر امن سے البتہ قدرت کی نشانی ہے سب صبر کرنے والون شکر کرنے والون کو اگر چاہے تو باد لگا دے اُنکو پھر بیٹھے رہین جہان کے جہان اَوْ يُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا ۚ وَيَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ ۝ وَّيَعْلَمَ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا ۭ مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ۝ یا ہلاک کرے کشتی

کے بیٹھنے والون کو سبب اُنکے گناہون کے جو وہ کرتے ہین یعنی چاہے تو خدائے تعالیٰ ناؤ کو ڈبو دیوے اور معاف کرتا ہے اور اگر ڈبو دیوے تو جانین وہ لوگ جو جھگڑتے ہین ہمارے قرآن کی آیتون مین کہ نہین ہے اُنکو کہین بھاگنے کا مکان جو وہان بھاگ کر عذاب سے بچین سو کہین نہین فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ پھر وہ چیز جو تمھین دی ہے اے کافرو جیسے اولاد اور دولت پھر وہ کام چلانا اور عیش دنیا کے جینے کا ہے اور وہ جو خدائے تعالیٰ کے پاس ہے جیسے ثواب آخرت کا اور نعمتین بہشت کی یہ بہت اچھا ہے اور ہمیشہ ہے واسطے اُن لوگون کے جو ایمان لائے ہین اور خدائے تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہین وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ۝ اور وہ لوگ جو پرہیز کرتے ہین اور بچے رہتے ہین بڑے گناہون سے اور بُرے کامون سے اور جب غصہ ہوتے ہین تو معاف کر دیتے ہین تقصیرین تابعدارون کی وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۪ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۪ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ اور وہ لوگ جنھون نے مان لیا حکم اپنے پروردگار کا اور قائم رکھا نماز کو یعنی ہمیشہ پڑھتے رہے اور کام اُنکا آپس کی مصلحت کا ہے اور جو کچھ ہمنے اُنکو روزی دی ہے اُسمین سے بانٹتے ہین غریب محتاجون کو دیتے ہین وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ۝ اور جب اُن لوگون پر پہنچتا ہے ستم کافرون سے تو وہ بدلہ لیتے ہین دشمنون سے وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اور بدلہ برائی کا ویسی ہی برائی ہے اور جسنے معاف کیا اور صلح کی پھر بدلہ اُسکا خدائے تعالیٰ پر ہے بیشک خدائے تعالیٰ دوست نہین رکھتا ستم کرنے والون کو جو ناحق غریبون کو ستاتے ہین وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝ اور جو کوئی بدلہ لیوے ظلم اُٹھانے کے پیچھے یعنی پہلے کوئی اُسے ناحق ستاوے بعد اُسکے اگر وہ بدلہ لیوے تو پھر ایسے لوگون پر کچھ کسی طرح کا اُلہنا اور الزام نہین اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ البتہ الزام اور اُلہنا اُن ہی لوگون پر ہے جو ستاتے ہین اور ظلم کرتے ہین لوگون پر اور زیادتی کرتے ہین ملک مین ناحق وہ لوگ جو اُنکے واسطے ہے عذاب دُکھ دینے والا وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝ اور جسنے صبر کیا لوگون کے دکھ دینے پر اور معاف کیا اور بدلہ لینے کا ارادہ نہ کیا یہ کام بڑی ہمت کے کامون سے ہے ع ۱۴ ۱۵ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ وَّلِيٍّ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۭ وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝ اور جسکو گمراہ کرے اور راہ بھلاوے خدائے تعالیٰ پھر نہین کوئی دوست اُسکو کام بنانے والا نیک راہ دکھانے والا اُسکو پیچھے راہ بھلانے خدائے تعالیٰ کے اور دیکھیگا تو کافرون کو جسوقت کہ دیکھین گے عذاب کو سامنے قیامت کے دن کہین گے ای کہین ہی پھر جانے کی دنیا مین راہ جو وہان دنیا مین جاکر بندگی کرین اور ایمان لاوین تو اس عذاب سے چھوٹین وَتَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ۭ اور دیکھے گا تو کافرون کو قیامت کے دن جو اُنکو آگ پر لاوینگے ناچار عاجز ہوے چلے آوینگے خواری اور رسوائی سے اُسوقت دیکھین چھپی نگاہ سے دوزخ کو ڈر کے مارے وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ ۝ اور کہتے ہین وہ لوگ جو ایمان لائے ہین کہ بیشک نقصان پائے ہوے وہی لوگ ہین جنھون نے اپنا نقصان آپ کیا اور جو جان کر اور سمجھکر خدا سے ایمان نہ لائے اور پیغمبر سے عداوت رکھی اور اپنے لوگون کا نقصان کیا قیامت کے دن اپنا نقصان بتون کو پوج کر کیا اور کنبے کو مسلمان ہوے نہ دیا اس سبب اپنے لوگون کا نقصان اُنھون نے کیا جانو کہ بیشک ظالم جنھون نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور قرآن کو اور قیامت کو سچ نہ جانا وہ عذاب مین ہمیشہ رہینگے کبھی نہ چھوٹین گے اُس عذاب سے وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ اَوْلِيَاۗءَ يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِيْلٍ ۝ اور نہوگا کوئی اُنکا دوست مدد کرنے والا جو عذاب سے چھڑاوے اُنکو ایک دن یا ایک گھڑی بھی سوائے خدائے تعالیٰ کے اور جسکو گمراہ کرے اللہ سیدھی راہ سے یعنی توفیق ایمان کی نہ دے خدائے تعالیٰ پھر نہین اُسکو کوئی کہین راہ چھٹکارا پانے کی عذاب سے کسی طرح ہرگز اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ۭ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ يَّوْمَىِٕذٍ وَّمَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ ۝ قبول کرو اور مان لو اے لوگو اپنے پروردگار کا حکم پہلے اُس سے جو آوے ایک دن ایسا جو اُسدن کو پھرنا نہین ہے خدائے تعالیٰ کے پاس یعنی خدائے تعالیٰ نے جو اُس دن کا آنا مقرر کر رکھا ہے وہ پھرنے کا نہین اُسدن نہین ہے تمھارے واسطے کہین پناہ بھاگنے کی جگہ اور تمکو اُس دن کچھ مکرنا ہے کسی اپنے کام سے یعنی فرشتے سب کام تمھارے دن اور رات کے لکھتے رہتے ہین اُسدن تمھارے سامنے لاکر دکھین گے ہرگز مکر نہ کر سکوگے فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۭ اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ۭ

پھر اگر نہ مانین مشرک اور منہ پھیرلین حکم ماننے سے تو پھر نہین بھیجا ہمنے تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ذمہ دار نگہبان نہین ہے تجھپر ذمہ کر پیغام پہونچا دینا پھر جو کوئی مانے اُسکو بھلائی ہے اور جو نہ مانے اُسپر عذاب ہے وَاِنَّا اِذَآ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ ۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ۝ اور ہم جب چکھاتے ہین آدمیون کو اپنے پاس سے مزہ مہربانی کا یعنی دولت اور عیش جب دیتے ہین تو خوش ہوتے ہین اُس عیش سے اور اگر پہنچے اُنھین برائی جیسے مفلسی اور مصیبت اُن بُرے کامون کے سبب جو اُنکے ہاتھون نے آگے بھیجے ہین بیشک آدمی بڑا ناشکر ہے لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۭ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ الذُّكُوْرَ ۝ خدا ہے تعالیٰ کو بادشاہی ہے آسمانون کی اور زمین کی وہی پیدا کرتا ہے جو کچھ کہ چاہتا ہے بخشتا ہے جسے چاہتا ہے بیٹیان اور جسے چاہتا ہے بخشتا ہے بیٹے یعنی کسی کو نری بیٹیان ہی دیتا ہے بیٹا ہوتا ہی نہین یا جیتا ہی نہین انھین بیٹی کی آرزو ہے کسی کو بیٹے ہی دیتا ہے بیٹی ہوتی ہی نہین یا مرجاتی ہے انھین بیٹی کی آرزو ہے اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَاۗءُ عَقِيْمًا ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ۝ یا جوڑا ان دیوے بعضے لوگون کو بیٹے اور بیٹیان دونون ہوتے ہین اور جسے چاہے بانجھ کرے یعنی بعضون کے اولاد ہی نہین ہوتی بیشک خدا ے تعالیٰ جاننے والا ہے سب کے حال کا قدرت رکھتا ہی سب چیز پر جو چاہے سو کرسکتا ہی کہتے ہین کہ مکے کے کافر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہتے تھے کہ خدا ے تعالیٰ تُسے روبرو ہوکر باتین کیون نہین کرتا جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے باتین ہوتی تھین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا کہ موسیٰ علیہ السلام خدا ے تعالیٰ کی آواز سُنتے تھے خدا ے تعالیٰ کو دیکھتے نہ تھے حجاب ہین باتین ہوتی تھین تب یہ آیت اُتری وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَاۗئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۝ اور نہ لائق ہے اور نہ چاہیے آدمی کے واسطے وہ کہ بات کرے خدا ے تعالیٰ اُس سے مگر پیغام بھیجا ہوا دل مین یا پردہ کے پیچھے سے پیغام بھیجے یا بات کرے اوجھل مین جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہوتا تھا یا فرشتے کے ہاتھ پیغام بھیجے پھر وہ فرشتہ پیغام پونہچاوے خدا ے تعالےٰ کے حکم سے جو پیغام چاہے خدا ے تعالیٰ سو بھیجے جیسے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حضرت جبرئیل آتے تھے بیشک خدا ے تعالےٰ بہت بڑا ہے سب کی سمجھ اور عقل سے مضبوط کام کرنے والا ہے وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ۭ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِنَا ۭ وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ اور اسی طرح چھپا پیغام بھیجا ہمنے تیری طرف اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کو اپنے حکم سے جو نہ تھا تو کہ معلوم کرتا اور جانتا پہلے بھیجنے سے کہ کتاب کیا ہے اور نہ ایمان کو جانتا تھا جو لوگون کو بتاتا راہ اسلام کی بنا پیغام بھیجے ہمارے اور لیکن کیا ہمنے قرآن کو روشنائی اور اُجالا جو راہ دکھائی ہمنے ایمان لانے والون کو قرآن کے سبب جسکو چاہا اُسکو ایمان کی توفیق دی اپنے بندون سے اور بیشک تو بھی اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسی چھپے پیغام کے سبب راہ دکھاتا ہے اسلام کی راہ مضبوط خدا ے تعالیٰ کی طرف کی خلقت کو سو وہ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ۝ راہ خدا ے تعالیٰ کی ہے وہ خدا ے تعالیٰ جو اُسی کا مال ہے جو کچھ کہ ہے آسمانون مین اور زمین مین جانو کہ خدا ے تعالیٰ ہی کی طرف پھر پھرنا ہے سب کامون کا آخر کو ع ۵

سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ مَكِّيَّةٌ　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　وَهِيَ تِسْعٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً

حٰمٓ ۝ اصل معنی ان حرفون کے جدا جدا سوا ے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر ایک کو معلوم نہین پر بعضے عالمون نے کہا ہے کہ حا سے اشارہ ہے ساتھ حیات خدا ے تعالیٰ کے جو ہمیشہ سے ہمیشہ تک زندہ ہے اور م سے اشارہ ہے اسکے ملک بے انتہا سے جو کسی کی سمجھ مین نہین آتا سو خدا ے تعالیٰ فرماتا ہے کہ قسم ہے اُس حیات اور ملک کی وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ اور قسم ہے کتاب روشن بیان کرنے والی کی اس بات پر تم ہے کہ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ بیشک ہمنے کیا اس کتاب کو قرآن عربی زبان مین شاید کہ تم اے عرب کے لوگو سمجھو جلد بے اندیشہ اُسکے مضمون اور مدعا کو وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۝ اور بیشک وہ قرآن لوح محفوظ مین ہمارے پاس لکھا ہوا سب سے اوپر مستحکم اور مضبوط کیا ہوا جو اُسمین نقص اور عیب نہین اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ۝ اے کیا پھیر مارینگے ہم یعنی کیا موقوف کرینگے ہم تُسپر سمجھنا قرآن کا اسواسطے کہ تم ایک قوم ہو حد سے باہر گئے ہوئے بے ادب یعنی مشرک ہو سو ہرگز موقوف نہین کرینگے وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ۝ اور کتنے بہت بھیجے

ع ۱۱ مع عند المتقدمین

ہمنے پیغمبر پہلے لوگون مین جو گذر گئے اگلے زمانے مین ان مکے کے لوگون سے پہلے وَمَا يَأْتِيهِم مِّن نَّبِيٍّ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝ اور نہ آیا اُن بھیجے ہوؤن مین سے کوئی پیغمبر مگر تھے جو اُسوقت کے لوگ اُسنے ٹھٹھے مزاح کرنے والے یعنی سب پیغمبرون کو اُنکے وقت کے لوگون نے ستایا اور اُسنے سخری کی جیسے تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ مشرک سلوک کرتے ہین تو غمگین مت ہو فَأَهْلَكْنَا أَشَدَّ مِنْهُم بَطْشًا وَمَضَىٰ مَثَلُ الْأَوَّلِينَ ۝ پھر ہلاک کیا ہمنے اُن سب کو جنھون نے پیغمبرون کو ستایا اور سخری کی سو وہ زور آور بہت تھے ان مکے کے لوگون سے قوت مین اور گذر گیا احوال اُنکے بیان کا یعنی کئی جگہہ اُنکا قصہ قرآن مین کہہ چکے جیسے قوم **عاد** اور **ثمود** کا احوال جو پہلے یہ لوگ گذر گئے پھر اگر یہ لوگ ستانا پیغمبر کا نہ چھوڑینگے اور ایمان نہ لاوین گے تو انپر بھی مقرر عذاب ہلاک کرنے والا آدیگا آخر کو خاطر جمع رکھو وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ ۝ اور اگر پوچھے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِن مکے کے لوگون سے جو کہنے بنائے ہین یہ آسمان اور زمین البتہ کہین گے خدائے تعالیٰ زبردست سب کچھ جاننے والے نے یعنی یہ جانتے ہین کہ یہ سب خدائے تعالیٰ نے پیدا کیا اسپر بھی خدائے تعالیٰ کی بندگی نہین کرتے اور اُسکے ساتھ بتون کو شریک کرتے ہین پھر اب خدائے تعالیٰ اپنی صفت آپ فرماتا ہے الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ مَهْدًا وَجَعَلَ لَكُمْ فِيهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝ جسنے بنایا تمھارے واسطے زمین کو پنگورا جسمین پرورش پاتے ہو تم اور بنائین تمھارے واسطے زمین مین راہین جو تم راہ پاؤ ایک شہر کی دوسرے شہر سے وہان جاکر سوداگری کرو اور فائدہ پاؤ وَالَّذِي نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ فَأَنشَرْنَا بِهِ بَلْدَةً مَّيْتًا كَذَٰلِكَ تُخْرَجُونَ ۝ اور وہ ہی خدائے تعالیٰ جسنے اُتارا آسمان سے پانی جتنا کہ ضرور تھا اور چاہتا تھا پھر اُٹھایا ہمنے اُس پانی سے شہرون موؤن کو یعنی زمین خشک مردہ سی تھی اُسے پانی برساکر زندہ کیا جو اُس مین سبزہ اُگا اسی طرح تم بھی زمین سے باہر نکلوگے قیامت کے دن وَالَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُم مِّنَ الْفُلْكِ وَالْأَنْعَامِ مَا تَرْكَبُونَ ۝ اور وہ ہے خدائے تعالیٰ جسنے پیدا کیا جوڑا سب چیز کا اور پیدا کیا تمھارے واسطے ناوون کو دریا مین اور جنگلون کی مسافری کے واسطے چوپائے جنپر تم سوار ہوتے ہو لِتَسْتَوُوا عَلَىٰ ظُهُورِهِ ثُمَّ تَذْكُرُوا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ إِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُولُوا سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ۝ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنقَلِبُونَ ۝ تو درست ہوکر خاطر جمع سے بیٹھو تم اُن سواریون کی پیٹھ پر پھر یاد کرو فضل اور کرم اور انعام اپنے پروردگار کا جب آرام سے بیٹھ چکو تم کشتی کے اوپر یا چوپائے پر اور کہو تم کہ پاک ہی خدائے تعالیٰ شریک سے یعنی کوئی شریک نہین اُس خدائے تعالیٰ کا جسنے تابعدار کردیا ہمارے واسطے ایسی سواریون کو اور نہ تھے ہم جو اُن سواریون کو اپنے قابو مین لاسکتے بغیر مدد اور انعام خدائے تعالیٰ کے اور یہ کہو کہ ہم اپنے پروردگار کی طرف البتہ پھرنے والے ہین سو یہ لوگ شکر نہین کرتے بلکہ وَجَعَلُوا لَهُ مِنْ عِبَادِهِ جُزْءًا ۚ إِنَّ الْإِنسَانَ لَكَفُورٌ مُّبِينٌ ۝ اور بناتے ہین اپنے دل سے خدائے تعالیٰ کے واسطے اُسی کے بندون سے ٹکڑے اُسکے یعنی کہتے ہین بغیر دلیل اور سند کے کہ فرشتے اُسکی بیٹیان ہین بیشک آدمی ہر طرح ناشکرہے صریحًا اور یہ لوگ اِس بات کے کہنے والے ایسے احمق ہین جو اتنا نہین سمجھتے کہ آہ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنَاتٍ وَأَصْفَاكُم بِالْبَنِينَ ۝ اے کیا اختیار کیا خدائے تعالیٰ نے اپنے واسطے پیدا کی ہوئی چیز سے یعنی فرشتون کو اپنی بیٹیان کیا جو عیب وار ہین جسکے پیدا ہونے سے مان باپ کو غیرت آوے وہ خدائے تعالیٰ نے آپ لین اور تم کو جنکر بیٹے دیے جو مرد کی ذات بے عیب مشہور ہی یعنی بری چیز جو بیٹی ہی خدائے تعالیٰ نے آپ لی اور اچھی چیز جو بیٹا ہی تمھین دیا اور بیٹی کو تم ایسا برا جانتے ہو کہ وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمَٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ۝ اور جسوقت خبر دیوین ایک کو اُنمین سے ویسی بات کی جیسے خدائے تعالیٰ کی شان مین کہتے ہین کہ فرشتے خدا کی بیٹیان ہین یعنی اگر کوئی اُنمین سے کسی کو کہے کہ تیرے گھر بیٹی پیدا ہوئی تو غیرت اور شرمندگی سے مُنھ اُسکا کالا ہوجائے اُسیوقت اور وہ آپ غصہ اور غم مین ہووے بھرا ہوا کہ کیون بیٹی ہوئی یعنی بیٹی کے پیدا ہونے سے ایسی غیرت آتی ہی سو وہ بات خدائے تعالیٰ پر ٹھہراتے ہین أَوَمَن يُنَشَّأُ فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ ۝ اور وہ جو پرورش پاوے گہنے مین اور آرام اور لاڈ مین پلے یعنی وہ جو لڑائی جھگڑے مین جواب سوال مین میدان مین آکر ظاہر نہو گھر مین بیٹھ رہے یعنی بیٹی سو اُسے خدا سے نسبت دیتے ہین اور جو میدان مین نکلکر لڑین جھگڑین یعنی مرد سو اُسکی آپ آرزو رکھتے ہین اور احمق بنا دوسرا یہ ہے اُنکا کہ وَجَعَلُوا الْمَلَائِكَةَ الَّذِينَ هُمْ عِبَادُ الرَّحْمَٰنِ إِنَاثًا ۚ أَشَهِدُوا خَلْقَهُمْ ۚ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْأَلُونَ ۝ اور بناتے ہین اپنے خیال مین فرشتون کو وہ فرشتے جو بندے ہین خدائے تعالیٰ بہت بخشش کرنے والے کے اُنھین مقرر کرتے ہین عورتین اے کیا یہ لوگ کہنے والے موجود تھے جب فرشتون کو پیدا کیا تھا خدائے تعالیٰ نے وہ کہان تھے جو دیکھا فرشتون کو کہ وہ عورتین ہین لکھا جاتا ہے گواہی اُنکا

اُنکا فرشتون پر کہ عورتین ہین اور پوچھا جاویگا اُنسے قیامت کے دن کہ تمنے کیونکر جانا تھا کہ فرشتے عورتین ہین وَقَالُوا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ؕ مَا لَهُمْ
بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝ اور کہتے ہین وہی لوگ کہ اگر چاہتا خداے تعالیٰ تو ہم نہ کرتے بندگی فرشتون کی سو خداے تعالیٰ فرماتا ہی کہ یہ
بات شرارت سے کہتے ہین جو نہین اُنکو خبر اس بات کی جو کہتے ہین نہین ہین یہ لوگ مگر جھوٹے نِرے اور مدعا اُنکا اِس بات کہنے سے یہ ہی کہ ہم خداے تعالےٰ
کی مرضی سے فرشتون کو پوجتے ہین اس سبب ہمپر عذاب نہین کریگا بھلا یہ بات کس دلیل اور سند سے کہتے ہین اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ۝
اے کیا ہمنے کوئی کتاب دی ہے اُنکو پہلے اس قرآن سے جو یہ لوگ اُسکی سند سے اور دلیل سے کہتے ہین کہ خداے تعالیٰ نے فرشتون کے پوجنے کو حکم کیا ہی
اور عذاب نہ کریگا فرشتون کے پوجنے والون کو جو کتاب اُن پاس کوئی آئی نہین جسکی سند سے کہین بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى
اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ بلکہ کہتے ہین کہ مقرر پایا ہمنے اپنے باپ دادا کو اور پر ایک چلن کے اور ہم پیچھے اُنکے راہ پاوینگے یعنی ہمارے باپ دادا جس راہ پر تھے
اور جو وہ کیا کرتے تھے اُسی راہ پر ہم چلے جاوینگے اُس راہ کو چھوڑنے کے نہین تو خداے تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ بات کچھ اُن ہی کافرون نے نہین کہی اور
یہ مکے کے لوگ ہی نہین کہتے بلکہ وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى
اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ۝ اور اسی طرح جس پیغمبر کو ہمنے بھیجا پہلے تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر ایک بستی مین ڈرانے والا تو کہا اُس بستی کے لوگون
نے جو دولتمند تھے اور عیش کرتے تھے یہ کہ پایا ہمنے اپنے باپ دادا کو ایک چلن پر اور پیچھے اُنکے یعنی اُسی چلن پر چلنے والے ہین اُس دین اور چلن اپنے باپ
دادا کے کو نہین چھوڑنے کے جب یہ بات کافرون نے کہی تب قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ؕ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ
كٰفِرُوْنَ ۝ کہا پیغمبر نے کہ اگر لاؤن مین تمھارے واسطے اچھی راہ زیادہ اُس راہ سے جو پایا تمنے اُس راہ پر اپنے باپ دادا کو تب تو مانوگے اور اچھی راہ
پر آؤگے جواب دیا کافرون نے اور کہا کہ بیشک ہم اُس چیز کو جو تمھین بھیجی ہے اسواسطے ہم نہین مانتے جو تم لیکر آئے ہو اُسے ہم نہین مانتے اور اپنے باپ
دادا کا دین نہین چھوڑتے پیغمبرون نے بہت سمجھایا اُنھون نے نہ مانا اور ستایا پیغمبرون کو اور کہا تم جھوٹے ہو فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الْمُكَذِّبِيْنَ ۝ پھر بدلہ لیا ہمنے اُن کافرون سے اُس پیغام کے نہ ماننے کا اور پیغمبرون کے ستانے کا پھر دیکھ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کیسا حال ہوا
آخر کو جھٹلانے والون کا جو پیغمبرون کو جھوٹا کہتے تھے وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ۝ اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ
سَيَهْدِيْنِ ۝ اور یاد کر یعنی بیان کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کے آگے کہ جب کہا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کو اور اپنی قوم کو
کہ بیشک مین بیزار ہون اُس چیز سے جسکو تم پوجتے ہو پر جسنے مجھے پیدا کیا سو وہی مجھے راہ دکھاویگا چھٹکارے کی خدا ہے وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِيْ
عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ اور بنایا یعنی چھوڑا ابراہیم علیہ السلام نے کلمہ توحید کا باقی اپنے پچھلے لوگون مین شاید کہ وہ پچھلے لوگ پھرین شرک سے
اور سیدھی راہ پر آوین بَلْ مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ۝ بلکہ فائدہ پانا دیا مین نے اُس قوم کو اور اُنکے باپ
دادا کو جبتک آئی اُن پاس سچی بات یعنی قرآن اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صریحًا ساتھ دلیل اور معجزون کے وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّ
اِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝ اور جب آئی اُن کے لوگون کے پاس وہ سچی بات یعنی قرآن تو کہا اُنھون نے کہ یہ جادو ہے اور ہم اُسکو نہین مانتے وَقَالُوْا لَوْلَا
نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ۝ اور کہتے ہین کافر مکے کے کہ کیون نہ اُترا یہ قرآن اوپر ایک بڑے دولتمند آدمی کے ان دو
گانون مین سے جو طائف اور مکہ ہے یعنی یہان کے کسی دولتمند کو پیغمبری کیون نہوئی سو خداے تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَةَ رَبِّكَ ؕ نَحْنُ
قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ؕ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝
اے کیا یہ لوگ بانٹتے ہین تیرے پروردگار کی رحمت اور انعام کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلکہ ہم بانٹتے ہین اُنکے بیچ روزی اُن کی دنیا کی زندگانی مین
اور بلند کرتے ہین ہم بعضون کے درجے اُنمین سے بعضون کے درجون پر تو پکڑین اور لیوین بعضے شخص اُنمین سے بعضون کو کام خدمت اور مزدوری کے
واسطے یعنی بعضون کو دولتمند اور بعضون کو غریب بنایا اسواسطے جو غریب دولتمند کی نوکری یا مزدوری کرے اس سبب سے ایک کو ایک پر عزت اور بڑائی
دی اور بخشش تیرے پروردگار کی بہتر ہے اُس چیز سے جو جمع کرتے ہین دنیا کا مال اور اُس دنیا کے مال کے سبب اپنے تئین بڑا سمجھتے ہین سو خداے
تعالےٰ فرماتا ہے وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ۝

اور اگر وہ بات نہ ہوتی کہ ہو جاتے بہت آدمی ایک قوم اور پر حرص دنیا کی دولت کے یعنی خدائے تعالیٰ جانتا ہے کہ بہت آدمی دولت کی آرزو رکھتے ہین اگر یہ بات نہ ہوتی تو البتہ بناتے ہم واسطے اُن لوگون کے جو کافر ہین اور نہین مانتے خدائے تعالیٰ بہت بخشش کرنے والے کو چھتین اُن کے گھرون کی واسطے روپے کی اور سیڑھیان جسپر سے چڑھین کوٹھے پر وَلِبُيُوتِهِمْ أَبْوَابًا وَسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِئُونَ ۝ وَزُخْرُفًا اور اُن کے گھرون کے واسطے دروازے اور تخت جو اُنپر تکیہ لگا کر بیٹھین روپے اور سونے کی جگمگاتی چھتین اور دروازے دیتا کافرون کو یعنی مال دنیا کا ایسا بے قدر ہے اور ناچیز البتہ کافرون کو دیتا یہ اس واسطے نہین دیا جو اورون کو بھی آرزو ہوگی اور اُسی کی تلاش مین رہین گے اور عبادت بندگی خدائے تعالیٰ کی چھوڑ دین گے کافرون کا عیش دیکھکر وَإِنْ كُلُّ ذَٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْآخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِينَ ۝ اور یہ سب دولت اور مال جو بیان کیا عیش کرنا دنیا کی زندگی کا ہے پھر بعد مرنے کے کچھ کام نہ آویگا سب یہین رہیگا ساتھ کچھ نہ جاویگا اور آخرت یعنی دین کی دولت اور بہشت تیرے پروردگار کے پاس ہے واسطے پرہیزگارون کے جو شرک سے اور نافرمانی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سے بچے رہین وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمَٰنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ ۝ اور جو کوئی آنکھ موندے اور مُنھ پھیرے خدائے تعالیٰ کی یاد سے اور اُس کے عذاب سے نہ ڈرے اور رحمت کا امیدوار نہو تو اُسپر مقرر کرتے ہین ہم شیطان کو جو وہ شیطان اُسکے ساتھ رہتا ہے بدراہ اور خوار کرنے کو ایسا کہ دوزخ مین جاوے وَإِنَّهُمْ لَيَصُدُّونَهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ مُهْتَدُونَ ۝ اور وہ شیطان اُن لوگون کو پھیر رکھتا ہے سیدھی راہ سے جو خدائے تعالیٰ کی خوشی کی ہے اور وہ سمجھتے ہین اُس گمراہی کو شیطان کے بہکانے سے کہ سیدھی راہ پائے ہوے ہین اور اُسی سمجھ مین رہیگا حَتَّىٰ إِذَا جَاءَنَا قَالَ يَا لَيْتَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِينُ ۝ جب تک کہ پونہچے ہم پاس وہ جنسے آنکھین بند کی تھین پھر ہمارے پاس آن کر آنکھین کھلین گی اور وہ شیطان بدراہ کرنے والا نظر آوے گا اور جانے گا اصل بات کو تب کہیگا اُس شیطان کو کہ کیا اچھا ہوتا جو میرے اور تیرے بیچ ہوتی جُدائی دو مشرق کی جو مین تجھے نہ دیکھتا اور تو مجھے نہ دیکھتا پھر بڑا ساتھی ہے تو میرا وَلَنْ يَنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ إِذْ ظَلَمْتُمْ أَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ ۝ اور فائدہ نہ کریگا تمکو آج کے دن جبکہ ظلم کیا تمنے اور گنہگار رہوے تم وہ کہ تم عذاب مین شریک ہو یعنی جیسے کہ تم دنیا مین شریک تھے ویسے اب شریک ہو تو کچھ عذاب مین کمی نہوگی کہتے ہین کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بہت آرزو رکھتے تھے کہ مکے کے لوگ ایمان لاوین اور طرح طرح سے اُنھین سمجھاتے تھے پر وہ نہ مانتے تھے حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجکر تسلی دی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ تُسْمِعُ الصُّمَّ أَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَنْ كَانَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝ اے کیا تو سنا دیگا بہرون کو جنھون کے دل کے کان چھوٹے ہوے ہین یا راہ دکھا دیگا اندھون کو جو دل کی آنکھین نہین رکھتے اور جو کوئی کہ ہے گمراہ صریحًا یعنی جسے ہم توفیق نہ دینگے اُسے کوئی ہرگز مسلمان نہ کر سکے گا فَإِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَإِنَّا مِنْهُمْ مُنْتَقِمُونَ ۝ پھر اگر تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیجاوین گے ہم دنیا سے اپنی رحمت مین پہلے اُس سے جو اُن لوگون پر عذاب دیکھے تو تو بھی ہم پھر اُنسے بدلہ لینے والے ہین اور اُنپر عذاب کرینگے أَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِي وَعَدْنَاهُمْ فَإِنَّا عَلَيْهِمْ مُقْتَدِرُونَ ۝ یا دکھاوین ہم تجھے وہ چیز جسکا وعدہ دیا ہے ہمنے اُن لوگون کو کہ اُنپر عذاب آویگا پھر ہم اُنپر عذاب کرینگے قدرت رکھتے ہین یعنی اِن کافرون پر ہر طرح کا عذاب ہونا ہو تیری حیات مین جو تو دیکھے اُنپر عذاب ہونا یا بعد تیری وفات کے اُنپر سے عذاب ٹلنے کا نہین تجھے چاہیے کہ فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِي أُوحِيَ إِلَيْكَ ۖ إِنَّكَ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ پھر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پکڑے رہ مضبوط اُس چیز کو جو بھیجا جاتا ہو طرف تیرے یعنی قرآن کے حکم پر قائم رہ بیشک تو سیدھی راہ پر ہے وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَلِقَوْمِكَ ۖ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ ۝ اور بیشک البتہ قرآن عزت اور بزرگی ہو تیری اور تیری قوم کی یعنی عرب کے لوگون کی جو اُنکی زبان مین اُترا ہے اور تجھسے پوچھا جاویگا کہ ایسی نعمت کا شکر کیا کیا تمنے وَاسْأَلْ مَنْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُسُلِنَا أَجَعَلْنَا مِنْ دُونِ الرَّحْمَٰنِ آلِهَةً يُعْبَدُونَ ۝ اور پوچھ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِن مکے کے لوگون سے کہ احوال اُن پیغمبرون کا جو ہمنے بھیجا تھا اُن کو پہلے تجھ سے یعنی اگلے جتنے پیغمبر آچکے ہین کسی پیغمبر کے وقت بھی ہمنے ٹھہرایا تھا اور مقرر کیا تھا سوا ے خدائے تعالیٰ کے اور کسی خدا کی بندگی کرنا یعنی سب پیغمبرون نے اُسی ایک خدائے تعالیٰ کی بندگی کرنے کو کہا وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ اور بیشک بھیجا ہمنے موسیٰ علیہ السلام کو ساتھ معجزون اور نشانیون روشن کے فرعون اور اُسکی قوم کی طرف پھر جاکر کہا موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو اور اُسکی قوم کو کہ مین بھیجا ہوا ہون سارے عالم کے پروردگار کی طرف سے فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِآيَاتِنَا إِذَا هُمْ مِنْهَا يَضْحَكُونَ ۝ پھر جب لایا

ع ۱۰ ۹ — النصف — ع ۱۰ ۴

موسیٰ علیہ السلام فرعون کے اور اُسکے لوگون پاس معجزے اور نشانیان ہماری قدرت کی جیسے عصا کا اژدہا ہونا اور ہاتھ بغل مین سے چمکتا نکلنا جب معجزے اُنھون نے دیکھے اُسی وقت اُن معجزون کو ہنسنے لگے مسخری سے کہ یہ بھی نئی طرح کا جادو ہے اسے معجزے کہتا ہے موسیٰ علیہ السلام وَمَا نُرِيهِم مِّنْ آيَةٍ إِلَّا هِيَ أَكْبَرُ مِنْ أُخْتِهَا وَأَخَذْنَاهُم بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝ اور نہ دکھایا ہمنے معجزہ اُنکو مگر بہت بڑا اُس سے جو آگے ہو چکا تھا یعنی ایک سے ایک معجزہ بڑا دکھایا جب اُنھون نے نہ مانا تو عذاب مین پکڑا اُنکو کہ شاید پھرین اپنی عادت سے اور ایمان لاوین اور خدائے تعالیٰ کو ایک اور پیغمبر کو سچا جانین اور بتون کا پوجنا چھوڑین جب اُن لوگون نے عذاب دیکھا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وَقَالُوا يَا أَيُّهَ السَّاحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِندَكَ إِنَّنَا لَمُهْتَدُونَ ۝ اور کہا کہ اے بڑے جادوگر اُستاد سب جادوگرون کے پکارا اپنے پروردگار کو ہمارے واسطے جیسا کہ قول کیا ہی تجھ سے تیرے پروردگار نے جو تو دعا کرتا ہے خدائے تعالیٰ قبول کرتا ہی اب ہمارے واسطے دعا مانگ تو یہ عذاب ہمپر سے جاوے تو ہم راہ پانے والے ہون یعنی اگر اب ہم اس عذاب سے چھوٹین تو البتہ ایمان لاوین اور تجھے سچا جانین سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہی فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِذَا هُمْ يَنكُثُونَ ۝ پھر جب اُٹھا لیا ہمنے اُن لوگون پر سے عذاب موسیٰ علیہ السلام کی دعا کے سبب پھر اُن لوگون نے اُسی وقت یعنی عذاب کے رفع ہوتے ہی قول توڑا اور پھر گئے یعنی وہ جو کہتے تھے کہ عذاب جاویگا تو ہم ایمان لاوینگے سو عذاب کے جاتے ہی پھر گئے اور ایمان نہ لائے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا کے قبول ہونے سے فرعون گھبرایا کہ ایسا نہو جو لوگ مجھ سے پھر جاوین اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لاوین اسواسطے سارے لوگون کو اکٹھا کیا وَنَادَىٰ فِرْعَوْنُ فِي قَوْمِهِ قَالَ يَا قَوْمِ أَلَيْسَ لِي مُلْكُ مِصْرَ وَهَٰذِهِ الْأَنْهَارُ تَجْرِي مِن تَحْتِي ۚ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ۝ اور پکارا فرعون اپنی قوم مین اور کہا کہ اے قوم میری کیا نہین دیکھتے تم کہ میرا یہ ملک مصر ہے اور یہ نہرین اور دریاے نیل بہتا ہی میرے محلون کے نیچے اسے کیا نہین دیکھتے تم یہ میری دولت اور بڑائی اور عیش اور موسیٰ علیہ السلام پاس کیا ہے أَمْ أَنَا خَيْرٌ مِّنْ هَٰذَا الَّذِي هُوَ مَهِينٌ وَلَا يَكَادُ يُبِينُ ۝ بلکہ ہم اچھے ہین اس شخص سے یعنی موسیٰ علیہ السلام سے جو وہ مصر کے ملک مین خوار اور غریب اور مفلس ہے اور بات بھی نہین کہہ سکتا صاف جو اُسکی بات کوئی نہین سمجھ سکتا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان پہلے صاف نہ تھی اور بعد اُسکے خدائے تعالیٰ نے اُنکی زبان کھول دی تھی فرعون کو خبر نہ تھی اور کہا فرعون نے اپنی قوم کو کہ اگر اُسے پیغمبری یا سرداری ہوتی تو فَلَوْلَا أُلْقِيَ عَلَيْهِ أَسْوِرَةٌ مِّن ذَهَبٍ أَوْ جَاءَ مَعَهُ الْمَلَائِكَةُ مُقْتَرِنِينَ ۝ پھر کیون نہ ڈالے اُسکے ہاتھون مین کنگن سونے کے اُسوقت دستور تھا کہ جسکو سرداری دیتے تھے تو اُسکے ہاتھون مین سونے کے جڑاؤ کنگن اور گلے مین سونے کا جڑاؤ ہانس پہناتے تھے اِس سبب فرعون نے کہا کہ اگر یہ پیغمبر ہوتا تو اُسکے ہاتھون مین کنگن سونے کے ہوتے یا آتے اُسکے ساتھ فرشتے لگے ہوئے مدد کرنے والے جیسے بادشاہ کہین ایلچی کر کے بھیجتے ہین سو خدائے تعالیٰ کی فوج فرشتے ہین اگر اسی پیغمبر کو بھیجے تو فرشتے اُسکے ساتھ ہوتے کیا خدائے تعالےٰ ایسا ہے جو ایک غریب مفلس اکیلے کو پیغمبر کر کے بھیجتا جب یہ باتین فرعون نے کہین تو فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهُ فَأَطَاعُوهُ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ۝ پھر ہلکی عقل پایا فرعون نے اپنی قوم کو جو ایسی بات سے پھسلا لیا اور فریب دیا پھر لوگون نے فرعون کی بات مانی اور تابعداری کی اُسکی بمشیک فرعون کی قوم تھی بدکار بے ادب فَلَمَّا آسَفُونَا انتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَاهُمْ أَجْمَعِينَ ۝ پھر غصہ دلایا ہمکو اُنھون نے حکم نہ ماننے سے اور موسیٰ علیہ السلام کے ستانے سے تو پھر بدلا لیا ہمنے اون سب لوگون سے پھر ڈبو دیا دریا مین ہمنے اُن سب کو فرعون سمیت فَجَعَلْنَاهُمْ سَلَفًا وَمَثَلًا لِّلْآخِرِينَ ۝ پھر کیا ہمنے اُن لوگون کو آگے چلنے والا کافرون مین یعنی کافرون کا پیشوا کیا اُنکو اور بنایا ہمنے کہاوت پچھلون کے واسطے یعنی عجائب مثل ہے اُن کے احوال کی جو اُس قوت اور فوج پر سبب ہلاک ہوئے اور یہ کہ فرعون دریا اور نہرون کو اپنا کہکر شیخی اور بڑائی کرتا تھا خدائے تعالےٰ نے اُسے دریا ہی مین ہلاک کیا اب چاہیے کہ پچھلے لوگ اُنکا احوال سنکر ڈرین اور تابعداری کرین پیغمبر کی کہتے ہین کہ جب حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو چیز کہ تم سوائے خدائے تعالےٰ کے پوجتے ہو سو وہ دراصل کچھ نہین بلکہ وہ چیز یعنی بت دوزخ کا ایندھن ہے مشرکون سے ایک نے کہا کہ نصرانی جو حضرت عیسیٰؑ کو پوجتے ہین سوائے خدائے تعالےٰ کے اور تم کہتے ہو کہ عیسیٰ علیہ السلام نیکبخت بندہ خدائے تعالےٰ کا ہے پھر اگر وہ کچھ نہین اور دوزخ کا ایندھن ہے تو یہ بت بھی ہمارے دوزخ کا ایندھن ہون اس بات سے سب مشرک قریش خوش ہوئے اور جانا کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو الزام دیا تب یہ آیت اُتری وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ ۝ اور جب مثل کہی مریم کے بیٹے کی یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اسوقت تیری قوم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس مثل سے دھوم مچاتے

ہین خوش ہوتے ہین اور چیخین مارتے ہین وَقَالُوْٓا ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ هُوَ ۭ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًۢا ۭ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ۝ اور کہتے ہین مشرک کہ ہمارے خدا جو بت ہین یہ اچھے ہین یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اچھے ہین یعنی اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کچھ چیز نہین اور دوزخ کا ایندھن ہین تو یہ بت بھی کچھ نہین اور دوزخ مین جاوین سو یہ مثل مشرک سب تیری ضد کی کہتے ہین اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلکہ یہ مشرک ایک قوم ہین جھگڑالو ناحق جھگڑنے والے ہین بے حجت اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۝ وَلَوْ نَشَاۗءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰۗىِٕكَةً فِي الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ ۝ عیسیٰ علیہ السلام ایک بندہ ہے جو نعمت دی ہے اور مکرم کیا اور نوازا اُسے ہنے اور کیا ہمنے عیسیٰ علیہ السلام کو نشانی اپنی قدرت کی بنی اسرائیل کی قوم کے واسطے جو بغیر باپ اُسے پیدا کیا اور پیدا ہوتے ہی باتین کین قوم سے اور اگر چاہین ہم تو کرین تمھارے بدلے فرشتے زمین مین خلیفہ یعنی تمھین ہلاک کرین اور فرشتون کو بھیجین زمین مین تو بسین اور بادشاہت کرین اور نائب رہین وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝ اور بیشک عیسیٰ علیہ السلام خبر دینے والا ہے قیامت کی یعنی آکا اُترنا آسمان سے ایک نشانی ہے قیامت کی دجال کے پیدا ہونے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام آوینگے اور دجال کو قتل کرینگے پھر یاجوج ماجوج پیدا ہوکر سارے عالم کو خراب کرینگے حضرت عیسیٰ علیہ السلام مومنون کو لیکر کوہ طور مین جا چھپینگے غرضکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نشانی ہین قیامت کی پھر تم اسے مکے کے لوگو شک نہ کرو اور مت جھگڑو قیامت کے آنے مین وہ مقرر آویگی اور کرو تابعداری میرے حکم کی جو قرآن ہی سیدھی راہ اور مضبوط ہے جو اسمین کوئی نہ بھولے وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ اور چاہیے کہ شیطان پھیر نہ رکھے تمکو سیدھی راہ سے بہکا کر جو بیشک شیطان تمھارا دشمن ہے صریح وَلَمَّا جَاۗءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ اور جب آیا عیسیٰ علیہ السلام ساتھ نشانیون اور دلیل روشن کے اور کہا عیسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو کہ بیشک آیا ہون مین تم پاس ساتھ دانائی اور حکمت کے اور اسواسطے آیا ہون تو ظاہر کرون اور کھول کر بیان کرون تمھارے واسطے کتنی چیزین جن چیزون مین تم جھگڑتے ہو پھر ڈرو تم خدا سے تعالیٰ سے جو وہ پروردگار تمھارا اور سب کا ہے اور تابعداری کرو میری جو کچھ مین تمھین کہون سو تم مانو اور سچ جانو اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝ بیشک خدا تعالیٰ وہی ہے پیدا کرنے والا میرا اور پیدا کرنے والا تمھارا پھر اُسی کی بندگی کرو تم سب یہی ہے سیدھی راہ مضبوط جو اصل مدعا کو پہنچاوے فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ۝ پھر جدے جدے فرقے ہوے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم مین ایک دوسرے کی ضد سے پھر ہاے افسوس کرینگے ظلم کرنے والے عذاب دکھ دینے والے کے دن هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ یہ سب فرقے نصاریٰ کے راہ دیکھتے ہین قیامت کی وہ کہ آوے قیامت اُنپر یکایک اور اُنھین خبر نہ ہو اُس کے آنے کی اپنے دنیا کے کامون مین مشغول ہونے کے سبب اَلْاَخِلَّاۗءُ يَوْمَىِٕذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ۝ سب دوست قیامت کے دن دشمن ہون گے آپسمین ایک دوسرے کے مگر پرہیزگار ڈرنے والے مسلمان جنکی دوستی صرف خدا تعالیٰ کے واسطے ہو وہ دشمن نہون گے جیسے پیر اور مرید مین محبت ہے بے غرض دنیا کے کامون سے پھر قیامت کے دن فرشتہ پکار کے کہے گا ڈرنے والون ایمان لانے والون کو کہ خدا تعالیٰ تمھین فرماتا ہے کہ يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۝ اے میرے بندو کچھ ڈر اور خطرہ کسی طرح کا نہین ہے تمپر آج کے دن اور نہ تم غمگین ہو آج میرے کرم سے اور فضل سے ڈرنے والے اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ۝ وہ لوگ ہین جو ایمان لائے ہین ہماری قرآن کی آیتون پر اور اُنھین سچا جانا اور اُس حکم کو بجا لائے اور تھے وہ لوگ دنیا مین حکم ماننے والے خدا تعالیٰ اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تابعداری کرتے تھے اور کہیگا فرشتہ اُن ہی ڈرنے والون کو کہ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ۝ چلے جاؤ تم بیخطرے بہشت مین تم اور تمھاری جورین مسلمان خوش وخرم آرام سے عیش کرو وہان پھر جب بہشت مین جاوین گے تو يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ ۚ وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ ۚ وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ لیے پھرینگے گرد بہشتیون کے حورین اور غلمان رکابیان گہری سونے کی اور آبخورے طرح طرح شربت اور نعمتون سے بھرے ہوے اور بہشت مین تمھارے واسطے جو تمھارا جی چاہے اور آنکو نظر آوے گا جس سے بڑا مزا آوے آنکھون کو اور تم بہشت مین ہمیشہ رہو گے کبھی نہین نکلنے کے یہان سے وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اور یہ بہشت وہ ہے جو تمکو ورثہ دیا سبب اُن کاموں کے جو تم کرتے تھے دنیا مین لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝ تمھارے واسطے بہشت مین میوے ہین سب طرح کے بہت اُنمین سے کھایا کرو ہمیشہ جتنا جی چاہے تمھارا اور اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ

ع ۱۱ ۶

فِيْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ۝ بیشک گنہگار جو خدائے تعالیٰ کا حکم نہ مانیں سو عذاب میں دوزخ کے رہیں گے ہمیشہ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ۝ ہلکا نہوگا اُنپر سے عذاب کبھی اور وہ لوگ پڑے رہیں گے دوزخ میں نا امید چھوٹنے سے اور خدائے تعالیٰ کی رحمت سے وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اور نہیں کیا ہمنے اُنپر ظلم پر وہ آپ ہی ظلم کرنے والے تھے اپنے اوپر دنیا میں جو شریک بناتے تھے خدائے تعالیٰ کے ساتھ اُسکا بدلہ پاوینگے دوزخ میں اور جب جانیں گے کہ عذاب سے چھٹکارا نہیں ہوتا تب وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ۝ اور پکارین گے دوزخ کے دربان کو کہ اے مالک ہمارے واسطے عرض کر اپنے پروردگار کی جناب میں تو حکم کرے ہمپر یعنی مار ڈالے ہمکو پروردگار تیرا اے تو عذاب سے چھوٹیں تب مالک اُنکو جواب دیوے گا کہ تم یہیں رہنے والے ہو اسی طرح ہمیشہ تمھین اب موت نہیں یہاں اور نہ چھٹکارا ہے تمھین عذاب سے اس واسطے کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ۝ مقرر بھیجے ہمنے تم پاس پیغمبر ساتھ سچی باتون کے جو قرآن ہی پر تم اُس سچی بات سے یعنی قرآن سے کراہیت کرتے تھے اور ناخوش ہوتے اور نہ سنتے تھے اُسکو اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ۝ بلکہ مضبوط کیا مشرکون نے کام اپنا قرآن کے جھوٹ سمجھنے میں پھر ہم بھی مضبوط کر رکھنے والے ہین اُنکے واسطے بدلہ اُنکے مکر کا یعنی اُنکے واسطے بڑا سخت عذاب مقرر کر رکھا ہے جو قرآن کو جھوٹ جانتے ہین اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ ؕ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ۝ یا یہ مشرک سمجھتے ہین وہ کہ ہم نہین سنتے اُن کی چھپی باتین اور مصلحت اُنکی یہ اُنکی سمجھ غلط ہے بلکہ ہمکو سب خبر ہے اور فرشتے ہمارے بھیجے ہوے اُن کے پاس ہین سب لکھتے جاتے ہین جو کچھ کہ وہ کرتے ہین اور کہتے ہین قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ۝ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ اگر ہوتا خدائے تعالیٰ کے کوئی فرزند تو پھر مین سب سے پہلے اُسکا پوجنے والا ہوتا سو خدائے تعالیٰ کی اولاد ہی نہین سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ پاک ہی خدائے تعالیٰ اولاد سے پیدا کرنے والا ہے آسمانون اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے عرش کا اور اُن باتون سے پاک ہے عیسی باتین مشرک کہتے ہین اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ۝ پھر چھوڑ دے کافر اور مشرکون کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو کوشش کرین اپنی باتون مین اور کھیل مین یعنی دنیا کے نکمے کامون مین مشغول رہنے دے جبتک کہ دیکھین یہ لوگ اُسدن کو جسدن کا وعدہ اُنھین دیا ہے یعنی قیامت کے دن کو دیکھین وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ۝ اور وہی خدائے تعالیٰ آسمان مین ہے اور وہی ہے زمین مین اور وہی ہے جاننے والا بندون کی مصلحت کا سب کے احوال کی خبر رکھتا ہے کسی کا حال اُس سے چھپا نہین وَتَبٰرَكَ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ اور بڑا زبردست اور برکت دینے والا ہے وہ خدائے تعالیٰ جو اُسی کے واسطے لائق ہے بادشاہت آسمانون اور زمین کی اور جو کچھ کہ اُن دونون مین ہے سب کا مالک ہے اور اُسی کے پاس ہے خبر قیامت کے آنے کی اور اُسی خدائے تعالیٰ کی طرف تم سب پھر جاؤگے وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ اور وہ یعنی بت جنکو پکارتے ہو تم سوائے خدائے تعالیٰ کے نہ بخشوا سکین گے اُسدن مگر وہ شخص بخشوا سکین گے جنے گواہی دی سچی بات کی یعنی خدائے تعالیٰ ایک ہی سو وہ شخص فرشتہ ہو اور حضرت عیسی علیہ السلام ہین اور وہ جانتے ہین دل مین سچ جس بات کی گواہی دیتے ہین کہ خدائے تعالیٰ کا کوئی شریک اور اولاد نہین وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝ اور اگر اُن مشرکون کو پوچھے تو جو کسنے پیدا کیا ہے اُنکو تو البتہ کہین کہ خدائے تعالیٰ نے پیدا کیا پھر کیون اور کی بندگی کرتے ہو یعنی جبکہ تم اقرار کرتے ہو کہ خدائے تعالیٰ نے پیدا کیا پھر اُسی کی بندگی کرو وَقِيْلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝ اور خدائے تعالیٰ جانتا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کو جو وہ کہتا ہے کہ اے پروردگار یہ لوگ ایک قوم ہین جو کسی طرح ایمان نہین لاتے عداوت سے فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ ؕ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝ پھر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منھ پھیر اُنسے اور کہہ کہ صاحب سلامت یعنی جبکہ تم نہین ایمان لاتے اور مجھے سچا نہین جانتے تو تم رخصت ہو اور تو اُنسے کنارے ہو اور جُدا رہ پھر وہ لوگ البتہ جانینگے آخر کو انجام اپنے کام کا کہ قیامت کے دن اور عذاب مین گرفتار ہونگے

وقف لازم ع ۲ ۱۳

سُوْرَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَهِيَ تِسْعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً

حٰمٓ ۝ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ۝ یہ حروف مقطعات ہین تفسیرین اسکی بہت ہین لیکن صحیح یہ ہے کہ سر سے مراد حکم

ع عند المتقدمین

اللہ تعالیٰ کا اور میم سے ملک مراد ہو یعنی قسم ہو حکم اور ملک اللہ کے کی اور قسم ہو اُس کتاب روشن کی کہ قرآن ہو کہ محض کرم اپنے سے تحقیق بھیجا ہمنے اُسکو بیچ رات بزرگ بابرکت کے کہ شب قدر ہو اور کون سی برکت برابر اُسکے ہو کہ بیچ اُس رات کے کتاب بزرگ کو کہ سبب نفع دین و دنیا کی ہے لوح محفوظ سے اوپر آسمان دنیا کے اُتارا تحقیق کہ ہمن ہم ڈرانے والے ساتھ اُتارنے قرآن کے اُس رات مین اور ایک جماعت اوپر اس بات کے ہین کہ لیلۃ مبارکۃ سے مراد شب برات ہو کہ پندرھوین شعبان کی ہوتی ہو اور برکت اُسکی اُترنا فرشتون کا اور قبول ہونا دعا اور تقسیم ہونا نعمت کا ہو فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۙ بیچ اُس رات کے جدا کیا جاوے جو کام کہ حکم کیا گیا ہے تمام برس مین روزی سے اور موت سے اور شب برات سب راتون سے بزرگ ہے کہ اس اُمت کو دی ہے اور حدیث مین ہو کہ اس رات مین بخشش گناہگارون سے برابر بالون بکری کے اور اس شب مین پانی زمزم کا زیادہ میٹھا ہووے اور کشاف مین لایا ہو کہ حدیث مین ہے کہ جو کوئی اس رات مین سو رکعتین نماز ادا کرے حق تعالیٰ سو فرشتے بھیجے ساتھ اُسکے رہین تیس اُنمین سے خوشخبری دیتے ہین اُسکو ساتھ بہشت کے اور تیس اُنمین سے بخطرہ کرتے ہین اُسکو عذاب دوزخ کے سے اور تیس اُنمین سے آفتین دنیا کی اُس سے باز رکھتے ہین اور دن مکر شیطان کا اُس سے دور کرتے ہین اور اس رات مین روزی نعمت کی قسمت کرتے ہین اوپر بندون کے اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ؕ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۚ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ حکم کیا ہمنے ساتھ فیصل کرنے قضیون کے اِس رات مین نزدیک اپنے سے تحقیق کہ ہین ہم بھیجنے والے تجکو کہ محمدؐ ہے تو بخشش پروردگار تیرے سے اوپر خلق کے جیسے اور جگہ فرمایا ہے وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین ؎ در دو عالم بخشش و بخشایش ست ٭ خلق را از بخشش آسایش ست ٭ خواجہ چون درد مدیح خویش سفت ٭ انما انا رحمۃ مہدات گفت ٭ یا بھیجنے والے ہین ہم جبرئیل کو ساتھ قرآن کے اوپر حبیب اپنے کے یا فرشتون کو اس رات مین ساتھ سلام کے اوپر مومنون کے اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۚ تحقیق کہ اللہ سننے والا ہے سب باتین بندون کی جاننے والا ہے نیت اور قصد اُن کے رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ۝ پروردگار آسمانون کا اور زمین کا اور جو چیز کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہے پس جانو تم اے کافرو اگر ہو تم یقین کرنے والے لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ؕ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ کوئی معبود نہین ہے لائق بندگی کے مگر وہ کہ جلاتا ہے مردون کو اور مارتا ہے زندون کو یعنی وہ ہے ایجاد کرنے والا موت اور زندگی کا وہ ہے پروردگار تمھارا اور پروردگار باپ دادون تمھارے کا کہ پہلے تھے بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ۝ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۝ بلکہ کافر ساتھ اس بات کے یقین کرنے والے نہین بیچ شک کے ہین قرآن سے بازی اور ٹھٹھا کرتے ہین ساتھ اُسکے پس تو منتظر رہ واسطے اُنکے اُسدن کو کہ آوے آسمان ساتھ دھوئین ظاہر کے عرب شتر غالب کو دخان کہتے ہین مراد وہ عذاب ہے کہ نازل ہووے ساتھ ٹھٹھا کرنے والون کے اور عین المعانی مین کہتا ہے کہ مراد غبار ہے کہ دن فتح مکہ کے بلند ہوا ایسا کہ ہوا کو ڈھانکا اور کہتے ہین مراد زمانہ قحط اور بھوکھا کافرون کی ہے کہ ساتھ دعا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھوکھ اور سختی اوپر اُن کے غالب ہوئی تو کہتے سوے ہوے مع ہڈیون کے کھاتے تھے اور دخان عبارت ہے تیرگی آنکھون کی بھوکھ سے کہ آدمی بھوکھا ہو میان اپنے اور درمیان آسمان کے ضعف بصارت سے ساتھ صورت دخان کے دیکھتا ہو اور قول بعضون کا یہ ہے کہ یہ دخان علامت قیامت کی سے ہوگا جیسے کہ حدیث شرطون قیامت کے مین آیا ہے فذکر الدخان والدجال اور وہ ایک دھوان ہووے کہ مشرق سے مغرب تک يَغْشَى النَّاسَ ؕ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ ڈھانکے لوگون کو اور جالیس دن مومنون کو مانند زکام کے ایک حالت واقع ہووے لیکن کافرون کو بیہوش اور سراسیمہ کرے فرشتے اُنکو کہین یہ ہے عذاب دکھ دینے والا کہ حق تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا وہ زاری سے کہین رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ۝ کہ اے پروردگار ہمارے دور کر اس عذاب کو ہمسے تحقیق کہ ہم ایمان لانے والے ہین سمجھے دور ہونے عذاب کے یعنی جب یہ بلا دور ہووے ہم ایمان لاتے ہین حق تعالےٰ فرماتا ہے اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ۝ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ۝ کس طرح ہووے واسطے اُن کے نصیحت پکڑنا اسقدر عذاب کے اور حالانکہ آئے اوپر اُنکے بھیجے ہوے یعنی پیغمبر ظاہر کرنے والے معجزون کے اور وہ ساتھ اُنکے نصیحت پکڑنے والے نہووے پس منھ پھیرے ایمان سے اور کہا وہ سکھایا گیا ہو یہ دیوانہ یعنی بعضون نے یون کہا اور بعضون نے یون اور باوجود اس سبب کے جسوقت وعدہ ایمان کا دیتے ہین اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ۝ تحقیق ہم دور کرنے والے عذاب کے ہین تھوڑی دیر تک یعنی قحط کو دور کرین ہم ساتھ دعا پیغمبر کے لیکن کچھ فائدہ نہ دیوے تحقیق تم پھرنے والے ہو کفر مین لائے ہین کہ ابو سفیان ساتھ ایک جماعت کے قریش سے بیچ مدینے کے آیا اور ساتھ خدا کے سوگند پیغمبر کو دی

اور آن حضرتؐ نے دعا فرمائی بلا قحط کی دور ہوئی اور وہ ویسے ہی اوپر کفر کے مضبوط تھے اور ساتھ قول بعضوں کے کہ دخان کو علامت قیامت کی سے مراد رکھتے ہین جب لوگ دعا اور زاری کرین پیچھے چالیس دن کے دخان دور ہووے اور وہ پھر بھرین ساتھ اُس حال کے کہ رکھتے تھے شرک سے اور فسق سے یَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى ۚ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ۝ یاد کر اُس دن کو کہ پکڑینگے ہم کافرون کو پکڑنا بڑا تحقیق ہم بدلہ لینے والے ہین کافرون سے قیامت کے دن ساتھ عذاب بڑے کے قتل سے اور قید سے وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَآءَهُمْ رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ۝ اور البتہ تحقیق آزمایا ہے ہمنے آگے کافرون مکے کے قوم فرعون کی کو اور آیا ساتھ اُنکے پیغمبر بزرگوار حسب اور نسب اور خلق مین یعنی موسیٰ بیٹا عمران کا اَنْ اَدُّوْٓا اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ ۭ اِنِّىْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝ اس واسطے کہ بھیج دو طرف اللہ کے بندون کو کہ بنی اسرائیل ہین تحقیق مین واسطے تمھارے پیغمبر امانت دار ہون اوپر وحی کے اور مین بھی ہون نیک خواہی خلق کی مین وَّاَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنِّىْٓ اٰتِيْكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ اور آیا ہون مین اسواسطے کہ بلندی اور سرکشی نہ کرو تم اوپر اللہ کے تحقیق مین لایا ہون تمھارے پاس معجزہ نبوت روشن کرنے والا نبوت اپنی کا قوم فرعون کی نے بعد سننے اس بات کے قصد ایذا موسیٰ علیہ السلام کا کیا موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ وَاِنِّىْ عُذْتُ بِرَبِّىْ وَرَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ۝ اور تحقیق مین نے پناہ پکڑی ہے ساتھ پروردگار اپنے کے اوپر پروردگار تمھارے کے اس سے کہ سنگسار کرو تم مجکو یا مارو تم یا گالیان دو تم وہ نگہدار میرا ہے وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِىْ فَاعْتَزِلُوْنِ ۝ اور اگر ایمان نہ لاؤ تم ساتھ میرے پس کنارہ کرو مجھ سے اور ایذا نہ دو مجکو فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ۝ پس دعا کی موسیٰ نے پروردگار اپنے کو کہ تحقیق یہ گروہ قبطیون کا قوم قائم اوپر کفر کے ہین یعنی ہلاک کرتوا نکو کہ مشرک ہین حق تعالیٰ نے دعا اُسکی قبول کی اور کہا فَاَسْرِ بِعِبَادِىْ لَيْلًا اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ۝ پس لیجا تو اے موسیٰ رات کو بندون میرے کو مصر سے تحقیق تم پیچھا کیے گئے ہو فرعون پیچھے آتا ہے اور جب دریا پر پونہچے تو عصا مار تو دریا پھٹے اور راہین ظاہر ہون تو بنی اسرائیل گذرین وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ۭ اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ۝ اور چھوڑ دے تو دریا کو کھلا ہوا یعنی اوپر اسی طرح کے راہین بیچ اُسکے ظاہر ہوین دوسری بار عصا اوپر اُسکے نہ مار تو اوپر حالت اپنی کے جاوے تو قبطیان بیچ اُس کے آوین اور نہ ڈر تحقیق قوم فرعون یعنی لشکر غرق کیے گئے ہین کہ سب بیچ دریا کے غرق ہووینگے پس فرعونیان تمام غرق ہوے كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ۝ وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ۝ بہت چھوڑ گئے فرعون والے باغون سے اور چشمون اور نہرون سے اور کھیتیان اور مکان نیک آراستہ کیے گئے اور اسباب نعمت کے تھے بیچ اُسکے خوش حال اور شاد کَذٰلِكَ ۭ وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۝ ہمارا کام ساتھ کافرون کے ایسا ہی ہے اور میراث دی ہمنے اُن مکانون کی قوم دوسرون کو کہ بنی اسرائیل ہین فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ نہ روئے اوپر اُنکے آسمان اور زمین یعنی ہلاک اُنکے سے کسی کو حساب نہووے اور معالم مین لایا ہے کہ جب مومن مرے چالیس دن رات زمین آسمان اوپر اُسکے روویں اور انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہو کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی بندہ نہووے مگر کہ اُسکو دو دروازے ہووین ایک دروازہ کہ روزی اُسکی اُس جگہ سے نیچے اُترے اور ایک دروازہ کہ عمل اُسکا اِدھر سے اوپر جاوے اور جب بندہ مرجاوے یہ دونون دروازے نازل ہونے رزق کے سے اور بلند ہونے عمل کے سے محروم رہین اوپر اُسکے روویں عطاء رحمۃ اللہ علیہ کہتا ہے کہ رونا آسمان کا سُرخی کنارون اُسکے کی ہے اور معالم مین لایا ہے کہ جب حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوے آسمان اوپر اُنکے رویا اور رونا اُسکا وہ تھا کہ کنارون سے سُرخ ہوا اور اسی مقدمہ مین کہا ہے ؎ این سرخی شفق کہ برین چرخ بے وفاست ✦ ہر صبح و شام بہر شہیدان کربلاست ✦ گر چرخ خون ببارد ازین غصہ نادرست ✦ ور خاک خون بگرید ازین ماجرا رواست ✦ اور کہا ہے رونا آسمان اور زمین کا مانند رونے آدمیون کے ہے اور بعطے اوپر اس بات کے ہین کہ نشانی اوپر اُنکے ظاہر ہووے کہ دلیل اوپر غم اور غصے کے ہووے جیسے رونا کہ اکثر دلالت کرنے والا ہوتا ہے اوپر غم کے اور اوپر ہر رنج کے جو فرعونیون کو کوئی عمل ایسا نہ تھا کہ اوپر آسمان کے جاتا اور اوپر روے زمین کے کوئی کام نیک نہ کیا تھا آسمان اور زمین اوپر اُن کے نہ روئے وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ۝ اور نہ تھے فرعون والے فرصت دیے گئے ایک وقت سے دوسرے وقت تک وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ۝ اور البتہ تحقیق نجات دی ہمنے بنی اسرائیل کو عذاب رسوا کرنے والے سے کہ بندگی فرعون کی تھی اور قتل بیٹون کا مِنْ فِرْعَوْنَ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ ۝ قید فرعون کی سے تحقیق کہ وہ تھا سرکشی اور بلندی کرنیوالا زیادتی کرنیوالون سے یعنی کافرون سے وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰي عِلْمٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ اور البتہ تحقیق پسند کیا ہمنے موسیٰ کو اور مومنون بنی اسرائیل کو اوپر عالمون کے یعنی جانا ہمنے کہ موسیٰ اور بنی اسرائیل لائق پسند کرنے کے ہین اوپر عالمون کے مانے

اُنکے کے وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ ۝ اور دیا ہمنے اُنکو نشانیون قدرت کی سے جو چیز کہ بیچ اُسکے نعمت ظاہر تھی جیسے پھٹنا دریا کا
اور اُترنا من اور سلویٰ کا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَيَقُوْلُوْنَ ۝ اِنْ هِيَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ ۝ تحقیق یہ گروہ قریش کا البتہ کہتے ہین نہین ہے آخر کار مگر
مرنا ہمارا پہلی بار کا دنیا مین اور پھر پیچھے اُسکے جینا نہین ہے اور نہین ہین ہم اُٹھائے گئے قبرون سے پیچھے مرنے کے فَاْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝
پس لاؤ تم باپ دادون ہمارے کو قبرون سے زندہ کر کر اگر ہو تم سچے بیچ قیامت ہونے کے اور بیچ اُٹھنے کے پیچھے موت کے یہ بات اُنسے جہل تھی اسواسطے
کہ جو کچھ نہ جائز ہووے ظاہر ہونا اُسکا خدا سے بیچ وقت خاص کے لازم ہووے ظاہر اُسکا ہونا بیچ وقت اور کے کہ ہر کوئی چاہے میسر آوے پورا وعدہ بعث
کا بیچ آخرت کے ہے اگر دنیا مین واقع نہووے کسی کو اوپر اُسکے زور نہ پونہچے اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ ۙ وَّالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ اَهْلَكْنٰهُمْ ۡ اِنَّهُمْ كَانُوْا
مُجْرِمِيْنَ ۝ آیا قوم قریش کے بہتر ہین بیچ قوت کے اور مال کے اور شوکت کے یا قوم تبع حمیری کے کہ ایک لشکر تھے ساتھ دبدبہ اور نہایت کثرت کے
اور وہ لوگ بھی کہ تھے آگے قوم تبع کے سے مانند عاد اور ثمود کے اور سواے اُنکے جو ایمان نہ لائے ہلاک کیا ہمنے اُنکو تحقیق تھے وہ ایک گروہ کفر کرنیوالے
اور منکر بعث اور حشر سے اور فحوائے کلام اخیار کے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک بادشاہ حمیر سے اور کنیت اُسکی ابوکرب اور نام اُسکا سعد بن ملیکا کرب
تھا ساتھ حشمت اور تبع کے مشرق سے مغرب تک عالم مین پھرا اور حیرہ کو بنا کیا اور سمرقند بھی ساتھ قول مشہور کے اُسنے بنایا اور ایک **روایت** ابن
عباس رضی اللہ عنہما سے ہے کہ وہ پیغمبر تھا اور حدیث مین آیا ہے کہ نہین جانتا مین کہ تبع پیغمبر تھا یا کوئی اور تھا اور عایشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے
کہ گالی نہ دو تم تبع کو کہ اسلام لایا ہے اور اسواسطے اللہ تعالیٰ نے مذمت قوم اُسکے کی کی نہ اُسکی اور **معالم** مین لایا ہے کہ ایک وقت مدینے مین
بیٹے اُسکے کو مارا اور اُسنے ساتھ قصد اہالی اُسکے کے لشکر جمع کیا وہ اور جبر بنی قریظہ سے کہ کعب اور اسد نام رکھتے تھے یہ خبر سنکر نزدیک اُسکے گئے اور کہا
یہ جرأت نہ کر کہ مدینہ جگہ ہجرت آخری زمانے کے پیغمبر کی ہے اور تعریف آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کی اور وہ قتل اور غارت اہل مدینہ کے سے گذرا
اور آتش پرست تھا اوپر ہاتھ ان دونون زاہدون کے مسلمان ہوا اور ساتھ ایک جماعت کے اہل کتاب سے متوجہ یمن کا ہوا **ایک** شخص نے ہذیل
سے اوپر سر راہ اُسکے کے آکر کہا کہ راہ دکھلاؤن مین تجکو ساتھ ایک گھر کے کہ بیچ اُسکے خزانہ ہے چاندی سے اور موتیون اور مونگا اور زمرد کی کہا اُسنے
کہان ہے کہا کہ بیچ مکے کے اور غرض اُسکی وہ تھی کہ وہ قصد خانہ کعبہ کا کرے اور ہلاک ہووے تبع نے قصد گنج اور خانہ کعبہ کا درمیان لایا کہا اُسکو اور
لوگون نے کہ اے بادشاہ وہ بزرگترین مکان ہے اوپر روے زمین کے اور کوئی قصد اُسکا نہ کرے مگر کہ ہلاک ہووے تجکو وہان جاکر تعظیم اور قربانی
چاہیے کرنی تبع گیا اور اُسکو جامہ پہنایا اور تچھہ ہزار اونٹ قربان کیے اور وہان سے یمن کو متوجہ ہوا قوم اُسکی نے کہ حمیر تھی مخالفت شروع کی کہ تو دین
ہمارے سے پھرا ہے ہم ساتھ تیرے موافقت نہین کرتے تبع نے دلیلین خدا پرستی کی اوپر اُن کے پڑھین اور اُنھون نے اُس سے دشمنی زیادہ کی
اور کہا ہم ساتھ آگ کے امتحان کرتے ہین اور آگ تھی بیچ دامن ایک پہاڑ کے پہاڑون یمن کے سے جب دو آدمیون کا آپس مین جھگڑا ہوتا تھا بیچ
اُس آگ کے ڈالتے تھے جھوٹا جلتا تھا اور سچا سلامت نکلتا تھا القصہ اجبار ساتھ مصحفون اپنے کے بیچ آگ کے گئے اور سلامت باہر آئے اور آتش
پرست اُسمین جاکر سب جلے واللہ اعلم بالصواب روایتین اسمین بہت ہین بسبب طول کے نہین لکھین اگر کوئی چاہے تفسیر حسینی مین ملاحظہ کرے وَمَا خَلَقْنَا
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ۝ اور نہین پیدا کیا ہمنے آسمانون کو اور زمین کو اور جو کچھ کہ بیچ اُن دونون کے ہے بازی کرتا اور کھیلتا یعنی ساتھ
حکمت کے پیدا کیا ہے ہمنے اور نہ ساتھ بازی کے اور حکمت سے نہین لائق ہے کہ آدمیون کو معطل چھوڑین ہم بے ثواب کے اور عذاب کے مَا خَلَقْنٰهُمَآ
اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ نہین پیدا کیا ہمنے اہل آسمان اور زمین کو مگر ساتھ حق اور راستی کے کہ وہ ثواب دینا ہے اوپر بندگی کے اور
عذاب ہے اوپر گناہون کے ولیکن بہت کافرون مین سے ساتھ سبب غفلت کے نہین جانتے ہین کہ کام حکم کا ساتھ حق کے ہووے اِنَّ يَوْمَ
الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ تحقیق وہ دن جدا ہونے حق کا باطل سے ہے یا جدائی کرنے والا درمیان مومن اور کافر کے اور یا عبادت کرنیوالے اور
گنہگار کے وقت جمع ہونے سب آدمیون کا ہے یَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ وہ دن ایسا ہے کہ دور نہ کرے کوئی دوست
کسی دوست اپنے سے کسی چیز کو عذاب ہمارے سے یا فائدہ نہ پونہچاوے کوئی آدمی کسی آدمی کو ساتھ کسی چیز کے اور نہووین دوست کہ یاری دیے جاوین
اور دوستون سے اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ مگر وہ کوئی کہ بخشا ہووے اللہ نے اوپر اُسکے یعنی مومن وہ یاری کرین ایک دوسرے کی ساتھ

شفاعت کے تحقیق اللہ غالب ہی جس کسی کو کہ وہ عذاب کرے یاری نہ کرسکے مہربان ہی اوپر جس کسی کے رحمت کرے اُسکو رتبہ شفاعت کا دیوے اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ۝ طَعَامُ الْاَثِيْمِ ۝ تحقیق کہ درخت زقوم کا یعنی میوہ اُسکا کھانا گنہگاروں کا ہے یعنی ابوجہل کا اور یہ زقوم جبوقت کھاوینگے کَالْمُهْلِ ۚ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ۝ كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ۝ مانند تانبے اور قلعی گلی ہوئی کے جوش مارے پیٹوں کے جوش مارنا پانی گرم کے یعنی ٹکڑے کرے انتڑیوں کو اُنکی اور گلا دیوے پس اللہ تعالیٰ شعلہ آگ کے کو کہے خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ۝ پکڑو تو اُس گنہگار کو پس کھینچ اُسکو ساتھ غضب اور غصے کے طرف میانہ دوزخ کے ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ ۝ پس اُوسوقت ڈالو تم اوپر سر اُسکے کے عذاب پانی گرم کے سے تا تمام بدن باہر سے اُسکا عذاب پانے والا ہووے جیسے اندر اُسکا زقوم سے معذب ہے کہیں فرشتے خاص اُس گنہگار کو ذُقْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ ۝ چکھ تو اور کھینچ تو اُس عذاب کو تحقیق کہ تو عزیز اور پیارا ہی نزدیک قوم اپنی کے بزرگوار ہے ساتھ گمان اپنے کے ابوجہل کہتا تھا کہ مین عزیز تر اور بزرگتر اہل وادی کاہون اور بطحان مین عزیز تر اور بزرگتر مجھ سے نہین ہی اُسدن یعنی قیامت کو اللہ تعالیٰ فرماوے کہ اُسکو عذاب کھینچ کہ تو دعویٰ کرتا تھا کہ عزیز تر اور بزرگتر ہون مین اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ۝ تحقیق یہ عذاب وہ ہے کہ تم تھے ساتھ اُسکے شک لاتے تھے تو اب اُس عذاب کو ظاہر دیکھا تمنے اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ۝ تحقیق پرہیزگار بیچ مکان امن کے ہونگے یعنی اُس مکان مین کہ بیچ اُسکے آفت اور خوف نہووے فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۚ يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۝ بیچ باغون کے اور چشمون کے پہنتے ہین حریر نازک اور چوڑی سے جس حال مین کہ مقابلہ ایک دوسرے کے ہونگے بیچ مجلسون کے تو آپس مین دوستی کرتے ہووین اور تفسیر سورہ آمادی مین لایا ہے کہ یہ مقابلہ دن مہمانی کے مہمانی ہووے بیچ دار الجلال کے کہ اللہ تعالیٰ مومنون کو اوپر ایک خوان کے بٹھاوے اور سبھون کا منھ روبرو ایک دوسرے کے ہووے كَذٰلِكَ ۚ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ۝ اسی طرح اوپر اُس حال کے ہووین بے تغییر اور تبدیل کے اور نزدیک کرتے ہین ہم پرہیزگارون کو ساتھ عورتون سفید کشادہ چشم کے اور اختلاف ہی اسمین کہ وہ عورتین دنیا کی ہووین یا حورین بہشت کی يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ ۝ چاہتے ہین یعنی مانگتے ہین بیچ بہشت کے جس میوے سے کہ آرزو رکھتے ہین جس حال مین کہ بیچون ہین نقصان سے لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ۚ وَوَقٰهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝ نہ چکھین بیچ آخرت کے موت کو مگر موت پہلے کہ بیچ دنیا کے چکھی ہے اور جو مقرر کیا گیا نزدیک آدمیون کے ہی کہ سب زندگی کو موت پیچھے ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ زندگی بہشت کی کو موت نہین ہے اور نگاہ رکھتا ہے اللہ بہشتیون کو اور اُن سے دور کرتا ہے عذاب دوزخ کا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ از روے فضل کے اور کرم کے کہ واقع ہے پروردگار تیرے سے وہ پھیرنا عذاب کا اور زندگی ہمیشگی کی بہشت مین وہی ہی مطلب پایا اور چھٹکارا بڑا فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ پس سوائے اسکے نہین ہے کہ آسان کیا ہمنے قرآن کو کہ نیچے بھیجا ہمنے ساتھ زبان تیری کے شاید کہ قوم تیری سمجھین اور ساتھ اُسکے نصیحت پکڑین اور وہ تحقیق نصیحت پکڑنے والے نہووے فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ۝ پس انتظار کر تو ساتھ اُس چیز کے کہ اوپر اُنکے اُترے تحقیق کہ وہ بھی منتظر ہین تو کیا چیز ساتھ تیرے نازل ہووے لیکن تیری طرف نصرت الٰہی ہووے گی اور اُنکی طرف عذاب خدا کا

سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَهِيَ سَبْعٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً

حٰمٓ ۝ یہ حروف جدا جدا اشارہ ہے خدائے تعالیٰ کے نامون سے جیسے کہ حا سے اشارہ ہی ساتھ نام حفیظ اور حی کے اور میم سے اشارہ ہی ساتھ نام ملک اور مجید کے سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہی کہ قسم ہمکو ان دو نامون کی جو تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝ اُترا ہوا ہی قرآن خدائے تعالیٰ کے پاس سے جو وہ بڑا زبردست اور مضبوط حکم کرنے والا ہی جو اُسکا حکم ہرگز کسی طرح پھرتا نہین اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ بیشک آسمانون مین تارے اور چاند سورج اور زمین مین مٹی اور پہاڑ اور درخت اور چرند اور پرند ہر طرح نشانی ہی خدائے تعالیٰ کی قدرت کی واسطے ایمان لانے والون کے جو یہ نشانیان دیکھکر جانین جو ان چیزون کا پیدا کرنے والا بہت بڑا ہے اور نشانیان خدائے تعالیٰ کی قدرت کی وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝ اور تمھارے پیدا کرنے مین جو ایک بوند پانی مکس کس طرح سے بنایا تمکو اور وہ جو پھیلائے اور بکھیرے ہین جانور چھوٹے جانور طرح طرح کی صورت شکل اور رنگ کے نشانیان ہین واسطے اُس قوم کے جو یقین لاتے ہین وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ

اللّٰہ مِنَ السَّمَآءِ مِنۡ رِّزۡقٍ فَاَحۡیَا بِہِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِہَا وَتَصۡرِیۡفِ الرِّیٰحِ اٰیٰتٌ لِّقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ ۝ اور بدلنا رات دن کا جو کبھی رات بڑی اور کبھی دن بڑا ہوتا ہے اور وہ جو اتاری خدا نے تعالیٰ نے آسمان سے روزی مینھ کے سبب پھر جلایا اُس مینھ سے زمین کو بعد مرنے زمین کے اور پھرنا بادلوں کا جو کبھی مشرق کی طرف سے اور کبھی مغرب کی طرف سے آتے ہین کہ بعضے مینھ کو لاتے ہین اور بعضے مینھ کو لیجاتے ہین یہ سب چیزین طرح طرح کی نشانیان ہین خدا نے تعالیٰ کی قدرت کی واسطے غور کرنے والون کے جو عقلمند ہین اور سوچ کرتے ہین تِلۡکَ اٰیٰتُ اللّٰہِ نَتۡلُوۡہَا عَلَیۡکَ بِالۡحَقِّ ۚ فَبِاَیِّ حَدِیۡثٍۭ بَعۡدَ اللّٰہِ وَاٰیٰتِہٖ یُؤۡمِنُوۡنَ ۝ یہ باتین سب نشانیان خدا نے تعالیٰ کی قدرت کی ہین جو پڑھتے اور سُناتے ہین ہم تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہی باتین جو اُسمین کچھ شک و شبہہ نہین پھر اب کونسی بات ہو بعد خدا نے تعالیٰ کے قرآن کے اور معجزے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو اُسپر ایمان لاؤگے اور اُسے یقین کر سچ جانوگے وَیۡلٌ لِّکُلِّ اَفَّاکٍ اَثِیۡمٍ ۙ یَّسۡمَعُ اٰیٰتِ اللّٰہِ تُتۡلٰی عَلَیۡہِ ثُمَّ یُصِرُّ مُسۡتَکۡبِرًا کَاَنۡ لَّمۡ یَسۡمَعۡہَا ۚ فَبَشِّرۡہُ بِعَذَابٍ اَلِیۡمٍ ۝ بہت بڑا عذاب ہونا ہے سب جھوٹون بڑے گنہگارون پر ایسے کہ جو اُنمین ایک سنتا ہے خدا نے تعالیٰ کے قرآن کی آیتین جو پڑھی جاتی ہین اُسپر پھر نہین چھوڑتا اپنے گناہ کو اور اُن ہی گناہون مین مشغول ہے اور کیے جاتا ہے تکبری سے گویا کہ وہ قرآن کی آیتین سنتا ہی نہین شرارت سے پھر خبر دے اُسے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ عذاب دُکھ دینے والے کے وَاِذَا عَلِمَ مِنۡ اٰیٰتِنَا شَیۡئًا اتَّخَذَہَا ہُزُوًا ؕ اُولٰٓئِکَ لَہُمۡ عَذَابٌ مُّہِیۡنٌ ۝ اور جب جانین یعنی جسوقت سُنین ہمارے قرآن کی کوئی آیت تو ٹھٹھون مین پکڑتے ہین اُس آیت کو تو وہ ٹھٹھے مارنیوالے جو اُن ہی کے واسطے ہے عذاب خوار کرنے والا ایسا کہ مِنۡ وَّرَآئِہِمۡ جَہَنَّمُ ۚ وَلَا یُغۡنِیۡ عَنۡہُمۡ مَّا کَسَبُوۡا شَیۡئًا وَّلَا مَا اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ اَوۡلِیَآءَ ۚ وَلَہُمۡ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ ۝ اُنکے منھ کے آگے دوزخ ہے اور دور نہ کریگا اُس دوزخ کو ذرا بھی اُنسے اُنکا کام وہ جو اُنھون نے کمائی کی تھی دنیا مین اور نہ وہ چیز دور کر سکیگی عذاب کو جسکو پکڑتے تھے سوا واسطے خدا نے تعالیٰ کے دوست یعنی بتون کو جو خدا نے تعالیٰ کے سوا دوست رکھتے تھے اور جانتے تھے کہ قیامت کو عذاب سے چھڑا ونگے سو وہ کچھ کام نہ آوینگے اور ذرا بھی عذاب دور نہ کر سکین گے اور اُنپر عذاب ہوگا حد سے زیادہ بڑا ہٰذَا ہُدًی ۚ وَالَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِاٰیٰتِ رَبِّہِمۡ لَہُمۡ عَذَابٌ مِّنۡ رِّجۡزٍ اَلِیۡمٌ ۝ یہ قرآن سبب راہ پانے کا ہی اور جو کوئی نہ مانے اپنے پروردگار کے قرآن کی آیتون کو اُن لوگون کے واسطے عذاب بہت سخت ہے دکھ دینے والا اَللّٰہُ الَّذِیۡ سَخَّرَ لَکُمُ الۡبَحۡرَ لِتَجۡرِیَ الۡفُلۡکُ فِیۡہِ بِاَمۡرِہٖ وَلِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِہٖ وَلَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ ۝ خدا نے تعالیٰ وہ ہے جسنے تابعدار کر دیا تمھارا دریاؤن کو جو چلے جاتے ہین اُسکے اوپر بہتی ہوئی کشتی خدا نے تعالیٰ کے حکم سے اور تو تلاش کرو کمائی کی خدا نے تعالیٰ کے فضل سے کشتیون مین بیٹھکر سوداگری کرنے جاؤ اور تو شاید کہ ان نعمتون کا شکر بجا لاؤ وَسَخَّرَ لَکُمۡ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ جَمِیۡعًا مِّنۡہُ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ ۝ اور تابعدار کر دیا خدا نے تعالیٰ نے تمھارے واسطے جو چیزین کہ آسمانون مین ہین جیسے چاند سورج مینھ بجلی باؤ اور جو کچھ کہ زمین مین ہی جیسے کہ پہاڑ دریا درخت یہ سب تمھارے واسطے پیدا کیے ہوے ہین نعمتین خدا نے تعالیٰ کی طرف سے بیشک ان چیزون مین نشانیان ہین خدا نے تعالیٰ کی قدرت کی واسطے اُس قوم کے جو فکر کرتے ہین خدا نے تعالیٰ کی نعمتین دیکھکر کہتے ہین کہ ایک منافق نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہے مین زبون کا تھا اُنھون نے سُنکر جانا کہ اُس سے بدلہ لیوین خدا نے تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قُلۡ لِّلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا یَغۡفِرُوۡا لِلَّذِیۡنَ لَا یَرۡجُوۡنَ اَیَّامَ اللّٰہِ لِیَجۡزِیَ قَوۡمًۢا بِمَا کَانُوۡا یَکۡسِبُوۡنَ ۝ کہ اُن لوگون کو جو ایمان لائے ہین تو معاف کرین اور بخش دیوین یعنی بدلہ لینے کا ارادہ نہ کرین اُن لوگون سے جو امید نہین رکھتے خدا نے تعالیٰ کے دنون کی اور اُن دنون سے نہین ڈرتے جو وہ دن اُنکے عذاب کے ہین تو بدلہ دیوے خدا نے تعالیٰ اُس قوم کو ساتھ اُن چیزون کے جو وہ دنیا مین کمائی اور کسب کرتے تھے گناہون کا مَنۡ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفۡسِہٖ ۚ وَمَنۡ اَسَآءَ فَعَلَیۡہَا ۟ ثُمَّ اِلٰی رَبِّکُمۡ تُرۡجَعُوۡنَ ۝ جو کوئی کریگا اچھے کام پھر وہ اپنے واسطے ہین جو اُن اچھے کامون کا ثواب اُسے ملیگا اور جسنے بُرا کام کیا اُس بُرے کام کی بُرائی اُسی پر ہے پھر تم اپنے پروردگار کی طرف پھیرو دل اور جان سے وَلَقَدۡ اٰتَیۡنَا بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ الۡکِتٰبَ وَالۡحُکۡمَ وَالنُّبُوَّۃَ وَرَزَقۡنٰہُمۡ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَفَضَّلۡنٰہُمۡ عَلَی الۡعٰلَمِیۡنَ ۝ اور بیشک دی ہمنے یعقوب نبی کی اولاد کو کتاب توریت اور انجیل اور حکومت اور پیغمبری یعنی بنی اسرائیل کی قوم سے بہت پیغمبر پیدا ہوے اور بہت بادشاہ ہوے اور دی ہمنے روزی اُنکو پاکیزہ ستھری چیزے یعنی من و سلوٰی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت کو اور مائدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت کو اور بڑائی دی ہمنے اُنکو بہت خلقت پر وَاٰتَیۡنٰہُمۡ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الۡاَمۡرِ ۚ فَمَا اخۡتَلَفُوۡۤا اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ

مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝ اور دی ہمنے بنی اسرائیل کو دلیل روشن دین کی پھر اختلاف نہ کیا اور نہ پھٹے آپس مین مگر پیچھے اُسکے جو آئی اُن پاس سمجھ یعنی اول توریت کی سب آیتون سے جان چکے تھے کہ آخری زمانے کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوگا اور کہتے تھے کہ ہم اُسپر ایمان لاوینگے جب وہ پیدا ہوا ساتھ دلیل روشن کے تو نہ مانا اور عداوت کی اور آپس مین پھٹ گئے بیشک خدائے تعالیٰ حکم کریگا اُنمین قیامت کے دن اُس چیز مین کہ جھگڑتے ہین اور توریت کی آیتون کو بدلتے ہین ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰي شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاۗءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ پھر بنی اسرائیل کے بعد مقرر کیا تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک راہ پر دین کے کام کی پھر تو اُسی دین کی راہ چل اور تابعداری مت کر اُن لوگون کی جی کی خوشی کی جو نہین جانتے کہ بہتر اور سچا دین کونسا ہے اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝ بیشک وہ لوگ ہو سکتے ہین کہ نیا دین یہ چھوڑ دے وہ دور نہ کر سکین گے تجھ سے کچھ ذرا بھی عذاب خدائے تعالیٰ کا اگر تجھپر ہووے یعنی اگر تو اُنکا کہا مانے تو تجھپر عذاب آوے تو وہ دور نہ کر سکین گے ظالم جو ایمان نہین لاتے دوست ہین آپس مین ایک دوسرے کے اور خدائے تعالیٰ دوست ہے ڈرنے والون کا جو خدائے تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتے ہین اور گناہ نہین کرتے هٰذَا بَصَاۗىِٕرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝ یہ راہ دین اسلام کی سوجھ کی بات ہے اور راہ دکھانا ہے لوگون کو اور بخشش ہے خدائے تعالیٰ کی طرف سے واسطے اُس قوم کے جو یقین لاتے ہین کہتے ہین کہ بعضے مشرک مکے کے مسلمانون کو کہتے تھے کہ تم جو کہتے ہو کہ قیامت ہوگی یعنی سب مُردے قبرون سے اُٹھین گے حساب دینے کو اگر یہ بات سچ ہے تو تب بھی ہم تمسے بہتر اور صاحب عزت اور دولتمند ہونگے جیسے اب ہین تب یہ آیت اُتری اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَاۗءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ۭ سَاۗءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝ اور کیا سمجھتے ہین اپنے حساب مین وہ لوگ جو کرتے ہین برائیان یعنی مشرک سمجھتے ہین کہ کرینگے ہم اُنکو مانند اُن لوگون کے جو ایمان لائے اور اُنھون نے اچھے کام کیے ہین یعنی یہ بات مشرک غلط سمجھتے ہین کہ مسلمان اچھے کام کرنے والے اور کافر برابر ہونگے قیامت کے دن برابر ہی زندگانی اُنکی اور موت اُنکی یعنی یہ مسلمان جو مومن پاک مرینگے ویسے ہی اُٹھین گے قبرون سے پھر برابر کیونکر ہونگے کافرون کے بری بات ہی یہ جو کہتے ہین جو کافر اور مسلمانون کو اُس جہان مین برابر جانتے ہین وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ اور پیدا کیا خدائے تعالیٰ نے آسمانون کو اور زمین کو سچ اور ٹھیک ساتھ درستی اور انصاف کے اور تو بدلہ ملنا ہی ہر ایک شخص کو ساتھ اُس چیز کے جب اُسنے کام کیا دنیا مین اور یہ سب لوگ ظلم نہ کیے جاوینگے یعنی کسی پر ذرا بھی ظلم نہوگا ہرگز جیسے جیسے کام کیے ہین اُسی کے موافق بدلہ ملیگا اُسکے بُرے کام کیے ہوے سے زیادہ عذاب نہوگا ہرگز کسی پر اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰي عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰي سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰي بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ۭ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ اے بھلا دیکھتا ہی تو اُسکو جسنے پکڑا اپنا خدا اپنے جی کی خوشی کا یعنی جس چیز کو چاہا اُسی کو خدا بنا لیا جیسے کہ ایک پتھر کو پوجتے تھے پھر جو کوئی اور پتھر اچھا نظر آیا اُسے پوجنے لگے تو ویسے شخص کو گم کیا خدائے تعالیٰ نے سیدھی راہ سے جان بوجھکر اور مُہر کی خدائے تعالیٰ نے اُنکے کانون پر اور دل پر اُنکے اور اُنکی آنکھون پر پردہ ڈالا جو سچی بات نہ سُنین اور نہ سمجھین اور نہ دیکھین پھر کون سیدھی راہ بتاوے اُنکو بعد اُسکے جو خدائے تعالیٰ گمراہ کرے اے یہ بات نہین سمجھتے اور اس بات مین فکر نہین کرتے جو ہم کس چیز کو پوجتے ہین جو یہ خدائے تعالیٰ کے لائق نہین وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ۝ اور کہتے ہین وہ لوگ جو قیامت کو سچ نہین جانتے کہ نہین ہے زندگانی مگر یہی دنیا مین مرنا اور جینا ہے ہمارا اور نہین مارتا ہمکو مگر زمانہ اور نہین ہے اس بات کہنے والے کو اس بات سے کچھ خبر یون ہی گمان سے اور وہم و خیال سے کہتے ہین یعنی نہین جانتے کہ زمانے کا بدلنا اور پھرنا اور لوگون کو مارنا اور جلانا اور پیدا کرنا یہ سب خدائے تعالیٰ کے اختیار مین ہے اس بات سے بیخبر ہین وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَاۗىِٕنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اور جب پڑھی جاتی ہین ہمارے قرآن کی آیتین روشن اُنکے آگے تو نہین ہین دلیل اُنکو یعنی لاجواب اور ناچار ہوتے ہین جواب نہین دیتے مگر وہ کہ یہ بات کہین کہ لاؤ اور جلاؤ ہمارے باپ دادا کو اگر تم سچے ہو یعنی تم جو کہتے ہو کہ مرکر جیوینگے ہم اس بات کو تب سچ جانین جو ہمارے باپ دادا موے ہوؤن کو جلا کر بلا دو قبرون مین سے یہ بات دشمنی و جہالت سے کہتے ہین اسواسطے کہ مرکر جی اُٹھنے کا ایک دن مقرر کیا ہوا ہے جو قیامت کو سب مُردے قبرون سے اُٹھین گے قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ

ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ خدائے تعالیٰ جلاتا ہے یعنی پیدا کرتا ہے تمکو ماؤن کے پیٹ سے پھر مارتا ہے تمکو دنیا مین پھر اکٹھا کر رکھتا ہے تمکو قبرون مین قیامت کے دن تک یعنی قیامت تک تمکو بعد مرنے کے ایک مکان مین اکٹھا کر رکھتا ہے جو قیامت کے آنے مین کچھ شبہہ نہین ہے پر بہت لوگ نہین جانتے اس بات کو جہالت سے وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَخْسَرُ الْمُبْطِلُونَ ۝ اور خدا سے تعالیٰ ہی کو لائق ہے بادشاہت آسمانون کی اور زمین کی اور قیامت کے دن کی بھی بادشاہت اُسی کے لائق ہے وہ دن قیامت کا جو اُسدن خراب اور رسوا ہونگے جھوٹے جو اُسدن کو جھوٹ سمجھتے تھے وَتَرَىٰ كُلَّ أُمَّةٍ جَاثِيَةً ۚ كُلُّ أُمَّةٍ تُدْعَىٰ إِلَىٰ كِتَابِهَا ۖ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ اور دیکھے گا اے دیکھنے والے اُسدن ہر قوم کو دوزانو بیٹھے ہوے خوف الٰہی سے جو سب قوم بلائی جاوینگی حساب کے کاغذون کی طرف یعنی جو کچھ دنیا مین اُنھون نے کام کیے ہین ہمارے فرشتے لکھتے جاتے ہین اُسدن وہ سب کے کاغذ موجود ہونگے اور ہر ایک شخص کو اُسکا اعمال نامہ دیوینگے اور کہینگے کہ آج بدلہ دیا جاویگا تمکو اُن کامون کا جو تمنے دنیا مین کیے تھے هَٰذَا كِتَابُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ۚ إِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ یہ کتاب یعنی ہمارے اعمال نامے بات کرینگے تمسے سچ جو تمنے دنیا مین کام کیے ہین وہ سب سچ اُس مین موجود لکھے ہوے ہین ذرا ذرا دیکھ لو بیشک ہم لکھواتے رہے فرشتون سے جو جو تم کرتے رہے دنیا مین فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِي رَحْمَتِهِ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِينُ ۝ پھر وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنھون نے اچھے کام کیے یعنی خدائے تعالیٰ اور اُسکے بھیجے ہوے پیغمبر کا حکم بجالائے پھر اُن لوگون کو لے آویگا اور داخل کریگا پروردگار اُنکا اپنی بخشش اور مہربانی مین جو بہشت ہے یہ بہشت مین لانا ہی بڑی مراد پانی ہے صریحًا جو اُس سے بڑی نعمت کوئی نہین وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا أَفَلَمْ تَكُنْ آيَاتِي تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُجْرِمِينَ ۝ اور وہ لوگ جنھون نے نہ مانا حکم خدا اور رسول کا اُنکو کہین گے فرشتے خدائے تعالیٰ کے حکم سے کہ اے کیا تمھارے آگے نہ پڑھتے تھے ہمارے قرآن کی آیتون کو پیغمبر ہمارے بھیجے ہوے پھر تمنے غرور اور تکبری کی اور تھے تم لوگ گنہگار بُرے کام کرنے والے جو پیغمبر کو جھوٹا کہتے تھے اور خدائے تعالیٰ کے ساتھ شریک مقرر کرتے تھے بغیر سند اور دلیل کے وَإِذَا قِيلَ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيهَا قُلْتُمْ مَا نَدْرِي مَا السَّاعَةُ إِنْ نَظُنُّ إِلَّا ظَنًّا وَمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِينَ ۝ اور جب کہتے تھے تمھارے آگے کہ بیشک وعدہ خدائے تعالیٰ کا ہونا اور سب سے حساب لینا سچ ہے کچھ اُسمین شبہہ نہین ہے تم کہتے اُسوقت کہ ہم نہین سمجھتے کہ قیامت کیا ہے اور ہمارے گمان مین بھی نہین مگر ایک تمھارے گمان مین یعنی ہم جانتے ہین کہ یقین بھی گمان ہے قیامت کے آنے کا یقین نہین بھی نہین اور ہم تو بگمان ہین یعنی ہمین تو یقین ہے کہ قیامت ہرگز نہوگی وَبَدَا لَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا عَمِلُوا وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝ اور ظاہر ہونگی اُنکے سامنے قیامت کے دن برائیان اُنکے کامون کی جو دنیا مین کرتے تھے اور اُلٹ پڑیگی اُنپر وہ چیز جسکو وہ ٹھٹھے مارتے تھے دنیا مین یعنی وہ جو عذاب کو جھوٹ جانتے تھے اور ہنسی مین ڈالتے تھے اُسی عذاب مین گرفتار ہونگے اور آرزو کرین گے وہان سے نکلین تب وَقِيلَ الْيَوْمَ نَنْسَاكُمْ كَمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا وَمَأْوَاكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِنْ نَاصِرِينَ ۝ کہین گے اُن کو کہ آج بھلا دیوین گے تمکو اور پڑا رہنے دینگے آج کے دن تمکو عذاب مین جیسے کہ تمنے بھلایا تھا اور سچ نہ جانتے تھے تم دیکھنا اس دن کا اور تیاری نہ کی تمنے آج کے دن کی عذاب سے چھوٹنے کی سو اب جگہ تمھارے رہنے کی آگ ہے اور نہین ہے تمھارے واسطے آج کوئی حمایتی مدد کرنے والا جو چھڑا وے اس آگ کے عذاب سے تمکو ذَٰلِكُمْ بِأَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا وَغَرَّتْكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُونَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ۝ یہ عذاب مین ڈال کے بھولنا تمکو اسواسطے ہے جو تم پکڑتے تھے خدائے تعالیٰ کی آیتون کو ٹھٹھے مین اور مسخری کرتے تھے اُنسے یعنی قرآن کی آیتون کی حرمت نہ کرتے تھے اور اُنھین بزرگ نہ جانتے تھے اور مغرور ہوتے تھے تم دنیا کی زندگی پر پھر آج باہر نہ نکالے جاوینگے کافر آگ کے عذاب سے اور نہ اس لائق ہین جو کوئی اُنھین خوش چاہی یعنی کوئی اُنھین نہ کہیگا کہ تم تقصیر معاف کرو اپنی یا کوئی ترس کھاوے اُنکا حال دیکھکر فَلِلَّهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَرَبِّ الْأَرْضِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ پھر حمد خدائے تعالیٰ ہی کو لائق ہین تمامی تعریفین اور بڑائیان جو پیدا کرنے والا ہی آسمانون کا اور پیدا کرنیوالا ہی زمین کا اور پیدا کرنے والا ہی سارے جہان کی خلقت کا وہی ایک ہے وَلَهُ الْكِبْرِيَاءُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ اور اُسی خدائے تعالیٰ کو لائق ہے سب طرح سے بڑائی اور بزرگی آسمانون مین اور زمین مین یعنی آسمانون کے رہنے والے اور زمین کے رہنے والے سب اُسی کی بڑائی اور تعریف کرتے ہین جو سب کچھ اُسنے پیدا کیا ہی اور وہی ہی سب سے بڑا زبردست مضبوط کام کرنیوالا جو اُسکے کام مین کسطرح کا نقصان اور عیب نہین ہی اور کوئی چیز حکمت سے خالی نہین

سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ مَكِّيَّةٌ　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　وَهِيَ خَمْسٌ وَثَلٰثُوْنَ اٰيَةً

خمٓ ۝ معنی ان حرفون کے جدا جدا اشارات ہین خدا اور رسول کے درمیان بعضون نے کہا ہے کہ حا سے اشارہ ہے ساتھ حکم خدائے تعالیٰ کے جو بہت درست اور محکم ہے اور میم سے اشارہ ہے ساتھ نام مجید کے جو یہ ایک نام خدائے تعالیٰ کا ہے سو فرماتا ہے خدائے تعالیٰ کہ حکم مجید کا یعنی کلام اللہ کا

الجزء ۲۶

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ

اُترنا جو کتاب ہو خدائے تعالیٰ کی طرف سے جو خدائے تعالیٰ بہت زبردست مضبوط کام کرنے والا ہے اور خدائے تعالیٰ فرماتا ہے مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ۝ نہین پیدا کیا ہمنے آسمانون کو اور زمین کو اور جو کچھ اُن دونون مین ہے مگر ساتھ درستی اور واجبی کے یعنی اُنکو اسی طرح سے بنانا لائق تھا اور یہی حکمت ہے اور ایک وقت مقرر کیا ہوا ہمنے بنا رکھا ہے یعنی قیامت کے آنے کا ایک وقت مقرر کر رکھا ہی جو اپنے وقت پر مقرر آویگی اور وہ لوگ جو نہین مانتے اور سچ نہین جانتے قیامت کے آنے کو وہ لوگ اُس چیز سے جس سے ڈرایا ہے لوگون کو یعنی قیامت کے دن کے عذاب سے ڈرایا ہی سو وہ لوگ اُس سے مُنھ پھیرتے ہین یعنی نہین مانتے قیامت کو اور اُس دن کے عذاب کو سچ نہین جانتے قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ؕ ائْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مشرکون کو کہ بھلا بتاؤ تو سوا ے خدائے تعالیٰ کے جنکو پوجتے ہو دکھاؤ تو مجھے جو اُنھون نے کیا پیدا کیا ہے زمین مین سے یا اُنھون کو کچھ ساجھا ہی آسمانون کے بنانے مین جو تم اُنکو پوجتے ہو یعنی خدائے تعالیٰ کا شریک کرتے ہو بندگی مین اُنکو سو کچھ کسی طرح کی چیز کے پیدا کرنے مین ساجھا نہین اور نہ کوئی چیز انھون نے پیدا کی ہے پھر وہ کیونکر شریک ہوویں یا لاؤ کوئی سند لکھی ہوئی جو قرآن سے پہلے تم پاس آئی ہو یا کوئی نشانی لاؤ عقل سے اگلون کی جو کوئی اگلون پیغمبرون سے کوئی دلیل ہو کہ خدائے تعالیٰ کے شریک ہین تو بتاؤ یعنی کسی پیغمبر اگلے نے نہین کہا کہ خدا کا کوئی شریک ہے اگر کسی نے کہا ہو یا کوئی سند ہو تو لا کر دکھاؤ اگر تم سچے ہو تو کوئی دلیل نہین تم جھوٹے ہو وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝ اور کون ہی گمراہ زیادہ اُس سے جو پوجے سوا ے خدائے تعالیٰ کے اُس چیز کو جو قبول نہ کرے اُنکے پوجنے کو قیامت کے دن تک یعنی اگر قیامت تک اُنکو پوجا کرین وہ ہرگز جواب نہ دیوین اور بت اُنکے پوجنے سے بیخبر ہین اور نہین سنتے اُنکے پکارنے کو ہرگز وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۝ اور جبوقت کہ قبرون سے اُٹھکر اکٹھے ہونگے سب لوگ قیامت کے دن بت اُنسے دشمن ہونگے اور اُنکے پوجنے سے منکر ہونگے کہینگے بت کہ تم ہمین نہین پوجتے تھے بلکہ تمنے اپنے جی کی خوشی کی تھی وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ اور جب پڑھی جاتی ہین ان کافرون کے آگے ہماری آیتین قرآن کی روشن تو کہتے ہین کافر اُس سچی بات کو جبوقت کہ آئی ہی اُن پاس کہ یہ جادو ہے کھلا ہوا صریحا اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ۚ كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًا ۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ بلکہ کہتے ہین کہ آپ اپنے دل سے جوڑ لا ے ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کو اور کہتا ہے کہ خدائے تعالیٰ نے بھجوایا ہے کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنکو کہ اگر مین اسے اپنے دل سے جوڑ لایا ہون اور خدائے تعالیٰ کی طرف نسبت دیتا ہون تو بڑا گناہ ہے جو البتہ عذاب آوے ایسے گناہ کے سبب تو پھر تم کچھ نہ کر سکو گے علاج میرے واسطے جو خدائے تعالیٰ کے عذاب سے ذرا بھی کم ہو یعنی تم تو ہرگز ذرا بھی عذاب سے نہ بچا سکو گے پھر کس بھروسے پر اور کسکی حمایت پر مین ایسا کرون جسکے سبب سے مقرر عذاب آوے خدائے تعالیٰ ہی خوب جانتا ہی جو کچھ کہ تم فکرین دوڑاتے ہو قرآن مین کفایت کرتا ہے خدائے تعالیٰ اس چیز مین گواہ شاہدی دینے والا ہی میرے اور تمھارے بیچ اور وہی بخشنے والا ہے مہربانی کرنے والا ہے قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ ؕ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ نہین ہون مین نیا پیغمبرون سے یعنی مجھ سے آگے بہت پیغمبر آچکے ہین تم اچنبھا کیون کرتے ہو میری باتون سے اور نہین جانتا ہین جو کیا کریگا خدائے تعالیٰ مجھ سے اور نہین جانتا جو کیا کریگا تمسے یعنی خدائے تعالیٰ کی مرضی کی خبر

نہین مجھے جسقدر جو حکم آتا ہے سو اُتنا ہی وہ کہتا ہون مین اور اُسی حکم پر چلتا ہون اور نہین ہون مین مگر ڈرانے والا خدائے تعالیٰ کے عذاب سے کھلا ہوا سُناتا ہون کہ جو کوئی حکم نہ مانے اُسپر عذاب آویگا قیامت کو قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بھلا دیکھو تو یعنی غور کرو کہ اگر ہووے کہ قرآن خدائے تعالیٰ کے پاس سے آیا ہوا اور تم اُسے نہین مانتے اور گواہی دی گواہی دینے والے نے بنی اسرائیل کی قوم سے کہ یہ اُس جیسا ہے یعنی حضرت موسیٰ نے توریت مین گواہی دی جو توریت کے مانند کلام الٰہی قرآن آویگا اور موسیٰ علیہ السلام قرآن پر ایمان لایا اور سچا جانا اور تم غرور کرتے ہو اور تکبری سے جھٹلاتے ہو بیشک خدائے تعالیٰ راہ نہین دکھاتا ظالم قوم کو وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ۝ اور کہتے ہین وہ لوگ جو قرآن کے حکم کو نہین مانتے اُن کو جو حکم مانتے ہین یعنی کافر مسلمانون کو کہتے ہین کہ ایمان لانا اور پیغمبر کو سچا جاننا نیک ہوتا تو ہمسے پہلے کوئی ایمان نہ لاتا یعنی یہ لوگ غریب اور بے علم جو ایمان لائے ہین ہم اِن سے پہلے ایمان لاتے اگر وہ اچھی بات ہوتی جو ہم عقلمند اور اشراف ہین بھلی بری بات خوب سمجھتے ہین پھر جب کافرون نے راہ نہ پائی قرآن کی طرف اور اُسکی خوبی نہ سمجھی تب پھر کہتے ہین کہ یہ قرآن جھوٹ اور بہتان ہے پُرانا یعنی آگے بھی اگلے لوگون مین اس طرح کہتے تھے وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ۭ وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۠ وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ۝ اور پہلے قرآن سے کتاب توریت موسیٰ علیہ السلام کی تھی آگے چلنے والے دین مین اور مہربانی سچ ماننے والون کے واسطے اور یہ قرآن لکھا ہوا ہے سچا کرنے والا اگلی کتابون کو عربی زبان مین توڑ اوسے یہ قرآن اُن لوگون کو جو ستم کرتے ہین اپنے اوپر قرآن کو جھوٹ سمجھکر اور خوشخبری دینے والا ہے یہ قرآن نیک کام کرنے والون کو جو اسے سچ جان کر اُسکا حکم مانتے ہین سو وہ نیک کام کرنیوالے وہ لوگ ہین جو اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ بیشک وہ لوگ جو کہتے ہین کہ پروردگار ہمارا خدائے تعالیٰ ہی ہے پھر اسی بات پر ٹھہرے ہوے ہین پھر اُن لوگون پر نہین ہے ڈر اور نہ وہ لوگ غمگین ہونگے اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ جَزَاۗءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ وہ لوگ رہنے والے ہین بہشت مین سو ہمیشہ بہشت مین رہین گے وہ لوگ یہ بہشت مین ہمیشہ رہنا اور وہان کی نعمتین بدلہ ہے اُن کامون کا جو وہ دنیا مین کرتے تھے یعنی قرآن کو اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا جان کر حکم بجا لاتے تھے وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسَانًا ۭ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۭ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰي وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۭ اِنِّىْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّىْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ اور فرمایا ہمنے آدمیون کو جو ساتھ ماں باپ کے بھلائی کرین جو اُٹھایا ہے آدمی کو اُسکی ماں نے یعنی پیٹ مین رکھا ہے محنت اور سختی سے اور جنا ہے آدمی کو اُسکی ماں نے مشکل اور مصیبت سے اور مدت پیٹ مین رکھنے کی اور دودھ چھڑانے کی تیس مہینے ہین جو نو مہینے پیٹ مین رکھنا اور پونے دو برس دودھ پلانا یا چھ مہینے پیٹ مین رکھنا اور ڈیڑھ برس دودھ پلانا پھر جب تک وہ پونہچے جوانی کو زور آور قوت پکڑے اور پونہچے چالیس برس کی عمر کو مفسرین کہتے ہین کہ یہ آیت حضرت ابا بکر صدیقؓ کی شان مین ہے جو وہ چھ مہینے ماں کے پیٹ مین رہے اور پورے دو برس دودھ پیا اور اٹھارہ برس کی عمر سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت مین رہے اُسوقت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیس برس کی عمر تھی اور جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چالیس برس کی عمر ہوئی تب نعمت پیغمبری کی ہوئی تب حضرت صدیق اکبر اڑتیس برس کے تھے سُنتے ہی پہلے ایمان لائے اور کہا اے پروردگار میرے ڈال میرے دل مین اور توفیق دے مجکو وہ کہ شکر بجا لاؤن مین تیری اُن نعمتون کا جو انعام کی ہین تونے مجھپر اور میرے ماں باپ پر جو مین ایمان لایا اور میرے ماں باپنے بھی اسلام قبول کیا ایسا کوئی قریشون مین نہ تھا جو ماں باپ سمیت اسلام مین آیا ہو سوا سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اور دعا مانگی کہ اے پروردگار توفیق دے مجکو جو اچھے کام کرون مین ایسے کہ اُن کامون سے تو خوش ہو اور نیکبخت کر اولاد میری بیشک مین سب چیز چھوڑ کر پھرا ہون تیری طرف اور مین حکم بردار ہون تیرے فرمانے کا خدائے تعالیٰ نے اُنکی دعا مین قبول کین جو اُن سے نیک کام ایسے ہوے جو نو غلام مول لیکر خدائے تعالیٰ کی راہ مین آزاد کیے اُنمین ایک حضرت بلالؓ ہین اور اولاد اُنکی ایسی نیک ہوئی جو بیٹی اُنکی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ام المومنین حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محلون مین داخل ہوئین سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ

عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ فِيْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ۭ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ۝ اور وہ لوگ ہین جو بھلائی کرتے ہین ماں باپ اپنے سے اور شکر بجا لاتے ہین نعمتون کا قبول کین ہمنے اُنکی بھلائیان اور نیک کام جو کیے اُنھون نے دنیا مین اور چھوڑ دین برائیان اور گناہ اُنکے معاف کیے وہ لوگ گنے جاوینگے بہشت کے رہنے والون مین یہ وعدہ دیا ہوا خدائے تعالیٰ کا ہی سچا جو وہ لوگ وعدہ دیے گئے ہین یعنی اُنسے جو وعدہ کیا ہے کہ بہشت مین داخل کرینگے اور گناہ اُنکے معاف کرینگے اور نیکیان اُنکی قبول کرینگے یہ سب سچ ہے وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ اَتَعِدٰنِنِيْٓ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِيْ ۚ وَهُمَا يَسْتَغِيْثٰنِ اللّٰهَ وَيْلَكَ اٰمِنْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَيَقُوْلُ مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ اور وہ شخص جسنے کہا اپنے ماں باپ کو اُفٍّ یعنی جب اُسکے ماں باپ نے کہا کہ ایمان لاؤ قرآن اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تب اُسنے کہا اپنے ماں باپ کو کہ بیزار ہون مین تم دونون سے اے تم مجکو وعدہ دیتے ہو کہ باہر نکلون گا مین گور سے جیتا یعنی مرنے کے بعد پھر جی اُٹھین گے قیامت کو اور گذر گئے بہت قرن پہلے میرے پیدا ہونے سے جو کوئی مرا ہوا جی نہ اُٹھا گور سے اور نہ قیامت آئی یہ بات بڑی جھوٹ ہی مین تمسے بیزار ہون تب اور ماں باپ اُس بیٹے کے وہ بات سنکر فریاد کرتے تھے خدائے تعالیٰ سے اور کہتے تھے کہ اے بیٹا ہائے افسوس تجکو یہ بات نہ کہہ کہ قیامت جھوٹ ہے ایمان لا کہ مر کر قبرون سے مقرر اُٹھین گے قیامت کے دن یہ وعدہ خدائے تعالیٰ کا سچ ہے بیشک ہوئیگا پھر کہا اُس بیٹے نے کہ یہ باتین جو تم کہتے ہو پُرانے قصے ہین اگلے لوگون کے ایسی باتین مدت سے سُنتے ہین کہ آگے بھی اِس طرح کہتے تھے جھوٹ سا معلوم ہوتا ہی سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ۝ ویسے شخص جو ماں باپ کا کہنا نہ مانے اور قیامت کو سچ نہ جانے اُن ہی لوگون پر ثابت اور درست ہو چکی بات عذاب کی اگلی امتون کے ساتھ جو گذر گئین پہلے انسے دیوون اور آدمیون کی قوم سے یعنی جیسے آگے دیو اور آدمی قیامت کو سچ نہ جانتے تھے اُنپر عذاب ثابت ہوا ویسا ہی حال انکا بھی ہوگا بیشک وہ اگلے لوگ دیو اور آدمیون کی قوم سے تھے بدکار خراب ہونیوالے وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ وَلِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ اور ہر ایک کو اُن دو فرقون سے یعنی دیو اور آدمیون کے واسطے درجے ہین موافق اُنکے کامون کے اور البتہ پورا دیا جاویگا بدلہ اُنکے کامون کا کچھ کمی نہوگی اور وہ لوگ نہ ستائے جاوینگے یعنی اُنپر کچھ ظلم نہوگا اور بدلہ دینے مین کچھ قصور نہوگا جیسے اُنھون کے کام ہونگے اچھے اُسی قدر اُنکو نعمتین ملین گی وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ۭ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ۝ اور جس دن کافرون کے سامنے روبرو لاوین گے آگ دوزخ کی اور کہین گے اُنکو کہ کھوئین تمنے اپنے مزے کی پاکیزہ چیزین دنیا کی زندگانی مین اور فائدے پا چکے تم اُن مزے کی پاکیزہ ستھری چیزون سے دنیا مین اور آج کے واسطے کچھ نہ چھوڑا تمنے پھر آج بدلہ پائے جاؤگے یعنی تمھین ملیگا عذاب خوار کرنے والا خواری اور رسوائی ملے گی تمکو اب جیسے تمنے تکبری کی تھی دنیا مین ناحق اور عذاب ہوگا اُس سبب جو تم دنیا مین کرتے تھے خرابیان اور حکم سے پیغمبر کے باہر جاتے تھے وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ ۭ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖٓ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ اور یاد کرا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عاد کے بھائی کے احوال کو یعنی حضرت ہود نبی علیہ السّلام کا ذکر کر اپنی امت کے آگے کہ جب ڈرایا ہود علیہ السلام نے اپنی قوم عادیون کو جو شہر مین احقاف کے رہتے تھے اور آگے ڈرانے والے پیغمبر ہو گئے تھے پہلے ہود علیہ السلام سے اور پیچھے بھی آئے تھے یعنی ہود علیہ السلام نہ سب سے پہلے تھے نہ سب سے پیچھے اُنسے پہلے بھی پیغمبر جیسے حضرت نوح اور حضرت ادریس علیہما السلام آئے اور اُنسے پیچھے بھی بہت پیغمبر آگئے تھے پھر جب ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرا کر کہا یہ کہ مت پوجو اور بندگی نہ کرو کسی کی مگر خدائے تعالیٰ ہی کو نر اپوجا کرو اور اُسی اکیلے کی بندگی کرو جو مین ڈرتا ہون تمپر عذاب سے بڑے دن کے یعنی اگر سوائے خدائے تعالیٰ کے کچھ اور پوجوگے تو قیامت کے دن تمپر عذاب بڑا ہوگا اسواسطے ڈرتا ہون مین اور نصیحت کرتا ہون مین تمکو کہ خبردار سوائے خدائے تعالیٰ کے کسی کو نہ پوجیو نہین تو بڑا عذاب ہوگا تمپر تب قوم عاد نے یہ سنکر قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ کہنے لگے کہ اے ہود علیہ السلام اے کیا تو آیا ہی ہمارے پاس اسواسطے جو ڈرا کر پھیرے ہمکو ہمارے خداؤن سے سو ہم تو نہین پھرنے کے اپنے خداؤن سے تیرے ڈرانے کے سبب پھر لاؤ ہمارے سامنے اُس عذاب کو جس سے ڈراتا ہی اور وعدہ کرتا ہے اُس عذاب کا اگر سچا ہے اپنی بات مین قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۡ وَاُبَلِّغُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا

تجھلون ○ کہا حضرت ہود علیہ السلام نے کہ تم جلدی نہ کرو عذاب کے آنے مین اور عذاب کے آنے کے وقت کی خبر خدائے تعالیٰ ہی کے پاس ہی مجھے کچھ خبر نہین جو کسوقت آویگا عذاب مین خبر پونہچاتا ہون تمکو جو مجھ پاس آئی ہے پر مین دیکھتا ہون تمکو جو تم ایک قوم بڑی احمق ہو جو عذاب کے آنے کی جلدی کرتے ہو یہ قصہ سورۂ اعراف مین مفصل گذرا ہے کہ احقاف مین مینھ نہ برسا اور گرمی کی شدت سے وہ لوگ حیران ہوکر قیل نام سردار قوم عاد کا اپنی قوم کے اشراف لیکر مکے کی طرف مینھ مانگنے گیا وہان جاکر عاجزی کی اور دعا مانگی خدائے تعالیٰ نے تین ٹکڑے بدلی کے ایک سرخ دوسرا سفید تیسرا سیاہ ایک طرف سے مظاہر کیے اور آواز آئی جو اُنمین سے جونسا چاہو اختیار کرلو اُنھون نے اپنی عقل سے سیاہ ٹکڑے بدلی کو خوب برسنے والا سمجھکر اختیار کیا وہ کالی بدلی اُن کے ساتھ احقاف تک آئی اور یہ سب خوش ہوے جیسا کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ۭ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ۭ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ پھر جس وقت دیکھا عاد کی قوم نے اُس سیاہ بدلی کو آتے ہوے سامنے سے اپنے جنگل کے جہان اُنکے کھیت تھے تو کہا کہ یہ کالی بدلی برسے گی ہمپر اور خوش ہوے اُسے دیکھکر تب حضرت ہود علیہ السلام نے کہا کہ یہ بدلی مینھ برسانے والی نہین ہے بلکہ یہ وہ عذاب ہے جسکی تم جلدی کرتے تھے یہ آندھی ہے جو اُسمین بڑا عذاب ہے دکھ دینے والا اور یہ آندھی تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍۭ بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰٓى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ○ ہلاک اور فنا کرنے والی ہی ہر چیز کو یعنی آدمی اور حیوانون کو اُکھیڑ ماریگی اپنے پروردگار کے حکم سے سو وہ آندھی آٹھ دن اور رات ایسی زور سے چلی جو سب کو مار کر دریا مین پھینک دیا پھر ایسا حال انکا ہوا جو نظر نہ آتا تھا اُن کی بستی مین سواے اُنکے گھرون کے یعنی اُنکے گھر بھی خالی پڑے رہے اور وہ سب مرگئے ایسا ہی بدلہ دیتے ہین ہم گنہگار قوم کو جو ہمارے پیغمبر کا کہنا نہ مانے وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً ۡ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ اور ہمنے قرار پکڑتا اور ٹھہراؤ دیا عاد کی قوم کو جیسا اُس مکان کے جو قرار پکڑتا اور ٹھہراؤ نہ دیا تمکو اے مکے کے لوگو یعنی وہ مکان لینے اُنکے بہت اچھے تھے جو اُسمین سب طرح کی کھیتی ہوتی تھی اور دولت اور قوت اور عمرین بڑی دی تھین اُنکو تمکو نہین ہین وہ نعمتین اور قوت اور شوکت اور دیے ہمنے عاد کی قوم کو کان سننے والے اور آنکھین دین دیکھنے کو اور دل دیا بُری بھلی سمجھنے کو پر جب عذاب ہمارا اُنپر اُترا تو کچھ دور نہ کیا اُنسے اُنکے کانون نے جو عذاب کے آنے کی خبر سُنکر اپنا بچاؤ کرتے اور نہ اُنکی آنکھون نے جو عذاب دیکھکر عذاب کو دور کرتے اور نہ اُنکے دل نے جو عقل سے تدبیر کرتے عذاب سے چھٹنے کی ذرا بھی کوئی کچھ کام نہ آیا جسوقت کہ وہ نہ مانتے تھے خدائے تعالیٰ کی آیتون کو اور گھیر لیا اور اُلٹ پڑا اُن پر وہ اُنکا ٹھٹھا مارنا یعنی جیسے وہ عذاب کا آنا ٹھٹھا جانتے تھے ویسے ہی ہلاک ہوے وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ○ اور بیشک ہلاک کیا اور مار کھپایا ہمنے گرد تمھارے کے سب گانون یعنی تمھارے آس پاس جو لوگ بستے تھے اُن سبکو ہلاک کیا اور پھر پھر یعنی بہت بار ہمنے بھیجین نشانیان اپنی قدرت کی اُن بستیون مین جو شاید کہ پھرین کفر سے اور ایمان لاوین اُنھون نے نشانیون کو اور پیغمبرون کو نہ مانا اور جھوٹ جانا پھر ہمنے اُن سب کو کیا ہلاک فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ۭ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ○ پھر کیون نہ مدد اور حمایت کی اُنھون نے جنکو پوجتے تھے سواے خدای تعالیٰ کے درجہ پانے کو خدا سمجھکر اُنکو یعنی اُنکو خدا سمجھکر پوجتے تھے درجہ پانے کو سو وہ کچھ کام نہ آئے بلکہ غائب ہوگئے اُنسے عذاب کے وقت اور یہ بتون کو خدا سمجھنا بہتان تھا مشرکون کا اور مشرک اپنے جی سے بنا کر اُنھین خدا کہتے تھے یعنی در اصل وہ بت کچھ ہی نہ تھے مشرکون نے اپنے دل سے یہ بات جوڑی تھی کہتے ہین کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب طائف سے مکے کی طرف آتے تھے راہ مین ایک باغ کے پاس رات کو تہجد کی نماز مین قرآن پڑھتے تھے اُسوقت ایک جماعت دیوون کی آسمان کی ہوا مین جاتے تھے جب اُس جگہ پونہچے اور آواز حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سُنی اُس جگہ اُترے اور اپنے تئین ظاہر کیا جیسے کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ○ اور جب پھیرا ہمنے تیری طرف کئی شخصون کو دیوون کی قوم سے سو وہ نو جن تھے بعضے کہتے ہین سات تھے یا بارہ جن تھے جو وہ سُنتے تھے قرآن کو دھیان سے دل لگاکر پھر جسوقت کہ حاضر ہوے پاس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تو کہتے تھے آپس مین کہ چپ رہو اور سنو جو کیا خوب قرآن کو پڑھتے ہین پھر جب پڑھ چکے نماز تہجد کی تو وہ سب جن ایمان لائے اور مسلمان ہوے اور طریقہ اسلام کا پوچھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکو سب بتایا اور اُن جنون

ع ۳

کو نائب کرکے اپنی طرف سے اُنکی قوم مین بھیجا جو اپنی قوم مین جاکر خدائے تعالیٰ کے عذاب سے ڈراوے اور کہو کہ ایمان لاؤ خدا اور رسول پر نہین تو تم پر عذاب آویگا پھر وہ جن اپنی قوم مین گئے قَالُوْا یٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا کِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰی مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ یَهْدِیْٓ اِلَی الْحَقِّ وَاِلٰی طَرِیْقٍ مُّسْتَقِیْمٍ کہا اے قوم ہماری بیشک ہمنے سُنا ایک کتاب کو جو خدائے تعالیٰ کے پاس سے اُتری ہو بعد کتاب موسیٰ علیہ السلام کے جو توریت تھی سو یہ کتاب اب جو اُتری ہے اگلی کتابون کو سچا کرتی ہو اور راہ دکھاتی ہو طرف سچ اور ٹھیک بات کے اور راہ دکھاتی ہو سیدھی مضبوط اور کہا اُن جنّون نے کہ یٰقَوْمَنَآ اَجِیْبُوْا دَاعِیَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ یَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَیُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ اے قوم ہماری مانو اور قبول کرو اُسکو جو خدائے تعالیٰ کی طرف بُلاتا ہی یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مانو اور اُسکا حکم بجالاؤ تو وہ بخشا دے تمھارے واسطے خدائے تعالیٰ سے گناہ تمھارے اور بچاوے اور چھڑاوے تمکو عذاب دُکھ دینے والے سے وَمَنْ لَّا یُجِبْ دَاعِیَ اللّٰهِ فَلَیْسَ بِمُعْجِزٍ فِی الْاَرْضِ وَلَیْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِیَآءُ اُولٰٓئِكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ اور جو کوئی نہ مانیگا اور قبول نہ کریگا خدائے تعالیٰ کی طرف بُلانے والے کو یعنی جو کوئی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانا بجا نہ لاویگا تو پھر وہ نہین عاجز کرنے والا خدائے تعالیٰ کو عذاب کرنے مین کہ خدائے تعالیٰ اُسپر عذاب نہ کرسکے اور نہین ہو اس نہ ماننے والے کا سوا خدائے تعالیٰ کے کوئی دوست مدد کرنے والا جو بچاوے عذاب سے وہی لوگ نہ ماننے والے حکم رسول اللہ کا گمراہ ہین صریحًا اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ یَعْیَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓی اَنْ یُّحْیِۦَ الْمَوْتٰی بَلٰٓی اِنَّهٗ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اے کیا نہین دیکھتے اور نہین سمجھتے اے نہ ماننے والو قیامت کے یہ کہ وہی خدائے تعالیٰ جسنے پیدا کیا اپنی قدرت سے آسمانون کو اور زمین کو اور ماندہ نہوا اور نہ تھکا اُن کے بنانے سے اور پیدا کرنے سے اور جو ایسی بڑی چیزین بنائین بغیر محنت اور بغیر مدد کرنے والے کے جو کوئی اور اُنکے بنانے مین شریک اور ہاتھ بٹانے والا نہ تھا وہ خدائے تعالیٰ قدرت رکھتا ہوا پر اُسکے جو پھر دوبارہ جلائے سب موے ہوؤن کو قبرون سے ہان وہ خدائے تعالیٰ قدرت یہ بھی رکھتا ہو بیشک خدائے تعالیٰ سب کام اور سب چیز کرسکتا ہی وَیَوْمَ یُعْرَضُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا عَلَی النَّارِ اَلَیْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ قَالُوْا بَلٰی وَرَبِّنَا قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ اور جسدن سامنے ہونگے وہ لوگ جو کافر ہین اور حاضر ہونگے آگ پر یعنی آگ دوزخ کی اُنکے روبرو ہوگی اور جانین گے کافر کہ اب ہمین آگ مین ڈالین گے اُسوقت کہین گے کافرون کو کہ کیا یہ عذاب سچ نہین ہے جو تم جھوٹ جانتے تھے اسکو دنیا مین اور پیغمبرون کو جو اُس عذاب سے خبر دیتے تھے اُنھین جھوٹا کہتے تھے اب دیکھو یہ سچ ہے یا جھوٹ ہے تب کہین گے آگ کو سامنے دیکھکر کہ ہان سچ ہے قسم خدائے تعالیٰ کی عذاب جھوٹ نہین ہے پھر کہیگا خدائے تعالیٰ کہ پھر اب چکھو مزا عذاب کا سبب اُسکے جو تم نہ مانتے تھے اُسکو اور جھوٹ جانتے تھے اب خدائے تعالیٰ اپنے دوست محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی فرماتا ہے فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ یَوْمَ یَرَوْنَ مَا یُوْعَدُوْنَ پھر صبر کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان قریشون کے دکھ دینے پر جیسا کہ صبر کیا اولوالعزم نے جو پیغمبرون سے تھے اپنی امت کے ستانے پر اولوالعزم پیغمبر پانچ مشہور ہین جیسے حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور مت جلدی کر اُنکے عذاب کے آنے کے واسطے گویا کہ مکے کے لوگ جسدن دیکھینگے اپنے وعدہ دیے ہوے عذاب کو تو جانین گے کہ نہین رہے وہ مگر ایک گھڑی دن کی بَلٰغٌ فَهَلْ یُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ کہ ڈھیل نہین کی ہمنے دنیا مین مگر ایک گھڑی دن کے یعنی جب اُنپر عذاب آویگا تو ایک دم کی فرصت نہوگی اور یہ ایسا سمجھین گے کہ گویا ہم دنیا مین ایک گھڑی رہے تھے یہ سب احوال مفصل پونہچا دیا اور سُنا دیا تمکو اے کافرو پھر عذاب نہوگا مگر بدکار لوگون کو جو پیغمبر کا اور خدائے تعالیٰ کا فرمانا بجا نہ لاوین گے اور اُن کا حکم سچ نہ جانین گے اُن ہی پر ہمیشہ عذاب ہوگا

ع ۴ ربع ۴

سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

مدنیۃ وھی ثمان وثلثون اٰیۃ

اَلَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝ وہ لوگ جو کافر ہوے اور پھیر رکھا لوگون کو خدائے تعالیٰ کی راہ سے یعنی لوگون کو مسلمان ہونے نہ دیا اُن کافرون کے ضائع اور نکمے کیے خدائے تعالیٰ نے نیک کام جیسے خیرات اور مہمانداری اور مسافر کی خدمت وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ۝ اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہین اور کیے اُنھون نے اچھے کام جیسے خیرات محتاجون کو اور سب حق دارون کا حق ادا کرنا اور سچ جاننا اُسکو جو اُترا ہے اوپر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یعنی قرآن

پر ایمان لائے ہین اور وہ سچ خدائے تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے پھر اُن لوگون سے دور کیا خدائے تعالیٰ نے گناہ اُنکا اور برائی اُنکی اور نیک کیا کام اور حال
اُنکا یعنی خدائے تعالیٰ نے مومنون کے گناہ بخشے اور رحمت اور مہربانی کی ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ
مِنْ رَّبِّهِمْ ۭ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ۝ یہ گناہ بخشنا مومنون کا اور نیکیان کھونی کافرون کی اس سبب سے ہین کہ وہ لوگ جو کافر ہوے اُنھون نے الربع
تابعداری کی جھوٹ کی یعنی کافرون نے شیطان کے بہکانے سے اپنے جی کی خوشی کی اور رسول کا کہنا نہ مانا اور بیشک مسلمانون نے تابعداری سچ کی کی
جو وہ قرآن ہے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے بھیجا ہوا پروردگار اُنکے سے ایسے ہی مارتا ہے یعنی بیان کرتا ہے خدائے تعالیٰ لوگون کے واسطے مثلین
اُنکی یعنی احوال کافرون اور مسلمانون کا مفصل ورکھولکر بیان کرتا ہے تو سمجھین فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتّٰٓى اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ
فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۝ پھر جب تم سامنے ہو اور دیکھو اے مسلمانو کافرون کو لڑائی کے وقت تو مارو گردنین اُنکی یعنی قتل کرو کافرون کو یہانتک کہ بہت قتل
کرو پھر مضبوط کرو اُنکے بند یعنی قید کرو اور مضبوط باندھ رکھو کافرون کو فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاۗءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ۚ پھر بعد قید مع ۱۳
کرنے کے احسان رکھ بغیر کچھ لیے چھوڑ دو یا کچھ لیکر چھوڑ دو جبتک کہ اُتار رکھین ہتھیار لڑنے والے یعنی لڑو اور قید کرو کافرون کو اور چھوڑو جبتک
کہ دین اسلام سب جگہ پونہچے اور کافر نہ رہین یا مسلمان ہووین یا مطیع الاسلام ذٰلِكَ ۚ وَلَوْ يَشَاۗءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ ۙ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَ بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ۭ
یہ حکم ہوا اسے کرو اور اگر چاہے خدائے تعالیٰ تو ہر طرح بدلہ لیوے کافرون سے اے پر یہ حکم لڑائی کا اسواسطے کیا تو آزماوے تم مین سے بعضے مسلمانون کو یعنی
ظاہر کرے تم مین سے سچے مسلمانون کو اور محنت لڑائی کی دیوے تو ویسا ہی نیک بدلہ دیوے دنیا اور دین مین اور کافرون کا کفر اور ظلم ظاہر کرے سو ویسے ہی گوشمالی
اور عذاب دیوے تو کفر کو چھوڑین وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝ اور وہ مسلمان جو مارے گئے ہین خدائے تعالیٰ کی راہ مین پھر ہرگز ضائع
اور خراب نہ کرے گا خدائے تعالیٰ نیک کام اُنکے سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ۝ اور جلد راہ دکھاویگا خدائے تعالیٰ اُنکو نیکی کی عاقبت مین سو وہ بہشت
ہے اور سنوار یگا کام اُنکے وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ۝ اور اُنکو بہشت کے اندر لاویگا جو تعریف اُس بہشت کی ہے اُنکے واسطے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا
اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اگر تم مدد کروگے خدائے تعالیٰ کے دین کی جو اسلام ہے تو مدد کریگا خدائے
تعالیٰ تمھاری اور مضبوط کریگا پاؤن تمھارے لڑائی مین یعنی اگر تم ہمت کروگے کافرون سے لڑنے کی تو خدائے تعالیٰ تمھین دلیری اور بہادری دیویگا
جو فتح پاؤ تم کافرون پر وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝ اور وہ لوگ جو کافر ہین پھر اُنکو خواری اور شرمندگی پونہچا اور نا امیدی ہی
اور ضائع اور نکمی ہین نیکیان اُنکی ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝ یہ کافرون کی نیکیون کا خراب ہونا اس سبب ہے جو برا
لگا اُنکو وہ جو نیچے بھیجا خدائے تعالیٰ نے یعنی قرآن سے بیزار تھے اسواسطے گم اور ناچیز ہوئین نیکیان اُنکی اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ
كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ۝ اے پھر کیا سیر نہین کرتے مکے کے لوگ شہرون مین عاد اور ثمود کے
تو دیکھین جو کیسا ہوا آخر کار اُنکا جو پہلے اُنسے تھے اُنکو خراب کرکے مارا خدائے تعالیٰ نے اور بڑا عذاب بھیجا اُنپر اور اُن کافرون کے واسطے بھی
ویسا ہی ہوویگا ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ۝ یہ عذاب کافرون پر اسواسطے ہے کہ خدائے تعالیٰ دوست ہے مسلمانون ع ۱۵
کا اُنکی مدد کریگا بیشک کافرون کا کوئی دوست نہین جو مدد کرے اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ بیشک
خدائے تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اُن لوگون کو جو ایمان لائے ہین اور کیے کام اچھے اُنکو بہشت مین داخل کریگا اُس بہشت مین بہتی ہین ندیان یعنی خدائے
تعالےٰ مسلمانون کو باغ مین بھیجے گا وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۝ اور وہ لوگ جو کافر ہوئے
اور عیش کیے دنیا مین اور رکھاتے ہین حیوانون کی طرح آگ دوزخ کی ہے اُنکے واسطے آرام کی جگہ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ
الَّتِيْٓ اَخْرَجَتْكَ ۚ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ۝ اور کتنے شہر اور گانون سے جو تھے بہت زور آور وہان کے رہنے والے تیرے گانون کے لوگون
سے جنھون نے نکال دیا تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی مکے کے لوگون سے بہت زبردست تھے جنکو مار کر کھپا دیا ہمنے پھر کوئی مدد کرنیوالا نہ تھا
اُنکو اَفَمَنْ كَانَ عَلٰي بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْۗءُ عَمَلِهٖ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَاۗءَهُمْ ۝ اے کیا پھر جو کوئی ہے اوپر دلیل روشن کے پروردگار اپنے
سے جیسے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمان مانند اور برابر اُنکے ہین جنکے واسطے بنائے شیطان نے بُرے کام اُنکے اور تابعداری کی اُنھون نے

اپنے دل کی خواہش کی معنی کیا یہ کافر اور وہ مسلمان برابر ہین بلکہ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ط مثل اور احوال یہ ہے بہشت کا وہ بہشت جس کا وعدہ دیا ہے پرہیزگارون کو یعنی پرہیزگار اُس بہشت مین جاوین گے جو فِيهَا أَنْهَارٌ مِّن مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ ۚ وَأَنْهَارٌ مِّن لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ ۚ وَأَنْهَارٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ ۚ وَأَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ط وَلَهُمْ فِيهَا مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ ط اُس بہشت مین نہرین ہین پانی کی جس کا رنگ اور بو پھری نہین اور اُس بہشت مین نہرین ہین دودھ کی جس کا مزہ بگڑا نہین اور اُس بہشت مین نہرین ہین شراب کی جو مزیدار ہی پینے والون کو خوش رکھے اور خمار نہ کرے اور اُس بہشت مین نہرین ہین شہد صاف کی اور پاکیزہ ستھرے کی بہتی ہین بہشتیون کے واسطے اور اُنکے واسطے بہشت مین سب طرح کے اور سب بہار کے ہر وقت میوے موجود ہین اور بخشش اور مہربانی ہو اُنکے پروردگار کی اُنپر پھر کیا یہ شخص جو كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ ۝ مانند اُسکے ہین جو ہمیشہ پڑا ہے دوزخ کی آگ مین اور پلایا جاتا ہے اُنکو پانی بہت گرم جو نہایت گرمی سے ٹکڑے ٹکڑے کرتا ہے آنتون کو اُنکی کہتے ہین کہ جب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ پڑھتے اور دین کی باتین اور نصیحت فرماتے اور منافقون کو عیب کرتے تو منافق اُس مجلس سے باہر آکر مزاح اور ٹھٹھے کی طرح پیچھے مسلمانون سے پوچھتے کہ آج محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کیا کہا تھا جو ہماری سمجھ مین نہ آیا سو خدائے تعالیٰ اُس بات کی خبر دیتا ہے وَمِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ ۖ حَتَّىٰ إِذَا خَرَجُوا مِنْ عِندِكَ قَالُوا لِلَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ آنِفًا اور بعضے اُن لوگون سے یعنی منافق وہ ہین جو کان رکھتے ہین تیری طرف اور تیری باتین سُنتے ہین جب تک کہ باہر جاتے ہین تیرے پاس سے تو کہتے ہین اُن سے جن کو دیا ہے علم یعنے کامل مسلمانون سے پوچھتے ہین کہ کیا کہا اب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو ہم سمجھتے نہین یہ پوچھنا مزاح سے ہے جو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے اُنکے حق مین أُولَٰئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ ۝ وہ لوگ ہین جنکے دلون پر خدائے تعالیٰ نے مُہر کر دی ہے اُنکو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نصیحت کو نہین سمجھتے اور تابعداری کرتے ہین اپنے دل کی خوشی کی وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَآتَاهُمْ تَقْوَاهُمْ ۝ اور وہ لوگ جنھون نے راہ پائی ہے اُنکو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات زیادہ کرتی ہے راہ پانا اور یقین افزود ہوتا ہے اور دیتا ہے خطبہ پڑھنا حضرت رسول کا پرہیزگاری اُنکو یعنی مسلمانون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خطبے اور نصیحت کے سننے سے ایمان اور یقین زیادہ ہوتا ہی فَهَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَن تَأْتِيَهُم بَغْتَةً ۖ فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا ۚ فَأَنَّىٰ لَهُمْ إِذَا جَاءَتْهُمْ ذِكْرَاهُمْ ۝ پھر کیا کہ راہ نہین دیکھتے کافر اور منافق مگر قیامت کی جو آوے اُنپر قیامت یکایک پھر بیشک ظاہر ہوا نشان اُسکا جو آخری زمانے کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوے پھر جب آ دیگی قیامت تو پھر کیونکر اُسوقت مانیگی یعنی جب قیامت آویگی تب کچھ فائدہ نہ کریگا اُنکا توبہ کرنا فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوَاكُمْ ۝ پھر یقین جان بیشک وہ کہ نہین کوئی لائق بندگی کے مگر وہی خدائے تعالیٰ وحدہ لاشریک سب کو چھوڑ کر اُسی کی بندگی کر اور گناہ بخشوا اپنے اور سب مسلمان مرد اور عورتون کے اور خدائے تعالیٰ جانتا ہے جگہ پھرنے چلنے تمھارے کو اور آرام کرنے کی جگہ تمھاری کو احوال دن رات کا ذرہ ذرہ خدا کو سب معلوم ہی وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُورَةٌ ۖ فَإِذَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَذُكِرَ فِيهَا الْقِتَالُ ۙ اور کہتے ہین مسلمان جو کیون نہین اُترتی سورۃ بیچ حکم لڑائی کے پھر جب اُترتی ہی سورۃ قرآن کی روشن اور بے شبہہ اور مذکور ہوتا ہی اُسمین لڑائی کا یعنے حکم ہوتا ہے لڑنے کا تو رَأَيْتَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۖ فَأَوْلَىٰ لَهُمْ ۝ طَاعَةٌ وَقَوْلٌ مَّعْرُوفٌ ۚ فَإِذَا عَزَمَ الْأَمْرُ ۚ فَلَوْ صَدَقُوا اللَّهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۝ دیکھتا ہے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنکو جنکے دلون مین بیماری ہے نفاق کی دیکھتے ہین دیکھنا بیہوشون کا سا گویا کہ اُنپر بیہوشی ہے موت کی پھر بہتر ہے اُنکو فرمانبرداری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور اچھی بات کہنی پھر لازم اور مقرر ہوا حکم لڑائی کا تو نہ چاہیے کہ نہ مانین پھر اگر سچ بولتے تھے خدائے تعالیٰ سے جو لڑائی چاہتے تھے تو پھر ہر طرح بہتر ہے اُنکو کہ تابعداری کرین حکم خدائے تعالیٰ کے کی فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِن تَوَلَّيْتُمْ أَن تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ۝ پھر شاید کہ تمسے توقع ہی اے منافقو کہ اگر مالک اور والی ہو تم لوگون کے یہ توقع ہے کہ خرابی اور ہنگامہ کرو مُلک مین غرور اور تکبری سے اور کاٹو محبت اپنے ناتے دارون سے یعنی اگر تم کو مقدور ہو تو حق اور دوستی اپنے کنبے کی موقوف کرو اور لڑائی اور دشمنی شروع کرو أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰ أَبْصَارَهُمْ ۝ وہ قوم ہنگامہ کرنے والی وہ ہین جنپر لعنت کی خدائے تعالیٰ نے اور اپنی رحمت سے دور کیا اُنکو پھر وہ لوگ بہرے ہین جو سچی بات نہین سنتے اور اندھے ہین دل کی آنکھون سے جو معجزے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کے دیکھتے ہین اور یقین نہین لاتے اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ۝ اے پھر کیون نہین فکر کرتے قرآن کے معاملے مین اور اُسکے فائدے کیون نہین سمجھتے بلکہ اُن کے دلون پر قفل لگے ہین جو سمجھ کا دروازہ بند ہے اِنَّ الَّذِیْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓی اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ الْهُدَی الشَّیْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ وَاَمْلٰی لَهُمْ ۝ بیشک وہ لوگ جو پھر گئے اپنی پیٹھ پر یعنی اُلٹے پھرے بعد اُسکے جو ظاہر اور روشن ہوئی اُنپر اُنکی راہ پانی سیدھی دین اسلام کی یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو برحق جان کر پھر کافر ہو گئے تو شیطان نے درست کیا اور بنایا اُنکے واسطے کام اور ڈھیل دکھائی اُن کو بڑی ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِیْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِیْعُكُمْ فِیْ بَعْضِ الْاَمْرِ ۚ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ ۝ یہ اُس سبب سے ہوا جو کہا یہودیون نے اُنکو جو بیزار تھے بھیجے ہوے خدا ے تعالیٰ کے سے یعنی قرآن سے جو بیزار تھے مکے کے لوگ سو اُنسے کہا یہودیون نے کہ ہم اب تابعداری کرینگے تمھاری بعضے کامون مین یعنی یہودیون نے مکے کے لوگون سے اقرار کیا کہ اگر تم پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑو گے تو ہم تمھارے رفیق ہونگے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہی بھید اُنکے اور چھپی مصلحتین اُنکی فَكَیْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ یَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۝ پھر کیا حال ہوگا جب اُنکی جان نکالین گے فرشتے مارتے ہوے اُنکے مونہون کو اور پیٹھ پر اُنکے ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَاۤ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝ یہ جان نکلنا اُس طرح اسواسطے ہوگا کہ اُنھون نے تابعداری کی اُس چیز کی کہ جس سے خدا ے تعالیٰ غصہ ہوا اور بیزار ہوے خوشی خدا ے تعالیٰ کی سے یعنی جس بات سے خدا ے تعالیٰ غصہ ہوتا ہے وہ کام کیے اور جس بات سے خدا ے تعالیٰ خوش ہوتا ہو اُس سے وہ لوگ بیزار ہوے اسواسطے ضایع اور نابود ہوے نیک کام اُنکے اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَنْ لَّنْ یُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ ۝ بلکہ یہ لوگ سمجھتے ہین جنکے دلون مین بیماری ہی نفاق کی وہ کہ نہ ظاہر کریگا خدا ے تعالیٰ دشمنی چھپی ہوئی اُنکے دل کی کو یعنی منافق جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دشمنی چھپی ہوئی جو دل مین رکھتے تھے اور سمجھتے تھے کہ خدا ے تعالیٰ اسکو ظاہر نہ کریگا وَلَوْ نَشَآءُ لَاَرَیْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِیْمٰهُمْ ۚ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِیْ لَحْنِ الْقَوْلِ ۚ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ۝ اور اگر ہم چاہین تو ہر طرح دکھاوین تجکو منافقون کے تئین یعنی اُن کی نشانیان بتادین تجھے پھر ہر طرح پہچانے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم منافقون کو اُنکے ماتھے سے اور بات کے پھیرنے سے اور خدا ے تعالیٰ جانتا ہے تمھارے کامون کو وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰی نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِیْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِیْنَ ۙ وَنَبْلُوَا۟ اَخْبَارَكُمْ ۝ اور ہر طرح ہم آزماتے ہین تمکو لڑنے مین کافرون کے تو جانین ہم کافرون سے لڑنے والون کو تمسے اور جانین جو کون لڑنے والا ہے لڑائی مین اور آزماوین ہم تمھاری باتون مین جو تم کہتے تھے اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَشَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ الْهُدٰی لَنْ یَّضُرُّوا اللّٰهَ شَیْـًٔا ۭ وَسَیُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ۝ اور وہ لوگ جو کافر ہوے یہودیون سے اور لوگون کو پھیر رکھا خدا ے تعالیٰ کی راہ سے جو دین اسلام ہے اور جدا ہوے اور پھٹے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے بعد اُسکے جو روشن ہوئی اُنکو راہ سیدھی یعنی یہودیون نے توریت سے احوال معلوم کر کے یقین جانا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیشک رسول خدا کا ہے اور آخری زمانے کا پیغمبر ہے یہ جان کر نہ مانا آپ اور لوگون کو بھی مسلمان ہونے دیا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دشمنی شروع کی پھر ہرگز نقصان نہ کر سکین گے خدا ے تعالیٰ کا کچھ بھی اور خدا ے تعالیٰ جلد اُنکی نیکیان نابود کریگا یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو کہا مانو خدا ے تعالیٰ کا اور کہا مانو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور نہ خراب اور نہ ضایع کرو نیکیان اپنی اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۝ بیشک وہ لوگ جو کافر ہوے آپ اور پھیر رکھا اور لوگون کو خدا ے تعالیٰ کی راہ سے جو دین اسلام ہے یعنی لوگون کو بہکایا اور مسلمان ہونے نہ دیا پھر اُسی حالت مین موے اور وہ کافر تھے مرنے کے وقت تک یعنی توبہ مرنے کے وقت تک نصیب نہ ہوئی پھر ہرگز نہ بخشے گا اللہ تعالیٰ اُنکے گناہ فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْٓا اِلَى السَّلْمِ ۖ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۚ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ یَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ۝ پھر سست اور نکمے مت ہو تم اے مسلمانو اور مت چاہو صلح کافرون سے اور تم غالب اور اونچے ہو اُنسے اور خدا ے تعالیٰ تمھارے ساتھ ہے اور ضایع اور کم نہ کریگا خدا ے تعالیٰ تمھارے نیک کامون کو اِنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۭ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا یُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَلَا یَسْـَٔلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ۝ سوا اسکے نہین جو زندگی دنیا کی کھیل ہے اور شغل ہے نکما اور جی بہلانا ہے اور اگر تم ایمان لاؤ خدا پر اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُسکا بھیجا ہوا سچا جانو اور ڈرو خدا ے تعالیٰ سے اور گناہ نہ کرو اور پچھلے گناہون سے توبہ کرو تو دیوے خدا ے تعالیٰ تمکو بدلہ تمھارے نیک کامون کا اور ایمان لانے کا اور اُس ڈر کا اور نہین مانگتا خدا ے تعالیٰ تمسے تمھارا مال اور دولت اِنْ یَّسْـَٔلْكُمُوْهَا فَیُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَیُخْرِجْ اَضْغَانَكُمْ ۝ اگر مانگے خدا ے تعالیٰ تمسے مال

تمھارا پھر زیادتی کرے مانگنے مین تمسے یعنی فرماوے کہ سب اپنا مال خیرات کردو تب بخیلی کروگے تم اور نہ دوگے خوشی سے اور ظاہر ہووین گی چھپی ہوئی برائیان تمھاری ھَآ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ ، خبردار ہو تم اے لوگو جو تمھین بُلایا ہے اس واسطے جو خیرات کرداور بانٹو خدائے تعالیٰ کی راہ مین مال یعنی زکوٰۃ دو پھر تم مین سے کوئی ہے کہ بخیلی کرتا ہو اور جو کوئی بخیلی کرتا ہے سواے اسکے نہین کہ بخیلی اپنے سے کرتا ہے یعنی اگر زکوٰۃ دیگا تو خدائے تعالیٰ اُسے دین اور دنیا مین بدلہ دیویگا اور نہین تو نقصان مین رہیگا پھر گویا اُسنے اپنے سے بخیلی کی وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاۗءُ ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ۝ اور اللہ تعالیٰ بے پرواہ اور بے نیاز ہے اور تم محتاج اور منگتا ہو اُسی کے اور اگر تم مُنھ پھیروگے حکم خدائے تعالیٰ سے تو بدلیگا ایک قوم کو سواے تمھارے یعنی تمھین مارکر اور ایک قوم پیدا کریگا جو نہووے وہ قوم تم جیسی یعنی تم جو حکم کو نہین مانتے وہ ویسے نہونگے بلکہ وہ تابعدار اور فرمانبردار ہونگے خدائے تعالیٰ کے اور اُسکے رسول کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ع ۱۰

سُوْرَةُ الْفَتْحِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سَبْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

صحیح روایت ہے کہ چھٹے برس ہجرت سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب مین دیکھا جو مکہ معظمہ کی زیارت کو گئے یارون سمیت تشریف لے گئے ہین اور زیارت کی اور کئی یارون نے حجامت کی ہے صبح یہ خواب یارون مین بیان فرمایا یہ خواب سنکر خوش ہوے اور جانا کہ نبی کا خواب تو ہرگز جھوٹا نہین ہوتا شاید اس خواب کی تعبیر اسی برس ہووے یہ سمجھکر تیاری چلنے کی سب نے کی اور دوشنبہ کے دن پہلی تاریخ ذیقعدہ کی اُسی برس مدینہ منورہ سے باہر نکلے اور نیت عمرے کی باندھی اور ستر اونٹ قربانی کے واسطے ساتھ لیے اور ایک ہزار یا پانچسو آدمی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو کر مکہ معظمہ کی طرف کوچ کیا یہ خبر مکے مین پوہچی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے یارون سمیت اِس طرف کو آتے ہین وہ سب جمع ہو کر مکہ معظمہ سے باہر آئے جو انھین آنے نہ دیجیے اُنکی راہ روک کر ایک مکان مین اُترے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کئی منزل چلکر ایک جگہ اُترے تھے جو اُس مکان کا نام **حُدیبیہ** تھا وہان سُنا کہ مکے کے لوگ اس ارادے سے آئے ہین جو انکو مکے مین آنے نہ دیجیے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سنکر وہین مقام فرمایا اور مشورہ کیا تجواب کیا چاہیے یارون نے کہا کہ اگر یہ کسی طرح ہمین زیارت نہ کرنے دین گے تو ہم مدینے سے ہتھیار منگوا کر انسے لڑینگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بھیجا جو اُنکے بہت کنبے کے لوگ مکے مین رہتے تھے تو یہ جاکر اُنھین سمجھاوین اور کہین کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمسے لڑنے نہین آئے اسی واسطے ہتھیار بھی ساتھ نہین لائے صرف زیارت کعبۃ اللہ کو آئے ہین اور قصد عمرے کا کیا ہے حضرت عثمانؓ مکے کے لوگون مین آئے اور یہ سب ماجرا کہا اور بہتیرا سمجھایا پر وہ کسی طرح راضی نہوے جو یہ زیارت کرین اور کہا مکے کے لوگون نے کہ اے عثمان تو کعبۃ اللہ کی زیارت کرجا اُنھون نے کہا کہ مین بغیر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرگز اکیلا زیارت نہ کرونگا اُنکو یہ بات بری لگی اور حضرت عثمانؓ کو آنے نہ دیا اور اپنے پاس زور سے رکھا اور یہان خبر آئی کہ مکے کے لوگون نے حضرت عثمانؓ کو شہید کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خبر سنکر بہت غصہ کھایا اور ایک درخت کے تلے بیٹھکر فرمایا کہ جتنے لوگ یہان موجود ہین سب نئے سرے سے بیعت کرو سبھون نے کی اسی بیعت کو **بیعت الرضوان** کہتے ہین جو اُسکا ذکر آگے مفصل آویگا اتفاقاً مسلمان مکے کے کئی کافرون کو پکڑ لائے اور قید کیا تب مکے کے لوگون نے ایک شخص کی زبانی کہلا بھیجا کہ تم اِنکو چھوڑ دو تو ہم عثمان کو تمھارے پاس بھیجدین یہان سے جواب گیا جبتک تم حضرت عثمان کو نہ بھیجوگے ہم انکو ہرگز نہین چھوڑنے کے جسوقت یہ جواب مکے کے لوگون پاس پوہنچا اور خبر اُس بیعت الرضوان کی سُنی تو اندیشہ کیا اور کئی سردارون کو بھیجا اُن سردارون نے آن کر کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے کے قریش تمسے صلح کرتے ہین ان شرطون پر کہ ابکی برس یہین سے پھر جاؤ اور اگلے برس آن کے زیارت کعبۃ اللہ کی کیجیو اور دس برس تک ہمارے تمھارے درمیان لڑائی موقوف اور جو کوئی تم مین سے ہمارے دین مین آوے تو ہم نہ دین تھین اور جو کوئی ہم مین سے تمھارے اسلام مین آوے تو تم اُسکو پھیر دو اُسے ہم جو چاہین سو کرین اسی طرح اور کئی شرطین تھین جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبول کین اور حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ کو فرمایا کہ موافق اُنکی مرضی کے عہدنامہ لکھدو انھون نے لکھدیا اور صلح کی اور سب یار دلگیر تھے اور اس صلح سے ناخوش تھے اور ناچار تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قربانی اور حجامت کرو اور اول آپ حجامت بنوائی اور قربانی کی پھر سب نے ناچار ہو کر کیا بیس دن وہان مقام کر کے مدینہ کی طرف پھرے راہ مین ایک رات یہ سورۃ اُتری اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یارون سے فرمایا کہ سورۂ فتح مجھپر اُتری ہے یہ

سب سُنکر مسلمان خوش ہوے اور آپس مین مبارک باد ہوئی اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ۝ بیشک ہمنے فتح دی تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم فتح ظاہر اور روشن جو وہ صلح تھی مکے کے لوگون سے جو اُسمین بہت بھلائیان اور حکمتین تھین ایک تو یہ کہ مکے مین مسلمان چھپے ہوے تھے دُرسے اپنا اسلام ظاہر نہ کرتے تھے اُنھون نے اسلام ظاہر کیا اور قرآن لگے پڑھنے اور اُنکے سبب بہت کافر مسلمان ہوے جو یہی سبب فتح مکہ کا ہوا اور بعضے کہتے ہین مراد فتح خیبر کی ہے جو وہ کئی قلعے تھے اس صلح کے سبب فتح ہوئے غرضکہ فرماتا ہے خدا ے تعالیٰ کہ تجھے دی ہمنے فتح اور گناہ تو بخشوا اور دعا مانگ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝ تو بخشے خدا ے تعالیٰ تیرے گناہ اگلے اور پچھلے سب اور تمام کرے نعمت اپنی تجھپر ظاہر اور باطن کی اور راہ دکھا دے تجھے راہ سیدھی جو اُسمین کسی طرح کچھ پھیر نہو وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ۝ اور مدد کرے تیری خدا ے تعالیٰ مدد کرنا قوت اور زور سے هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ۗ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ خدا ے تعالیٰ وہی ہے جسنے بھیجا آرام اور چین دلون مین مسلمانون کے تو زیادہ ہووے یقین پر یقین اور مالک خدا ے تعالیٰ ہے لشکرون آسمانون اور زمینون کا اور ہے خبردار خدا ے تعالیٰ سب کے احوال سے مضبوط کام کرنے والا ہی مومنون کا اور یقین اُن کا زیادہ اس واسطے کرتا ہے کہ لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝ اور اس واسطے جو دور کرے اُس یقین کے سبب مسلمانون سے گناہ اُنکے اور ہے یہ بات خدا ے تعالیٰ کے پاس بڑا مدعا پانا اور کمال آرزو ہونی جو گناہ بخشے جاوین اور عیش مین رہین ہمیشہ باغون مین وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّاۗنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۭ عَلَيْهِمْ دَاۗىِٕرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ۝ اور عذاب کرے خدا ے تعالیٰ منافق مردون اور عورتون کو منافق اُسے کہتے ہین جو ظاہر مین دوست ہو اور دشمنی رکھتا ہو دل مین اور عذاب کرے مشرک مردون اور عورتون کو مشرک اُسے کہتے ہین کہ جانین جو خدا ے تعالیٰ کا کوئی شریک ہے یا بیٹا بیٹی خدا کی ہے استغفر اللہ اس بات سے پھر مشرک اور منافق جو گمان لے جاتے ہین خدا ے تعالیٰ پر گمان برا یعنی مشرک اور منافق کہتے ہین کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حدیبیہ سے سلامت نہ پھرینگے اور یہ مسلمان بھاگ جاوین گے سو یہ گمان اُنکے اُن ہی کے گرد پھرینگے یعنی وہی خراب اور رسوا ہوینگے اور رحمت سے خدا ے تعالیٰ کی دور رہینگے اور تیار کیا ہے اُنکے واسطے دوزخ اور بہت برا ہے دوزخ مکان جا پہنچنے کا یعنی یہ مشرک اور منافق جہان جاکر پہنچین گے وہ بہت بُری جگہ ہے وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ اور خدا ے تعالیٰ کے ہین لشکر آسمانون کے فرشتون کے اور زمین کے لشکر مسلمانون کے جو خدا ے تعالیٰ کی راہ مین لڑتے ہین اور ہے خدا ے تعالیٰ زبردست مضبوط کام کرنے والا اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝ اور بیشک ہمنے بھیجا ہے تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گواہ انبر یعنی جو مشرک اور منافق کہتے اور کرتے ہین اس سب کا تو گواہ ہے اور خوشخبری دینے والا مسلمانون کو بہشت کا اور ڈرانیوالا اُنکا اور یہ خوشخبری دینی دنیا مین اور ڈرانا تھین اس واسطے ہے اے مسلمانو لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ۭ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ النصف تو ایمان لاؤ خدا ے تعالیٰ پر اور سچا جانو اُسکے بھیجے ہوے کو اور مضبوطی اور قوت دو اُسکے دین کو اور عزت اور بزرگی دو اُسکے حکم کو اور یاد کرو اُسکی صبح اور شام یعنی اُسکو یاد ہمیشہ کیا کرو اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ۭ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ بیشک جنھون نے بیعت کی ہے تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقرر بیعت کی ہی خدا ے تعالیٰ سے گویا کہ ہاتھ خدا ے تعالیٰ کا ہی اوپر اُنکے ہاتھ کے یعنی خدا ے تعالیٰ جو فرماتا ہی یہ بیعت جو کی ہے صرف میری خوشی کے واسطے کی ہی تو گویا کہ میرے ہاتھ سے کی ہے اور وہ جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ بجاے میرے ہاتھ کے ہی خدا ے تعالیٰ نے اپنے دوست محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسی نزدیکی اور یگانگت بیان فرمائی فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰي نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ پھر جو کوئی توڑے قول کو سواے اسکے نہین یعنی مقرر توڑتا ہی اپنے اوپر یعنی اُس قول توڑنے کا نقصان اُسی پر پڑیگا اور جسنے پورا کیا اُس چیز کو جسپر قول کیا تھا خدا ے تعالیٰ سے پھر جلد دیوے گا خدا ے تعالیٰ اُسکو بدلہ اُس پورا کرنے قول کا بدلہ بہت بڑا جو خیال اور دھیان مین نہ آوے کہتے ہین کہ جب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارادہ مکے کی زیارت کا کیا تھا تو کئی لوگون کو جو گرد مدینہ معورہ ع ۱۰ ۹

کے رہتے تھے اُنکو کہا کہ تم بھی اس سفر مین ہمارے رفیق ہو وہ لوگ ڈرے کہ کے قریشون کی لڑائی سے اور بہانہ کرکے نہ گئے سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ عنقریب کہین گے تجھ سے وہ لوگ جنھون نے تیرا ساتھ نہ کیا گانون کے رہنے والون نے یعنی اُن گنوارون نے جو تیرا ساتھ نہ کیا تھا وہ یہ بات کہین گے جو کام مین لگا دیا ہم کو مال نے اور کنبے نے یعنی اگر ہم چلتے تمھارے ساتھ تو مال کا نقصان ہوتا اور گھر کے لوگ حیران ہوتے پھر اب یہ گناہ ہمارا بخشوا ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدائے تعالیٰ سے سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہی يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ۭ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝ یہ کہتے ہین اپنی زبانون سے جو نہین ہے اُنکے دلون مین یعنی یہ تیرے روبرو بہانہ کرتے ہین اور اُنکے دلون مین اس بات کی کچھ پرواہ نہین پھر تو اُنکے جواب مین کہہ کہ کون ہے ایسا جو مالک ہووے تمھارے واسطے یعنی کسی کا اختیار اور بس نہین چلتا جو تمھارے واسطے پھیر رکھے حکم خدائے تعالیٰ کا کچھ بھی یعنی کوئی بھی ایسا نہین جو ذرا بھی حکم خدائے تعالیٰ کا پھیر سکے اگر چاہے خدائے تعالیٰ تمھارے حق مین برائی یا چاہے تمھاری بھلائی کسی کی تلاش سے نہ پھریگا بلکہ ہے خدائے تعالیٰ جو کچھ کہ تم کرتے ہو واقف اور خبردار کوئی کام تمھارا اُس سے چھپا ہوا نہین بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا بلکہ تم گمان کرتے تھے وہ کہ نہ پھریگا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان بھی نہ پھرینگے اپنے لوگون کی طرف ہرگز یعنی تمنے سمجھا تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمان سلامت اپنے گھرون مین نہ پھرینگے وَزُيِّنَ ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ڰ وَكُنْتُمْ قَوْمًۢا بُوْرًا ۝ اور بنایا اور تیار کیا یہ گمان شیطان نے تمھارے دلون مین اور گمان کیا تمنے گمان بد کہ یہ سلامت نہ پھرین گے اور ہوتے تم اس گمان سے قوم خراب اور رسوا ہونے والی وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ۝ اور جو کوئی ایمان نہ لاوے خدا اور رسول پر یعنی جو کوئی خدائے تعالیٰ کو وحدہ لاشریک نہ سمجھے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدائے تعالےٰ کا بھیجا ہوا نہ جانے تو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ پھر ہمنے تیار کی ہی کافرون کے واسطے آگ بھڑکی ہوئی وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ اور خدائے تعالیٰ کے ہین ملک آسمانون اور زمین کے یعنی بادشاہت آسمانون اور زمین کی خدائے تعالیٰ کو سزاوار ہے بخشے گا اور مہربانی کرے گا جسکو چاہے گا اور عذاب کریگا جسکو چاہے گا اور اللہ تعالےٰ ہے بخشنے والا مہربان سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ جلد کہین گے جو اس سفر مین ساتھ نہ گئے تھے جسوقت چلوگے تم طرف لوٹ کے جو لوگے تم اُس لوٹ کو یعنی جب تم خیبر کا مال لوٹنے چلوگے تب وہ کہین گے کہ چھوڑو اور منع نہ کرو تو ہم بھی چلین تمھارے ساتھ اس سفر مین کہتے ہین کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ سے مدینہ منورہ مین ذی الحجہ کے مہینے مین تشریف لائے اور بعد ایک برس کے محرم کے مہینے مین خیبر کے قلعون کی طرف چلنے کو حکم فرمایا کہ جو کوئی حدیبیہ کے سفر مین تھا وہی لوگ ہو دین سوائے اُنکے کوئی اور نہ چلے اس سفر مین جب خیبر کی طرف چلنا مقرر ہوا تو وہ لوگ جو حدیبیہ کے سفر مین نہ گئے تھے اُنھون نے کہا کہ ہمین مت رد کو ہم بھی چلتے ہین تمھارے ساتھ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ گو یُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ۭ چاہتے ہین وہ کہ بدلین اور پھیرین خدائے تعالیٰ کی بات کو یعنی غرض اُنکی یہ ہے کہ جو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ پہلے حدیبیہ کے سفر مین گئے تھے سوائے اُنکے کوئی نہ جاوے اِس حکم کو پھیرین تو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ کہہ تو اُن کو کہ تم ہرگز نہ چلوگے ہمارے ساتھ جیسا کہ خدائے تعالیٰ فرما چکا پہلے اس تمھارے کہنے سے کہ ہم چلتے ہین تمھارے ساتھ پھر جب تم یہ کہوگے تو وہ لوگ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ۭ بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ پھر شتاب کہین گے کہ خدائے تعالیٰ نے ہمین ساتھ چلنے کو نہین منع کیا بلکہ تنبلی سے ہمین ساتھ نہین لیچلتے تم پھر خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ بات نہین ہے جو وہ کہتے ہین بلکہ ہین وہ قوم کہ نہین سمجھتے مگر تھوڑا سا قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کو جو حدیبیہ کے سفر مین تیرے ساتھ نہ گئے تھے گنوارون سے یعنی وہ گنوار جو تیرے رفیق نہ ہوے تھے انکو کہہ جلد بلاوین گے تمکو طرف لڑائی ایک قوم کے جو بڑے سخت لڑنے والے ہین تو لڑاو قتل کرو انکو یا وہ مسلمان اور تابعدار ہون یا مطیع الاسلام ہون اور جزیہ قبول کرین فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ پھر اگر اِسوقت تابعداری کروگے تو دیگا خدائے تعالیٰ تمکو بدلہ بہت اچھا اور اگر منھ پھیروگے اُس لڑائی سے جیسے پھر گئے تھے

تم پہلے اس سے حدیبیہ مین تو عذاب کریگا خدائے تعالیٰ تمکو عذاب دُکھ دینے والا یعنی بہت بڑا سخت عذاب دیویگا اس حکم سے یعنی اس آیت کے اُترنے سے غریب اور محتاج اور بیمار مسلمان بہت ڈرے تب یہ آیت اُتری لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ ۵ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ ۵ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۵ نہین ہے اندھے پر گناہ اور نہین ہے لنگڑے پر گناہ اور نہین ہے بیمار پر دُکھ جو اگر لڑنے نہ جاوین کافرون سے مسلمانون کے رفیق ہوکر تو ایسون کو جو بے اختیار اور ناچار ہون تو گناہ نہین اور جو کوئی تابعداری کرے خدا اور رسول کی تو خدائے تعالیٰ اُسے لاویگا باغون مین جو ہمیشہ بہتی ہین نیچے بیٹھکون اُن باغون کے نہرین اور جو کوئی پھیریگا حکم خدا اور رسول کے اُسے عذاب کریگا خدائے تعالیٰ عذاب دُکھ دینے والا جو کبھی وہ عذاب تمام نہوگا **کہتے ہین** کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم منزل حدیبیہ مین پونہچے تب ایک شخص کو مکے کے لوگون کے پاس بھیجا تو کہے اُنکو کہ ہم عمرے کو آئے ہین اور ارادہ لڑائی کا نہین اُنھون نے اُس شخص کو آنے نہ دیا اور اُسکی بات نہ سُنی تب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بھیجا اُنکو مکے کے لوگون نے پکڑ رکھا اور یہان اُنکے قتل کی خبر آئی جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے تلے بیٹھے اور سب یارون کو بُلایا جو وہ سب یار ایک ہزار پانچسو بیس آدمی تھے ان سب نے بیعت کی اِس بات پر کہ مکے کے لوگون سے لڑین اور ہرگز مُنھ لڑائی سے نہ پھیرین جب بیعت کر چکے تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکے حق مین فرمایا کہ تم سارے عالم سے اچھے آدمی ہو اور تم مین سے کوئی دوزخ مین ہرگز نہین جانے کا جیسے کہ خدائے تعالیٰ انکی خوبی مین فرماتا ہے لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۵ بیشک اور تحقیق خدائے تعالیٰ راضی اور خوش ہوا مسلمانون سے جسوقت بیعت کی دل اور جان سے تیرے ساتھ نیچے درخت کے پھر جانا خدائے تعالیٰ نے جو کچھ اُن کے دلون مین ہی محبت دین اسلام کی پھر اُتارا ہمنے آرام اور چین اُسپر اور انعام کیا اُنکو فتح جلد اور شتاب جو فتح خیبر کی ہے وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ۵ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۵ اور اُس فتح مین لوٹین بہت جو لینگے اُس لوٹ کے مال مسلمان اور ہے خدائے تعالیٰ زبردست مضبوط کام کرنے والا وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ اور وعدہ دیا تمکو خدائے تعالیٰ نے بہت لُوٹون کا مال کے جو لوگے تم اُس لوٹون کے مال کو پھر جلدی تمھارے واسطے یہ مال لُوٹ کا ہی جو اَب جسکا وعدہ کیا ہے وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۵ اور دور رکھا ہاتھ لوگون کا تُمسے یعنی خیبر کے لوگون کو کسی کی مدد اور کمک نہ پونہچ سکی وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۵ اور تو ہووے وہ فتح اور لُوٹ نشانی قدرت خدائے تعالیٰ کی سب مسلمانون کو اور تو دکھاوے تمکو راہ سیدھی جو یقین جانو کہ خدائے تعالیٰ زبردست ہی جو اپنے فضل سے جب چاہتا ہے تو بڑے کام مشکل آسان کر دیتا ہی **کہتے ہین** کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے موافق وعدے کے خیبر کی طرف چلنے کی تیاری کی اور کوچ فرمایا کئی روز مین نزدیک اُن قلعون کے پونہچے تو ایک دن وقت صبح کا تھا جو وہان کی کھیتی کرنے والے کدال اور جیل اور ہل لیکر باغون مین آئے تھے جو یکبارگی یہ فوج اسلام کی اُنھین دکھائی دی اُنھون نے دور سے دیکھتے ہی پہچانا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوج لیکر آئے اور بھاگ کر قلعہ بند ہوے فوج اسلام نے اُس قلعہ کو گھیر لیا جو یہ ایک ہزار چار سو آدمی مومن مسلمان تھے اوّل قلعۂ ناعم فتح کیا پھر قلعۂ نطاۃ پھر قلعۂ دشق فتح کیا اور بہت مال مسلمانون کے ہاتھ لگے پھر ایک اور قلعہ مضبوط تھا بڑی لڑائی سے اُسے بھی فتح کیا اور بہت مال لوٹا پھر قلعۂ قموص کو جا کر گھیرا کسی طرح فتح نہوتا تھا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو درد سر شدت سے تھا جو آپ سوار نہو سکتے تھے آخر کو شیر خدا حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ کو بھیجا اُنھون نے جاتے ہی اُس قلعے کا دروازہ لوہے کا جو کئی سو من کا تھا ولایت کے زور سے ایک ہاتھ کی چٹکی سے اُکھاڑ کر پھینکدیا اور بعضے کہتے ہین کہ اُس کواڑ کو اُکھاڑ کر سپر کی جگہ ہاتھ مین پکڑ کر کافرون سے لڑتے تھے تو وہ بھی قلعہ اُنکے قدم کی برکت سے فتح ہوا اور بیشمار دولت اور مال اُسی مین سے مسلمانون کے ہاتھ لگا اور اسی جگہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک عورت نے دنبے کے گوشت مین زہر ملا کر دیا تھا جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ گوشت دہن مبارک مین اپنے رکھا تو اُس گوشت نے کہا یارسول اللہ مجھ مین زہر ملا ہوا ہی مجھے نہ کھائیے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ لقمہ تھوک دیا و لیکن تب بھی اُس زہر نے کچھ اثر کیا تھا غرضکہ قلعے خیبر کے سب فتح ہوے اور مال دولت خزانہ اور دنبیان اور اونٹ اور ہتھیار بیشمار ہاتھ لگے اور وعدہ خدائے تعالیٰ کا سچا ہوا اَب سوائے اس کے اور خدائے تعالیٰ فرماتا ہی وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ۵ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۵ اور دوسرا وعدہ کیا خدائے تعالیٰ

نے منسے دوسری لوٹ کا یا فتح کا جو تمھین قدرت نہین اُسپر جو مقرر گھیر لیا ہے خدائے تعالیٰ نے اُسے یعنی سوائے فتح خیبر کے اور فتح کا جو وعدہ دیا ہے سو وہ مقرر ہونی ہے یہ فتح **فارس** کی یا **روم یا شام** کی ہے اور ہے خدائے تعالیٰ اوپر سب چیزون کے صاحب قدرت وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝ اور اگر لڑتے تم سے **حدیبیہ** مین کافر یعنی مکے کے لوگ لڑتے تو ہر طرح پیٹھ لڑائی سے پھیرتے اور بھاگتے پھر نہ پاتے وہ مکے کے لوگ کافر کوئی دوست اور نہ مدد کا کرنے والا سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۝ چلن اور رسم رکھی ہے خدائے تعالیٰ نے وہ چلن جو گذرا پہلے اسوقت سے اگلے زمانے مین کہ پیغمبر ہمیشہ کافرون پر غالب ہوے ہین اور نہ پاویگا تو رسم اور چلن خدائے تعالیٰ کے تئین پھرنا اور بدلنا یعنی جو رسم خدائے تعالیٰ نے رکھی ہے ہرگز پھرنے اور بدلنے کی نہین کہتے ہین کہ جب حدیبیہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام کیا تھا مکے کے لوگون مین سے اسّی سوار شبخون کا ارادہ کر کے آئے تھے اور چاہا کہ انکو بیخبر مارین خدائے تعالیٰ کی قدرت سے اتفاق ایسا ہوا کہ یہ خبردار ہوے اور اُن سب کو فجر کے وقت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضور پکڑ لائے اور قید کیا کئی دن پیچھے اُنھین چھوڑ دیا خدائے تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۝ اور وہ ہے خدا نے تعالیٰ جسنے کمال فضل اپنے سے بچایا اور پھیر رکھا کافرون کا ہاتھ تمسے جو تمھین خبردار کیا تو غالب تم رہنے پائے اور پھیرا اور بچایا تمھارے ہاتھ کو اُن سے مکے کے بیچ مین جب تمکو اُنپر غالب کر چکا یعنی جب تمنے اُن اسّی سوارون کو پکڑ لا کر قید کیا تھا تب تمھارے دل مین ڈالا جو اُنھین چھوڑ دیجیے مکے کی حرمت سے اور ہے خدائے تعالیٰ جو کچھ کہ تم کرتے ہو دیکھنے والا یعنی تمھارے سب کام دیکھتا ہے هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ۝ وہی لوگ کافر ہین جنھون نے پھیر رکھا مسجد صاحب عزت سے یعنی منع کیا کعبۃ اللہ کی زیارت سے اور منع کیا جو قربانی کے واسطے لائے تھے نہ جانے دیا جو قربانی کے مکان مین لے جا کر ذبح کرین جس جگہ قربانی کرتے ہین اُس مکان کا نام **منا** ہے وہان کافرون نے اونٹون کو بیجانے نہ دیا جو وہان لیجا کر قربانی کرتے تو پھر یہ کافر یعنی مکے کے لوگ لائق قتل کے ہین لیکن تمکو اس برس حکم لڑنے کا نہ دیا جو کتنے مسلمان مرد اور عورت چھپے ہوے مکے مین تھے اور تمھین اُنکے ایمان لانے کی خبر نہ تھی وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَئُوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ اور اگر نہوتے مسلمان مرد اور عورتین مکے مین سو وہ ستر آدمی تھے اور تم نہ جانتے تھے کہ وہ مسلمان ہوے ہین اور اپنے ایمان چھپائے ہوے رکھتے تھے اور نہ مارے جاتے یعنی مکے مین مسلمان تھے اگر تم لڑتے تو وہ مارے جاتے تو پھر پہنچاتا تمکو اُن کے قتل کے سبب غم اور خرابی انجانی اور بیخبری کے سبب سے یعنی اگر تمھارے ہاتھ سے وہ مسلمان انجانی سے مارے جاتے تو تم پھر خرابی مین پڑتے پر خدائے تعالیٰ نے تمکو اُس خرابی سے بچایا اسواسطے لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ تو داخل کرے خدائے تعالیٰ اپنی رحمت اور بخشش مین جسکو چاہے لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ اور اگر جدا ہوتے وہ ستر مسلمان اُن کافرون سے یا مکے مین اُنکے شریک اور موافق ظاہر مین نہوتے تو پھر بڑا عذاب کرتے ہم مکے کے کافرون کو عذاب دُکھ دینے والا اور یاد کرا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ جبکہ کافرون نے اپنے دلون مین غیرت احمق پنے اور بے سمجھی کی کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور مسلمانون کو مکے مین آنے نہ دیجیے جو **احد** اور **بدر** کی لڑائی مین اُنکے ناتے دار مارے گئے تھے اسواسطے آپس مین اُنھون نے بتون کی قسمین کھائین کہ اُنکو ہرگز مکے مین آنے نہ دیجیے **کہتے ہین** کہ حدیبیہ مین صلح نامہ لکھنے لگے تب حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ نے اس طرح لکھنا شروع کیا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ یعنی یہ عہدنامہ محمد رسول اللہ کی طرف سے ہے تب سہیل نامے کافر نے کہا کہ یون نہ لکھو بلکہ اس طرح لکھو کہ من محمد بن عبداللہ یعنی محمد بیٹے عبداللہ کی طرف سے عہدنامہ لکھا جاتا ہے کسواسطے کہ اگر رسول اللہ جانتے تو قضیہ کیا تھا تب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یا علی پہلے لکھے کو مٹا کر جس طرح سہیل کہتا ہے اُسی طرح لکھو حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ نے کہا کہ مین نہین مٹا سکتا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اُس حرف کو مٹا کر موافق اُنکی مرضی کے لکھوایا سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ پھر اُتارا خدائے تعالیٰ نے آرام اور صبر اپنے بھیجے ہوے اور مسلمانون پر جو نہ لڑے اور صلح پر راضی ہوے اور اُنھون نے جو صلح نامہ لکھنے کے وقت کہا محمد رسول اللہ نہ لکھو محمد بن عبداللہ لکھو اُسی طرح لکھا وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ۚ وَكَانَ اللّٰهُ

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۝ اور قائم اور ٹھہرا رکھا خدا نے تعالیٰ نے مسلمانون کو پرہیز اور ادب کی بات پر یعنی وہ جو سہیل نے کہا تھا سو ہی لکھا صلح نامے مین اگرچہ ہین مسلمان لائق اُس بات کہنے کے اور جانین گے کہ بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھیجا ہوا خدائے تعالیٰ کا ہی اور ہے خدائے تعالیٰ سب چیز کو جاننے والا کوئی بات اُس سے چھپی ہوئی نہین کہتے ہین جب حدیبیہ سے مدینہ منورہ کی طرف کوچ کیا تو سب مسلمان غمگین اور جھنجھلائے ہوے تھے جو زیارت کعبۃ اللہ کی میسر نہ آئی اور بعضے صحابی کہتے تھے کہ خواب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا سچ نہوا جو ہمنے کعبۃ اللہ کی زیارت نہ کی اور سرون کی حجامت اور بالون کو مقراض سے نہ کتروایا سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ ہر طرح یعنی مقرر سچا کیا خدائے تعالیٰ نے اپنے بھیجے ہوے کا وہ خواب جو دیکھا تھا سچ اور واسطے حکمت کے اس برس اُسکی تعبیر کا ظاہر ہونا موقوف رکھا اور آتے برس لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ ہر طرح آؤگے تم مسجد صاحب عزت مین یعنی کعبۃ اللہ مین زیارت کرنے آؤگے اگرچاہیگا خدائے تعالیٰ تو اُسکے فضل سے تم زیارت کعبۃ اللہ کی کروگے اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ ؕ بے فکر اور بے دُر دشمنون کے منڈاتے ہوے اپنے سرون کو اور کتراتے ہوے اپنے بالون کو خاطر جمع سے یعنی آتے برس زیارت کروگے بے اندیشہ اور حجامت بھی بنواؤگے اور بالون کو کتراؤگے یہی وہان رسم ہی کہ بعد تمام ہونے احرام کے بعضے حجامت کرتے ہین بعضے مقراض سے بال کتراتے ہین فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ۝ پھر جانتا ہے خدائے تعالے وہ چیز جو تم نہین جانتے کہ اس برس زیارت میسر ہونے مین کیا حکمت تھی پھر کیا تمھارے واسطے عوض اس غم کے فتح نزدیک پہلی زیارت کعبۃ اللہ کے سے سو وہ فتح خیبر کی ہے مسلمانون کے دل کو جو زیارت نہ کرنے سے غم ہوا تھا اس فتح سے خوش ہوے پھر بعد اُسکے آتے برس خاطر جمع سے زیارت بھی کرین هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝ وہ خدائے تعالیٰ جسنے بھیجا رسول اپنے کو جو محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم ہے واسطے راہ دکھانے کے اور ساتھ دین سچے کے جو اسلام ہی اور اسواسطے بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو زور اور قوت دیوے دین اسلام کو سب دینون پر اور کفایت کرتا ہے خدائے تعالیٰ گواہ تیری پیغمبری پر جو تو سچ بھیجا ہوا ہے خدائے تعالیٰ کا اگر کوئی کافر یا سب ہی کافر نہ مانین سچا تمکو تو غمگین مت ہو جو مین کہتا ہون مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھیجا ہوا خدائے تعالیٰ کا ہے اور وہ لوگ جو اُسکے ساتھ ہین یار اور رفیق وہ کیسے ہین کہ سخت اور بے رحم ہین کافرون پر اور مہربانی اور محبت کرنیوالے ہین آپس مین یعنی کافرون پر فقط بسبب دشمنی دین کے ذرا رحم نہین کرتے یہانتک کہ اگر اپنا باپ یا بھائی سکا ہو تو اُسے بھی جان سے مار ڈالتے ہین اور آپس مین مسلمان ایک جان اور تن ہین اور وہ کیسے ہین کہ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا تو دیکھتا ہے تو اُنکے تئین جو رکوع اور سجدہ کرتے ہین یعنی نماز ہمیشہ پڑھتے ہین اور اس نماز سے ڈھونڈھتے ہین یہ مومن مہربانی اور ثواب زیادہ خدائے تعالیٰ سے اور خوشی اور رضامندی خدائے تعالیٰ کی چاہتے ہین کہتے ہین کہ یہ آیت سب صحابیون کی تعریف مین ہے خصوص حضرت چہار یار کی صفت مین ہے جو ہر ایک کو ایک صفت سے اشارہ ہی یعنی والذین معہ تعریف حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے جو وہ نہایت رفیق تھے اور غار ثور مین ساتھ تھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جب مکے سے مدینے کی طرف ہجرت فرمائی تھی اور اشداء علی الکفار صفت حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے جو بہت کافرون پر سخت بے رحم تھے صرف دین کے واسطے اور ان سے دین نے بڑی قوت پائی اور رحماء بینہم تعریف حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہی جو نہایت حیا اور مروت اور سخاوت مین مشہور ہین جو ہمیشہ مال خدا کی راہ مین خرچ کرتے تھے چنانچہ جنگ تبوک مین تین سو اونٹ اسباب سے بھرے ہوے تیار اور ہزار مثقال سونا آگے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائے اور رکعا سجدا یعنی نماز اور عبادت تعریف حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ کی ہے جو ہمیشہ نماز اور عبادت مین رہتے تھے جیسے کہ ہر رات کو ہزار تکبیر کی آواز خلوت خانہ عبادت کے سے خادم سنتے تھے سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ نشانیان انکے مونہون مین ظاہر ہونگی قیامت کو سجدون کے نشان سے قیامت کو نمازیون کے ماتھے مانند سورج کے چمکین گے ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۚ یہ تعریف جو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوپر کہی یہ مثل توریت مین جو کتاب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہے اُسمین بھی بیان کی ہے اور انجیل مین جو کتاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہے اُسمین بھی اسی طرح لکھا ہے یعنی تعریف چہار یار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توریت اور انجیل مین بھی لکھی ہے

اور اُنکی مثل ایسی ہے کہ زرع اَخْرَجَ شَطْئَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ جیسے کھیتی ہے جو پہلے باہر نکالتی ہے زمین سے اپنی پہلی ڈالی کو پھر مضبوط کرتی ہے وہ اُس ڈالی کو پھر موٹی اور سخت ہوتی ہے اپنی اُسی پہلی ڈالی پر یعنی جو پہلی زمین سے کونپل پھوٹی تو بہت نازک اور کمزور ہوتی ہے پھر چند مدت مین قوت پاکر مضبوط اور خاصا درخت ہوتا ہے تو تعجب مین اور خوشی مین لاتا ہی وہ درخت کھیتی کرنے والے کو تو یہ مثل دین اسلام کی ہے کہ اول دین سست اور کمزور تھا پھر اُسے خدائے تعالیٰ نے ایسی قوت بخشی مومنون کے سبب جو غصہ کرنے لگے اُن مومنون سے وہ کافر اور حسد کرنے لگے یعنی جو کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابیون سے بغض اور دشمنی رکھے تو گویا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بغض اور دشمنی رکھتا ہی اور جو کوئی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی رکھے وہ کافر ہے بیشک اور وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝ وعدہ کرتا ہے خدائے تعالیٰ اُن لوگون سے جو ایمان لائے ہین اور نیک کام کرتے ہین مسلمانون مین سے اُنکو وعدہ دیتا ہی گناہون کے بخشنے کا اور بدلہ دینے کا بڑے یعنی اُس ایمان لانے کا اور نیک کام کرنے کا بڑا بدلہ دیوےگا خدائے تعالیٰ سو وہ بہشت ہی اور تیسرے رکوع ۱۲

سُوْرَةُ الْحُجُرٰتِ مَدَنِيَّةٌ　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　وَهِيَ ثَمَانِيْ عَشْرَةَ اٰيَةً

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو مت بڑھو باتون مین آگے خدائے تعالیٰ اور اُسکے بھیجے ہوے کے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے یعنی زیادتی کی بات نہ کرو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور اور ڈرو خدائے تعالیٰ سے بے ادبی کرنے مین پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس مین بیشک خدائے تعالیٰ سننے والا ہی سب کی باتون کا جاننے والا ہی سب کے کامون کا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ اے ایمان لانیوالو مت اونچی کرو اپنی آوازون کو بات کرنے کے وقت اوپر آواز نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خدائے تعالیٰ اپنے بندون کو ادب سکھاتا ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور ملائم اور آہستہ بولو ادب سے بات کرو اور پکار کے بات نہ کرو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسے کہ آپس مین پکار کے بولتے ہو ایک دوسرے سے تو کہیں اور ضائع نہو جاوین نیک کام تمھارے اور تمھین خبر نہو کہ ہمارے نیک کام ضائع ہوے بے ادبی سے اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ بیشک وہ لوگ جو نیچی کرتے ہین اپنی آوازون کو آگے بھیجے ہوے خدائے تعالیٰ کے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے وہی لوگ ہین جنکو آزماتا ہی خدائے تعالیٰ اُن کے دلون کو ادب کے واسطے اور اُن ہی لوگون کے لیے بخشش ہے گناہون کی اور نیک کامون کا بدلہ بڑا اُنکے واسطے ہے قیامت کے دن **کہتے ہین** کہ جب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فوج کو ایک قوم پر بھیجا تھا اُس فوج نے جاکر فتح کی اور کتنے لوگ اُس قوم سے پکڑ لائے مدینے مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو اُن قیدیون کو رکھو وارث اُن قیدیون کے آئے مدینے مین دوپہر کے وقت جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آرام کرتے تھے اُنھون نے آن کر حجرے کے دروازے کے باہر پکارا اور شور کیا کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر آؤ اور ہمارا انصاف کرو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیند سے بے مزہ اُٹھے اور کمال مہربانی سے اُنمین سے ایک کو منصف ٹھہرایا اُس منصف نے کہا کہ ان قیدیون سے آدھے چھوڑ دو اور آدھون کو قید رکھو اُسی طرح کیا تب یہ آیت اُتری کہ اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ بیشک وہ لوگ جو پکارتے ہین تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی گھر کے دروازے کے باہر سے پکارتے ہین بہت لوگون کو اُنمے عقل نہین ہی جو ادب اور آدمیت رکھتے ہون جو ذرا صبر کرین اور تجھے نیند مین بے مزا نہ کرین وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اور اگر وہ لوگ صبر کرتے جبتک کہ تو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نیند سے اُٹھکر باہر نکلتا اپنے گھر سے اور اُن پاس آتا تو البتہ یہ بہتر تھا اُنکے حق مین جو سارے قیدیون کو چھوڑ دیتا اور خدائے تعالیٰ بخشنے والا ہی بے ادبی توبہ کرنے والون کی مہربان ہے ادب رکھنے والون پر جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم اور بزرگی کرتے ہین **کہتے ہین** جو نوین برس ہجرت سے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ولید عقبہ کے بیٹے کو ایک قوم مسلمانون کی طرف بھیجا جو زکوٰۃ کا مال اُن سے لاوے اور پہلے اُن سب کے مسلمان ہونے سے اُس قوم اور ولید کی قوم مین لڑائی ہوئی تھی اور خون ایک شخص کا اُس قوم سے ولید کر

زمہ تھا جب اُس قوم مین ولید کے آنے کی خبر پونہچی سب اسلام کے اُنھون نے اپنے خون کا دعوی چھوڑکر اخلاص اور محبت سے بہت لوگ اُس قوم کے نے ولید کو پیشوائی کے لیے بے آنیکا ارادہ کیا ولید نے جانا کہ اُس خون کے واسطے مجھے مارنے کو آتے ہین یہ سمجھ کر وہان سے بھاگ آیا اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین آن کر کہا کہ وہ قوم اسلام کو چھوڑکر پھر کافر ہوگئی اور مال زکوٰۃ کا نہ دیا اور میرے مار ڈالنے کا ارادہ کیا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خالد صحابی کو جو بڑے بہادر تھے کتنے لوگ ساتھ دیکر اُس قوم پر بھیجا اور فرمایا کہ ای خالد جلدی نہ کیجیو اول اُنکا حال دریافت کیجیو اگر سچ ہو کہ وہ کافر ہوے ہون تو اُنھین قتل کیجیو خالد جب نزدیک اُس قوم کے گئے ایک شخص کو بھیجا اُسنے جاکر دیکھا جو بانگ اور نماز جماعت سے پڑھتے ہین اور اسلام کی سب باتین نظر آتی ہین اور کفر کی کوئی نشانی نہین خالد نے آن کر یہ احوال حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر کیا تب یہ آیت اتری یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْۤا اَنْ تُصِیْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِیْنَ ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اگر آوے تم پاس کوئی بدکار جھوٹی خبر لے کر جو سبب فکر اور تردد کا ہووے تو پھر اُس خبر کو تحقیق کر لو اور کھوج لو اُس بات کا جو سچ ہے یا جھوٹ ہے تو ایسا نہو جو بغیر تحقیق کیے کچھ کام کرو پھر پونہچاؤ تم دکھ اور برائی کسی قوم کو انجانی سے اور بے خبری سے یعنی کافر جان کر قتل کر دو اور وہ مسلمان ہوون تو پھر ہو تم کل کو اپنے کیے پچھتانے والے کہ افسوس ہمنے کیا کیا وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ فِیْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ یُطِیْعُكُمْ فِیْ كَثِیْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَیْكُمُ الْاِیْمَانَ وَزَیَّنَهٗ فِیْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَیْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۝ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ۝ اور جانو ای مسلمانو وہ کہ تمھارے بیچ مین ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھیجا ہوا خدا ے تعالی کا چاہیے کہ ادب سے اُسکے روبرو جھوٹی بات نہ کہو اگر وہ کہا مانے تمھارا بہت کامون مین یعنی تم کہو اور مصلحت وہ وہی کرے تو البتہ مصیبت آوے تمپر اور خراب ہو تم اور تمھاری مصلحت اور تدبیر بعضے وقت تمھارے حق مین زبون ہوتی ہے لیکن خدا ے تعالی نے محبت دی تمکو ایمان کی اور اچھا لگتا ہے ایمان تمھارا دلون مین اور بُرا اور زبون کر دیا کفر کو اور بدکاری کو اور گناہ کو تمھارے دلون مین یعنی بہت بُرا لگتا ہے کفر اور بدکاری تمکو خدا ے تعالی کے فضل سے وہ جو تحقیق کرتے ہین خبرون کو وہی لوگ ہین راہ پائے ہوے نیکی کی ایمان کی محبت اور کفر سے بیزاری فضل خدا ے تعالی کی طرف سے اور مہربانی ہے اُسکی اور خدا ے تعالی جانتا ہے سچ جھوٹ بات کو مضبوط کام کرنے والا ہے **شان نزول** کہتے ہین کہ دو شخصون مین حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو بحث ہوئی جھگڑا بڑھتے بڑھتے یہانتک پونہچا جو دونون طرف کے لوگ ہتھیار باندھکر آئے اور لڑنے کو تیار ہوے اتنے مین یہ آیت اتری وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِیْ تَبْغِیْ حَتّٰى تَفِیْٓءَ اِلٰۤى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ اور اگر دو قومین مسلمانون سے لڑنے لگین آپس مین پھر تم اُن دونون مین صلح کرا دو اور بلا دو اُن کو پھر اگر ظلم اور زیادتی کرے اُن دونون مین سے ایک قوم دوسری قوم پر اور صلح کی بات نہ مانے اور خدا اور رسول کے حکم پر راضی نہو تو پھر تم لڑو اُس قوم سے جو زیادتی کرے جبتک کہ پھر پھرے خدا ے تعالی کے حکم کی طرف پھر جب پھرین اپنی زیادتی اور ناانصافی سے پھر صلح کرا دو برابر اُن دونون قوم مین انصاف سے جو کسی کی طرفداری نہ کرو اور کسی کا حق ضائع نکرو بیشک خدا ے تعالی چاہتا ہے انصاف کرنے والون کو جو بات کہنے مین اور کام کرنے مین کسی کی طرفداری نہین کرتے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ یہ مقرر جانو کہ سب مسلمان آپس مین بھائی ہین دین کے پھر صلح کرا دو تم اپنے دو بھائیون مین اور ڈرو خدا ے تعالی سے اُسکے حکم ماننے مین شاید کہ تمپر مہربانی کرے جو اُسکا حکم مانو **شان نزول** کہتے ہین کہ بعضے دو تمند غریبون کو اور بعضے خوبصورت بدصورت معقول آدمی پستہ قد کو یا بہت موٹے کو اور عیب دار کو جیسے کانا بونچا یا سیاہ رنگ کو عیب اور مزاح کرتے تھے اور کھجاتے تھے اور بعضے یہودی اور نصاریٰ جو مسلمان ہوے تھے اُنکو یہودی نصاری کہکر پکارتے تھے اُن لوگون کو آداب مجلس کا سکھانے کو یہ آیت اُتری کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو چاہیے کہ مسلمان ٹھٹھے اور مزاح طعنہ مین نہ کرین ایک قوم دوسری قوم کو شاید کہ ہون کہ جنکو ٹھٹھا اور عیب کرتے ہین اچھے اُنسے جو ٹھٹھا اور کھجانا کرتے ہین اور نہ چاہیے کہ عورتین مزاح سے کھجاوین عورتون کو شاید کہ وہ عورتین جنکو چھیڑتی ہین اچھی ہووین چھیڑنے والیون سے اور نہ عیب پکڑو اپنون کا جو مسلمان سب ایک تن من ہین اور کھجانے کے اور چڑھانیکے نامون سے مت پکارو ایمان مین

ع ۱۳ ۱۵

جو برا ہے نام لینا برائی سے جیسے کہ اے یہودی یا اے نصرانی کہکر پکارنا بعد مومن مسلمان ہونے کے ایسی باتون سے توبہ کرو اور جو کوئی توبہ نہ کریگا ایسی باتون سے پھر وہی قوم ستم کرنی والی ہوا اپنے اوپر آپ جو خدا سے تعالیٰ اور رسول ؐ کے غصہ مین گرفتار ہون یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ اے ایمان لانیوالو پرہیز کرو اور بچتے رہو بہت گمانون سے جو ہر ایک بات مین کرتے ہو تم بیشک بعضا گمان گناہ ہوتا ہو جیسے کہ کسی نیکبخت کو برا جانو یہ گناہ ہو اور جاسوسی مت کرو کسی کی اور پیٹھ پیچھے برائی کہو اور جاسوسی کرنا بہت برا ہو اے کیا بھلا چاہتا ہو کوئی تم مین سے کہ کھاوے گوشت موے بھائی اپنے کا پھر بیزار ہو تم اے مسلمانو کسی کو پیٹھ پیچھے برا کہنے سے جیسے بیزار ہو موے بھائی کے گوشت کھانے سے اور ڈرو خدا سے تعالیٰ سے اور حکم بجالاؤ خدا سے تعالیٰ کا اور غیبت کرنے سے توبہ کرو بیشک خدا سے تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا ہے مہربان توبہ کرنے والون پر کہتے ہین جس دن مکہ فتح ہوا حضرت بلال حبشی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے کعبہ کے کوٹھے پر چڑھ کے اذان کہتے تھے بعضے شخص حضرت بلال ؓ کی ذات کو طعن کرکے کہتے تھے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سوا اس کوے کے اور کسی کو نہ پایا جو اسی کو اذان کے واسطے اوپر چڑھایا تب یہ آیت اتری یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ اے آدمیو بیشک ہمنے پیدا کیا تمکو ایک مرد اور عورت سے جو حضرت آدم اور بی بی حوا تھین یعنی ایک ماں باپ سے سب کو پیدا کیا تم سب کی ایک اصل ہو اور بنایا تمکو بہت ذات اور قوم حتے تو پہچانو تم آپس مین ایک دوسرے کو جیسے دو آدمی کا ایک نام ہو تو معلوم کرین کہ فلانا فلانی قوم کا ہے بیشک تم مین سے بہت بڑا وہ ہے خدا سے تعالیٰ کے پاس جو بہت پرہیز کرتا اور بچتا ہو اپنے تئین برے کامون سے تحقیق خدا سے تعالیٰ خبر رکھتا ہے سب کی اصل نسل کی جانتا ہو سب کی ذاتون کو کہتے ہین کہ ایک قوم گروہ عرب کے سے بنی اسد مدینے مین آن کر مسلمان ہوئے اور کہنے لگے کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ سب عرب کی قوم جو ایمان لائے ہین تو پہلے لڑے ہین اور ایک ایک آدمی جو ایمان لائے ہین تو پہلے لڑے ہین اور ایک ایک آدمی اپنے کنبے مین سے ایمان لایا ہے اور ہم سب سارا کنبہ بچون قبیلون سمیت ایمان لائے اور کبھی تمسے مقابلہ نہین کیا یہ بات گویا احسان رکھکر کہتے تھے تب یہ آیت اتری قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْۤا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِكُمْ وَاِنْ تُطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا یَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَیْـًٔا اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ کہتے ہین گانون کے رہنے والے کہ ہم ایمان لائے ہین کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنکو کہ تم ایمان نہین لائے بلکہ کہو تم کہ تابعداری کی ہے اور حکم بجالائے جو زبان سے کلمہ شہادت پڑھا اور نہین آیا ایمان تمھارے دلون مین دل تمھارا موافق زبانون کے نہین ہے اور اگر تابعداری کرو اور حکم بجالاؤ خدا سے تعالیٰ کا اور اُسکے بھیجے ہوے کا جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے تو کمی نکریگا خدا سے تعالیٰ تمھارے نیک کامون سے کچھ بھی پورا بدلا دیوے گا بیشک خدا سے تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ البتہ ایمان لانے والے دراصل وہ لوگ ہین جو ایمان لائے ہین خدا سے تعالے پر اور اُس کے بھیجے ہوے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پھر شک نہین لاتے دل مین ایمان لانے کے بعد کچھ کسی طرح کا اور کافرون سے لڑتے ہین اپنا مال اور جان دیتے ہین خدا سے تعالیٰ کی راہ مین یعنی مال اور رون کو دے کر لڑواتے ہین اور آپ بھی لڑتے مرتے ہین صرف خدا کے واسطے وہ سچے ہین ایمان لانے مین قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِیْنِكُمْ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کو جو احسان رکھتے ہین بیچپر اپنے ایمان لانے کا کہہ اے کیا تم خبردار کرتے ہو اپنے ایمان لانے پر خدا سے تعالیٰ کو خدا سے تعالیٰ آپ جانتا ہے جو کچھ کہ ہے آسمانون اور زمین مین اور خدا سے تعالیٰ سب چیز ذرہ ذرہ سے خبردار ہے اُسپر کچھ چھپا ہوا نہین ہے یَمُنُّوْنَ عَلَیْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَیَّ اِسْلَامَكُمْ بَلِ اللّٰهُ یَمُنُّ عَلَیْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِیْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ احسان رکھتے ہین بیچپر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کا جو مسلمان ہوے ہین کہہ اُنکو کہ احسان مت رکھو تم مجھ پر اپنے مسلمان ہونے کا بلکہ خدا سے تعالیٰ احسان رکھتا ہے تمپر اس بات کا کہ تم کو راہ بتائی ایمان لانے کی طرف جو پیغمبر کو بھیجا تمھارے پاس اور تمکو توفیق دی ایمان لانے کی اس بات کو یقین جانو اگر تم سچے ہو ایمان لانے مین اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بے شک خدا سے تعالیٰ جانتا ہے چھپی ہوئی باتین آسمانون کی اور زمین کی اور خدا سے تعالیٰ دیکھتا ہے سب کام تمھارے جو تم کرتے ہو چھپے اور ظاہر

۲ ع ۴

سُورَةُ قٓ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَهِيَ خَمْسٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً

منزل

قٓ قف وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۝ قاف کے سر سے بہت معنی لیتے ہیں اور قاف نام ایک پہاڑ کا ہے سو وہ زمرد کا ہے جو ساری زمین کے گرد ہے خدا سے تعالیٰ فرماتا ہے کہ قسم ہے قاف کی اور قرآن بہت بزرگ کی کہ یہ سب آدمی مرکر قیامت کو جی اٹھیں گے اور یہ کافر اس بات کو سچ نہیں جانتے بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ۝ بلکہ تعجب رکھتے ہیں وہ کہ آیا اُن پاس اُن ہی میں سے ڈرانے والا قیامت کے دن سے یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر کہا کافروں نے کہ یہ آنا پیغمبر کا تعجب ہے جو کبھی ایسی بات سُنی ہی نہیں جو آدمی کو خدا سے تعالیٰ بھیجے پیغمبر کرکے اور دوسرا تعجب یہ کہ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ۝ اے کیا جب ہم مرینگے اور خاک ہو جائینگے گل کر زمین میں پھر بدن کیونکر بنے گا اور پھر مرکر جی اٹھینگے یہ دوبارہ جینا مرکر بہت دور ہے عقل سے سو خدا سے تعالیٰ فرماتا ہے تعین کیا خبر ہے اس بات کی قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ۝ بیشک ہم جانتے ہیں جو کچھ گھٹاتی ہے مردوں کے بدن سے قبروں میں اور گلاتی ہے زمین اُنکو اور ہمارے پاس ہے کتاب لکھ رکھنے والی یعنی اس سب کتاب کا لکھا نہیں پھرتا سو اسمیں لکھا ہے کہ آدمیوں کا بدن گلا ہوا ذرہ ذرہ سب درست ہوگا ایک رونگٹا بھی کم نہوگا یہ سب لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے پر کافر نہیں مانتے بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ۝ بلکہ جھوٹ جانتے ہیں قرآن کو جو سچ اور درست ہے جسوقت کہ آیا اُن پاس اور سنا اُنھوں نے اور اسکے جواب میں ناچار ہوئے پھر کافر اس کام میں جھنجھلا رہے ہیں اور حیران ہیں جو کبھی قرآن کو شعر کہتے ہیں اور کبھی جادو ٹھہراتے ہیں اور کبھی قصہ سمجھتے ہیں کسی بات پر ٹھہرتے نہیں اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ۝ اے کیا نہیں دیکھتے کافر آسمان کی طرف جو ہے اُنکے سر پر کیسا بنایا ہمنے اپنی قدرت سے اُسکو اور سنوارا ہمنے اُسے تارون اور چاند اور سورج سے اور نہیں ہے آسمین کہین دراڑ اور پھٹیدگی وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۝ اور زمین کو لمبا اور کشادہ بچھایا ہمنے اور ڈالا ہمنے زمین میں پہاڑون کو اور اُگائے ہمنے زمین میں سب طرح کے جوڑے اُگنے والی بہار خوشی دینے والی یعنی یہ سب کچھ جو پیدا کیا ہے تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۝ دیکھنے کے واسطے جو ان سب چیزون کو دیکھکر جانین کہ خدا سے تعالیٰ ایسا قادر ہے اور نصیحت پکڑنے کے واسطے پیدا کیا ہے سب کچھ اور خدا سے تعالیٰ کی یاد کرنے کے واسطے ہر بندے کو جو بندہ خدا سے تعالیٰ کی طرف عاجزی کرتا ہے سب طرف سے مُنھ پھیر کر اور جانتا ہے کہ سب یہ خدا سے تعالیٰ نے اپنی قدرت سے پیدا کیا ہے وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ۝ اور نیچے بھیجا ہمنے آسمان سے پانی بہت نفع دینے والا پھر اُگائے ہمنے اُس پانی سے باغ بڑے درختون والے اور کھیت جس سے کاٹتے ہیں اناج وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ۝ اور کھجورون کے درخت بڑے اونچے لمبے اُگائے اُس پانی سے جو اُن درختون میں پھولون وپھلون کے گچھے پاس پاس لگے ہیں یعنی بہت میوے ہیں اُنمیں اور یہ سب پیدا کیا رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ۝ روزی واسطے کھانے بندون کے اور جلایا ہمنے اُس پانی سے زمین مری ہوئی کو یعنی زمین کا جو جاڑے میں سب سبزہ جل جاتا ہے تو مانند مردے کے ہوتی ہے پھر بہار میں سبزہ اور پھول سب طرح کے پیدا ہوتے ہیں تو گویا زمین زندہ ہوتی ہے اسی طرح باہر نکلنا ہے تمھارا قبرون سے قیامت کو اب خدا سے تعالیٰ اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی دیتا ہے کہ اگر قوم تجھے جھوٹا کہتی ہے تو تو ملول نہو کیواسطے کہ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ۝ جھوٹا کہا پہلے ان کے لوگون سے نوح نبی علیہ السلام کو اُسکی قوم نے اور کنوئین رس کے رہنے والون نے اپنے حنظلہ صفوان کے بیٹے کو جھوٹا کہا رس ایک کنوئین کا نام ہے جو اسکا احوال سورہ حج مین گذرا اور قوم ثمود نے اپنے نبی صالح علیہ السلام کو جھوٹا کہا وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ لُوْطٍ ۝ وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ۭ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ ۝ اور قوم عاد نے حضرت ہود علیہ السلام کو اور فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اور لوط نبی کو اُسکے بھائیون نے اور ایکہ کے رہنے والون نے حضرت شعیب علیہ السلام کو ایکہ ایک جنگل کا نام ہے اور قوم تبع نے تبع کو ان سب نے اپنے اپنے پیغمبرون کو کہا کہ تم جھوٹے ہو پھر لازم اور واجبی ہوا اُنپر عذاب کرنا تبع ایک بادشاہ کا نام ہے جو اُسکا قصہ سورہ دخان مین گذرا اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ۭ بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝ اے کیا ہم تھکے اور سست ہوے یا ماندے ہوے پہلی بار پیدا کرنے سے خلقت کے جو دوسری بار پیدا نہ کر سکینگے

ع ۱ ۱۵

لہ سلام کما قالوا ۔ شفیعا یکون ۔ ھنی الدہ ۔ دقل سنا ۔ والمراد قریبہ ۔ تجب الشی ان الحجاب الدنی ۔ فقال ہو وراء ۔ علیہ علیہ کوکبا ۔ والمراد مجملہ ۔ حظوظہم ونعیمہم ۔ لمن زوجہ ۔ مجملا بالرفق ۔ اصحاب الایکہ وہی غیضہ ۔ فقال علیہ

پر کافر نہیں مانتے بلکہ شک شبہہ مین ہین پھر نئی پیدا کرنے مین خلقت کے یعنی کافرون کو یقین نہین کہ سب خلقت مرکر پھر نئے سرے سے پیدا ہوگی وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ۝ بیشک ہمنے پیدا کیا آدمی کو اور جانتے ہین ہم جو کچھ خیال گذرتا ہی اُسکے جی مین اور ہم بہت پاس ہین آدمی کی جان کی رگ سے جو دھڑکتی رہتی ہی ایک رگ ہی دل مین جو رات دن سوتے جاگتے دھڑکتی رہتی ہی اُسی کی نبض کی رگین دھڑکا کرتی ہین اُس رگ سے بھی نزدیک ہی خدائے تعالی کا علم یعنی جو خیال آدمیون کے دلون مین گذرتے ہین خدائے تعالی کو سب معلوم ہین اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ۝ جب ملین اور لے لیوین دو لینے والے باتون اور کامون کے ایک داہنی طرف سے اور ایک بائین طرف سے دو فرشتے پاس بیٹھنے والے مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ۝ نہین کہتا کوئی شخص مُنہ سے کوئی بات مگر پاس اُسکے ہی نگہبان راہ دیکھنے والا تیار یعنی ہر آدمی کے ایک داہنی ایک بائین طرف دو فرشتے بیٹھے راہ دیکھتے ہین کہ جو کرتا ہے اور کہتا ہی لکھ لیتے ہین تو چاہیے کہ آدمی بیہودہ اور نکمّا کام اور بات ہرگز نہ کرے جو سب لکھے جاتے ہین وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ۝ اور آپہونچی بیہوشی اور غشی موت کی جو سچ ہی یعنی مقررہ وقت آنا ہی اور تب کہین گے فرشتے کہ یہ وقت وہ ہی جو تو اُس سے ڈرتا تھا اور بھاگتا تھا اور مٹہتا تھا وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ۭ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ۝ اور پھونکا جاویگا قرنا مے مین دوسری بار جو سب قبرون سے جی اُٹھین گے تب فرشتے کہین گے کہ یہ وہ دن ہی جس دن سے ڈراتے تھے لوگون کو وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ ۝ قیامت کو ہر آدمی جو ساتھ اُسکے ایک ہانکنے والا اور دوسرا گواہی دینے والا اُسکے کامون کا لیے چلا آتا ہو فرشتہ پھر حکم ہوگا ہر آدمی کو لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ۝ اور بیشک تھا تو بیخبری مین اُس دن سے پھر کھولا اور اُٹھایا ہمنے تیری آنکھ سے پردہ غفلت کا پھر آنکھ تیری آج تیز ہے اور خوب دیکھتی ہی احوال کو وَقَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ۝ اور کہے اُسکا ساتھی یعنی جو فرشتہ اُسکو ساتھ لایا ہی گواہی دینے والا کہ یہ ہی وہ جو میرے پاس حاضر ہی لکھا ہوا دفتر تیرے کامون کا جو دنیا مین تو نے کیے تھے پھر حکم ہوگا اُن ماننے والے اور گواہی دینے والے فرشتون کو اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ۝ ڈالو دوزخ مین اُسے جو کوئی کافر ہو دشمنی رکھنے والا قرآن سے اور اُسے دوزخ مین ڈالو جو مَنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبِ ۝ منع کرنے والا ہی نیک کامون کا اور حد سے باہر گیا ہوا ہی شک لانے والا ہی خدا تعالی کے ایک ہونے مین اور اُسکو دوزخ مین ڈالو الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ۝ جسنے بنایا شریک خدائے تعالی کے ساتھ دوسرا خدا پھر ڈالو اُسے عذاب سخت مین جب فرشتہ لیچلا اُسکو دوزخ کی طرف تب اُسنے کہا کہ میری کیا تقصیر ہے میرا شیطان مجھپر زور آور تھا اُسکے کہنے سے مین نے کیا پھر حکم ہوگا کہ لاؤ اُسکے شیطان کو تب اُسنے اُن کر قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ۝ کہا اُسکے پاس والے شیطان نے کہ اے پروردگار میرے مین نے اُسکو بدراہ اور حکم نا ماننے والا نہین کیا اے پروردگار آپ ہی تھا بڑی گمراہی مین تب قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ ۝ فرمایا خدائے تعالی نے مت جھگڑو میرے آگے جو بیفائدہ ہی تمھارا اب جھگڑنا اور مقرر آگے ہی بھیجا تمھاری طرف وعدہ عذاب کا پیغمبر کی زبانی تمکو مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝ نہین پھرتی بات میرے آگے یعنی مین جو وعدہ عذاب کا کرچکا ہون وہ بات پھرتی نہین اور نہین ہین ہم ظلم کرنیوالے اپنے بندون پر یعنی بغیر گناہ کے عذاب نہین کرتے ہم يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ۝ یاد کرو جس دن کہینگے ہم دوزخ کو کہ اے دوزخ بھری تو وہ کہے کہ کچھ اور بھی ہی تو لاؤ کہتے ہین کہ تب خدائے تعالی قدم قدرت اپنے کا دوزخ پر رکھیگا اُسوقت دوزخ کہیگی کہ بس بس مجھ مین اب طاقت نہین مجھے وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ۝ اور پاس لاوینگے بہشت کو پرہیزگارون کے واسطے جو ڈرتے تھے دنیا مین خدائے تعالی کے عذاب سے نہ دور ہوگی بہشت پرہیزگارون سے پرہیزگار بہشت کو دیکھینگے اور ہر ایک کو مکان اپنے رہنے کے اور اُسکی نعمتین نظر آویگی اور فرشتے کہین گے هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ۝ یہ ہی وہ جسکا دیتا وعدہ کیا تھا ہر ایک رجوع کرنے والے کو یعنی جو خدا تعالی کی طرف رجوع رکھتا تھا اور اپنے تئین تھام رکھتا تھا بُرے کامون سے اُسکو یہ نعمتین ہین مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبِ ۝ جو کوئی ڈرا خدائے تعالی سے چھپا ہوا یعنی جسکے دل مین خدائے تعالی کا ڈر رہو اور لاوے

ع ۱ ۱۴ ۱۶

دل خدا سے تعالیٰ کی طرف پھرا ہوا سب طرف سے بیزار ہو کر پھر اپنے شخصوں کو کہینگے اِدۡخُلُوۡهَا بِسَلٰمٍ ؕ ذٰلِكَ يَوۡمُ الۡخُلُوۡدِ ۝ اندر جاؤ بہشت کے سلامتی سے یہ دن ہی جو آج کے دن سے ہمیشہ بہشت مین رہوگے لَهُمۡ مَّا يَشَآءُوۡنَ فِيۡهَا وَلَدَيۡنَا مَزِيۡدٌ ۝ واسطے اُن بہشتیون کے ہی جو چاہین نعمتون سے سب موجود ہے بہشت مین اور ہمارے پاس زیادہ ہی نعمت جو چاہین کسی چیز کی کمی نہین وَكَمۡ اَهۡلَكۡنَا قَبۡلَهُمۡ مِّنۡ قَرۡنٍ هُمۡ اَشَدُّ مِنۡهُمۡ بَطۡشًا فَنَقَّبُوۡا فِى الۡبِلَادِ ؕ هَلۡ مِنۡ مَّحِيۡصٍ ۝ اور کتنی قومون کو مار رکھیا یا ہمنے پہلے ان مکے کے لوگون سے جو تھے وہ بہت سخت زور آور اُنسے پھر رہا ہین کا ٹین اُنھون نے اور پھرے شہرون مین سوداگری کو اور مال جمع کیا اور عیش کیا پھر دھیان کرو کہ تھی کہین جگہ اُنکو بھاگنے کی موت سے یا کہین پناہ تھی مرنے سے اُنکو جو نہ مرتے اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَذِكۡرٰى لِمَنۡ كَانَ لَهٗ قَلۡبٌ اَوۡ اَلۡقَى السَّمۡعَ وَهُوَ شَهِيۡدٌ ۝ یہ سب باتین جو مذکور ہوئین ہر طرح نصیحت ہین اُس شخص کو جسکو ہووے دل سمجھنے سوچنے والا یا جو کوئی سُنے کان دھر کے اور وہ ہووے جی لگا کر ان باتون کو سننے والا جو دھیان کر کے سمجھے اور نصیحت مانے وَلَقَدۡ خَلَقۡنَا السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَمَا بَيۡنَهُمَا فِىۡ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۖ وَّمَا مَسَّنَا مِنۡ لُّغُوۡبٍ ۝ اور بیشک بنائے ہمنے آسمان اور زمین اور جو کچھ اُن دونون مین ہی سبکو پیدا کیا چھ دن مین اور نہ پونچا ہمکو کچھ دکھ اور نہ محنت یعنی ہم تھکے نہین اُنکے بنانے سے اب خدا سے تعالیٰ اپنے حبیب کو تسلی فرماتا ہی کہ فَاصۡبِرۡ عَلٰى مَا يَقُوۡلُوۡنَ وَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ قَبۡلَ طُلُوۡعِ الشَّمۡسِ وَقَبۡلَ الۡغُرُوۡبِ ۚ پھر صبر کر اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو کہتے ہین مکے کے لوگ میرے اور تیرے حق مین یعنی خدا سے تعالیٰ کا شریک مقرر کرتے ہین اور فرشتون کو بیٹیان ٹھہراتے ہین اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شاعر اور ساحر اور مجنون کہتے تھے ان سب باتون پر صبر کر اور غصہ مت کھا اور نماز پڑھ اور یاد کر اپنے پروردگار کو ساتھ تعریف کے سورج کے نکلنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے یعنی نماز فجر کی اور عصر کی پڑھ وَمِنَ الَّيۡلِ فَسَبِّحۡهُ وَاَدۡبَارَ السُّجُوۡدِ ۝ اور رات کو بھی نماز پڑھ اور پیچھے نمازون کے بھی اُسے یاد کر یعنی مغرب اور عشا کی نماز اور وتر بھی پڑھ یا نفلین پڑھ نمازون کے پیچھے وَاسۡتَمِعۡ يَوۡمَ يُنَادِ الۡمُنَادِ مِنۡ مَّكَانٍ قَرِيۡبٍ ۝ اور سن جسدن پکاریگا پکارنیوالا نزدیک کی جگہ سے کہتے ہین کہ حضرت اسرافیل علیہ السلام ایسی طرح پکارین گے جو سب کو ایسی آواز معلوم ہوگی کہ جیسے کوئی پاس سے پکارتا ہی اور یہ کہین گے اسرافیل علیہ السلام کہ اے گوشت اور ہڈیو گلی ہوئی اور اے رگو اور بال جدا جدا پڑے ہوے آؤ خدا سے تعالیٰ فرماتا ہی کہ سب اکٹھے ہو حساب دینے کو يَّوۡمَ يَسۡمَعُوۡنَ الصَّيۡحَةَ بِالۡحَقِّ ؕ ذٰلِكَ يَوۡمُ الۡخُرُوۡجِ ۝ جس دن سُنین گے سب مُردے قبرون مین بڑی سخت آواز فرشتے کی جو سچ ہے یعنی مقرر ہوئی ہے اُس سخت آواز سے یہ کہیگا فرشتہ کہ یہ دن ہے باہر آنے کا قبرون سے اِنَّا نَحۡنُ نُحۡىٖ وَنُمِيۡتُ وَاِلَيۡنَا الۡمَصِيۡرُ ۝ بیشک ہم جلاوین اور ہم مارین یعنی پیدا کرین اور مارین دنیا مین اور ہماری طرف پھر پھرنا ہی حساب دینے کے واسطے يَوۡمَ تَشَقَّقُ الۡاَرۡضُ عَنۡهُمۡ سِرَاعًا ؕ ذٰلِكَ حَشۡرٌ عَلَيۡنَا يَسِيۡرٌ ۝ یاد کر اُس دن کو جس دن پھٹے زمین مردون کے نکلنے سے جو قبرون سے نکل کر دوڑینگے یہ جلانا پھر قبرون سے اور اکٹھا کرنا پھر قیامت کے دن ہمپر آسان ہی اور سچ ہی نَحۡنُ اَعۡلَمُ بِمَا يَقُوۡلُوۡنَ وَمَاۤ اَنۡتَ عَلَيۡهِمۡ بِجَبَّارٍ ۘ فَذَكِّرۡ بِالۡقُرۡاٰنِ مَنۡ يَّخَافُ وَعِيۡدِ ۝ ہم خوب جانتے ہین اُس چیز کو جو یہ کافر کہتے ہین کہ قیامت نہوگی اور نہین ہی تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کافرون پر زور کرنے والا جو زور سے انکے دلون مین یقین والے قرآن سے یعنی تو قرآن سُنا اُسکو جو ڈرے عذاب کے وعدے سے اور قیامت کو سچ جانے اور جو کوئی نہ ڈرے خدا سے تعالیٰ سے اور قیامت کو سچ نہ جانے اُسے مین سمجھ لونگا مین لائق ہون اُسکی باتون سے

سُوۡرَةُ الذّٰرِيٰتِ مَكِّيَّةٌ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝

وَهِىَ سِتُّوۡنَ اٰيَةً

نام اس سورت کا ذاریات اسواسطے رکھا ہی کہ ذاریات بیچ بولی عرب کے باد پریشان کو کہتے ہین اور حق تعالیٰ نے اول اس سورۃ کی سوگند باؤن کی کھا کر دادو پر کافرون کے کیا ہی اور یاد کرنا باؤن کا واسطے قسم کے اور سوگند کھانی اُسکی مین بڑی اسرار اور بھید ہین ذرہ سا اُن بھیدون مین سے یہ ہی کہ کارخانہ تمام عالم کا درستی اور خرابی سے سب مضبوط ساتھ باؤ کے ہی زندگی آدمیون کی اور حیوانون کی اور مارنا اُنکا اور پیدا کرنا اُنکا اور چلنا اور پھرنا اور خرابی قوم عاد کی اور ارم تخت حضرت سلیمان کا اور آنا قیامت کا اور پھونکنا صور کا اور خرابی عالم کی اور بہت چیزین دنیا کی بونا اور جوتنا اور اڑانا اور خشک کرنا اور باران رحمت برسانا سب کارخانجات جاری اور متعلق باؤ کے ہین

اور چلنا جہازون کا اور تباہ اور غرق اور ڈوبنا اُنکا اور تجارت اور سوداگری اور جنگ اور فتح اور شکست محتاج باؤ کے ہین چنانچہ حق تعالی خود اشارہ فرماتا ہی وَالذّٰرِیٰتِ ذَرْوًا ۝ حق سبحانہ تعالی قسم کھاتا ہی اُڑانے والی چیزون کی اور اس آیت مین دو معنی ہوتے ہین اول کہا کہ قسم ہے اُن باؤن کی کہ اُڑانے والی ہین خاک کو بیان اُس کا یہ ہی کہ جسوقت باران رحمت الٰہی برستا ہی ہوا بخارات زمین کے تئین اوپر لیجاتی ہی اور اُسکے بادل بنتے ہین پھر ایک باد چلتی ہی کہ اُن بادلون کو اُٹھانے والی ہی اور لیے لیے پھرتی ہی پھر ایک ہوا چلتی ہے کہ ساتھ مینھ کے رہتی ہی بعد ازان ایک باؤ تند چلتی ہی کہ ابر کو پھاڑ دیتی ہی اور مینھ موقوف ہوجاتا ہی پھر بعد پکنے کھیتی کے اور کاٹنے اُسکے کے ایک باؤ واسطے اُڑانے بھُس کے دانہ سے آتی ہے اور سوا اسکے بہت فائدے ہین کہ بیان مین نہین آسکتے دوسرے معنی یہ ہین کہ قسم اُن فرشتون کی کہ اُٹھانیوالے اور پریشان کرنیوالے باؤ کے ہین فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۝ پھر قسم ہے اُٹھانے والے بوجھون کی یعنی ابر کہ اُٹھائے ہوے پھرتے ہین بوجھ پانی مینھ کے تئین فَالْجٰرِیٰتِ یُسْرًا ۝ پھر قسم ہے کشتیون سبک چلنے والیون کی اور قسم ہے ستارون کی کہ آسمان مین چلتے ہین فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ۝ پھر قسم اُن فرشتون کی کہ تقسیم اور بانٹنے والے رزق روزی باران رحمت اور مصیبت اور بلا کے ہین اور یہان سے مراد چار فرشتے بزرگ ہین کہ ہر ایک واسطے ایک کام بڑے کے مقرر ہے حضرت جبرئیل واسطے وحی لانے کے اوپر پیغمبرون کے اور حضرت میکائیل واسطے مینھ اور رحمت کے اور حضرت اسرافیل واسطے صور پھونکنے کے اور حضرت عزرائیل (یعنی ملک الموت) واسطے قبض جان کے حق تبارک وتعالی قسم ان باؤن اور فرشتون کی یاد کرکے فرماتا ہی کہ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ۝ البتہ جو چیز کہ وعدہ کی ہے رسول اور پیغمبرون نے متے قیامت کا آنا اور زندہ ہونا سارے آدمیون کا اور حساب اعمالنامہ کا اور ثواب اور عذاب مقرر ہونیوالا ہی اس مین کچھ شک نہین اور حساب اور کتاب پر بس نہین ہونے کی بلکہ وَّاِنَّ الدِّیْنَ لَوَاقِعٌ ۝ اور البتہ جزا ہر نیک اور بد کی ملنے والی ہی وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ۝ اور قسم ہی آسمان کی کہ صاحب راہون کا ہے چنانچہ راہ آفتاب اور چاند اور ستارون کی جدی جدی ہی پھر واسطے سیر ستارون کے آسمان مین برج طرح طرح کے بنائے ہین کوئی اوپر شکل شیر کے اور بعضے اوپر شکل بچھو کے بعضے اوپر صورت مچھلی کے اسی طور سے بارہ برج ہین اور حق تعالی نے ہر ایک برج مین چیزین عجیب اور حکمتین بہت رکھی ہین بیٹے حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کے سے کہ عبداللہ نام اُنکا ہی روایت کرتے ہین کہ مراد یہان سے ساتوان آسمان ہی اور حق تعالی سوگند آسمان خوش شکل صاحب راہ کی یاد کرکے فرماتا ہی کہ اِنَّكُمْ لَفِیْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۝ البتہ تم اے لوگو کہتے کہ کافر تھے پیچ باتون آپس کی مخالفت رکھتے ہو یعنی جسوقت کہ مذکور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تمھارے پیچ آتا ہی کوئی تم مین سے پیغمبر ہمارے کو جادوگر کہتا ہی اور کوئی دیوانہ کہتا ہے اور کوئی شاعر کہتا ہی اور کتاب ہماری جو قرآن شریف ہی کبھی اُسکو شعر اور کہانی کہتے ہو اور کبھی جادو نام رکھتے ہو غرض یہ ہی کہ تمنے سخت کفر کیا ہی جناب پیغمبر ہین اور قرآن مین بے ادبی کرتے ہو یُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ۝ پھیرا جاتا ہی قرآن اور پیغمبر سے وہ شخص کہ پھیرا گیا ہو تقدیر الٰہی مین حاصل یہ ہے کہ بدبختی اور خوش بختی سب موافق تقدیر اور خواہش خدا کے ہوتی ہے جو چاہتا ہی سو کرتا ہے باقی آدمی کے تئین چاہیے کہ راہ سیدھی سے کہ قرآن اور پیغمبر ہے کج نہووے کس واسطے کہ قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۝ لعنت ہی جھوٹ بولنے والون کو اور یہان سے مراد وہ کافر ہین کہ مسلمانون کو صحبت پیغمبر کی سے منع کرتے تھے گھاٹی پہاڑون مکے شریف کی مین چھپ رہتے تھے قافلے والون کو کہ واسطے زیارت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے آتے تھے منع کرتے تھے اور بہکاتے تھے اور بہکانا اور حرامزادگی طرح طرح کی کرتے تھے حق تعالی نے لعنت کی اور رحمت اپنی سے دور رکھا اور کہا اَلَّذِیْنَ هُمْ فِیْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۝ یہ وہ لوگ ہین جو بیخبری اور گمراہی مین گرفتار ہین یَسْـَٔلُوْنَ اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ ۝ پوچھتے ہین کس وقت آویگی قیامت اور کونسا دن اور مہینہ مقرر ہے ہنسی اور ٹھٹھا کرتے تھے خدا نے جواب فرمایا کہ یَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ یُفْتَنُوْنَ ۝ قیامت اُس دن ہوگی کہ کافر اوپر دوزخ کے ڈالے جاوینگے اور خوب عذاب ہوویگا اور خازم جہنم کے اُنکو کہین گے ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ چکھو تم سختی اور عذاب اپنے کو یہ وہ چیز ہی کہ تم شتابی کرتے تھے کہ کب قیامت ہوگی پھر حق تعالی احوال دوزخیون کا کہکر پرہیزگارون اور مسلمانون کو خوش خبری دیتا ہے اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ۝ تحقیق مقرر پرہیزگار لوگ مسلمانون سے جو کہ بت پرستی اور گناہ بڑے اور چھوٹے سے بچتے ہین وہ بیچ باغ اور بہشت کے ہوینگے ایسا باغ کہ نہرین دودھ اور شہد اور پانی شیرین پاک مصفا کی جاری ہونگی اور یہ متقی اور پرہیزگار اٰخِذِیْنَ مَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۝ لینے والے ہونگے اُن نعمتون کو جو دی ہین پروردگار اُنکے نے البتہ یہ تھے بیچ دنیا کے احسان کرنے والے اور خوش اور اچھے کام کرنیوالے كَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ مَا یَهْجَعُوْنَ ۝ تعریف اُنکی یہ ہی کہ تھوڑی سی رات بقدر فرض سوتے تھے اور تمام شب بندگی اور عبادت کرتے تھے وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ۝ اور صبح کے وقت حق تعالی سے بخشش اور مغفرت چاہتے فِیْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ

فی دین کی بات میں کل دو رائے نہیں ہوتی

لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝ اور پیچ مالون اپنے کے حصہ واسطے فقیرون کے اور نہ مانگنے والون کے جانتے ہین اور اُنھین دیتے ہین اپنے مال سے پھر رات کو تھوڑا سونا
اور اُٹھکر خدائے تعالیٰ کو یاد کرنا اور صبح ہونے کے وقت توبہ کرنا اور اپنے مال سے سب کو دینا نشانیان ہین یہ بہشتیون کی اور اسکے سوائے وَفِي الْأَرْضِ
اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ۝ اور زمین مین نشانیان ہین خدائے تعالیٰ کی قدرت کی واسطے یقین لانے والون کے وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝ اور تمھارے بدن مین
اور جسم مین ہین نشانیان بہت خدائے تعالیٰ کی قدرت کی اے لوگو پھر کیا تم نہین دیکھتے اپنے مین یعنی غور کرکے دیکھو کہ جو چیز دنیا مین ہے اُسکا نمونہ تمھارے
بدن مین خدائے تعالیٰ نے بنایا ہی جیسے کہ چاند سورج دو آنکھین اور پہاڑون کا نمونہ ہڈیان ہین اور دریا اور ندیان رگین اور زمین سارا بدن اور گھاس کا
بالون سے نمونہ ہی غرضکہ جو کچھ ساری دنیا مین ہے اُس چیز سے آدمی کے بدن مین نمونہ رکھا ہے گویا کہ سارا جہان اس مین ہی وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ
وَمَا تُوْعَدُوْنَ ۝ اور آسمان مین ہی تمھاری روزی کا اسباب جیسے مینھ اور اُوس اور دھوپ اور جس چیز کا تمھین وعدہ دیا ہے وہ بھی آسمان مین ہے یعنی
ثواب اور بدلہ نیک کامون کا جو بہشت ہی وہ ساتوین آسمان پر ہی فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ۝ پھر قسم ہی آسمان اور زمین کے ع ۲ ۱۲ ۱۸
پروردگار کی خدائے تعالیٰ اپنی آپ قسم یاد فرماتا ہی کہ یہ جو مذکور ہوا سب سچ ہی کچھ اُس مین شک نہین جیسی کہ تم باتین کرتے ہو یعنی جیسے کہ یقین اے لوگو اپنے
بولنے پر یقین ہی کہ ہم بات کرسکتے ہین اور جو چاہین سو کہہ سکتے ہین ایسے ہی یہ باتین بھی سچ ہین وقفہ لازم
هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ۝ مقرر
آئی تیرے پاس اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بات ابراہیم علیہ السلام کی بہت بڑے مہمانون کی یعنی اُنکی خبر تو نے سُنی سو وہ مہمان کئی فرشتے حضرت جبرئیل کے
ساتھ خدائے تعالیٰ کے حکم سے آئے تھے حضرت لوط علیہ السلام کی امت پر عذاب کرنے کو جیسا کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہی اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ۭ قَالَ سَلٰمٌ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ۝
جسوقت آئے وہ فرشتے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر مین پھر کہا اُن فرشتون نے کہ سلام کرتے ہین ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی کہا اُنکے جواب مین
کہ سلام تم پر بھی اے انجان لوگو جو کہ مین تمھین نہین پہچانتا اُنھون نے کہا کہ ہم مہمان آئے ہین تمھارے گھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ سُنکر دل مین کہا کہ اُنکے
واسطے کچھ کھانے کو مقرر تیار کیا چاہیے فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ۝ پھر چپکے سے آئے حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے گھر کے لوگون کی طرف یعنی اُن مہمانون
سے کچھ نہ کہا کہ تمھارے واسطے کھانے کو لاتا ہون اور آن کر ایک موٹا فربہ بچھڑا گائے کا ذبح کرکے پکا لائے فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ۝ پھر نزدیک رکھا وہ
بچھڑا گائے کا پکا ہوا اُن مہمانون کی طرف اور اُن مہمانون نے اُسکی طرف کچھ خیال اور رغبت کھانے کی نہ کی تب کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہ اے مہمانو تم
کیون نہین کھاتے اُنھون نے ایسی طرح کہا کہ ہم کھایا نہین کرتے فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ۭ قَالُوْا لَا تَخَفْ ۭ وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ۝ پھر پایا یا حضرت ابراہیم
علیہ السلام نے اُن مہمانون سے اپنے دل مین ڈر جب اُن مہمانون نے معلوم کیا کہ ہمسے ڈرا تب کہا کہ مت ڈر ہم فرشتے ہین کچھ کھاتے نہین حضرت ابراہیم
علیہ السلام نے کہا کہ تم پہلے کیون نہ بولے تو مین اس بچھڑے کو اُسکی ماں سے جدا کرکے ذبح نکرتا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اُس بچھڑے پکے ہوے پر
جو ہاتھ پھیرا وہ جی اُٹھا اور آواز کرتا ہوا اپنی ماں پاس دوڑ گیا اور بی بی سارہ قبیلہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دروازے کے پیچھے کھڑی دیکھتی تھین یہ بچھڑے کا
احوال دیکھکر حیران ہوین تب پھر اُن فرشتون مہمانون نے اور خوشخبری دی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بیٹے عقلمند پیدا ہونے کی یعنی کہا کہ تمھاری گھر بی بی سارہ سے
بیٹا اسحٰق پیدا ہوگا اور جب وہ بڑا ہوگا تو بہت عقلمند اور دانا ہوگا اور یہ اُنکی بی بی سارہ سُنکر فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ ۝ پھر آگے آئی
بی بی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دروازے سے ہاے ہاے کرتی ہوئی پھر اپنا مُنھ پیٹا افسوس سے اور کہا کہ ہاے کیا جنے گی بچہ بڑھیا بانجھ یعنی میری
دس کم سو برس کی عمر ہی اور بانجھ بھی ہون اب کیا جنون گی قَالُوْا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ۝ کہا فرشتون نے کہ اسی طرح ہی جو تو کہتی ہی
کہ بڑھیا اور بانجھ نہین بچہ جنتی پر فرمایا ہے تیرے پروردگار نے ہمکو کہ جاکر خوشخبری دے ہمنے موافق حکم کے کہا ہی بیشک وہ خدائے تعالیٰ حکم
کرنے والا سب کچھ جاننے والا ہی جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے معلوم کیا کہ یہ فرشتے حکم خدای تعالیٰ کے سوے زمین پر کسی کام کو آئے ہین تب اُنسے پوچھا اور

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝ الجزء ۲۷

کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہ پھر کیا ہے وہ بڑا کام تمکو جو آئے ہو اے بھیجے ہوے خدائے تعالیٰ کے یعنی کس کام کے واسطے خدائے تعالیٰ نے تمھین بھیجا
ہی قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ۝ کہا اُن فرشتون نے کہ بیشک ہم بھیجے ہوے ہین طرف ایک قوم گنہگارون کے یعنی حضرت لوط کی قوم جو کافر ہی اُنکی طرف اسواسطے

ہمین بھیجا ہی لنرسل علیہم حجارۃ من طین ۝ مسومۃ عند ربک للمسرفین ۝ تو ڈالین اُن کافرون پر پتھر مٹی سے بنے ہوے یعنی مٹی کے ڈھیلے ایسے سخت جیسے پکی اینٹین نشان کی ہوئی ہین تیرے پروردگار کے پاس واسطے اُن کے جو حد سے باہر گئے ہین یعنی وہ پتھر مٹی کے بنے ہوے نشان کیے ہوے جو تھے ہر ایک کافر کے نام پر اُنکو خدا ے تعالی کے حکم سے کافرون پر ڈالا ہمنے تو وہ سب ہلاک ہوے اُنپر پتھرون سے یہ سنکر حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بھتیجے حضرت لوط علیہ السلام کے واسطے غمگین ہوے جو وہ بھی اُس قوم مین تھے عذاب کے وقت اُنکا کیا حال ہوا ہوگا فرشتون نے کہا کہ تم غم نہ کھاؤ جو لوط علیہ السلام اور اُنکی بیٹیان اُس عذاب سے امن مین رہین فاخرجنا من کان فیہا من المؤمنین ۝ پھر باہر نکالا ہمنے جو کوئی کہ تھا اُس شہر مین مسلمان یعنی پہلے عذاب کرنے سے مسلمانون کو اُس شہر سے ہمنے نکال لیا تھا جب اُن کافرون مین مسلمان کوئی نہ رہا تب وہ عذاب سے ہلاک ہوے فما وجدنا فیہا غیر بیت من المسلمین ۝ پھر نہ پایا ہمنے اُس شہر مین سواے ایک گھر کے مسلمانون سے یعنی ایک گھر مسلمانون کا پایا سارے شہر مین سو وہ گھر حضرت لوط کا تھا اور اُنکی بیٹیون کا تھا سو وہ عذاب سے امن مین رہا و ترکنا فیہا ایۃ للذین یخافون العذاب الالیم ۝ اور چھوڑی ہمنے اُس شہر مین نشانی عذاب کی واسطے اُن لوگون کے جو ڈرتے ہین عذاب بڑے دُکھ دینے والے سے جو لوگ کہ خدا ے تعالے کے عذاب سے ڈرتے ہین وہی مسلمان ہین اُن ہی کے واسطے وہ نشانیان ہین وفی موسی اذ ارسلنہ الی فرعون بسلطن مبین ۝ اور بیچ قصے موسی علیہ السلام کے بھی نشانیان ہین ڈرنے والون کو جبکہ بھیجا ہمنے موسی علیہ السلام کو فرعون کی طرف ساتھ حجتون روشن کے جیسے عصا کا اژدہا ہونا اور ہاتھ سفید روشن ہو جانا فتولی برکنہ وقال ساحر او مجنون ۝ یہ معجزے دیکھکر حضرت موسی علیہ السلام کے پھر گیا فرعون اپنی فوج کی قوت کے بھروسے پر اور کہا اپنے لوگون کو کہ موسی علیہ السلام تو جادوگر ہی یا دیوانہ ہی پھر جب فرعون نے حضرت موسی کا کہنا نہ مانا اور اپنی فوج اور خزانے پر غرور کیا تب فاخذنہ وجنودہ فنبذنہم فی الیم وہو ملیم ۝ پھر پکڑا ہمنے فرعون کو اپنے غضب سے اور اُسکے لشکر کو بھی پھر پکڑکے ڈالا ہمنے اُن سب کو دریا مین یعنی ڈبو کر ہلاک کیا اُن سب کو اور فرعون تھا ملامت کیا ہوا یعنی بُرا کہنے کے لائق تھا یا وہ اپنے تئین آپ بُرا کہتا تھا اور پچھتاتا تھا کہ ہاے مین نے کیا بُرا کیا جو حضرت موسی کا کہنا نہ مانا وفی عاد اذ ارسلنا علیہم الریح العقیم ۝ اور بیچ قصہ عاد کی قوم کے بھی نشانی اور نصیحت ہے سمجھنے اور ڈرنے والون کو اور جب بھیجی ہمنے عاد کی قوم پر باؤ ایسی جو اُس سے کسی درخت مین پھل اور پھول پیدا ہوتا تھا یعنی اُس مین فائدہ اور بھلائی نہ تھی بلکہ وہ باؤ ایسی تھی جو ما تذر من شیء اتت علیہ الا جعلتہ کالرمیم ۝ نہ چھوڑا اُس باؤ نے کسی چیز کو جسپر پہنچی وہ مگر کیا اُس چیز کو پُرانا گلا ہوا خراب یعنی جس چیز کو وہ باؤ لگی اُسے بغیر توڑے اور چُورا کیے اور خراب کیے نہ چھوڑا وفی ثمود اذ قیل لہم تمتعوا حتی حین ۝ اور بیچ قصہ ثمود کی قوم کے نشانی ہی خدا ے تعالی کی قدرت کی ڈرنے والون کے واسطے جسوقت کہ کہا ثمود کی قوم کو جبکہ وہ قوم حضرت صالح نبی کی اونٹنی کی کوچین کاٹ کر مار چکے تھے یہ کہا کہ اے ثمود کی قوم فائدہ اُٹھا لو تم دنیا کی زندگانی کا عذاب آنے کے وقت تک سو وہ تین دن تھے اُنکی زندگی کے اور عذاب کا وعدہ اُنسے کیا تھا اسواسطے کہ وہ کافر تھے فعتوا عن امر ربہم فاخذتہم الصعقۃ وہم ینظرون ۝ پھر اُنھون نے سرکھینچا اپنے پروردگار کے حکم سے پھر پکڑا اُنکو تین دن کے پیچھے عذاب نے صاعقہ کے جو وہ ایک کڑک آسمان سے آئی تھی اُس قوم کے ہلاک کرنے کو اور وہ اُس عذاب کی راہ دیکھتے تھے کہتے ہین کہ جب قوم ثمود نے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کی کوچین کاٹکر مار ڈالا اور بچہ اُسکا چوچین مارتا بھاگا تب حضرت صالح علیہ السلام نے خدا ے تعالی کے حکم سے اُس قوم کو کہا کہ اب تم تین دن کے بعد عذاب ایسا آویگا جو تم سب ہلاک ہوگے اور اُس عذاب کی نشانی یہ ہے کہ پہلے دن تم سب کے مُنھ سُرخ ہو جاوینگے اور دوسرے دن تمھارے مُنھون کے منھ سیاہ ہو جاوینگے پھر تیسرے دن بیشک تم پر عذاب آویگا جو تم سب یکبارگی ہلاک ہوگے حضرت صالح علیہ السلام یہ وعدہ کرکے اُس شہر سے باہر چلے گئے اُس قوم پر دو دن وہی حال ہوا جو حضرت صالح نبی نے کہا تھا پھر تیسرے دن اُن سب کو یقین ہوا کہ جو صالح علیہ السلام نے کہا تھا سب سچ ہوا اور اب کوئی دم کو عذاب آتا ہی سب دوزانو بیٹھکر عذاب کے آنیکے وقت کی راہ دیکھتے تھے جو اتنے مین ایک آگ آسمان سے آئی اور سب جلکر کوئلہ ہوے فما استطاعوا من قیام وما کانوا منتصرین ۝ پھر نہ اُٹھ سکے یعنی قدرت نہ تھی جو اپنے اوپر سے عذاب کو دور کر سکتے اور نہ تھی وہ قوم مدد کرنے والی آپس مین ایک دوسرے کی جو عذاب سے بچاتے حمایت کرکے وقوم نوح من قبل انہم کانوا قوما فسقین ۝ ع ۲ ۳ ۱ اور ہلاک کیا ہمنے نوح علیہ السلام کی قوم کو پہلے عاد اور ثمود کی قوم سے بیشک قوم نوح علیہ السلام کی بدکار تھی حد سے زیادہ یعنی کافر اور ظالم تھے اب خدا ے تعالی اپنی قدرت کی نشانیان بیان کرتا ہی اور فرماتا ہی کہ والسماء بنینہا بایید وانا لموسعون ۝ اور آسمان کو جڑ بنیاد سے یعنی اول سے آخر تک تمام بنایا ہمنے اپنے ہاتھ اور قوت اور قدرت سے بغیر مدد اور مشورے کسی کے اور ہم ہی قدرت رکھتے ہین اُسکے بنانے کی اور ہمارے سوا کوئی نہین بنا سکتا ایسی چیز کو والارض فرشنہا فنعم الماہدون ۝ اور زمین کو بچھایا ہمنے پھر ہم بہت اچھے بچھانے والے ہین جیسے یہ آسمان اور زمین کی جوڑ بنائی اسی طرح ومن کل شیء خلقنا زوجین

لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ اور سب چیز کا جوڑ بنایا ہمنے اسواسطے کہ شاید تم اے لوگو سوچ کرو اور نصیحت مانو اور دھیان کرو خدائے تعالیٰ کی قدرتین دیکھکر سمجھو کہ خدائے تعالیٰ ایسا قادر ہی اور ہر چیز کا جوڑ اس طرح ہی جیسے رات اور دن غم اور خوشی تندرستی اور بیماری دولتمند اور فقیر ایسا ہی دھیان کرکے سمجھو اور ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہو اپنی امت کو کہ فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ پھر بھاگو خدائے تعالیٰ کی طرف جو وہین بچوگے اور کہین ٹھکانا نہین یعنی جو مرضی اور حکم خدائے تعالیٰ کا ہے وہی کرو اور نہین تو یہ دولت اور فوج اور ملک اور خزانہ اور حُسن اور جوانی اور یار اور دوست رفیق آشنا کوئی کچھ کام نہین آنے کا کسی چیز پر دنیا کی بھروسا مت کرو خدائے تعالیٰ ہی کے فضل پر نگاہ رکھو بیشک تمھارے واسطے خدائے تعالیٰ کی طرف سے ڈرانے والا ہون کھلا صریح کہ اگر خدائے تعالیٰ کی پناہ نہ چاہوگے تو کسی طرح عذاب سے نہ چھوٹوگے یہ بات کھول کر سُناتا ہون مین متعین وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ اور مت مقرر کرو اور نہ بناؤ ایسے خدائے تعالیٰ کے ساتھ اور کوئی خدا جو ملا کر اُنکی بندگی کرو بیشک مین تمھارے واسطے خدائے تعالیٰ کی طرف سے ڈرانے والا ہون صریحًا جو تمھین اچھی طرح سُنا سُنا کر سمجھاتا ہون اور ڈراتا ہون خدائے تعالیٰ کے عذابون سے اب خدائے تعالیٰ اپنے حبیب کو تسلی دیتا ہی اور فرماتا ہی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ۝ جیسے کہ کافر مکے کے تجھے جادوگر اور دیوانہ کہتے ہین اسی طرح کوئی نہ آیا نبی اور پیغمبر اُن لوگون کے پاس جو تھے پہلے مکے کے لوگون سے مگر کہا اُس پیغمبر کو جادوگر یا دیوانہ یعنی ان مکے کے لوگون سے پہلے جتنی قومین تھین سب نے اپنے وقت کے پیغمبر کو جادوگر کہا یا دیوانہ کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات کے کہنے کا غم نہ کر جو سب پیغمبر نکو اُنکی قوم یون ہی کہتی آئی ہی گویا کہ اَتَوَاصَوْا بِهٖ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ۝ کیا مرتے وقت اگلے لوگ کہہ گئے ہین ان مکے کے لوگون کو یہ بات جو یہ بھی وہی بات کہتے ہین اپنے پیغمبر کو کہ جادوگر ہی یا دیوانہ ہی اور در اصل تو یہ بات نہین بلکہ یہ مکے کے مشرک آپ ہی بے انصافی مین حد سے باہر گئے ہوے ہین جو کسی طرح نہین سمجھتے سچی بات کو پھر اگر یہ لوگ نہین مانتے تیرا کہنا اور تیری نصیحت سے مُنھ پھیرتے ہین تو بھی ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ۝ پھر مُنھ پھیر ان مکے کے کافرون سے جو تیری بات سچ نہین جانتے اور صبر کر اُنکے کہنے پر جبتک تجکو حکم ہووے اُنکے قتل کرنے کا پھر نہین تو ملامت کیا گیا خدائے تعالیٰ کے پاس کچھ بچتا نا ہوگا تجھے لیکن جو لوگ کہ سچ جانتے ہین تیری بات کو اُنکو وَذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور نصیحت کیا کر پھر بیشک نصیحت کرنا فائدہ کرتا ہی ایمان لانیوالون کو وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝ اور نہین پیدا کیا مین نے جن اور آدمی کی خلقت کو مگر اسواسطے کہ میری بندگی کرین یعنی ان دو خلقت کو صرف اپنی بندگی کے واسطے پیدا کیا ہی اور کوئی غرض سواے بندگی کرنے کے ان سے نہین مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ۝ نہین چاہتا مین اپنے پیدا کیے ہوون سے روزی اور نہین چاہتا مین اُنسے وہ کہ مجھے کھانے کو دیوین بلکہ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ۝ بیشک خدائے تعالیٰ ہے آپ ہی وہ روزی دینے والا سب کو صاحب قدرت اور قوت ہی یعنی بڑی بے نہایت قدرت اور قوت رکھتا ہے خدائے تعالیٰ فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ۝ پھر بیشک واسطے اُن لوگون کے ہی جنھون نے ظلم کیا ہے یعنی مکے کے کافرون کے واسطے حصّہ عذاب کا ہے مانند حصہ عذاب اُنکے یارون کے جو گذر گئے ہین یعنی جیسا اگلے کافرون پر عذاب ہو چکا ہے ویسا ہی یہ کافر اُس عذاب کے لائق ہین پھر جلدی نہ کرین عذاب کے آنے مین اپنے وقت پر عذاب آویگا جو وقت مقرر کر رکھا ہے فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ۝ پھر ہاے افسوس اور خرابی دھری ہے واسطے اُن لوگون کے جو کافر ہوے اُنکے عذاب کے دن اِنکے عذاب کا دن وہ ہے جو اُس دن وعدہ کیے گئے ہین یعنی ان کافرون کو عذاب کا وعدہ کیا ہے اُس دن بڑی خرابی ہوگی اُنپر سو وہ دن قیامت کا ہے یا بدر کی لڑائی کا دن جو اُس دن بڑی خرابی اور رسوائی سے مارے گئے اور قید مین پکڑے آئے تھے

سُوْرَةُ الطُّوْرِ مَكِّيَّةٌ　　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　　وَهِيَ تِسْعٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً

وَالطُّوْرِ ۝ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ۝ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ۝ قسم ہے طور پہاڑ کی جسپر حضرت موسیٰ علیہ السلام چڑھکر خدائے تعالیٰ سے باتین کرتے تھے اور قسم ہے کتاب کی جو لکھی ہوئی ہے کھلے ورقون مین یعنی کوہ طور اور قرآن کی قسم ہی وَالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ۝ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ۝ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۝ اور قسم ہے گھر آباد کی

ع ۱۴

یعنی کعبے کی اور قسم ہے چھت اونچی کی یعنی آسمان یا عرش اور قسم ہے دریا جوش مارنے والے کی یعنی سمندر اور یہ سب قسمیں اس بات پر ہیں اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۝ مَّا لَهُ مِن دَافِعٍ ۝ بیشک عذاب تیرے پروردگار کا مقرر ہونیوالا ہے کوئی ایسا نہیں جو اُسے دور کرے یا موقوف رکھے یَوْمَ تَمُورُ السَّمَاءُ مَوْرًا ۝ وَتَسِيرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ۝ جس دن پھریگا آسمان بہت پھرنا یعنی نہایت جلد پھرتے پھرتے پھٹ جائیگا اور چلینگے پہاڑ یعنی اُڑینگے پہاڑ جیسے بھنگے یا جیسے روئی دُھنیے کی ٹانت سی اُڑتی ہے فَوَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝ الَّذِينَ هُمْ فِي خَوْضٍ يَلْعَبُونَ ۝ پھر بڑی خواری ہوگی اُس دن قیامت کے جھوٹ جاننے والوں کی وہ جھوٹ جاننے والے جو باتیں کرتے ہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور قرآن کے مذکور کے وقت کھیل کی یعنی قرآن کو اور رسول کو سچ نہیں جانتے اور اس بات کو مزاح اور ہنسی میں ڈالتے ہیں اور بیہودہ باتیں کرتے ہیں يَوْمَ يُدَعُّونَ إِلَىٰ نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ۝ جس دن دھکیل کر لیجاوینگے اُن جھوٹ بولنے والوں کو فرشتے دوزخ کے آگ کی طرف دھکیلنا زور سے اور کہینگے اُسدن دیکھو کہ هَٰذِهِ النَّارُ الَّتِي كُنتُم بِهَا تُكَذِّبُونَ ۝ یہ وہ آگ ہے جسکو تم جھوٹ جانتے تھے دنیا میں اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہنا نہ مانتے تھے اور معجزے دیکھکر کہتے تھے کہ یہ جادوگر ہے اب دیکھو تو أَفَسِحْرٌ هَٰذَا أَمْ أَنتُمْ لَا تُبْصِرُونَ ۝ اے پھر کیا یہ دوزخ جادو ہے یا سچ آگ ہے اب کیا تمھیں نظر نہیں آتا اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوا أَوْ لَا تَصْبِرُوا سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ ۖ إِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ اور دوزخ میں پھر صبر کرو تم وہاں یا نکرو صبر تم پر برابر ہے یعنی عذاب سے تم کسی طرح چھوٹنے کے نہیں اور یہ عذاب بدلہ ہے تمھارے کاموں کا جو دنیا میں تم کرتے تھے إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَعِيمٍ ۝ فَاكِهِينَ بِمَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَوَقَاهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ۝ بیشک ڈرنے والے خدائے تعالیٰ کے عذاب سے ہونگے باغوں میں اور نعمتوں میں خوش اور مزے کرینگے اُن چیزوں سے جو دیا اُنھیں اُنکے پروردگار نے اور بچایا اُنکو اُنکے پروردگار نے عذاب دوزخ کے سے اور کہینگے فرشتے اُنکو بہشت کے كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ کہ کھاؤ نعمتیں اور پیو شراب بہشت کے اور پیو شراب پاک اور دودھ تحفہ اور شربت قند کا بہشت میں خوشبو یہ کھانا اور پینا بسبب اُن کاموں کے ہے جو تمنے کیے تھے دنیا میں اور یہ متقی بہشت میں بیٹھینگے مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ سُرُرٍ مَّصْفُوفَةٍ ۖ وَزَوَّجْنَاهُم بِحُورٍ عِينٍ ۝ تکیہ لگا کر تختوں پر برابر بچھے ہوے جیسے اُمرا اور اُنکا بیاہ کر دیا ہمنے عورتوں سے جو بہت گوری سُرخ اور سفید اور خوبصورت ہیں بڑی آنکھوں والیاں وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُم بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا أَلَتْنَاهُم مِّنْ عَمَلِهِم مِّن شَيْءٍ ۚ اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور تابعداری کی اُن مومنوں کی اُنکی اولاد نے ایمان میں یعنی مومنوں کی اولاد اپنے باپ کے دین پر ایمان لائے تو قیامت کو ہم پہنچا دینگے اُن پاس اُنکی اولاد کو اور کچھ کم نہ کرینگے ہم اُن مومنوں کے درجہ سے یعنی باپ کا ثواب کم کرکے اُسکے بیٹے کو نہیں دینگے بلکہ اپنے فضل سے اُسکے ایمان کے سبب انعام کرینگے اور نعمتیں دیکر اُسکے باپ پاس پہنچا دینگے تو وہ بیٹے کو دیکھکر خوش ہووے كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَهِينٌ ۝ ہر آدمی پھنسا ہوا ہے اپنے کاموں میں یعنی جس شخص نے جیسا کچھ کیا ہے اُسی میں گرفتار ہے اگر بھلے کام کیے ہیں تو عیش اور نعمتوں میں رہیگا اور اگر بُرے کام کیے ہیں تو عذاب اور خواری میں رہیگا کسی کی نیکی یا بدی دوسرے کے ذمہ نہیں ہونے کی وَأَمْدَدْنَاهُم بِفَاكِهَةٍ وَلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ۝ اور مدد کرینگے یعنی نیک کام کرنے والوں کو اُنکی نیکی کا بدلہ دے کر اور انعام زیادہ کرینگے بہشت میں میوہ اور گوشت جیسا اُنکا جی چاہیگا يَتَنَازَعُونَ فِيهَا كَأْسًا لَّا لَغْوٌ فِيهَا وَلَا تَأْثِيمٌ ۝ آپس میں جھگڑ جھگڑ کر لیوینگے اخلاص سے پیالے شراب کے بھرے ہوے بہشت میں جس شراب سے نہ بہکینگے اور نہ اُسکے پینے کا گناہ ہوگا وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُونٌ ۝ خدمت کرتے پھرینگے گرد بہشتیوں کے خوبصورت لڑکوں کی شکل گویا کہ حسن اُنکا جیسے موتی سیب کے اندر کے یعنی بہت آبدار وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ۝ اور روبرو آکر بعضے بہشتی بعضے بہشتیوں کی خبر پوچھینگے جیسے دوست آپس میں پوچھتے ہیں قَالُوا إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِي أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ ۝ کہینگے بیشک ہم تھے پہلے اس سے دنیا میں اپنے کنبے میں ڈرتے تھے خدائے تعالیٰ کے عذابوں سے جو خبر دی تھی ہمیں ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا عَذَابَ السَّمُومِ ۝ پھر احسان رکھا خدائے تعالیٰ نے ہمپر اور بچایا ہمیں عذاب آنچ کے سے جو توفیق ایمان کی دی إِنَّا كُنَّا مِن قَبْلُ نَدْعُوهُ ۖ إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيمُ ۝ بیشک تھے ہم اس سے پہلے دنیا میں جو دعا مانگتے تھے اور دوزخ سے امان مانگتے تھے اور وہ خدائے تعالیٰ بھلائی کرنیوالا مہربان ہوا سنے ہماری دعا قبول کی فَذَكِّرْ فَمَا أَنتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَلَا مَجْنُونٍ ۝ پھر نصیحت کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن سے یعنی قرآن سنا کے لوگوں کو اور قائم رہ اس بات پر اور دلگیر مت ہو اور شکر کر جو نہیں تو

وقف لازم

ع ۲ ۳۳

فائدہ ۔ ۱۲ سوال ۔ ۱۲ جواب ۔ ۱۲ ایسی باتیں جیسے ۔ ۱۲ مخدوم کی فضیلت خادم پر ۔ ۱۲ کیا حال ہوگا ۔ ۱۲ عرش کے ۔ ۱۲ بولوں نے ۔ ۱۲ خادم جیسا ۔ ۱۲ اور حسن بصری ۔ ۱۲ کہ بہشتی کہ ۔ ۱۲ عہد اللہ بن ۔ ۱۲ کہ ۔ ۱۲ کہ ۔ ۱۲ کہ

خدائے تعالیٰ کے فضل سے کاہن جو غیب کی خبر بتاتا ہی دیو کے خبر بتانے سے اور نہ دیوانہ ہی تو جو یہ لوگ تجھے دیوانہ اور کاہن کہتے ہین یہ سب جھوٹے ہین اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ۝ یا کہتے ہین کہ یہ شاعر ہی یعنی قرآن کو اپنے جی سے بنا کر کہتا ہی اور کافر کہتے ہین کہ ہم دیکھتے ہین زمانے کی گردش کو یعنی منتظر ہین کہ زمانہ یکسان نہین رہتا یا راہ دیکھتے ہین کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے باپ کی طرح جوان وفات کرے قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ۝ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکو کہ راہ دیکھو تم اپنی آرزو کی کہ پھرین بھی تمھارے ساتھ راہ دیکھتا ہون جو خدائے تعالیٰ کیا کرتا ہی اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَآ اَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ۝ یا سکھاتی ہی انکو عقل انکی یہ بات کہ کہو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شاعر جو عقلمند ہوتا ہی اور دیوانہ جسکی عقل جاتی رہی ہی یہ صفتین الگ الگ ایک شخص مین ہون جو کوئی احمق بھی ایسی بات نہ کہے یا یہ ایک قوم ہی حد سے گذری ہوئی دشمنی مین مارے حسد کے عقل جاتی رہی ہی انکی جو سمجھتے نہین کہ ہم کیا کہتے ہین اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝ یا کہتے ہین کہ قرآن کو اپنے دل سے بنا کر کہتا ہی جو یہ جھوٹے ہین بلکہ وہ ایمان نہین لاتے ہین حسد سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر یہ کہتے ہین کہ قرآن کو تو دل سے بناتا ہی پھر یہ بھی سمجھ ہی سے ظاہر ہین آدمی ہین تو فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖٓ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ۝ پھر چاہیے کہ یہ بھی بنا لاوین ایسی بات جیسے کہ قرآن ہی اگر ہین سچ بولنے والے اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ۝ یا یہ پیدا ہوے ہین آپ سے بغیر کسی چیز کے بنائے ہوے یعنی بن ماں باپ کے پیدا ہوے ہین یا اُنھون نے اپنے تئین آپ پیدا کیا ہی اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ۝ یا اُنھون نے بنایا آسمان اور زمین کو ہرگز نہین بنایا اُنھون نے بلکہ وہ یقین نہین لاتے قرآن اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کافر کہتے تھے کہ کوئی دولتمند پیغمبر کیون نہوا سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہی اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ ۝ یا ان پاس خزانے ہین تیرے رب کے یا یہ داروغہ اور رکھوالے ہین یعنی یہ کیا مالک مختار ہین کہ جسکو چاہین پیغمبری دیوین اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ۚ فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ یا اُن پاس کوئی سیڑھی ہی جو اُسپر چڑھکر آسمان پر جاتے ہین اور سُنتے ہین آسمان پر جاکر فرشتون کی باتین جو یہ کہتے ہین کہ یہ پیغمبر نہین ہی پھر اگر یہ سچے ہین تو پھر اپنا سنا ہوا لاوین ساتھ حجت اور دلیل کھلی ہوئی روشن کے شاید اپنی سمجھ پر کہ جو سُنکر آئے ہین آسمان پر سے کہتے ہین کہ کافرون کے گھر اگر بیٹی پیدا ہوتی تو غیرت آتی اور غمگین ہوتے اور کہتے تھے کہ فرشتے خدائے تعالیٰ کی بیٹیان ہین سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہی اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ۝ اے کیا خدائے تعالیٰ کے واسطے بیٹیان ہین اور تمھارے واسطے بیٹے یعنی جس چیز سے تم آپ خوش نہین ہو اُس چیز کو خدائے تعالیٰ پر ثابت کرتے ہو اے احمقو اور خدائے تعالیٰ دونون سے منزہ اور پاک ہی اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ۝ یا تو مانگتا ہی اُن سے بدلہ اور عوض خدائے تعالیٰ کے پیغام پونہچانے پر جو پھرین یہ بھاری تاوان کھائے ہوے ہوتے ہین اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ۝ یا اُنکے آگے غیب کی خبر ہی پھر یہ اُس سے لکھتے ہین یعنی یہ جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جھوٹا کہتے ہین اُنھین غیب کی خبر تو نہین پھر کیونکر جانا کہ جھوٹا ہی اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا ۭ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ۝ یا یہ چاہتے ہین کہ مکر اور فریب کرین پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سو اُنکا مکر کچھ پیش نہ جاوے گا پھر کافر آپ ہی فریب کھائے ہوے ہین اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ یا واسطے اُنکے کوئی اور خدا ہی سوائے خدائے تعالیٰ کے جو اُنھین خدائے تعالیٰ کے عذاب سے بچا لیوے گا پاک ہی خدائے تعالیٰ اُن چیزون سے جو شریک کرتے ہین یہ کافر کہتے ہین کہ مکے کے لوگ کہتے تھے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ اگر تو سچ بھیجا ہوا خدائے تعالیٰ کا ہی تو ہمپر ایک ٹکڑا آسمان کا گرا تو ہم سب ہلاک ہوین سو اُسکے جواب مین یہ آیت اُتری وَاِنْ يَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَاۗءِ سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ۝ کہ اگر دیکھین کافر ٹکڑا آسمان کا گرتا ہوا اور اُترتا ہوا اُن کے سر پر کہین کہ یہ بدلی ہی گہری اور کالی یعنی سخت کافرین کہ عذاب کو دور سے دیکھکر بھی ایمان نہ لاوینگے فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ۝ پھر چھوڑ تو اُن کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہاتھ اُٹھا اُن سے اور مت لڑ جو ابھی حکم لڑائی کا نہین اور صبر کر جب تک ملین اور دیکھین اُس اپنے دن کو جو اُس دن بیہوش ہوین ایک آواز سخت سے جو حضرت اسرافیل پہلی بار قرناے پھونکیگا يَوْمَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ جس دن فائدہ نہ کریگا کافرون کو مکر اور فریب اُنکا کچھ بھی عذاب سے اور نہ اُنکی مدد کوئی کریگا قیامت کے دن وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ اور بے شک کافرون کے واسطے عذاب ہے دنیا مین قتل اور کال یعنی گرانی اناج کی یا قبر مین عذاب ہی سوائے عذاب قیامت کے لیکن بہت لوگ اس بات کو نہین جانتے وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا اور صبر کر اور چپ رہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور راہ دیکھ اپنے پروردگار کے حکم کی جو کب اُتر عذاب آتا ہی دنیا مین پھر بیشک تو ہماری آنکھون کے سامنے ہی ہم دیکھتے ہین تیرا حال تو ہماری حمایت مین ہی اور گھبرا نہین وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ۝ اور نماز پڑھ اور ذکر کر ساتھ تعریف اپنے پروردگار کے

جو وقت اُٹھتا ہو تو نیند سے وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ط اور کسی قت رات کو نماز پڑھ اور ذکر کر اپنے پروردگار کا جبتک کہ تارے چھپ جاویں اول صبح کی روشنی سے

سُوْرَةُ النَّجْمِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَهِيَ اثْنَتَانِ وَسِتُّوْنَ اٰيَةً

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۝ اور قسم ہے تارے کی جو گرتا ہو یعنی گرنے والے تارے کی قسم ہے کہ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۝ نہیں ہے راہ بھولا ہوا صاحب تمھارا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نہ بہکا یا ہوا ہے یعنی نہ آپ وہ راہ بھولا ہوا ہے اور نہ کسی کے بہکانے سے بہکا ہے وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اور نہیں بات کہتا اپنے جی کی خوشی سے یعنی قرآن اپنے دل سے نہیں بنا کر پڑھتا اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ نہیں ہے قرآن مگر حکم کیا بھیجا ہوا یعنی جو کچھ کہلا بھیجتے ہیں سو ہی وہ کہتا ہے عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۝ ذُوْ مِرَّةٍ ط فَاسْتَوٰى ۝ سکھایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن سخت زور آور باقوت نے یعنی حضرت جبرئیل نے قرآن سکھایا ہے سو جبرئیل علیہ السلام ایسے زور آور ہیں جو شہر حضرت لوط نبی کی امت کا ایک پر کے اوپر اُٹھا کر اُلٹ دیا اور ایک آواز سے تمام قوم ثمود کی مرگئی پھر درست کیا حضرت جبرئیل نے آپکو یعنی اپنی اصلی صورت کو ظاہر کیا وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ۝ اور جبرئیل علیہ السلام آسمان کے اوپر کے کنارے پر تھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا کہتے ہیں کہ کسی پیغمبر نے حضرت جبرئیل کی اصل صورت نہیں دیکھی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو بار دیکھا پہلی بار جو دیکھا تھا تو بیہوش ہو گئے تھے پھر حضرت جبرئیل نے پاس آکر اپنا ہاتھ سینہ مبارک پر رکھا تب ہوش آیا جیسے کہ فرماتا ہے خدا ے تعالیٰ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۝ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۝ پھر نزدیک آیا جبرئیل پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پھر جھکے بات کہنے کو پھر تھا تفاوت ان دونوں مین قدر دو کمان کے یا اُس سے بھی نزدیک اور بعضے معنی اس آیت کے یون کہتے ہیں ثُمَّ دَنَا یعنی پھر نزدیک ہوا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج کی رات خدا ے تعالیٰ سے عزت اور مرتبہ مین فَتَدَلّٰى پھر جھکے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ کرنے کو فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى پھر تھا تفاوت دو کمان کا یا نزدیک اُس سے بھی یہ بیان تفاوت مکان کا نہیں جو خدا ے تعالیٰ کو مکان مقرر نہیں بلکہ یہ بیان نہایت یگانگت کا ہے جیسے کہ عرب مین دستور تھا کہ دو شخص جو بہت دوستدار ہوتے اور چاہتے کہ دوستی مین عہد اور قول کریں تو وہ دونوں شخص دو کمان ملا کر دو قبضہ کمان کے ایک کر کے دونون ملا کر پکڑتے اور ایک تیر کو دونون چلّون مین رکھکر دونون شخص ملکر کھینچکر اُس تیر کو پھینکتے یعنی نہایت موافقت اُن دو شخصون مین ہوتی جیسے ایک جان دو قالب ہوتے پھر کبھی کسی بات مین اُن دو شخصون کو ہرگز مخالفت نہوتی تو ایسی ہی یگانگت خدا ے تعالیٰ اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین بیان ہوئی کہ جو مرضی خدا ے تعالیٰ کی ہو وہی مرضی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہو اور جو خوشی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہو وہی خوشی پروردگار کی ہو پھر ایسے نزدیک تر ہوے تب فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى ۝ پھر کہا پروردگار نے اپنے خاص بندے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو کچھ کہا بھید مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى جھوٹ نہ کہا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل نے جو کچھ دیکھا اُس رات کو اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ۝ پھر تم اے مکے کے لوگو جھگڑتے ہو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوپر اُس بات کے جو دیکھا اُسنے عمارت بیت المقدس کی اور احوال قافلہ کا وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۝ اور بیشک دیکھا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جبرئیل کو اُترتے وقت دوسری بار عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ۝ پاس درخت بیر کے سدرۃ المنتہیٰ ایک مکان ہے عرش کے نیچے وہان ایک درخت بیر کا ہے جو حضرت جبرئیل اُس مکان سے آگے نہین جاتے اور اُس سے آگے کی خبر سوا ے خدا ے تعالیٰ کے کسی کو نہین عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ۝ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس ہے بہشت آرام کی جگہ شہیدون اور پرہیزگارون کی اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ۝ جو وقت ڈھانکا سدرۃ المنتہیٰ کو جو کچھ کہ ڈھانکا یعنی اُس درخت پر اسقدر فرشتے بناؤ کر کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیکھنے کو معراج کی رات آئی تھے جو سارا درخت چھپ گیا تھا مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ۝ نہ پھری آنکھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کسی چیز کے دیکھنے کو اُس رات اور نہ حد سے گذرے جس دھیان مین جاتے تھے کسی طرف خیال نہ کیا پھر جب حکم الٰہی ہوا اور مرتبہ قرب کو پہنچے تب لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ۝ بیشک دیکھا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معراج کی رات بڑی نشانیان اپنے پروردگار کی قدرت کی جیسے عرش اور کرسی اور سواری رفرف سبز کی اور عجائبات بے نہایت اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ۝ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ۝ اے بھلا دیکھو تو کہ لات اور عزیٰ اور منات تیسرا اور ہبل یہ کر سکتے ہین جو خدا ے تعالیٰ نے پیدا کیا ہے لات ایک بت کا نام تھا جو قوم ثقیف اُسے پوجتے تھے اور عزیٰ ایک درخت تھا جو غطفان

کی اولاد اُسکو پوجتی تھی اور منات ایک پتھر تھا جو کئی قومیں اُسے پوجتی تھیں اور اُنکے گمان میں یہ بُت تھا جنکے اندر ایک ایک فرشتہ یا جن جو بیٹیاں خدا کی ہیں سو ہمیں بخشوائیں گے اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى ۝ اے کیا تمھارے لائق بیٹے ہوئے اور خدائے تعالیٰ کے واسطے بیٹیاں جو تم بیٹیوں سے غیرت کھاتے ہو اور بُرا جانتے ہو سو خدائے تعالیٰ کو نسبت دیتے ہو تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى ۝ یہ اس طرح سے بانٹنا اور حصہ کرنا تو بہت بُرا اور نامعقول ہے کہ جس چیز کو تم عیب اور بُرا جانو اُس سے خدائے تعالیٰ سے نسبت کرو اِنْ هِيَ اِلَّآ اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ نہیں ہیں یہ بت مگر کئی ایک نام ہیں جو رکھا ہے اپنی خوشی سے اُن نامون کو تمنے اور تمھارے باپ دادا نے اور نہیں پونہچی خدائے تعالیٰ سے اُنکے پوجنے پر کوئی سند اور دلیل جو اُس سبب اُنکو پوجتے ہیں اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ ۚ تابعداری نہیں کرتے کافر اور مشرک مگر اپنے گمان کی اور نہیں تابعداری کرتے مگر اپنے دل کی خوشی کی یعنی مقرر اپنے دل کی خوشی کرتے ہیں اور جو جی میں خیال آتا ہے اُسی کو سچ جانتے ہیں وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى ۝ اور بیشک آئی ہے مومنوں کو اُنکے پروردگار کے پاس سے راہ سیدھی کتاب اللہ اور پیغمبر اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى ۝ اے کیا ملتا ہے آدمی کو جو کچھ وہ آرزو کرتا ہے اپنی جو جی چاہتا ہے ہرگز نہیں ملتا یعنی جو کچھ کافرون کی آرزو ہے ہرگز نہیں ہوتا فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى ۝ پھر خدائے تعالیٰ کو ہے مُلک آخرت کا اور دنیا کا یعنی دونون کا مالک ہے جو چاہتا ہے سو کرتا ہے وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى ۝ اور بہت فرشتے ہیں آسمانون میں جو کافر اُنسے بخشوانے کی امید رکھتے ہیں سو فائدہ نہ کریگا چاہنا اُنکا کچھ ذرا بھی مگر اُسوقت جو پروانگی دے خدائے تعالیٰ بخشوانے کی جسکے واسطے چاہے خدائے تعالیٰ اور خوش ہو اُس سے اُسکو بخشوائینگے فرشتے اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ۝ بیشک وہ لوگ جو ایمان نہیں لائے آخرت پر اور نام رکھتے ہیں فرشتون کے زنانے یعنی اُنکے خیال و گمان میں ہے کہ فرشتے بیٹیاں ہیں خدائے تعالیٰ کی اور خدائے تعالیٰ پاک ہے اولاد سے وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ۭ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا اور نہیں ہے کافرون کو اس بات کی کچھ خبر نہیں تابعداری کرتے مگر اپنے گمان کی اور بیشک نہ گمان نہیں فائدہ رکھتا سچی بات یقین کی سے کچھ ذرا بھی یعنی ایک شخص جو سچی بات یقین سے ٹھیک کہے اور دوسرا اپنے گمان سے اُس بات کے برخلاف کہے تو کس کام آوے گمان سچ کے آگے فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۝ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ۭ پھر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منھ پھیر اُس شخص سے جسنے منھ پھیرا ہماری یاد سے جو قرآن ہے اور نہیں چاہتا وہی شخص مگر دنیا کے جینے کو یعنی سوائے زندگانی دنیا کے اور کچھ نہیں چاہتا یہ دنیا کی محبت ہی تک پونہچی عقل کافرون کی اور دنیا ہی کو چاہتے ہیں اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ۝ بیشک پروردگار تیرا خوب جانتا ہے اُسکو جو بھولا اُسکی راہ کو جو دین اسلام ہے اور خدائے تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے اُسکو جو سیدھی راہ پر ہے یعنی دین اسلام پر قائم ہے وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَاۗءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ۝ اور خدائے تعالیٰ کا ہے جو کچھ آسمانون میں ہے فرشتون کی خلقت سے اور جو کچھ ہے زمین میں آدمیون اور جن اور حیوانون کی خلقت یعنی سب کا مالک خدائے تعالیٰ ہے قیامت کا دن مقرر کیا ہے تو بدلہ دیوے عذاب اُن لوگون کو جنھون نے برائی کی ہے یعنی کافر ہوے ہیں اور جزا دیوے نیک کام کرنے والون کو نیکی کی یعنی جیسے کام جسنے کیے ہیں ویسا ہی بدلہ ملیگا نیکون کو اچھا بدون کو بُرا اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كٰۗىِٕرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ۭ نیک کام کرنے والے وہ لوگ ہیں جو کنارے ہوتے ہیں گناہون سے اور بیحیائی کی باتون سے مگر کوئی گناہ چھوٹا ہو جاوے اُنسے تو اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ۭ بیشک پروردگار تیرے کی بڑی چوڑی اور کشادہ بخشش اور مہربانی ہے بخشدیگا وہ چھوٹے گناہ نیکون کے هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ خدائے تعالیٰ خوب جانتا ہے تمھارے احوال کو جسوقت پیدا کیا تمکو زمین سے اور جسوقت کہ تھے تم ننھے بچے اپنی ماؤن کے پیٹون میں یعنی اُسوقت سے تمھارے حال سے واقف ہے فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ۝ پھر تعریف نکرو اپنی اور پاک نجانو اپنے تئین خدائے تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے اُسکو جو کوئی پرہیزگار ہے الاہی برے کاموں سے کہتے ہیں ایک دن ولید بیٹا مغیرہ کا پیچھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتیں سنتا جاتا تھا اور کافرون نے دیکھکر ولید کو طعنہ دے کر کہنے لگے کہ تو نے اپنے باپ دادا کا دین چھوڑا اور اُنکو گمراہ جانا اُسنے کہا کیا کرون خدائے تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتا ہون ایک کافر نے کہا کہ اتنا مال مجھے دے اگر تجھپر عذاب ہوگا تو میں اپنے اوپر اُٹھا لونگا اُسنے قبول کیا اور کچھ مال دیا اور باقی بخیلی کرکے نہ دیا تب یہ آیت آئی اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ تَوَلّٰى ۝ وَاَعْطٰى قَلِيْلًا وَّاَكْدٰى ۝

الربع

ع ۱۵ ۱۶

ای دیکھا تو نے اُسکو جسنے قرآن کے حکم سے منہ پھیرا اور دیا تھوڑا مال اور باقی دینا موقوف کیا یعنی بخیلی بھی کی اور احمق تو تھا ہی جو اُسکے کہنے کو سچ جان کر مال دیا
عِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى ۝ اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِيْ صُحُفِ مُوْسٰى ۝ وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ
وَفّٰٓى ۝ اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۝ وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ۝ وَاَنَّ
سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ۝ ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ۝ وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ۝ وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ۝
وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيٰى ۝ وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۝ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ۝ وَاَنَّ
عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ۝ وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى ۝ وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ۝ وَاَنَّهٗ اَهْلَكَ عَادَا الْاُوْلٰى ۝
وَثَمُوْدَا فَمَآ اَبْقٰى ۝ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى ۝ وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى ۝
فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ۝ هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ۝ اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ۝
لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ۝ اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ۝ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ۝ وَاَنْتُمْ سَامِدُوْنَ ۝ فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ۝

جسنے پورا کیا حکم خدا سے تعالیٰ کا یعنی جان و مال اولاد سب خدا سے تعالیٰ کی راہ مین خرچ کی یعنی ولید نے نہین سُنا کہ حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام
کی کتابون مین یہ لکھا ہی کہ اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۝ وہ کہ نہ اُٹھاویگا کوئی اُٹھانیوالا بوجھ دوسرے کا یعنی کسی کا گناہ دوسرے کے ذمہ ہرگز نہین ہونیکا اسی طرح
ثواب بھی کسی کا اور کسی دوسرے کو نہین ملیگا وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ۝ اور وہ کہ نہین ہی آدمی کے واسطے ثواب مگر اُتنا ہی جتنا اُسنے کوشش کی ہی بندگی مین
وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ۝ اور وہ کہ جو کوشش و محنت کی ہوگی اُسنے خدا سے تعالیٰ کی بندگی مین سو دیکھیگا قیامت کے دن ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ۝ پھر بدلہ
دیوینگے اُسکو بدلہ پورا نیکی کا نیک اور بدی کا بد وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ۝ وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ۝ اور وہ کہ تیرے پروردگار کی طرف ہی نہایت اور آخر سب کا یعنی
سب آدمی سمیت اپنے کام کیے ہوونگے حاضر ہونگے خدا سے تعالیٰ کے آگے قیامت کو اور وہی ہنسانے والا اور وہی رُلانیوالا ہی یعنی خوش اور غمگین کرنے والا ہے
دوزخیون کو اور بہشتیون کو وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيٰى ۝ وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۝ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ۝ اور وہ کہ وہی مارتا ہی اور اُسنے جلایا ہی
اور وہ کہ اُسنے پیدا کیا جوڑا نر اور مادہ کو بوند پانی منی کے سے جسوقت گرتی ہی مان کے پیٹ مین تو اُسے چاہتا ہو نر اور بیٹا پیدا کرتا ہے اور چاہتا ہی تو اُسی سے
بیٹی اور مادہ کرتا ہی وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ۝ وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى ۝ اور وہ کہ خدا سے تعالیٰ پر ہی اُٹھانا دوسری بار قیامت کے دن اور وہ کہ خدا سے
تعالیٰ ہی ہی جو دولتمند اور بے پرواہ کرتا ہی نقد دیکر اور پونجی جنس دیکر وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ۝ اور وہ کہ وہی ہے پروردگار شعریٰ شعریٰ نام ایک تارے کا ہی
جو ایک قوم اُسی کو پوجتی تھی اور تبون کو نہ پوجتی تھی وَاَنَّهٗ اَهْلَكَ عَادَا الْاُوْلٰى ۝ وَثَمُوْدَا فَمَآ اَبْقٰى ۝ اور وہ کہ وہی خدا سے تعالیٰ ہی جس نے ہلاک کیا
پہلے عاد کی قوم کو اور ثمود کی قوم کو پھر کچھ نہ چھوڑا اُنسے سوائے نام کے وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى ۝ اور ہلاک کیا نوح نبی علیہ السلام
کی قوم کو پہلے عاد اور ثمود سے جو بیشک وہ کافر اور ظالم تھے اور حد سے گذرے ہوے اور حکم سے باہر نکلے ہوے وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى ۝ فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى ۝ اور لوط
علیہ السلام کی امت کے شہرون کو دے مارا یعنی اُلٹ دیا پھر ڈھانکا اُس شہر کو جو کچھ کہ ڈھانکا یعنی پتھرون کا ایسا مینہہ برسایا کہ سارے اُس شہر کے لوگ مر گئے
یہ سب باتین حضرت ابراہیم اور موسیٰ علیہما السلام کی کتابون مین لکھی تھین فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ۝ پھر اب کونسی اپنے رب کی قدرت کو نمانے گا اور شبہے
مین رہیگا هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ۝ یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ڈرانے والا ہی جیسے اگلے ڈرانے والے تھے یعنی جیسے وہ پیغمبر تھے ویسا ہی یہ بھی
ہوا اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ۝ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ۝ نزدیک پونہچی ہی نزدیک پہونچنے والی یعنی قیامت نزدیک پونہچی ہی نہین اُسکو کوئی بغیر خدا سے
تعالیٰ کے کھولنے والا اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ۝ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ۝ وَاَنْتُمْ سَامِدُوْنَ ۝ اب کیا اس بات سے یعنی قرآن سے تعجب
کرتے ہو اور ہنستے ہو اور نہین روتے اور تم ہیچ قرآن کی عظمت سے ہو اور تم مزاح اور کھیلیان کرتے ہو یا راگ کرتے ہو کہتے ہین کہ جب حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم قرآن پڑھتے تو کافر اُسوقت گاتے اور تالیان بجاتے اور ہنستے تو کوئی قرآن کو نہ سُنے فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ۝ پھر خدا سے تعالے ہی کو
سجدہ کرو اور اُسی کی بندگی کرو اور اُس کے سوا کسی کو سجدہ اور بندگی الوہیت کی نہ کرو۔ یہ سجدہ بارھوان ہے قرآن کے سجدون سے

ع ۱۲ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵

سُوْرَةُ الْقَمَرِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَّهِيَ خَمْسٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝ نزدیک آئی قیامت اور پھٹا چاند اور دو ٹکڑے ہوا جو نشانی قیامت کی ہی کہتے ہین کہ ایک رات ابوجہل اور ایک
یہودی راہ مین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملے ابوجہل نے کہا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسوقت کوئی معجزہ دکھاؤ اور نہین تو بے طرح پیش آؤنگا
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو تو کہے سو دکھاؤن ابوجہل ادھر اُدھر لگا دیکھنے جو کیا کہون یہودی نے کہا کہ ایسے کو جادوگر کہتے ہین اس سے کہو کہ چاند
کو دو ٹکڑے کرے جو آسمان پر جادو کسی جادوگر کا نہین چلتا ابوجہل نے کہا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاند کو دو ٹکڑے کر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے شہادت کی اُنگلی سے اشارہ کیا اُسی دم چاند کے دو ٹکڑے ہوکر آدھا تو وہین رہا اور دوسرا آدھا اُس سے جدا ہو گیا پھر ابوجہل نے کہا کہ اسے پھر ملاؤ حضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ کیا دونوں ٹکڑے ملکر جیسا چاند تھا پھر ویسا ہی ہوگیا یہ معجزہ دیکھکر بہودی تو ایمان لایا اور ابوجہل لعین نے کہا کہ ہماری آنکھوں کو جادو کرکے باندھا جو ہمین چاند اس طرح نظر آیا پھر ایک قافلہ دور سے آیا ابوجہل نے اُن مسافرون سے پوچھا کہ تمنے بھی کبھی چاند ایسا دیکھا ہے اُنھون نے کہا کہ فلان تاریخ ہم سب نے دیکھا تھا کہ چاند دو ٹکڑے ہوکر پھر مل گیا تھا تب بھی وہ کافر ابوجہل ایمان نہ لایا اور کہا کہ کیا بڑا جادو ہے جیسے کہ خدای تعالیٰ فرماتا ہے وَاِنْ یَّرَوْا اٰیَةً یُّعْرِضُوْا وَیَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ اور اگر یہ کافر دیکھین معجزہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور نشانی ہماری قدرت کی تو نہ مانین اور مُنھ پھیرین اور کہین کہ کیا یہ جادو ہی چلتا ہوا ہمیشہ سب پر سب جگہ یعنی زمین اور آسمان مین وَکَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ اور جھوٹا کہا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور تابعداری کی اُنھون نے اپنے دل کی خوشی کی اور سب کام مقرر کیے ٹھیرائے ہوئے ہین یعنی جو تقدیر مین مقرر کر رکھا ہے کفر کافرون کو اور ایمان مسلمانونکو سو ہوگا وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ مَا فِیْهِ مُزْدَجَرٌ اور بیشک آیا مکے کے لوگون کو قرآن جو اسمین خبرین ہین گذری ہوئین اُمتون کی جو پیغمبرون کے نہ ماننے سے اُنکا کیا حال ہوا تھا وہ بیان ہوا اسمین اُس چیز سے جو پھیر رکھے بڑائی اور تکبر سے حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ۝ دانائی کمال ہو اور نہایت عقلمندی ہو پھر نہین نفع کرتے ڈر سنانے والے یعنی قرآن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انسے کچھ فائدہ نہین مکے کے لوگون کو فَتَوَلَّ عَنْهُمْ یَوْمَ یَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَیْءٍ نُّكُرٍ ۝ پھر مُنھ پھیر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِن کافرون سے جو تجھے جھوٹا کہتے ہین اور راہ دیکھا اور صبر کر کہ جس دن پکاریگا پکارنے والا طرف ایک چیز بہت بڑی سخت کے یعنی قیامت کے ہولناک اور ڈرونی کی طرف بُلاویگا بُلانے والا یعنی حضرت اسرافیل تب خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ یَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ۝ ڈر سے جھکی ہوئی اور نیچی ہونگی آنکھین اُن کافرون کی جو نکلین گے قبرون سے جیسے ٹڈی پھیلی ہوئی حیران اور خراب مُّهْطِعِیْنَ اِلَى الدَّاعِ یَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا یَوْمٌ عَسِرٌ ۝ دوڑتے ہوے جاوینگے بُلانے والے کی طرف یعنی حضرت اسرافیل علیہ السلام کی آواز پر دوڑینگے تب کہین گے کافر کہ آج کا دن بڑا سخت ہے كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ ۝ جھوٹ جانا پہلے ان مکے کے لوگون سے قوم نوح علیہ السلام کی نے قیامت کو جھوٹا کہا ہمارے بندے نوح علیہ السلام کو اور کہا کہ دیوانہ ہے اور نا چار اور عاجز کرتے تھے خدائے تعالیٰ کی طرف بُلانے سے یعنی جب حضرت نوح علیہ السلام کہتے تھے قوم کو کہ خدائے تعالیٰ کو ایک جانو اور ایک کہو تب قوم کہتی تھی کہ دیوانہ ہوا اور ایسے پتھر مارتے جو بیہوش ہوجاتے اور بولنے کی طاقت نہ رہتی فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ۝ پھر پکارا حضرت نوح علیہ السلام نے پروردگار اپنے کو کہ اے خدائے تعالیٰ مین نا چار ہون اور عاجز ہوا اِس قوم کے ہاتھ سے پھر تو بدلہ لے اُنسے جو یہ مجھپر ظلم کرتے ہین فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ۝ پھر ہمنے کھولے اُنکے عذاب کے واسطے دروازے آسمان کے ساتھ پانی گرنے والے کے یعنی پانی آسمان سے ایسا برسنے لگا کہ گویا ہزارون نہرین چلی آتی ہین سو وہ اُس طرح کا مینھ چالیس رات دن برستا ہی رہا ذلانہ تھما وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُیُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ۝ اور چھوڑ دین ہمنے زمین کی سوتین تو زمین سے پانی لگا نکلنے پھر ملا پانی آسمان کا زمین کے پانی سے اوپر ایک کام کے جو مقرر کیا ہوا تھا اُن سب کا ڈبونا وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ۝ اور اُٹھایا ہمنے نوح علیہ السلام کو اور جو کوئی اُسکے ساتھ ایمان لایا تھا ناؤ پر جو اُس ناؤ مین لگے تھے تختے اور میخین تَجْرِیْ بِاَعْیُنِنَا جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ۝ چلتی تھی وہ ناؤ ہماری قدرت سے یہ طوفان بدلہ تھا اُس کا جسکو نانا تھا یعنی حضرت نوح علیہ السلام کے دکھ دینے کا اور ایمان نہ لانے کا بدلہ تھا وہ طوفان کا عذاب وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَآ اٰیَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ اور بیشک چھوڑا ہمنے یہ قصہ عالم مین نشانی اپنی قدرت کی پھر ہو کوئی نصیحت پکڑنیوالا اور ڈرنے والا یعنی کوئی ہو ایسا جو یہ طوفان کا احوال سنکر ڈرے اور جانے کہ فَكَیْفَ كَانَ عَذَابِیْ وَنُذُرِ ۝ پھر کیسا تھا عذاب میرا دنیا مین جو طوفان سے ایک عالم کو غرق کیا پھر اور خلقت پیدا کی اور کیسا تھا ڈرانا میرا پیغمبرون کی زبان سے وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ اور ہر طرح مقرر آسان کیا ہمنے قرآن کو واسطے یاد کرنے عذاب گذرے ہوؤن کے پھر ہو کوئی نصیحت ماننے والا اور ڈرنے والا كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَیْفَ كَانَ عَذَابِیْ وَنُذُرِ ۝ جھوٹا کہا قوم عاد کی نے حضرت ہود نبی علیہ السلام کو پھر جانو تم جو کیسا تھا عذاب میرا آندھی کا اور ڈرانا اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا صَرْصَرًا فِیْ یَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ۝ بیشک ہمنے بھیجی قوم عاد پر باؤ بہت ٹھنڈی زور کی یعنی آندھی بُرے دن جو تمام نہووے برائی اُسکی سو وہ دن آخری چار شنبہ تھا صفر کے مہینے کا تَنْزِعُ النَّاسَ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ۝ اکھاڑ کے ڈالتی تھی وہ آندھی آدمیون کو اس طرح جیسے تنہ درخت کھجور کے جڑ سے اُکھڑے پڑے ہین یعنی قد اُن لوگون کے بڑے تھے آندھی کے زور سے گر کر جو موے ہوے پڑے تھے گویا کہ بڑے بڑے لکڑ پڑے تھے فَكَیْفَ كَانَ عَذَابِیْ وَنُذُرِ ۝ پھر کیسا تھا عذاب میرا جو ولیسون زور آوروں کو اسطرح اُکھاڑ مارا اور کیسا تھا ڈرانا میرا وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝ اور بیشک آسان کیا ہمنے کہ لوگون پر قرآن جو اُن کی زبان

ف۲ لازم

ع ۲

عرب مین بھیجا واسطے نصیحت پکڑنے کے پھر ہے کوئی نصیحت ماننے والا کذبت ثمود بالنذر ۝ جھوٹا کہا قوم ثمود نے حضرت صالح نبی علیہ السلام کو بسبب ڈرانے اور نصیحت کرنے کے یعنی حضرت صالح علیہ السلام جو قوم ثمود کی کو خدائے تعالیٰ کے عذاب سے ڈراتے تھے اور نصیحت کرتے تھے سو واسطے اُنھین کہا کہ تو جھوٹا ہے فقالوا ابشرا منا واحدا نتبعه انا اذا لفی ضلل وسعر ۝ پھر کہا قوم ثمود نے کہ اے کیا صالح علیہ السلام آدمی ہے ہم مین سے ایک وہ بھی نہ کچھ فوج ہے اُسکو نہ دولت ہی تابعداری کرین اُسکی تو مقرر ہم تب بھولے ہوین راہ سیدھی کو جو ایسے کی تابعداری کرین تو دیوانے ہوین ۱۲ ءانلقی الذکر علیه من بیننا بل هو کذاب اشر ۝ اے کیا آیا ہے نصیحت کرنا اور ڈرانا اُسی پر ہم سب مین سے یعنی ہم مین سے کسی پیغمبری نہوئی وہ کیا ایسا بڑا تھا جو وہ پیغمبر ہوا یہ بات جو وہ کہتا ہے سچا نہین ہے بلکہ وہ جھوٹا ہے بڑا شیخی کرنے والا یعنی صالح علیہ السلام چاہتا ہے کہ ہم پر سردار ہو دے سو حق سبحانہ تعالےٰ فرماتا ہے سیعلمون غدا من الکذاب الاشر ۝ کچھ دیر نہین کل جانینگے جو عذاب اُنپر اُترے گا کون تھا جھوٹا شیخی کرنے والا جب قوم ثمود نے حضرت صالح علیہ السلام کو کہا کہ تو جھوٹا ہے اور اگر تو پیغمبر ہے تو اُس پہاڑ کے اندر سے ایک اونٹنی کو نکال اور وہ اونٹنی نکلتے ہی بچہ دیوے تب ہم جانین کہ تو پیغمبر ہے پھر تیری تابعداری کرین اور ایمان لاوین تجھپر حضرت صالح نبی علیہ السلام نے جناب الٰہی مین دعا کی حق سبحانہ تعالیٰ نے اُنکی دعا قبول کی جیسے کہ فرماتا ہے انا مرسلوا الناقة فتنة لهم فارتقبهم واصطبر ۝ بیشک ہمنے بھیجی اونٹنی اُنکے آزمانے کو یعنی ہم جانتے تھے کہ وہ قوم ایمان نہین لانے کی اسواسطے وہ اونٹنی اپنی قدرت کی نشانی بھیجی جو اُنھین جھوٹا کیجیے اور اُنپر عذاب لازم ہو اور کچھ عذر نہ لاسکین اور اپنا کیا پاوین اور پچھتاوین پھر ہمنے کہا صالح علیہ السلام کو کہ تو راہ دیکھتا رہ جو یہ قوم اونٹنی سے کیا سلوک کرتے ہین اور صبر کر اُنکے ظلم پر ونبئهم ان الماء قسمة بینهم کل شرب محتضر ۝ اور خبردار کر انکو اس بات سے کہ پانی کنوین کا جو حصہ ہے انمین جو ایک دن پانی کنوین کا یہ سب گانوون کے لوگ اور اُنکے گھوڑے اونٹ اور بکریان وغیرہ سب پیوین اور ایک دن سارا پانی کنوین کا اونٹنی کا حصہ جو اُس دن کوئی شریک نہین اور ہر ایک اپنی باری کے دن کنوین پر یا تالاب پر جا حاضر ہوون کہتے ہین اُس گانوون کے پاس ایک ہی تالاب یا کنوان تھا پھر جب حکم باری اور حصے کا آیا تب قدرت خدائے تعالیٰ کی سی اونٹنی کی باری کے دن پانی بہت ہوتا تھا اور جوش مارتا تھا اور دوسرے دن جو گانوون کے رہنے والون کی باری ہوتی تو پانی کم ہوتا اس سبب سارے گانوون کے لوگ حیران اور دق ہوے لیکن کچھ بس نہ تھا اُس گانوون مین دو عورتین ایک کا نام صدوق تھا جو اُسپر مدت سے اُسی کے چچا کا بیٹا مصدع نام عاشق تھا اور کسی طرح ہاتھ نہ لگتی تھی اور دوسری عورت کا نام عبیرہ تھا جو اسکی ایک بیٹی پر ایک شخص قدار نام بیٹا سالف کا عاشق تھا اور یہ دونون مرد بہادر تھے اور اُن دونون عورتونکی بہت سی بکریان اور بکریان تھین جب پانی کم پینے لگین تو اُنکا دودھ سوکھ گیا اُن عورتون نے ناچار ہو کر مصلحت کی صدوق نے اپنے عاشق مصدع کو کہا کہ اگر تو مجھسے ملا چاہتا ہے تو اس اونٹنی کو مار ڈال جو یہ سارا پانی پی جاتی ہے اسکے ہاتھ سے عاجز ہوے ہین اور ہمارے جانور پیاسے مرتے ہین اور عبیرہ نے قدار کو کہا کہ اگر تو اس اونٹنی کو دفع کرے تو مین اپنی بیٹی بچھے دون یہ دونون مرد اونٹنی کے مارنے کو تیار ہوے اُس اونٹنی کا دستور تھا کہ ہمیشہ پہاڑ اور جنگل مین چرا کرتی اور ایک دن بیچ کر کے اپنی باری سے آتی سارا پانی پی کر چلی جاتی اُن دونون مرد مصدع اور قدار نے مصلحت کر کے اونٹنی کی راہ مین چھپ کر بیٹھ رہے جب وہ اونٹنی پانی پی کر چلی تو پہلے مصدع نے کھینچکر ایک تیر ایسا مارا جو اونٹنی دونون پانوون سے گر گئی اور قدار نے دوڑ کر ایک تلوار ایسی ماری جو اونٹنی کی کونچین کٹین اور گری پھر اُسکے ٹکڑے کر کے حصے کر لیے اور اُس کا بچہ چنگھاڑ مارتا پہاڑ کو بھاگ کر غائب ہوا جیسے کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ فنادوا صاحبهم فتعاطی فعقر ۝ پھر پکارا مصدع نے اپنے یار قدار کو پھر پکڑی اُسنے تلوار گھات کی جگہ بیٹھ کر اونٹنی کی کونچین کاٹین پھر تین دن کے پیچھے اُن سب گانوون کے لوگون پر ایسا عذاب اُترا کہ سب لوگ چھوٹے بڑے مال سے موے سو فرماتا ہے خدائے تعالیٰ کہ فکیف کان عذابی ونذر ۝ پھر کیسا تھا عذاب میرا جو کس برے حال سے اُن لوگون کو مار ڈالا اور کیسا تھا ڈرانا میرا انا ارسلنا علیهم صیحة واحدة فکانوا کهشیم المحتظر ۝ بیشک ہمنے بھیجا قوم ثمود پر عذاب سو وہ ایک چنگھاڑ تھی حضرت جبرئیل کی پھر ہوے وہ لوگ جیسے گھانس سوکھی مرجھائی ٹوٹی ہوئی خراب جیسے کوڑا ولقد یسرنا القرآن للذکر فهل من مدکر ۝ اور مقرر آسان کیا ہمنے قرآن واسطے یاد کرنے اور حفظ کرنے کے پھر ہے کوئی یاد کرنے والا اسکا کذبت قوم لوط بالنذر ۝ جھوٹا جانا قوم نے لوط علیہ السلام کو بسبب ڈرانے کے یعنی حضرت لوط علیہ السلام کو کہتے تھے کہ خدائے تعالیٰ کے عذاب سے ڈر دا ور یہ برا کام جھوڑ دا ور توبہ کر اُنھون نے کہا کہ تو جھوٹا ہے تیرا کہنا نہین مانتے انا ارسلنا علیهم حاصبا الا ال لوط نجینهم بسحر ۝ بیشک بھیجا ہمنے قوم پر لوط علیہ السلام کی آندھی تھی پر برسنے والی

پر کتنے لوگ لوط علیہ السلام کے گھر کے جو بچایا ہمنے اُنکو عذاب سے صبح کے یعنی اُنپر عذاب صبح کے وقت کا آیا تھا اور اُس عذاب سے سب موئے مگر لوط علیہ السلام کی دو بیٹیاں اور کوئی مسلمان بچا سو وہ بچانا عذاب سے نِعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا كَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ شَكَرَ مہربانی اور بخشش اپنے پاس سے کرتے ہین ہم ایسی طرح جو بخشش کی لوط علیہ السلام پر اور اُسکی بیٹیون پر بدلہ دیتے ہین ہم اُسکو جو کوئی شکر کرتا ہے ہماری نعمتون پر وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ اور بیشک ڈرایا تھا لوط علیہ السلام کی قوم کو اپنے غصے کے پکڑنے سے ہمنے پھر جھگڑنے لگے ہمارے ڈرانے والون سے وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَيْفِهٖ فَطَمَسْنَآ اَعْيُنَهُمْ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ اور بیشک چاہنے لگی یعنی مانگنے لگی قوم لوط علیہ السلام سے اُنکے مہمانون کو جو وہ فرشتے تھے پھر ہمنے مٹا دین آنکھین اُنکی اور کہا کہ چکھو عذاب میرا اور ڈرانا میرا دیکھو یعنی جب فرشتے اُس شہر کے اُلٹنے کو آئے تو پہلے مہمانون کی طرح حضرت لوط علیہ السلام کے گھر آئے قوم نے کہا کہ ان اپنے مہمانون کو ہمین دو جوانسے ہم فعل ناپاکرین حضرت لوط نے نہ دیا قوم نے جا چاہا کہ زور سے پکڑ لیجاوین ایک ہاتھ کا جو حضرت جبرئیل نے اشارہ کیا اُن سب کی آنکھین غائب ہو گئین اور اندھے ہوئے تب آواز آئی کہ چکھو عذاب ہمارا وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ اور بیشک صبح کو قوم پر حضرت لوط علیہ السلام کی سویرے عذاب آیا مقرر کیا ہوا ٹھیرایا ہوا اور کہا ہمنے کہ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ پھر چکھو عذاب میرا اور ڈرانا میرا دیکھو وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ اور بیشک آسان کیا ہمنے قرآن کو اوپر سمجھنے کے لوگون کے واسطے سمجھنے اُنکے کے جو زبان عرب مین ہی پھر ہی کوئی نصیحت ماننے والا جو سمجھ کر ڈرے اور حکم بجا لاوے وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ اور مقرر آئے فرعون اور اُسکے لوگون پاس ڈرانے والے یعنی حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام اور اُنکے معجزے كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ جھوٹ جانا فرعون اور قوم اُسکی نے ہماری سب نشانیون کو پھر پکڑا ہمنے اُن سب کو پکڑنا زور اور قوت اور غلبے سے جیسے پکڑتے ہین زبردست اور صاحب قدرت جو کسی طرح نہ چھوٹ سکین یعنی سب کو دریا مین ڈبو دیا کوئی وہان سے نکل نہ سکا اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِي الزُّبُرِ اے کیا تمہارے کافر یعنی مکے کے لوگ اچھے ہین زور اور قوت مین اُن قومون سے جنکا ذکر کر چکے ہم اے مکے کے کافرو لکھا ہوا ہی تمہارے واسطے خدائے تعالیٰ کی کتاب مین کہ تم پر عذاب نہوگا جو تم ایسے بے ڈر ہوا كَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ یا کہتے تھے مکے کے کافر کہ ہم جماعت ہین آپس مین ایک دوسرے کی مدد کرنے والے حمایتی ہین سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہی کہ یہ گمان تمہارا جھوٹا ہی بلکہ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ جلد آویگا وہ وقت جو یہ سب بھاگین گے اور پھیرین گے پیٹھ لڑائی سے اور یہی عذاب کفایت نکریگا بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ بلکہ قیامت کا میدان ہو اُنکے عذاب کے واسطے وعدے کی جگہ اور قیامت بڑی ڈراؤنی بلا ہی کڑوی اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ بیشک گنہگار یعنی مشرک بھولے ہوے ہین سیدھی راہ اور مصیبت مین ہین دیوانے يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ جسدن گھسیٹے جاوینگے دوزخ کی آگ مین اوندھے اور کہین گے کہ چکھو دوزخ کے ملنے اور آگ لگنے کا اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ بیشک ہمنے سب چیز بنائی ہے اوپر اندازے کے جیسی کہ بناتے تھے وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍۭ بِالْبَصَرِ اور نہین ہی حکم ہمارا مگر ایک حکم یعنی ایک بار کہنا اُس چیز کو کہ ہو پھر وہ پلک مارتے آنکھ کے ہوتی ہی وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ اور بیشک ہمنے مار کر کھپا دیا کتنی قومون کو تم جیسی رویے کے لوگو جو اُنمین سے کئی کا ذکر کیا اس سورۃ مین پھر ہی کوئی جو یہ احوال سنکر نصیحت پکڑے اور ڈرے وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ اور جو کام کیا ہے اُن کافرون نے سو سب لکھا ہوا ہے کتاب مین یعنی لوح محفوظ پر سب لکھا ہے وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ اور سب چھوٹا اور بڑا گناہ کیا ہوا اور کہا ہوا سکا لکھا ہوا ہی اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ بیشک ڈرنے والے دنیا مین خدائے تعالیٰ کے عذاب سے رہینگے باغون مین یعنی بہشتون مین جن بہشتون مین بہتی ہین نہرین فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ بیچ خاصے تحفہ بیٹھکون کے سچے بیٹھین گے پاس بادشاہ صاحب مقدور اور زور آور کے رہینگے وہ ڈرنے والے دنیا کے جنھون نے خدائے تعالیٰ کے عذاب سے ڈر کر گناہ نہین کیے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت سے نہین پھرے اور عمل اچھے کیے

سورۃ الرحمٰن مکیۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وھی ثمان وسبعون اٰیۃ

سبب اُترنے اس سورۃ کا یون کہتے ہین کہ جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے کافرون کے نام رحمان کا لیتے تو کافر کہتے کہ ہم رحمان کو نہین جانتے کہ رحمان کون ہی اسواسطے یہ سورۃ اُتری اور بعضے کہتے ہین کہ کسی کے لوگ کافر طعنہ دیتے اور کہتے تھے کہ یہ اور وہ شخص قرآن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سکھاتا ہی ہمین اسواسطے یہ سورۃ اُتری اَلرَّحْمٰنُ ۝ صاحب بہت بخشش کرنیوالا جو رحمت اُسکی سب چیز کو پہونچی ہی اُسی رحمان نے عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ سکھایا ہی قرآن دوست اپنے کو نہ کسی اور عقلمند دانا نے اور اُسی رحمان نے خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝ پیدا کیا آدمیون کو عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝ سکھلایا آدمیون کو ظاہر کرنا جو کچھ بیچ دل کے ہو بات کرنے سے اور لکھنے سے یعنی بھیدون کا جتبک زبان سے نہ کہے یا ہاتھ سے نہ لکھے دوسرے پر معلوم نہو یہ خوبی خدائے تعالیٰ نے آدمیون اور جن و پری ہی کو دی ہی اور کسیکو نہین دی اور اُسی رحمان نے اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۝ سورج اور چاند کو پیدا کیا اور حکم کیا تو حساب سے چلتے ہین جو منزل مقرر کی ہی اُنکی یعنی سورج ایک برس مین بارہ برجون کی سیر کرتا ہی اور چاند ایک مہینے مین بارہ برجون کی سیر کرتا ہی اور اُسی رحمان نے پیدا کیا وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ ۝ دوب اور گھانس اور درختون کو حکم ماننے والے جو موافق حکم کے ہرے ہوتے ہین اور کمھلاتے ہین یعنی بہار اور خزان مین اور اُسی رحمان نے وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا آسمان کو بہت اونچا کیا جو زمین سے پانچ سو برس کی راہ اونچا ہی وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۝ اور اُسی نے پیدا کیا ترازو کو واسطے تولنے کے یعنی اُسنے ترازو اور پیمانہ بنانیکی عقل دی اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ۝ تو تم لیتے اور دیتے وقت تولنے مین کمی اور زیادتی نکرو وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ اور درست رکھو تول کو انصاف سے یعنی تولنے کے وقت باٹ پورے رکھو اور ڈنڈی ترازو کی اور پلڑے برابر رکھو اور دغا بازی سے کسی کا حق نہ لو وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ۝ اور دینے کے وقت کم نہ تولو یعنی لینے کے وقت زیادہ نہ تولو اور دینے کے وقت کم نہ تولو وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا اور اُسی رحمان نے زمین کو رکھا حکمت سے اور پانی کے لِلْاَنَامِ ۝ واسطے آدمیون کے تو اور پرزمین کے آرام سے رہین فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ۝ بیچ زمین کے پیدا کیا طرح طرح کا میوہ اور کھجورون کے درخت بھرے ہوے کھجورون کے گچھون سے وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ اور پیدا کیے زمین مین دانے غلے کے گھانس اور بھس سمیت یعنی اللہ تعالیٰ نے اناج پیدا کیا تو آدمی کھاوین اور گھانس اور بھس پیدا کیا تو حیوان کھاوین جو آدمیون کا کام و بار آنسے نکلے ہی وَالرَّيْحَانُ ۝ اور زمین مین خوشبوئیان پیدا کین یعنی پھول طرح طرح کے جو اُنمین سے عطر اور گلاب اور بید مشک اور زعفران نکلین ہین ایسی ایسی نعمتین خدائے تعالیٰ نے زمین سے پیدا کین آدمیون کے واسطے جو ان نعمتون سے حیوان کو کچھ حصہ نہین اگر کوئی کہے کہ زمین صرف آدمیون کی بہنگی واسطے حیوانون کے کیا ہی زمین پر تو حیوان آدمیون سے زیادہ ہین جواب اُسکا یہ ہی کہ زمین سے مراد نعمتین زمین کی ہین جیسے کہ طرح طرح کے کھانے اور طرح طرح کی پوشاک اور خوشبوئیان یہ واسطے آدمیون اور جن اور پری کے ہین نہ واسطے حیوانون کے فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ پس یہ جو نعمتین مذکور کین ان مین کون سی کو جھوٹ جانتے ہوا ے آدمیو اور جن پریو کہ وہ نعمت خدائے تعالیٰ نے پیدا نہین کی یعنی اتنی نعمتون سے ایک کو بتاؤ جو کسی اور نے سوائے خدائے تعالیٰ کے پیدا کی ہو جن پری کا آگے کی آیت سے مذکور کھلتا ہی۔ فبای آلاء ربکما تکذبان۔ اس سورے مین ایک اور تیس بار آئی ہی اسواسطے کہ یہ سورۃ ذکر نعمتون کی سو بھری ہوئی ہی اور ہر نعمت کے ذکر کے پیچھے یہ آیت لکھی ہی جو غفلت دور ہو اور شکر حق تعالیٰ کی نعمتون کا بجا لاوین۔ ایک صحابی جو نام اُنکا جابر تھا راضی ہوا اللہ تعالیٰ اُنسے روایت کرتے ہین کہ جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سورۃ کو آگے اصحابون کے پڑھ کر فرماتے تھے کہ لازم ہی تمکو جو تم چپ رہو اور تم سے جن پری بہتر ہین اس بات مین کہ جب وہ اس سورۃ کو سنتے ہین تو ہر اس آیت کے پیچھے کہتے ہین کہ وَلَا بِشَيْءٍ مِّنْ نِّعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ یعنی نہین کسی چیز کو نعمتون تیری سے اے پالنے والے ہمارے جھوٹ جانتے ہین ہم یعنی کسی نعمت کو جھوٹ نہین جانتے ہم پس واسطے تیرے ہی تمام شکر اور ثنا اور تعریف اور تیری سوا کوئی نہین لائق شکر اور ثنا کے ای پروردگار ہمارے اور اُسی رحمان نے خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۝ پیدا کیا آدم کو (جو باپ سارے آدمیون کا ہی) گارے سے بنا کر سکھا کر کیا جیسے پکا باسن ہوتا ہی جو اگر اُنگلی مارو اُسپر تو بولے جیسے باسن بولتا ہی وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ۝ اور پیدا کیا اُسی رحمان نے جان کو جو سارے جن پری کا باپ ہی شعلۂ آگ بغیر دھوئین کے یعنی مارج کے لپٹ آگ کی ہی جو وہ لال و سبز اور زرد ملی ہوئی اُٹھتی ہی اور کتاب مین جو نام اُس کتاب کا فتوحات ہی اُس مین معنی مارج کے یون لکھے ہین کہ مارج آگ ہی ملی ہوئی باؤ سے جوان دونون سے پیدا ہوا جان جیسے خاک اور پانی ملکر گارا ہوتا ہی اُسی عربی مین طین اور فارسی مین گل کہتے ہین۔ اور جب وہ سوکھے تو عربی مین صلصال کہتے ہین اور فارسی مین گل خشک کہتے ہین جو اُس سے آدم کو پیدا کیا اسی طرح جب آگ باؤ سے ملتی ہی تو مارج کہتے ہین۔ پس جیسی پیدایش آدمیون کی پانی سے ہی یعنی منی سے اسی طرح سے پیدایش جن و پریون کی باؤ سے ہی۔ اور کہتے ہین کہ پیدایش جن پری کی پہلے آدمی کے ساٹھ لاکھ برس ہی فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ پس اے آدمیو جو تمکو گل سے پیدا کیا۔ اور اے دیو پریو تمکو مارج سے پیدا کیا کونسی نعمت کا اُن نعمتون سے انکار کرتے ہو اور وہی رحمان رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۝ پیدا کرنیوالا دو مشرق اور دو مغرب کا یہ مشرق

اُسے کہتے ہین کہ جس جگہ سے سورج نکلتا ہی وہ دو جگہ ہین جو ایک جگہ سے گرمی مین نکلتا ہی اور دوسرے مکان سے جاڑے مین نکلتا ہی اور مغرب اسی کہتے ہین جس جگہ سورج ڈوبتا ہی وہ بھی دو ہین ایک گرمیون کی اور ایک جاڑون کی پس اس گرمی اور جاڑے کے موسم سے بہت فائدے اور بہت عیش حاصل ہوتے ہین جو ہر موسم مین ہر طرح کے میوے اور ہر طرح کی پوشاک اور ہر طرح کے کھانے کے مزے اور عیش آدمیون کو ہوتے ہین اور دوسرے ذکر مشرق اور مغرب کے پیدا کرنے سے رات اور دن کی نعمتین معلوم ہوتی ہین جو دن کو اسباب کھانے کا اور عیش کا پیدا کرتے ہین اور رات کو آرام اور عیش کرتے ہین فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پس کونسی نعمت کا ان نعمتون سے پروردگار اپنے کے سے انکار کرتے ہو مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیٰنِ ۝ بَیْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیٰنِ ۝ چلایا اور جاری کیا دو دریا میٹھے اور کھاری کو ایک دریا فابس کا اور دوسرا روم کا ڈالا بیچ اُن دو دریا کے پردے کو جو ایک دوسرے پر زیادتی نکرے یعنی پانی میٹھا اور کھاری مل نہ جاوے اگر ملین تو خراب ہون فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پس کونسی نعمت کا ان نعمتون پر وردگار اپنے کے سے انکار کرتے ہو اور اُسی کی قدرت سے یَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۝ نکلتے ہین اُن دونون دریاؤن مین سے بڑے اور چھوٹے موتی جو اُن موتیون سے فائدہ اور نفع ہی مول لینے مین اور بیچنے مین اور زینت اور بناؤ اُنسے ہے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ دو دریا سے مراد ایک سمندر ہی اور دوسرا دریا آسمان کا جو اوپر کے دریا سے بوند سیپی کی منھ مین گرتی ہو اور سمندر مین سیپ کے پیٹ مین موتی بنتا ہی فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پس کونسی نعمت کا ان نعمتون پر وردگار اپنے کے سے انکار کرتے ہو اے آدمیو اور جن وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِی الْبَحْرِ کَالْاَعْلَامِ ۝ اور بیشک اُسی کے تئین لائق اور سزاوار ہے یہ قدرت جاری کرنی اور چلانا جہازکا بیچ دریا کے جیسے پہاڑ چلا جاتا ہے پانی پر اور پیدا کرنا جہاز اور ناؤ کا اور جاری کرنا اُن کا پانی پر بڑی نعمت ہی جو اُس نعمت سے بڑے فائدے ہین ایک تو سوداگری اور دوسرے مسافرون کو جو بہت راہ جلدی سے تمام ہو جاتی ہی یعنی برس کی راہ مہینے مین جاتے ہین فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پس کونسی نعمت کا ان نعمتون سے پروردگار اپنی کی سے انکار کرتے ہو آدمیو اور دیو پیر یو کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ ۝ وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّکَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ ۝ یعنی جو کوئی اوپر زمین کے ہی جاندار سب فنا ہونگے یعنی مرینگے اور ہمیشہ رہیگا پروردگار تیرا وہ کیسا ہی کہ صاحب بزرگی کا اور بہت بڑائی کا جو تمام خلقت کے وہم مین بڑائی اُسکی نہ آوے اور بڑائی دینے والا ہی جسکو چاہے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پس کونسی نعمت کا ان نعمتون پر وردگار اپنے کی سے انکار کرتی ہو اے آدمیو اور دیو پیر یو یَسْئَلُهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ ۝ مانگتے ہین اور چاہتے ہین اُسی رحمان سے جو کوئی کہ ہین بیچ زمین کے یعنی زمین پر رہنے والے کیا آدمی اور کیا دیو پری اور سب حیوان اور رہنے والے آسمانون کے یعنی فرشتے اور روحانی اور نورانی خلقت سب مانگنے والے خدائے تعالیٰ سے ہین اور وہ اللہ تعالیٰ ہر دن یعنی ہمیشہ ہر دم بیچ کام کے ہی یعنی بخشش اور کرم اُسکا ہر دم اور ہر آن اوپر بندون کے جاری ہی بیچ کام کے ہی یعنی ہر دم اور نئی چیز پیدا کرتا ہے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پس کونسی نعمت کا ان نعمتون پر وردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہو اے آدمیو اور دیو پیر یو پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ سَنَفْرُغُ لَکُمْ اَیُّهَ الثَّقَلٰنِ ۝ جلد اور شتاب حساب لونگا تمسے یعنی خدائے تعالیٰ خوف دیتا ہی اور ڈراتا ہی کہ جلدی تمسے حساب لیکر فارغ ہونگا یعنی قیامت کو یا موت کو دور نجانو تو وہ وقت نزدیک ہی اور جلد آویگا ای دو بھاری فرقو آدمیون کا اور دوسرا فرقہ دیو پری کا انکو بھاری سواسطے کہا جو حکم بندگی بجالانے کا جو بھاری ہی ان دو فرقون پر ہی یا یہ دو فرقے گناہون سے بھاری ہین فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پس خبر دیتا ہی کہ قیامت کو حساب لیا جاویگا اور خبردار کرنا بندون کو بڑی نعمت ہی پس کونسی نعمت کا ان نعمتون سے انکار کرتے ہو اے آدمیو اور دیو پیر یو فرمایا ہی اللہ تعالیٰ کہ جب تمنے سنا کہ حساب لیا جاویگا اگر اس بات سے ڈر کر بھاگو تو بھاگ جاؤ اگر بھاگ سکو تو یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۝ ای قوم آدمیون کی اور ای قوم دیو پریون کی اگر سکتے ہو تم باہر جانا اور بھاگ جانا کنارے آسمان کے اور زمین کے سو یعنی اگر بھاگ سکتے ہو یا باہر جا سکتے ہو آسمان اور زمین سے تو بھاگ جاؤ اور چلے جاؤ پھر فرماتا ہی کہ نجا سکو گے اور نہ بھاگ سکو گے مگر ساتھ زور کے اور قوت کے پر وہ زور قوت تمکو نہین ہی کہتے ہین کہ دن قیامت کے جو وقت سب آدمی اور دیو پری حاضر ہونگے فرشتہ پکاریگا کہ اگر اس جگہ سے بھاگ سکو تو بھاگ جاؤ اور نکل سکو تو نکل جاؤ پر نہ جا سکو گے اور نہ بھاگ سکو گے مگر زور اور قوت سے سو وہ تمکو نہین ہی پس جبکہ تمکو حساب سب دینا ہوگا اور حساب دینے سے بھاگ نہ سکو گے تو چاہیے کہ عبادت کرنے مین اور شکر کرنے مین

النصف

ربع ۱۱

تصور کرو فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پس ان نعمتون سے پروردگار اپنے کی کونسی نعمت کا انکار کرتے ہوائے آدمیو اور اے دیو پریو یُرْسَلُ عَلَیْکُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۝ بھجوا دیگا اوپر تمھارے اے کافر آدمیو اور اے کافر دیو پریو شعلہ آگ کا اور دھوان یعنی ایک بار شعلہ آگ کا اور دوسری بار دھوئین کا پھر لا بھیجا جاویگا واسطے عذاب کافرون کے آور کہتے ہین نحاس اژدہات پگھلے ہوے پانی کو پس نہ کر سکیگا یعنی اپنے ہی احوال مین ایسے گرفتار ہونگے جو کسی کے حال کا ہوش نہ ہوگا جب کہ ایسی خبر سے تکوڈراتا ہے کہ اگر فرمانبرداری خدائے تعالیٰ کی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسکے کی نکروگے تو دوزخ مین آگ کے شعلون سے اور دھوئون کے بگولون سے یا اژدھات پگھلے ہوے پانی سے عذاب کرینگے یہ خبر دینا بڑی نعمت ہے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پس کونسی نعمت کا ان نعمتون پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہوائے آدمیو اور اے دیو پریو فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَکَانَتْ وَرْدَۃً کَالدِّهَانِ ۝ پس جس وقت کہ پھٹے گا آسمان واسطے اُترنے فرشتون کے اُس وقت ہوگا رنگ آسمان کا گلابی جیسے تیل زیتون کا لال جو ہر دم رنگ بدلے گا اور آسمان ڈراؤنا ہوگا فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پس کونسی نعمت کا ان نعمتون پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہوائے آدمیو اور اے دیو پریو فَیَوْمَئِذٍ لَّا یُسْئَلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖٓ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ۝ پس دن قیامت کے پہلے ہی نہ پوچھین گے گناہون سے آدمیون کے اور جن پریون کے یعنی قیامت کو جبکہ گوروں سے اُٹھین گے تو جلدی حساب کتاب نہ لیوین گے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پس کونسی نعمتون کا ان نعمتون پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہوائے آدمیو اور اے جن پریو یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِیْمٰهُمْ فَیُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ وَالْاَقْدَامِ ۝ پہچانا جاوینگے کافرون کو اُنکے ماتھون سے جو ماتھے اُن کے کالے اور نیلے ہون گے پس کافرون کو پکڑین گے سر کے بالون سے اور پاؤن سے یعنی قیامت کے دن بعضون کو سر کے بال پکڑ کر کھینچین گے اور بعضون کو پاؤن مین زنجیر ڈال کر گھسیٹینگے اور دوزخ مین ڈالین گے ایسے احوال سے خبردار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسواسطے جو اسلام لاوین اور اطاعت رسول کی کرین فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پس کونسی نعمت کا ان نعمتون پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہوائے گروہ آدمیون کے اور جن پریون کے هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ یُکَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۝ سب کافرون کو دوزخ مین ڈالین گے تب فرشتے اُنکو یون کہین گے کہ یہ ہے وہ دوزخ جسکو دنیا مین جھوٹ جانتے تھے اُسکو گنہگار یعنی کافر اس دوزخ کو جھوٹ جانتے تھے یَطُوْفُوْنَ بَیْنَهَا وَبَیْنَ حَمِیْمٍ اٰنٍ ۝ پھرتے ہین دوزخ کے رہنے والے دوزخ مین اور جلتے پانی مین کیسا جلتا پانی جس پانی سے کھال گل کر گر پڑے یعنی جب دوزخ کی آگ سے جل کر فریاد کرین گے تب اُس جلتے پانی مین اُنکو ڈالین گے ایسے ہی حال مین کافر ہمیشہ رہین گے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پس جب اللہ تعالیٰ ایسی خبر مین دیتا ہے کو کافر ایسے عذاب سے ڈرین اور ایمان لاوین اور فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بجا لاوین اور یہ خبر دینا بڑی نعمت ہے پس کونسی نعمت کا ان نعمتون اللہ تعالیٰ کی سے انکار کرتے ہوائے قوم آدمیون کے اور جن پریون کے وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۝ اور واسطے اُسکے جو کوئی ڈریگا خدائے تعالیٰ سے یہ باتین سُنکر سامنے خدائے تعالیٰ کے ہونے سے یعنی قرآن جو کلام الٰہی ہے اُس سے مقابلہ نکرے دو بدو جواب نکرے اور اُسکو سچ جان کر دل کے یقین سے ایمان لاوے اُسکے واسطے دو باغ ہین نام ایک باغ کا عدن ہے اور دوسرے باغ کا نام نعیم ہے اور بعضے کہتے ہین کہ ایک باغ واسطے آدمیون کے ہے اور دوسرا واسطے جن پری کے ہے اُن آدمیون اور جن پریون کو جو ڈرینگے وقت گناہ کرنے کے خدائے تعالیٰ سے اور تعریف اُن دونون باغون کی ایسی ہے جو کہتے ہین کہ ہر باغ کشادہ سو برس کی راہ کا ہے طول عرض مین اور ہر باغ مین محل اور مکان رہنے کے خاصے خاصے اور حورین خوبصورت ہین گی فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پس کونسی نعمت کا ان نعمتون پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہوائے گروہ آدمیون کے اور جن پریون کے ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ۝ اور وہ دونون باغ بھرے ہونگے ڈالیون سے یعنی اُن باغون مین درخت ہونگے بھرے ہوے میوونکی رُت اور غیر رُت کے سے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پس کونسی نعمت کا ان نعمتون پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہوائے دونون گروہ فِیْهِمَا عَیْنٰنِ تَجْرِیٰنِ ۝ بیچ اُن دونون باغون کے دو حوض سر جو جاری ہین یعنی پانی اُن دونون کا جاری ہوگا اور جاری ہونیسے کبھو کم نہوگا ایک کا نام تسنیم ہوا اور دوسرے کا نام سلسبیل ہے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پس کونسی نعمت کا ان نعمتون پروردگار اپنے کی سے انکار کرتی ہو اے گروہ آدمیون کے اور جن پریون کے فِیْهِمَا مِنْ کُلِّ فَاکِهَةٍ زَوْجٰنِ ۝ اور اُن باغون مین تمامی میوون سے دو دو طرح کے ایک تو مشہور جو دنیا مین دیکھے ہونگے اور دوسرا نیا جو نہ دیکھا ہوگا اُسکو اور نہ سُنا ہوگا فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پس کونسی نعمت کا ان نعمتون پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہوائے دونون گروہ آدمیون کے اور جن پریون کے مُتَّکِئِیْنَ عَلٰی فُرُشٍۭ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ۝ بہشتی تکیہ لگا کر بیٹھینگے اوپر بچھونون کے جو استر اُن بچھونون کا دیبا قیمتی سے ہوگا

وقف لازم

ع ۲

لہ یعنی جو موسم ہر باغ مین خوب ہے وہ ہمیشہ رہیگا کبھو خزان نہوگی

لہ یعنی جو میوہ جس موسم کا ہے وہ ہمیشہ رہیگا کبھو نہوگا کہ میوہ نہو

فکر کیا چاہیے کہ جسکا استر ایسا ہوگا اُسکا ابر کیسا ہوگا وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ۝ اور میوے ان دونوں باغوں کے ایسے نزدیک ہونگے جو بہشتی بیٹھے اور لیٹے بے محنت میوے کھاوین گے بلکہ جب جس میوے کو جی چاہیگا آپ سے آپ وہ میوہ مُنہ مین آویگا فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ پس کونسی نعمت کا ان نعمتون پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہوا ے گروہ آدمیون کے اور جن پریون کے فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ۝ بیچ اُن باغون کے محل ہونگے اور اُن محلون مین حورین ہونگی کم دیکھنے والی یعنی سوائے اپنے خاوندون کے کسی کو نہ دیکھین گی اور اُن حورون کو نہ چھوا ہوگا یعنی ہاتھ نہ لگایا ہوگا پہلے اُنکے خاوندون سے کسی آدمی نے نہ کسی جن پری نے یعنی وہ حورین جو بہشت مین واسطے آدمیون کے مقرر ہین پہلے اُن سے کسی غیر آدمی نے اُنکو نہ چھوا ہویگا اسی طرح جو حورین واسطے جن پریون کے مقرر ہین پہلے اُنسے کوئی اور جن پری اُس حور کو نہ چھویگا یعنی ہاتھ نہ لگا ویگا فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ اللہ تعالیٰ جب ایسی نعمتون کی خبر دیتا ہے پس کونسی نعمت کا ان نعمتون سے پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہو اور جھوٹ جانتے ہوا ے گروہ آدمیون کے اور جن پریون کے كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ۝ وہ حورین ایسی خوبصورت ہین اور سُرخ و سفید گویا کہ لعل و موتی کا دانہ ہین فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ پس کونسی نعمت کا ان نعمتون پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہوا ے گروہ آدمیون کے اور جن پریون کے هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ۝ بان ہی بدلہ بھلائی یعنی بدلہ بھلائی کا مگر بھلائی ہی یعنی جو کوئی نیکی کریگا اور نیکی سے فرمان رسول کا اور خدا ے تعالیٰ کا بجا لاتا ہی اُسکا بدلہ نیکی ہی اور یہ نیکی بہشت ہی اور نعمتین بہشت کی ہین جو جنکا بیان گذرا فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ پس کونسی نعمت کا ان نعمتون پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہو اور نہین مانتے ہوا ے گروہ آدمیون کے اور جن پریون کے وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ۝ اور سوا ے ان دونون باغون کے اور دو باغ دیگا اللہ تعالیٰ اُنکو جو فرمان پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بجا لاوینگے جو ایک باغ روپے کا ہوگا اور دوسرا سونے کا فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ پس کونسی نعمت کا ان نعمتون پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہوا ے گروہ آدمیون کے اور جن پریون کے مُدْهَامَّتٰنِ ۝ وہ دونون باغ نہایت ہریالی سے سیاہی مائل ہونگے فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ پس کونسی نعمت کا اُن نعمتون پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہوا ے گروہ آدمیون کے اور جن پریون کے فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ۝ بیچ ان دو باغون کے بھی دو حوض ہونگے اُبلنے والے یعنی جتنا اُن مین سے پانی نکالین گے کم نہوگا فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ پس کون سی نعمت کا ان نعمتون پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہو اور جھوٹ جانتے ہوا ے دونون گروہ آدمیو اور جن پریون کے فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ۝ بیچ اُن دونون باغون کے بہت میوے ہین اور کھجورون کے درخت ہین اور انار ہین فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ پس کونسی نعمت کا ان نعمتون پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہوا ے گروہ آدمیون کے اور جن پریون کے فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ۝ بیچ اُن چاردن باغون کے عورتین ہین پاکیزہ اور خوبصورت اور خوشخو ہین فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ پس کون سی نعمت کا ان نعمتون پروردگار اپنے کی سے انکار کرتے ہوا ے آدمیو اور جن پریو حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ۝ اور وہ حورین جن کا ذکر کیا وہ داخل ہین بیچ ڈیرون کے یعنی حورین مستورہ ہین اور بیٹھیان ہین بیچ گھرون کے یا چھپر کھٹون مین فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ پس کون سی نعمت کا ان نعمتون پروردگار اپنے کی سے جھوٹ جانتے ہوا ے دونون گروہ ایک آدمیون کے اور دوسرے جن پریون کے لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ۝ نہ ہاتھ لگا یا ہی اُن حورون کو شہوت سے کسی آدمی نے پہلے خاوند اُنکے سے اور نہ کسی جن پری نے چھوا اُنکو فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ پس کون سی نعمت کا ان نعمتون پروردگار اپنے کی سے جھوٹ جانتے ہو تم دونون گروہ ایک گروہ آدمیون کے اور دوسرے جن پریون کے مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ۝ بہشت کے رہنے والے جنکو وہ حورین ملینگی رو تکیہ دیکر بیٹھین گے اوپر بچھونون اور مسندون سبز کے اور بچھونون باریکون کے اور عمدون کے اور بیش قیمتون کے فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ اللہ تعالیٰ ایسی نعمتون کا ذکر کرتا ہے پس کونسی نعمت کا ان نعمتون پروردگار اپنے کی سے جھوٹ جانتے ہوا ے دونون گروہ تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝ بہت بڑا ہے سب بڑون سے اور بزرگ ہے سب بزرگون سے نام پروردگار تیرے کا وہ پروردگار صاحب بڑائی کا اور بزرگی کا ہے جو بڑائی اُس کی سب کی سمجھ سے اور فکر سے بڑی ہے یعنی جیسا کہ وہ ہے جو کوئی نہین سمجھ سکتا اور بس

سورۃ الواقعۃ مکیۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

وھی ست وتسعون اٰیۃ

والاحسان ۱۲ کا تین ایاوت ہے کہ فرمایا ہے کہ اشرباکر اور یہ اس وا سطے بھی فقرا سے کا تذکرہ ہین معلوم ہوتی ہے کہ بہشتی کہ بہشتی ہوگی کہ کوئی بہشتی کی بہشتی کو نہ چھوا ہوگی کہ کوئی بہشتی کو نہ چھوا ہوگی کہ کوئی بہشتی کو نہ چھوا ہوگی کہ کوئ

نقد لازم

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝ بیان کرای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جب ہوگی ہونے والی یعنی جب قیامت ہوگی لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۝ نہین ہی ہونے مین قیامت کے کچھ جھوٹ یعنی مقرر ہوگی قیامت اور اُس دن خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۝ نیچے لیجاویگی ایک قوم کو اور اوپر لیجاویگی ایک قوم کو یعنی کافرون کو نیچے لیجاوین گے قیامت کو جو دوزخ ہے اور مومنون کو اوپر لیجاوینگے جو وہان بہشت ہے اور اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ۝ جسوقت لرزائی جائیگی زمین لرزانا یعنی ایک بڑا بھونچال سا ایسا آویگا جو سب حویلیان اور سارے مضبوط قلعے گرینگے اور بُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۝ اور ریزہ ریزہ ہونگے پہاڑ باریک فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ۝ پھر ہونگے پہاڑ ذرہ ذرہ جیسے غبار اُڑتے ہوے قیامت کو وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ۝ اور ہوگے تم تین طرح کے فرقے ایک تو فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝ مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝ پھر داہنے ہاتھ والے کیسے داہنے ہاتھ والے یعنی جنکے داہنے ہاتھ مین اعمالنامہ دینگے واہ واہ وہ لوگ اور دوسرے وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝ بائین ہاتھ والے کیا ہین بائین ہاتھ والے یعنی جنکے بائین ہاتھ مین اعمالنامہ دینگے کیا بُرے لوگ ہین وہ اور تیسرے وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝ اور پہونچنے والے سب سے پہلے پہونچنے والے وہ لوگ ہین نزدیک رہنے والے خداے تعالیٰ کی رحمت اور بزرگی کے فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ بہشت مین جو بھری ہوئی سب طرح کی نعمتون سے ہی سو اُس بہشت مین رہینگے ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۝ ایک قوم یعنی بہت لوگ پہلون سے اور تھوڑے پچھلے لوگون سے ہونگے بیٹھے ہوے عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۝ مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ۝ اور پرتختون کے جو وہ سونے سے بنے ہونگے اور جڑاؤ تکیہ لگا کر بیٹھین گے اُن تختون پر برابر آمنے سامنے یعنی بہشت مین مومن ایسے پلنگون پر بیٹھین گے جنکی بناوٹ مین سونا اور جواہر لگا ہوگا يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۝ بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ ۝ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۝ پھرتے ہین آگے بہشتیون کے خدمت کرتے لڑکے ہمیشہ رہنے والے یعنی بہشتیون کے خدمتگار رہونگے لڑکون کی شکل کہتے ہین کہ وہ خدمتگار کافرون کے بچے ہونگے جو چھوٹی عمر مین بلوغت سے پہلے مرتے ہین پھر وہ خدمتگار لڑکون کی صورت پھرتے ہین آبخورے اور کوزے اور پیالے لیے ہوے ٹھنڈی صاف ستھری شراب کے جس شراب مین خمار نہین اور لَا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ۝ نہ اُنکے پینے سے سر کا درد ہوگا اور نہ بہکین گے اور نہ بیہودہ بکین گے اور بہشت مین وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ۝ میوے ہین بہشتیون کے واسطے اُنکی خاطر خواہ یعنی جو میوہ چاہین سو کھاوین سو بسطرح کا میوہ وہان موجود ہوگا وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝ اور گوشت اُڑتے جانورون کا جو بسے جانور کا چاہین بہشتی اُسی وقت حاضر ہی وَحُوْرٌ عِيْنٌ ۝ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ۝ اور عورتین گوری سُرخ اور سفید خوبصورت بڑی بڑی آنکھون والی جیسے موتی چھپا ہوا سیپ مین کا صاف گرد اور میل سے یعنی بہشت مین عورتین ہین مومنون کی خدمت کے واسطے بہت خوبصورتین جیسے موتی کا دانہ یہ نعمتین جو بہشت کی بیان کی ہین جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ بدلہ ہی مومنون کو جیسے اُنھون نے کام کیے ہین دنیا مین یعنی تابعداری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب باتون مین کی اور کامون مین کی اور یہ مومن لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ۝ اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ۝ نہ سنین گے بہشت مین بیہودہ اور نکمی بات اور نہ بات فحش کی سنین گے جس سے گناہ ہووے ایسی بات بہشت مین کوئی نہ کہے گا مگر آپس مین کہین گے ایک دوسرے کو سلام علیکم کہتے ہین کہ مسلمان طائف کے باغ دیکھکر کہتے تھے کہ اگر یہ باغ ہمارے ہوتے تو کیا اچھا تھا جو اسمین سب طرح کے میوے ہین سو خداے تعالیٰ فرماتا ہی کہ احوال وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۝ مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۝ داہنے ہاتھ والون کا کیا خوب ہین داہنے ہاتھ والے یعنی جنکے داہنے ہاتھ مین اعمالنامہ دینگے وہ لوگ رہینگے ہمیشہ فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ۝ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ۝ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ۝ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ۝ بیرون کے درخت مین بغیر کانٹے کے اور کیلون مین بانگورے بے دانہ کے درختون مین جو بھرے ہونگے اپنے میوے سے اور سایہ مین جو وہ سایہ ہمیشہ رہیگا دور تک اور پانی بہتا ہوا یعنی نہرین بہتی ہونگی اُنکے مکان مین اور سوا اُن میوون کے وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ۝ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ۝ اور میوے ہونگے بہت بہار اور غیر بہار کے جو تمام نہوین گے درختون سے یعنی سب طرح کا میوہ ہمیشہ لگا رہیگا درخت مین اور کوئی منع بھی نہ کریگا کھانے والے کو وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ۝ اور بچھونے ہونگے اونچے بچھے ہوے باعزت یا مہنگے مولے یعنی قیمتی بچھونا ہوگا یا عورتین اونچے تختون پر بیٹھی ہونگی باعزت بہشتیون کے واسطے اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ۝ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ۝ عُرُبًا اَتْرَابًا ۝ لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۝ ہمنے پیدا کین عورتین جیسا پیدا کرنا چاہتا تھا یعنی

فرما کرنے والے ہین ۱۲

بوڑھیوں کو جوان کرکے پیدا کیا پھر اُن کو بنایا کواریاں اور چاہنے والیاں خاوندوں کی اور ہم عمر ان اپنے مردوں کے واسطے داہنے ہاتھ والوں کی یعنی جنکا اعمالنامہ داہنے ہاتھ میں دینگے اُنکے واسطے بہشت میں پیدا کیں ہیں عورتیں خوبصورت اور ہم عمر یعنی بہشت میں سب مرد ایک عمر کے اور سب عورتیں ایک عمر کی ہونگی اور کوئی بوڑھا نہیں ہونے کا اور وہ عورتیں اپنے خاوندوں کو چاہنے والی ہونگی اور جب مرد اُنسے صحبت کرینگے تو ایسی لذت پاوینگے جیسے کواری سے صحبت کی اور ہمیشہ ایسی لذت رہیگی اور وہ داہنی طرف والے ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۙ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ؕ بہتیرے ہونگے پہلوں اور بہتیرے ہونگے پچھلوں سے اشارہ یہ امت ہی کہتے ہیں کہ جب آیت ثلۃ من الاولین وقلیل من الآخرین آئی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روئے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب میں عرض کی کہ یا حضرت ہمنے تھیں سچا جانا اور ایمان لائے اور تمھارا حکم بجالاتے ہیں پھر ہم میں سے تھوڑے بہشت میں جاوینگے تب یہ آیت آئی کہ ثلۃ من الاولین وثلۃ من الآخرین تب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ آیت سنکر خوش ہوے پھر فرمایا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ حضرت آدم سے مجھتک ایک ثلثہ اور مجھ سے قیامت تک ایک ثلثہ ہے اور حدیث میں آیا ہے کہا امیدوار ہو جو تم ہوگے آدھے بہشت کے رہنے والوں کے یعنی جسقدر بہشت میں لوگ جاوینگے اُن سب میں سے آدھی تو سب نبیوں کی امتیں ہونگی اور آدھی امت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہوگی۔ اور ایک روایت صحیح سے ہے کہ بہشتیوں کی ایک سو بیس قطار ہونگی اُنمیں سے اسّی قطار اس آخری اُمت کی ہوگی اور باقی سب نبیوں کی اُمتیں ہوگی اور جو کوئی مسلمان مریگا اور اُس اُمت سے کیسا ہی گنہگار رہوگا ہمیشہ دوزخ میں نہ رہیگا وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ؕ اور بائیں ہاتھ والے کیسے ہیں بائیں ہاتھ والے یعنی جنکے اعمالنامے بائیں ہاتھ میں دیوینگے فِيْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ ۙ وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ۙ لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ۙ وہ گرم باؤ میں ایسی کہ جسکی گرمی سے بدن جلینگے اور گرم پانی میں ہونگے ایسے کہ جسکے پینے سے آنتیں اور پیٹ اندر سے جلیگا اور دھوئیں کی چھاؤں میں جو وہ چھاؤں نہ ٹھنڈی ہوگی نہ آرام دینے والی ہوگی۔ کہتے ہیں کہ وہ دوزخ میں ایسی گرم باؤ اور لوئیں چلینگی جو اُس کے چلنے سے بدن جلینگے اور منہ خشک ہونگے اور پیاس کے مارے بُرا حال ہوگا تب نہایت پیاس سے بیقرار ہوکر پانی پیوینگے وہ پانی ایسا گرم ہوگا جو اُسکے پینے سے پیٹ اور آنتیں سب جلینگی تب چھاؤں ڈھونڈھینگے تو دھوئیں کی گرم چھاؤں پاوینگے اور کالی جو اُس سے سارا بدن اور منہ کالا ہووے گا اور یہ عذاب اسواسطے ہے جو یہ لوگ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ۚ وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ۚ بیشک تھے وہ لوگ دنیا میں پہلے اس سے دولت میں عیش کرتے تھے اور جو جی چاہتا تھا سو کرتے تھے اور خدا تعالیٰ کو بھولے تھے اور تھے وہی لوگ جو ہمیشہ رہتے تھے اوپر بڑے گناہ کے جو وہ شرک ہے یعنی ہرگز شرک کو نہ چھوڑا اُنھوں نے مرنے تک وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۙ اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ؕ اور تھے وہ لوگ جو کہتے تھے اے کیا جب مرینگے ہم اور ہونگے گل کر گورمیں خاک اور خالی بن گوشت اور چمڑے کے ہڈیاں رہینگی پھر کیا ہم جی اُٹھینگے اور کیا ہمارے باپ دادا بھی جو پہلے موے ہیں وہ بھی جی اُٹھینگے اور یہ تو بڑے کچھ اچنبھے کی بات ہے قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ۙ لَمَجْمُوْعُوْنَ ۙ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ؕ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کہنے والوں کو کہ بیشک اگلے باپ دادا تمھارے اور پچھلے تم اور تمھاری اولاد سب اکٹھے ہونے والے ہیں واسطے ایک وقت مقرر کیے ہوے وعدے کے جو وہ دن قیامت کا ہے ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ۙ لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ۙ فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۚ پھر بیشک تم اے بھولے ہوے سیدھی راہ کو جھوٹ جاننے والے قیامت کے دن کو ہر طرح کھانے والے ہوگے تم تھوہر کے درخت سے پھل یا پات اُس کے پھر ہوگے اُسی درخت سے اپنے پیٹ جب ایسی خوراک کھاکر پیاس لگے گی تو فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ۚ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ؕ پھر پینے والے ہو تم اُس زقوم کے کھانے پر گرم پانی کھتے ہیں دوزخیوں کو بھوک لگے گی دوزخ میں سوائے زقوم کے درخت کے اور کچھ نہوگا ناچار اُسی کو کھاوینگے خوب پیٹ بھرکر پھر جب پیاس لگیگی تب وہ گرم پانی پینگے جیسے کئی دن کا پیاسا اونٹ پیتا ہے اور جتنا وہ گرم پانی پینگے خاطر جمع اور تسلی نہوگی سُوْهَلَ اَنُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ؕ یہ ایسا کھانا اور ویسا پانی پینا پہلے مہمانی ہے انصاف کے دن کی جو جھوٹ جانتے تھے قیامت کے دن کو اُنکی پہلے ضیافت ہے نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ۝ ہمنے پیدا کیا تمکو اور تمھارے باپ دادا کو اول پھر کسواسطے سچ نہیں مانتے دوبارا گورمیں پیدا ہونے کو جو یہ بات ظاہر ہے کہ جسکو قدرت ہے ایک بار بنانے کی وہ پھر بھی بنا سکتا ہے اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ۝ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ۝ اے پھر دیکھو تو بوند منی کی عورت کے پیٹ میں جو تم ڈالتے ہو پھر اُس بوند سے تم پیدا کرتے ہو اور بناتی ہو یہ

پیٹ مین یا ہم ہین اُسکے بنانے والے تم جو کہتے ہو کہ ہم سے اولاد پیدا ہوتی ہے یعنی ہم اولاد کو پیدا کرتے ہین پھر اگر تم پیدا کرتے ہو تو جیسا تمھارا جی چاہتا ہے ویسا کیون نہین پیدا کرتے بلکہ جیسا ہمارے ارادے مین ہوتا ہے بچہ ویسا ہی پیدا ہوتا ہے نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ہمنے مقرر کی ہے تم مین موت اور نہین ہم ایسے جو کوئی ہم سے آگے نکل جائے حکم کرنے مین یعنی کوئی ایسا نہین جو ہمارے حکم سے باہر جا سکے اور ہمنے جو موت مقرر کی ہے اُس سے بھاگ جائے اور یہ موت عَلَىٰ أَن نُّبَدِّلَ أَمْثَالَكُمْ وَنُنشِئَكُمْ فِي مَا لَا تَعْلَمُونَ سو مقرر کی ہے جو بدل ڈالون مانند تمھارے یعنی تمھین مار کر تم جیسے اور پیدا کرون اور اُٹھاؤن تمکو پھر گورون سے بیچ اُس صورت کے جو تم نہین جانتے کہ کس شکل مین پیدا کرینگے تمھین وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْأَةَ الْأُولَىٰ فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ اور بیشک جان چکے ہو پہلے کا پیدا ہونا جو اول کا ہے سے اور کیونکر آدمی پیدا ہوتا ہے پھر کیون اس بات کو یاد نہین کرتے اور کیون نہین سمجھتے کہ جسنے پہلے اُس طرح پیدا کیا ہے اُسے پھر دوبارہ پیدا کرنا مشکل نہین اَفَرَءَيْتُم مَّا تَحْرُثُونَ ءَأَنتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ اے پھر دیکھو تو وہ جو کھیتی کرتے ہو تم یعنی بیج زمین مین جو تم ڈالتے ہو اسے پھر کیا تم اُسے اُگایا کرتے ہو یا ہم ہین اُگانے والے اُن بیجون کو لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ اگر ہم چاہین تو ہر طرح کر ڈالین اُس کھیتی کو ٹوٹا اور روندا ہوا گھانس پہلے دانہ پڑنے سے پھر رہا ؤ تم حیران اور افسوس کرتے غمگین اپنی محنت سے پچتانے والے اور کہو گے کہ إِنَّا لَمُغْرَمُونَ بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ بے شک ہم تاوان پائے ہوے اور نقصان کھائے ہوئے ہین بلکہ بے نصیب اور نا امید ہین ہم اَفَرَءَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ءَأَنتُمْ أَنزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنزِلُونَ اے پھر دیکھو تو کہ وہ پانی جو پیتے ہو تم اسے کیا اُسے تمنے بدلی سے نیچے اُتارا ہے یا ہم نیچے اُتارنے والے ہین اُس مینھ کے پانی کو بدلی سے لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ اگر ہم چاہین تو اُس پانی کو کھاری کر ڈالین جو اُسے نہ پی سکو پھر کیون نہین شکر کرتے ایسی نعمت کا جو سبب زندگانی کا ہے اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ ءَأَنتُمْ أَنشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنشِئُونَ اے پھر دیکھو تو اُس آگ کو جو باہر نکالتے یا سلگاتے ہو ہرے درخت سے اسے کیا تمنے پیدا کیا ہے اُسکا درخت یا ہم ہین پیدا کرنے والے اُس درخت کے عرب کے ملک مین دو درخت ہین مرخ اور عفار جب ڈالی ہری مرخ کی لیکر عفار کی ہری ڈالی پر رگڑتے ہین تو آگ نکلتی ہے خدا تعالے کی قدرت سے نَحْنُ جَعَلْنَاهَا تَذْكِرَةً وَمَتَاعًا لِّلْمُقْوِينَ ہمنے پیدا کیا ہے اُس درخت کو سوچ کرنے کے واسطے جو ایسی قدرت خدا تعالے کی دیکھو جو گیلی لکڑی سے آگ نکلتی ہے تو جانو کہ خدا تعالی کو سب قدرت ہے اور اُس درخت کو پیدا کیا ہے فائدہ واسطے غریبون اور مسافرون کے یعنی کہ جب چاہین آگ نکال لین فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ تسبیح کر ساتھ نام پروردگار اپنے کے بہت بڑے کی جو سب کے وہم اور خیال کی بڑائی سے بڑا ہے یعنی کوئی عقلمند اپنے دھیان مین سمجھے کہ خدا تعالے ایسا بڑا صاحب عظمت ہے خدا تعالی اُسکی سمجھ سے بہت بے نہایت بڑا ہے بزرگی اور بڑائی مین اور خدا تعالے فرماتا ہے کہ فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ پھر قسم ہے مجکو تارون گرنے والون کی یعنی جب مغرب مین جاتے ہین یا ایک برج سے دوسرے برج مین جاتے ہین وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ اور بیشک وہ خدا تعالی جو قسم کھاتا ہے ہر طرح وہ قسم اگر جانو تم تو بڑی قسم ہے یہ کہ إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ فِي كِتَابٍ مَّكْنُونٍ بیشک یہ بھیجا ہوا خدا تعالے کا ہر طرح قرآن بہت بزرگ صاحب عزت ہے خدا تعالے کے پاس اور لکھا ہوا ہے یہ قرآن کتاب چھپی ہوئی مین یعنی لوح محفوظ مین لکھا ہوا ہے یہ قرآن لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ نہین چھوتے اُسکو مگر پاک لوگ تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ نیچے اترا ہوا ہے وہ قرآن ساری خلقت کے پروردگار کے پاس سے أَفَبِهَٰذَا الْحَدِيثِ أَنتُم مُّدْهِنُونَ کیا پھر اُس بات سے یعنی قرآن سے تم سست ہو یعنی نہ ماننے والے اور بے یقین ہو وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ اور بنائی تمنے اپنی روزی یعنی تمنے اپنا حصہ بھی بنایا ہے قرآن سے کہ جھوٹا کہتے ہو اُسے فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ وَأَنتُمْ حِينَئِذٍ تَنظُرُونَ پھر کیون نہین جب جان حلق مین پہونچتی ہے اور تم اُسوقت دیکھتے ہو اُس مرنے والے کو وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنكُمْ وَلَٰكِن لَّا تُبْصِرُونَ اور ہم بہت پاس ہین اُس مرنے والے کے تم سے اے پر تم نہین دیکھتے یعنی جو کچھ اُسپر حال جانکندی سے گذرتا ہے جیسا ہم جانتے ہین اُس حال کو تم نہین جانتے فَلَوْلَا إِن كُنتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ تَرْجِعُونَهَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ پھر کیون نہین اگر ہو تم کہ بے اختیار نہین ہو تو پھیر لاؤ اُسکی جان کو بدن مین اگر ہو تم سچے یعنی تم جو کہتے ہو کہ اولاد کو ہم

ع ۲ ۱۵

پیدا کرتے ہین پھر پیدا کرنے سے تو یہ آسان ہے کہ جیتے کو مرنے نہ دیجیے جسکی جان حلق مین پہونچتی ہے اُسکی جان کو پھر بدن مین پھیر لاؤ اگر اس بات مین سچے ہو فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۙ فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ۭ پھر اگر وہ مرنے والا نزدیکون سے ہے تو پھر اُسے آرام اور خوشی اور عیش اور خوشبوئیان ہین اور باغ ہین سب نعمتون کے بھرے ہوے وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۙ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۙ اور اگر وہ مرنے والا داہنے ہاتھ والون سے ہو یعنی جسکے اعمالنامے داہنے ہاتھ مین دینگے وہ مرنے والا اُنمین سے ہو تو پھر سلام ہے تجھپر اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس داہنے ہاتھ والے سے یعنی تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوش ہو کہ وہ عیش مین خوش ہے بہشت کے بیچ اور تجھپر سلام بھیجتا ہے وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّاۗلِّيْنَ ۙ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ۙ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ۭ اور اگر وہ مرنے والا جھوٹ جاننے والون سے ہے اور سیدھی راہ بھولے ہوؤن مین سے ہے یعنی وہ لوگ جو دن قیامت کے کو اور قرآن کو جھوٹھ جانتے ہین اور سیدھی راہ شریعت کی سے بھولے ہوئے ہین وہ مرنے والا اگر اُنمین سے ہے تو پھر پہلی مہمانی اُسکی پانی گرم ہے دوزخ کا اور وہی شخص اندر آنے والا ہے دوزخ مین دن قیامت کے اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ۚ بیشک یہ جو کہا اُن تینون فرقون کا حال ہر طرح یہ بات سچ ہے اور تحقیق ہر کچھ اُسمین شک نہین فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۭ پھر تسبیح کہ ساتھ نام پروردگار اپنے بہت بزرگ اور بڑے کے یعنی اُسی اپنے پروردگار کا نام پڑھ جو وہ بے نہایت بزرگ اور صاحب عزت اور عظمت ہے کہتے ہین جب یہ آیت آئی تو حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اجعلوھا فی رکوعکم یعنی کہو نماز کے رکوع مین کہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ع ۱۶ ۲۲

سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ مَدَنِيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۱ پاکیزہ اور ستھری طرح سے یاد کیا کرتے ہین خدائے تعالےٰ کو جو کچھ کہ ہے آسمانون اور زمین مین یعنی چاند سورج تارے اور فرشتے آسمانون مین اور جانور چرند اور پرند اور درخت اور پہاڑ یہ سب خدائے تعالےٰ کی یاد کرتے ہین سب عیب اور نقصانون سے پاک جان کر اور وہ خدائے تعالےٰ بہت زبردست ہے اپنی قدرت سے حکمت جاننے والا ہے جو اُسنے بنایا اور پیدا کیا ہے حکمت اور بھلائی سے خالی نہین لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۲ اسی کیواسطے ہے بادشاہی آسمانون اور زمین کی یعنی اُسی کے لائق ہے بادشاہت کرنی آسمانون اور زمین کی جو جلاتا ہے یعنی پیدا کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ سب چیزون پر قدرت رکھتا ہے هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۳ وہی خدائے تعالےٰ سب چیزون سے پہلے تھا اور سب چیزون سے آخر ہوگا یعنی خدائے تعالیٰ ہمیشہ سے ہے جس ہمیشہ کا اول نہوا اور سب چیزون کو پیدا کیا اُس نے اور سب چیزین جاتی رہینگی اور وہ رہیگا ہمیشہ جس ہمیشہ کا آخر نہو اور خدائے تعالےٰ کھلا اور آشکارا ہے صریحًا اپنی قدرتون سے اور چھپا ہے اپنی ذات سے جو کوئی اُسے سمجھ نہ سکے یعنی خدائے تعالےٰ ظاہری صفتون اور قدرتون سے جو ہر کوئی ہر بات مین کہتا ہے کہ یہ کام خدائے تعالےٰ چاہیگا تو ہوگا اور یہ خدائے تعالےٰ نے کیا اور یہ کریگا تو ہوگا اور نہ کریگا اور نہ چاہے تو نہوگا پھر گویا کہ سب کچھ وہی کرتا ہے اور چھپا ہوا ایسا ہے جو کوئی ہرگز اُسکو نہین سمجھ سکتا جو کیسا ہے اور کیسا ہے اور خدائے تعالےٰ سب چیز کا جاننے والا ہے هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۭ خدائے تعالےٰ ہے جسنے پیدا کیا آسمانون اور زمین کو چھ دن مین پھر قصد کیا عرش کا يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاۗءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۭ اور جانتا ہے خدائے تعالےٰ جو کچھ کہ اندر آتا ہے بیچ زمین کے جیسے کہ بیج بوتے ہین اور مینھ کا پانی اور جو کچھ کہ باہر نکلتا ہے زمین سے جیسے کہ اناج اور درخت اور گلزار اور گھانس ہزارون طرح کا جو سب دواؤن کے کام آتا ہے اور سب نعمتین زمین سے پیدا ہوتی ہین اور جو کچھ کہ نیچے اُترتا ہے آسمان سے جیسے مینھ اور فرشتے اور جو کچھ اوپر جاتا ہے آسمان مین زمین سے جیسے بھلے بُرے کام آدمیون کے اور فریاد اور آہ مظلومون کی اور دعا اور تسبیح نیک بندون کی جو فرشتے لیکر اوپر جاتے ہین یہ سب خدائے تعالےٰ جانتا ہے وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۴ اور خدائے تعالیٰ تمھارے ساتھ ہے جہان تم ہو

اور خدا ہے تعالیٰ دیکھنے والا ہو تمہارے کاموں کا جو تم کرتے ہو یعنی کوئی کام اور کوئی مکان اور کوئی چیز خدا ہے تعالیٰ سے چھپی ہوئی نہیں ہو لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ اُسی کے واسطے ہو بادشاہت آسمانوں اور زمین کی یعنی اُسی کے لائق ہے بادشاہت اور وہی لائق ہے بادشاہت آسمانوں اور زمین کے اور خدا ہے تعالیٰ ہی کی طرف پھر پھریں گے سب کام یعنی سب کچھ اُسکے آگے جا حاضر ہونگے قیامت کو اور وہ ایسا خدا متعالی ہو جو يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۚ وَهُوَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ اندر لاتا ہے رات کو دن میں یعنی دن بڑا کرتا ہے اور رات چھوٹی گرمیوں میں اور پھر ٹکو اندر لاتا ہے رات میں یعنی دن چھوٹا اور رات بڑی کرتا ہے جاڑے میں اور خدا ہے تعالیٰ جاننے والا ہے بھیدوں اور خیالوں کا جو دلوں میں ہیں یعنی جو کوئی کچھ دل میں خیال کرے اور زبان سے نہ کہے اُسے بھی خدا ہے تعالیٰ جانتا ہے پھر جب کہ یہ تحقیق ہو چکا کہ خدا تعالیٰ بادشاہ زبردست ہو آسمانوں اور زمین کا اور سب چیزوں کا پیدا کرنیوالا ہو اور ہمیشہ ہو اور ہمیشہ رہیگا اور سب باتوں کا اور سب کاموں کا جاننے والا ہو اور سب کچھ اُسکے آگے حاضر ہونگے تو پھر ضرور ہو کہ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ۭ مانو اور ایمان لاؤ خدا ہے تعالیٰ پر اور اُسکے بھیجے ہوئے پر اور دو اور بانٹو حق داروں کو اور محتاجوں کو اُس چیز سے جو کیا تمکو خدا ہے تعالیٰ نے مالک اور خلیفہ اُس چیز میں یعنی گذرے ہوئے لوگوں کا مال جو خدا ہے تعالیٰ نے تمہارے اختیار میں کیا اپنے فضل سے اُس میں سے دو فقیروں اور حقداروں کو فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝ پھر وہ لوگ جو ایمان لائے تم میں سے خدا ہے تعالیٰ اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور دیا اپنے مال سے حقداروں اور محتاجوں کو اُن لوگوں کے واسطے ہو بدلا بہت بڑا یعنی اُنکو بڑا ثواب ملیگا بہشت میں وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ اور کیا ہوا تمکو جو خدا ہے تعالیٰ کو نہیں مانتے اور ایمان نہیں لاتے اور اُسپر کہ بھیجا ہوا بلاتا ہی تمکو معجزے دکھا کر تو ایمان لاؤ اور مانو تم اپنے پروردگار کو اور مقرر لے چکا ہی خدا ہے تعالیٰ قول و قرار تم سے اپنی خداوندی پر اور شریک نہ کرنے پر اگر ہو تم ماننے والے اور سچ جاننے والے اس بات کے هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰي عَبْدِهٖٓ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ خدا ہے تعالیٰ وہ ہی جو نیچے بھیجتا ہے اپنے بندے خاص محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر آیتیں روشن قرآن کی اسواسطے جو باہر نکالے تمکو اندھیرے کفر کے سے طرف روشنائی دین اسلام کے اور یہ ایمان پھیرا اور روشنائی مرنے کے بعد سبکو معلوم ہوگا اور بیشک خدا تعالیٰ تم پر مہربان اور بخشش کرنے والا ہو وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اور کیا ہوا تمکو اور کیا فائدہ دیکھتے ہو اسمیں کہ نہیں دیتے اپنے مال سے خدا ہے تعالیٰ کی راہ میں اور اُس پر کہ خدا ہے تعالیٰ کو ہے ورثہ پانا آسمانوں اور زمین کا یعنی رہنے والے آسمان اور زمین کے سب اپنا مال اسباب چھوڑ کے مرینگے سوا ہے خدا ہے تعالیٰ کے کوئی مالک وارث نہوگا یہ بات سچ ہی سمجھو اور خدا ہے تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرو لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ۭ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ برابر نہیں ہو تم میں سے اے مسلمانو جو کوئی دیوے خدا ہے تعالیٰ کی راہ میں پہلے فتح مکے سے اور لڑے کافروں سے اُن لوگوں کا بہت بڑا درجہ اور مرتبہ ہے اُن لوگوں سے جو دیویں خدا ہے تعالیٰ کی راہ میں پیچھے فتح کے اور لڑیں خدا ہے تعالیٰ کی راہ میں اور اُن سب مسلمانوں کو وعدہ دیا ہی خدا تعالیٰ نے اچھا اور نیک بہشت کا لیکن تفاوت ہوگا جنہوں نے فتح سے پہلے دیا مال اُنکو بہت بڑا درجہ ملیگا اُن لوگوں سے جنہوں نے پیچھے فتح کے دیا مال اور خدا ہے تعالیٰ خبردار ہے اُن چیزوں سے جو تم کرتے ہو خدا ہے تعالیٰ سے کچھ ذرا چھپا ہوا نہیں ہو مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗٓ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ۝ کون ہے ایسا جو قرض دیوے خدا ہے تعالیٰ کو قرض اچھا خوشی سے اور محبت سے پھر خدا ہے تعالیٰ دُگنا دیوے اُس کا وہ قرض اُسکو اور واسطے اُسکے بدلا ہے اور بہت اچھا بہشت اور نعمتیں اُسکی يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ بِشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ جس دن دیکھے تو مسلمان مردوں اور عورتوں کو پل صراط پر جو دوڑیگی روشنی اُن کے ایمان کے سبب آگے اُنکے جو آرام سے اچھی طرح چلیں اور داہنی طرف بھی ہوگی روشنی جو بہشت کیطرف جاویں اور کہیگا فرشتہ اُنکو کہ بشارت تمکو آج باغ ہیں جنکے نیچے بہتی ہیں نہریں ہمیشہ رہوگے اُن باغوں میں یہ بڑا ہی مقصود اور مراد پانا ہو کہتے ہیں کہ پل صراط کی راہ بہت اندھیری ہو اور سبکو چلنا ہے اُس راہ میں لیکن مومن اپنے صدق ایمان کی روشنی میں جاوینگے اور کافر اور منافق اندھیرے میں حیران رہینگے اور مومنوں کی روشنی دیکھکر مانگینگے جیسے کہ خدا ہے تعالیٰ فرماتا ہے يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۝ جس دن کہینگے

ع ۱۰ ۱۲

منافق مرد اور عورتین اُن لوگون کو جو ایمان لائے ہین دنیا مین کہ دیکھو ہمکو ذرا ٹھہراو اور توقف کرو تو لیوین ہم تمھاری روشنی سے روشنی قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا لو کہا جاویگا یعنی کہین گے فرشتے یا مومن جواب دینگے منافقون کو کہ پھر جاؤ پیچھے اپنے جہان سے آئے ہو یعنی دنیا مین جاکر پھر ڈھونڈو روشنی جو یہان روشنی بغیر لائے وہان سے ہاتھہ نہین آتی منافق یہ بات سنکر جانین گے کہ ہمارے پیچھے روشنی ہے اس گمان سے پیچھے پھر کر دیکھین گے تو فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ۭ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ پھر ماری جاویگی یعنی پیدا ہو یگی درمیان مومنون اور منافقون کے دیوار اونچی قلعہ کی سی جو اُس دیوار مین ہوگا دروازہ سو اُسکے اندر مہربانی ہوگی اور باہر اُسکے دُکھہ اور خرابی لیکن جب منافق پیچھے دیکھین گے تو روشنی نظر نہ آویگی تو پھر مومنون کی طرف پھرینگے تو دیکھین گے کہ بیچ مین ایک دیوار ہے اور اُسمین ایک دروازے سے روشنی نظر آتی ہے اور اُس روشنی مین مومن چلے جاتے ہین بہشت کی طرف یہ دیکھکر پھر يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَاۗءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝ پکاریگے منافق کہ اے مومنو کیا ہم نہ تھے تمھارے ساتھہ نماز پڑھنے مین اور روزے رکھنے مین یعنے ہم تمھارے ساتھہ نماز روزہ کرتے تھے دنیا مین اب ساتھہ ہمارا کیون چھوڑتے ہو مومن کہین گے ہان تم تھے ہمارے ساتھہ پر تمنے خرابی مین ڈالا اپنے آپ کو نفاق سے اور ڈھیل کی توبہ کرنے مین اور شک لائے تم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیغمبر ہونے مین اور دغا دی تمکو تمھاری آرزو نے جبتک کہ آیا حکم خدائے تعالے کا تمھارے مارنے کو تب موئے تم یعنی مرنے کے وقت تک تم دھوکے مین رہے کہ یہ پیغمبر سچ ہے یا نہین اور اس بات سے توبہ نکی اور یقین نہ لائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور دغا دیکر تمکو دو رلیگیا خدائے تعالے سے دغا باز شیطان یا تمھارے دل کا یقین دو رلیگیا فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ۭ هِيَ مَوْلٰىكُمْ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ پھر آج نہ لیا جاویگا تمسے اے منافقو کچھہ بے عذاب دینے کے اور نہ کافرون سے لیا جاویگا جگہہ کافرون کی اور تمھاری اے منافقو آگ دوزخ کی ہے یہ آگ دوست اور رفیق ہے تمھاری اور آگ بُری جگہہ ہے پھر جا رہنے کی اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ لے کیا نہین آیا وہ وقت اُن لوگون کو جو ظاہر مین ایمان لائے ہین جو ڈرین اور نرم ہو دل اُن کا خدائے تعالے کی یاد کیواسطے اور اُس چیز کے واسطے جو اُترا ہے سچ اور درست یعنی اتنے معجزے اور دلیلین دیکھین منافقون نے اور ابتک انکے یقین لانے کا وقت نہین آیا جو قرآن کو سچ جانین وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ اور مت ہو وین مانند اُن لوگون کے جنکو دی کتاب تم سے پہلے یعنی یہود اور نصارے کے مانند تم دراز اور لمبی ہوئی اُن پر عمر پھر سخت ہوا دل اُنکا اور بہت لوگ اُن لوگون سے باہر نکل گئے حد انصاف اور دین کے سے اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ جانو تم اس بات کو خدائے تعالے جلاتا ہے زمین کو اُسکے مرنے کے پیچھے یعنی جب خشک اور لائق اُگنے کسی چیز کے نہین ہوتی تب زندہ کرتا ہے مینھہ برساکر جو ہزارون طرح کا سبزہ نکلتا ہے بیشک ہم نے روشن کیا نشانیان تمھارے واسطے اپنی قدرت کی شاید کہ تم سمجھو اور جانو عقل سے جو اسی طرح مُردون کو گورون سے اُٹھاکر جلاوین گے اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ۝ بیشک خیرات کرنے والے مرد اور عورتین اور جنھون نے قرض دیا خدائے تعالے کو قرض دینا اچھا خوشی اور محبت سے اُنکو دُگنا کیا جاویگا وہ قرض اُنکا اور واسطے اُن لوگون کے بدلا بہت بڑا اچھا خاصہ ہو وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ۚ وَالشُّهَدَاۗءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ۭ اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہین ساتھہ خدائے تعالے کے اور اُسکے بھیجے ہوے کے وہی سچے ہین اور گواہی دیتے ہین آگے اپنے پروردگار کے واسطے اُن لوگون کے بدلا ہے اُنکے کامون کا اور روشنی ہوگی اُنکو قیامت مین یا گورون مین وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝ وہ لوگ جو کافر ہوئے اور جھوٹھہ جانا قرآن اور پیغمبر کو وہ لوگ رہنے والے ہین دوزخ مین اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۭ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ۭ ع ۲ ۹ ۱۵ جانو تم اس بات کو کہ یہ جو تم نے دنیا کے چاہنے والو کہ سوائے اسکے نہین یعنی مقرر زندگانی دنیا کی کھیل اور نکما کام ہے حاصل ہے اور ظاہر کا بناؤ ہے اچھے کھانے اور پوشاک اور اسباب سے اور بڑائی ہے آپسمین تمکو اور شیخی بہت مال اور اولاد سے یہ تھوڑے دنون مین سب کھیل جاتا رہیگا غم اور خرابی حاصل ہوگی ان سب باتون کی مثال ایسی ہے کَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ۭ جیسے کہ مینھہ برستا ہے زمین پر اور سب طرح کا پھول اور سبزہ اُگ کر خوش کرتا ہے بونے والے زمیندار کو پھر کئی دن پیچھے اُسکی طراوت جاتی ہے اور مرجھاتا ہے پھر دیکھے تو اُسے زرد

پھر بعد زردی کے ٹوٹ کر ہوتا ہے خراب جلانیکے لائق ایسا ہی حال ہو دنیا کے مال کا پھر جو کوئی ایسی چیز کی محبت مین اور خرچ کرنے مین مال کے رہیگا اُسے وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ آخرت مین بڑا عذاب ہوگا اور جو کوئی مال جمع نکریگا اور خدا تعالیٰ کی راہ مین خرچ کریگا اُسپر بخشش ہوگی خدا تعالیٰ سے اور خوشی حاصل ہوگی اُسے اور نہین ہے دنیا یعنی مقرر ہی دنیا کا جینا مال دغا اور دھوکے کا جو ظاہر دیکھنے مین تو اچھا ہووے اور در اصل خراب اور نکما ہووے اور پرانا سا يٰقَوْمِ اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ دوڑو اور آگے بڑھو اپنے پروردگار کی مہربانی کی طرف یعنی جن کامون سے خدا تعالیٰ مہربانی کرتا ہو اُن کامون کے کرنے مین جلدی کرو سستی نکرو تو جاؤگے بہشت مین جو چوڑان اُس بہشت کی مانند چوڑان آسمان اور زمین کے ہی پھر ایسا بہشت اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ تیار کیا ہوا ہی واسطے اُن لوگون کے جو ایمان لائے ہین خدا تعالیٰ اور اُسکی پیغمبرون پر یہ بہشت فضل خدا تعالیٰ کا ہی دیتا ہی جسے چاہتا ہے اور خدا تعالیٰ صاحب اور مالک بہت بڑی فضل کا ہی مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ نہین پہونچتی کسی طرح کی مصیبت اور آفت ملک مین جیسے کال یا لوٹ یا نقصان مال کا اور نہ بیچ بدنون تمھارے کے آفت پہونچتی ہی جیسے بیماری یا مفلسی یا غم اولاد اور دوستون کا مگر بیچ لوح محفوظ کے لکھا ہی پہلے اُن مصیبتون کے پیدا ہونے سے یعنی جو مصیبت کسو طرح کی کسی پر آتی ہے تو وہ پہلے ہی روز کی لکھی ہوئی ہے لوح محفوظ مین یعنی بغیر تقدیر کے کچھ نہین ہوتا بیشک یہ لکھنا پہلے اُسکے ظاہر ہونے سے خدا تعالیٰ پر آسان ہی یعنی خدا تعالیٰ کو ایسے کام کچھ مشکل نہین اور یہ بات تمھین اسواسطے کہی لِكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِ تو تم غم نہ کھاؤ اوپر اُس چیز کے جو جاتی رہی تمسے یعنی اگر مال کا نقصان ہووے یا کوئی عزیز یا اولاد تمھاری مرے تو غم نکھاؤ اور جانو کہ خدا تعالیٰ کی تقدیر سے ہوا اور خوش نہو اور شیخی نکرو اُس چیز سے جو کچھ دیا ہی تمکو جیسے مال دولت اور حسن اور زور ایسا نجانو کہ ہمیشہ مقرر رہیگا اور خدا تعالیٰ دوست نہین رکھتا کسی شیخی کرنے والے اترانے والے کو الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ وہ لوگ جو بخیلی کرتے ہین آپ اور لوگون کو بخیلی سکھاتے ہین۔ اور جو کوئی منھ پھیرے سخاوت سے اور بخیلی اختیار کرے اور لوگون کو خیرات کرنے سے منع کرے پھر بیشک خدا تعالیٰ بے پرواہ ہی تعریف کیا ہوا ہی سب خوبیون سے لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ بیشک ہمنے بھیجا اپنے پیغمبرون کو ساتھ نشانیون اور معجزون کے اور بھیجی ہمنے اُن پیغمبرون کے ساتھ کتاب اور ترازو جو کتاب سے لوگ اپنی راہ نجات اور امن کی جانین اور ترازو سے کسیکو حق سے کم و زیادہ ندیوین اور قائم ہووین لوگ عدل اور انصاف پر وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ اور بھیجا ہمنے لوہا جو اُسمین لڑائی کا اسباب سخت اور زبردست ہے یعنی لوہے سے جو ہتھیار بنا کر دشمنون کو مارتے ہین جیسے تلوار اور نیزہ اور خنجر اور اپنے تئین بچاتے بھی ہو دشمن سے جیسے زرہ بکتر اور خود نفع ہی لوہے مین لوگون کو لڑائی کے کسب سے جو کوئی چیز لوہے سے خالی نہین سب محتاج لوہے کے ہین اور ہتھیار لوہے کے اسواسطے بھیجے ہین تو جانے اور آزمائے خدا تعالیٰ جو کون ہمارا ہی اور مدد کرتا ہی اُس کے دین کی اور اُسکے پیغمبر کی یعنی کون خدا تعالیٰ کی راہ مین لڑتا ہی اور جان دیتا ہی بغیر دیکھے ہوے بیشک خدا تعالیٰ دین اسلام کے دشمنون پر مضبوط زبردست ہی وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ اور بیشک ہمنے بھیجا نوح نبی علیہ السلام کو اور ابراہیم علیہ السلام کو اور رکھی ہمنے اُن نبیون کی اولاد مین پیغمبری یعنی اُنکی اولاد سے بہت پیغمبر پیدا کیے اور دی اُن پیغمبرون کو کتاب پھر امت سے دین اسلام کی راہ پانے والے ہین تھوڑے اور بہت اُنکی امت سے باہر گئے کتاب اور رسول کے فرمان سے یعنی تھوڑے مسلمان ہوے اور بہت کافر ہوے ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ پھر پیچھے سے لائے ہم اوپر نشانیون نوح اور ابراہیم علیہما السلام کے اپنے رسولون کو یعنی حضرت نوح علیہ السلام کے پیچھے حضرت ہود اور حضرت صالح علیہما السلام کو بھیجا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق علیہما السلام کو بھیجا اور ان پیغمبرون کے پیچھے لائے ہم عیسیٰ بیٹے مریم علیہما السلام کو اور دی ہمنے عیسیٰ علیہ السلام کو کتاب انجیل وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً وَرَهْبَانِيَّةَ ِابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اور ڈالا ہمنے اُنکے دلون مین جو پیچھے حضرت عیسیٰ کے دین کے چلے مہربانی اور بخشش کرنا آپس مین اور اُنھون نے دین مین محنت کرنی پیدا کی

ع ۳ ۱۹

اپنی خوشی سے جو ہمنے نہ لکھی تھی اُن پر یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت نے بڑی مشقت اپنے اوپر قبول کی تھی جیسے کہ کھانا پہننا اور آرام سے رہنا سب چھوڑ دیا تھا سو یہ مشقت ہمنے اوپر اُنکے فرض نکی تھی اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا لیکن اُنھون نے واسطے خوشی ہونے خدا تعالیٰ کے وہ مشقت اپنے اوپر قبول کی پھر نہ دھیان مین رکھا خدا ے تعالیٰ کی خوشی کو جیسا دھیان مین رکھنا چاہئے تھا یعنی کہا اُن کی امت کے لوگون نے کہ حضرت عیسیٰ بیٹا خدا کا ہے تو یہ ہے اِس بات سے اور بعضون نے توفیق ایمان کی پائی جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے پھر فرماتا ہے خدا تعالیٰ ایمان لانے والون کو فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ پھر ہمنے اُنکو جو ایمان لائے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت سے سو بابلہ اُنکے ایمان کے لانیکا اور بہت لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت سے باہر نکل گئے حد حکم انجیل کے سے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم اگلے پیغمبرون پر ڈرو خدا تعالیٰ سے اور ایمان لاؤ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو بھیجا ہوا خدا ے تعالیٰ کا ہی تو دیوے خدا تعالیٰ تمکو دو حصے اپنی بخشش سو ایک حصہ اگلے پیغمبرون پر ایمان لانے کا اور دوسرا حصہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانیکے سبب اور کرے خدا تعالیٰ واسطے تمھارے روشنی کو جو اُس روشنی مین چلو تم پل صراط پر اور بخشے تمکو گناہ تمھارے اور خدا تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے لِئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا يَقْدِرُوْنَ عَلٰي شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ تو جانین وہ یہود و نصاریٰ جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان نہین لائے کہ ہرگز قدرت نہ پاوینگے کسی چیز پر خدا تعالیٰ کے فضل سے یعنی جسپر خدا تعالیٰ نے فضل کیا ہی اُس پر فضل خدا تعالیٰ کا ذرا بھی نہ لے سکین گے اور بیشک فضل خدا تعالیٰ کے ہاتھ مین ہی دیتا ہے جسے چاہتا ہی اور خدا تعالیٰ مالک اور صاحب ہے بڑے فضل کا جو اُسکی انتہا نہین ہے

ع ۱۰ ذ

سُوْرَةُ الْمُجَادِلَةِ مَدَنِيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ اثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً

لائے ہین کہ ایک دن اَوس بن صامت رضی اللہ عنہ نے خواہش کی ساتھ خولہ بیٹی ثعلبہ کے کہ جو رو اُسکی تھی خولہ نے اُس سے منع کیا اور اُس نے اُسکو کہا اَنْتِ عَلَيَّ كَظَهْرِ اُمِّيْ یعنی تو اوپر میرے مانند پشت مان میری کے ہی اور اِسکے تئین ظہار کہتے ہین اور بیچ جاہلیت کے طلاق تھا خولہ نے بیچ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آکر فریاد کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تو اوپر اُسکے حرام ہوئی کہا کہ یا رسول اللہ اُس نے اوپر میرے طلاق نہین کیا کہا پیغمبر نے کہ گمان نہین لیجاتا مین مگر یہ کہ تو اوپر اُسکے حرام ہوئی خولہ سبب کثرت لڑکون کی سے کہ خرد سال تھی اور جدائی دوستدار دیرینہ کے سے نہایت غمگین ہوئی پھر جناب رسالت پناہ مین عرض کی یہی جواب سنا منجانب نیاز کی طرف جناب بے نیاز کی کیا اسیوقت یہ آیت آئی

الجزء ۲۸ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۠ وَاللّٰهُ

يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝ تحقیق سنا اللہ نے سخن اُس عورت کا جھگڑتا کیا ساتھ تیرے بیچ مقدمہ خاوند اپنے کے اور فریاد کی اور گلہ اپنا اٹھایا طرف اللہ کے اور اللہ سنتا ہے جواب دینا۔ اور بات پھیرنا تمھارا دونون کا یعنی تو کہتا تھا کہ اوپر اُسکے حرام ہوئی اور وہ کہتی تھی محل طلاق نہین دیا تحقیق کہ اللہ سُننے والا ہی یعنی باتین لوگون کی دیکھنے والا ہی یعنی احوال لوگون کا اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ۭ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰۗـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝ وہ لوگ کہ ظہار کرین تم لوگون مین سے عورتون اپنی سے یعنی کہین کہ پیٹھ تیری اوپر میرے مانند پیٹھ مان میری کے ہی نہین ہین وہ عورتین اُنکی مائین اُنکی مائین یعنی ساتھ کہنے اُس لفظ کے عورت کسی کی مان اُسکی نہین ہوتی

ف ۱ یہ فقرہ ظہار کا بیان ہی کہ کسی عورت کو کہنا کہ تو میری مان کی پیٹھ کی مانند ہی ف ۲ یعنی ظہار کرنا جاہلیت مین طلاق تھا اسلام مین کفارہ ہوا ف ۳ یعنی ظہار کرنا جھوٹ اور بیہودہ بات ہی اور جھوٹ بولنا گناہ ہی ف ۴ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۵ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۶ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۷ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۸ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۹ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۱۰ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۱۱ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۱۲ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۱۳ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۱۴ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۱۵ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۱۶ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۱۷ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۱۸ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۱۹ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۲۰ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۲۱ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۲۲ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۲۳ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۲۴ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۲۵ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۲۶ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۲۷ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۲۸ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۲۹ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۳۰ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۳۱ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۳۲ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۳۳ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۳۴ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۳۵ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۳۶ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۳۷ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۳۸ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۳۹ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۴۰ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۴۱ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۴۲ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۴۳ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۴۴ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۴۵ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۴۶ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۴۷ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۴۸ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۴۹ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۵۰ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۵۱ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۵۲ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۵۳ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۵۴ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۵۵ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۵۶ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۵۷ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۵۸ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۵۹ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۶۰ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۶۱ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۶۲ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۶۳ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۶۴ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۶۵ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۶۶ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۶۷ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۶۸ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۶۹ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۷۰ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۷۱ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۷۲ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۷۳ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۷۴ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۷۵ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۷۶ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۷۷ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۷۸ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۷۹ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۸۰ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۸۱ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۸۲ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۸۳ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۸۴ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۸۵ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۸۶ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۸۷ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۸۸ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۸۹ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۹۰ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۹۱ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۹۲ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۹۳ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۹۴ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۹۵ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۹۶ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۹۷ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۹۸ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۹۹ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی ف ۱۰۰ یعنی ظہار کرنے سے عورت اُسپر حرام نہین ہوتی

نہین ہین مائین اُنکی مگر وہ عورتین کہ جنا ہے اُنھون نے اُنکو اور تحقیق کہ کہتے ہین مرد ناشناختہ اور نادانستہ ایک بات اور جھوٹ کہ ہرگز جورو مان نہین ہوتی اور تحقیق کہ اللہ معاف کرنیوالا ہی گناہ توبہ کرنیوالون کی اس قول سے بخشنے والا ہی خاص اُنکو ساتھ قبول کرنے کفارہ کے وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ اور وہ لوگ کہ ظہار کرتے ہین عورتون اپنی سے پھر پھیرتے ہین ساتھ توڑنے اُسکے کہ کہا ہے (یعنی قصد کرین اوپر وطی اُسکے کے یا امساک کرین مرأت کو اوپر زوجیت کے پیچھے ظہار کے اور اگرچہ ایک لحظہ ہووے یہ قول امام شافعی کا ہی یا وطی کرین ساتھ مذہب امام مالک کے اور نزدیک اُسکے پھرنا ساتھ وطی کے ہووے پس اوپر ہر تقدیر کے کفارہ چاہیے دینا اور کفارہ یہ ہے پس اوپر اُسکے ہو آزاد کرنا بندہ کا (خواہ مومن خواہ ذمی۔ خواہ بڑا خواہ چھوٹا بقول امام اعظم کے اور شافعی کہتے ہین بندہ مومن ہووے) آگے اُسکے کہ ظہار کرنیوالا اور ظہار کیا گیا مساس کرین ایک دوسرے کا اور فائدہ مند ہووین آپسمین یہ حکم ساتھ کفارہ کے نصیحت دیے جاتے ہو ساتھ اُسکے (تو ایسا لفظ نکہو) اور اللہ ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار ہے یعنی اوپر اُسکے پوشیدہ نہین رہتا فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ۭ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ۭ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ پس جو کوئی نا وے بندہ یا بندہ رکھتا ہے اور ساتھ خدمت اُسکی کے محتاج ہے پس اوپر اُسکے ہین روزے دو مہینے کے یکسان یعنی بیچ مین نہ کھاوے بے عذر اور اگر کھاوی تو شمار نئے سرے سے کرے اور پیر روزے چاہیے کہ آگے اُس سے رکھین کہ آپس مین جماع نکرین پس جو کوئی روزے نہ رکھ سکے پس واسطے اُسکے ہے کھلانا ساٹھ مسکینون کا ہر ایک مسکین کو نیم صاع گیہون سے اور ایک صاع سب اناجون سے یہ بیان نامظاہر اُسکا ساتھ اُس احکام کے مقرر ہوا تو ایمان لاوین خاص خدا کو اور پیغمبر اُسکے کو ساتھ قبول کرنی امر اور نہی کے اور یہ حکم حدین اللہ کی ہین کہ اُس سے گذرنا گناہ ہے اور خاص کافرون کو یعنی فرمان نہ قبول کرنے والون کو عذاب درد دینے والا ہے بیچ آخرت کے اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ تحقیق وہ لوگ کہ مخالفت کرتے ہین ساتھ اللہ اور رسول اُسکے کے یعنی حدون امر اور نہی کے سے تجاوز کرتے ہین خوار اور نگونسار کیے جاوین جیسے کہ خوار ہوے وہ لوگ کہ آگے اُنسے تھے اور تحقیق بھیجا ہمنے آیتون روشن کو یعنی قرآن کو دلالت کرنیوالا اوپر صدق حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور خاص کافرونکو ہی ہر وقت عذاب خوار اور رسوا کرنیوالا يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۭ اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ع یاد کر اُس دن کو کہ اُٹھائے اللہ اُن کو قبرون سے سبھون کو کہ ایک اٹھنے نہیر رہے پس خبر دیوے اُنکو ساتھ اُس چیز کے کہ کیے ہووین گناہ رکھا ہووے اللہ نے عمل اُنکے کو اور وہ بھول گئے ہووین اور اللہ اوپر سب چیز کے اعمال اور احوال لوگون کے سے گواہ ہے اور مناسب اُسکے بدلا دیوے گا اور کوئی گواہی اُس کی رد نہ کر سکے گا۔ کشاف مین مذکور ہے کہ ربیعہ بیٹا عمرو کا اور حبیب بھائی اُسکا ساتھ صفوان بیٹی اُمیہ کے حدیث کرتے تھے ایکنے کہا آیا اللہ جانتا ہی جو کچھ کہ کہتے ہین ہم دوسری نے کہا بعضی بات جانتا ہے اور بعضی نہین جانتا اور تیسرے نے کہا اگر بعضی جانتا ہی سبھی جانتا ہے یہ آیت آئی کہ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ آیا نہین جانتا تو کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ بیچ آسمانون کے ہے اور جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہی نہووین مین آدمی بھید کہنے والون سے آپسمین مگر جو خدا چوتھا اُنکا ہے ساتھ جاننے کے اور نہ پانچ بھید کہنے والے ہون مگر وہ چھٹا اُنکا ہی اور نہ کم ہووین تین عدد سے اور نہ زیادہ ہووین پانچ عدد سے مگر وہ ساتھ اُنکے ہی ساتھ علم جاننے کے جس جگہ کہ ہووین پس خبر دیوی اُنکو ساتھ اُسکے کہ کیا ہی بیچ دنیا کے دن قیامت کے تحقیق کہ اللہ اوپر سب چیز کے دانا ہے اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ ۭ وَاِذَا جَاۗءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ وَيَقُوْلُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ ۭ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ آیا نہین دیکھتا تو طرف اُن لوگون کے کہ منع کیے گئے تھے اُس سے اور بھید کہتے ہین ازروے لڑائی کے ساتھ اُس چیز کے کہ گناہ کرتے ہین اور ساتھ بے انصافی کے بیچ حق اہل ایمان کے اور ساتھ

نافرمانی پیغمبر علیہ السلام کے اور جب آوین یہود طرف تیرے سلام کہین تجکو ساتھ اُس چیز کے کہ نہین تجکو ساتھ اُسکے اللہ نے اور کہتے ہین یہود آپس مین کیون عذاب نہین کرتا خدا ہمارے تئین ساتھ اُس چیز کے کہ کہتے ہین ہم یعنی پیغمبر اُسکے کو کفایت ہے اُن کو دوزخ واسطے عذاب کے آوین پیچ اُسکے پس بری پھرنے کی جگہ ہی یعنی دوزخ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنَاجَیْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِیَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰی وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْٓ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ اے ایمان لانے والو جس وقت راز کہو تم آپس مین پس راز نکہو تم ساتھ گناہ کے اور بے انصافی کے اور ساتھ نافرمانی پیغمبر کے جیسے کہ منافق اور یہود کہتے ہین اور راز کہو تم ساتھ نیکی کے اور ساتھ پرہیزگاری کے اور ڈرو تم اللہ تعالیٰ سے وہ اللہ کہ تم طرف اُسکے جمع کیے جاؤگے اور تکو تمھارے اعمالون پر جزا دیوے گا اِنَّمَا النَّجْوٰی مِنَ الشَّیْطٰنِ لِیَحْزُنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَیْسَ بِضَآرِّهِمْ شَیْـًٔا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَعَلَی اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ سوا اسکے نہین ہے کہ راز کہنا ساتھ گناہ اور بے انصافی کے وسوسون شیطان کے سے ہے تو غمگین کرے مسلمان کو نہین ہے شیطان نقصان پہونچانے والا ساتھ کسی چیز کے مگر ساتھ رخصت اور حکم اللہ کے یعنی ساتھ تقدیر اور قضا اُسکی کے اور اوپر اللہ کے پس چاہیے کہ توکل کرین ایمان لانے والے یعنی مشکلین اپنی ساتھ اللہ کے چھوڑ دین ایک جماعت اہل بدر کی بیچ مجلس حضرت رسالت پناہ کے آئی اور بعضے اصحابون سے گرد اگرد پیغمبر علیہ السّلام کے بیٹھے تھے۔ بدر والے سلام کرکے مسجد مین کھڑے رہے اور کسی نے انکو جگہ بیٹھنے کو ندی حضرت رسالت پناہ صلوات اللہ علیہ نے فرمایا کہ اُٹھ اے فلانے اُٹھ اے فلانے وہ اُٹھے اور جگہ اہل بدر کو چھوڑ دی منافقون نے مجال پاکر اس مقدمہ مین آغاز گلہ کا کیا آیت آئی یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِیْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِی الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا یَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِیْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ۝ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم جب کہا جاوے تمکو کہ جگہ کشادہ کرو تم بیچ مجلسون کے پس جگہ کشادہ کرو اوپر لوگون کے تاکہ کشادہ کرے اللہ تمکو قبرون مین یا بہشت مین یا دل تمھارے کھول دیوے اور جب کہا جاوے خاص تمکو کہ اُٹھو اور بلند تر جاؤ پس اُٹھو اور موضع مین مذکور ہے کہ جماعت مجلس حضرت پیغمبر کی مین بیٹھی تھی اور جب ایک کو اُنمین سے کسی کام کو باہر بلاتے تھے نچاہتا تھا کہ اُٹھے یہ آیت اُتری اور **تفسیر ماوردی** مین مذکور ہے کہ جب کہین اُٹھو واسطے نماز جمعہ کے یعنی اذان جمعہ کی سُنو اور دوڑو واسطے نماز کے تو بلند کرے اللہ درجے بہشت مین اُن لوگون کو کہ ایمان لائے ہین تم مین سے اور اُٹھاتا ہے اُن لوگون کو کہ دیے گئے ہین علم یا ایمان درجے بلند درجون مسلمان جاہل سے اس واسطے کہ مسلمان عالم بزرگ تر ہے مسلمان جاہل سے **کشف الاسرار** مین آیا ہے کہ ابن مدعو سے روایت کیا ہے کہ اور زاعی رحمہ اللہ کو خواب مین دیکھا مین نے کہا خبر دے مجکو اُس عمل سے کہ بہترین اعمالون کا ہے تو ساتھ اُس عمل کے مشغول ہون مین کہا کہ کوئی درجہ بلند زیادہ علماؤن سے ندیکھا مین نے یہ خواب موافق آیت کے ہی کہ علماے دین کو درجہ بڑا ہے یعنی دنیا مین بزرگی وراثت انبیا علیہم السلام کی اور عقبیٰ مین بزرگی مرتبہ کی اور دلیل علماؤن کی بزرگی مین بہت ہین اس جگہ سب نہین بیان کی کہ سبب طول کا تھا اور اللہ ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم دانا ہی نقل ہے کہ لوگ بہت تردد کرتے تھے اور بیچ جناب حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہت راز کہتے تھے اور ہر طرح کی باتین پوچھتے تھے یہانتک کہ حضرت تنگ آئے یہ آیت اُتری یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ۭ ذٰلِكَ خَیْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ۭ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ اے مسلمانو جسوقت چاہو تم کہ راز کہو ساتھ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس آگے بھیجو تم پہلے راز کہنے اپنے کے صدقہ ساتھ مستحقون کے یہ صدقہ دینا پہلے راز کہنی سے بہتر ہی خاص تمکو اور پاکیزہ بہت ہے اسواسطے کہ گناہ دور رہو وین پس اگر نپاؤ تم وہ چیز کہ صدقہ دو پس اللہ بخشنے والا ہی تمکو خاص اُس کسیکو کہ یہ گناہ کری یعنی بغیر صدقہ کے راز کہے مہربان ہے بندون کو تکلیف نہین دیتا مگر موافق طاقت کے اور حدیث مین ہی کہ دس رات دن یہ حکم رہا بعدہ منسوخ ہوا اور روایتین اس حکم مین بہت ہین اگر مفصل چاہی تفسیر حسینی مین دیکھے ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ۭ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَیْكُمْ فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ وَاللّٰهُ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ آیا ڈرے تم اور دشوار آیا تمکو وہ کہ آگے دو تم پہلے راز کہنی اپنے سے صدقہ پس جسوقت نکیا تمنے اس کام کو اور پھر خدا ساتھ ہی تمھارے ساتھ توبہ کے یعنی معاف کیا تمسے پس قائم رکھو تم نماز فریضہ کو اور دو تم زکوٰۃ واجبہ کو اور فرمانبرداری کرو تم اللہ کی اور رسول اُسکے کی اور خدا دانا ہی ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم حدیث مین ہی کہ **عبداللہ نبتل** کا ایک منافق تھا

ساتھ پیغمبر علیہ السلام کے نشست برخواست کرتا تھا اور باتین حضرتؐ کے ساتھ یہودیون کی کہتا تھا ایکدن حضرت بیچ حجرہ کے مع جماعت اصحاب کے بیٹھے تھے فرمایا کہ جلدی آوے وہ آدمی کہ دل اُسکا متکبر ہوئے ناگاہ یہ مرد آیا حضرتؐ نے فرمایا کہ تو کیون مجکو گالیان دیتا ہے اور فلان فلان اصحاب تیرا اُس منافق نے قسم کھائی اور یارون اپنے کو لایا کہ سوگند کھاوین کہ نہنے ہرگز یہ بے ادبی نہین کی یہ آیت اُتری اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۭ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۙ وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ آیا نہین دیکھتا تو اُنکو یعنی منافقون کو کہ دوست پکڑا اُس گروہ کو کہ غصہ پکڑا ہے اللہ نے اوپر اُنکے نہین ہین منافق تم مین سے کہ مسلمان ہو تم اور نہ اُنسے کہ جھوٹ کھاتے ہین اور سوگند کھاتے ہین ساتھ جھوٹھ کے یعنی ہم مسلمان ہین اور پیغمبر کو بزرگ جانتے ہین اور وہ جانتے ہین کہ جھوٹھ کہتے ہین اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۭ اِنَّهُمْ سَاۗءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ تیار کیا ہے اللہ نے واسطے اُن کے عذاب سخت دنیا مین خواری اور رسوائی اور آخرت مین آگ دوزخ کی تحقیق کہ اُنکو برا ہے جو کچھ کہ کرتے ہین اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ آگے پکڑین وہ قسمین کہ کھائین سپر یعنی پناہ پس باز رکھا لوگون کو راہ اللہ کی سے ساتھ فتنہ انگیزی کے پس خاص اُنکو ہی عذاب خوار کرنے والا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ دفع نکرے قیامت کے دن اُن سے مال اُنکا اور نہ اولاد اُنکی عذاب اللہ کے سے کسی چیز کو اور وہ گروہ منافقون کے یارہین دوزخ کے وہ بیچ دوزخ کے ہمیشہ رہنے والے ہین منافق بھی ساتھ ہمیشہ رہنے کے دوزخ مین کافر کا حکم رکھتے ہین بلکہ اُنکو عذاب اُنسے بھی سخت زیادہ ہوویگا يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰي شَيْءٍ ۭ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝ یاد کر اُس دن کو کہ اُٹھاوے اللہ سب منافقون کو قبرون اُنکی سے پس سوگند کھاوین اللہ کی اوپر اسلام اور اخلاص اپنے کے جیسے کہ سوگند کھاتے ہین واسطے تمھارے اور اُسدن جانتے ہین کہ کہ اوپر کس چیز کے ہے کہ کام کرتے ہین کہ سوگند کھاتے ہین اور اللہ فرماتا ہے جانو تم تحقیق کہ وہ ہی لوگ ہین جھوٹھ کہنے والے یعنی جھوٹھ اُنکا اُس مرتبہ پر پہونچا کہ ساتھ جاننے والے پوشیدہ اور آشکارا کے بھی جھوٹھ بولتے ہین اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰىهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ۭ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ غالب ہوا اوپر اُنکے دیو یعنی رغبت دی اُنکو طرف گناہ کے پس بھلا یا اوپر اُنکے یاد کرنا اللہ کا تو نہ یاد کرین دل سے اور نہ ساتھ زبان کے وُہ گروہ بھولنے والے لشکر شیطان کے ہین اور تابعدار اُسکے تحقیق کہ لشکر شیطان کا وہی ہین نقصان کرنیوالے کہ نعمت ہمیشگی کی چھوڑکر عذاب بدی مین پڑے اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَاۗدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اُولٰۗىِٕكَ فِي الْاَذَلِّيْنَ ۝ تحقیق وہ لوگ کہ خلاف کرتے ہین اللہ اور رسول اُسکے کا وہ گروہ خوار زیادہ ہین یعنی دنیا مین بیچ خواری قتل کے گرفتاری اور بیچ آخرت کے سیاہ روئی سے بے اعتبار رہین كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝ لکھا اللہ نے بیچ لوح محفوظ کے اور حکم کیا کہ سب حال مین البتہ غالب مین رہونگا اور بھیجے ہوے میرے رسول تحقیق کہ اللہ صاحب قوت ہے یعنی اوپر فتح دینے انبیا کے غالب ہی بیچ حکم کے کہ چاہتا ہے اللہ تعالیٰ بعد ذکر منافقون کے اور دوستی اُن کی ساتھ دشمنون اللہ کے صفت مخلصون کی کرتا ہے کہ مطلقا ساتھ کسی دشمن کے دوستی نکرین اگرچہ قرابت ہی ہووے جیسے کہ فرمایا لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَاۗدُّوْنَ مَنْ حَاۗدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَاۗءَهُمْ اَوْ اَبْنَاۗءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ۭ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ اُولٰۗىِٕكَ حِزْبُ اللّٰهِ ۭ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ نباوے تو اور نہ چاہے کہ پاوے تو ایک گروہ کو کہ ایمان لاتے ہین ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے کہ وہ دوستی کرتے ہین اور دوست رکھتے ہین جو کوئی خلاف کرے ساتھ اللہ کے اور پیغمبر اُس کے یعنی مسلمان کافرون اور منافقون کو دوست نہ رکھین اگرچہ ہووین وہ مخالف خدا اور رسول کے باپ اُن کے جیسے ابو عبیدہ جراح رضی اللہ عنہ نے باپ اپنے کو کہ عبد اللہ جراح تھا روز احد مین مارا بیٹے اُن کے جیسے ابا بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بدر کے دن بیٹے اپنے عبد الرحمن کو واسطے لڑائی کے طلب کیا اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدیق کو بچھوڑا کہ واسطے لڑائی بیٹے کے جاوے یا بھائی اُنکے جیسے مصعب بیٹے عمیر کے نے بھائی اپنے عبید کو اُحد کے دن قتل کیا یا ناتے دار جیسے حضرت مرتضی علی اور حمزہ اور ابو عبیدہ رضی اللہ عنہم نے اقربا دن اپنے کو مانند عتبہ اور شیبہ اور ولید کے بیچ جنگ بدر کے مارا وہ گروہ کہ ساتھ دشمنون اللہ کے دوستی نہین کرتے لکھا ہے اللہ نے یعنی ثابت کیا ہے بیچ دلون اُنکی کے ایمان کو اور قوت دی ہے اُن کو ساتھ رحمت کے یا نصرت کی نزدیک اپنے سے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد روح سے جبرئیل یا قرآن ہے یعنی مدد دی ہے

ساتھ جبرئیل اور قرآنکے اور داخل کرے اُن کو یعنی قیامت کے دن بیچ اُس بہشت کے کہ جاری ہین نیچے درختون اُس کے سے نہرین پانی کی اور دودھ کی اور شہد کی اور شراب کی ہمیشہ رہنے والے ہین بیچ اُس بہشت کے راضی ہوا اللہ اُن سے اور راضی ہوے وہ اللہ سے وہ گروہ لشکر اللہ کا ہی خبردار ہو کہ لشکر اللہ کا وہ چھنکا پانے والے ہین امام ثعلبیؒ نے جرجانی سے نقل کی ہے اور جرجانی نے اپنے بزرگون سے سنا۔ کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے اللہ سے پوچھا کہ لشکر تیرا کونسے آدمی ہین خطاب ہوا کہ جس کسی کو آنکھ محارم سے بند ہووے اور ہاتھ اُس کا ایذا خلق کے سے اور مال حرام کے سے کوتاہ ہووے اور دل اپنا ماسوائے اللہ کے سے پاکیزہ رکھے یعنی شریک اللہ کا نکرے وُہ آدمی لشکر تیرے سے ہے واللہ اعلم بالصواب

سورۃ الحشر مدنیۃ وھی | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۰ | اربع وعشرون اٰیۃ

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۰ تسبیح کی اور ساتھ پاکی کے تعریف کی خاص اللہ کو کہ لایق بندگی کے ہی اُس چیز نے جو بیچ آسمانون کے ہے اور اُس چیز نے کہ بیچ زمینون کے ہے اور وہ غلبہ کرنیوالا ہے اوپر سبکے حکم مین ثواب کار اور راست گفتار ہے لائے ہین کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چوتھے برس مین ہجرت کے واسطے خون بہا لینے دو عامری کے کہ بیچ عہد اُنکے کے تھے اور عمر بیٹے عمیہ رضی اللہ عنہ نے اُنکو مارا تھا بیچ مکان یہود بنی نضیر کے گئے جسوقت کہ نزدیک دیوار گھر اُنکے کے پہونچے ایک پتھر بھاری اوپر کوٹھے کے چڑھایا کہ دغا سے اوپر حضرت کے ڈالین جبرئیل علیہ السلام نے حضرت کو آگاہ کیا آنحضرتؐ پھر کر مدینہ مین آئے اور آدمی بھیجا کہ مکر تھا رائے تمہارا ہر ہوا تم میرے شہر سے باہر جاؤ اور دس روز کی اُنکو واسطے تیار کرنی اسباب سفر کے مہلت دی اور ابی کے بیٹے نے آدمی اُنکے پاس بھیجا کہ تم شہر اپنے سے باہر نہ جاؤ اور قلعہ اپنے مین رہو کہ مین دس ہزار آدمی سے مددگار تمہارا ہون یہود کہنے اُس منافق کے سے مغرور اور باغی ہوے اور یہ خبر حضرت کو پہونچی حضرت ساتھ جماعت قلیل کے قلعہ اُنکے پر پہونچے اور پندرہ دن تلک قلعہ گھیرا آخر اُنھون نے جلاوطن ہونا اختیار کیا حضرتؐ نے فرمایا اس شرط سے چھوڑتا ہون کہ سلاح اپنے چھوڑ دو اور مال جسقدر کہ چاہو تمہارے اُٹھا سکین لیجاؤ اُنھون نے یہ بات مانی یہ آیت آئی هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ۭ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا ۤ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۤ فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ۰ وہی ہے ایسا خداوند کہ ساتھ ذلت کے باہر نکالا اُن لوگون کو کہ کافر ہوے اہل توریت سے یعنی بنی نضیر کو گھرون اُن کے سے کہ زمین مدینہ کی مین رہتے تھے بیچ دور کرنے پہلے کے جزیرہ عرب کے سے اور حشر دوسرا خیبر ہووے گا اور روایتین حشر اول مین بہت ہین واسطے زیادتی کے نہین لکھین تم گمان نہ رکھتے تھے اے مسلمانو یہ باہر جاوین یعنی بنی نضیر مدینہ سے اِس واسطے کہ کثرت مدد کی اور شجاعت اور شوکت کی رکھتے تھے اور گمان لے گئے وُہ کہ اُن کے تین منع کرنے والا ہے حصار محکم اُن کا فرد آنے قضا اللہ کی سو اوپر اُنکے پس آیا اوپر اُن کے عذاب اللہ کا اُس جگہ سے کہ گمان نہ تھا اور ڈالا اللہ نے بیچ دلون اُن کے کے ڈر اور خطرہ خراب کرتے ہین گھر اپنے ساتھ ہاتھ اپنے کے اور ساتھ ہاتھون مسلمانون کے یعنی عہد توڑا تو گھرون اپنے سے ساتھ ہاتھ مسلمانون کے خراب ہونے پس عبرت پکڑو اے آنکھون والو یعنی دیکھو احوال اُنکا اور اُس سے عبرت پکڑو وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَاۗءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ۭ وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ اور اگر نہ وُہ ہے کہ لکھا ہے اللہ نے بیچ لوح کے اور حکم کیا ہے اوپر اُن کے باہر ہونا گھرون سے البتہ عذاب کرتا اُن کو بیچ دنیا کے ساتھ قتل کے اور بند پکڑنے کے اور خاص اُنکو ہے بیچ آخرت کے عذاب آگ دوزخ کے ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَاۗقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاۗقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۰ یہ عذاب خاص اُنکو بسبب اُسکے ہے کہ وہ دشمنی کرتے تھے ساتھ اللہ کے اور بیغمبر اُسکے کے اور جو کوئی دشمنی رکھے خدا سے پس تحقیق کہ اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہی خاص کر اُسکو مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَاۗىِٕمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ جو کچھ کہ کاٹا تمنے خرما سے ساتھ روٹی کے یا چھوڑا اُسکو کھڑا ہوا ساتھ اصل اپنی کے پس ساتھ حکم اللہ کے ہے اسواسطے کہ تمکو باری دیوے اور واسطے اُسکے کہ خوار کرے جھوٹونکو کہ باہر گئے ہوے ہین حکم سے لائی ہین کہ جب

بنی نضیر کو جلا وطن کیا پچاس زرہ اور پچاس خود اور تین سو چالیس تلوارین اُنسے رہین اور مال اُنکے سارے جمع ہوتے تھے پس پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام سلاح سے ہر ایک چیز ہر کسی کو چاہتے تھے دیتے تھے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اور جو کچھ کہ پھیرا اللہ نے اوپر بھیجے ہوئے اپنے کے مال اور ملک اُنکے سے پس نہ دوڑایا تمنے اوپر حاصل کرنے اُسکے کے کوئی گھوڑا اور نہ کوئی اونٹ یعنی پیادہ اوپر اُس حصار کے نہ آئے تم اور بہت لڑائی نہین ہوئی کہ تمکو تکلیف پہونچتی اور لیکن اللہ ساتھ مدد اپنی کے غالب کرتا ہے پیغمبر اپنے کو اوپر جس کسی کے کہ چاہتا ہی اور اللہ اوپر سب چیزون کے قادر ہے مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ جو کچھ پھیرتا ہے اللہ اوپر پیغمبر اپنے کے مال اور ملک گانون والون کے سے اور شہر والون کے سے کہ ساتھ لڑائی کے نہ لیا جاوے پس خاص اللہ کو ہی کوئی اور خاص پیغمبر اُسکے کو اور خاص قرابت والون کو کہ پیغمبر علیہ السلام سے نسبت رکھتے ہوین اور خاص یتیمون کو کہ محتاج ہوین اور درویشون محتاجون کو اور مسافرون کو کہ بے خرچ ہوون علما کہتے ہین کہ غنیمت یعنی مال لوٹ کا خاص پیغمبر کو تھا اور باقی اُسکا ساتھ اُنکے تعلق رکھتا تھا اور بیچ وقت حیات اپنی کے نفقہ اہل وعیال کا کرتے تھے اور باقی اوپر وجہ حق کے باٹتے تھے اور پیچھے وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علما اوپر ظاہر آیت کے احتمال کرکے چھ حصے تقسیم کرتے تھے اور روایتین علماؤن نے اس آیت مین بہت لکھی ہین واسطے طول کے اس جا صی نے موقوف کرکے تفسیر حسینی یا تفسیر زاہدی سے یا جواہر التفسیر سے معلوم ہووین گی كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةً بَيْنَ الْاَغْنِيَاۗءِ مِنْكُمْ ۭ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۤ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ تو ہووے وہ لوٹ پھیر نوالی دست بدست درمیان دولتمندون کے تم مین سے کہ زیادہ حق سے لیتے تھے اور فقیرون کو تھوڑا دیتے تھے اور جو کچھ کہ دیوے تمکو پیغمبر لوٹ کے مال سے پس لو تم اُسکے تئین کہ حق تمھارا ہے اور جو کچھ کہ منع کرے تمکو اُس سے پس ٹھیر رہو اُس سے محقق کہتے ہین حکم اس آیت کا عام ہے کہ حکم قبول کرنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا موجب نجات کا ہے جس چیز کو امر کرے بجا لاؤ اور جس چیز سے منع کرے اُس سے باز آؤ تم اور ڈرو تم عذاب اللہ کے سے بیچ مخالفت پیغمبر اُسکی کے تحقیق کہ اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہے خاص مخالفون کو کہ فرمان پیغمبر کا نہین مانتے لِلْفُقَرَاۗءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝ اور قسمت لوٹ کی واسطے یتیمون کے اور واسطے مسکینون کے اور مسافرون کے اور فقیرون ہجرت کرنیوالون کے وہ لوگ کہ باہر کیے گئے ہین گھرون اپنے سے یعنی مکے سے اور دور پڑے ہین مالون اپنے سے دھونڈتے ہین بخشش اور بخشایش اللہ سے اور خوشنودی درگاہ اُسکے کی یعنی ہجرت واسطے فائدہ دنیا کے اختیار نہین کرتے بلکہ مراد اُس ہجرت سے ثواب آخرت کا ہے اور یاری کرتے تھے دین اللہ کے کی اور نصرت کرتے ہین پیغمبر اُسکے کی وہ گروہ ہجرت کرنیوالے وہ ہین سچے بیچ دین اسلام کے ساتھ قول اور فعل کے وَالَّذِيْنَ تَبَوَّءُو الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ اور واسطے اُن لوگون کے کہ جگہ پکڑی بیچ گھر ہجرت کے اور بیچ گھر ایمان کے یعنی مدینہ مین اور امام ابی بکر نقاش سے ہے کہ ایمان نام مدینہ کا ہے آگے ہجرت مہاجرین کے سے دوست رکھتے ہین اُس کسی کو جو کوئی ہجرت کرے طرف شہر اُن کے کے اُسکو جگہ دیوین اور ساتھ مال کے مدد کرین اور بناوین بیچ دلون اپنے کے حسد اور دغدغہ اُس چیز سے کہ دی ہے ہمنے اُنکو مراد یہ ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار کو بلایا اور ذکر مدد اور احسان کا کہ ساتھ مہاجرین کے کیا تھا فرمایا پس کہا اے انصار اگر چاہتے ہو کہ مال بنی نضیر کا درمیان تم سکے باٹون مین اور گروہ مہاجرین کہ موافق دستور کے بیچ گھرون تمھارے کے رہین اور اگر چاہو خاصہ یہ مال مہاجرین کو دون مین سعد بن معاذ نے اور سعد بیٹے عبادہ کے نے کہا یا رسول اللہ دل ہمارا چاہتا ہے کہ مال کو ساتھ مہاجرین کے قسمت فرماؤ تم اور وہ بیچ گھرون ہمارے کے رہین کہ روٹی اور برکت ہمارے گھرون کی اُنھون سے ہے حضرت پیغمبر علیہ السلام نے اُنکو دعا کی اور اللہ نے اُنکی شان مین یہ آیت فرمائی کہ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ اور بخشش کرتے ہین اوپر ذاتون اپنی کے یعنی اپنے سے باز رکھتے ہین اور اُنکو دیتے ہین اور اگرچہ ہی اُنکو حاجت ساتھ اُسکے کہ بخشش کرتے ہین اور سبب نازل ہونے اس آیت کا ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہین کہ ایک سر کسی جانور کا بریان کیا ہوا واسطے ایک صحابی کے لائے اُس صحابی نے ایک اور فقیر کو کہ اس سے بھی محتاج تھا بھیجا اور اُس فقیر نے کسی اور کو کہ بہت محتاج اُس سے تھا بھجوایا اور اسی طرح نو فقیرون نے آپسمین اُس سر کو بھیجا یہ آیت اُن فقیرون تونگرون کی شان مین اُتری ہے ایثار کے معنے یہ ہین کہ آپ محتاج ہووے ساتھ اُس چیز کے اور وہ چیز اور کو بخش دیوے مرتبے بخشش کے چھ ہین اُن سب سے بہتر تیسرا

وقف لازم

افضل ہی اور ایثار اسی کو کہتے ہین وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ اور جو کوئی نگاہ رکھا جاوے بخل نفس کے سے وہ یعنی منع کرے نفس کو دوست رکھنے مال کے سے اور بغض و نفاق سے پس وہ گروہ وہی لوگ چھٹکارہ پانے والے ہین وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ اور وہ لوگ کہ آئے اور آتے ہین پیچھے مہاجرین اور انصار کے مراد صحابہ اور تابعین ہین روز قیامت تلک کہتے ہین اے پروردگار ہمارے بخش ہمارے تئین اور بھائیون ہمارے کے تئین کہ دین مین ہمسے سبقت کی ہے اوپر ہمارے ساتھ ایمان کے اور مت کر بیچ دلون ہمارے کے کینہ اور حسد واسطے اُن لوگون کے کہ ایمان لائے ہین آگے ہمسے یعنی اصحاب پیغمبر ہمارے کے اے پروردگار ہمارے تحقیق کہ تو مہربان ہے دعا ہماری قبول کرنیوالا ہی ہمکو ساتھ رحمت اپنی کے کہتے ہین جس کسیکو ایک اصحاب سے بھی کینہ ہووے وہ منکر اس آیت کا ہی اور منکر ہونا آیت سے کفر ہے معاذ اللہ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا آیا نگاہ نہ کی تو نے طرف اُن لوگون کے کہ نفاق کرتے ہین اور خلاف اُس بات کا کہ دلمین ہی ظاہر کرتے ہین یعنی ابن اُبی ورمانند اُسکے کہ طرف بنی نضیر کے پیغام بھیجا تھا کہ ہم ساتھ تمھارے موافق ہین بیچ لڑائی کے اور ساتھ محمدؐ کے مدد گاری نہ کرینگے ہم اور اتفاق ہمارا ساتھ تمھارے یہان تلک ہے کہ اگر وہ تمپر غالب ہووے اور تمکو شہر سے نکالے ہم بھی تمھارے ساتھ شہر کو چھوڑین آیت آئی کہ اے پیغمبر بیچ منافقون کے دیکھ کہ یہ يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ اَحَدًا اَّبَدًا ۙ وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ کہتے ہین خاص بھائیون اپنے کو یعنی وہ جو مثال اُنکے بھائی کفر کے ہین اُن لوگون کو کہ کافر ہین اہل کتاب سے یعنی یہود کہ غم نہ کھاؤ تم اگر نکالے جاؤ گے تم شہر اپنے سے البتہ باہر نکلین گے ہم از روے دوستی کے ساتھ تمھارے اور اطاعت نہ کرینگے ہم ایذا اور آزار تمھارے مین ایک کے تئین مراد پیغمبر علیہ السلام ہین ہمیشہ اور اگر لڑائی کیے جاؤ گے یعنی مسلمان تمسے لڑین البتہ ہم مدد کرینگے تمھاری اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ یعنے منافق جھوٹ بولنے والے ہین لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ ۚ وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ ۚ وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ۡ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝ اگر نکالے جاوین یہود مدینہ سے نہ باہر جاوین منافق ساتھ اُنکے اور موافقت نکرین اور اگر لڑائی کرین ساتھ اُنکے منافق مدد نکرین اُنکو اور اگر بالفرض مدد کرین منافق یہود کو البتہ پشت دیوین یعنی بھاگین پس پیچھے بھاگنے اُنکے کے بنی نضیر کو یاری نہ کی جاوے یعنی جب مددگار اُنکے بھاگین پھر کیونکر فتح پاوین لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ۝ البتہ تم مسلمان سخت تر ازروے خوف کے ہو بیچ دلون اُنکے کے اللہ سے یعنی منافق تمسے بہت ڈرتے ہین یہ ڈر ناوہشت تمسے خاص اُنکو ساتھ سبب اُسکے ہے وہ ایک گروہ ہین کہ نہین جانتے ہین بزرگی اللہ کی کو وگرنہ چاہیے تھا کہ اُس سے ڈرتے لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِيْعًا اِلَّا فِيْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ ۭ بَاْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيْدٌ ۭ تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ۝ لڑائی نہین کرتے ہین ساتھ تمھارے سب وہ یعنی یہود اور منافق مگر بیچ شہرون کے کہ استوار ہین وہ شہر ساتھ خندق اور برج کے یا پیچھے دیوارون کے سے ساتھ پتھرون کے اور تیر کے یعنی انکو یہ قوت نہین ہے کہ روبرو تمھارے مقابلہ کرین اور یہ بات کمزوری اُن کی سے نہین ہے بلکہ لڑائی اُن کی آپس مین جب لڑتے ہین سخت تر ہین اے برجود لاوری کہ ساتھ اللہ اور پیغمبر کی لڑائی کے بزدل اور ڈرنے والا ہووے بسبب اُس کے کہ اللہ بیچ دلون اُنکے کے ڈالتا ہے طاقت مقابلہ کی نہین رکھتے تو گمان کرتا ہی یہود اور منافقون کو متفق بیچ تدبیر کے اور حالانکہ دل اُنکے پریشان ہین یہ صفتین بری اُن کی بسبب اسکے ہین کہ وہ ایک گروہ ہین کہ نہین سمجھتے ہین اُس چیز کو کہ بھلائی اُنکی اُسمین ہے پس مثل اُنکی كَمَثَلِ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيْبًا ذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ مانند مثل اُن لوگون کے ہی کہ تھے آگے اُنسے بیچ زمانے نزدیک کے کہ چکھا اُنھون نے بُرائی عاقبت کار اپنی کو یعنی ضرر معصیت کو مراد بنی قینقاع ہین کہ انکو جدا کیا مکہ سے یا اہل بدر ہین کہ ہلاک ہوے اور خاص اُنکو ہی باوجود خواری دنیا کے عذاب درد دینے والا بیچ آخرت کے كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ ۚ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّىْ بَرِيْۗءٌ مِّنْكَ اِنِّىْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ اور مثل منافقون کی بیچ فریب دینے یہودون کے اور وعدہ یاری کرنے کے مانند مثل شیطان کے ہے جسوقت کہا کافر کو کہ اوپر کفر اپنے کے ثابت رہ کہ مین یار تیرا ہون پس جسوقت ثابت ہوا وہ کافر اوپر کفر کے کہا شیطان نے تحقیق مین بیزار ہون تجھسے تحقیق مین ڈرتا ہون اللہ سے کہ پروردگار عالمون کا ہے مراد شیطان سے ابلیس ہے اور مراد انسان سے ابوجہل لعین ہے اور اُسوقت کہ ابوجہل متوجہ بدکا ہوا وقبیلہ کنانہ سے وہم رکھتا تھا کنانہ نام ہے ایک قوم کا ابلیس نے اپنے تئین ساتھ صورت سراقہ کے کہ سردار کنانہ کا تھا بنایا اور ابوجہل سے کہا کہ مت ڈر مین ساتھ

تیرے ہون اور جب بدر مین پہونچے ابلیس نے دیکھا کہ فرشتے اہل اسلام کی مدد کو نازل ہوے بھاگا اور کہا مین تمسے بیزار ہون اور یہ قصہ سورۂ انفال مین گذرا ہے اور روایتین اس قصہ کی تفسیر حسینی سے معلوم کرے فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَا أَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيهَا وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ ۝ پس ہی آخر کار اُس شیطان اور انسان کا وہ کہ دونون بیچ آگ دوزخ کے رہین ہمیشہ رہنے والے اُسمین اور ہمیشگی بیچ آگ کے بدلا کافرون کا ہی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم ڈرو تم عذاب اللہ کے سے اور چاہیے کہ دیکھے ہر نفس اُس چیز کو کہ آگے بھیجی ہے واسطے کل کے یعنی قیامت کے تا اگر نیکیان بھیجی ہین شکر گذاری کرے اور اُن مین کوشش زیادہ کرے اور اگر برائیان کی ہین توبہ کرے اور اُس سے پرہیز کرے اور پرہیز کرد بدون اللہ کے سے اور حکم تقوی کی تکرار واسطے تاکید کے ہے تحقیق کہ اللہ جاننے والا ہے ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنسَاهُمْ أَنفُسَهُمْ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝ اور نہو تم اے مومنو مانند اُن لوگون کے کہ چھوڑا اُنھون نے امر اللہ کا یعنی یہود اور منافق اور اہل شرک پس اللہ نے فراموش کیا اُنکو اور اُن کے نفسون اُن کے کو مراد یہ ہے کہ وقت گناہ کے اُنھون نے اللہ کو فراموش کیا اللہ نے توبہ بھی اوپر اُن کے فراموش کی وہ گروہ وہی ہین باہر گئے ہوے دائرۂ فرمانبرداری کے سے لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۚ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ ۝ برابر نہین ہین یعنی نزدیک اللہ کے یار دوزخ کے کہ نفس اپنے کی خواری سے حقدار آگ کے ہوے اور اہل بہشت یا بہشت کے یعنی رہنے والے بہشت کے وُہ گروہ ہین چھٹکارہ پانے والے یعنی عذاب دوزخ سے چھوٹے لَوْ أَنزَلْنَا هَٰذَا الْقُرْآنَ عَلَىٰ جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ۚ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ۝ اگر بھیجتے ہم اس قرآن کو اوپر پہاڑ کے اور اُس پہاڑ کو کہ فہم اور ادراک دیتے ہم البتہ دیکھتا تو اُسکو ڈرنے والا ہو کر پھٹتا خوف اللہ کے سے اور دہشت وعدہ کے سے کہ بیچ اُسکے ہے یعنی پہاڑ باوجود سختی اور بزرگی کے اگر قرآن کو سمجھتا ڈرتا اور دل کافرون کے ایسے پتھر ہین کہ ہرگز اثر قرآن کا اُنکو نہین ہوتا۔ اور یہ مثل بیان کرتے ہین ہم واسطے تنبیہ مومنون کے شاید کہ اندیشہ کرین بیچ اُسکے اور فائدہ اٹھاوین اُس سے هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۖ هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ ۝ وہ قرآن بھیجا ہوا اللہ کا ہے وُہ اللہ کہ نہین ہے کوئی معبود لایق بندگی کے مگر وہ کہ جاننے والا پوشیدہ اور ظاہر کا ہے یعنی کوئی چیز اُسکے علم سے چھپی نہین ہے وہ ہے بزرگ بخشش بہت بخشایش والا کہ رحمت اُس کی خاص مومنون کو پہونچی هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ وہی اللہ وہ اللہ کہ کسی طرح نہین ہے کوئی اللہ لایق پرستش کے مگر وہ کہ بادشاہ ہے کہ جلال ذات اُسکی کا احتیاج مدد کی سے خارج ہی پاک ہے نقص سے اور عیب سے سالم ہے یعنی بے علت ہے امن کرنیوالا ہے مومنون کو عذاب سے گواہ سچا ہے اوپر جس چیز کے کہ پیدا کرے غالب ہی یعنی حکم مین بزرگوار ہے مستحق ہے عظمت کا اور کبریائی کا پاک ہے خدا تعالی اُس چیز سے کہ شریک کرتے ہین ساتھ اُسکے هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ ۚ يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ وہی ہے خدا تعالی پیدا کرنیوالا یعنی تقدیر کرنیوالا خلقت کا اوپر خواہش حکمت کے پیدا کرنیوالا یعنی ظاہر کرنیوالا بخشنے والا صورت کا خاص مخلوقات کو خاص اُسکو ہین نام نیک ساتھ پاکیزگی کے کہ یاد کرتے ہین جو چیز کہ بیچ آسمانون کے ہی اور جو چیز کہ بیچ زمینون کی ہے اور وہ عزیز ہے بیچ ملک اپنے کے کہ عاجز نہووے صواب کار ہے یعنی باحکمت بیچ گفتار اور کردار اپنے کے **عین المعانی** مین ہے کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے اسم اعظم کو پوچھا جواب دیا کہ آخر سورہ حشر کا دوسری بار پوچھا وہی جواب سنا واللہ اعلم بالصواب

سورۃ الممتحنۃ مدنیۃ　بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ　وھی ثلث عشرۃ اٰیۃ

آٹھوین برس ہجرت سے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ سے مکے کی طرف چلنے کا ارادہ کیا پوشیدہ تو لکھے کے لوگون کو خبر نہو حاطب ابن ابی بلتعہ کے بیٹے نے جو صحابی تھا خط مین وہ احوال لکھکر مکے کے لوگون کو بھیجا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آکر اُس خط کی خبر حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دی۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت مرتضی علی کو اور حضرت زبیر کو اور مقداد کو فرمایا اور پتا بتایا کہ تم جاؤ اور اُس مکان مین تمھین قاصد ملیگا اُس پاس خط ہی اُسے پکڑ لاؤ وہ تینون صاحب گئے اور موافق فرمانے کے اُسی مکان سے قاصد کو خط سمیت لاکر حاضر کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حاطب کو بلاکر فرمایا کہ یہ خط تو نے کیون لکھا اُس نے قسم کھاکر کہا کہ مین مومن ہون منافق نہین اور دین اسلام سے نہین پھرا پھر میرا قبیلہ اور بچے مکے مین ہین اور اُن کا حامی کوئی نہین اسواسطے لکھا مین نے کہ میرا حق اُنپر ثابت ہو تو میرے عیال اطفال کو دکھ نہ دین۔ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

یا رون کو کہا کہ حاطب سچا ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ مجھے فرماؤ تو اسے قتل کردون یہ منافق ہے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے عمرؓ اسے چھوڑ دے یہ بدر کی لڑائی مین ہمارا رفیق تھا اور خدا تعالیٰ نے اُن سب کو جو اُس لڑائی مین رفیق تھے خوشخبری دی ہو اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ یعنی کرو تم جو چاہو تحقیق بخشا مین نے تمکو۔ حضرت عمرؓ کا غصہ یہ سنکر جاتا رہا اور یہ آیت اُتری یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِیَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَیْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو مت پکڑو اپنے اور میرے دشمنون کو دوست یعنی اُن سے دوستی نکرو دیر اکرتے ہو جو بھیجتے ہو دشمنون کی طرف خبر میرے حبیب کی بسبب دوستی کے یا اُن سے تم اخلاص کیا چاہتے ہو وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ یُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِیَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ اور بیشک کافر ہوے اُس چیز سے جو آئی تمھارے پاس سچی بات یعنی وہ دشمن قرآن کو نہین مانتے اور نکالتے ہین پیغمبر کو اور تمکو مکے سے جو وطن تمھارا ہی اسواسطے جو تم ایمان لائے ہو ساتھ خدا تعالیٰ کے جو وہ خدا تعالیٰ پروردگار ہی تمھارا پھر اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِیْ سَبِیْلِیْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِیْ تُسِرُّوْنَ اِلَیْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ اگر تم نکلتے ہو اپنے وطن سے اسطے لڑنے کے واسطے میری راہ مین اور چاہتے ہو میری خوشی تو پھر کیون بھیدکی بات بھیجتے ہو اُنکی طرف دوستی سے یعنی رسول اللہ کا بھید دشمنون کو بھیجکر اُنسے دوستی کرتے ہو یہ برا کرتے ہو وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَیْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ وَمَنْ یَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ ○ اور ہم خوب جانتے ہین اُس چیز کو جو تم چھپاتے ہو اور ظاہر کرتے ہو یعنی ہم دونون کو جانتے ہین ہمسے کچھ چھپا نہین اور جو کوئی کریگا ایسا کام یعنی دشمنون سے دوستی کریگا اور خبر بھیجیگا تم مین سے اے مسلمانو پھر تحقیق کہ وہ بھولا سیدھی راہ اسلام کی اِنْ یَّثْقَفُوْكُمْ یَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّیَبْسُطُوْٓا اِلَیْكُمْ اَیْدِیَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ اگر قدرت پاوین تمپر کے لوگ تو ہوویں دشمن تمھارے یہ تمھاری دوستی کرنا کچھ فائدہ نکریگا اور کھولین تمپر ہاتھ اپنے کو اور زبان طعنہ اور دشنام دینے کو اور چاہین گے کہ کافر ہو تم جیسے وہ آپ ہین اگر کچھ توقع رکھو کنبے سے تو یہ مقرر جانو کہ لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَفْصِلُ بَیْنَكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ○ ہرگز نہ فائدہ کریگا تمکو کنبا تمھارا اور نہ اولاد تمھاری کچھ تمھارے کام آوینگی دن قیامت کے جدائی کرے گا خدا تعالیٰ تم مین اور تمھارے کنبے اور تمھاری اولاد مین یعنی باپ بیٹا یا دو بھائی ایک مسلمان اور ایک کافر ہوگا تو مسلمان بہشت مین اور کافر دوزخ مین جاویگا اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا ے تعالیٰ دیکھنے والا ہے سب دیکھتا ہے قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِیْٓ اِبْرٰهِیْمَ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ ج بیشک ہے تمھارے واسطے اچھی رسم ابراہیم علیہ السلام کی باتون مین اور اُن کی باتون مین جو ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ ایمان لائے تھے سو وہ باتین یہ ہین کہ بیان کرا ے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کے آگے یعنی کہ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَیْنَنَا وَبَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ کہ جب کہا ابراہیم علیہ السلام نے اور اُسوقت کے مومنون نے اپنی قوم کو ہم بیزار ہین تم سے اور اُنسے جنکو تم پوجتے ہو سواے خدا ے تعالیٰ کے یعنی تمسے اور اُنسے جسے پوجتے ہو یعنی بتون سے ہم بیزار ہین اور نہین مانتے تمکو اور تمھارے دین کو اور ظاہر ہوئی ہمارے تمھارے بیچ مین دشمنی اور بیر ہمیشہ جب تک تم ایمان لاؤ ساتھ خدا ے تعالیٰ ایک کے یعنی ان سب خداؤن کو چھوڑ کر اُس خدا تعالیٰ پر ایمان لاؤ جو ایک ہے اور شریک اُسکا کوئی نہین تب تمھارے ہم دوست ہونگے چاہیے کہ یہ مسلمان بھی یہ بات کہین اپنے کنبے کافر سے اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِیْمَ لِاَبِیْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ط مگر یہ نہ کہین جو کہی بات ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کو کہ مین بخشواؤن گا تجکو اگر توفیق ایمان کی پاوے تو اور نہین اختیار میرا جو دور کردون تجھسے کچھ بھی خدا تعالیٰ کے عذاب سے جو مین بندہ ہون اور وہ مالک ہے اگر توفیق ایمان کی ندی مجھے تو مین ناچار ہون پھر جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اُن کے رفیق اپنے کنبے سے بیزار ہوئے تب جناب آدی مین کہ کہا رَبَّنَا عَلَیْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَیْكَ اَنَبْنَا وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ اے پروردگار ہمارے تجھیپر بھروسہ کیا ہی ہمنے اور خلقت سے بیزار ہوئے ہم اور تیری طرف عاجزی کرتے ہین ہم اور تیری طرف پھرنا ہے سب کو رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ج اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ○ اے پروردگار ہمارے مت کر ہمکو آزمایش کی جگہ واسطے کافرون کے یعنے کافرون کو ہمپر غلبہ مت دے اور بخش ہمکو اے پروردگار ہمارے بیشک تو زور آور اور حکمت کرنیوالا ہی یعنی جو تیرا کام ہے خالی بھلائی سے نہین ہے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ یَرْجُوا اللّٰهَ وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَمَنْ یَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ○ بیشک ہے تمھارے واسطے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اُنکی امت مسلمان کی باتون مین اچھی رسم ہے اُس شخص کے واسطے ہے جو امید رکھتا ہی خدا تعالیٰ کے خوش ہونیکی اور دن قیامت کے بدلا پانیکو یعنی جن لوگون کو خدا تعالیٰ سے امید ہے کہ قیامت کے دن بدلا نیکون کا دیویگا وہ شخص حضرت ابراہیم علیہ السلام کی رسم پر رہیگا اور جو کوئی پھریگا حکم

ع ۱۶ عند التاخیر

پیغمبر کے سے اور دوستی کریگا کافرون سے پھر بیشک خدا تعالیٰ بے پرواہ ہے سب سے اور تعریف کیا گیا ہے یعنی کچھ خدا تعالیٰ کو کسیکی پرواہ نہین ہی اپنے رسول کی مدد کرے ہی گا اور غلبہ دیویگا عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ؕ وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ شاید کہ خدا تعالیٰ کردے تم مین اور تمھارے دشمنون مین دوستی اور خدائے تعالیٰ سب کچھ کرسکتا ہے اور خدا تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے یہ آیت اشارہ ہے اس بات سے جو ابوسفیان اور سہیل بیٹا عمر کا اور حکم بیٹا حزام کا اور ایسے ہی کتنے سردار کے کے جو بڑے دشمن تھے مسلمانون کے وہ ایمان لائے اور آپس مین دوستی ہوئی لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ نہین منع کرتا خدائے تعالیٰ تمکو اُن لوگون سے جو نہین لڑے تمسے دین کے واسطے اور نہین کالا تمکو تمھارے گھرون سے اس بات کو جو اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ نیکی کرو اُنسے اور انصاف کرو انسے کس واسطے کہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے انصاف کرنیوالون کو یعنی جنھون نے نہین ستایا تمکو اُنسے نیکی کرو خدا تعالیٰ کو یہ بات اچھی لگتی ہی اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰٓى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ سوائے اسکے کہ جو منع کرتا ہے خدا تعالیٰ اُن لوگون سے جو لڑے تمسے دین کے واسطے اور نکالا تمکو تمھارے گھرون سے اور مدد کی تمھارے نکالنے پر وہ کہ دوستی کرو اُنسے یعنی جو لوگ تمسے لڑے دین ہی کیواسطے اور تمھین وطن سے نکالا اُنسے دوستی کرنیکو منع کرتا ہے خدا تعالیٰ تمکو وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ اور جو کوئی دوستی کریگا اُنسے پھر وہی لوگ ستم کرنیوالے ہین چاہیے کہ دین کے دشمنون سے دوستی نکرین کہتے ہین کہ جب حدیبیہ مین صلح ہوئی اُسکی شرطون مین ایک یہ بھی تھی کہ جو مسلمان ہوکر مکے سے مدینہ کی طرف مسلمانون مین آملے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسے پھر مکے بھجوادین اور جو کوئی مرتد ہوکر مدینے سے مکے کو جاوے تو قریش اُسے پھیر ندیوین یہ تھی سورۂ اِنَّا فَتَحْنَا مین گذرا ہے اتفاقاً ابھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیبیہ سے کوچ نہین کیا تھا جو کئی مسلمان مکے سے بھاگ کر آئے اُن مین ایک عورت بھی آئی اور پیچھے سے اُس عورت کا خاوند کافر بھی آیا اور کہا کہ یہ شرط ہے کہ جو کوئی مسلمان ہوکر تمھارے پاس آوے اُسے پھیر دو اتنے مین حضرت جبرئیل آئے اور کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کافر کو جواب دو کہ شرط مردون کی ہے عورتون کی نہین یہ عورت جو مسلمان ہوکر آئی ہے عورتون کو ہم پھیر ندین گے سو یہ آیت ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو جب آوین تمھارے پاس مسلمان عورتین کافرون کے شہر سے پھر آزماؤ تم اُن عورتون کو کہ اُن کے آنیکا سبب سوائے اسلام لانے کے اور کچھ دنیا کا معاملہ نہو یعنی کسو دنیا کی بات پر کسوسے لڑکر نہ آئی ہون صرف واسطے دین ہی کے آئی ہون اور خدائے تعالیٰ خوب جانتا ہے اُنکے ایمان لانے کو فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ؕ پھر اگر جانو تم کہ وہ عورتین مسلمان ہین تو پھر مت پھیر بھیجو اُن کو کافرون کی طرف سوائے کہ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ؕ وَاٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ؕ نہ یہ عورتین مسلمان حلال ہین اُنکے خاوند کافرون پر اور نہ خاوند کافر حلال ہین ان مسلمان عورتون کو جو سبب اسلام لانیکے جدائی ہوئی اور دو تم اے مسلمانو اُن کے خاوند کافرون کو جو اُنکا خرچ ہوا ہو ان عورتون پر مہر سے یعنی جو عورتین مسلمان ہوکر آئی ہین مہر اُنکا اُنکے اگلے خاوند کافرون کو دو جو اُنکا خرچ ہوا ہو اور نہین گناہ تمپر اے مسلمانو جو ان عورتون کو جو مسلمان ہوکر آئی ہین اپنے نکاح مین لاؤ جب دیکھو مہر اُنکا وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَاسْـَٔلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْـَٔلُوْا مَآ اَنْفَقُوْا ؕ اور مت پکڑ رکھو اے مسلمانو اپنی عورتون کو جو کافر ہین یعنی عورت اگر مسلمان نہو اُسے طلاق دو اور مانگ لو تم جو کچھ تھا خرچ ہوا ہو انکے مہر پر اور چاہیے کہ کافر بھی مانگ لیوین جو کچھ اُنکا خرچ ہوا ہو اُن کی عورتون پر مہر سے یعنی اگر عورت مسلمان ہووے اور خاوند اُسکا کافر ہووے تو وہ خاوند کافر مسلمان ہوئی عورت سے مہر دیا ہوا مانگ لیوے اور اگر مرد مسلمان ہوا اور عورت کافر ہووے تو اُس کافر عورت کو مہر دیکر طلاق دیوے ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ یہ ہے تمپر حکم خدا ی تعالیٰ کا اے مسلمانو حکم کرتا ہے خدائے تعالیٰ تم مین اور خدائے تعالیٰ تمھاری مصلحتین جانتا ہے بہت اچھا جب یہ آیت آئی تو مسلمانون نے اپنی کافر عورتون کو مہر دے کر طلاق دیا اور مسلمان ہوئین عورتون سے نکاح کیا اور کافرون نے جو عورتین مسلمان ہوئی تھین اُنکا مہر دیا تب یہ آیت آئی وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَاٰتُوا الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَآ اَنْفَقُوْا ؕ اور اگر رہے مسلمانو کسین کچھ عورتین تمھاری بغیر مسلمان ہوئین کافرون پاس مرتد ہوکر اُنکا مہر تمھارے ہاتھ نہ آیا تو پھر تم لوٹ لاؤ اور لڑو پھر دو اُنکو جنکی عورتین مرتد ہوگئین جتنا کچھ اُنکا خرچ ہوا تھا یعنی مہر اُن عورتون کا جو مرتد ہوکر گئین لوٹ مین سے اُنکے خاوند مسلمانون کو دو کہتے ہین کہ کچھ مسلمانون کی عورتین مرتد ہوکر کافرون مین گئی تھین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوٹ کے مال

سے اُن چھوڑ مسلمانون کو اُنکی عورتون کا مہر دیا واتقوا اللہ الذی انتم بہ مؤمنون اور ڈرو اُس خدا تعالیٰ سے جسپر ایمان لائے ہو تم اے مسلمانو یہ حکم مہر دینے کا اس حدیبیہ کی صلح تلک تھا جب وُہ شرطین صلح کی موقوف ہوئین یہ حکم مہر دینے کا بھی موقوف ہوا کہتے ہین کہ جب فتح مکے کی ہوچکی۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مردون کی بیعت سے فارغ ہوئے تب عورتین بھی بیعت کرنے لگین تب یہ آیت آئی کہ یا ایھا النبی اذا جاءک المؤمنٰت یبایعنک علی ان لا یشرکن باللہ شیئا ولا یسرقن ولا یزنین ولا یقتلن اولادھن ولا یاتین ببھتان یفترینہ بین ایدیھن وارجلھن ولا یعصینک فی معروف فبایعھن واستغفر لھن اللہ ان اللہ غفور رحیم اے نبی جب تیرے پاس آوین مسلمان عورتین اسواسطے کہ بیعت کرین مجھسے اوپر اُن شرطون کے جو شریک نکرین خدای تعالےٰ کے ساتھ کسی چیز کو اور نہ چوری کرین اور نہ برا کام کرین یعنی زنا نہ کرین اور نہ مار ڈالین اپنے بچون کو یعنی حمل وضع نکرین اولاد سے جھوٹ تہمت جوڑ کر اپنے ہاتھ پانوں سے یعنی حرام کا پیٹ لاکر نہ کہین خاوند کو کہ تیرا بچہ ہے میرے پیٹ مین اور تیرے حکم سے اوسکی باہر نجاوین یعنی سوائے حکم شرع کے کچھ اور نہ کرین جب یہ سب شرطین قبول کرین تو پھر بیعت کر اُن عورتون کو اور گناہ بخشوا اُنکے خدا تعالیٰ سے بیشک خدا تعالیٰ بخشنے والا ہی مہربان جو کوئی توبہ کرتا ہے جان اور دل سے خدا تعالیٰ اُسکے سب گناہ بخشتا ہے کہتے ہین کہ بعضے مسلمان لالچ کے واسطے یہودیون سے دوستی رکھتے تھے اور خبر مسلمانون کی ان سے کہا کرتے تھے اُنکے حق مین آیت آئی یا ایھا الذین امنوا لا تتولوا قوما غضب اللہ علیھم قد یئسوا من الاٰخرۃ کما یئس الکفار من اصحٰب القبور اے۔ وُہ لوگ جو ایمان لائے ہو مت دوستی کرو اُس قوم سے جسپر قہر ہوا خدا تعالیٰ کا یعنی یہودیون سے دوستی نکرو بیشک وہ قوم یعنی یہودی ناامید ہوے ثواب آخرت کے سے جیسے ناامید ہوے کافر قبر والون سے یعنی جو لوگ کہ کافر ہوے وہ ناامید ہین آخرت کے ثواب سے ایسے ہی یہ یہودی جو منکر نبوت کے ہین اُنکو بھی

ہرگز آخرت مین ذرہ ثواب نہ ملیگا یہ جتنے ناامید ہین اُنسے دوستی مت کرو

سورۃ الصف مدنیۃ　بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　وھی اربع عشرۃ ایۃ

سبح للہ ما فی السمٰوٰت وما فی الارض وھو العزیز الحکیم پاکی کہی خاصل اللہ کو اُس چیز نے کہ ہے آسمانون کے ہے اور اُس چیز نے کہ ہے زمین کے ہی اور وہ غالب ہے کہ حکم اُسکا کسی طرح رد نہووے اور درست کار ہے کہ خلل اُسکے کام مین راہ نپاوے نقل ہے کہ اصحابون نے کہا کہ آیا کونسا عمل کرین ہم کہ دوزخ سے رہائی ہووے اور جنت ہاتھ آوے یہ آیت آئی کہ یا ایھا الذین امنوا ھل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم حضرت پیغمبر نے فرمایا کہ اے قوم آیا وہ چیز چاہتے تھے تم یعنی وہ عمل ایمان اور جہاد ہے اصحابون نے موت سے کراہیت کی یہ آیت آئی کہ یا ایھا الذین امنوا لم تقولون ما لا تفعلون کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو تم کیون کہتے ہو اُس چیز کو کہ نہین کرتے ہو تم بڑا ہے ازروے خشم کے نزدیک اللہ کی وہ کہ کہو تم وہ چیز کہ نکروگے تم۔ اور بعضے علما کہتے ہین حکم آیت کا عام ہے یعنی جو بات کہ کہے اور نکرے داخل اس عتاب مین ہے اور وہ علما بھی کہ خلق کو ساتھ عمل نیک کے کہین اور آپ نکرین اس سیاست مین ہونگے۔ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج مین دیکھا کہ جو نسے عالم لوگون کو کہتے تھے اور آپ نکرتے تھے ہونٹھ اُنکے ساتھ قینچیون آتشین کے کاٹتے تھے ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا کانھم بنیان مرصوص تحقیق کہ اللہ دوست رکھتا ہے اُن لوگون کو کہ لڑائی کرتے ہین بیچ راہ اُسکی کے صف مارے ہوے مقابل دشمن کے گویا کہ وہ لوگ بیچ مضبوطی کے بنیاد ہین اژدہات کی یہ کنایت ہے ثابت قدمی اُنکی سے بیچ معرکہ حرب کے واذ قال موسیٰ لقومہ یقوم لم تؤذوننی وقد تعلمون انی رسول اللہ الیکم فلما زاغوا ازاغ اللہ قلوبھم واللہ لا یھدی القوم الفسقین اور یاد کر اُسکے تئین کہ کہا موسیٰ نے خاص گروہ اپنے کو یعنی بنی اسرائیل کو کہا اے قوم میری کیون ایذا دیتے ہو تم خاص مجکو یعنی ساتھ نہ سننے فرمان کے اور تحقیق جانتے ہو تم وہ کہ مین بھیجا ہوا اللہ کا ہون طرف تمھارے اور تمھارے تئین بھی معجزون سے ظاہر ہوا ہی پیغمبر ہونا میرا یعنی شبہہ نہین رہا تو بھی میری بات نہین سنتے پس جسوقت کہ پھرے بنی اسرائیل یعنی فرمان قبول کرنے سے موسیٰ علیہ السلام کے پھیرا اللہ نے دلون اُن کے کو صفت یقین کی سے اور اللہ راہ نہین دکھاتا ساتھ پہنچانے اپنے کے گروہ باہر گئے ہوؤن کو دائرہ فرمان کے سے واذ قال عیسی ابن مریم یبنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التورٰۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد اور یاد کر اُسکو بھی

اے یعنی کسی پر جھوٹا دعوی کرین یا جھوٹی گواہی کرین یا کسی معاملہ مین جھوٹی قسم کھاوین اپنی جبل سے بنا کر آخر ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

کہا عیسیٰ بیٹے مریم کے نے قوم اپنی کو کہ ای بیٹو یعقوب کے تحقیق کہ مین بھیجا ہوا اللہ کا ہون طرف تمھارے ساتھ معجزون کے اس حالت مین کہ باور رکھنے والا ہون مین خاص اُس چیز کو کہ آگے میرے ہی کتاب توریت سے یعنی آگے مجھسے نازل ہوئی ہی اور مین بیچ جاتا ہون کہ وہ نزدیک اللہ کے سے ہی اور خوشخبری دینے والا ہون ساتھ اُس پیغمبر کے کہ آتا ہی یعنی ساتھ دین کامل کے نام اُسکا احمد ہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی تعریف کرنیوالا ہت اور تبیان مین ہی کہ نام آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیچ زبان سُریانی کے محیا ہی اور معنی اسکے یہ ہین کہ بھیجے اللہ ساتھ تمھارے اُسکو پیچھے مسیح کے فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ پس جس وقت کہ آیا عیسیٰ علیہ السلام پاس اُنکے ساتھ معجزون روشن کے کہا اُنھون نے یہ کہ دکھلاتا ہی ہمکو جادو ہی ظاہر یعنی کسی پر پوشیدہ نہین ہی کہ وہ جادو کرتا ہی وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰٓى اِلَى الْاِسْلَامِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اور کونی ہی ستمگار زیادہ اُس کسی سے کہ باندھے اوپر اللہ کے جھوٹ کو یعنی پیغمبر اُسکے کو جھوٹ مانے اور آتین اُسکی سحر جانے اور حالانکہ وہ جھوٹ جاننے والا بلایا جاتا ہی طرف دین اسلام کے اور اللہ راہ نہین دکھلاتا قوم ستمگارون کو اور لباب مین آیا ہی کہ کتنے دن وحی طرف پیغمبر علیہ السلام کے نہ آئی تھی کعب بیٹے اشرف کے نے یہود کو کہا کہ خوشخبری ہو تمکو کہ اللہ نے محمد کو فراموش کیا اور کام اُسکا اتمام کو نہین پہنچے گا یہ بات بیچ جناب آن حضرت کے پہنچی اور غبار آزردگی کا اوپر دل مبارک کے بیٹھا جبرئیل علیہ السلام یہ آیت لائے يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝ چاہتے ہین کافر یہ کہ ٹھنڈا کرین نور اللہ کا ساتھ مونھون اپنے کے یعنی گفتار ناپسندیدہ سے اور اللہ تمام کرنے والا ہی نور دین کو اور شرع سید المرسلین کو آگے قائم ہونے قیامت کے کہ قیامت تلک نور دین اسلام کا رہے اور اگرچہ کراہیت رکھین کافر اُس سے اور کراہیت اُنکی کو اثر نہووے بیچ ٹھنڈا کرنے چراغ صدق و ثواب کے مین مانند ارادہ خفاش کے کہ بے اثر ہی یعنی چمگادڑ چاہتا ہی کہ آفتاب نہووے پس چاہا اُسکا نہین ہوتا هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝ وہ ہی وہ اللہ کہ بھیجا پیغمبر اپنے کو ساتھ اُس چیز کے کہ سبب ہدایت کا ہی یعنی قرآن اور ساتھ حدیث پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تا غالب کرے اس دین کو اوپر سب دینون کے مراد یہ ہی کہ جس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزول کرینگے سب لوگ دین اسلام قبول کرینگے اور اگرچہ کراہیت کرتے ہین مشرک دین محمدی سے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰي تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ اے گروہ مسلمانون کے آیا ہدایت کرون مین تمکو اوپر سوداگری کے کہ چھڑاوے تمکو عذاب دردینے والے سے پس وہ سوداگری بیان کرتا ہی کہ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ یعنی ایمان لاؤ تم (مراد ایمان لانے سے یہ ہی کہ ثابت رہو دین پر) ساتھ اُس اللہ کے کہ اُسکو واحد کہتے ہین اور ساتھ پیغمبر اُسکے کے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اور لڑائی کرو ساتھ کافرون کے بیچ راہ اللہ کے ساتھ مالون اپنے کے یعنی سلاح خریدو اور خرچ راہ کرو مال اپنے سے اور ساتھ جانون اپنی کے یہ جو مذکور ہوا یعنی ایمان اور جہاد بہتر ہی واسطے تمھارے اگر ہو تم کہ جانو تم تجارت کے معنی ایک بزرگ نے فرمایا ہی کہ غیر حق کو دو اور حق خریدو کہ یہ کام کی وہی ہی يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ بخشے اللہ خاص تمکو گناہ تمھارے اور داخل کرے تمکو یعنی آخرت مین بیچ بہشتون کے کہ جاری ہین نیچے درختون اُنکے سے نہرین اور بیچ گھرون پاکیزہ کے کہ اُسمین ہوذین بیچ باغون دائمی کے کہ گھر قائم رہنے والا ہی وہ بخشنا اور داخل کرنا بہشت کا فیروزی بڑی ہی وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ۭ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور خاص تمکو نعمت ہی دوسری بیچ دنیا کے کہ اُسکو دوست رکھتے ہو تم فتح اللہ کی طرف سے یعنی اوپر قریش کے اور فتح نزدیک یعنی فتح مکہ کی یا فارس اور روم کی اور خوشخبری دے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلمانون کو یعنی نصرت دنیا مین اور جنت عقبیٰ مین يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّاۗىِٕفَةٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّاۗىِٕفَةٌ ۚ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰي عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ۝ اے گروہ مسلمانون کے (مراد انصار ہین کہ بیچ عقبہ ثانیہ کے بیعت کی تھی اور کہتے ہین وہ ستر آدمی تھے یا سب مسلمانون کو خطاب ہی کہ ہو تم یاری کرنے والے

ع ۴

ع ۵

ن اللہ کے کو اور پیغمبر اُسکے کو یعنی ای محمد نصرت طلب کر قوم اپنی سے جیسے نصرت طلب کی اور کہا عیسیٰ بیٹے مریم کے نے خاص حواریون کو کہ کون ہین
ر اور یاری کرنے والے میری طرف نصرت اللہ کے یا کون ہین مدد کرنے والے میری بیچ دعوت کرنے خلق کے طرف نصرت اللہ کے کہا حواریون نے کہ
ں راہ مین ہم ہین مدد کرنے والے دین اللہ کے سو پس ایمان لائے ببیب دعوت اُنکی کے ایک گروہ بیٹون یعقوب کے سے ساتھ عیسیٰ کے اور اُسکو بندہ
ر رسول اللہ کا جانا۔ اور کافر ہوا ایک گروہ دوسرا کہ اُسکو بیٹا اللہ کا کہتے تھے اور جب حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوے موافق سب
مینون کے فرمایا کہ عیسیٰ بندہ اللہ کا اور رسول اُسکا ہو اُس گروہ نے تقویت پائی اور اللہ نے فرمایا کہ پس قوت دی ہمنے اُن لوگون کو کہ ایمان لائے تھے ساتھ عیسیٰ کے
ر کہتے تھے بندہ اور رسول اللہ کا ہو اوپر دشمنون اُنکے کے کہ عیسیٰ کو اللہ کہتے تھے پس ہوے مسلمان غلبہ کرنے والے اوپر کافرون کے واللہ اعلم بالصواب

سورۃ الجمعۃ مدنیۃ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | وھی احدی عشرۃ ایۃ

یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ نہایت ستھرائی اور پاکیزگی سے یاد کرتے ہین خدائے تعالیٰ کو سب جو کچھ کہ ہی آسمانون اور زمین مین پھر وہ کیسا خدا ہی تعالیٰ
وہ کہ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝ ہمیشہ سے بادشاہ ہی اور ہمیشہ بادشاہ رہیگا جو پاک ہی سب عیبون اور نقصانون سے زبردست ہی حاکم کہ زبردست حکم کرنیوالا
ہُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ وہ خدائے تعالیٰ جسنے اُٹھایا یعنی پیدا کیا بغیر پڑھے ہوے لوگون مین ایک پیغمبر اُنھین کی قوم مین سے یعنی اکثر مکے کے
لوگ بغیر پڑھے ہوتے تھے اُنمین پیدا کیا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسول سو وہ کیسا ہی کہ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ پڑھتا ہی اور سناتا
ہی اُن بغیر پڑھے ہوؤن کو آیتین خدائے تعالیٰ کی اور پاک کرتا ہی اُنکو کفر اور شرک کی نجاست سے اور سکھاتا ہی اُنکو قرآن اور دانائی شریعت دین کی وَاِنْ كَانُوْا
مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ اور بیشک تھے وہ لوگ پہلے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیدا ہونے سے ہر طرح بیچ گمراہی ظاہر کے جو وہ شرک ہی وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا
بِهِمْ ؕ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ اور پیدا کیا اُسنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور ایک دوسری قوم اُنھین کی مین سے جو نہین ملی اُنسے مراد وہ مسلمان ہین جنھون نے
حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہین دیکھا اور ایمان لائے ہین اور قیامت تک سب مسلمان اُنمین داخل ہین اور شامل ہین اور وہ خدائے تعالیٰ جسنے وہ پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھیجا ہی وہ زبردست صاحب عقل اور حکمت ہی ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝ یہ پیدا کرنا پیغمبر کا اور یہ مرتبہ پیغمبری کا
دینا فضل اور انعام خدائے تعالیٰ کا ہی جسے چاہتا ہی اُسے دیتا ہی اور جسے لائق جانتا ہی اُسے پیغمبر کرتا ہی اور خدائے تعالیٰ ہی صاحب بڑی بزرگی کا اور بہت بڑائی کا
مَثَلُ الَّذِیْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ یَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ كہاوت ہی اُن لوگون کی جن سے اُٹھوائی ہی توریت یعنی حکم کیا اُنھین کہ جو توریت مین لکھا ہی
اُسی کام کرو پھر اُنھون نے نہ اُٹھایا وہ بوجھ یعنی جو توریت مین لکھا تھا سو کام نہ کیا فقط پڑھتے ہی رہے پھر اُنکی مثل گدھے کی ہی کہ اُٹھاتا ہی کتابون کو پیٹھ مثل
بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ بری کہاوت اور مثل ہی اُس قوم کی جنھون نے جھوٹا کہا خدائے تعالیٰ کی آیتون کو یعنی قرآن کو کہا
کہ یہ کلام خدا کا نہین ہی اور خدائے تعالیٰ نہین راہ دکھاتا ظالمون کی قوم کو جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دشمنی کرتے ہین اور کہتے ہین کہ نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَ
اَحِبَّآؤُهٗ ؕ یعنی ہم بیٹے خدا کے ہین محبت مین اور وہ باپ ہی پرورش مین اور ہم دوست ہین خدائے تعالیٰ کے اور اپنی شیخی مین کہتے ہین کہ لَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّةَ
اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی یعنی کوئی بہشت مین نہین جانے کا مگر جو کوئی کہ وہ ہوگا یہود یا نصاریٰ پھر خدائے تعالیٰ اپنے دوست محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
فرماتا ہی کہ یہودیون اور نصرانیون کو قُلْ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ هَادُوْۤا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِیَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ کہو اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے وہ کوئی جو تم یہودی ہو اگر تم گمان لیجاتے ہو کہ تمھین ہو دوست خدائے تعالیٰ کے سوا سے سب لوگون کے یعنی سوا سے تمھارے
کوئی آدمی دوست خدائے تعالیٰ کا نہین ہی تو پھر تم آرزو کرو موت کی اگر تم اس بات مین سچے ہو یعنی تم جو کہتے ہو کہ ہم دوست خدائے تعالیٰ کے ہین تو تم آرزو
موت کی کرو کیواسطے کہ خدائے تعالیٰ کے دوستون کو دنیا مین بہت مصیبت ہی اور بعد مرنے کے اُنھین بے نہایت عیش اور نعمتین ہین جو تم مرو تو تم بھی اُن نعمتون کو پہنچو
سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہی کہ وَلَا یَتَمَنَّوْنَهٗۤ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِالظّٰلِمِیْنَ ۝ اور نہین کرین گے آرزو مرنے کی کبھی ہرگز بسبب اُسکے

جو بھیج چکے ہین اپنے ہاتھون سے یعنی اُنھون نے جو کام کیے ہین کہ توریت مین سے صفت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کو بگاڑا ہو اور تعریف کو اُنکی چھپایا ہو یہ جانتے ہین کہ جو کچھ کیا ہو سب کا حساب ہوگا اسواسطے مرنے سے ڈرتے ہین اور خدائے تعالیٰ سب جانتا ہو جو کچھ یہ ظلم کرتے ہین قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْكُمْ کہوای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودسے کہ بیشک وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو پھر وہی موت مقرر ملنے والی ہو تمکو یعنی موت تمکو مقرر آملے گی بہتیرا تم اُس سے بھاگو وہ نہین چھوڑنے کی بعد مرنے کے ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ پھر پھرائے جاؤگے یعنی تھین گھیرلاوینگے طرف جاننے والے چھپے اور کھلے کے یعنی خدائے تعالیٰ تو جاننے والا ہی سب چھپے اور ظاہر کام اور احوال کا اُسکے آگے تمکو لاوینگے خبر دیویگا اور بتا ویگا تمکو جو کچھ تم دنیا مین کام کرتے تھے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اے وہ کوئی کہ جو تم ایمان لائے ہو خدائے تعالیٰ کی وحدانیت پر اور اُسکا حکم بجالاتے ہو تو جب آواز دیجاوے یعنی پکارین جب واسطے نماز کے جمعہ کے دن پھر جلد جاؤ طرف یاد کرنے خدائے تعالیٰ کے یعنی واسطے نماز کے شتاب جاؤ اور چھوڑدو بیچنا اور خریدنا جو معاملہ دنیا کا چھوڑنا اور نماز کو جلد جانا بہتر ہو تمھارے واسطے جو دنیا کی سوداگری کا فائدہ ایک دو دن ہو اور اُس نماز کا فائدہ کبھی کم نہوگا اور اسمین سستی اور تغافلی نہ کرو اگر ہو تم جاننے والے اُس نفع کے فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ پھر جب نماز پڑھ چکو تو پھیل جاؤ زمین مین یعنی اپنے اپنے کاروبار دنیا کے مین مشغول ہو اور ڈھونڈو روزی خدائے تعالیٰ کے فضل سے اور یاد کرو خدائے تعالیٰ کو بہت شاید کہ تم چھٹکارا پانے والے ہو اپنے گناہون سے اور دین و دنیا کا فائدہ پاؤ کہتے ہین کہ ایک دن حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے اور سب اصحاب حاضر تھے اور سنتے تھے کہ یکایک شام سے کاروان بھرا ہوا غلہ کا آیا اور اُن دنون مدینے مین کال تھا اور دستور تھا کہ جب کاروان سلامت آتا تو ڈھول بجاتے تھے تاکہ سب کو خبر ہو اور غلہ خریدنے کو آوین۔ ڈھول کی آواز سُنتے ہی سب لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے اُٹھکر واسطے خریدنے غلے کے چلے گئے اور سواے بارہ آدمی کے جو چار اُنمین سے اصحاب کبار اور خلیفہ راشدین ہین کوئی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس نہ رہا حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن بارہ آدمی کی طرف دیکھکر فرمایا کہ اگر تم بھی آہستہ آہستہ چلے جاتے تو تمھارے پیچھے اک آگ جنگل سے آتی اتنے مین یہ آیت آئی کہ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا نِ انْفَضُّوْۤا اِلَیْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا اور جب دیکھین کاروان کو یا سُنین ڈھول کی آواز جو بجاتے ہین کاروان کے آنے سے تو چلے جاتے ہین اُسکی طرف تو پہلے خریدلین غلہ اور چھوڑجاتے ہین تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر کھڑا ہوا خطبہ پڑھتا ہوا قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ وَاللّٰهُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن لوگون کو جو تجھے چھوڑکر خطبہ پڑھتے ہوے غلہ خریدنے جاتے ہین کہ وہ جو خدائے تعالیٰ کے پاس ہی نعمت ثواب نماز کا اور خطبہ سُننے کا بہت اچھا ہو اور نفع ہو زیادہ تماشے اور سوداگری سے اور خدائے تعالیٰ بہت اچھا ہے سب روزی دینے والون سے یعنی جتنے سخی اور لنگر دینے والے ہو ہین جن لوگون کو کہ ہمیشہ خیرات دیتے ہین اگر ایک دن وہ لینے والا اُنسے لڑے یا جھگڑے یا بُرا کہے تو وہ دینے والا اُس سے بیزار ہو اور پھر اُسے نہ دے اور خدائے تعالیٰ ایسا ہو جو کیسی ہی نافرمانی اُسکی کرے اپنے کرم سے اُسکی روزی موقوف نہین کرتا سبحانہ اللہ وبحمدہ

سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ مَدَنِیَّة — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — وَهِیَ اِحْدٰی عَشْرَةَ اٰیَة

پانچوین برس ہجرت سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مریسع کی لڑائی فتح کرکے مدینہ منورہ کی طرف پھرے راہ مین ایک کنوین پر سنان بیٹا برجنی کا جو ہم عہد اور ہم قسم عمر بیٹے عوف انصاری کا قبیلہ خزرج سے تھا اور جحاہ بیٹا سعد غفاری کا مہاجرین سے جو ہمسایہ حضرت عمرؓ بن خطاب کا تھا اون دونون مین یعنی سنان اور جحاہ مین کنوین پر لڑائی ہوئی جحاہ نے سنان کو ایک طمانچہ ایسا مارا جو اُسکے مُنھ سے لہو نکلا اُسنے اپنے لوگون انصاریون کو پکارا اور جحاہ نے بھی اپنے حمایتی مہاجرین کو بُلایا دونون طرف سے ہتھیار لے کر دوڑے اور بڑا ہنگامہ اُٹھا بارے لوگون نے آن کر صلح کروادی لیکن عبداللہ بیٹے اُبی سلول کے نے جو منافق تھا زبان درازی کی اور کہا کہ ہمنے ان مہاجرون کو اپنے شہر مین جگہ دی اور حمایت کی اور اُنھون نے ہمارے طفیل زور پکڑا اور یہ ہمسے یہ سلوک کرتے ہین یہ کہکر اور کہا کہ جب مدینے مین ہم پھر جاوینگے تو صاحب عزت نکال دیگا مدینے سے خراب حال کو اُس منافق نے اپنے تئین صاحب عزت کہا اور خراب حال سے اشارہ کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ بات زید بیٹے ارقم کے نے سُنکر سب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آن کر کہی حضرتؐ نے سُنکر فرمایا کہ ابھی گرم دھوپ مین کوچ کرو تو ہنگامہ موقوف ہووے۔ اُسید بیٹے حضیر کے نے پوچھا کہ یا حضرت

ف ایہود کی خرابی یہی تھی کہ دین سمجھتے بوجھتے دنیا کے واسطے چھوڑدیتے ایسی بات سے ہمکو منع کیا جمعے کا تعقید بھی ایسا ہی ہو کہ اُسوقت دنیا کے کام مین نہ لگو ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

ایسی گرم دھوپ مین کوچ فرمانے کا کیا سبب ہی حضرت نے فرمایا کہ کیا تو نے اُبی سلول کے بیٹے کی بات نہین سُنی جو اُسنے یون کہا اُسید نے عرض کی کہ یا حضرت کسی کو فرماؤ تو اُس منافق کو قتل کرے اتنے مین یہ خبر اُبی سلول کے بیٹے نے سُنی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور قسم کھائی کہ یہ بات مین نے نہین کہی زید نے جھوٹ کہا اور لوگون نے بھی کہا کہ شاید زید نے جھوٹ کہا ہوگا۔ زید نے کھسیانا ہوکر جناب الٰہی مین کہا کہ یا الٰہی تو مجھے سچا کر مین نے جھوٹ نہین کہا خدا تعالیٰ نے یہ سورۃ بھیجکر زید کو سچا کیا اور منافق کا جھوٹ آشکارا ہوا اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ جب آتے ہین تیرے پاس اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منافق یعنی اُبی سلول کا بیٹا اور اُسکے یار آن کر کہتے ہین کہ گواہی دیتے ہین ہم کہ بیشک تو بھیجا ہوا خدا ے تعالیٰ کا ہی وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۝ اور خدا ے تعالیٰ جانتا ہی کہ تو بیشک بھیجا ہوا خدا ی تعالیٰ کا ہی اُنکے کہنے پر کیا موقوف ہی اور خدا تعالیٰ گواہی دیتا ہی کہ یہ منافق جھوٹے ہین جو کہتے ہین کہ ہم مسلمان ہین یعنی یہ منافق جو قسم کھا کر کہتے ہین کہ تو رسول اللہ کا ہی سو تو رسول اللہ کا بیشک ہی پر یہ منافق منھ پر یہ بات کہتے ہین اور دل مین سچ نہین جانتے کہ تو رسول اللہ ہی انکی قسم جھوٹی ہی اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ منافقون نے اپنی قسمون کے سپر ڈھال یعنی قسم کھا کر اپنے تئین بچاتے ہین قتل اور قید ہونے سے فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ پھر روکتے ہین لوگون کو مسلمان ہونے سے یعنی چھپ کر لوگون کو بہکاتے ہین یا آپ کو خدا کی راہ مین لڑنے سے تھامتے ہین بیشک وہ لوگ یہ بُرا کام کرتے ہین ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝ یہ اسواسطے ہی کہ یہ منافق ایمان لاتے ہین زبان سے پھر کافر ہوتے ہین دل سے یعنی ظاہر مین مسلمانون سے کہتے ہین کہ ہم مسلمان ہین اور خلوت مین کافرون سے کہتے ہین کہ ہم تمھارے دین مین ہین پھر ہر کہی ہی خدا تعالیٰ نے اُنکے دلون پر پھیر دیا نہین سمجھتے کیفیت ایمان کی وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؕ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ اور جب دیکھتا ہی تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منافقون کو تو اچھے لگتے ہین تجھ کو اُنکے ڈیل ڈول اور اگر کچھ کہتے ہین تو سُنتا ہی تو اُنکی باتین اور اُنکی قسمین سچی جانتا ہی تو در اصل وہ ایسے احمق ہین كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ جیسے کہ سوکھی لکڑیان ہین دیوار سے لگی کھڑی ہوئین یعنی گویا کہ کاٹھ کی صورتین ہین جو نہ کچھ سُنین نہ کچھ دیکھین يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ؕ جو آواز سُنتے ہین تو جانتے ہین کہ ہمین پر آئے یعنی ایسے ڈرتے ہین کہ جو آواز سُنتے ہین تو یہی سمجھتے ہین کہ ہمارا نفاق ہی ظاہر ہوتا ہی هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝ وہ دشمن ہین اُنسے بے ڈر مت رہ ہلاک کرے اُنکو خدا ے تعالیٰ کیسے پھرے جاتے ہین راہ سیدھی اسلام کی سے کہتے ہین کہ جب آیت اُتری تو قوم نے اُبی سلول کے بیٹے کو کہا کہ یہ آیت تیرے حق مین اُتری ہی تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاکر توبہ کر اور بخشوا اُس منافق نے اس بات سے مُنھ پھیر کر کہا کہ ای قوم تمنے کہا کہ مسلمان ہوا ایمان لایا مین پھر کہا کہ مال کی زکوٰۃ دے مین نے وہ بھی دی اب یہی باقی رہا ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مین سجدہ کرون تب یہ آیت آئی کہ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ اور جب کہتے ہین منافقون کو کہ آؤ عاجزی کرو تا بخشوا وے تمکو پیغمبر خدا ے تعالیٰ کا تب منافق سر اپنا پھیرتے ہین اس بات سے اور نہین مانتے وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝ اور دیکھتا ہی تو اُنکو جو اڑ رہتے ہین اور نہین آتے گناہ بخشوانے کو اور وہ غرور کرنیوالے ہین سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ برابر ہی اُنپر جو بخشوا تو یا نہ بخشوا اُنکو ہرگز نہین بخشیگا اُنکو خدا ے تعالیٰ بیشک نہین خدا ے تعالیٰ راہ دکھاتا ہی نیکی اور بھلائی کی حکم نہ ماننے والون کو هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ یہ منافق وہ لوگ ہین جو کہتے ہین آپس مین کہ کچھ خرچ نہ دو اُنکو جو پیغمبر خدا ے تعالیٰ کے پاس ہین جبتک جدا جدا ہو کر چلے جاوین اور یہ نہین جانتے کہ وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝ اور خدا ے تعالیٰ کے ہین خزانے آسمانون کے اور زمین کے یعنی سب خزانون کا مالک خدا ے تعالیٰ ہی لیکن اس بات کو منافق نہین سمجھتے يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ؕ کہتے ہین منافق کہ اگر اس سفر سے پھر جاوین ہم مدینے کو تو مقرر نکال دے زور آور مدینے سے خراب حال کو یعنی اُبی سلول کے بیٹے نے اشارہ اور رمز کی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مدینے سے نکال دیوے اور یہ نہین جانتا وہ منافق کہ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ اور واسطے خدا ے تعالیٰ کے ہی زور اور غلبہ یعنی زور آور سب سے خدا ے تعالیٰ اور پیغمبر اُسکا ہی اور ایمان والے ہین اسی پر یہ بات منافق نہین جانتے کہتے ہین کہ جب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے سے نکال دیوے اور شہر مدینہ کے نزدیک پونہچے تو اُسی منافق کا بیٹا عبداللہ نام مومن مخلص تھا اُسنے جس اونٹ پر اُسکا باپ سوار تھا اُسے بٹھا کر اونٹ کے ہاتھ پر کھڑا ہو کر باپ کو کہا کہ تجھے شہر مین نہین جانے دینے کا جب تک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رخصت نہ دین اور جانے تو کہ خوار اور ذلیل سب سے زیادہ تو ہی ہی اور صاحب عزت سب سے وہ ہی جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری آئی اور یہ حال دیکھا تب حضرت نے فرمایا کہ شہر مین جانے دے تب

ع ۱۳

عبداللہ نے باپ کو چھوڑا اب خدا سے تعالیٰ فرماتا ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو چاہیے کہ نہ بھلاوے تمکو مال تمھارا اور اولاد تمھاری خدا سے تعالیٰ کی یاد سے اور جو کوئی ایسا کام کریگا یعنی مال اور فرزندون مین مشغول ہو کر یاد خدا سے تعالیٰ کی بھولیگا پھر وہی لوگ نقصان مین ہونگے قیامت کو وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اور خرچ کرو اُس چیز سے جو ہمنے روزی دی ہے تمکو پہلے اُس سے جو آوے تم مین سے ایک کو موت یعنی مرنے سے پہلے خیرات کرو اور حق مسکین اور محتاجون کا دو اور نہین تو یَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَاۤ اَخَّرْتَنِیْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِیْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ پھر کہیگا اے پروردگار میرے کیون نہ ڈھیل دی مجھے تھوڑی دیر دنیا مین یعنی تھوڑی مدت اور کیون نہ جیتا رکھا مجھے تو پھر مین خیرات کرتا اور زکوٰۃ دیتا اور ہوتا مین نیکبختون نیک کام کرنے والون سے وَلَنْ یُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا اور ہرگز ڈھیل نہ دیگا خدا سے تعالیٰ کسی کو جس وقت آویگا وقت موت اُسکی کا وَاللّٰهُ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ اور خدا سے تعالیٰ جانتا ہے اُن چیزون کو جو تم کرتے ہو یعنی خدا سے تعالیٰ سے کوئی کام تمھارا چھپا ہوا نہین اور نہین چھپنے کا ع ۲ ۱۴

سورۃ التغابن مدنیۃ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | وھی ثمان عشرۃ ایۃ

یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ ساتھ پاکی اور پاکیزگی کے تعریف کرتی ہے خاص اللہ کو جو چیز کہ بیچ آسمانون کے ہے اور جو چیز کہ بیچ زمین کے ہے خاص اُسی کو ہے بادشاہی زمین اور آسمان کی اور خاص اُسی کو ہے تعریف یعنی وہ لائق ہے تعریف کے اور وہ اوپر ہر چیز کے زور آور ہے هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝ وہ اللہ ایسا ہے کہ پیدا کیا تمکو اے آدمیو پھر تم مین سے کافر ہین اور بعضے تم مین سے ایمان لانے والے ہین اور اللہ ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا ہے اور معاملہ ساتھ تمھارے موافق اعمال تمھارے کے کریگا خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَاِلَیْهِ الْمَصِیْرُ ۝ پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو ساتھ راستی کے یا ساتھ حکمت کے یا کلمہ کُن کہنے سے اور صورت لکھی تمھاری پس خوبصورت کی صورت تمھاری ساتھ درازی قد کے اور برابر کرنے اعضا کے قول علماؤن کے تفسیر مین اس آیت کے بہت ہین لیکن واسطے طول کے اس جگہ نہین لکھے اور طرف اُسکے ہی بازگشت سب کی یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَیَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۚ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ جانتا ہے ساتھ علم کامل کے جو کچھ کہ بیچ آسمانون کے ہے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے اور جانتا ہے وہ چیز کہ چھپاتے ہو تم اُسکو اور وہ چیز کہ ظاہر کرتے ہو تم اور اللہ جاننے والا ہے ساتھ اُس چیز کے کہ بیچ سینون کے ہے اَلَمْ یَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ آیا نہین آئی ساتھ تمھارے اے کفر کے والو خبر اُن لوگون کی کہ کافر ہوے آگے تمسے مراد اولاد قابیل اور عاد اور ثمود اور اصحاب ایکہ ہین پس چکھا اُنھون نے عذاب کام اپنے کا یعنی نقصان کفر اپنے کا دنیا مین جیسے غرق ہونا اور باد صرصر اور صیحہ کے عذاب سے ہلاک ہونا اور خاص اُنکو ہے یعنی آخرت مین عذاب درد دینے والا ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِیْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَقَالُوْۤا اَبَشَرٌ یَّهْدُوْنَنَا ۫ فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا ۚ وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ۚ وَاللّٰهُ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ ۝ یہ عذاب خاص اُنکے تئین ہے بسبب اسکے کہ تھے آئی ہوے طرف اُنکے پیغمبر ہمارے پاس اُنکے ساتھ معجزون کے ایسے معجزے کہ روشن تھے پس کہا اُنھون نے آیا آدمی مانند ہمارے ہین راہ دکھلاتے ہین ہمکو یعنی تعجب کیا پس کافر ہوے یعنی ساتھ پیغمبرون کے اور منھ پھیرا اور بے پروا ہے اللہ یعنی ایمان خلق کے سے اور اللہ بے پرواہ ہے یعنی عبادت بندون کی سے تعریف کے لائق ہے اگرچہ تعریف نکرے کوئی زَعَمَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَنْ لَّنْ یُّبْعَثُوْا ۚ قُلْ بَلٰى وَرَبِّیْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۚ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرٌ ۝ گمان لیگے وہ لوگ کہ کافر ہوے اُس سے کہ اُٹھائے نہ جاوینگے کہہ تو اے محمدؐ کہ اُٹھائے جاؤگے اور قسم پروردگار میرے کی کہ البتہ تم اُٹھوگے قیامت مین پس خبر دیجاؤگے ساتھ اُس چیز کے کہ کی ہے تمنے دنیا مین اور یہ یعنی اُٹھانا اور جزا دینی اوپر اللہ کے آسان ہے فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِیْۤ اَنْزَلْنَا ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ۝ پس ایمان لاؤ تم ساتھ اللہ کے اور پیغمبر اُسکے کے یعنی ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ساتھ اُس روشنی کے کہ بھیجی ہمنے اوپر محمدؐ کے مراد قرآن ہے اور اُسکو نور کہا اور اللہ ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم یعنی اقرار یا انکار دانا ہے یَوْمَ یَجْمَعُكُمْ لِیَوْمِ الْجَمْعِ ۖ ذٰلِكَ یَوْمُ التَّغَابُنِ ۚ یاد کرو تم اُس دن کو کہ جمع کریگا اللہ تمکو واسطے اُس چیز کے کہ بیچ دن جمع کے ہے یعنی حساب اور جزا قیامت کو دن جمع کا کہا اس واسطے کہ اُس دن آدمی اول کے اور آخر کے جمع ہوین یا پیغمبر اور اُمتین اُنکی یا ظالم اور مظلوم یا ہدایت پانے والے اور گمراہ یا بہشتی اور دوزخی اور مشہور تر یہ ہے کہ فرشتے اور آدمی اور جن جمع ہوین واللہ اعلم وہ ایک دن ہے نقصان ہونے کا یعنی جب مؤمن بیچ بہشت کے قرار پاوین اور کافر دوزخ مین غبن ظاہر ہووے کہ کافر حسرت کرین اور یہ کہ کافر بن اپنے کو

وکیمین ساتھ ترک کرنے ایمان کے اور مومن نقصان اپنا دریافت کریں ساتھ تقصیرات کے وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ اور جو کوئی ایمان لاوے ساتھ اللہ کے اور کرے کام نیک ڈھانکے اللہ اُس سے برائیاں اُسکی یعنی بخشے اور داخل کرے اُسکو بیچ بہشتوں کے کہ جاری ہیں نیچے درختوں اُس بہشت کے سے نہریں اس حالت میں کہ ہمیشگی ہووے اُسمیں ہمیشہ تکرار ہووے واسطے تاکید کے اور وہ بخشنا گناہ کا اور داخل کرنا بہشت کا فیروزی اور چھٹکارا بڑا ہے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ اور وہ لوگ کہ کافر ہوے اور جھوٹا جانا آیتوں ہماری کو کہ قرآن ہے وہ گروہ یار ہیں دوزخ کے ہمیشہ رہیں بیچ اُسکے اور بُری جگہ بازگشت کی ہے دوزخ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ نہ پہونچتی ساتھ کسی کے کوئی مصیبت شدت مرض سے یا مرگ سے یا کسی سختی سے مگر ساتھ حکم اللہ کے یعنی وہ سب چیز پر قادر ہے اگر چاہے مصیبت نہ پونچاوے بندوں کو لیکن واسطے آزمایش کے کہ مصیبت پر صابر رہتے ہیں یا نہیں رہتے۔ اور جو کوئی ایمان لاوے ساتھ اللہ کے اور یہ جانے کہ مصیبت اور راحت تقدیر سے ہے راہ پاوے دل اُسکا یعنی ساتھ صبر کے اور اللہ ساتھ سب چیز کے جاننے والا ہے صبر کرنے والے کو اور شکایت کرنیوالے کو جانتا ہے وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰي رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ اور فرمانبرداری کرو اللہ کی یعنی فرض ادا کرنے میں اور فرمانبرداری کرو پیغمبر کی یعنی ادا سے سنت کرو پس اگر منھ پھیرو تم یعنی اطاعت پیغمبر کی سے پس اُسکو کیا نقصان ہے پس اُسکے سوا نہیں کہ اوپر پھیرے ہوے ہمارے کے پونچانا ہے ظاہر اور روشن اور اُسنے پونچا پیغام کا کیا اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ وَعَلَي اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ اللہ یعنی وہ ہے لائق بندگی کے کوئی معبود لائق نہیں ہے مگر وہ اور اوپر اللہ کے پس چاہیے کہ توکل کریں مومن یعنی خواہش ایمان کی یہ ہے کہ کام اپنے ساتھ اللہ کے سونپ دیویں اور بیچ ہر مشکل کے تکیہ اُسی پر کریں ابن عباسؓ سے نقل ہے کہ بعد ہجرت پیغمبر کے ایک گروہ نے مکے سے ارادہ مہاجرت کا طرف مدینے کے کیا لیکن عیال اور اطفال گریہ وزاری سے اُنکو جانے سے مانع تھے اور یہ بھی اُنکی محبت سے عاجز رہتے تھے حق تعالیٰ نے اُنکے مقدمے میں یہ آیت بھیجی کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ اے گروہ مسلمان تحقیق کہ بعضی جورو ئیں تمھاری سے اور بیٹوں تمھارے سے یعنی وہ جو مانع ہیں ہجرت کے دشمن ہیں خاص تمھارے تئیں پس اُنسے ڈرو تم یعنی رونے اُنکے سے ہجرت موقوف نکرو یہ آیت جب اُنکے پاس پونہچی اُنھوں نے ہجرت کی اور یاروں کو دیکھا کہ ہر ایک علم دین میں فاضل اور کامل ہوا ہے قصد زن فرزند کی ایذا کا کیا کہ ہم اُنکے سبب سے علم اور فضیلت سے محروم رہے اور نفقہ زن وفرزند کا موقوف کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور اگر معاف کرو تم اور درگذرو تم اور بخشدو تم یعنی عذر اُنکا قبول کرو پس تحقیق کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے یعنی اگر تم اُنکو بخشو خدا سے تعالیٰ تمکو بھی معاف کریگا اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۭ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ سوا اسکے نہیں ہے کہ مال تمھارے اور اولاد تمھاری آزمایش ہیں یعنی تا معلوم ہووے کہ کونسا تم میں سے حق پر ایثار کرتا ہے اور کونسا دل بیچ مال اور اولاد کے باندھکر محبت الٰہی سے کنارہ کرتا ہے اور اللہ کہ نزدیک اُسکے ہے اجر بڑا یعنی اُس کسی کو کہ محبت اُسکی مال اور اولاد سے زیادہ اللہ اور رسول پر ہووے فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ۭ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ پس ڈرو تم عذاب اللہ کے سے جو کچھ قدرت رکھتے ہو اور سنو تم بات اللہ کی کو اور فرمانبرداری کرو تم اُسکے تئیں اور خرچ کرو تم بہتر کر یعنی جو چیز بہتر ہووے اللہ کی راہ میں دو واسطے جانوں اپنی کے اسواسطے کہ فائدہ دینے کا تم ہی کو ہوگا اور جو کوئی نگاہ رکھا جاوے بخل نفس اپنے سے پس وہ گروہ خرچ کرنیوالے وہی چھٹکارا پانیوالے ہیں اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ اگر قرض دو تم اللہ تعالیٰ کو یعنی خرچ کرو جس چیز میں کہ فرمایا ہے اُسنے قرض دینا نیک یعنی صدق دل سے دوگنا کرے اللہ اُسکو کہ دیا ہے تمنے واسطے تمھارے اور بخشے گناہ تمھارے کو کہ آگے اس دینے سے کیے ہوویں اور اللہ جزا دینے والا شکر کرنے والوں کا ہے بردبار ہے ساتھ عذاب کرنے بخیلوں کے شتابی نہیں کرتا عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ جاننے والا پوشیدہ اور ظاہر کا ہے یعنی جو کچھ ظاہر کرتے ہیں صدقہ دینے سے اور جو کچھ کہ پوشیدہ رکھتے ہیں دلوں میں ریا سے اور اخلاص سے غالب ہے یعنی بدلہ لینے میں اُس کسی سے کہ صدقہ اُسکا خالص نہووے حکم کرنیوالا ہے واسطے بزرگی اُن لوگوں کے کہ صدقہ از روے صدق کے دیویں واللہ اعلم بالصواب

سورۃ الطلاق مدنیۃ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وھی اثنتا عشرۃ ایۃ

فا یعنی جورو بیٹے کے واسطے بہت نیکی کھوتا ہے بہت برائی میں پڑتا ہے مگر تو بھی سلوک اپنے نیک ہی رکھو اور آپ بچتے رہو ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

نقل ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جورو اپنی کو طلاق دیا اور وہ حیض کے دنون مین تھی حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تلک وہ پاک نہووی رکھے بعد حیض کے اگر چاہے طلاق دیوے اس مقدمے مین یہ آیت آئی کہ یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ ای پیغمبر کہہ اپنی امت کو کہ تم جسوقت چاہو کہ طلاق دو تم عورتون کو یس خرد سال اور حائض اور حمل والی نہووین پس طلاق دو تم بیچ مدت گنی ہوئی کے یعنی بیچ پاکی کے بغیر جماع کے کہ گن سکے اُسکو اور نام اس طلاق کا سُنّی ہی بیچ گنتی کے آتا ہی اور طلاق بدعی وہ ہی کہ بیچ حالت حیض کے یا اُس پاکی مین کہ بعد از جماع کے واقع ہوا ہے طلاق ہووے اسواسطے کہ اُن دنون کو ساتھ گنتی کے حساب نکر سکے اور عورت بیچ اُس مقام کے نہ معتدہ ہووے اور نہ ذات بعل اور عدد طلاق کا نزدیک شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اعتبار نہین رکھتا اور نزدیک امام اعظم اور امام مالک کے معتبر ہی عدد طلاق کی پس اگر بیچ پاکی بے جماع کے تین طلاق دیوے تو بیچ مذہب امام شافعی رح کے سنت ہی اور بیچ مذہب اُن دو امام کے بدعت ہوا اور اگر ایک طلاق دیوے تو نزدیک سب کے بالاتفاق سنت ہی وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ اور گنتی کرو ای مردو مدت عورتون کی کو اور ڈرو تم اللہ سے کہ پروردگار تمھارا ہی یعنی طلاق ساتھ سنت کے دو اور بعد طلاق کے باہر نہ نکالو تم عورتون طلاق دی ہوئی کو گھرون اُنکے سے کہ بیچ وقت طلاق خاوند جورو کے تھے اُسوقت تلک کہ گنتی آخر ہووے اور عورتین بھی چاہین کہ باہر نہ آوین پس اُنکو باہر نہ نکالو مگر یہ کہ آوین ساتھ بیحیائی اور بدکرداری کے ظاہر ہو کر اور بدکرداری سے مراد وہ گناہ ہی کہ بیچ اُسکے حد لازم آوے جیسے چوری ہووے یا زنا کرنا کہ واسطے قائم کرنے حد کے اُنکو باہر چاہیے نکالنا یا وہ کہ ساتھ گالیون کے اور طعنون کے اہل خانہ کو ایذا کرین اس حال مین نکالنا اُنکا حلال ہی اسواسطے کہ وہ حکم نشوز کا رکھتی ہین بیچ اسقاط اپنون کے وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۭ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا اور یہ حکم کہ مذکور ہوا حدین اللہ کی ہین اور جو کوئی گذرے حدون اللہ کی سے پس تحقیق کہ ستم کیا ہووے اوپر جان اپنی کے یعنی اپنے تئین لائق عذاب کے کیا اور نہین جانتا ہے تو اے طلاق دینے والے یا نہین جانتا کوئی نفس شاید اللہ تیرا گردانے پیچھے اس طلاق سے کام کو یعنی مرد کو پشیمان کرے یا عورت کی دوستی مرد کے دل مین آوے تو پھر رجوع کرے فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ۭ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ پس جب پونہچین عورتین ساتھ مدت اپنی کے پس نگاہ رکھو اُنکو یعنی پھر رجوع کرو ساتھ اُنکے ساتھ نیکی کے یعنی نان ونفقہ دو اور دوسری بار طلاق ندو یا جدا ہوان سے اور چھوڑ دو اوپر نیکی کے یعنی متاع اور صداق ادا کر دو اور گواہ پکڑو صاحبون عدل کے قوم مین سے یعنی مسلمان کہ فاسق نہووین کہ پھر جاوین اور اقامت گواہی کی کرو ای گواہو وقت حاجت کے واسطے طلب ثواب کے اور رضامندی اللہ کی کے یہ گواہی اور قائم رہنا گواہی پر نصیحت دی جاتی ہی ساتھ اُسکے جو کوئی ہو کہ ایمان لاتا ہی ساتھ اللہ کے اور ساتھ دن قیامت کے اور جو چیز کہ ساتھ اُسکے تعلق رکھتی ہی وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۭ اور جو کوئی ڈرے اللہ سے یعنی ڈرنے سے مراد یہ ہے کہ منع کی چیزون سے باز رہے ظاہر لاوے اللہ واسطے اُسکے جگہ باہر نکلنے کی یعنی خلاصی دے غم دنیا اور آخرت کے سے اور روزی دیوے اُسکو اُس جگہ سے کہ گمان نہووے یعنی اُسکے خیال مین بھی نہووے شان نازل ہونے اس آیت کی یہ ہی کہ مشرکون نے بیٹے عوف بیٹے مالک کے کو قید کیا اور اُسنے جناب پیغمبر مین عرض کیا کہ یا رسول اللہ بیٹا میرا کافرون مین قید ہوا ہی اور مان اُسکی بہت روتی ہی اور باوجود اس مصیبت کے فقر اور مفلسی نے یہان تلک عاجز کیا ہی کہ قوت سے بھی محتاج ہین آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ صبر کرو دونون تعنی تو اور مان اُسکی بہت کہو لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم عوف مع جورو اپنی کے یہ کلمہ مذکور عمل مین لایا تھوڑے دنون مین بیٹا عوف کا قید سے کافرونکی چھوٹا اور چار ہزار گوسفند اُنکے ہانک لایا اور یہ آیت اُتری کہ جو کوئی تقوی کرے روزی حلال پاوے غیب سے وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ۭ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا اور جو کوئی توکل کرے اوپر اللہ کے یعنی کام اپنے اُسکو سونپے پس اللہ کفایت کرنیوالا ہی اُسکو تحقیق اللہ پہونچانے والا ہی کام اپنے کو یعنی جس جگہ کہ چاہے تحقیق گردانا ہے اور پیدا کیا ہی اللہ نے واسطے ہر چیز کے اندازہ کہ اُس سے نگذرے یا مقدار وقت پیدا کیا ہی کہ آگے پیچھے اُس وقت سے نہووے **ابوذر غفاری** رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین ایک آیت جانتا ہون کہ اگر لوگ اُسکو پڑھا کرین تمام مہینے مین اُنکو کفایت ہو پس یہ آیت پڑھی کہ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۭ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ۭ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا جسوقت کہ حکم عدت مطلقات کا آیا کہ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ

اصحابون نے پوچھا کہ عدت اُن عورتون کی کہ حائض نہوین کیا ہی یہ آیت آئی کہ وَالّٰٓـِٔیْ یَئِسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ مِنْ نِّسَآئِکُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَّالّٰٓـِٔیْ لَمْ یَحِضْنَ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ یُسْرًا ۝ اور وہ عورتین کہ نا امید ہوئی ہوون حیض سے یعنی بسبب بڑھاپے کے عورتون تمھاری سے اگر شک مین پڑے ہو حکم اُنکے سے یعنی نہین جانتے ہو پس مدت عدت اُنکی تین مہینے ہین اور عدت اُن عورتون کی کہ حیض نہین آیا اُنکو بسبب خُردسالی کے اسی طرح تین مہینے مقرر ہین اور صاحب حملون کی یعنی عورتین حمل والی مدت عدت اُنکی ہی کہ رکھین حمل اپنے کو اور جو کوئی ڈرے اللہ سے ظاہر کرے اللہ خاص اُس ڈرنیوالے کو کام اُسکے سے آسانی یعنی کام اُسکا آسان کرے ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗۤ اِلَیْكُمْ وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یُكَفِّرْ عَنْهُ سَیِّاٰتِهٖ وَیُعْظِمْ لَهٗۤ اَجْرًا ۝ یہ جو کہا گیا حکم اللہ کا ہی کہ بھیجا اُسکو لوح محفوظ سے طرف تمھارے اور جو کوئی پرہیز کرے عذاب اللہ کے سے ڈھانکے اللہ اُس سے بُرائیان اُسکی یعنی بخشے اور بزرگ کرے واسطے اُسکے مزدوری اُسکی کو یعنی اُسکو اجر زیادہ دیوے اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَیْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَیِّقُوْا عَلَیْهِنَّ ؕ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَیْهِنَّ حَتّٰی یَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَاْتَمِرُوْا بَیْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗۤ اُخْرٰی ۝ رکھو عورتون طلاق دی ہوئی کو اُس جگہ کہ تم رہتے ہو طاقت اپنی سے یعنے گھر اُنکا موافق طاقت اپنی کے کرو اور ایذا نہ دو طلاق والی عورتون کو بیچ دینے گھر اور نفقہ کے اسواسطے کہ تنگ کرو اوپر اُنکے گھر اُنکے اور خرچ اُنکا کہ ضروری ہووے اور اگر ہوون طلاق دی ہوئی عورتین صاحب حمل کی پس نفقہ کرو تم اوپر اُنکے جب تلک کہ رکھین حمل اپنے کو یعنی لڑکا ہووے یا لڑکی ہووے اور عدت سے باہر آوین پس اگر دودھ دیوین یہ عورتین بعد منقطع ہونے علاقہ نکاح کے خاص بیٹون تمھارے کو پس دو تم اجورہ اُنکا اوپر دودھ دینے کے اور مشورہ کرو تم آپس مین بیچ کام لڑکے کے ساتھ نیکی کے بیچ مقدمہ دودھ دینے کے اور اُجرت دینے کے اور اگر دشواری کرو تم ای مان اور باپ یعنی باپ اجورہ ندیوے اور مان دودھ نہ دیوے پس دودھ دینے کو چاہیے واسطے بیٹے کے عورت اور یعنی دائی رکھے اور مان کو اُسکی تعدی اور ظلم نہ کرے دودھ پلانے مین لِیُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ۚ وَمَنْ قُدِرَ عَلَیْهِ رِزْقُهٗ فَلْیُنْفِقْ مِمَّاۤ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ؕ لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰىهَا ؕ سَیَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ یُّسْرًا ۝ چاہیے کہ نفقہ دیوے وسعت والا اور دولتمند دولت اپنی سے یعنی موافق مقدور اپنے کے اوپر طلاق دی ہوئی کے نفقہ کرے اور جو کوئی کہ تنگ کی ہوئی ہی اوپر اُسکے روزی اُسکی یعنی تنگدست اور فقیر ہی پس چاہیے کہ نفقہ کرے اُس چیز سے کہ دی ہی اللہ نے اُسکو تکلیف نکرے اللہ کسی کو مگر جو کچھ کہ دیا ہی اُسکو مال سے یعنی تکلیف مالایطاق نہین فرماتا شتاب ہووے گا ظاہر کرے اللہ پیچھے تنگی کے گنجایش اور دولتمندی وَكَاَیِّنْ مِّنْ قَرْیَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِیْدًا ۙ وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ۝ اور بہت لوگون نے گانون اور شہر کے سے کہ جہل اور دشمنی سے سر پھیرا اور اعراض کیا حکم پروردگار اپنے کے سے اور باتون پیغمبر اُسکے سے پس حساب کرونگا مین اُنکے تئین قیامت کے دن حساب سخت اور عذاب کیا ہمنے اُنکو دنیا مین عذاب بُرا یعنی عذاب بُرا یعنی عذاب کرون مین اُنکو قیامت کے دن پیچھے حساب کے فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ۝ پس چکھا اُن گانون والون نے آخر عذاب کام اپنے کا اور تھا آخر کام اُنکے کا نقصان یعنی کونسا نقصان اس سے بدتر ہی کہ بہشت جاوید اور دیدار الٰہی سے محروم رہے اور بیچ قید دوزخ کے اور عذاب دردناک عاجز اور درماندہ رہوین اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِیْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ یٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ ۚ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۚ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَیْكُمْ ذِكْرًا ۝ رَّسُوْلًا یَّتْلُوْا عَلَیْكُمْ اٰیٰتِ اللّٰهِ مُبَیِّنٰتٍ لِّیُخْرِجَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ تیار کیا ہی اللہ نے واسطے کافرون اور مشرکون کے عذاب سخت ڈرو تم عذاب اللہ کے سے ای صاحبو عقل کے وہ لوگ کہ ایمان لائے ہو تم تحقیق بھیجا ہی اللہ نے ساتھ تمھارے نصیحت یا بزرگی کی مراد قرآن ہی اور بھیجا ہی طرف تمھارے پیغمبر یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کو شرف کہا اسواسطے کہ شرف دنیا کا اور کرامت آخرت کی ساتھ پڑھنے اُسکے کے اور عمل کرنے اُسکے کے تعلق رکھتی ہی اور کہتے ہین ذکر سے مراد قرآن اور رسول سے مراد جبرئیل ہی اور رسولاً عبارت اگلی سے لگتا ہی متابعت کرو تم اُس رسول کی کہ ہمیشہ پڑھتا ہی اوپر تمھارے آیتین قرآن کی اوپر تمھارے روشن کی ہوئین اور شخص کہ پڑھتا ہی بیّنات کو یعنی روشن کرنے والی اور حق تعالیٰ نے ذکر اور رسول بھیجا اسواسطے کہ باہر لاوے آپ یا قرآن یا رسول اُن لوگونکو کہ ایمان لائے ہین اور کام کیے ہین اچھے اندھیری گمراہی کی سے طرف روشنی ہدایت کے وَمَنْ یُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَیَعْمَلْ صَالِحًا یُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ۝ اور جو کوئی ایمان لاوے ساتھ اللہ کے اور کرے

ع ۱۲

ع ۱۳

ع ۱۴ عند اللہ الشفیع

فرزند بچے کا خرچ باپ پر ہی پیٹ مین ہو تو اُسکی مان کو کھلاوے پہناوے گے دودھ پیوے جو اور کوئی نوکر کی اُسکو دو جبتک ان قبول کرے اور کوئی نہ لے اگر وہ قبول نکرے تب اور کوئی دایہ عدت تین مہینے کی پیدا ہوئے بچہ نہ پیوے تین

کام اچھے داخل کرے اُسکو اللہ بیچ بہشتون کے کہ جاری ہین نیچے محلون اُنکے سے نہرین دائم رہنے والی ہین بیچ بہشت کے ہمیشہ یعنی بے زوال تحقیق کہ اچھا تیار کیا ہی اللہ نے یعنی بیچ بہشت کے واسطے مومن عامل کے رزق اللہ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَیْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا ۝ اللہ وہ ہی کہ پیدا کیا سات آسمانون کو اور پیدا کیا زمین سے مانند آسمانون کے بعضی نیچے بعضی کے یا زمین بھی سات عدد بنائی نیچے آتا ہی حکم اللہ کا اور قضا اُسکی درمیان آسمانون کے اور زمین کے یعنی جاری ہی حکم اُسکا بیچ آسمان اور زمین کے اور اُسکے تئین ہر طبقہ مین طبقون زمین اور آسمان کے سے حکم ہی اور خلقت ہی اور سب کو پیدا کیا تاکہ جانو تم کہ اللہ اوپر پیدا کرنے سب چیزون کے قدرت رکھنے والا ہی اور حکم اپنا اوپر سب کے جاری کیا تا معلوم کرو تم یہ کہ اللہ تحقیق پونہچا ہی ساتھ سب چیز کے ازروے علم کے یعنی قدرت اور علم اُسکا محیط ہی اوپر سب چیز کے موجودات علمی سے اور غیبی سے واللہ اعلم بالصواب

ع ۱۸

سُوْرَةُ التَّحْرِیْمِ مَدَنِیَّة | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ | وَهِیَ اثْنَتَا عَشْرَةَ اٰیَة

کہتے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ام المومنین بی بی حفصہؓ کی باری کے دن اُنھون کے گھر مین تشریف لائے اور بی بی حفصہؓ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھ کر اپنے باپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دیکھنے کے واسطے گئی تھین اور گھر خالی تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ماریہ قبطیہ کو جو حرم خاص تھی بلا کر اپنی صحبت مین رکھا یہ احوال بی بی حفصہ کو معلوم ہوا اور آزردگی ظاہر کی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکو آزردہ دیکھکر فرمایا کہ اے حفصہ تو راضی ہے کہ ماریہ قبطیہ کو اپنے اوپر حرام کرون مین یعنی اگر تیری خوشی ہو تو اُس سے قسم کھاؤن مین بی بی حفصہ نے کہا کہ ہان راضی ہون مین حضرتؐ نے فرمایا کہ اس بات کو کسی سے ہرگز نہ کہیو یہ بات میری امانت تیرے دل مین رہے اُنھون نے کہا اچھا جب حضرتؐ اُن کے گھر سے باہر آئے تو بی بی حفصہ اُس بات کو مارے خوشی کے چھپا نہ سکین اور ام المومنین بی بی عائشہؓ سے کہا اور خوش خبری دی کہ بھلا ہوا جو ماریہ قبطیہ سے تو چھوٹے ہم جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بی بی عائشہؓ کے گھر آئے تو اُنھون نے کچھ اُس بات سے رمز کہی تب یہ سورۃ اُتری کہ یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کس واسطے حرام کرتا ہی اُس چیز کو جو حلال کی ہی خدا نے تعالیٰ نے وہ چیز تجھ پر یعنی ماریہ قبطیہ سے کیون قسم کھاتا ہی تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ چاہتا ہی تو اُس قسم کھانے سے خوشی اپنی نکاحیون کی اور خدا نے تعالیٰ بخشنے والا ہی تیری قسم کو مہربان ہی جو کفارہ قسم کا مقرر کیا ہی قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَیْمَانِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ۝ اور بیشک خدا نے تعالیٰ نے مقرر کیا ہی تمھارے واسطے کھولنا قسم تمھاری کا کفارہ دینے سے یعنی اگر کوئی شخص کسی چیز کی قسم کھاوے اور پھر چاہے کہ قسم کو توڑے تو اُسکا کفارہ دے کر قسم کو کھولے اور اُس کفارہ کا مذکور سورۂ مائدہ مین لکھا ہی اور خدا نے تعالیٰ تمھارا دوست ہے اے مومنو اور وہی جانتا ہی تمھاری سب بھلائیون کو یعنی جن چیزون مین تمھاری بھلائی ہی اُسے وہی جانتا ہی مضبوط کام کرنیوالا ہی وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِیْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ اور جب بھید کی بات کہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چھپا کر کسی اپنی نکاحی سے یعنی بی بی حفصہ سے ماریہ قبطیہ کی قسم کی بات پھر جب بی بی حفصہ نے اُس بات کی خبر دی بی بی عائشہ کو اور ظاہر کیا خدا نے تعالیٰ نے اپنے حبیب پر وہ سب ماجرا عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ۭ قَالَ نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ ۝ معلوم کروایا بی بی حفصہ کو بعضی بات اور بعضی بات سے مُنھ پھیر لیعنی جتنی بھید کی باتین حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور بی بی حفصہؓ نے کہین تھین بی بی عائشہؓ سنے خدا نے تعالیٰ نے وہ سب اپنے حبیب سے ظاہر کین تھین لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعضی بات بی بی حفصہؓ سے کہی تو نے یہ بی بی عائشہؓ سے کہی اور بعضی بات بی بی حفصہ سے نہ کہی پھر جب خبر دی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بی بی حفصہ کو تب کہا اُنھون نے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمھین کسنے خبر دی کہ مین نے کہا بی بی عائشہ سے پھر کہا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ خبر دی مجھے جاننے والے خبردار نے یعنی مجھے پروردگار نے کہا اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ اگر توبہ کرو تم دونون اے بی بی حفصہ اور عائشہ خدا نے تعالیٰ کی طرف دُکھ دینے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سے یعنی خدا نے تعالیٰ کے آگے توبہ کرو کہ پھر ہم کبھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ ستاوینگے کسی طرح اور اُنکے ستانے مین پشتی نکرینگے تو بہتر ہی تمھارے حق مین پھر بیشک بھر اول تمھارا تنگی سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھید کی بات اپنے دل مین نہین رکھتین تم دونون وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَیْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِیْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِیْرٌ ۝ اور اگر تم دونون پشتی کرو یعنی ایک

دوسرے کی مدد کرو پیغمبر کے دل آزردہ کرنے پر تو پھر بیشک خدائے تعالیٰ اُسکا یار مدد کرنے والا ہی اور جبرئیل علیہ السلام رفیق ہی اُسکا اور نیکبخت مسلمان تابع اور مددگار ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور سوائے انکے فرشتے آسمان کے اور زمین کے بھی مددگار ہین عَسٰى رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا شاید کہ اگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طلاق دے تمکو تو پروردگار اُسکا بدل دیوے اُسکو تمکو احیان تم سے بہتر جو مسلمان اور تابعدار ہون ایمان لانے والیان نماز پڑھنے والیان توبہ کرنے والیان بندگی خدائے تعالیٰ کی کرنے والیان روزے رکھنے والیان خاوند دیکھے ہوئیان اور کنواریان یعنی تمھارے عوض ایسی اچھی تمکو احیان دیویگا خدائے تعالیٰ اپنے حبیب کو يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اے مومنو تھام رکھو اپنے آپ کو اور اپنے کنبے کو اُس آگ سے جسکا ایندھن آدمی اور پتھر ہین یعنی اے مومنو تم آپ بھی گناہ نہ کرو اور نہ اپنے کنبے کو گناہ کرنے دو تو بچوگے آگ دوزخ کی سے اور دوزخ کی آگ ایسی ہی جو اُسمین آدمی اور پتھر لکڑیون کی طرح جلتے ہین عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ اُس آگ پر فرشتے زور آور بیرحم سخت رو مقرر ہین یعنی دوزخ کے دربان بے مہر اور زور آور ہین نافرمانی نہین کرتے خدائے تعالیٰ کی اُس چیز مین جو حکم ہوتا ہی اُنھین یعنی کچھ کسی لالچ سے سوائے حکم خدائے تعالیٰ کے کچھ کام نہین کرتے اور وہی کرتے ہین جو اُنھین حکم خدائے تعالیٰ کا ہوتا ہی کافر دوزخ مین دربانون کی خوشامد درمنت کرینگے کہ ہمین یہان سے نکالدو اور عذاب کم کرو تب خدائے تعالیٰ فرماویگا اُن دربانون کو کہ کہو يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اے کافرو مت عاجزی کرو اور منت کرو آج جو کوئی نہین سُنے گا تمھاری بات اور سوائے اُسکے نہین یعنی مقرر بدلہ دیا جاوے تمکو اُن کامون کا جو تمنے دنیا مین کیے تھے یہ عذاب ناحق نہین تمپر يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا اے مومنو پھر و طرف خدائے تعالیٰ کے اور توبہ کرو گناہون سے توبہ درست اور پوری اور خاصی توبہ بصوص اُسے کہتے ہین جو پچتاوے گناہ کرکے اور پھر کبھی اُس گناہ کرنے کو جی نہ چاہے بلکہ ایسا بیزار ہو گناہ سے جیسے آدمی زہر کھاکے بیزار ہوتا ہی پھر جب تم ایسی توبہ کرو تو عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ شاید پروردگار تمھارا بخشے تمکو گناہ تمھارے اور درآمد کرے تمکو باغون مین جو بہتی ہین وہان نیچے درختون اور حویلیون کے نہرین اور وہ درآمد کرنا ہوگا يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ اُس دن جس دن خرمندہ نکریگا خدائے تعالیٰ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یعنی جس کو بخشوا دیگا پھر وہ کیسا ہی گنہگار ہو خدائے تعالیٰ اُنکی خاطر سے مقرر بخشیگا اور اُس دن وہ لوگ بھی شرمندہ نہونگے جو ایمان لائے ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نور اُن مسلمانون کا دوڑیگا آگے اور داہنی طرف اُنھین مسلمانون کے تب وہ مسلمان خوش ہوکر يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ کہین گے اے پروردگار ہمارے پورا کر ہمپر نور ہمارا یعنی جبتک پل صراط سے گذرین ہم یہ روشنی ہماری ساتھ ہمارے رہے اور بخش گناہ ہمارے بیشک تو سب چیزون پر قدرت رکھتا ہی اور سب کچھ کرسکتا ہی يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لڑکا فرون سے اور قتل کر اُنکو اور منافقون کو ڈرا آگ کے عذاب سے اور سختی اور کوشش کر اس بات مین اُن پر کسواسطے کہ جگہ اُنکے رہنے کی دوزخ ہی اور بُرا ہی دوزخ مکان پھر جا رہنے کا شاید تیری کوشش سے ایمان لاوین اور بچین اُس مکان مین جانے سے ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ مثل مارتا ہی خدا تعالیٰ واسطے اُن لوگون کے جو کافر ہوے نوح نبی علیہ السلام کی عورت کی اور لوط نبی علیہ السلام کی عورت کی یعنی بیان کرتا ہی خدای تعالیٰ احوال اُن نبیون کی بیبیون کا کافرون کے واسطے جو تھین دونون عورتین نیچے دو بندون کے ہمارے نیکبخت بندون سے یعنی ہمارے دو نیکبخت بندون کی وہ دونون نکاحیان تھین فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ پھر خیانت کی اُن دونون عورتون نے یعنی اپنے خاوندون کی مرضی مین نہ رہین اور مخالفون سے جو کافر تھے اپنے خاوند کی بات کہی جھوٹ بنا کر اپنے دل سے یعنی حضرت نوح کی بی بی نے کافرون کو کہا کہ یہ دیوانہ ہی اور حضرت لوط کی بی بی نے کہا کافرون کو کہ لوط علیہ السلام نے لڑکو رکھا ہی مہمان اور وہ دراصل فرشتے تھے جو کافرون پر عذاب کرنے آئے تھے خدائے تعالیٰ کے حکم سے غرض کہ اُن دونون عورتون نے اپنے خاوندون سے مخالفت کی اور کافر ہوئین پھر دور نہ کیا ان دونون پیغمبرون نے اُن دونون عورتون سے خدائے تعالیٰ کے عذاب سے کچھ بھی حضرت نوح علیہ السلام کی بی بی طوفان مین ڈوب کر موئی اور حضرت لوط علیہ السلام کی بی بی پر آسمان سے پتھر برسے اُس عذاب سے موئی اور کہا اُن دونون عورتون کو فرشتون نے بعد

ع ۱۹

مرنے کے کہ آؤ دوزخ کی آگ مین ساتھ آنیوالون کے یعنی جو لوگ دوزخ مین آنے والے ہین اُنکے ساتھ تم بھی آؤ۔ حاصل اس مثل کا یہ ہے کہ کافر کو پیغمبر کا ناتا بھی کچھ فائدہ نہین کرتا قیامت کے دن سوائے ایمان کے وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اور مثل مارتا ہی خدا ے تعالیٰ واسطے مومنون کے فرعون کی عورت کی یعنی بیان کرتا ہی خدا ے تعالیٰ مسلمانون کے واسطے مثل فرعون کی بی بی کی جب کہا فرعون کی عورت نے کہ ای پروردگار میرے بنا اور تیار کر میرے واسطے اپنے پاس گھر اور حویلی بہشت مین اور نجات دے مجھے فرعون سے اور اُسکے کامون کے عذاب سے اور نجات دے مجھے ظالمون کی قوم سے کہتے ہین کہ جب فرعون کی عورت حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائی اور فرعون کو یہ بات معلوم ہوئی تب فرعون نے اُس بی بی کو چومیخا کر کے دھوپ مین باندھ کر ڈالا اور ایک بھاری پتھر اُسکی چھاتی پر رکھا اُسوقت اُس بی بی نے خدا ے تعالیٰ سے دعا مانگی کہ مجھے اس ظالم سے نجات دے اور اپنے پاس جگہ دے خدا ے تعالیٰ نے اُسکی دعا قبول کی اور پردہ اُسکی آنکھون کے آگے سے اُٹھایا جو بہشت کو دیکھنے لگی اور جانی اور بہشت مین پہنچی جان اُسکی۔ حاصل اس مثل کا یہ ہے کہ مومن کو ناتا کافر کا کچھ نقصان نہین کرتا لیکن سست ایمان والون کو ضرور ہے کہ صحبت مین کافرون کی اور بدکارون کی نرہین وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِيْ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ۝ ع اور مریم بیٹی عمران کی وہ بی بی جسنے تھام رکھا اور نگاہبانی کی اپنی شرم کی جگہ کی حرام سے اور بدکاری سے پھر پھونکا ہمنے اپنی روح سے مریم علیہ السلام کے گریبان مین یعنی ہمنے جو روح پیدا کی تھی اُسے جبرئیل نے ہمارے حکم سے مریم کے گریبان مین پھونکی اور حضرت مریم علیہا السلام نے سچا جانا ہماری باتون کو جو حضرت جبرئیل کی زبانی کہلا بھیجی تھین اور کتابون کو بھی سچا جانا یعنی توریت کو اور انجیل کو وہ بی بی یعنی مریم علیہا السلام فرمانبردارون سے یعنی بندگی مین خدا ے تعالیٰ کی کسی طرح کی کمی نکرتی تھی ہرگز کبھی

سورۃ الملک مکیۃ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ | وھی ثلثون اٰیۃ

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ۡ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۝ ۙ الجزء ۲۹

بہت بڑا ہی برکت دینے والا اور ہمیشہ سے ایک سا ہی وہ خدا ے تعالیٰ جسکی قدرت کے ہاتھ مین بادشاہی ہی جو چاہے سو کرتا ہی اور وہ خدا ے تعالیٰ اوپر سب چیز کے قدرت رکھتا ہی الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۝ وہ خدا ے تعالیٰ جسنے پیدا کیا مرنا اور جینا کہتے ہین موت کو پیدا کیا ہی بھیڑ کی صورت گندم رنگ یعنی نہ کالی پھر وہ جسکے پاس پہنچتی ہی سو مرتا ہی اور زندگانی کو پیدا کیا ہی ابلق اور وہ گھوڑے کی شکل یہ جسکے پاس پہنچتی ہے اُسے جلاتی ہی اور یہ اسواسطے پیدا کیا ہی ہمنے تاکہ تمکو اے خدا کے بندو اس دنیا مین جو کون تم مین سے بہت اچھے کام کرتا ہی یعنی کون خدا کی فرمانبرداری خوب کرتا ہی اور صرف اُسی کے واسطے عبادت کرتا ہی جو کچھ اُسمین مطلب دین اور دنیا کا نہووے اور وہ خدا ے تعالیٰ زبردست ہے جو ظالمون بیرحمون کو سزا دینے والا ہے بخشنے والا ہے توبہ کرنے والون کے گناہ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۭ وہ خدا ے تعالیٰ جسنے پیدا کیے سات آسمان اوپر تلے یعنی ایک کے اوپر دوسرا اور دوسرے کے اوپر تیسرا اسی طرح سات آسمان بنا کے۔ معالم التنزیل مین لکھا ہی کہ پہلا آسمان دنیا کا یعنی جو زمین سے نزدیک ہی وہ ایک لہر مضبوط سے بندھا ہوا ہی اور دوسرا سنگ مرمر سفید کا ہی اور تیسرا لوہے کا ہے اور چوتھا اژدھا کا یا تانبے کا ہی اور پانچوان روپے کا ہی اور چھٹا سونے کا ہی اور ساتوان سرخ یاقوت کا ہی مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ۭ نہ دیکھے گا تو اے دیکھنے والے

اوٹ دیکھنے والے آسمانوں کے بیچ پیدا کرنے خدائے تعالیٰ کے تفاوت اور فرق یعنی کچھ عیب اور اونچا نیچا یا ٹیڑھا نہ دیکھیگا اور اگر شک ہی تجھے تو فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ۝ پھر پھیر نگاہ کو اور دیکھ آسمان کو کہیں بھی کچھ ہی سوراخ یا دراڑ یا عیب بلکہ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ۝ پھر پھیر نظر کو دوبارہ اور دیکھ دھیان کرکے تو پھر پھر گی تیری نگاہ تجھ پاس بغیر عیب دیکھے تھکی ہوئی اور شرمندہ جو کھڑی کھڑی عیب ڈھونڈھے اور ذرا بھی نپاوے وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ۝ اور بیشک ہمنے بنایا دنیا کے آسمان کو یعنی پہلے آسمان کو جو زمین سے نزدیک ہی اُسے آرایش دی چراغون سے یعنی تارون سے اور کیا ہمنے اُن تارون کو مار نکالنے والے شیطانون کو کہتے ہین کہ دیو آسمان پر جاتے ہین فرشتون کی باتین سُننے کو تو تارے اُنکو مار نکالتے ہین وہان سے یا فرشتے اُن دیوون کو آتشی حقے مارتے ہین اور تیار کیا ہمنے اُن دیوون کے جلانے کے واسطے عذاب آگ جلتی ہوئی کا سو وہ دوزخ ہی وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ اور واسطے اُنکے جو کافر ہوے اپنے پروردگار سے ہی عذاب دوزخ مین رہنے کا اور بری جگہ ہی دوزخ پھر جا رہنے کی اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ تَفُوْرُ ۝ جسوقت ڈالے جاوین گے کافر دوزخ مین تو سنین گے آواز دوزخ کی جیسے گدھا پکارتا ہی یعنی آواز بد اور ڈراؤنی سُنین گے دوزخ سے اور وہ دوزخ اُبلتا ہی اور کافرونکو بھی دیر تلے کریگا جیسے ہانڈی مین گوشت اُبلتا ہی اور وہ دوزخ تکاد تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۭ نزدیک ہی کہ پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو غصے سے یعنی دوزخ کافرونکو دیکھکر نہایت غصے سے غرّاویگا اور شور کریگا ایسا کہ پھٹ جاوے غصے سے كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ۝ جسوقت ڈالے جاوین کافرون کے بہت سے گروہ دوزخ مین تب پوچھین گے اُن سے دوزخ کے دربان طعن سے اور غصے سے کہ اے مشرکو کیا نہ آیا تھا تمھارے پاس کوئی ڈرانے والا یعنی کوئی نبی نہ آیا تھا جو تمکو یہان کے احوال کی خبر بتاتا اور اس عذاب سے ڈراتا تھین قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَاۗءَنَا نَذِيْرٌ ۝ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۚ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ۝ کہین گے کافر کہ ہان آیا تھا ہمارے پاس ڈرانے والا نبی پر ہمنے اُسے جھوٹ جانا تھا اور اُسکا کہا نہ مانا تھا اور کہا تھا ہمنے اُس سے کہ نہین بھیجی خدائے تعالیٰ نے کوئی چیز یعنی ہمنے نبی کو کہا تھا کہ یہ جو بیان کرتے ہو تم کہ اس طرح خدائے تعالیٰ کا حکم ہی اسمین ایک بات بھی خدائے تعالیٰ نے نہین بھیجی اور نہین ہو تم مگر ایک بڑے بھلاوے مین پڑے ہو تم یعنی اور ہمنے نبی کو کہا کہ تم بھلاوے مین پڑے ہو جو تم ہم ہی سے آدمی ہو کر دعوی کرتے ہو کہ ہمین خدائے تعالیٰ نے بھیجا یہ کوئی بھی اعتبار کرے ایسے جھوٹ کو وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝ اور کہین گے کافر کہ اگر ہم سُنتے کہنا نبی کا اور مانتے اُنکی بات دنیا مین اور نہ جھگڑتے اُن سے یا فکر کرتے اُنکے معجزے دیکھکر اور سمجھتے اُنکے کہنے کو کہ کچھ اپنی غرض اور مطلب کی نہین کہتے تو نہوتے ہم آج دوزخ کے رہنے والون مین فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝ پھر اقرار کیا کافرون نے اپنے گناہون پر اُس وقت جو فائدہ نہ تھا پھر پھٹکار اور دوری ہی خدائے تعالیٰ کی رحمت سے دوزخ کے رہنے والون کو اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝ بیشک وہ لوگ جو ڈرتے ہین اپنے پروردگار سے چھپے ہوے یعنی انکا ڈرنا لوگ نہین جانتے جو دل مین ڈرتے ہین اور کوئی ایسا کام نہین کرتے جس سے خدائے تعالیٰ غصے ہو واسطے اُن ڈرنے والون کے بدلہ ہی بڑا اُس ڈرنے کا اور برا کام نکرنے کا بہشت اور اُسکی نعمتین بے نہایت کہتے ہین کہ کسی کے کافر اپنے عیش کی مجلس مین بیٹھکر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کچھ کچھ کہا کرتے تھے جب کئی بار خدائے تعالیٰ نے اپنے دوست کو آیتین بھیجکر اُنکی باتون سے خبر دی اور وہ کافر اُن آیتون کے آنے سے شرمندہ ہوے تب آپس مین مصلحت کرکے یہ ٹھیرایا کہ اب جو کچھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق مین کہین تو آہستہ کہین کہ خدائے تعالیٰ اُسکا نہ سُنے اور اُسے خبر نکرے خدائے تعالیٰ یہ خبر دیتا ہی اُنکے مصلحت کی اور اُسکا جواب فرماتا ہی کہ وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ اور اگر چھپاؤ تم اپنی بات کو یا پکار کر کہو اُس بات کو بیشک خدائے تعالیٰ جانتا ہی اور خبردار ہی اُن بھیدون سے جو تمھارے دلون مین ہین بیشک خدائے تعالیٰ جاننے والا ہی اور واقف ہی سب باتون کا جو آہستہ کہتے ہو یا پکار کر کہو بلکہ تم منھ سے بھی نہ نکالو اور دل ہی مین خیال کرو اُسے بھی خدائے تعالیٰ جانتا ہی اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ۭ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝ ع ۱۲ اور کیا نہ جانے دلون کے بھید وہ شخص جسنے دلون کو بنایا اور پیدا کیا یعنی خدائے تعالیٰ فرماتا ہی کہ اے احمقو اتنا نہین سمجھتے کہ جسنے دل کو پیدا کیا ہی اپنی قدرت سے اُس سے دل کا احوال کیونکر چھپا ہوگا اور وہ خدائے تعالیٰ خوب جاننے والا ہی بھیدون کا اور خبردار اور واقف ہی سب کے احوال کا گو چھپا ہو یا ظاہر ہو هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ۭ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ۝ وہ خدائے تعالیٰ جسنے بنائی تمھارے واسطے زمین عاجز اور تابعدار پھر چلو پھرو اُسکی طرفون اور کنارون مین یعنی جہان چاہو چلو اُسپر اور کھاؤ

خدائے تعالیٰ کی روزی سے جو تمہارے واسطے مقرر رکھی ہے جب تک جیو پھر تمہیں مرنے کے اٹھکر گوروں سے جاؤ گے خدائے تعالیٰ کے پاس حساب دینے کو ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یُّخْسِفَ بِکُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِیَ تَمُوْرُ۝ اے کافرو کیا بے ڈر ہوئے تم اُس شخص سے جو آسمان مین ہے اس بات سے کہ تمہین زمین کے اندر لیجاوے یعنی زمین اپنا اندر لے لیوے تمکو اُسکے حکم سے پھر وہ زمین اندر سے کر پھر آوے یعنی اوپر نیچے لیجاوے تمکو اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یُّرْسِلَ عَلَیْکُمْ حَاصِبًا فَسَتَعْلَمُوْنَ کَیْفَ نَذِیْرِ۝ یا بے ڈر ہوئے تم اُس شخص سے جو آسمان مین ہے اس بات سے کہ بھیجو بھیجے تم پر پتھرون کا مینھ جیسے حضرت لوطؑ کی امت پر پتھر برسائے تھے پھر جانو تم جب عذاب دیکھو کہ کیسا ہوتا ہے ڈرانا ہمارا پر اُس وقت کا جاننا فائدہ نہوگا تمہین وَلَقَدْ کَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَکَیْفَ کَانَ نَکِیْرِ۝ اور بیشک جھوٹا کہا نبیون کو اُن لوگون نے جو پہلے تھے ان مکے کے کافرون سے یعنی لگے پیغمبرون کی امت سے پھر ڈرہ اُسی سبب سے مر کھپے پھر جانو تم اُن کا حال سُن کر کہ کیسا ہے عذاب ہمارا اَوَلَمْ یَرَوْا اِلَی الطَّیْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّیَقْبِضْنَ مَا یُمْسِکُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ اِنَّهٗ بِکُلِّ شَیْءٍۭ بَصِیْرٌ۝ اے کیا نہین دیکھتے طرف جانورون کے جو اُڑتے ہین اُنھون کے سر پر قطار ہو کر پھر باندھتے ہین اور کھولتے ہین اُڑنے کے واسطے یعنی جانور جو اُڑتے ہین تو اپنے پرون کو کھولتے اور موندتے ہین تو نہین تھامتا اُن کو مگر خدائے تعالیٰ یعنی اگر نہ اُسے تعالیٰ نے تھامے اپنی قدرت سے تو گر پڑین اور وہ خدائے تعالیٰ سب چیز کو دیکھتا ہے کچھ اُس سے چھپا ہوا نہین ہے اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ جُنْدٌ لَّکُمْ یَنْصُرُکُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اِنِ الْکٰفِرُوْنَ اِلَّا فِیْ غُرُوْرٍ۝ اے پھر کوئی ہے ایسا اور اس بات کہنے کے لائق کہ وہ ہے فوج مدد کرنے والی اور حمایتی تمہاری سوائے خدائے تعالیٰ کے جو عذاب اور غصے خدائے تعالیٰ کے دیا وے یعنی سوائے خدائے تعالیٰ کے ایسا کوئی نہین ہے جو عذاب سے دوزخ کے بچاوے نہین ہین یہ کافر مگر فریب مین شیطان کے ہین یعنی شیطان نے جو اُنھین بہکایا ہے کہ دوزخ اور اُسکا عذاب نہین ہے کافرون نے سچ جانا اور اُسکے کہنے سے خراب ہوے اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ یَرْزُقُکُمْ اِنْ اَمْسَکَ رِزْقَهٗ یا کون ہے ایسا جو اُس سے کہے کہ یہ روزی دیوے گا اگر خدائے تعالیٰ اپنی روزی بند کر لیوے یعنی اگر خدائے تعالیٰ سی کا رزق موقوف کرے تو کون ہے جو اُسے سوائے خدائے تعالیٰ کے اپنے پاس سے کھانے کو دیوے یہ بات کافر جانتے ہین اور یقین ہے کہ روزی دینے والا اور پیدا کرنے والا وہی ہے اس بات سے غیر واقف نہین ہین بَلْ لَّجُّوْا فِیْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ۝ بلکہ جان بوجھکر لگے آتے ہین جھگڑنے کو اور غرور کرتے ہین اور نافرمانی کرتے ہین اور سچ بات سے بیزار ہوتے ہین اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُکِبًّا عَلٰی وَجْهِهٖۤ اَهْدٰۤی اَمَّنْ یَّمْشِیْ سَوِیًّا عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۝ بھلا ایک شخص جو چلے اوندھا پڑا ہوا اور منھ اپنے کے اور دائین بائین نہ دیکھے اور آگے پیچھے کا دھیان نکرے تو وہ خوب چلتا ہے یا وہ کوئی جو چلتا ہے سیدھا اپنے قدمون پر کھڑا نیچان اور اونچان اور گڑھا کنوان دیکھتا چلے ہے وہ سیدھی راہ مضبوط پر ہے یہ مثل ہے کافرون اور مومنون کی یعنی کافرون نے جو اپنے باپ دادا سے جو چال دیکھی ہے اسی طرح چلے جاتے ہین بھلائی برائی اُسکی نہین سمجھتے اور مومنون نے سمجھکر سیدھی دین اسلام کی راہ چلی اور گمراہی کی راہ چھوڑ دی پھر یہ منزل مقصود کو پہونچینگے یا وہ کافر قُلْ هُوَ الَّذِیْۤ اَنْشَاَکُمْ وَجَعَلَ لَکُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ قَلِیْلًا مَّا تَشْکُرُوْنَ۝ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرکون کو کہ مین تمہین اُس خدائے تعالیٰ کی راہ بتاتا ہون کہ جس نے تمہین پیدا کیا اور بنائے تمہارے واسطے کان جو تم سنتے ہو اُن کانون سے سب کی آواز اور بات اور بنائین تمہارے واسطے آنکھین جو سب کچھ اُن سے دیکھتے ہو اور بنایا تمہارے واسطے دل جو اُس سے ہر چیز کو سمجھتے ہو اب سمجھو کہ خدائے تعالیٰ نے یہ کیسی نعمتین تمکو دی ہین لیکن تم بہت تھوڑا شکر کرتے ہو یعنی شکر نہین کرتے اُسکی نعمتون کا اور قُلْ هُوَ الَّذِیْ ذَرَاَکُمْ فِی الْاَرْضِ وَاِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ۝ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کو کہ وہ ہے خدائے تعالیٰ کہ جسنے تمہین پیدا کر کے پھیلایا زمین مین یعنی ہر ایک کو حویلی اور مکان اور کسب اور ہنر علحدہ دیا کہ آرام سے رہ کر عبادت کرو اور حکم بجا لاؤ اور پھر جب مروگے تو پھر بعد مدت مقرر کے گوروں سے اُٹھکر خدائے تعالیٰ کے آگے حاضر ہوگے حساب دینے کو وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ۝ کہتے ہین کافر اور مشرک پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ کب ہو گی قیامت جو تم اُسکا یہ وعدہ کرتے ہو کہ اُس دن سب کا مون نیک اور بد کا حساب اور بدلا ہوگا بتاؤ تو کب ہے اگر سچے ہو تم یعنی کافر کہتے ہین کہ قیامت تو در اصل نہین ہے اگر تم کہتے ہو کہ مقرر ہووے گی اگر اس بات مین سچے ہو تو بتاؤ کہ کب ہو گی اور کتنی مدت پیچھے آوے گی تو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاِنَّمَاۤ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ۝ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کے جواب مین کہ سوائے اسکے نہین ہے تمہارا جواب کہ قیامت کے آنے کا وقت خدائے تعالیٰ کے پاس ہے اور مین ڈرانے والا ہون کھلا ہوا یعنی جو مجھے حکم ہوتا ہے وہی مین تمہین کھولکر کہتا ہون کہ قیامت مقرر آویگی تم اُس دن سے ڈرو کہ ذرہ ذرہ کا حساب ہوگا لیکن وقت اُسکے آنے کا خدا تعالیٰ ہی جانتا ہے

اور میرا کام اتنا ہی ہے کہ حکم خدائے تعالیٰ کا تمھین کہہ دیتا ہون آگے تم جانو مانوگے تو چھوٹوگے نہ مانوگے تو عذاب مین گرفتار ہوگے فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ۝ پھر جسوقت دیکھینگے کافر قیامت کو نزدیک اپنے تو بُرا ہو جائیگا اور بگڑ جائیگا مُنھ اُنکا دیکھتے ہی قیامت کو مارے ڈر کے اور کہینگے فرشتے کہ یہی ہے وہ کہ تھے تم دنیا مین ہمیشہ اُسے چاہنے والے یعنی قیامت کو جو تم جلد چاہتے تھے یہ وہی ہے کہتے ہین کہ کافر ہمیشہ آرزو کرتے تھے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُنکے یار اور رفیق بھی سب مرین خدائے تعالیٰ اپنے دوست کو اس بات کی خبر دیتا ہی اور اُنکے جواب مین یہ آیت بھیجی قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انھین جو تیری موت چاہتے ہین کہ بھلا دیکھو تو تم اگر مجھکو مار ڈالا خدائے تعالیٰ نے اور جو میرے ساتھ رفیق ہین اُنکو بھی مار ڈالا یا بخشا مجھے اور اُنھین اور دیر کی میرے مارنے مین یعنی اگر تمھاری یہ آرزو ابھی ہوئی یا اسمین دخیل ہوئی تو پھر کون ہی ایسا جو امان دیوے گا کافرون کو عذاب دُکھ دینے والے سے یعنی نہ میرے مرنے سے اور نہ میرے جینے سے تم پر سے عذاب موقوف ہوگا تم دونون طرح عذاب سے نہین بچنے کے سوائے ایمان لانے کے یعنی جب تک ایمان نہ لاؤگے کسی طرح ہرگز نہین چھوٹوگے اور قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ خدائے تعالیٰ بے نہایت بخشش کرنے والا ہے جو ایمان لایا مین ساتھ اُسکے اور اُسی پر بھروسا کیا مین نے اپنے کامون کا پھر جلد جانوگے تم کہ کون ہے بیچ گمراہی کھلی ہوئی کے یعنی قیامت کو یا مرنے کے دن کھلیگا تم پر کہ کون گمراہ ہی اور قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ۝ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ دیکھو تو بھلا اگر ہو جاوے پانی تمھارے کنوون کا نیچے زمین کے یعنی غائب ہو جاوے تو پھر کون ہے ایسا جو لاوے تمھارے واسطے پانی بہت بہتا ہوا صاف کھلا ہوا چاہیے کہ اس آیت کو تمام کرکے پڑھو کہ اَللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ تفسیر زاہدی مین لکھا ہے کہ ایک اُستاد شاگرد کو یہ آیت یاد کرواتا تھا کہ فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ۝ ایک کافر نے سُنکر کہا کہ بِالْمَعُوْلِ وَالْمُعِيْنِ ۝ یعنی ہتھیارون اور مددگارون سے پانی پھر بھر لاوینگے یہ کہتا ہوا چلا گیا رات کو اندھا ہوا اور ایک آواز غیب سے آئی کہ یا پانی روشنی کا تیری آنکھ سے غائب ہوا اب اُس کو پھیر لا معول اور معین سے فجر کو اندھا اُٹھا اور لگا سر پٹنے فائدہ کچھ نہ ہُوا۔

سُوْرَةُ الْقَلَمِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ | اثنتان وخمسون اٰية

ن جدا جدا حرف جو قرآن مین آئے ہین یہ بھید ہے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان جو اسے کوئی اچھی طرح نہین سمجھ سکتا ولیکن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ سُنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو فرمایا کہ پہلے خدائے تعالیٰ نے قلم پیدا کیا پھر دوات قلم نے اُس دوات سے حکم خدائے تعالیٰ کے لکھے جو کچھ کہ ہو چکا اور جو کہ ہوتا ہی اور جو کہ ہووینگا سب لکھ چکی سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہی کہ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۝ دوات و قلم کی اور اُسکے لکھنے کی قسم ہی یعنی قسم ہی دوات و قلم کی اور اُسکی جو کچھ اُنسے لکھا ہی مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ۝ نہین ہی تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ نعمت اور بخشش پروردگار اپنے کی دیوانہ جیسے ولید بیٹا مغیرہ کا کہتا ہی سو تو ویسا نہین ہی وہ جھوٹا ہی ولید ملعون کہتا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو قرآن پڑھتا ہی اور کہتا ہی کہ مین خدا کا بھیجا ہوا ہون یہ باتین دیوانون کی کرتا ہی سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہی کہ وہ جھوٹا ہی بلکہ وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ۝ اور بیشک تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر طرح بدلہ ہی نیک اس پیغام پہونچانے کا بغیر احسان رکھے ہوئے یعنی تجھے جو حکم کیا کہ یہ پیغام میرے بندون کو پہونچا تو حکم بجا لایا اور حکم ہمارا پہونچایا اگر وہ مانین یا نہ مانین تجھے اُسکا بدلہ ہم دینگے اور کچھ احسان نہین رکھین گے وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝ اور بیشک تو ہر طرح اوپر بہت بڑی اچھی خو اور عادت کے ہی یعنی تیرا مزاج اور عادت بہت اچھی ہی جو ایسی کسی کی نہین فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ ۝ بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ۝ پھر جلد دیکھیگا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دیکھینگے تیرے مدعی بھی جب اُنپر عذاب اُتریگا کہ تم مین سے کون ہی فتنہ اور بلا یعنی جا مین گے کافر کہ دیوانہ تو ہے یا وہ آپ ہین اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝ بیشک پروردگار تیرا خوب جانتا ہے اُنکو اُسکو جو بھولا ہے اُسکی راہ جو دین اسلام ہے اور وہی خدائے تعالیٰ خوب جانتا ہی اُن کو جو سیدھی راہ مین ہین یعنی خدائے تعالیٰ دونون کو جانتا ہے کسی کا حال اُس سے چھپا نہین فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝ پھر تو کہنا مت مان اُنکا جو جھوٹ جانتے ہین تیرے معجزون کو

اور قرآن کو وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ۝ چاہتے ہین یہ مشرک تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو تو نرمی کرے اُن سے اور بتون کو طعنہ نہ دیوے تو پھر وہ بھی نرمی کرین تجھ سے اور تیرے دین کو عیب نہ کرین یعنی مشرک چاہتے ہین کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے دین اور بتون کو عیب نہ کرے اور ہم سے اخلاص کرے تو ہم بھی اُس سے محبت کرین اور اُس کے دین اسلام کو طعن نہ کرین اور بُرا نہ کہین وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ۝ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيْمٍ ۝ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝ عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ۝ اور مت کہا مان کسی قسمین کھانے والے کا جو ہر بات مین قسم کھاوے جھوٹی سو وہ ولید بیٹا مغیرہ کا ہے سو ہلکا چھچھورا ہی عیب کہنے والا ہی لوگون کا پیٹھ پیچھے پھرنے والا ہی لڑائی کرتا ہوا پھیرا رکھنے والا ہی نیک کامون سے سخت روکنے والا ہی حد سے زیادہ گنہگار سوا ان سب عیبون کے حرامزادہ ہی یعنی تحقیق نہین جو اُسکا باپ کون ہی کہتے ہین کہ ولید اٹھارہ برس کا تھا جب مغیرہ نے کہا کہ تو میرا بیٹا ہی یہ کہکر اپنے پاس رکھا اور تفسیر زاہدی مین لکھا ہی کہ جب یہ آیت مجلس مین پڑھی گئی اور ولید نے سُنا اور دل مین غور کیا سب عیب اپنے مین پائے مگر کہا کہ مین سزاوار ہرگز نہین کا ہون اور باپ مغیرہ مشہور ہی اور جانتا ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جھوٹ نہین بولتا یہ بات کس طرح ہو پھر تلوار کھینچکر اپنی ماں پاس گیا اور احوال اپنے باپ کا پوچھا اور کہا سچ کہہ نہین تو مار ڈالتا ہون غرض اُسکی ماں نے ڈر کر سچ کہا کہ تیرا باپ نامرد تھا اور تیرے چچا کے بیٹے مال کے وارث ہوا چاہتے تھے مین نے فلانے غلام کو کچھ دے کر اُس سے بیج لیا سو تو پیدا ہوا سو سچ ہی کہ اسی سبب زیادہ دشمنی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رکھتا تھا سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہی کہ ایسے شخص کا کہا مت مان اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ ۝ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ اسواسطے کہ مالدار ہی اور اولاد رکھتا ہی جسوقت کہ پڑھی جاتی ہین آیتین ہمارے قرآن کی اُسکے آگے یعنی ولید ملعون کے آگے تو کہتا ہی کہ قصے ہین گذرے ہوے لوگون کے سو ایسے کی سزا یہ ہی کہ سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ۝ جلد ہوگا جو نشان داغ کا دینگے ہم اُسکی ناک پر یعنی منھ کالا کرکے رسوا کرینگے کہتے ہین کہ بدر کی لڑائی مین زخم اُسکی ناک پر لگا تھا جو نشان اُسکا نگیا اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ بیشک آزمایا ہمنے مکہ کے لوگون کو قحط انداز اور میوے کے سے جیسے آزمایا تھا ہمنے باغ کے مالکون کو کہتے ہین کہ صنعان شہر کے گردے مین جو یمن کے ملک مین ہی ایک نیکبخت کا باغ تھا جب اُس باغ کا میوہ تیار ہوتا تو توڑنے کے وقت اچھے سے اچھا فقیرون کو دیتا اور جب سب توڑ چکتا تو سوان حصہ نذر لے تعالیٰ کی نکال کر محتاجون کو بانٹتا جب وہ نیکبخت مرگیا بیٹون نے کہا کہ مال تھوڑا ہی اور خرچ کنبے کا بہت ہی اگر باپ کی طرح ہم بھی دیوین گے تو گذران ہماری تنگ ہوگی پھر اُسکا علاج یہ ہی کہ فجر ہی بہت سویرے اُٹھکر جائیے جو فقیرون کو خبر نہ ہووے اُس وقت جاکر میوہ توڑ لائیے جیسا کہ فرماتا ہی پروردگار اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ۝ وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ ۝ جب قسم کھائی اُس باغ کے وارثون نے کہ بیچکے سے جاکر میوہ توڑین فجر ہی سویرے جو فقیرون کو خبر نہ ہووے اور نہ کہا کہ انشاء اللہ تعالیٰ قسم کھانے کے وقت پھر اُن باتون کو سمجھکر کے سو رہے اپنے گھر مین فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ۝ پھر اُس باغ پر پھر گیا پھرنے والا یعنی بلا آئی باغ پر تیرے پروردگار سے رات کو اور وہ سوتے تھے اپنے گھرون مین فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ۝ فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ ۝ پھر ہوا وہ باغ اُس بلا سے جیسے میوہ چڑا ہوا یعنی وہ باغ ایسا ہوگیا جیسے کہ اُسکا سارا میوہ توڑ لیا اور کچھ نہ چھوڑا اور وہ اُس حال سے خبر نہ رکھتے تھے پھر پکارا ایک بھائی نے دوسرے کو فجر ہی اور کہا اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ ۝ وہ کہ سویرے اُٹھکر چلو اپنے کھیت پر اگر ہو تم توڑنے والے میوے کے اور اُس مین کھجورین تھین پھر سب اُٹھے اور اسباب اُسکے توڑنے کا لیکر گھر سے فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ۝ اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِّسْكِيْنٌ ۝ وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ ۝ پھر چلے باغ کی طرف اور یہ ڈرتے تھے اور چپکے چپکے کہتے تھے تو کوئی نہ سُنے یہ کہ ایسا نہ ہو جو گھس آوے یعنی چلا آوے آج کوئی فقیر جو حصہ لے جاوے اور سویرے سے جلد دوڑتے زور سے فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْٓا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ۝ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ۝ جب دیکھا باغ کو جو اُس مین میوہ دیکھنے کو بھی نہیں ہی تو کہا آپس مین کہ بیشک ہم راہ بھولے باغ کی یعنی کل ہم تو بھرا ہوا میوہ سے چھوڑ گئے تھے اب یہان تو ذرا بھی میوہ نہین ہی پھر دھیان کیا تو دیکھا کہ دیوار اور مکان وہی ہین تب کہا کہ باغ تو وہی ہی پر ہم بے نصیب ہین اُسکے میوہ سے اور نا امید ہین اُسکے نفع سے قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ۝ پھر کہا اُن کے منجھلے بھائی نے جو وہ عقلمند تھا کہ اے کیا نہ کہا تھا مین نے تمکو کل کہ کیون نہین یاد کرتے خدائے تعالیٰ کو یعنی کہو کہ اگر خدا تعالیٰ چاہیگا

تو میوہ تو ڈبو دینگے تم نے نہ مانا تب قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝ کہا سب نے کہ پاک ہے سب عیبوں سے پروردگار ہمارا اور یہ جو باغ کا میوہ غائب ہوا تو خدا تعالےٰ نے ظلم نہیں کیا ہمپر بلکہ بیشک ہم ہی تھے ظلم کرنے والے جو نیت کی کہ فقیروں کو نہ دینگے فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ ۝ پھر روبرو ہوا ایک دوسرے کے طعنے دینا ہوا یعنی آپس میں بیٹھ کر ایک دوسرے کو کہنے لگا کہ تو بھی تو اس بات پر راضی ہوا کہ فقیروں کو نہ دیجیے اور سویرے اٹھکر میوہ توڑ لائیے دوسرے نے کہا تو بھی چپ رہا اور منع نہ کیا اور ایک نے کہا کہ پہلے تو نے ہی یہ بات نکالی غرض کہ سب نے اپنے گناہوں پر اقرار کیا اور قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ کہا سب نے اے ہائے افسوس اور خرابی ہماری بیشک ہم تھے حد سے گذرے جو انشاء اللہ تعالیٰ نہ کہا اور نیت کی جو فقیروں کو نہ دیوین گے لیکن خدائے تعالےٰ کی کریمی سے امید ہے عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ۝ شاید پروردگار ہمارا وہ کہ بدلا دیوے ہمکو اچھا اس باغ سے بیشک ہم اپنے پروردگار کی طرف محبت کرنے والے اور سب طرف سے اُسی کی طرف پھرنے والے ہین اور توبہ کی ہم نے امیدوار ہین جو توبہ قبول کرے پھر خدائے تعالےٰ نے اون کے عجز کے سبب اُن پر مہربانی کی اور اُنکو ایک باغ دیا بھرا ہوا میوے کا خدائے تعالےٰ ایسا ہی کریم ہے پھر دیکھو کہ كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ ایسا ہے عذاب خدائے تعالےٰ کا دنیا مین عذاب یکایک آتا ہے بے خبر اور ہر طرح عذاب اُس جہان کا بہت بڑا ہے جو اُس کی انتہا نہین یعنی ہمیشہ رہے گا کافرون پر اگر یہ کافر ہوتے جاننے والے تو ڈرتے اُن کامون سے جن کامون کے سبب عذاب ہوگا اور ہرگز وہ کام نہ کرتے اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ بے شک ڈرنے والون کے تئین جو کام کہ جس سے عذاب ہووے گا وہ کام نہین کرتے اُنکو آگے پروردگار اُن کے کے باغ ہین نعمت سے بھرے ہوئے یعنی جو لوگ کہ خدائے تعالےٰ کے عذاب سے ڈرتے ہین اور اُسکا حکم بجا لاتے ہین خدائے تعالیٰ نے اُن کے واسطے باغ نعمت کے بھرے ہوئے رکھے ہین کافر کہتے ہین کہ یہ باغ نعمتون کے بھرے ہوئے جو مسلمان کہتے ہین کہ ہمارے واسطے ہین بعد مرنے کے یہ دراصل تو کچھ نہین پر ہمنے مانا کہ اگر یون بھی ہے تو ہمین اُن سے اچھے باغ ہونگے جواب یہان دُنیا مین ہم اُن سے سب طرح اچھے ہین مال و دولت اور عزت مین سو خدائے تعالیٰ اُن کی بات کو رد کرکے فرماتا ہے اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ۝ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝ اے کیا پھر ہم کرینگے مسلمانون کو کافرون کے برابر یہ تو ہوگا نہین جو کافر اور مسلمان قیامت کو برابر ہووین کیا ہوا تمکو اے مشرکو کیسی بات کہتے ہو کہ ہم مسلمانون کے برابر یا بہتر ہون گے تو پھر اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ۝ اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ۝ اے کیا تمھارے واسطے کتاب ہو کوئی جو اُس مین پڑھتے ہو وہ کہ واسطے تمھارے اُس مین لکھا ہے کہ جو چاہو گے سو ہوگا اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ۝ یا تم نے قسم کھائی یا قول کیا ہے ہمنے پُرامضبوط کہ قیامت کے دن تلک واسطے تمھارے ہے جو کچھ تم کہو اپنے واسطے بھلائی برائی سے یعنی تم جو کہتے ہو کہ ہم قیامت کو بھی مسلمانون سے بہتر ہون گے مال و دولت مین پھر اس بات کی کون سی دلیل ہے سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ۝ یوچھ اُن سے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کون ہے اُن مین سے جو ضامن ہے اس بات کا یعنی ذمہ لیوے اس بات کا کہ قیامت کو ہم سمجھ لیوین گے اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ ۚ فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ۝ یا کوئی اُنکے شریک ہین یعنی اُنھون نے جو ہمارے شریک مقرر کر رکھے ہین اپنے نزدیک وہ اُن کی مدد کرین گے پھر کہ لاؤ اپنے مقرر کیے ہوئے شریک اپنی مدد کو اگر ہو تم سچ کہنے والے اس بات کے جو باغ نعمت کا بھرا ہوا ملے گا اُن کو قیامت مین يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ ۝ جسدن کھلیگی پنڈلی عرش کی یا تجلی کرے گا نور خدائے تعالےٰ کا اور بلائے جاوینگے لوگ واسطے سجدہ کرنے کے کہتے ہین کہ اُس دن خدائے تعالےٰ کا نور تجلی کرے گا اور حکم ہوگا کہ سجدہ کرو۔ اور ایک روایت یہ ہے جو کھولے گا اور ظاہر کرے گا پروردگار پنڈلی اپنی اُسے دیکھکر مسلمان سجدہ کرین گے اور منافقون کی پیٹھ کی ہڈی کمر کے نیچے سے سرتلک ایک ہوگی سجدہ نہ کرسکینگے جیسے کہ فرماتا ہے فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ ۝ پھر سجدہ نہ کرسکینگے نیچے ہون گی آنکھین۔ شرمندگی سے اُنھین خواری اور رسوائی ہوگی۔ اور وہ مقرر تھے دنیا مین بلائے جاتے سجدہ کرنے کو یعنی دنیا مین اُنھین کہتے تھے کہ سجدہ کرو خدائے تعالےٰ کو اور تندرست تھے کچھ کسی طرح کی بیماری کا اُنھین بہانہ نہ تھا جب وہ وقت گیا فرصت کا اب سوائے حسرت اور پچھتانے کے حاصل نہین

وقف لازم ع ۱۳ ۳

صح عند المتاخرین

اب خدائے تعالیٰ کافرون پر غصے ہوکر واسطے تسلی کرنے دل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرماتا ہو کہ فَذَرْنِیْ وَمَنْ یُّکَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ پھر چھوڑ دے مجھے اور اُن لوگون کو جو جھوٹ جانتے ہین اِس بات کو یعنی قیامت اور اُسکے احوال کو مین سمجھ لونگا اُنسے تو فکر اور غم مکر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی بات کا پکڑونگا مین اُنکو سہج سہج اُس جگہ سے جو نجانین وہ وَاُمْلِیْ لَهُمْ اِنَّ کَیْدِیْ مَتِیْنٌ ۝ اور ڈھیل دیتا ہون مین اُنکو تو مغرور ہو وین اور خوب گناہ من مانتے کر لیوین تب عذاب سے پکڑون اُنکو کہ بیشک پکڑنا میرا اور عذاب کرنا میرا سخت اور مضبوط ہو جیسی طرح پھرتا اور سرکتا اور دور نہین ہوتا اَمْ تَسْئَلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ۝ اے محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کیا تو مزدوری مانگتا ہی اُنسے دین کی راہ بتانے پر پھر اُنپر جو چٹی بھاری ہوتی ہی جو تجھسے بیزار ہوتے ہین اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَیْبُ فَهُمْ یَکْتُبُوْنَ ۝ یا اُنکے پاس غیب کی خبر آتی ہی پھر وہ اُس خبر کو لکھتے ہین اور اُسی کی سند سے کہتے ہین کہ ہم مسلمانون سے قیامت کو بہتر ہونگے مال اور دولت مین فَاصْبِرْ لِحُکْمِ رَبِّکَ وَلَا تَکُنْ کَصَاحِبِ الْحُوْتِ اِذْ نَادٰی وَهُوَ مَکْظُوْمٌ وقف لازم پھر صبر کر ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے پروردگار کے حکم سے یعنی جس طرح پروردگار کا حکم ہوتا ہی اُسی طرح کام کر اور جلدی اور بیقراری مت کر جیسے یونس نبی علیہ السلام نے کی جو بغیر حکم خدائے تعالیٰ کے بھاگا اور صبر نہ کیا تو پھر قید مچھلی کے پیٹ مین ہوا جب پکارا اپنے رب کو کہ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ اور حضرت یونس تھے بھاگتے وقت غصہ مین بھرے ہوے لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَکَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ۝ اور اگر نہ پاتا اور نہ تھامتا یونس نبی علیہ السلام کو فضل اُسکے پروردگار کا تو ہر طرح پھینکا گیا تھا بیچ جنگل بغیر گھانس اور درخت کے اور حضرت یونس علیہ السلام لعنہ اور اولہنا کھائے ہوے تھے یعنی اگر خدائے تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے یونس علیہ السلام کے حال پر غور نہ کرتا تو البتہ دکھ پاتا جو اِسی جنگل مین پڑا تھا جہان سایہ اور گھانس بھی نہ تھا فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ پھر قبول کیا اور نوازا یونس علیہ السلام کو اُسکے پروردگار نے اور کیا اُسکو نیکبختون سے کہتے ہین کہ قریشیون نے ایک قوم کے لوگون کو جو نظر لگانے مین مشہور تھے انھین کچھ دینا کیا اور کہا کہ تم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسی نظر لگاؤ جو یہ دنیا سے جاوے اور ہم اُسکے دکھ سے چھوٹین خدائے تعالیٰ نے اُن بدنظرون کی نظر کو دفع کیا اور یہ آیت بھیجی کہ وَاِنْ یَّکَادُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَکَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّکْرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ۝ نزدیک تھا جو کافر تجھے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گراتے اپنی نگاہون سے یعنی تجھے نظر لگاتے جبوقت کہ سنتے ہین قرآن کو تو کہتے ہین کہ یہ مرد دیوانہ ہوا ہی یعنی دیوانہ ہے یا دیوانہ ایسی ایسی باتین سکھاتا ہی اور وہ جھوٹے ہین جو دیوانہ کہتے ہین بلکہ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ نہین ہے وہ قرآن مگر نصیحت ہے واسطے خلقت کے جو سمجھنے والے ہین یعنی بیشک نصیحت ہے قرآن شریف وقف لازم ع ۱۹ ۲ ۴

سورۃ الحاقۃ مکیۃ وھی | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | اثنتان وخمسون اٰیۃ

اَلْحَآقَّةُ ۝ مَا الْحَآقَّةُ ۝ وَمَآ اَدْرٰىکَ مَا الْحَآقَّةُ ۝ سچا وقت مقرر ہونا ہی کیا ہی پھر وہ سچا وقت مقرر ہونا اور کس چیز نے بتایا اور جتایا تجھے کہ کیا ہی سچا وقت مقرر ہونا جس سے ڈرنا ضرور ہی اور اُسوقت سب کے کام بھلے بُرے ذرہ ذرہ پوچھے جاوین گے اور اُنکے موافق بدلہ ملیگا سو وہ دن قیامت کا ہی اور ایک نام قیامت کا حاقہ بھی ہی کَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ۝ جھوٹ جانا قوم ثمود نے جو حضرت صالح نبی علیہ السلام کی قوم تھی اور قوم عاد نے جو حضرت ہود نبی علیہ السلام کی قوم تھی اُنھون نے جھوٹ جانا قیامت کے دن کو اور قارعہ بھی قیامت کے دن کا نام ہی فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِکُوْا بِالطَّاغِیَةِ ۝ پھر قوم ثمود کو ہمنے مار کھپایا بسبب تکبری اُنکی کے یا ساتھ صیحہ کے جو ایک آواز سخت تھی حضرت جبرئیل کی وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِکُوْا بِرِیْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِیَةٍ ۝ اور پھر قوم عاد کو ہمنے مار کھپایا ساتھ باؤ سخت کے جو حد سے زیادہ تھی پھر خدائے تعالیٰ نے سَخَّرَهَا عَلَیْهِمْ سَبْعَ لَیَالٍ وَّثَمٰنِیَةَ اَیَّامٍ حُسُوْمًا بھیجی قوم عاد پر وہی سخت باؤ جو چلتی ہی رہی سات رات اور آٹھ دن وہ بُری باؤ ویران کرنے والی قوم عاد کے گھر بار کو وہ باؤ ایسی تھی جو اُسنے اُنکی حویلیان بنیاد سے اُکھاڑ کر پھینکدین وہ باؤ بدھ کے دن صبح سے جو شروع ہوئی تھی تو دوسرے بدھ کی شام کو موقوف ہوئی تھی فَتَرَی الْقَوْمَ فِیْهَا صَرْعٰی کَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِیَةٍ ۝ پھر دیکھتا تو اے دیکھنے والے اگر ہوتا تو اُس قوم کو اُس وقت مُردے پڑے ہوے گویا کہ وہ لوگ تھے جیسے کھجورون کی پرانی درخت کی اُکھڑی ہوئی لکڑی پڑی ہوئی فَهَلْ تَرٰی لَهُمْ مِّنْ بَاقِیَةٍ ۝ پھر کچھ بھی دیکھتا ہی تو اے دیکھنے والے اُنکا نشان ہمہ بچا ہوا یعنی قوم عاد ایسی ہلاک ہوئی ہمارے غضب سے جو کچھ اُنسے نشان بھی باقی نہین رہا وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ وَالْمُؤْتَفِکٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ۝ اور آیا فرعون اور وہ لوگ جو اُس سے پہلے تھے اور گانون

رسنے والے ساتھ گناہوں کے یعنی اُن لوگوں نے گناہ اور شرک کرنا اختیار کیا اور فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً ۝ پھر کہا نہ مانا اپنے پروردگار کے بھیجے ہوئے کا پھر پکڑا خدائے تعالیٰ نے اُنکو پکڑنا سخت ایسا جو پھر کبھی نہ چھوٹ سکیں گے اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِي الْجَارِيَةِ ۝ اور بیشک ہم نے جب پانی حد سے گذرا بے نہایت نوح نبی علیہ السلام کے طوفان کے وقت تو ہمنے چڑھایا تھا تمہارے باپ دادا کو جہازی کشتی مین اسواسطے کہ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ۝ تو کرین ہم اس احوال کو واسطے تمہارے نصیحت اور یاد آوری کہ خدائے تعالیٰ نے اس طرح مومنون کو بچایا اور اُس نے کافرون کو ہلاک کیا اور اسواسطے کہ یاد رکھے کان یاد رکھنے والا جو اُسے یاد رکھ کر ڈرے خدائے تعالیٰ کے عذابون سے اور اُسکا حکم بجالاوے فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝ پھر جب پھونکا جاوے گا نرسنگا یا قرنا ایک باری پھونکنا وَحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ۝ اور اُٹھائی جاوینگے زمین اور پہاڑ اپنی جگہ سے پھر ٹوٹے گی زمین اور پہاڑ یکبارگی ٹوٹنا یعنی ذرہ ذرہ ہونگے جیسے جنگل کی ریت یا جیسے دُھنیے کی روئی دُھنتے وقت اُڑتی فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝ پھر اُس دن ہونا ہی سو ہوگا یعنی قیامت آکر موجود ہوگی وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ۝ اور پھٹیگا آسمان پھر یہ آسمان ہوگا اُسدن سست اور نکما وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ۝ اور فرشتے ہونگے آسمان کے کناروں پر حکم خدائے تعالیٰ کے سے اور اُٹھاوین گے تخت تیرے پروردگار کا اپنے اوپر اُس دن آٹھ فرشتے کہتے ہین کہ اُٹھانے والے تخت رب العالمین کے اب ہمیشہ سے چار فرشتے ہین اور قیامت کے دن آٹھ فرشتے ہونگے۔ اور بعضے کہتے ہین کہ آٹھ قطار فرشتون کی ہوگی جو تخت رب العالمین کا اُس دن اُٹھاوین گے جو اُن فرشتون کا شمار بغیر حق تعالیٰ کے کوئی نہین جانتا يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ۝ اُس دن حاضر ہوگے تم آگے خدائے تعالیٰ کے حساب دینے کے واسطے چھپا نہ رہے گا خدائے تعالیٰ سے کوئی چھپا ہوا فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ۝ پھر جسکو دیا جاویگا اعمالنامہ اُسکا داہنے ہاتھ مین پھر وہ کہیگا فرشتون کو کہ آؤ اور پڑھو میرا اعمالنامہ جو اُس مین کچھ ایسا نہین لکھا جو اُسکے دکھانے سے مین شرمندہ ہونگا اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنِّيْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ۝ بیشک مین جانتا تھا وہ کہ مین ملنے والا ہونگا اور دیکھونگا اپنے کامون کے حساب کو یعنی مجھکو یقین تھا کہ جو کچھ مین نے دنیا مین کیا ہوگا اُسکا حساب دینا مقرر ہے فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝ پھر اُس شخص کو گذران ہوگی خوشی کی جو اُسمین کسی طرح کا فکر اور اندیشہ نہوگا اور عزت اور حرمت سے رہیگا فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝ قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ ۝ اونچے بلند باغ ہین جو میوے اُس باغ کے درختون کے نزدیک ہو رہے ہے توڑنے والون کے ہاتھ سے یعنی بے محنت توڑ کھاوینگے وہ شخص اور فرشتے اُن لوگون کو کہینگے كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ۝ کھاؤ میوے اور پیو ٹھنڈے پانی مزے دار بسبب اُسکے جو تمنے کام کیے ہین دنیا کے بیچ گذرے ہوے دنون مین وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ۝ اور اُسکا بائین ہاتھ مین اور اُس اعمالنامہ مین بُرے کام اپنے کیے ہوے دیکھیگا تو پھر کہیگا نہایت پچھتاوے سے کہ ہاے کیا اچھا ہوتا جو نہ دیتے اعمالنامہ میرا مجھے جو ایسا رسوا نہوتا وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ۝ اور کیا اچھا ہوتا جو مین نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہی جواب اُسکے جاننے سے سوائے عذاب کے اور رسوائی کے کچھ حاصل نہین ہو يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ۝ اے کیا اچھا ہوتا جو وہ موت جس سے دنیا مین موا تھا وہی موت ہوتی قضیہ تمام کرنے والی یعنی مین ایسا مرتا کہ پھر دوبارہ پیدا نہوتا مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ۝ هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطَانِيَهْ ۝ کچھ دور نہ کیا مجھسے عذاب کو میرے مال نے یعنی دنیا مین جو میرا مال تھا سو وہ اب میرے کچھ کام نہ آیا اور غائب ہوئی مجھسے حکومت اور قوت اور زور میرا جو دنیا مین تھا مجکو یا دلیل میری غائب ہوئی جسپر مجھے بھروسا تھا پھر حکم ہوگا دوزخ کے دربان کو کہ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ۝ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ۝ ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ۝ اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ۝ پکڑو اُسے پھر

طوق ڈالو اسکی گردن مین پھر دوزخ کی آگ مین ڈالو اُسے پھر پیچ زنجیر کے جو گردن مین وہ زنجیر ستر گز کی ہوگی پھر لاؤ اُسے اُس زنجیر مین خوب کھینچ کر مضبوط باندھو جو ہل نہ سکے کسواسطے کہ بیشک وہ شخص تھا دنیا مین جو ایمان نہ لایا خدائے تعالیٰ بہت بزرگ پر اور اُسکا حکم نمانا اور اُسکے بھیجے ہوے کو جھوٹ جانا وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝ اور محبت اور آرزو نہ رکھتا تھا اوپر کھانے فقیر کے یعنی نچاہتا تھا کہ فقیر کو کھلاوے فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ۝ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ۝ پھر نہین آج اُسکو کوئی اپنا دوست جو حمایت کرے اور نہ کچھ کھانے کو ہو اُسی کے آج سوائے دھوون دوزخیون کے یعنی وہ جو دوزخیون کے بدن سے پیپ اور پانی بہیگا سو وہی اُنکی خوراک ہوگی پھر ایسی خوراک لَا يَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخٰطِـُٔوْنَ ۝ نہ کھاوین گے اُسکو مگر گنہگار یعنی شرک ہی وہ خوراک کھاوینگے یعنی سب گناہ بخشیگا خدائے تعالیٰ اگر چاہیگا لیکن شرک نہین بخشنے کا فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ۝ وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ ۝ پھر نہین ہی جو کافر کہتے ہین کہ قرآن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دل سے بنایا ہی بلکہ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ۝ وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ ۝ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۝ قسم کھاتا ہون اُس چیز کی جو تم دیکھتے ہو اور اُسکی قسم کھاتا ہون جسے تم نہین دیکھتے یعنی ساری پیدایش کی قسم ہی کہ بیشک وہ قرآن ہر طرح پڑھا ہوا ہے بہت بڑے بھیجے ہوے کا یعنی ہمارا بھیجا ہوا ہے بہت بڑا اُسکی زبان پر قرآن بھیجا ہی جو وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی یا حضرت جبرئیل علیہ السلام ہی وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۭ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ۝ اور نہین ہی یہ قرآن بات شعر کہنے والے کی تھوڑے ہین سچ جاننے والے وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝ اور نہ قرآن کہا ہوا کسی کاہن کا ہی یعنی جو شخص کہ غیب کی خبر بتاتے ہین اُنھون نے بھی یہ قرآن نہین بنایا تھوڑے ہین نصیحت ماننے والے تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ نیچے اُترا ہوا ہی سارے عالم کے پروردگار کے پاس سے وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ۝ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ۝ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ۝ اور اگر کہے جھوٹ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے کہ تمھارا گمان ہی ہم پر کوئی بات بنا دے تو ہر طرح پکڑین ہم اُسے زور اور قوت سے پھر کاٹین ہم اُسکی رگ جان کی یعنی خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے کافرو جیسے کہ تم کہتے ہو کہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دل سے بنا کر کہتا ہی کہ یہ خدائے تعالیٰ کا کلام ہی اگر یون سچ ہو تو ہم اُسے ہلاک کرین بڑے عذاب سے سو تمھاری بات سب جھوٹ ہی اور جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتا ہی سب سچ ہے فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ۝ پھر نہین کوئی ایک تم مین سے ایسا جو وہ ہلاکی اُس سے دور کرے اور اُسے بچاوے وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ اور بیشک قرآن ہر طرح نصیحت ہی واسطے پرہیزگارون کے جو خدائے تعالیٰ کا حکم بجا لاتے ہین اور جو بات منع کی ہی اُس سے دور رہتے ہین وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ۝ اور بیشک ہم جانتے ہین وہ کہ تم مین سے بعضے لوگ جھوٹا جاننے والے ہین قرآن کو یعنی ہم واقف ہین اُن لوگون سے جو کہتے ہین کہ یہ قرآن آدمی کا بنایا ہوا ہی اور خدائے تعالیٰ کا کلام نہین ہی اور حالانکہ وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ اور بیشک قرآن ہر طرح پچتاوا ہوگا کافرون کو قیامت کے دن یعنی جب دیکھین گے کہ جنھون نے قرآن کو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا جانا اور حکم قرآن کا بجا لائے اُن کو کیسا اجر اور بدلہ ملیگا کافر دیکھکر پچتاوین گے کہ ہاے ہم بھی اگر اسکو سچ جانتے اور موافق اسکے کام کرتے تو ہمین بھی ایسا ہی بدلہ اور نعمتین ملتین کس واسطے کہ وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ۝ اور بیشک وہ قرآن ہر طرح سچ ہی اور مقرر کلام خدائے تعالیٰ کا ہی جو کوئی اُسکے حکم کے موافق کام کریگا اُسے بیشک قیامت کے دن نعمتین بے نہایت ملینگی فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝ پھر پاکیزگی سے یاد کر اپنے پروردگار کے نام کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پروردگار تیرا بہت بڑا ہی سب کے وہم اور گمان سے جو کسی کی سمجھ مین نہین آتا کذا قیل واللہ اعلم

سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　اَرْبَعٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً

کہتے ہین کہ نضر بیٹے حارث نے مکہ کے دروازے پر کھڑے ہو کر کہا کہ اے پروردگار اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچ تیرا بھیجا ہوا ہی اور قرآن تیرا کلام مقرر ہی تو ہمارے اوپر پتھر برسا یا کوئی بڑا عذاب بھیج یعنی اُسکو یقین تھا کہ یہ سب جھوٹ ہی اور بعضے کہتے ہین کہ یہ بات ابو جہل لعین نے کہی تھی سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہی سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ۝ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ۝ مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ ۝ چاہا چاہنے والے نے یعنی مانگا عذاب جو مقرر ہونا ہی کافرون کو جو کوئی اُس عذاب کو دور کرنے والا خدائے تعالیٰ سے جو صاحب بلندیون کا ہی یعنی جو کچھ خدائے تعالیٰ نے مقرر کر رکھا ہی وہ ہرگز ٹلنے کا نہین پھر وہ ایسا خدائے تعالیٰ ہی جو اُسنے بہشت مین درجے بلند طیار کر رکھے ہین اپنے دوستون کے واسطے تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ

خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ۝ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ۝ اوپر جاتے ہین فرشتے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام جہان سے خدائے تعالیٰ حکم کرتا ہے بیچ ایک دن کے جو ہے قدر اسکی پچاس ہزار برس کی راہ یعنی وہ راہ جو فرشتے ایک دن مین جاتے ہین آدمی پچاس ہزار برس مین پہونچے یا وہ دن قیامت کا ہے جو برابر پچاس ہزار برس کے دنیا کے ہوگا پھر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبر کر کافرون کی باتون کا صبر اچھا کہ گلہ اور بیقراری نہوے یعنی وہ جو کچھ بیہودہ کہتے ہین کہنے دے اور تو گھبرا نہین اور صبر کر اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ۝ وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا ۝ بے شک یہ کافر اُس دن کو دور دیکھتے ہین دھیان سے یعنی کہتے ہین کہ ہرگز نہین ہونے کا اور ہم دیکھتے ہین اُس دن کو نزدیک يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ۝ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۝ وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ۝ جس دن ہوگا آسمان جیسے تانبا گھلا ہوا اور ہون گے پہاڑ جیسے اُون رنگین دھنی ہوئی یعنے ملائم اور نرم اور ذرہ ذرہ اور نہ پوچھا جائے گا اُس دن کوئی دوست گنا ہون سے دوست کے یعنی کوئی کسی کے بدلہ گرفتار نہوگا یا کوئی دوست اپنے دوست سے بات نہ کرے گا یعنی ایسا خوف اور دہشت اُس دن ہوگی جو کسی کو ہوش اور اوسان بات کا نہوگا يُّبَصَّرُوْنَهُمْ ۚ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍۭ بِبَنِيْهِ ۝ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ ۝ وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُـْٔوِيْهِ ۝ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ ثُمَّ يُنْجِيْهِ ۝ دیکھین گے وہ سب لوگ اپنے دوستون کو کہ ہر ایک اپنے حال مین گرفتار ہے اور چاہے گا کافر اور آرزو کرے گا کہ اپنے بدلے دیوے عذاب مین اُس دن پیارے اپنے بیٹے کو اور اپنی جورو کو اور اپنے بھائی کو اور اُن اپنون کو جنھون نے اُسے آرام سے اپنے پاس رکھا تھا اور اُسکو بھی اپنے بدلے عذاب مین دے جسکو دنیا مین بہت دوست رکھتا تھا اور اُن سب کو یعنی اُس دن چاہیگا کہ ان سب عزیزون کو اپنے بدلے عذاب مین دے تو آپ چھوٹے عذاب سے كَلَّا ۚ نہ چھوٹے گا عذاب سے کسی طرح اِنَّهَا لَظٰى ۝ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ۝ تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ۝ وَجَمَعَ فَاَوْعٰى ۝ بیشک آگ دوزخ کی شعلہ ہے کھینچنے والا ہاتھ پانؤن کا یا کھال کا کافرون کی کہتی ہین کہ دوزخ کافرون کو دیکھکر سو برس کی راہ سے غرّاوے گا اور دم کھینچیگا کہ کافر بے اختیار اُس مین جا پڑین گے جیسے اژدہا دم کھینچتا ہی بلاویگی آگ یا درہان دوزخ کا اُس کو جس نے پیٹھ کی خدائے تعالیٰ کی طرف اور مُنھ پھیرا اُسکے حکم سے اور جمع کیا مال دنیا کا اور کوٹھے مین بھر رکھا اور خدائے تعالیٰ کا حق نہ دیا محتاجون کو اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ۝ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ۝ وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ۝ بیشک آدمی بنا ہی اور پیدا ہوا ہی حرص اور ہوا کا بھرا یعنی آدمی کو بہت حرص ہے اور پر جمع کرنے مال کے اور جب پہونچتی ہی آدمی کو بدی یعنی دُکھ یا بیماری کی مصیبت یا مفلسی تو فریاد کرتا ہے اور گلا کرتا ہے اور بے قرار ہوتا ہے اور جب اُسے پہونچتی ہے نیکی یعنی تندرستی اور جمعیت تو منع کرتا ہی اپنے جی کو خدائے تعالیٰ کی بندگی کرنے سے اور خیرات کرنے سے سب آدمی ایسے ہی ہین اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ۝ مگر نماز کے پڑھنے والے وہ لوگ جو اپنی نماز پر ہمیشہ قائم ہین اور کسی کام کے سبب نماز اپنی نہین چھوڑتے وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ۝ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝ اور وہ لوگ جنکے مال مین حصّہ ہے مقرر جیسے زکوٰۃ اور خیرات واسطے مانگنے والے کے اور محتاج جو نہین مانگتے اُن کا بھی حصّہ ہے اُن کے مال مین یعنی وہ سب کو خدائے تعالیٰ کی راہ مین دیتے ہین وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۝ اور وہ لوگ جو سچ جانتے ہین قیامت کے دن کو جو اُس دن سب کے بُرے بھلے کامون کا حساب لیکر موافق اُن کامون کے ہر ایک کو بدلہ ملیگا اور وہ لوگ جو عذاب سے اپنے پروردگار کے ڈرتے ہین اور اُسکا حکم بجا لاتے ہین اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ۝ بیشک عذاب سے اپنے پروردگار کے بے پرواہ نہین ہوتے یعنی وہ عذاب گنہگارون کو مقرر ہوتا ہی وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝ اور وہ لوگ جو اپنے شرم کے بدن کو تھامتے ہین مگر قبیلون کا حیون پر جو اُنپر مختار رہوا ہی ہاتھ اُنکا اُنپر یعنی لونڈیون اور نکاحیون کے بغیر کسی پاس نہین جاتے پھر بیشک اُن لوگون کو ملامت کوئی نہ کریگا یعنی جو کوئی حرام نکریگا پرائی عورت سے اُسکو کوئی بُرا نہ کہیگا فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝ پھر جو کوئی چاہے سوائے لونڈیون اور نکاحیون کے کہ اور غیر عورت سے صحبت کرے تو پھر وہ لوگ مقرر حد سے گذرے ہوے ہین وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ ۝ اور وہ لوگ جو امانتون

فائدہ
ان الامانۃ ابلیغ فی المعنی فی الدلیل علی ان الامانۃ ابلیغ فی المعنی فی الدلیل علی ان الامانۃ ابلیغ فی المعنی فی الدلیل علی

اپنون کو اور قولون اپنون کو نبھاتے ہین یعنی جو کوئی اُس پاس امانت رکھواوے اُس مین خیانت نہین کرتے اور جو کسی سے وعدہ کرتے ہین اُسے دھیان مین رکھتے ہین تو بھولے نہین وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝ اور وہ لوگ اپنی گواہی پر مضبوط ہین یعنی گواہی سچی دیتے ہین جو کسی کا حق ضائع اور خراب نہوا اور وہ لوگ اوپر نماز اپنی کے خبردار ہین یعنی وقت نماز کے ادا کرتے ہین اور نماز پڑھنے کے وقت کسی خیال کو اپنے دل مین آنے نہین دیتے اپنے دل کو رجوع کر کے خدائے تعالیٰ کی طرف نماز پڑھتے ہین اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ۝ وہ لوگ جنکی تعریف کی اور احوال اُنکا بیان کیا وہ لوگ رہین گے باغون مین قیامت کے دن یعنی بہت عزت سے اور حرمت سے ع ۲ اور بزرگی سے کہتے ہین کہ جب یہ خوش خبری مومنون کو آئی تو بہت مشرک آئے اور گرد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹھے اور ہنسے اور تعرض سے کہا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یار امیدوار ہین کہ بہشت مین جاوینگے تو ہم بھی امیدوار ہین کہ اُن سے پہلے بہشت مین جاوینگے تب آیت آئی کہ فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ ۝ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ ۝ پھر کیا ہوا کافرون کو جو آگے تیرے دوڑتے ہین اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی تیری طرف آتے ہین داہنے بائین سے غول کے غول اور اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ۝ کیا ہر کوئی آرزو رکھتا ہی ان لوگون سے یعنی یہ سب مشرک چاہتے ہین کہ گھس جاوین بہشت مین جو بھرا ہوا نعمتون سے ہی بغیر ایمان لائے مومنون کے ساتھ كَلَّا ۝ یہ ہرگز نہین ہونا جو کافر بہشت مین جاوین اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ۝ بیشک ہمنے جو اُنکو پیدا کیا ہی جس چیز سے سو اُس چیز کو جانتے ہین یعنی گندے پانی سے آدمی بنے ہین پھر جب تک اسلام کے دریا مین غوطہ مار کر اپنے تئین پاک مومن نہ کرینگے اور حکم خدائے تعالیٰ کا بجا نہ لاوینگے بہشت مین نہ جاوینگے فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ۝ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ۝ قسم کھاتا ہون مین پیدا کرنے والے اُن مکانون کی جن مکانون سے سورج نکلتا ہی اور جن مکانون مین ڈوبتا ہی سو وہ سات سو ۷۰۰ بیس مشہور ہین یعنی خدائے تعالیٰ اپنے آپ قسم کھاتا ہی۔ اس بات پر کہ مین بیشک قدرت رکھتا ہون اوپر اُسکے جو بدل ڈالون یعنی کافرون کو ہلاک کر کے اور ایک خلقت اُنکے بدلے پیدا کر سکتا ہون اُنسے اچھی جو حکم بجا لاوین ہمارا اور ہمارے بھیجے ہوے کو سچا جانین اور نہین ہم پیچھے رہنے والے کسی سے یعنی ایسا کوئی نہین جو ہمسے آگے بڑھ جاوے یعنی ہم چاہین سو نکر سکین اُس کے آگے سو ایسا کوئی نہین فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ۝ پھر چھوڑ تو اُن کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو عیب ڈھونڈا کرین مومنون کے اور دنیا کے کھیلون مین مشغول رہین جب تک کہ ملین وہ اُس دن سے جس دن کا اُن سے وعدہ کیا ہی یعنی قیامت کے دن تک اُن کو چھوڑ دے عیب جوئی اور دنیا کے کامون مین يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ ۝ جس دن باہر نکلین گے قبرون سے دوڑتے گویا کہ وہ طرف نشانون کے دوڑے جاتے ہین بے اختیار اور اُس وقت خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۝ عاجز اور نیچی ہونگی آنکھین اُن کی یعنی کافرون کو گھیرے گی شرمندگی اور خواری اور رسوائی جو اوپر نہ دیکھ سکین گے ع ۱ تب اُنکو کہیگا فرشتہ کہ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ یہ وہ دن ہی جسکا دنیا مین تھین وعدہ دیتے تھے اور تم اُسے جھوٹ جانتے تھے اب دیکھو کیوں نہ ہو

سُوْرَةُ نُوْحٍ مَّكِّيَّةٌ وَّهِيَ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — ثَمَانٍ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ اور بے شک ہمنے بھیجا نوح نبی علیہ السلام کو اُس قوم کی طرف اور حکم کیا ہمنے نوح نبی علیہ السلام کو کہ ہم نے تجھے اِس واسطے بھیجا ہے کہ تو ڈرا ہمارے عذاب سے اپنی قوم کو پہلے اُس سے جو آوے اُن پاس ہمارا عذاب دکھ دینے والا کس واسطے کہ جب وہ عذاب آوے گا تب ڈرنا اُن کا فائدہ نکرے گا پھر جب نوح علیہ السلام نے ہمارے حکم سے اپنی قوم کو قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ کہا کہ اے قوم میری بے شک مین آیا ہون واسطے تمھارے ڈرانے والا ظاہر اور صریحا اور کہتا ہون تم کو اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ یہ کہ بندگی کرو اور بجا لاؤ حکم خدائے تعالیٰ کا اور ڈرو خدائے تعالیٰ کے عذاب سے اور کہا مانو میرا تو خدائے تعالیٰ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۝ بخشے تم کو تمھارے گناہ اور چھوڑ دے اور بچا دے دنیا کے عذابون سے تم کو موت کے وقت تلک

جو وقت موت کا مقرر کیا ہوا ہی ہر ایک آدمی کا اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ لَا یُؤَخَّرُ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ بیشک وقت مقرر جو کیا ہے خدائے تعالیٰ نے جب وہ آویگا نہ رہیگا پیچھے اور نہ کچھ اُسمین ڈھیل ہوگی اگر ہو تم جاننے والے اس بات کے یعنی حضرت نوح نے قوم کو کہا کہ مین بتاتا ہون تمکو کہ جب موت آوے گی ایک دم فرصت نہ دیگی اُس سے پہلے حکم خدائے تعالیٰ کا بجا لاؤ اور میرا کہا مانو غرض کہ حضرت نوح علیہ السّلام خدائے تعالیٰ کے حکم سے آئے اور پیغام خدائے تعالیٰ کا قوم سے کہا اور نو سو پچاس برس تک قوم کو سمجھاتے رہے کسی نے اُنکا کہا نہ مانا بلکہ غرور اور دشمنی حضرت نوح علیہ السلام سے زیادہ کرنے لگے اور طرح طرح کا دُکھ دینے لگے یہان تک کہ حضرت نوح علیہ السّلام قوم کے دُکھ دینے سے نہایت عاجز ہوے اور ناچار ہوکر جناب الٰہی مین قَالَ رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلًا وَّنَهَارًا ۝ فَلَمْ یَزِدْهُمْ دُعَآءِیْۤ اِلَّا فِرَارًا ۝ کہا اے پروردگار میرے بیشک بُلایا مین نے اپنی قوم کو تیری بندگی کرنے کی طرف رات اور دن یعنی تغافلی مین نے نہین کی کبھی پھر نہ زیادہ کیا اُن کو میرے بُلانے نے مگر بھاگنا یعنی جس قدر مین نے اُن کو نصیحت کی اور راہ سیدھی تیری بندگی کرنے کی بتائی اُسیقدر یہ قوم مجھ سے بھاگی وَاِنِّیْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْۤا اَصَابِعَهُمْ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِیَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۝ اور بیشک مین نے جب پکارا اپنی قوم کو تیری عبادت کی طرف تو بخشے اُن کو گناہ اُنکے تب اُنھون نے اپنے کانون مین اُنگلیان ڈالین اپنی تو میری بات نہ سُنین اور ڈھانکے کپڑون سے اپنے مُنھ تو میری صورت نہ دیکھین اور اسی بات پر مضبوط اور قائم رہے یعنی کبھی میری بات نہ سُنی اور غرور اور تکبری کی بہت تکبری کرنا یعنی حد سے زیادہ تکبری اور غرور کیا ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۝ ثُمَّ اِنِّیْۤ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ۝ پھر بے شک مین نے بُلایا اپنی قوم کو اور پکار کر کہا کہ آؤ اور میرا کہا مانو پھر مقرر مین نے کھول کر کہا اور چپا یا اُن کو نصیحت کرنے والون کی طرح اور آہستہ اور چھپ کر اور چپکے اکیلے بلا کر ایک ایک کو کہا یعنی اُنکی تکبری دیکھکر بھی مین نے اُنکو نصیحت کرنا موقوف نہ کیا اور سب طرح کہا لیکن اُنکو کسی طرح اثر نہ ہوا اور اُنھون نے نہ مانا پھر جب اُنکو تنگی اناج کی ہوئی اور مینھ نہ برسا اور عورتین اُن کی بانجھ ہوگئین تیرے حکم سے تب وہ میرے پاس آئے دعا منگوانے تو مینھ برسے اور اناج پیدا ہو تب اُن کو فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝ کہا مین نے کہ توبہ کرو تم اور اپنے گناہ بخشواؤ اپنے پروردگار سے کہ بیشک وہ پروردگار ہے توبہ کرنے والون کو بخشنے والا اور رحم کرنے والا اگر تم توبہ کروگے تو یُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًا ۝ وَّیُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ وَیَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّیَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝ بھیجے گا آسمان سے تمپر مینھ برستا ہوا اور مدد کرے یعنی زیادہ کرے تمھارا مال اور فرزند اور دیوے تم کو باغ بھرے ہوے میوے کے اور دیوے تمکو نہرین اُن باغون مین مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ۝ وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ۝ کیا ہوا ہی تمھین جو امید نہین رکھتے یعنی نہین پہچانتے خدائے تعالیٰ کی بزرگی کو اگر پہچانتے تو البتہ ڈرتے اُس سے اور نافرمانی اُسکی نہ کرتے اور بیشک پیدا کیا خدا نے تعالیٰ نے تمکو طرح طرح کی صورت مین اور مزاجون مین یا یون کہ پہلے بوند پانی کی پیدا کی پھر اُس سے بچہ بنایا پھر جوان کیا پھر بوڑھا کیا یہ سمجھو کہ ایسا قادر ہے اَلَمْ تَرَوْا كَیْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۝ اے کیا نہین دیکھتے تم کہ کیونکر بنائے خدائے تعالیٰ نے سات آسمان ایک پر ایک اور تہ پر تہ اور پرت پر پرت وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِیْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ۝ اور بنایا خدائے تعالیٰ نے چاند کو آسمانون مین روشن کہتے ہین کہ روشنی چاند کی جیسے زمین مین ہے اسی طرح آسمانون مین بھی ہے اور بنایا خدائے تعالیٰ نے سورج کو چراغ زمین کے رہنے والون کے واسطے وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ۝ ثُمَّ یُعِیْدُكُمْ فِیْهَا وَیُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ۝ اور خدائے تعالیٰ نے اُگایا تمکو زمین سے اُگنا ہوا یعنی اصل پیدائش تمھاری آدم علیہ السلام سے ہی اور وہ مٹی سے پیدا ہوا ہے پھر تمھارا سب کا اصل زمین ہی پھر تمھین پھیر لیجاویگا زمین مین خدائے تعالیٰ یعنی قبرون مین جاؤگے اور تم سب کو پھر باہر نکالے گا قبرون سے باہر نکالنا یعنے اچھی طرح حساب لینے کے واسطے جو ہرگز اُس مین کمی اور قصور نہوگا یعنی ایسا نہوگا جو ایک بھی قبر سے نہ نکلیگا یعنی مقرر سب اُٹھین گے اور حساب دیوین گے وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ۝ لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ۝ اور خدائے تعالیٰ نے بنایا واسطے تمھارے زمین کو فرش بچھا ہوا تو چلو پھرو اُسکی کشادہ راہون مین حضرت نوح نبی علیہ السلام نے سب طرح نصیحت کی اور سمجھایا غریب جو تھے اُس قوم کے وہ نصیحتین سُنکر چپ رہے اور دولتمند سردار جو تھے اُس قوم کے اُنھون نے ان غریبون کو بہکایا

وقف لازم

ع ۱

اور زیادہ دکھ دینے لگے جب یہ حال دیکھا تو قال نوح رب انھم عصونی واتبعوا من لم یزدہ مالہ وولدہ الا خسارا ۝ کہا جناب الٰہی مین نوح نبی علیہ السلام نے کہ ای پروردگار میرے بیشک انھون نے کہنا نمانا میرا اور تابعداری کی اسکی جسکو زیادہ نہ کیا اسکے مال اور اولاد نے مگر نقصان یعنی غریب جو قوم کے تھے انھون نے میری بات نہ مانی اور دولتمندون کا کہنا قبول کیا ومکروا مکرا کبارا ۝ اور مکر کیا انھون نے بڑا مکر کہ غریبون کو بہکا کر اپنا کیا اور ان سے مجھے دکھ دلوایا دولتمندون نے وقالوا لا تذرن الھتکم ولا تذرن ودا ۝ اور کہا سردارون دولتمندون نے غریبون کو کہ مت چھوڑو اپنے قدیم خداؤن کو جو ایک دو ہی سو وہ ایک بت تھا مرد کی صورت ولا سواعا ۝ اور نہ سواع کو چھوڑو جو وہ ایک بت تھا عورت کی صورت ولا یغوث اور نہ چھوڑو یغوث کو جو وہ ایک بت تھا شیر کی صورت ویعوق اور نہ چھوڑو یعوق کو جو وہ ایک بت تھا گھوڑے کی صورت ونسرا ۝ اور نہ چھوڑو نسر کو جو وہ ایک بت تھا چیل کی صورت اور مشہور یون ہے کہ اس نام کے پانچ شخص تھے نیکبخت حضرت نوح علیہ السلام سے پہلے بہت لوگ انکے معتقد تھے جب وہ فوت ہوے تب لوگون کو انکا بہت غم ہوا شیطان نے آن کر کہا کہ تم کیون غمگین ہوتے ہو مین تمھاری تسلی کے واسطے انکی صورتین بنا دیتا ہون تم ان صورتون کو دیکھا کرو اور یہ پانچ بت بنا کر اس قوم مین رکھے ہوتے ہوتے بعد ایک مدت کے ان ہی صورتون کو خدا لگی سمجھنے اور انھین کو پوجنے لگے پھر حضرت نوح علیہ السلام جناب الٰہی مین مناجات کرتے تھے کہ وقد اضلوا کثیرا ۝ ولا تزد الظلمین الا ضلالا ۝ اور بیشک بہکایا ان دولتمند سردارون نے بہت لوگون کو اور وہ سردار ظالم تھے پھر اے پروردگار مت زیادہ کر تو ظالمون کو مگر بھٹکنا اور حیران ہونا یعنی یہ قوم ظالم ہے انکو عیش اور آرام مت دے اب خدائے تعالیٰ خبر دیتا ہے اپنے حبیب کو کہ قوم نوح نبی علیہ السلام کی مما خطیٰتھم اغرقوا فادخلوا نارا ۝ فلم یجدوا لھم من دون اللہ انصارا ۝ سبب گناہون کے ڈوبے موے طوفان مین اور وہان سے داخل ہوے آگ مین دوزخ کی پھر نہ پایا اس قوم نے اپنے واسطے جنکو خدا سمجھتے تھے یعنی ان بتون کو سواے خدائے تعالیٰ وحدہ لاشریک کے نہ پایا یارا اور دوستدار جو اس عذاب سے آگ کے یا طوفان کے انکو چھڑا لیتے ہین کہ خدا تعالیٰ نے حضرت نوح نبی علیہ السلام کو خبر دی جو اس قوم سے اور انکی اولاد سے کوئی مسلمان نہوگا تب حضرت نوح نے جناب الٰہی مین مناجات کی وقال نوح رب لا تذر علی الارض من الکفرین دیارا ۝ اور کہا نوح علیہ السلام نے کہ ای پروردگار میرے مت چھوڑ زمین پر کافرون سے کوئی جینے والا یا رہنے والا یعنی سب کافرون کو ہلاک کر ایک کو بھی جیتا مت چھوڑ کس واسطے کہ انک ان تذرھم یضلوا عبادک ولا یلدوا الا فاجرا کفارا ۝ بیشک تو اگر چھوڑیگا جیتا انکو تو بہکا دینگے تیرے بندون کو اور راہ سیدھی سے دین کی پھیرینگے انکو اور نہ پیدا ہوگا انسے مگر گنہگار اور کافر یعنی اگر تو انکو چھوڑیگا جیتا تو ان سے کافر ہی پیدا ہون گے رب اغفر لی ولوالدی ولمن دخل بیتی مؤمنا وللمؤمنین والمؤمنت ای پروردگار میرے بخش مجھکو اور میرے ماں باپ کو اور جو میرے گھر مین مؤمن آوے اسکو بھی بخش اور سب مومن مرد ونکو اور مومن عورتون کو بھی بخش اپنے فضل وکرم سے ولا تزد الظلمین الا تبارا ۝ اور مت زیادہ کر اے پروردگار ظالمون کو مگر خسارا بی اور رسوائی اور ہلاکی۔

ع ۱۰ النصف

سورۃ الجن مکیۃ وھی ثمان وعشرون اٰیۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تحقیق روایت سے ہی کہ ایک وقت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک باغ مین کھجورون کے قرآن پڑھتے تھے کئی جن وہان آئے اس راہ سے اور قرآن پڑھنا انکا سنا اور ایمان لائے اور اپنی قوم مین انکا مذکور بیان کیا جیسا کہ خدائے تعالیٰ اس سورۃ مین خبر دیتا ہی اور فرماتا ہی اپنے دوست محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ قل اوحی الی انہ استمع نفر من الجن کہہ جو خبر غیب سے میرے پاس آئی وہ کہ سنا قرآن کو کئی شخصون نے جنون سے یعنی کئی جنون نے قرآن سنا اور اپنی قوم مین جاکر فقالوا انا سمعنا قرانا عجبا ۝ یھدی الی الرشد فامنا بہ پھر کہا کہ بے شک ہمنے سنا قرآن عجیب طرح کا کلام ہے جو ایسا کبھی نہین سنا جو راہ دکھاتا ہے وہ قرآن طرف بھلائی دین کے اور دنیا کے پھر ہم ایمان لائے اسپر اور سچا جانا اسکو ولن نشرک بربنا احدا ۝ اور ہرگز ہم شریک نہ کرین گے اپنے رب کے ساتھ کسی ایک کو بھی جیسا کہ آگے کرتے تھے ہم وانہ تعلی جد ربنا ما اتخذ صاحبۃ ولا ولدا ۝ اور بیشک وہ خدائے تعالیٰ ہمارا جو بہت بڑی ہے بڑائی اس کی اور جلال اس کا نہایت بڑا ہے جو نہ اسنے جورو کی کبھی اور نہ اسکو اولاد ہے جیسے کہ کافرمان سے کہتے ہین وانہ کان یقول سفیھنا علی اللہ شططا ۝ اور بیشک وہ کہ جو کہتے ہین احمق ہماری قوم کے اوپر خدائے تعالیٰ کے باتین بیہودہ ہین جو وہ باتین کچھ اسکی شان سے نسبت نہین رکھتین یعنی بیشک وہ

باتین بیہودہ ہین جو ہماری قوم کے احمق اور کمینے کہتے ہین ہرگز اُسکی شان کے لائق نہین کہ وہ جورو اور لڑکے رکھے وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اور مقرر ہم سمجھتے تھے دھکہ نہین کہتے آدمی اور جن خدائے تعالیٰ پر جھوٹی بات اس سبب ہمنے سچ جانا تھا لیکن جب ہمنے قرآن سُنا تب جانا کہ وہ باتین نری جھوٹ تھین وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا اور بیشک تھے کتنے لوگ آدمیون سے جو پناہ پکڑتے تھے جنون سے پھر زیادہ کیا آدمیون کی پناہ مانگنے نے جنون کو غرور اور تکبری اور یہ بات یون ہے کہ جو شخص مسافری مین ہوتا اور کسی جنگل مین خطرہ یا ڈر ہوتا تو وہ مسافر کہتا کہ مین پناہ پکڑتا ہون اُس جن کو جو مالک ہی اُس جنگل کا اُن لوگون کو یقین یون تھا جو اس کہنے کے سبب ہم سلامت منزل کو پہونچین گے اِس بات سے جنون کو غرور ہوا کہ ہم ایسے ہین جو آدمی ہماری پناہ مانگتے ہین وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا اور بیشک کافر آدمی گمان لیگئے تھے جیسے تم اے جنون گمان لے جاتے ہو کہ نہ اُٹھاوے گا خدائے تعالیٰ کسی ایک موے ہوے کو قیامت کے دن حساب لینے کے واسطے بلکہ قیامت ہی کے آنے کو تم اور وہ کافر سچ نہین جانتے وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا اور بیشک ہم جا لگتے تھے آسمان کو باتین سُننے کے واسطے اور چاہتے تھے کہ آسمان کے اوپر جاوین تو پھر پایا ہمنے آسمان کو بھرا ہوا نگہبانون زور آورون سے اور چمکتے تارون کے انگارون سے جو چلاتے تھے جنون پر اور آنے نہین دیتے آسمان مین وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا اور بیشک ہم بیٹھتے تھے پہلے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیدا ہونے سے آسمان کی بیٹھکون مین خبرین سننے کے واسطے تب وہ بیٹھکین نگہبانون سے اور تارون کے انگارون سے بھرین پھر اب جو کوئی جن خبر سُننے کا ارادہ کرتا ہی تو پاتا ہے اپنے واسطے تارے کا انگارہ راہ دیکھتا ہوا یعنی وہ تارا آگ جھاڑنے والا راہ دیکھتا ہی کہ جو کوئی جن آوے تو اُسے جلادے اور آگ مارے وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا اور بیشک ہم نہین جانتے کہ بُرائی چاہی ہی ہمارے نہ آنے دینے سے آسمان مین اُنکے واسطے جو زمین مین رہتے ہین یا چاہی ہے اُنکے واسطے اُنکے پروردگار نے بھلائی یعنی ہمین جو آسمان پر جانا منع ہوا ہی نہین جانتے ہم کہ اس بات سے آدمیون کے حق مین بھلائی ہی یا برائی ہی وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا اور ہم مین نیکبخت بھی ہین اور ہم مین سوائے اُنکے بھی ہین یعنی ہمارے درمیان جن مسلمان بھی ہین جو خدائے تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک جانتے ہین اور ہم مین جن کافر بھی ہین جو خدائے تعالیٰ کو نہین سمجھتے اور ہم مین ہین بہت راہین جدا جدا یعنی ہماری قوم مین بہت مذہب اور بہت دین ہین کہتے ہین کہ جیسے آدمیون کی خلقت مین بیحساب مذہب ہین اسی طرح جنون کی خلقت مین بھی بے انتہا دین ہین وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا اور بیشک ہمنے جانا کہ ہرگز عاجز نہ کرسکین گے ہم خدائے تعالیٰ کو جہان ہم ہون گے زمین مین اور نہ تھکا سکین گے ہم خدائے تعالیٰ کو بھاگنے سے یعنی ہم اگر بھاگ کر کوہ قاف مین جاکر کسی قلعۂ مضبوط مین چھپ رہین گے تب بھی کسی طرح خدائے تعالیٰ کے عذاب سے نہین بچ سکین گے وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰٓى اٰمَنَّا بِهٖ فَمَنْ يُّؤْمِنْ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا اور بیشک ہمنے سُنا ہی قرآن کو جو سبب راہ پانے کے ہی سو ایمان لائے ہم اُسپر اور سچا جانا ہمنے اُسکے پڑھنے والے کو جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی پھر جو کوئی ایمان لاوے اپنے پروردگار پر ہم مین سے اور اُسکا شریک کسی کو نہ کرے تو پھر وہ نہ ڈرے نقصان سے اور نہ ڈرے گرفتاری عذاب کے سے یعنی جو کوئی خدائے تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک جانے اُسے اپنی نیکیون سے نقصان کا اور عذاب مین پکڑے جانے کا ڈر نہین وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا اور بیشک ہم مین سے مسلمان ہوے ہین جو ایمان لائے ہین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ہم مین سے بے انصاف ہوے ہین جنھون نے ظلم کیا ہے اپنے اوپر جو خدائے تعالیٰ کے شریک مقرر کیے ہین بغیر دلیل اپنی خوشی سے پھر جو کوئی تابعدار اور مسلمان ہوا پھر وہ لوگ ایمان لانے والے دھیان اور قصد کرتے سیدھی راہ چلنے کو وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا اور جنھون نے بے انصافی کی اور ظلم کیا اپنے اوپر اور جو خدائے تعالیٰ کے ساتھ شریک کیا پھر وہ لوگ مشرک ہونگے دوزخ کی آگ کا ایندھن جس سے زیادہ آگ بھڑکتی ہے وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا اور وہ کہ اگر مضبوط رہین گے اوپر سیدھی راہ کے جو دین اسلام ہے تو ہر طرح ہم پلاوینگے اُنکے کھیتون کو پانی بہت یعنی اگر وہ لوگ ایمان لاوین گے اور دین اسلام پر مضبوط رہین گے تو ہم اُنپر روزی کی کشایش کرینگے اور مینھ خوب

برساوین گے جو کھیتیان خوب ہووین لنفتنھم فیہ ومن یعرض عن ذکر ربہ یسلکہ عذابا صعدا ۱۷ تو آزماوین ہم اُن لوگون کو جو اُس کشایش رزق مین شکر بجالاتے ہین یا نہین اور جو کوئی نہ مانے قرآن کو اور منھ پھیرے خدائے تعالیٰ کی یاد سے تو پھرلاوے گا خدائے تعالیٰ سخت عذاب کے بیچ مین جو کبھو کسوطرح کم نہوگا وان المساجد للہ فلا تدعوا مع اللہ احدا ۱۸ اور وہ کہ سب مسجدین خدائے تعالیٰ کی ہین پھرمت پکارو یعنی مت یاد کرو ساتھ خدائے تعالیٰ کے کسی ایک کو بھی یعنی خدائے تعالیٰ کا شریک کسی کو نہ کرو جیسے یہودی عزیر نبی علیہ السلام کو اور نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہتے ہین سو بیٹا باپ کے مال اور ملک کا وارث اور شریک ہوتا ہے وانہ لما قام عبد اللہ یدعوہ کادوا یکونون علیہ لبدا ۱۹ اور وہ کہ جب کھڑا ہوتا ہے بندہ خدائے تعالیٰ کا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو پکارتا ہے اپنے پروردگار کو یعنی قرآن نماز مین پڑھتا ہے تب نزدیک تھا جو ہووین لوگ اُسپر بہت بھیڑ کرنے والے کہتے ہین کہ مکے کے کافر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہتے تھے کہ تو بڑی مشکل مین پڑا ہے چھوڑدے اس خیال کو تو ہم تیرے رفیق اور یار ہون اور تجھے راضی کرین ہم اسواسطے یہ آیت آئی کہ قل انما ادعو ربی ولا اشرک بہ احدا ۲۰ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ سواے اسکے نہین جو مین پکارتا ہون یعنی یاد کرتا ہون اپنے پروردگار کو اور نہین شریک کرتا مین اُس کے ساتھ کسی ایک کو بھی اور قل انی لا املک لکم ضرا ولا رشدا ۲۱ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بیشک مین نہین مالک اور مختار تمھارے واسطے نقصان کرنے پر اور نہ نیکی پہونچانے مین جو کچھ خدائے تعالیٰ چاہتا ہے سو کرتا ہے اور قل انی لن یجیرنی من اللہ احد ولن اجد من دونہ ملتحدا ۲۲ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پناہ نہ دیوے گا اور نہ چھڑاویگا مجھے خدائے تعالیٰ کے عذاب سے کوئی ایک بھی یعنی اگر مین تمھارا کہنا مانون اور خدائے تعالیٰ کی بندگی چھوڑدون پھر خدائے تعالیٰ اگر مجھے عذاب مین گرفتار کرے تو کوئی ایسا نہین ہے جو مجھے اُس کے عذاب سے بچالیوے اور نہ پاؤن مین سواے خدائے تعالیٰ کے کوئی مکان امن اور پناہ کا جو اُسکے عذاب سے بچ رہون الا بلغا من اللہ ورسلتہ ولیکن پہونچانا ہے میرا کام حکم خدائے تعالیٰ کا اور پیغام اُسکا سو پہونچاتا ہون مین اور یہ کہتا ہون ومن یعص اللہ ورسولہ فان لہ نار جہنم خلدین فیہا ابدا ۲۳ اور جو کوئی نہ مانیگا حکم خدائے تعالیٰ کا اور اُسکے بھیجے ہوئے کا اور نافرمانی کریگا اُن کی پھر اُس کے واسطے آگ دوزخ کی ہے جو ہمیشہ رہے گا اُس آگ مین اور کبھی نہ نکلیگا اُس آگ سے آوراب تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافر تجھے غریب اور کمزور جانتے ہین اور تیرا کہنا نہین مانتے اور نہین ماننے کے حتی اذا راوا ما یوعدون فسیعلمون من اضعف ناصرا واقل عددا ۲۴ تب تک کہ جب دیکھینگے اُسے جو وعدہ کیا ہے اُن سے عذاب کا پھر جانینگے اُس عذاب کو دیکھکر کہ کس کے کمزور یار ہین اور کس کے مددگار تھوڑے ہین یعنی کافر قیامت کو دیکھینگے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مومن اور فرشتے ہمراہ ہین اور اُنکے ساتھ کوئی نہوگا کہتے ہین کہ جب یہ آیت کافرون نے سُنی تو کہا کہ یہ وعدہ کب ہوگا تو خدائے تعالیٰ اپنے دوست کو فرماتا ہے کہ قل ان ادری اقریب ما توعدون ام یجعل لہ ربی امدا ۲۵ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کے منکرون کو کہ یہ وعدہ تو مقرر ہوگا اس مین کچھ جھوٹ نہین لیکن نہین جانتا مین کہ نزدیک ہے یہ جو وعدہ کیا ہے تم سے یا کیا ہے میرے پروردگار نے اسکو دور دراز یعنی اُس کے آنے کا وقت مجھے معلوم نہین علم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا ۲۶ جاننے والا چھپی باتون کا اور چھپے کامون کا ہے خدائے تعالیٰ پھر واقف اور ظاہر نہین کرتا اوپر اپنے چھپے کامون کے کسی ایک کو بھی الا من ارتضی من رسول فانہ یسلک من بین یدیہ ومن خلفہ رصدا ۲۷ مگر اُس کو جسے پسند کرے اور راضی اور خوش ہو کسی پیغمبرون سے تو اُسے کچھ خبر دیتا ہے پھر مقرر چلاتا ہے اور ساتھ رکھتا ہے آگے پیچھے اُس کے نگہبان فرشتے لیعلم ان قد ابلغوا رسلت ربہم تو جانین وہ کہ تحقیق پہونچایا ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اور سواے جبرئیل علیہ السلام کے اور فرشتون نے جو حضرت جبرئیل کے ساتھ آتے ہین پیغام اپنے پروردگار کے پہونچانے کو واحاط بما لدیہم واحصی کل شیء عددا ۲۸ اور گھیر لیا ہے اور معلوم کیا ہے خدائے تعالیٰ کے علم نے جو کچھ اُن فرشتون کے پاس ہے اور شمار کیا علم خدائے تعالیٰ نے سب چیز ونکو گن کر ذرہ ذرہ

یعنی رسول کو فوج بھیجکر کیدار رکھتا ہے | اُسکے ساتھ قوی امین | شیطان دخل نہ کرسکے | بڑھاوے اور اپنا فیض | غلط نہ ہوگی بھی یعنی پائین | اس بات کے کہ پیغمبرون کو | معصوم رکھا اوروں کو | امین اور انکا معلوم | بے شک ہی اوروں کے | معلوم من شمہری ۱۲ | ممتد محمد اللہ تعالیٰ علیہ

سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَهِيَ عِشْرُوْنَ آيَةً

جب پہلے ہی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وحی آنی شروع ہوئی تب نماز پڑھتے تو اپنے تئیں کملی میں لپیٹے رکھتے تھے سو خدا ے تعالےٰ فرماتا ہے کہ یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۙ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ۙ اے کملی میں لپٹے ہوے اُٹھ رات کو پر تھوڑا سا یعنی رات کو کسی وقت اُٹھا کر اور نماز پڑھا کر نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلًا ۙ اَوْ زِدْ عَلَیْهِ آدھی رات کو اُٹھا کر نماز کو یا اُس سے بھی تھوڑی سی کم رات کو جیسے پونے دو پہر رات کو اُٹھ یا زیادہ کر آدھی پر جیسے اڑھائی پہر رات گئے اُٹھا کر وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ۙ اور پڑھ قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر سمجھ سمجھ کر حرف جدا جدا چاہیے کہ قرآن اس طرح پڑھے جو سب حرف معلوم ہو دیں سننے والوں کو اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ بہت قرآن پڑھنے والے ہیں جو قرآن اُنپر لعنت کرتا ہے اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْكَ قَوْلًا ثَقِیْلًا ۝ بیشک ہم جلد بھیجیں گے تجھ پر ایک بات بھاری جو احکام شریعت کے ہیں اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیْلِ هِیَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِیْلًا ۝ بیشک وقت رات کا اور عبادت اُسوقت کی یہ بہت سخت ہے اور بہت محنت ہے اور تکلیف ہے جو اُسوقت اُٹھنے کو جی نہیں چاہتا اور بہت سیدھی ہے باتوں سے یعنی اُسوقت قرآن پڑھنا اور عبادت کرنا بہت اچھا ہے جو اُسوقت سب کاموں سے فراغت ہوتی ہے اِنَّ لَكَ فِی النَّهَارِ سَبْحًا طَوِیْلًا ۝ بیشک تجھے دن کے کاروبار ہے بہت لمبا یعنی لوگوں کی آمد و رفت اور جواب و سوال رہتا ہے وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا ۝ اور یاد کر نام اپنے پروردگار کا اور توڑ کر ساری خلقت سے رجوع کر خدا ے تعالےٰ کی طرف سب کو چھوڑ کر خوب طرح سب چیز سے بیزار ہو جو وہ پروردگار تیرا رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِیْلًا ۝ پیدا کرنے والا مشرق اور مغرب کا جو نہیں ہے کوئی خدا لائق بندگی کرنے کے مگر وہی خدا ے تعالیٰ برحق ایسا جو ہے اسی کی بندگی کیجیے پھر پکڑ اسی خدا ے تعالیٰ کو اپنا کام بنانے والا اور اپنے سارے کام اُسی کو سونپ دے وَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِیْلًا ۝ اور صبر کر اور چپ رہ اور غصہ نکھا اُس بات پر جو کافر کہتے ہیں اور ملنا چھوڑ اُن سے اور کافروں سے دور رہ اچھی طرح بغیر لڑائی جھگڑے اُن سے ملنا موقوف کرا وَذَرْنِیْ وَالْمُكَذِّبِیْنَ اُولِی النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِیْلًا ۝ اور چھوڑ مجھکو اور اُن کو جو دولت مند ہیں اور جھوٹا کہتے ہیں تجھکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ڈھیل دے اُنکو تھوڑی سی یعنی وہ دولت مند کافر جو تجھے جھوٹا کہتے ہیں اُن کو میرے حوالہ کر میں سمجھ لونگا اُن سے تھوڑی ہی مدت میں اِنَّ لَدَیْنَاۤ اَنْكَالًا وَّجَحِیْمًا ۝ وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِیْمًا ۝ مقرر ہمارے پاس ہے کافروں کے واسطے قیامت کے دن زنجیر اور بیڑی بھاری اُن کے قید کرنے کے واسطے اور آگ بھڑکتی ہوئی اور خوراک جس سے حلق بند ہو اور دق ہو اور سوا ے ان کے عذاب ہوگا دکھ دینے والا یَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِیْبًا مَّهِیْلًا ۝ جسدن کانپے اور تھرتھراوے گی زمین اور پہاڑ اور ہو جاوینگے سب پہاڑ ریت ہاریک جس میں پانوں گھس جاوے خوف اُس دن کے سے پہاڑوں کا ایسا حال ہوگا اِنَّاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلَیْكُمْ رَسُوْلًا ۝ شَاهِدًا عَلَیْكُمْ كَمَاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ۝ مقرر بھیجے ہم نے تمھاری طرف اے مکے کے لوگو پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گواہی دینے والا تمھارے کاموں کی جیسے بھیجا تھا ہمنے فرعون کی طرف موسیٰ پیغمبر علیہ السلام کو فَعَصٰی فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِیْلًا ۝ پھر نہ مانا فرعون نے کہنا موسےٰ علیہ السلام کا پھر پکڑا ہمنے فرعون کو پکڑنا مضبوط جو ہرگز نہ چھوٹ سکے یعنی سخت عذاب میں ڈالا ہمنے اُسے دوزخ کے پھر اسی طرح جو کوئی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ مانیگا اور اُن کی بات کو جھوٹ جانیگا تو ایسا ہی عذاب میں گرفتار ہوگا فَكَیْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ یَوْمًا یَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِیْبًا ۝ پھر کیونکر بچاوینگے اپنے تئیں اُس دن کے عذاب سے اگر یہ کافر ہی رہیں گے سو اُس دن کا عذاب ایسا سخت ہوگا جو لڑکے بوڑھے ہو جاوینگے اُس دن کا ہول دیکھکر اَلسَّمَآءُ مُنْفَطِرٌ بِهٖ ؕ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ۝ جو اُس دن آسمان پھٹے گا اُس دن کی ہول سے اور ہو وعدہ خدا ے تعالیٰ کا ہونے والا مقرر اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّهٖ سَبِیْلًا ۝ بیشک یہ قرآن نصیحت ہے پھر جو کوئی چاہے پکڑے راہ اپنے پروردگار کی اس نصیحت سے کہتے ہیں کہ جب آیت قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا آئی تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اصحاب رضی اللہ عنہم رات کو اٹھتے تو کم و زیادہ ہونے سے

ع ۱۹ ۱۳

رات کو شبہ مین رہتے اور فجر تک نماز مین کھڑے رہتے یہانتک کہ پاے مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوج گئے تھے اور کافر یہ حال دیکھکر کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خدا نے اُسے سخت مصیبت مین ڈالا ہی تب خدا ے تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ بیشک پروردگار تیرا جانتا ہی وہ کہ تو کھڑا ہوتا ہی یعنی اُٹھتا ہی تو نزدیک دو تہائی رات کے یا آدھی رات کو یا تہائی رات کو تو وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اور ایک گروہ بھی اُٹھتے ہین اُنھون سے جو تیرے ساتھ ہین یعنی تیرے اصحاب بھی اُٹھتے ہین رات کو اُسی وقت اور خدا ے تعالیٰ مقرر کرتا ہی وقت رات اور دن کے اور جانتا ہی گھڑیان رات اور دن کی عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ اور جانتا ہی خدا ے تعالیٰ کہ تم دھیان مین نہ رکھ سکوگے وقت رات کا یعنی تم سمجھ نہ سکوگے جو اسوقت کتنی رات گئی پھر بخشا تمکو خدا ے تعالیٰ نے اور مہربانی کی تمپر پھر پڑھو قرآن راتون کو جتنا آسان ہو تمکو یعنی جتنی نماز تم آسانی سے پڑھ سکو اتنی ہی پڑھو عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ جانتا ہی خدا ے تعالیٰ وہ کہ ہوین لوگ تم مین سے بیمار اور سوے اُنکے اور کتنے لوگ مسافری کرین ملکون مین ڈھونڈین روزی فضل خدا ے تعالیٰ کے سے یعنی سوداگری کرنے کو جاتے ہین شہرون مین وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ اور کتنے لوگ جو لڑائی کرتے ہین خدا ے تعالیٰ کی راہ مین یعنی کافرون سے لڑتے ہین معروف دین کے واسطے ان سبون سے طبیعت مین فکر اور تردد رہتا ہی اور رات دھیان مین نہین رہتی تو ہم نے اُنپر اپنے فضل سے احسان کیا اور معاف کی زیادہ محنت عبادت مین پھر حکم کیا کہ پڑھو جو کچھ تم پر آسان ہووے قرآن سے نماز مین سو یہ فرض ہوا اور سوے نماز کے مستحب ہو جیسے ختم قرآن کا سات دن مین کرے یہ نہ کر سکے تو بیس دن مین ختم کرے اگر یہ بھی نہ کر سکے تو مہینے مین قرآن تمام پڑھے اور اگر یہ بھی نہ کر سکے تو جتنا پڑھ سکے اتنا ہی پڑھے یہانتک کہ اگر کچھ نہ پڑھ سکے تو کم سے کم تین آیتین قرآن شریف کی کہین سے ہر روز پڑھا کرے فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا اور قائم رکھو نماز کو یعنی ہمیشہ پانچون وقت نماز کو ادا کیا کرو اور زکوٰۃ مال کی دو جو اُسکا دینا فرض کیا ہی تمپر اور قرض دو خدا ے تعالیٰ کو قرض نیک یعنی سوا ے زکوٰۃ کے محتاجون کو اور حقدارون کو دو تو خدا ے تعالیٰ اُسکا بدلہ تمھین دیویگا قیامت کے دن وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ اور جو کچھ آگے بھیجوگے اپنے واسطے نیک کامون سے تو پاؤگے بدلہ اُن نیک کامون کا خدا ے تعالیٰ کے آگے هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ۭ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ سو وہ بدلہ بہت اچھا ہی جو دیگا خدا ے تعالیٰ تمکو اُن نیک کامون کو اور بہت بڑا ہی بدلہ جو عوض ایک ایک نیکی کے نشتر نشتر حصّے ثواب لے گا اور گناہ اپنے بخشوا ؤ خدا ے تعالیٰ سے بے شک خدا ے تعالیٰ بخشنے والا مہربانی کرنے والا ہے بے نہایت توبہ کرنے والون کو اور نیک کام کرنیوالون کو بیشک ع ۱ ۱۴

سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ سِتٌّ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً

جابر صحابی رضی اللہ عنہ سے نقل ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ ایک وقت مین راہ مین چلا جاتا تھا جو یکایک آسمان سے آواز سنی مین نے اوپر نگاہ کی تو دیکھا کہ آسمان اور زمین کے درمیان ایک فرشتہ کرسی پر بیٹھا ہی اُسکی صورت دیکھکر ایسا خوف مجھے آیا جو گھبرا ہوا گھر مین جاکر لیٹ رہا اور کہا کہ مجھے کپڑے اُڑھا دو اُنھون نے اُڑھا دیے اسی حال مین تھا جو یہ کئی آیتین اول سے اس سورۃ کی آئین یٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ ۡ اے کپڑے اوڑھے ہوے اُٹھ پڑے ہوے سے اور ڈرا مکہ کے لوگون کو خدا ے تعالیٰ کے عذاب سے وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۡ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۡ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۡ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۡ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۡ اور اپنے پروردگار کو بہت بڑائی سے یاد کر اور اپنے کپڑے پاک رکھ اور گندگی سے دور رہ اور اپنی بندگی اور نیک کام کرنے کا احسان مت رکھ خدا ے تعالیٰ پر اور اپنے نیک کام کیے ہوؤن کو بہت مت جان اور اپنے پروردگار کی امید پر رہ اور اُسی کی خوشی ڈھونڈھ فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ ۡ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ۡ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ ۡ پھر جب بجے گی قرنا ے دوبارہ پھر اُس دن سخت دن ہوگا کافرون پر وہ دن آسان نہوگا کہتے ہین کہ جب سورۂ مؤمن کی اوّل کی آیتین آئین اور

تعالیٰ علیہ ... اوّل مین ... اور ... کہا ... اور ... کہا ... اور ... کہا

پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ولید مغیرہ کے بیٹے نے سُنکر اپنی قوم مین آیا اور کہا کہ قسم ہی خدائے تعالیٰ کی جو مین نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کلام سُنا ہی جو آدمی کا اور دیو کا کہا ہوا نہین معلوم ہوتا اور وہ کلام ہرگز ہرگز مغلوب نہوگا قریشون نے یہ سُنکر سمجھے کہ ولید ایمان لایا پھر ابوجہل نے طرح طرح کی باتین کہکر یہان تک غیرت دلائی جو ولید نے قرآن کو سحر کہا یہ بات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سُنکر بہت غمگین ہوے تب یہ آیت آئی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذَرْنِيْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيْدًا ۝ چھوڑ مجھکو اور اُس شخص کو جسکو پیدا کیا مین نے یکا یعنی تو غم اور فکر مت کر اُس کی باتون سے مین اُسے سمجھ لونگا جو مین نے اُسکے یکا پیدا کیا ہی وَّجَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ۝ اور دیا مین نے اُسکو مال بڑا کہتے ہین کہ ولید کے پاس دس لاکھ دینار نقد تھے اور اونٹ اور مویشیان اور باغ اور غلام اور جنس اور متاع بیشمار تھے وَّبَنِيْنَ شُهُوْدًا ۝ اور دیے مین نے اُسے بیٹے حاضر اُس کے ساتھ مکے مین رہتے تھے کہتے ہین کہ ولید کے دس بیٹے تھے جو کبھی سوداگری کے واسطے مسافری نہ کرتے تھے ہمیشہ باپ کے ساتھ عیش کرتے تھے وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا ۝ اور بچھایا مین نے اُسکے واسطے بچھونا خوب یعنی سب کام اور اسباب اُسکا درست کر دیا ثُمَّ يَطْمَعُ اَنْ اَزِيْدَ ۝ پھر امید رکھتا ہی ولید یہ کہ زیادہ دون مین اُسے اور مال سوائے اُسکے جو دیا ہے اُسے كَلَّا ۝ نہین ہے وہ بات جو وہ سمجھتا ہی کہ مین نعمتین اپنی زیادہ کرون اُس پر کس واسطے کہ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا ۝ بیشک ولید کو ہی ہمارے کلام سے دشمنی جو اُسے جادو کہتا ہی کہتے ہین کہ بعد اس احوال کے ولید کے مال مین نقصان ہونے لگا اور کئی بیٹے اُس سے مخالف ہوے اور تین بیٹے مسلمان ہوے اور کئی مر گئے اور وہ آپ محتاج اور رسوا ہوکر مواسَأُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ۝ جلد چڑھاؤنگا مین ولید کو اوپر اونچان کے کہتے ہین کہ دوزخ مین ایک پہاڑ ہے آگ کا اُسکا نام صعود ہے ستّر برس کی چڑھائی ہے اُسکے اوپر چڑھا کر نیچے ڈالین گے اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ۝ بیشک ولید نے فکر قرآن کے طعنہ مین کی اور مقرر کیا کہتے ہین کہ جب ولید نے قرآن کی تعریف کی تب مکے کے قریشون نے اُسے طعنے سے کہا کہ تو بھی مسلمان ہوا اور اُسے غیرت دلائی سب نے تب اُسنے کہا کہ تم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیوانہ کہتے ہو وہ ہرگز دیوانہ نہین بلکہ سب سے عقلمند ہی اور اگر کہو کہ وہ کاہن ہے کوئی نشانی کاہنون کی اُس مین نہین اور اگر شاعر اُسے کہو تو ہرگز اُسکی باتین شاعرون کی سی نہین اور ہمیشہ سے سچا مشہور ہی کبھی جھوٹ نہین بولا۔ اور شاعرون کا کلام جھوٹ بولنا ہے تب قریشون نے کہا کہ اے ولید تو ہم سب مین عقلمند ہے تو ہی کہہ کہ اُسے کیا کہیے تب اُسنے اپنے دل مین فکر اور غور کرکے کہا کہ جادو ہی کہیے قرآن کو سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہی کہ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝ پھر مارا جاوے یعنی لعنت ہو جیو ولید کو جو کیسا مقرر کیا پھر لعنت ہو جیو ولید پر جو کیسا پھر ایا اُس نے خیال اور فکر کو قرآن کے طعنے مین ثُمَّ نَظَرَ ۝ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۝ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ۝ پھر غور سے دیکھا قرآن کے طعنہ ڈھونڈھنے مین پھر جب کوئی عیب نہ پایا اور طعنہ کی بات ہاتھ نہ آئی تب تیوری چڑھائی اور مُنھ اُپس مین کھینچا یعنی کھسیانا ہوا پھر مُنھ انصاف سے پھیرا اور تکبری کی قرآن کے سچ ماننے سے اور غرور کیا اُسکے حکم کی تابعداری کرنے سے فَقَالَ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ۝ پھر کہا ولید لعین نے کہ نہین قرآن مگر جادو ہے جادوگرون سے سیکھا ہوا اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ۝ نہین یہ قرآن مگر کہا ہوا ہی آدمی کا یعنی مقرر یہ کسی بڑے جادوگر کا کہا ہوا ہی سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہی جو اس بات کے کہنے کے سبب سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ ۝ جلڈالونگا مین ولید کو سقر مین جو پانچوان درجہ دوزخ کا ہے اُسکا نام سقر ہے وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ۝ اور کس چیز نے تجھے معلوم کروایا جو کیا چیز ہے سقر وہ ایک آگ ہی ایسی جو لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ ۝ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ۝ کچھ باقی نہ رکھے اور نہ چھوڑے گی سب جلاوے گی آگ جلانے والی اور سیاہ کرنے والی سارا بدن کا فرون کا عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ۝ اوپر اُس سقر کے ہم نے اُنیس نگہبان مقرر رکھے ہین جب یہ آیت اُتری تب یہودیون نے کہا کہ یہ بات موافق توریت کے ہے یعنی توریت مین بھی مذکور ہی جو دوزخ کے اُنیس نگہبان ہین اور تفسیر جواہر مین لکھا ہی کہ جب یہ آیت اُتری تو ابوجہل لعین نے کہا کہ اے قریشو دوزخ کے دربان اُنیس سے زیادہ نہین پھر کیا تم دس دس آدمی ایک ایک دربان کو دور نہ کر سکو گے تب اُن مین سے ایک شخص جو بڑا زور آور تھا نام اُسکا ابوالاشرین کلدی تھا کہا کہ سترہ کو تو مین اکیلا دور کرونگا اور باقی وہ دو کو تم ہٹا دیجیو پھر بہشت مین چلے جائین گے سو خدائے تعالیٰ نے اُسکے جواب مین یہ آیت بھیجی کہ وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً ۝ اور نہ کیے ہمنے دربان دوزخ کے مگر فرشتے یعنی دوزخ کے دربان فرشتے ہی، مین کہتے ہین کہ دوزخ کا دربان مالک ہی اور اٹھارہ فرشتے اُسکے ساتھ ہین جو آنکھین اُن فرشتون کی بجلی سی چمکتی ہین اور چمکان اُن فرشتون کی

چھاتی کی ایک برس کی راہ ہے اور قد بھی اُنکا بے نہایت لمبا ہے جو ایک اُن مین سے ستر ہزار کا ذکر ہے ایک دفعہ گولی مین بھر کر دوزخ کے ایک کونے مین پھینک دے گا ذکر اُن فرشتون کا ابوالاشر کے واسطے ہے جو کہتا تھا کہ مین اکیلا سترہ دوزخ کے دربانون کے تئین کفایت کردون گا یہ نہین جانتا کہ دوزخ کے دربان فرشتے ہین جو ساری دنیا کے آدمی ایک فرشتے کی طاقت نہین رکھتے تو برابری فرشتے کی کرنے کا کیا ذکر ہے وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا اور نہ کی ہم نے گنتی اُن فرشتون کی جو انیس ہین مگر آزمایش ہے یہ گنتی کا بیان واسطے کافرون کے جو سچ نہین جانتے اور ٹھٹھا کرتے ہین کہ انیس شخص کیونکر کروڑون آدمیون کو اور کروڑون جنّون کو عذاب کرین گے اور اسواسطے ہو گنتی فرشتون کی لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ تو یقین لاوین وہ لوگ جن لوگون کو کتاب دی ہے یعنی یہود جانین کہ قرآن کی آیتین موافق توریت کے ہین اور قرآن کلام الٰہی ہے وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا اور اس واسطے بیان فرشتون کا ہے جو یہ ذکر زیادہ کرے ان لوگون کا ایمان جو لوگ کہ ایمان لائے ہین قرآن پر اور اس بات کو یہودیون نے بھی سچا کہا جو دوزخ کے دربان انیس ہین اور توریت مین بھی یہی لکھا ہے شمار فرشتون کا وَلَا يَرْتَابَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْمُؤْمِنُونَ اور اس واسطے ہے کہ شک لاوین وہ لوگ جن کو دی ہے کتاب یعنی یہود بھی گنتی فرشتون کی سچ جانین اور مسلمان بھی شک نہ لاوین قرآن کی آیتون مین وَلِيَقُولَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَالْكَافِرُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَٰذَا مَثَلًا اور اس واسطے تو کہین وہ لوگ جنھون کے دل مین ہے بیماری نفاق کی اور کافر بھی کہین کہ کیا چاہا خدا تعالیٰ نے اس مثل سے جو گنتی فرشتون کی بیان کی كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ اسی طرح گمراہ کرتا ہے خدائے تعالےٰ جسے چاہتا ہے اور راہ دکھاتا ہے جسے چاہتا ہے کہتے ہین ابوجہل نے کہا کہ اے قریشیو جانو تم کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مددگار انیس سے زیادہ نہین حقتعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ یہ احمق ابوجہل وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ وَمَا هِيَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْبَشَرِ اور نہین جانتا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے پروردگار کے لشکر کو جو فرشتون کا ہے تیری مدد کو مگر وہ پروردگار ہی جانتا ہے اپنے لشکر کے شمار کو اور نہین ہے یہ سورۃ مگر نصیحت ہے واسطے لوگون کے كَلَّا نہ وہ بات ہے جو یہ کافر کہتے ہین وَالْقَمَرِ وَاللَّيْلِ إِذْ أَدْبَرَ قسم ہے چاند کی اور رات کی جب کہ آتی ہے دن کے پیچھے وَالصُّبْحِ إِذَا أَسْفَرَ اور قسم ہے فجر کی جب کہ روشن کرتی ہے جہان کو إِنَّهَا لَإِحْدَى الْكُبَرِ نَذِيرًا لِّلْبَشَرِ جو بیشک وہ دوزخ ایک بڑی چیز ہے ڈرانے والی آدمیون کو یعنی جس وقت کہ دوزخ قیامت کے دن دور سے دکھائی دیوے گا تو بے نہایت ڈرین گے لیکن اُسوقت کا ڈرنا کچھ فائدہ نہ کریگا چاہیے کہ اب ڈرین جو آج کا ڈرنا اُسدن کام آوے لِمَن شَاءَ مِنكُمْ أَن يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ اُس آدمی کو جو چاہے تم مین سے یہ کہ آگے بڑھے نیک کام کرنے مین یا پیچھے رہے شرک اور گناہ کرنے سے یعنی دونون فرقون کو نصیحت اور ڈرانے والا ہے قرآن كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ ہر آدمی گرفتار ہے اپنے کام کے ہوؤن مین مگر چھوٹے ہوے ہین وہ لوگ جنھون کے اعمال نامہ داہنے ہاتھ مین ملین گے وہ لوگ باغون مین جا کر پوچھینگے کافرون سے جو کیا چیز تمکو لائی دوزخ مین پھر کافرون کے جواب مین قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ کہینگے کہ ہم نماز نہ پڑھتے تھے اور ہم محتاج فقیر کو نہ کھلاتے تھے اور دنیا مین وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ تھے ہم جو عیب جوئی کرتے تھے اور طعنہ کرتے تھے عیب ڈھونڈھنے والون کے ساتھ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ اور تھے ہم دنیا مین تو جھوٹ جانتے تھے قیامت کے دن کے آنے کو حَتَّىٰ أَتَانَا الْيَقِينُ جب تک کہ ہمکو آئی یعنی مرنے کے وقت تلک اُن ہی کامون مین رہے اور توبہ نہ کی اب خدائے تعالیٰ فرماتا ہے فَمَا تَنفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ پھر فائدہ نہین کرتا تمکو بخشوانا بخشوانے والون کا یعنی اے کافرو تم جو کہتے ہو کہ بت ہمین اُسوقت بخشوا دین گے سو ہرگز نہین بخشوائین گے فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ پھر کیا ہوا اُن کافرون کو جو نصیحت سے منھ پھیرتے ہین اور نہین مانتے اور بھاگتے ہین نصیحت کرنے والے سے جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور بیزار ہوتے ہین اُس سے اور ایسے بھاگتے ہین كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنفِرَةٌ فَرَّتْ مِن قَسْوَرَةٍ گویا کہ یہ گورخر ہین بھاگنے والے جو بھاگے ہین شیر سے ایسے یہ کافر قرآن سے بھاگتے ہین اور اُسے نہین سنتے غور سے اور نہین سمجھتے دھیان سے کہتے ہین کہ مشرکون نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے واسطے نام بنام صحیفے خدائے تعالیٰ سے منگوا جو اُسمین لکھا ہووے کہ اے فلانے تو تابعداری کر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تب ہم ایمان لاوین اور تجھے سچا جانین تب یہ آیت اُتری کہ یہ کافر قرآن سے بھاگتے ہین اور اُسے سنتے سمجھتے نہین بَل يُرِيدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ أَن يُؤْتَىٰ صُحُفًا مُّنَشَّرَةً بلکہ چاہتا ہے

ہر مردا نھون سے کہ دیے جاوین مجھے ورق لکھے ہوے جدا جدا نام بنام کلا نہ دیگا خدا ے تعالیٰ اُنکو ورق لکھے ہوے نام بنام اگر دیوے گا ورق جس طرح یہ چاہتے ہین تب بھی یہ ایمان نہ لاوین گے اور مُنھ پھیرنا ان کا قرآن سے اور نہ ماننا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اِس سبب سے نہین ہی جو ہم ورق نہین دیتے ہین ان کو بَلْ لَّا یَخَافُوْنَ الْاٰخِرَۃَ ۝ بلکہ یہ کافر نہین ڈرتے قیامت کے دن سے اور اُسے سچ نہین جانتے کلا آگاہ نہین قرآن آدمی کا بنایا ہوا جیسا کہ یہ کافر کہتے ہین اِنَّہٗ تَذْکِرَۃٌ ۝ فَمَنْ شَآءَ ذَکَرَہٗ ۝ بے شک وہ قرآن نصیحت ہی پھر جو کوئی چاہے اُس سے نصیحت سمجھے اور اُسکے حکم کے موافق کام کرے وَمَا یَذْکُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ ط ہُوَ اَہْلُ التَّقْوٰی وَاَہْلُ الْمَغْفِرَۃِ ۝ اور نہ مانے گا نصیحت اور نہ یاد کرے گا کوئی مگر وہ کہ جب چاہے خدا ے تعالیٰ جو وہ خدا ے تعالیٰ لائق ہے ڈرنے کے یعنی خدا ے تعالیٰ ایسا ہے جو اُسی سے ڈرے اور وہی لائق بخشنے کے گنہگارون کو یعنی کریم اور غفور ہے گنہگارون کے گناہ بخشے گا جو قرآن کے حکم کی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تابعداری کرین اُنکے گناہ بخشنے گا انشاء اللہ تعالےٰ

ع ۱ ۱۲ ۱۶

سُوْرَۃُ الْقِیٰمَۃِ مَکِّیَّۃٌ | بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | وَھِیَ اَرْبَعُوْنَ اٰیَۃً

لَآ اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَۃِ ۝ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَۃِ ۝ قسم ہی مجکو قیامت کے دن کی اور قسم ہی مجکو نفس ملامت کرنے والے کی یعنی وہ جو اپنے تئین ملامت کرے کہ بُرے کام کیون کرے ہو اور خدا ے تعالیٰ کی بندگی مین کیون کمی کرے ہے اُس نفس کی قسم کھاتا ہون جو قیامت کے دن سب اُٹھین گے نیکی بدی کا حساب دینے کو کہتے ہین کہ عدی ربیعہ کے بیٹے نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے احوال قیامت کا پوچھا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے موافق حکم الٰہی کے بیان کیا عدی نے یہ سنکر کہا کہ مین ہرگز نہ مانونگا کہ ہڈیان گلی ہوئی پُرانے مُردون کی پھر اکٹھی ہوین جو کسی طرح عقل مین نہین آتا تب یہ آیت اُتری کہ اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَہٗ ۝ کیا سمجھتا ہی آدمی یعنی کہ ہم جمع نہ کرسکینگے ہڈیان پرانی گلی ہوئی بَلٰی قٰدِرِیْنَ عَلٰٓی اَنْ نُّسَوِّیَ بَنَانَہٗ ۝ ہان ہم جمع کرینگے اور قدرت رکھتے ہین ہم اُسپر جو درست کرین اُسکی انگلیون کے سر کی ہڈیون کو یعنی ذرہ ذرہ ہڈیان جمع کرونگا بَلْ یُرِیْدُ الْاِنْسَانُ لِیَفْجُرَ اَمَامَہٗ ۝ بلکہ چاہتا ہی آدمی یعنی عدی چاہتا ہی کہ گناہ کرے یا جھوٹ بولے اُس بات مین جو آگے ہی قیامت کا دن اور حساب ویَسْئَلُ اَیَّانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ ۝ پوچھتا ہی مزاح سے کہ کب ہوگا قیامت کا دن یعنی اس بات کو ہنسی اور ٹھٹھا جانتا ہی فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۝ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۝ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۝ پھر جسوقت کہ دیکھ نہ سکے گی آنکھ اُس دن کے احوال کو اور گہن لگے گا چانند کو یعنی روشنی چاند کی جاتی رہیگی اور سیاہ ہوویگا۔ اور اکٹھے ہونگے سورج اور چاند اور اُس دن کے ڈر سے یَقُوْلُ الْاِنْسَانُ یَوْمَئِذٍ اَیْنَ الْمَفَرُّ ۝ کہیگا وہ آدمی جو دنیا مین کہتا ہی کہ قیامت جھوٹ ہی کہ کہان ہی اُس دن بھاگنے کی جگہ یعنی وہ لوگ جو دنیا مین قیامت کو جھوٹ جانتے تھے قیامت کے دن کہینگے کہ کہان ہی اب بھاگنے کی جگہ جو ہم بھاگین اور اس دن کی ہولون کو نہ دیکھین کلا نہوگی بھاگنے کی جگہ اُس دن اور کلا وَزَرَ ۝ اِلٰی رَبِّکَ یَوْمَئِذِ نِ الْمُسْتَقَرُّ ۝ نہ امن کی جگہ ہوگی کافرون کو تیرے پروردگار کی طرف ہوگی ٹھہرنے کی جگہ یعنی خدا ے تعالیٰ اپنی حکمت سے بہشتیون کو بہشت مین اور دوزخیون کو دوزخ مین جگہ مقرر کریگا یُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ یَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ۝ خبر کرینگے آدمیون کو اُس دن اُس چیز سے جو اُنے آگے بھیجی ہی نیک اور بد کامون سے اور پیچھے دنیا مین چھوڑ آیا ہی مال اور دولت سے یعنی جو کام بھلے اور بُرے لوگون نے دنیا مین کیے تھے اور جو کچھ مال اور دولت دنیا مین چھوڑ کر مرا تھا قیامت کے دن سب ذرہ ذرہ لاکر اُسکے روبرو حاضر کرینگے اور وہ سب کو پہچانیگا اور بچتا ویگا اور کچھ فائدہ نہوگا بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰی نَفْسِہٖ بَصِیْرَۃٌ ۝ وَّلَوْ اَلْقٰی مَعَاذِیْرَہٗ ۝ بلکہ آدمی آپ اپنے احوال کا دیکھنے والا ہوا گرچہ ڈالتا ہی بہانے یعنی اگرچہ اپنے گناہون کا بہانہ کرتا ہی پر اپنے گناہ کیے ہوے جانتا ہی جو یہ گناہ مین نے کیے ہین حضرت عبداللہ حضرت عباس کے بیٹے رضی اللہ عنہما فرماتے ہین کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جو حضرت جبرئیل علیہ السلام وحی لاتے اور اُنکے آگے پڑھتے تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنکے بغیر تمام کیے پڑھنا شروع کرتے اسواسطے تو بھول نہ جاوین تب یہ آیت اُتری کہ لَا تُحَرِّکْ بِہٖ لِسَانَکَ لِتَعْجَلَ بِہٖ ۝ اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَہٗ وَقُرْاٰنَہٗ ۝ مت ہلا اور حرکت نہ دے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی زبان کو قرآن کے پڑھنے مین پہلے تمام کرنے جبرئیل علیہ السلام کے اسواسطے کہ بھولے نہین اور یاد رکھے قرآن کو تو جلدی کرے اُسکے پڑھنے مین اور یاد کرنے مین بیشک ہمپر ہی جمع کرنا قرآن کا تیرے دل مین اور

یاد رکھوانا اور پڑھوانا تیری زبان سے قرآن کو یعنی تو خاطر جمع رکھ جو ہم قرآن کو تیرے دل مین یاد رکھوائین گے فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۝ پھر جب ہم قرآن کو جبرئیل علیہ السلام کی زبان پر تیرے آگے تو پھر ساتھ جبرئیل علیہ السلام کے پڑھ سمجھ مین سمجھ کر ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ۝ پھر بیشک ہمپر ہی کھولنا اُسکے معنون کا تیرے دل پر یعنی ہم تجھ پر اُسکے معنی ظاہر کرینگے كَلَّا نہین ہے ودبات جو تم سمجھتے ہو اے مکے کے لوگو بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ۝ وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ۝ بلکہ تم چاہتے ہو دنیا کو جو جلد جانے والی ہے اور چھوڑتے ہو آخرت کو جو وہ ہمیشہ رہنے والی ہے بلکہ چاہیے یون کہ دنیا کی محبت چھوڑ دو اور آخرت کو چاہو تم اُلٹا کرتے ہو وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۝ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝ بہت مُنھ اُس دن تازے اور خوش ہون گے اپنے پروردگار کی طرف دیکھتے ہوے بے پردہ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ ۝ تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ۝ اور بہت منھ اُس دن ترش ہونگے اور سیاہ تیوری چڑھی ہوئی سو وہ مُنھ کافرون کے ہونگے اور مشرکون کے ہونگے جو جانے یقین کہ پونہچے اُسے مصیبت ایسی کہ اُسکی بیخ کی ہڈیان ٹوٹین كَلَّا نہین ہی یہ کہ دنیا مین ہمیشہ جیتے رہوگے اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ۝ وَقِيْلَ مَنْ ۜ رَاقٍ ۝ جب پہونچیگی جان چھاتی کی ہڈیون اور گردن کی ہڈیون مین پہونچے تب کہین گے لوگ کہ کون ہے منتر پڑھنے والا جو وہ آن کر اس مرنے والے پر پڑھکر پھونکے منتر کو تو نہ مرے اور جسکی جان گلے مین پہونچی وہ ظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ۝ اور یقین جانے گا وہ کہ بیشک جدائی ہوتی ہے وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ۝ اور مڑوڑیگا اور پیچ دیوگا وہ مرنے والا پنڈلی کو پنڈلی سے جان نکلنے کے وقت اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ۨ الْمَسَاقُ تیرے پروردگار کی طرف اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس دن ہوگا سب کو پھرجانا حساب دینے کو کہتے ہین کہ یہ آگے کی آیت ابوجہل لعین کے حق مین ہو کہ فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ۝ وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝ پھر سچا نہین جانا قرآن کو اور نہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا جانا ہو اور نہ نماز پڑھتا ہو یعنی خدا ے تعالیٰ کی بندگی نہین کرتا لیکن جھوٹ جانتا ہو قرآن کو اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی جھوٹا جانتا ہو اور پھر اراہ دین اسلام کے سے مُنھ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ۝ پھر اپنے گھر کے لوگون کی طرف گیا اکڑتا ہوا غرور سے جو مین نے ایسی بات کہی یہ آیت ابوجہل کے حق مین ہو سُوْرما تا ہو خدا ے تعالیٰ اُسکو کہ اے ابوجہل اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ۝ ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ۝ لائق ہو تجکو سختی عذاب موت کی پھر لائق ہو تجکو عذاب قبر کا پھر لائق ہو تجھے ہول قیامت کا پھر خوب سزاوار ہو تجکو آگ دوزخ کی اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ۝ کیا سمجھتا ہو آدمی یعنی ابوجہل لعین کہ چھٹ جاویگا ایسا کہ جہان چاہے چلا جاوے یعنی کافر سمجھتے ہین جو حساب کچھ نہوگا اور یون ہی چھٹ جاوین گے اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ۝ اے کیا نہ تھا وہ ایک بوند منی کی پڑی ہوئی ماں کے پیٹ مین سُست نکمی یعنی اپنی اصل پیدایش پر غور کرے کہ مین کیا تھا جو ایک بوند تھی ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى ۝ پھر ہوئی وہ بوند لوتھڑا ہوا پھر پیدا کیا خدا ے تعالیٰ نے سب درست اور ثابت آدمی فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۝ پھر بنا یا خدا ے تعالیٰ نے اُسی بوند منی کے سے نر اور مادہ یعنی عورت اور مرد پھر اسی بات کو سمجھو اور دھیان کرو کہ جو شخص ایسا قادر ہے جو ایک بوند پانی کی سے ایسا آدمی درست بدن پیدا کرتا ہے اُس خدا ے تعالیٰ کو اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ۝ کیا نہین قدرت اِس بات پر کہ پھر جلاوے مُردون کو قیامت کے دن گورون سے نیکی بدی کا حساب لینے کو چاہیے کہ اس سورۃ کو پڑھ کر کہے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى

سُوْرَةُ الدَّهْرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِحْدٰى وَثَلٰثُوْنَ اٰيَةً

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا ۝ اے کیا آیا یعنی بیشک آیا اور پر آدم علیہ السلام کے ایک وقت زمانہ سے جو نہ تھی آدم علیہ السلام کی کچھ خبر جو کوئی ذکر کرتا کہتے ہین کہ چالیس برس تک حضرت آدم علیہ السلام کا پتلا مٹی کا بنا ہوا مکے اور طائف کے بیچ مین پڑا رہا اور کوئی اُسے نہ جانتا تھا جو یہ کیا ہوا اور کس کام کا ہوا اور کیا نام ہو اس کا اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ۝ بیشک ہمنے پیدا کی خلقت آدمیون کی بوند سے منی کی ملی ہوئی دو رنگ کی جو مرد کی منی سفید ہوتی ہو اور عورت کی منی زردی مائل ہوتی ہو آزماتے ہین ہم آدمیون کی خلقت کو پھر کیا ہمنے آدمیون کو سُننے والا اور دیکھنے والا یعنی کان دیے ہین جو قرآن کو سُنتے ہین اور آنکھین دی ہین جو قدرت ہماری اور معجزے ہمارے نبی کے دیکھتے ہین نہ حیوانون کے سے کان آنکھ دیے ہین اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ۝ بیشک ہمنے راہ دکھائی آدمی کو سیدھی راہ دین اسلام کی سو اب شکر کرے یا ناشکری کرے یہ آزمایش ہو آدمیون کے قائل کرنے کو پھر وہ لوگ جو شکر نہ کرینگے اِنَّا اَعْتَدْنَا

لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۠ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا۝ مقرر رہنے تیار کیا ہی ناشکری کرنے والون کے واسطے زنجیرین اور طوق اور آگ جلتی ہوئی اور بھڑکتی ہوئی جو ناشکری کرنے والون کو زنجیرون سے باندھکر طوق پہنا کر دوزخ مین لے جاوین گے اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا۝ بیشک اچھے کام کرنے والے یعنی مؤمن اور نیکبخت پیوینگے قیامت کے دن بعد بہشت مین جانے کے پیالے شراب کے جو اُن مین کافور ملا ہوگا یعنی سفید اور خوشبوئی سو وہ کافور نام عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا۝ ایک چشمہ کا ہی جو پیوین گے اُس چشمہ سے بندے خدائے تعالیٰ کے چلاتے ہین بہشت کے رہنے والے یعنی بہا کر لے جاتے ہین اُس چشمہ کو اچھی طرح بہا کر یعنی بہشت کے رہنے والے اُس ندی کو جہان چاہین چشمہ لیجاوین اُنکے حکم مین ہوگی کہتے ہین کہ ایک دن حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ کے گھر مین آئے دیکھا جو حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیمار تھے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اُنکے ماں اور باپ کو کہ تم منت مانو تو خدائے تعالیٰ تمھارے فرزندون کو تندرستی بخشے اُنھون نے منت مانی کہ ہم تین روزے نذر خدائے تعالیٰ کے رکھین گے خدائے تعالیٰ نے حضرت امامین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو صحت دی حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے روزے رکھے شام کو تھوڑے سے جو مزدوری سے میسّر آئے تھے اُس کے آٹے کی روٹی پکائی روزہ کھول کر چاہا کہ نوش فرماوین جو اتنے مین ایک فقیر آکر پکارا کہ اے اہلبیت پیغمبر کے مین محتاج مسلمان ہون مجھے کھانے کو دو خدائے تعالیٰ تمھین اسکا بدلہ بہشت مین دیویگا حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے اپنا حصّہ سب اُسے دیا حضرت فاطمۃ الزہرا نے بھی اپنا حصّہ سب اُسی فقیر کو دیا اور آپ دونون صاحب نے کچھ نہ کھایا پانی اور نمک کو پھر روزہ رکھا دوسرے دن شام کو روزہ کھولنے کے وقت ایک یتیم نے آکر کہا کہ کچھ للہ دو اُن دونون صاحب نے جو کچھ میسّر آیا تھا سب اُسے اُٹھا دیا اور آپ کچھ نہ کھایا سو خدائے تعالیٰ نے اُنکی شان مین یہ آیت بھیجی کہ میرے بندے خاص ایسے ہین جو يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا۝ پورا کرتے ہین منت کو اور ڈرتے ہین اُس دن سے جو ہوگی سختی اُس دن کی کھلی ہوئی سب کو پہونچیگی اور وہ بندے میرے جو پورا کرتے ہین منت کو وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا۝ اور کھلاتے ہین کھانے کو خدائے تعالیٰ کی محبت پر یعنی بے غرض کھلاتے ہین محتاج کو اور یتیم کو اور قیدی کو اور کہتے ہین بندے ہمارے کہ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا۝ سوا اسکے نہین یعنی بیشک ہم تمکو جو کھلاتے ہین واسطے خوشی خدائے تعالیٰ کے ہے نہین چاہتے ہم تم سے بدلہ اور نہ احسان جاننا یعنی ہماری غرض اس کھلانے سے یہ نہین کہ تم ہمارا احسان مانو یا کچھ بدلہ اُسکا ہمین دو کسواسطے کہ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا۝ ہم ڈرتے ہین اپنے پروردگار سے عذاب ایک دن کے سے جو عذاب اُس دن کا مُنھ بگاڑ دیگا اور بیحواس کریگا اُس دن سخت عذاب ہوگا یعنی اُس دن کے عذاب کو دیکھکر سب کے ہوش اور حواس جاتے رہین گے فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا۝ پھر بچایا یعنی امن مین رکھا خدائے تعالیٰ نے اپنے بندون کو بدی سے اور ڈر سے اُس دن کے اور ملایا اُن کو تازگی اور خوشی سے پھر خدائے تعالیٰ وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا۝ اور بدلہ دیویگا اُنکو جیسا اُنھون نے صبر کیا ہی خدائے تعالیٰ کی بندگی کرنے مین یا صبر کیا ہی کافرون کے دُکھ دینے پر اُس صبر کا بدلہ دیویگا بہشت کی نعمتین اور میوے کھانے کو اور ریشمی باریک پوشاک پہننے کو مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا۝ تکیے لگا کر بیٹھین گے بہشت مین تختون پر نہ دیکھینگے بہشت مین سورج کی گرمی اور نہ بے نہایت جاڑا یعنی بہشت کی ہوا بہت خوش آئین ہوگی اور بہشت مین وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا۝ نزدیک ہونگے جھکے ہوے بہشت کے رہنے والون سے سایے درختون کے اور تابعدار کیے ہوے ہونگے یعنی نزدیک اور ہاتھ کے نیچے کیے ہوے ہین میوون کے گچھے بہشت مین خوب نزدیک کہ جب چاہے بہشتی توڑ لے اور کوئی منع نہ کرے اُسکو وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا۠ اور پھرتے ہین غلمان اور حورین بہشتیون کے گرد پیالے چھوٹے چاندی کے اور پیالے بڑے شیشے کے قَوَارِيْرَا۠ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا۝ شیشے کیسے پیالے روپے کے ہونگے یعنی اُن پیالون کی یہ خوبی ہوگی اور صفائی ایسی ہوگی کہ کچھ اُس مین بھرے تو باہر سے صاف نظر آویگا اور وہ پیالے نپان کیے ہونگے ہر ایک کی پیاس کے موافق سیانہ کیا ہوا یعنی پوری پیاس کے موافق اُس مین شراب یا پانی پاکیزہ بھرا ہوگا جو پینے والے کی پیاس سے نہ کچھ باقی رہیگا نہ پیاسا

رہیگا پینے والا ۞ یُسْقَوْنَ فِیْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِیْلًا ۞ اور پیوین گے بہشت مین پیالے شراب کے جو ہوگا اُس مین ملاپ سونٹھ کا مزے دار وہ سونٹھ کا ملا ہوا عَیْنًا فِیْهَا تُسَمّٰی سَلْسَبِیْلًا ۞ ایک چشمہ ہے بہشت مین جو نام رکھا ہے اُس چشمہ کا سلسبیل اور وہ جاری ہے بہتا ہوا سب مکانون مین وَیَطُوْفُ عَلَیْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ اِذَا رَاَیْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ۞ اور پھرین گے لڑکے یعنی غلمان گرد بہشتیون کی خدمت کرتے پھرینگے جب دیکھے اُنھین دیکھنے والا تو سمجھے کہ موتی ہین بکھرے ہوئے یعنی غلمانون کا ایسا حسن اور صورت ہوگی کہ جیسے موتی کے دانے ہین آبداری مین وَاِذَا رَاَیْتَ ثَمَّ رَاَیْتَ نَعِیْمًا وَّمُلْكًا كَبِیْرًا ۞ اور جب نگاہ کرے تو بہشت مین پھر دیکھے تو بہشت کو ملک بڑا ہے نہایت جو کسی چیز کی کسی مکان مین کسی وقت کمی نہین سب طرح کی نعمتین بے انتہا موجود ہین سب جگہ عٰلِیَهُمْ ثِیَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ ۞ اوپر بہشتیون کے کپڑے اور پوشاک ہوگی دیبا ہے سبز کی ریشمی باریک بھی اور دیبا ہے ریشمی سفت اور غفص بھی یعنی بہشت مین پوشاک عمدہ اور خاصی باریک اور موٹی دونون طرح کی ہوگی جیسے جسوقت چاہین گے پہنین گے وَّحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ۞ اور پہنائے جاوینگے بہشتیون کو کنگن چاندی کے اور پلاوینگا بہشت کے رہنے والون کو پروردگار اُنکا پانی ستھرا پاکیزہ سب برائیان دلکی دھونے والا اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْیُكُمْ مَّشْكُوْرًا ۞ یعنی تحفہ ہین خاصی اُسکے تمھارے بدلا اُن کامون کا جو دنیا مین تم کرتے تھے اور ہی ہی کوشش تمھاری کا عوض اور بدلا خوب تمھارے کامون پسند کیے ہوئے کا اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِیْلًا ۞ بیشک ہمنے نیچے بھیجا اوپر تیرے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کو سچ سچ سورۃ سورۃ جدا جدا اور آیت آیت فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ۞ اور صبر کر واسطے حکم اپنے پروردگار کے یعنی جو تیرے پروردگار نے فرمایا ہے وہی کر اور تابعداری مت کر اُن مین سے کسی گنہگار یا کافر کی یعنی کسی کا کہنا مان جیسے ولید مغیرہ کے بیٹے نے کہا تھا کہ تو اپنے باپ دادا کا دین قبول کرے تو مین تجھے دولت بہت دون وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِیْلًا ۞ اور یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نام اپنے پروردگار کا صبح اور شام کے وقت یعنی ہمیشہ خدائے تعالیٰ کی یاد مین مشغول رہ وَمِنَ الَّیْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَیْلًا طَوِیْلًا ۞ اور کسی وقت رات کو سجدہ کر تو اپنے پروردگار کو اور پاکیزگی مے یاد کر اُس کو بڑی رات تک یعنی نماز تہجد کی پڑھ اور تسبیح سبحان اللہ بہت رات تک پڑھا کر اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ یُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَیَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ یَوْمًا ثَقِیْلًا ۞ بیشک یہ قوم کافرون کی چاہتی ہین اور دوست رکھتی ہین جلد جانیوالے کو یعنی دنیا سے کا فر محبت رکھتے ہین اور چھوڑا ہے اپنے پیچھے بھاری دن کو جو وہ دن قیامت کا ہے نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِیْلًا ۞ ہمنے پیدا کیا ان سب آدمیون کو اور مضبوط پیدایش کی اُنکی یعنی اُنکے بدن مین بندا و جوڑ ہڈیون کے پٹھون سے مضبوط کیے اور جب چاہین ہم بدل ڈالین ہم اُن کو اُن جیسون سے بدلنا اچھا یعنی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر مین چاہون تو ان سب لوگون کو غارت اور نابود کر کے اور ایک ایسی ہی صورت اور شکل کی خلقت پیدا کر دون جو وہ سب صلم بجا لاوین میرا اور تابعداری کرین میرے پیغمبر کی اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِیْلًا ۞ بیشک یہ قرآن نصیحت ہے پھر جو کوئی چاہے پکڑے اپنے پروردگار کی طرف راہ نیکی کی جو دین اسلام ہے اور راہ شریعت کی ہے وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیْمًا حَكِیْمًا ۞ اور تم نہ چاہوگے کوئی راہ نیکی کی یعنی تم نہ اختیار کرو گے مگر جب کہ چاہے گا خدائے تعالیٰ بیشک خدائے تعالیٰ ہے جاننے والا سب چیز کا مضبوط کام کرنے والا جسے چاہتا ہے توفیق دیتا ہے نیک کامون کی یُّدْخِلُ مَنْ یَّشَآءُ فِیْ رَحْمَتِهٖ ۭ اندر لاتا ہے جسے چاہتا ہے خدائے تعالیٰ اپنی رحمت مین اور اسی کو توفیق دیتا ہے نیکی کی دنیا مین اور گناہ بخشتا ہے اُس کے آخرت مین وَالظّٰلِمِیْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ۞ اور ستم کرنے والون کے واسطے تیار کیا ہے عذاب دکھ دینے والا

سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ مَكِّیَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَهِیَ خَمْسُوْنَ اٰیَةً

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۞ قسم ہے بھیجے ہوئے اچھون کی سو وہ فرشتے ہین رحمت کے یا آیتین ہین قرآن کی فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۞ پھر قسم ہے جلد اور شتاب چلنے والون کی یعنی جلد چلنے والون کی جلد چلنے کی قسم ہے سو وہ فرشتے ہین جو حکم خدائے تعالیٰ کے سے جلد چلتے ہین یا باون جلد چلنے والون کی قسم ہے وَالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ۞ اور قسم ہے پھیلانے والون اور کھولنے والون کی سو وہ آیتین ہین قرآن کی جو حکم خدائے تعالیٰ کا ہے ظاہر کرتی ہین اور دین اسلام کو کھولتی ہین فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ۞ پھر قسم ہے جدا جدا کرنے والے تفاوت کی سو وہ حکم خدائے تعالیٰ کا ہے یعنی آیتین قرآن کی جدا کرتی ہین سچ اور جھوٹ کو جو کفر اور اسلام ہے فَالْمُلْقِیٰتِ ذِكْرًا ۞ پھر قسم ہے پیغام کے پہونچانے والون اور لانے والون کی سو وہ فرشتے ہین جو پیغام خدائے تعالیٰ کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل پر لاتے ہین

آتین سو یہ آتین عُذرًا اَو نُذرًا ۵ بہانہ ہی واسطے گناہ بخشنے مسلمانوں کے یا واسطے ڈرانے کافروں کے یعنی اُسی سبب مسلمان بخشے جاوینگے اور کافرون پر عذاب ثابت ہوا اور وہ سب قسمین اس بات پر ہین کہ اِنَّمَا تُوعَدُونَ لَوَاقِعٌ ۷ سوائے اسکے نہین یعنی مقرر جو وعدہ کیا ہی تمسے ہر طرح ہونا ہے کسی طرح نہین ٹلیگا یعنی قیامت کے دن سبکو گورون سے اُٹھا کر حساب لینا مقرر ہی قیامت کی نشانیان ہین یہ کہ فَاِذَا النُّجُومُ طُمِسَتْ ۸ اور جسوقت تارون کا جھمکنا مٹے گا یعنی تارون کی روشنی جاتی رہیگی وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۹ اور جب آسمان پھٹیگا وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۱۰ اور جب پہاڑ اُڑا دینگے اپنے مکانون سے اکھڑ کر وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ۱۱ اور جب سب پیغمبر صلوات اللہ علیہم اجمعین اپنے اپنے مقرر پر کھڑے ہونگے اپنی اپنی امت کی نیکی بدی کی گواہی دینے کو لِاَیِّ یَوْمٍ اُجِّلَتْ ۱۲ کس دن کے واسطے دھر رکھا ہے ان تارون کا مٹنا اور زمین کا پھٹنا اور پہاڑون کا اکھڑنا یہ جواب ہے کہ لِیَوْمِ الْفَصْلِ ۱۳ واسطے دن جدا کرنے کے جو آج ہے جدا کرنا مسلمان اور کافر کا اور بھلے بُرے کا اور کس چیز نے جتایا تجکو جو کہ نسا دن ہے جدا کرنے کا وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ۱۵ ہائے افسوس اُسدن جھوٹھ جاننے والون کو یعنی جو لوگ کہ قیامت کے دن کو جھوٹھ جانتے ہین اُسدن ہائے افسوس کرینگے جو نہایت خرابی اور رسوائی اپنی دیکھینگے اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِیْنَ ۱۶ اے کیا نہین ہلاکھیا ہمنے پہلے کافرون کو جیسے حضرت نوح علیہ السلام کی قوم اور عاد اور ثمود کی قوم کو کیسے عذابون سے ہلاک کیا ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِیْنَ ۱۷ پھر اُن ہی کے پیچھے لے آوینگے ہم پھلون کو یعنی اسوقت کے کافرون کو بھی اُن ہی کا سا حال کرین گے کَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِیْنَ ۱۸ ایسا ہی سلوک کرتے ہین ہم سب کافرون سے پھر تم اے کافرو ڈرو اور ایمان لاؤ نہین تو تمھارا بھی ایسا ہی حال ہوگا وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ۱۹ اے افسوس ہوگا اُسدن قیامت کے جھوٹ جاننے والون کو اب خدا تعالیٰ سمجھاتا ہے کافرون کو کہ تم جو مر کر پھر جینا اور قیامت کو اُٹھنا گورون سے جھوٹھ جانتے یہ غور نہین کرتے اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ ۲۰ لے کیا نہین پیدا کیا ہمنے تمکو پانی نکمے ناکارے خوار سے جو وہ منی ہے فَجَعَلْنٰهُ فِیْ قَرَارٍ مَّكِیْنٍ ۲۱ پھر رکھا ہمنے اس پانی کو بیچ ٹھیری ہوئی جگہ مضبوط کے جو وہ رحم ہے اِلٰی قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۲۲ ایک مقرر وقت جانے ہوئے تلک جو وقت بچہ پیدا ہونے کا ہے فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ۲۳ ہم قوت رکھتے تھے تمھارے پیدا کرنیکی پھر ہم خوب قوت رکھتے ہین وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ۲۴ بہت بُری بلا ہی اُسدن قیامت کے جھوٹھ جاننے والون کے واسطے اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ۲۵ اَحْیَآءً وَّاَمْوَاتًا ۲۶ لے نہین بنائی زمین ہمنے یعنی مقرر رہنے بنائی زمین سمیٹنے والی زندون کو اور مردون کو یعنی جیتون کو اپنے اوپر رکھتی ہے اور مردون کو اپنے اندر رکھتی ہے غرض کہ آدمی اور حیوان زمین سے جدا نہین ہو سکتے وَّجَعَلْنَا فِیْهَا رَوَاسِیَ شٰمِخٰتٍ اور بنائے ہمنے اُس زمین مین پہاڑ اونچے اور بڑے وَّاَسْقَیْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ۲۷ اور پلایا ہمنے تمکو پانی میٹھا مزے کا وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ۲۸ بڑی بلا قیامت کے دن ہے جھوٹھ جاننے والون کے واسطے اور اُن کو کہین گے فرشتے کہ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰی مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۲۹ چلو تم طرف اُسکے جسکو تم جھوٹھ جانتے تھے یعنی دوزخ کی طرف چلو اور دیکھو کہ سچ ہے یا جھوٹھ ہے اور کہین گے فرشتے کافرون کو کہ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰی ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ۳۰ لَّا ظَلِیْلٍ وَّلَا یُغْنِیْ مِنَ اللَّهَبِ ۳۱ چلو تم طرف سایہ تین شاخ کے جو نہ چھانون ہے ٹھنڈی آرام کی اُن مین اور نہ دور چھانون شاخون کی دور کرے آنچ کی گرمی کو کہتے ہین کہ دوزخ سے تین طرح کا غبار دھوئین کا اُٹھے گا جو ایک سفید اور دوسرا سیاہ اور تیسرا سرخ ہوگا سو وہ تینون غبار دھوئین کے کافرون کو گھیر لیون گے اِنَّهَا تَرْمِیْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ۳۲ بے شک وہ دوزخ ڈالتی ہے اُسدن شعلے اور لپٹین آگ کی مانند محل کے یعنی ایسی بڑی لپٹین اُٹھین گی جیسے بڑے محل اور حویلی اور کَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ۳۳ گویا کہ وہ شعلے آگ کے اونٹ ہین زرد وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ۳۴ بڑی خرابی اور رسوائی ہوگی اُسدن قیامت کے جھوٹھ جاننے والون کو هٰذَا یَوْمُ لَا یَنْطِقُوْنَ ۳۵ وَلَا یُؤْذَنُ لَهُمْ فَیَعْتَذِرُوْنَ ۳۶ یہ وہ دن ہے جو کافر بول نہین سکتے جیسے دنیا مین باتین بناتے تھے اور پروانکی اور رخصت نہین اُن کو جو تقصیر اپنی بخشوا دین اور بخشے نہ جاوینگے وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ۳۷ بڑی خرابی اور رسوائی ہے اُسدن قیامت کے جھوٹھ جاننے والون کے واسطے هٰذَا یَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِیْنَ ۳۸ یہ دن ہے جدا کرنے کا سچے اور جھوٹے کے اور اکٹھا کیا ہمنے تمکو اور تم سے پہلون کو جو وہ بھی اپنے پیغمبرون کو جھوٹا کہتے تھے فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَیْدٌ فَكِیْدُوْنِ ۳۹ پھر اگر ہے تمھارا کچھ داؤ اور مکر تو پھر کرو مکر اور داؤ اپنا مجھ سے اب جیسا دنیا مین مومنون سے کرتے تھے وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ۴۰ بڑی خرابی اور رسوائی ہوگی اُس دن قیامت کے جھوٹ جاننے والون کے واسطے اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ ظِلٰلٍ وَّعُیُوْنٍ ۴۱ وَّفَوَاكِهَ مِمَّا یَشْتَهُوْنَ ۴۲ بیشک خدا سے تعالیٰ کے عذاب سے ڈرنے والے ہون گے بیچ چھانون کے اور پانی کے چشمون پر ہون گے اور وہ ڈرنے والے میوون مین ہون گے اپنی چاہت کے یعنے جو میوہ چاہین گے اُسی وقت موجود ہوگا اور فرشتے کہین گے اُن ڈرنے والون کو کہ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِیْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۴۳ کھاؤ میوے سب طرح کے اور پیو پانی مزے کا بسبب اُن کامون کے جو تمنے دنیا مین کیے تھے پھر خدائے تعالےٰ فرماتا ہے اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۴۴ بے شک ہم ایسا ہی بدلا دیتے ہین اچھے کام کرنیوالون کو وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ۴۵ بڑی خواری اور رسوائی ہوگی اُس دن قیامت کے جھوٹھ جاننے والون کے واسطے كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِیْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ۴۶ کھاؤ

ع ۲۱

دنیا مین طعام اچھے اور منے اٹھاؤ تھوڑے سے تم بھی اے کافرو بے شک تم گنہگار ہو آخر کو تم پر وہ بڑے عذاب ہونگے وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝ بڑی خواری اور رسوائی ہوگی اُس دن قیامت کے جھوٹ جاننے والون کے واسطے اور یہ کافر ایسے ہین جو وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ ارْكَعُوا لَا يَرْكَعُونَ ۝ اور جب کہا جاتا ہے ان کافرون کو کہ جھکو خدائے تعالیٰ کی بندگی کرنے کو تو نہین جھکتے یعنی جو کہتے ہین اُنکو کہ نماز پڑھو تو نہین پڑھتے وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝ بڑی خرابی اور رسوائی ہوگی اُس دن قیامت کے جھوٹ جاننے والون کو فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ ۝ پھر اب کونسی بات پر پھیجے اس قرآن کے ایمان لاوین گے یہ کافر لوگ یعنی قرآن سے زیادہ کونسی بات بہتر ہوگی جو اُسے سُن کر ایمان لاوینگے ع ۱۰ ۲۲

سُوْرَةُ النَّبَإِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَهِيَ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً

جب حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ کے لوگون کے آگے قرآن پڑھا اور کہا کہ دین اسلام کو قبول کرو اور بتون کا پوجنا چھوڑو اور ڈرایا کہ قیامت کے دن خدائے تعالیٰ سب کو نیکی بدی کا حساب لینے کو گورون سے اُٹھاوے گا پھر جو کوئی میرا کہنا نہ مانے گا دنیا مین اُسپر قیامت کو بڑا عذاب ہوگا یہ بات مکہ کے لوگون نے سنکر تعجب کیا اور ہر ایک آپسمین تکرار کر کے کچھ کچھ کہنے لگے جیسے کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے اس سورۃ مین کہ

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ۝ عَنِ النَّبَإِ الْعَظِيْمِ ۝ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ۝

کس چیز کا احوال پوچھتے ہین یہ کافر اُس بڑی خبر سے جو اُس کے احوال مین جھگڑتے ہین یعنی ہر ایک اپنی سمجھ سے کچھ کہتا ہے اور مر کر پھر اُٹھنا قیامت کے دن کا سچ نہین جانتے كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝ بے شبہہ اب جانینگے اُس چیز کو سچ پھر بے شبہہ اب جانینگے اُس کو سچ شک اور شبہہ اور تکرار سب بھول جاوینگے جب ظاہر دیکھینگے قیامت کے دن کو اور یہ کافر ہماری قدرت دیکھکر دھیان نہین کرتے کہ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۝ کیا نہین بنایا ہمنے زمین کو نیکو رہنے کے پالنے کو جو اُس پر آرام سے رہتے ہین اور اُس سے نعمتین جو پیدا ہوتی ہین اُنھین کھاکر پرورش پاتے ہین وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۝ اور بنائین ہمنے پہاڑ کی میخین زمین کی مضبوطی کو جو پانی پر ٹھہر نہ سکے اور کانپے نہین وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۝ اور پیدا کیا ہمنے تم کو جوڑا جوڑا نر اور مادہ تو تمھارے اولاد پیدا ہوتی رہی وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝ اور کیا ہمنے نیند تمھاری کو آرام تمھارے بدن کا جو سارے دن کی ماندگی رات کے سونے سے جاوے وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۝ اور بنائی ہمنے رات پوشاک جو سب چیز کو ڈھانک لیتی ہے وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۝ اور بنایا ہم نے دن روزی پیدا کرنے کو اور تلاش کو وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۝ اور بنائے ہمنے اوپر تمھارے سر کے سات آسمان خوب مضبوط محکم وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۝ اور کیا ہمنے آسمانون مین چراغ روشن یعنے سورج وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۝ اور نیچے بھیجا ہمنے بدلی نچڑنے والی سے پانی جھڑا ہوا لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ۝ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ۝ تو باہر لاوین ہم اُس زمین سے پانی سے دانے اناج کے جیسے گیہون چنا مونگ اور ایسی ہی اور پیدا کیا ہمنے سبزہ اور باغ بھرے ہوئے درختون میوہ دار سے اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ۝ بے شک دن جدا کرنے بھلے بُرے کا ہے مقرر کیا ہوا واسطے حساب لینے سب خلقت کے يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ۝ جس دن پھونکا جاوے گا نرسنگھ یا قرنا نے مین دوسری بار پھر آوگے تم غٹ کے غٹ گورون سے قیامت کے میدان مین کہتے ہین کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان لوگون کا احوال پوچھا گیا آپ نے فرمایا کہ قیامت کے دن میری گنہگار امت کے دس فرقے ہونگے ایک فرقہ بندرون کی صورت ہوگا سو وہ دنیا مین لڑے ہین دوسرا فرقہ سوررون کی صورت ہوگا سو وہ حرام خور رہونگے دنیا مین اور تیسرے فرقہ کو اوندھا لیجاوینگے دوزخ مین سو وہ بیاج خوار ہونگے چوتھا فرقہ اندھے ہونگے سو وہ ظالم ہونگے اور پانچوان فرقہ گونگے اور بہرے ہونگے سو وہ اپنے کام کیے ہوئے پر شیخی اور بڑائی کرنے والے ہونگے اور چھٹا فرقہ اپنی زبانون کو چابینگے اور زبان اُنکی منہ سے باہر نکل کر چھاتی تک لٹکتی ہوگی اور پیپ اُن کے منہ سے بہے گی اور تمام حشر کے لوگ اُنھین دیکھکر گھن کھاوینگے اور بیزار رہونگے سو وہ حال اُن عالمون کا ہوگا جو لوگون کو نصیحت کرتے ہین کہ اچھے کام کرو اور آپ نہین کرتے ساتوین فرقہ کے ہاتھ اور پانون کٹے ہونگے

ف۱ کوئی اٹھتا ہے کوئی سنکرہے کوئی گھٹتا ہے بدن اُٹھنے کا کوئی کہتا ہے روح پرغم اور خوشی گذرے گی ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

سو وہ ہمسایون کو دکھ دینے والے ہون گے اور آٹھوان فرقہ آگ کی سولیون پر لٹکین گے سو وہ چیخلو رہون گے اور نوین فرقہ کے بدن سے بدبو آوے گی جیسے سڑے مردار کی بو ہوتی ہے وہ زناکارہین اور دسوین فرقہ کے بدن مین چیتے سیاہ ہون گے چمٹے ہوئے بدن سے سو تکبر اور غرور کرنیوالے ہونگے دنیا مین غرض کہ قیامت کے میدان مین فوج فوج آوین گی قبرون سے اُٹھکر وَفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا اور کھلے گا آسمان قیامت کا دن پھر ہوگا آسمان بہت دروازے یعنی آسمان پھٹیگا اور بے انتہا رہون گے اُس مین وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا اور چلین گے پہاڑ باوے مین پھر ہون گے وہ پہاڑ جیسے ریت چمکتی ہوئی جو دور سے پانی دکھائی دیتی ہے جب نزدیک پہونچے تو پانی نہین ایسے پہاڑ ہو جاوینگے اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا بیشک دوزخ ہے گھات مین اور تاک مین یعنی راہ دیکھتی ہے کافرون کی یا دوزخ راہ مین ہے جو سب کو اُس پر سے چلنا ہے اور دوزخ لِلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا واسطے سرکشون کے جو خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانا نہین مانتے اُنکے واسطے جگہ ٹھیرنے کی اور ہمیشہ رہنے کی ہو لٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا رہینگے اُس دوزخ مین وہ سرکش بے نہایت رسون کہتے ہین کہ چالیس حقاب ہین اور ہر ایک حقبہ ستر خریف کا ہے اور ہر خریف سات سو برس کی ہے اور ہر برس تین سو ساٹھ دن کا اور ہر دن ہزار برس دنیا کا ہے غرض کہ کافر ہمیشہ دوزخ مین رہین گے لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا نہ چکھین گے دوزخ مین سردی جو آرام پاوین اور نہ پانی پیوین گے وہان اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا جزاءً وِّفَاقًا گرم پانی نہایت گرم پینے کو ملیگا دوزخ کے رہنے والون کو اور پیپ جو دوزخیون کے بدن سے بہے گی یا آنسو اُن کے یہ ایسا پانی بدلا ہے اُن کو پورا جیسے کام دنیا مین کرتے تھے اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا بیشک یہ لوگ تھے جو دنیا مین امید نہ رکھتے تھے حساب دینے کو قیامت کو اور جھوٹھ جانتے تھے آیتون ہماری کو جو قرآن ہے جھوٹ جاننا یعنی نراجھوٹ جانتے تھے وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا اور سب چیز کو نیکی بدی کا مہ بندون کے سے گن کر اور شمار کر کے لکھ رکھا ہے پھر کہین گے ہم کافرون کو کہ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا پھر اب چکھو عذاب دوزخ کا پھر زیادہ نکردن گا مین تمپر ہمیشہ مگر عذاب یعنی عذاب پر عذاب ہوگا اب اللہ تعالیٰ مومنون نیکبختون کے حق مین فرماتا ہے اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا بے شک ڈرنے والون کے واسطے آرزو اور مراد حاصل ہے اور چھٹکارا ہے عذاب سے باغ ہین جنمین درخت ہین میوہ دار اور انگور ہین اور خوب صورت جوان عورتین ہین ہم عمر بہشت مین یعنی کوئی بوڑھی اور بچہ نہ ہوگی کہتے ہین کہ بہشت مین عورتین سب سولہ برس کی اور مرد سب تیس برس کے ہون گے اور بعضے کہتے ہین کہ عورت مرد سب تین اور تیس برس کے ہون گے اور بہشتیون کے واسطے وَّكَاْسًا دِهَاقًا اور پیالے ہونگے شربت اور شراب کے لبریز لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا نہ سنین گے بہشت مین بیہودہ اور نکمی باتین اور جھوٹھا اور نہ اُس شراب کے پینے سے کوئی بہکے گا اور نہ بیہوش ہوگا یہ شراب کے پیالے جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا بدلا دیا ہوا ہے پروردگار تیرے سے بخشش کا فضل سے حساب کیا ہوا یعنی جو نیکیان دنیا مین کمین تھین اُس کا بدلا یہ نعمتین بہشت کی ہین حساب سے گن کر خدائے تعالیٰ نے اپنے فضل سے دین اور خدائے تعالےٰ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا پیدا کرنے والا ہے آسمانون اور زمین کا اور جو کچھ اُن دونون کے بیچ مین ہے سب کا پیدا کرنے والا خدائے تعالیٰ بے نہایت بخشش کرنے والا ہے مالک اور مختار نہون گے آسمان اور زمین کے رہنے والے خدائے تعالیٰ سے بات کہنے کے یعنی کسیکو قدرت بات کہنے کی اُس کے روبرو نہوگی مگر اُسکے حکم سے يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا جسدن کھڑا ہوگا روح اور فرشتون کی قطار کہتے ہین کہ ایک فرشتہ کا نام روح ہی جو بہت بڑا ہی بدن اُسکا یہان تک کہ قیامت کو اکیلا ایک قطار مین آویگا اور سب فرشتے ایک قطار مین اُسکے برابر آوینگے لَا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا کوئی شخص بات نہ کہہ سکے گا بخشوانے کی مگر وہ جسکو رخصت دیگا خدائے تعالےٰ بہت بخشش کرنے والا اور کہی ہوگی اُسنے دنیا مین سچی بات سو وہ کلمہ شہادت ہے یعنی سوائے مومن کے کسیکو بخشوانے کی اجازت نہوگی ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا وہ دن مقرر ہونا ہی پھر جو کوئی چاہی پکڑے اپنے پروردگار کی طرف پھرنا یعنی ایمان اور تابعداری خدا اور رسول کی کرین اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا بیشک ہم ڈراتے ہین تمکو عذاب نزدیک سے سو وہ عذاب موت ہے یا وہ دن قیامت کا ہے کہ يَوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا جس دن دیکھے گا آدمی جو کچھ کہ آگے بھیجا ہے اُسکے دو ہاتھون نے یعنی جو دنیا مین کام کیے ہین سب ذرہ ذرہ اُس کے آگے آوین گے اور کہے گا کافر اُسدن اے ہاے افسوس کیا اچھا ہوتا جو مین ہوتا مٹی یعنی مین پیدا نہوا ہوتا آدمی یا شیطان کا احوال ہے یہ کہ جب پہلے حضرت آدم علیہ السلام کو دیکھکر کہا تھا کہ یہ خاک سے بنا ہے اور عیب دار ہی

اور اپنی بڑائی کرتا تھا اور شیخی کہ مین آگ سے پیدا ہوا ہون اُس دن جو عظمت اور بزرگی اُنکی اور اُن کی اولاد کی دیکھے گا اور اپنے اوپر وہ عذاب رخواری نظر آوے گی تب کہیگا کہ کیا اچھا ہوتا جو مین بھی خاک سے بنا ہوتا تو ایسی عزت میری بھی ہوتی اور یہ عذاب اور خواری نہوتی

سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ مَكِّيَّةٌ　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　وَهِيَ سِتٌّ وَاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۝ قسم ہے زور سے نکالنے والون کی یعنی قسم ہے اُن فرشتون کی جو کافرون کی جان سختی سے اور زور سے نکالتے ہین وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۝ اور قسم ہے آہستہ نکالنے والون کی یعنی قسم ہے اُن فرشتون کی جو مسلمانون کی جان سہج مین نکالتے ہین وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۝ اور قسم ہے پیرنے والون کی پیرنے کی یعنی قسم ہے اُن فرشتون کی جو حکم بجالانے کو ایسی طرح پھرتے ہین جیسے کوئی دریا مین پیرتا پھرتا ہے فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۝ پھر قسم ہے آگے نکلجانے والون کی جو سب سے آگے نکلجاتے ہین فرشتے حکم بجالانے کو فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۝ پھر قسم ہے کام بنانے والون کی یعنی اُن فرشتون کی قسم ہے جو دنیا کا کام بناتے ہین کہتے ہین کہ حضرت جبرئیل علیہ السّلام بادلون اور لشکرون کے اوپر حاکم ہین اور حضرت اسرافیل علیہ السّلام اوپر کامون قدر کے اور قرنا لے پر موکل ہین اور حضرت میکائیل علیہ السّلام موکل ہین اوپر کھیتون اور باغون کے اور حضرت عزرائیل علیہ السلام موکل ہین سب جانون کے نکالنے پر اُن فرشتون کی قسم ہے اور یہ قسمین اس بات پر ہین کہ تم سب لے آدمیو اُٹھوگے قیامت کے دن حساب دینے کو یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۝ جس دن کانپے گی کانپنے والی چیز حضرت اسرافیل علیہ السّلام پہلی بار پھونکین گے قرنا لے تب ساری زمین کانپے گی اور جو آدمی اُسوقت زندہ ہونگے سب مرجاوین گے تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۝ پیچھے اُس کے آوے پیچھے آنے والا یعنی جب اسرافیل علیہ السّلام دوسری بار پھونکین گے قرنا لے مین تو سب مُردے جی اُٹھین گے قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۝ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۝ بہت دل اندیشہ کرتے اور کانپتے ہون گے اور آنکھین اُن کی نیچی ہون گی شرمندگی اور ڈر سے یہ لوگ وُہ ہون گے جو يَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ۝ کہتے ہین کہ کیا ہم پھر آنے والے ہین دنیا مین اُلٹے دوبارہ یعنی جیسے اب ہین کیا ہم پھر کر جیوین گے یعنی گورون سے پھر دوبارہ جی کر نہین اُٹھین گے ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ۝ لے کیا جب ہون گے ہم ہڈیان پرانی گلی ہوئی یعنی جب ایسی حالت ہوگی تب کیا پھر جیوین گے اور پھر مزاح اور ہنسی سے یون قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۝ کہتے ہین کہ اگر یہ گورون سے پھر جی اُٹھنا سچ ہو قیامت کو دوبارہ تو پڑا نقصان ہے یعنی یہ ہرگز نہین ہوتا ہے سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس بات کو مشکل نہ جانو جو ہونا قیامت کا میرے آگے آسان ہے جو فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ۝ سو لے اسکے نہین کہ اُس دن کا ہونا ایک جھڑکی ہے یعنی ایک بار کا پھونکنا ہے اسرافیل علیہ السّلام کا یعنی اُس کے پھونکتے ہی سب مُردے زندہ ہوکر پھر اُسی وقت قیامت کے میدان مین حاضر ہون گے اب خدائے تعالیٰ واسطے تسلی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرماتا ہے کہ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۝ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝ پھر کیا آئی تجکو یعنی مقرر سنی تونے بات موسیٰ علیہ السّلام کی جس وقت پکارا موسیٰ علیہ السّلام کو پروردگار اُس کے نے بیچ میدان ستھرے پاکیزہ کے جو طُوٰی اُس میدان کا نام ہے یعنی جب فرمایا خدائے تعالےٰ نے کہ اے موسیٰ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۝ جا طرف فرعون کے جو بے شک حد سے باہر گیا اور نافرمانی کی باغی ہوا ہے فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ۝ پھر جاکر کہہ اے فرعون تیرا جی چاہتا ہے یہ کہ پاک ہووے تو گناہون سے اور چاہتا ہے تو اَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ۝ کہ راہ دکھاؤن تجھے تیرے پروردگار کی پھر ڈرے تو خدائے تعالیٰ کے عذاب سے اور اُس تکبری کو چھوڑے جب یہ حکم خدائے تعالےٰ کا آیا اور موسیٰ علیہ السلام فرعون پاس گئے اور وہ سب اُس سے کہا فرعون نے جواب دیا کہ اگر تو سچا ہے تو کچھ معجزہ دکھا تب موسیٰ علیہ السلام نے فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ۝ فَكَذَّبَ وَعَصٰى ۝ پھر دکھایا معجزہ بڑا جو عصا اژدہا ہوکر پھر عصا بنا اور ہاتھ بغل مین دیکر نکالا تو سورج سے بھی زیادہ جھلکنے لگا یہ معجزے دیکھکر فرعون نے کہا کہ جھوٹا ہے یہ پیغمبر نہین جادوگر ہے اور حضرت موسیٰ کا کہنا نہ مانا اور گنہگار رہا ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ۝ فَحَشَرَ فَنَادٰى ۝ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ۝ پھر پیٹھ کی حضرت موسیٰ کی طرف فرعون نے یعنے منھ پھیرا اور اکٹھا کیا لوگون کو اور بلایا اپنے پاس اور کہا کہ مین صاحب بالنے والا

وقف لازم

وقف لازم

وقف لازم

وقف لازم

فائدہ ۱ فرعون کا اکھڑا ہونا اور بڑا بننا اور خدا کا ہونا اور کبھی اُن پر جوش ہونا اور کبھی اُن سے کام لینا اور کبھی اُن کو ڈرانا اور کبھی اُن کی خوبی اور خوبصورتی کا بیان کرنا یہ سب باتین اُن کے مزاج کے موافق ہین اور اُن کی عادت کے موافق ہین اور قرآن اُن ہی کی زبان پر ہے

فائدہ ۲ یعنی اگر پھر آوین تو ایک ایک جھڑکی کے ہزار ہزار ٹکڑے ہوجاوین اور ہنسی کی بات نہین ہے بڑا نقصان ہے

تنبیہ ۱۲ کافرون کا ہر بات مین ہنسی کرنا اور ٹھٹھا مارنا اور ہر بات کو دل سے نہ ماننا یہ سب باتین قوم ثمود کے برابر ہین

تنبیہ ۱۳ یہ سوال ہے قیامت کے آنے کا اور اس کے جواب مین خدا نے فقط اتنا فرمایا فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝ اس سے معلوم ہوا کہ قیامت کا ہونا بہت سہل ہے اور بہت جلد ہوگا

ہون تمہارا بڑا کہتے ہین کہ فرعون نے اپنی صورت کے بت بنوا کر ہر جگہ بھجوائے تھے اور کہا کہ یہ خدا چھوٹے ہین اور مین خدا بڑا ہون فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ۝ پھر پکڑا فرعون کو خدائے تعالےٰ نے عذاب آخرت کے جو دوزخ ہے اور عذاب دنیا کے نے جو دریا مین ڈوبا لشکر سمیت اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ۝ بیشک اس ڈبونے مین فرعون کے البتہ نصیحت اور ڈرا واہے اُسکو جو کوئی ڈرے خدائے تعالیٰ کے عذاب سے اور نافرمانی نکرے ع ۱ ۲۶ ۳ ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ۭ بَنٰىهَا ۝ کیا تمھارا پیدا کرنا مشکل ہے یا آسمان کا پیدا کرنا جو خدائے تعالیٰ نے بنایا تمھارے سر کے اوپر جو رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ۝ اُٹھائی اونچان آسمان کی یعنی زمین سے بلند بہت کیا آسمان کو پھر برابر درست کیا آسمان کو جو کہین کچی اور درار اور عیب نہین اُسمین وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ۝ اور اندھیری رات کی اُسکی اور نکالا دن اُسکا روشن وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ۝ اور زمین پیچھے پیدا کرکے بچھائی اور اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ۝ باہر نکالا زمین سے اُسکے پانی کو کنوین سے اور ندیون سے اور باہر نکالی گھانس اُسکے جنگل کی وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ۝ اور پہاڑون کو مضبوط کیا زمین مین آور یہ سب چیزین یعنی رات اور دن اور آسمان اور زمین اور پانی اور گھانس یہ سب واسطے مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ۝ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ۝ آرام تمھارے کے ہو اور تمھارے حیوانون کے آرام کے واسطے ہی پھر جب آوے بڑی بلا یعنی قیامت سو قیامت وہ ہے کہ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ۝ جسدن یاد کریگا آدمی اپنے کام کیے ہوئے دنیا مین کے یعنی اعمال نامہ اپنا دیکھکر سب کیا ہوا اپنا یاد آوے گا وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ۝ اور ظاہر کرینگے دوزخ کو اُس کے واسطے جو دیکھے گا یعنی کافرون کو دوزخ دکھا دینگے فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ۝ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝ پھر جو کوئی باہر گیا حکم سے خدا اور رسول کے اور اُس نے چاہا اور قبول کیا دنیا کے جینے کو پھر بیشک دوزخ ہے جگہ اُسکے رہنے کی وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝ اور جو کوئی ڈرا اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے یعنی قیامت کے دن سے ڈرا اور منع کیا اپنے جی کو خوشی اور مراد اُس کی سے یعنی جو گناہ جی نے چاہا سو نہ کیا پھر بیشک بہشت ہے جگہ اُس کے رہنے کی یعنی جو گناہ کرنے کا اسباب سب موجود ہو اور کوئی منع کرنے والا اور دیکھنے والا بھی اُسوقت نہ ہو اور کسی کا ڈر بھی نہو اُسوقت اپنے تئین اُس گناہ سے بچا رکھے وہ بیشک بہشتی ہے يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ۝ پوچھتے ہین تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت سے جو کب آوے گی اور کتنی مدت مقرر ہے اُسکے ہونے مین فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ۝ کس چیز مین ہے تو اُسکی خبر سے کہتے ہین کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاہا کہ خدائے تعالیٰ کی جناب سے معلوم کرین کہ قیامت کب ہوگی یہ حکم آیا کہ اس بات کی آرزو نہ کر یہ بات تیرا کام نہین اسے مت پوچھ جو اسکی خبر اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ۝ تیرے پروردگار کی طرف ہے تمامی اُس کی یعنی سوا ی خدائے تعالیٰ کے کسی کو اُسکے آنے کی خبر نہین اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا ۝ سوا ے اُسکے نہین یعنی مقرر تو ڈرانے والا ہے اُسکو جو ڈرے قیامت کے دن سے اور جب ع ۲ ۳۰ ۴ قیامت آوے گی تو کافرون کو ایسا معلوم ہوگا كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ۝ گویا کہ کافر دیکھینگے اُسدن کو جو ڈھیل نہین کی دنیا مین یا تبرون مین مگر ایک شام یا ایک صبح یعنی اُسدن کے ہول اور ڈر سے سب بھول جاوینگے اور جانینگے کہ کوئی ایک شام یا ایک صبح دہان رہے تھے

سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　اِثْنَتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً

کہتے ہین کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن اشراف اور دولت مند قریشون سے دین اسلام کی باتین کرنے مین مشغول تھے جو عبداللہ بیٹے ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے بھی آنکر مجلس مین بیٹھے سبب نظر نہ آنے کے احوال اور وقت معلوم نہ کیا اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات کاٹ کر کچھ دین کی بات پوچھنے لگے حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بات کا کاٹنا اُنکا خوش نہ آیا اور اُنکی طرف سے منھ پھیر لیا حضرت عبداللہ ملول ہوکر اُٹھ گئے اتنے مین حضرت جبرئیل یہ کئی آیتین اول اس سورۃ کی لیکر آئے عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى ۝ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ۝ تیوری چڑھائی اور منھ پھیر لیا کہ آیا اُس پاس اندھا یعنی کہ جب عبداللہ بیٹا ام مکتوم کا پاس پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آیا اور اُنھون نے تیوری چڑھا کر منھ پھیر لیا وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰٓى ۝ اور کس چیز نے تجھے بتایا کہ شاید عبداللہ بیٹا ام مکتوم کا پاک ہوتا گناہون سے اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ۝ یا لیتا نصیحت عبداللہ پھر فائدہ کرتا اُسکو نصیحت کرنا تیرا اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ۝ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ۝ اے پردہ کوئی جو بے پرواہ ہے تیری نصیحت سے یعنی اشراف قریش کے تیری نصیحت کی طرف دھیان نہین رکھتے پھر تو اُسکے واسطے متوجہ

ف ۱ ہوا بیخبر　اکوتہ سوم　تکبر بڑائی کرنا　منھ پھیر لیا　بیخبر ہوا　بیخبر ہوا　بیخبر ہو

ہوتا ہے یعنی جسکو نصیحت فائدہ نہیں کرتی اُسی کی طرف مشغول ہے تو وَمَا عَلَيْكَ أَلَّا يَزَّكَّىٰ ۝ اور کچھ نہیں تجھ پر جو وہ نہیں پاک ہوتے گناہ سے یعنی کچھ تیرا ذمہ نہیں ہے جو یہ دولتمند قریش ایمان نہیں لاتے تیرا کام فقط کہنا اور جتا دینا ہے اور بس وَأَمَّا مَنْ جَاءَكَ يَسْعَىٰ ۝ وَهُوَ يَخْشَىٰ ۝ اے پر وہ جو آیا تیرے پاس دوڑ کر دین کی باتیں سیکھنے عبداللہ بیٹا ام مکتوم کا اور وہ ڈرتا ہے خدائے تعالیٰ کے عذاب سے فَأَنْتَ عَنْهُ تَلَهَّىٰ ۝ پھر تو اُس سے اور کی طرف مشغول ہوتا ہے باتیں کرنے میں کہتے ہیں کہ جب یہ آیتیں حضرت جبرئیل علیہ السلام نے لاکر سنائیں تب حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رنگ مبارک بدل گیا اور خوف کھایا اُٹھ کر بھیجے عبداللہ بیٹے ام مکتوم کے جا کر اُسے پھیر لائے مسجد میں اور اپنی چادر مبارک بچھا کر اُسے بٹھایا اور اُس کی دلداری کی اور ہمیشہ اُس کی عزت کرتے تھے اور دوبارہ اُنھیں مدینہ کا حاکم کر کے سفر کو تشریف لے گئے تھے كَلَّا إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۝ فَمَن شَاءَ ذَكَرَهُ ۝ سچ ہے کہ بیشک یہ آیتیں قرآن کی نصیحت ہیں لوگوں کو پھر جو کوئی چاہے یاد کرے اور نصیحت مانے جو یہ آیتیں لکھی ہوئی ہیں فِي صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۝ مَّرْفُوعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۝ بیچ ورقوں بزرگ اونچے اُٹھے ہوؤں کے پاکیزہ ستھرے سب عیبوں سے بِأَيْدِي سَفَرَةٍ ۝ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ۝ بیچ ہاتھ لکھنے والوں بزرگوں پاکبازوں کے ہے یعنی قرآن لکھا ہوا بزرگ صحیفۂ بلند میں فرشتوں باعظمت کے ہاتھوں میں ہے جو لوح محفوظ سے آتا رلاتے ہیں قُتِلَ الْإِنسَانُ مَا أَكْفَرَهُ ۝ لعنت ہو کافر آدمی کو جو کیسا ناشکری کرنے والا ہے یہ دھیان نہیں کرتا کہ خدائے تعالیٰ نے مِنْ أَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهُ ۝ کس چیز سے پیدا کیا ہے اُس کو مِن نُّطْفَةٍ ۖ خَلَقَهُ فَقَدَّرَهُ ۝ ایک بوند منی کی سے پیدا کیا اسکو پھر موافق اور برابر بنائے اُسکے ہاتھ پانوں اور سارا بدن ان کے پیٹ میں ثُمَّ السَّبِيلَ يَسَّرَهُ ۝ ثُمَّ أَمَاتَهُ فَأَقْبَرَهُ ۝ پھر راہ پیدا ہونے کی آسان کی اُس کو جو پیدا ہو کر بڑا ہوا اور تمام کی اُس کی عمر پھر مارا اُسکو پھر گور میں لایا اُسے ثُمَّ إِذَا شَاءَ أَنشَرَهُ ۝ پھر جب چاہا اُٹھایا اُسے كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَا أَمَرَهُ ۝ سچ ہے کہ آدمی نے نہ پورا کیا اور نہ بجا لایا جو کچھ فرمایا خدائے تعالیٰ نے فَلْيَنظُرِ الْإِنسَانُ إِلَىٰ طَعَامِهِ ۝ پھر چاہیے کہ دیکھے آدمی اپنی روزی کی طرف جو کس طرح پیدا ہوتا ہے اناج أَنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا ۝ ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا ۝ ہمنے ڈالا پانی بدلی سے خوب ڈالنا پھر پھاڑا ہمنے زمین کو خوب پھاڑنا پھر جب زمین پھٹی تو فَأَنبَتْنَا فِيهَا حَبًّا ۝ وَعِنَبًا وَقَضْبًا ۝ وَزَيْتُونًا وَنَخْلًا ۝ وَحَدَائِقَ غُلْبًا ۝ وَفَاكِهَةً وَأَبًّا ۝ پھر اُگایا ہمنے زمین میں اناج جیسے گیہوں چنا اور انگور اور میوہ اور درخت زیتون کا اور کھجوروں کے درخت اور باغ بڑے بڑے بہت درختوں کے اور میوے ترا اور میوے خشک سب طرح کے سو سب چیزیں پیدا کیں ہمنے مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ ۝ تمھارے آرام کو اور تمھارے جیوانوں کے عیش و آرام کو فَإِذَا جَاءَتِ الصَّاخَّةُ ۝ پھر جب آوے وہ ہول کی آواز کہ جو سنے سو بہرا ہو جاوے یعنی جب حضرت اسرافیل دوسری بار پھونکے قرنائے قیامت کو يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ۝ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ۝ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ ۝ جسدن بھاگے گا آدمی اپنے بھائی سے اور اپنی ماں سے اور اپنے باپ سے اور اپنی جورو سے اور اپنے بچوں سے یعنی اُسدن ایسا ہول ہوگا جو کسی کو کسی کی عزیز پیاری کی خبر اور ہوش نہ رہے گا لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ ۝ ہر آدمی قیامت کے دن اپنے کام کے دھیان میں یعنی اپنے حال میں ایسا مشغول اور حیران ہوں گے جو سب کے احوال سے بیخبر اور بے پرواہ ہوں گے وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ۝ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ۝ کتنے منھ اُسدن روشن اور چمکتے ہونگے ہنستے خوشیاں کرتے سو وہ مومن نیک کام کرنے والے ہوں گے وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۝ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ۝ اور کتنے منھ اُسدن ہونگے جو اُن پر گرد اور غبار ہوگا اور چڑھی ہوگی سیاہی منھ پر اُولَٰئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ۝ وہی لوگ ہیں کافر اور بدکار اور جھوٹے

وقف لازم

سُورَةُ التَّكْوِيرِ مَكِّيَّةٌ　　بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ　　وَهِيَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ آيَةً

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝ جب سورج لپیٹا جاویگا یعنی روشنی اُسکی سب سمٹ کر جاتی رہے گی وَإِذَا النُّجُومُ انكَدَرَتْ ۝ اور جس وقت تارے دھندلے ہو جاویں گے وَإِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝ اور جب پہاڑ اپنی جگہ سے اکھڑ کر چلیں گے باورمیں جیسے گرد اور غبار وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝ اور جب اونٹنیاں گابھنیں بیلے چھوٹی پھریں گی یعنی ایسا ہوگا جو ہوش اُن کی خبرداری کا بھی نہ رہے گا وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ ۝ اور جب جانور جنگل کے اکٹھے ہو جاویں گے یعنی شیر اور بکری اور بھیڑیا اور سب ایک جگہ ہو دیں گے کسی کو ہوش نہ رہے گا وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝ اور جب دریا بھونکے جاویں یعنی تنور بھونکے سے اُبلتا ہے وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ ۝ اور جب لوگوں کو جوڑا کرینگے یعنی ہر ایک کو اُس جی سے ملا دیں گے یعنی نیکوں کو نیکوں کے ساتھ اور بدوں کو بدوں کے ساتھ اکٹھا کریں گے۔ اور مومنوں کو حوروں سے اور کافروں کو دیوؤں کے ساتھ یکجا کریں گے وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ ۝ بِأَيِّ ذَنبٍ قُتِلَتْ ۝ اور جب لڑکیاں جیتی گور میں گڑ کر مری ہوئی پوچھی جاویں گی جو تمھیں

وصل یا بقطع ترجمہ اوپر کی آیت کے ساتھ ملا ہوا ہے اور ترجمہ کے ساتھ ملا ہوا ہے

ع ۱

اکون سے گناہ کے واسطے جیتا گاڑکر مار ڈالا ہے کہتے ہین بہت عرب کے لوگ بیٹیون کو مفلسی کے سبب جیتا گاڑ دیتے تھے خدائے تعالیٰ قیامت کو اُنکے ماں باپ سے اُنکا گناہ پوچھے گا اور لڑکیان بولین گی کہ ہمین بے گناہ جیتا گاڑکر مار ڈالا وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝ اور جب اعمالنامے سب کے کھلین گے اور سب کو اپنے کام نیک اور بد کیے ہوئے نظر آوین گے وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ ۝ اور جب آسمان اپنی جگہ سے اکھڑ کر لپیٹے گا وَاِذَا الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ ۝ اور جب دوزخ بھڑکایا جاویگا یعنی غصہ خدائے تعالیٰ کی سے آگ اُس کی بے نہایت شعلہ بلند مارے گی وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ۝ اور جب بہشت پاس آویگا خدائے تعالیٰ کے دوستون کے عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ ۝ جانیگا ہر آدمی جو آگے موجود کیا جاویگا بھلائی اور برائی سے یعنی اُسوقت دیکھے گا ہر کوئی بدلا موافق اپنے کام کیے ہوؤنکا تب بچا ویگا نیک کام کرنے والا کہ بھلائی زیادہ کیون نہ کی جو نعمتین زیادہ ملتین اور بدی کرنے والا پچتا ویگا جو ایسے کام کیون کیے جنکا بدلا ایسا عذاب ملا فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۝ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۝ پھر قسم ہے مجکو سرک جانے والے تارون کی اور چھپ جانے والے تارون کی وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ ۝ وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ۝ اور قسم ہے رات کی جسوقت آتی ہے اور اندھیر کرتی ہے اور قسم ہے فجر کی جبکہ دم مارتی ہے یعنی روشنی نکلنی شروع ہوتی ہے اور یہ سب قسمین اسبات پر ہین اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۝ بیشک قرآن ہر طرح سے کہا ہوا ہے بھیجے ہوئے بہت بڑے کا سو جبرئیل علیہ السلام ہین جو خدائے تعالیٰ کے پاس سے لاکر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سناتے ہین ذِىْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِى الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ۝ جو بہت زور آور ہے اور قوت والا ہے نزدیک صاحب عرش کے عزت والا ہے یعنی حضرت جبرئیل علیہ السلام زور آور ہین اور خدائے تعالیٰ کے پاس اُن کی بڑی حرمت ہے اور جبرئیل علیہ السلام مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ۝ اطاعت کیا گیا ہے اُس جگہ یا اُنت دار ہے یعنی سب فرشتے اُسکے تابعدار ہین اور خدائے تعالیٰ کا پیغام پورا پہونچاتا ہے اے مکے کے لوگو وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ۝ وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ۝ اور نہین ہے صاحب تمھارا دیوانہ جیسا تم کہتے ہو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ دیوانہ ہے یہ غلط ہے اور بیشک دیکھا ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام کو اصل صورت مین ظاہر کنارے آسمان کے وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ۝ اور نہین ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوپر بھیجی بات کے بخیل یعنی جو خدائے تعالیٰ نے اُسے بھیجا ہے سو اُسکو سب سے کہتا ہے اور سکھاتا ہے اور سناتا ہے وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ۝ اور نہین ہے یہ قرآن بات دھتکال دیے ہوئے کی یعنی قرآن کو شیطان نہین سکھاتا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ ۝ پھر کہان جاتے ہو اے مکہ کے لوگو یعنی ایسی سچی بات جو کہ کلام الٰہی ہے اُس سے کیون منھ پھیرتے ہو اور نہین مانتے اُسے اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ نہین یہ قرآن مگر نصیحت ہے لوگون کے واسطے لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ۝ واسطے اُس شخص کے ہے نصیحت تم مین سے کہ جو چاہے یہ کہ سیدھی راہ پکڑے اور اُسی راہ مین چلے وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اور تم نہ چاہو گے ہرگز سیدھی راہ چلنا مگر یہ کہ چاہے پروردگار سارے خلقت کا یعنی جب تک خدائے تعالیٰ نہ چاہے ہرگز دین اسلام کی راہ نہ چلوگے اُسی کے فضل سے اور اُسی کی توفیق سے نیک کام تمسے ہوتے ہین یہ سمجھو اور شکر خدائے تعالیٰ کا بجالاؤ

سورۃ الانفطار مکیۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وہی تسع عشرۃ ایۃ

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۝ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۝ جب آسمان پھٹے گا اور جب تارے گر پڑین گے کہتے ہین کہ تارے قندیلون کی طرح نور کی زنجیرون سے لٹکتے ہین اور وہ زنجیرین فرشتون کے ہاتھون مین ہین جبکہ فرشتے مرجاوین گے تارے گر پڑینگے وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۝ اور جب دریا ابل چلین گے یعنی سب دریا ملکر ایک ہو کر بہین گے وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۝ اور جب گورون کے مُردے جلائے جاوین گے عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ۝ جانیگا ہر آدمی جو کچھ آگے بھیجا ہے نیکی اور بدی سے اور جو پیچھے چھوڑا ہے یعنی جو مال اور دولت دنیا چھوڑ مرا ہے اور نیک و بد کام کیے ہین زندگی مین سب اُسوقت اُس کے آگے لادھرین گے — يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۝ اے آدمی کس چیز نے تجھے بہکایا ہے تیرے پروردگار کریم کرنے والے سے یعنی تو جو اپنے رب کرم کرنے والے کا حکم نہین مانتا تو کس چیز نے تجھے فریب دیا ہے اُس پروردگار سے الَّذِىْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۝ جسنے تجھ کو پیدا کیا پھر درست کیا سارا بدن تیرا پھر ٹھیک کیا تجھے آدمی کی صورت فِىْٓ اَىِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ۝ بیچ ہر صورت کے جو چاہا بنایا تجھکو کلا نہین ہے جو تم سمجھتے ہو کہ قیامت نہوگی بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۝ بلکہ تم جھوٹ جانتے ہو انصاف کے دن کو ضد سے وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۝ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۝ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝ اور بیشک تمپر نگہبان ہین فرشتے بزرگ خوب

لکھنے والے جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو تمھاری نیکی بدی سب لکھتے ہیں اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ۝ بیشک بھلے کام کرنے والے نعمتوں میں ہیں ۝ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ ۝ اور بیشک بُرے کام کرنے والے دوزخ میں ہیں یَّصْلَوْنَهَا یَوْمَ الدِّیْنِ ۝ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِیْنَ ۝ اندر دوزخ کے آویں گے کافر انصاف کے دن اور نہوں گے کافر دوزخ سے غائب یعنی دوزخ کے روبرو ہوں گے وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ ۝ ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ ۝ اور کس چیز نے بتایا تجھکو جو کیا ہے انصاف کا دن پھر تو کیا سمجھا جو کیا ہے دن انصاف کا یَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَیْـًٔا ؕ جس دن کچھ نہ کر سکے گا کوئی کسی کے واسطے کچھ یعنی کسی کا کچھ نہ چل سکے گا کسی پر وَالْاَمْرُ یَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۝ اور حکم اُس دن ہوگا خدا تعالےٰ کا جسے چاہے گا بخشے گا اور جسے چاہے گا عذاب کریگا کوئی بول نہ سکیگا

سُوْرَةُ التَّطْفِیْفِ مَكِّیَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

وَّهِیَ سِتٌّ وَّثَلٰثُوْنَ اٰیَةً

کہتے ہیں کہ مکہ کے لوگ اناج کی ماپ اور تول میں چوری اور دغا کرتے تھے اور بعضوں نے دو پیمانے بنا رکھے تھے ایک بڑا اور دوسرا چھوٹا لینے کے وقت بڑے پیمانے سے ماپ دیتے اور دینے کے وقت چھوٹے پیمانے سے ماپ دیتے تھے اُن کے حق میں اول کی آیتیں اس سورۃ کی اُتریں وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ ۝ خرابی اور افسوس ہے کم تولنے ماپنے والوں کو جو جب ماپ لیتے ہیں لوگوں سے تو پورا لیتے ہیں وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ یُخْسِرُوْنَ ۝ اور جب ماپ دیتے ہیں یا تول دیتے ہیں تو کمی کرتے ہیں اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۝ لِیَوْمٍ عَظِیْمٍ ۝ لے کیا سمجھ نہیں جانتے وہ لوگ جو کم تول دیتے ہیں اور زیادہ ناپ لیتے ہیں دغابازی سے اس بات کو جو یہ گوروں سے پھر جی نہ اُٹھیں گے بڑے دن کو یعنی نہیں جانتے کہ پھر قیامت کو اُٹھیں گے حساب دینے کو یَّوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ جس دن کھڑے ہوں گے لوگ سارے عالم کے پیدا کرنے والے کے آگے تب کیا جواب دیں گے كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِیْ سِجِّیْنٍ ۝ سچ ہے کہ بیشک اعمالنامے بدکاروں کے یعنی کافروں کے ہر طرح قید خانے میں ہیں وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّیْنٌ ۝ اور کس چیز نے جتایا تجھکو جو کیا ہے قید خانہ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝ ایک دفتر ہے لکھا ہوا وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ۝ بڑی خرابی اور رسوائی ہے اُس دن قیامت کی جھوٹھ جاننے والوں کو الَّذِیْنَ یُكَذِّبُوْنَ بِیَوْمِ الدِّیْنِ ۝ وہ لوگ جو جھوٹھ جانتے ہیں انصاف کے دن کو اُن پر بڑی خرابی ہوگی اُس دن وَمَا یُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِیْمٍ ۝ اور نہیں جھوٹھ جانتے اُس دن کو مگر سب بدکار حد سے باہر نکلے ہوئے اِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِ اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ۝ جب پڑھی جاتی ہیں آیتیں ہماری یعنی قرآن پڑھتے ہیں اُس بدکار کے آگے تو کہتا ہے کہ یہ قصے اگلوں کے ہیں یعنی یہ احوال گذرے ہوئے لوگوں کا ہے کچھ کام کی بات نہیں اب خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ كَلَّا ؕ وہ بات نہیں ہے جو کہتا ہے کہ یہ نکما قصہ ہے بَلْ ۫ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ۝ بلکہ زنگ لگا ہے اُن کے دلوں پر اِس سبب سے جو وہ کام کرتے تھے یعنی گناہوں کے سبب اُن کے دل سیاہ ہو گئے ہیں اور قرآن کی کیفیت کو نہیں معلوم کرتے اور اُسکے معنوں کی طرف غور نہیں کرتے کہتے ہیں کہ جب کوئی آدمی گناہ کرتا ہے تو ایک نقطہ سیاہی کا اُس کے دل پر پیدا ہوتا ہے اسی طرح ہوتے ہوتے سارا دل سیاہ ہو جاتا ہے تو پھر گناہ کو گناہ نہیں سمجھتا كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ یَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ۝ سچ ہے کہ وہ لوگ اپنے پروردگار کی رحمت سے یا خدا تعالیٰ کے دیدار سے اُس دن پردے میں ہوں گے یعنی قیامت کے دن اُن کو خدا تعالیٰ کا دیدار نصیب نہو گا ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِیْمِ ۝ پھر بیشک وہ لوگ آویں گے دوزخ میں ثُمَّ یُقَالُ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝ پھر کہے گا فرشتہ اُن لوگوں کو کہ یہ وہ عذاب ہے جو تھے تم دنیا میں جھوٹھ جاننے والے اُس کو اور كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِیْ عِلِّیِّیْنَ ۝ سچ ہے کہ بیشک اعمالنامے نیک کام کرنے والوں کے ہر طرح بڑے اونچے مکان میں ہونگے وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّیُّوْنَ ۝ اور کس چیز نے جتایا تجھکو جو کیا ہے وہ اونچا مکان كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝ یَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝ ایک دفتر ہے لکھا ہوا روبرو ہیں اُس دفتر کے فرشتے نزدیک رہنے والے یعنی فرشتے اُس دفتر کو اچھی طرح رکھتے ہیں تو قیامت کے دن گواہی دیویں اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ۝ عَلَى الْاَرَآئِكِ یَنْظُرُوْنَ ۝ بیشک پاک اور ستھرے لوگ ہر طرح رہینگے نعمتوں میں تختوں کے اوپر بیٹھے دیکھیں گے یعنی ہر ایک مومن بہشت میں تخت پر بیٹھے گا جیسے دنیا میں بادشاہ بیٹھتے ہیں اور دیکھے گا وہاں کی نعمتوں کو اور کافروں کو دوزخ میں دیکھے گا اور خوش ہوگا تَعْرِفُ فِیْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِیْمِ ۝ پہچانے گا تو اے دیکھنے والے اُن کے منہ میں تازگی اور خوشی نعمتوں کی لذتوں کی یُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِیْقٍ مَّخْتُوْمٍ ۝ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ؕ وَفِیْ ذٰلِكَ فَلْیَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ۝ پلاویں گے اُن کو خالص شراب خوشبو مہر کی ہوئی مہر اُس کی موم کے بدلے مشک کی ہے پھر چاہیے کہ آرزو کریں آرزو کرنے والے اُس شراب کی یعنی چاہیے کہ ایسے کام کریں جن کاموں سے اُس شراب کے پینے کے لائق ہوویں وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِیْمٍ ۝ عَیْنًا یَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ۝

اور ملونی اُس شراب کی ہوگی تسنیم کے پانی سے سو تسنیم ایک ندی ہے بہشت مین جو پیتے ہین اُس ندی کا پانی پاس رہنے والے خدائے تعالیٰ کے کہتے ہین کہ دولتمند مکہ کے محتاج غریب اصحابون کو جیسے حضرت بلال اور عمار اور صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو دیکھکر ہنستے تھے کہ یہ حال ہے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یارون کا سو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا کَانُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَضْحَکُوْنَ ۝ بیشک وہ لوگ جو بدکار ہین یعنی مشرک ہنستے ہین اُن لوگون کو جو ایمان لائے ہین یعنی غریب مومنون کا حال تباہ دیکھکر کافر دولتمند ہنستے ہین وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ یَتَغَامَزُوْنَ ۝ اور جب اُن کے پاس سے ہوکر نکلتے ہین تو اشارہ کرتے ہین آپس مین کہ دیکھو کیا حال ہے اِن کا وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓی اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِیْنَ ۝ اور جب پھرتے ہین اپنے لوگون کی طرف تو خوش پھرتے ہین کہ ہم اچھے ہین اُن مسلمانون سے اور ہماری حرمت ہے قوم مین اور شہر مین وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ۝ اور جب وہ دیکھتے ہین مومنون کو کہتے ہین آپس مین کہ یہ لوگ یعنی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یار گمراہ ہین جو اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ دیا ہے وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَیْهِمْ حٰفِظِیْنَ ۝ اور نہین بھیجے گئے ان کافرون نے مسلمانون پر رکھوالے یعنی کافرون کو کیا خبر ہے کہ مسلمان گمراہ ہین یا سیدھی راہ پر ہین فَالْیَوْمَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْکُفَّارِ یَضْحَکُوْنَ ۝ پھر آج وہ لوگ جو ایمان لائے تھے دنیا مین کافرون کو ہنستے ہین اور مومن بہشت مین عَلَی الْاَرَآئِكِ یَنْظُرُوْنَ ۝ تختون پر بیٹھے دیکھتے ہین دوزخ کے رہنے والون کا حال

هَلْ ثُوِّبَ الْکُفَّارُ مَا کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ۝ کیا بدلا پایا ہے اور معلوم کیا ہے کافرون نے اُن کامون کا جیسے کچھ کام کیے تھے اُنھون نے دنیا مین　ع ۱

سورۃ الانشقاق مکیۃ　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝　وھی خمس وعشرون اٰیۃ

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۝ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ جس وقت آسمان پھٹے گا فرشتون کے اترنے کو اور سنے گا اور بجا لاوے گا آسمان حکم اپنے پروردگار کا اور اسی لائق ہے آسمان یعنی فرمانبردار ہے وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۝ اور جب زمین پھیلائی جاوے گی نبی اور چکلی یعنی پہاڑ اور دریا اُس کے سب جاتے رہین گے وَاَلْقَتْ مَا فِیْهَا وَتَخَلَّتْ ۝ اور باہر ڈالے گی زمین جو کچھ اُسمین ہین خزانے اور خالی ہوگی سب چیز سے وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ اور حکم بجالاوے گی اپنے پروردگار کا اور وہ اسی لائق ہے یٰٓاَیُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰی رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِیْهِ ۝ اے آدمی بیشک تو کام کرنے والا ہے محنت سے اپنے پروردگار کی طرف کام کرنا محنت سے پھر تو ملیگا اپنے کام کیے ہوؤن سے یعنی تیرے کام سب جمع ہوتے جاتے ہین وہ سب تیرے کام آوین گے فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ ۝ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا ۝ پھر جو کوئی کہ اُس کو دیوین اعمال نامہ اُس کا داہنے ہاتھ مین پھر جلد اور سہج مین ہوگا اُس کا حساب بہت آسانی سے وَّیَنْقَلِبُ اِلٰٓی اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۝ اور پھر آوے گا اپنے لوگون کے بیچ مین خوش وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۝ فَسَوْفَ یَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۝ وَّیَصْلٰی سَعِیْرًا ۝ اور رہا جو کوئی کہ اُس کو دیوین اعمال نامہ اُس کی پیٹھ کے پیچھے سے یا بائین ہاتھ مین یعنی اُس کی شکمین بندھی ہون گی اس سبب سے ہاتھ پیچھے ہون گے پھر پکارے گا وہ یعنی آرزو کرے گا موت کی اور اندر آوے گا بھڑکتی ہوئی آگ مین اِنَّهٗ كَانَ فِیْٓ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۝ بیشک اب وہ ہے دنیا مین اپنے کنبے مین مال اور دولت سے خوش اور بے غم ہے قیامت کے دن کے حساب سے اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ یَّحُوْرَ ۝ بَلٰٓی ۚ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِیْرًا ۝ بیشک وہ گمان لے گیا ہے یہ کہ ہرگز نہ پھیرے گا خدائے تعالےٰ کی طرف حساب دینے کو سو اُس کا یہ گمان غلط ہے ہان مقرر پھیرے گا جو بیشک پروردگار سب کام دیکھتا ہے اُس کے ذرہ ذرہ سب کا حساب لیویگا　ع ۲ عند المتاخرین

فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۝ وَالَّیْلِ وَمَا وَسَقَ ۝ پھر مجھے قسم ہے شفق کی جو شام کو آسمان پر سُرخی نمود ہوتی ہے اور قسم ہے مجھکو رات کی اور جو کچھ کہ اُس مین اکٹھا ہوا ہے یعنی جو کچھ کہ رات کی اندھیری مین ہوتا ہے اُس کی بھی قسم ہے وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۝ اور قسم ہے چاند کی جب کہ پورا ہوتا ہے یعنی چودھوین رات کے چاند کی قسم ہے اور یہ سب قسمین اس بات پر ہین لَتَرْکَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۝ ہر طرح تم پہونچوگے اور ملوگے طرح طرح سے یعنی ایک حال سے دوسرے حال مین ہوگے جیسے کہ بچے سے جوان پھر بوڑھا پھر مردہ پھر خاک پھر قیامت کو دوبارہ زندہ ہوگے فَمَا لَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ پھر کیا ہوا لوگون کو جو ایمان نہین لاتے یعنی سچ نہین جانتے خدائے تعالیٰ کے فرمانے کو جو قرآن ہے اور قیامت کے آنے کو وَاِذَا قُرِئَ عَلَیْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا یَسْجُدُوْنَ ۝ اور جب پڑھا جاتا ہے قرآن اُن کے آگے سر کو نہین جھکاتے یعنی سجدہ نہین کرتے یہ سجدہ تیرھوان ہے قرآن شریف کے سجدون سے بَلِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یُکَذِّبُوْنَ ۝ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا یُوْعُوْنَ ۝ بلکہ وہ لوگ جو کافر ہین جھوٹھ جانتے ہین قرآن شریف کو اور دھیان کرکے نہین سمجھتے اُسکے مضمون کو اور خدائے تعالیٰ خوب جانتا ہے جو کچھ کہ اُنھون نے اپنے دلون مین بھر رکھا ہے　السجدۃ ۱۳

فا مومنون کو لازم ہے جو تلاوت کرنے مین جب اس سورۃ مین اس آیت کو پڑھے یا سنے سجدہ کرے ۱۲ مرادی۔

کفر اور حسد سے مسلمانوں کے فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ پھر تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کافروں کو خبر دے عذاب دکھ دینے والے کی جو انھیں مقرر ہوگا اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝ مگر وہ لوگ جو ایمان لائے ہین اور کرتے ہین وہ لوگ کام اچھے یعنی نماز پانچ وقت کی جماعت سے پڑھتے ہین اور روزے رمضان کے رکھتے ہین اور مال کی زکوٰۃ دیتے ہین اور حکم خدا اور رسول کا بجالاتے ہین اور قیامت کو مقرر آنے والی جانتے ہین اور ڈرتے ہین خدائے تعالیٰ کے عذابون سے اُن لوگون کے واسطے بدلہ ہے قیامت کے دن بغیر احسان رکھا ہوا یعنی مومنون کو بہشت مین داخل کرکے نعمتین دینگے اور احسان نہین رکھین گے

سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۝ قسم ہے آسمان برجون والے کی بارہ بُرج ہین آسمان پر اُس کی وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۝ اور قسم ہے دن وعدہ کیے ہوئے کی یعنی جس دن کے آنے کا وعدہ کیا ہے اُس دن کی قسم ہے سو وہ دن قیامت کا ہے وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ۝ اور قسم ہے گواہی دینے والی کی اور جس کی گواہی دیوین گے اُس کی بھی قسم ہے یا دیکھنے والے کی قسم ہے اور جس کو دیکھین گے اُس کی بھی قسم ہے سو شاید پیغمبر ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شہود اُن کی اُمتین ہین یعنی پیغمبرون کی اور اُن کی اُمتون کی قسم ہے اس بات پر کہ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۝ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۝ مارے گئے اور کھوج گیا اُن کا جو گڑھے کھود کر زمین مین اپنے اور لکڑیان ڈال کر آگ جلانے والے تھے قصہ کہتے ہین کہ یمن کے ملک مین ایک ذونواس نام بادشاہ تھا اور اُسکا پیر ایک بڑا جادوگر شہر کے باہر رہتا تھا ساری ملک اور بادشاہت کا کام اُسی کے کہنے سے ہوتا تھا جب وہ جادوگر بہت بوڑھا ہوا تب بادشاہ کو کہا کہ میرا وقت آخر ہے کوئی جوان اشراف عقلمند پیدا کرکے لاؤ تو مین یہ علم اُسکو سکھاؤن جو تمھارے کام آوے بادشاہ نے ایک جوان جیسا اُس نے کہا تھا مقرر کیا وہ جوان ہر روز اُس جادوگر پاس جایا کرتا اُس راہ مین ایک راہب کا مکان تھا اُس جوان کو راہب کا دین خوش آیا جادو سیکھنے کے بہانے آتا اور اُس راہب پاس رہتا اور راہ خدائے تعالےٰ کی اور دین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سیکھتا یہان تلک کامل ہوا جو ایک دن راہ مین اژدہا آیا اور راستہ بند کیا جوان نے اسم اعظم پڑھکر جو پھونکا اژدہا چلا گیا لوگون نے دیکھا پھر ایک دن شیر نے آکر راستہ روکا اُس جوان نے کچھ شیر کے کان مین کہا شیر بھی چلا گیا یہ بھی لوگون نے دیکھا پھر جو کوئی اُس جوان پاس اپنی حاجت لاتا خدائے تعالےٰ کے فضل سے اُس کا کام برآتا غرض کہ ایک خواص ذونواس بادشاہ کا اندھا ہوا اور اُس جوان پاس آیا جوان نے کہا اگر میرا کہا مانے تو اور کسی کو میرا بھید نہ کہے تو تیری آنکھین روشن ہوین اُس نے قبول کیا جوان نے کہا کہ تو خدائے تعالےٰ کو وحدہ لاشریک جان کر ایمان لا اور بتون کا پوجنا چھوڑ اُس نے کلمہ شہادت پڑھا اور اُس کا کہنا مانا اُس کی آنکھین روشن ہوئین اور بادشاہ کی خدمت مین آیا بادشاہ نے اُس کی آنکھین روشن دیکھکر تعجب سے پوچھا کہ تیری آنکھین روشن کیونکر ہوئین اُس نے کہا کہ خدائے تعالےٰ نے میری آنکھین روشن کین بادشاہ نے کہا کہ تیرا خدا کون ہے اُس نے کہا کہ اللہ ایک ہے جس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا بادشاہ نے کہا کہ تجھے یہ بات کس نے سکھائی مجھے بھی بتا مین بھی ایمان لاؤن اُس نے خوش ہوکر سب احوال کہا بادشاہ نے اُس جوان کو بلاکر سارا احوال معلوم کیا اور جوان کو بہت لالچ دیکر کہا کہ اس بات کو چھوڑ دے اور بتون کو پوجا کیا کر اس جوان نے نہ مانا تب بادشاہ نے حکم کیا کہ اس جوان کو دریا مین ڈبو دو جب دریا پر لے گئے اُس کی دعا سے سب ڈوبے اور وہ آپ سلامت چلا آیا پھر بادشاہ نے فرمایا کہ اس کو پہاڑ پر سے نیچے ڈال دو جب پہاڑ پر لے گئے اُس کی دعا سے سب گرے وہ جیتا پھر آیا پھر بادشاہ نے کہا کہ اسے آگ مین جلا دو جب آگ مین ڈالنے کو لے گئے اُس کی دعا سے سب جل مرے اُسے آگ کا کچھ اثر نہ ہوا تب ناچار ہوئے اُس جوان نے کہا اے بادشاہ یہ سب خدائے تعالیٰ کی قدرت سے ہوتا ہے تو ایمان لا اور مین خدائے تعالےٰ کی پناہ مین ہون میرا تو کچھ نہ کرسکے گا بادشاہ بہت کھسیانا ہوا اور نہایت ضد چڑھی اور کہا کہ مجھے تیرے مارنے کی غرض ہے جوان نے کہا کہ تو ایک کام کر کہ ساری شہر کے لوگون کو اور اپنی فوج جمع کرا اور ایک اونچی سولی پر مجھے چڑھا اور تیر کو کمان کے چلّے پر رکھ کر کہہ کہ وہ خدائے تعالیٰ جو اس جوان کا ہے اُسکے نام سے تیر مارتا ہون بادشاہ نے اُسی طرح کیا اور اُس تیر سے وہ جوان موا لوگون نے یہ دیکھکر کہا کہ ہم اِس جوان کے خدائے تعالیٰ پر ایمان لائے اور بتون کا

پوجنا چھوڑا اور بہت لوگ مسلمان ہوے بادشاہ اور جھنجلایا اور غصہ ہوا اور فرمایا کہ ہر جگہ بازار مین بڑے بڑے گڑھے کھودو اور بہت سی آگ اُن مین جلا کر جو کوئی بت کو نہ پوجے اور اُس جوان کے خدا پر ایمان لاوے اُسے آگ مین ڈالدو سو خدا ے تعالیٰ اُن کو فرماتا ہے اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۙ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۙ کہ اُن کو ہلاک کیا اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ۙ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ۙ جب یہ لوگ یعنی ذونواس کے رفیق اُس آگ پر بیٹھنے والے تھے اور وہی لوگ جو کچھ کرتے تھے مومنون سے دیکھتے تھے اور موجود تھے یعنی ذونواس اور اُس کے دوستدار اپنے روبرو مسلمانون کو آگ مین ڈالکر جلاتے تھے اور دیکھتے تھے اور رحم نہ کرتے تھے وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۙ اور برا نہ لگا اُن کو مسلمانون سے مگر یہ کہ ایمان لائے ساتھ خدا ے تعالیٰ زبردست تعریف کیے گئے کے کیسا خدا ے تعالےٰ جو اُسی کو ہے بادشاہی آسمانون اور زمین کی اور خدا ے تعالےٰ سب چیز پر گواہ ہے یعنی سب چیز کی اُسی کو خبر ہے یعنی وہ ذونواس کے لوگ جو مسلمانون کو آگ مین ڈال کر جلاتے تھے تو انھین کچھ دشمنی اُن سے نتھی مگر یہی کہ خدا ے تعالیٰ پر ایمان لائے تھے اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ۝ بیشک جنھون نے خرابی مین ڈالا یعنی آگ مین ڈالا مسلمان مردون اور مسلمان عورتون کو پھر اُس کام سے توبہ نہ کی اور نہ بچائے پھر اُنکو ہے عذاب دوزخ کا قیامت کے دن اور واسطے اُن ہی لوگون کے ہے عذاب آگ سے جلنے کا دنیا مین کہتے ہین کہ ذونواس نے بہت مسلمان مردون اور عورتون کو آگ مین ڈال کر جلایا ایک دن ایک عورت مسلمان بچے والی کو پکڑ لائے اور کہا کہ اُس جوان کے خدا کو مت مان اور بتون کو سجدہ کر اُس نے نہ مانا اُسکا بچہ چھین کر آگ مین ڈالا تب بھی وہ عورت دین سے نہ پھری وہ بچہ آگ مین سے پکارا کہ اے امان خبردار بت کو سجدہ نکیجیو اور اس آگ سے نہ ڈریو یہان تو باغ اور بہار ہے آخر کو اُس عورت کو بھی آگ مین ڈالا جب ظلم اُن کا حد سے زیادہ ہوا تب حکم الٰہی سے وہ آگ بھڑکی اور چالیس گز اونچی ہو کر اُن سب کافرون کو بادشاہ سمیت گھیر کر جلایا کہتے ہین یہ بادشاہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیدا ہونے سے کچھ کم سو برس آگے تھا سو خدا ے تعالیٰ نے اُن کے حق مین فرمایا کہ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ۝ یعنی اُن کے واسطے دنیا مین عذاب ہے آگ سے جلنے کا اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ۝ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے ہین اور کرتے ہین کام نیک واسطے اُنکے باغ ہین جو بہتی ہین نہرین نیچے درختون اور بیٹھکون اُس باغ کے یہی ہے بڑا مقصود پانا اور مراد کا ملنا جو اُس نعمت کے آگے ساری دنیا کی دولت اور بادشاہی نمی اور ناچیز ہے اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ۝ بیشک پکڑنا تیرے پروردگار کا ہر طرح سخت ہے جو کسی طرح چھوٹ نہ سکے اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ۝ بیشک خدا ے تعالیٰ ہی ظاہر کرنے والا ہے دنیا مین اور وہی پھر پھیرنے والا ہے آخرت مین سب کو وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۝ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ۝ اور وہی ہے بخشنے والا توبہ کرنے والے کے گناہ کا دوست سے ایمان لانے والون کا جو نیک کام کرتے ہین صاحب ہے عرش بزرگ کا جو اُس سے بڑا کچھ نہین پیدا کیا فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۝ جو چاہتا ہے سو کرتا ہے ہمیشہ نہ کسی سے مصلحت پوچھتا ہے نہ کسی کا ڈر اندیشہ ہے کچھ نہ کسی کو اُس کے کام مین بولنے کی قدرت ہے هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ۝ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ۝ کیا آئی تجھکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بات لشکرون فرعون اور ثمود کی یعنی فرعون اور ثمود کے لشکرون کی خبر تجھے پہونچی کہ وہ کیسے زور آور اور دولتمند تھے اور آخر کو اُن کا کیا حال ہوا اور کس طرح ہلاک ہوے وہ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ۝ وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ۝ بلکہ کافر نہین مانتے اور جھوٹ جانتے ہین ان باتون کو اور خدا ے تعالیٰ سوے اُن کے گھیر رکھنے والا ہے سب باتون کا یعنی خدا ے تعالیٰ سب چیز سے خبردار ہے اور ذرہ ذرہ معلوم ہے یہ کافر جو قرآن کو سحر اور شعر کہتے ہین یہ سب جھوٹ ہے بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ۝ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝ بلکہ وہ قرآن ہے بزرگ اور بہت بڑی عظمت ہے اُسکی لوح محفوظ مین لکھا ہوا ہے کہتے ہین کہ لوح محفوظ ایک سفید موتی کے دانہ کی ہے لنبان اُس کی آسمان سے زمین تک اور چکلان اُس کی مشرق سے مغرب تک ہے اور حاشیہ اُس کا یاقوت کا ہے ایک فرشتہ گود مین لیے داہنی طرف عرش کے کھڑا ہے ع ۱۲ ۱

سُوْرَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَهِيَ سَبْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

کہتے ہین کہ ایک رات حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چچا ابوطالب کے پاس بیٹھے تھے جو ایک تارا ایکایک چمکا اور شعلہ آگ کا بڑا اُس سے ظاہر ہوا جو ابوطالب ڈرے اور پوچھا کہ یہ کیا ہے حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تارا ہے جو دیوون کو آسمان سے نکالتا ہے

اور نشانی ہو خدائے تعالیٰ کی قدرت کی اتنے مین حضرت جبرئیل علیہ السلام یہ سورۃ لیکر آئے کہ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۝ قسم ہے آسمان کی اور تارے رات کے نکل آنے والے کی وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۝ اور کس چیز نے تجھے بتایا جو کیا ہے رات کو نکل آنے والا تارا النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۝ ایک تارا ہے چمکتا روشن جیسے آگ کا شعلہ اور یہ قسمین اسواسطے ہین کہ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝ نہین ہے کوئی جاندار مگر اُسپر ہے رکھوالا یعنی سب پر نگہبان ہین جو اُن کے کام اور باتین سب جمع کر رکھتے ہین فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۝ پھر چاہیئے کہ دیکھے آدمی اپنے تئین کہ کس چیز سے پیدا ہوا ہے خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۝ پیدا ہوا ہے ایک پانی کو دلمنے والے سے سو باہر نکلتا ہے باپ کی پیٹھ کی ہڈیون مین سے اور ان کی چھاتی کی ہڈیون سے یعنی منی سے پیدا ہوتا ہے يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ۝ اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ۝ بیشک خدائے تعالیٰ اوپر پھیرنے پھرانے اُسکے کے ہر طرح قدرت رکھتا ہے يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۝ جس دن بھید کھل جاوینگے یعنی جن گناہون کی کسی کو خبر نہین جیسے بے وضو نماز پڑھنا یا روزہ چھپ کر توڑنا ایسے گناہ بھی سب ظاہر ہو جاوینگے اُسوقت پھر نہین اُس کو فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ۝ کچھ قدرت اور طاقت اور نہ کوئی مدد کرنے والا ہوگا جو کسی طرح عذاب سے بچے وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۝ اور قسم ہے آسمان پھرنے والے کی وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۝ اور قسم ہے زمین پھٹنے والی کی جو اُسکے پھٹنے سے گھاس اور درخت اور نہرین اور پانی نکلتا ہے اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۝ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ۝ بیشک یہ قرآن ہر طرح ایک بات ہے سچ اور جھوٹ کو جدا کرنے والا اور نہین ہے ہنسی اور مزاح اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ۝ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ۝ بیشک یہ لوگ مکر اور فریب کرتے ہین طرح طرح کے اور مین اُنکے مکر کا بدلا دیتا ہون لائق اُنکے مکر کے جیسا کہ چاہیئے فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۝ پھر ڈھیل دے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافرون کو یعنی ان پر عذاب کے آنے کی جلدی نہ کر ڈھیل دے تھوڑی مدت جو یہ سب اپنے کیے کا بدلا پاوینگے یعنی بُرے حال سے مسلمانون کے ہاتھون سے ہلاک ہونگے

سُوْرَةُ الْاَعْلٰى مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۝ پاکیان اور ستھرائیون سے یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نام اپنے پروردگار کا یعنی کہو کہ سبحان ربی الاعلی کہتے ہین کہ جب یہ آیت اُتری تب سے فرمایا حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ سجدہ مین سبحان ربی الاعلی کہا کرو الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ۝ وہ خدائے تعالیٰ جس نے پیدا کیا سب کو پھر سیدھا اور درست کیا سارا بدن خلقت کا وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى ۝ اور وہ خدائے تعالیٰ جسنے مقرر کی روزی اور خوراک ہر ایک کی ہر ایک کے لائق پھر راہ دکھائی ہر ایک کو اُسکی روزی کیطرف یعنی ہر ایک نے اپنی روزی کی تلاش اختیار کی وَالَّذِيْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ۝ اور وہ خدائے تعالیٰ جسنے باہر نکالا زمین سے گھاس طرح طرح کی جو حیوان کھاتے ہین فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ۝ پھر کیا خدائے تعالیٰ نے اُس گھاس کو خشک مچھایا ہوا کالا بدرنگ یعنی گھاس کو ٹوٹنا نکلنا کہتے ہین کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آیت یا سورۃ لاکر حضرت کے روبرو پڑھتے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کے بغیر تمام کیے پڑھنا شروع کرتے تو بھولے نہین اسواسطے یہ آیت اُتری سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ۝ جلد تجھے ہم پڑھاوین گے قرآن تو پھر نہ بھولیگا یعنی ہم قوت یاد رکھنے کی دینگے جو تیرے دل سے یہ قرآن نہ بھولیگا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۝ مگر وہ جو خدائے تعالیٰ چاہے اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى ۝ بیشک خدائے تعالیٰ جانتا ہے ظاہر کا حال سب کا اور جو کچھ کہ چھپا ہوا ہے احوال خلقت کا وہ بھی جانتا ہے خدائے تعالیٰ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ۝ اور ہم سہج کر دینگے تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آسانی یعنی تجھپر مشکل نہوگا قرآن کا یاد رکھنا فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ۝ پھر نصیحت کر لوگون کو اگر فائدہ کرے نصیحت کرنا یعنی فائدہ کرے یا نہ کرے تو نصیحت کر سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ۝ جلد نصیحت مانیگا جو کوئی ڈریگا خدائے تعالیٰ کے عذاب سے وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ۝ الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ۝ اور کنارے کی طرف سرکیگا پیچھے نصیحت سے بڑا کمبخت وہ جو اندر آویگا بڑی آگ کے جو اُس سے زیادہ تر دوزخ مین کوئی آگ نہوگی ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ۝ پھر وہ بڑا کمبخت اُس بڑی آگ مین نہ مریگا اور نہ جیویگا ویسا جینا کہ جس مین آرام ہوگا قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۝ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۝ بیشک چھٹکارا پایا اُسنے جو پاک ہوا کفر اور شرک سے اور یاد کیا نام اپنے پروردگار کا پھر نماز پڑھی پانچ وقت بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ بلکہ تم اختیار اور پسند کرتے ہو دنیا کے جینے کو اے کمبختو وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝ اور آخرت اچھی ہے اور ہمیشہ ہے وہان کی نعمت اور عیش اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۝ بیشک یہ بات لکھی ہوئی ہے پہلی کتابون مین صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ۝ کتابین ابراہیم اور موسیٰ علیہما السلام کی یعنی توریت اور ابراہیم علیہ السلام کے صحیفون مین بھی لکھا ہے کہ دنیا سے آخرت بہتر ہے جو کوئی اُسے چاہیگا تو دنیا کی محبت چھوڑے گا

ع ۱۷ ۱۱

ع ۱۹ ۱۲

سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ ست وعشرون اٰية

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۝ اے آئی تیرے پاس لے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بات ڈھانک لینے والیکی یعنی خبر قیامت کی تجھے آئی جو ڈرا دے رہول قیامت کا سب خلقت کو ڈھانک لیویگا وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۝ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۝ بہت منھ ہون گے اُسدن ڈرنے والے محنت کرنے والے مصیبت اُٹھانے والے طوق وزنجیر کے اور خوار وذلیل ہونگے تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۝ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ۝ اندر آوین گے جلتی آگ مین پلاوینگے زور سے بہت جلتا پانی جوش کھاتا ہوا لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۝ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ۝ نہوگا اُن لوگون کے واسطے کچھ کھانے کو مگر گھاس کانٹون بھری جیسے سوکھا جو النساجو نہ موٹا کریگی وہ خوراک اور نہ بے پرواہ کریگی بھوک سے یعنی اُسکے کھانے سے نہ دو زخیون کے پیٹ بھرینگے نہ موٹے ہون گے وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۝ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۝ اور بہت منھ ہون گے اُس دن تازے اور خوش اپنی محنت اور کوشش بندگی کے سے راضی ہونے والے یعنی اُن لوگون کو جو بدلا ملیگا اُن کے کامون کا اُس سے خوش اور راضی ہونگے اور منھ اُنکے خوشی سے تازے ہون گے اور رہین گے وہ لوگ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝ لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ۝ بلند باغ مین نہ سُنین گے اُس باغ مین بیہودہ اور جھوٹی باتین فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝ اُس باغ مین ندی بہتی ہو فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ۝ وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ۝ وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ۝ اُس باغ مین تخت ہین جڑاؤ اونچے بچھے ہوئے اور آبخورے ہین دھرے ہوئے بہشتیون کے آگے اور مسندین ہین پہلے سے بچھی ہوئین اور گدیان وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ۝ اور فرش ہین بچھے ہوئے اگر ان باتون کو خدائے تعالیٰ کی قدرت سے دور جانتے ہو اور تعجب کرتے ہو اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ۝ اے پھر نہین دیکھتے اونٹ کی خلقت کو جو اُسے کیسی شکل کا پیدا کیا ہی جو فائدے اُس سے بہت ہین اور خرچ اُسکا کم ہی اور نہین دیکھتے وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ۝ طرف آسمان کے جو کیسا اُسے اونچا کرکے پھیلایا ہی جو اول وآخر اُسکا سر کو کسی کو معلوم نہین ہوتا وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ۝ اور نہین دیکھتے طرف پہاڑون کے جو کیسا اُن کو مضبوط رکھا ہی زمین مین وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ۝ اور نہین دیکھتے زمین کیطرف جو اُسے خدائے تعالیٰ نے اپنی قدرت سے کیسا پھیلا کر بچھایا ہی فَذَكِّرْ ۝ فَاِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ۝ پھر نصیحت کر اور سمجھا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لوگون کو سوا اسکے نہین یعنی مقرر تو نصیحت کرنے والا ہی فقط لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ۝ نہین ہی تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن پر داروغہ جو اُن کے دل مین زور سے ایمان ڈالے تو نصیحت کر ان کو جو کوئی مانیگا اُسے بدلا نیک بہشت ملیگا اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ۝ پر جو کوئی کہ منھ پھیریگا اور نہ مانیگا نصیحت تیری اور کافر ہوگا فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ۝ پھر عذاب کریگا اُسے خدائے تعالیٰ عذاب بہت بڑا بے نہایت جو کبھی اُس عذاب سے نہ چھوٹیگا اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ۝ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ۝ بیشک جو ہماری طرف ہو پھر آنا اُنکا سو پھر بیشک ہم پر ہے حساب لینا اُن سے قیامت کے دن

سُوْرَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ ثلثون اٰية

وَالْفَجْرِ ۝ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۝ قسم ہی فجر کے وقت کی اور قسم ہی دس راتون کی وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۝ وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ۝ اور قسم ہی جفت اور طاق کی یعنی قسم ہی اُن چیزونکی جنکا جوڑا پیدا کیا ہی اور قسم ہی اُن چیزون کی جنکا جوڑا نہین پیدا کیا اور قسم ہی رات کی کہ جب چلی جاتی ہی اور تمام ہوتی ہی هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ۝ اے کیا ہی اس قسم مین یقین جو بیان کین واسطے عقلمند کے یعنی عقلمند ان قسمون کو جانتا ہی کہ سچی ہین اور یہ قسمین اس بات پر ہین کہ جو کوئی قرآن کو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچ نہ جانیگا اُسکو عذاب ہوگا جیسا کہ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۝ اِرَمَ اے کیا نہ دیکھا تو نے یعنی کیا نہین جانتا جو کیسا سلوک کیا تیرے پروردگار نے قوم عاد سے جو اولاد ارم کی تھی یا ارم کے شہر مین تھی قوم عاد ارم نام تھا حضرت نوح علیہ السلام کے پوتے کا اُسنے شہر اپنے نام پر بنا کر آباد کیا تھا سو وہ عاد ذَاتِ الْعِمَادِ ۝ الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ۝ صاحب ستونون کے تھے یعنی بڑے قد تھے اُن کے یا اُس نے عمارت بنائی تھی بڑے ستونون والی ایسی کہ نہ بنائی کسی نے مانند اُس عمارت کے شہرون مین قصہ کہتے ہین کہ ارم کے شہر مین شداد بیٹا عاد کا ارم بیٹے سام پوتے نوح علیہ السلام کے تھے اولاد سے جب بادشاہ ہوا اُس وقت کے پیغمبر حضرت ہود علیہ السلام نے شداد کو کہا کہ تو خدائے تعالےٰ وحدہٗ لاشریک پر ایمان لا شداد نے کہا

کہ اگر مین تیرا کہا مانون تو خدائے تعالے مجھے کیا دیوگیا۔ حضرت ہودؑ نے کہا کہ خدائے تعالے تجھے بہشت دیوگا جو اُسمین ایسی نعمتین اور ایسی عمارت ہوگی وہ سب بیان کیا شداد نے یہ سُن کر کہا کہ وہ کیا بڑی چیز ہی ایسا تو مین بھی کرسکتا ہون پھر فرمایا جو سونا اور چاندی اور جواہر جمع کرو اور مشک و عنبر سارے ملکون سے لاؤ موافق حکم شداد کے کتنے برسون مین یہ سب جمع کیا اور ایک بہت بڑا کئی کوس کے عرض و طول مین باغ بنایا جو اُسکے محل کی دیوارون مین ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی کی لگائی اور ستون جڑاؤ کے بنائے جب تین سو برس مین وہ طیار ہوا عدن اُسکا نام رکھا جب شداد نے سُنا کہ تیار ہوچکا دیکھنے کے شوق سے چلا جب نزدیک اُسکے پہونچا ایک دن شکارگاہ مین اکیلا تھا جو ایک سوار نظر آیا اُسے دیکھکر ڈرا سوار نے کہا کہ اے شداد باغ تو نے بنایا پر تجھے دیکھنے کا حکم نہین اُس نے پوچھا کہ تو کون ہی کہا کہ مین عزرائیل ہون تیری جان قبض کرنے آیا ہون شداد نے بہت منت کی جو اتنی فرصت دے کہ ایک نظر مین باغ کو دیکھون میسر نہوا اور حسرت سے مرا اور غیب سے ایک ایسی سخت آواز آئی جو سارا لشکر اُسکا ہلاک ہوا **نقل** ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین عبداللہؓ بن قلابہ کا مین کے ملک کے جنگل مین اونٹ چراتا رہا وہ عدن کیطرف اونٹ ڈھونڈھتا ہوا ایک طرف کو چلا گیا اُسے دور سے ایک شہر نظر آیا دل مین کہا کہ یہان کوئی ملیگا تو اونٹ کا احوال پوچھون گا جب شہر کے اندر گیا تو دیکھا کہ ایک باغ ہے اور آدمی کہین نہین اور عجب عمارت ہی جو سونے روپے کی دیوارین ہین اور مرصع ستون لگے ہین اور نہرین بہتی ہین اور درخت چاندی کے اور زمرد کے پتے اور پھل و پھول لعل و یاقوت کے لگے ہین اور گچھے موتیون کے لٹکتے ہین اور راہ مین کنکرون کے بدلے موتی اور چنیان پڑی ہین اور خاک سب عبیر اور عنبر کی ہی یہ دیکھکر بہت حیران ہوا اور راہ مین سے کئی مشت موتی اور جواہر اُٹھاکر کمر مین باندھے اور وہان سے پھر کر یمن مین آیا لوگون نے جو اُس پاس جواہر دیکھے کہا کہ تو نے خزانہ پایا ہی اور شام کے حاکم کے پاس اُسے لائے حاکم نے احوال پوچھا اُسنے سب مفصل بیان کیا حاکم نے کعب الاحبار کو بُلاکر پوچھا کہ دنیا مین کوئی ایسا بھی شہر ہی جو اُسکی عمارت سونے روپے کی ہو اور اُسمین جواہر جڑے ہون کعب الاحبار نے کہا کہ ہان ہے اُسکی خبر قرآن مین ہی کہ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ۝ اُسے شداد بیٹے عاد نے بنایا ہی اور تیری حکومت مین ایک شخص کوتہ قد سُرخ رنگ کیری آنکھون والا جو اُسکے منہ پر تل اور گردن پر داغ ہوگا وہ اونٹ کو ڈھونڈھتا ہوا وہان جاوے گا تب حاکم نے عبداللہ کو دکھایا کعب الاحبار نے کہا کہ قسم ہی خدائے تعالی کی یہ وہی ہے سو خدائے تعالے اپنے حبیب کو فرماتا ہے کہ دیکھا تو نے جو کیسا سلوک کیا ہمنے عاد کی قوم سے وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۝ اور ثمود کی قوم سے کیسا سلوک کیا جو وہ کاٹتے تھے پہاڑ کو وادی مین وادی ایک گانٹون کا نام ہی قوم ثمود ایسے زبردست تھے جو پہاڑ کو کھود کر اپنے گھر بناتے تھے اور اُسمین رہتے تھے وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ ۝ الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ۝ اور فرعون سے کیسا سلوک کیا جو تھا صاحب میخون کا یعنی فرعون عذاب کرتا تھا لوگون کو جو میخا کرکے سو وہ تینون فرقے یعنی قوم عاد اور قوم ثمود اور فرعون جو یہ حد سے باہر گئے تھے اور بہت تکبر کرتے تھے شہرون مین یعنی اُن کو بسبب زور اور قوت اور دولت اور حشمت کے بڑا غرور اور تکبر تھا فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ ۝ پھر بہت کی اُنھون نے شہرون مین خرابی یعنی بہت نافرمانی کی خدائے تعالے کی اور نبیون سے دشمنی کی فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ۝ پھر ڈالا اُنپر تیرے پروردگار نے عذاب قسمون اور کوڑون کا اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ۝ بیشک پروردگار تیرا ہے صاحب راستے کا یعنی راستے پر بیٹھا سب کے چلن اور حال دیکھتا ہے کافر جس راہ پر چلتے ہین سب خدائے تعالے دیکھتا ہے کچھ اُس سے چھپا نہین فَأَمَّا الْإِنسَانُ إِذَا مَا ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ ۝ يَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَنِ ۝ پھر جب آدمی کو آزماتا ہے پروردگار اُسکا تو پھر نعمت اور دولت اور عزت دیتا ہی اُسکو اور مقصود برلاتا ہی اُسکے پھر کہتا ہی وہ آدمی کہ میرے پروردگار نے مجھے عزت دی اور بڑا کیا وَأَمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَهَانَنِ ۝ اور اگر جب آزمائش کرے تو پھر تنگ کرتا ہی اُسپر روزی اُسکی یعنے مفلس اور محتاج کرتا ہے تو پھر کہتا ہی وہ کہ میرے پروردگار نے خوار اور ذلیل کیا مجھے كَلَّا ۖ یہ غلط سمجھا ہی جو وہ کہتا ہے اور وہ غلط سمجھا ہی بَل لَّا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ ۝ وَلَا تَحَاضُّونَ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ۝ بلکہ تم عزت اور مہربانی نہین کرتے یتیم کی اور حرص نہین دلاتے اور پر کھلانے فقیر محتاج کے یعنی محتاج کو نہین کھلاتے جو اور لوگ دیکھکر وہ بھی فقیر کو کھلاوین اسواسطے مفلسی اور محتاجی تمکو ہوتی ہی وَتَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلًا لَّمًّا ۝ اور کھاتے ہو مال ورثہ کا بے نہایت بہت کھانا یعنی مال ورثہ کا جمع کرتے ہو بہت اور عورتون اور بچون کو جو اُن کا بھی اُسمین حق ہی اُنھین نہین دیتے وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ۝ اور محبت رکھتے ہو مال کی بے نہایت محبت رکھنا كَلَّا ۖ إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا ۝ یہ سچ ہے کہ جس وقت ٹوٹے گی زمین ٹکڑے ٹکڑے ہوگی دَكًّا دَكًّا ۝ وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۝ اور آوے گا حکم اور نشانیان تیرے پروردگار کی اور فرشتے آوین گے قطار قطار قیامت کے دن وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۝ اور لائی

فصل سرخ کی نہین کھاتا ان سے کہ کھاتے ہین کھانا اور رکھتے ہین مال اور محبت رکھتے ہین مال کی

جاوگی دوزخ اُس دن کہتے ہین کہ ستر ہزار باگ دوزخ کی ہوگی اور ہر ایک لگام کو ستر ہزار فرشتہ پکڑیگا اور لاویگا اور دوزخ غصہ سے جوش ماریگا اور شور کرتا ہوا قیامت کے میدان مین آویگا اُسوقت سب اولیا انبیا ڈرسے کانپین گے اور کہین گے کہ نفسی نفسی تیئی لے پروردگار بخش مجھکو اور حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس وقت جناب الٰہی مین عرض کرینگے کہ اُمتی اُمتی یعنی اے پروردگار بخش میری امت کو اور دوزخ کہیگا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے تجھسے اور تجھے مجھسے کیا کام ہے حق سبحانہ تعالی نے مجھے تجھپر حرام کیا ہے یَوْمَئِذٍ یَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ۝ اُس دن یاد کریگا یا نصیحت مانیگا آدمی یعنی توبہ کریگا گناہون سے اور کب فائدہ کریگا اُسکو نصیحت کا ماننا اور توبہ کرنا اُسوقت جب دیکھیگا کہ نصیحت کا ماننا یعنی توبہ کرنا فائدہ نہین رکھتا تب افسوس کھاکر يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ ۝ کہیگا کہ اے کیا خوب ہوتا جو پہلے بھیجتا مین نیکی اپنے جینے کے واسطے یہان کے فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ ۝ پھر اُس دن عذاب نہ کریگا مانند عذاب کرنے خدائے تعالے کے کوئی شخص یعنی عذاب اُس دن خدائے تعالی ایسا کریگا کہ کوئی نہ کرسکیگا وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ ۝ اور نہ ویسا کوئی طوق وزنجیر کریگا جیسا خدائے تعالے طوق وزنجیر کریگا اُسدن اور مومنون کو کہیگا خدائے تعالی اُس دن کہ يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝ اے شخص آرام پکڑے ہوے میری یاد سے پھر جا اپنے پروردگار کی طرف خوش باخوش یعنی تو جو دنیا مین میری یاد کرتا رہا اب آ تو میرے پاس راضی مجھ سے اور مین ہون تجھ سے راضی فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ۝ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۝ پھر اندر آ میرے اچھے بندون مین مل اور اندر آ میری بہشت مین خوشی سے اور ہمیشہ عیش کیا کر

سورۃ البلد مکیۃ　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　وھی عشرون اٰیۃ

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ قسم ہے مجھکو اس شہر کی یعنی مکے کی قسم ہے وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ اور تو اترا ہوا ہے اس شہر مین یعنی اے تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوا ہے مکے مین وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۝ اور قسم ہے باپ اور بیٹے کی یعنی آدم علیہ السلام کی اور اُسکی اولاد کی جو انبیا ہین اُنکی قسم ہے اور یہ سب قسمین اس بات پر ہین کہ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ۝ بیشک پیدا کیا ہمنے آدمی کو محنت اور مصیبت اور مشقت مین یعنی مان کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے سختی سے پھر دودھ کا چھوٹنا پھر زندگانی مین مختلف طرح طرح کی پھر موت کی مصیبت پھر گور مین جاکر خاک ہوجانا ان سب باتون پر چاہیے کہ دہیان کرے اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ۝ اے کیا بوجھتا ہے اور سمجھتا ہے کہ نہ قدرت پاویگا اُسپر کوئی کہتے ہین کہ یہ آیت ابوالاسد کے حق مین ہے جو بنا کلدہ کا تھا وہ کہتا تھا کہ میری برابری کوئی نہین کرسکتا سبب اسکے جو اُسمین ایسا زور تھا جو اونٹ کی یا بھینس کی کھال پر اپنے پانون رکھتا اور کئی مرد زور آور اُس کھال کو پکڑکر کھینچتے کھال کے ٹکڑے ہوجاتے پر اُس کے پانون سے نہ نکلتی اور وہ يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ۝ کہتا ہے کہ خراب کیا مین نے بہت مال کہتے ہین کہ لوگونکو مال چھپا کر دیتا اور کہتا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طرح طرح سے تکلیف دو اور ستاؤ اُن کو سو خدائے تعالے فرماتا ہے اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ اَحَدٌ ۝ اے کیا سمجھتا ہے وہ کہ نہین دیکھتا کوئی اُسے مال دینے کے وقت یعنی خدائے تعالی دیکھتا ہے اُسے اور پوچھیگا قیامت کے دن کہ یہ مال تو نے کیون بانٹا تھا لوگون کو اور نہین سمجھتا اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۝ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۝ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۝ کیا نہین بنائین ہمنے دو آنکھین اُسکے واسطے جو بھلائی برائی کو عالم مین دیکھتا ہے اور زبان اور دو ہونٹھ بنائے جس سے باتین کرتا ہے اور راہ دکھائی ہم نے اُسکو نیکی اور بدی کی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجکر جو پیغمبر کا کہا نہ مانیگا تو فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝ پھر نہ چڑھا اور نہ گذرا گھاٹی پر یعنی محنت کی راہ نہ چلا اور مشکل کام نہ کیا وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝ اور کیا سمجھا تو کہ کیا ہے گھاٹی یعنی محنت کی راہ اور مشکل کام کیا ہے فَكُّ رَقَبَةٍ ۝ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ۝ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۝ اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۝ چھڑانا ہے گردن کا یعنی بردہ آزاد کرنا ہے یا کھلانا ہے بھوک کے دنون مین یتیم نزدیک کو یعنی کال کے وقت ناتے دار جو بن ماں باپ کا ہوا اُسے کھلانا اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۝ یا محتاج غریب بیکس کو کھلانا جو زمین پر پڑا ہو یا بیمار بیکس کی خدمت کرنی اور خبر لینی ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ۝ پھر ہووے وہ ایمان لانے والون سے یعنی بردہ آزاد کرنے والا یا یتیم اور محتاج کا کھلانے والا کافر نہو بلکہ مسلمان ہووے اور آپس مین سکھانے والے ہون محنت اور مصیبت پر صبر کرنے کو اور آپس مین

سکھانے والے ہون غریب پر رحم کرنے کو تو اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝ وہی لوگ ہین داہنی طرف والے یعنی اُن ہی لوگون کے داہنے ہاتھ مین اعمالنامہ دینگے قیامت کے دن وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝ اور وہ لوگ جنھون نے نمانا ہماری آیتون کو یعنی قرآن کو جنھون نے نہ مانا وہی لوگ بائین طرف والے ہین یعنی ان ہی کو اعمالنامے بائین ہاتھ مین ملینگے عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ۝ اُن لوگون پر ہوگی آگ دہکی ہوئی یعنی دوزخ مین ایسی جگہ ڈالین گے اُنھین جو

ع ۱ ۲۰ ۱۵

دہان کا دھوان اندر سے نہ نکلیگا نہ باہر سے ہوا اندر جاوے گی

سُوْرَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ خَمْسَ عَشْرَةَ اٰيَةً

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ۝ قسم ہے سورج کی اور اُسکے دھوپ چڑھنے کی وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ۝ اور قسم ہے چاند کی جب کہ سورج کے پیچھے لگا آوے ہی جیسے اول کی تاریخون مین وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا ۝ اور قسم ہے دن کی جب روشن کر دکھاوے جہان کو اور اُسکا اندھیرا دور کرے وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا ۝ اور قسم ہے رات کی جب عالم کی روشنی ڈہانک لے وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ۝ اور قسم ہے آسمان کی اور جسنے اُسے بنایا ہے وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ۝ اور قسم ہے زمین کی اور جسنے اُسے بچھایا ہے وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ۝ اور قسم ہے بدن آدم علیہ السلام کی اور جسنے اُسکو درست اور پورا بنایا ہے فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا ۝ پھر خبر دی اُس نفس کو گناہ ہونکی اور برائیون اُسکے کی اور ڈرنے کی اُسکو اور بچنا گناہون سے اُسکو یعنی سب کچھ جتا دیا اور سمجھا دیا اُس نفس کو یعنی عقل دی نیکی بدی معلوم کرنیکی اور یہ سب قسمین اس بات پر ہین کہ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝ بیشک چھٹکارا پایا ہے اُسنے جسنے پاک رکھا اپنے بدن کو گناہون سے اور نافرمانیون سے خدائے تعالے کی وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ۝ اور مقرر خراب و بے نصیب اور نامراد ہوا وہ کوئی کہ جسنے کھویا اپنے بدن کو گناہ کرکے چھر جو کوئی گناہ اور نافرمانی کریگا خدائے تعالے کی اُسپر عذاب ہوگا جیسے کہ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَآ ۝ جھوٹھ جانا قوم ثمود نے سرکشی اور تکبری اپنی سے صالح علیہ السلام کو یعنی قوم ثمود بغی تھی اور تکبری مین حد سے گذر گئی تھی اس سبب حضرت صالح علیہ السلام کو کہا کہ تو جھوٹا ہے اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ۝ جسوقت کہ اُٹھا بڑا بدبخت اُن کا یعنی قدار بیٹا سالف کا اپنے یارون سمیت تیار ہوا اونٹنی کے مارنے کو فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ۝ پھر کہا قوم ثمود کو بھیجے ہوئے خدائے تعالے کے نے یعنی حضرت صالح علیہ السلام نے کہا اُنکو ستاؤمت خدائے تعالے کی اونٹنی کو اور اُسکے پانی کے پینے کی باری مین خلل نہ کرو نہین تو تمپر عذاب آویگا سخت اُنھون نے نمانا اور فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۝ پھر قوم ثمود نے جھوٹا جانا حضرت صالح کو اور کونچین کاٹین اونٹنی کی فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ۝ پھر لیا یک عذاب سخت بھیجا اُن پر اُن کے پروردگار نے بسبب گناہ اُنکے کے پھر ایک سا اور برابر کیا اُن کو یعنی چھوٹے اور بڑے غریب اور دولتمند سب کو ایکبارگی مار کر غارت کر دیا وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۝ اور نہین ڈرتا خدائے تعالے آخر کو عذاب کرنے سے کسی بدکار اور گنہگار کے یعنی ایسا کوئی نہین جو اُسکی

ع ۱ ۱۵ ۱۶

نافرمانی کرکے اُسکے عذاب سے بچ رہے اپنی قوت اور قدرت سے

سُوْرَةُ الَّيْلِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ احْدٰى وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۝ قسم ہے رات کی جب ڈہانک لیتی ہے جہان کو اندھیری سے وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۝ اور قسم ہے دن کی جب کہ ظاہر اور روشن ہوتا ہے اور دور کرتا ہے اندھیرے کو وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰٓى ۝ اور قسم ہے اُسکی جسنے بنایا نر اور مادہ یعنی آدم اور حوا کو اور اُنکی اولاد کو اور یہ سب خلقت جس سے پیدا ہوئی اور یہ قسمین اس بات پر ہین کہ اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ۝ بیشک تلاش اور کام تمھارے ہر طرح بکھرے ہوئے ہین یعنی بہت طرحکے ہین پھر اونکے موافق بدلا ملیگا فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝ پھر جس شخص نے خیرات کی اور ڈرا خدائے تعالے کے عذاب سے اور سچ جانا نیک بات کو جو کلمۂ طیب ہے یا قرآن اور فرمانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کہتے ہین کہ اس سورے کی کئی آیتین حضرت ابا بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان مین ہین اور کئی آیتین اُمیہ بن خلف کافر کے حق مین ہین یا ابوجہل کے حق مین نقل ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ امیہ بن خلف کے غلام تھے اور ایمان لائے تھے اور امیہ کافر حضرت بلالؓ کو بے گناہ بسبب ایمان لانے کے بہت عذاب کیا کرتا تھا ایک دن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ راہ مین جاتے تھے دیکھا کہ امیہ نے حضرت بلالؓ کو گرمی کے دن مین تپتی ریت مین لٹا کر ایک بڑا پتھر جلتا ہوا اُنکی چھاتی پر رکھا ہے اور کہتا ہے کہ بتون کو سجدہ کر اور خدا جان اور حضرت بلالؓ کہتے ہین کہ

خدائے تعالیٰ ایک ہو یہ حال دیکھکر حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دل جلا اور کہا کہ اے امیہ حیف ہے تجھے جو ایسے خدا ئی تعالیٰ کے دوست کو تو عذاب کرتا ہے اُسنے کہا کہ اگر تجھکو درد آتا ہو تو مجھ سے اسکو مول لے لے اُنھون نے کہا جو کتنے کو دیتا ہو اُسنے کہا قنطاس رومی کے بدلے سو قنطاس رومی خوبصورت تھا اور وہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا غلام تھا اور دس ہزار دینار کا مالک تھا اور حضرت صدیق اکبر ہمیشہ اُس رومی غلام کو کہتے تھے کہ تو مسلمان ہو تو مین تجھے آزاد کرون اور دس ہزار دینار تجھے بخشدون وہ نہ مانتا تھا اور مسلمان نہ ہوتا تھا اس سبب سے حضرت ابا بکر صدیق رضی اللہ عنہ اُس سے بیزار تھے جب وہ بات اُمیہ سے سُنی تو بہت غنیمت جانا اور دل مین خوش ہوئے اور قنطاس رومی کو دس ہزار دینار سمیت امیہ کو دیا اور حضرت بلال حبشی کو لیکر یا امید ثواب آخرت کے اُسیوقت آزاد کیا سو خدای تعالیٰ نے یہ آیتین اُنکی شان مین بھیجین اور خبر دی کہ جو کوئی اپنا مال آخرت کے ثواب کے واسطے دیوے اور بدلہ اُسکا پاوے آخرت مین بیچ جانے

تو فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ۝ پھر اُسکو سہج مین دینگے آسانی کی راہ یعنی ہم وہ کام آسان کرینگے اُسپر جس سے بہشت مین جاوے اور خوشی حاصل ہووے اَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۝ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۝ اور لیکن جسنے بخیلی کرکے خیرات نہ کی اور بے پرواہی کی اور جھوٹ جانا بھلی بات کو یعنی کلمہ طیب کو یا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانے کو جھوٹ جانا فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ۝ پھر ہم آسان کرینگے اُسپر مصیبت اور محنت یعنی وہ کام آسان کرینگے کہ جن کامون سے مصیبت اور محنت حاصل ہووے اور دوزخ مین جاوے وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗٓ اِذَا تَرَدّٰى ۝ اور نہ بچاویگا اور نہ دور کریگا عذاب کو اُس سے اُسکا مال جو بخیلی کرکے جمع کیا ہو جب کہ گریگا گور مین یعنی مرنے کے بعد یہ مال دنیا کا کچھ کام نہ آویگا اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ۝ بیشک ہم پر ہے راہ بتانا اور بھلا بُرا کہدینا وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ۝ اور مقرر ہمارے واسطے ہے یعنی ہم مالک ہین دنیا کے اور آخرت کے جسکو جو کچھ چاہین بخشین فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ۝ پھر ہم ڈراتے ہین تمکو آگ بھڑکتی شعلہ مارنے والی سے لَا يَصْلٰىهَآ اِلَّا الْاَشْقَى ۝ الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝ نہ اندر آویگا اُس آگ کے مگر بہت بدبخت وہ کہ جس نے جھوٹ جانا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانے کو اور مُنھ پھیرا ایمان لانے سے یعنی کافر ہی اُس آگ مین جاویگا سوائے کافر کے کوئی نہین جاویگا وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ۝ الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ۝ اور جلد دور ہو جاویگا اُس آگ سے وہ ڈرنے والا جس نے اپنا مال دیا خدائے تعالےٰ کی راہ مین اور چاہا اُس مال اپنے سے پاکیزگی اور ستھرائی یعنی خوشی خدا تعالےٰ کی یا بہشت کا فرکہتے تھے کہ حضرت بلال کا حق تھا حضرت صدیق اکبر کے اوپر اسواسطے اُنھون نے حضرت بلال کو اس طرح مول لیکر آزاد کیا سو خدای تعالیٰ فرماتا ہو کہ

وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ۝ نہ تھا کسی کا نزدیک ابو بکر صدیق کے کچھ احسان جو بدلا دیتا یہ کافر جھوٹے ہین ابو بکر صدیق نے صرف آخرت کی امید پر اُسے لیکر آزاد کیا ہے کچھ کسی طرح دنیا کی اور نام ہونیکی غرض نہ تھی اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ۝ مگر صرف واسطے خوشی خدائے تعالےٰ کے تھا جو پروردگار اُسکا بڑا ہی بے نہایت عظمت اور قدرت سے وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ۝ اور ہر طرح راضی ہوگا خدائے تعالےٰ صدیق اکبر سے اور دیویگا خدائے تعالیٰ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آخرت مین جو کچھ کہ وعدہ کیا ہے

سُوْرَةُ الضُّحٰى مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً

کہتے ہین کہ کئی دن گذرے جو حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حکم خدائے تعالےٰ کا نہ لائے کافرون نے طعنے شروع کیے اور لگے کہنے کہ خدائے تعالےٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑا اور بیزار ہوا تب خدائے تعالےٰ نے یہ سورۃ بھیجکر اُنھین جھوٹا کیا کہ وَالضُّحٰى ۝ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۝ قسم ہے دن چڑھتے کی کہ جب دھوپ پھیل جاتی ہے اور قسم ہے رات کی کہ جسوقت اندھیرا ہوتا ہے مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۝ نہین چھوڑا تجھکو تیرے پروردگار نے اور نہین بیزار ہوا تجھ سے یہ کافر جھوٹے ہین وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۝ اور ہر طرح آخرت یعنی وہ جہان بہتر ہے تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۝ اور جلد ہوگا جو بخشیگا تجھکو پروردگار تیرا ایسی چیز کہ پھر تو راضی ہوگا یعنی خدائے تعالیٰ ایسا کچھ تجھے بخشیگا جو پھر کسی چیز کی آرزو نہ رہیگی اور یاد کر اُسوقت کو اور سمجھ کہ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۝ اے کیا نہ پایا تجھکو تیرے پروردگار نے بن باپ کا پھر تجھے مکان دیا رہنے کو داد اعدالمطلب کا گھر جو اُسنے محبت اور شفقت سے تجھے پرورش کیا وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۝ اور پایا تجھکو تیرے پروردگار نے راہ بھولا ہوا شام سے مکہ کے آنے کے وقت پھر راہ دکھائی تجھے وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ۝ اور پایا تجھکو مفلس اور بے خرچ پھر دولتمند کیا تجھے بی بی خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مال سے فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝

پھر تو کسی بن باپ کے کو مت جھڑکی دے اور غصہ نہ کر ہر گز وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝ اور کسی مانگنے والے کو شورمت کر اور ناامید نہ کر یعنی کچھ دیا کر فقیر محتاج کو اور یتیم کو دلاسا اور پیار کیا کر وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝ اور نعمتیں اپنے پروردگار کی یاد کر جو کیا کیا نعمتیں خدائے تعالے نے تجھ پر انعام کی ہین جو کسی رسول اور پیغمبر کو ایسی نعمتیں عطا نہین کین

ع ۱۱ ۱۸

سُوْرَةُ الانشراح مكية　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　وهي ثمان اٰيات

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝ اے کیا ہمنے نہین کھولا تیرے واسطے تیرے سینے کو تو ہمارے اسرار اور بھید ہماری قدرت کے سماوین اُسمین وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝ الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝ اور رکھ لیا ہمنے یعنی اُتار لیا اور ہلکا کیا ہمنے بوجھ تیرا وہ بوجھ کہ جس سے بھاری تھی پیٹھ تیری یعنی کافر جو ستاتے تھے اور دُکھ دیتے تھے وہ غم اور الم دور کیا تجھ سے وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝ اور بلند کیا تیرے واسطے ہم نے نام تیرا یعنی قیامت تک اذان مین نام تیرا لیکا کر کریںگے اونچے مکان مین کھڑے ہو کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو صبر کر فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ پھر بیشک مشکل اور سختی کے ساتھ آسانی ہے اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ مقرر سختی اور مشکل کے ساتھ آسانی اور آرام ہے یہ دونون آگے پیچھے چلی آتی ہین فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝ پھر جب فارغ ہوا اور چھوٹے تو لوگون کی صحبت سے اور نصیحت کرنے سے تو پھر محنت کھینچ اور مشغول ہو دل سے عبادت مین وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝ اور اپنے پروردگار کی طرف رغبت کر اور متوجہ ہو سب لوگونکو دنیا کے اور تمام کامون کو چھوڑ کر جان اور دل سے اپنے پروردگار کی یاد کر

ع ۱ ۱۹

سُوْرَةُ التين مكية　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　وهي ثمان اٰيات

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۝ قسم ہے انجیر کی اور قسم ہے زیتون کی ان دونون درختون کی قسم ہے وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۝ اور قسم ہے طور سینا کی طور سینا نام اُس پہاڑ کا ہے جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام جا کر خدائے تعالے سے باتین کرتے تھے وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۝ اور قسم ہے اس شہر امن دیے ہوے کی یعنی مکہ کی قسم ہے کہ جسمین حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے ہین سو مکہ مین لڑائی اور تلوار چلانا حرام ہے آور یہ قسمین اس بات پر ہین کہ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝ بیشک جو ہمنے پیدا کیا آدمی کو بیچ بہت اچھی صورت بنانے کے یعنی آدمی کو سب حیوانون مین خوبصورت بنایا ہے ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سَافِلِيْنَ ۝ پھر اسکو پھیر دیا ہمنے یعنی ڈال دیا ہمنے اُسے نیچے سب نچاؤن سے یعنی سب سے خوبصورت بنا کر سب سے نیچے بھیجا اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝ مگر اُن لوگون کو جو ایمان لائے خدائے تعالے پر اور اُسکے پیغمبر کو سچا جانا اور اُسکا حکم بجالائے اور نیک کام کیے پھر اُن لوگون کو ہے بدلا کم نہونے والا یعنی ایمان اور نیک کامون کے بدلے ایسی نعمت دیوین گے جو کبھی کم نہوگی فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۝ پھر کس چیز کو جھوٹ جانتا ہے تو اے منکر قیامت کے پیچھے ظاہر ہونے ایسی دلیلون کے اور انصاف کے اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۝ اے کیا نہین ہے خدائے تعالیٰ سب حاکمون سے بہت اچھا حاکم کہ جو چاہے سو کرے اس سورۃ کو پڑھکر کہے کہ بَلٰى قَادِرِيْنَ یعنی ہان ہے تو قدرت رکھنے والا سب چیز پر

ع ۱ ۲۰

سُوْرَةُ العلق مكية　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　وهي تسع عشرة اٰية

کہتے ہین کہ پہلے پہل جو قرآن اُترنا شروع ہوا تو اول پانچ آیتین اس سورۃ کی آئی تھین سو یہان اسکا لون ہے کہ ہمیشہ سے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک پہاڑ کی کھوہ مین جو اُسکا نام غار حرا تھا اُسمین اکیلے جا کر خدائے تعالیٰ کی بندگی کیا کرتے تھے ایک دن یکایک وہان حضرت جبرئیل علیہ السلام نظر آئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدائے تعالے نے تیرے پاس مجھے بھیجا ہے کہ مین تجھے خبر دون کہ تو رسول خدائے تعالیٰ کا ہے اس امت پر پھر کہا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہ اِقْرَاْ یعنی پڑھ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا کہ مَآ اَنَا بِقَارِئٍ یعنی مین پڑھا ہوا نہین ہون

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اُنھون کے دونون بازو پکڑکر پھر کہا کہ اقرأ انھون نے پھر وہی کہا کہ ما انا بقاریٔ پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اونھین زور سے پکڑ کر ہلایا اور وہی کہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیہوش ہوئے پھر جب حضرتؐ کو ہوش آیا تو پھر حضرت جبرئیلؑ نے کہا کہ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ پڑھ ساتھہ نام اُس پروردگار اپنے کے جس نے تجھے پیدا کیا اور سارے عالم کو اور خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ پیدا کیا آدمی کی خلقت کو جمے ہوے لہو کی بوٹی سے اور اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ پڑھ جو اور پروردگار تیرا بہت بڑا ہے سب بڑون سے وہ خدائے تعالیٰ جس نے سکھایا لکھنا قلم سے لکھنے والون کو اور علم کو قید کیا کاغذون مین لکھنے سے کہتے ہین کہ اول حضرت ادریس علیہ السلام نے لکھا ہے اُن سے پہلے کوئی لکھنا نجانتا تھا اور خدائے تعالیٰ نے عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ۚ سکھایا آدمی کو اور وہ خبر دی جو نجانتا تھا كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰٓى ۙ سچ ہے کہ بیشک آدمی یعنی ابوجہل ہر طرح حد سے باہر گیا ہوا ہے تکبری مین یعنی حد سے زیادہ تکبری کرتا ہے اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ۚ اُس سبب سے جو دیکھتا ہے وہ اپنے تئین دولتمند اور یہ تکبری کرنا دولت پر بہت بُرا ہے کس واسطے کہ اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ۙ بیشک طرف پروردگار تیرے کے پھر جانا ہے سب کو وہان دولت کچھ کام نہ آویگی مگر جو بھلے اور نیک کام کیے ہونگے وہی کام آوینگے اُسوقت کہتے ہین کہ ابوجہل لعین نے کہا تھا کہ اگر مین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسجد مین کعبہ کی نماز پڑھتے دیکھون مین تو ایسا بُرا سلوک کرون جو پھر اُسمین جان باقی نہ رہے ایک دن حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسی مسجد مین نماز پڑھتے تھے جو اُس لعین کو خبر پہونچی بے ادبی کا ارادہ کرکے آیا پاس آن کر اُلٹا بھاگا اور رنگ زرد ہوگیا اور کانپنے لگا لوگون نے پوچھا کہ تجھے کیا ہوا کہا کہ مین نے اپنے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیچ مین ایک کھائی آگ کی بھری ہوئی دیکھی اور اُسمین ایک اژدہا منھ پھاڑے ہوے نظر آیا جو دوڑا میری طرف اُس سبب سے بھاگا مین یہ خبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر ابوجہل نہ بھاگتا اور آگے قدم رکھتا تو فرشتے اُسے پکڑکر آگ مین ڈالتے اتنے مین یہ آیت اُتری کہ اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْهٰى ۙ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ۙ اے دیکھا تو نے اُسکو جو منع کرتا تھا بندۂ خاص محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ جسوقت نماز پڑھتا تھا اَرَءَیْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰٓى ۙ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ۙ اے دیکھا تو نے اگر ہوتا وہ نماز کا منع کرنے والا اوپر سیدھی راہ کے یا کہتا لوگون کو نصیحت کرکے کہ ڈرو اَرَءَیْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۙ کیا دیکھتا ہے تو کہ اگر تجھے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا قرآن کو جھوٹ جانا ابوجہل نے اور منھ پھیرا ایمان سے تو کیسے عذاب کے لائق ہوا اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰى ۙ اے کیا نہین جانتا ابوجہل وہ کہ بیشک خدائے تعالےٰ دیکھتا ہے اُسکے کامون کو اور جانتا ہے اُسکے ارادے اور خواہش کو کہتے ہین کہ لفظ بان اللہ یری ۙ سے وعدۂ رحمت کا بھی اور عذاب کا بھی معلوم ہوتا ہے یعنی اے بندگی کرنے والے بندگی کر جو خدائے تعالےٰ تجھے دیکھتا ہے اور اے گنہگار توبہ کر جو خدائے تعالےٰ تجھے دیکھتا ہے **نقل ہے** کہ پھر ایک بار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابوجہل نے نماز پڑھتے دیکھا اور کہا کہ مین نے تجھے منع نہین کیا کہ نماز نہ پڑھا کر حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوجہل کو بہت ڈرایا دنیا اور آخرت کے عذاب سے ابوجہل نے کہا کہ تو مجھے ڈراتا ہے جو کئی مفلس اور غریب تیرے رفیق ہین اور میرے یار مجلس کے سب اشراف اور دولتمند ہین اتنے مین یہ آیت اُتری کہ كَلَّا لَىِٕنْ لَّمْ یَنْتَهِ ۙ لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِیَةِ ۙ سچ ہے کہ اگر ابوجہل نہ ملے تیرا کہنا اور موقوف نہ کرے دُکھ دینا تیرا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو ہر طرح پکڑکر کھینچون گا مین اُسکے ماتھے کے بال ناصِیَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۚ ماتھا جھوٹے گنہگار کا یعنی اُس جھوٹے گنہگار کے ماتھے کے بال پکڑکر گھسیٹتا ہوا دوزخ مین ڈالون گا فَلْیَدْعُ نَادِیَهٗ ۙ پھر کو پکارے ابوجہل اپنے یارون کو مجلس کے کچھ فائدہ نہوگا بلکہ وہ آپ عذاب مین گرفتار ہونگے اپنے گناہون کے سبب سَنَدْعُ الزَّبَانِیَةَ ۙ جلد ہوگا جو ہم پکارینگے دوزخ کے دربانون کو تو ابوجہل کو دوزخ مین لیجاوینگے پکڑکر زور سے كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۩ سچ ہے وہ جو وہ سمجھا ہے کہ رفیق اور دوست اُسوقت کام آوینگے لَا تُطِعْهُ ۚ تابعداری مت کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُسکا کہا مت مان اور خدائے تعالےٰ کی بندگی کر اور نماز پڑھ اور سجدہ کیا کر ہمیشہ خدائے تعالیٰ کو اور نزدیک ہوا ور پاس پہونچ نماز اور سجدہ کی راہ سے یہ سجدہ چودھوان ہے اور آخری ہے قرآن شریف کے سجدون سے

سُوْرَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

ایک دن حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحابون سے کہا کہ ایک ایک آدمی نے بنی اسرائیل کی قوم سے ہزار ہزار مہینے ہتھیار باندھکر خدائے

تعالی کی راہ مین کافرون سے لڑائی کی ہو اصحابون نے تعجب سے افسوس کھاکر کہا کہ ہمین ایسی چھوٹی عمر مین وہ نعمت بڑی کیونکر نصیب ہو خدائے تعالے نے یہ سورۃ بھیجی کہ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ہمنے نیچے بھیجا قرآن کو بیچ رات قدر کے یعنی اُس رات کی بڑی عزت اور مرتبہ ہے خدائے تعالے کے پاس سُو اُس رات قرآن شریف کو لوح محفوظ سے بھیجا پہلے آسمان پر جسمین چاند ہے پھر وہان سے ایک ایک آیت یا ایک ایک سورۃ جسقدر ضرور ہوتا تھا حضرت جبرئیل علیہ السلام حکم الٰہی سے لاتے تھے سو وہ تیئیس برس مین سب اُتر چکا زمین پر وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ اور کس چیز نے جتایا تجھے کہ کیا ہو شب قدر لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ شب قدر بہت اچھی ہو ہزار مہینے سے خدائے تعالی کے نزدیک یعنی بنی اسرائیل جو ہزار مہینے خدائے تعالے کی راہ مین لڑتے تھے اور خدائے تعالی نے اُس محنت اور جان دینے کا بدلہ جو اُنھین دیا ہو اگر کوئی اُس رات کو پاوے اور خدائے تعالی کی بندگی کرے تو اُتنا ہی ثواب اُسکو ملے بلکہ اُس سے زیادہ خدائے تعالی اُسے ثواب دیوے اپنے فضل اور کرم سے تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا اُترتے ہین سب فرشتے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام بھی اُس رات کو اُترتے ہین اور ساری زمین پر پھر جاتے ہین اور یہ سب فرشتے اور روح فرشتہ نیچے اُترتے ہین بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ اپنے کے واسطے ہر کام بڑون کے سَلٰمٌ هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ سلامتی ہی اُس رات کو سب آفات اور بلیات سے اور بہت نعمتین اُترتی ہین اُس رات جبتک ظاہر ہووے روشنی فجر کی یعنی ساری وہ رات سب آفتون سے امن مین ہی

سُوْرَةُ الْبَیِّنَةِ مَدَنِیَّةٌ　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　وَهِیَ ثَمَانُ اٰیَاتٍ

لَمْ یَكُنِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِیْنَ مُنْفَكِّیْنَ نہ تھے وہ لوگ جو کافر ہوے کتاب والون سے یعنی یہودی اور نصرانی اور مشرک چھوڑنے والے اپنے دین کے نہ تھے حَتّٰى تَاْتِیَهُمُ الْبَیِّنَةُ جبتک کہ آیا اُن پاس دین روشن یعنی جب تک قرآن نہ اُترا تھا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ پیدا ہوئے تھے تب تک یہ سب یہود اور نصاری اور مشرک اپنے دین پر تھے پھر جب یہ قرآن اور پیغمبر پیدا ہوے جسے خدائے تعالے نے توفیق دی وہ مسلمان ہوا اور باقی حسد سے خراب ہوے اور یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ یَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً فِیْهَا كُتُبٌ قَیِّمَةٌ بھیجا ہوا ہی خدائے تعالی کیطرف سے جو پڑھتا ہی اپنی امت کے آگے کتابین یا سورتین پاکیزہ اور ستھری سب عیبون سے سو اُسمین لکھا ہوا ہو سچ اور درست جو کوئی بات اُسمین نکمی نہین وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَیِّنَةُ اور نہوئے تھے جُدا جُدا دین مین جو دیے گئے تھے کتاب مگر پیچھے اُسکے کہ آیا اُن پاس دین روشن یعنی جبتک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا نہوئے تھے تو سب یہود اور نصاری سچ جانتے تھے کہ آخری زمانے کا پیغمبر پیدا ہوگا اور اُسکے پیدا ہونے کا وقت نزدیک ہی یہ اُنکی کتابون مین لکھا تھا پھر جب حضرت پیدا ہوئے تو حسد سے ایمان نہ لائے اور جُدا جُدا دین اختیار کیا وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ حُنَفَآءَ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِیْنُ الْقَیِّمَةِ اور نہین کہا کسی کتاب والے کو مگر یہی کہ بندگی کرو خدائے تعالی کی پاک کرکے اپنے دین کو خدائے تعالی کے واسطے سب دینون سے پھر کر اور سب دینون کو چھوڑ کر خدائے تعالی کو وحدہ لاشریک جانو اور نماز پڑھو ہمیشہ پانچون وقت کی اور زکوۃ دو مال کی اور یہی ہین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درست اور مضبوط ہی یعنی توریت اور انجیل مین بھی لکھا ہو کہ خدائے تعالی کے سوا کسی کی بندگی نہ کرو اور ایک جانو خدائے تعالی کو اور آخری نہ مانے کے پیغمبر کا دین سچ ہی اُسے قبول کرو اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِیْنَ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِیَّةِ بیشک وہ لوگ جو کافر ہوئے اور ایمان نہ لائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہود اور نصاری کی قوم اور جو شریک کرتے ہین خدائے تعالی کے ساتھ کسی کو یعنی بتون کو پوجنے والے بھی دوزخ کی آگ مین ہونگے ہمیشہ رہینگے اُسی آگ مین وہی لوگ ہین بہت بُری پیدائش اور بُری خلقت اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لا اُولٰٓئِكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور کیے کام اچھے وہی لوگ ہین بہت اچھی پیدائش اور اچھی خلقت جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا بدلا ہی اُن لوگون کا اُن کے خدائے تعالے کے پاس سو وہ بدلا باغ ہین نعمتون کے بھرے ہوے جو کبھی کم نہون بہتی ہین اُن باغون مین درختون اور محلون کے نیچے نہرین ہمیشہ رہینگے وہ ایمان لانے والے اُن باغون مین جو کبھی وہان سے نہ نکلین گے رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ خوش رہیگا خدائے تعالے اُن لوگون سے اور اُنکی بندگی قبول کریگا اور وہ راضی ہون گے خدائے تعالے سے اور ہمیشہ عیش کیا کرینگے اور یہ بہشت عدن اور وہانکی نعمتین ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ واسطے اُس شخص کے ہین جو ڈرے خدائے تعالے کے عذاب سے اور اُسکے حکم سب بجالاوے اور نافرمانی مکرے اور تابعداری

کرے اُسکے بھیجے ہوے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

سُوْرَةُ الزِّلْزَال مدنیة | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ ثَمَانُ اٰيَاتٍ

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۱ جسوقت ہلائی جاویگی زمین ہلانا اُسکا یعنی بڑا بھونچال آویگا نزدیک قیامت کے جو سب عمارتین گرینگی اور زمین پھٹے گی وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۲ اور باہر لاویگی زمین بھاری بوجھ اپنے یعنی جتنے مردے اور خزانے اُس مین گڑے ہین سب باہر نکال ڈالیگی وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۳ اور کہیگا آدمی یعنی سب آدمی کہینگے یہ حال دیکھکر جو کیا ہوا زمین کو جو اُسمین سے خزانے نکلنے لگے یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۴ اُس دن زمین باتین کریگی خبرین دیوگی جو کچھ اُسپہ گذرا ہوگا اور جو کچھ اُسمین چھپا ہوگا اُن سب کی خبر کہے گی خدائے تعالے اُسے زبان دیویگا بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۵ سبب اُسکے جو پروردگار تیرا حکم کریگا زمین کو جو خبرین کہہ اور باتین کر يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۶ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۷ اُس دن پھر پھرینگے لوگ حساب دینے کی جگہ سے کوئی کہین کوئی کہین جاویگا کوئی بائین طرف کوئی داہنی طرف کو پھر یگا دیکھینگے سب لوگ کیے ہوے اپنے کامون کو ہر ایک جو کچھ دنیا مین نیکی و بدی کی ہوگی فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۸ سب اُسکے آگے آویگی فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۹ پھر جسنے کی برابر ننھی چیونٹی کے نیکی اور بھلائی بدلا دیکھیگا اُسکا اور جس کسی نے کیا برابر ننھی چیونٹی کے بُرا کام دیکھیگا بدلا اُسکے برابر تول کے

ع ۸ ۲۴

سُوْرَةُ الْعٰدِيٰت مكية | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ احدٰى عشرة اٰية

حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مندر بیٹے عمر انصاری رضی اللہ تعالی عنہ کو کتنے صحابیون پر سردار کرکے بنی کنانہ کی قوم پر بھیجا تھا اور فرمایا کہ فلانے دن صبح کے وقت اُن کو جاکر لوٹنا اور اُسدن مقرری یہان پھر آئیو یہ بات اُنھون نے قبول کی اور موافق حکم کے کیا اور پھر آنے کے وقت راہ مین ایک نالا چڑہا تھا اس سبب سے دیر ہوئی اور وعدۂ مقرری پر مدینے مین نہ پہونچے منافق لوگ طعنے شروع کرکے کہنے لگے کہ وہ سب مارے گئے اُن مین سے کوئی نہ بچا جو اُنکی خبر لاتا اُس بات سے مسلمان غمگین ہوے خدائے تعالی نے مسلمانون کی تسلی کے واسطے یہ سورت بھیجکر اُن سوارون کی خبر دی وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۱ قسم ہے گھوڑون چلنے والون کی جو وقت دوڑنے کے ہانپتے تھے اور ہنہناتے تھے فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۲ پھر باہر لانے والے آگ کے پتھر مین سے اپنے سم سے آگ باہر لانا خوب فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۳ پھر قسم ہے صبح کے وقت لوٹنے والون کی یعنی مندر انصاری اور اُسکے ہمراہیون کی فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۴ پھر اُٹھایا اُن گھوڑون نے نجد ہی گرد اور غبار گرد اُس قبیلہ بنی کنانہ کے فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۵ پھر آلیا اُسی وقت سب دشمنون کو دین کے سے اور لوٹا اُن کو اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۶ بیشک آدمی یعنی منافق اپنے پروردگار کے تئین ناشکری کرنے والا ہے وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۷ اور بیشک وہ اوپر ان باتون کے گواہ ہے وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۸ اور بیشک وہ واسطے محبت مال کے سخت ہے یعنی بہت دوستی رکھتا ہے مال سے اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ۹ کیا نہین جانتا کہ جسوقت اوٹھیگا اور باہر نکالیگا جو کچھ ہے گورون مین یعنی جبکہ سب مردے زمین مین سے زندہ ہوکر اوٹھینگے حساب دینے کو وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ۱۰ اور موجود اور ظاہر ہوگا جو کچھ ہے سینون مین بھید یعنی نیکی اور بدی اور حسد اور بخل اور کینہ مسلمانون کا اور محبت دولت کی دلون مین جو سب ظاہر ہوگی اور بدلا سب کا ہر ایک چیز کے برابر اُسدن ملیگا اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ۱۱ بیشک پروردگار اُن کا اُنکے کامون سے اور اُنکی باتون سے اُسدن خبر رکھنے والا ہے یعنی کسی چیز کا بدلا موقوف نہ کریگا اور کوئی نہ بھولیگا اور بدلا دینے کی قدرت رکھتا ہے

ع ۱۱ ۲۵

سُوْرَةُ الْقَارِعَة مكية | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ احدٰى عشرة اٰية

اَلْقَارِعَةُ ۱ مَا الْقَارِعَةُ ۲ دن کوٹنے والا کیا ہے دن کوٹنے والا وَمَا اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۳ اور کس چیز نے جتایا تجھکو کہ کیا ہے دن کوٹنے والا قارعہ نام ہے

قیامت کے دن کا جو کوئے گا لوگون کے دلون کو ہولون سے اور ڈر سے یَوْمَ یَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝ جس دن ہونگے سختی قیامت کی سے لوگ جیسے بھنگے پھیلے ہوے حیران پریشان خراب حال وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۝ اور ہون گے پہاڑ اُسدن خوف آہی سے جیسے اُون یا روئی رنگین دھنکی ہوئی یعنی جسطرح دُھنیا روئی دُھنتا ہو اور اُسکے دھنے سے روئی اُڑتی ہو ویسا ہی پہاڑون کا حال ہوگا فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝ پھر جسکا اُسدن بھاری ہوگا پلّہ ترازو کا نیک کامون سے پھر وہ اچھی گذران مین ہوگا قیامت کے دن ترازو کھڑی ہوگی اور ہر آدمی کی نیکیان ایک پلہ مین اور بدیان دوسرے پلہ مین رکھکر تولین گے پھر جسکی نیکیون کا پلہ بھاری ہوگا وہ ہمیشہ عیش کریگا وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ۝ اور جسکا نیکیون کا پلّہ ہلکا ہوگا پھر ہوگی جگہ رہنے اُسکے کی ہاویہ دوزخ مین ایک مکان ہی اُسکا نام ہی ہاویہ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ۝ نَارٌ حَامِيَةٌ ۝ اور تجھے کس چیز نے جتایا جو کیا ہی ہاویہ ایک آگ ہی بہت تیز خوب جلانے والی

سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　وَهِيَ ثَمَانُ اٰيَاتٍ

کہتے ہین کہ عبد مناف کی اولاد اور بیٹے سہیم کے یہ دونون فرقے آپسمین اپنی شیخی اور بڑائی کرتے تھے اور ہر ایک فرقے کے لوگ کہتے تھے جو ہماری قوم کے لوگ بہت ہین جب حساب کیا تو عبد مناف کی اولاد کے لوگ بہت ہوئے بیٹے سہیم کی قوم نے کہا کہ ہمارے لوگ پہلے مسلمان ہونے سے بہت موئے ہین جب مردون اور زندون کو ملاکر شمار کیا تو بیٹے سہیم کی قوم کے لوگ بہت ہوے خدا ے تعالے نے یہ سورہ بھیجا کہ اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝ مشغول کیا تمکو بڑائی کرنی بہت ہونے قوم کی نے یہان تک کہ قبرستان تلک اور مردون کو بھی شمار مین کیا كَلَّا یہ نہ کام کی بات ہی جو کرتے ہو سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ جلد ہوگا جو جانوگے آخر کو یہ بڑائی کرنا اور بہت ہونا قوم کا مرنے کے وقت پھر سچ ہو کر جلد ہوگا جو جانوگے تقصیر اور بے دقوفی اپنی اور پچتاؤگے كَلَّا یہ چاہیے کہ بڑائی کرو اپنی لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝ ہر طرح جانوگے اپنا حال جاننا سچ اور درست جو کچھ شبہہ و شک نرہیگا اُسوقت کچھ بڑائی اور بہت ہونا اپنے لوگون کا کچھ کام نہ دیگا لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۝ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۝ ہر طرح مقرر دیکھوگے دوزخ کو پھر ہر طرح مقرر دیکھوگے اپنی آنکھون سے صریحًا اور بعد حساب کے قیامت کو سب نیک و بد خلقت دوزخ پر سے چلی جاوینگی اور دیکھین گی اچھی طرح ظاہر کھلا ہوا ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۝ پھر ہر طرح پوچھا جاویگا اُس دن نعمتون سے دنیا کی جو عیش کیے تھے سب کا حساب لیا جاویگا

سُوْرَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝ قسم ہو زمانہ کی یا عصر کی نماز کی کہ بیشک آدمی ہر طرح نقصان مین ہی بسبب آرزو اور محبت دنیا کے اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مگر وہ لوگ جو ایمان لائے ہین اور کرتے ہین اچھے کام وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۝ اور نصیحت کرتے ہین آپس مین ساتھ اچھی بات کے جو تابعداری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہو وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝ اور نصیحت کرتے ہین آپس مین ساتھ صبر کے یعنی نصیحت کرتے ہین کہ بندگی خدا ے تعالیٰ کی کرو اور گناہون سے بچو کہتے ہین کہ لَفِيْ خُسْرٍ ۝ الرجل یعنی کے حق مین ہی اور اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان مین ہی اور وعملوا الصلحت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شان مین ہی اور وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۝ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی صفت ہی اور وتواصوا بالصبر حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ کی خصلت ہے رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین

سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　وَهِيَ تِسْعُ اٰيَاتٍ

کہتے ہین کہ اخنس بیٹا شریف کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روبرو بُرا کہتا اور ولید بیٹا مغیرہ کا پیچھے زبون کہتا تھا خدا ے تعالے اُن کے حق مین فرماتا ہی کہ وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۝ مذموم اور خرابی ہر عیب کرنے والے کو اور غیبت کرنے والے کو یا طعنہ دینے والے کو جو ہاتھ سے یا آنکھ سے اشارہ کرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طعنے سے اَلَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۝ وہ عیب کرنے والا جو جمع کرتا ہی مال کو اور گن گن رکھ چھوڑتا ہی اور يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ۝

سورہ الھمزۃ مکیۃ وھی تسع اٰیات

بوجھتا ہے اور گمان کرتا ہے کہ وہ مال جمع کیا ہوا ہمیشہ رہیگا اوسکا اُسکے پاس کَلَّا نہ وہ بات ہی جو اُسنے سمجھی ہی کہ مال جمع کیا ہوا اُسکے کام آوے گا مرنیکے بعد بلکہ لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ہر طرح ڈالا جاویگا یعنی ڈالین گے اُسے حطمہ مین ایک مکان ہی دوزخ مین جو اُسکا نام حطمہ ہے وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ اور کس چیز نے جتایا تجھکو جو کیا ہے حطمہ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ وہ آگ ہے بھڑکائی ہوئی خدائے تعالی کی الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ایک آگ جو ظاہر ہوگی اور غالب ہوگی دلون پر کافرون کے جو ہمیشہ اُن دلون مین بُرے گمان اور خیال اور حسد اور دشمنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور مومنون کی بھری ہوئی رہتی ہے اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ وہ آگ اُنپر بند ہوگی فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ بیشک وہ آگ کافرون کے اوپر بند ہوئی ہوگی لمبے ستونون مین یعنی اُس مکان کا دروازہ ستونون لمبون سے بند ہی مضبوط جو کسی طرح نہ کھلیگا کہ اُسمین سے کافر نکل سکین ع ۱ ۹ ۲۹

سُوْرَةُ الْفِيْلِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

صحیح روایت سے نقل ہی جو ابرہہ بیٹا سیاح کا نجاشی بادشاہ حبش کیطرف سے یمن کا حاکم تھا جب موسم حج کا آیا قافلے ہر طرف سے مکہ کو جانے لگے ابرہہ نے معلوم کیا کہ ان لوگون کی غرض زیارت مکہ کی ہی اُسے حسد آیا اور چاہا کہ ویسا ہی ایک اور مکان بناوے اور جو کچھ حاجی نذر لاتے ہین وہ سب آپ لیوے یہ دل مین مقرر کرکے ایک مکان بنایا سنگ مرمر کا اور نگینے اُسمین لگائے اور جڑاؤ کیا اور بہت اچھا اور پاکیزہ اور خوبصورت تیار کیا اور اوسکا نام کلیسا ے قلیس رکھا اور سب لوگون کو کہا کہ اسی کو طواف کیا کرو اور مکہ کی زیارت چھوڑو اگرچہ یہ اُسکا پوجنا قریشون کو بُرا لگتا تھا لیکن ناچاری سے چپ تھے ایک شخص بنی کنانہ کی قوم سے اُس کلیسا مین جاکر خادم بنا اور اُسی مین رہنے لگا ایک دن وقت پاکر اُسنے اُس کلیسا کو بہت سی گندگی مل کر بھاگ گیا یہ خبر سب طرف مشہور ہوئی لوگون نے اُسکی زیارت موقوف کی اور دل سب کا بیزار ہوا جب یہ بات ابرہہ نے سُنی بہت اُسے غصہ آیا اور کہا یہ قریشون کی شرارت ہی پھر لشکر اور ہاتھی لیکر واسطے ڈھانے مکہ معظمہ کے کوچ کیا اور ایک بہت بڑا ہاتھی تھا محمود انام اُسے سب ہاتھیون کے آگے کیا مکہ کے نزدیک آن کر سارے قریشون کے اونٹ دنبے بکریان سب کو لوٹ لیا اور مکہ کے اشراف بھاگ کر پہاڑون پر چڑھ گئے اور ابرہہ صبح کے وقت سے فوج لیکر اور ہاتھیون کو آگے کیا اور محمود ا ہاتھی کو سب ہاتھیون کے آگے کیا مکہ کے ڈھانے کا ارادہ کرکے سوار ہوا جب شہر کے پاس پہونچا محمود ا شہر کی طرف سے منہ پھیر کر لشکر کیطرف چلا اور سب ہاتھی اُسکے پیچھے چلے تمام دنون نے بہتیرا پھیرا ہرگز ہاتھی مکہ کیطرف نہ پھرے ابرہہ حیران اور ناچار ہوا اور قریش پہاڑون پر چڑھے ہوے تماشا دیکھتے تھے جو آخر کو کیا ہوگا جو یکایک دریا کی طرف سے ایک ٹکڑی جانورون کی پیدا ہوئی جو رنگ اُن کا سیاہ اور گردن سبز تھی اُن جانورون نے آن کر اُس سارے لشکر کو مار ڈالا جیسا کہ خدائے تعالی فرماتا ہی اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ کیا تو نے یا نہین جانتا تو جو کیسا کام کیا تیرے پروردگار نے ہاتھیون والون سے یعنی ابرہہ اور اُسکے لشکر سے اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ کیا نہ کیا اُنکے مکر کو خرابی اور خرابی مین یعنی وہ جو مکے کو ڈھانے کو آئے تھے اُنکا کیا حال کیا وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ اور بھیجا ابرہہ کے لشکر پر دریا کے کنارے سے اُڑنے والے جانورون کو گروہ گروہ ٹکڑیان کی ٹکڑیان کہتے ہین کہ چونچ اُنکی زرد اور پنجے اُنکے کتے کے سے اور سر بازیا شکرہ کا سا تھا اُن جانورون کا سو وہ جانور تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ پھینکتے تھے اس لشکر کے لوگون پر ٹھیلے مٹی کے سخت جیسے پتھر فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ پھر کیا خدائے تعالے نے اُس لشکر کے لوگون کو اُن پتھرون سے جیسے گھاس کے پتے ٹوٹے سوکھے ہوے نگلے پڑے خواب کھائے ہوے جھوٹے کتے ہین ہر ایک جانور پاس تین پتھر تھے ایک چونچ مین اور دو دونون پنجون مین تھے اور جسکو وہ پتھر لگتا تھا پار نکل جاتا تھا اور ہر پتھر پر نام ہر ایک کا اُس لشکر کے لوگون سے جو مکہ معظمہ کو ڈھانے آئے تھے لکھا تھا جب ابرہہ نے یہ حال دیکھا کہ سارا لشکر ہاتھیون سمیت غارت ہوا اور سب مر گئے تب حبش کو اکیلا بھاگا اور وہ جانور جس پاس اُسکے نام کا پتھر تھا اُسکے پیچھے حبش تک چلا گیا۔ ابرہہ نے جاکر نجاشی بادشاہ سے یہ سب احوال مفصل کہا نجاشی سُنکر حیران ہوا اور کہا کہ وہ کیسے جانور تھے ابرہہ کی نظر جو اُس جانور پر گئی کہا اے بادشاہ دیکھو یہ ایک اُن جانورون سے ہی اور اُس جانور نے پتھر ابرہہ کے سر پر پھینکا اور بادشاہ کے روبرو ابرہہ مرا یہ حال نجاشی نے اپنی آنکھون سے دیکھا اور خوف کیا بہ نہایت ع ۱ ۵ ۳۰

سُوْرَةُ الْقُرَيْشِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ

قریش سوداگری کے واسطے ہر برس مین دو سفر کرتے تھے جاڑے مین یمن کیطرف اور گرمی مین شام کی طرف جاتے تھے اور سب جگہ لوگ اُنکی حرمت مکہ مین

رہنے کے سبب کرتے تھے سو خدائے تعالے اپنی نعمتون کو اُن پر بیان کرکے فرماتا ہی کہ لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ ۙ اِٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّیْفِ ۚ واسطے ملنے قریش کے پسمین ملنا اُنھون کا مسافری سے جاڑے مین یمن کیطرف اور گرمی مین شام کیطرف اور سب جگہ عزت پانا مکہ مین رہنے کے سبب فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَیْتِ ۙ پھر چاہیے کہ بندگی اور فرمانبرداری کرین اس گھر کے صاحب کی یعنی ان کو جو مکہ مین رہنے کے سبب عزت ہو تو چاہیے کہ مکہ کے صاحب کو جو وہ خدای تعالی ایسے احسان کرتا ہی ذریعہ بتون کو پوجنے ہین جو بتون کے پوجنے سے کچھ حاصل نہین اور وہ مکہ کا صاحب الَّذِیْۤ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۠ وہ خدائے تعالی ہی جسنے کھانے

کو دیا اُن کو بھوک کے وقت اور امن دیا ڈر کے وقت ف ۱

سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ مَكِّيَّةٌ　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　وَهِيَ سَبْعُ اٰيَاتٍ

کہتے ہین کہ آدھی سورۃ کافرون کے حق مین ہی اور آدھی آخر کی منافقون کے احوال مین ہی اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یُكَذِّبُ بِالدِّیْنِ ۙ اے دیکھا تونے اور جانا تونے اُسکو جو جھوٹ جانتا ہی قیامت کے دن کو اور سچ نہین جانتا کہ وہ دن مقرر ہونے والا ہی فَذٰلِكَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ ۙ پھر وہ شخص ایسا ہی جو عصہ کرکے نکال دیتا ہی یتیم کو کہتے ہین کہ مکے کے سرداروں سے ایک کافر نے اونٹ ذبح کیا تھا اور گوشت بانٹتے تھے ایک یتیم نے بھی تھوڑا گوشت مانگا اُس نے یتیم کو عصا مارکر نکالا یہ آیت اُس کافر کے حق مین ہی وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ ۙ اور رسیں نہین دلاتے اوپر کھلانے محتاج کے اور کسی کو نہین کہتے کہ محتاج کو کھلاؤ یعنی محتاج کو نہین کھلاتے جو کوئی اور بھی دیکھکر کھلاوے محتاج کو اب یہان سے منافقون کے حق مین فرماتا ہی فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ۙ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۙ پھر خرابی اور رسوائی اُن نماز پڑھنے والونکی قیامت کے دن ہوگی جو وہ اپنی نماز سے بیخبری کرنے والے ہین یعنی نماز کو کچھ چیز نہین سمجھتے اور لوگون کے دکھلانے ہی کو پڑھتے ہین اور جب اکیلے ہوتے ہین تو نہین پڑھتے الَّذِیْنَ هُمْ یُرَآءُوْنَ ۙ وَیَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۧ وہ لوگ جو واسطے دکھلانے لوگون کے نیک کام کرتے ہین غرض اُنکی یہی ہی جو لوگ کہ اُنھین اچھا مسلمان جانین اور منع کرتے ہین یعنی نہین دیتے مال زکوۃ کا اور بعضے کہتے ہین کہ ماعون گھر کی جنس کو کہتے ہین جیسے دیگچہ اور ہانڈی اور ایسی ہی چیزین یا جیسے آگ اور نون اور پانی ایسی چیزین ہمسایہ سے دریغ نہ کرے جو گناہ ہے ۲

سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

عالم التنزیل کتاب مین لکھا ہی جو عاص بیٹا وائل کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مکے کی مسجد کے دروازے پر ملا اور آپسمین باتین کرکے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور عاص مسجد کے اندر آیا قریش جو وہان بیٹھے تھے اُنھون نے عاص سے پوچھا کہ تو کس شخص سے باتین کرتا تھا اُسنے کہا کہ اُس سے رسم عرب کی یہ تھی کہ جس کسی کے بیٹا جیتا نہ تھا اُسے ابتر کہتے تھے اور اُن ہی دنون مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیٹا طاہر نام فوت ہوا تھا سو وہ بات عاص کی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سُنی تو غمگین ہوئے خدائے تعالے نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تسلی کیواسطے یہ سورۃ بھیجی کہ اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۙ بیشک ہمنے دی تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہر جو اُسکا نام کوثر ہی بہشت مین جاری ہی اُسکا پانی اولیا اور اصحاب پیوینگے فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۙ پھر پڑھ تو صرف واسطے خوشی پروردگار اپنے کے اور اونٹ قربانی کر خدائے تعالے کے نام پر نہ مشرکون کیطرح جو بتون کے نام پر قربانی کرتے ہین اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۧ بیشک دشمن تیرا یعنی عاص وہی ہے ابتر یعنی اُسی کے پیچھے کوئی نہ رہے گا اور تیری اولاد قیامت تک رہے گی ۳

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　وَهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ

صحیح روایت سے نقل ہی کہ ابوجہل اور عاص اور امیہ اور کئی سردارون قریش نے حضرت عباس رضی اللہ تعالی عنہ کو جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا تھے کہی کی زبانی پیغام بھیجا جو اپنے بھتیجے کو جاکر کہو کہ ایک برس ہمارے بتون کو پوج تو ہم بھی ایک برس تیرے خدا کی بندگی کرین اتنے مین حضرت

جبرئیل علیہ السلام یہ سورۃ لیکر آئے جواب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ کہ کہ اے کافرو نہ پوجونگا مین اُس چیز کو جسکو تم پوجتے ہو یعنی بتون کو مین نہ پوجونگا وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ اور نہ تم پوجنے والے ہوگے اُسکو جسے مین پوجتا ہون اور بندگی کرتا ہون یعنی تم کافر ہی مروگے وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝ اور نہین ہون پوجنے والا اُسکا جسے تم پوجا کیا کرتے ہو وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ اور نہین ہو تم پوجنے والے اُسکے جسکی بندگی مین کیا کرتا ہون لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝ تمھارے واسطے تمھارا دین اور مجکو میرا دین ہے یعنی میرے دین کا بدلا اور فائدہ مجھے ملیگا اور جیسا تمنے دین اختیار کیا ہو ویسا ہی بدلا تمھین ملیگا بعد اس سورۃ کے ایک اور آیت آئی اس سبب اس سورۃ کا حکم موقوف ہوا

ع ۶ ۳۴

سُوْرَةُ النصر مدنية | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ ثلث اٰيات

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝ جب آئی مدد خدا ے تعالے کی اور فتح دی مکے کی خدا ے تعالے نے وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝ اور دیکھا تونے لوگون کو کہ چلے آتے ہین خدا ے تعالے کے دین مین غول کے غول ہجرت سے نوین برس مین یہ سورۃ اُتری تھی بعد فتح مکے کے ہر طرف سے قبیلۂ عرب آتے تھے اور مسلمان ہوتے تھے فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۝ پس پاکی بیان کر ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے اور گناہ بخشوا اپنے پروردگار سے اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝ بیشک وہ پروردگار تیرا توبہ قبول کرنے والا ہے گناہ بخشوانے والون کی

صلی اللہ علیہ وسلم ع ۲ ۳۵

سُوْرَةُ اللهب مكية | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ خمس اٰيات

کہتے ہین کہ جب آیت وانذر عشیرتک الاقربین اُتری یعنی ڈرا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے کنبے کے نزدیکون کو تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہاڑ صفا پر چڑھکر پکارا کہ اے سردار قریش اور اے اشراف قریش یہ آواز سنکر سب قریش جا کر جمع ہوے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مین تمھین کہون کہ اس پہاڑ کے تلے ایک فوج ہو اور وہ نکل کر تمھین سب کو مار ڈالیگی تم اس میری بات کو سچ جانوگے یا نہین سبھون نے کہا کہ تم کبھی جھوٹ نہین بولے جو تم کہوگے ہم سچ جانینگے پھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اِنِّيْ نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ۝ یعنی مین ڈراتا ہون تمکو آگے کے عذاب سخت سے یعنی قیامت کے عذاب سخت سے ڈر و اور ایمان لاؤ سب قریش یہ سنکر پھر چلے اور ابولہب جو چچا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا اُسنے ایک پتھر دونون ہاتھ سے اُٹھا کر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیٹھ پر مارا اور بے ادبی کی خدا ے تعالے نے ابولہب کے حق مین یہ سورۃ بھیجی کہ تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝ ٹوٹیو اور گریو اور نکمے ہو دونون ہاتھ ابولہب کے اور ناچیز ہوا وہ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۝ اور دور نہ کر سکیگا مال اُسکا اُس سے اور جو کام کیا ہو یعنی اُسکی کمائی اور اُسکی اولاد اُسکے عذاب کو دور نہ کر سکین گے اگر وہ مغرور ہووے جو مین مال دیکر عذاب سے چھوٹ رہونگا یا میرے بیٹے حمایت میری کرینگے سو اُسوقت کچھ کام نہ آویگا سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝ جلدی اندر آویگا ابولہب آگ بھڑکتی مین لپٹین مارتی ہوئی دوزخ کی وَّامْرَاَتُهٗ ۝ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝ اور عورت اُسکی بھی جو اُٹھانے والی لکڑیون ایندھن کی ہو اُس آگ مین دوزخ کی اپنے خاوند ابولہب کے ساتھ آویگی فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝ گلے مین اُس عورت کے ہو رسی کھجور کی چھال کی بٹی ہوئی رسی سے باندھکر اُس عورت کو دوزخ کی آگ مین لے جاوین گے

ع ۵ ۳۶

سُوْرَةُ الاخلاص مكية | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ اربع اٰيات

کہتے ہین کہ یہودیون نے صفت خدا ے تعالے کی توریت مین دیکھی تھی اور جانتے تھے خدا ے تعالے کی بزرگی کو لیکن واسطے آزمایش کے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھنے آئے کہ بیان کر ہمارے آگے جو خدا ے تعالے کیسا ہو اور کیا کھاتا ہو اور کس سے پیدا ہوا ہے اور اُسکا والد کون ہو

تب خدائے تعالے نے بھیجی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے جواب مین قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کہہ کہ وہ خدائے تعالی ایک ہی اور اکیلا ہے اپنی ذات اور قدرت مین اور وہ اَللّٰهُ الصَّمَدُ خدائے تعالے بے پرواہ ہی سب سے اور پناہ دینے والا ہے عاجزی کرنے والون کو اور نہ کھاتا ہی اور نہ پیتا کسکو کھلاتا ہی اور پلاتا ہی اور نہ سوتا ہی اور ہمیشہ سے جیسا ہے سدا ویسا ہی رہیگا جو چاہے سو کرتا ہی اور کسو سے کسو کام مین مصلحت نہین کرتا جو اُسے اور کسیکی سمجھ مین نہین آتا جو وہ کیسا ہی لَمْ یَلِدْ نہ جنا ہے کسی کو اُس نے وَلَمْ یُوْلَدْ اور نہ جنا ہی کسی نے اُسکو یعنی نہ اُسکے مان باپ ہین اور نہ اُس کے اولاد ہے وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ اور نہین ہو سکتا ہی کوئی اُسکے برابر کا شریک کسی طرح کبھی

سُوْرَةُ فَلَقٍ مَدَنِيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

کہتے ہین کہ ایک یہودی کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین آیا کرتا تھا لبید بن عاصم کی بیٹیون نے اُس سے منت کرکے کہا کہ جسوقت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کنگھی کرین تو کئی بال سر مبارک کے داہنی طرف سے اور کئی دندانے کنگھی کے ہمین لاکر دے اُس لڑکے نے داؤن پاکر اُنکا کہنا کیا اُن لڑکیون نے دندانون اور بالون مین جادو کے منتر پڑھ کر گیارہ گرہین دیکر کنوین مین پتھر کے تلے رکھا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مزاج ماندا ہوا تب حضرت علیہ السلام نے آن کر حضرت کو خبر دی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ کو بھیج کر اُسی کنوین مین سے

سنگوایا جو اُسمین گیارہ گرہین تھین حق تعالیٰ نے ان دونون سورتون مین گیارہ آیتین بھیجین حضرت جبرئیل علیہ السلام پڑھتے تھے اور ہر آیت سے ایک گرہ بغیر کھولے آپسے کھلتی تھی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ کہہ کہ پناہ پکڑتا ہون مین پروردگار صبح روشن کے سے یعنی وہ پروردگار جو صبح روشن کو پیدا کرتا ہے اُس سے پناہ مانگتا ہون مین مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ برائی ہر چیز کی سے جو پیدا ہوئی ہے وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ اور پناہ مانگتا ہون مین برائی رات اندھیری کرنے والی کی سے جب روشنی چھپ جاتی ہے وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ اور پناہ مانگتا ہون مین برائی منتر پھونکنے والیون کی سے جو گانٹھون مین منتر پڑھکر پھونکتی ہین عورتین وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ اور پناہ مانگتا ہون مین برائی حسد کرنے والون سے جس وقت حسد کرتا ہے ان سب کی برائیون سے پناہ مانگتا ہون خدائے تعالےٰ کی

ع ۱ ۵ ۲۸

سُوْرَۃُ النَّاسِ مَدَنِیَّۃٌ　بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　وَھِیَ سِتُّ اٰیَاتٍ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ کہہ کہ پناہ مانگتا ہون مین پروردگار آدمیون کے سے مَلِکِ النَّاسِ اور بادشاہ آدمیون کے سے اِلٰہِ النَّاسِ اور بندگی کیے ہوئے آدمیون کے سے مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ برائی پھسلانے والے اور بہکانے والے چھپ جانے والے کے سے اَلَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ وہ کہ پھسلایا اور بہکایا کرتا ہے لوگون کے دلون مین مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ جنون اور آدمیون سے یعنی وہ آدمی اور دیو جو دلون کو بہکاتے ہین اور پھسلاتے ہین اُن کی بدی سے پناہ مانگتا ہون مین پروردگار سے

ع ۱ ۶ ۲۹

تمہید

الحمد للہ الذی انزل علی عبدہ الکتاب ولم یجعل لہ عوجاً وبشر الذین اٰمنوا بان لھم سعۃً وفرجاً والصلوٰۃ والسلام علی الذی من عصاہ فقد ھلک ومن اطاعہ فقد نجی وعلی من نصرہ من الذین لا یجدون فی انفسھم ضیقاً ولا حرجاً اما بعد واضح ہو کہ تمام عقلا کا اسپر اتفاق ہے کہ کلام خداوندی تمام کلامون سے فائق ہے بمصداق کلام الملوک ملوک الکلام اور یہ بھی ظاہر ہے کہ کلام خداوندی زبان عربی مین ہے جسکے علما اور واقف روز بروز کم ہوتے جاتے ہین۔ بزرگان دین نے ان وجوہ پر نظر کر کلام پاک کے ترجمے اور دوسری زبانون مین تفسیرین لکھنا شروع کین۔ ہندوستان مین سب سے پہلے جن صاحب نے اس امر پر پیش قدمی کی وہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تھے انکے بعد خدا نے انکی اولاد کے یہ کام سپرد کیا اُنھون نے اُنکی بنا کی تشیید اور تائید کی۔ چنانچہ حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ نے زبان فارسی مین تفسیر لکھنا شروع کی وہ تفسیر ناتمام رہگئی لیکن جسقدر لکھی گئی اُسپر اتفاق ہے کہ اُسکے برابر بھی کوئی تفسیر نہین لکھ سکتا۔ اُن کے بعد اُن کے بھائیون۔ کو یعنی حضرت شاہ عبد القادر صاحب و شاہ رفیع الدین صاحب کو اُردو مین لکھنے کا خیال آیا آخر الذکر نے ترجمہ لکھا تو اُسمین تحت اللفظ کی رعایت فرمائی اور جہان جہان جو کچھ مقدر تھا اُسکو لکھدیا اول الذکر حضرت نے عوام کی رعایت فرماکر بامحاورہ ترجمہ فرمایا۔ اور چونکہ حسب حال عوام تھا اس لیے اُن کو بہت پسند آیا۔ لیکن ترجمہ پھر آخر ترجمہ ہی ہے جسکا سمجھ مین آنا ہر شخص کو دشوار تھا اس لیے تفسیر اُردو مین تحریر فرمائی کہ ہر شخص جسکو اُردو کی تھوڑی سی استعداد ہو وہ بھی کلام ربانی کے سمجھنے سے محروم نہ رہے۔ خلوص نیت کا اثر تھا کہ تفسیر مذکور ایسی مقبول ہوئی کہ بے اختیار یہ کہنے کو جی چاہتا ہے ؎

این سعادت بزور بازو نیست　تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

الحمد للہ کہ تفسیر مذکور حسب فرمایش جناب مولانا حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ خلاصی تولہ نمبر ۵۰۵ مالک مطبع مجیدی واقع کان پور کے کارپردازان مطبع نے نہایت اہتمام اور انتظام سے مطبع مذکور مین چھپوائی اور خدا کا شکر ہے کہ ماہ جمادی الثانی ۱۳۲۸ھ ہجری مین اختتام کو پہونچی اور مطبوع طباع ہوئی فالحمد للہ اولا واٰخرا وظاھرا وباطنا

خزینہ - ۳
۲۱۷ SHP
آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائیگا۔